

اوم

تلسی رامائن

رام چرت مانس

کا

دوہے چوپائیاں۔ سورٹھے سمیت سلیس اردو ترجمہ

قیمت فی جلد 10/8

پبلشر

دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار دہلی (۶)



([illegible] لیتھو پریس چاوڑی بازار دہلی)

گوسوامی تلسی داس کرت

سمپادک: جوالا پرشاد جی

فہرست مضامین

تلسی کرت رامائن

بمعہ دوہا چوپائی اور سلیس اردو ترجمہ

پبلشرز دیہاتی پستک بھنڈار

چاوڑی بازار دہلی

شری

رامائن کی عظمت

رامائن کی تعلیم موجودہ دُنیا کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ہندو دھرم اور ہندو سماج میں ویدوں اور سمرتیوں کو خاص امتیازی درجہ حاصل ہے۔ لیکن کتب مقدسہ علوم معرفت و فلسفہ اور دھرم کے دقیق مسائل کی وضاحت و تشریح کرتی ہیں۔ لہٰذا عوام میں جو ان کے متعلق احترام اور عقیدت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ وُہ صرف عالموں اور رشیوں کی شہادت پر ہی مبنی ہے۔ براہ راست عوام ان کتب مقدسہ کی تعلیم سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے۔ لیکن شری رامائن میں یہ مخصوص خوبی ہے کہ اس کی تعلیم عوام کی زندگیوں پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ گھروں میں پاٹھشالاؤں میں برابر رامائن کی کہانیاں زبان زد خلائق ہو چکی ہیں۔ اور ہر ہندو بچہ جب سن بلوغت کو پہنچتا ہے۔ تو اُسے رامائن کے تذکروں کا بہت کچھ گیان ہوتا ہے۔ ہماری روزانہ زندگیوں سے ایسا مخصوص و نزدیکی تعلق صرف رامائن کی ہی خوبی ہے۔

دُنیا کی کوئی اور کتاب اور خود ہندو دھرم میں کوئی تصنیف انسانی کردار کا اتنا واضح اور اونچا آدرش پیش نہیں کرتی ہے۔ بچے جوان۔ بوڑھے۔ عورت۔ مرد۔ استری۔ پتی۔ والدین اور اُن کی اولاد۔ بھائی بہن۔ دوست۔ دشمن سب کے لئے رامائن کی تعلیم اعلےٰ اور اُونچے آدرش پیش کرتی ہے۔ کیا سیتا ماتا کی نسبت دُنیا میں اور کوئی دیوی پتی برتا کی بہتر اور مکمل مثال پیش کر سکتی ہے؟ کیا دُنیا کا کوئی راجہ شری رام چندر جی کی نسبت بہتر حکمرانی کی مثال پیش کر سکتا ہے؟ کیا شری لکشمن جی کی نسبت دُنیا میں کوئی بہتر بھراتری بھاؤ کی مثال مل سکتی ہے؟

اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ پراچین بھارت کی سبھیتا کے متعلق ہم جو کچھ بھی جانتے ہیں۔ وہ ہمیں زیادہ شری رامائن سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ رامائن کی ورق گردانی سے ہی جان پڑتا ہے۔ کہ ان دنوں قومی۔ مجلسی۔ تمدنی اور خانگی زندگی کی کیا حالت تھی۔ اُن دنوں عوام کا طرز زندگی و طرز معاشرت کیا تھا۔ ان کے رنج و راحت کا کیا معیار تھا۔ نوجوانوں کو کیسے تعلیم دی جاتی۔ اور عوام کی دماغی کیفیت کیسی تھی۔ اس میں کسے شک ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ہم اپنے دماغوں سے رامائن کی تعلیم و تفاصیل کو نکال دیں۔ تو ہمارے دماغوں میں پراچین بھارت کی صرف ایک دُھندلی سی بے معنی تصویر رہ جائے گی۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رامائن کی تعلیم کو ہماری زندگیوں۔ ہمارے دماغوں اور ہمارے دلوں پر کتنا اقتدار حاصل ہے۔

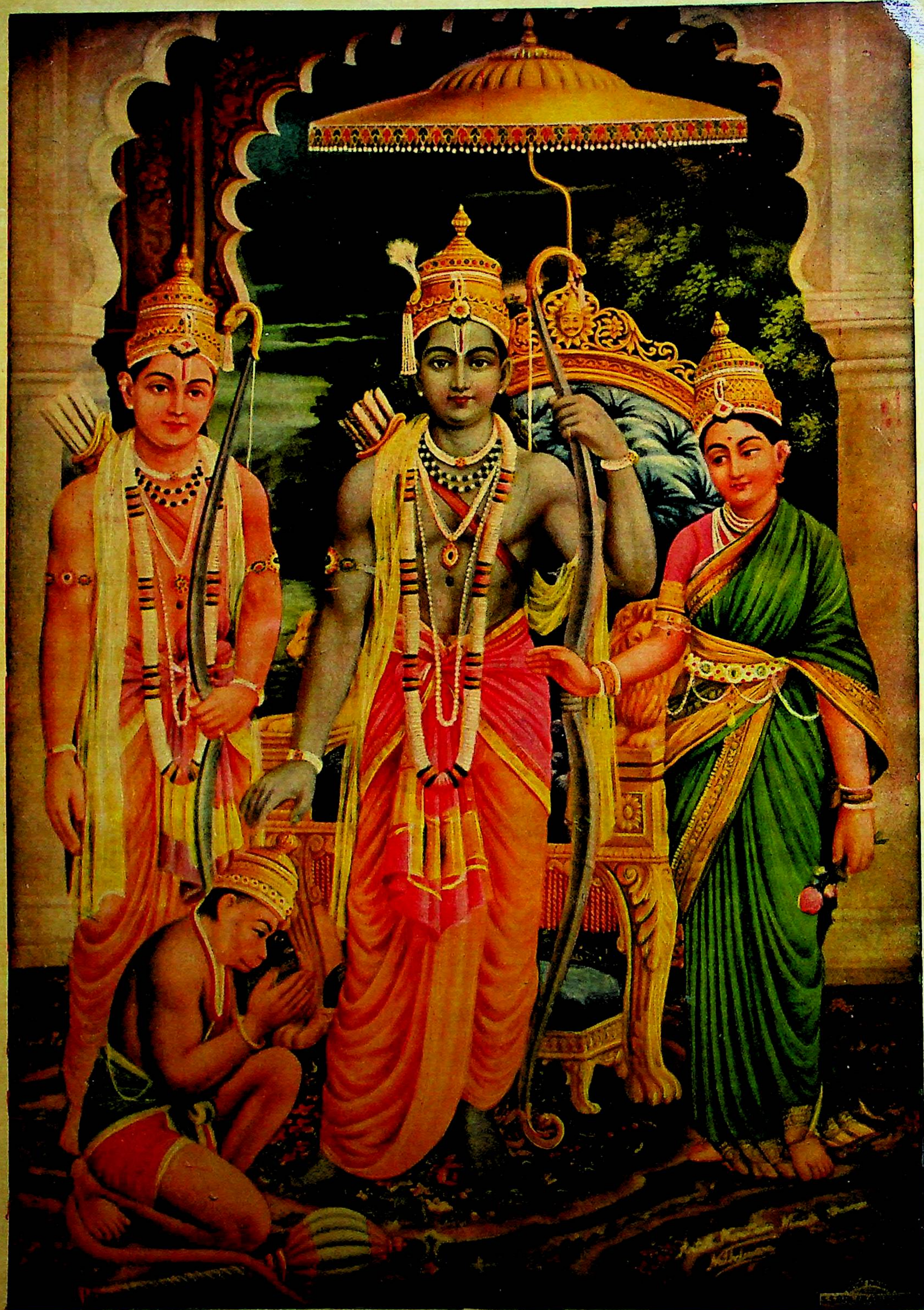
مہرشی والمیک رشی نارد جی سے ملے اور اُن سے پوچھا کہ اس جگت میں کوئی مکمل انسان بھی ہے۔ جو کہ دھرم کے رموز کا نکتہ دان ہو۔ ستیہ وادی ہو۔ پوتر دل رکھتا ہو۔ پرسن چت ہو۔ اور اندریاں جس کے وش میں ہوں۔ پورن گیانی ہو۔ تو نارد جی نے جواب دیا کہ اکشواکو خاندان میں ایک راجہ رام نامی ہے۔ جو نہایت سوشیل۔ عالی حوصلہ اور عالم باعمل ہے۔ سندر سروپ اور ویریہ وان ہے۔ جنگ میں یودھا اور صلح میں نمرتا والا ہے۔ نارد جی نے مختصر الفاظ میں اُن کے حالات بیان کئے۔ اور بتایا کہ کس طرح سے وہ مکمل عدل اور انصاف کے ساتھ راج کر رہا ہے۔ اور اپنی

رعیت کو اپنی اولاد کے سمان سمجھتا ہے۔ نارد جی نے رام راجیہ کی بہت تعریف کی۔ اور بتایا کہ رام راجیہ میں بیماری اور قحط نابود تھے۔ آتش زدگی اور طوفان سے نقصان نہ ہوتا تھا۔ والدین کی زندگی میں بچے نہ مرتے تھے۔ اور نہ ہی استریاں بیوہ ہوتی تھیں۔ ملک میں غلّہ اور دولت کے انبار تھے۔ اور کسی کو چوری یا بھوک وغیرہ کا خطرہ نہ تھا۔ گویا راجہ اور رعیت دونو کمال سکھ اور آرام کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ملک میں مکمل مالی خوشحالی اور روحانی ترقی تھی

گویا قوم جب دھرم پالن کرتی ہے۔ تو دیوتا اُسے مادی ترقی سے مالا مال کرتے ہیں۔ اور جو قوم اپنے فرائض اور دھرم سے بے مکھ ہو جاتی ہے۔ وہ انجام کار تباہ ہو جاتی ہے بلقینًا مستقل خوشحالی اور قومی سکھ کی عالی شان اور مضبوط عمارت صرف دھرم اور اخلاق کی بنیاد پر ہی قائم کی جا سکتی ہے۔ جو قوم حیوانی طاقت میں وشواس رکھتی ہے وہ جرمنی اور جاپان کی طرح ضرور تباہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جو لوگ اس وقت ایٹم بم سے دنیا کو خائف یا تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ خود ضرور ایٹم بم سے ہی تباہ ہوں گے۔ ایسا اٹل ایشوری نیم ہے۔ اور اس میں ہرگز ہرگز کبھی کو شک نہ ہونا چاہئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگر ہندوستان بھی مضبوط جڑوں پر اپنے استحکام اور قومی عظمت کی عمارت قائم کرنا چاہتا ہے۔ تو اُسے بھی پراچین آدرشوں پر ہی چلنا ہوگا۔ جن کی وضاحت کہ رامائن میں کی گئی ہے

دُنیا میں جب جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے۔ تو ایشور اپنے بھگتوں کی رہنمائی کے لئے اور دھرم کو سنتھاپت کرنے کے لئے انسانی جامہ میں آتے ہیں۔ اس طرح سے دُنیا کی رہنمائی کے لئے بے شمار اوتار ہوئے ہیں۔ اور مختلف موقعوں پر انسانی سوسائیٹی کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے خیال سے زمانہ زمانہ میں اوتار ہو چکے ہیں۔ لیکن ان تمام اوتاروں میں شری رام اوتار کی خاص فضیلت اور فوقیت یہ ہے کہ شری رام نے تیاگ یا سنیاس مارگ کی وضاحت کے لئے اوتار دھارن نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے دُنیا کے ہر پتا۔ پتر۔ بھائی۔ حکمران۔ یودھا جنگی سورما۔ اور ہر دُنیادار اور گرہستی کی رہنمائی کے لئے انسانی جامہ پہنا۔ اور اپنی مثال سے واضح کیا۔ کہ کس طرح سے یہ تمام فرائض ادا کرتے ہوئے بھی ہر انسان آتم درشن کر سکتا ہے۔ اس نکتۂ خیال سے شری رام اوتار دُنیا کے باقی تمام اوتاروں میں ایک مخصوص امتیازی درجہ رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی زندگی کا اتہاس (شری رامائن) دُنیا کے ہر شخص کے لئے مکمل راہِ ہدایت پیش کرتی ہے۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں مکمل آدرش کی وضاحت کرتی ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم کے اتہاس اور ہندو دھرم کی تعلیم میں شری رام چندر جی کی شخصیت اور عملی زندگی ہمارا بہترین پراچین ورثہ ہے۔ جس سے کہ ہم کو موجودہ زمانہ میں بھی بہرہ ور ہونا چاہیئے۔ الغرض دُنیا اس وقت جن مشکل اور پیچیدہ مسائل سے دوچار ہو رہی ہے اُن کا حل صرف رامائن ہی پیش کرتی ہے۔ کاش کہ دُکھی اور گمراہ دُنیا اس وقت رامائن کا مخصوص پیغام سُنے تاکہ یہ موت کی دلدل سے نکل کر سلامتی کے ساحل پر پہنچے

پبلشر



S. S. Brijbasi & Sons

گوسائیں تلسی داس جی کے چرنوں میں

شردھا کے پھول

ہمارے پاٹھک گن۔ کتنا خوشی و آنند کا مقام ہے۔ آج کیسا شبھ دن ہے جبکہ ہماری چند سالوں کی مسلسل اور کڑی محنت سے آپکے ہاتھوں میں تلسی کرت رامائن جیسا اُتم و انمول گرنتھ پہنچ رہا ہے۔ جس کے مقابلہ کا ہندی ساہتیہ میں دوسرا کوئی بھی گرنتھ نہیں ہے ہندو سبھیتا دنیا کی تمام سبھیتاؤں سے پراچین سبھیتا ہے۔ اس کے آغاز کا پتہ لگانے میں تاریخ بھی ناکام ہے جس وقت دنیا میں یونانی، ایرانی و رومن تہذیب کا ابھی نام و نشان بھی نہ تھا اور زمانہ حال کی مہذب جاتیوں کے آباؤ اجداد جرمنی کے جنگلوں میں ننگے گھوما کرتے تھے۔ اس وقت بھی آج سے ہزاروں لاکھوں سال پہلے ہندو سبھیتا اپنے یوبن پر تھی۔ اور آج جبکہ دشمنوں کے مہلک حملوں کی تاب نہ لاکر یونانی و ایرانی اور رومن سبھیتاؤں کا نام و نشان مٹ گیا ہے اور انکا کوئی نام لیوا و پانی دیوا نظر نہیں آتا ہندو سبھیتا کے انویائی چالیس کروڑ کی تعداد میں بھارت ورش میں موجود ہیں۔ اس جاتی نے بڑے بڑے بھیانک انقلاب دیکھے۔ یہ گر گر کر سنبھلی اور مر مر کر پنر جیوت ہوئی۔ غیروں نے اس کی ہستی کو ملیا میٹ کرنے کی ٹھانی۔ لیکن یہ جاتی سب کا پرتی کار کرتی ہوئی آج لاکھوں ہزاروں سال کے بعد بھی اپنی پوری شان سے زندہ ہے۔ مصیبتوں اور سنکٹوں کے بھیانک دور میں جب چاروں طرف اندھکار ہی اندھکار دکھائی دیتا تھا۔ اور جب جاتی کی ناؤ منجدھار میں ڈوب رہی تھی۔ اُسے کوئی بھی پرکاش دکھلانے والا نہ تھا۔ اُسے کس شکتی نے مارگ دکھلایا؟ اس کی ڈوبتی ناؤ کو کس نے منجدھار سے نکال کر پار لگایا؟ کس نے اُسے اُتساہ دلا کر پنر جیوت کیا؟ ان سب کا سہرا ایک ماتر رامائن کے سر پر ہے۔ کال کے ہر ایک دور میں ہندو جاتی کے دل و دماغ پر رامائن چھا رہی ہے۔ اس گھور کلجگی دور میں بھی آج بھارت میں سیتا جیسی پتی ورت استریاں و بھرت لچھمن جیسے آدرش وادی بھائی۔ رام جیسے نیک سپوت کہیں نہ کہیں ڈھونڈنے سے مل ہی جائیں گے۔ یہ رامائن اور جاتی کے ہردے میں اس کے بڑھے ہوئے پربھاؤ کا ہی پھل ہے۔

والمیک رامائن۔ ادھیاتم رامائن اور تلسی کرت رامائن یہ تینوں رامائنیں ہی بھارت میں آدرنیہ اور پرتشٹھت ہیں۔ والمیک و ادھیاتم رامائن دونوں سنسکرت شاعری میں اوچیہ کوٹی کے گرنتھ ہیں۔ والمیک رامائن باقی دونوں رامائنوں سے پرانی ہے۔ اسکے مصنف رشی والمیکی جی ہیں بھگوان رام نے بن کو جاتے وقت اور ایودھیا لوٹتے وقت والمیک آشرم میں وشرام کیا تھا سیتا جی نے بن باس کے بارہ سال رشی والمیک کے سایہ میں ہی گذارے تھے۔ لو اور کش دونوں کی پیدائش۔ پالن پوشن و تعلیم و تربیت بھی والمیک آشرم میں ہوئی تھی۔ یہ رامائن سنسکرت لٹریچر کا ایک انمول ہیرا ہے۔ والمیک جی کو سنسکرت کا آدی کوی کہا جاتا ہے۔ یہ پستک بڑی وستار سے لکھی گئی ہے۔ برخلاف اسکے رام چرت مانس ایک مختصر گرنتھ ہے۔ اسکے مصنف شری تلسی داس جی گوسائیں ہیں۔ جنہوں نے کلجگ کے بدھی ہین منشیوں پر جو سنسکرت بھاشا کو سمجھنے کی شکتی کھو بیٹھے ہیں۔ دیا کرتے ہوئے اسکی رچنا ہندی شاعری میں کی ہے۔ ہندی ساہتیہ میں کاویہ درشٹی سے دیکھیں تو رس امرت روپی درشٹی سے اس گرنتھ کا کوئی بھی ثانی نہیں ہے۔ یہ گرنتھ بھارت ورش میں اتنا لوک پریہ ہے۔ کہ ان پڑھ سادھارن جن سمودائے سے لیکر بڑے بڑے ودوان سادھو مہاتماؤں تک اس گرنتھ پر شردھا کے پھول چڑھاتے ہیں۔ یہ پستک بھارت بھر میں سب سے زیادہ تعداد میں بکتی ہے۔ جو خود نہیں پڑھ سکتے۔ وہ دوسروں سے بڑے شوق سے اس کی کتھا سنتے ہیں۔

یہ تینوں رامائین اپنے اپنے ستھان پر لاثانی ہیں۔ اگرچہ تینوں میں ہی کرم بھگتی اور گیان پر ویکھیا کی گئی ہے لیکن پھر بھی تینوں میں پردھان
مُدّ بھید ہے۔ گیان و بھگتی کے ساتھ والمیک جی نے زیادہ زور آدرش بیوہار پر دیا۔ گرہستھ جیون آدرش راجیہ دھرم۔ آدرش پریوارک جیون آدرش نیتی و تپ پر
دھرم۔ آدرش بھراتری بھاؤ پر دیا ہے۔ پورن وچی مانوتا کی جو تصویر والمیک جی نے کھینچی ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ادھیاتم رامائین کا مُول وشے ادویت
ویدانت ہے۔ کرم اور بھگتی کے ساتھ یہ پُستک ادھیاتم گیان کا بھنڈار ہے۔ اس کا سار بڑا گہرا ہے۔ اس لئے یہ پستک کیول بڑے بڑے اونچے مہان
ودوانوں کے ہی پڑھنے یوگیہ ہے۔ تلسی داس جی نے اپنی بھاشا رچت رامائین میں کرم اور گیان کو پربھو بھگتی اور پریم رس سے رنگ دیا ہے۔ اُنکے
تلسی نے بھگتی و پریم رس سے اُمڈتا ہوا سمندر بہا دیا ہے۔ جو بھی شردھا سے اس پستک کو پڑھتا ہے۔ اُسے تلسی داس جی سے اگادھ پریم ہو جاتا
ہے۔ والمیک اور ادھیاتم رامائین دونو دُروگیہ ہیں۔ اور سادھارن جن سمودائے ان سے یتھارتھ لابھ نہیں اٹھا سکتے۔ اس لئے تلسی داس جی نے
بھاشا میں رامائین کی رچنا کر کے ماتر جاتی پر عموماً اور ہندو جاتی پر خصوصاً جو اُپکار کیا ہے۔ اس کا بدلہ کبھی بھی چکایا نہیں جا سکتا۔ اس گھور کلجگی دور میں
ناستکتا کے اُمڈتے ہوئے سمندر میں ڈوبتی بھارتیہ سنسکرتی کو اگر آج کوئی شکتی بچا سکتی ہے۔ اور اس گمراہ جاتی کو صحیح کلیان مارگ دکھا سکتی ہے تو
وہ ایک ماتر تلسی کرت رامائین ہی ہے۔ دھرم خریدا نہیں جاتا۔ اور نا ہی پُستکوں میں بند ہوتا ہے لیکن وہ کیول مارگ دکھلانے کے لئے ہوتی
ہیں۔ انسان کو خود دھارمک بننا پڑتا ہے۔ بھلے ہی پرانوں کی آہوتی دینا پڑے۔ ہمیں دھرم کو اپنے گوشت پوست کی طرح شریر کا ایک
ایک انگ بنا لینا چاہیئے۔ جو جاتی اپنے مہاپُرشوں کو بھول جاتی ہے۔ اور اُنکے مارگ پر نہیں چلتی۔ وہ سنسار سے مٹ جاتی ہے۔
آؤ ہم آج سے دڑھ سنکلپ کریں۔ کہ ہم سنت تلسی داس جی کے بنائے ہوئے مارگ پر چلیں گے۔ ویر بھاؤ کو چھوڑ کر ہردے میں پریم اور
پربھو بھگتی کا دیپک جلائیں گے۔ اور سوئم اپنے اگیان۔ سوارتھ کا ناش کر کے اپنے گمراہ بھائیوں کو جو آج بالشوزم آدک وناشک مارگوں کا
انوسرن کر رہے ہیں کلیان کا مارگ دکھلائیں گے بس یہی طریقہ ہم گوسائیں جی کے کئے گئے اُپکار کے رن (قرضہ) سے کسی نہ کسی انش سے
مُکت ہو سکیں گے۔ زبانی پاٹھ کرنے ماتر سے وشیش لابھ نہیں ہوا کرتا جب تک کہ ہم اس کے سار کو گرہن کر کے اپنے ہردوں کو پربھو پریم میں
نہ رنگ دیں۔ اور چندو وزہ تجھ سوارتھ کا پری تیاگ نہ کریں یہی منش جیون کا ستیہ اُدیش ہے۔ یہی سچی شردھانجلی ہے۔ جو ہم گوسائیں جی کے
چرن کملوں میں بھینٹ کر سکتے ہیں۔ اور پرانی ماتر کی سب سے بڑی سیوا بھی یہی ہے۔

تلسی آئیو جگت میں جگ ہنسے تم روئے ※ ایسی کرنی کر چلو تم ہنسو جگ روئے

سنت تلسی داس جی کا جیون چرتر

سنیُکت پرانت ضلع باندہ میں راج پور نامک گرام میں جو کہ پریاگ کے پاس جمنا کے کنارے پر واقع ہے۔ سنت تلسی داس جی کا جنم سمت ۱۵۵۴ ساون شکلا سپتمی ابھگت مول نکشتر میں سر یو پارین
برہمن کل میں ہوا تھا۔ آپ کے پتا کا نام آتما رام دوبے تھا۔ اور ماتا کا نام ہلسی تھا جس کا ثبوت آپ کی اپنی ہی ایک چوپائی سے ملتا ہے۔

پندرہ سو چوّن بکھے کالندی کے تیر ※ ساون شکلا سپتمی تلسی دھریو شریر

آپ کا جنم الوکک تھا۔ آپ نو ماس کی بجائے ماتا کے گربھ میں پورے بارہ ماس رہنے کے انتر جنمے تھے۔ آپ کے مکھ سے جنمتے ہی بجائے رونے
کی آواز کے "رام رام" شبد نکلے تھے۔ اور مکھ میں پورے بتیس دانت موجود تھے۔ آپ جنمتے سمے شریر سے ایسے پرگٹ ہوئے تھے۔ جیسے کہ
پانچ ماس کے بالک کی اوستھا ہوتی ہے۔ لوکک دِرشٹی سے بسبب لکھشن امنگل کے تھے۔ اس لئے آپ کے ماتا پتا آپ کے جنم پر بھے بھیت
ہو گئے۔ اور آپ کے سمبندھ میں امنگل کی طرح طرح کی کلپنا کرنے لگے۔ آپ کی ماتا ہلسی نے آپکے انشٹ کی آشنکا سے بھے بھیت
ہو کر دسمی کی رات کو چنیا نامک اپنی ایک داسی کے ساتھ آپ کو اس کے سسرال ہری پور گرام بھیج دیا۔ اور سوئم دیو یوگ سے دوسرے
دن اس سنسار سے چل بسیں۔ چنیا نے بڑے پریم سے آپ کا پانچ برس پانچ ماہ تک پالن پوشن کیا۔ پھر دیوگت سے چنیا کو سانپ نے کاٹ
کھایا۔ اور اسکی مرتیو ہو گئی۔ اناتھ بالک کا اب کوئی سہایک نہ تھا۔ وہ در در گھومنے لگا۔ گاؤں والوں کو اناتھ بالک پر دیا آئی۔ انہوں نے آپکے
پتا آتما رام کو خبر دی اور اُن سے پرارتھنا کی کہ وہ اپنے پتر کو اپنے گھر لے جائے۔ لیکن مجبور دل پتا نے اپنے اس اجیت بالک پر کچھ بھی دیا نہ کی۔ اور صاف

کہہ دیا کہ ایسے بالک کو جس کا پالن پوشن کرنے والا امرتیو کو پراپت ہو جاتا ہے ہم دیکھنا تک نہیں چاہتا۔ ان شبدوں سے گاؤں والے بھی بھے
بھیت ہو گئے۔ اور اس وہم میں پھنس کر کہ کہیں اس بالک کا پالن پوشن کرنے سے ان کی مرتیو نہ ہو جائے۔ انہوں نے آپ کے کھانے پلانے کی
سہائتا چھوڑ دی۔ آپ اس بال اوستھا میں بنا ان پانی پڑے رہتے تھے۔ بھگوان بڑے دیالو ہیں۔ انہیں اس دین دکھیا بالک پر دیا آ گئی جگ
جننی شری پاربتی جی برہمنی کا بھیس دھارن کئے ہر روز آپ کے پاس آتیں۔ اور اپنے ہاتھوں کھانا کھلایا کرتیں۔ اس طرح دو سال اور بیت
گئے۔ اور آپکی عمر کچھ ماس اوپر سات برس کی ہو گئی۔

سوامی اننتانند جی کے چیلے سوامی نرہریانند جی رام شول پر رہتے تھے۔ وہ بھگوان شنکر کی پریرنا سے ہری پور گرام میں آئے اور اناتھ
بالک کو اپنی گود میں اٹھائے ایودھیا آ گئے۔ ماگھ شکلا پنچمی شکروار سمت ١٥٦١ کو سرجو کنارے آپ کا یگیوپویت سنسکار کیا گیا۔ اور شری
سوامی جی نے آپ کا نام رام بولا رکھا تھا۔ آپ نے بنا سکھلائے ہی گائیتری منتر کا شدھ اچارن کیا۔ جسے دیکھ کر سب لوگ اچمبھے چکت ہو گئے۔ نرہریانند
سوامی نے وشنو جیت پنچ سنسکار کی ریتی سے شری رام منتر کی دیکشا دے کر آپ کو ودیا پڑھانا شروع کیا۔ آپ بال اوستھا میں ہی سوکشم
بدھی والے تھے۔ جو کچھ گرو مکھ سے ایک بار سن لیتے تھے۔ وہ فوراً آپ کو زبانی یاد ہو جاتا تھا۔ دس ماس ایودھیا میں نواس کرنے کے بعد گرو
شش دونوں تیرتھ اٹن کرتے ہوئے سرجو گھاگرے کے سنگم استھان ہو کر شوکر کھیتر پہنچے۔ وہاں شری نرہر سوامی نے پانچ برس تک آپکو شکشا
دی۔ جب بھگوت پریم آپکے ہردے میں امڈنے لگا تو آپ کے گرو مہاراج نے شری رام چرت سنا کر اس کے گوڑھ رہسیہ کو آپکو خوب سمجھا دیا۔
اسکے بعد نرہر سوامی آپ کو ساتھ لئے کاشی پہنچے۔ وہاں ایک بڑے برہد ودیا دھاری گیان وان مہاتما شیش سناتن جی رہتے تھے۔ انہوں نے
نرہر سوامی سے آپ کو لے لیا۔ اور پندرہ برس اپنے پاس رکھ کر وید ویدانگ پڑھائے۔ اس کے بعد جب آپ پورن ودیا پراپت کر چکے تو پراربدھ بھوگ وش
آپ کے من میں لوک واسنا جاگ اٹھی۔ آپ اپنے گرو سے آگیا لے کر اپنی جنم بھومی راج پور میں آ گئے۔ وہاں اپنے مکان کو کھنڈر بنا دیکھا۔ اور اپنے
پریوار کے کسی بھی شخص کو زندہ نہ پایا۔ آپ نے اپنے مرتک پتا کا شرادھ کرم کیا۔ اور گرہستھ کی طرح مکان کی مرمت کروا کر وہاں رہنا
شروع کیا۔ آپ نت پرتی شری رام چرتر کی کتھا پڑھتے تھے۔ اور لوگوں کو سناتے تھے۔ جیٹھ شکلا ١٣ سمت ١٥٨٣ گرووار کے دن بھردواج
گوتر کی رتناولی نامک ایک سندر کنیا سے آپ کا وواہ ہو گیا۔ وہ اتی روپ وتی تھی۔ کہ آپ اس روپ پر موہت ہو گئے۔ آپ اسے کبھی
بھی اپنی آنکھوں سے پرے نہ ہونے دیتے تھے۔ اسی طرح پانچ سال جوانی کے سکھ بھوگ میں ویتیت ہو گئے۔ ایک دن آپ کسی کام کے
لئے دوسرے نکٹ ورتی گاؤں میں گئے ہوئے تھے۔ کہ آپ کی پتنی کے بھائی آپ کے گھر آئے۔ اور چونکہ انکی ماتا انتم سوانس لے رہی تھی
اس لئے وہ اپنی بہن رتناولی کو ماتا کے انتم درشن کرنے کے لئے اپنے گھر لے گئے۔ آپ شام کو گھر آئے۔ تو پتنی کو وہاں نہ پایا۔ آپ اس کے ویوگ
کی برہ پیڑا میں تڑپنے لگے۔ رات کو پیدل چلکر اور راستہ میں ندی کو پار کر کے آپ آدھی رات کے وقت سسرال پہنچے۔ بار بار دروازہ
کھٹکھٹانا شروع کیا۔ گھر والے سب اچیت سو رہے تھے۔ کھڑکھڑ کی آواز سنکر آپکی پتنی جاگ پڑی جب اس نے کواڑ کھولے اور آپکو دروازہ پر کھڑا
پایا۔ تو اس نے آپ سے اس کا کارن پوچھا۔ جب اسے یہ معلوم ہوا کہ آپ اس کے ذرا سے ویوگ کو سہہ نہیں سکے۔ تو اس نے آپکو دھتکارا اور کہا۔
کہ جتنی آسکتی آپکی اس کشن بھنگر ہڈی ماس رودھر سے یکت اپوتر شریر میں ہے۔ اگر اس سے آدھی بھی بھگوان کے چرنوں میں ہوتی تو آپکا بیڑا پار ہو گیا
ہوتا۔ یہ شبد نہیں تھے۔ بان تھے۔ جو آپ کے ہردے کمل میں چبھ گئے۔ کشن بھر بھی آپ وہاں نہ رکے۔ اور وہاں سے چلکر تیرتھ راج پریاگ پہنچے۔
تروینی جی میں اشنان کر کے گرہستھ آشرم کا تیاگ کیا۔ اور سادھو بھیس دھارن کیا۔ تیرتھ یاترا کرتے کرتے آپ کاشی پہنچے اور وہاں مانسرودر کے پاس
آپ کو کاک بھشنڈی جی کے درشن ہوئے۔ کاشی میں آکر آپ پرتی دن رام کتھا کہنے لگے۔ ایک دن ایک پشاچ آپ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا
جو کام میرے یوگیہ ہو مجھے کہئے۔ آپ نے کہا میری خواہش سوائے رام بھگوان کے درشن کرنے کے اور کچھ نہیں۔ پشاچ نے ہنومان جی کا پتہ بتایا۔
ہنومان جی سے مل کر آپ نے رام بھگوان کا درشن کرا دینے کے لئے پوروک پرارتھنا کی۔ ہنومان جی کی پریرنا سے آپ چترکوٹ چلے آئے۔ اور رام
گھاٹ پر اپنا آسن جمایا۔ اور آپ رات دن شری رگھوناتھ جی کا سمرن کیا کرتے تھے۔ ایک دن چترکوٹ کی پرکرما کر رہے تھے کہ دو بڑے سندر بالک

دھنش بان ہاتھوں میں لئے گھوڑوں پر سوار پاس سے گذرے۔ آپ ان دونوں کی سندر آکرتی کو دیکھکر مگدھ ہو گئے۔ لیکن انہیں پہچان نہ سکے۔
جب ہنومان جی نے سارا بھید بتایا تو پشچاتاپ کرنے لگے ہنومان جی نے آپ کو پھر اشواسن دیا۔ اور کہا کہ کل پھر درشن ہونگے۔ سمت ۱۶۰۷
ماگھ کی موُنی اماوسیہ بدھ وار کے دن سورج اُدے سے پہلے آپ پریم و بھگتی رس میں ڈوبے ہوئے بھگوان کے تلک لگانے کے لئے چندن
گھِس رہے تھے۔ کہ رام بھگوان آپ کے سامنے پھر پرگٹ ہوئے۔ انہوں نے بالک روپ میں آپ سے کہا۔ "بابا ہمیں چندن دو" ہنومان
جی نے یہ سوچ کر کہ بھگت شاید پھر دھوکہ نہ کھا جائے طوطے کا روپ دھارن کرکے یہ دوہا پڑھا۔

چترکوٹ کے گھاٹ پر بھئی سنتن کی بھیر۔ تلسیداس چندن گھسے تلک دیت رگھوبیر

بھگوان کے درشن کر گدگد ہو آپ اچیت سے ہو گئے۔ تلک تو کیا لگایا شریر کی ہی سُدھ بُدھ بھول گئے۔ بھگوان نے اپنے ہاتھ سے
چندن لے کر اپنے اور تلسی داس جی کے مستک پر لگایا۔ اور انتردھیان ہو گئے۔ کچھ سمے بعد جب آپ چیت ہوئے اور بھگوان کی سُندر من موہنی
مورتی کو سنمکھ نہ پایا تو وِیوگ کی اس دارُون پیڑا سے بیاکل ہو گئے۔ اور اس سُندر چھبی والی جھانکی کو اپنے ہردے کمل میں استھاپن کرکے اس کے دھیان میں
مگن اسی جگہ پڑے رہے۔ رات بیت جانے پر شری ہنومان جی نے آپ کو آ کر جگایا۔ اور شری رام رہسیہ کا ورنن کرکے آپ کے چت کو سنتشٹ کیا۔ سمت ۱۶۲۸
میں ہنومان جی کی آگیا سے آپ ایودھیا کی اور چل پڑے۔ ان دنوں پریاگ میں سادھو میلا تھا۔ وہاں کچھ دن ٹھہرے۔ پرب کے چھ دن بعد ایک برٹ
برکش کے نیچے آپ کو بھردواج اور یگیہ ولک منی کے درشن ہوئے۔ اس اکانت ست سنگ میں رام کتھا ہونے لگی۔ آپ کو وہاں بڑا ہی آنند ملا۔ وہاں
سے چل کر آپ کاشی آئے اور پرہلاد گھاٹ پر ایک برہمن کے گھر رہنے لگے۔ وہاں آپ کے ہردے میں کویتا شکتی کا سپھرن ہوا۔ اور رام چرت مانس کی
سنسکرت میں پدیہ رچنا کرنے لگے لیکن آشچریہ کی بات یہ تھی کہ جو کچھ وہ دن بھر میں رچتے وہ ہزار جتن کرنے پر بھی رات کو کھو یا جاتا تھا۔ یہ گھٹنا کئی دن گھٹتی
رہی۔ آٹھویں دن آپ کو سوپن میں بھگوان شنکر نے آدیش دیا۔ کہ رام چرت مانس کی بھاشا میں کاویہ رچنا کرو۔ تاکہ سارے جگت کا کلیان ہو۔ آپکی نیند
کھل گئی بستر سے اُٹھ بیٹھے اس سمے بھگوان شنکر اور پاربتی آپکے سامنے پرگٹ ہوئے۔ آپ نے انہیں ساشٹانگ پرنام کیا۔ شو بھگوان نے ایودھیا
چلے جانے کے لئے آدیش کیا۔ اور کہا کہ میری آشیرواد سے تمہاری یہ کویتا سام وید کے سمان پرتشٹھت ہوگی۔ اتنا کہکر شنکر جی انتردھیان ہو گئے۔ آپ نے
اُن کی آگیا کا پالن کیا۔ اور ایودھیا چلے آئے۔ ایودھیا پہنچکر آپ ایک بدھ تیجسوی پرش کی کٹی میں گئے جو آپ کے کٹی میں پرویش کرتے ہی سوگم
برم دھام کو چلے گئے۔ وہ کٹیا آپ کو رہنے کے لئے دے گئے۔ سمت ۱۶۳۱ کا آرمبھ ہوا۔ اس سال رام نومی کے دن ویسا ہی یوگ تھا۔ جیسا کہ
تریتا یگ میں شری رام کے جنم کے دن تھا۔ اس دن پراتہ کال آپ نے رام چرت مانس کی رچنا آرمبھ کی۔ دو برس سات ماس چھبیس دن یعنی
سمت ۱۶۳۳ مارگ شیرش شکل پکش رام ویواہ کے دن ساتوں کانڈوں کی پورن رچنا ہو گئی۔ گرنتھ کی پورن رچنا ہو جانے پر شری ہنومان جی نے اسے آد
سے انت تک سنا اور "تینوں لوک میں اس کا یش ہو گا۔" ایسا [illegible] دیا۔

اس کے بعد بھگوان کی آگیا سے آپ کاشی چلے آئے۔ وہاں بھگوان وشوناتھ اور ماتا ان پورنا کو آپ نے رام چرت مانس سنایا۔
رات کو یہ گرنتھ وشوناتھ جی کے مندر میں رکھ دیا گیا۔ سویرے جب دیکھا تو گرنتھ پر "ستیم شِوم سُندرم" شبد لکھے ہوئے تھے۔ اور نیچے بھگوان
شنکر کے دستخط تھے۔ اس سمے جو جن پرش وہاں موجود تھے۔ انہوں نے ستیم شِوم سُندرم کی آواز بھی کانوں سے سُنی۔

دن پرتی دن سوامی جی کا سنمان بڑھنے لگا۔ یہ بات وہاں کے ودیا ابھیمانی پنڈتوں کو نہ بھائی۔ وہ آپ کے سمان میں اپنا اپمان سمجھکر آپ کو ہانی پہنچانے
کے ڈھنگ سوچنے لگے۔ اور خوب جی بھر کر آپ کی نندا کرنے لگے۔ اور اس گرنتھ کو بھی چرا کر نشٹ کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے پستک چرانے کے لئے دو
چور بھیجے جب چور کٹیا کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کٹیا کے دروازے کے آگے دو ویر دھنش بان لئے پہرہ دے رہے ہیں۔ وہ بڑے ہی سُندر شیام اور
گورورن کے تھے۔ اُن کے درشن ماتر سے چوروں کے ہردے شدھ ہو گئے۔ اور انہوں نے اسی سمے سے ہی چوری جیسے نشیدھ کرم کا تیاگ کیا۔ اور
رام بھجن کرنے لگے کس طرح بھگوان رات بھر کٹیا کی رکشا کرتے رہے۔ یہ جان کر آپکو بڑا کشٹ ہوا۔ آپ نے کٹیا کا سارا سامان لٹا دیا۔ پستک اپنے
متر ٹوڈرمل کے گھر پہنچا دی۔ اور خود ایک نقل اپنے لئے تیار کرکے رکھ لی۔ اس کے آدھار پر دوسری نقلیں تیار کی جانے لگیں۔

پُستک کا پرچار دن پرتی دن بڑھنے لگا۔ جس سے پنڈت لوگ ایرشا کے مارے جلنے لگے۔ انہوں نے جب آپ کو ہانی پہنچانے کا اور کوئی اُپائے نہ دیکھا۔ تو وُہ شری مدھوسودن سوامی کے پاس گئے۔ اور اس پُستک کو دیکھنے کی پرارتھنا کی۔ شری مدھوسودن سرسوتی نے اُسے دیکھ کر بڑی پرسنتا پرگٹ کی۔ اور اس پر اپنی سمتی اس پرکار لکھ دی۔" اس کاشی رُوپی آنند بن میں تلسی داس چلتا پھرتا تلسی کا پُودا ہے۔ اس کی کویتا رُوپی منجری بڑی ہی سندر ہے۔ جس پر شری رام رُوپی بھونرا سدا منڈلایا کرتا ہے۔" اس پر بھی پنڈتوں کی اگنی ڈاہ کم نہ ہوئی۔ تب پُستک کی پریکشا کا ایک اور اُپائے سوچا گیا۔ بھگوان وشوناتھ کے سامنے مندر میں سب سے اوپر وید اُس کے نیچے شاستر شاستروں کے نیچے پران اور سب کے نیچے رام چرت مانس رکھا گیا۔ مندر کے کواڑ بند کر دیئے گئے۔ جب سویرے مندر کو کھولا گیا۔ تو یہ دیکھ کر سب کے اشچریہ کی کوئی سیما نہ رہی۔ کہ رام چرت مانس سب گرنتھوں کے اوپر رکھا ہُوا تھا۔ اب پنڈت لوگ بڑے لجت ہو گئے اور آپ کے چرنوں میں گر کر کشما مانگی۔

آپ کی شہرت دُور دُور پھیل گئی۔ اُس وقت کے بادشاہ جہانگیر نے آپ کو بڑے آدر ستکار سے راج دربار میں بلایا۔ اور آپ کو کچھ کرامات دکھانے کو کہا آپ نے کرامات دکھانے سے انکار کیا۔ بادشاہ نے کرودھ میں آ کر آپ کو جیلخانے میں بند کر دیا۔ آپ نے شری ہنومان جی کا سمرن کیا۔ لاکھوں کروڑوں بندروں نے اکٹھے ہو کر بادشاہی محل پر آکرمن کر دیا۔ بیگموں کے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ اصولیہ وستوئیں پٹک پٹک کر نشٹ کر ڈالیں بادشاہ کو دھرتی پر دے پٹکا۔ محل میں ہاہاکار مچ گیا۔ بادشاہ نے فوراً آکر آپ کے چرنوں میں شیش جھکا دیا جیلخانے سے باہر نکال کر بڑے آدر ستکار سے آپ کو پالکی میں بٹھا کر وہاں سے روانہ کیا۔ تب کہیں جا کر ہنومان جی کی سینا شانت ہوئی۔

ایک دن کاشی میں آپ ماگھ مہاتم کے سمے گنگا اشنان کر رہے تھے۔ اور جل میں بیٹھے ہی منتر جاپ کر رہے تھے۔ سردی اور برڈھ اوستھا کے کارن آپ کانپ رہے تھے۔ ایک ویشیا یہ سب درشیہ دیکھ رہی تھی۔ آپ پانی سے باہر آئے۔ اور پانی کے چھینٹے اپنے بستر پر چھڑکنے لگے جس کے کچھ بوند اس ویشیا پر بھی پڑ گئے۔ اس کے پربھاؤ سے ویشیا نے اپنا نیچ کرم چھوڑ دیا اور بھگوت بھجن میں لگ گئی۔

ایک دن ایک ایودھیا پوری واسی مہتر آپ کے درشنوں کیواسطے آیا۔ آپ نے اُسے رام رُوپ دھیان کرنے سے لگایا۔ ایک سمے گرناد کے سدھ برند آکاش مارگ سے جاتے ہُوئے آپ کے آشرم پر آئے اور درشن و ست سنگ کا آنند ہوتا رہا۔ انہوں نے آپ سے من لکھت پرشن پوچھا۔

" تمہیں نہ ویاپے کام ات کرال کارن کون ! کہیئے بات سکھ دھام یوگ پربھاو کہ بھگت بل !! "

آپ نے اپنے مکھاربند سے جواب دیا۔ یوگ نہ بھگت نہ گیان بل کیول نام آدھار

آپ کاشی میں ہی گنگا گھاٹ پر رہنے لگے۔ رات کو ایک دن کلجگ بھیانک رُوپ دھارن کر کے آپکے پاس آیا۔ اور آپکو تراس دینے لگا۔ آپ نے شری ہنومان جی کا دھیان کیا۔ ہنومان جی نے آپکو ونے پتر رچنے کو کہا۔ اس پر آپ نے "ونے پتر کا" لکھی اور بھگوان کے چرنوں میں سمرپن کر دی۔ شری رام نے اس پر اپنے دستخط کر دیئے۔ اور آپ کو نربھے پد پروان کیا۔

اسی گھاٹ پر سمت ۱۶۸۰ میں ۱۲۶ برس کی عمر میں ساون کرشن پکش تیج سنیچروار کو آپ نے شریر تیاگ کر نروان پد پراپت کیا۔

سمت سولہ سو اسی اسی گنگ کے تیر ٭ ساون شکلا سپتمی تلسی تجیو شریر

اگرچہ آپ اس سمے ہمارے درمیان نہیں۔ آپکو پرم دھام گئے تین سو برس سے ادھک کال بیت چکا ہے۔ لیکن جب تک آپکی کاویہ رچنا موجود ہے۔ آپکا نام ہمیشہ امر رہے گا۔ آپکی یہ کاویہ رچنا سوریہ کی کرنوں کا روپ دھارن کر کے ایک طرف تو اگیان رُوپی مہا اندھکار میں بھٹکتے ہوئے موڑھ پامر پرانیوں کو پرکاش سوروپ کلیان مارگ کی اور بڑھاتی ہے۔ اور دوسری اور شیتل چندرما کی شیتل کرنوں کا روپ دھارن کر کے ہردے میں دکھ شوک سے بڑھے ہوئے تاپ کو شانت کرتی ہے۔

رام نام منی دیپ دھر۔ جیبھ دیہری دوار
تلسی بھیتر باہرہ۔ جو چاہسی اُجیار

" زبان کی دہلیز پر رام نام رُوپی دیپک جلا کر رکھ دو ۔ اس سے باہر اور بھیتر دونوں جگہ پرکاش ہوگا۔ رادھے شیام بہل رز

شری

شری رام چرت مانس

پہلا سوپان

بال کانڈ

(شلوک) (بمعہ ترجمہ)

ورناناں ارتھ سنگھانام رسانام چھند سام اپی
منگلانام چاکرتارو بندے وانی وناٹیکو

ترجمہ۔ اکشروں، ارتھ سموہوں، رسوں، چھندوں اور منگلوں
کی کرنے والی شری سرسوتی جی اور شری گنیش جی کی بندنا کرتا ہوں۔

بھوانی شنکرو بندے شردھا وشواس روپنیو
یابھیام بنا نہ پشینتی سدھاہ سوانتہ ستھمیشورم

ترجمہ۔ شردھا اور وشواس کے سروپ شری پاربتی جی کی میں
بندنا کرتا ہوں جنکی کرپا بنا سدھ پرش اپنے ہردے میں مقیم بھگوان
کے درشن نہیں کر سکتے۔

بندے بودھ مئیم نتیم گروم شنکر روپنم
یم آشریتو ہی وکرو اپی چندرہ سروترو بندیتے

ترجمہ:۔ گیان مئے نتیہ شنکر روپی گرو کی میں بندنا کرتا ہوں۔
جنکے آشرت ہونے سے ہی ٹیڑھے چاند کی بھی سروتر بندنا ہوتی ہے۔

سیتارام گن گرام پنیہ آرنیہ وہارنو!
بندے وشدھ وگیانو کویشور کپیشورو

شری سیتارام جی کے گن سموہ روپی پوتر بن میں وچرنے والے
وشدھ وگیان کے ندھان کوی شرومنی اور کپی شرومنی یعنی شری والمیک
اور پون کمار شری ہنومان جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

ادبھو ستھتی سنگھار کارنیم کلیش ہارنیم

ستروشریسکریم سیتام نتو آہم رام بلبھام

ترجمہ:۔ پیدائش، قیام اور فنا کرنے والی کلیشوں کو مٹانیوالی
اور سمپورن کلیانوں کی کرنے والی شری رام چندر جی کی پریہ شری سیتا جی کو
میں نمسکار کرتا ہوں۔

یمایاوش ورتی وشو مکھلم برہم آدی دیو آسرا
یت ستوادمرشیو بھاتی سکلم رجو یتھا ہیر بھرمہ
یت پاد پلوم ایکم ایو ہی بھوامبھو دھیتیسیر کھادتام
بندے اہم تم شیش کارن پرم رامکھیم ایشم ہرم

ترجمہ:۔ سمپورن برہمانڈ برہما آدی دیوتا اور اسرجن کی مایا کے وش میں
ہیں جن کی ستا سے رہتی ہیں سب کے بھرم کی بھانت یہ سارا دیشیہ
جگت ستیہ ہی بھاستا ہے جن کے کیول چرن ہی اس بھوساگر کو پار کرنے
کے اچھک پرشوں کے لئے ناؤ کے سمان ہے اُن سب کارنوں کے کارن
اور سب سے سریشٹھ رام کہانے والے بھگوان ہری کی میں بندنا کرتا ہوں۔

نانا پران نگما گم سمتم یدرامائنے نگدتم کو چیدانیتواپی
سوانتہ سکھائے تلسی رگھوناتھ گاتھا بھاشا نبندھمتی منجلم تنوتی

ترجمہ:۔ بھن بھن پرانوں، ویدوں، شاستروں اور رامائن میں جس رگھوناتھ جی
کی کتھا کا ورنن ہے۔ اور اسکے علاوہ بھی جو کچھ کتھا کسی دوسرے ساد ھنوں
سے پراپت ہوئی ہے۔ وہ سادھوں کی سمانتا میں تلسی داس اپنے انتہ کرن کے
سکھ کیلئے بہت ہی میٹھی بھاشا میں وستار سے ورنن کرتا ہوں۔

سورٹھا

جو سُمرت سدھی ہوگن نایک کری بر بدن
کریو انوگرہ سوئے بُدھی راسی سبھ گن سدن

ترجمہ: جنہیں سمرن کرنے سے سب کارج سدھ ہو جاتے ہیں جو گنوں کے سوامی اور سندر ہاتھی کے مکھ والے شری گنیش جی ہیں۔ وہ ہی بدھی کے راشی اور شبھ گنوں کے بھنڈار مجھ پر کرپا کریں۔

مُوک ہوئے باچال پنگو چڑھیں گری ور گہن
جاسو کرپا سو دیال دروہو سکل کلی مل دہن

ترجمہ: جس ایشور کی کرپا سے گونگا پرش بھی سندر بولنے والا کہا جاتا ہے۔ اور لنگڑا اگر ٹانگ سے چلنے والے پربتوں پر چڑھ جاتا ہو اور جن کی کرپا سے کلیگ کے سارے پاپ بھسم ہو جاتے ہیں۔ وہ شری بھگوان دیالو مجھ پر دیا کریں۔

نیل سروروہ سیام ترن ارن بارج نین
کرؤ سو مم اُر دھام سدا چھیر ساگر سین

ترجمہ: جن کا رنگ نیل کمل کے سمان شیام ہے جن کے نیتر لال کمل کے سمان ہیں۔ اور جو سدا کھشیر ساگر پر آرام کرتے ہیں۔ وہ نارائن بھگوان میرے ہردے میں نواس کریں۔

کُند اندو سم دیہہ اُما رمن کرونا ایَن
جاہی دین پر نیہہ کرؤ کرپا مردن میَن

ترجمہ: جن کا گورا شریر کُند کے پھول اور چندرما کے سمان ہے جو پاربتی جی کے پریتم اور کرونا کے دھام ہیں۔ اور جو سدا دین دکھیوں سے پریم کرتے ہیں۔ وہ کام دیو کو بھسم کرنے والے شری شیو جی مہاراج مجھ پر کرپا کریں۔

بندؤ گرو پد کنج کرپا سندھو نر روپ ہری
مہا موہ تم پنج جاسو بچن روی کر نکر

ترجمہ: اپنے گرو دیو کے چرن کمل کا میں بندنا کرتا ہوں جو کرپا کے سمندر نر بھیس میں شری بھگوان ہی ہیں اور جن کے مکھ سے نکلے ہوئے بچن انو مہا موہ روپی گھنے اندھیرے کے ناش کرنے کے لیے سوریہ دیو کی کرنوں کا ڈھیر ہیں۔

چوپائی

بندؤ گرو پد پدم پراگا۔ سُرُچی سُباس سرس انوراگا
امیہ مُوری مے چورن چارو۔ سمن سکل بھو رج پریوارو

ترجمہ: میں اپنے گرو دیو کے چرن کملوں کی مٹی کی بندنا کرتا ہوں جو سندر سوادشٹ، خوشبودار اور انوراگ روپی رس سے بھرپور ہے۔ اور سنجیونی بوٹی کا سندر چورن ہے جو سمپورن سنسار بھر کے روگوں کے ناش کرنے والا ہے۔

سُکرتی سمبھو تن بمل بھبھوتی۔ منجل منگل مود پرسوتی
جن من منجو مکر مل ہرنی۔ کیئے تلک گن گن بس کرنی

ترجمہ: وہ گرو کی چرن رج پنیہ وان پرش روپی شیو جی کے شریر پر شوبھا دینے والی پوتر بھبھوتی ہے اور آنند منگلوں کی جننے والی ہے۔ بھگت کے من روپی سندر شیشے کی میل کو دور کرنے والی اور تلک کرنے سے گنوں کے ڈھیر کو وش میں کرنے والی ہے۔

شری گرو پد نکھ منی گن جوتی۔ سمرت دویہ درشٹی ہیے ہوتی
دلن موہ تم سو سپرکاسو۔ بڑے بھاگ اُر آوئی جاسو

ترجمہ: شری گرو دیو کے چرن ناخنوں کی جیوتی منیوں کی جیوتی کے سمان ہے ـــــ جس کے سمرن کرتے ہی ہردے میں دویہ درشٹی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ جیوتی موہ روپی اندھیرے کا ناش کرنے والی ہے۔ وہ پرش بڑا بھاگیہ شالی ہے جس کے ہردے میں وہ جیوتی سما جاتی ہے۔

اُگھرہیں بمل بلوچن ہی کے۔ مٹہیں دوش دکھ بھو رجنی کے
سوجھہیں رام چرت منی مانک۔ گپت پرگٹ جہ جو جیہی کھانک

ترجمہ: اس جیوتی کے ہردے میں پرویش ہونے سے ہردے کے نیتر کھل جاتے ہیں۔ اور سنسار روپی راتری کے سب کلیش اور دکھ دور ہو جاتے ہیں۔ گیان روپی اندھیرا بھاگ جاتا ہے اور شری رام چرتر روپی منی اور مانک جس جس کان میں ہوں چاہے وہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر سب دکھائی دینے لگتے ہیں۔

دوہا

جتھا سو انجن انجی درگ سادھک سدھ سجان
کوتک دیکھت سیل بن بھوتل بھوری ندھان

ترجمہ

جیسے سیانے لوگ سُرمے کو آنکھوں میں لگا کر سادھک سدھ اور سجان پرش پہاڑوں اور جنگلوں اور پرتھوی کے اندر کوتک سے ہی بہت سی چھپی ہوئی کانیں دیکھ لیتے ہیں۔

چوپائی

گرو پد رج مردو منجل انجن ۔ نین امیہ درگ دوش وبھنجن
تیہی کری بمل وویک لوچن ۔ برنئو رام چرت بھو موچن

ترجمہ:۔ شری گرو دیو کے چرنوں کی رج کومل اور سندر نین امرت انجن ہے جو آنکھوں کے دوشوں کا ناسک ہے۔ اس انجن سے وویک روپی آنکھوں کو نرمل کر کے میں سنسار بندھن سے مکت کرنے والے شری رگھوناتھ جی کے چرتر کا ورنن کرتا ہوں۔

بندؤ پرتھم مہی سر چرنا ۔ موہ جنت سنشے سب ہرنا
سجن سماج سکل گن کھانی ۔ کرؤ پرنام سپریم سبانی

ترجمہ: سب سے پہلے میں پرتھوی کے دیوتا برہمنوں کے چرنوں کی بندنا کرتا ہوں جو موہ سے پیدا ہوئے سب سندیہوں کو دور کرتے ہیں۔ پھر میں سندر پریم بھرے شبدوں میں سب گنوں کی کھان سنت سماج کو پرنام کرتا ہوں۔

سادھو چرت سبھ چرت کپاسو ۔ نرس بسد گن مے پھل جاسو
جو سہی دکھ پر چھدر دُراوا ۔ بندنیہ جیہیں جگ جس پاوا

ترجمہ: سنتوں کا جیون کپاس کے پودے کے جیون کے سمان شبھ ہے جس کا پھل دوسروں کی آسکتی سے رہت اجل اور گنوں سے یکت ہوتا ہے کپاس کی ڈوڈی نیرس ہوتی ہے۔ ویسے ہی سنت کے جیون میں وشے آسکتی نہ ہونے کے کارن وہ بھی نیرس ہوتا ہے کپاس اجل سفید نرمل ہوتی ہے سنتوں کے ہردے میں بھی مل دکشیپ نہ ہونے کے کارن اجل گیان جیوتی جلتی ہے۔ کپاس جیسے بستر کا روپ دھارن کر کے خود بیلنے کاتنے بنے وغیرہ وغیرہ کشٹ سہہ کر دوسروں کے ننگ کو ڈھکتی ہے ویسے سنت بھی خود کشٹ سہن کر کے دوسروں کے دوشوں کو ڈھکتا ہے جس کے کارن سنت سماج کے سنسار بھر میں یش گیا اور کیرتی وندنا ہوتی ہے۔

مد منگل مے سنت سماجو ۔ جو جگ جنگم تیرتھ راجو!
رام بھگتی جہاں سُرسری دھارا ۔ سرسئی برہم وچار پرچارا

سنت سماج سُکھ روپ اور کلیان روپ ہے۔ جو سنسار میں چلتا پھرتا پریاگ ہے۔ اس سنت سماج روپی تیرتھ راج پریاگ میں رام بھگتی ماں گنگا جی کی دھارا ہے۔ اور برہم وچار ماں سرسوتی جی ہے۔

بدھی نشیدھ مے کلی مل ہرنی ۔ کرم کتھا روی نندنی برنی
ہری ہر کتھا براجتی بینی ۔ سنت سکل مد منگل دینی

ترجمہ:۔ بدھی یعنی شبھ کرموں کا کرنا نشیدھ یعنی اشبھ کرموں کا نہ کرنا کرم کانڈ کی یہی کتھا جو سنت سماج میں ہوتی ہے۔ وہ مانو سوریہ پتری جمنا جی ہیں۔ جو کہ کلیگ کے پاپوں کا ناش کرتی ہے سنت سماج میں جو بھگوان کی کتھا ہوتی ہے۔ مانو وہ تروینی ہے جو سننے والوں کو سب سُکھ اور کلیان کی دینے والی ہے۔

بٹو وسواس اچل نج دھرما ۔ تیرتھ راج سماج سُکرما
سب ہی سُلبھ سب دن سب دیسا ۔ سیوت سادر سمن کلیسا

ترجمہ:۔ اپنے دھرم میں جو اٹل شردھا ہے۔ وہ مانو اس سنت سماج روپی تیرتھ راج میں اکشے بٹ ہے۔ اور شبھ کرم اس تیرتھ راج کا سماج ہے سنت سماج روپی تیرتھ پریاگ راج ہر ایک دیش میں ہر ایک وقت میں سبھی کو سہج ہی میں پراپت ہو سکتا ہے۔ اور بھید رک اس کا سیون کرنے سے سبھی کلیشوں کا ناش ہو جاتا ہے۔

اکتھ الوکک تیرتھ راؤ ۔ دیئی سد پھل پرگٹ پربھاؤ

یہ سنت سماج روپی تیرتھ لوکک تیرتھوں سے بالکل نرالا ہے اس کی مہما کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ فوراً ہی پھل دینے والا ہے۔ اور اس کا پربھاؤ لوک میں پرتیکش ہے۔

دوہا

سُنی سمجھہیں جن مُدت من مجہیں اتی انوراگ
لہہیں چار پھل اچھت تنو سادھو سماج پریاگ!

ترجمہ: جو شخص اس سنت سماج روپی تیرتھ راج کے اُپدیش کو پرسن من سے سنتے اور سمجھتے ہیں اور پھر پرسن چت ہوئے پریم سے اس اُپدیش روپی جل میں غوطہ لگاتے ہیں۔ وہ اس شریر کے رہتے ہی ارتھات اس جنم میں ہی دھرم، ارتھ، کام، موکش چاروں پھل پراپت کر لیتے ہیں۔ ایسا الوکک اس سنت سماج کا پربھاؤ ہے۔

چوپائی

مجن پھل پیکھیئے تتکالا ۔ کاک ہوہیں پک بکئو مرالا!
سُنی آچرج کرے جنی کوئی ۔ ست سنگتی مہما نہیں گوئی!

ترجمہ:۔ اس سنت سماج روپی تیرتھ راج میں اشنان کرنے کا پھل تتکال ہی دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہاں نہا کر کوّے کوئل بن جاتے ہیں۔ اور بگلے سُندر ہنس بن جاتے ہیں یہ دیکھ کر کسی کو حیران نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ست سنگ کی مہما سب پر پرگٹ ہے۔

بالمیک نارد گھٹ جونی ۔ رکھ رکھ سکھنی کہی رکھ ہونی

جل چر تھل چر ہنگبھیچر نانا ۔ جے جڑ چیتن جیو جہانا

ترجمہ :- شری بالمیک جی، نارد جی اور اگست جی نے اپنے اپنے گرنتھوں سے اپنی جیون کتھائیں کہی ہیں۔ جل میں رہنے والے پرتھوی پر چلنے والے اور آکاش میں اڑنے والے جڑ چیتن جتنے بھی جیو اس سنسار میں ہیں۔

متی کیرتی گتی بھوتی بھلائی ۔ جب جیہیں جتن جہاں جیہیں پائی

سو جانب ست سنگ پربھاؤ ۔ لوک ہوں وید نہ آن اپاؤ

ترجمہ :- ان میں سے جس جس نے جس جس یتن سے جہاں کہیں بھی بدھی، بڑائی، سدگتی اور خوشحالی اور بھلائی پراپت کی ہے وہ سب ست سنگ کے پربھاؤ کا ہی پھل ہے ۔ وید اور لوک میں ان کے پراپت کرنے کا اور کوئی اپائے نہیں دیکھا گیا۔

بنو ست سنگ وویک نہ ہوئی ۔ رام کرپا بنو سلبھ نہ سوئی

ست سنگت مد منگل مولا ۔ سوئی پھل سدھی سب سادھن پھولا

ترجمہ :- ست سنگ (نیک صحبت) کے بغیر وچار نہیں ہوتا لیکن ست سنگ بھی رام جی کی کرپا سے ہی ملتا ہے ۔ ست سنگتی آنند اور کلیان کی جڑ ہے ۔ ست سنگ کی پراپتی ہی پھل ہے ۔ اور جتنے سادھن ہیں وہ سب تو پھول ہیں۔

سٹھ سدھرہیں ست سنگتی پائی ۔ پارس پرس کدھات سہاہیں

بدھی بس سجن کسنگت پرہیں ۔ پھنی منی سم نج گن انوسرہیں

ترجمہ :- جیسے پارس کے ساتھ چھونے سے لوہا بھی سونا بن جاتا ہے ویسے ہی دشٹ لوگ بھی ست سنگ کو پاکر سدھر جاتے ہیں ۔ اگر بدقسمتی سے اچھے پرش کسنگتی (بری صحبت) میں پڑ جاتے ہیں ۔ تو جس پرکار سانپ سے میل پاکر بھی منی اس کی وش کو گرہن نہیں کرتی ۔ اور اپنے سبھاوک گن پرکاش کو نہیں چھوڑتی ۔ ویسے ہی وہ بھی دشٹوں کی صحبت میں رہ کر ان کو کلیان مارگ کی اور ہی بڑھاتے ہیں ۔ دشٹوں کا اس پر کچھ بھی اثر نہیں پڑتا ۔

بدھی ہری ہر کوی کو بد بانی ۔ کہت سادھو مہماں سکچانی

سو مو سن کہی جات نہ کیسے ۔ ساک بنک منی گن گن جیسے

ترجمہ :- برہما ۔ وشنو ۔ شو ۔ کوی اور پنڈتوں کی بانی بھی ست سنگ کی مہما کا ورنن کرنے میں اسمرتھ ہے ۔ وہ مجھ سے کیسے کہی جا سکتی ہے ۔ کیا ساگ ترکاری بیچنے والے ہیرے جواہراتوں کے گنوں کا ورنن کر سکتے ہیں ۔ !

دوہا

بندؤ سنت سمان چت ہت ان ہت نہیں کوئی

انجلی گت سبھ سمن جمی سم سگندھ کر دوئی

ترجمہ :- میں سنتوں کو پرنام کرتا ہوں ۔ جن کا نہ کوئی متر ہے اور نہ دشمن جیسے پھول اپنے توڑنے والے اور لینے والے دونوں ہاتھوں کو سمان بھاو سے سگندھت کرتے ہیں ۔ ویسے ہی سنت بھی شتر اور متر دونوں کا ہی سمان بھاؤ سے کلیان کرتے ہیں ۔

سنت سرل چت جگت ہت جانی سبھاؤ سنیہو

بال ونے سنی کری کرپا رام چرن رتی دیہو

ترجمہ :- سنت سرل سبھاؤ اور دنیا کی بھلائی چاہنے والے ہوتے ہیں ۔ ان کے ایسے سبھاؤ اور پریم کو جان کر میں ان سے بنتی کرتا ہوں ۔ مجھ بالک کے سمان بدھی ہین کی اس بنتی کو سن کر کرپا کر کے شری رام جی کے چرنوں میں مجھے پریتی دیں ۔

چوپائی

بہوری بندی کھل گن ستی بھائیں ۔ جے بنو کاج داہنیہو بائیں

پر ہت ہانی لابھ جنہیں کیریں ۔ اجڑیں ہرش بشاد بسیریں

ترجمہ :- اب میں سچے ہردے سے دشٹ جنوں کو بھی پرنام کرتا ہوں جو بغیر کسی مطلب کے بھی اپنی بھلائی چاہنے والے سے بھی بدسلوکی کرتے ہیں ۔ دوسروں کے ہت کی ہانی کو ہی جو لابھ سمجھتے ہیں ۔ جو دوسروں کے اجڑنے میں خوش ہوتے ہیں ۔ اور دوسروں کی بڑھتی میں دکھی ہوتے ہیں ۔

ہری ہر جس راکیس راہو سے ۔ پر اکاج بھٹ سہس باہو سے

جو پر دوش لکھہیں سہس آنکھی ۔ پر ہت گھرت جنہیں کے من ماکھی

ترجمہ :- جیسے چندرماں کی جیوتی کو راہو ڈھک لیتا ہے ۔ ویسے ہی یہ دشٹ پرش جہاں کہیں بھی بھگوان کے یش کا گن گان ہے ۔ اسی میں بادھا ڈالتے ہیں ۔ دوسروں کو ہانی پہنچانے میں یہ سہسر باہو کے سمان بہادر ہیں ۔ یہ دوسرے کے دوشوں کو ہزار آنکھوں سے دیکھتے ہیں جیسے گھی میں مکھی گر کر اسے خراب کر دیتی ہے ویسے ہی یہ دشٹ لوگ بھی دوسروں کے کام کو آپ دکھ اٹھا کر بھی بگاڑ دیتے ہیں ۔

اپنا نقصان کر کے بھی دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

تیج کرسانو دوش ہی شیسا۔ اگھ ادگن دھن دھنی دھیسا
اُدے کیت سم ہت سب ہی کے۔ کنبھ کرن سم سووت نیکے

ترجمہ:۔ جو دوسروں کو جلانے کے لئے اگنی کے سمان تیجسوی ہیں۔ وہ کرودھ میں مہاراج کے سمان ہیں۔ پاپ اور برے گنوں کا جن کے من میں خزانہ بھرا پڑا ہے جن کی بڑھتی کیتو تارے کے سمان سب کے لئے ہانی کارک ہے۔ اگر ایسے پُرش کنبھ کرن کی طرح سوتے ہی رہیں تو اس میں ساری سنسار کی بھلائی ہے۔

پر اکاج لگ تن پر ہرہیں۔ جمی ہم اُپل کرشی دلی گرہیں
بندؤ کھل جس سیش سروشا۔ سہس بدن برنئی پر دوشا

ترجمہ:۔ دوسروں کا کام بگاڑنے کے لئے وہ دشٹ لوگ اپنی جان کی بازی تک لگا دیتے ہیں۔ جیسے اولے سوئم اپنا ناش کر لیتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی کھیتی کا ناش بھی کر دیتے ہیں۔ میں دشٹوں کو شیش جی کے سمان سمجھکر پرنام کرتا ہوں۔ جو ہزار مکھوں (زبانوں) سے دوسروں کی نندا بڑے زور سے کیا کرتے ہیں۔

پنی پرنو پرتھوراج سمانا۔ پر اگھ سنئی سہس دس کانا
بہوری سکر سم بنوؤں تیہی۔ سنتت سُرانیک ہت جیہی

ترجمہ:۔ راجہ پرتھو نے بھگوان کا یش سننے کیلئے دس ہزار کان مانگے تھے۔ کوی کہتے ہیں کہ میں ان دشٹوں کو پرتھو راجہ کے سمان سمجھکر پرنام کرتا ہوں۔ جو دس ہزار کانوں سے پرتھو راجہ کی طرح بھگوان کا یش نہیں سنتے۔ لیکن دوسروں کی نندا سنتے ہیں۔ جیسے سورگ کے راجہ اندر کے لئے دیوتاؤں کی سینا ہتکاری ہے۔ ویسے ہی ان دشٹوں کو مدرا بھلی اور ہتکاری جان پڑتی ہے۔

بچن بجر جیہی سدا پیارا۔ سہس نین پر دوش نہارا

دوسروں سے کٹھور بچن بولنا مانو کہ بجر پات ہو گیا۔ یہی انہیں اچھا اور پریہ لگتا ہے۔ یہ دوسروں پر ہزار آنکھوں سے دوش اروپن کرتے ہیں۔ یعنی دوسروں کی کمزوریوں کو ہزار آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنی طرف ذرا بھی دھیان نہیں کرتے۔

دوہا

اُداسین ارمیت ہت سُنت جرہیں کھل ریتی
جانی پانی جگ جوری جن بنتی کرئے سپریتی

ترجمہ:۔ پر پُرش۔ دشمن ہتر کسی کی بھی بھلائی سُن کر بنا آگ کے ہی جل مرنا دشٹوں کا سبھاؤ ہے۔ یہ جان کر میں دونوں ہاتھ جوڑ کر پریم پوروک اُن سے بنتی کرتا ہوں۔

چوپائی

میں اپنی دسی کینہہ نہورا۔ تنہہ نج اور نہ لائو بھورا
بائس پلیہیں اتی انوراگا۔ ہوہیں نرامش کبھوں کہ کاگا

میں نے اپنی طرف سے تو اُن سے عرض کر دی ہے لیکن وہ اپنی طرف سے میری پرارتھنا تو کبھی بھی نہ مانیں گے۔ کوؤں کو بڑے پریم سے پالیئے لیکن وہ کبھی بھی ماس کھانا نہیں چھوڑ سکتے۔

بندؤں سنت اسجن چرنا۔ دُکھ پرد اُبھے بیچ کچھو برنا
بچھرت ایک پران ہری لیہیں۔ ملت ایک دارُون دُکھ دیہیں

نیک سبھاؤ پُرشوں اور دشٹ سبھاؤ پُرشوں دونوں کے گنوں کا کھیل ایک سی جان کر میں دونوں کے چرنوں کی بندنا کرتا ہوں۔ دونوں ہی سبھاؤ کے پُرش دُکھ دینے والے ہیں لیکن دونوں میں کچھ فرق بھی ہے۔ نیک پُرش تو جب جدا ہوتے ہیں۔ تو پران ہر لیتے ہیں۔ اس لئے دُکھ دیتے ہیں۔ اور دُشٹ پُرش جب ملتے ہیں تو اپنے کٹھور بچنوں اور دشٹ سبھاؤ سے دوسروں کو بھیانک دُکھ دیتے ہیں یعنی نیک پُرشوں کی جدائی اور دُشٹ پرشوں کا ملاپ دونوں ہی دُکھ دینے والے ہیں۔

اُپجہیں ایک سنگ جگ ماہیں۔ جلج جونک جمی گُن بلگاہیں
سُدھا سُرا سم سادھو اسادھو۔ جنک ایک جگ جلدھی اگادھو

بھلے اور بُرے پُرش دونوں ایک ساتھ ہی دُنیا میں پیدا ہوتے ہیں۔ جونک اور کمل کے پھول کے سمان دونوں کے الگ الگ گُن ہیں کمل کے پھول کے درشن کرنے چھونے سے سُکھ ملتا ہے۔ ویسے ہی سادھو پُرشوں کے درشن اور سنگ سے سُکھ ملتا ہے۔ جونک شریر سے لگتے ہی خون چوسنے لگتی ہے۔ ویسے ہی دُشٹ پُرش اپنے درشن اور سنگ سے جونک کی طرح دوسروں کو پیڑا پہنچاتے ہیں۔

امرت اور زہر دونوں ایک ہی سمندر سے نکلے تھے اور ایک ہی جل سے پیدا ہونے کے باوجود اُنکے گُن الگ الگ ہیں۔ امرت پان کر کے شانتی اور سُکھ ملتا ہے۔ اور زہر شریر کو ہلاک کرتی ہے۔ ویسے ہی سادھو سبھاؤ پُرش اور دُشٹ سبھاؤ والے پُرش دونوں ہی اس دُنیا

روپی سمندر سے پیدا ہوتے ہیں۔ سادھو تو امرت کے سمان شانتی کی برشا کرتے ہیں۔ اور دُشٹ زہر کے سمان جڑتا۔ مُورکھتا۔ موہ۔ خواب خرابے کا کارن بنتے ہیں۔

کبھل بان بھل نج نج کرتوتی لہت سجن اپ لوک بھوتی
سُدھا سُدھاکر سُرسری سادھو۔ گرل انل کلی مل سری بیادھو
گُن اوگُن جانت سب کوئی۔ جو جیہیں بھاؤ نیک تیہیں سوئی

بھلے اور بُرے دونوں اپنے اپنے عملوں کے بھید سے سنسار میں عزت اور بدنامی پاتے ہیں۔ امرت چندرما گنگاجی اور سادھو۔ زہر اگنی۔ کلجگ کے پاپوں کی کرم ناشا ندی اور عنسا کرنے والا شکاری ان سب کے گُن اور اوگُن سب کوئی جانتے ہیں لیکن جسے جو بھاتا ہے اُسے وہی اچھا لگتا ہے۔

دوہا

بھلو بھلائی ہی لہے لہے نچائی نیچ
سُدھا سراہیے امرتام گرل سراہیے میچ

بھلے بھلائی کرتے ہیں کیونکہ بھلا پاتے ہیں۔ اور نیچ نیچ کرم کو ہی گرہن کرتے ہیں۔ امرت کی سراہنا امر کرنے میں ہے۔ اور زہر کی مارنے میں۔

کھل اگھ اگُن سادھو گُن گاہا۔ اُبھئے اپار اُددھی اوگاہا
تیہیں تے کچھ گُن دوش بکھانے۔ سنگرہ تیاگ نہ بنو پہچانے

دُشٹوں کے پاپوں بُرے گنوں کی کتھائیں اور سادھو پُرشوں کے گنوں کی کتھائیں دونوں ہی اپار اور اتھاہ سمندر ہے۔ ارتھات سادھو پُرشوں کے گن اور اچھائی کی کوئی اتھاہ نہیں اور دُشٹ جنتوں کے اوگن اور برائی کی کوئی اتھاہ نہیں۔ اس لیے سادھو پُرشوں کے کچھ گنوں اور دُشٹ پُرشوں کے کچھ دوشوں کا ذکر کیا ہے کیونکہ بنا پہچانے اُن کا گرہن اور تیاگ نہیں ہو سکتا۔

بھلیو پوچ سب بِدھی اپجائے۔ گنی گُن دوش وید بلگائے
کہہیں وید اتہاس پُرانا۔ بِدھی پرپنچو گُن اوگن سانا

بھلے اور بُرے دونوں برہما نے ہی پیدا کیے ہیں لیکن اُن کے گنوں اور دوشوں کے بھید سے وید نے اُن کو الگ الگ تقسیم کر دی ہیں۔ وید اتہاس اور پرانوں کا مت ہے کہ برہما کی رچی ہوئی سرشٹی گُن اور اوگنوں ارتھات نیکی اور بدی سے بنی ہے۔

دُکھ سُکھ پاپ پُن دن راتی۔ سادھو اسادھو سجاتی کُجاتی
دانو دیو اونچ اور نیچو۔ امی سجیون ماہُر و میچو
مایا برہم جیو جگدیسا۔ لچھمی الچھمی رنک اودھیسا
کاسی مگ سُرسری کرم ناسا۔ مرو مارو مہی دیو گواسا
سُرگ نرک انوراگ براگا۔ نگمانم گُن دوش بِبھاگا

دُکھ سُکھ۔ پاپ پُن۔ دن رات۔ نیک و بد۔ اُتم جاتی و ادھم جاتی دانو (راکھش) اور دیو۔ اونچ اور نیچ۔ امرت اور زہر سُندر۔ جیون و موت۔ مایا برہم۔ جیو و ایشور۔ امیری و غریبی۔ غریب اور راجہ۔ کاشی اور مگدھ۔ گنگا اور کلجگ کی کرم ناشا ندی۔ مارواڑ۔ مالوہ۔ برہمن اور قصائی۔ بھوگ اور نرک۔ پریم یعنی آسکتی اور ویراگ یہ سبھی ایک دوسرے سے وپریت گنوں والے پدارتھ برہما کی رچائی ہوئی دُنیا میں موجود ہیں۔ وید شاستروں نے اُن کے گُن اور دوشوں کو الگ الگ کر دیا ہے۔

دوہا

جڑ چیتن گُن دوش مے بِسو کینہہ کرتار
سنت ہنس گُن گہہیں پے پری ہری باری بکار

بدھاتا نے اس دُنیا کو جو جڑ اور چیتن کا سنجوگ ہے گُن اور دوش مے رچایا ہے۔ سادھو پُرش ہنس کی طرح دوش روپی گندے جل (یعنی خرابی) کو تیاگ کر امرت روپی دودھ (بھلائی) کو ہی گرہن کرتے ہیں۔

چوپائی

اس بیبیک جب دیہیں بدھاتا۔ تب تج دوش گُنہیں منُو راتا
کال سبھاؤ کرم بریائی۔ بھلیو پرکرتی بس چوکئی بھلائی

ہنس کی طرح گُن اور اوگن کو پہچان لینے کی شکتی جب بدھاتا اُنش کو اپنی دیا درشٹی سے دیتے ہیں تب کہیں اُنش کا من دوشوں سے نفرت کھا کر گنوں سے پریتی کرتا ہے۔ کال۔ بزار بدھ کرم اور سنسکاروں کے وش میں آکر بعض دفعہ مایا کے موہ میں پڑ کر نیک پُرش بھی بھلائی سے چوک جاتے ہیں۔

سو سُدھار ہری جن جمی لہیں۔ دلی دُکھ دوش بمل جسو دیہیں
کھلئو کرہیں بھل پائی سُسنگو۔ مٹی نہ ملن سوبھاؤ ابھنگو

لیکن بھگوان کے بھگت اپنی اس غلطی کو سُدھار لیتے ہیں اور دکھ

اور برائیوں کو مٹا کر نرمل لیش دیتے ہیں۔ ویسے ہی دُشٹ پُرش بھی کبھی کبھی نیک صحبت پا کر بھلائی کرتے ہیں لیکن ان کا جو پیدائشی سبھاؤ ہوتا ہے وہ نہیں مٹتا۔

لکھی بیش جگ بنچک جے او۔ بیش پرتاپ پوجیہیں تے اُو
اُگھر ہیں انت نہ ہوئے نِباہو۔ کال نیمی جمِ راون راہو۔

جو سادھو بھیس بنائے ٹھگ ہوتے ہیں۔ باہری طور اُنکا سادھو بھیس دیکھ کر لوگ آدر کرتے ہیں۔ لیکن ایک نہ ایک دن انکا پول کھل جاتا ہے۔ آخر تک اُن کی یہ دہوکا دہی ساتھ نہیں دیتی۔ جیسے کال نیمی راون اور راہو نے بھی سادھو بھیس دھارن کر کے دہوکہ دیا تھا لیکن اُن کے ڈھونگ کا پول جلدی ہی کھل گیا تھا۔ جیسے پنجابی کہاوت ہے۔
کر سَو دن سادھ کا اور ایک دن چور کا۔

کیئے ہوں کُبیش سادھو سنمانو۔ جم جگ جام ونت ہنومانو
ہانی کُسنگ سُو سنگتی لاہو۔ لوک ہوں وید بدت سب کاہو

سادھو پُرش اگر برا بھیس بھی دھارن کر لیں تو بھی سنسار میں انکا آدر ہی ہوتا ہے جیسے جام ونت (جس کا بھیس ریچھ کا سا تھا۔) ہنومان (جس نے بندر کا بھیس دھارن کر رکھا تھا۔) کا ہوا۔ بُری صحبت سے نقصان اور اچھی صحبت سے لابھ ہوتا ہے۔ سبھی لوگ اس کو جانتے ہیں۔ اور وید شاستروں کا بھی یہی مت ہے۔

گگن چڑھے رج پَون پرسنگا۔ کیچ ہیں ملے نیچ جل سنگا
سادھو اسادھو سدن سُک ساریں۔ سُمرہیں رام دیہیں گنی گاریں

ہوا کے ساتھ مل کر دھول آکاش پر چڑھ جاتی ہے۔ اور وہی [illegible] بہنے والے جل کے ساتھ مل کر کیچڑ میں ملجاتی ہے۔ نیک پرشوں کے گھر کے طوطا اور مینا رام رام کا جاپ کرتے ہیں۔ اور دشٹ پرشوں کے گھر کے طوطا اور مینا گِن گِن کر گالیاں نکالتے ہیں۔

دھوم کُسنگتی کارکھ ہوئی۔ لکھیئے پران منجو مسی سوئی
سوئی جل انل انل سنگھاتا۔ ہوئیں جلد جگ جیون داتا

بُری صحبت کے کارن دھواں کالکھ (سیاہی) بنتا ہے اور وہی دھواں اچھی صحبت پا کر سندر سیاہی بن کر پُران جیسی دھارمک پُستکوں کے لکھنے میں کام آتا ہے۔ اور وہی دھواں جب جل اگنی اور ہوا کے ساتھ مل کر بادل بن جاتا ہے۔ تو دُنیا کا جیون داتا بن جاتا ہے۔

دوہا

گرہ بھیشج جل پَون پٹ پائے کجوگ سُجوگ!
ہوہیں کبستو سُو دستو جگ لکھہیں سُلچھن لوگ

اچھی اور بُری صحبت پا کر سُورج آدک گرہ۔ دوائیاں۔ جل ہوا۔ اور بستر بُرے اور بھلے پدارتھ ہوجاتے ہیں۔ چتر اور وچار دان پُرش ہی اس بھید کو جانتے ہیں۔

سم پرکاش تم پاکھ دوہو نام بھید ودھی کینہہ
سسی سوشک پوشک سمجھی جگ جس اپ جس دینہہ

مہینے کے دونوں پاکھوں میں روشنی اور اندھیرا برابر ہی رہتا ہے۔ ودھاتا نے اُن کے نام میں بھید کر دیا ہے۔ ایک پاکھ چندرما کے آکار اور پرکاش کو ہر روز بڑھاتا جاتا ہے اس لیئے وہ شکل پکش کہلاتا ہے اور سنسار میں اُس کا لیش وَرنن ہوتا ہے۔ دوسرا پاکھ چندرما کے آکار اور پرکاش کو بتدریج گھٹاتا جاتا ہے۔ وہ کرشن پکش کہلاتا ہے۔ اور لوگ اس پاکھ کو اچھا نہیں سمجھتے۔ (پرکاش دونوں پاکھوں میں برابر ہے لیکن جس پاکھ کا رُخ گھٹاؤ کی اور ہے۔ اُسے لیش نہیں ملتا اور جس کی گتی کا رُخ بڑھاؤ کی اور ہے۔ اُسے سنسار میں سنمان پراپت ہوتا ہے۔ اسیطرح گُن اور دوش کسی نہ کسی انش میں سب پُرشوں میں ہوتے ہیں لیکن جو پُرش دن پرتی دن اپنے سدگنوں سد آچار کو بڑھا رہے ہیں جن کے عملوں کا رُخ زیادہ تر اچھائی کی طرف کو ہے انہیں سنسار میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بھلے ہی ان میں کچھ نہ کچھ دوش اوشیہ موجود رہتے ہیں۔ اور جو پُرش دن پرتی دن دُر آچار کی اور بڑھ رہے ہیں جن کی کرم گتی بُرائی کی اور کو منہ کئے ہوئے ہے وہ سنسار میں نندا کو پراپت ہوتے ہیں۔

دوہا

جڑ چیتن جگ جیو جت سکل رام مئے جانی
بندوں سب کے پد کمل سدا جوری جگ پانی

اس برہمانڈ میں جتنے بھی جڑ اور چیتن (تھاور جو چل نہ سکیں) جیسے درخت بناسپتی آدک اور جنگم جو چلنے پھرنے والے پرانی ہیں جیسے پشو منش کیٹ پتنگ (آدک) جیو ہیں۔ ان سب کو بھگوان رُوپ جان کر سدا دونوں ہاتھ جوڑ کر اُن کے چرن کملوں کی بندنا کرتا ہوں۔

دیو دنوج نر ناگ کھگ پریت پتر گن گندھرب
بندؤں کنّر رجنی چر کرپا کرہو اب سرب

دیوتا ۔ دیت ۔ منش ۔ ناگ ۔ پرندے ۔ پریت ۔ پتر گندھرب ۔
راکشس اور رات کو نکلنے والے اُلّو چمگادڑ وغیرہ نشاچر سب کو میں
پرنام کرتا ہوں ۔ آپ سب مجھ پر کرپا کریں ۔

آکر چار لاکھ چوراسی ۔ جاتی جیو جل تھل نبھ باسی
سیا رام مے سب جگ جانی ۔ کرؤں پرنام جوڑ جگ پانی

اس برہمانڈ میں چوراسی لاکھ یونیاں ہیں ۔ ان یونیوں میں
سویدج ۔ انڈج ۔ اودبھج ۔ جراتج چار پرکار کے جیو آکا گولن چکر
میں گھومتے رہتے ہیں ۔ یہ چاروں پرکار کے جیو جل ۔ پرتھوی اور
آکاش میں رہتے ہیں ۔ جو پسینہ سے پیدا ہوتے ہیں ۔ انہیں سویدج
کہتے ہیں جو جیر ارتھات جالی میں بندھے ہوئے پیدا ہوتے ہیں ۔
انہیں جراتج اور جو انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں ۔ انہیں انڈج اور
جو بیج سے جنتے ہیں ۔ جیسے گھاس اور درخت آدک وہ اودبھج کہلاتے
ہیں ۔ ان سب پرکار کے جیووں سے بھرے ہوئے سارے جگت کو میں
شری بھگوان کا سروپ سمجھ کر دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنام کرتا ہوں ۔

جانی کرپا کر کنکر موہو ۔ سب مل کرہو چھاڑی چھل چھوہو
نج بدھی بل بھروس موہی ناہیں ۔ تاں تے بنے کرؤں سب پاہیں

اے دنیا بھر کے کرپا ندھان جیوو ۔ آپ سب لوگ مل کر
مجھے اپنا سیوک جان کر چھل کپٹ کو چھوڑ کر پوتر من سے مجھ پر کرپا
کیجئے مجھے اپنی بدھی بل پر ذرا بھی بھروسہ نہیں ہے ۔ اس لئے میں
آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں ۔

کرن چہوں رگھوپتی گن گاہا ۔ لگھو متی موری چرت اوگاہا
سوجھ نہ ایکو انگ اپاؤ ۔ من متی رنک منورتھ راؤ

میں بھگوان رام کے گنوں کا گن گان کرنا چاہتا ہوں لیکن
میری بدھی تو چھوٹی ہے ۔ اور رام بھگوان کا چرتر اتھاہ ہے ۔ جسکے
آدانت کا کچھ بھی پار ہاتھ نہیں آتا ۔ اس کے لئے مجھے کچھ اپائے
نہیں سوجھتا ۔ میری بدھی اور من تو کنگال ہے ۔ لیکن منورتھ راجاؤں
کا ہے

متی اتی نیچ اونچ رچی آچھی ۔ چہیئ امی جگ جرئی نہ چھاچھی
چھمہیں سجن موری ڈھٹائی ۔ سنہیں بال بچن من لائی

میری بدھی تو بالکل ہی نیچی ہے ۔ لیکن رام چرتر ورنن کرنے کی
جو چاہ من میں اٹھی ہے ۔ وہ بڑی اونچی ہے ۔ اچھا تو امرت پان کی ہے ۔
لیکن دنیا میں ملتی چھاچھ بھی نہیں سجن لوگ میری اس ڈھٹائی پر مجھے
معاف کرینگے اور میرے بالک جیسے بچنوں کو پریم پوروک سنیں گے ۔

جوں بالک کہہ توتری باتا ۔ سنہیں مدت من پتو اور ماتا
ہنسہیں کور کٹل کبچاری ۔ جے پر دوشن بھوشن دھاری

جیسے بالک جب توتری بانی میں بولتا ہے تو اس کے ماتا پتا
سن کر پرسن ہوتے ہیں ۔ لیکن جو کٹھور سبھاؤ والے اور برے وچار
والے لوگ ہیں ۔ انکو تو دوسروں کی نندا اور عیب جوئی کرنے میں ہی
مزہ آتا ہے ۔ ایسے لوگ تو میرے ان بچنوں کو سن کر ہنسی اڑائیں گے ہی ۔

نج کبت کیہہ لاگ نہ نیکا ۔ سرس ہوؤ اتھوا اتی پھیکا
جے پر بھنتی سنت ہرشاہیں ۔ اتے بر پرش بہت جگ ناہیں

اپنی اپنی کویتا (شاعری) رسیلی ہو یا بہت ہی پھیکی سبھی کو اچھی
لگتی ہے ۔ لیکن ایسے اتم پرش سنسار بھر میں خال خال ملتے ہیں ۔ جو
دوسروں کی سوچنا سن کر پرسن ہوتے ہیں ۔

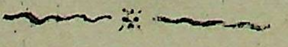
جگ بہو نر سر سری سم بھائی ۔ جے نج باڑھ بڑھہیں جل پائی
سجن سکرت سندھو سم کوئی ۔ دیکھی پور بدھو باڑھی جوئی

ہے بھائی ۔ اس سنسار میں [illegible] بہت زیادہ تعداد میں
بستے ہیں جن کا سبھاؤ تالاب اور ندیوں کا سا ہے ۔ جو جل پاکر اپنی باڑ
سے (انتی سے) پرسن ہوتے ہیں ۔ سمندر جیسا سبھاؤ تو کسی ورلے ہی [illegible]
کا ہی ہوتا ہے ۔ جو چندرما کی پورن [illegible] کو دیکھ کر (ارتھات دوسروں کی
ترقی کو دیکھ کر) پرسن ہو کر اچھل پڑتا ہے ۔ (جب چاند پورن ہوتا ہے
تو اس کے سنجوگ سے سمندر میں لہریں اٹھ آتی ہیں ۔ جنہیں جوار بھاٹا
یا مدّ و جزر کہتے ہیں ۔)

دوہا

بھاگ چھوٹ ابھلاش بڑ کرؤں ایک وشواس
پیہہیں سکھ سنی سجن سب کھل کریہیں اپہاس

میرا بھاگیہ تو چھوٹا ہے لیکن چاہ بہت ہی بڑی ہے لیکن
مجھے یہ ایک وشواس ہے کہ اسے سن کر نیک پرش سبھی سکھ پاویں گے
اور دشٹ جن ہنسی اڑاویں گے ۔



بھل پر سہاس ہوئی بہت مورا۔ کاک کہہیں کل کنٹھ کٹھورا
ہنسہی بک دادر چاتکی۔ ہنسہیں ملین کھل بمل بت کہی

لیکن دوشٹوں کی ہنسی سے میرا کلیان ہی ہوگا۔ میٹھی بولی والی کوئل کو کوے تو کٹھور ہی کہا کرتے ہیں۔ جیسے بگلے ہنسوں کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور مینڈک پپیہے کی۔ ایسے ہی ملین من والے دشٹ پرش بھگوان کی بھاؤ ورنن کرنے والی پوتر بانی کو سن کر ہنستے ہیں۔

کبت دمسک نہ رام پد نیہو۔ تنہیں کہن سکھد ہاس رس ایہو
بھاشا بھنتی بھوری متی موری۔ ہنسبے جوگ ہنسیں نہیں کھوری

جو کوتا کے سواد کو نہیں جانتے ہیں۔ اور نہ ہی بھگوان کے پریم رس میں رنگے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی میری یہ کوتا سکھ روپی ہاس رس کا کام دیگی۔ ایک تو یہ کوتا بھاشا میں رچی گئی ہے۔ دوسرے میری بدھی بھی بھولی ہے اس لئے یہ ہنسنے کے یوگیہ ہی ہے۔ جو اس کی ہنسی اڑائیں گے انہیں کوئی دوش بھی نہیں ہے۔

پربھو پد پریتی نہ سامجھی نیکی۔ تنہہی کتھا سنی لاگہہ پھیکی
ہری ہر پد رتی متی نہ کترکی۔ تنہہ کہوں مدھر کتھا رگھوبر کی

جن کو پربھو کے چرن کمل میں پریتی نہیں ہے اور جن کی سمجھ بھی اچھی نہیں ہے۔ ان کو یہ کتھا سننے میں پھیکی بے مزہ لگے گی۔ جن کی بھگوان وشنو اور شیو کے چرنوں میں پریتی ہے۔ اور جن کی بدھی میں کوئی اعتراض نہیں انہیں شری رام چندر جی کی یہ کتھا میٹھی لگے گی۔

رام بھگتی بھوشت جیاں جانی۔ سنہہ ہیں سجن سراہی سبانی
کوی نہ ہوؤں نہیں بچن پربینو۔ سکل کلا سب ودیا ہینو

اس کتھا کو رام بھگتی روپی زیور سے سجی جان کر سجن گن سندر بانی سے اس کی استتی (تعریف) کرتے ہوئے پریم سے چت سنیں گے۔
میں نہ تو کوی ہوں۔ اور نہ واک رچنا میں بھی ماہر ہوں۔ میں تو سب ہنروں اور علموں سے خالی ہوں۔

آکھر ارتھ النکرتی نانا۔ چھند پربندھ انیک بدھانا
بھاو بھید رس بھید اپارا۔ کبت دوش گن بدھ پرکارا

اکھشروں، ارتھوں اور النکاروں (تشبیہوں) کے اور چھند رچنا کے بہت پرکار کے بھید ہوتے ہیں۔ بھاؤوں رسوں کے بھی انیک بھید ہیں۔ اور کوتا میں بھانت بھانت کے گن اور دوش ہوتے ہیں۔

کبت ببیک ایک نہیں مورے۔ ستیہ کہوں لکھی کاگد کورے

کاویہ سمبندھی ان سب باتوں میں سے مجھے کسی کا بھی گیان نہیں ہے۔ یہ میں قسم کھا کر بالکل سچ کہتا ہوں۔

دوہا

بھنتی موری سب گن رہت بسو بدت گن ایک
سو وچاری سنہیں سومتی جنہہ کے بمل بیبیک

میری یہ کاویہ رچنا سب گنوں سے خالی ہے۔ لیکن اس میں ایک جگت وکھیات گن ہے۔ اسے وچار کر کے بدھی مان پرش جن کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہے۔ اس کو سنیں گے۔

ایہی مہہ رگھوپتی نام ادارا۔ اتی پاون پران شرتی سارا
منگل بھون امنگل ہاری۔ اما سہت جیہی جپت پراری

اس میں شری رگھوناتھ جی کا ادار نام اڈنکات سب کچھ دینے والا سب کامناؤں کو پورا کرنے والا رام نام ہے۔ جو کہ پوتر تر اور وید پرانوں کا سار ہے سب کلیانوں کا گھر اور امنگلوں کو دور کرنے والا ہے۔
بھگوان شوجی پاربتی سمیت اس رام نام کا سدا جاپ کرتے ہیں۔

بھنتی بچتر سکوی کرت جوؤ۔ رام نام بنو سوہ نہ سوؤ
بدھو بدنی سب بھانت سنواری۔ سوہ نہ بسن بنا بر ناری

بے شک کسی مشہور کوی نے وچتر کوتا کی رچنا کی ہو لیکن اگر اس میں رام نہیں ہے تو وہ شوبھا نہیں پاتی جیسے چندرما کے سمان سندر مکھ والی استری زیوروں ہار سنگار سے سجی ہوئی ہونے پر بھی بستر کے بنا شوبھا نہیں پاتی۔

سب گن رہت کوکوی کرت بانی۔ رام نام جس انکت جانی
سادر کہہیں سنہیں بدھ تاہی۔ مدھوکر سرس سنت گن گراہی

دوسری طرف اس میں سب گنوں سے عاری کلوی (جو کوی کوتا رچنے میں ماہر نہ ہو) کی رچی ہوئی کوتا بھی اگر رام نام یکت سے پرپورن ہے۔ تو بدھیمان لوگ آدر سمت کار پورک اسے کہتے ہیں۔ کیونکہ شہد کی مکھیوں کی بھانت سنت جن تو گن کے ہی گراہک ہوتے ہیں۔

جدپی کبت رس ایکو ناہیں۔ رام پرتاپ پرگٹ ایہی ماہیں
سوئی بھروس مورے من آوا۔ کیہیں نہ سسنگ بڑپن پاوا

اگرچہ میری اس رچنا میں کاویہ درشٹی سے کوئی بھی رس نہیں ہے۔ تو بھی میرے من میں یہ ایک ہی بھروسہ ہے کہ اس پر شری رام جی کی کرپا کریا ہے

دھومبھو تجھی سسنیچ کروآتی ۔ اگر پرسنگ سکندرھ پساتی بھنتی بھاؤ ابستو یعنی بمغی ۔ رام کتھا ایک منگل کرنی دھواں تھی اگر دھوپ ہے کے سنگ سے خوشبودار ہوکر اپنی سبھاوک کڑواہٹ (کڑواپن) چھوڑ دیتا ہے میری کوتا بے شک بھدی ہے لیکن سنسار کا کلیان کرنے والی شری رام کتھا کا اس میں ورنن ہے ۔ اس لئے اس کی سراہنا ہی ہوگی ۔

چھند

منگل کرنی کلی مل ہرنی تلسی کتھا رگھوناتھ کی
گتی کور کوتا سرت کی جیوں سرت پاون پاتھ کی
پربھو سجس سنگتی بھنتی بھلی ہوئے ہی سجن من بھاونی
بھوانگ سا بھوتی مسان کی سمرت سہاون پاونی

شری رام کی کتھا کلیان کرنے والی اور کلجگ کے تاپوں کو شانت کرنے والی ہے ۔ جیسے شری گنگا جی کی چال ٹیڑھی ہے پربھو کے لیش کے سنگ سے یہ بھدی کوتا بھی سندر اور سجن پرشوں کو بہ یہ بھاسنے لگے گی ۔ مرگھٹ کی اپوتر راکھ بھی شری مہادیو جی کے شریر سے سپرش کرتے ہی سہاونی لگتی ہے ۔ اور سمرن کرتے ہی سب کو پوتر کرنے والی ہوتی ہے

دوہا

پریہ لاگ ہی اتی سب ہی مم بھنتی رام جس سنگ
دارو وچار و کے کرہے کوئی بندیہ ملیہ سنگ

میری یہ کوتا شری رام جی کے لیش کے سنگ کے پرتاپ سے بہت ہی پیاری لگے گی ۔ کیونکہ کاٹھ کی ذات کا وچار کون کرتا ہے ۔ ملیاچل پربت کے سنگ سے تچھ کاٹھ چندن بن کر بندنیہ ہو جاتا ہے ۔ ارتھات سبھی چندن لگا کر اُس کا سمان کرتے ہیں ۔ کوئی اُسے تچھ کاٹھ کہہ کر نہیں ٹھکراتا

سیام سُرھبی پیے بشد اتی گُن دکرہیں سب پان
گرا گرامیہ سیا رام جس گاوہیں سُن ہین سُجان

کپیلا گائے (کالے رنگ کی) کا دودھ اُجّل اور بہت گُن

کاری ہوتا ہے ۔ یہی سمجھ کر سب لوگ اس کو پرسن ہو کر پیتے ہیں اسی طرح اگرچہ میری یہ کوتا دیہاتی گنواری بھاشا میں ہے ۔ تو بھی شری سیتارام جی کے یش کو بدھیمان پُرش بڑے شوق سے گاتے اور سُنتے ہیں ۔

چوپائی

منی مانک مکتا چھبی جیسی ۔ اہی گری گج سر سوہ نہ تیسی
نرپ کریٹ ترونی تنو پائی ۔ لہہیں سکل سوبھا ادھکائی

منی مانک اور موتی تینوں ہی کیسی سُندر وستو ہیں لیکن یہ بہ بتدریج سانپ پربت ۔ اور ہاتھی کے مستک پر اتنی شوبھا نہیں پاتے ۔ جتنی شوبھا کہ کسی راجہ کے مکٹ اور کسی سندر نوجوان استری کے شریر کو پا کر پاتے ہیں ۔

تیسے ہی سُکوی کبت بُدھ کہہ ہیں ۔ اُپجہیں انت انت چھبی لہہ ہیں
بھگتی ہیتو بدھی بھون بہائی ۔ سُمرت سارد آوت دھائی

اسی طرح پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ اچھے کوی کی کوتا رچائی کہیں جاتی ہے ۔ اور اس کا مان اور پرتشٹھا کہیں دوسری جگہ ہوتی ہے ۔ کوی لوگوں کا پریم اور بھگتی کے کارن سمرن کرتے ہی سرسوتی جی برہم لوک سے دوڑ کر آتی ہیں ۔

رام چرت سر بنو انہوائیں ۔ سو شرم جائی نہ کوٹی اپائیں
کوی کووِد اس ہردے بچاری ۔ گاوہیں ہری جس کلی مل ہاری

جب تک سرسوتی جی کو اس رام چرت روپی سروور میں اشنان کرایا جائے ۔ تب تک اُن کی وہ تھکاوٹ کروڑوں جتنوں سے بھی دور نہیں ہوتی ۔ کوی اور پنڈت لوگ اپنے ہردے میں ایسا وچار کر کے کلجگ کے پاپوں کے ناش کے لئے شری ہری کے یش کا ہی گُن گان کرتے ہیں ۔

کینہیں پراکرت جن گُن گانا ۔ سر دھنی گرا لگت پچھتانا
ہردے سندھو مَتی سیپ سمانا ۔ سواتی سارد اکہہ ہیں سُجانا

جو دنیاوی منشوں کے لیش کا گان کرتا ہے ۔ سرسوتی جی اس نے

...اگر پچھتاتی ہیں کہ کیوں اس موڈھ کے بلانے پر آئی۔ پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ ہردہ سمندر ہے۔ اور بدھی اس ہردہ روپی سمندر میں سیپ کے سمان ہے۔ اور سرسوتی جی نکھشتر کے سمان ہے۔

جوں برشی بر بازی بچارو۔ ہوہیں کبت مکتا منی چارو

(جس میں اگر سریشٹھ وچار روپی جل برستا ہے۔ تو موتی منی کے سمان سندر کوتا کی سیشٹھ ہوتی ہے۔ (سیپ کا منہ کھلا ہوا ہو اور جل برستا ہو۔ سواتی نکھشتر ہو۔ جب ان تینوں کا سنجوگ ہو تب جو جا گیہ شانتی جل کا قطرہ سیپ کے منہ میں گرے گا۔ وہ منہ فوراً بند ہو جائے گا۔ اور وہ پانی کی بوند سندر موتی کے روپ میں پرگٹ ہوگی۔ کوی یہ اپما دے کر کہتے ہیں کہ کوی کا ہردہ مانو ایک سمندر ہے۔ اور اس کی بدھی اس سمندر میں سیپ ہے۔ سرسوتی جی سواتی نکھشتر ہیں اور جو اتم وچار روپی جل رہا ہے۔ وہ موتی کے سمان سندر کوتا ہوتی ہے)

دوہا

جگتی بیدھی پُنی پوہئیں رام چرت برتاگ
پہریں سجن بمل اُر سوبھا اتی انوراگ

اس کویتا روپی موتی منی کو بڑی ترکیب سے سوراخ کر کے پھر رام چرت روپی سندر دھاگے میں پرو کر جن کا ہردہ رام کرپا سے شدھ ہو گیا ہے۔ ایسے سجن لوگ اپنے پوتر ہردے میں دھارن کرتے ہیں۔ وہ دھارن کر کے پریم رس کا پان کرتے ہیں۔

چوپائی

جے جنمے کلی کال کرالا۔ کرتب بائیس بیش مرالا
چلت کپنتھ بید مگ چھانڑے۔ کپٹ کلیور کلی مل بھانڑے

جو جیو مہا کرال اس کلجگ میں جنمے ہیں جن کی کرتوت کاؤں جن کی کرنی کوے کے سمان ہے۔ اور بھیس ہنس کا سا بنا رکھا ہے جو وید مارگ کو چھوڑ کر کمارگ پر چلتے ہیں۔ جو مجسم کپٹ کلجگ کے پاپوں کے بھانڈے ہیں۔

بنچک بھگت کہائی رام کے۔ کنکر کنچن کوہ کام کے
تنہہ مہنہ پرتھم ریکھ جگ موری۔ دھینگ دھرم دھوج دھندک دھوری

جو شری رام جی کی بھگتی کی آڑ لے کر لوگوں کو ٹھگتے ہیں۔ دھن کرودھ اور کام کے غلام ہیں۔ اور دھینگا مشتی کرنے والے۔ دھرم کا جھوٹا آڈمبر رچنے والے یا کھنڈی اور کپٹ کے دھندھوں کا بھار اٹھانے والے ہیں۔ سنسار کے ایسے لوگوں میں سب سے پہلے میری گنتی ہے

جو اپنے اوگن سب کہیوں۔ بادھئی کتھا پار نہیں لہوں
تاتے میں اتی الپ بکھانے۔ تھوڑے مہ جانہیں سیانے

اگر میں اپنے سب اوگنوں کا ذکر کرنے لگوں تو کتھا بڑی لمبی ہو جائے گی۔ اور پھر بھی میرے اوگنوں کا پار نہ آئے گا۔ اس لیے میں نے اپنے بہت ہی تھوڑے اوگنوں کا ذکر کیا ہے۔ بدھیمان لوگ تھوڑے ہی میں سمجھ جائیں گے۔ "عاقلاں را اشارہ کافی است"

سمجھی بیبدھی بدھی بنتی موری۔ کو نہ کتھا سنی دیہی کھوری
ایتہو پر کرہیں جے اسنکا۔ موہے تے ادھک تے جڑ متی رنکا

بہت پرکار سے کی گئی میری اس بنتی کو سمجھ کر کوئی بھی اس کتھا کو سن کر دوش نہیں دیگا۔ اتنے پر بھی اگر کوئی شنکا کریں تو وہ تو مجھ سے زیادہ مورکھ اور بدھی کا کنگال ہے۔

کوی نہ ہوؤں نہیں چتر کہاوؤں۔ متی انوروپ رام گن گاوؤں
کہہ رگھوپتی کے چرت اپارا۔ کہہ متی موری نرت سنسارا

نہ تو مجھے کوی ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور نہ ہی میں چتر کہلاتا ہوں میں تو اپنی بدھی کے انوسار رام کے گن گان کرتا ہوں۔ کہاں تو رگھوناتھ جی کا اپار چرتر اور کہاں میری سنسار کے موہ ممتا میں پھنسی ہوئی ملین بدھی

جیہیں ماروت گری میر اڑاہیں۔ کہہ تول کے ہی لیکھے ماہیں
سمجھت امت رام پربھوتائی۔ کرت کتھا من اتی کدرائی

جس ہوا کے بیگ سے سمیرو جیسے پربت اڑ جاتے ہیں اس کے سامنے بھلا روئی کا پھاہا کس گنتی میں ہے۔ شری رام چندر کی پربھوتائی کی اپار مہما کو سمجھ کر کتھا رچنے میں میرا من ہچکچاتا ہے

دوہا

سارد شیش جیش بدھی آگم نگم پران
نیتی نیتی کہی جاسو گن کرہیں نرنتر گان

سرسوتی جی شیش جی شوجی برہما جی شاستر وید اور پران بھگوان کی لیلا کا پار نہ پا سکے۔ اس لئے وہ سب نیتی نیتی (ایسا نہیں ایسا نہیں) کہکر سدا اُن کا گن گان کیا کرتے ہیں۔

چوپائی

سب جانت پربھو پربھتا سوئی۔ تدپی کہے بنا رہا نہ کوئی
تہاں بید اس کارن راکھا۔ بھجن پربھاو بھانت بہو بھاکھا

پربھو کی مہما اکتھنیہ ہے۔ ارتھات شبد اور بانی کا وشئہ نہیں۔ تو بھی یہ سب کچھ جانتے ہوئے اُن کے گن گان کرنے سے کوئی نہیں رہا یعنی اگرچہ یہ سب جانتے ہیں کہ ان کی مہما اکتھنیہ ہے لیکن پھر بھی اپنے اپنے شبدوں اور بدھی انوسار اس کا ورنن کرتے ہیں۔ وید نے اس کا کارن یہ بتلایا ہے کہ چتنا بھی ہو سکے بھگوان کا بھجن کرنا چاہئے اس سے ہی یہ درگم بھو ساگر ترا جاتا ہے۔ اس لئے اکتھنیہ ہونے پر بھی ان کا گن گان کرتے ہیں۔

ایک انیہ روپ انام۔ اج سچدانند پرم دھاما
ویاپک وشو روپ بھگوانا۔ تیہی دھر دیہہ چرت کرت نانا

بھگوان ادوتیہ ہیں۔ ان کی کوئی ایسا نہیں ہے انکی کوئی شکل نہیں ہے۔ اُن کا کوئی نام نہیں ہے۔ ارتھات وہ ایک نرمند کالپ نراکار۔ نام رہت ہیں۔ وہ اجنما ہیں۔ ست چت آنند اور پرم دھام ہیں۔ سب میں ویاپک ہیں اور وشو روپ ہیں۔ اُنہی بھگوان نے دویہ شریر دھارن کر کے بھانت بھانت کی لیلا کی ہے کیا پاپا کا کھیل ہے

سو کیول بھگتن ہت لاگی۔ پرم کرپال پرنت انوراگی
جیہی جن پر ممتا اتی چھوہو۔ جیہہ کرونا کری کینہہ نہ کوہو

وہ لیلا بھگوان نے بھگتوں کے ہت کے لئے ہی کی ہے کیونکہ وہ کرپا کے ندھان اور شرناگتوں پر اتی پریم کرنے والے ہیں ان کی بھگتوں پر [illegible] اور سنیہہ ہے جنہوں نے جس پر ایک

دفعہ کرپا درشٹی کی تو اس پر پھر کبھی کرودھ نہ کیا۔

گئی بہور غریب نواجو۔ سرل سبل صاحب رگھو راجو
بدھ برنہیں ہری جس اس جانی۔ کرہیں پنیت سپھل نج بانی

وہ پربھو شری رگھوناتھ جی سرل سبھاو سرو شکتی مان سب کے سوامی غریب نواز۔ گئی ہوئی وستوؤں کو پھر پراپت کرنے والے ہیں اس بھید کو جان کر پنڈت جن ہری گن گان کر کے اپنی بانی کو پوتر اور سریشٹھ پھل دینے والی بناتے ہیں۔

تیہی بل میں رگھوپتی گن گاتھا۔ کہیہوں نائی رام پد ماتھا
منن ہی پرتھم ہری کیرتی گائی۔ تیہی مگ چلت سگم موہی بھائی

بھگوت کرپا کے اس بل پر شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں سیس جھکا کر اُن کے گنوں کی کتھا کہوں گا۔ منیوں نے پہلے بھگوان کی کیرتی کا گان کیا ہے۔ سب بھائی اسی مارگ پر چلنا میرے لئے آسان ہے۔

دوہا

اتی اپار جے سرت بر نرپ سیتو کر اہیں
چڑھ پپیلکا پرم لگھو بنو شرم پارہی جاہیں

جو بڑے سے بڑی ندیاں اگر راجہ اُن پر پل باندھ دیتا ہے تو چھوٹی سے چھوٹی ناچیز چیونٹی تک بھی بغیر کسی مشقت محنت کے اُس دریا کو پل کے ذریعے پار کر جاتی ہے اسی طرح رشی منیوں نے جو پربھو کے گن گان کا مارگ بتلایا ہے اس کے سہارے میں ان کی اپار کتھا کا ورنن کر سکوں گا۔

ایہی پرکار بل من ہی دکھائی۔ کرہوں رگھوپتی کتھا سہائی
بیاس آدی کوی پنگو نانا۔ جنہہ سادر ہری سجس بکھانا

اس بل سے من کو حوصلہ دیکر میں بھگوان رام کی منوہر کتھا کی رچنا کروں گا۔ شری ویاس آدی جو بہت سے اتم کوی ہو گئے ہیں جنہوں نے بڑے آدر سے بھگوان کے یش کا ورنن کیا ہے۔

چرن کمل بندوں تنہہ کیرے۔ پُورہو سکل منورتھ میرے
کلی کے کوینہہ کرؤ پرناما۔ جنہہ برنے رگھوپتی گن گراما

میں ان سب کویوں کے چرن کملوں کو پرنام کرتا ہوں)۔ وہ سب میرے ان منورتھوں کو پورا کریں کلجگ کے کویوں کو بھی میں

برنام کرتا ہوں۔ جنہوں نے شری رگھوناتھ جی کے گنوں کا ورنن
کیا ہے۔

جے پراکرت کوی پرم سیانے۔ بھاشا جنہہ ہری چرت بکھانے
بھئے جے اہیں جے ہوئیں آگے۔ پرنووں سب ہی کپٹ چھل تیاگے

جو پراکرت کوی (اتعدتی شاعر) شریشٹھ بدھی مان ہیں۔ جنہوں نے
بھگوان کے چرت کا ورنن بھاشا میں کیا ہے۔ جو ایسے کوی بھوت کال
میں ہو چکے ہیں۔ اور جو اس ورتمان کال میں موجود ہیں اور جو آگے بھوشیہ
میں ہونگے۔ ان سب کو نشکپٹ بھاؤ سے یعنی پوتر من سے میں
پرنام کرتا ہوں۔

ہوہو پرسن دیہو بردانو۔ سادھو سماج بھنت سنمانو
جو پربندھ بدھ نہیں آدرہیں۔ سو شرم برتھا بال کوی کرہیں

آپ سب پرسن چت ہو کر مجھے یہ وردان دیں کہ میری یہ کویتا
سادھو سماج میں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائے کیونکہ جس کویتا کو بدھی
مان لوگ آدر نہیں دیتے اس کی رچنا کی ویرتھ محنت کرنا موڑکھ کویوں
کا کام ہے۔

کیرتی بھنت بھوتی بھلی سوئی۔ سر سری سم سب کہیں ہت ہوئی
رام سکیرتی بھنت بھدیسا۔ اسمنجس اس موہی اندیسا

لوک بڑائی۔ کویتا اور دھن دولت وہی اچھی ہے جو گنگا جی
کی طرح دوسروں کا ہت کرے۔ سری رام چندر جی کی کیرتی (لوک
بڑائی) تو بڑی سندر اور پرجا کا اننت کلیان کرنے والی ہے۔
لیکن جس کویتا میں میں نے ان کی کیرتی کا گن گان کیا ہے۔ وہ
کویتا بڑی بھدی ہے۔ ان دونوں کا بھلا کیا میل ہے۔ مجھے اس
بات کی بڑی فکر لگی ہوئی ہے۔

تمری کرپا سلبھ سب مورے۔ سی ان سہاونی ٹاٹ پٹورے
بے کوی گن۔ آپ کی کرپا اگر ہو تو یہ مشکل بھی سہج ہی میں حل ہو
سکتی ہے۔ ریشم کی سلائی ٹاٹ جیسی بھدی چیز پر بھی سہاونی معلوم
ہوتی ہے۔

دوہا

سرل کبت کیرتی بمل سوئی آدرہیں سجان
سہج بیر بسرائی رپو جو سنی کرہیں بکھان

کویتا سرل ہو اور نرمل چرتر کا اس میں ورنن ہو ایسی کویتا کو ہی

پنڈت لوگ آدر دیتے ہیں۔ جسے سن کر دشمن بھی ویر بھاؤ کو چھوڑ کر
تعریف کے پل باندھنے لگے۔

دوہا

سو نہ ہوئی بنو بمل متی موہی متی بل اتی تھور
کرہو کرپا ہری جس کہوں پنی پنی کرہو نہور

ایسی کویتا کی رچنا نرمل بدھی کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور میرا بدھی
بل بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے ہی میں آپ سے بار بار پرارتھنا کرتا ہوں۔
کہ ہے کویو! آپ مجھ پر کرپا کریں۔ جس کے پرتاپ سے میں بھگوان رام
کے یش کا ورنن کر سکوں۔

کوی کوبد رگھوبر چرت مانس منجو مرال
بال ونے سن سرچی لکھی موپر ہوہو کرپال

ہے کوی و پنڈت گن! آپ شری رام چرتر مانسرور کے اجلے
سندر ہنس ہیں۔ مجھ بالک کی بنتی سن کر اور رام چرتر کہنے پر سندر
رچی دیکھ کر مجھ پر کرپا کریں۔

سورٹھا

بندؤ منی پد کنج رامائن جیہیں نرمیئو!
سکھر سکومل منجو دوش رہت دوشن سہت۔

میں ان بالمیک منی کے چرن کمل کی بندنا کرتا ہوں جنہوں
نے رامائن کی رچنا کی ہے۔ جس میں اگرچہ دشٹ کٹھور دل راکشسوں
کے چرتر ہیں۔ تو بھی وہ ان کے کٹھور سبھاؤ اور دشٹ بھاؤ سے
دوشت نہیں ہے۔ بلکہ کومل نرمل سندر اور دوش رہت ہے۔

بندؤں چاروں وید بھو باردھی بوہت سرس
جنہیں نہ سپنیہوں کھید برنت رگھوبر بشد جس

میں چاروں ویدوں کی بندنا کرتا ہوں جو کہ سنسار سمندر کو
پار کرنے کے لئے جہاز کا کام دیتے ہیں۔ جنہیں شری رگھوناتھ جی کے
نرمل یش کا ورنن کرتے کرتے خواب میں بھی ذرا تھکاوٹ نہیں ہوتی۔

بندؤں بدھی پد رینو بھو ساگر جنہیں کینہ یہ
سنت سدھا سسی دھینو پرگٹے کھل بش باروتی

میں جگت پتا شری برہما جی کے چرن کمل کی بندنا کرتا ہوں جنہوں
نے سنسار ساگر کی رچنا کی ہے۔ اس سنسار ساگر سے سنت روپی
امرت۔ چندرما۔ کام دھینو نکلے۔ اور ساتھ ہی دشٹ منش روپی

نہ بھی اسی سنسار سے پیدا ہوئے۔

ببدھ بپر بدھ گرہ چرن بندی کہئوں کر جوڑ
ہوئی پرسن پروہو سکل منجو منورتھ مور

دیوتا، برہمن، پنڈت گرہ ان سب کے چرنوں کی بندنا ہاتھ جوڑ کر تا ہوں۔ آپ پرسن ہو کر میرے سارے سندر منورتھوں کی پورتی کریں۔

چوپائی

پُنی بندؤ سارد سُرسرتا۔ جُگل پنیت منوہر چرتا
مجّن پان پاپ ہر ایکا۔ کہت سُنت ایک ہر ابیبکا

سرسوتی جی اور گنگا جی کی میں پھر بندنا کرتا ہوں دونوں ہی پوتر اور منوہر چرتر والی ہیں۔ شری گنگا جی تو اشنان اور جل پان کرنے سے پاپوں کا ناش کرتی ہے۔ اور دوسری شری سرسوتی جی بھگوان کے گن گان کرنے اور سننے سے اگیان کا ناش کر دیتی ہے۔

گرو پتو ماتو مہیش بھوانی۔ پرنؤں دین بندھو دن دانی
سیوک سوامی سکھا سیا پی کے۔ ہت نروپدھی سب بدھی تلسی کے

اپنے گرو ماتا پتا شری مہادیو اور پاربتی جی کو میں پرنام کرتا ہوں جو دین بندھو (غریب نواز) اور نت دان کرنے والے ہیں۔ اور سیتا جی کے پتی شری رگھوناتھ جی کے جو سیوک، سوامی اور سکھا (متر) ہیں۔ اور مجھ تلسی داس کے سب پرکار سے سچے ہتیشی ہیں

کلی بلوکی جگ ہت ہر گرجا۔ سابر منتر جال جنہ سرجا
ان مل آکھر ارتھ نہ جاپو۔ پرگٹ پربھاو مہیش پرتاپو

کلی جگ کو دیکھ کر جگت کے ہت ارتھ شری پاربتی جی نے شابر منتر جال کی رچنا کی۔ جن کے اکشر بے میل ہیں۔ جن کا نہ کوئی ٹھیک مطلب ہی نکلتا ہے اور نہ جپ ہی ہوتا ہے لیکن پھر بھی شری شوجی کے پرتاپ سے ان کا پربھاو پرتکش ہے۔

سو اُمیس موہی پر انکولا۔ کریہیں کتھا مد منگل مولا
سُمری سوا شو پائی پساو۔ برنؤں رام چرت چت چاو

شوجی مجھ پر پرسن ہو کر میری اس رگھوناتھ جی کی کتھا کو آنند اور کلیان کا دینے والی بنا دیں گے۔ میں شری پاربتی جی اور شوجی دونوں کا سمرن کر کے اور دونوں کی کرپا کو پا کر بڑے پرسن چت سے شری رام چندر جی کی جیون کتھا کا ورنن کرتا ہوں۔

بھنتی موری شو کرپا بھاتی۔ سسی سماج ملی من ہوں سراتی
جے اہی کتھہی سنیہ سمیتا۔ کہہیں سنہیں سمجھ سچیتا
ہوئیں رام چرن انوراگی۔ کلی مل رہت سو منگل بھاگی

شری شوجی کی کرپا سے میری یہ کویتا ایسی شوبھا کو پراپت ہوگی۔ جیسی شوبھا کہ چندرما اور تاروں سے سجی ہوئی رات کی ہوتی ہے۔ جو پریم بھاؤ سے اور ساودھانی سے اس کتھا کو کہیں سنیں گے۔ اُن کی شری رام چندر جی کے چرنوں میں پریتی ہو جائے گی۔ اور وہ کلی جگ کے سارے پاپوں کا ناش کر کے کلیان کے بھاگی بن جائیں گے۔

دوھا

سپنیہو ساچے ہوں موہی پر جو ہر گوری پساو
تو پھُر ہوؤ جو کہیوں سب بھاشا بھنتی پربھاو

اگر شری شوجی کی اور پاربتی جی کی سپنے میں بھی مجھ پر سچ مچ کرپا رہی۔ تو میں نے اس بھاشا کویتا کا جو پربھاو کہا ہے۔ وہ بالکل سچ ہوگا۔

بندؤں اودھ پوری اتی پاون۔ سرجو سری کلی کلُش نساون
پرنؤں پُر نر ناری بہوری۔ ممتا جنہ پر پربھوہی نہ تھوری

میں اتی پوتر شری ایودھیا جی کی بندنا کرتا ہوں اور کلجگ کے پاپوں کا ناش کرنے والی شری سرجو جی کی بھی بندنا کرتا ہوں۔ شری ایودھیا پوری کے باسی نر ناریوں کو بھی پرنام کرتا ہوں جن پر شری رام جی کی بہت ممتا ہے۔

سیا نندک اگھ اوگھ نسائے۔ لوک بسوک بنائی بسائے
بندؤ کوشلیا دسی پراچی۔ کیرتی جاسو سکل جگ ماچی

سیتا ماتا کی نندا کرنے والے دھوبی لوک نندکوں کو بھگوان نے ان کے سارے پاپوں کا ناش کر کے ان کو شوک رہت بنا کر اپنے لوک میں بسا دیا۔ میں کوشلیا روپی پورب دشا کی بندنا کرتا ہوں۔ جس کی سدا سنسار بڑائی کرتا ہے۔

پرگٹیو جہ رگھوپتی ششی چارو۔ وشو سکھد کھل کمل تشارو
دشرتھ راؤ سہت سب رانی۔ سکرت سومنگل مورتی مانی
کروں پرنام کرم من بانی۔ کرو کرپا سُت سیوک جانی
جنہیں برچ بڑ بھیو بدھاتا۔ مہما اودھ رام پتو ماتا

جہاں یعنی کوسلیا رُوپی پُورب دِشا سے شری رام چندر جی سُندر پری پورن چندرما پرگٹ ہوئے۔ جو سنسار کو سُکھ دینے والے اور دُشٹ راکشش رُوپی کملوں کے لئے کہر کے سمان ہیں سب رانیوں سمیت راجہ دشرتھ جی کو نیکی اور بھلائی کی مُورتی مان کر میں من بچن کرم سے پرنام کرتا ہے۔ وہ مجھ پر اپنے پُتر شری رامچندر جی کا سیوک جان کر کرپا کریں۔ جن کو رچنا کر کے یعنی پیدا کر کے شری برہما نے بھی بڑائی پائی ہے اور شری رامچندر جی کے ماتا پتا ہونے کے کارن جن کی مہما کا کوئی پار نہیں ہے۔

سورٹھا

بندوں اودھ بھوآل ستیہ پریم جیہہ رام پد
بچھرت دین دیال پریہ تنو ترن اِو پری ہر یہوؤ

میں اودھ نریش شری دشرتھ جی کی بندنا کرتا ہوں بھگوان رام کے چرن کملوں میں جن کا سچا پریم تھا۔ جوں ہی دین دیال پربھو شری رام چندر جی اُن سے جدا ہوئے توں ہی اُنھوں نے اُن کے پریم میں اپنا شریر نچھاور کر دیا۔ جیسے کہ وہ گھاس کا تنکا ہو۔

پرنوؤں پری جن سہت ودیہو۔ جاہی رام پد گوڑھ سنیہو
جوگ بھوگ مہہ راکھیو گوئی۔ رام بلوکت پرگٹیو سوئی

میں متھلا نریش شری جنک مہاراج کو اُن کے پریوار سمیت پرنام کرتا ہوں۔ جن کا بھگوان کے چرنوں میں گوڑھ پریم تھا اور جنھوں نے یوگ اور بھوگ میں اسے چھپا کر رکھا تھا لیکن وہ پریم شری رام کو دیکھتے ہی پرگٹ ہو گیا۔

پرنوؤں پرتھم بھرت کے چرنا۔ جاسو نیم برت جائی نہ برنا
رام چرن پنکج من جاسو۔ لبدھ مدھپ اِو تجئی نہ پاسو

تینوں بھائیوں میں سب سے پہلے میں شری بھرت جی کے چرنوں کو پرنام کرتا ہوں جن کے نیم اور برت کا ورنن ہو ہی نہیں سکتا۔ شری رام جی کے چرنوں میں جن کا من پریم میں بھونرہ کی طرح بکدھ ہو گیا ہے۔ اور جو کبھی اُن کا پاس نہیں چھوڑتا۔

بندؤں لچھمن پد جل جاتا۔ سیتل سُوبھگ بھگت سُکھ داتا
رگھوپتی کیرتی بمل پتاکا۔ دنڈ سمان بھیو جس جاکا

میں شری لچھمن جی کے چرن کملوں کی بندنا کرتا ہوں۔ جو شانت سبھاؤ سُندر اور بھگتوں کے سُکھ داتا ہیں۔ اور بھگوان رام چندر جی کے کیرتی رُوپی جھنڈے میں جن کا یش ڈنڈے کے سمان ہے (جیسے جھنڈے کو اونچا اُٹھا کر رکھنا اور لہرانا اُن سب کا آدھار ایک ماتر ڈنڈا ہے۔ ویسے ہی شری بھگوان کے کیرتی رُوپی جھنڈے میں لچھمن جی کا یش ڈنڈے کے سمان ہے۔)

شیش سہسر سیس جگ کارن۔ جو اوتریو بھومی بھئے ٹارن
سدا سو سانوکول رہ مو پر۔ کرپا سندھو سومتر گُناکر

ہزار سر والے شیش جی جو جگت کے کارن ہیں جنھوں نے پرتھوی کا بھئے دور کرنے کے لئے اوتار دھارن کیا۔ وہ کرپا ندھان شری سومترا کے پتر گُنوں کی کھان شری لچھمن جی مجھ پر سدا پرسن رہیں۔

رپوسودن پد کمل نمامی۔ سُور سُشیل بھرت انوگامی
مہابیر بنوؤں ہنومانا۔ رام جاسو جس آپ بکھانا

شری شترگھن جی کے چرن کملوں کو میں پرنام کرتا ہوں۔ جو بڑے بہادر سُشیل سبھاؤ اور بھرت کی پیروی کرنے والے ہیں۔ مہاویر شری ہنومان جی کی میں بنتی کرتا ہوں جن کی بڑائی خود شری رام چندر جی نے اپنے شری مکھ سے کی ہے۔

سورٹھا

پرنوؤں پون کمار کھل بن پاوک گیان گھن
جاسو ہردے آگار بسہی رام سر چاپ دھر

میں پون کمار شری ہنومان جی کو پرنام کرتا ہوں جو دُشٹ رُوپی بن میں اگنی کے سمان ہیں۔ اور گیان کا بھنڈار ہیں۔ جن کے ہردے آکاش میں بھگوان رام دھنش بان دھارن کئے براجمان ہیں۔

کپی پتی ریچھ نساچر راجا۔ انگد آدی جے کیس سماجا
بندؤں سب کے چرن سُہائے۔ ادھم شریر رام جن پائے

بانروں کے سرتاج شری سُگریو جی۔ ریچھوں کے راجہ شری جاونت جی اور راکھشوں کے راجہ شری بھگت شرومنی بھبھیکشن جی اور انگد وغیرہ بانر سماج کے سُندر سہاونے چرنوں کی میں بندنا کرتا ہوں۔ جنھوں نے پشو اور راکشس آدی ادھم یونیوں میں ہی بھگوان کی پراپتی کر لی۔

رگھوپتی چرن اُپاسک جیتے۔ کھگ مرگ سُر نر اسُر سمیتے
بندؤں پد سروج سب کیرے۔ جے بنو کام رام کے چیرے

پرندے پشو۔ دیوتا منش۔ اسُر سمیت جتنے شری رام چندر جی

کے چرنوں کے پجاری اور اُن کے نشکام سیوک ہیں۔ اِن سب کے
چرن کملوں کی میں بندنا کرتا ہوں۔

شُک سنکادی بھگت مُنی نارد۔ جے مُنی ور دگیان بشارد
پرنؤوں سبھی دھرنی دھری سیسا۔ کرہُو کرپا جن جانی منیشا

شری شُکدیو جی سنک آدی بھگت شرومنی شری نارد جی و
اور جتنے بھگت تتو ویتا شریشٹھ مُنی ہیں جو زمین پر سنکٹ ٹیک کر
اُن سب کو پرنام کرتا ہوں۔ ہے مُنی گن! آپ مجھے اپنا داس جان کر
کرپا کریں۔

جنک سُتا جگ جننی جانکی۔ اتیسیہ پریہ کرونا ندھان کی
تاکے جگ پد کمل مناؤں۔ جاسو کرپا نرمل متی پاؤں

جنک پتری۔ جگت ماتا۔ کرپا ندھان شری رام جی کی پیاری
شری سیتا جی کے دونوں چرن کملوں کی بندنا کرتا ہوں جن کی کرپا
سے مجھے پوتر بدھی پراپت ہوتی ہے۔

پُنی من بچن کرم رگھو نایک۔ چرن کمل بندؤ سب لائک
راجو نینن دھرے دھنو سایک۔ بھگت بپتی بھنجن سکھ دایک

پھر میں کمل نیتر۔ دھنش بان دھاری۔ بھگتوں کی تکلیفوں
کو دور کر کے سُکھ کی برشا کرنے والے شکتی بھنڈار شری رامچندر جی
کے چرن کملوں کی من بچن کرم سے بندنا کرتا ہوں۔

دوہا

گرا ارتھ جل بیچی سم کہیت بھن نہ بھن
بندؤں سیتا رام پد جنہیں پرم پریہ کھن

شبد اور اس کا ارتھ جل اور اس کی لہر جیسے کہنے ماتر میں
الگ الگ ہے لیکن در اصل وہ ایک ہی ہے۔ ایسے ہی شری سیتا جی
اور رام جی دونوں کو ایک مان کر اُن کے چرن کملوں کی میں بندنا
کرتا ہوں جو دین دُکھی پرانیوں سے بہت ہی پریم کرتے ہیں۔

بندؤں نام رام رگھوبر کو۔ ہیتو کرسانو بھانو ہم کر کو
بدھی ہری ہر مے بید پران سو۔ اگُن انوپم گن ندھان سو

اگنی۔ سوریہ۔ چندرما تینوں ہی سنسار کے کارن ہیں اگنی درتیو کا
کارن ہے۔ سوریہ پیدائش کا کارن ہے۔ اور چندرما پرورش
کا کارن ہے۔ "رام" شبد بھی تین حرفوں والا ہے۔ یعنی
"ر" "آ" "م"۔ ان میں سے "ر" کار تو اگنی کا بیج ہے اور "آ" کار

سوریہ کا بیج ہے۔ اور "م" کار چندرما کا بیج ہے اس لیے اگنی سوریہ
چندرما تینوں ہی جگت کے اُپادان کارن اس "رام" شبد کے
انترگت ہیں۔ اس لیے یہ "رام" شبد ہی ایک ماتر سنسار کا کارن ہے۔
اگنی سوریہ چندرما اس کی بِبھوتیاں ہیں شری گوسوامی تلسی داس
جی کہتے ہیں کہ بھگوان کے اس "رام" نام کی میں بندنا کرتا ہوں۔ جو اگنی
سوریہ اور چندرما کا بیج ہے اور وہی "رام" نام شری برہما۔ وشنو۔
مہیش روپ ہے۔ وہی "رام" ویدوں کی جان ہے۔ وہ نرگن۔
اُپمارہت (اس کی تُلنا کوئی بھی وستو نہیں کر سکتی۔ اس لیے یہ اُپما
رہت ہے) اور گُنوں کا بھنڈار ہے۔

مہا منتر جوئی جپت مہیسو۔ کاسی مُکت ہیتو اُپدیسو
مہما جاسو جان گن راؤ۔ پرتھم پوجیت نام پربھاؤ

جس "رام" مہا منتر (کلام عظیم) کو شری شِو جی جپتے ہیں۔
اور جس کے اُپدیش سے کاشی میں مُکتی ہوتی ہے۔ جس کی مہما کو شری
گنیش جی جانتے ہیں۔ اس لیے ہی سب کاریہ میں وہ سب سے
پہلے پوجے جاتے ہیں۔ ایسا "رام" نام کا پربھاؤ ہے۔

جان آدکوی نام پرتاپو۔ بھیو شدھ کر اُلٹا جاپو
سہس نام سم سُنی شِو بانی۔ جپ جپئی پیا سنگ بھوانی

اس "رام" نام کے پرتاپ کو آدی کوی شری والمیکی جی
جانتے ہیں۔ جو رام کی بجائے "مرا مرا" اُلٹا جاپ کرنے سے ہی پوتر
ہو گئے۔ اور پرم سدھی پائی۔ "ایک رام نام ہزار نام کے سمان
ہے" شِو جی کے ان بچنوں کو سن کر شری پاربتی جی اپنے پتی شِو جی
کے ساتھ اس "رام" نام کا جپ کرتی رہتی ہے۔

ہرشے ہیتو ہیری ہر ہی کو۔ کئے بھوشن تیا بھوشن تی کو
نام پربھاؤ جان شِو نیکو۔ کال کوٹ پھل دینہ امی کو

پاربتی جی کے ہردے میں "رام" نام کی پریتی کو دیکھ کر شِو جی بہت
پرسن ہوئے۔ اور پرسن ہو کر انہوں نے پتی برتا شرومنی شری پاربتی جی
کو اپنے انگ میں دھارن کر کے اردھانگنی بنا لیا تب سے ہی
شری پاربتی جی کا نام اِستری بھوشن ہوا۔ نام کے پربھاؤ کو شِو جی مہاراج
بھلی بھانت جانتے ہیں۔ یہ اس "رام" نام کا ہی پربھاؤ تھا۔ کہ کال
کوٹ زہر پی کر بجائے مرنے کے وہ امر ہو گئے۔ ارتھات "رام"
نام کے پربھاؤ سے زہر بھی امرت بن گئی۔

دوہا

برشا رتو رگھوپتی بھگتی تلسی سال سُداس
رام نام بر برن جُگ ساون بھادو ماس

تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ شری رگھوناتھ جی کی بھگتی برسات کا موسم ہے۔ اور بھگوان کے نفر کام سیوک مانو شردھ کیا ہُوا دھان ہے۔ اور رام نام کے دو سُندر اکھشر (حرف)، رکار مکار ساون بھادوں کے مہینے ہیں۔

چوپائی

آکھر مدھر منوہر دو ئُو۔ برن بلوچن ہیا جو ؤ
سُمرت سُلبھ سُکھد سب کاہُو۔ لوک لاہُو پرلوک نِبا ہُو

.. رام۔ نام کے یہ دو نو اکھشر رکار مکار بڑے میٹھے اور من کو موہنے والے ہیں۔ اور ورن مالا (حروف تہجی) میں ان کا یش شریر میں نیتروں کے یش کے سمان ہے۔ اور بھگت گنوں کے بیان ہیں۔ سمرن کرنے میں سب کے ہی لئے آسان ہیں، اور سب کو ہی سُکھ دینے والے ہیں۔ ان کے سمرن سے لوک میں لابھ ہوتا ہے اور پرلوک میں مُکتی۔

کہت سُنت سُمرت سُٹھ نیکے۔ رام لکھن سم پریہ تلسی کے
برنت برن پریتی بلگاتی۔ برہم جیو سم سہج سنگھاتی

کہنے سُننے اور سمرن کرنے میں واکھ۔ کان اور من کو میٹھے لگتے ہیں۔ تُلسی داس جی کے لئے تو یہ رام لکشمن کے سمان پیارے ہیں ان کا الگ الگ اُچارن کرنے سے (را اور ما) کا ارتھ اور پھل میں فرق آتا ہے۔ (یعنی ان دونوں اکھشروں کے اکار ستھان اور ارتھ آدک سب الگ الگ ہیں) لیکن یہ برہم اور جیو کی طرح سبھاؤ سے ہی ساتھ رہنے والے سکھا اور ایک رُوپ ایک رس اور دونوں اکھن ہیں۔

نرنارائن سرس سُبھراتا۔ جگ پالک بسیش جن تراتا
بھگتی سوتیہ کل کرن بھوشن۔ جگ ہت ہیتو بمل بدھو پُوشن

یہ دونوں اکھشر نرنارائن کے سمان آدرش وادی بھائی ہیں جگت کی پرورش کرنے والے اور بھگتوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ بھگتی رُوپی سُندر استری کے کانوں کے کرن پھول (کانوں کا زیور) ہیں۔ اور جگت کی بھلائی کے لئے نرمل چندرما اور سوریہ رُوپ ہیں

سوادتوش سم سُگتی سُدھا کے۔ کمٹھ سیش سم دھر بسودھا کے
جن من منجو کنج مدھو کر سے۔ جیہہ جسومتی ہری ہلدھر سے

یہ دونوں اکھشر مٹھاس رُوپی امرت کے سواد اور ترپتی کے سمان ہیں۔ کچھ اوتار اور شیش ناگ کے سمان دھرتی کے بوجھ کو دھارن کرنے والے ہیں۔ بھگت گنوں کے من رُوپی کمل پر منڈلانے والے بھونرے کے سمان ہیں۔ جو ان کا جاپ کرتا ہے۔ اُن کی جیبھا سے نکل کر کرشن بلرام کے سمان بار بار جیبھا کو یشودھا مائی کی بدولت سے کر اس کا سمان بڑھاتے اور اُسے بہم پوتر کرتے تھے۔

دوہا

ایک چھتر وایک مُکٹ منی سب برنن پر جو ؤ
تُلسی رگھوبر نام کے برن براجت دو ؤ

تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ رگھوناتھ جی کے "رام" نام کے یہ دونو اکھشر سب اکھشر سموہ میں اتی اُتم ہیں۔ جن میں سے پہلا اکھشر رکار ریپھ رُوپ چھتر آکار سب اکھشروں پر شوبھا پاتا ہے اور دوسرا مکار مُکٹ منی کے سمان سب اکھشروں پر براجتا ہے۔ یعنی یہ دونوں اکھشر سب اکھشروں کو مُکٹ دھاری کر کے اُن کو بڑائی اور مان دیتے ہیں۔ اس لئے سب اکھشروں میں سرتاج ہیں۔

چوپائی

سمجھت سرس نام اُر نامی۔ پریتی پرسپر پربھو انوگامی!
نام رُوپ دوئی ایس اُپادھی۔ اکتھ انادی سُسامجھی سادھی

سمجھنے میں تو نام اور نامی دونوں ایک سے جان پڑتے ہیں۔ لیکن ان دونوں میں سیوک اور سوامی کا سا پریم ہے۔ نام رُوپ دونوں ایشور کی اُپادھی ہے۔ یہ دونوں اکتھنیہ۔ انادی ہیں یہ شُدھ بُدھی سے ہی ان کا الوکک سرُوپ سمجھ میں آتا ہے۔

کو بڑ چھوٹ کہت اپرادھو۔ سُنی گن بھید سمجھیں ہی سادھو
دیکھئیں رُوپ نام آدھینا۔ رُوپ گیان نہیں نام بہینا

ان نام اور رُوپ میں کون بڑا ہے! اور کون چھوٹا ہے یہ کہنا تو گناہ ہے ان دونوں کے گنوں کے بھید کو سُن کر سادھو پرش خُود ہی سمجھ لیں گے۔ رُوپ نام کے آدھین دیکھے جاتے ہیں۔ بنا نام کے رُوپ کا کچھ بھی گیان

نہیں ہو سکتا۔

سُمرپ بسیش نام پُھو جانیں۔ کرتل گت نہ پرہیں پہچانیں
سُمرے نام رُوپ بنو دیکھے۔ آوت ہردے سنیہہ بسیکھے

کوئی شکل ہتھیلی پر رکھی ہوئی ہو لیکن اگر اُس کے نام کا
گیان نہیں تو وہ پہچانی نہیں جا سکتی اور اگر شکل سامنے نہ ہو۔ اور
اس کے نام سمرن کریں تو وہ شکل نام لیتے ہی وشیش پریم کے ساتھ
ہردے میں آ جاتی ہے۔

نام رُوپ گتی اکتھ کہانی۔ سمجھت سُکھد نہ پرت لکھانی
اگن سگن بیچ نام سُساکھی۔ اُبھئے پربودھک چتر دوبھاکھی

نام اور رُوپ کی بڑائی کی کہانی اکتھنیہ ہے۔ جو سمجھنے میں
تو سکھ رُوپ ہے لیکن اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ نرگن اور سگن
برہم میں نام ہی ساکھشی (گواہ) ہے اور دونوں کے تتو کا بودھ
کرانے والا چتر دوبھاشی (دُبھاشی) اُسے کہتے ہیں جو دو مختلف
زبانیں جانتا ہو اور جو دو شخص ایک دوسرے کی زبان نہ سمجھتے ہوں
تو وہ اُن دونوں کو ایک دُوسرے کے خیال سمجھا دیتا ہے جسے
انگریزی میں Interpreter کہتے ہیں)

دوہا

رام نام منی دیپ دھرو جیہہ دیہری دوار
تلسی بھیتر باہروں جو چاہسی اُجیار

تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ اگر باہر اور اندر دونوں جگہ اُجالا
چاہتے ہو۔ تو رام نام رُوپی دیپک کو زبان کی دہلیز پر رکھو۔

چوپائی

نام جیہہ جپ جاگیں جوگی۔ برتی برنچی پرپنچ بیوگی
برہم سکھیں انو بھوہیں انوپا۔ اکتھ انامیہ نام نہ رُوپا

اگنی۔ جل۔ آکاش۔ پرتھوی، ہوا ان پانچ تتوں سے
رچی ہوئی دُنیا سے پورن ویرکت۔ یوگی [illegible] جیسے ہو
چکے ہیں (اگرچہ جیسا تو میں بھی لوگ جاگتے ہیں۔ لیکن دُنیاوی جھگڑوں
اور گیان وان مہاتماؤں کے بغیر سب کا جاگنا سونے کے ہی سمان
ہے۔ کیونکہ اُن کے بغیر باقی سنساری جیو نام مات کے لئے جاگتے
ہوئے بھی دراصل اگیان کی گہری نیند سوئے ہوئے ہوتے ہیں
اور اناتی برہم آنند کا انوبھو کرتے ہیں۔ جیسا نرو چھیہ اور گیان

سُرُوپ ہے۔

جانا چہیں گوڑھ گتی جے او۔ نام جیہہ جپ جانیہہ تے او
سادھک نام جپ ہیں لائیں۔ ہوہیں سدھ انیما دِک پائیں

جو بھگوان کے گوڑھ رہسیہ (راز مخفی) کو جاننا چاہتے ہیں
وہ زبان سے نام کا جاپ کر کے اُسے جان لیتے ہیں۔ دُنیاوی سدھیوں
کے چاہنے والے سادھک لوگ لو لگا کر نام کا جپ کرتے ہیں۔ اور اس
جپ کے پرتاپ سے انیما آدِک سدھیوں کو پراپت کر لیتے ہیں۔

جپہیں نام جن آرت بھاری۔ مٹہیں کُسنکٹ ہوہیں سُکھاری
رام بھگت جگ چار پر کارا۔ سُکرتی چاریؤ انگھ اُدارا

دُنیاوی مصیبتوں اور تکلیفوں سے جلنا جو دُکھی منش
جب نام کا جپ کرتے ہیں۔ تو اُن کے سب بڑے بڑے سنکٹ
اور دُکھ دُور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ سکھی ہو جاتے ہیں۔ سنسار میں چار
قسم کے رام بھگت ہیں۔ وہ چاروں ہی پُنیہ آتما۔ نشپاپ اور
اُدار دِل ہیں (آرت بھگت جو مصیبت کے وقت اس مصیبت
کو دُور کرنے کے لئے بھگوان کی بھگتی کرتے ہوں جیسے گج یا ہاتھی۔
دروپدی آدِک (۲) ارتھارتھی بھگت۔ جو دُنیاوی مال و دولت وغیرہ
کو حاصل کرنے کے لئے بھگوان کا بھجن کرتا ہے جیسے دھرو بھگت۔ (۳)
جگیاسو بھگت۔ جو بھگوان کو جاننے کی اچھیا سے بھجن کرتا ہے۔ جیسے
ادھو بھگت۔ (۴) گیانی بھگت۔ جو بھگوان کو تتو رُوپ سے پراپت
ہو گئے ہیں۔ اور سدا اُن کے پریم میں [illegible] رہتے ہیں۔
جیسے جنک سنکادِک آدی)

چہوں چتر کہوں نام ادھارا۔ گیانی پربھوہی بسیش پیارا
چہوں جگ چہوں شرتی نام پربھاؤ۔ کل بسیش نہیں آن اپاؤ

چاروں ہی قسم کے بھگتوں کو ایک مات نام کا ہی آسرا ہے
ان چاروں میں سے گیانی بھگت پربھو کو خاص طور پر پیارا ہے۔ چاروں
زمانوں میں چاروں ویدوں میں اگرچہ نام کا پربھاؤ ہے لیکن کلیگ
زمانہ میں بھو ساگر کو پار کرنے کے لئے نام جپ کے بغیر اور کوئی ذریعہ
ہی نہیں ہے۔

دوہا

سکل کامنا ہین جے رام بھگتی رس لین!
نام سُپریم پیوکھ ہرد تنہوں کئے من مین!

جو سب پرکار کی کامناؤں (خواہشات) سے رہت ہو کر
نام بھکتی میں لین ہو گئے ہیں۔ انھوں نے بھی نام کے سندر پریم روپی
امرت سروور میں اپنے من کو مچھلی بنا رکھا ہے۔ (ستمامت جیسے مچھلی
کے پران جل میں رہتا ہے ویسے ہی اُن کے پران نام جپ میں رہتا ہے)۔

اگن سگن دوئی برہم سروپا۔ اکتھ اگادھ انادی انوپا
مورے مت بڑ نامو دوہو تیں۔ کیے جیہیں جگ نج بس نج بوتیں

نرگن اور سگن برہم کے دو سروپ ہیں۔ یہ دونوں ہی اکتھنیہ (اتھاہ) اور
اپار ہیں۔ میری سمجھ میں تو نام اُن دونوں سے بڑا ہے جس نے
اپنی شکتی سے دونوں کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔

پرودھی سجن جن جان ہیں جن کی۔ کہوں پرتیت پریتی رُچی من کی
ایکو دارو گت دیکھئے ایکو۔ پاوک سم جگ برہم بویکو
اُبھئے اگم جگ سُگم نام تیں۔ کہوں نام بڑ برہم رام تیں
ویاپک ایکو برہم اوناشی۔ ست چیتن گھن آنند راسی

جو میں اپنے من کے اعتقاد، پریم اور پسند کی بات کہتا ہوں۔
اس کو سریشٹھ سجن جن جان لیویں گے۔ نرگن اور سگن دونوں پرکار کے
برہم کا گیان اگنی کے سمان ہے۔ نرگن برہم اس اگنی کے سمان
ہے .... جو کاٹھ میں چھپی ہوتی ہے۔
یعنی اس کے اندر موجود ہے لیکن دکھائی نہیں دیتی اور سگن برہم اس
اگنی کے سمان ہے۔ جو کاٹھ سے باہر آ کر پرگٹ ہوتی ہے۔ دونوں پرکار
کے برہم جاننا بڑا کٹھن ہے لیکن نام کے جپ سے دونوں ہی
جاننے میں آسان ہو جاتے ہیں۔
اس لئے میں نے برہم اور رام سے نام بڑا کہا ہے ایک ہی
برہم ہے۔ وہ ویاپک ہے۔ اوناشی ست چیت اور آنند کی گھن راشی
(ڈھیر) ہے۔

اس پربھو ہردے اچھت اوکاری۔ سکل جیو جگ دین دکھاری
نام نروپن نام جتن تیں۔ سو پرگٹت جمی مول رتن تیں

ایسے نروکار پربھو کے ہردے میں (نام کے بنا) رہتے ہوئے
سب دنیا کے جیو دین اور دکھی ہیں۔ نام کے ٹھیک ارتھ جاننے سے
اور بمعہ انوسار شردھا سے اس کا جاپ کرنے سے وہی برہم
ایسے پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ رتن کے گن اور اس کا مول پرکھ لینے
پر اس کا مول (قیمت) پرگٹ ہو جاتا ہے۔

دوہا

نرگن تیں اہی بھانت بڑ نام پربھاؤ اپار
کہوں نام بڑ رام تیں نج بچار انوسار

اس پرکار نرگن برہم سے نام کا پربھاؤ بہت ہی بڑا ہے۔ اب
میں اپنے وچاروں کے انوسار کہتا ہوں کہ نام "رام" سے یعنی (سگن برہم
سے) بھی بڑا ہے۔

چوپائی

رام بھگت ہت نر تن دھاری۔ سہی سنکٹ کیئے سادھو سکھاری
نام سپریم جپت ان یاسا۔ بھگت ہوئیں مد منگل باسا

رام بھگوان نے بھگتوں کے ہت کے لئے نر شریر دھارن
کیا اور خود سنکٹ سہہ کر سادھوؤں کو سکھی کیا لیکن بھگت جن پریم بھاؤ
سے نام کا جپ کر کے سہج ہی آنند اور منگل کے گھر ہو جاتے ہیں۔

رام ایک تاپس تیہ تاری۔ نام کوٹ کھل کمتی سدھاری
رشی ہت رام سکیتو ستا کی۔ سہت سین ست کینہہ بیباکی
سہت دوش دکھ داس دُراسا۔ دلئی نام جمی روی نشی ناسا
بھنجیو رام آپ بھو چاپو۔ بھو بھئے بھنجن نام پرتاپو

رام بھگوان نے تو ایک ہی تپسوی کی استری اہلیہ کا ادھار
کیا۔ لیکن نام نے کروڑوں دشٹوں کی بگڑی ہوئی بدھی کا سدھار کیا۔
بھگوان رام نے وشوامتر کے ہت کے لئے سکیتو یکش کی لڑکی
تاڑکا کو اس کی فوج اور سباہو پتر کے سمیت ختم کیا لیکن نام بھکتوں
کے دوشوں، دکھوں اور بری بھاوناؤں کا اس طرح ناش کرتا
جیسے سوریہ رات کا۔ بھگوان رام نے خود شوجی کے دھنش کو
توڑا۔ لیکن نام کے پرتاپ سے دنیا بھر کے سب بھے ناش کو پراپت
ہو جاتے ہیں۔

دنڈک بن پربھو کینہ سہاون۔ جن من امت نام کئے پاون
نسچر نکر دلے رگھونندن۔ نام سکل کلی کلش نکندن

پربھو نے اپنے چرن کملوں سے دنڈک بن کو سہاونا بنایا۔
لیکن بے شمار منشوں کے منوں کو پوتر کر دیا۔ شری رگھو ناتھ جی نے
راکشسوں کے دلوں کو مارا لیکن نام تو کلیگ کے سارے پاپوں کی
جڑ کاٹنے والا ہے۔

دوھا

سبری گیدھ سو سیوکن سوگتی دینہہ رگھو ناتھ
نام اُدھارے امت کھل بید بدت گن گاتھ

شری رگھو ناتھ جی نے تو شبری، گیدھ راج جٹایو وغیرہ اُتم سیوکوں کو ہی اپنی گتی بردان کی۔ لیکن نام نے تو بے شمار دُشٹوں کا اُدھار کیا۔ ویدوں میں نام کے گنوں کی کتھا پرسدّھ ہے۔

رام سُکنٹھ وبھیشن دوؤ۔ راکھے سرن جان سبھو کوؤ
نام گریب انیک نواجے۔ لوک بید ور برد براجے

شری رام جی نے تو سگریو اور وبھیشن دونوں کو ہی اپنی شرن میں رکھا۔ اس کو سب کوئی جانتے ہیں۔ لیکن نام نے انیک غریبوں کو آباد کیا۔ جو لوک میں اور ویدوں میں پرسدّھ ہے۔

رام بھالو کپی کٹک بٹورا۔ سیتو ہیتو شرم کینہہ نہ تھورا
نام لیت بھو سندھو سکھاہیں۔ کرہو بچارو سوجن من ماہیں

شری رام چندر جی نے بندروں اور ریچھوں کی فوج اکٹھی کر کے سمندر پر بڑی سخت محنت سے پل باندھا لیکن نام لیتے ہی بھو ساگر سوکھ جاتا ہے۔ سجن گن آپ خود ہی وچار کریں۔ کہ نام بڑا ہے یا رام۔

رام سکل رن راون مارا۔ سیا سہت نج پر گو دھارا
راجا رام اودھ رجدھانی۔ گاوت گن سُر منی بر بانی
سیوک سُمرت نام سو پریتی۔ بنو شرم پربل موہ دلو جیتی
پھرت سنہہ مگن نج سُکھ اپنیں۔ نام پرساد سوچ نہیں سپنیں

شری رام نے یدھ میں راون کو اس کے کٹمب سمیت مارا تب وہ سیتا جی کو ساتھ لے کر اپنے نگر ایودھیا میں پدھارے۔ رام راجہ ہوئے اور ایودھیا ان کی راجدھانی ہوئی۔ دیوتا اور منی گن سندر بانی سے ان کے گن گان کرتے ہیں۔ لیکن بھگت جن پریم پُوروک نام کا سمرن کر کے بغیر کسی سخت محنت کے موہ کی مہا بلوان فوج کو جیت لیتے ہیں۔ اور پریم میں مگن ہو کر اپنے ہی آتم سکھ میں لین رہتے ہیں۔ نام کی کرپا سے انہیں خواب میں بھی کوئی چنتا نہیں ہوتی۔

دوھا

برہم رام تے نام بڑ بر دایک بر دان
رام چرت ست کوٹی مہاں لئے مہیش جیئں جان

یہ ورداتا کو بھی ور دینے والا نام نرگن برہم اور سگن برہم رام دونوں سے بڑا ہے۔ یہ جان کر ہی شری شو جی نے سو کروڑ رام چرتروں میں سے اس "رام" نام کو چن کر اپنے ہردے میں دھارن کر لیا ہے۔

ماس پرائن پہلا وشرام

نام پرساد شمبھو ابناسی۔ ساج امنگل منگل راسی
سک سنکادی سدھ منی جوگی۔ نام پرساد برہم سکھ بھوگی

اس رام نام کی کرپا سے ہی شو جی امر ہوئے اور بھبوتی منڈ مالا دھارن کئے ہوئے امنگل بھیس والے ہونے پر بھی منگل کی راشی ہیں۔ شری سکھدیو جی اور سنک آدی سدھ منی یوگی لوگ اس رام نام کی کرپا سے ہی برہم سکھ کو بھوگتے ہیں۔

نارد جانیو نام پرتاپو۔ جگ پریہ ہری ہری ہر پریہ آپو
نام جپت پربھو کینہہ پرسادو۔ بھگت شرومنی بھے پرہلادو

نارد جی نام کے پرتاپ کو جانتے ہیں۔ بھگوان ہری سارے سنسار کو پیارے ہیں۔ اور ہری کو شو جی پیارے ہیں۔ (اس کا یہ بھی ارتھ ہو سکتا ہے۔ کہ اس پیارے سنسار کو جس کا تیاگ کرنا اتی کٹھن ہے۔ تیاگ کر نارد جی ہر کے پیارے ہوئے) نام کے جپ کرنے سے پربھو نے کرپا کی جس کے پرتاپ سے پرہلاد نے بھگت شرومنی کی پدوی پائی۔

دھرو سگلانی جپیو ہری ناؤں۔ پایو اچل انوپم ٹھاؤں
سُمری پون سُت پاون نامو۔ اپنے بس کری راکھے رامو

دھروو نے اپنی سوتیلی ماتا دوارا کئے گئے اپنے اپمان کو نہ سہہ کر نشکام بھاؤ سے رام نام کا جاپ کیا! اور اس کے پرتاپ سے ایسی اونچی اچل پدوی پائی جس کی پرکرما سب گرہ نکشتر کرتے ہیں۔ اس استھان کی کوئی اُپما ہی نہیں ہے۔ پون کمار شری ہنومان جی نے رام نام کا سمرن کر کے شری رام کو اپنے وش میں کر رکھا ہے۔

اپتو اجامل گج گنکاؤ۔ بھئے مکت ہری نام پربھاؤ
کہوں کہاں لگ نام بڑائی۔ رام نہ سکہی نام گن گائی

نیچ اجامل گج ہاتھی اور دیشیا گز گا ہری نام کے پربھاؤ سے مکت ہو گئے۔ میں اب رام نام کی کہاں تک بڑائی کروں خود بھگوان رام بھی نام کے گنوں کی بڑائی نہیں کر سکتے۔

دوہا

نامُو رام کو کلپترُو کلی کلیان نواسُو
جو سمرت بھیو بھانگ تیں تلسی تلسی داسُو

کلجگ میں تو رام نام ہی کلپ برکش (من چاہا پھل دینے والا) اور سب کلیان گنوں کا نواس ستھان ہے جس کو سمرن کرنے سے تلسی داس جیسے اتنے پرانی بھی تلسی کے سمان پرم پوتر ہو گئے۔

چوپائی

چھوں جگ تین کال تیہوں لوکا۔ بھئے نام جپ جیو بسوکا
بید پران سنت مت ایہو۔ سکل سکرت پھل رام سنیہو

چاروں یگوں میں تینوں کالوں میں اور تینوں لوکوں میں نام کو جپ کر جیو شوک رہت ہوئے ہیں۔ وید پران اور مہاتماؤں کا یہی مت ہے۔ کہ شری رام کے نام میں پریم ہونا ہی سارے پن کرموں کا پھل ہے۔

دھیان پرتھم جگ مکھ بدھی دوجیں۔ دواپر پرتوشت پربھو پوجیں
کلی کیول مل مول ملینا۔ پاپ پیونِدھی جن من مینا

ست یگ میں دھیان یوگ سے ترتیا میں یگیہ کرنے سے اور دواپر یگ میں پوجا پاٹھ سے بھگوان پرسن ہوتے ہیں لیکن کلجگ تو سارے پاپوں اپدروں کا مول ہے۔ اس یگ میں تو منش کا من پاپ روپی سمندر میں مچھلی بنا ہوا ہے یعنی وہ پاپ سے کبھی جدا ہونا ہی نہیں چاہتا۔ اس لئے اس یگ میں دھیان یوگ اور یگیہ کرم اور آپاسنا نہیں ہو سکتے۔

نام کام ترو کال کرالا۔ سمرت سمن سکل جگ جالا
رام نام کلی ابھیمت داتا۔ ہت پرلوک لوک پتو ماتا

اس کرال کلجگ کے دور میں تو رام نام ہی کلپ برکش ہے جس کا سمرن کرنے سے سارے سنسار کے بندھن کٹ جاتے ہیں۔ یہ رام نام کلجگ میں سب منو بھاؤ کا داتا ہے یہ پرلوک میں ہت کرنے والا ہے اور دنیا میں ماتا پتا ہے

والا ہے۔

نہیں کلی کرم نہ بھگتی بیبیکو۔ رام نام اولمبن ایکو
کال نیمی کلی کپٹ ندھانو۔ نام سومتی سمرتھ ہنومانو

اس کلجگ میں نہ کرم ہے نہ بھگتی اور نہ گیان وچار ہی ہے اس میں فقط ایک ماتر رام نام کا ہی آسرا ہے کلجگ روپی کال نیمی راکشس جو کپٹ کی کھان ہے۔ مارنے کے لئے مانو رام نام ہی بدھی مان شکتی شالی ہنومان ہے۔

دوہا

رام نام نر کیسری کنک کسیپ کلی کال
جاپک جن پرہلاد جمی پالہیں دل سر سال

رام نام نرسنگھ بھگوان ہے۔ اور کلجگ ہرنیہ کشیپ ہے یہ رام نام اپنے جپنے والے شری پرہلاد آدی جاپکوں کو نرسنگھ روپ ہو کر ان کے دشمن کلجگ روپی ہرنیہ کشیپ کو مار کر انہیں پالتا ہے۔

چوپائی

بھائیں کبھائیں انکھ آلسہوں۔ نام جپت منگل دسی دساہوں
سمری سو نام رام گن گاتھا۔ کرسوں نائی رگھوناتھ ہی ماتھا

پریم بھاؤ سے (جیسے پرہلاد یا بھبھیشن وغیرہ) یا ویربھاؤ سے (جیسے کنس ششپال وغیرہ) کرودھ سے (ہرناکش وغیرہ) کی بھاونت رام نام کے جپنے سے خواہ کسی ابھاؤ سے جپا جائے دسوں دشاؤں میں کلیان ہوتا ہے اسی رام نام کا سمرن کر کے شری رام کو مستک نوا کر ارتھات پرنام کر کے میں رام جی کے گنوں کی کتھا کہتا ہوں

موری سدھاریہی سب بھانتی۔ جاسو کرپا نہیں کرپا اگھاتی
رام سو سوامی کو سیوک موسو۔ نج دسی دیکھی دیا ندھی پوسو

بھگوان رام میری اس بانی کو اپنی پرم کرپا سے سدھار لیں گے جن کی کرپا کرنے سے سدا امر ہی ہے۔ شری رام جیسے اُتم سوامی اور مجھ تلسی داس جیسے نیچ سیوک! انہوں نے بھی اپنی طرف دیکھ کر دیا کے بھنڈار بھگوان رام نے مجھے پالن کیا ہے۔

لوک ... [illegible]

... [illegible]

لوک اور وید ... [illegible]

اپنے سیوک کی بنتی شنکر ہی پریم کر پہچان لیتا ہے۔ امیر۔ غریب۔
گنوار۔ نگر واسی۔ پنڈت۔ مورکھ۔ ملین اور شبھ گنی۔
سو کوی۔ کو کوی نج متی انوہاری۔ نرپ ہی سراہت سب نر ناری
سادھو سجان سوشیل نرپالا۔ ایس انس بھو پرم کرپالا
اچھے کوی اور بدھ سے کوی سبھی نر ناری اپنی اپنی بدھی کے
انوسار راجہ کی استتی کرتے ہیں۔ اور سادھو دیکی مان ایشور سبھاو
ایشور کے انس کرپالو راجہ۔

سنی سن مانہی سب ہی سو بانی۔ بھنتی بھگتی نتی گنی بہسانی
یہ پرکرت مہی پال سبھاؤ۔ جان سرومنی کوسل راؤ
سب کی سن کر اور ان کی بانی بھگتی پیار تھا دھیان کی
پہچان کر سب کو اپنی میٹھی بانی سے آدر دیتے ہیں۔ یہ سبھاؤ تو دنیاوی
راجاؤں کا ہے۔ تو پھر سرو گیہ شرومنی کوسل پتی کہلانے
والے راجاؤں کے سرتاج شری رگھوناتھ جی کا تو کہنا ہی کیا۔
ریجھت رام سنیہہ نسوتیں۔ کو جگ مند ملین متی موتیں
شری رام جی تو خالص پریم سے ہی ریجھتے ہیں پر جگت
میں مجھ سے بڑھ کر مورکھ ملین بدھی یکت بھلا اور کون ہوگا۔

دوہا

سٹھ سیوک کی پریتی رچی رکھہیں رام کرپالو
اپل کئے جل جان جہیں سچو سمتی کپی بھالو

مجھ جیسے دشٹ سیوک کی پریتی کی رچی کو رام بھگوان
کرپالو اوشیہ رکھیں گے جنہوں نے پتھروں کو جہاز اور بندروں
اور بھالوؤں جیسے موڑھ نیچ یونیوں کو بھی اپنا بدھی مان وزیر
بنا لیا۔

ہو ہو کہاوت سب کہت رام سہت اپہاس
صاحب سیتا ناتھ سو سیوک تلسی داس

سب لوگ مجھے شری رام جی کا سیوک کہتے ہیں اور
میں بھی "ہاں میں ہوں" ایسا کہہ کر سیوک کہلانے میں کوئی
شرم محسوس نہیں کرتا ہوں۔ شری سیتا ناتھ جیسے گنوں کے بھنڈار
سوامی کا تلسی داس سا گن ہین سیوک ہے۔ بھگوان کرپالو
شری رام جی اس نندا کو سہن کرتے ہیں۔

چوپائی

اتی بڑ مور ڈھٹائی کھوری۔ سنی اگھ نرکہوں ناک سکوری
سمجھ سہم موہی اپ ڈر اپنے۔ سو سدھ رام کینہ نہیں سپنے

یہ میری بڑی ڈھٹائی (بے شرمی) اور دوش ہے میرے پاپوں
کو سن کر نرک نے بھی ناک سکوڑ کر میرے پرتی گھرنا کی ہے۔ یہ سمجھ کر
مجھے اپنے ہی من کا ڈر ہو رہا ہے لیکن بھگوان شری رام چندر نے
تو اپنے شیل سبھاؤ کے کارن میرے ان دوشوں اور ڈھٹائی پر
تو سپنے میں بھی دھیان نہیں دیا۔

سنی اولوکی سچت چکھ چاہی۔ بھگتی موری متی سوامی سراہی
کہت نسانی ہوئے ہیاں نیکی۔ ریجھت رام جانی جن جی کی

بلکہ میرے سوامی شری رام چندر جی نے تو میری اس ڈھٹائی
اور دوشوں کو کہ میں ان کے سیوک کہلانے کا حوصلہ کرتا ہوں سن کر
دیکھ کر اور اودار درشٹی سے پرکھ کر سنی ہوئی اور دیکھی ہوئی کو ان
سنی اور ان دیکھی کر کے الٹا میری بھگتی و بدھی کی تعریف کی ہے
کہنے میں چاہے برائی ہو لیکن ہردے میں شبھ بھاؤنا ہونی چاہئے
ہردے کی اچھائی اور شبھتائی کو دیکھ کر بھگوان پرسن ہو جاتے ہیں
اور جاہری دوش (اگر کوئی ہو) پر بالکل دھیان نہیں دیتے۔

کبیرا من نرمل بھیو جوں گنگا کا نیر
پیچھے پیچھے ہری پھرے کہت کبیر کبیر

رہت نہ پربھ چت چوک کئے کی۔ کرت سرت سو بار ہئے کی
جیہیں اگھ بدھیو بیادھ جمی بالی۔ پھر سکنٹھ سوئی کینہ کچالی

بھگتوں کی کی گئی بھولوں کو پربھو بھول جاتے ہیں لیکن ان کے
ہردے کی شردھا بھاؤنا کو سو بار یاد کرتے رہتے ہیں جس پاپ کے
کارن بھگوان شری رام چندر جی نے بالی کو بیادھ (شکاری)
کی طرح مارا تھا وہی کرتوت سگریو نے کیا

سوئی کرتوت بھیشن کیری۔ سپنیہوں سو نہ رام ہیئے ہیری
تے بھرت بھینٹت سنمانے۔ راج سبھا رگھوبیر بکھانے

وہی کرتوت بھیشن نے کی لیکن بھگوان رام نے سپنے میں بھی
ان بھولوں کا وچار نہ کیا۔ بلکہ بھرت ملاپ سمے ان کا آدر ستکار
کیا۔ اور راج سبھا میں بھی ان کے گنوں کی تعریف کی۔

دوہا

پربھوتر و تر کپی ڈار پر کے کئے آپ سمان
تلسی کہوں نہ رام سے صاحب سیل ندھان

بھگوان شری رام چندر جی تو درختوں کے نیچے بیٹھیں اور چنچل بندر اُن کے سر پر درختوں کی ٹہنیوں پر کودتے پھریں۔ اُن کو سوامی نے اپنے برابر بنا لیا۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ کیا رام چندر جی جیسے شیل ندھان سوامی کہیں اور مل سکتے ہیں۔

رام نکائیں راوری ہے سب ہی کو نیک
جو یہ ساچی ہے سدا توں نیکو تلسی ایک

ہے رام جی آپ کے کلیان مئے سبھاؤ سے سب ہی کلیان ہوتا ہے اگر یہ بات سچ ہے تو مجھ تلسی داس کا بھی کلیان ہی ہوگا۔

ایہہ بدھی نج گُن دوش کہہ سب ہی بہو سر نائے
برنوں رگھوبر بسد یش سُن کلی کلش نسائے

اس طرح اپنے گُن اور دوشوں کا ذکر کر کے میں سب کو ایک دفعہ پھر سیس جھکا کر پرنام کرتا ہوں شری رگھو ناتھ جی کا نرمل یش ورنن کرتا ہوں۔ جسے سُن کر کلجگ کے سارے کلیش نشٹ ہو جاتے ہیں۔

چوپائی

یگیہ ولک جو کتھا سوہائی۔ بھردواج مُنی بر ہی سُنائی
کہی ہوں سوئی سنباد بکھانی۔ سنہوں سکل سجن سکھ مانی

یہ سندر مُنی یاگیہ ولکیہ نے جو سندر سہاونی کتھا بھردواج مُنی کو سُنائی تھی اُس سنواد (مکالمہ) کو بہ وستار سے کہوں گا۔ سب بھگت جن سُکھ مان کر سُنو۔

شنبھو کینہہ چرت سہاوا۔ بہور کرپا کر اُمہی سُناوا
سوئی شو کاگ بھسنڈی ہی دیہا۔ رام بھگت ادھیکاری چینہا

پہلے شری شیو جی نے اس سندر رام چرتر کی رچنا کی۔ پھر کرپا کر کے شری پاربتی جی کو سُنایا۔ اُسی رام چرتر کو رام بھگت اور ادھیکاری جان کر کاگ بھسنڈی کو شری شیو جی نے دیا۔

تیہی سن یگیہ ولک پُنی پاوا۔ تنہہ پُنی بھردواج پرتی گاوا
تے شروتا بکتا سم سیلا۔ سم درشی جانہیں ہری لیلا

کاک بھسنڈی سے پھر شری یگیہ ولک جی نے پایا اُنہوں نے پھر بھردواج مُنی کو گا کر سُنایا۔ دکتا یگیہ ولک جی اور شروتا شری

بھردواج جی دونوں سمان شیل والے اور سم درشی ہیں۔ اور بھگوان کی لیلا کو یتھارتھ جانتے ہیں۔

جانہیں تین کال نج گیانا۔ کرتل گت آملک سمانا
اور جے ہری بھگت سجانا۔ کہہیں سُنہیں سمجھہیں بدھی نانا

وہ دونوں (یگیہ ولک اور بھردواج) اپنے گیان کے بل سے تینوں کالوں کو (بھوت۔ بھوشیہ۔ ورتمان) کو ہتھیلی پر رکھے ہوئے آنولے کے سمان جانتے ہیں۔ اُن کے علاوہ اور بھی جو ہری بھگت ہیں وہ اس چرتر کو انیک پرکار سے کہتے سُنتے اور سمجھتے چلے آئے ہیں۔

دوہا

میں پُنی نج گرو سن سُنی کتھا سو سوکر کھیت!
سمجھی نہیں تس بال پن تب اتی رہوں اچیت!!

پھر میں نے رام چرتر کی یہ کتھا باراہ کھیتر میں اپنے شری گورو سے سُنی۔ وہ میری سمجھ میں اُس وقت نہ آئی کیونکہ میں بال پن کے کارن بے سمجھ تھا۔

شروتا بکتا گیان ندھی کتھا رام کی گوڑھ
کم سمجھوں میں جیو جڑ کلی مل گرست بموڑھ

اس رام چرتر کی کتھا کے کہنے والے وکتا اور سُننے والے شروتا دونوں گیان کے خزانے ہوتے ہیں۔ پھر کلجگ کے پاپوں میں اُلجھا ہوا۔ میں مورکھ جیو کیسے سمجھتا۔

چوپائی

تدپی کہی گورو باریں بارا۔ سمجھ پری کچھو متی انوسارا
بھاشا بدھ کرب میں سوئی۔ مورے من پربودھ جیہیں ہوئی

جب گورو دیو نے مجھے بار بار سمجھا کر یہ کتھا کہی تب جیسے بھی میری عقل کے انوسار میری سمجھ میں آئی۔ ویسے ہی میں اس کی بھاشا میں رچنا کرنے کا پربندھ کرتا ہوں جس سے میرے من کو بھی بھرانت سنتوش ہو۔

جس کچھو بدھی بیبک بل میرے۔ تس کہہوں ہئے ہری کے پریرے
نج سندیہہ موہ بھرم ہرنی۔ کروں کتھا بھو سرتا ترنی

جیسا کچھ میری بدھی بل اور وچار ہے۔ اُسی کے انوسار ہردے میں بھگوان کی پریرنا سے میں کہوں گا۔ میں اپنے سندیہہ (شک شبہ) اگیان اور بھرم کو دور کرنے والی اور بھو ساگر کو پار کرنے والی کتھا کے

سمان اس کتھا کی رچنا کرتا ہوں۔

بُدھ بشرام سکل جن رنجن۔ رام کتھا کلی کلش بھنجن
رام کتھا کلی پنّگ بھرنی۔ پُن بیبیک پاوک کہو ارنی

بُدھی مانو کے لئے آرام دینے والی اور سب منشوں کو برن کرنے والی یہ رام کتھا کلجگ کے کلیشوں کو ناش کرنیوالی ہے۔ یہ رام کتھا کلجگ رُوپی سانپ کے لئے مورنی ہے اور گیان رُوپی اگنی کے لئے اُسے پیدا کرنے والی لکڑی ہے۔

رام کتھا کلی کامد گائی۔ سجن سنجیونی مُور سُہائی
سوئی بسودھا تل سُدھا ترنگنی۔ بھے بھنجن بھرم بھیک بھوانگنی

کلجگ میں رام کتھا کام دھینو سب کامناؤں کو پوری کرنے والی گائے ہے۔ بھگت جنوں کے لئے سُندر سنجیونی بوٹی ہے یہی رام کتھا دھرتی پر اُمرت کی بہتی ہوئی ندی ہے۔ بھے کا ناش کرنیوالی اور بھرم رُوپی مینڈک کو کھا لینے والی ناگنی ہے۔

اُسُر سین سم نرک نکندنی۔ سادھو بِبُدھ کل ہِت گرِ نندنی
سنت سماج پیودھی رما سی۔ وشو بھار بھر اچل کھما سی

یہ رام کتھا اسروں کی فوج کے سمان نرکوں کا ناش کرنے والی اور سادھو رُوپ دیوتاؤں کے کُل کا ہِت کرنے والی شری پاربتی جی ہے سنت سماج رُوپی کھشیر ساگر کے لئے لکشمی جی کے سمان ہے۔ اور سارے سنسار کا آدھار اچل دھرتی ماتا کے سمان ہے۔

جم گن مُنھ مسی جگ جمنا سی۔ جیون مکت ہیتُو جنو کاسی
رامہہ پریہ پاون تلسی سی۔ تلسیداس ہِت ہِیہ ہُلسی سی

یمدوتوں کے مُنہ پر سیاہی لگانے کے لئے سنسار میں جمنا جی کے سمان ہے۔ اور جیوں کو مکتی دینے کے لئے یہ کاشی کے سمان ہے۔ اور جیووں کی مکتی داتا کاشی ہے شری رام جی کو یہ پوتر تلسی کے سمان پیاری ہے۔ اور تلسی داس کیلئے ہلسی (تلسی داس جی کی ماتا کا نام) کے سمان ہردے سے اُسکی بھلائی چاہنے والی ہے۔

شو پریہ میکل سیل سُتا سی۔ سکل سدھی سُکھ سمپتی راسی
سدگن سُرگن انب ادِتی سی۔ رگھوبر بھگتی پریم پرمتی سی

شوجی کی پیاری میکل پربت کی پتری شری نربدا ندی کے سمان ہے۔ ساری سدھیوں سکھوں اور مال و دولت کی راشی (ڈھیر) ہے۔ نیک صفات دیوتاؤں کے پیدا کرنے اور پالن پوشن کرنے کے لئے ماتا ادتی کے سمان ہے۔ شری رگھوناتھ جی کی بھگتی اور پریم کی پرم سیما (آخری حد) سی ہے۔

دوہا

رام کتھا مندا کنی چترکوٹ چت چارُو
تلسی سبھگ سنیہہ بن سیہ رگھوبیر بہارُو

رام کتھا مندا کنی ندی ہے۔ بھگتوں کا شدھ انتہ کرن ملو چترکوٹ ہے۔ اور اُن کے ہردے میں بھگوان کے لئے جو پریم ہے وہ سہاونا بن ہے جہاں پر یہ تینوں ہوں۔ وہاں ہی یہ شری سیتا رام جی بہار کرتے ہیں۔

رام چرت چنتامنی چارُو۔ سنت سومتی تیہ سُبھگ سنگارُو
جگ منگل گن گرام رام کے۔ دانی مکت دھن دھرم دھام کے

رام چندر جی کا چرتر سُندر چنتامنی ہے۔ سنتوں کی سُرکشیت بدھی رُوپی ناری کا سُندر سنگار ہے۔ شری رام جی کے جو گن سمُوہ ہیں۔ وہ جگت کا کلیان کرنے والے اور مکتی دھن دھرم اور پرم دھام کے دینے والے ہیں۔

سدگر گیان براگ جوگ کے۔ بِبُدھ وید بھو بھیم روگ کے
جننی جنک سیا رام پریم کے۔ بیج سکل برت دھرم نیم کے

رام جی کے گن سموہ گیان بیراگ اور یوگ کے سچے گورو ہیں اور سنسار کے بھینکر روگوں کا ناش کرنے کے لئے دیو وید اشونی کمار کے سمان ہیں۔ سیتا رام کے پریم کے ماتا پتا ہیں۔ اور سمپورن برت دھرم اور نیم کے بیج ہیں۔

سمن پاپ سنتاپ سوک کے۔ پریہ پالک پرلوک لوک کے
سچو سبھٹ بھوپتی بچار کے۔ کُمبھج لوبھ اُدَدھی اپار کے

یہ پاپ سنتاپ اور شوک کا ناش کرنے والے اور لوک پرلوک کے پیارے پالک ہیں۔ گیان رُوپی راجہ کے بہادر وزیر ہیں۔ اور لوبھ رُوپی اپار سمندر کے سُکھا ڈالنے والے اگست منی ہیں۔

کام کروہ کلی مل کری گن کے۔ کیہری ساوک جن من بن کے
اتتھی پوجیہ پریہ تم پرہری کے۔ کامد گھن داربد دواری کے

بھگتوں کے من رُوپی بن میں بسنے والے کام کرودھ اور کلجگ کے پاپ رُوپی ہاتھیوں کو مارنے والے شیر کے بچے ہیں شری شوجی

کے پرم پیارے پوجیہ بھگوان ہیں۔ وہ شری کنگا جی (گنگا) ادیا اگنی کو شانت کرنے والے دکاماؤں کو پورا کرنے والے بیکھ ہیں۔

منتر بھامنی لئے بیال کے۔ پنت بھر کو آنکھ بھال کے ہرن موہ کم دان کر کرے سے۔ سیو کسال یال جل ہر سے

تنے روپی سانپ کے لئے منتر (جادو) اور بھامنی (تریاق) ہیں۔ یہ بدھاتا کے لکھے ہوئے کھنتا سے نہ مٹنے والے بُرے لیکھوں یعنی بُری قسمت کو بھی مٹا دینے والے ہیں۔ اگیان روپی اندھیرے کا ناس کرنے کے لئے بانو سوریہ کی کرنیں ہیں۔ اور سیوک روپی دھان کا پالن کرنے والے بانو جل برسانے والے بادل ہیں۔

ابھی مت دان پورو بر سے سیوت سُلبھ سُکھ ہری ہر سے
سوکوی ہر دیہ من آنگن سے رام بھگت جن جیون دھن سے

کلپ برکش کی طرح سب منورتھوں کو پورا کرنے والے بھال والی ہیں۔ سیوا کرتے ہیں ہری ہر کی طرح سُلبھ اور سُکھ دینے والے ہیں۔ اچھے کوی روپی سرد رتو کے من روپی آکاش کی شوبھا بڑھانے والے چمکتے تاماگنوں کے سمان ہیں۔ اور رام جی کے بھگت جنوں کے تو جیون دھن ہی ہیں۔

سکل سُکرت پھل بھوگ سے جگ ہت نر پیچھی ہولوگ سے
سیوک من مانس مرال سے پاون گنگ تنگ مال سے

کی نیک اعمال کے پھل ہیں۔ سے بڑے بھوگ کے سمان ہیں۔ سنسار کی بھلائی کرنے والے بھال پیشوں کے سمان ہیں۔ بھگتوں کے من سرور کے لیے ہنس کے سمان ہیں۔ اور پوتر کرنے والی شری گنگا جی کی لہر مالا کو سمان ہیں۔

دوہا

کپتھ کوترک کچال کل کپٹ دمبھ پاکھنڈ
دہن رام گن گرام جم ایندھن انل پرچنڈ

جیسے پرچنڈ اگنی ایندھن کو جلا ڈالتی ہے ویسے ہی رام جی کے یہ گن سموہ وید بردہ لوگوں کے بُرے کشٹ جھوٹ دمبھ دکھاوا اور بُرے کرم کلیگ کے دوش کو اور جنا چار کر کے جلا ڈالتے ہیں۔

رام چرت راکیس کر سرس سکھد سب کاہو
سجن کمد چکور چت ہت بسیس بڑ لاہو

رام چرتر پورنماشی کے چندر ماکی کرنوں کی طرح سب کو ہی سُکھ دینے والا ہے۔ لیکن سجن روپی کمودنی اور چکور کے چت کے لئے تو خاص طور پر ہت کرنے والا اور بہت ہی لابھ دینے والا ہے۔

چوپائی

کینھ پرسن جیہ بھانت بھوانی۔ جیہ بدھی شنکر کہا بکھانی
سو سب ہیتو کہب میں گائی۔ کتھا پربندھ وچتر بنائی

جس طرح شری پاربتی جی نے شری شو جی مہاراج سے پرشن کیا۔ اور جس پرکار شری شو جی نے وستار پوروک اُس کا اُتر دیا وہ سب کارن میں وچتر (نرالی عجیب و غریب) کتھا کی رچنا کر کے گا کر کہوں گا۔

جیہیں یہ کتھا سُنی نہیں ہوئی۔ جن آچرج کرے سُن سوئی
کتھا الوکک سُنہیں جے گیانی۔ نہیں آچرج کرے اس جانی
رام کتھا کے متی جگ نا ہیں۔ اس پرتیتی تن کے من ماہیں
نانا بھانت رام اوتارا۔ رامائن ست کوٹی اپارا

جس نے یہ رام کتھا پہلے سُنی ہو وہ اسے اب سن کر حیران نہ ہوں۔ جو گیانی جن اس الوکک (لوک سے نرالی) کتھا کو سنتے ہیں وہ یہ جان کر حیران نہیں ہوتے کہ اس سنسار میں رام کتھا کی کوئی حد نہیں ہے۔ اُن کے من میں ایسا وشواس ہوتا ہے نانا پرکار کے رام اوتار ہیں۔ اور رامائن بھی سو کروڑ اپار ہیں۔

کلپ بھید ہری چرت سہائے۔ بھانت انیک منیشن گائے
کرے نہ سنشے اس اُر آنی۔ سُنئے کتھا سادر رتی مانی!!

کلپ کے بھید انوسار منی جنوں نے انیک پرکار بھگوان کے سندر چرتر کو گایا ہے۔ پڑھنے کے ایسا وچار کر کسی پرکار کا شک نہ کریں اور آنند چت ہو کر آدر سے اس کتھا کو سنیئے۔

دوہا

رام اننت اننت گن امت کتھا بستار
سن آچرج نہ مانہیں جن کے بمل وچار

رام اننت ہیں۔ اُن کے گن بھی اننت ہیں۔ اور اُن کی لیلا کتھا کا وستار بھی اسیم (غیر محدود) ہے۔ لیکن جن کے وچار شُدھ ہیں ایسے سجن پرش اس وچتر کتھا کو سُن کر حیران نہیں ہوں گے۔

یہی بدھی سب سنشے کر دوری۔ سر دھر گر پد پنکج دھوری
پن سب ہی بنوں کر جوری۔ کرت کتھا جیہیں لاگ نہ کھوری

اس پرکار سب شک وشبہات (سنشے) کو دور کرکے اور گورو دیو کے چرن کملوں کی دھول کو سر پر دھر کر ایک بار پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر سب سجنوں سے بنتی کرتا ہوں جس سے کتھا کی رچنا میں کوئی دوش نہ لگ جائے۔

سادر شِو ہو نائی اب ماتھا۔ برنوں بسد رام گن گاتھا
سمّت سورہ سو اکتیسا۔ کرئوں کتھا ہری پد دھر سیسا

اب شری شِو جی مہاراج کو سادر پرنام کرکے شری رگھوناتھ جی کے نرمل گنوں کی کتھا کا ورنن کرتا ہوں۔ سمت سولہ سو اکتیس میں اس کتھا کا آرمبھ کرتا ہوں۔ اور آرمبھ کرنے سے پہلے شری ہری کے چرن کملوں پر سر دھرتا ہوں

نومی بھوم بار مدھو ماسا۔ اودھ پُری یہ چرت پرکاسا
جیہی دن رام جنم شرتی گاویں۔ تیرتھ سکل تہاں چلی آویں

ماہ چیت دن منگل وار نومی تتھی کو شری ایودھیا جی میں اس چرتر کو پرکاشت کیا جس دن شری رامچندر جی کا جنم ہوتا ہے۔ وید کہتے ہیں کہ اس دن سارے تیرتھ ایودھیا پوری میں آکر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

اسر ناگ کھگ نر منی دیوا۔ آئی کرہیں رگھو نایک سیوا
جنم مہوتسو رچہیں سجانا۔ کرہیں رام کل کیرتی گانا

اسر ناگ پکشی۔ نر منی اور دیوتا اودھ پوری میں آکر شری رگھوناتھ جی کی سیوا کرتے ہیں۔ اور بدھی مان بھگت جن شری رام جی کا جنم مہوتسو مناتے ہیں۔ اور ان کی سندر کیرتی (بڑائی) کا گن گان کرتے ہیں۔

دوہا

مجہیں سجن برند بہو پاون سرجو نیر
جپہیں رام دھر دھیان اُر سندر شیام شریر

سجنوں کے جھنڈ کے جھنڈ شری سرجو جی کے پوتر جل میں اشنان کرتے ہیں۔ اور سندر شیام شریر کو ہردے میں دھارن کرکے شری رام چندر جی کا دھیان کرکے رام نام کا جپ کرتے ہیں۔

چوپائی

درس پرس مجن اَرو پانا۔ ہرئی پاپ کہہ بید پرانا
ندی پنیت امت مہما اتی۔ کہہ نہ سکیں سارد امل متی

اس سرجو ندی کے درشن کرنے چھونے۔ اشنان کرنے اور اس کا جل پینے سے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ایسا وید پران میں کہا ہے۔ یہ ندی پوتر ہے اور اس کی مہما کا کوئی انت نہیں۔ خود نرمل بدھی والی سرسوتی جی بھی اس کی اپار مہما کا ورنن نہیں کر سکتی۔

رام دھام دا پُری سہاون۔ لوک سمست بدت اتی پاون
چار کھان جگ جیو اپارا۔ اودھ تجیں تنو نہیں سنسارا

یہ سندر ایودھیا پوری رام کے پرم دھام کو دینے والی ہے سارے لوگوں میں پرسدھ ہے اور بہت ہی پوتر ہے۔ دنیا میں چار پرکار کے اننت جیو ہیں (سویدج۔ انڈج۔ جرایج اور ادبھج ان کی ویاکھیا پہلے کی جا چکی ہے) ان میں سے جو کوئی بھی شری ایودھیا میں مرتے ہیں شریر چھوڑتے ہیں۔ وہ پھر اس سنسار میں نہیں آتے۔ ارتھات مکتی کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

سب بدھی پُری منوہر جانی۔ سکل سدھی پرد منگل کھانی
بمل کتھا کر کینہہ آرمبھا۔ سنت نساہیں کام مد دمبھا

اس ایودھیا پوری کو سب طرح سے سندر منوہر جان کر اور سدھیوں کی داتا اور کلیان کی کھان جان کر میں نے اسی پوری میں اس شبھ کتھا کا آرمبھ کیا ہے جس کو سنتے ہی کام۔ مد اور پاکھنڈ متھیا چار سب ناش کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

رام چرت مانس ایہی ناما۔ سنت شرون پائیے بشراما
من کر وشے انل بن جرئی۔ ہوئی سکھی جو ایہیں سر پرئی

اس کتھا کا نام رام چرت مانس ہے۔ جس کو کانوں سے سنتے ہی آنند ملتا ہے۔ من روپی ہاتھی وشے روپی بن میں لگی ہوئی بھیانک آگ میں جل رہا ہے۔ اگر وہ اس کتھا سروور میں آن پڑے تو سکھی ہو جاوے۔

رام چرت مانس منی بھاون۔ برچیو سمبھو سہاون پاون
تری بدھ دوش دکھ دارد داون۔ کل کچال کلی کلش نساون

رام چرت مانس تپسی جنوں کا من بھاتا ہے اس سندر اور پوتر رام چرت مانس کو شری شِو جی نے رچا ہے۔ یہ تین پرکار کے دوش، دکھوں اور دردرتا (کنگالی) کو دور کرنے والا اور کلیگ کی [illegible]

اور پاپوں کو نشٹ کرنے والا ہے۔

رچی مہیش نج مانس راکھا۔ پائی سسمے شِوا سن بھاکھا

تاتے رام چرت مانس بر۔ دھریو نام ہیے ہیر ہرکھ ہر

اس سندر رام چرت مانس کو شِو نے رچ کر اپنے من میں رکھا۔ اور کسی یوگیہ سمے پر شری پاربتی جی سے کہا۔ اسی لئے ہی شِو جی نے اپنے ہردے میں وچار کر اور پرسن چت ہو کر رام چرت مانس ایسا سندر نام رکھا۔

کہیوں کتھا سوئی سکھد سہائی۔ سادر سنہو سجن من لائی

وہی سندر اور سکھ دینے والی رام کتھا میں کہتا ہوں۔ ہے سجنوں بڑے آدر سے من لگا کر اس کو سنئے

دوہا

جس مانس جیہی بدھ بھیو جگ پرچار جیہی ہیتو

اب سوئی کہیوں پرسنگ سب سمر اما برکش کیتو

یہ رام لیلا روپی مانس جس پرکار بنا اور جیسے اس کا سنسار میں پرچار ہوا۔ وہ سب پرسنگ میں شری شِو جی اس کے (وکتا) کا سمرن کر کے کہتا ہوں۔

شمبھو پرساد سومتی ہیہ ہلسی۔ رام چرت مانس کوی تلسی

کری منوہر متی انوہاری۔ سجن سچت سنی لیہو سدھاری

شری شِو جی کی کرپا سے میرے ہردے میں سندر بدھی کی سپھرنا ہوئی جس سے اس رام چرت مانس کا تلسی داس کوی ہوا۔ نہیں تو کہاں میں اور کہاں یہ رام چرت اگادھ مانسرور۔ اب میں اپنی بدھی مطابق اسے منوہر بناتا ہوں۔ ہے سجن گن شدھ چت سے سن کر آپ اسے خود سدھار لیں۔

سومتی بھومی تھل ہردے اگادھو۔ وید پران اودھی گھن سادھو

برکھیں رام سجس بر باری۔ مدھر منوہر منگل کاری

نرمل بدھی بھومی تل (پرتھوی کی سطح) ہے۔ ہردہ اس میں گہرا استھان ہے۔ وید پران سمندر ہے سادھو سمان اس سمندر سے اٹھنے والے بادل ہیں۔ جن کے شری مکھ سے رام لیلا روپی سندر منوہر میٹھی اور سب کلیانوں کو دینے والی بارش ہوتی ہے۔

لیلا سگن جو کہیں بکھانی۔ سوئی سوچھتا کرئی مل ہانی

پریم بھگتی جو برنی نہ جائی۔ سوئی مدھرتا سو سیتل تائی

بھگوان کی سگن لیلا کو جو وستار سے کہتے ہیں۔ وہی اس بارش سے برسی ہوئی جل کی شُدھتائی ہے۔ جو گندگی کا ناش کرتی ہے۔ اور جس پریم بھگتی کا ورنن نہیں ہو سکتا وہ اس جل کی مٹھاس اور ٹھنڈک ہے۔

سو جل سکرت سال ہت ہوئی۔ رام بھگت جن جیون سوئی !

میدھا مہہ گت سو جل پاون۔ سکل شرون مگ چلیو سہاون

بھریو سو مانس سُتھل تھرانا۔ سکھد سیت رُچی چارو چرانا

وہ رام لیلا روپی جل پُن روپی دھان کے لئے تو ہتکاری ہوتا ہی ہے لیکن رام بھگتوں کا تو وہ جیون پران ہے۔ وہ نرمل جل بدھی روپی دھرتی پر گرا اور سندر کانوں کے راستے سمٹ کر اندر چلا۔ اور اس سے سندر مانسرور بھر کر پوری پورن ہو گیا۔ اور جب وہ جل ستھر ہو گیا۔ اور بہت دنوں کا پرانا ہو گیا۔ تو شیتل سندر من بھاتا اور سکھ روپی ایک ہو گیا

دوہا

سُٹھی سندر سنباد بر بریچے بدھی بچار

تیہی ایہی پاون سُبھگ سر گھاٹ منوہر چار

یہ پرم سندر اور اتم چار سنواد (مکالمے) جو اس کتھا میں بدھی سے وچار کر رچے گئے ہیں۔ مانو وہ اس پوتر سندر سرور کے چار گھاٹ ہیں

سپت پربندھ سبھگ سوپانا۔ گیان نین نرکھت من بھانا

رگھوپتی مہما اگن ابادھا۔ برنب سوئی بر باری اگادھا

سات کانڈ اس مانسرور کی سات سیڑھیاں ہیں جن کو گیان روپی نیتروں سے پرکھ کرنے پر من پرسن ہو جاتا ہے۔ رگھوپتی جی کی نرگن اور نربودھ (جو گن اتیت اور بدھی کا وشے نہ ہو) مہما کا جو ورنن ہے۔ وہ اس مانسرور کے سندر جل کی اتھاہ گہرائی ہے۔

رام سیا جس سلل سدھا سم۔ اپما بیچ بلاس منورم

پرین سگھن چارو چوپائی۔ جگتی منجو منی سیپ سہائی

شری رام چندر جی اور شری سیتا جی کا یش امرت کے سمان جل ہے۔ اس میں جو اپمائیں دی گئی ہیں۔ وہ لہروں کی منوہر کریڑا ہے۔ سندر چوپائیاں گھنی پھیلی ہوئی کملنیاں ہیں۔ اور یکتیاں (دلائل) سندر موتی پیدا کرنے والی سیپیاں ہیں۔

چھند سورٹھا سندر دوہا۔ سوئی بہو رنگ کمل کل سوہا

ارتھ انوپ سبھاو سو بھاسا۔ سوئی پراگ مکرند سو باسا

اس کویتا میں جو چھند سور ٹھے۔ ادھ سندر دو ہے ہیں۔ مانو وہی اس سرووَر میں بھانت بھانت کے رنگ رلیے کمل شوبھایمان ہیں۔ انوپم ارتھ (جن کی کوئی اُپما نہ بنے) اونچے بھاؤ اور سندر بھاشا ہی مانو ان پھولوں کی رج رس اور خوشبو ہیں۔

سُکرت پُنج منجُل ال مالا۔ گیان براگ بچار مرالا
دُھنی اَوریب کبت گن جاتی۔ مین منوہر تے بہو بھانتی

(کملوں کی شوبھا بھونروں اور ہنس سے ہوتی ہے۔) اس لیئے کوی کہتے ہیں۔ کہ پُن کرموں کے سموہ بھونروں کی سُندر پنکتیاں یعنی قطاریں ہیں اور گیان ویراگ وچار مانو ہنس ہیں۔ کویتا کی دھونی (آواز گونج) وِیٹرے ارتھ اور گُن اور جاتی ہی بھانت بھانت کی منوہر مچھلیاں ہیں۔

ارتھ دہرم کام آدک چاری۔ کہب گیان وگیان بچاری
نورس جپ تپ جوگ براگا۔ تے سب جل چر چار و تڑاگا

دہرم ارتھ کام موکھش۔ یہ چاروں اور گیان وگیان وچار کرکے کہنا۔ نورس جپ تپ۔ یوگ اور ویراگ کی کتھائیں اس سرووَر میں رہنے والے سُندر جل چر ہیں۔

سُکرتی سادھو نام گُن گانا۔ تے وِچتر جل بہگ سمانا
سنت سبھا چہوں دش امرائی۔ شردھا رِتو بسنت سم گائی

پُن آتما پُرشوں و سادھو سماج کے نام اور گنوں کا گان ہی مانو چاروں اور لگی ہوئی آموں کی باغیچیاں ہیں۔ اور شردھا کا بسنت رِتو کے سمان گان کیا ہے۔

بھگتی نروپن ببدھ بدھانا۔ کھما دیا دم لتا بتانا
سم جم نیم پھول پھل گیانا۔ ہری پد رتی رس بید بکھانا

اور جو کتھا انیک پرسنگا۔ تیئی سک پک بہو برن بہنگا

اور جو بھانت بھانت سے بھگتی کا نروپن (ذکر) اور کشما دیا۔ دم۔ (اندریوں کا قابو میں کرنا) ہیں وہ مانو اس سرووَر میں اُگی ہوئی بیلوں کے جھنڈ ہیں۔ شم (من کا قابو کرنا) یم (اہنسا ستیہ بھاشن برہمچریہ۔ چوری نہ کرنا اور تیاگ) نیم (شوچ یعنی صفائی سنتوش تپ۔ وید آدک شاستروں کا پڑھنا اور پوجا پاٹھ) ہی اُن بیلوں میں لگے ہوئے پھول ہیں۔ اور گیان پھل ہے۔ بھگوان کے چرن کمل میں جو پریتی ہے۔ وہی اُن گیان مئے پھولوں کا رس ہے۔ ایسا وید نے کہا ہے۔ اس رام چرتر مانس میں اور جو کتھائیں ہیں۔ مانو وہ رنگ برنگ کے طوطے اور کوئلیں آدک پنچھی ہیں۔

دوہا

پُلک باٹکا باگ بن سُکھ سوبہنگ بہارُو
مالی سُمن سنیہہ جل سینچت لوچن چارُو

کتھا میں جو روماںچ (کسی پر سنگ کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جانا) ہوتا ہے۔ وہی باغیچے۔ باغ اور بن ہے۔ اور جو سکھ پیدا ہوتا ہے وہی سندر پنچھیوں کا وِہار ہے۔ نرمل من اس باغ کا مالی ہے۔ جو پریم رُوپی جل سے سُندر آنکھوں سے اُن کو سینچتا ہے۔

چوپائی

جے گاوہیں یہ چرت سنبھارے۔ تیئی ایہی تال چتر رکھوارے
سدا سنہیں سادر نر ناری۔ تیئی سُر بر مانس ادھیکاری

جو لوگ اس رام چرت مانس کو بڑی سادھ دھانی اور چوکسی سے گاتے ہیں۔ وہی اس تالاب کے چتر رکھوالے ہیں۔ جو نر ناری اسے سدا آدر سے سنتے ہیں۔ وہی اس سُندر مانس کے ادھیکاری دیوتا ہیں۔

اتی کھل جے بشئی بگ کاگا۔ ایہی سر نکٹ نہ جاہیں ابھاگا
سنبک بھیک سیوار سمانا۔ ایہاں نہ بشئے کتھا رس نانا

جو مہا دُشٹ و بشئے بھوگ میں لپٹ بگلے اور کوے ہیں۔ وہ ابھاگے اس سرووَر کے نزدیک نہیں پھٹکتے کیونکہ یہاں گھونگے مینڈک اور سیوار کے سمان بشئے رس کی نانا پرکار کی کتھائیں نہیں ہیں۔

تیہی کارن آوت ہیہ ہارے۔ کامی کاک بلاک بچارے
آوت ایہیں سر اتی کٹھنائی۔ رام کرپا بنو آئی نہ جائی

اسی کارن وِشئی کوے اور بگلے بیچارے یہاں آتے ہوئے ہردے میں ہار مان جاتے ہیں۔ اس سرووَر تک آنا کچھ آسان نہیں ہے بلکہ مہا کٹھن ہے۔ شری رام جی کی کرپا بغیر یہاں آیا ہی نہیں جاتا۔

کٹھن کوسنگ کوپنتھ کرالا۔ تنہہ کے بچن باگھ ہر بیالا
گرہیہ کارج نانا جنجالا۔ تے اتی دُرگم سیل بیشالا

مہا کٹھن کوسنگ ہی بھیانک بُرا راستہ ہے اُن کُسنگیوں کے بچن بھینکر باگھ شیر اور سانپ کے سمان ہیں گھر کے کام کاج و رستھ

جیون میں بھانت بھانت کے جنجال بہت ہی دُرگم (دشوار گذار) پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں۔

بنا بِہُو پنکھم موہ مد مانا۔ ندی کوترک بھینکر نانا

پُتر استری آدک میں موہ و دھن و دولت بِتیا آدک کا گرب اور جاتی کل کا ابھیمان یہ تینوں ہی جلگھنے بن ہیں اور نانا پرکار کے کُوترک (پرلوک کیا ہے۔ کون وہاں سے لوٹ کر آیا جس کے پاس سورگ کی چٹھی ہے۔ کہ وہاں سُکھ ہے۔ اتیادی) ہی بھیانک ندیاں ہیں۔

دوھا

جے شردھا شنبل رہت نہیں سنتن کر ساتھ
تنہہ کہوں مانس اگم ات جنہہیں نہ پریہ رگھوناتھ

جن کے پاس شردھا رُوپی راہ خرچ نہیں ہے اور جو سنت جنوں کا ست سنگ نہیں کرتے۔ اور جن کو شری رگھوناتھ جی سے پریم نہیں ہے۔ اُن کے لئے یہ مانس جہاں اگم ہے ارتھات شردھالو۔ ست سنگی اور بھگوت پریمی پُرش ہی اس رام چرت مانس کے ادھیکاری ہیں۔ اُن کے لئے ہی یہ سُگم ہے۔

جو کرکشٹ جائے پُنی کوئی۔ جاتہہ نیند جڑائی ہوئی
جڑتا جاڑ بکھم اُر لاگا۔ اگنے ہُو نہ مجن پاو ابھاگا

اس رام چرتر رُوپی مانسرودر کے نکٹ اگر کوئی کشٹ اُٹھا کر پہنچ بھی جائے تو وہاں جاتے ہی اُسے نیند رُوپی جُوڑی آجاتی ہے ہردے میں جڑتا رُوپی (مورکھتا رُوپی) جاڑہ لگنے لگتا ہے۔ جسکے کارن وہ ابھاگا وہاں جاکر بھی اشنان کرنے سے ونچت (محروم خالی ہاتھ) رہتا ہے۔

کری نہ جائے سر مجن پانا۔ پھر آوئی سمیت ابھیمانا
جو بہور کوؤ پوچھن آوا۔ سر نندا کر تاہی بُجھاوا

اس ابھاگے سے اس سرودر میں اشنان اور جل پان تو کیا نہیں جاتا۔ وہ ابھیمان سمیت وہاں سے لوٹ آتا ہے اگر اُس سے کوئی انیہ جن اس سرودر کا حال چال پوچھنے آتا ہے۔ تو وہ اُسے سرودر کی نندا کر کے بہکاتا ہے۔

سکل بگھن بیاپہیں نہیں تیہی۔ رام سکرپا بلوکہیں جیہی
سوئی سادر سر مجن کرای۔ مہا گھور ترے تاپ نہ جرای

یہ سارے وگھن اس سو بھاگیہ شالی منش کو نہیں ویاپتے جس پر شری رام چندر جی کرپا درشٹی رکھتے ہیں۔ وہی سجن پُرش آدر اور پریم سے اس سرودر میں اشنان کرتا ہے اور مہا گھور تینوں تاپوں اور ادھیاتمک ادھی دیوک اور ادھی بھوتک سے چھوٹ جاتا ہے (من میں چیتا فکر وغیرہ سے جو تاپ بڑھتا ہے۔ اُسے ادھیاتمک تاپ کہتے ہیں۔ وائے بارش۔ دھوپ۔ سردی گرمی سے جو تاپ ہوتا ہے وہ ادھی دیوک تاپ ہے۔ اور کسی دوسرے بھوتک پرانی سے پشو پکشی کیٹ پتنگ وغیرہ سے جو شریر کو کشٹ پہنچتا ہے وہ ادھی بھوتک تاپ ہے)۔

تے نر یہ سر تجیں نہ کاؤ۔ جنہہ کے رام چرن بھل بھاؤ
جو نہائی چہہ ایہہ سر بھائی۔ سو ست سنگ کرو من لائی

وہ پُرش اس سرودر کو کبھی بھی نہیں چھوڑتے جن کا شری رام جی کے چرنوں میں سچا پریم ہے۔ ہے بھائی۔ جو سجن اس سرودر میں اشنان کرنا چاہتے ہیں۔ وہ من لگا کر ست سنگ کریں۔

اس مانس مانس چکھ چاہی۔ بھئی کوی بدھی بمل اوگاہی
بھیو ہردے آنند اُچھاہُو۔ اُمگیو پریم پرمود پرباہُو

اس مانس سرودر کو من کی آنکھوں سے دیکھکر اور اس میں غوطہ لگا کر کوی کی بدھی شدھ ہو گئی۔ اور ہردے میں آنند اور حوصلہ بھر گیا۔ اور پریم اور آنند کا پرواہ اُمڈ پڑا۔

چلی سُبھگ کویتا سریتا سو۔ رام بمل جس جل بھرتا سو
سرجو نام سومنگل مُولا۔ لوک ویدمت منجل کُولا

اُس سے یہ سندر کویتا رُوپی ندی جل نکلی۔ شری رام جی کا نرمل یش رُوپی جل اس ندی میں بھرا ہے۔ اس کا نام سرجو ندی ہے۔ اور یہ سمپورن کلیانوں کا مُول ہے۔ لوک اور وید مت اس کے دو سہاونے کنارے ہیں۔

ندی پُنیت سُومانس نندن۔ کل مل ترن ترمُول نکندن

یہ سندر مانس سرودر کی نندنی بڑی پوتر ندی ہے! اور کلیُگ کے پاپ رُوپی تنکوں اور درختوں کو جڑ سے اکھاڑنے والی ہے۔

دوھا

شروتا تری بدھ سماج پُر گرام نگر دوہُو کول
سنت سبھا انوپم اودھ سکل سُمنگل مُول

تینوں پرکار کے خرونا (اُتم ادھیکاری. مدھیا دھیکاری
ادھم ادھیکاری) گنوں کا سماج اس ندی کے دونوں کناروں پر
بسے ہوئے پرگرام و نگر ہیں. سنت جنوں کی سبھا انوپم (جس کی
کوئی اُپما نہ ہو ارتھات بے مثال) اودھ پوری (ایودھیا) ہے
جو سمپورن منگلوں کا مُول ہے۔

رام بھگتی شُرسر یتہی جائی۔ ملی سُکیرتی سرجو سُہائی
سانج رام سمر جسو پاون. ملیو مہاندسون سُہاون
رام بھگتی رُوپی گنگاجی میں سُندر کیرتی رُوپی سرجو جی آملی
چھوٹے بھائی لچھمن سہت شری رام چندر جی کے یدھ کا پوتر یش رُوپی
مہاندسون اس میں آملا۔

جگ بیچ بھگتی دیو دھنی دھارا۔ سوہت سہت سُوبرتی بچارا
تربد بھتاپ تراسک تھو ہانی۔ رام سُروپ سندھ سموہانی!
جیسے گیان اور ویراگ کے بیچ بھگتی شوبھا پاتی ہے ویسے
ہی شری گنگاجی کی دھارا سرجو اور مہاندسون کے بیچ شوبھا پاتی ہے.
اس پرکار تین ملی ہوکر تینوں تاپوں کو ڈرانے والی یہ تین مکھی ندی رام
سروپ روپی سمندر کی اور بہہ رہی ہے۔

مانس مُول ملی سُرسر ہی۔ سنت سجن من پاون کر تھی
بیچ بیچ کتھا بچتر بھاگا۔ جنو سر تیر تیر بن باگا
اس سرجو ندی کا مُول مانس ہے اور یہ شری گنگاجی میں ملی ہے
اس لئے سُننے والے جنوں کو پوتر کرتی ہے۔ اس کے بیچ بیچ میں بھانت
بھانت کی وچتر کتھائیں ہیں وہ ہی ندی کے کنارے کے آس پاس کے
بن اور باغ ہیں۔

اُما مہیش وواہ براتی۔ تے جل چر اگنت بہو بھانتی
رگھوبر جنم آنند بدھائی۔ بھنور ترنگ منوہر تائی
اس ندی میں جو بھانت بھانت کے بے شمار جل جیو ہیں
وہ سب شری پاربتی اور شری شیو جی کے بیاہ کے براتی ہیں. بھگوان
شری رگھوناتھ جی کے جنم کی آنند بدھائی ہی اس ندی کے بھنور اور
ترنگوں کی منوہرتائی ہے۔

دوہا

بال چرت چہو بندھو کے بنج بپُل بہو رنگ
نرپ رانی پرجن سکرت مدھُکر بار بہنگ

چاروں بھائیوں کے بال چرتر مانو اس میں کھلے ہوئے رنگ
برنگ کے بہت سے کمل کے پھول ہیں اور راجہ درانی اور سمیت
اُن کے پریوار کے جو پُنیہ کرم ہیں وہ بھونرا اور جل پکشی ہے۔

سیا سویمبر کتھا سُہائی۔ سرت سُہاوِن سو چھب چھائی
ندی ناو پٹو پرشن انیکا۔ کیوٹ کُسل اُتر سبیک گا
شری سیتاجی کے سویمبر کی جو سہاونی کتھا ہے. مانو وہ ہی
اس ندی میں سُہاونی چھبی چھا رہی ہے اور جو اس میں انیکوں
سُندر پرش ہیں. مانو وہ ہی اس ندی کی ناؤ ہیں. اور ان پرشوں
کے دویک یکت اُتر ہی کُشل کیوٹ ہیں. (یعنی ملاح ہیں)
سُنی انو کتھن پرسپر ہوئی۔ پتھک سماج سوہ سرسوئی
گھور دھار بھر گوناتھ رسائی. گھاٹ سُبدھ رام بر بانی
اس کتھا کو سُن کر جو آپس میں بچھان ہوتا ہے. مانو وہ ہی اس
ندی کے سہاوے سہاوے چلنے والے یاتریوں کا سماج شوبھا
پا رہا ہے۔ اور پرسرام جی کا کرودھ اس ندی کی بھینکر دھارا ہے اور
شری رام چندر جی کی سُندر بانی ہی مانو اس ندی پر بندھے ہوئے
گھاٹ ہیں۔

سانُج رام بواہ اچھا ہو۔ سو سُبھ اُمنگ سُکھد سب کاہو
کہت سُنت ہر شہیں پُلکا ہیں۔ تے سُکرتی من مُدت نہا ہیں
چھوٹے بھائیوں سہت شری رام چندر جی کے بیاہ کا اُتساہ
مانو اس کتھا رُوپی ندی کی کایان کاری اُمنگ ہے جو سب کو سُکھ
دینے والی ہے۔ اس کے کہنے سُننے سے جو پرسن اور پلکت ہوتے
ہیں۔ وہ ہی پُنیہ آتما ہیں. جو پرسن من ہو کر اس ندی میں اشنان کرتے
ہیں۔

رام تلک ہت منگل ساجا. پرب جوگ جنو جُرے سماجا
کائی کُمتی کیکئی کیری. پری جاسُو پھل بپت گھنیری
شری رام چندر جی کے راج تلک کے لئے جو منگل ساج
سجایا گیا. مانو وہ ہی اس ندی پر پرب کے سمے اکٹھا ہوا یاتریوں کا
سموہ ہے کیکئی کی کُبدھی (بُری عقل) ہی اس ندی میں جمی ہوئی
کائی ہے. جس کے پرنام سُروپ بڑی بھاری مصیبت آپڑی۔

دوہا

سمن امت اُتپات سب بھرت چرت جپ جاگ

کلی اگھ کھل اوگن گنتھن تے جل تھل بگ کاگ

شری بھرت جی کا چرترمان سب اگنت اتپاتوں (مصیبتوں تکلیفوں) کو شانت کرنے والا جیپ یگیہ ہے۔ کلجگ کے پاپیوں اور دشٹوں کے اوگنوں کی کتھائیں ہی اس ندی کے جل کا کیچڑ اور بگلے کوے ہیں۔

کیرتی بھرت چھپوں رتو روی۔ سمے سہاون پاون بھوری
ہمم ہم سیں ستا شو بیاہو۔ سسر سکھد پربھو جنم اچھاہو

یہ کیرتی روپنی ندی چھے رتوؤں میں سندر ہے۔ سبھی سمے سندر اور پاون ہے اور اس میں شوجی اور ہیم ستا شری پاربتی جی کا بیاہ ہیمنت رتو ہے۔ شری رام جی کے جنم کا اتسو سکھدائیک ششر رتو ہے (ہیمنت رتو موسم سرماں کو کہتے ہیں۔ اور ششیر رتو موسم بہار کو)

برنب رام بیاہ سماجو۔ سو مد منگل مئے رتو راجو
گرشم دسہ رام بن گونو۔ پنتھ کتھا کھر آتپ پونو

شری رام جی واہ سماج کا ورنن مانو آنند کلیان مئے رتو راج بسنت ہے۔ شری رام جی کا بن میں جانا مانو گرم رتو ہے۔ اور راستے کی کتھا ہی مانو بڑی دھوپ لو ہے۔

برشا گھور نشا چر راری۔ سر کل سال سو منگل کاری
رام راج سکھ بنے بڑائی۔ بشد سکھد سوئی سرد سہائی

راکشسوں کے ساتھ گھور یدھ مانو برشا رتو (موسم برسات) ہے جو پاکل تپسی دھان کے لئے بہت ہی اچھا کلیان کرنیوالی ہے۔ رام راج کا جو سکھ نمرتا اور بڑائی ہے۔ مانو وہ ہی شدھ سکھ دینے والی سرد رتو ہے۔

ستی سرومنی سیہ گن گاتھا۔ سوئی گن امل انوپم پاتھا
بھرت سبھاؤ سوشیتل تائی۔ سدا ایک رس برن نہ جائی

ستی شرومنی (ستی سرتاج) شری سیتا جی کے گنوں کی کتھا ہی اس جل کا شدھ اور انوپم گن ہے۔ بھرت جی کا سبھاؤ اس جل کی شیتلتا ہے۔ جو سدا ایک سدرش رہتی ہے۔ اور جس کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا

دوہا

اولوکن بولن ملن پریتی پرس پرہاس
بھائپ بھلی چہو بندھو کی جل مادھوری سباس

چاروں بھائیوں کا آپس میں دیکھنا۔ بولنا۔ اور ملنا اور آپس میں ایک دوسرے سے پریم کرنا ہنسنا اور سندر بھراتاپن اس جل کی مدھرتا (مٹھاس) اور سوگندھ (خوشبو) ہے۔

چوپائی

آرت ونے دینتا موری۔ لگھوتا للت سبارنہ تھوری
ادبھت سلل سنت گن کاری۔ آس پیاس منو مل ہاری

میری آرتی ونتی اور دینتا (بے چارگی) اس سندر اور نرمل جل کا اتی انت ہلکا پن ہے (جو جل ہلکا ہوتا ہے سو گن کاری ہوتا ہے) اس لئے کوی کہتے ہیں۔ کہ یہ جل انوکھا ہے۔ اور سنتے ہی گن کرتا ہے۔ اور جگت کی دراشا روپی پیاس اور من کے وکاروں کو ہرتا ہے۔

رام سوپریم پوشت پانی۔ ہرت سکل کلی کلش گلانی
بھو شرم سوشک توشک توشا۔ سمن درت دکھ دارد دوشا

یہ جل سندر رام پریم کو پشٹ کرتا ہے۔ کلجگ کے کل پاپوں اور ان سے ہونے والی گلانی کو ہر لیتا ہے بھو شرم اور اتھات جنم مرن کو سکھا دینے والا ہے۔ اور سنتوش کو بھی سنتشٹ کرنیوالا ہے۔ اور برائیوں۔ دکھوں دریدرتا (کنگالی) دوشوں کا ناشک ہے۔

کام کرودھ مد موہ نساون۔ بمل بیک براگ بڑھاون
سادر مجن پان کئے تے۔ مٹیں پاپ پری تاپ ہیئے تے

یہ جل کام کرودھ مد اور موہ کا ناش کرنیوالا ہے اور شدھ گیان اور ویرکت بھاو کا بڑھانے والا ہے۔ آدر پوروک اس میں اشنان کرنے اور پینے سے اس کے پرتاپ سے ہردے کے سب پاپ اور سنتاپ مٹ جاتے ہیں۔

جن ایہہ بارد نہ مانس دھوئے۔ تے کائر کلی کال بگوئے
ترکھت نرکھ رو ی کرجھو باری۔ پھرہیں مرگ جم جیو دکھاری۔

جن ابھاگے پرشوں نے اس رام چرت روپی مانسروور کے جل میں اپنے انتہ کرن کو دھو کر شدھ نہیں کیا وہ کائر اور کلجگ کے دوارا ٹھگے اور مارے گئے۔ جیسے پیاسا ہرن سورج دیو کی کرنوں سے تپائی گئی ریتلی زمین کی چمکتی ریت کو بھرم سے جل سمجھ کر اپنی پیاس بجھانے کے لئے اس کی اور دوڑتا ہے۔ اور آگے سے آگے اس آشا پر بھاگا جاتا ہے۔ کہ جل ملا کہ ملا۔ اور اس بھرم میں بڑا بھاری دکھی ہوتا ہے۔ ویسے ہی یہ دکھیاری جیو کلی کال کا مارا ہوا وشیوں اور بھوگوں میں آنند سکھ کی تلاش کرتا ہوا بھٹکتا اور

دکھی ہوتا ہے۔

ستی انوہار شبار گن گنی من انہوائی
سُمر بھوانی شنکر شہ کہہ کوی کتھا سہائی

اپنی بُدّھی کے انوسار اس سریشٹھ جل کے گنوں کو وچار کر اور اس میں اپنے من کو نہلا کر اور شری بھوانی اور شنکر کو سمرن کر کے کوی تلسی داس سُندر کتھا کہتا ہے۔

اب رگھوپتی پد پنکرُوہ ہیہ دھر پائی پرساد
کہوں جگل مُنی بریہ کر ملن سوبھگ سنباد

اب شری رگھوناتھ جی کے پد کملوں کو اپنے ہردے میں دھارن کر کے اور اُنکی کرپا کو پراپت کر کے دونوں مُنی وروں کے ملن کا سُندر سنواد کہتا ہوں۔

بھردواج مُنی بسہیں پریاگا۔ تنہیں رام پد اتی انُراگا
تاپس سم دم دیا ندھانا۔ پرمارتھ پنتھ پرم سُجانا

شری بھردواج مُنی پریاگ میں بستے ہیں۔ اُن کا شری رام جی کے چرنوں میں اتی انت پریم ہے۔ تپسوی۔ سن سنیمی۔ جیت اندریہ اور دیا ندھان ہیں۔ اور برہم گیان کے مارگ میں بہت پروین ہیں۔

ماگھ مکرگت روی جب ہوئی۔ تیرتھ پتہیں آو سب کوئی
دیو دنج کنّر نر شرینی۔ سادر مجہیں سکل ترببینی

ماگھ ماس میں سورج جب مکر راشی پر آتے ہیں اور سب لوگ تیرتھ راج پریاگ کو آتے ہیں۔ دیوتا۔ دیتّ کنّر اور منشوں کے سموہ سب آور پورک تربینی میں اشنان کرتے ہیں۔

پُوجہیں مادھو پد جل جاتا۔ پرسی اکھے بٹ ہرکھیں گاتا
بھردواج آشرم اتی پاون۔ پرم رمیہ مُنی ور من بھاون

شری وینی مادھو جی کے پد کملوں کو پوجتے ہیں۔ اور اکھشے بٹ کا سپرش کر کے پرسن ہوتے ہیں۔ بھردواج جی کا آشرم بہت ہی پوتر۔ منوہر اور مُنی جنوں کے من کو لبھانے والا ہے۔

تہاں ہوئے مُنی رشی سماجا۔ جاہیں جے مجن تیرتھ راجا
مجہیں پرات سمیت اُچھاہا۔ کہہیں پرسپر ہری گن گاہا

اس تیرتھ راج پریاگ میں رشی مُنیوں کا جو سماج اشنان کرنے جاتا ہے۔ وہ سب بھردواج آشرم میں ٹھہرتے ہیں۔ براہم کال بڑے اتساہ سے اشنان کرتے وہ آپس میں بھگوان کے گنوں کی کتھا ئیں

کہتے ہیں۔

دوہا

برہم نروپن دھرم بدھی برنہیں تتو بھاگ
کہہیں بھگتی بھگونت کے سنجت گیان براگ

برہم نروپن دھرم بادھی اور تتو وبھاگ کا ورنن کرتے ہیں۔ اور گیان ویراگ سے بھگتی کا کتھن کرتے ہیں۔

چوپائی

ایہی پرکار بھر ماگھ نہاہیں۔ پُنی سب نج نج آشرم جاہیں
پرتی سنبت اتی ہوئے آنندا۔ مکر مجّہ گاویں مُنی برندا

اس پرکار ماگھ اشنان کر کے سب اپنے اپنے آشرم کو چلے جاتے ہیں۔ ہر سال وہاں ایسا ہی آنند ہوتا ہے۔ مکر میں اشنان کر کے رشی مُنی چلے جاتے ہیں۔

ایکبار بھر مکر نہائے۔ سب مُنیش آشرمنہ سدھائے
یاگیہ ولکیہ مُنی پرم بیبیکی۔ بھردواج راکھے پد ٹیکی

ایک بار پورے مکر بھر اشنان کر کے مُنی گن اپنے اپنے آشرموں کو واپس لوٹ گئے۔ مہا گیانی مُنی یگیہ ولکیہ جی کو بھردواج مُنی نے چرن پکڑ کر وہاں ٹھہرا لیا۔

سادر چرن سروج پکھارے۔ اتی پنیت آسن بیٹھارے
کری پوجا مُنی سُوجس بکھانی۔ بولے اتی پنیت مردو بانی!!

آدر سے اُن کے چرن کمل دھوئے۔ اور اتی انت شُدھ آسن پر اُنکو بٹھایا۔ پوجا کر کے مُنی یگیہ ولکیہ جی کے سندر یش کا ورنن کیا۔ اور پھر اتی انت پوتر اور میٹھی بانی سے بھردواج مُنی بولے۔

ناتھ ایک سنشے بڑ مورے۔ کرگت دید تتو سب تورے
کہت سو موہے لاگت بھے لاجا۔ جوں نہ کہوں بڑ ہوئے اکاجا

ہے ناتھ! میرے من میں ایک بڑی بھاری شنکا ہے۔ ویدوں کا سمپورن تتو آپ کی مٹھی میں ہے۔ اس شنکا کو کہتے ہوئے مجھے بھے اور شرم آتی ہے۔ اگر میں نہ کہوں تو بڑی بھاری ہانی ہوتی ہے۔

دوہا

سنت کہہیں اس نیتی پربھو شرتی پران مُنی گاو
ہوئے نہ بمل بیبیک اُر گرو سن کئے دُراو

ہے پربھو۔ سنت لوگ ایسی نیتی کہتے ہیں اور وید پران مُنی جنوں

کا بھی یہی اَرت ہے کہ گُرو سے کوئی بات چھپا کر رکھنے سے ہردے
میں شُدھ گیان پرکاش نہیں ہوتا۔

اس وچار پر گیتوں بچ مانہو۔ ہر پُربانا اگر جن پر چھو ہو
رام نام کراہت پربھو ہوا۔ سنت پُران اُپنشد گاوا

ایسا دو بار کرکے میں اپنے موہ اگیان کو آپکے سامنے پرگٹ
کرتا ہوں۔ ہے ناتھ مجھ سیوک پر دیا کر کے اس موہ و اگیان کو نوارن
کیجئے۔ رام نام کا اتی اننت پربھاؤ ہے جس کو سنت پُران اور اُپنشدوں
نے گایا ہے۔

سنتت جپت شمبھو اوناشی۔ شِو بھگوان گیان گُن راشی
آکر چار جیو جگ راہ ہیں۔ کاشی مرتہ پرم پد لہہیں

گیان اور گُنوں کی راشی۔ اوناشی بھگوان شنکر شمبھو اس رام
نام کا سدا جپ کرتے ہیں۔ سنسار میں چار جاتی کے جیو ہیں کاشی
میں مرنے سے سبھی پرم دھام کو پراپت ہوتے ہیں

سوپی رام مہما منی رایا۔ شِو اپدیش کرت کر دایا
رام کون پربھو پوچھوں توہی۔ کہو سمجھائے کرپانِدھی موہی

ہے منی راج۔ وہ بھی رام نام کی ہی مہما ہے کیونکہ شِو جی مہاراج
کاشی میں شریر چھوڑنے والوں کو دیا کر کے رام نام کا ہی اپدیش کرتے ہیں
ہے پربھو! میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ وہ رام کون ہے جس کے نام کی
اتنی مہما ہے۔ آپ کرپا نِدھان ہیں۔ مجھے بھلی بھانت سمجھا کر کہئے۔

ایک رام اودھیش کمارا۔ تن کر چرت بِدِت سنسارا
ناری برہ دُکھ لہیو اپارا۔ بھیو روش رن راون مارا

ایک رام تو اودھ کے راجہ دشرتھ کا بیٹا ہے۔ جن کے چرتر کو
سارا سنسار جانتا ہے جس نے ناری وِیوگ میں بڑا ہی دُکھ اٹھایا
اور کرودھ یکت ہو کر یدھ میں راون کو مار ڈالا۔

دوھا

پربھو سوئی رام کہ اپر کوؤ جاہی جپت ترپورار
ستیہ دھام سربگیہ تم کہہو بیویک بچار

ہے پربھو وہی رام ہیں یا اور کوئی دوسرے ہیں جن کو شری
شِو جی مہاراج جپتے ہیں۔ آپ سچائی کے بھنڈار ہیں سب کچھ جاننے
والے ہیں۔ آپ گیان وچار کر کے کہئے

چوپائی

جیسے مٹے موہ بھرم ہماری۔ کہہو سو کتھا ناتھ بستاری
یگیہ ولک بولے مسکائی۔ تمہہی بدت رگھوپتی پربھوتائی

ہے ناتھ! جس طرح بھی میری اس بھاری شنکا کا نوارن ہو
وہ کتھا وستار سے کہئے۔ یاگیہ ولکیہ جی مُسکرا کر بولے۔ شری رگھوپتی
کی پربھوتائی کو آپ جانتے ہیں۔

رام بھگت تم من کرم بانی۔ چترائی تمہاری میں جانی
چاہہو سننے رام گن گوڑھا۔ کینہو پرشن منہوں اتی موڑھا

تم من بچن کرم سے رام بھگت ہو۔ میں نے تمہاری چترائی
کو جان لیا۔ تمہیں شری رام جی کے گوڑھ گُنوں کے سننے کی ابھلاشا ہے
اس لئے اپنے آپ کو اگیانی پرگٹ کر کے مجھ سے ایسا تم نے
پرشن کیا ہے۔

تات سنو سادر من لائی۔ کہوں رام کی کتھا سہائی
مہا موہ مہیش بشالا۔ رام کتھا کالکا کرالا

ہے تات۔ تم آدر پوروک سادھان ہو کر سنو میں تمہیں
رام کی پوتر کتھا کہتا ہوں۔ یہ اگیان بھاری بڑا ہی شاہ شری ہے۔
اور شری رام جی کی کتھا اُسے مارنے والی بھینکر کالی جی ہے۔

رام کتھا ششی کرن سمانا۔ سنت چکور کرہیں جنہہ پانا
ایسے سنشے کینہہ بھوانی۔ مہادیو تب کہا بکھانی

شری رام چندر جی کی کتھا چندرما کی شیتل کرن کے سمان ہے
جسے سنت روپی چکور پان کرتے ہیں۔ ایسی ہی شنکا شری بھوانی نے
کی تھی۔ اور شری مہادیو جی نے وستار سے شنکا نوارن اُتر
دیا تھا۔

دوھا

کہوں سو متی انوہار اب اُما شمبھو سنباد
بھیو سمے جیہہ ہیتو جیہہ سُن منی مٹیں بشاد

اب میں اپنی بُدھی انوسار بھوانی اور شری مہادیو جی کا جو
سنواد ہوا کہتا ہوں۔ وہ جس سمے اور جس کارن وشے ہوا۔ اُسے ہے منی
تم سنو تمہارا بشاد سب مٹ جائے گا۔

چوپائی

ایک بار ترتیا جگ ماہیں۔ شمبھو گئے کمبھج رشی پاہیں

سنگ ستی جگ جننی بھوانی ۔ پوجے رشی اکھلیشور جانی

ایک بار تریتا یگ میں شری شوجی اگست رشی کے پاس گئے
اُن کے پاس جگ جننی بھوانی ستی جی بھی تھی۔ رشی نے سمپورن جگت
کے ایشور جان کر اُن کی پوجا کی۔

رام کتھا مُنی برج بکھانی ۔ سنی مہیش پرم سُکھ مانی
رشی پوچھی ہری بھگتی سہانی ۔ کہی شمبھو ادھیکاری پائی

مُنی اگست نے رام کتھا کا وستار سے ورنن کیا۔ اور شری
شوجی نے سُن کر پرم سُکھ مانا۔ پھر رشی نے شری شوجی سے سُندر ہری
بھگتی پوچھی اور شری شوجی نے ادھیکاری جان کر بھگتی کا رہسیہ (راز)
اگست مُنی پر کھول دیا۔

کہت سُنت رگھوپتی گن گاتھا ۔ کچھ دِن تہاں رہے گری ناتھا
مُنی سن بدا مانگی تریپورا ری ۔ چلے بھون سنگ دکشن کماری

شری رگھوناتھ جی کے گنوں کی کتھائیں کہتے سُنتے شوجی مہاراج
کچھ دنوں تک وہاں رہے پھر مُنی سے وداع مانگ کر دکشہ کماری
شری ستی جی کے ساتھ اپنے بھون کو چلے۔

تیہی اوسر بھنجن مہی بھارا ۔ ہری رگھوبنس لینہہ اوتارا
پتا بچن تج راج اُداسی ۔ دنڈک بن بچرت اویناشی

انہیں دنوں پرتھوی کا بھار دُور کرنے کے لئے شری
ہری نے رگھوکل میں اوتار لیا۔ وہ اوناشی بھگوان اس سمے اپنے پتا
کے بچنوں کا پالن کرتے ہوئے راج پاٹ چھوڑ کر سادھوؤں کے بھیس میں دنڈک
بن میں وچر رہے تھے۔

دوہا

ہردے بچارت جات ہر کیہہ بدھ درشن ہوئے
گپت روپ اوترو پربھو گئے جان سب کوئے

شری شوجی مہاراج ہردے میں وچار کر رہے تھے کہ بھگوان
کے درشن کس پرکار ہوں۔ بھگوان نے گپت روپ میں اوتار دھارن کیا۔
ہے۔ اگر میں اُن کے پاس گیا تو سب لوگ جان جائیں گے۔ اور اُن
کے گپت روپ میں اوتار لینے کا بھید کھل جائے گا۔

سورٹھا

سنکر اُر اتی چھوبھ ستی نہ جانہہ مرم سوئی
تلسی درشن لوبھ من ڈرو لوچن لالچی

شوجی کے ہردے میں اتی انت بیاکلتا تھی۔ ستی اِس بھید کو
نہیں جانتی تھی۔ تلسی داس جی لکھتے ہیں کہ پربھو کے درشنوں کے لئے
شری شوجی کے نیتر للچا رہے تھے لیکن من میں بھید کھلنے کا ڈر تھا۔

چوپائی

راون مرن منج کر جانچا ۔ پربھو بدھی بچن کینہہ چہہ سانچا
جوں نہیں جاؤں رہی پچھتاوا ۔ کرت بچار نہ بنت بناوا

"میری موت منش کے ہاتھ سے ہو" ایسا راون نے برہما
جی سے بر مانگا تھا۔ پربھو برہما جی کے بچن کو سچ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر میں
اُن کے درشنوں کے لئے پاس نہ جاؤں تو من میں بڑا پچھتاوا رہے گا۔
شوجی یہ وچار کرتے تھے لیکن کسی فیصلے پر نہ پہنچ سکے۔

ایہی بدھی بھئے سوچ بس ایشا ۔ تیہی سمے جائے دس سیسا
لینہہ نیچ ماریچ ہی سنگا ۔ بھیو ترت سوئی کپٹ کورنگا

اس پرکار شوجی چنتا مگن ہو گئے۔ اُسی سمے راون نے جا کر
نیچ ماریچ کو ساتھ لیا۔ اور وہ ماریچ فوراً کپٹ کا ہرن بن گیا۔

کر چھل موڑھ ہری ویدیہی ۔ پربھو پربھاؤ تس بدت نہ تیہی
مرگ بدھ بندھو سہت ہری آئے ۔ آشرم دیکھ نین جل چھائے

اس مورکھ نے اس پرکار چھل کر کے سیتا کو ہر لیا۔ اُسے پربھو کے پربھاو
کا ذرا بھی گیان نہ تھا۔ مرگ کو مار کر لچھمن سہت شری رام جب واپس
آئے تو آشرم کو خالی دیکھ کر اُن کے نیتروں میں جل بھر آیا۔

برہ بکل نر او رگھورائی ۔ کھوجت بپن پھرت دو بھائی
کبہوں جوگ بیوگ نہ جاکیں ۔ دیکھا پرگٹ برہ دُکھ تاکیں

منشوں کے سمان برہ میں بیاکل ہو کر شری رگھوناتھ جی سمیت
چھوٹے بھائی لچھمن کے بن میں سیتا جی کی تلاش کر رہے ہو۔ گھوم رہے
ہیں۔ جن بھگوان میں سپنے میں کسی سے سنجوگ وجوگ نہیں ہے پرتیکش
طور پر اُن میں برہ دُکھ دیکھا گیا۔

دوہا

اتی بچتر رگھوپتی چرت جانہیں پرم سُجان
جے متی مند بموہ بس ہردے دھریں کچھو آن

شری رگھوناتھ جی کا چرتر اتی انت وچتر ہے۔ اُس کو پرم
بھگتی پروین جن ہی جانتے ہیں۔ لیکن موڑھ متی موہ کے وشی بھوت ہو کے
منش من میں کچھ کی کچھ کلپنا کر بیٹھتے ہیں۔

چوپائی

شمبھو سمے تہی رامہہ دیکھا۔ اُبجا سہہ اتی ہرکھ بشیکھا
بھری لوچن چھبی سندھو نہاری۔ کسمے جیان نہ کینہہ چن ہاری

اُسی سمے شری شوجی نے رام بھگوان کو دیکھا۔ اُن کے ہردے
میں ہرش اور آنند اُمڈ آیا۔ اُس شوبھا کے ساگر شری رام چندرجی کو اُنہوں
نے خوب جی بھر کر دیکھا لیکن یوگیہ سمان نہ جان کر ان سے میل جول نہیں کیا۔

جے سچدانند جگ پاون۔ اَس کہی چلیو منوج نساون
چلے جات شو ستی سمیتا۔ پُن پُن پُلکت کرپا نکیتا

"ہے جگت کو پوتر کرنے والے سچی آنند بھگوان آپ کی
جے ہو" ایسا کہہ کر کام دیو کا ناش کرنے والے شری شوجی چل دیئے
وہ کرپا کے بھنڈار شری شوجی ستی سمیت اس درشن آنند میں مگن چلے
جا رہے تھے۔

ستی سو دشا شمبھو کی دیکھی۔ اُر اُپجا سندیہ بسیکھی
شنکر جگت بندیہ جگدیشا۔ سُر نر مُنی سب ناوت سیشا

ستی جی نے شری شوجی مہاراج کی یہ آنندمئے دشا
(حالت) دیکھی تو اُن کے من میں یہ سندیہہ ہوا کہ شری شوجی تو جگت
کے پوجنیہ ہیں۔ وہ جگت کے ایشور ہیں۔ دیو منش مُنی جن سب اُن
کے آگے مستک جھکا کر پرنام کرتے ہیں۔

تنہہ نرپ سُتہن کینہہ پرناما۔ کہی سچدانند پردھاما
بھئے مگن چھبی تاسو بلوکی۔ اجہوں پریتی اُر رہت نہ روکی

انہوں نے ایک راجکمار کو سچدانند پردھام کہہ کر پرنام
کیا۔ اور اُن کی شوبھا کو دیکھ کر وہ پریم میں ایسے لین ہو گئے ہیں
کہ اب تک بھی اُن کے ہردے میں پریتی روکنے سے بھی نہیں رُکتی

دوہا

برہم جو بیاپک برج اج اکل انیہہ ابھید
سو کہ دیہہ دھر ہوئی نر جاہی نہ جانت دید

جو برہم ویاپک۔ مایا۔ اجیت۔ انیہا۔ کلا اتیت بھید رہت
اور بھید رہت ہے جس کی مہما کو وید بھی نہیں جانتے کیا وہ شریر
دھارن کر کے نر بھیس میں پرگٹ ہو سکتا ہے؟

چوپائی

وشنو جو سُر ہت نر تنو دھاری۔ سو سرگیہ جتھا ترپوراری

کھوجی سو کہ اگیہ اِو ناری۔ گیان دھام شری پتی اسُراری

دیوتاؤں کی بھلائی کے لئے شری وشنو بھگوان جو نر شریر
دھارن کرتے ہیں۔ وہ وشنو بھگوان تو شوجی کی طرح سرگیہ ہیں۔ وہ گیان
دھام لکشمی پتی اور اسُروں کے شترو بھگوان وشنو بھلا اگیانیوں کی طرح استری
کو بن میں کھوجیں گے؟

شمبھو گرا پُنی مرکھا نہ ہوئی۔ شو سرگیہ جان سب کوئی
اس سنشے من بھیو اپارا۔ ہوئے نہ ہردے پربودھ پرچارا

شری شوجی کی بانی بھی جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ وہ سرگیہ ہیں۔ اسے
سارا سنسار جانتا ہے۔ اس طرح کی اپار شنکا ستی کے من میں اُٹھ کھڑی ہوئی
انہوں نے بہت زور لگایا لیکن من نہ سمجھا ارتھات وہ شنکا نہ گئی۔

جدپی پرگٹ نہ کہیو بھوانی۔ ہر انترجامی سب جانی
سُن ہی ستی تو ناری سبھاؤ۔ سنشے اس نہ دھرے اُر کاؤ

اگرچہ ستی جی نے اس شنکا کو پرگٹ کر کے نہیں کہا لیکن پھر بھی
انترجامی شو بھگوان اُس کے من کی سب جان گئے۔ وہ بولے ہے
ستی تمہارا ناری سبھاؤ ہے ایسی شنکا من میں کبھی نہ رکھنی چاہیے۔

جاسو کتھا کمبھج رشی گائی۔ بھگتی جاسو میں مُنی سنائی
سوئی مم اشٹ دیو رگھو بیرا۔ سیوت جاہی سدا مُنی دھیرا

جن کی کتھا اگستیہ مُنی نے گائی۔ اور جن کی بھگتی میں نے مُنی
کو سنائی۔ وہی میرے اشٹ دیو شری رگھو ویر جی ہیں۔ جن کی گیانی مُنی
سدا سیوا کیا کرتے ہیں۔

چھند

مُنی دھیر جوگی سِدھ سنتت بِمل من جے ہی دھیاوہیں
کہہ نیتی نگم پُران آگم جاسو کیرتی گاوہیں
سوئی رام بیاپک برہم بھون نکائے پتی مایا دھنی
اوتریو اپنے بھگت ہت نج تنتر نت رگھو کل منی

گیانی مُنی سِدھ یوگی نرمل شُدھ انتہہ کرن سے جن کا دھیان
کرتے ہیں۔ اور وید پُران اور شاستر جن کی کیرتی کا گان کرتے ہیں۔
وہی رام بھگوان سرو ویاپک برہم سکل برہمانڈوں کے ادھی پتی
مایا پتی۔ پرم سوتنتر ہیں۔ انہوں نے اپنے بھگتوں کے کلیان ارتھ
رگھو کل کے منی روپ میں اوتار دھارن کیا۔

سورٹھا

لاگ نہ اُر اُپدیش جدپی کہیو شو بار بہو
بولے بہس مہیش ہر مایا بل جان جیہہ

اگرچہ شوجی نے بار بار سمجھایا لیکن پھر بھی سَتی جی کے ہردے میں اُن کا یہ اُپدیش نہ بیٹھا تب شوجی اپنے چت میں بھگوان کی مایا کا بل جان کر مسکراتے ہوئے بولے۔

چوپائی

جو تمہریں من اتی سندیہو۔ تو کن جائی پریکشا لیہو
تب لگ بیٹھ اہوں بٹ چھاہیں جب لگ تم اییہو موہی پاہیں

جو تمہارے من میں یہ بہت بڑا سندیہہ ہے۔ کہ بار بار سمجھانے سے بھی نہیں دور ہوتا۔ تو تم کیوں جا کر پریکشا (امتحان) نہیں لیتی۔ پریکشا لے کر تمہارے واپس لوٹ آنے تک میں اس بڑ برکش کی چھایا میں بیٹھا رہوں گا۔

جیسے جائے موہ بھرم بھاری۔ کرسو جتن بِبیک بچاری
چلی ستی شو آیسو پائی۔ کرہیں بچار کروں کا بھائی

جس اُپائے سے تمہارے من کا یہ موہ جنت بھرم دور ہو جائے وہی اُپائے تم سوچ سمجھ کر کرنا شوجی کی آگیا پا کر ستی چلی۔ اور من میں وچار کرنے لگی۔ کہ کیا اُپا کیا جائے۔ ارتھات کس ڈھنگ سے پریکشا لی جائے

ایہاں شمبھو اس من انومانا۔ دکھش سُتا کہوں نہیں کلیانا
موریہو کہیں نہ سنشے جاہیں۔ بِدھی بپریت بھلائی ناہیں

ادھر شوجی نے اپنے من میں یہ انومان کیا۔ کہ دکش کنیا سری ستی جی کا اس میں بھلا نہیں ہے جب میرے سمجھانے سے بھی اس کی شنکا دور نہ ہوئی تو سمجھو کہ یہ اُس کا اُلٹا گیہ ہے۔ اب ستی جی کی بھلائی نہیں ہے۔

ہوئی سوئے جو رام رچ راکھا۔ کو کر ترک بڑھاوے ساکھا
اس کہہ لگے جپن ہر ناما۔ گئی ستی جہاں پربھو سکھ دھاما

جو رام کی اِچھا ہے وہی ہوگا۔ ویرتھ ترک کر کے دلیلوں میں پڑھ کر) کون اس شاکھا کو بڑھاتا پھرے۔ ایسا کہہ کر شری شوجی رام نام کا جپ کرنے لگے۔ اور ستی جی وہاں چلی گئی۔ جہاں سُکھ کے دھام شری رامچندر جی تھے۔

دوہا

پُنی پُنی ہردے بچار کر دھر سیتا کر روپ
آگے ہوئی چلی پنتھ تیہہ جیہہ آوت نر بھوپ!

بار بار من میں وچار کر سیتا جی کا روپ دھارن کر کے ستی اُس مارگ کے سامنے ہو کر چلی جس مارگ سے کہ شری رامچندر جی منشوں کے راجہ آ رہے تھے۔

چوپائی

لچھمن دیکھ اُما کرت بیشا۔ چکت بھئے بھرم ہردے وشیشا
کہہ نہ سکت کچھو اتی گمبھیرا۔ پربھو پربھاؤ جانت متی دھیرا

لچھمن جی ستی کے بدلے ہوئے بھیس کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور اُن کے من میں بھرم پیدا ہو گیا۔ وہ بہت گمبھیر ہو گئے۔ اور کچھ کہہ نہ سکے۔ دھیر بدھی لچھمن پربھو شری رامچندر جی کے پربھاؤ کو جانتے تھے۔

ستی کپٹ جانیو سُر سوامی۔ سب درسی سب انتر یامی!
سُمرت جاہی مٹے اگیانا۔ سوئی سروگیہ رام بھگوانا

دیوتاؤں کے سوامی سب کو دیکھنے والے اور سب کے ہردے کی جاننے والے بھگوان شری رام چندر جی نے ستی کے کپٹ کو جان لیا۔ جن کے سمرن کرنے سے اگیان مٹ جاتا ہے۔ وہی سروگیہ بھگوان شری رام چندر جی ہیں۔

ستی کینہہ چہہ تہوں دُراؤ۔ دیکھہو ناری سبھاؤ پربھاؤ
نج مایا بل ہردے بکھانی۔ بولے بہس رام مردو بانی

استری کے سبھاؤ کے پربھاؤ کو تو دیکھو کہ سروگیہ شری بھگوان کے سامنے بھی ستی جی چھپاؤ کیا چاہتی ہیں۔ اپنی مایا کی شکتی کا ہردے میں وچار کر کے مسکراتے ہوئے شری رام چندر جی میٹھی بانی سے بولے۔

جوری پانی پربھو کینہ پرناموُ۔ پِتا سمیت لینہہ نج ناموُ
کہیو بہور کہاں برش کیتو۔ بپن اکیلی پھرہو کیے ہیتو

پہلے پربھو نے دونوں ہاتھ جوڑ کر ستی کو پرنام کیا اور پتا سمیت اپنا نام بتایا۔ پھر پوچھا کہ برش کیتو شوجی کہاں ہیں! تم یہاں اکیلی بن میں کس لئے گھوم رہی ہو۔

دوہا

رام بچن مردو گوڑھ سُن اُپجا اتی سنکوچ

ستی سبھیت مہیش پہیں چلیں بہرِ کریں بڑی سوچ

شری رام چندر جی کے کومل اور گوڑھ بچنوں کو سُن کر ستی جی کو
بڑا سنکوچ ہوا (اندیشہ ہوا) وہ ڈرتی ڈرتی ہردے میں بڑی چنتا
کرتی ہوئی شیو جی کے پاس چلی۔

چوپائی

میں شنکر کر کہا نہ مانا۔ نج اگیان رام پر آنا
جائی اُتراب دے ہوں کاہا۔ اُر اُپجا اتی دارون داہا

کہ میں نے شری شیو جی مہاراج کا کہنا نہ مانا۔ اور اپنا اگیان
شدھ وگیان سروپ شری رام چندر جی پر آروپت کیا۔ اب میں شیو جی
مہاراج کو جا کر کیا اُتر دوں گی۔ ایسا سوچتے سوچتے ستی جی کے ہردے
میں بھیانک جلن پیدا ہو گئی۔

جانا رام ستی دکھ پاوا۔ نج پربھاؤ کچھ پرگٹ جناوا

ستی دیکھ کوتک مگ جاتا۔ آگے رام سہت شری بھراتا

شری رام چندر جی نے جانا کہ ستی نے دکھ پایا ہے۔
تب انہوں نے اپنا کچھ پربھاؤ پرگٹ کر کے دکھایا۔ ستی جی نے
مارگ میں جاتے ہوئے یہ کوتک دیکھا۔ کہ رام چندر جی لچھمن اور سیتا
سمیت آگے چلے جا رہے ہیں۔

پھر چتوا پاچھیں پربھو دیکھا۔ سہت بندھو سیا سندر بیشا
جنہہ چتوئیں تہاں پربھو آسینا۔ سیوہیں سدھ منیش پروینا

پھر پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا۔ تو وہاں بھی سندر بھیس میں پربھو
کو سیتا اور لچھمن سمیت دیکھا۔ وہ جدھر کو نگاہ کرتی ہیں۔ ادھر
ہی پربھو براجمان ہیں۔ اور بہت سے سدھ منی جن اُن کی سیوا
کر رہے ہیں۔

بال کانڈ

حصہ دوئم

دیکھے شو بدھی وشنو انیکا۔ امت پربھاؤ ایک تے ایکا
بندت چرن کرت پربھو سیوا۔ ببدھ بیش دیکھے سب دیوا

ستی جی نے انیک شو برہما وشنو دیکھے۔ ایک سے
ایک کا پربھاؤ بڑھ کر ہے۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا۔ کہ بھانت
بھانت کے بھیس دھارن کئے سبھی دیوتا شری رام جی کی
چرن بندنا اور سیوا کر رہے ہیں۔

دوہا

ستی بدھاتری اندرا دیکھیں امت انوپ
جہہ جہہ بیش اجادی سر تہہ تہہ تن انو روپ

ستی جی نے اگنت بے شمار انوپم بے مثال ستی برہمانی اور اندرانی دیکھیں۔
جس جس روپ میں برہما شو آدی دیوتا تھے۔ اسی کے انوکول انکے ساتھ انکی
یہ سب شکتیاں (استریاں) بھی دیکھیں۔

دیکھے جہاں تہاں رگھوپتی جیتے۔ شکتن سہت سکل سر تیتے
جیو چراچر جو سنسارا۔ دیکھے سکل انیک پرکارا

ستی جی نے جہاں جہاں جتنے رگھوناتھ جی دیکھے۔ وہاں وہاں
اپنی اپنی شکتیوں سمیت اتنے ہی دیوسمو کو بھی دیکھا۔ سنسار میں جو چراچر
جیو ہیں۔ وہ بھی انیک پرکار کے سب دیکھے۔

پوجہیں پربھو دیو بہو بیکھا۔ رام روپ دوسر نہیں دیکھا
اولو کے رگھوپتی بہتیرے۔ سیتا سہت نہ بیکھ گھنیرے

ستی جی نے یہ دیکھا کہ جتنے دیوتا شری رام چندر جی کو پوجتے
ہیں۔ انکے تو انیک بھیس ہیں۔ لیکن رام کا روپ اور بھیس دوسرا نہیں
ہے۔ اگرچہ سیتا سمیت شری رام چندر جی بھی بہت سے دیکھے لیکن
ان کے بھیس انیک نہیں تھے۔

سوئی رگھوبر سوئی لچھمن سیتا۔ دیکھی ستی اتی بھئی سبھیتا

ہردے کمپ تن سدھ کچھ ناہیں۔ نین مؤند بیٹھی مگ ماہیں

سب جگہ دیکھی رام وہی لچھمن اور وہی سیتا جی۔ ایسا دیکھ کر ستی جی بہت بھے بھیت ہو گئیں۔ اُن کا من کانپنے لگا شریر کی سدھ نہ رہی وہ آنکھیں بند کرکے مارگ میں بیٹھ گئیں۔

بہور بلوکیو نین اُگھاری۔ کچھو نہ دیکھ تہاں دکش کماری

پنی پنی نائی رام پد سیسا۔ چلیں تہاں جہاں رہے گریشا

ستی جی نے جب پھر آنکھیں اُگھاڑ کر دیکھا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا بار بار انہوں نے شری رام جی کے چرنوں میں مستک جھکایا پھر وہاں چلیں جہاں پر کہ شری شیو جی براجمان تھے۔

دوہا

گئیں سمیپ مہیش تب ہنس پوچھی کشلات

لینہہ پریکشا کون بدھی کہو ستیہ سب بات

جب شیو جی کے پاس پہنچیں تو انہوں نے ہنس کر اُن کی کشل پوچھی۔ پھر کہا کہ سچ سچ کہو تم نے کس پرکار سے بھگوان شری رام چندر جی کی پریکشا لی۔

ماس پارائن دوسرا وشرام

ستی سمجھ رگھوبیر پربھاؤ۔ بھے بس شیو سن کینہ دراؤ

کچھو نہ پریچھا لینہہ گوسائیں۔ کینہہ پرنام تمہاری نائیں

شری رام جی کے پربھاؤ کو جان کر ستی سہم گئی تھی۔ اسی ڈر کے مارے انہوں نے شیو جی سے یہ بھید چھپائے رکھا اور کہا کہ ہے سوامی میں نے کچھ بھی پریکشا نہیں لی۔ کیول آپ کی طرح انہیں پرنام کرکے چلی آئی ہوں۔

جو تم کہا سو مرشا نہ ہوئی۔ مورے من پرتیت اتی سوئی

تب شنکر دیکھیو دھر دھیانا۔ ستی جو کینہہ چرت سب جانا

جو آپ نے کہا وہ کیا کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے میرے من میں یہ بڑا وشواس ہے۔ تب شیو جی نے دھیان دھر کر دیکھا۔ اور ستی نے جو جو پریکشا لینے کے لئے کیا تھا سو سب جان لیا۔

بہور رام مایا سر ناوا۔ پریر ستہہ جیہ جھوٹ کہاوا

ہر اچھا بھاوی بلوانا۔ ہردے بچارت شمبھو سجانا

پھر رام چندر جی کی مایا کو مستک ٹیکا جس سے پریرت ہو کر ستی جی نے جھوٹ بولا۔ شیو جی [illegible] من میں وچار کیا کہ بھگوان کی اچھیا روپی بھاوی بڑی بلی ہے۔

ستی کینہہ سیتا کر بیشا۔ شیو اُر بھیو بیشاد بسیشا

جوں اب کروں ستی سن پریتی۔ مٹے بھگتی پتھ ہوئے انیتی

یہ جان کر کہ ستی جی نے سیتا جی کا بھیس بنایا تھا شیو جی کے ہردے میں بڑا کلیش ہوا۔ وہ وچار کرنے لگے کہ اگر اب میں ستی جی سے پریتی کروں تو بھگتی مارگ نشٹ ہو جائے گا۔ اور بڑا انیائے ہوگا۔

دوہا

پرم پنیت نہ جائے تج کئے پریم بڑ پاپ

پرگٹ نہ کہت مہیش کچھ ہردے ادھک سنتاپ

ستی پرم پوتر ہے۔ اس لئے ان کا تیاگ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ پریم کرنے میں بڑا پاپ ہوتا ہے۔ شیو جی نے پرگٹ کرکے تو کچھ نہ کہا۔ لیکن اُن کے ہردے میں بڑا داہ ہے۔

چوپائی

تب شنکر پربھو پد سر ناوا۔ سمرت رام ہردے اس آوا

ایہہ تن ستہہ بھینٹ موہے ناہیں۔ شیو سنکلپ کینہہ من ماہیں

اس چنتا میں بیاکل ہو کر شیو جی نے پربھو شری رام چندر جی کے پد کملوں میں سر نوایا۔ اور اُن کا سمرن کرتے ہوئے اُن کے ہردے میں یہ وچار اُٹھا کہ جس شریر سے ستی جی نے سیتا جی کا روپ دھارن کیا ہے اس شریر سے مجھ کو اُن سے (پتنی) روپ میں بھینٹ کرنا اُچت نہیں ہے۔ سنکلپ شیو جی نے اپنے من ہی من میں کر لیا۔

اس بچار شنکر متی دھیرا۔ چلے بھون سمرت رگھوبیرا

چلت گگن بھئی گرا سہائی۔ جے مہیش بھلی بھگتی درڑھائی

دھیرمتی شری شوجی ایسا وچار کرکے اور شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے اپنے بھون کیلاش جی کو چلے۔ چلتے سمے آکاش بانی ہوئی کہ ہے شو آپ کی جے ہو آپ نے بھگتی مارگ کو بھلی بھانت درڑھ کر دکھایا۔

اس پرن تم بن کرے کو آنا۔ رام بھگت سمرتھ بھگوانا
سن نبھ گرا ستی اُر سوچا۔ پوچھا شوہ سمیت سکوچا

ایسا کٹھن پرن تمہارے بغیر اور کون کر سکتا ہے؟ آپ رام بھگت ہیں، سمرتھ ہیں۔ اور بھگوان ہیں۔ یہ آکاش بانی سن کر ستی جی کے ہردے میں چنتا ہوگئی۔ انہوں نے ڈرتے ڈرتے شری شوجی سے پوچھا۔

کینھ کون پرن کہہ ہو کرپالا۔ ستیہ دھام پربھو دین دیالا
جدپی ستی پوچھا بہو بھانتی۔ تدپی نہ کہیو تری پُر آراتی

ہے کرپالو پربھو کہئے آپ نے کون سا پرن کیا ہے؟ آپ ستیہ کے دھام دین دیال پربھو ہیں۔ اگرچہ ستی جی نے بہت پرکار سے پوچھا لیکن تری پوراری شوجی چپ رہے کوئی اُتر نہ دیا۔

دوہا

ستی ہردے انومان کیو سب جانیو سرب گیہ
کینھ کپٹ میں شمبھو سن ناری سہج جڑ اگیہ

ستی جی نے ہردے میں یہ انومان کیا کہ سروگیہ شوجی سب کچھ جان گئے ہیں۔ میں نے شری شوجی سے کپٹ کیا ہے۔ ناری سبھاو سے ہی جڑ اور بے سمجھ ہوتی ہے۔

سورٹھا

جل پے سرس بکائی دیکھو پریتی کی ریتی بھلی
بلگ ہوئے رس جائی کپٹ کھٹائی پرت پُنی

کوی کہتے ہیں کہ دیکھو پریم کی کیسی انوکھی پریت ہے جل دودھ کے ساتھ ملا ہوا دودھ کے ہی بھاؤ بکتا ہے۔ اگر دودھ میں کپٹ روپی کھٹائی پڑ جائے تو دودھ پھٹ جاتا ہے۔ پانی الگ ہو جاتا ہے۔ اور دودھ میں کچھ رس بھی نہیں رہتا۔

چوپائی

ہردے سوچ سمجھت نج کرنی۔ چنتا امت جائی نہیں برنی
کرپا سندھو شو پرم اگادھا۔ پرگٹ نہ کہیو مور اپرادھا

اپنی ہی کرنی کو سمجھ کر ستی جی کے من میں بڑی سوچ ہے اتنی اپار چنتا ہے کہ جس کا ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے من ہی من میں کہا۔ کہ شری شوجی کرپا کے اتھاہ سمندر ہیں۔ انہوں نے میرے اپرادھ کو پرگٹ کر کے نہیں کہا۔

شنکر رُکھ اولوکی بھوانی۔ پربھو موہے تجیو ہردے اکولانی
نج اگھ سمجھ نہ کچھ کہہ جائی۔ تپئی اواں اِو اُر ادھکائی

شری ستی جی نے شوجی کا مُکھ دیکھ کر جان لیا کہ پربھو نے میرا تیاگ کر دیا ہے۔ یہ جان کر وہ بہت بیاکل ہو گئیں۔ اپنا اپرادھ سمجھ کر کچھ کہا تو جاتا ہی نہیں ہے۔ پرنتو کمہار کے آوے کی طرح ہردے اندر ہی اندر جلتا ہے۔

ستی ہی سسوچ جانی برش کیتو۔ کہیں کتھا سندر سکھ ہیتو
برنت پنتھ ببدھ اتہاسا۔ وشوناتھ پہنچے کیلاشا

کرپالو بھگوان شوجی ستی جی کو بیاکل دیکھ کر اُس کے سکھ کے ارتھ سندر کتھا کہنے لگے۔ انیک پرکار۔ مارگ میں بھانت بھانت کے اتہاسوں کو کہتے ہوئے وشوناتھ کیلاش جا پہنچے۔

تہاں پنی شمبھو سمجھ پن آپن۔ بیٹھے بٹ تر کر کملاسن
شنکر سہج سروپ سنبھارا۔ لاگی سمادھی اکھنڈ اپارا

تب وہاں شوجی اپنے پرن کو یاد کر کے بڑ برکش کی چھایا میں کمل آسن (پلتھی مار کر) لگا کر بیٹھ گئے شوجی اپنے سہج سروپ میں استھت ہو گئے۔ اور اُن کی اکھنڈ اور اپار سمادھی لگ گئی۔

دوہا

ستی بسہیں کیلاش تب ادھک سوچ من ماہیں
مرم نہ کوؤ جان کچھ جگ سم دوس سراہیں

ستی جی تب کیلاش پر باس کرنے لگیں۔ اُن کے من میں بڑا بھاری دکھ تھا۔ اس بھید کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ اُن کا ایک ایک دن جگ کے سمان ویتیت ہوتا ہے۔

چوپائی

نت نو سوچ ستی اُر بھارا۔ کب جیہوں دکھ ساگر پارا
میں جو کینھ رگھوپتی اپمانا۔ پُن پتی بچن مرشا کر جانا

ستی جی کے ہردے بانت نیا بھاری سوچ بڑھتا چلا جاتا تھا

کہ میں اس دُکھ روپی سمندر کا پار کب پاؤں گی۔ میں نے جو شری رگھوناتھ جی کا اپمان کیا ہے۔ اور اپنے پتی کے بچن کو بھی جھوٹ جانا۔

سو پھل موہے بدھاتا دینہا۔ جو کچھو اُچت رہا سوئی کینہا
اب بدھی اس بجھئے نہیں توہی۔ شنکر بمکھ جیاوسی موہی

سو اس اپرادھ کا پھل بدھاتا نے مجھے دیا ہے۔ جو کچھ انہوں نے اُچت سمجھا۔ وہی کیا ہے۔ ہے بدھاتا اب یہ تجھ کو اُچت نہیں ہے۔ جو شنکر سے بمکھ کر کے مجھے جلا رہا ہے۔

کہی نہ جائے کچھو ہردے گلانی۔ من مہہ رامہہ سُمر سیانی
جو پربھو دین دیال کہاوا۔ آرتی ہرن وید جس گاوا

ستی جی کے ہردے کی گلانی (رہائی ندامت) کچھ کہی نہیں جاتی۔ دُکھ نوارن کا اور کوئی اُپائے نہ دیکھ کر انہوں نے رام کا سمرن کیا۔ اور کہا کہ ہے پربھو آپ جو دین دیالو کہلاتے ہیں۔ اور آپ دُکھوں کے ہرنے والے ہیں۔ ایسا آپ کا یش وید بھگوان نے گایا ہے۔

تو میں بنے کروں کر جوری۔ چھوٹت بیگ دیہہ یہ موری
جو موسے شو چرن سنیہو۔ من کرم بچن ستیہ برت ایہو

تو میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے بنتی کرتی ہوں۔ کہ میری یہ دیہہ جلدی ہی چھوٹ جائے۔ بلکہ میرے من میں شوجی کے چرنوں سے پریم ہے۔ اور من بچن کرم سے یہی میرا ستیہ برت ہے۔

دوہا

تو سم درشی سنیئے پربھو کریو سو بیگ اُپائے
ہوئی مرن جیہیں بنے شرم دُسہہ بپتی بہائے

تو ہے سم درشی پربھو سنیئے اور جلدی ہی آپ ایسا کوئی اُپائے کیجیے۔ جس سے میری مرتیو ہو جائے۔ اور بنا کسی محنت کے یہ اسہہ (ناقابل برداشت) بپتی دور ہو جائے۔

چوپائی

ایہی بدھی دُکھت پرجیش کماری۔ اکتھنیہ دارُن دُکھ بھاری
بیتیں سنبت سہس ستاسی۔ تجی سمادھی شمبھو اوناشی

اس پرکار دکش سُتا شری ستی جی جو کہ مہا دُکھی ہے اور جس کے دُکھ اتنے بھاری اور اسہہ ہیں کہ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ کو دُکھ سہتے سہتے ایک ہزار ستاسی برس بیت گئے۔ تب شری شوجی اوناشی پربھو نے اپنی سمادھی کا تیاگ کیا۔

رام نام شو سُمرن لاگے۔ جانیو ستی جگت پتی جاگے
جائی شمبھو پد بندن کینہا۔ سن مکھ شنکر آسن دینہا!

شوجی رام نام کا جپ کرنے لگے تب ستی جی نے جانا کہ جگت پتی جاگ پڑے ہیں۔ انہوں نے جا کر شوجی کے چرنوں میں پرنام کیا۔ شوجی نے اپنے سامنے ان کو بیٹھنے کے لیے آسن دیا۔

لگے کہن ہری کتھا رسالا۔ دچھ پرجیس بھئے تیہی کالا
دیکھا بدھی بچار سب لائیک۔ دچھہ کینہہ پرجاپتی نائیک

تب شوجی بھگوان ہری کی رسیلی کتھا کہنے لگے۔ اسی کال میں ستی کے پتا دکش پرجاپتی ہوئے۔ برہما جی نے سب پرکار سے ان میں یوگیتا دیکھ کر انہیں پرجاپتیوں کا سوامی بنا دیا۔

بڑا ادھیکار دچھ جب پاوا۔ اتی ابھیمان ہردے تب آوا
نہیں کوؤ اس جنما جگ ماہیں۔ پربھوتا پائی جاہی مد ناہیں

جب دکش نے اتنا بڑا ادھیکار پایا۔ تو اس کے ہردے میں بہت ہی ابھیمان ہو گیا۔ پربھوتا کا سبھاؤ ہی ابھیمان ہے ایسا کوئی شخص سنسار میں پیدا نہیں ہوا جس کو پربھوتا پا کر ابھیمان نہ ہوا ہو۔

دوہا

دچھ لیئے منی بولی سب کرن لگے بڑ بھاگ
نیوتے سادر سکل سُر جے پاوت مکھ بھاگ

دکش نے جب منی بلا لیئے اور وہ ایک بڑا یگیہ کرنے لگے جو دیوتے یگیہ میں بھوگ پانے کے ادھیکاری تھے اُن کو آدر سہت نمنترن دیا۔

چوپائی

کنر ناگ سدھ گندھروا۔ بدھوہن سمیت چلے سُر سروا
بشنو برنچی مہیش بہائی۔ چلے سکل سُر یان بنائی

کنر ناگ سدھ گندھرب اور سب دیوگن اپنی اپنی استریاں سمیت یگیہ شالا کی اور چلے۔ وشنو برہما اور شری شوجی کو چھوڑ سب دیوتا اپنے بمان سجا کر چلے۔

ستی بلوکے بیوم بمانا۔ جات چلے سندر بدھی نانا
سُر سندری کرہیں کل گانا۔ سنت سُروں منی چھوٹیں دھیانا

نانا پرکار کے سندر بمان آکاش میں چلتے ہوئے ستی نے دیکھے۔ دیو سندریاں ان بمانوں میں مٹھی سُر سے گان کرتی جاتی تھیں۔ جس کو

سنکر منی جنوں کے دھیان چھوٹ جاتے تھے۔

پوچھیو تب شو کہیو بکھانی۔ پتا جگیہ سنی کچھو ہرشانی
جو مہیش موہی آئیس دیہی۔ کچھو دن جائے رہوں میں ایہی

تب ستی نے شری شوجی سے ان بمانوں کے جانے کا کارن پوچھا۔ انہوں نے سب دکش یگیہ سمبندھی باتیں بتا دیں۔ پتا کے یگیہ کا سماچار سن کر ستی بڑی پرسنن ہوئی۔ من ہی من میں یہ وچار کرنے لگی۔ کہ اگر شری شوجی مجھے آگیا دیں۔ تو میں اسی بہانے سے پتا کے گھر کچھ دن رہ آؤں۔

پتی پرتیاگ ہردے دکھ بھاری۔ کہی نہ نج اپرادھ بچاری
بولی ستی منوہر بانی۔ بھئے سنکوچ پریم رس سانی

پتی دوارا اپنا تیاگ کیا جانے سے اس کے ہردے میں بڑا بھاری دکھ تھا۔ لیکن وہ اپنا اپرادھ سمجھ کر کچھ کہتی نہ تھی۔ آخر ستی جی ڈر سنکوچ (اندیشہ) اور پریم رس سے بھرپور میٹھی بانی سے شوجی سے بولیں۔

دوہا

پتا بھون اتسو پرم جو پربھو آئیسو ہوئے
تو میں جاؤں کر پائے تن سادر دیکھن سوئے

ہے پربھو! دیکھو میرے پتا کے گھر ایسا بڑا اتسو ہو رہا ہے۔ اگر آپ کی آگیا پاؤں تو ہے کرپا دھان میں بھی آدر سہت اسے دیکھنے جاؤں۔

چوپائی

کہیے نیک مورے من بھاوا۔ یہ انوچت نہیں نیوت پٹھاوا
دکش سکل نج شتا بلائی۔ ہمرے بیر تمہیں بسرائی

شوجی نے کہا۔ تم نے بھلی بات کہی ہے۔ یہ میرے من کو بھی اچھی لگی ہے۔ لیکن انہوں نے تمہیں نیوتا نہیں بھیجا۔ تمہارے پتا دکش نے تمہارے بغیر اپنی سبھی لڑکیوں کو بلایا ہے کنتو ہمارے ساتھ ویر بھاو رکھنے کے کارن انہوں نے تمہیں بھی بھلا دیا ہے۔

برہم سبھا ہم سن دکھ مانا۔ تیہی تے اجہوں کریں اپمانا
جو بن بولیں جاہو بھوانی۔ رہی نہ سیل سنیہ نہ کانی

ایک بار تمہارے پتا جی برہما جی کی سبھا میں مجھ سے دکھ مان گئے تھے اسلئے اس سمے سے لے کر اب تک ہمارا اپمان ہی کرتے آئے

ہیں۔ اگر تم بنا بلائے ہی جاؤ گی تو نہ تو شیل سنیہ ہی رہے گا۔ نہ مان ہی رہے گا۔ بلکہ الٹا تمہارا اپمان ہوگا۔

جدپی مِتر پربھو پتو گرو گیہا۔ جائیے بنو بلیہو نہ سندیہا
تدپی برودھ مان جنہہ کوئی۔ تہاں گئے کلیان نہ ہوئی

یدپی اس میں کوئی سندیہ نہیں کہ اپنے متر سوامی گرو کے گھر بنا بلائے بھی جانا چاہیئے۔ تتھاپی ان میں سے بھی جو کوئی ورودھ مانتا ہو اس کے گھر جانے میں بھلائی نہیں ہے۔

بھانتی انیک شمبھو سمجھاوا۔ بھاوی بس نہ گیان ادر آوا
کہہ پربھو جاہو جو بن ہی بلائے۔ نہیں بھلی بات ہمارے بھائے

اس پرکار شوجی نے ستی کو انیک بھانت سے سمجھایا۔ لیکن بھاوی وش اس کے ہردے میں کچھ بھی گیان نہ آیا پھر شوجی نے کہا کہ اگر بنا بلائے جاؤ گی تو ہمارے خیال میں یہ اچھی بات نہ ہوگی۔

دوہا

کہی دیکھا ہر جتن بہو رہے نہ دچھ کماری
دئے مکھیہ گن سنگ تب بدا کینہہ ترپراری!

شوجی نے بہت پرکار سے سمجھا کر دیکھ لیا لیکن جب وہ کسی طرح بھی نہ مانی۔ تب انہوں نے اپنے مکھیہ گنوں کو ساتھ دے کر ستی کو روانہ کر دیا۔

چوپائی

پتا بھون جب گئیں بھوانی۔ دکش تراس کاہو نہ سنمانی
سادر بھلے ملی اک ماتا۔ بھگنی ملی بہت مسکاتا

ستی جب اپنے پتا کے گھر پہنچیں تو ان کے پتا دکش کے ڈر کے مارے کسی نے ان کا آدر نہ کیا۔ کیول ایک ماتا ہی آدر سے ملی۔ بہنیں بہت مسکراتی ہوئی ملیں۔

دکش نہ کچھو پوچھی کشلاتا۔ ستی ہلو کی جرے سب گاتا
ستی جائی دیکھیو تب جاگا۔ کتہوں نہ دیکھ شمبھو کر بھاگا

دکش نے تو ستی جی کی کشل تک نہ پوچھی۔ بلکہ ستی کو دیکھ کر اس کے انگ سب جل اٹھے۔ تب ستی نے جا کر یگیہ دیکھا۔ تو وہاں کہیں بھی شوجی کا بھاگ دکھائی نہ دیا۔

تب چت چڑھیو جو شنکر کہیو۔ پربھو اپمان سمجھ ار دہیو

پاپھل دُکھ نہ ہرئے اُس بیاپا جس بھیو مہا پرکا تاپا
تب جو کچھ شوجی نے کہا تھا۔ وہ سب جھٹ میں سما گیا۔
سوامی کا اناد ر دیکھ کر ستی کا ہردے جل اُٹھا۔ پتی دوارا تیاگ کیا جانے پر بھی اُن کے ہردے میں اتنا بڑا دُکھ نہ ہوا تھا جتنا مہان دُکھ اس سمے پتی کے اپمان کے کارن ہُوا۔
یدیپی جگ دارُن دُکھ نانا سب تے کٹھن جاتی اپمانا
سمجھ سو ستی بھیو اتی کرودھا۔ بہو بدھی جننی کینہہ پربودھا
اگرچہ سنسار میں انیک پرکار کے بھیانک دُکھ ہوتے ہیں لیکن سب سے کٹھن دُکھ جاتی اپمان ہے۔ یہ سمجھ کر ستی کو بڑا کرودھ ہو گیا۔ اُن کی ماتا نے انھیں بہت پرکار سے سمجھایا۔

دوہا

شِو اپمان نہ جائے سہہ ہردے نہ ہوتی پربودھ
سکل سبھہی ہٹھ ہٹک تب بولی بچن سکرودھ

شوجی کا اپمان ستی جی سے سہا نہ ہو سکا۔ ماتا کے سمجھانے پر بھی اُن کے ہردے میں کچھ بودھ نہ ہُوا۔ تب تو سمپورن سبھا کا ہٹھ پوروک ڈانٹ کر کرودھ بھرے بچن بولیں۔
سنہو سبھا سد سکل مُنندا۔ کہی سُنی جنہہ شنکر نندا
سو پھل تُرت لہب سب کاہو۔ بھلی بھانتی پچھتاب پتاہو
اے سبھا سد و سب منیشور و سنو۔ جنہوں نے شوجی مہاراج کی نندا کی یا سُنی ہے۔ اُس کا پھل ترنت ہی سب کو مل جاوے گا اور میرا پتا بھی بھلی بھانت اپنے کیے پر پچھتاوے گا۔
سنت سمبھو شری پتی اپوادا۔ سُنیئے جہاں تہاں اَس مریادا
کاٹیئے تاسُو جیبھ جو بسائی۔ شروَن مُوند نہ تو چلیئے پرائی
ایسی مریادا ہے کہ جہاں سنت، شوجی، شری وشنوجی کی نندا ہوتی ہو۔ وہاں اُس نندا کو سُننے والا اگر سامرتھ رکھتا ہو۔ تو نندا کرنے والے کی جیبھ کاٹ ڈالے لیکن اگر سامرتھ نہ ہو۔ تو وہاں سے کان بند کر کے بھاگ جائے۔
جگد آتما مہیش پراری۔ جگت جنک سب کے ہتکاری
پتا مندمتی نندت تے ہی۔ دچھ شکر سمبھو یہ دیہی
تری پُور دینت کو مارنے والے بھگوان شوجی سمپورن جگت کے آتما ہیں۔ جگت کے پتا اور سب کی بھلائی چاہنے والے ہیں۔

میرا منورتھ پتا اُن کی نندا کرتا ہے۔ اور میری یہ دیہہ اسی دکش کے ویرج سے پیدا ہوئی ہے۔
تجیہو تُرت دیہہ تہی ہیتو۔ اُر دھر چندر مولی برشکیتو
اس کہی جوگ اگنی تنو جارا۔ بھیو سکل مکھ ہاہا کارا
اس لیے چندرما کو للاٹ پر دھارن کرنے والے برشکیتو شوجی کا ہردے میں دھیان کر کے (کہ میرا شریر شو دروہک دکش کے ویرج سے پیدا ہوا ہے۔) میں اس دیہہ کو ترنت ہی تیاگ دوں گی۔ ایسا کہہ کر ستی جی نے یگیہ کی اگنی میں اپنا شریر جلا ڈالا۔ تب سب یگیہ شالا میں ہاہاکار مچ گیا۔

دوہا

ستی مرن سُنی شمبھو گن لگے کرن مکھ کھیس
یگیہ ودھونس بلوک بھر گُو رچھا کینہہ منیس

ستی جی کا بھسم ہونا سُن کر شوجی کے گن اس یگیہ کو ودھونس (نشٹ بھرشٹ) کرنے لگے۔ یگیہ و دھونس ہوتے دیکھ کر منیشور بھرگو جی نے رُدر گنوں کو ہٹا کر اُس کی رکھشا کی۔

چوپائی

سماچار سب شنکر پائے۔ بیر بھدر کر کوپ پٹھائے
یگیہ ودھنس جائی تنہہ کینہا۔ سکل سُرنہہ بدھی وت پھلو دینہا
بھرگوجی کے بھیجے ہوئے اپنے رُدر گنوں کے مُکھ سے سب سماچار شنکر شوجی نے بڑے کرودھ میں آکر بیر بھدر کو کیلاش سے ہر دوار کو بھیجا۔ انھوں نے وہاں جا کر یگیہ و دھونس کر ڈالا اور سب دیوتاؤں کو یتھا یوگیہ ڈنڈ دیا۔
بھئی جگ بدِت دچھ گتی سوئی۔ جس کچھو شمبھو بمکھ کے ہوئی
یہ اتہاس سکل جگ جانی۔ تاتے میں سنچھیپ بکھانی
دکش کی لوک پرسدھ وہی گتی ہوئی جو شو دروہیوں (شو کے دشمن) کی ہوتی ہے۔ اس اتہاس کو سارا سنسار جانتا ہے۔ اس لیئے میں نے اس کا سنکشپت ورنن (مختصر بیان) کیا ہے۔
ستی مرت ہری سن بر مانگا۔ جنم جنم شو پد انوراگا
تے ہی کارن ہم گری گرہہ جائی۔ جنمی پاروتی تنو پائی
ستی نے دیہہ تیاگ کے سمے بھگوان ہری سے یہ بر مانگا کہ میرا جنم جنم میں شوجی کے چرنوں میں پریم ہو۔ اسی کارن وہ پاروتی کا

شہر یہ دھارن کر ہماچل کے گھر جا کر جنمی۔

جب تے اُما شَیل گرِیہہ جائیں۔ سکل سدّھی سمپتی تہاں چھائیں
جہہ تہہ مُنین سو آشرم کینے۔ اُچِت باس ہِم بھودھر دینے

جس دن سے اُما ہماچل کے گھر میں پیدا ہوئی۔ اُسی دن سے ان کے گھر ساری سدھیاں اور سمپتیاں چھا گئیں۔ منی جنوں نے جہاں تہاں سُندر آشرم بنا لئے۔ اور ہماچل نے اُن کو رہنے کے لئے یوگیہ ستھان دیئے۔

دوہا

سدا سُمن پھل سہت سب دُرم نو نانا جاتی
پرگٹیں سُندر شَیل پر مَنی آکر بہو بھانتی

پاربتی کے جنم کے پربھاؤ سے نانا پرکار کے نئے نئے برکش سدا پھل پھولوں سے لدے ہوئے اُس سُندر پربت پر پیدا ہو گئے۔ اور بہو پرکار کی سُندر منیوں کی کانیں اس پربت پر سب کہیں پرگٹ ہو گئیں۔

چوپائی

سرتا سب پنیت جل بہہیں۔ کھگ مرگ مدھپ سُکھی سب رہیں
سہج بَیر سب جیون تیاگا۔ گری پر سکل کریں انوراگا

ساری ندیوں میں پوتر جل بہتا ہے۔ اور پشو پکشی بھونرے آدک سب سُکھی رہتے ہیں سب جیوں نے اپنا سبھاوک وَیر چھوڑ دیا۔ اور پربت پر سب آپس میں پریم کرنے لگے۔

سوہ شَیل گرجا گرہ آئے۔ جمِ جن رام بھگتی کے پائے
نت نوتن منگل گرِیہہ تاسو۔ برہمادک گاوہیں جس جاسو

پاربتی جی کے جنم لینے سے ہماچل کے گھر ایسی شوبھا بڑھی کہ جیسے منش رام بھگتی کو پا کر شوبھایمان ہوتا ہے۔ اُسکے گھر نت پرتی نئے نئے منگل آنند ہونے لگے جس کا یش برہمادک گاتے ہیں۔

نارد سماچار سب پائے۔ کوتک ہی گری گیہہ سدھائے
شَیل راج بڑا آدر کینہا۔ پد پکھاری بر آسن دینہا

نارد جی کو یہ سب سماچار معلوم ہوئے۔ تو وہ سادھارن ہی ہماچل کے گھر چلے گئے۔ پربت راج نے اُن کا بڑا آدر ستکار کیا۔ اور چرن دھو کر اُن کو سُندر آسن دیا۔

ناری سہت منی پد سر ناوا۔ چرن سلِل سب بھون سنچاوا
رچ سوبھاگیہ بہت گری برنا۔ سُتا بولی میلی منی چرنا

ہماچل نے اپنی استری سمیت مُنی کے چرنوں میں سیس جھکایا۔ اور اُن کے چرنودک (وہ جل جس سے پاؤں دھوئے گئے) کو سارے گھر میں چھڑک کر پوتر کیا ہماچل نے اپنے سوبھاگیہ کی بہت سراہنا کی۔ اور پُتری کو بُلا کر اُن کے چرنوں پر رکھ دیا۔ اور کہا۔

دوہا

تری کالگیہ سروگیہ تم گتی سربتر تمہار
کہو سُتا کے دوش گن مُنی بر ہردے بچار

ہے مُنی سریشٹھ! آپ تینوں کالوں (بھوت۔ ورتمان بھوشیہ) کی باتیں جانتے ہیں۔ اور سروگیہ ہیں۔ سروتر آپ کی پہنچ ہے۔ سو آپ میری اس کنیا کے گن دوش ہردے میں وچار کر کہئے۔

چوپائی

کہہ مُنی بہسی گوڑھ مِردو بانی۔ سُتا تمہاری سکل گن کھانی
سُندر سہج سُشیل سیانی۔ نام اُما امبکا بھوانی

تب نارد جی نے ہنستے ہوئے گوڑھ کومل بانی سے کہا تمہاری یہ کنیا سمپورن گنوں کی کان ہے۔ یہ سبھاؤ سے ہی سُندر سُشیل اور چتر ہے۔ اُما امبکا اور بھوانی یہ اس کے نام ہیں۔

سب لچھن سمپن کماری۔ ہوئیہی سنتت پیا پیاری
سدا اچل ایہی کر اہیواتا۔ ایہی تیں جس پیہہیں پتو ماتا

یہ کنیا سب لکشنوں سے پری پورن ہے۔ یہ اپنے پتی کو سدا ہی پیاری ہوگی۔ اس کا سہاگ سدا اچل رہے گا۔ اور تم ماتا پتا کا سنسار میں پرشنسا ہوگا۔

ہوئی ہی پوجیہ سکل جگ ماہیں۔ ایہی سیوت کچھو دُرلبھ ناہیں
ایہی کر نام سمر سنسارا۔ تریہ چڑھیہیں پتی برت اسی دھارا

سب سنسار اس کی پوجا کریگا۔ اس کی سیوا کرنے سے کوئی ایسا پدارتھ نہیں جو نہ ملے۔ اس کے نام کا سمرن کر کے سنسار میں استریاں پتی برت روپی تلوار کی تیز دھار پر چڑھ جائیں گی۔

شَیل سُلچھن سُتا تمہاری۔ سُنہو جے اب اوگُن دوئے چاری
اگُن امان ماتو پتو ہینا۔ اُداسین سب سنشے چھینا

ہے پربت راج۔ تمہاری یہ کنیا شبھ لکشنوں سے یکت ہے۔ اب اس کے جو دو چار اوگن ہیں۔ اُن کو بھی سُنو اگن رہت۔ مان رہت

جس کا کوئی پتا نہ پاتا۔ ویرکت سنتے رہتے۔

دوہا

جوگی جٹل اکام من ننگن امنگل بیش
اس سوامی ہی کہا کہیں پڑی ہست اسی ریکھ

اور یوگی، جٹا دھاری، نشکام من والا، ننگا اور امنگل بھیس والا۔ ویسا ہی اس کو ملے گا۔ ایسی ریکھا اس کے ہاتھ میں پڑی ہے۔

سُنی ہی گرا ستیہ جیہہ جانی۔ دُکھ دمپتی ہی اُما ہرشانی
نارد ہوں یہ بھید نہ جانا۔ دسا ایک سمجھت بلگانا

نارد جی کے بچنوں کو سُن کر اور ہردے میں سچ مان کر ہماچل اور اس کی پتنی مینا کو بہت دکھ ہوا لیکن پاربتی جی پرسن ہوئیں نارد جی بھی اس بھید کو نہ جان سکے کیونکہ سب کی باہری دشا ایک سی ہونے پر بھی بھیتری سمجھ الگ الگ ہے۔

سکل سکھیں گری جا گری مینا۔ پلک شریر بھرے جل نینا
ہوئی نہ مرشا دیو رشی بھاشا۔ اُما سو بچن ہردے دھر راکھا

ساری سکھیاں پاربتی ہماچل اور مینا ان سب کے شریر پلکت تھے سبھی کے نیتروں میں آنسو بھر آئے تھے۔ (سکھیوں ہماچل اور مینا کی آنکھوں میں آنسو اس لئے تھے کہ انہیں دکھ ہوا۔ اور پاربتی جی کی آنکھوں میں آنند کے آنسو تھے) دیورشی کے بچن جھوٹ نہیں ہو سکتے۔ یہ وچار کر کے پاربتی جی نے ان بچنوں کو من میں دھارن کر لیا۔

اُپجیو شو پد کمل سنیہو۔ ملن کٹھن من بھا سندیہو
جانی کُو اوسر پریتی دُرائی۔ سکھی اُچھنگ بیٹھی پنی جائی

تب سے ہی پاربتی جی کو شو جی کے چرن کملوں میں پریتی ہو گئی لیکن من میں یہ سندیہ رہا کہ ان کا ملنا کٹھن ہے کسمے سمجھ کر پاربتی جی نے اپنے اس پریم کو چھپا لیا اور پھر وہ سکھی کی گود میں جا کر بیٹھ گئی۔

جھوٹھ نہ ہوئے دیو رشی بانی۔ سوچیں جنتی سکھی سیانی
اُر دھر دھیر کہی گری راؤ۔ کہو ناتھ کا کریئے اپاؤ

دیورشی کی بانی جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ ایسا وچار کر کے ہماچل اور مینا اور ساری چتر سکھیاں چنتا گرست ہوئیں کہ یہ تو بڑا انرتھ ہو گا۔ من میں دھیرج دھر پربت راج نے کہا کہ ہے ناتھ کہیے کیا

کیا اُپائے کیا جائے۔

دوہا

کہہ مُنیس ہمونت سنو جو بدھی لکھا للار
دیو دنج نر ناگ مُنی کوؤ نہ میٹن ہار

مُنیشور نے کہا ہے پربت راج سنو جو کچھ بدھاتا نے قسمت میں لکھ دیا اُسے کوئی بھی دیو، دانو، نر، ناگ، مُنی نہیں مٹا سکتا۔

چوپائی

تدپی ایک میں کہوں اُپائی۔ ہوئے کرے جو دیو سہائی
جس بر میں برنیوں تمہ پاہیں۔ ملی ہی اُمہ تس سنسے ناہیں

تو بھی میں ایک اُپائے بتلاتا ہوں۔ اگر دیو سہایک ہو تو وہ سدھ ہو جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کو ور تو ویسا ہی ملے گا جیسا کہ میں نے کہا ہے۔

جے جے بر کے دوش بکھانے۔ تے سب شو پہ میں انومانے
جو بواہ شنکر سن ہوئی۔ دوشو گن سم کہہ سب کوئی

جو جو میں نے ور کے دوش کہے ہیں میرے وچار میں تو وہ سب لکشن شو جی میں ہیں۔ اگر اس کا شو جی کے ساتھ بیاہ ہو جائے تو اُن کے دوشوں کو بھی سنسار پرم گنوں کے سمان ہی کہے گا۔

جو اہی سیج سین ہری کرہیں۔ بدھ کچھ تنہہ دوش نہ دھرہیں
بھانو کرسانو سرب رس کھاہیں۔ تنہہ کہنہ مند کہت کوؤ ناہیں

جیسے وشنو بھگوان شیش ناگ کی سیج پر سوتے ہیں۔ بلکہ مان لوگ اُن کو کوئی دوش نہیں لگاتے سورج اور اگنی دیو بھی بھلے برے رسوں کو بھکشن کر ڈالتے ہیں لیکن اُن کو کوئی بُرا نہیں کہتا۔

شبھ اَرُ اشبھ سلل سب بہئی۔ سُرسر کوؤ اپنیت نہ کہئی
سمرتھ کہُ نہیں دوش گوسائیں۔ روی پاوک سُرسری کی نائیں

شری گنگا جی میں بُرا اور بھلا سب جل بہتا ہے لیکن اُسے کوئی اپوتر نہیں کہتا۔ سورج اگنی اور گنگا کے سمان سامرتھ والا کو کوئی دوش نہیں ہوتا۔

دوہا

جو اس ہسی شا کرہیں نر جڑ بیبیک ابھیمان
پرہیں کلپ بھر نرک میں جیو کہ ایش سمان

یدی مورکھ منش ابھیمان وش ہو کر ایسا کریں تو وہ کلپ بھر کے لئے نرک میں پڑتے ہیں۔ کیا جیو بھی کہیں ایشور

چوپائی

شری سری جل کرت باروئی جانا۔ کبھوں نہ سنت کرہیں نہی پانا
شری کہیں سوپاون جیسے۔ ایس انیس ہی انتر ویسے

گنگا جی کے جل سے نیار گنگئی۔ مدرا (شراب) کو جان کر بھی سنت لوگ کبھی اس کا پان نہیں کرتے پر وہی مدرا (شراب) گنگا جی میں مل جانے پر جیسے پوتر ہو جاتی ہے۔ ایشور اور جیو میں بھی ویسا ہی بھید ہے (جیو ایشور کا انش ہے تو بھی ایشور سے بمکھ جیو کا کوئی آدر نہیں کرتا۔ اور جب وہ جیو ایشور پریم میں مگن ہو کر شدھ اور سامرتھ ہو جاتا ہے۔ تو وہ بھگوان کے سمان پوجا جاتا ہے)

شمبھو سہج سمرتھ بھگوانا۔ اہی وواہ سب بدھی کلیانا
دُرارادھیہ پے اہیں مہیسو۔ آشوتوش پُنی کیئے کلیسو

شری شو جی تو سبھاؤ سے ہی سامرتھ وان بھگوان ہیں اگر ان سے اس کنیا کا وواہ ہو جائے۔ تو سب پرکار سے کلیان ہی ہے۔ پرنتو شو جی کی ارادھنا بڑی کٹھن ہے۔ پھر بھی وہ گھور تپ کرنے سے سنتشٹ ہو جاتے ہیں۔

جو تپ کرے کماری تمہاری۔ بھاوی میٹ سکیں ترپُراری
یدپی بر انیک جگ ماہیں۔ ایہہ کہنہ شو تج دوسر ناہیں

یدی تمہاری یہ کنیا تپ کرے تو شو جی بھاوی (بُری قسمت) کو مٹا سکتے ہیں۔ یدپی سنسار میں انیک ور ہیں۔ تتھاپی تمہاری اس پُتری کے لیے شو جی کے بغیر اور دوسرا ور نہیں ہے۔

بَر دایک پرنتارت بھنجن۔ کرپا سندھو سیوک من رنجن
اِچھت پھل بنُ شو اَورادھے۔ لہنہ نہ کوئی جوگ جپ سادھے

شو جی ور دینے والے ہیں۔ شرنارت پرانیوں کے دُکھوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ کرپا کے ساگر اور سیوکوں کے منوں کو پرسن کرنے والے ہیں۔ اُن کی ارادھنا بنا کروڑوں یوگ جپ کرنے سے بھی منورتھ پُورے نہیں ہوتے۔ وہ ہی ایک اتر اچھت پھلوں کے دینے والے ہیں۔

دوہا

اس کہہ نارد سمر ہری گری جہیں اسیس دیہہ آ
ہوئی ہی یہ کلیان اب سے سنشے تجہو گریس

ایسا کہہ کر بھگوان کا سمرن کر کے نارد جی نے شری پاربتی جی کو آشیرواد دیا۔ اور کہا۔ کہ ہے پربت راج اب کلیان ہی ہو گا اب تم سب سنشیوں کا تیاگ کر دو۔

چوپائی

کہی اس برہم بھون مُنی گیؤ۔ آگل چرت سُنہو جس بھیؤ!
پتی ہی ایکانت پائی کہہ مینا۔ ناتھ نہ میں سمجھے مُنی بینا

ایسا کہہ کر نارد مُنی برہم لوک کو چلے گئے۔ اب آگے جو چرتر ہوا۔ اُسے سنو۔ پتی کو اکیلے پا کر پاربتی جی کی ماتا مینا بولی کہ ہے ناتھ میں نے مُنی نارد جی کے بچنوں کو نہیں سمجھا۔

جو گھر بر کُل ہوئے انوپا۔ کریئے وواہ سُتا انوروپا
نہ تا کنیا برو رہو کنواری۔ کنت اُما مم پران پیاری

اگر اپنی کنیا کے انوکول گھر ور اور کُل اُتّم ہو تو بیاہ کیجیے نہیں تو لڑکی چاہے کنواری ہی رہے۔ کیونکہ ہے سوامی پاربتی مجھ کو پرانوں سے بھی پیاری ہے

جوں نہ ملے بر گری جا جو گو۔ گری جڑ سہج کہیہیں سب لوگو
سوئی بچار پتی کر ہو بیاہو۔ جہیں نہ بہور ہوئے اُر داہو

پتری پاربتی کے لیے کہیں یوگیہ ور نہ ملا۔ تو سب لوگ کہیں گے کہ پربت تو سبھاؤ سے ہی مُوڑھ ہوتے ہیں۔ سوچ وچار کر بیاہ کرنا تاکہ بعد میں ہردے میں سنتاپ نہ ہو۔

اس کہی پری چرن دھر سیشا۔ بولے سہت سنیہ گریشا
بر پاوک پرگٹے سسی ماہیں۔ نارد بچن انیتھا ناہیں

ایسا کہہ کر مینا اپنے پتی ہماچل کے چرنوں میں سر دھر کر گر پڑی۔ تو بڑے پریم سے پربت راج بولے۔ ہے رانی بھلے ہی چندرما میں اگنی پرگٹ ہو جائے (ناممکن ممکن ہو جائے) پرنتو نارد جی کے بچن جھوٹے نہیں ہو سکتے۔

دوہا

پریہ سو چھُوری ہر ہوسب سوسمر ہو شری بھگوان
پاربتی ہی نرمیو جہی سوئی کرے کلیان

ہے پریہ۔ چنتا کرنا چھوڑ کر بھگوان کا سمرن کرو۔ جنہوں نے پاربتی جی کو اُتپن کیا ہے۔ وہ بھگوان اس کا کلیان ہی کریں گے۔

چوپائی

اب جو تمہیں سُنتا چاہتے ہو۔ تو اُس مہا سکھاون دیو
کرے سو تو جیسیں الپ پنش ہو۔ آن اپائے نہ مٹے کلیش جو
ہے یہی اگر تمہیں کنیا سے پریم ہے تو اُسے جاکر اپدیش
کرو کہ وہ ایسا تپ کرے جس سے شیو جی مل جاویں۔ اس کے بغیر اور
کسی اُپائے سے یہ کلیش مٹنے والا نہیں ہے۔

نارد جی کے پچن سُن کر سب گن بنتی ایشور کہتو
اُس اپائے کو نہ سمجھو سنکا سبھی بہائی شنکر اکلنکا
نارد جی کے بچنوں کا ارتھ گوڑھ و گمبھیر ہوتا ہے۔ وہ بے مطلب
کی کوئی بات نہیں کہتے۔ شیو جی سمپورن گنوں کے بھنڈار ہیں۔
ایسا وچار کر تم سنشکا کو دور کرو۔ شیو جی سبھی طرح سے نشں
کلنک ہیں۔

سُنی بچن ہرشی من ماہیں گئی تُرت اُٹھی گرجا پاہیں
اُمہہ بلوکی نین بھر باری سہت سنیہہ گود بیٹھاری
نارد جی کے بچن سُن کر مینا پرسن چت ہو کر اُٹھی اور ترنت پاربتی
جی کے پاس گئی۔ پاربتی کو دیکھ کر اُن کی آنکھوں میں جل بھر آیا۔ اُسے
بڑے پریم سے گود میں بٹھا لیا۔

بار ہیں بار لیتی اُر لائی۔ گدگد کنٹھ نہ کچھ کہی جائی
جگت ماتو سرگیہ بھوانی۔ ماتو سُکھد بولیں مرد و بانی
بار بار اسے اپنے ہردے سے لگانے لگی۔ گدگد کنٹھ
کے کارن کچھ کہا نہ جاتا تھا۔ پریم سے مینا کا گلا بھر آیا تھا۔ جگت ماتا
شری پاربتی جی سرگیہ ہیں۔ ماتا کو سُکھ دینے والی کومل بانی سے بولیں۔

دوھا

سنو بات میں دیکھا اس سپن سناؤں تو سے
سُندر گور سپیر ور اس اپدیس ہو سے

ہے ماتا سُنو۔ میں تمہیں سناتی ہوں میں نے آج ایک
سوپن (خواب) دیکھا ہے۔ اس سوپن میں مجھے ایک سُندر
گورے رنگ والے شری لیشتھ برہمن نے ایسا اپدیش کیا ہے۔

چوپائی

کرہی جائی تپو سیل کماری نارد کہا سو ستیہ بچاری
مات پتہ ہمہی یہ مت بھاوا تپ سُکھ پرد دُکھ دوش نساوا
ہے پاربتی تم جاکر تپ کرو۔ نارد جی نے جو کہا ہے اُسے

سنیہ سچو۔ تمہارے ماتا پتا کو بھی یہ بات بھاتی ہے کیونکہ تپ
سُکھ دینے والا اور دکھوں دوشوں کا ناش کرنے والا ہے۔

تپ بل رچئی پر پنچ بدھاتا تپ بل بشنو سکل جگ تراتا
تپ بل شمبھو کرہیں سنگھارا تپ بل شیش دھرئی مہی بھارا
تپ کے بل سے ہی برہما سرشٹی کو رچتے ہیں۔ اور تپ کے
بل سے ہی وشنو سارے جگت کا پالن کرتے ہیں۔ اور تپ کے ہی بل
سے شمبھو رُدر روپ سے جگت کی پرلے کرتے ہیں۔ اور تپ کے
بل سے شیش جی پرتھوی کا بھار اُٹھائے ہوئے ہیں۔

تپ آدھار سب سرشٹی بھوانی۔ کرہی جائی تپ اس جیہ جانی
سُنت بچن بسمت مہتاری۔ سپن سنایو گرہی ہنکاری
ہے بھوانی تپ ہی ساری سرشٹی کا آدھار ہے۔ من میں ایسا
جان کر تو تپ کر۔ ایسا پاربتی کا سوپن وِرتانت سُن کر مینا کو بڑا
اچنبھا ہوا۔ اور اس نے اپنے پتی ہمانچل کو بلا کر سوپن کا سارا حال
کہہ سُنایا۔

مات پتہ بہو بدھی سمجھائی چلیں اُما تپ ہت ہرشائی
پریہ پریوار پتا ار ماتا بھئے بکل مکھ آو نہ باتا
ماتا پتا کو بہت پرکار سمجھا کر پاربتی جی پرسن چت ہو کر تپ
کرنے کے لئے چلیں۔ پیارا پریوار پتا ماتا سمیت سب بیاکل
ہو گئے۔ اور اس کے جوگ کے دُکھ سے سب کے گلے بھر آئے
کسی کے مُنہ سے بات نہیں نکلتی تھی۔

دوھا

بید شرا مُنی آئے تب سبے کہا سمجھائے
پاربتی مہما سُنت بہے پربودھ بیں پائے

تب ویدشرا نامک مُنی وہاں آئے۔ انہوں نے سب کو پاربتی
جی کی مہما سمجھائی جسے سُن کر سب کو پربودھ ہو گیا۔ (دلجمعی) سب کے
دُبدھا و سندیہ دُور ہو گئے۔ پاربتی کی مہما پر وچار کر کے سب کا
شوک دُور ہو گیا۔

اُر دھر اُما پران پتی چرنا۔ جائے بپن لاگیں تپ کرنا
اتی سکمار نہ تن تپ جوگو۔ پتی پد سمری تجو سب بھوگو
اب تو پاربتی جی اپنے ہردے میں اپنے پران پتی شری
شیو جی کے چرنوں کا دھیان کر کے جنگل میں جا کر تپ کرنے لگیں۔

پاربتی جی کا اتی انت سُکھا شریر تپ کے یوگیہ نہیں تھا۔ تو بھی پتی کے چرنوں کا سمرن کر کے انہوں نے سارے بھوگ تیاگ دیئے نت تو چرن انگن انوراگا۔ بیسری دیہہ تپ ہی من لاگا سنبت سہس مول پھل کھائے ساگ کھائی ست برش گنوائے

پاربتی جی شوجی کے چرنوں میں نت نیا پریم بڑھانے لگیں۔ تپ میں من ایسا مگن ہو گیا کہ شریر کی بھی کچھ سُدھ نہ رہی۔ ایک ہزار برس تک انہوں نے کند مول پھل کھائے اور سو برس ساگ کھا کر ہی گزار دیئے۔

کچھ دن بھوجن باری بتاسا۔ کئے کٹھن کچھ دن اُپ باسا بیل پتر ہی بری سُکھائی تین سہس سمبت سوئی کھائی

اس کے بعد کچھ دن جل اور وایو کا بھوجن کیا اور پھر کچھ دن برابر برت رکھے۔ جو بیل پتر سوکھ کر دھرتی پر گرتے تھے وہی تین ہزار برس تک کھایا۔

پنی پرہرے سُکھانیو پرنا۔ اُبھی نام تب بھیو اپرنا دیکھی اُبھی تپ چھین شریرا۔ برہم گرا بھئی گگن گمبھیرا

سوکھے بیل پتر کھانے بھی چھوڑ دیئے تب سے ہی پاربتی کا نام اپرنا ہوا۔ تپ سے چھین شریر دیکھ کر آکاش سے گمبھیر برہم بانی ہوئی۔

دوہا

بھیو منورتھ سپھل تو سُن گری راجکماری
پری ہرو دُسہ کلیس سب اب ملیہیں تری پراری

ہے پربت راجکماری سنو۔ تمہارا منورتھ سپھل ہوا۔ تو اب اس کٹھن تپوں اور برتوں کو چھوڑ دے۔ اب تجھے شوجی ملینگے

چوپائی

اس تپ کاہو نہ کینہہ بھوانی۔ بھئے انیک دھیر مُنی گیانی اب اُر دھرہو برہم بر بانی۔ ستیہ سدا سنتت سُچی جانی

بھوانی سنسار میں انیک دھیر منی گیانی ہوئے ہیں۔ پرنتو ایسا کٹھور تپ کسی نے نہیں کیا۔ اب ہردے میں اس برہم بانی کو سدا ستیہ اور شدھ جان کر دھارن کرو۔

آوے پتا بولاون جب ہی۔ ہٹھ پری ہر گھر جائے ہو تب ہی
بیں تمہیں جب سپت رشی راجا نیہو سب پرمان بالکیسا

جب تمہارے پتا تمہیں بلانے آویں تب تم ہٹھ چھوڑ کر گھر چلی جانا اور جب تمہیں سپت رشی ملیں تب تم اس بانی کو ٹھیک ٹھیک ماننا

سُنت گرا بدھی گگن بکھانی۔ پلک گات گری جا ہرشانی
اُما چرت سُندر میں گاوا۔ سنہو سمبھو کر چرت سہاوا

آکاش سے کہی ہوئی۔ اس برہم بانی کو سُن کر پاربتی انتی انت پرسن ہو گئیں۔ اور ان کا شریر خوشی کے مارے پلکت ہو گیا۔ یگیہ ولک بھردواج جی سے کہتے ہیں کہ ہے بھردواج میں نے پاربتی جی کا سندر چرتر تمہیں سنایا اب شوجی کا سہاونا چرتر سنئے۔

جب تے ستی جائی تنو تیاگا۔ تب تے شو من بھیو براگا
جپہیں سدا رگھو نایک ناما۔ جنہہ تنہہ سنہیں رام گن گراما

جب سے ستی نے جا کر شریر تیاگ کیا تب سے شوجی کے من میں ویراگ ہو گیا۔ وہ سدا شری رگھوناتھ جی کے نام کا جپ کرنے لگے۔ اور ادھر ادھر شری رام جی کے گن سمو کی کتھائیں سننے لگے۔

دوہا

چدانند سُکھ دھام شو بگت موہ مد کام
بچرہیں مہی دھر ہردے ہری سکل لوک ابھی رام

چدانند۔ سکھ دھام موہ مد اور کام سے رہت شوجی سمپورن لوگوں کو آنند دینے والے بھگوان شری رام چندر جی کو ہردے میں دھارن کر کے دھیان مگن ہو پرتھوی پر وچرنے لگے۔

چوپائی

کتہو مُنن اُپدیشہیں گیانا۔ کتہوں رام گن کر ہیں بکھانا
جدپی اکام تدپی بھگوانا۔ بھگت برہ دکھ دکھت سجانا

کہیں تو وہ منیوں کو گیان اُپدیش کرتے اور کہیں رام گنوں کا بکھان کرتے تھے۔ یدیپی شو بھگوان کام رہت ہیں۔ تو بھی وہ اپنے بھگت کے ویوگ کے دکھ سے دکھی ہیں۔

ایہی بدھی گیو کال بہو بیتی۔ نت نو ہوئے رام پد پریتی
نیم پریم شنکر کر دیکھا۔ اوچل ہردے بھگتی کی ریکھا

اس پرکار بہت کال بیت گیا شوجی کی شری رام چندر جی کے چرنوں میں نت نئی پریتی بڑھ رہی ہے شوجی کے نیم۔ پریم۔ اور انکی بھگتی کو جب شری رام چندر جی نے دیکھا۔

پرگٹے رام کرتگیہ کرپالا۔ روپ سیل ندھی تیج بسالا

بھو بیم کا دھنش کر سرایا۔ تم ہی اس برت کو نبھایا
تو اپکار ماننے والے۔ کرپا پورو روپ اور شیل کے ساگر بھگوان
تیجسوی بھگوان شری رام چندر جی پرگٹ ہوئے۔ انہوں نے بہت
پرکار سے شنکر جی کی سراہنا کی اور کہا تمہارے بنا ایسا کٹھن برت کوئی
نہیں کر سکتا ہے۔

بھو بدھی رام شیو ہی سمجھاوا۔ پاربتی کر جنم سناوا
اتی پنیت گرجا کی کرنی۔ بستر سہت کرپا ندھی برنی

شری رام چندر جی نے بہت پرکار سے شیو جی کو سمجھایا اور پاربتی
جی کے جنم کا سماچار سنایا۔ کرپا ندھان شری رام چندر جی نے وستار
پوروک پاربتی جی کی پوتر کرنی کا ورنن کیا۔

دوہا

اب بنتی مم سنہو شیو جو مو پر نج نیہو
جائی بواہو شیل جا یہ ہے مانگیں دیہو

پھر شری رام چندر جی نے شیو جی سے کہا ہے شیو جی اب
آپ میری بنتی سنئے۔ اگر آپ کا مجھ پر سنیہ ہے۔ تو آپ جا کر پاربتی
جی کے ساتھ بیاہ کر لو۔ یہ بچن میں آپ سے مانگتا ہوں۔

چوپائی

کہہ شیو یدپی اچت اس ناہیں۔ ناتھ بچن پنی میٹی نہ جاہیں
سر دھر آئس کریئے تمہارا۔ پرم دھرم یہ ناتھ ہمارا

شیو جی نے اتر دیا۔ کہ بھگوان یہ بیاہ یہ اچت (مناسب)
نہیں ہے۔ تو بھی ہے ناتھ آپ کے بچن مٹائے نہیں جا سکتے آپ کی آگیا
سر ماتھے پر یہی میرا پرم دھرم ہے۔

مات پتا گرو پربھو کی بانی۔ بنہیں بچار کریئے شبھ جانی
تم سب بھانت پرم ہتکاری۔ آگیا سر پر ناتھ تمہاری

ماتا پتا گرو اور سوامی کی بات کو بغیر وچارے ہی شبھ جان کر
کرنا چاہیئے پھر آپ تو سب پرکار سے میرے پرم ہتیشی ہیں ناتھ آپ کی
آگیا سر ماتھے پر۔

پربھو توشیو سن شنکر بچنا۔ بھگتی بویک دھرم یت رچنا
کہہ پربھو ہر تمہار پرن رہیو۔ اب اُر راکھیو جو ہم کہیو

پربھو شری رام چندر جی شیو جی کے بھگتی وویک دھرم
یکت بچنوں کو سن کر بڑے پرسن ہوئے۔ پربھو نے کہا ہے شنکر جی۔

آپ کا پرن پورا ہو گیا۔ اب جو کچھ ہم نے کہا ہے اسے ہردے میں
رکھنا۔

انتر دھیان بھئے اس بھاکھی۔ شنکر سوئی مورتی اُر راکھی
تبھی سپت رشی شیو پہیں آئے۔ بولے پربھو اتی بچن سہائے

یہ کہہ کر بھگوان شری رام چندر جی انتر دھیان ہو گئے شیو جی نے
اُن کا وہی روپ ہردے میں دھارن کر لیا۔ اسی سمے سپت رشی شیو جی
کے پاس آئے۔ اور پربھو مہادیو جی اُن سے سندر بچن بولے

دوہا

پاربتی پہ جائیے تم پریم پریکشا لیہو
گرِی پریر پٹھیئیں بھون دور کریہو سندیہو

آپ لوگ پاربتی کے پاس جا کر اُن کی پریم پریکشا لیں۔ اور
ہماچل کو کہہ کر پاربتی کو گھر بھجوائیے اور ان کے سندیہ کو دور کیجیئے۔

رشن گوری دیکھی تہاں کیسی۔ مورتی منت تپسیا جیسی
بولے منی سنو شیل کماری۔ کرہو کون کارن تپو بھاری

رشیوں نے وہاں جا کر پاربتی جی کو کیسی دیکھا تو وہ تپسیا کی
ساکشات مورتی ہو۔ منی بولے۔ ہے شیل کماری سنو تم کس لئے
ایسا گھور تپ کر رہی ہو۔

کیہی اوراد ھہو کا تمہ چہہو۔ ہم سن ستیہ مرم کن کہہو
کہت بچن من اتی سکچائی۔ ہنسیہو سنی ہمار جڑتائی

تم کس دیوتا کی آرادھنا کرتی ہو۔ اور اس سے کیا پھل چاہتی ہو۔
ہم سے سچ سچ سب بھید کیوں نہیں کہتی۔ پاربتی جی نے کہا کہ مجھے شرم
لگتی ہے اور میرے من کا بھید کہتے ہوئے سکوچ ہوتا ہے کہ آپ لوگ میری مورکھتا
کو سن کر میری ہنسی اڑائیں گے۔

من ہٹ پرا نہ سنی سکھاوا۔ چہت باری پر بھیت اٹھاوا
نارد کہا ستیہ سوئی جانا۔ بن پنکھن ہم چہہیں اڑانا

میرا من ایسا ہٹ کر گیا ہے کہ کسی کے اپدیش کو سنتا
ہی نہیں۔ پانی پر دیوار اٹھانا چاہتا ہے۔ نارد جی نے جو کہہ دیا اسے
سچ مان کر میں بنا پروں کے ہی اڑنا چاہتی ہوں۔

دیکھو منی اوبیک ہمارا۔ نہا ہے سدا شیو ہی بھرتارا
ہے منیو اب میرے اگیان کی اور تو درشٹی کریں۔ کہ میں شیو جی کو ہی
پتی بنانا چاہتی ہوں

دوہا

سنت بچن ہسے رشی گری سنبھو بب دیہہ
نارد کر اپدیش سن کہو بسیو کس گیہہ

پاربتی جی کے بچن سن کر رشی ہنس پڑے اور کہا کہ تمہارا شریر پربت ہی سے تو پیدا ہوا ہے۔ اس لئے تم ایسی الٹی بات کیوں نہ کرو اس میں اچرج ہی کیا ہے۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ نارد کا اپدیش سن کر آج تک کس کا گھر بسا ہے۔

چوپائی

دچھ سُتن اپدیشو جائی۔ تن پھر بھون نہ دیکھا آئی
چترکیتو کر گھر ان گھالا۔ کنک کسیپو کر پُنی اس حالا

نارد جی نے دکش کے پتروں کو جا کر اپدیش کیا تھا۔ جس سے انہوں نے پھر لوٹ کر کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا۔ چترکیتو کو ایسا اپدیش دیا کہ ان کا خانہ ہی تباہ کر دیا۔ اور ہرنیہ کشپ کا بھی یہی حال ہوا۔

نارد سکھ جے سنہیں نر ناری۔ اوسی ہوہیں تج بھون بھکاری
من کپٹی تن سجن چینہا۔ آپ سرس سب ہی چہ کینہا

جو ستری پرش نارد کے ایسے اپدیش اور سکشا کو سنتے ہیں۔ وہ اوشیہ گھر بار تیاگ کر بھکاری بن جاتے ہیں۔ انتہ کرن میں تو ان کے کپٹ ہے۔ اور شریر پر سادھو پرشوں کے سے چنہ دھارن کر رکھے ہیں۔ وہ تو اپنی طرح ہی سب کو بنانا چاہتا ہے۔

تیہی کے بچن مانی بسواسا۔ تم چاہہ پتی سہج اُداسا
نرگن نلج کوبیش کپالی۔ اکل اگیہہ دگمبر بیالی

ایسے کپٹی کے بچنوں پر وشواس کر کے تم ایسا پتی چاہتی ہو۔ جو سبھاؤ سے ہی اُداسین۔ گن ہینا۔ نرلج۔ برا بھیس۔ ہڈیوں کی مالا پہننے والا۔ [illegible]۔ بے گھر ننگا اور شریر پر سانپوں کو لپیٹے رکھنے والا ہے۔

کہہو کون سکھ اس بر پائے۔ بھل بھولی ہو ٹھگ کے بورائے
پنچ کہیں شو ستی بواہی۔ پنی اودیر مرائن تاہی

کہو ایسا ور پانے سے تمہیں کونسا سکھ ملے گا۔ اس ٹھگ نارد کے بہکانے سے تم کیسی بھولی بن گئیں۔ لوگوں کے کہنے سے پہلے شو جی نے پہلے تو ستی سے بیاہ کیا۔ اور پھر اسے تیاگ کر مروا ڈالا۔

دوہا

اب سکھ سووت سوچ نہیں بھیک مانگ بھو کھاہیں
سہج اکیلا کنہہ کے بھون کبہوں کہ ناری کھٹاہیں

ستی جی کو مروا کر اب شو جی بے کھٹکے نسنک ہو کر سوتے ہیں۔ من میں کچھ چنتا نہیں رہی۔ گھر گھر بھیک مانگ کر کھاتے ہیں۔ ایسے سبھاؤ کے اکیلا رہنے والے سیوں کے گھر کبھی بھلا کیا کسی استری کا نرباہ ہو سکتا ہے۔

چوپائی

اجہوں مانہو کہا ہمارا۔ ہم تمہہ کہوں بر نیک بچارا
اتی سندر سچی سکھد سوشیلا۔ گاوہیں بید جاسو جس لیلا

اب بھی تم ہمارا کہنا مانو ہم نے تمہارے لئے بہت اچھا ور وچار کیا ہے۔ جو کہ بہت ہی سندر سکھ داتا اور سشیل ہے۔ جس کے یش کی لیلا وید بھی گاتے ہیں۔

دوشن رہت سکل گن راسی۔ شری پتی پُر بیکنٹھ نواسی
اس بر تمہی ملاؤب آنی۔ سنت بہسی کہیہ بچن بھوانی

وہ ور دوشوں سے رہت۔ سارے گنوں کی راشی لکشمی کا سوامی اور بیکنٹھ پوری کا رہنے والا ہے۔ ایسا ور ہم تمہیں لا دیں گے۔ رشیوں کے ایسے بچن سن کر پاربتی جی ہنس کر بولیں۔

ستیہ کہہو گری بھو تن ایہا۔ ہٹھ نہ چھوٹ چھوٹے برو دیہا
کنک اپنی پکھان تے ہوئی۔ جارے ہوں سہج نہ پری ہر سوئی

آپ نے یہ بالکل سچ کہا ہے کہ میرا شریر پربت سے پیدا ہوا ہے اس لئے ہٹھ نہ چھوٹے گا۔ شریر بھلے ہی چھوٹ جائے۔ سونا بھی تو پتھر سے پیدا ہوتا ہے۔ سو جلانے سے بھی اپنے سبھاؤ رنگ اور سورن پنے کو نہیں چھوڑتا۔

نارد بچن نہ میں پری ہروں۔ بسو بھون اجرو نہیں ڈروں
گر کے بچن پرتیتی نہ جیہی۔ سپنے ہوں سگم نہ سکھ سدھ تیہی

میں نارد جی کے بچنوں کو نہیں چھوڑوں گی۔ گھر بسے یا اجڑ جائے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ جس کو گورو کے بچنوں پر شردھا نہیں ہے اسے سپنے میں بھی سکھ اور سدھی سگم (آسانی سے پراپت) نہیں ہوتی۔

دوہا

مہادیو اوگن بھون شنو سکل گن دھام
جیہی کر منو رام جاہی سن تیہی سن کام

مہادیو جی اوگنوں کے گھر ہیں۔ اور شنو بھگوان سب گنوں کے بھنڈار ہیں۔ پر جس کا من جس میں رم گیا اُسے تو اُسی سے کام ہے۔ دُوسرے سے کیا مطلب۔

چوپائی

جو تم ملتے ہو پرتھم منیشا۔ سنتیوں سکھ تمہاری دھر شیشا
اب میں جنم شمبھو ہت ہارا۔ کو گن دوشن کرے بچارا

ہے منیشورو۔ اگر آپ پہلے ملتے۔ تو میں آپ کے اس اُپدیش کو سر ماتھے پر رکھتی لیکن اب تو میں نے اپنا جنم شوجی کے نمت ہار دیا ہے۔ پھر گن اور دوش کا وچار کون کرے۔

جو تمہرے ہٹھ ہردے بسیکھی۔ رہی نہ جائی بنو کئے بریکھی
تو کوتکین آلس ناہیں۔ برکنیا انیک جگ ماہیں

یدی آپ کے ہردے میں بہت ہی ہٹھ ہے۔ کہ آپ سے بغیر بیاہ رچائے رہا نہیں جاتا۔ تو کھیل تماشہ کرنے والوں کو آلسی تو ہوتا نہیں۔ ور اور کنیا سنسار میں بہت ہیں۔ اور کہیں جاکر کھیل کھیلیے۔

جنم کوٹی لگ رگر ہماری۔ بروں شمبھو نہ تو رہوں کنواری
تجوں نہ نارد کر اُپدیشو۔ آپ کہیں سَت بار مہیشو

میرا تو کروڑوں جنموں تک یہی ہٹھ رہے گا۔ کہ یا تو شوجی کو وروں گی نہیں تو کنواری ہی رہوں گی۔ اگر خود مہادیو جی بھی آکر سو بار کہیں۔ تو بھی میں نارد کا اُپدیش نہیں چھوڑوں گی۔

میں پا پریہوں کہی جگدمبا۔ تم گرہ گون بھئو بلمبا
دیکھ پریم بولے منی گیانی۔ جے جے جگدمبکے بھوانی

پھر جگت جننی پاربتی جی نے کہا کہ میں آپ کے پاؤں پڑتی ہوں آپ اپنے گھروں کو جائیے بہت دیر ہو گئی ہے۔ پاربتی جی کا سچا پریم دیکھکر گیانی مُنی بولے ہے جگ جننی۔ ہے بھوانی۔ آپ کی جے ہو جے ہو۔

دوھا

تم مایا بھگوان شو سکل جگت پتو مات
ناگی چرن سر منی چلے پنی پنی ہر شت گات

آپ مایا ہیں اور شو جی بھگوان ہیں آپ دونوں کل برہمانڈ کے ماتا پتا ہیں۔ ایسی اُستتی کر کے منیوں نے اُن کے چرنوں میں سر نوایا۔ اور وہاں سے چل دیئے۔ پاربتی جی کے پریم کو دیکھکر اُن کا من بھی پرسن تھا۔

چوپائی

جائی منن ہم ونتو پٹھائے۔ کری بنتی گر جہ گرہ لائے
بہو سپت رشی شو پہیں جائی۔ کتھا اُما کی سکل سنائی

منیوں نے جاکر پربت راج ہماچل کو پاربتی جی کے پاس بھیجا اور وہ بنتی کر کے انہیں گھر لے آئے پھر سپت رشی شوجی کے پاس گئے اور اُنہیں پاربتی جی کی ساری کتھا کہہ سنائی۔

بھئے مگن شو سُنت سنیہا۔ ہرش سپت رشی گونے گیہا
من تھر کر تب شمبھو سجانا۔ لگے کرن رگھو نایک دھیانا

پاربتی جی کے پریم کو سُنکر شوجی آنند میں مگن ہو گئے۔ سپت رشی پرسن ہو کر اپنے گھر کو چلے گئے تب انتری شوجی من کو ایکاگر کر کے شری رگھوناتھ جی کا دھیان کرنے لگے۔

تارک اسر بھیو تہیہ کالا۔ بھج پرتاپ بل تیج بشالا
تیہیں سب لوک لوک پتی جیتے۔ بھئے دیو سکھ سمپتی ریتے

اس سمے ایک تارک نام دیئیت پیدا ہوا جس کا بھجا بل اور پرتاپ و تیج بہت وشال تھا۔ اس نے سب لوک اور لوکپال جیت لیئے اور سب دیوتا لوگ سُکھ اور سمپتی سے خالی ہو گئے۔

اجر امر سو جیت نہ جائی۔ ہارے سُر کر بہو بدھ لرائی
تب برنچی سن جائے پکارے۔ دیکھے بدھی سب دیو دکھارے

وہ اجر اور امر دیئیت کسی سے جیتا نہ گیا۔ دیوتا لوگ اس کے ساتھ بہت طرح کی لڑائیاں لڑ کر ہار مان بیٹھے۔ تب اُنہوں نے برہماجی کے پاس جاکر پکار کی اور برہماجی نے دیوسموہ کو دُکھی دیکھکر

دوھا

سب سن کہا بجھائی بدھی دنج بدھ من تب ہوئی
شمبھو شکر سمبھوت سُت ایہی جیتے رن سوئی

برہماجی نے سب کو سمجھا کر کہا کہ اس دیئیت کا مرن تب ہو گا جب شوجی کے ویرج سے پُتر اُتپن ہو گا۔ وہی اس دیئیت کو یُدھ میں جیتے گا۔

چوپائی

مور کھ لکشن کر ہو آیا ہی۔ ہوئی ہی ایشور کرے سہائی
ستی جو تجی دکش یگیہ رہا۔ جنمی جائی ہماچل گیہا
میری بات سن کر یہ اپائے کیجیے۔ آپ کا کام بن جائے گا۔
ایشور سہایتا کریں گے۔ ستی جی نے دکش کے یگیہ میں اپنے شریر کا
تیاگ کر دیا تھا۔ اب وہ پاربتی نام سے ہماچل کے گھر تپ کرتی ہے۔
تب کینہہ شمبھو تپ لائی۔ شو سمادھی بیٹھے سب تیاگی
یدپی اہی اسمجس بھاری۔ تدپی بات ایک سنہو ہماری
شو جی کو بنی روپ میں پراپت کرنے کے لئے انہوں نے
تپ کیا ہے۔ ادھر شو جی سب کچھ چھوڑ کر سمادھی لگائے بیٹھے ہیں۔
یدپی یہ بڑے اسمجس (بے میل بے جوڑ نامناسب)
کی بات تھا پی میری ایک بات سنو
پٹھ ہو کام جائی شو پاہیں۔ کرے چھوبھ شنکر من ماہیں
تب ہم جائے شو سر نائی۔ کرواؤ بیاہو بری آئی
کام دیو جی کو شو جی کے پاس بھیجو وہ جا کر ان کے من میں
کھشوبھ (ہلچل ہیجان ۔ بیاکلتا) پیدا کرے۔ اتفاقاً ان کی سمادھی
بھنگ کر دے۔ تب ہم جا کر شو جی کے چرنوں میں سر جھکا کر انہیں
راضی کر کے ان کا بیاہ کرا دیں گے۔
ایہی بدھی بھلے ہی پوچھا ہوئی۔ بھنتا تی نیک کہیو سب کوئی
استتی سرن کینہہ اتی ہیتو۔ پرگٹ بھیو ہم بان جھکیتو
اس پرکار ہمارا بھلا ہو جانا ممکن ہوگا۔ یہ سن کر سبھی نے
کہا۔ کہ آپ کی یہ سمتی (صلاح) بہت اچھی ہے۔ تب دیوتاؤں نے
کام دیو کی بڑی استتی کی۔ اپنے پانچوں بانوں (شبد۔ سپرش۔
روپ۔ رس۔ گندھ) سمیت مچھلی کے نشان والا کام
دیو پرگٹ ہوا۔

دوہا

سُرن کہی نج بپت سب تنی من کینہہ بچار
شمبھو برودھ نہ کشل موہی بہس کہیو اس مار

دیوتاؤں نے اپنی سب بپتی اس سے کہہ ڈالی۔ اسے سن کر
کام دیو نے وچار کیا اور ہنس کر دیوتاؤں سے کہا کہ شو جی سے
ورودھ کرنے میں میری کشل وخیر نہیں ہے۔

چوپائی

تدپی کرب میں کاج تمہارا۔ شرتی کہہ پرم دھرم اپکارا
پر ہت لاگ تجئی جو دیہی۔ سنتت سنت پرسنسہیں تیہی
تو بھی میں تمہارا کام تو کروں گا کیونکہ شرتی کہتی ہے کہ
پر اپکار ہی پرم دھرم ہے۔ دوسروں کے بھلے کے لئے جو اپنا
شریر تیاگ دیتا ہے سنت لوگ سدا اس کی پرشنسا کیا کرتے ہیں۔
اس کہی چلیو سبہہ سر نائی۔ سمن دھنش کر سہت سہائی
چلت مار اس ہردے بچارا۔ شو برودھ دھرو مرن ہمارا
ایسا کہہ کر اور سب کو ڈنڈوت پرنام کر کے اپنے ہاتھ میں
پھولوں کے دھنش کو لے کر سمیت اپنے سہائکوں (بسنت رتو۔
سب راگ راگنی۔ اپسرائیں۔ سوگندھ آدک) کے چلا چلتے سمے کام
دیو نے اپنے من میں وچار کیا کہ شو جی کے ورودھ سے میری مرتیو نشچیہ
ہوگی۔
تب آپن پربھاؤ لستارا۔ نج بس کینہہ سکل سنسارا
کوپیو جبھی باری چر کیتو۔ چھن مہوں مٹے سکل شرتی سیتو
تب تو اس نے اپنا پربھاؤ پھیلایا۔ اور سب سنسار کو اپنے
بس میں کر لیا۔ جس سمے وہ مچھلی چن کی دھوجا والا کام دیو غصہ ہوا۔
(کرودھ میں آیا) اسی سمے چھن بھر میں وید مریادا اور پل ٹوٹ گیا۔
(اور تمام ویدوں کی مریادا مٹ گئی)
برہمچریہ برت سنجم نانا۔ دھیرج دھرم گیان بگیانا
سداچار جپ جوگ براگا۔ سبھے بیک کٹک سب بھاگا
برہمچریہ۔ برت سنجم نانا پرکار کے۔ دھیرج۔ دھرم۔ گیان
وگیان۔ سداچار۔ جپ۔ جوگ۔ ویراگ بھاؤ۔ آدک وبیک کا سارا
لشکر کام دیو سے ڈر کے بھیت ہو کر بھاگ گیا۔

چھند

بھاگیو وبیک سہائے سہت سو سبھٹ سنجگ مہی مرے
سدگرنتھ پربت کندرن مہوں جائی تہی اوسر دُرے
ہونہار کا کرتار کو رکھوار جگ کھر بھر پرو بہا
دوئی ماتھ کیہی رتی ناتھ جیہی کہوں کوپی کر دھنو سر دھرا
وبیک اپنے سہائکوں سمیت بھاگ گیا اس کے یودھا ری
پو دھا (دھیرج دھرم گیان آدک) یدھ بھومی سے پیٹھ دکھا گئے۔ سب وید
پران آدک سدگرنتھ پربتوں کی کندراؤں (غاروں) میں جا چھپے۔

(ارتھات سدا گیان وچار گرنتھوں میں ہی لکھا رہ گیا۔ اُس کا آچرن چھوٹ گیا) سارے سنسار بھر میں کھلبلی مچ گئی۔ کہ یہ بھگوان کیا ہونے والا ہے۔ ہماری کون رکشا کرے گا۔ ایسا کون بھر والا کون ہے جس کے لیے رتی ناتھ کام دیو نے کپت ہو کر ہاتھ میں دھنش بان دھارن کیا ہے۔

بھئے سبھو جاگ اچر چر ناری پُرش اَس نام
تے نج نج مریاد تجی بھئے سکل بس کام

سنسار میں استری پُرش نام والے جتنے چر اچر پرانی تھے وہ سب اپنی اپنی مریادا کو چھوڑ کر کام کے وش میں ہو گئے۔

چوپائی

سب کے ہردے مدن ابھیلاشا۔ لتا نہاری نوہیں ترو شاکھا
ندی اُمگ اُمبدھ کہوں دھائی۔ سنگم کرہیں تالاب تلائی

سب جیووں کے ہردے میں کام ابھیلاشا پیدا ہو گئی۔ بیلوں کو دیکھ کر درختوں کی شاخیں جھکیں۔ ندیاں اُمنگ اُمنگ کر سمندر کی طرف دوڑیں۔ اور تالاب تلائیں پر سپر ملنے جلنے لگیں۔

جہاں اَس دشا جڑن کی برنی۔ کو کہہ سکے سچیتن کرنی
پشو پچھی نبھ جل تھل چاری۔ بھئے کام بس سمے بساری

جہاں جڑ جیو سمودائے کی ایسی دشا ہو گئی۔ وہاں جیتے جیووں کی کرنی کا تو کہنا ہی کیا۔ پشو پنچھی اور اکاش اور پرتھوی دونوں پر وچرنے والے جیو اپنا سمان بھول کر سب کے سب کام اندھ ہو گئے۔

مدن اندھ بیاکل سب لوکا دیکھ دن ہیں او لوکہیں کوکا
دیو دنج نر کنتر بیالا۔ پریت پشاچ بھوت بیتالا

ان کی دشا نہ کہیوں بکھانی۔ سدا کام کے چیرے جانی
سدھ وِرکت مہا منی جوگی۔ تے پی کام وش بھئے بیوگی

سب لوگ کام میں اندھے ہو کر ویاکل ہو گئے۔ چکوا چکوی کو بھی دن رات کی تمیز نہ رہی دیو۔ دیت۔ منش۔ کنتر۔ ناگ۔ بھوت پریت۔ پشاچ (چنڈال) آدک کی دشا کا تو کہنا ہی کیا۔ یہ تو سدا کام کے غلام ہیں کنتو سدھ وِرکت۔ مہا منی اور یوگی لوگ بھی کام کے وش ہو کر استری کے برہ میں تڑپنے لگے

چھند

بھئے کام وش جوگیش تاپس پامرن کی کو کہے
دیکھیں چراچر ناری مے جے برہم مے دیکھتا رہے
ابلا بلوکہیں پُرش مے جگ پُرش سب ابلا مے
دو دنڈ بھر برہمانڈ بھیتر کام کرت کوتک ایم

جب یوگی تپسوی بھی کام کے وش ہو گئے تو پامر پرانیوں کی تو گنتی ہی کیا۔ جو برہم گیانی چراچر جگت کو برہم روپ سے دیکھتے تھے وہ اسے استری روپ میں دیکھنے لگے۔ استریاں سارے سنسار کو پُرش روپ میں اور پُرش سارے سنسار کو استری روپ میں دیکھنے لگے دو گھڑی تک سارے برہمانڈ میں کام دیو کا یہ تماشا رہا۔

سورٹھا

دھری نہ کاہوں دھیر سب کے من من سج ہرے
جے راکھے رگھوبیر تے اُبرے تیہی کال مہوں

کسی نے بھی من میں دھیرج نہ رکھی۔ کام دیو نے سب کے من ہر لیے۔ اُس سمے کیول وہ ہی کام دیو کے پربھاؤ سے بچے جن کی شری رگھوناتھ جی نے رکشا کی (کام دیو نے اس کوتک کو درشٹانت روپ دیکر کوی یہ بتلاتے ہیں۔ کہ جب سنسار میں یا تو سماج میں وشے بھوگ ہی ایک ماتر جیون کا دھیہ ہو جاتا ہے تو کل وید مریادا۔ دھرم مریادا۔ لوک مریادا اُڑ جاتی ہے۔ کام کے بغیر اور کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔ سماج میں اناچار ویبھچار ویوگ تپ کا ڈھونگ بڑھ جاتا ہے۔ اور کام اندھ ہو کر جب آپس میں لڑائی جھگڑے بڑھتے ہیں تو ہاہاکار مچ جاتی ہے۔ اُس سمے اس ساری بپتا اور کلیش سے بچنے کا ایک ماتر اپائے بھگوت بھگتی ہے)۔

چوپائی

اُبھے گھڑی اس کوتک بھیو۔ جب لگ کام شمبھو پہنچ گیو
شوہ بلوکی سسنکیو مارو۔ بھیو جتھا تھتی سب سنسارو

یہ چمتکار دو گھڑی تک رہا۔ جب تک کہ کام دیو۔ مہا دیو جی کے پاس نہ پہنچا شو جی کو دیکھ کر کام دیو شنکا میں پڑ گیا۔ اور تب سارا سنسار پہلے کی بھانت ستھر ہو گیا۔

بھئے ترت سب جیو سکھارے۔ جم مد اُترے گئے متوارے
رُدر دیکھی مدن بھئے مانا۔ دُرا دھرش دُرگم بھگوانا

جیسے متوالے لوگ نشہ اُتر جانے پر شانت چت ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی تُرنت سب جیو سُکھی ہو گئے۔ شو بھگوان جن پر وجے پانا اتی انت کٹھن ہے و جن کا پار پانا بھی مہا کٹھن ہے۔ کو دیکھ کر کام دیو ڈر گیا۔

بھرت لاج کچھو کری نہیں جائی۔ مرن ٹھان من رچے سی اُپائی
پرگٹس ترت رُچر رتو راجا۔ کُسومت نو تَرُ راج براجا

ناکام لوٹ جانے میں شرم محسوس ہوتی ہے اور کیا کچھ ورنہیں جا سکتا۔ کام دیو نے اپنے مرنے کا نشچے کر کے اُپائے سوچا۔ تُرنت ہی سہاون بسنت رُت کو پرگٹ کیا۔ پھولے ہوئے نئے نئے درختوں کی قطاریں شوبھا پانے لگیں۔

بن اُپبن بار کلا بڑاگا۔ پرم سبھگ سب دِسا بِبھاگا
جنہہ تہنہ جنو اُمگت انوراگا۔ دیکھی مُئے ہوں من منسج جاگا

بن و باغ و باؤلی و تالاب اور سب دشا کے وبھاگ سہاونے ہو گئے۔ ادھر اُدھر مانو پریم ہی اُمڈنے لگا۔ جسے دیکھ کر مُردہ دلوں میں بھی کام دیو جاگ اُٹھا۔

چھند

جاگئی منوجِ موئے ہوں من بن سبھگتا نہ پرے کہی
سیتل سوگندہ سومند ماروت مدن انلی سکھا سہی
بکسے سرنہ بہو کنج گُنجت پنج منجل مدھو کرا
کل ہنس پک سُک سرس رو کر گان ناچہیں اپچھرا

وہ دلوں میں کام دیو جاگنے لگا۔ بن کی سندرتا کہی نہیں جا سکتی۔ کام اگنی کا ساتھی ہوا شیتل سگندھ اور مند پون چلنے لگا۔ سروروں میں انیکوں کمل کھل گئے جن پر سندر بھونروں کے جھنڈ گونج رہے ہیں۔ راج ہنس کوئل اور طوطے سُریلی بولی بولنے لگے اور اپسرائیں گانے اور ناچنے لگیں۔

دوہا

سکل کلا کری کوٹی بدھی ہاریو سین سمیت
چلی نہ اچل سمادھی شو کوپیو ہردے نکیت

اس پرکار کام دیو سینا سمیت کروڑوں اُپائے کر کے بھی ہار گیا۔ پر شو جی کی سمادھی اچل رہی۔ ادھر تب ان کا من چلایمان نہ ہوا۔ تب کام دیو کرودھت ہو اٹھا۔

چوپائی

دیکھی رسال بٹپ بر ساکھا۔ تیہی پر چڑھیو مدن من ماکھا
سُمن چاپ نج سر سندھانے۔ اتی رس تاکی شرن لگ تانے

تب کام دیو آم کے درخت کی ایک سندر شاخ دیکھ کر اُس پر چڑھ گیا۔ من ہی من اُس کے کرودھ بھرا ہوا تھا۔ اُس نے پھولوں کے دھنش پر اپنے پانچوں بان چڑھائے اور اتی انت کرودھ میں آ کر تاک کر انہیں اپنے کان تک تان لیا۔

چھانڈے بشم بسکھ اُر لاگے۔ چھوٹی سمادھی شمبھو تب جاگے
بھیو ایس من چھوبھ بسیکھی۔ نین اُگھاری سکل دِس دیکھی

کام دیو نے بہت ہی زہریلے بان چھوڑے جو شو جی کے ہردے میں لگے۔ اُن کی سمادھی ٹوٹ گئی۔ اور بھگوان شو جی جاگ پڑے اُن کے من میں بہت کھشوبھ (ہل چل۔ بیا کلتا) ہوا۔ انھوں نے آنکھیں کھول کر چاروں دشاؤں کی اور دیکھا۔

سوربھ پلّو مدن بلوکا۔ بھیو کوپ کمپیو تریلوکا
تب شو تیسر نین اُگھارا۔ چتوت کام بھیو جری چھارا

آم کے پتوں میں کام دیو کو چھپا دیکھ کر شو جی کو بڑا کرودھ ہوا اُن کے کرودھ سے تینوں لوک کانپ اُٹھے تب شو جی نے اپنا تیسرا نیتر کھولا۔ اُس کے دیکھتے ہی کام دیو جل کر بھسم ہو گیا۔

ہاہاکار بھیو جگ بھاری۔ ڈرپے سُر بھئے اسُر سُکھاری
سمجھی کام سُکھ سوچہیں بھوگی۔ بھئے اکنٹک سادھک جوگی

سنسار میں بھاری ہاہاکار مچ گیا۔ دیوتا ڈر گئے اور دَیت سُکھی ہوئے۔ بھوگی لوگ کام سُکھ کو یاد کر کے سوچ کرنے لگے! اور سادھک یوگی جن نشکنٹک ہو گئے۔ (اُن کے مارگ میں کوئی روکاوٹ نہ رہی)

چھند

جوگی اکنٹک بھئے پتی گتی سُنت رتی مورچھت بھئی
رودتی بدتی بہو بھانتی کرونا کرت شنکر پہیں گئی
اتی پریم کری بنتی بِبدھ بدھی جوری کر سنمکھ رہی
پربھو آسُتوش کرپال شو ابلا نرکھی بولے سہی

یوگی جن نشکنٹک ہو گئے۔ کام دیو کی استری رتی اپنے پتی کی یہ گتی سن کر مورچھت ہو گئی۔ روتی چلاتی اور بھانت بھانت

کے ورلاپ کرتی شوجی کے پاس گئی بڑے پریم کے ساتھ انیک
پرکار سے بنیتی کرکے ہاتھ جوڑ کر شوجی کے سامنے کھڑی ہو رہی جلد ہی
ہی پرسن ہونے والے کرپالو مہا یوگی ابلا کو دیکھ کر سندر بچن بولے۔

دوہا

اب تیں رتی تب ناتھ کر ہوئی ہی نام اننگو
بن وپو ویاپیں سبھے پنی سنو بچ ہن پر سنگو

ہے رتی۔ اب سے تیرے پتی کا نام اننگ ہوگا۔ یہ پتا
شریر کے ہی سب کو ویاپے گا۔ اب تو اپنے پتی سے ملنے کی بات سن۔

چوپائی

جب جدو بنس کرشن اوتارا۔ ہوئی ہی ہرن مہا مہی بھارا
کرشن تنے ہوئی ہی پتی تورا۔ بچن انیتھا ہوئے نہ مورا

جب دھرتی کا مہا بھاری بھار ہرنے کے لئے بھگوان
یادو کل میں شری کرشن اوتار لیں گے تو تیرا پتی ان کے پتر کے
روپ میں پیدا ہوگا۔ میرا بچن بالکل سچ ہوگا۔

رتی گونی سنی سنکر بانی۔ کتھا اپر اب کہوں بکھانی
دیوتا سماچار سب پائے۔ برہما آدک بیکنٹھ سدھائے

شوجی کے بچن سن کر رتی چلی گئی۔ اب دوسری کتھا وستار سے
کہتا ہوں۔ دیوتاؤں برہما آدی نے سب سماچار سن لئے تو وہ بیکنٹھ
کو چلے گئے۔

سب سر بشنو برنچی سمیتا۔ گئے جہاں شو کرپا نکیتا
پرتھک پرتھک تنہہ کینہہ پرسنسا۔ بھئے پرسن چندر اوتنسا

سب دیوتا برہما وشنو سمیت وہاں گئے جہاں کرپا ندھان
شری شوجی براجمان تھے۔ سب نے الگ الگ شوجی کی استتی
کی چندر شیکھر شوجی پرسن ہو گئے۔

بولے کرپا سندھو برشن کیتو۔ کہہ ہو امر آئے کیہی ہیتو
کہہ بدھی تم پربھو انتر جامی۔ تدپی بھگتی بس بنووں سوامی

کرپا ساگر بھگوان شو بولے۔ ہے دیوتاؤ! کہئے کس کارن
یہاں آئے ہو۔ برہما جی نے کہا۔ ہے پربھو! آپ تو انتر یامی ہیں
پھر بھی ہے سوامی بھگتی بس میں آپ سے بنتی کرتا ہوں۔

دوہا

سکل سرن کے ہردے اس شنکر پرم اچھاہ

بچ نینن دیکھا چہہ ہیں ناتھ تمہار وواہ

ہے شنکر بھگوان! سب دیوتاؤں کے من میں ایسا پرم اتساہ
ہے کہ اپنے نیتروں سے ہے ناتھ! آپ کا وواہ دیکھیں۔

چوپائی

یہ اتسو دیکھئے بھری لوچن۔ سوئی کچھ کرہو مدن مد موچن
کام جاری رتی کہوں بر دینہا۔ کرپا سندھو یہ اتی بھل کینہا

سو یہ مہا اتسو چاہیے سب دیوتا آنکھ بھر کے دیکھیں دیا
ہی ہے کام دیو کے مد کو دور کرنے والے آپ کو کرنا چاہئے۔ کام دیو کو
بھسم کرکے آپ نے رتی کو بر دے دیا۔ سو ہے کرپا ندھان وہ
بہت ہی بھلا کیا۔

ساست کری انوگرہ ہیں نیسا۔ ناتھ پربھو نہ کر سہج سبھاؤ
پارہتی تپ کینہہ اپارا۔ کرہو تاسو اب انگیکارا

ہے ناتھ! ڈنڈ کے ادھیکاری کو ڈنڈ دیکر پھر کرپا کرنا یہ سوامی
لوگوں کا سہج سبھاؤ ہی ہوتا ہے۔ پاربتی جی نے آپ کے نمت کٹھن
تپ کیا ہے۔ اس لئے اب انہیں آپ انگیکار کرکے پتنی کے روپ
میں سویکار کیجئے۔

سنی بدھی بنے سمجھ پربھو بانی۔ ایسے ہی ہو کہا سکھ مانی
تب دیون دندوبھی بجائیں۔ برشی سمن جے جے سر سائیں

برہما جی کی بنتی سن کر اور پربھو کے بچنوں کو یاد کرکے شوجی نے
پرسن چت ہو کر کہا۔ کہ ایسا ہی ہو۔ تب دیوتاؤں نے نگارے بجائے
اور پھولوں کی بارش کرکے جے ہو ہے دیوتاؤں کے سوامی تمہاری
جے ہو۔ ایسا کہنے لگے۔

اوسر جان سپت رشی آئے۔ ترت ہی بدھی گری بھون پٹھائے
پرتھم گئے جہاں رہی بھوانی۔ بولے مدھر بچن چھل سانی

یہ سندر سماں جان کر سپت رشی بھی وہاں آ گئے۔ برہما جی
نے ترنت ہی انہیں پربت راج کے گھر بھیجدیا۔ وہ پہلے وہاں
گئے۔ جہاں پاربتی جی تھیں۔ اور چھل سے بھرے میٹھے بچن بولے۔

دوہا

کہا ہمار نہ سنے ہو تب نارد کے اپدیش
اب بھا جھوٹ تمہار پن جارئیو کام مہیش

نارد جی کے اپدیش کے ... [illegible]

مانا تھا۔ اب تو تمہارا پرن بھی جھوٹا ہوگیا ہے کیونکہ دودا کاموں جو کام دیو ہے۔ اُسی کو ہی مہادیو جی نے بھسم کر ڈالا۔

ماس پارائن تیسرا وشرام

سُنی بولیں مسُو کائے بھوانی۔ اُچت کہیو مُنی برگیانی
تمہریں جان کام اب جارا۔ اب لگ شمبھو رہے سبیکارا

سپت رشیوں کے یہ بچن سُن کر مُسکراتی ہوئیں پاربتی جی بولیں۔ ہے وگیانی مُنی وَرد! آپ نے اُچت ہی کہا۔ آپ کی سمجھ میں تو شوجی نے کام دیو کو اب ہی بھسم کیا ہے مانو ابھی تک شوجی کام میں لپٹے تھے۔

ہمرے جان سدا شو جوگی۔ اَج ان وِدیہ اکام ابھوگی
جو میں شو سیئے اس جانی۔ پرتی سمیت کرم من بانی

لیکن ہماری سمجھ میں تو شوجی سدا سے ہی یوگی۔ اجنمے انِندیہ (نِندا کے یوگیہ نہیں) کام واسنا رہت اور بھوگ ہیں ہیں یسوا گریں نے من بچن کرم سے پریتی سہت اُن کی سیوا اُن کو ایسا جان کر ہی کی ہے۔

توں ہمار پن سُنہو مُنیشا۔ کریہیں ستیہ کرپاندھی ایسا
تمہ جو کہا ہر جارئیو مارا۔ سوئی اتی بڑا اوبیک تمہارا

تو ہے منیشورو! سُنیئے۔ وہ کرپاندھان بھگوان میرے پرن کو سچ ہی کریں گے۔ آپ نے جو یہ کہا ہے کہ شوجی نے کام دیو کو جلا دیا۔ سو یہ آپ کا بڑا بھاری اگیان ہے۔

تات انل کر سہج سبھاؤ۔ ہم تیہی نکٹ جائی نہیں کاؤ
گئے سمیپ سو اوسِ نسائی۔ اس من متھ مہیس کی نائی

ہے تات سُنو! اگنی کا یہ سہج بھاؤ ہے کہ پالا (جاڑا) اُس کے سمیپ کبھی جا ہی نہیں سکتا۔ اور جاتے پر وہ اوشیہ نشٹ ہو جائے گا۔ ایسے ہی کام دیو بھی شوجی کے پاس جا کر سوئیم ہی نشٹ ہو جاتا ہے۔ شوجی کو اُسے جلانے سے کیا مطلب ہے۔

دوہا

ہیہ ہرشے مُنی بچن سُن دیکھ پریتی وشواس
چلے بھوانی نائی سر گئے ہمانچل پاس

پاربتی جی کے بچن سُن کر و اُن کی پریتی و وشواس دیکھ کر مُنیوں کے ہردے پرسن ہو گئے۔ وہ پاربتی جی کو پرنام کر کے اُس کے پتا ہماچل کے پاس گئے۔

چوپائی

سب پرسنگ گری پتی ہی سُنادا۔ مدن دہن سُن اتی دُکھ پاوا
بہور کہیو رتی کر ور دانا۔ سُنی ہم دنت بہت سُکھ مانا

انہوں نے پربت راج ہماچل کو شوجی کا سب حال سُنایا۔ کام دیو کے بھسم ہو جانے کا سماچار سُن کر پربت راج بہت دُکھی ہوا۔ پھر مُنیوں نے رتی کے وردان کی بات کہی جسے سُن کر ہم وانا نے بہت سُکھ مانا۔

ہردہ بچار شمبھو پربھوتائی۔ سادر مُنی بر لئے بلائی!!
سُدن نکھت سُگھری رچائی۔ بیگ بید بدھ لگن دھرائی

اپنے ہردے میں شوجی کی پربھوتا کو وچار کر ہماچل نے کری پربت سے نکٹ واسی منیشوروں کو بلایا اور اُن سے شبھ دن شبھ نکھشتر وید ودھی انوسار سُدھا کر لگن لکھائی۔

پتری سپت رشنہ سوئی دینہی۔ گہی پد بنے ہماچل کینہی
جائی ودھی تن دینہی سو پائی۔ باچت پریتی نہ ہردے سمائی

سو وہ لگن پتر کا ہماچل نے رشیوں کو دے دی۔ اور اُنکے چرن پکڑ کر اُن کی بنتی کی۔ انہوں نے وہ لگن پتر کا جا کر برہماجی کو دی اس کو پڑھتے سے برہماجی کے ہردے میں آنند نہ سما سکا۔

لگن باچ اج سبھے سُنائی۔ ہرشے مُنی سب سُر سمودائی
سُمن برشٹی نبھ باجن باجے۔ منگل کلس دسوں دشی ساجے

برہماجی نے لگن پڑھ کر سب کو سُنایا جس کو سُن کر مُنی اور دیو سمودائے (دیوتاؤں کا سماج) بہت پرسن ہوئے آکاش سے پھول

برشا ہونے لگی۔ اور باجے بجنے لگے۔ اور دسوں دشاؤں میں منگل کلش سجا دئے گئے۔

دوہا

لگے سنوارن سکل سر باہن بپلدھ بمان
ہوہیں سگن منگل سبھد کرہیں اپچھرا گان

سب دیوتا اپنے اپنے باہن (سواری) اور بمان کو سنوارنے لگے۔ اور سندر منگل شگن ہونے لگے۔ اور اپسرائیں گانے لگیں۔

چوپائی

سوہی شمبھو گن کرہن سنگارا۔ جٹا مکٹ اہی مورہ سنوارا
کنڈل کنکن پہرے بیالا۔ تن بھبھوتی پٹ کیہری چھالا

شیوجی کے گن ان کا شرنگار کرنے لگے۔ جٹاؤں کا سندر مکٹ اور سانپوں کا مور سجایا گیا۔ کنڈل اور کنگن بھی سانپوں ہی کے پہنے شریر پر بھبھوتی سجائی اور بستر کی جگہ باگھمبر (شیر کی کھال) پہنا دی۔

سسی للاٹ سندر سر گنگا۔ نین تین اپویت بھجنگا
گرل کنٹھ اُر سر بد مالا۔ اسب بیش شیو دھام کرپالا

مستک پر چندرما سر پر گنگا جی، تین نیتر اور سانپ کے جنیو گلے میں دشن اور چھاتی پر بشش سروں کی مالا۔ اس بیکاوڑن کا اشبھ بھیس ہے۔ نیز شیو سوئم وہ کلیان کے دھام اور کرپالو ہیں۔

کر ترشول اُر ڈمرو براجا۔ چلے بسہہ چڑھ باجہیں باجا
دیکھ شیو سر تیہ مسکاہیں۔ بر لائک دلہن جگ ناہیں

ایک ہاتھ میں ترشول اور دوسرے میں ڈمرو شوبھا پا رہے ہیں۔ شیوجی بیل پر چڑھ کر چلے۔ شیوجی کو دیکھ کر دیو انگنائیں (دیوتاؤں کی استریاں) مسکرائیں۔ اور کہنے لگیں۔ کہ اس ور کے یوگیہ تو سنسار بھر میں کوئی دلہن نہیں ہے۔

بشنو برنچی آدی سر براتا۔ چڑھ چڑھ باہن چلے براتا
سر سماج سب بھانتی انوپا۔ نہیں برات دولہا انوروپا

وشنو برہما اور دیو سموہ اپنے اپنے باہن پر چڑھ کر برات میں چلے۔ یدپی دیوتاؤں کا سماج سب بھانت پرم سندر تھا۔ تتھاپی برات دولہا کے یوگیہ نہ تھی۔

دوہا

بشنو کہا اس بہسی تب بولی سکل دس راج
بلگ بلگ ہوئی چلہو سب نج نج سہت سماج

وشنو نے سب دگپالوں (دشاؤں کے راجہ) کو بلا کر ہنس کر کہا کہ تم سب لوگ اپنے اپنے سماج سہت الگ الگ ہو کر چلو۔

چوپائی

بر انوہار برات نہ بھائی۔ ہنسی کرہیو پر پر جائی
بشنو بچن سنی سر مسکائے۔ نج نج سین سہت بلگائے

بھائی! دولہا کے یوگیہ ہماری برات نہیں ہے کیا پرائے نگر میں جا کر اپنی ہنسی کراؤ گے۔ دیوتاؤں نے وشنوجی کے بچن سن کر مسکرا دیا۔ اور اپنے اپنے دل سمیت الگ ہو گئے۔

من ہی من مہیش مسکاہیں۔ ہری کے بنگیہ بچن نہیں جاہیں
اتی پریہ بچن سنت پریہ کے۔ بھرنگی ہی پریرسکل گن ٹیرے

شیوجی یہ دیکھ کر من ہی من میں مسکرائے کہ شری وشنو کے دل لگی والے بچن نہیں چھوٹتے۔ اپنے پیارے کے اتی پریہ بچن سن کر بھرنگی گن کو بھیج کر اپنے سارے گنوں کو بلا لیا۔

شیو انوشاسن سنی سب آئے۔ پربھو پد جلج سیس تہہ نائے
نانا باہن نانا بیکھا۔ بہسے شیو سماج نج دیکھا

شیوجی کے آدیش (حکم) کو سن کر سب آئے اور ان کے چرن کملوں میں مستک نوایا۔ نانا پرکار کے باہن (سواریاں) اور نانا پرکار کے بھیسوں سے یکت اپنے سماج کو دیکھ کر شیوجی ہنسے۔

کوؤ مکھ ہین بپل مکھ کاہو۔ بن پد کر کوؤ بہو پد باہو
بپل نین کوؤ نین بہینا۔ رشٹ پشٹ کوؤ اتی تن کھینا

کسی کا منہ نہیں ہے۔ تو کوئی بہت سے منہوں والا ہے۔ کسی کے پاؤں نہیں ہیں۔ تو کوئی بہت سے پاؤں والا ہے۔ کسی کی بہت سی آنکھیں ہیں۔ تو کوئی اندھے ہیں۔ کوئی بہت ہرشٹ پشٹ (موٹا تازہ ہے) تو کوئی کانٹے کی طرح دبلا پتلا۔

چھند

تن کھین کوؤ اتی پین پاون کوؤ اپاون گتی دھریں
بھوشن کرال کپال کر سب سدیہ شونت تن بھریں
کھر سوان سوئر سر کال مکھ گن بیش اگنت کو گنے
بہو جنس پریت پشاچ جوگی جمات برنت نہیں بنے

کوئی بہت دبلا۔ کوئی بہت موٹا۔ کوئی پوتر کوئی اپوتر بھیس

دھارن کئے ہوئے ہیں۔ بھینکر گہنے پہنے۔ ہاتھوں میں کپال لئے ہیں۔ اور تازہ خون سے شریر لتھڑے ہوئے ہیں۔ گدھے کتے اور گیدڑ کی طرح اُن کے چہرے ہیں۔ اُن کے بے شمار بھیسوں کی گنتی کیا ہو سکتی ہے۔ بہت پرکار کے بھوت پریت پشاچ اور یوگینوں کی جماعتیں ہیں۔ ان کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

سورٹھا

ناچیں گاویں گیت پرم ترنگی بھوت سب
دیکھت اتی بپریت بولہیں بچن بچتر ودھی

پرم ترنگی (موجی) بھوتوں کے گن ناچتے گاتے چلے جاتے ہیں۔ دیکھنے میں بہت ہی بھینکر ہیں اور بڑے ہی وچتر ڈھنگ سے بولتے ہیں۔

چوپائی

جس دولہا تس بنی براتا۔ کوتک ببدھ ہوہیں مگ جاتا
یہاں ہماچل رچیو بتانا۔ اتی بچتر نہیں جائی بکھانا

جیسا دولہا ہے۔ اب ویسی ہی برات بن گئی ہے۔ اور راستے میں جاتے ہوئے انیک پرکار کے تماشے ہوتے جاتے ہیں۔ اُدھر ہماچل نے ایسا وچتر بیاہ منڈپ بنایا کہ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

سَیل سکل جہاں لگ جگ ماہیں۔ لگھو بشال نہیں برنی سرائیں
بن ساگر سب ندی تلاوا۔ ہماگری سب کوں نیوت پٹھاوا

جگت میں جتنے چھوٹے بڑے پربت تھے جن کا ورنن کر کے کوئی پار نہیں پاتا۔ اور جتنے بن سمندر۔ دریاں تالاب تھے۔ ہماچل نے سب کو نمنترن بھیجا۔

کام روپ سندر تن دھاری۔ سہت سماج سہت برناری
گئے سکل تُہنا چل گیہا۔ گاویں منگل سہت سنیہا

اپنی اپنی اِچھا انوکول سُندر شریر دھارن کر کے اپنے سماج استری (پتر) سہت پریم منگل گاتے ہوئے ہماچل کے گھر گئے۔

پرتھمے گری بہو گرہ سنوارئے۔ جتھا جوگ جہاں تہاں سب چھائے
پر شوبھا اور لوک سہائی۔ لاگی لگھو برنچی پیھونائی

پہلے ہی سے پربت راج نے بہت سے گھر سنوار رکھے تھے

اُن میں یتھا یوگیہ سب کو اُتار دیا۔ نگر کی شوبھا اتنی سُندر ہے۔ کہ آپ کے سامنے برہما جی کی رچنا بھی پھیکی پڑنے لگی۔

چھند

لگھو لاگ بدھی کی نپنتا اولوکی پُر شوبھا سہی
بن باگ کوپ تڑاگ سرتا سبھگ سب سک کو کہی
منگل بپل تورن پتاکا کیتو گرہہ گرہہ سوہ ہیں
بنیتا پُرش سُندر چتُر چھبی دیکھی مُنی من موہ ہیں

اس نگر کی شوبھا سُندرتا کو دیکھ کر برہما جی کی کاریگری سچ مچ تُچھ لگتی ہے۔ بن باغ۔ کنوئیں۔ تالاب۔ ندیاں۔ سبھی سُندر ہیں اُن کی سُندرتا کا ورنن کون کر سکتا ہے نگر کے بھیتر گھر گھر بہت سے منڈپ کیں اور جھنڈے شوبھا یمان ہو رہے تھے۔ نگر نواسی سُندر استریوں پرشوں کی شوبھا کو دیکھ کر منیوں کے من بھی موہے گئے۔

دوہا

جگد مبا جنہہ اوتری سو پُر برنی نہ جائی
رِدھی سِدھی سمپتی سُکھ نت نُوتن ادھیکائی

جہاں جگت کی ماتا نے سوئم اوتار لیا ہو اس نگر کی شوبھا کا ورنن کون کر سکتا ہے۔ رِدھی سِدھی سمپتی سُکھ نت نئی بڑھتی ہی جاتی ہے۔ ارتھات سب اور آنند ہی آنند ہے۔

چوپائی

نگر نکٹ برات سنی آئی۔ پُر کھر بھر شوبھا ادھکائی
کری بناو سجی باہن نانا۔ چلے لین سادر اگوانا

نگر کے پاس جب برات آئی۔ تو سنکر نگر میں گھر گھر دھوم دھام مچ گئی جس سے نگر کی شوبھا اور بھی بڑھ گئی۔ بناؤ سنگار کر کے اور نانا پرکار کے باہن سجا کر آدر سہت برات کی اگوانی (پیشوائی) لینے کو چلے۔

ہِیہ ہرشے سُر سین نہاری۔ ہری ہی دیکھی اتی بھئے سکھاری
شو سماج جب دیکھن لاگے۔ بڈر چلے باہن سب بھاگے

پہلے تو دیوتاؤں کی سینا کو دیکھا سب پرسن چت ہوئے کہ برات بہت اچھی آئی۔ وشنو بھگوان کو دیکھ کر تو سب کو بڑا ہی آنند ہوا لیکن جب شو سماج کو دیکھنے لگے۔ تو اُن کے باہن ہاتھی گھوڑے۔

بسیل آدک) سب ڈر کے بھاگ چلے۔

دھر دھیرج تہاں رہے سیانے۔ بالک سب لے جیو پرانے
گئیں بھون تو چھیں پتو ماتا۔ کہیں کچن بھئے کینت گاتا

بڑے بوڑھے لوگ تو دھیرج کر کے وہاں ٹھہرے رہے اور لڑکے تو سب اپنے پران لے کر بھاگے۔ گھر پہنچے رہے جب اُنکے ماتا پتا برات کی بابت پوچھتے ہیں۔ تو سب ڈر کے مارے کانپتے ہوئے کہتے ہیں۔

کہئیے کاہ کہی جائی نہ باتا۔ جم کر دھار کدھوں بری آتا
بر وبوراہ سبھیں اسوارا۔ بیال کپال بھوشن چھارا

ہم کیا کہیں۔ ہم سے کوئی بات کہی ہی نہیں جاتی۔ ہم نہیں جانتے ہیں کہ یہ برات ہے یا یمراج کی سینا ہے۔ دُولہا۔ نہت (پاگل) ہے۔ اور بیل کی سواری کئے ہوئے ہیں۔ سانپ کپال (کھوپڑی) بھبھوتی ہی اُس کے گہنے ہیں۔

چھند

تن چھار بیال کپال بھوشن نگن جٹل بھینکرا
سنگ بھوت پریت پشاچ جوگن بکٹ مکھ رجنی چرا
جو جیئت رہی برات دیکھت پنیہ بڑ تیہی کر سہی
دیکھیں سو اُما بیاہ گھر گھر بات اس کرکن کہی

دُولہے کے شریر پر بھسم لگی ہوئی ہے۔ سانپ اور کپال ہی اُس کے گہنے ہیں۔ وہ ننگا جٹا دھاری اور بھینکر روپ والا ہے بھوت پریت پشاچ۔ جوگنی اور بھیانک مکھ والے نشاچر (راکشش) اُس کے ساتھ ہیں۔ جو جیتا رہے گا سو اواہ کو دیکھے گا۔ سچ مچ وہ بڑا بھاگیہ شالی ہوگا۔ جو اِس طرح برات کو دیکھ کر جیتا رہ سکے لڑکوں نے گھر گھر یہی بات کہی۔

دوہا

سمجھی مہیش سماج سب جننی جنک مسکاہیں
بال بجھائے بیدھ بدھی نڈر ہوہو ڈر ناہیں

مہادیو جی کا سماج سمجھ کر لڑکوں کے ماتا پتا ہنسنے لگے اور بہت طرح سے انہوں نے لڑکوں کو سمجھایا۔ کہ نڈر ہو جاؤ۔ ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔

لے اگوان براتہی لائے۔ دیئے سبہی جن باس سہائے

جنا شبھ آرتی سنواری۔ سنگ سمنگل گاوہیں ناری

اگوان لوگ (پیشوائی کرنے والے) برات کو لے آئے انہوں نے سب کو سُندر جنواس ٹھہرنے کو دیئے۔ پاربتی جی کی ماتا مینا نے شبھ آرتی بنائی اور اُن کے ساتھ کی ناریاں سُندر منگل گان کرنے لگیں۔

کنچن تھار سوہ بر پانی۔ پرچھن چلی ہرہی ہرشانی
بکٹ بیش رودر جب دیکھا۔ ابلنہ اُر بھئے بھیو بشیکھا

سونے کا تھال سُندر ہاتھوں میں شوبھا پا رہا ہے۔ آرتی کر کے مینا پرسن چت ہو کر ور کو پرچھنے چلی۔ جب مہادیو جی کو بھیانک بھیس میں دیکھا تو استریوں کے ہردوں میں بڑا بھاری بھئے اُتپن ہو گیا۔

بھاگی بھون پیٹھیں اتی تراسا۔ گئے مہیش جہاں جن باسا
مینا ہردے بھیو دُکھ بھاری۔ لینہی بولی گریس کماری

وہ ڈر کے مارے بھاگ کر گھروں میں گھس گئیں اور شو جی جنواسے کو چلے گئے۔ مینا کے ہردے میں بڑا بھاری دُکھ ہوا۔ اُنہوں نے تب پاربتی جی کو بُلایا۔

ادھک سنیہہ گود بیٹھاری۔ شیام سروج نین بھر باری
جیہیں بدھی تمہیں روپ اس دینہا۔ تے ہی جڑ بر باور کس کینہا

اور اتی انت سنیہہ (پریم۔ ممتا) سے گود میں بیٹھایا اور نیل کمل کے سمان نیتروں میں جل (آنسو) بھر کر بولی۔ کہ جس بدھاتا نے تمہیں ایسا سندر روپ دیا ہے۔ اس مورکھ نے تمہارے ور کو پاگل کیسے بنایا۔

چھند

کس کینہہ بر وبوراہ بدھی جیہیں تمہیں سُندرتا دئی
جو پھل چہئے سرترہیں سو برس بتھور ہیں لاگئی
تمہہ سہت گری تیں گروں پاوک جروں جل ندھی مہوں پروں
گھر جاؤ اپجس ہوؤ جگ جیوت بیاہ تو نہ ہوں کروں

جس بدھاتا نے تمہیں اتنی سُندرتا دی ہے۔ اُس نے تمہارے لئے ور پاگل کیسے بنایا جو پھل کلپ برکش میں لگنا چاہیے تھا۔ وہ برپس (زبردستی سے) ببول میں لگا جاتا ہے۔ میں تمہیں ساتھ لے کر پہاڑ پر سے گر کر مر جاؤں یا آگ میں جل مروں یا سمندر میں ڈوب کر مر جاؤں۔ گھر اُجڑ جائے۔ لوک میں اپجس (بدنامی) بھلے ہی ہو جائے

یہ سب کچھ منظور ہے لیکن میں جیتے جی تمہارا بیاہ اس باگل دولھے سے کبھی نہ کروں گی۔

دوہا

بھئی بکل ابلا سکل دُکھت دیکھی گری نار
کری بلاپ رودت ودت سُتا سنیہہ وچار

پربت راج کی استری مینا کو دُکھی دیکھ کر سب ابلائیں بیاکل ہو گئیں۔ مینا اپنی کنیا کے سنیہہ کو یاد کر کے ولاپ کرتی روتی اور کہتی تھیں۔

چوپائی

نارد کرمیں کاہ بگارا۔ بھون موز جنہہ بسنت اُجارا
اس اُپدیس گوری جنہہ دینہا۔ بورے برہ لاگی تپ کینہا

میں نے نارد کا کیا بگاڑا تھا جس نے میرا بستا گھر اُجاڑ دیا۔ پاربتی کو ایسا اُپدیش دیا کہ اس نے اس باگل دولھے کے لیئے تپ کیا۔

ساچے ہوں اُن کے موہ نہ مایا۔ اُن کے دھن دھام نہ جایا
پر گھر گھالک لاج نہ بھیرا۔ بانجھ کہ جان پرسو کی پیرا

سچ مچ اُن کو کسی کا موہ مایا نہیں ہے۔ سب سے اُداسین ہیں نہ اُن کے دھن ہے نہ دھام (گھر) ہے۔ اور نہ استری ہی ہے۔ پرائے گھروں کو بگاڑتے پھرتے ہیں۔ نہ کسی کی لاج نہ کسی کا ڈر۔ بھلا بانجھ استری پرسو (بچہ جننے) کی پیڑ کو کیا جانے۔

جننی ہی بکل بلوکی بھوانی۔ بولی جت بلیک مرڈو بانی
اُس بچاری سوچ متی ماتا۔ سو نہ ٹرئی جو رچی بدھاتا

اس پرکار اپنی ماتا کو بیاکل دیکھ کر پاربتی جی گیان سہت کہاں بانی سے کہنے لگیں۔ ہے ماتا! جو بدھاتا نے لکھ دیا ہے سو نہیں ٹل سکتا۔ ایسا نشچے کر کے سوچ مت کرو۔

کرم لکھا جوں باؤر ناہو۔ تو کت دوش لگایئے کاہو
تم سن مٹ ہیں کہ بدھی کے انکا۔ مات ویرتھا جن لیہو کلنکا

اگر کرموں میں میرے پاگل ہی لکھا ہے۔ تو کسی کو دوش کیوں لگاتی ہو۔ تمہارے مٹانے سے تو بدھاتا کے لیکھ مٹنے سے رہے۔ پھر بھلا ویرتھا ہی کیوں جھوٹا کلنک لیتی ہو۔

چھند

جن لیہو ماتو کلنک کرُونا پریہرہو اوسر نہیں

دُکھ سُکھ جو لکھا لیلار ہمرے جاب جہاں پاؤب تہیں
سُن اُما بچن بنیت کومل سکل ابلا سوچہیں
بہو بھانت بدھی لگائی دوشن نین باری موچہیں

ہے ماتا۔ کلنک مت لو۔ رونا چلانا چھوڑو۔ یہ اوسر رونے دھونے کا نہیں ہے۔ جو میری قسمت میں دُکھ سُکھ لکھا ہے سو میرے ساتھ ہی رہے گا۔ جہاں جاؤں گی وہاں بھوگنا پڑے گا۔ پاربتی جی کے ایسے کومل بچن سُن کر ساری ابلائیں سوچ میں پڑ گئیں۔ اور بہت پرکار سے بدھاتا کو دوش دے کر آنکھوں سے آنسو بہانے لگیں۔

دوہا

تیہی اوسر نارد سہت اور رشی سپت سمیت
سماچار سُنی تُہن گر گونے تُرت نکیت

یہ سماچار سُن کر پربت راج ہماچل نارد اور سپت رشیوں کو ساتھ لے کر تُرنت ہی رنواس میں گئے۔

چوپائی

تب نارد سب ہی سمجھاوا۔ پورب کتھا پرسنگ سُناوا
مینا ستیہ سُنو مم بانی۔ جگدمبا تو سُتا بھوانی

تب نارد جی نے سب کو سمجھایا۔ اور پورو جنم کا سارا حال کہہ سُنایا۔ اور کہا۔ کہ ہے مینا! تم میری سچی بات کو سُنو۔ تمہاری یہ کنیا جگت جننی شری بھوانی جی ہیں۔

اجا انادی شکتی ابناشن۔ سدا سمبھو اردھنگ نواسن
جگ سمبھو پالن لے کارن۔ نج اچھا لیلا بپُو دھارن

یہ اجنما۔ انادی شکتی اوِناشنی ہے۔ اور سدا شو جی کے آدھے انگ میں نواس کرتی ہے۔ یہ سنسار کی اُتپتی پالن اور سنگھار کرتی ہے۔ اور اپنی اچھیا سے لیلا کرنے کو شریر دھارن کرتی ہے

جنمی پرتھم دچھ گریہ جائی۔ نام ستی سُندر تنو پائی
تہیوں ستی شنکر ہی بیاہیں۔ کتھا پرسدھ سکل جگ ماہیں

پہلے اس نے دکھش کے گھر جا کر جنم لیا۔ اس کا نام ستی تھا۔ سُندر شریر دھارن کیا ہوا تھا۔ وہاں بھی ستی کا بیاہ شنکر سے ہی ہوا تھا اس بات کو سارا سنسار جانتا ہے۔

ایک بار آوت شو سنگا۔ دیکھیو رگھو کُل کمل پتنگا
بھیو موہ شو کہا نہ کینہا۔ بھرم بس ویش سیا کر لینا

ایکبار اس نے شوجی کے ساتھ جاتے ہوئے راستے میں
رگھوکل دیپ کمل کے سورج شری رام چندر جی کو نرلیلا کرتے ہوئے
دیکھا تب اسے موہ ہوگیا۔ شوجی کا کہنا نہ مان کر موہ وش ہو کر اس نے
سیتا جی کا روپ دھارن کر لیا۔

چھند

سیتا بیش ستی جو کینہہ تیہیں اپرادھ شنکر پرہریا
ہر برہ جائی بہور پتو کے جگیہ ہو کانل جریا
اب جنمی تمہرے بھون نج پتی لاگی دارون تپ کیا
اس جانی سنشے تجہو گریجا سربدا شنکر پریا

ستی جی نے جو سیتا کا روپ دھارن کیا۔ اس اپرادھ کے
کارن شوجی نے ان کا تیاگ کر دیا شوجی کے برہ میں اپنے پتا کے
یگیہ کی اگنی میں اس نے اپنے شریر کو جلا ڈالا۔ اب یہ تمہارے گھر
پیدا ہوئی ہے۔ اور اپنے پتی کے نمت کٹھن تپ کیا ہے۔ ایسا
جانکر تم سب سنشے (شک، شبہ) چھوڑ دو۔ پاربتی ہر کال آپ شوجی
کی پریہ ہے۔

دوہا

سن نارد کے بچن تب سب کر مٹا بشاد
چھن مہں بیاپیو سکل پر گھر گھر یہ سنباد

نارد جی کے بچن سن کر سب کا بشاد (سنتاپ۔ دکھ اور
بیقراری) مٹ گیا۔ اور چھن بھر میں نارد جی کا یہ سنواد (بات چیت)
سارے نگر میں گھر گھر پھیل گئی۔

چوپائی

تب مینا ہمونت آنندے۔ پنی پنی پاربتی پد بندے
ناری پرش سشو جوا سیانے۔ نگر لوگ سب اتی ہرشانے

تب مینا اور ہماچل دونو پرسن ہوگئے۔ اور انہوں نے بار بار
پاربتی جی کے چرنوں کی بندنا کی۔ اس نگر کے لوگ ناری پرش بالک
جوان اور بوڑھے سبھی بہت پرسن ہوئے۔

لگے ہون پر منگل گانا۔ سجے سبہی ہاٹک گھٹ نانا
بھانت انیک بھئی جیونارا۔ سوپ ساستر جس کچھو بیوہارا

سارے نگر میں منگل گان ہونے لگے سب نے اپنے گھروں میں
بھانت بھانت کے منگل کلش سجا کر رکھے۔ سوپ ساستر (پاک
ساستر ادبھات جس شاستر میں کھانے پینے کی وستو تیار کرنے کی
شکشا دی گئی ہے) کے بدھان انوسار بھانت بھانت کی رسوئی
تیار کی گئی۔

سو جیونار کہ جائے بکھانی۔ بسہیں بھون جہیں ماتو بھوانی
سادر بولے سکل براتی۔ بشنو برنچی دیو سب جاتی

جس گھر میں ماتا بھوانی آپ ہی براجتی ہیں۔ اس گھر کی
بھوجن سامگری کا کیسے ورنن کیا جا سکتا ہے۔ سارے براتیوں
وشنو برہما اور سب دیوجاتیوں کو ہماچل نے آدر سے بلوایا۔

بیدھ پانتی بیٹھی جیونارا۔ لاگے پرسن نپن سوارا
ناری برند سر جیونت جانی۔ لگی دین گاری مرد بانی

بھوجن کرنے والے بہت سی پنگتیوں (قطاروں) میں بیٹھے
چتر رسوئیے بھوجن پروسنے لگے۔ استریوں نے جب دیوتاؤں کو
بھوجن کھاتے دیکھا۔ تو کومل بانی سے ہنسی میں گالیاں دینے لگیں۔

چھند

گاریں مدھر سور دیہیں سندر بینگ بچن سناوہیں
بھوجن کرہیں سر اتی بلمب بنود سنی سچو پاوہیں
جیونت جو بڑھیو آنند سو مکھ کوٹی ہو نہ پرے کہیو
اچواہیں دینہے پان گونے باس جہاں جاکو رہیو

سب سن رہیاں مدھر سورت گالیاں دینے لگیں اور بینگ
بچن سنانے لگیں۔ جسے سن کر دیوتا بڑے پرسن ہوئے اس لئے دیری سے
بھوجن کرنے لگے۔ بھوجن کرتے سمے جو آنند بڑھا۔ اس کا ورنن کروڑوں
مکھوں سے بھی نہیں ہو سکتا۔ بھوجن کر لینے کے بعد آچمن کرکے
پان دیئے گئے۔ پھر سب لوگ اپنے اپنے ستھان کو چلے گئے۔
(بیاہ کے سمے جو دلہن کی سکھی سہیلیاں دولہا و براتیوں کو ان کی
استریوں کا سمبندھ اپنے پرشوں سے جوڑ کر گالی دیتی ہیں۔ اسے
بینگ بچن کہتے ہیں جسے پنجابی میں سٹھنیا کہتے ہیں۔

دوہا

بہور منی ہمونت کہوں لگن سنائی آئی
سمے بلوک بباہ کر پٹھئے دیو بولائی

پھر منیوں نے ہمونت کو بواہ کی لگن جا سنائی سو بواہ کا
سمے جان کر ہماچل نے سب دیوتاؤں کو بلا بھیجا۔

چوپائی

بوں سکل سُر سادر لینہے ۔ سبھے بھوجیت آسن دینہے
بیدی بید بدھان سنواری ۔ سُبھگ سُمنگل گاوہیں ناری

سب دیوتاؤں کو آدر سے بلوا بھیجا۔ اور سب کو بیٹھا یو گیہ (اپنی اپنی پدوی کے مطابق) آسن دیئے گئے۔ ویدک ریتی انوسار ویدی سنواری گئی۔ اور استریاں سُندر منگل گیت گانے لگیں۔

سنگھاسن اتی دِویہ سُہاوا ۔ جائی نہ برن برنچی بناوا
بیٹھے سو بپر نہ سر نائی ۔ ہردے سُمر نج پربھو رگھورائی

ویدی پر بر ہما جی کا بنایا ہوا دِویہ سُندر سنگھاسن تھا جس کی سُندرتا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ شیوجی براہمنوں کو پرنام کر کے اور ہردے میں اپنے پربھو شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے اس سنگھاسن پر براجمان ہوئے۔

بہور منیسن اُما بولائی ۔ کری سنگار سکھی لے آئی
دیکھت روپ سکل سُر موہے ۔ برنے چھبی اس جگ کوی کوہے

پھر منیوں نے پاربتی جی کو بُلا بھیجا۔ جسے سنگار کر کے سکھیاں لے آئیں۔ پاربتی جی کے رُوپ کو دیکھ کر سب دیوتا موہت ہو گئے۔ سنسار میں ایسا کون کوی ہے جو اس سندرتا کا ورنن کر سکے۔

جگدمبکا جانی بھو بھاما ۔ سُر نہہ من ہی من کینہہ پرناما
سُندرتا ہرجاد بھوانی ۔ جائی نہ کوٹی ہوں بدن بکھانی

جگت کی جننی اور شوجی کی پتنی جان کر دیوتاؤں نے انہیں من ہی من میں پرنام کیا۔ سُندرتا کی سیما (حد) شری پاربتی جی کا شوبھا کا ورنن کروڑوں مکھ بھی نہیں کر سکتے۔

چھند

کوٹی ہوں بدن نہیں بنے برنت جگ جننی شوبھا مہا
سکچہیں کہت شرتی سیش سارد مند متی تلسی کہا
چھوی کھان ماتو بھوانی گونی مدھ منڈپ جہاں
اولوکی سکیں سکچ پتی پد کمل منو مدھو کر تہاں

جگ جننی شری پاربتی جی کی مہان شوبھا کا ورنن کروڑوں مکھوں سے بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی شوبھا کا ورنن کرتے ہوئے شرتی شیش جی اور سرسوتی جی تک بھی سکچا جاتے ہیں (ہچکچا جاتے ہیں) بھلا تلسی داس جیسے مند بدھی کا تو کہنا ہی کیا۔ شوبھا کی کان

بھوانی منڈپ میں اس جگہ گئیں جہاں پر کہ شوجی تھے۔ وہ سنکوچ کے مارے اپنے پتی کے چرن کملوں کو نہیں دیکھ سکیں لیکن اُن کا من تو بھونرا کی بھانت وہاں ہی رس پان کر رہا تھا۔

دوھا

مُنی انُو شاسن گن پتہہ پوجیو شمبھو بھوانی
کوؤ سُنی سنسے کرے جن سُر انادی جیہ جانی

مُنیوں کی آگیا سے شوجی اور پاربتی جی نے گنیش جی کا پوجن کیا۔ من میں کوئی اس بات کی شنکا نہ کرے کہ گنیش جی تو ان کے پُتر ہیں۔ ابھی وِواہ سے پہلے ہی وہ کہاں سے آ گئے۔ دیوتا انادی ہیں۔ شوجی اور پاربتی انادی کال سے ہی شرشٹی اتپتی پالن اور پرلے کرتے آئے ہیں۔ بھوانی پرکرتی ہے اور شوجی پرش یہ دونو انادی ہیں۔ اور سرشٹی پرما رُوپ میں ان کے سنجوگ دیوگ سے بنتی بگڑتی رہتی ہے۔ یہ نہیں کہ ان کا سمبندھ اس منڈپ میں ہی جوڑا گیا تھا۔ ان کا تو انادی سے ہی سمبندھ ہے ویسے ہی اُنکے پُتر گنیش جی بھی انادی ہیں۔ اس لئے اگر بیاہ منڈپ میں شوجی و پاربتی نے گنیش کا پوجن کیا۔ تو اس میں کچھ سندیہہ نہ کرنا چاہیئے۔

چوپائی

جس بیاہ کی بدھی شرتی گائی ۔ مہا مُنن سو سب کروائی
گہی گری س کُش کنیا پانی ۔ بھوہی سمرپی جان بھوانی

ویدوں میں جیسی بیاہ کی بدھی کہی گئی ہے۔ وہ سب مہا منیوں نے کروائی۔ پربت راج ہماچل نے ہاتھ میں کُشا لے کر اور کنیا کا ہاتھ پکڑ کر انہیں شو پتنی جان کر شوجی کو سمرپن کر دیا۔

پانی گرہن جب کینہہ مہیشا ۔ ہیہہ ہرشے تب سکل سُریشا
بید منتر مُنی برا اُچرہیں ۔ جے جے جے شنکر سُر کرہیں

جب شوجی نے پاربتی جی کا پانی گرہن کیا۔ (ہاتھ پکڑ لینا) تب سب دیوتا من میں بڑے ہی پرسن ہوئے سریشٹھ منی جن وید منتر اچارن کرنے لگے۔ سب دیوتا شوجی کی جے ہو ایسا ہرش ناد کرنے لگے۔

باجہیں باجن بیبدھ بدھانا ۔ سُمن برشٹی نبھ بھی بدھی نانا
ہر گریجا کر بھیو بیاہو ۔ سکل بھون بھر رہا اُچھاہو

بھانت بھانت کے طرح طرح کے باجے بجنے لگے۔ بھانت

بھانت کے پھولوں کی بارش آکاش سے ہونے لگی شو اور پاربتی
جی کا بیاہ ہو گیا۔ اور سارے برہمانڈ میں آنند بھر گیا۔

داسیں داس تُرگ رتھ ناگا۔ دھینو بسن منی بستو بھاگا
ان کنک بھاجن بھر جانا۔ داج دِینہہ نہ جائی بکھانا

داسی۔ داس۔ گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی۔ گائیں بستر اور منی۔
نانا پرکار کی چیزیں۔ سونے کے برتن گاڑیاں بھر بھر کر اپار جہیز دیا۔
جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھند

داج دیو بہو بھانتی پنی کر جوری ہمو دھر کہیو
کا دیوں پورن کام شنکر چرن پنکج گہی رہیو
شو کرپا ساگر سسُر کر سنتوش سب بھانتی ہی کیو
پنی گہے پد پاتھوج میتا پریم پری پورن ہیو

بہت پرکار جہیز دے کر پھر ہاتھ جوڑ کر ہِم ونت نے کہا ہے شنکر
آپ پورن کام ہیں۔ میں آپ کو کیا دے سکتا ہوں۔ ایسا کہہ وہ شو جی کے
چرن کملوں میں گر پڑا۔ تب کرپا کے ساگر بھگوان شو نے سسر کو سب
بھانت سنتشٹ کیا۔ پھر پاربتی کی ماتا مینا نے پریم پری پورن ہردے
سے شو جی کے چرن کمل پکڑ لئے۔ اور کہا۔

دوھا

ناتھ اُما مم پران سم گرِہ کنکری کریہو
چھمیہو سکل اپرادھ اب ہوئی پرسن بر دیہو

ہے ناتھ! پاربتی مجھے پرانوں کے سمان پیاری ہے۔ آپ
اسے اپنے گھر کی داسی سیوا کار کریں۔ ہمارے سب اپرادھوں کو کشما
کیجئے۔ اور پرسن ہو کر مجھے یہی وردان دیجئے۔

چوپائی

بہو بدھی شمبھو ساسو سمجھائی۔ گونی بھون چرن سِرو نائی
جننی اُما بولی تب لینہی۔ لے اچھنگ سُندر سِکھ دینہی

شو جی نے بہت پرکار سے ساس کو سمجھایا تب وہ شو جی
کے چرنوں میں سر نوا کر گھر چلی گئیں۔ پھر ماتا نے پاربتی جی کو بلا لیا۔
اور گود میں لے کر سُندر شکشا دینے لگی۔

کریہو سدا شنکر پد پوجا۔ ناری دھرم پتی دیو نہ دوجا
بچن کہت بھرے لوچن باری۔ بہور لائی اُر لینہی کماری

ہے پاربتی! تو سدا شو جی کے چرنوں کی پوجا کرنا۔ استریوں
کا یہی دھرم ہے۔ استریوں کے لئے ایک پتی ہی دیوتا ہے۔ دوسرا
کوئی دیوتا نہیں۔ یہ باتیں کہتے ہوئے اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔
اور پھر انہوں نے پاربتی جی کو اپنے ہردے سے لگا لیا۔

کت بدھی سرجی ناری جگ ماہیں۔ پرادھین سپنیہو سکھ ناہیں
بھئی اتی پریم بِکل مہتاری۔ دھیرج کینہہ کسمے بچاری

مینا پھر بولی کہ ہے ایشور! تو نے استریوں کو سنسار میں کیوں
پیدا کیا۔ پرادھین کو تو کبھی سپنے میں بھی سُکھ نہیں ہوتا ایسا کہہ کر ماتا
پریم میں اتی انت بیاکل ہو گئی۔ پرنتو رونے دھونے کا سماں نہ
جان کر دھیرج کیا۔

پُنی پُنی مِلت پرت گہی چرنا۔ پرم پریم کچھو جائی نہ برنا
سب ناریہہ مِل بھینٹی بھوانی۔ جائی جننی اُر پُنی لپٹانی

مینا بار بار ملتی ہے۔ اور پاربتی جی کے چرن پکڑ لیتی ہے۔
اس پرم پریم کا کچھ ورنن نہیں کیا جا سکتا بھوانی سب استریوں کو
مل ملا کر پھر ماتا کی چھاتی سے لپٹ گئی۔

جننی ہی بہور بِلوکی چلی اُچت اسیس سب کاہوں دئیں
پھر پھر بلوکت ماتو تن تب سکھیں لے سو ہیں گئیں
یاچک سکل سنتوش شنکر اُما سہت بھون چلے
سب امر ہرشے سُمن برکھی نسان نبھ باجے بھلے

پاربتی جی ماتا سے پھر مل کر چلیں سب استریوں نے انہیں پھر
آشیرواد دیا۔ پاربتی جی ماتا کو مڑ مڑ کر دیکھتی ہیں۔ تب اُن کی سکھیاں
انہیں شو جی کے پاس لے گئیں۔ سب یاچکوں (بھیکاریوں) کو سنتشٹ
کر کے شو جی پاربتی سمیت اپنے بھون کو چلے۔ سب دیوتاؤں نے
پرسن ہو کر پھولوں کی بارش کی اور آکاش میں سُندر باجے بجانے لگے۔

دوھا

چلے سنگ ہِمونت تب پہنچاون اتی ہیتو
بِبِدھ بھانتی پری توش کر بِدا کینہہ برش کیتو

پربت راج اُن کو پہنچانے کے لئے ساتھ چلے۔ اُن کو
بہت سنتشٹ کر کے شو جی نے وداع کیا۔

چوپائی

تُرت بھون آئے گِری رائی۔ سکل سیل سر لئے بُلائی

آدر دان بنے بہو مانا۔ سب کر بدا کینہہ ہم وانا
بربت راج گونت اپنے گھر آئے۔ اور سب پربتوں اور
سروروں کو بلایا۔ آدر۔ دان۔ نمرتا۔ پورک اور بہت سمان پورک
اُن کو وداع کیا۔

جبہیں شمبھو کیلاش میں آئے۔ سُر سب نج نج لوک سدھائے
جگت ماتو پتو شمبھو بھوانی۔ تہہ سنگار نہ کہیوں بکھانی

جب شوجی کیلاش پہنچے۔ تو سب دیوتا اپنے اپنے گھروں
کو چلے گئے۔ کوی کہتے ہیں۔ کہ شوجی اور پاربتی جی جگت کے ماتا پتا
ہیں۔ اس لئے میں اُن کے شرنگار کا ورنن نہیں کروں گا۔

کرہیں بِبدھ بدھی بھوگ بلاسا۔ گنن سمیت بسہیں کیلاسا
ہر گرجا بہار نت نیئو۔ اہی بدھی بپل کال چل گیئو

انیک پرکار کے بھوگ ولاس کرتے ہوئے شوجی اور پاربتی
جی اپنے گنوں سمیت کیلاش پر رہنے لگے۔ اسی طرح نت نئے بہار
کرتے ہوئے بہت سال بیت گیا۔

تب جنمیو کھٹ بدن کمارا۔ تارک اسُر سمر جیہہ مارا
آگم نگم پرسدھ پرانا۔ کھٹمکھ جنم سکل جگ جانا

تب اُن کے گھر چھ مکھوں والے سوامی کارتک نامک پتر
کا جنم ہوا جس نے بڑے ہو کر یدھ میں تارک نامک اسُر کو مارا۔ وید پران
اور شاستروں میں سوامی کارتک کی کتھا پرسدھ ہے۔ اور سنسار اسے
جانتا ہے۔

چھند

جگ جان شن مکھ جنم کرم پرتاپ پرشارتھ مہا
تیہہ ہیتو میں برکھکیتو ست کر چرت سنچھیپ ہی کہا
یہ اُما شمبھو بیاہ جے نر ناری کہیں جے گاوہیں
کلیان کاج بیاہ منگل سربدا سکھ پاوہیں

شنمکھی سوامی کارتک کے جنم کرم پرتاپ اور مہان پرشارتھ
کو سنسار جانتا ہے۔ اس لئے میں نے شوجی کے پتر کا سنکشپت
(مختصر) چرتر کہا۔ شو پاربتی کے بیاہ کی اس کتھا کو جو نر ناری کہیں
گے اور گاویں گے۔ وہ کلیان کے کاریہ میں اور وواہ منگل میں
سدا سکھی رہیں گے۔

دوہا

چرت سندھو گرجا رمن بید نہ پاوہیں پار
برنے تلسی داس کِم اتی متی مند گنوار

شوجی کا چرتر تو اتھاہ سمندر ہے۔ اُس کا پار تو وید بھی
نہیں پا سکے۔ پھر میں تلسی داس اتی انت مورکھ متی گنوار بھلے اُن
کے چرتر کا کیسے ورنن کر سکتا ہوں۔

چوپائی

شمبھو چرت سُنی سرس سہاوا۔ بھردواج مُنی اتی سُکھ پاوا
بہو لالسا کتھا پر بادھی۔ نین نیر روماولی ٹھاڈھی

شوجی کے رس بھرے سندر چرتر کو سُن کر بھاردواج منی اتی پرسن
ہوئے کتھا سننے کی اتی لالسا اُن کے من میں بڑھی۔ نیتروں میں جل
بھر آیا اور شریر پر رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

پریم بِبس مکھ آو نہ بانی۔ دشا دیکھ ہرشے منی گیانی
اہو دھنیہ تو جنم منیشا۔ تمہیں پران سم پریہ گوریشا

مارے پریم کے مُکھ سے بولا نہیں جاتا۔ اُن کی یہ دشا
دیکھ کر یگیہ ولکیہ جی بڑے پرسن ہوئے۔ اور کہا ہے منی ور تمہارا جنم
دھنیہ ہے۔ تمہیں گوری پتی شری شوجی پرانوں کے سمان پیارے
ہیں۔

شو پد کمل جنہیں رتی ناہیں۔ رامہہ تے سپنہوں نہ سہاہیں
بن چھل وشوناتھ پد نیہو۔ رام بھگت کر لچھن ایہو

جن کی شوجی کے چرن کملوں میں پریتی نہیں ہے۔ وہ رام
چندرجی کو سوپن میں بھی (خواب میں بھی) نہیں سہاتے ہیں۔ (اچھے
نہیں لگتے ہیں) بنا چھل کے یعنی شدھ من سے شوجی کے چرنوں
میں پریم ہونا ہی رام بھگتی کا لکشن ہے۔

شو سم کو رگھوپتی برت دھاری۔ بن اگھ تجی ستی اسی ناری
پن کر رگھوپتی بھگتی دکھائی۔ کو شو سم رامہہ پریہ بھائی

شری رگھوناتھ جی کا برت دھارن کرنے والا شوجی کے سمان
اور کون ہے۔ جنہوں نے بنا کسی اپرادھ کے ہی ستی جیسی ناری کا
تیاگ کر دیا۔ اور کٹھن پرن نبھا کر سپشٹ شری رام چندر جی کی بھگتی
کو درڑھ کیا۔ ہے بھائی شوجی کے سمان رام چندر جی کو اور کون
پیارا ہو سکتا ہے۔

دوہا

پرنتھو میں کبھی شو چرت پوچھا مرم تمہارا
جبھی سیوک تم رام کے رہت سمست بکار

میں نے پہلے ہی شو چرتر کہہ کر تمہارے دل کے بھید کو جان لیا۔ تم رام جی کے سچے سیوک ہو اور سارے دوشوں سے رہت ہو۔

چوپائی

میں جانا تمہار گن سیلا۔ کہوں سنو اب رگھوپتی لیلا
سن منی آج سماگم تورے۔ کہی نہ جائی جس سکھ من مورے

میں نے تمہارا گن شیل جان لیا۔ سنو اب میں رگھوپتی جی کی لیلا کا ورنن کرتا ہوں۔ ہے منی! سنو تمہارے ملنے سے جیسا کچھ ہم کو آج آنند ہوا ہے سو کہا نہیں جا سکتا۔

رام چرت اتی امت منیشا۔ کہہ نہ سکہیں سَت کوٹی اہیشا
تداپی یتھا شرت کہیوں بکھانی۔ سمر گرا پتی پربھو دھنو پانی

ہے منی شریشٹھ! رام چرتر اتی انت اپار ہے۔ جسے سو کروڑ شیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔ تو بھی جیسا میں نے سنا ہے۔ ویسا ہی بانی کے سوامی اور ہاتھ دھنش دھارن کئے ہوئے بھگوان شری رام چندر جی کا سمرن کر کے وستار پوروک کہتا ہوں۔

سارد دارو ناری سم سوامی۔ رام سوتر دھر انتریامی
جہہ پر کرپا کریں جن جانی۔ کوی ار اجر نچاویں بانی

واک اناری کی ادھشٹاتری دیوی شری سرسوتی جی ہے
پرنتو اپر یکت چوپائی میں بانی کے سوامی شری رام چندر جی کو کہا گیا۔ اب کوی اس شنکا کا سمادھان کرتے ہیں)۔ کہ شری سرسوتی جی تو کاٹھ کی پتلی ہے۔ اور بھگوان رام اس کو نچانے والے ہاتھ میں ڈوری پکڑے ہوئے سوتر دھار ہیں۔ جس کوی پر اپنا بھگت جان کرپا کرتے ہیں۔ اس کوی کے من روپی آنگن میں سرسوتی جی کو وہ جیسا چاہتے ہیں۔ ویسا ہی ناچ نچاتے ہیں۔

پرنوؤں سوئی کرپال رگھو ناتھا۔ برنوں بشد تاسو گن گاتھا
پرم رمیہ گری ور کیلاسو۔ سدا جہاں شو اما نواسو

ان کرپالو بھگوان شری رام چندر جی کو میں پرنام کرتا ہوں اور انہیں کے نرمل اجل گنوں کی کتھا کہتا ہوں کیلاش سب پربتوں میں اتم اور بہت ہی رمنیہ (آنند دائک) ہے جہاں شو پاربتی جی سدا نواس کرتے ہیں۔

دوھا

سدھ تپودھن جوگی جن سر کنر منی برند
بسہیں تہاں سکرتی سکل سیوہیں شو سکھ کند

سدھ، تپسوی اور یوگی جن، دیوتا، کنر اور منیوں کے سموہ (سماج جماعت) اپنے پنیہ کرموں کے پھل سروپ وہاں نواس کرتے ہیں۔ اور آنند مول شری شو جی کی سیوا کرتے ہیں۔

چوپائی

ہری ہر بمکھ دھرم رتی ناہیں۔ تے نر تہاں سپنیہوں نہیں جاہیں
تیہی گری پر بٹ بٹپ بشالا۔ نت نوتن سندر سب کالا

جو لوگ بھگوان وشنو اور مہادیو جی سے بمکھ ہیں۔ اور جنہیں دھرم میں پریم نہیں۔ وہ لوگ تو سپنے میں بھی وہاں نہیں جا سکتے۔ اس پہاڑ پر ایک وشال بڑ کا برکش ہے۔ جو نت نیا اور سب کال میں سندر رہتا ہے۔

تری بدھ سمیر سشیتل چھایا۔ شو بشرام بٹپ شرتی گایا
ایک بار تیہی تر پربھو گیئو۔ ترو بلوکی ار اتی سکھ بھیو

وہاں تین پرکار کی وایو شیتل، مند، اور سگندھ بہتی رہتی ہے۔ اور اس برکش کی چھایا بڑی ہی ٹھنڈی رہتی ہے۔ وہ شو جی کے بشرام کرنے کا برکش ہے۔ جو کہ ویدوں میں پرسدھ ہے۔ ایک بار بھگوان شو اس برکش کے نیچے گئے۔ اور اس برکش کو دیکھ کر اتی انت پرسن چت ہو گئے۔

نج کر ڈاسی ناگ رپو چھالا۔ بیٹھے سہج ہیں شمبھو کرپالا
کند اندو در گور سریرا۔ بھج پرلمب پریدھن منی چیرا

اپنے ہی ہاتھ سے شو جی نے وہاں شیر کی کھال کا آسن بچھا لیا اور سہج سبھاؤ وہاں اس آسن پر بیٹھ گئے۔ کند نامی پھول، چندرما اور شنکھ کے سمان ان کا سندر گور شریر تھا۔ بازو لمبے اور شریر پر منیوں کے سے بستر دھارن کئے ہوئے تھے۔

ترون ارون امبج سم چرنا۔ نکھ دتی بھگت ہردے تم ہرنا
بھجگ بھوتی بھوشن تر پواری۔ آنن سرد چندر چھوی ہاری

ان کے چرن اتی سندر ہرے کھلے ہوئے لال کمل کے پھول کے سمان تھے۔ ناخنوں کا پرکاش بھگتوں کے ہردے کا اندھیرا کار دور کرنے والا تھا۔ سانپ اور بھبوتی شو جی کے گہنے تھے مکھ انتا سندر

تھا۔ کہ جس کی سُندرتا کے سامنے پورنماشی کے چندرما کی چاندنی کی شوبھا بھی لجاتی تھی۔

دوھا

جٹا مکٹ سر سرت سر لوچن نلن بشال
نیل کنٹھ لاونیہ ندھی سوہ بال بدھو بھال

سر پر جٹاؤں کا مکٹ اور شری گنگا جی تھیں۔ اُن کی آنکھیں بڑی بڑی کمل کے پھولوں کے سمان تھیں نیل کنٹھ تھا۔ اور وہ رُوپ کے بھنڈار تھے مستک پر بال چندرما شوبھا پا رہا تھا۔

چوپائی

بیٹھے سوہ کام رپو کیسے۔ دھریں شریر شانت رس جیسے
پاربتی بھل اوسر و جانی۔ گئیں شمبھو پہیں مات بھوانی

وہ کام کے دشمن شوجی وہاں بیٹھے ایسی شوبھا پا رہے تھے۔ مانو شانت رس نے ساکار رُوپ دھارن کیا ہو۔ پاربتی جی اسے اچھا سمے (اوسر) جان کر شوجی کے پاس گئیں۔

جان پریہ آدر اتی کینہا۔ بام بھاگ آسن ہر دینا
بیٹھی شو سمیپ ہرشائی۔ پورب جنم کتھا چت آئی

اپنی پیاری اردھنگنی کو آئی جان کر شوجی نے بڑے آدر ستکار سے اپنے بائیں طرف انہیں بیٹھنے کے لئے آسن دیا۔ پاربتی جی پرسن ہو کر شوجی کے پاس بیٹھ گئیں۔ اُسے پچھلے جنم کی کتھا یاد آ گئی

پتی ہریہ ہیتو ادھک انومانی۔ بہسی اُما بولیں پریہ بانی
کتھا جو سکل لوک ہتکاری۔ سوئی پوچھن چہ سیل کماری

اپنے اوپر پتی کے ہردے میں ادھک پریم کا انومان (جان کر) کر کے اُما ہنستی ہوئی میٹھے بچن بولیں۔ جو کتھا سب لوکوں کے لئے ہتکاری ہے۔ سوئی کتھا نرما سے پاربتی جی شوجی سے پوچھنے لگیں۔

بشوناتھ مم ناتھ پُراری۔ تری بھون مہما بدت تمہاری
چر اچر ناگ نر دیوا۔ سکل کرہیں پد پنکج سیوا

ہے برہمانڈ کے سوامی! ہے میرے ناتھ۔ ہے تری پُرا دَیت کو مارنے والے آپ کی مہما تینوں لوکوں میں مشہور ہے۔ چر اچر۔ ناگ۔ نر اور دیوتا سب آپ کے پد کملوں کی سیوا کرتے ہیں۔

دوھا

پربھو سمرتھ سروگیہ شو سکل کلا گن دھام
یوگ گیان ویراگ ندھی پرنت کلپترو نام

ہے پربھو! آپ سمرتھ سروگیہ ہیں سب کلاؤں اور گنوں کے خزانے ہیں۔ یوگ گیان ویراگ کے بھنڈار ہیں۔ اور شرناگتوں کے لئے آپ کا نام کلپ برکش ہے۔

جو مو پر پرسن سکھ راسی۔ جانئے ستیہ موہ نج داسی
تو پربھو ہرہو مور اگیانا۔ کہی رگھوناتھ کتھا بدھی نانا

ہے سکھ دھام۔ یدی آپ مجھ پر پرسن ہیں! اور مجھے اپنی سچی ہی داسی جانتے ہیں۔ تو میرے اگیان کو شری رگھوناتھ کی نانا پرکار کی کتھا کہہ کر ناش کیجئے۔

جاسو بھون سرتر و تر ہوئی۔ سہہ کہ درد رجنت دُکھ سوئی
ششی بھوشن اس ہردے بچاری۔ ہرہو ناتھ مم متی بھرم بھاری

کیونکہ جس کا گھر کلپ برکش (سوارگ کا وہ برکش جو سب منو کامنا پورا کرتا ہے) کے نیچے ہو وہ بھلا غریبی کا دکھ کیوں سہے ہے چندر بھوشن۔ ہے ناتھ! ایسا ہردے میں وچار کر کے میری بدھی کے اس بھاری سندیہہ کو دور کیجئے۔

پربھو جے منی پرمارتھ بادی۔ کہیں رام کہوں برہم انادی
سیش شاردا بید پُرانا۔ سکل کرہیں رگھوپتی گن گانا

ہے پربھو! جو تتو دیتا اور تتو کو کہنے والے منی ہیں وہ شری رام چندر جی کو انادی برہم کہتے ہیں۔ شیش۔ سرستی اور سب وید پُران یہ سب ہی رگھوناتھ کے گن گان کرتے ہیں۔

تم پُنی رام رام دن راتی۔ سادر جپہو اننگ آراتی
رام سو اودھ نرپتی سُت سوئی۔ کی اج اگن الکھ گتی کوئی

آپ بھی رات دن نت نرنتر رام رام ہی جپتے رہتے ہیں سو وہ رام اودھ کے راجکمار ہیں۔ یا کوئی اور نرگن اور اندریہ اگوچر رام ہیں۔

دوھا

جو نرپ تنے تا برہم کم ناری برہ متی بھور
دیکھ چرت مہما سُنت بھرمت بدھی اتی مور

اگر وہ راجہ ونش کے پُتر ہیں۔ تو وہ برہم کیسے ہیں؟ اگر اُن کو برہم مان لیا جائے تو استری کے وِیوگ میں اُن کی بدھی کیوں کھوئی

گئی۔ ایک طرف تو اُن کے اگم اپرکار ساد ھارن اگیانی منشیوں کے سے چرتر کو دیکھ کر اور دوسری طرف اُن کی مہان شن کر میری بُدھی بڑی بھرم میں پڑ گئی ہے۔

جو انیہہ بیاپک بنھو کوؤ۔ کہہُو بھائی ناتھ موہ سوؤ۔ اگیہ جان برس اُرجن دھر ہو۔ جنہی یدھ موہ مٹے سوئی کرہو اور اگر ان کے بغیر کوئی اور کام نا رہت۔ دیاپک۔ سمرتھ۔ برہم ہے۔ سو ہے ناتھ۔ اُسے مجھے سمجھا کر کہیئے۔ مجھے اگیانی جان کر من میں کرودھ نہ لائیے۔ کنتو میں بھانت بھی میرا یہ بدھی بھرم دُور ہو تری اپائے کیجیئے۔

میں بن دیکھی رام پربھوتائی۔ اتی بھئے بکل نہ تمہیں سنائی
تدپی نلین من بودھ نہ آوا۔ سو پھل بھلی بھانت ہم پاوا

میں نے رام چندر جی کی پربھوتائی بن میں دیکھی ہے۔ پرنتو اتی انت بھئے کیبت ہو جانے کے کارن میں نے آپ سے وہ بات نہیں کہی۔ تو بھی میرے ملین من کو گیان نہیں ہوا۔ اور اس کا پرتیکش پھل تو بھلی بھانت میں نے پا ہی لیا ہے۔

اجہوں کچھو سنسے من موئے۔ کرپا کرہو بنوؤں کر جورے
پربھو تب موہی بُہو بھانتی پربودھا۔ ناتھ سو سمجھ کر ہو جنی کرودھا

اب بھی میرے من میں کچھ شنکا ہے۔ میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے بنتی کرتی ہوں کہ آپ کرپا کر کے میری اس شنکا کو دُور کریں۔ پربھو اس سمے (جب کہ میں ستی رُوپ میں تھی) آپ نے مجھے بہت پرکار سے سمجھایا تھا۔ پھر بھی میری شنکا دُور نہ ہوئی۔ ایسا دھیان کر آپ مجھ پر کرودھ نہ کیجیئے۔

تب کر اس بموہ اب ناہیں۔ رام کتھا پر رُچی من ماہیں
کہہُو پنیت رام گُن گاتھا۔ بھجگ راج بھوشن سُر ناتھا

مجھے اب پہلے جیسا موہ نہیں ہے۔ اب تو میرے من میں شری رام چندر جی کی کتھا سننے کی لالسا ہے۔ ہے شیش ناگ رُوپی گہنے پہننے والے دیوتاؤں کے سوامی مجھے شری رام چندر جی کے گنوں کی پوتر کتھا کہہ کر سنائیے۔

دوہا

بندؤں پد دھر دھرن سر۔ بنے کرؤں کر جور
برنہو رگھوبر بشد جس شرتی سدھانت نچور

میں دھرتی پر مستک ٹیک کر آپ کے چرنوں کی بندنا کرتی ہوں۔ اور ہاتھ جوڑ کر آپ سے پرارتھنا کرتی ہوں۔ کہ ہے ناتھ! سب ویدوں کے سدھانت کو نچوڑ کر شری رگھوناتھ جی کے نرمل اتم یش کا ورنن کیجیئے۔

چوپائی

جدپی جوشتا نہیں ادھیکاری۔ داسی من کرم بچن تمہاری
گوڑھیو تتو نہ سادھو دُراوہیں۔ آرت ادھیکاری جہاں پاویں

یدپی استری جاتی ہونے کے ناطے پرم سدھانت سننے میں میرا ادھیکار نہیں۔ تتھاپی میں من بچن کرم سے آپ کی داسی ہوں سنت لوگ جہاں آرت ادھیکاری (دِین دُکھی بیاکل ادھیکاری) پاتے ہیں۔ وہاں وہ گوڑھ تتو کو اس آرت ادھیکاری سے چھپاتے نہیں ہیں۔

اتی آرت پوچھیوں سُر رایا۔ رگھوپتی کتھا کہو کر دایا
پرتھم سو کارن کہیو بچاری۔ نرگن برہم سگُن بپُو دھاری

ہے دیوتاؤں کے سوامی! میں بہت ہی آدھین ہو کر آپ سے پوچھتی ہوں۔ آپ مجھ پر دیا کر کے شری رگھوناتھ جی کی کتھا کہیئے۔ پہلے تو وہ کارن وچار کر کہیئے۔ جن کارن وش نرگن برہم نے سگن شریر دھارن کیا ہے۔

پُنی پربھو کہیو رام اوتارا۔ بال چرت پُنی کہہُو اُدارا
کہیو جنھا جانکی بیاہیں۔ راج تجا سو دُوشن کاہیں

ہے پربھو پھر آپ رام اوتار دھارن کرنے کی کتھا کہیئے پھر ان کی اُدار بال لیلاؤں کا ورنن کیجیئے۔ جیسے انہوں نے جانکی کو بیاہا۔ وہ کتھا بھی کہیئے۔ کون سے دوش وش انہوں نے راج پاٹ چھوڑا وہ پرسنگ بھی کہیئے۔

بن بسی کینہے چرت اپارا۔ کہہُو ناتھ جم راون مارا
راج بیٹھ کینہی بہو لیلا۔ سکل کہہُو شنکر سکھ شیلا

پھر بن میں رہ کر انہوں نے جو انیک چرتر کیئے اور اُس کے بعد جس طرح راون کو مارا سو بھی "ہے ناتھ" وستار سے کہیئے پھر راج پر بیٹھ کر انہوں نے جو انیک لیلائیں کی ہیں سو بھی سب ہے سکھ رُوپ شنکر! کہیئے۔

دوہا

بہُو کہو کرونائتن کینہہ جو اچرج رام

پرجا سہت رگھوبنس منی گرم گوتنے نج دھام

ہے کرپا ندھان انہوں نے پرجا سمیت بیکنٹھ پرم دھام کو جانے کا جو ادبھوت چرتر کیا اس کا بھی وستار سے ورنن کیجئے۔

چوپائی

پُنی پربھو کہہو سو تتو بکھانی ۔ جیہہ وگیان مگن منی گیانی
بھگتی گیان وگیان براگا ۔ پُنی سب برنہو سہت بیباگا

ہے پربھو! پھر اس تتو کا وستار سے ورنن کیجئے۔ جس کو انوبھو کر کے گیانی منی سدا مگن رہتے ہیں۔ اور بھکتی گیان وگیان ویراگ ان سب کو الگ الگ کر کے ورنن کیجئے۔

اورؤ رام رہسیہ انیکا ۔ کہہو ناتھ اتی بمل بیبیکا
جو پربھو میں پوچھا نہیں ہوئی ۔ سوؤ دیال راکھہو جنی گوئی

ہے ناتھ! آپ کے علاوہ اور بھی رام چندر جی کے جو انیک چھپے ہوئے بھاو اور چرتر ہیں۔ ان کو بھی کہئے۔ آپ کا گیان اتی نرمل ہے۔ اس لئے ہے پربھو جو کچھ مجھ سے پوچھنے سے رہ جائے ہے دیالو! اس کو آپ اپنے من میں چھپائیں نہیں۔

تم تری بھون گرو بید بکھانا ۔ آن جیو پامر کا جانا
پرشن اُما کے سہج سہائی ۔ چھل بہین سنی شو من بھائی

آپ تینوں لوک کے گرو ہیں۔ ایسا وید نے کہا ہے۔ دوسرے پامر جیو اس گوڑھ تتو کو نہیں جان سکتے۔ پاربتی جی کے سندر چھل رہت اتی سرل پرشن شوجی کے من کو بہت ہی بھائے۔

ہر ہیہ رام چرت سب آئے ۔ پریم پلک لوچن جل چھائے
شری رگھوناتھ روپ اُر آوا ۔ پرمانند امت سکھ پاوا

شوجی کے ہردے میں سب رام چرتر پرگٹ ہو گئے۔ پریم وش ان کا شریر پلکت و نہال ہو گیا۔ آنکھوں میں خوشی کے آنسو بھر آئے۔ شری رگھوناتھ جی کا روپ ہردے میں سما گیا جس سے سوئم آنند سروپ بھگوان شوجی نے بھی اننت سکھ پایا۔

دوہا

مگن دھیان رس دنڈ جگ پُنی من باہر کینہہ
رگھوپتی چرت مہیش تب ہرشت برنے لینہہ

دو گھڑی تک شوجی رام کے دھیان کے پریم رس میں مگن رہے پھر اس دھیان سے من کو باہر کھینچا۔ اور پرسن چت ہو کر شری رگھوناتھ جی کے چرتر وستار کا ورنن کرنے لگے۔

چوپائی

جھوٹھیو ستیہ جاہی بنو جانے ۔ جمی بھجنگ بنو رجو پہچانے
جیہی جانے جگ جائی ہیرائی ۔ جاگے جتھا سپن بھرم جائی

جس کے جانے بغیر جھوٹ بھی اس طرح ستیہ معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح رسی میں اگیان وش ان ہوا سانپ بھی ہوا سا دکھائی لگتا ہے۔ اور جس کو جان لینے پر سنسار اس طرح لوپت ہو جاتا ہے کہ جاگنے پر سارا سوپن کا جھوٹا درشیہ لوپت ہو جاتا ہے۔

بندؤں بال روپ سوئی رامو ۔ سب سدھی سلبھ جپت جسو نامو
منگل بھون امنگل ہاری ۔ دروؤ سو دسرتھ اجر بہاری

میں انہیں رام روپ کے بال روپ کی بندنا کرتا ہوں جن کا نام جپنے سے سب سدھیاں انایاس ہی (آسانی سے) پراپت ہو جاتی ہیں۔ جو کلیان کے دھام ہیں اور امنگل (بپتا) کے ہرنے والے ہیں۔ ان دسرتھ جی کے آنگن میں بال روپ سے لیلا کرنے والے بھگوان رام مجھ پر کرپا ہوں۔

کر پرنام رام ہہ ترپراری ۔ ہرشی سدھا سم گرا اچاری
دھنیہ دھنیہ گری راج کماری ۔ تمہ سمان نہیں کوؤ اپکاری

شوجی رام جی کو پرنام کر کے پرسن چت ہو کر امرت کے سمان میٹھی بانی بولے۔ ہے پاربتی! تو دھنیہ ہے۔ تو دھنیہ ہے۔ تمہارے سمان کوئی پراپکاری نہیں ہے۔

پوچھیہو رگھوپتی کتھا پرسنگا ۔ سکل لوک جگ پاون گنگا
تم رگھوبیر چرن انوراگی ۔ کینہو پرشن جگت ہت لاگی

کہ جو تم نے رگھوناتھ جی کی کتھا کا پرسنگ پوچھا ہے۔ جو کتھا سمپورن لوکوں کو جگت کو پوتر کرنے والی گنگا کے سمان ہے۔ تمہیں شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں پریتی ہے اور تم نے جگت کی بھلائی کے لئے ہی پرشن پوچھے ہیں۔

دوہا

رام کرپا تیں پاربتی سپنیہوں تو من ماہیں
سوک موہ سندیہ بھرم مم بچار کچھو ناہیں

ہے پاربتی! میرے خیال میں تو شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے تمہارے من میں شوک موہ سندیہ بھرم کچھ بھی نہیں ہے۔

چوپائی

تدپی اسنکا کینہی ہُو سوئی۔ کہت سنت سب کر بہت جوئی
جن ہر کتھا سُنی نہیں کانا شرون رندھر اہی بھون سمانا

پھر بھی تم نے کی ہے کچھ شنک اور موہ نہ ہوتے ہوئے بھی جو ایسی شنکا اٹھائی ہے سو اس شنکا کے ہونے سے اس بھگوت کتھا کے کہنے سننے سے سب کی بھلائی ہوگی۔ جنہوں نے بھگوان شری رام چندر جی کی یہ کتھا کانوں سے نہیں سنی۔ کانوں کے ان کانوں کے سوراخ سانپ کے بل کے سمان ہیں۔

نینہی سنت درس نہیں دیکھا۔ لوچن مور پکھ کر لیکھا
تے سر کٹو تُمبر سمتُولا۔ جے نہ نمت ہری گرو پد مُولا

جنہوں نے اپنی آنکھوں سے مہاتما پرشوں کے درشن نہیں کئے۔ ان کی آنکھوں کی گنتی مور کے پنکھوں پر کی نقلی آنکھوں کے سوا اور کچھ نہیں۔ جو سر بھگوان اور گورو کے چرنوں پر نہیں جھکتے وہ سر کڑوی تونبی کے سمان ہیں۔

جن ہری بھگتی ہردے نہیں آنی۔ جیوت شو سمان تیئی پرانی
جو نہیں کرئی رام گن گانا۔ جیہہ سو دادر جیہہ سمانا

جنہوں نے اپنے ہردے میں بھگوان کی بھگتی کو آنے نہیں دیا وہ پرانی جیوت دکھائی دینے پر بھی مردہ کے سمان ہیں۔ جو جیبھ شری رام چندر جی کے گنوں کا گان نہیں کرتی۔ اس جیبھ کو مینڈک کے سمان جانو۔

کلِس کٹھور نٹھر سوئی چھاتی۔ سنی ہری چرت نہ جو ہرشاتی
گرجا سنہو رام کی لیلا۔ سُر ہت دنج بموہن سیلا

جو ہردہ بھگوت چرتر سن کر پرسن نہ ہو وہ وجر کے سمان کٹھور اور نشٹھر ہے۔ ہے پاربتی! شری رام چندر جی کی لیلا سنو۔ یہ لیلا دیوتاؤں کی بھلائی کرنے والی اور دئیتوں کو موہ میں ڈالنے والی ہے

دوہا

رام کتھا سُر دھینو سم سیوت سب سکھ دان
سنت سماج سُر لوک سب کو نہ سُنئے اس جان

یہ رام کتھا کام دھینو کے سمان سیوا کرنے سے ہی سب سکھوں کو دینے والی ہے۔ اور ستپرشوں کا سماج ہی دیو لوک اور ادتی ہے۔ ایسا جان کر کون اسے نہ سُنے گا۔

چوپائی

رام کتھا سُندر کر تاری۔ سنشے بہگ اڑاون ہاری
رام کتھا کلی بٹپ کُٹھاری۔ سادر سُنو گری راجکماری

رام کتھا ہاتھوں کی سُندر تالی ہے۔ جو سنشے روپی پنچھی کو اڑا دیتی ہے۔ پھر رام کتھا کلجگ روپی برکش کے لئے کاٹنے والی تیز کلہاڑی ہے۔ ہے پاربتی! تم اسے آدر سے سنو۔

رام نام گن چرت سُہائے۔ جنم کرم اگنت شُرتی گائے
جتھا اننت رام بھگوانا۔ تتھا کتھا کیرتی گن نانا

رام کے نام گن۔ سندر چرتر اور جنم کرم ویدوں نے اننت کہے ہیں۔ جیسے بھگوان شری رام چندر جی اننت ہیں ویسے ہی ان کی کتھا کیرتی (بڑائی) اور گن بھی اننت ہیں۔

تدپی جتھا شرتی جس متی موری۔ کہہوں دیکھی پریتی اتی توری
اُما پرشن تو سہج سُہائی۔ سکھد سنت سمت موہی بھائی

جیسا کچھ میں نے سنا ہے۔ اور جیسی میری بدھی ہے۔ اسی کے انوسار تمہاری اتی انت پریتی دیکھتا ہوا میں اس رام کتھا کو کہتا ہوں۔ ہے پاربتی! تمہارا یہ پرشن سبھاؤ سے ہی سہاونا سکھدائیک اور سنت سمت (جسے سنتوں نے مانا ہو) ہے۔ اور میرے من کو بھی بہت اچھا لگتا ہے۔

ایک بات نہیں موہے سُہانی۔ جدپی موہ بس کہیو بھوانی
تم جو کہا رام کوؤ آنا۔ جیہہ شرتی گاوہی دھرہیں منی دھیانا

ہے پاربتی! تمہاری ایک بات مجھے پسند نہیں آئی۔ اگرچہ وہ تم نے موہ وش ہو کر کہی ہے۔ تم نے جو یہ کہا کہ وہ رام سرتھ کے پتر ہیں یا کوئی اور رام ہیں۔ جن کی مہما کو وید گاتے ہیں اور منی گیانی جن کا دھیان کرتے ہیں

دوہا

کہیں سنہیں اس ادھم نر گرسے جے موہ پساچ
پاکھنڈی ہری پد بمکھ جانہیں جھوٹ نہ ساچ

ایسے جن تو مہا ادھم جیو ہی کہتے ہیں۔ جو اگیان روپی چنڈال کے پکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو پاکھنڈی ہیں۔ بھگوان کے چرنوں سے بمکھ ہیں۔ جن کو جھوٹ اور سچ انکھوا اپن اور پاپ کی کوئی پرکھ نہیں ہے۔

چوپائی

اگیہ اکوبد اندھ ابھاگی۔ کائی بشے مُکر من لاگی

لمپٹ کپٹی کٹل سبھی کھی ۔ سپنے ہُوں سنت سبھا نہیں دیکھی

جو نرے اگیانی ۔ مند بدھ ۔ اندھے اور بھاگیہ ہین ہیں ۔ جنکے

من روپی شیشے پر وشے روپی کائی جم گئی ہے ۔ جو کامی ۔ کپٹی ۔ اور

بڑے کٹل ہیں ۔ اور جنہوں نے کبھی سپنے میں بھی سنت سماج کے

درشن نہیں کئے ۔

کہہیں تے بید اسمت بانی ۔ جن کے سوجھ لابھ نہیں ہانی

مکر ملن اُر نین بہینا ۔ رام روپ دیکھہیں کم دینا

وُہی ایسی وید ورودھ بانی کہتے ہیں ۔ جنہیں اپنے لابھ اور ہانی کا بھی

گیان نہیں ہے ۔ جن کا من روپی شیشہ میلا ہے ۔ جن کے (گیان روپی)

نیتر نہیں ہیں وُہ ۔ ابھاگے بیچارے بھلا کس طرح شری رام چندرجی کے

روپ کو دیکھ سکیں گے ۔

جن کے اگن نہ سگن بیبیکا ۔ جلپہیں کلپت بچن انیکا

ہری مایا بس جگت بھرماہیں ۔ تنہیں کہت کچھ اگھٹت ناہیں

جن کو نہ تو نرگن برہم کا اور نہ سگن برہم کا ہی گیان ہے ۔ جو منہ

کلپت بچن گھڑ کر واد وِواد کرتے ہیں ۔ جو ہری کی مایا کے بس میں ہو کر

آواگون کے چکر میں بھرمن کرتے ہیں ۔ وہ اُچت انوچت (مناسب

نامناسب) کچھ بھی کہہ سکتے ہیں ۔

باتل بھوت ببس متوارے ۔ تے نہیں بولہیں بچن بچارے

جنہہ کرت مہا موہ مد پانا ۔ تنہہ کر کہا کریئے نہیں کانا

جو باگل ہوں ۔ بھوت کے وش ہو گئے ہوں یا کسی نشے میں

متوالے ہوں ۔ ایسے لوگ سوچ سمجھ کر بچن نہیں کہا کرتے ۔ جنہوں نے

مہا موہ روپی مدرا (مہا اگیان روپی شراب) پی لی ہو ۔ ایسے لوگوں

کے کہنے پر دھیان نہیں دینا چاہیے ۔

سورٹھا

اس نج ہردے بچاری تجو سنشے بھجو رام پد

سنو گریراج کماری بھرم تم روی کر بچن مم

ایسا اپنے ہردے میں وچار کر کے سب شنکاؤں کو دور کرو اور

شری رام چندرجی کے چرنوں کا سمرن کرو ہے پاربتی ! بھرم روپی مہا

اندھکار کا ناش کرنے والے سورج کے سمان میرے بچنوں کو سنو ۔

چوپائی

سگن ہی اگن ہی نہیں کچھ بھیدا ۔ گاوہیں منی پران بدھ بیدا

اگن اروپ الکھ اج جوئی ۔ بھگت پریم بس سگن سو ہوئی

سگن برہم اور نرگن برہم میں کچھ بھی بھید نہیں ہے ۔ منی پران ۔ پنڈت

اور وید بھی ایسا کہتے ہیں ۔ جو نرگن نراکار اوکیت (ابیگت) اور اجنما

برہم ہے ۔ وہی بھگتوں کے پریم وش سگن ہو جاتا ہے ۔

جو گن رہت سگن سوئی کیسے ۔ جل ہم اُپل بلگ نہیں جیسے

جاسو نام بھرم تم پتنگا ۔ تیہی کم کہیے بموہ پرسنگا

جو نرگن ہیں وہ سگن کیسے ہیں ؟ جیسے جل اور اولوں میں بھید نہیں

دونوں پرمارتھ روپ سے ایک ہیں ۔ ویسے ہی نرگن ۔ اور سگن ایک ہی

ہیں جن کا نام بھرم روپی اندھکار کو مٹانے کے لئے سورج ہے ۔

اُن کے لئے موہ کا پرسنگ بھی کیسے کہا جا سکتا ہے ۔

رام سچدانند دنیشا ۔ نہیں تہاں موہ نشا لولیشا

سہج پرکاش روپ بھگوانا ۔ نہیں تہاں پُنی بگیان بہانا

رام تو سچدانند سوروپ سوریہ ہیں ۔ اُن میں تو موہ اندھکار

روپی راتری کا لیش ماتر بھی نہیں ہے ۔ بھگوان تو اپنے سبھاؤ سے

سے ہی پرکاش سوروپ ہیں ۔ اُن میں تو پھر وگیان روپی پراتہ کال

(صبح) بھی نہیں ہے ۔ کیونکہ جہاں اگیان روپی راتری ہو وہاں ہی وگیان

روپی پراتہ کال ہونا چاہیئے ۔ جب وہ سوروپ سے پرکاش سوروپ ہیں تو ان

میں اگیان روپی راتری اور گیان روپی پراتہ کال کی دوند کیسی ۔

ہرش بشاد گیان اگیانا ۔ جیو دھرم اہمت ابھیمانا

رام برہم بیاپک جگ جانا ۔ پرمانند پریس پُرانا

ہرش (خوشی) شوک (غم) گیان اور اگیان ۔ اہم بھاؤ

اور ابھیمان یہ سب تو جیو کے دھرم ہیں ۔ رام چندرجی تو ویاپک برہم

پرمانند سروپ ۔ سب جیوؤں کے سوامی اور سب سے پرانے

ہیں ۔ اس بات کو سارا سنسار جانتا ہے ۔

دوہا

پُرش پرسدھ پرکاش ندھی پرگٹ پراور ناتھ

رگھو کل منی مم سوامی سوئی کہہ شو نائیو ماتھ

جو پران پُرش پرسدھ ہیں ۔ پرکاش کے بھنڈار ہیں ۔ سب

روپوں میں پرگٹ ہیں ۔ اور سب لوک پرلوک اتھوا اننت کوٹی برہمنڈ

کے سوامی ہیں ۔ وہی رگھو کل منی شری رام چندرجی میرے سوامی

ہیں۔ ایسا کہہ کر شیو نے اُن کو پرنام کیا۔

چوپائی

بنج بھرم نہیں کہیں اگیانی۔ پربھو پر موہ دھریں جڑ پرانی
جتھا گگن گھن پٹل نہاری۔ جھانپیو بھانو کہیں کبچاری

اگیانی پرش اپنے اگیان کو تو سمجھتے نہیں۔ پرنتو وہ اندھا۔ پربھو
شری رام چندر جی پر اُس اگیان کا آروپ کرتے ہیں۔ جیسے آکاش
میں بادل چھا جانے سے جو سورج کے آگے پردہ چھا جاتا ہے اُس
کو دیکھ کر مند بدھی لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ چھپ گیا۔

چتو جو لوچن انگلی لائے۔ پرگٹ جگل ششی تیہہ کے بھائے
اُما رام بشیک اس موہا۔ نبھ تم دھوم دھوری جیم سوہا

جیسے کوئی اپنی انگلی آنکھ پر لگا کر دیکھے تو اُس کے لئے
دو چندرما پرگٹ ہیں۔ ہے پاربتی! رام چندر جی کے وشے میں موہ
کی کلپنا کرنا ویسا ہی ہے۔ جیسے آکاش میں چھائے ہوئے اندھکار
دھوئیں اور گرد و غبار۔ اتھا بھی ان چیزوں کے چھا جانے سے آکاش
پست نہیں ہوتا۔ وہ صاف ہی نرمل نروکار نرلیپ ہے۔ ویسے ہی بھگوان
شری رام چندر جی سدا نتیہ۔ اننت۔ نرمل اور نرلیپ ہیں۔

بشے کرن سر جیو سمیتا۔ سکل ایک تیں ایک سچیتا
سب کر پرم پرکاشک جوئی۔ رام انادی اودھ پتی سوئی

وشے اندریاں۔ دیوتا اور جیو آتما یہ سب جڑ یا چیتن
ہیں یہ سب ایک کی سہائتا سے ایک چیتن ہوتے ہیں۔ اُبھیات
شبد سپرش روپ رس گندھ یہ پانچوں وشے اندریوں سے۔ اندریاں
اپنے ادھشٹاتری۔ دیو شکتیوں سے اور ادھشٹاتری شکتیاں
جیو آتما سے چیتن (پرکاشت ہوتی ہیں) ان سب کا پرم پرکاشک
انتہات جس کی چیتن ستا سے ان سب کی ستا ہے۔ جس کے
پرکاش سے یہ سب پرکاشت ہیں۔ وہ انادی۔ برہم شری اجودھیا
پتی شری رام جی ہیں۔

جگت پرکاسیہ پرکاشک رامو۔ مایادھیش گیان گن دھامو
جاسو ستیہ تاتے جڑ مایا۔ بھاس ستیہ اِو موہ سہایا

جگت پرکاشیہ ہے۔ اور رام اُس کے پرکاشک ہیں۔ وہ مایا کے
سوامی گیان اور گنوں کے بھنڈار ہیں۔ ان کی نتیہ ستا سے موہ کی
وجہ سے مایا بھی چیتن کی [illegible] ہے۔

دوہا

رجت سیپ مہوں بھاس جمی جتھا بھانو کر بار
جدپی مرشا تہوں کال سوئی بھرم نہ سکئی کوؤ ٹار

جیسے سیپ میں چاندی اور سورج کی کرنوں میں پانی
(سراب) ان ہوئے ہی بھاستے ہیں۔ اگرچہ وہ تینوں کالوں میں (بھاسنے سے
پہلے، بھاستے سمے اور بھاسنے کے بعد جبکہ گیان ہو جاتا ہے۔ کہ یہ تو سیپ
ہے۔ چاندی تو نہیں ہے یہ تو سورج کی کرنوں کی چمک تھی جسے پانی سمجھا
جاتا تھا) جھوٹے ہیں جس سمے اگیان وش سیپ میں چاندی کا بھرم
ہوا اُس سمے بھی سیپ میں چاندی نہیں بن گئی تھی۔ اور جب یہ گیان
ہو گیا۔ کہ یہ سیپ ہے۔ اس وقت بھی چاندی کا نام و نشان نہ تھا۔
اور جب ابھی سیپ میں چاندی کی پرتیتی ہوئی نہیں تھی اس سمے
بھی چاندی وہاں نہ تھی۔ چاندی تینوں کالوں میں متھیا ہے۔ اور
اس کا ادھشٹھان یعنی آدھار تینوں کالوں میں ستیہ ہے۔ اگرچہ چاندی
متھیا ہے۔ یا سورج کی کرنوں میں جل کی پرتیتی متھیا ہے۔ تو بھی یہ
سدا سے ان ہوئی بھاستی ہے۔ اس برہم کو کوئی نہیں ہٹا سکتا۔

چوپائی

ایہی بدھی جگ ہری آشرت رہئی۔ جدپی اَست دیت دکھ اہئی
جو سپنے سر کاٹے کوئی۔ بن جاگے نہ دور دکھ ہوئی

اسی طرح (جس طرح کہ سیپ کے آشرت تھی یا چاندی
ان ہوئی ہی بھاستی ہے)۔ بھگوان میں ان ہوئے سنسار کی
متھیا پرتیتی ہے۔ اگرچہ یہ سنسار متھیا ہے تو بھی یہ دکھ دیتا ہے۔
جس طرح کہ سپنے میں کوئی سر کاٹ دے تو بنا جاگے وہ دکھ دور نہیں ہوتا۔
(جس طرح رسی میں جب سانپ کا بھرم ہو جاتا ہے تو منش اُسے سچ مچ
کا سانپ سمجھ کر ڈر کے مارے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اس کا کلیجہ دھک
دھک کرنے لگتا ہے۔ کہ جان بچی لاکھوں پائے۔ اگر اس سانپ پر پاؤں
پڑ جاتا تو جان گئی تھی۔ لیکن جب روشنی میں دیکھنے سے پتہ چل جاتا ہے
کہ یہ تو رسی تھی جسے سانپ سمجھا تھا تو اس کو شانتی ہو جاتی ہے۔ رسی
میں کوئی وکار نہیں ہوا۔ اس نے کبھی سانپ نہیں بنا تھا۔ سانپ متھیا تھا
لیکن تو بھی اس سے بھئے اور دکھ تو ہوا اور رسی کے گیان ہو جانے پر شنکا
وغیرہ نہیں ہوتی۔ اسی طرح یہ سنسار بھگوان روپی ادھشٹھان میں متھیا بھاستا

ہے اور اس میں انیک پرکار کے دُکھ ہوتے ہیں۔ لیکن جس مہاپرش
کو بھگوان رُوپی ادھشٹان کا گیان ہو جاتا ہے۔ بیتھیا سرپ
کی طرح اُس پر سے یہ سنسار نورت ہو جاتا ہے۔ اور وہ پرمانند پد کو
پراپت ہو جاتا ہے۔

جاسُو کرپا اَس بھرم مِٹ جائی۔ گریجا سوئی کرپال رگھو رائی
آدانت کوئی جاسُو نہ پاوا۔ متی انُومان نگم اَس گاوا

ہے پاربتی۔ جن کی کرپا سے اس پرکار کا بھرم مِٹ جاتا
ہے۔ وہی کرپالو بھگوان شری رگھوناتھ جی ہیں۔ جن کا آدانت کسی
نے نہیں پایا۔ اپنی بدھی کے انوسار دیدوں نے اس پرکار گایا ہے۔

بِن پد چلے سُنے بِن کانا۔ کر بِن کرم کرے بدھی نانا
آنن رہت سکل رس بھوگی۔ بِن بانی بکتا بڑ جوگی

وہ بنا پاؤں کے چلتا ہے۔ بنا کان کے سُنتا ہے۔ بنا ہاتھ
کے نانا پرکار کے کرم کرتا ہے۔ بنا رسنا (جیبھا) کے ہی سارے
سوادوں کا آنند لیتا ہے۔ اور بنا بانی کے ہی بہت یوگیہ وکتا ہے۔

تن بِنُو پرس نین بِنُو دیکھا۔ گرہی گھران بِنُو باس اسیکھا
اَس سب بھانت الوکک کرنی۔ مہما جاسُو جائی نہیں برنی

وُہ شریر کے بنا ہی سپرش کرتا ہے۔ اور آنکھوں کے بنا ہی
دیکھتا ہے۔ ناک کے بنا ہی سب گندھوں کو سونگھتا ہے۔ اس
پرم کی کرنی سب ہی پرکار سے الوکک ہے۔ جس کی مہما کا ورنن کیا
ہی نہیں جا سکتا۔

دوھا

جہیم گاوہیں بید بُدھ جاہی دھرہیں مُنی دھیان
سوئی دشرتھ سُت بھگت ہت کوشل پتی بھگوان

جس کو وید اور بُدھی مان پنڈت اس پرکار گاتے ہیں۔ اور
مُنی جن جس کا دھیان کرتے ہیں۔ وہی دشرتھ کے پُتر بھگتوں کے پرم
ہتیشی ایودھیا پتی بھگوان شری رام چندر جی ہیں۔

کاسی مرت جنتو اولوکی۔ جاسُو نام بل کرؤں بسوکی
سوئی پربھو مور چراچر سوامی۔ رگھوبر سب اُر انتر یامی

جن بھگوان کے نام کے بل سے کاشی میں مرنے والے جیوؤں کو
دیکھ کر میں شری رام منتر کا اُپدیش کر کے انہیں مُکت کرتا ہوں۔ سوئی میرے

پربھو ہیں۔ وہ چراچر (جڑ چیتن) کے سوامی ہیں۔ وہ رگھوبر شری
شری رام چندر جی سب کے ہردے کی جاننے والے ہیں۔

بِبسہوں جاسُو نام نر کہہیں۔ جنم انیک رچت اگھ دہہیں
سادر سُمرن جے نر کرہیں۔ بھو باردھی گوپد اِو ترہیں

ہِووش ہو کر بنا اِچھا کے بھی جن کا نام لینے سے منشیوں کے جنم
جنمانتروں میں کیے گئے پاپ دگدھ ہو جاتے ہیں۔ پھر جو پُرش آدر اور پریم
سے اُن کے نام کا سُمرن کرتے ہیں۔ وہ تو اس سنسار ساگر کو گائے
کے کھُر کے سمان اناپاس ہی بغیر کسی سخت محنت کے پار کر جاتے
ہیں۔

رام سو پرماتما بھوانی۔ تہہ بھرم اتی ابہت تو بانی
اَس سنسیہ آنت اُر ماہیں۔ گیان براگ سکل گُن جاہیں

ہے پاربتی! وہی پرماتما شری رام چندر جی ہیں۔ اُن میں بھرم کیسا۔
ایسی تو کلپنا کرنا ہی سراسر بھول ہے۔ ایسی شنکا من میں لاتے ہی گیان
ویراگ بھی سب گُن جاتے رہتے ہیں۔

سُنی سِو کے بھرم بھنجن بچنا۔ مِٹ گئی سب کُترک کی رچنا
بھئی رگھوپتی پد پریتی پرتیتی۔ دارُون اسمبھاونا بیتی

شِو جی کے بھرم کو ناش کرنے والے بچن سُن کر پاربتی جی کے
سب کُترکوں (جھوٹی دلائل) کی رچنا مٹ گئی۔ اُن کی بھگوان
شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں پریتی اور شردھا ہو گئی۔ اور جو اُن
کے من میں شری رام جی کے پرتی متھیہ کلپنا اور اشردھا تھی۔ وہ
سب جاتی رہی۔

دوھا

پُنی پُنی پربھو پد کمل گہی جوری پنکروہ پان
بولی گریجا بچن پر من ہُوں پریم رس سان

بار بار شِو جی کے چرن کملوں کو پکڑ کر اور کمل کے سمان
سُندر ہاتھوں کو جوڑ کر پاربتی جی ادھر کومل پریم رس سے بھری ہوئی
بچن بولیں۔

چوپائی

سس کر سم سُنی گرا تمہاری۔ مِٹا موہ سرداتپ بھاری
تم کرپال سب سنسیہ ہریؤ۔ رام سروپ جانی موہی پریؤ

چندرماں کی شیتل کرنوں کے سمان آپ کی بانی سُنکر بیر اگیان رُوپی اسوج کی دھوپ کا بھاری تاپ سب مِٹ گیا ہے کرپالو! آپ نے میرے سب سنشے دُور کر دیئے۔ اب شری رام جی کا یتھارتھ سُوروپ میری سمجھ میں آگیا ہے۔

ناتھ کرپا اب گیو بشادا۔ سُکھی بھیو پربھو چرن پرشادا
اب موہی اپن کنکر جانی۔ جدپی سہج جڑ ناری ایانی
پرتھم جو میں پوچھا سوئی کہیو۔ جو موپر پرسن پربھو اہو
رام برہم چِن مے اَبناشی۔ سرب رہت سب اُر پُر باسی

ہے ناتھ! آپ کی پرم کرپا سے میرا شوک مِٹ گیا۔ اور آپ کے چرنوں کے پرتاپ سے میں سُکھی ہوگئی۔ اگرچہ میں ناری جاتی جڑ اور گیان ہین ہوں تو بھی ہے پربھو مجھے اپنی داسی جان کر جو کچھ میں نے پہلے پوچھا ہے۔ اگر آپ مجھ پر پرسن ہیں کہئے۔ شری رام چندر جی برہم ہیں گیان سُروپ اور اوناشی ہیں۔ سب سے الگ اور سب کے ہردوں میں انتریامی روپ سے براج رہے ہیں۔

ناتھ دھریو نرتن کیہ ہیتو۔ موہی سمجھائی کہو برشکیتو
اُما بچن سُن پرم بنیتا۔ رام کتھا پر پریتی پنیتا

پھر ہے ناتھ! انہوں نے کون سے کارن وش منش شریر دھارن کیا۔ ہے برشکیتو (دھرم کا جھنڈا دھارن کرنے والے) مجھے یہ اچھی طرح سمجھایئے! پاربتی جی کے دین بچن سُنکر اور رام کتھا میں ان کی شُدھ پریتی دیکھکر

دوہا

ہیہ ہرشے کامار ی تب شنکر سہج سُجان
بہو بدھی اُماہیہ ستتی ہی بولے کرپا ندھان

تب کام دیو کے دشمن سبھاؤ سے ہی چتر کرپا ندھان شو جی من میں بہت ہی پرسن ہوئے۔ اور بہت پرکار پاربتی جی کی استتی (تعریف) کر کے اس پرکار بولے۔

نوماں پرائن پہلا وشرام

ماس پرائن چوتھا وشرام

بھگوان رام کا اوتار

سورٹھا

سُنو شبھ کتھا بھوانی رام چرت مانس بمل
کہا بھُشُنڈی بکھانی سُنا بہگ نایک گرڑ

ہے پاربتی! اس شُدھ رام چرت مانس کی پوتر کلیان مے کتھا کو سُنو۔ جسے کاگ بھُشُنڈی نے وستار سے کہا اور پکشیوں کے سوامی گرڑ جی نے سُنا تھا۔

سورٹھا

سو سنباد اُدار جیہی بدھی بھا آگیں کہب
سُنہو رام اوتار چرت پرم سندر انگھ

کاگ بھُشُنڈی اور گرڑ جی کے اس سنباد کا ورنن تو میں آگے کروں گا۔ پہلے شری رام جی کے اوتار کا پرم سُندر اور پاپ ناشک چرتر سُنو

ہری گن نام اپار کتھا روپ اگنت امت
میں نج متی انوسار کہوں اُما سادر سنہو

شری ہری کے گن، نام، کتھا اور روپ اگنت (بیشمار) اور اننت ہیں۔ ہے پاربتی! تو بھی پریم پورک اسے سنو۔ میں اپنی بدھی انوسار کہتا ہوں۔

چوپائی

سنو گرجا ہری چرت سہائے۔ بپل بسد نگما گم گائے
ہری اوتار ہیتو جیہی ہوئی۔ ادمتھم کہی جائی نہ سوئی

ہے پاربتی سنو! ہری کے سندر وچتر (مفصل) اور اُجّول چرتروں کو وید شاستروں نے گایا ہے۔ ہری کا اوتار جس کارن سے ہوتا ہے۔ وہ یہی کارن ہے۔ وہ کارن ہے یا ایسا کارن ہے، اتیا ہی ایسا تو کوئی بھی نہیں کہہ سکتا۔ ہری کی لیلا ہری جانیں۔ اوتار لینے کی اپار لیلا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اُمک (فلاں) کارن وشنو بھگوان نے اوتار لیا ہے۔

رام اترکیہ بدھی من بانی۔ مت ہمار اس سنہو سیانی
تدپی سنت منی وید پرانا۔ جس کچھ کہہیں سومتی انومانا

ہے چتر! سنو۔ ہمارا مت تو یہ ہے۔ کہ رام چندر جی بدھی، من بانی کی ترک میں نہیں آتے۔ من، بدھی، بانی کی اس اتھاہ ساگر تک پہنچ نہیں۔ (ویدوں میں بھی لکھا ہے۔ کہ جہاں سے بانی سمیت من اور بدھی کے لوٹ آتی ہے۔ وہ برہم پد ہے۔) تو بھی سادھو مہاتما پرشوں نے منیوں نے اور وید پران نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق جو کچھ کہا ہے۔

تس میں تمکو سناوؤں توہی۔ سمجھ پری جس کارن موہی
جب جب ہوئی دھرم کے ہانی۔ بادھہیں اسر ادھم ابھیمانی
کرہیں انیتی جائی نہیں برنی۔ سیدہیں بپر دھینو سر دھرنی
تب تب پربھو دھری ببدھ شریرا۔ ہرہیں کرپا ندھی سجن پیرا

ہے شند سروپ پاربتی! بھگوان کے اوتار لینے کے جو کارن میری سمجھ میں آتے ہیں۔ وہ میں تمہیں سناتا ہوں۔ جب سنسار میں دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔ اور دشٹ، نیچ، ابھیمانی راکشس بڑھ جاتے ہیں۔ اور وہ ایسا گھور انیائے و اتیاچار کرتے ہیں۔ جو کہا نہ جائے اور برہمن، گائے اور دیوتا اور پرتھوی کو دکھ دیتے ہیں۔ تب تب وہ کرپا ندھان پربھو شریشٹھ جنوں کی پیڑا و دکھ تکلیف کو دور کرنے کے نمت بھانت بھانت کے شریر دھارن کرتے ہیں۔ اور اُنکی پیڑا کو ہرتے ہیں۔

دوہا

اسر مار تھاپہیں سرنہہ راکھہیں نج شرتی سیتو
جگ بستارہیں بسد جس رام جنم کر ہیتو

دشٹوں کو مار کر دیوتاؤں کو ستھاپت کرتے ہیں۔ اور اپنے وید مریادا روپی پُل کی رکھشا کرتے ہیں۔ جگت میں اپنے سندر نرمل یش کا وستار کرتے ہیں۔ شری رام اوتار کا بھی یہی کارن ہے۔

چوپائی

سوئی جس گائی بھگت بھو ترہیں۔ کرپا سندھو جن ہت تنو دھرہیں
رام جنم کے ہیتو انیکا۔ پرم وچتر ایک تیں ایکا

انہی یش کا گان کر کے بھگت جن اس دستر سنسار ساگر سے تر جاتے ہیں۔ کرپا کے ساگر بھگوان بھگتوں کے کلیان اور ہت شریر دھارن کرتے ہیں۔ رام جنم لینے کے انیک کارن ہیں اور ہر ایک کارن ایک دوسرے سے وچتر (نرالا حیران کن) ہے۔

جنم ایک دوئی کہوں بکھانی۔ ساودھان سنو سومتی بھوانی
دوار پال ہری کے پریہ دوؤ۔ جے اور بجے جان سب کوؤ

ہے سندر بدھی والی پاربتی: ساودھان ہو کر سنو میں شری ہری کے ایک دو جنموں کا وستار سے ورنن کرتا ہوں۔ ہری کے دو پیارے دوارپال ہیں۔ جن کا نام جے اور وجے ہے۔ انکو سب جانتے ہیں۔

بپر شراپ تیں دوؤ بھائی۔ تامس اسر دیہہ تن پائی
کنک کسیپ اور ہاٹک لوچن۔ جگت بدت سرپتی مد موچن

وہ دونوں بھائی جے اور وجے سنکادی برہمنوں کے شاپ (سراپ، بددعا) سے تامسی راکشس شریر کو پراپت ہوئے۔ ایک کا نام ہرنیکشیپ اور دوسرے کا نام ہرنیاکش ہوا۔ انہوں نے دیوتاؤں کے راجہ اندر کا گرب (ابھیمان) توڑ دیا تھا۔ جس کو سارا سنسار جانتا ہے۔

بجئی سمر بیر وکھیاتا۔ دھری براہ بپو ایک نپاتا

ہوئی نرہری دوسر نی مارا جن پرہلاد سجس بستارا

وہ دونوں یدھ میں وجے (فتح) پانے والے مشہور ویر تھے دونوں میں سے ایک ہرنیاکش کو تو بھگوان نے سور کا روپ دھارن کر کے مارا اور دوسرے ہرنیا کشیپ کو نرسنگھ روپ دھارن کر کے مارا۔ اور اپنے بھگت پرہلاد کے سندر یش کو سنسار میں پھیلایا۔

دوہا

بھئے نشاچر جائی تیئی مہا بیر بلوان
کنبھ کرن راون سبھٹ سُر وجئی جگ جان

وہ دونوں جا کر راون اور کنبھ کرن کے نام سے بڑے مہا ویر بلوان راکشش ہوئے جنہوں نے دیوتاؤں کو جیت کر سارے جگت میں کھیاتی (شہرت) پراپت کی۔

مُکت نہ بھئے ہتے بھگوانا۔ تین جنم دوج بچن پرمانا
ایک بار تِن کے ہِت لاگی۔ دھریو شریر بھگت انوراگی

سنک آدی برہمنوں کا شاپ تین جنم کے لیئے تھا۔ اس لیئے بھگوان دوارا مارے جانے پر بھی وہ مکت نہ ہوئے۔ ایک بار ان کے کلیان ارتھ بھگت پریمی بھگوان نے پھر شریر دھارن کیا

کسیپ ادِتی تہاں پِتُو ماتا۔ دشرتھ کوشلیا وکھیاتا
ایک کلپ ایہی بدھی اوتارا۔ چرِت پوِتر کیئے سنسارا

اس جنم میں کشیپ ادتی اُن کے ماتا پتا ہوئے۔ جو دشرتھ اور کوشلیا کے نام سے پرسدھ ہیں۔ ایک کلپ میں اس پرکار اوتار لیا۔ جگت میں پوتر لیلائیں کیں

ایک کلپ سُر دیکھ دُکھارے۔ سمر جلندھر سن سب ہارے
شمبھو کینہہ سنگرام اپارا۔ دنج مہابل مرئی نہ مارا
پرم ستی اسُرادھپ ناری۔ تیہیں بل تاہی نہ جتہیں پراری

ایک کلپ میں جلندھر دَیت سے یدھ میں ہار جانے کے کارن دیوتا لوگ بڑے دُکھی ہوئے۔ شوجی نے اُن کو دُکھی دیکھ کر جلندھر کے ساتھ بڑا گھور یدھ کیا۔ پر وہ مہا شکتی شالی دَیت مارا نہ جا سکا۔ اس دیت کی استری بڑی ہی پتی برتا تھی۔ جس کے پرتاپ کے کارن تری پورادی یعنی تریپراسُر دیت کو مارنے والے شوجی بھی اُس جلندھر دیت کو نہ جیت سکے۔

دوہا

چھل کر ٹاریو تاسو برت پربھو سُر کارج کینہہ
جب تیہہ جانیو مرم تب شاپ کوپ کری دینہہ

پربھو نے چھل کر کے اس کے پتی برت دھرم کو بھنگ کیا اور اس طرح سے دیوتاؤں کا کارج سدھ کیا۔ جب اُس استری پر یہ بھید کھل گیا تب اس نے غصے ہو کر بھگوان کو شاپ دیا۔

تاسو شراپ ہری کینہہ پرمانا۔ کوتک ندھی کرپال بھگوانا
تہاں جلندھر راون بھیو۔ رن ہتی رام پرم پد دیہو

لیلاؤں کے بھنڈار کرپالو بھگوان نے اس کے شاپ کو سویکار کیا۔ وہی جلندھر اس کلپ میں راون ہوا جس کو یدھ میں شری رام چندر نے مار کر پرم پد (یعنی مکتی) دیا۔

ایک جنم کر کارن ایہا۔ جیہی لگی رام دھری نر دیہا
پرتی اوتار کتھا پربھو کیری۔ سُنو مُنی برنی کوِنہہ گھنیری

ایک جنم کا کارن یہ تھا جس سے کہ بھگوان نے نر شریر دھارن کیا۔ ہے منی سنو۔ بھگوان کے ہر ایک اوتار کی کتھا کا کویوں نے بہت پرکار سے ورنن کیا ہے۔

نارد شاپ دینہہ ایک بارا۔ کلپ ایک تیہی لگ اوتارا
گرجا چکت بھئی سُن بانی۔ نارد وشنو بھگت پُنی گیانی
کارن کون شراپ مُنی دینہا۔ کا اپرادھ رما پتی کینہا
یہ پرسنگ موہی کہو پُراری۔ مُنی من موہ آچرج بھاری

ایک بار نارد مُنی نے بھگوان کو شاپ دیا۔ اس لیئے ایک کلپ میں بھگوان نے اس شاپ کو پورا کرنے کے لیئے اوتار دھارن کیا۔ نارد کے اس شاپ کو سُن کر پاربتی جی حیران ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ نارد مُنی تو وشنو بھگت اور گیان والے ہیں۔ انہوں نے کس کارن بھگوان کو شاپ دیا۔ لکشمی پتی بھگوان وشنو نے اُن کا کیا قصور کیا تھا۔ ہے شنکر جی نارد جی کی یہ کتھا مجھے وستار سے کہیئے۔ نارد جی کے من میں بھی موہ (اگیان) آ گیا یہ بڑے اشچرج کی بات ہے۔

دوہا

بولے بہسی مہیش تب گیانی مُوڑھ نہ کوئے
جیہی جس رگھوپتی کرہیں جب سو تس تیہی چھن ہوئے

تب شوجی ہنستے ہوئے کہنے لگے۔ نہ کوئی گیانی ہے اور نہ مورکھ۔ پربھو جس کو جب جیسا کرتے ہیں۔ وہ اسی چھن ویسا ہی ہو جاتا ہے۔

سورٹھا

کہیوں رام گن گاتھ بھردواج سادر سنہو
بھو بھنجن رگھوناتھ بھجو تلسی تج مان مد

(یگیہ ولکیہ جی بولے) اے بھردواج! میں شری رام کے گنوں کی کتھا کہتا ہوں۔ تم پریم سے اسے سنو۔ بھوساگر کو پورت کرنے والے اربھات جنم مرن کے پھندے کاٹنے والے بھگوان شری رگھوناتھ جی کا سب مان اور مد کو تیاگ کر بھجن کرو۔

چوپائی

ہم گری گوہا ایک اتی پاون۔ وہ سمیپ سرسری سہاون
آشرم پرم پنیت سہاوا۔ دیکھ دیورشی من اتی بھاوا

ہماچل پربت میں ایک بڑی پوتر گپھا تھی۔ اس کے نکٹ ہی سندر گنگا جی بہہ رہی تھیں۔ وہ پرم پوتر سہاونا آشرم دیکھ کر نارد جی کو بڑا پسند آیا۔

نرکھ سیل سر بپن بھاگا۔ بھیو رماپتی پد انوراگا
سمرت ہری شراپ گتی بادھی۔ سہج بمل من لاگی سمادھی

پربت کی سندر ندی اور بن کے اس سندر بھاگ (حصہ) کو دیکھ کر نارد جی کو لکشمی پتی بھگوان وشنو کے چرنوں میں پریم ہو گیا۔ دکھش پرجاپتی کے جس شراپ کے کارن وہ ایک ستھان پر ٹھہر نہیں سکتے ہیں۔ اس شراپ کا پربھاو رک گیا اور من تو ان کا سبھاو سے ہی نرمل تھا جس کے کارن ان کی وہاں سمادھی لگ گئی۔

منی گتی دیکھ سریش ڈرانا۔ کامہہ بول کینہہ سنمانا
سہت سہائے جاہو مم ہیتو۔ چلیو ہرش ہیہ جل چر کیتو

نارد منی کی اس سمادھی اوستھا کو دیکھ کر دیوراج اندر ڈر گئے۔ انہوں نے کام دیو کو بلایا۔ اور اس کا بڑا سنمان (آدر) کیا۔ اور کہا کہ تم اپنے سہایکوں (مددگاروں) سمیت میرے ہت اٹھ جاؤ۔ یہ سن کر کام دیو من میں پرسن ہو کر چلا۔

سنا سیرہی من مہوں اس تراسا۔ چہت دیورشی مم پُر باسا
جے کامی لولپ جگ ماہیں۔ کٹل کاک اِو سبہی ڈراہیں

اندر کے من میں یہ ڈر تھا۔ کہ نارد جی میری پوری امراوتی کا راجیہ چاہتے ہیں۔ سنسار میں جو کامی اور لوبھی ہوتے ہیں۔ وہ کٹل کووں کی طرح سب سے ڈرا کرتے ہیں۔

دوہا

سوکھ ہاڑ لے بھاگ سٹھ سوان نرکھ مرگ راج
چھین لیئی جن جان جڑ تمی سُرپتی ہی نہ لاج

جیسے کوئی مہا مورکھ کتا شیر کو آتے دیکھ کر سوکھی ہڈی کو لے کر بھاگ جائے۔ اس ڈر کے مارے کہ کہیں شیر مجھ سے چھین نہ لے ویسے ہی دیوراج اندر کو من میں ایسا ڈر لاتے ہوئے کہ کہیں میرے راجیہ کو نارد جی نہ چھین لیں۔ شرم نہ آئی۔

چوپائی

تیہی آشرم ہیں مدن جب گیئو۔ نج مایا بسنت نرمیئو
کسمت بِبدھ بٹپ بہو رنگا۔ کوجہیں کوکل گنجہیں بھرنگا

اس آشرم میں جاتے ہی کام دیو نے اپنی مایا سے بسنت رتو کا نرمان کیا۔ بھانت بھانت کے برکش لگ گئے۔ اور ان میں رنگ برنگ کے پھول کھل گئے۔ کوئلیں ان پر کوکو کرنے لگیں۔ اور بھونرے وہاں گونجار کرنے لگے۔

چلی سہاون تری بدھ بیاری۔ کام کرشانو بڑھاون ہاری
رنبھادک سر ناری نوینا۔ سکل اسمسر کلا پربینا

کام اگنی کو بڑھانے والی تین پرکار کی سندر وایو چلنے لگی۔ رمبھا وغیرہ دیو استریاں جو نوجوان تھیں اور کام اگنی کو بڑھانے میں کشل (ماہر) تھیں۔

کرہیں گان بہو تان ترنگا۔ بہو بدھی کریڑہیں پانی پتنگا
دیکھ سہائے مدن ہرشانا۔ کینہسی پرپنچ بِبدھی بدھی نانا

وہ بہت سر تال سے جھوم جھوم کر گانے لگیں اور ہاتھوں میں گیند لے کر بھانت بھانت کے کھیل کرنے لگیں۔ کام دیو اپنے سہایکوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور پھر اس نے بھانت بھانت کی پرپنچ

(مایا) رچنا رچی۔

کام کلا کچھو مُنی ہی نہ بیاپی - بج بھئے ڈر ٹو منو بھو پاپی

سیم کہ چاپ سکتی کوؤ تاسو۔ بڑ رکھوار رما پتی جاسو

کام دیو کی اس ساری رچناؤں کا نارد جی پر کچھ اثر نہ ہُوا۔ تب تو اپراد ھی کام دیو اپنے ہی ڈر سے ڈر گیا۔ جس کی رکھشا کرنے والے خود بھگوان وشنو ہوں۔ اُس کی سیما (حد۔ مریادا) کو سنسار بھر میں کون دبا سکتا ہے۔

دوھا

سہت سہائے سبھیت اتی مانی ہاری من میں

گہیسی جائے مُنی چرن تب کہی سُٹھی آرت بین

اپنے سہائیکوں سمیت کام دیو اتی انت بھئے بھیت ہو کر اور من میں اپنی ہار مان کر نارد جی کے چرنوں میں جا گرا۔ اور بڑی آرت (دین) بانی بولا۔

چوپائی

بھیوؤ نہ نارد من کچھو رو شا۔ کہی پریہ بچن کام پری توشا

نائی چرن سِر و آئیسو پائی - گیئو مدن تب سہت سہائی

نارد جی کے من میں ذرا غصہ نہ آیا۔ اور پریم بھرے میٹھے بچن کہہ کر کام دیو کو سنتشٹ کیا۔ تب کام دیو نے اُن کے چرنوں میں مستک جھکایا۔ اور اُن کی آگیا پا کر اپنے سہائیکوں (مددگار سینا) سمیت وہاں سے چلا گیا۔

مُنی سُوشیلتا آپن کرنی - سُر پتی سبھا جائے سب برنی

سُنی سب کے من اچرج آوا - مُنی ہی پرسنسی ہری ہِر و ناوا

تب کام دیو نے دیو راج اندر کی سبھا میں آ کر نارد مُنی جی کی سوشیلتا (سُندر سبھاؤ) اور اپنی کرتوت سب کہی۔ یہ سب کچھ سُن کر سب کے من میں حیرانی ہوئی۔ اور سب نے نارد مُنی جی کی اُستتی کی اور شری ہری کو پرنام کیا۔

تب نارد گے شِو پاہیں۔ جتا کام اہمت من ماہیں

مار چرت شنکرہ سُنائے - اتی پریہ جان مہیس سکھائے

بار بار بنوؤں مُنی توہی - جِم یہ کتھا سُنایہو موہی

رتم جن ہری ہی سناؤں کہوں چلیو پرسنگ دُراہیو تب ہوں

میں نے کام دیو کو جیت لیا ہے۔ یہ ابھیمان نارد جی کے من میں ہو گیا۔ اسی طرح اہنکار کرتے ہوئے وہ شِو جی کے پاس گئے اور کام دیو کی ساری کرتوت کہہ سُنائی۔ شِو جی نے نارد جی کو اپنا اتی انت پیارا جان کر یہ سکھشا دی کہ ہے مُنی! میں تم سے بار بار یہ پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ جس طرح سے تم نے یہ کتھا مجھے سُنائی ہے۔ اس طرح بھگوان وشنو کے آگے کبھی نہ کہنا۔ اگر کہیں ایسی بات چل بھی جائے تو بھی چُپ رہنا اور اس بھید کو چھپائے رکھنا۔

دوھا

شمبھو دینہہ اُپدیش ہت نہیں نارد سُہان

بھردواج کوتک سُنہو ہری اچھا بلوان

اگرچہ شِو جی نے نارد کے ہت ارتھ اُپدیش کیا لیکن تو بھی یہ اُپدیش نارد کو اچھا نہ لگا۔ یگیہ ولک جی کہتے ہیں کہ ہے بھردواج! اب تماشا سُنو۔ ہری کی اچھیا بڑی ہی بلوان ہے۔

چوپائی

رام کینہہ چاہیں سوئی ہوئی - کرے انیتھا اس نہیں کوئی

شمبھو بچن مُنی من نہیں بھائے - تب برنچی کے لوک سدھائے

شری رام چندر جی جو چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے۔ ایسا کوئی بھی منش نہیں ہے۔ جو اُن کی اچھیا کے ورودھ کوئی کام کر سکے۔ شِو جی کے بچن نارد جی کو پسند نہیں آئے۔ تب وہ وہاں سے برہم لوک کو چلے۔

ایک بار کرتل بر بینا - گاوت ہری گُن گان پربینا

چھیر سِندھو گوَنے مُنی ناتھا جہنہ بس شری نواس شرُتی ماتھا

راگ ودّیا کے ماہر مُنی نارد ایک بار ہاتھ میں بین لئے اور ہری کے گُن گان کرتے ہوئے کھشیر ساگر کو گئے۔ جہاں پر کہ ویدوں کے مستک سروپ لکشمی نواس بھگوان وشنو نواس کرتے ہیں۔

ہرش ملے اُٹھ رما نکیتا - بیٹھے آسن رشی سمیتا

بولے بہنس چراچر رایا - بہتے دِنن کینہہ مُنی دایا

بھگوان وشنو اُٹھے۔ اور بڑے آنند سے

نارد جی سے ملے۔ اور آسن پر نارد جی کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔
چراچر جگت کے سوامی وشنو بھگوان ہنس کر بولے ہے منی ور!
آپ نے بہت دنوں کے بعد ادھر آنے کی کرپا کی ہے۔

کام چرت نارد سب بھاکھے۔ جدپی پرتھم برج شیو راکھے
اتی پرچنڈ رگھو پتی کی مایا۔ جہہ نہ موہ اس کو جگ جایا

نارد جی نے سب کام دیو سمبندھی کتھا کہہ سنائی اگرچہ شیو جی نے پہلے ہی سے منع کر رکھا تھا۔ بھگوان شری رگھو ناتھ جی کی مایا بڑی پربل ہے۔ بھلا ایسا کون پرش اس سنسار میں پیدا ہوا ہے جس کو اس مایا نے موہ میں نہ ڈالا ہو۔

دوہا

روکھ بدن کر بچن مردو بولے شری بھگوان
تمہرے سمرن تے مٹہیں موہ کام مد مان

بھگوان نے روکھا سا منھ کر کے یہ کومل بچن بولے کہ ہے منی ور! آپ کا سمرن کرنے سے ہی دوسروں کے موہ۔ کام۔ اور مد ابھیمان سب مٹ جاتے ہیں۔ پھر بھلا آپ کا تو کہنا ہی کیا ہے۔

چوپائی

سنو منی موہ ہوئی من تاکے۔ گیان براگ ہردے نہیں جاکے
برہمچریہ برت رت متی دھیرا۔ تمہی کی کری منوبھو پیرا

ہے منی ور! سنو۔ موہ تو اسی کے من میں پیدا ہوتا ہے۔ جس کے ہردے میں گیان اور ویراگ نہیں۔ آپ تو پورن برہمچریہ برت دھاری اور بڑے دھیر بدھی ہیں۔ آپ کو بھلا کام دیو کیسے ستا سکتا ہے۔

نارد کہیو سہت ابھیمانا۔ کرپا تمہاری سکل بھگوانا
کرونا ندھی من دیکھ بچاری۔ اُرانکرئیو گرب ترو بھاری

تب نارد جی نے ابھیمان کے ساتھ کہا۔ بھگوان یہ سب آپ کی کرپا ہے۔ کرونا ندھان (دیا کے بھنڈار) بھگوان نے من میں وچار کر دیکھا۔ کہ اس کے ہردے میں تو بڑا بھاری گرب (ابھیمان) روپی برکش کا انکر پیدا ہو گیا ہے۔

بیگ سو میں ڈاریہوں اُکھاری۔ پن ہمار سیوک ہتکاری
منی کر ہت مم کوتک ہوئی۔ اوس اپائے کرب میں سوئی

اس گرب روپی برکش کو میں جلد ہی اکھاڑوں گا۔ کیونکہ بھگت کے ہت ارتھ کاریہ کرنا ہی ہمارا برن ہے۔ میں وہ اپائے اوشیہ کروں گا جس سے منی کا ہت ہو اور میرا کھیل ہو۔

تب نارد ہری پد سر نائی۔ چلے ہردے اہمت ادھیکائی
شری پتی نج مایا تب پریری۔ سنہو کٹھن کرنی تہہ کیری

تب نارد جی بھگوان وشنو کو پرنام کر کے پہلے سے بھی زیادہ ابھیمان کے ساتھ وہاں سے چلے تب لکشمی پتی بھگوان وشنو نے اپنی من موہنی مایا کو نارد منی کے اوپر پھیلایا۔ اس مایا نے جو کٹھن چترتر کیا سو سنو۔

دوہا

برچیو مگ مہہ نگر تہہں شت جوجن بستار
شری نواس پر تے ادھک رچنا بپدھ پرکار

اس من موہنی مایا نے راستے میں ایک سو یوجن یعنی چار سو کوس کا ایک لمبا چوڑا نگر بنایا۔ اس میں بیکنٹھ سے بھی بڑھ کر سندر بھانت بھانت کی رچنائیں رچائی گئی تھیں۔

چوپائی

بسہیں نگر سندر نر ناری۔ جنو بہو منسج رتی تنو دھاری
تہہں بسے سیل ندھی راجا۔ اگنت ہئے گج سین سماجا

اس نگر میں ایسے سندر استری پرش بستے تھے۔ مانو جیسے کہ بہت سے کام دیو اور اس کی استری رتی نے ہی ساکار روپ دھارن کر منشیہ شریر میں اپنے آپ کو پرگٹ کیا ہو۔ اس نگر میں سیل ندھی نام والا ایک راجا تھا جس کے یہاں گھوڑوں۔ ہاتھیوں اور فوج کی ٹولیوں کا شمار نہ تھا۔

ست سرس سم بھو بلاسا۔ روپ تیج بل نیتی نواسا
وشوموہنی تاسو کماری۔ شری موہ جس روپ نہاری

سورگ کے راجہ اندر سے سو گنا بڑھ کر اس کا بیبھو (ٹھاٹ باٹ) اور سکھ و بھوگ کا ولاس تھا۔ روپ۔ تیج۔ بل اور نیتی کا تو مانو وہ گھر تھا۔ اس کی وشوموہنی نام کی ایک راجکماری تھی جو اتنی روپ وتی تھی۔ کہ جس کے روپ کو دیکھ کر لکشمی جی بھی موہت ہو جائیں۔

سوئی ہری مایا سب گن کھانی۔ شوبھا تاسو کی جائی بکھانی

کرتھو سو ئمبر سو نرپ بالا ۔ آئے تہاں اگنت بھی پالا

وُہ راجکماری بھگوان کی من موہنی سب گنوں کی کان پایا ہی تھی۔ اُس کی شوبھا کا کون ورنن کر سکتا ہے۔ وہ راجکماری اپنا سوئمبر کرنا چاہتی تھی۔ اس لئے وہاں بے شمار راجہ آئے ہوئے تھے

مُنی کوتکی تگر نہیں گیئو ۔ پُر بابن سب پوچھت بھیو
سُن سب چرت بھوپ گرہ آئے ۔ کر پوجا نرپ مُنی بٹھائے

کھلواڑی مُنی نارد جی اُس نگر میں گئے اور نگر نواسیوں سے سب سماچار پوچھا سب سماچار سُن کر وہ راج محل میں گئے۔ راجہ نے اُن کی پوجا کی۔ اور آدر سے آسن پر بٹھایا۔

دوھا

آن دکھائی نارد ہی بھوپتی راجکمار
کہہو ناتھ گن دوش سب ایہی کے ہردے بچار

راجہ نے اپنی راجکماری کو بُلا کر نارد جی کو دکھایا اور کہا۔ ہے ناتھ! من میں اچھی طرح وچار کر کے اُس کے گن اور دوش کہیئے۔

چوپائی

دیکھ روپ مُنی برتی بساری ۔ بڑی بار لگ رہے نہاری
لچھن تاسو بلو کی بھُلانے ۔ ہردے ہرش نہیں پرگٹ بکھانے

اُس کے روپ کو دیکھ کر مُنی اپنا گیان وچار سب بھول گئے۔ بڑی دیر تک اُس کی طرف دیکھتے ہی رہے۔ اس کے لچھن دیکھ کر مُنی اپنے آپ کو بھی کھو بیٹھے۔ ہردے مارے خوشی کے کھل اُٹھا۔ پر راجہ سے پرگٹ کر کے اُن لکشنوں کو نہیں کہا۔

جو ایہی برئی امر سوئی ہوئی ۔ سمر بھومی تیہی جیت نہ کوئی
سیوہیں سکل چراچر تاہی ۔ برئی سیل ندھی کنیا جاہی

من ہی من میں نارد جی اس کے لکشنوں کو وچار کر کہنے لگے۔ کہ اسے جو بیاہے گا۔ وہ امر ہو جائے گا۔ اُسے یدھ بھومی میں کوئی جیت نہ سکے گا۔ یہ سیل ندھی راجکماری جس کا ورن کریگی۔ اس کے سارے چراچر جیو سیوا کریں گے۔

لچھن سب بچاری اُر راکھے ۔ کچھک بنائی بھوپ سن بھاکھے
سُنا سلچھن کہیں نرپ پاہیں ۔ نارد چلے سوچ من ماہیں

نارد جی نے اس راجکماری کے سب لکشنوں کو اپنے میں چھپائے رکھا اور اپنی طرف سے کچھ اور ہی اور بنا کر کہہ دئے۔ راجہ سے راجکماری کے سب شبھ لکشن کہہ کر بڑی سوچ میں پڑتے ہوئے نارد جی وہاں سے چل دیئے۔

کروں جائی سوئی جتن بچاری ۔ جیہی پرکار موہی برے کماری
جپ تپ کچھو نہ ہوئی تیہی کالا ۔ ہے ودھی ملئی کون بدھی بالا

نارد جی من میں یہ سوچ رہے تھے۔ کہ سوچ وچار کر کوئی ایسا یتن اُپائے، کیا جائے کہ جس سے سوئمبر میں یہ راجکماری مجھے ہی ور لے۔ اس سمے جپ تپ سے تو کچھ ہونے سے رہا ہے۔ بدھاتا! اب مجھے یہ راج کنیا کس پرکار ملے۔

دوھا

ایہی اوسر چاہیئے پرم شوبھا روپ بشال
جو بلو کی ریجھے کنوری تب میلے جے مال

اس سمے تو پرم شوبھا اور بہت ہی سُندر روپ چاہیئے۔ جسے دیکھ کر راجکماری مجھ پر ریجھ جائے۔ اور تب جے مال میرے گلے میں ڈال مجھے ورن کرے۔

چوپائی

ہری سن مانگوں سُندرتائی ۔ ہوہی جات گہرو اتی بھائی
مورے ہت ہری سم نہیں کوؤ ۔ ایہی اوسر سہائے سوئی ہوؤ

ایک اُپائے کروں کہ بھگوان ہری سے جا کر سُندر روپ مانگوں۔ پر بھائی اُن کے پاس جانے میں تو بہت دیر ہو جائے گی۔ کنتو شری ہری کے سمان میرا کوئی بھی ہتیشی نہیں ہے اس لئے اس سمے میری وہ ہی سہائتا کریں۔

بہو بدھی بنتے کینہہ تیہی کالا ۔ پرگٹیو پربھو کوتکی کرپالا
پربھو بلو کی مُنی نین جڑا نے ۔ ہوئی ہی کاج ہیں ہرشانے

اس سمے بہت پرکار سے نارد جی نے آرت پرارتھنا کی۔ کرپالو لیلا دھاری بھگوان وہاں پرگٹ ہوئے۔ پربھو کو دیکھ کر مُنی کے نیتر شیتل ہو گئے۔ اور یہ وچار کر من بڑا ہی پرسن ہو گیا کہ بس اب کام بن گیا سمجھو۔

انی آرت کہہ کتھا سُنائی ۔ کرہو کرپا کرہو سہائی
آپن روپ دیہو پربھو موہی ۔ آن بھانتی نہیں پاؤں اوہی

نارد جی نے بہت دین بھاؤ سے سارا سماچار کہہ سنایا۔ اور
پرارتھنا کی کہ ہے بھگوان آپ کرپا کرکے میری اس سمے سہائتا
کریں۔ آپ اپنا روپ مجھے دیجئے۔ بس اسی پرکار میں اس راج
کنیا کو پراپت کرسکتا ہوں۔ اور کوئی اُپائے نہیں ہے۔

جیہی بدھی ناتھ ہوئی ہت مورا ۔ کرہو سو بیگ داس میں تورا
نج مایا بل دیکھ بشالا ۔ ہیہہ ہنس بولے دین دیالا

ہے سوامی! جس پرکار میری بھلائی ہو وہ اُپائے جلدی
کیجئے میں آپکا سیوک ہوں۔ بھگوان اپنی مایا کی اس مہان اور جیتر
شکتی کو دیکھ کر کہ جس نے نارد جیسے مُنی کو بھی موہ میں ڈال دیا۔
من ہی من ہنسے اور کہا۔

دوہا

جیہی بدھی ہوئی ہی پرم ہت نارد سنہو تمہارا
سوئی ہم کرب نہ آن کچھو بچن نہ مرشا ہمارا

ہے نارد سُنو۔ جس پرکار تمہارا پرم ہت (انتم بھلائی)
ہوگا۔ وہی اُپائے میں کروں گا۔ دوسرا کچھ نہیں میرا کہنا کبھی جھوٹ
نہیں ہوسکتا۔

چوپائی

کُپتھ ماگ رُج بیاکل روگی ۔ بید نہ دیہی سنہو مُنی جوگی
ایہی بدھ ہت تمہار میں ٹھئو ۔ کہی اس انتر ہت پربھو بھئو

ہے یوگی مُنی! سنیئے۔ روگ سے بیاکل روگی اگر کھانے کو
کُپتھ (وہ غذا جو صحت کے لئے مُضر ہو) مانگے تو ویدا سے نہیں دیتا
اسی پرکار میں نے تمہاری بھلائی کرنے کی من میں ٹھان لی ہے۔
ایسا کہہ پربھو انتردھیان ہوگئے۔

مایا بِبس بھئے منی مُوڑھا ۔ سمجھی نہیں ہری گرا نگوڑھا
گوُنے ترت تہاں رشی رائی ۔ جہاں سویمبر بھوُمی بنائی

مایا کے وش میں ہوکر نارد جی اتنے موڑھ ہوگئے تھے کہ انہوں
نے بھگوان کی اس گوڑھ بانی کو نہ سمجھا۔ ترنت ہی جہاں سویمبر کا
بھومی بنائی ہوئی تھی وہاں چلے گئے۔

نج نج آسن بیٹھے راجا ۔ بہو بناؤ کر سہت سماجا
منی من ہرش روپ اتی مورے ۔ موہی تجی آنہی برہی نہ بھورے

راجہ لوگ اچھے اپنے سماج سمیت خوب ٹھاٹ باٹھ
سے اپنے اپنے آسنوں پر بیٹھے تھے۔ نارد منی من میں بڑے ہی پرسن
تھے۔ کہ میرا روپ بہت ہی سُندر ہے۔ راجکماری مجھے چھوڑ کر بھول
کر بھی دوسرے کا ورن نہیں کرے گی۔

منی ہت کارن کرپا ندھانا ۔ دینہہ کروپ نہ جائی بکھانا
سو چرتر لکھی کاہو نہ پاوا ۔ نارد جان سبہی سر ناوا

نارد منی کے کلیان ارتھ کرپا ندھان بھگوان نے انہیں ایسا ہا
کروپ (بہت ہی بدشکل) بنا دیا کہ جس کا ورنن نہیں ہوسکتا۔ پربھگوان
کے اس چرتر کو کوئی نہ جان سکا۔ سب نے نارد جان کر
ہی ان کو ڈنڈوت کی۔

دوہا

رہے تہاں دوئی رُدر گن تے جانہیں سب بھیو
بپر بیش دیکھت پھرہیں پرم کوتکی تیہو

وہاں سویمبر میں شو جی کے دو بڑے ہی موجی گن برہمنوں کا
بھیس بنائے اس ساری لیلا کو دیکھتے پھرتے تھے۔ اور وہ سب بھید
جانتے تھے۔

چوپائی

جیہیں سماج بیٹھے مُنی جائی ۔ ہردئے روپ اہمت ادھکائی
تہاں بیٹھے مہیش گن دوؤ ۔ بپر بیش گتی لکھی نہ کوؤ

اپنے سُندر روپ کے گھمنڈ میں نارد منی جس سبھا میں جاکر بیٹھے
وہاں ہی وہ دونوں رُدر گن بھی جاکر بیٹھ گئے۔ برہمنوں کے سے بھیس
دھارن کر لینے کے کارن اُن کی اس چال کو کوئی نہ جان سکا۔

کرہیں کُوٹی نارد سُنائی ۔ نیکی دینہہ ہری سُندرتائی
ریجھی راجکنواری چھبی دیکھی ۔ انہیں برہ ہری جانی بسیکھی

وہ دونو رُدر گن سُنا سُنا کر نارد جی کا مذاق اُڑانے لگے کہ
بھگوان نے اُن کو کیا سُندر روپ دیا ہے۔ راجکماری اُن کے
سُہاونے روپ کی شوبھا دیکھکر ان پر ریجھ جائے گی۔ اور اُن کو

سوئمبر ہری زبان) کرنا اسی طور پر بنا لے گی۔
(یہاں ہری کے ارتھ بندر بھی ہو سکتے ہیں۔ تو انہیں بندر جان کر اُسکو
ورنے گی۔ ایسا ارتھ بھی ہو سکتا ہے۔ چونکہ وہ ان کی ہنسی اُڑا رہے
تھے۔ اس لئے ہری کا ارتھ بھگوان اور بندر دونوں ہی اس ستھان
پر ٹھیک بیٹھتے ہیں۔)

مُنی ہی موہ من ہاتھ پرائے ۔ ہنسیں شمبھو گن اتی سچو پائیں
جدپی سُنیں مُنی اٹ پٹی بانی ۔ سمجھی نہ پرتی بدھی بھرم سانی

نارد مُنی جی کا من تو پرائے وش یعنی مایا کے وش میں تھا۔ اس
لئے موہ وش انہیں کچھ بھی سمجھ نہ پڑتا تھا۔ اور شیو جی کے گن بڑے
پرسن ہو کر بیٹھے بیٹھے اُن کی ہنسی اُڑا رہے تھے۔ اگرچہ نارد جی اُنکی
ساری اٹ پٹی باتیں سنتے تھے لیکن بدھی تو بھرم میں ڈوبی ہوئی تھی
اس لئے وہ اُن کے ان اشاروں کو کیسے سمجھ سکتے تھے انہوں
نے سمجھا۔ کہ شاید رُدر گن کی پرشنسا (تعریف) کر رہے ہیں۔

کاہو نہ لکھا سو چرت وشیکھا ۔ سو سروپ نرپ کنیا دیکھا
مرکٹ بدن بھینکر دیہی ۔ دیکھت ہردے کرودھ بھا تیہی

بھگوان کی اس وچتر لیلا کو اور تو کسی نے نہیں دیکھا۔ پرنتو
راجکماری کو نارد جی کا وہ روپ دکھائی دیا۔ اُن کا بندر کا سا منہ
اور بھینکر شریر دیکھ کر راجکماری کو من میں بڑا ہی غصہ آیا۔

دوہا

سکھیں سنگ لے کنوری تب چلی جنو راج مرال
دیکھت پھرئی مہیپ سب کر سروج جے مال

سکھیوں کو ساتھ لئے ہنس جیسے سُندر ہاتھوں میں
جے مالا لئے سب راجاؤں کو دیکھتی ہوئی راج ہنسنی کی چال
سے وہ راجکماری اُس سوئمبر منڈپ میں گھومنے لگی۔

چوپائی

جے ہی دس بیٹھے نارد پھولی ۔ سو دس تیہی نہ بلوکی بھولی!
پُنی پُنی مُنی اُکسہیں اکولاہیں ۔ دیکھی دشا ہر گن مُسکاہیں

جس طرف نارد جی اپنے روپ کے گھمنڈ میں پھولے بیٹھے
تھے۔ اُس طرف کو راجکماری نے بھول کر بھی نہ تاکا۔ مُنی کو بار بار
اکساہٹ ہوتی ہے اور وہ بیٹھے ہی جھٹپٹا رہے ہیں۔ اُن کی

اس سٹپٹی کو دیکھ کر رُدر گن مُسکراتے ہیں۔

دھری نرپ تنو تہاں گیئو کرپالا ۔ کنوری ہرشی میلیو جے مالا
دُلہن لے گئے لچھمی نواسا ۔ نرپ سماج سب بھیو نراسا

کرپالو بھگوان بھی راجہ کا شریر دھارن کر وہاں جا پہنچے۔ راجکماری
نے پرسن ہو کر اُن کے گلے میں جے مالا ڈال دی۔ لکشمی نواس بھگوان
دلہن کو لے گئے۔ اور سب راجاؤں کا سماج نراش ہو گیا۔

مُنی اتی بکل موہ مت ناٹھی ۔ منی گری گئی چھوٹی جنو گانٹھی
تب ہر گن بولے مُسکائی ۔ نج مکھ مُکر بلوکہو جائی

مُنی راجکماری کو گئی دیکھ کر اتی بیاکل ہو گئے۔ موہ
کے کارن ان کی بدھی نشٹ ہو چکی تھی۔ وہ اتنے بیاکل تھے۔ کہ
جیسے اُن کے ہاتھ سے پارس منی گر کر کھو گئی ہو۔ تب رُدر گن
مُسکرا کر اُن سے کہنے لگے۔ کہ اپنا چہرہ تو ذرا جا کر شیشے میں دیکھو۔

اس کہی دوؤ بھاگے بھے بھاری ۔ بدن دیکھ مُنی باری نہاری
بیشو بڑھی کرودھ اتی باڑھا ۔ تنہہ ہی سراپ دینہہ اتی گاڑھا

ایسا کہہ کر وہ دونوں رُدر گن نارد جی کے بھے سے بھاگ گئے
نارد جی نے اپنا چہرہ پانی میں دیکھا۔ اپنا ایسا کروپ چہرہ دیکھ کر
کرودھ سے لال پیلے ہو گئے۔ اور اُن رُدر گنوں کو انہوں نے شاپ
(بد دُعا) دیا۔

دوہا

ہوہو نشاچر جائی تم کپٹی پاپی دوؤ
ہنسیہو ہمہیں سو لیہو پھل بہور ہنسیہو مُنی کوؤ

تم دونوں کپٹی اور پاپی جا کر راکھشس ہو جاؤ۔ جو تم نے میری
ہنسی اُڑائی ہے۔ اُس کا پھل چکھو۔ اور مُنی لوگوں کی ہنسی پھر نہ
کرنا (ارتھات کسی مُنی کی اب ہنسی نہ کرنا)۔

چوپائی

پُنی جل دیکھ رُوپ نج پاوا ۔ تدپی ہردے سنتوش نہ آوا
پھرکت ادھر کوپ من ماہیں ۔ سپدی چلے کملاپتی پاہیں

جب انہوں نے اپنے چہرے کو پھر جل میں دیکھا۔ تو
اپنے اصلی رُوپ کو پایا۔ لیکن پھر بھی ان کے من میں سنتوش نہ ہوا۔
ان کے ہونٹ پھڑک رہے تھے۔ اور من غصہ سے جل بھن گیا۔

وہ جلدی ہی کملاپتی بھگوان وشنو کے پاس چلے۔

دیہوں شراپ کہ مریہوں جائی۔ جگت موری اپہاس کرائی
بیچ ہیں پنتھ ملے دنوج جاری۔ سنگ رما سوئی راجکماری

منی من ہی من میں یہ کہتے جاتے تھے کہ یا تو بھگوان کو شراپ دوں گا۔ یا خود مر جاؤں گا۔ انہوں نے سنسار میں میری ہنسی اُڑائی۔ دیتیوں کے دشمن بھگوان ہری انہیں راستے میں ہی مل گئے۔ اُن کے ساتھ لکشمی جی اور وہی راجکماری تھی۔

بولے مدھر بچن سُرسائیں۔ منی کہہ چلے بکل کی نائیں
سُنت بچن اپجا اتی کرودھا۔ مایا بس نہ رہا من بودھا

دیوتاؤں کے سوامی بھگوان بڑی میٹھی بانی سے بولے کہ ہے منی! بیاکل سی ستھتی میں کہاں چلے۔ یہ بچن سُن کر نارد جی کرودھ میں جل بھن گئے۔ مایا کے وش میں ہونے کے کارن اُنکی بدھی ٹھکانے نہ رہی۔

پر سمپدا سکہو نہیں دیکھی۔ تمہرے اِرشا کپٹ بسیکھی
متھت سندھو رُدر بورائے ہو۔ سُرن پریری بِش پان کرائیہو

نارد منی بولے کہ تم بڑے کپٹی اور ایرشا کرنے والے ہو۔ تم دوسروں کی بڑھتی کو نہیں دیکھ سکتے۔ سمندر کا منتھن کرتے سمے تم نے رُدر کو پاگل بنایا۔ اور دیوتاؤں کو پریرنا کر کے اُن کو زہر پلائی۔

دوہا

اُسر سُرا بِش شنکرہ آپُو رما منی چار
سوارتھ سادھک کُٹل تمہہ سدا کپٹ بیوہار

اُسروں کو مدرا اور بھولے بھالے شوجی کو وش دیکر خود آپ لکشمی اور سُندر کو ستبھ منی لے لی۔ تم بڑے مطلبی اور دھوکہ باز ہو۔ اور سدا کپٹ کرنا ہی تمہارا بیوپار ہے۔

چوپائی

پرم سوتنتر نہ سر پر کوئی۔ بھاوئی من کرہو تمہہ سوئی
بھلے ہی مند مند ہی بھل کرہو۔ بسمے ہرش نہ ہیہ کچھو دھرہو

تم پرم سوتنتر (آزاد مطلق) ہو۔ کوئی دوسرا تمہارے سر پر نہیں ہے۔ اس سے جو من کو اچھا لگتا ہے وہی تم کرتے ہو۔ بھلے کو مندا اور مندے کو بھلا کرتے ہو۔ اور ایسے کرتے ہوئے ہرش سے

ہیں کچھ دُکھ سکھ نہیں لاتے ہو۔

ڈہکت ہاب پرچیہہ سب کاہو۔ اتی اسنک من سدا اُچھا ہو
کرم سُبھا سُبھ تمہیں نہ بادھا۔ اب لگی تمہہ ہُن کاہو نہ سادھا

ٹھاگ ٹھاگ کر سب کی پریکشا کرتے ہو۔ اور اتی انت نڈر ہو گئے ہو۔ اسی سے تمہارے من میں سدا اُتساہ رہتا ہے۔ بھلے بُرے کرم کوئی بھی تمہیں چھو نہیں سکتے۔ اب تک تمہیں کوئی ڈنڈ دینے والا بھی نہیں ملا۔

بھلے بھون اب بائن دینہا۔ پاؤ گے پھل آپن کینہا
بنچیہو موہی جونی دھری دیہا۔ سوئی تنو دھرہو شراپ مم ایہا

اب تم نے بھلے گھر نیوتا دیا ہے۔ یعنی میرے جیسے زبردست آدمی سے چھیڑ خانی کی ہے۔ اس لئے اپنے کئے کا پھل بھلی پرکار پاؤ گے۔ جو شریر دھارن کر کے تم نے مجھے ٹھگا ہے۔ سنسار میں تم بھی وہی شریر دھارن کرو۔ یہ میرا شراپ ہے۔

کپی آکرتی تمہہ کینہہ ہماری۔ کرہیں کپیس سہائے تمہاری
مم اپکار کینہہ تمہہ بھاری۔ ناری برہ تم ہو دُکھاری

تم نے میری صورت بندر کی بنا دی تھی۔ سو وہ بندر ہی تمہاری سہائتا کریں گے۔ (چونکہ تم نے اس استری سے میرا وِیوگ کرا کر) بڑا بھاری میرا اہت کیا ہے۔ اس لئے تم بھی استری کے وِیوگ میں دُکھی ہو گے۔

دوہا

شراپ سیس دھری ہرشی ہیہ پربھو بہو بنتی کینہہ
رنج مایا کیے پربلتا کرشی کرپانِدھی لینہہ

شراپ کو سر پر ہی من سے سویکار کر کے پربھو نے نارد جی سے بہت بنتی کی۔ اور کرپا ندھان نے اپنی مایا کی شکتی کو کھینچ لیا۔

چوپائی

جب ہری مایا دُور نواری۔ نہیں تہاں رما نہ راجکماری
تب مُنی اتی سبھیت ہری چرنا۔ گہے پاہی پرنتارت ہرنا

جب بھگوان نے اپنی مایا کو پرے ہٹا لیا۔ تو وہاں نہ لکشمی ہی رہی اور نہ وہ راجکماری ہی۔ یہ دیکھ کر نارد جی بھلے

بھیبت ہو گئے اور شری ہری کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے شرناگت
کلیشوں کو ہرنے والے بھگوان مجھے بخشیو۔

پر شاپ ہوؤ تم شراپ کرپالا۔ تم اچھیا کچھ نہ دین دیالا
میں اُدرچن سکھے بھو تیرے۔ کہہ مُنی پاپ مٹیں کیم میرے

ہے کرپا ندھان۔ میرا شاپ جھوٹا ہو جائے تب دین
دیال بھگوان نے کہا یہ سب کچھ میری اچھیا سے ہوا ہے۔ مُنی
نارد جی نے کہا۔ کہ میں نے آپ کو بہت سے بُرے شبد کہے
ہیں۔ کہو یہ میرے پاپ کیسے دُور ہوں گے۔

جپہو جائی شنکر ست نا ما۔ ہوئے ہردہ تُرت بشراما
کوؤ نہیں سو سمان پریہ موئے۔ اسی پرتیتی تجو جنی بھورے

بھگوان نے کہا۔ شوجی کے سو ناموں کا جپ کرو (کیونکہ
تم نے منع کرنے پر بھی اُن کا کہا نہ مانا تھا۔) اُن کے نام
کا جپ کرنے سے تمہارے ہردے میں ترنت ہی شانتی ہو گی
مجھے شوجی کے سمان کوئی پیارا نہیں ہے اس وشواس کو بھول
کر بھی کبھی نہ چھوڑنا۔

جیہی پر کرپا نہ کرہیں پُرارِی۔ سو نہ پاوَ مُنی بھگتی ہماری
اَس اُر دھری مہی بچرہو جائی۔ اب نہ تمہہ مایا نیارائی

ہے مُنی! جس پر شوجی کی کرپا نہ ہو وہ میری بھگتی کو نہیں
پراپت کر سکتا۔ ایسا وشواس اپنے من میں دڑھ کر کے پرتھوی
پر بِچرو۔ اب میری مایا تمہارے نکٹ نہیں آئے گی۔

دوہا

بہو بدھی مُنی ہی پربودھ پربھو تب بھئے انتردھیان
ستیہ لوک نارد چلے کرت رام گُن گان

اس پرکار بہت طرح سے سمجھا کر مُنی کے دل کو ڈھارس
بندھا کر پربھو انتردھیان ہو گئے۔ اور نارد جی شری رام کے
گُنوں کا گان کرتے ہوئے برہم لوک کو چلے۔

چوپائی

ہر گن مُنہی جات پتھ دیکھی۔ بگت موہ من ہرش بشیکھی
اتی سبھیت نارد پہیں آئے۔ گہی پد آرت بچن سنائے

رُدر گنوں نے نارد مُنی کو موہ رہت اور بہت پرسن چت دیکھی

میں راستے میں جاتے ہوئے دیکھا۔ تو بھی وہ اتی انت ڈرتے
ڈرتے اُن کے پاس آئے۔ اُن کے چرن پکڑ لئے۔ اور بڑے
دین بچن بولے۔

ہر گن ہم نہ برہمن مُنی رایا۔ بڑا اپرادھ کینہہ پھل پایا
شراپ انوگرہ کرہو کرپالا۔ بولے نارد دین دیالا

ہے مُنی راج ہم برہمن نہیں کنتو شوجی کے گن ہیں۔ ہم نے
آپ کی ہنسی اُڑانے کا جو بھاری اپرادھ کیا۔ سو اس کا پھل پالیا
ہے۔ بس کرپا کر کے مُنی۔ اب شاپ دُور کرنے کی کرپا کیجیے۔ دین
دیال نارد مُنی جی بولے۔

نسچر جائی ہوہو تم دوؤ۔ بیبھو بپل تیج بل ہوؤ
بھج بل بسو جیتب تم جہیا۔ دھریہیں بشنو منج تن تیہیا

کہ تم دونوں راکشس تو ہو گے پرنتو تمہارا ویبھو (ٹھاٹھ باٹ)
تیج اور بل بڑا ہو گا۔ جب تم اپنے بھجا بل (قوت بازو) سے سارے
سنسار کو جیت لو گے تب بھگوان وشنو منشہ شریر دھارن
کریں گے۔

سمر مرن ہری ہاتھ تمہارا۔ ہوئی ہو مکت نہ پُنی سنسارا
چلے جگل مُنی پد سر نائی۔ بھئے نشاچر کالہہ پائی

یدھ میں وشنو بھگوان کے ہاتھ سے تمہاری مرتیو ہو گی جس
سے تم مکت ہو جاؤ گے۔ اور پھر جنم مرن رُوپی سنسار چکر سے
چھوٹ جاؤ گے۔ وہ دونوں مُنی کو ڈنڈوت کر کے چلے گئے اور کچھ
کال بعد راکشس ہوئے۔

دوہا

ایک کلپ ایہی ہیتو پربھو لینہہ منج اوتار
سُر رنجن سجن سکھد ہری بھنجن بھو بھار

دیوتاؤں کو خوش کرنے والے اور بھلے پرشوں کو سُکھ
دینے والے پرتھوی کا بھار دُور کرنے والے بھگوان ہری نے
ایک کلپ میں اسی کارن وش منشہ شریر دھارن کیا تھا۔

چوپائی

ایہی بدھی جنم کرم ہری کیرے۔ سندر سکھد بچتر گھنیرے
کلپ کلپ پرتی پربھو اوترہیں۔ چار چرت نانا بدھی کرہیں

اس پرکار بھگوان کے انیک سندر سکھدائیک اور وچتر جنم اور کرم چرتر ہیں۔ ہر ایک کلپ میں پربھو جب جب اوتار لیتے ہیں۔
اور نانا پرکار کی سندر لیلائیں رچاتے ہیں۔

تب تب کتھا منیشن گائی۔ پرم پنیت پربندھ بنائی
بِبِدھ پرسنگ انوپ بکھانے۔ کرہیں نہ سُنی آچرج سیانے

تب تب منیشوروں نے سُندر پرم پوتر کوتاؤں کی رچنا کرکے اُنکی کتھاؤں کا گن گان کیا ہے۔ اور بھانت بھانت انوپ (لاثانی بے مثال) پرسنگوں کا ورنن کیا ہے جن کو سُنکر
چتر گیان وان لوگ آشچریہ نہیں کرتے۔

ہری اننت ہری کتھا اننتا۔ کہہیں سُنہیں بہو بِدھی سب سنتا
رام چندر کے چرت سُہائے۔ کلپ کوٹی لگی جاہیں نہ گائے

شری ہری اننت ہیں اور اُن کی کتھائیں اننت ہیں دونوں کا کوئی پار نہیں پا سکتا۔ سنت جن اُن کی کتھا کو بہت پرکار سے کہتے اور سُنتے ہیں۔ شری رامچندر جی کے سُندر چرتر کروڑوں کلپوں میں بھی نہیں گائے جا سکتے۔

یہ پرسنگ میں کہا بھوانی۔ ہری مایا موہہیں مُنی گیانی
پربھو کوتُکی پرنت ہتکاری۔ سیوت سُلبھ سکل دکھ ہاری

شوجی کہتے ہیں کہ ہے پارتی! یہ پرسنگ یعنی ناردمُنی جی کی کتھا میں نے یہ دکھلانے کے لئے کہی ہے کہ ہری کی مایا کے پربھاؤ سے گیانی مُنی بھی موہ میں پڑ جاتے ہیں۔ بھگوان مایاوی ہیں۔ اور شرناگتوں کا ہت کرنے والے ہیں۔ وہ سکل دُکھوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ اور سیوا کرنے میں بہت سُلبھ ہیں (اپنی سیوا کرنے سے وہ سہج ہی میں پراپت ہو جاتے ہیں۔

سورٹھا

سُر نر مُنی کو ناہیں جیہی نہ موہ مایا پربل
اس بچار من ماہیں بھجئے مہا مایا پتی ہی

دیوتاؤں، منشوں اور مُنی جنوں میں ایسا کوئی نہیں جسے بھگوان کی مہا شکتی شالی مایا موہت نہ کر دے۔ ایسا من میں وچار کرکے اس مایا کے سوامی مایاوی بھگوان کا بھجن کرنا چاہئے (تب ہی یہ مایا ترِی جاتی ہے۔

چوپائی

اپر ہیتو سُنو سیل کماری۔ کہہوں بچتر کتھا بستاری
جیہی کارن اج اگن اُدھ پا۔ برہم بھئیو کوسل پُر بھوپا

ہے پربت راجکماری! اب بھگوان کے اوتار دھارن کرنے کا دوسرا کارن سُنو۔ وہ کتھا بڑی وچتر ہے جسے میں وستار پوروک کہوں گا جس کارن سے اجنما نرگن اور نرا کار برہم اجودھیا پوری کے راجہ ہوئے۔

جو پربھو بپن پھرت تم دیکھا۔ بندھو سمیت دھرے مُنی ویشا
جاسو چرت او لوکی بھوانی۔ ستی سریر رہی ہو بورانی

جس بھگوان کو تم نے اپنے بھائی سمیت مُنیوں کا بھیس دھارن کئے بن میں گھومتے دیکھا تھا۔ اور جنکی لیلا کو دیکھکر ہے بھوانی! تم ستی کے شریر میں پاگل سی ہو گئی تھی۔

اجہوں نہ چھایا مٹت تمہاری۔ تاسو چرت سُنو بھرم رُج ہاری
لیلا کینہہ جو تہیں اوتارا۔ سو سب کہہوں متی انوسارا

اور اس پاگل پن کی چھایا اب بھی تمہارے من پر سے نہیں مٹتی بھرم روپی روگ کے دور کرنے والی اُن کی لیلا کو سُنو میں اپنی بُدھی انوسار اس ساری لیلا کا ورنن کروں گا جو کہ بھگوان نے اس اوتار دھارن کرنے کے کال میں کیں۔

بھردواج سُنی شنکر بانی۔ سکچی سپریم اُما مُسکانی
لگے بہور برنے برش کیتو۔ سو اوتار بھئیو جیہی ہیتو

(یگیہ ولک جی کہتے ہیں) ہے بھردواج سُنو! شوجی کے بچن سُنکر پاربتی جی سکچا گئیں۔ (شرمندہ سی ہو گئیں) اور پھر پریم سہت مسکرائیں۔ پھر جس کارن وش بھگوان نے وہ اوتار دھارن کیا تھا۔ اس کا ورنن برش کیتو شوجی کرنے لگے۔

دوہا

سو میں تم سن کہہو سب سُنو منیس من لائی
رام کتھا کلی مل ہرن منگل کرن سُہائی

ہے مُنی بھردواج! وہ ساری کتھا میں تم سے کہتا ہوں ساؤدھان ہو کر سنو۔ رام چندر جی کی کتھا کلجگ کے سارے پاپوں کو دور کرنے والی کلیان کارنی اور پرم سُندر ہے۔

چوپائی

سوائمبھو منو ادر ست روپا۔ جن تیں بھے نر سرشٹی انوپا
دمپتی دھرم آچرن نیکا۔ اجہوں گاو شرتی جنہ کے لیکا

سوائمبھو منو اور اُن کی پتنی شت روپا جن سے منشوں کی اس ساری انوپم (بے مثال) سرشٹی کا نرمان ہوا ہے کے دھرم اور آچرن بہت اچھے تھے۔ آج بھی وید جن کی رچائی ہوئی مریادا اور سدھانتوں کا گان کرتے ہیں۔

نرپ اُتان پاد سُت تاسو۔ دھرو ہری بھگت بھیو سُت جاسو
لگھو سُت نام پریہ برت تاہی۔ وید پُران پرشنسہیں جاہی

راجہ اُتان پاد اُنکا پتر تھا جس کا پتر سری ہری بھگت دھرو نامی پتر ہوا۔ منو جی کے چھوٹے لڑکے کا نام پریہ برت تھا جس کی تعریف وید اور پُران کرتے ہیں۔

دیوہوتی پنی تاسو کماری۔ جو مُنی کردم کے پریہ ناری
آدی دیو پربھو دین دیالا۔ جٹھر دھریو جیہیں کپل کرپالا

دیوہوتی منو کی کنیا تھی جو کردم مُنی بیاہی گئی۔ آدی دیو دین دیال کپل بھگوان اسی دیوہوتی کے گربھ سے پیدا ہوئے۔

سانکھیہ شاستر جنہ پرگٹ بکھانا۔ تتو بچار نپُن بھگوانا
تیہیں منو راج کینہ بہو کالا۔ پربھو آئیسو سب بدھی پرتی پالا

یہ کپل بھگوان تتو وچار میں بہت نپُن (ماہر) تھے۔ انہوں نے مشہور شاستر سانکھیہ کی رچنا کی۔ سوائمبھو منو جی نے بہت کال تک راج کیا۔ اور ہر طرح سے بھگوان کی آگیا کا پالن کیا۔

ہوئی نہ بشے براگ بھون بست بھا چوتھ پن
ہردے بہت دُکھ لاگ جنم گیو ہری بھگتی بنُو

گھر میں رہتے چوتھی اوستھا (بڑھاپا) آ گئی۔ لیکن وِشیوں سے ویراگ نہ ہُوا۔ یہ سوچ کر منو کے من میں بڑا دکھ ہوا کہ بھگوان کی بھگتی کے بنا منش جنم ویرتھ ہی چلا گیا۔

چوپائی

برَبس راج سُتہہ تب دینہا۔ ناری سمیت گون بن کینہا
تیرتھ بر نیمش بکھیاتا۔ اتی پنیت سادھک سدھی داتا
بسہیں جہاں مُنی سدھ سماجا۔ تہنہ ہیہ ہرش چلیو منو راجا
پنتھ جات سوہیں متی دھیرا۔ گیان بھگتی جنو دھرے شریرا

منو نے زبردستی راج اپنے پتر اُتان پاد کو دیا۔ اور آپ سمیت اپنی بیوی شت روپا کے بن کو چلے گئے اتی انت پوتر اور سادھکوں کی منو کامنا کو پورن کرنے والا سب تیرتھوں میں اُتم تیرتھ نیمش آرنیہ مشہور ہے۔ وہاں مُنی اور سدھ بستے ہیں منو راجہ ہردے میں پرسن ہو کر وہیں چلے۔ وہ دھیرج بدھی راجہ اور رانی راستے میں جاتے ہوئے ایسے شوبھائمان ہو رہے تھے۔ مانو کہ گیان اور بھگتی ہی ساکار روپ میں پرگٹ ہو گئے ہوں۔

پہنچے جائی دھینو متی تیرا۔ ہرش نہائے نرمل نیرا
آئے ملن سدھ مُنی گیانی۔ دھرم دھرندھر نرپ رشی جانی

چلتے چلتے وہ گومتی کے کنارے جا پہنچے۔ اور اس کے نرمل جل میں پرسن چت ہو کر اشنان کیا۔ تب دھرم دھرندھر راج رشی کو آئے ہوئے جان کر سدھ اور گیانی مُنی اُن سے ملنے کو آئے۔

جہاں جہاں تیرتھ رہے سہائے۔ مُنیہہ سکل سادر کرواسے
کرِش شریر مُنی پٹ پری دھانا۔ سبت سماج نت سُنہیں پُرانا

اس بن میں جہاں جہاں سُندر تیرتھ تھے۔ مُنی جنوں نے آدر پوروک سبھی اُن کو کروا دیئے اُنکا سریر دُبلا ہو گیا تھا۔ وہ مُنیوں کے سے بستر پہنتے تھے اور سنت سماج میں نت پُران سنتے تھے

دوہا

دوادس اکشر منتر پُنی جپہیں سہت انوراگ
باسُدیو پد پنکروہ دمپتی من اتی لاگ

اور بارہ اکشری منتر اوم بھگوتے واسدیو آئے "کا بڑی

پریتی سے جپ کرتے تھے۔ بھگوان واسدیو جی کے چرن کمل میں راجہ رانی کا من بہت ہی لین ہو گیا۔

کرہیں آہار ساک پھل کندا۔ سمِرہیں برہم سچدانندا
پُنی ہری ہیتو کرن تپ لاگے۔ باری ادھار مُول پھل تیاگے

وہ ساگ پھل اور کند مُول کھاتے تھے۔ سچدانند بھگوان کا سمرن کرتے تھے۔ پھر بھگوان کے نمت تپ کرنے لگے اور مُول پھل کو چھوڑ کر صرف پانی کے آدھار پر ہی رہنے لگے۔

اُر ابھلاش نرنتر ہوئی۔ دیکھئے نین پرم پربھو سوئی
اگن اکھنڈ اننت انادی۔ جیہی چنتہیں پرمارتھ بادی

ان کے من میں لگاتار یہ ابھلاشا رہتی کہ ہم پرم پربھو کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں جو نرگن۔ اکھنڈ۔ اننت و انادی ہیں اور جن کا چنتن برہم گیانی لوگ کیا کرتے ہیں۔

نیتی نیتی جیہی بید نرُوپا۔ نجانند نرُ اپادھ انُوپا
شمبھو برنچی بشنو بھگوانا۔ اُپجہیں جاسو انس تیں نانا

نیتی نیتی (یعنی یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہہ کر جن کا نروپن کرتے ہیں۔ جو آنند سروپ نراپادھی اور انوپم ہیں۔ اور جن کے انش سے انیک برہما وشنو اور رُدر پیدا ہوتے ہیں۔

ایسیو پربھو سیوک بس اہ ای۔ بھگت ہیتو لیلا تنو گہہ ہی
جوں یہ بچن سیتہ شرُتی بھاکھا۔ تو ہمار پوجہی ابھلاکھا

برہما وشنو شو جن کی بھوتیاں ہیں۔ ایسے مہان پربھو بھی بھگتوں کے وش میں ہیں۔ اور انہیں کے نمت شریر دھارن کر کے دِویہ لیلا کرتے ہیں۔ اگر ویدوں کے یہ بچن سچے ہیں۔ تو ہماری ابھلاشا بھی ضرور پوری ہو گی۔

دوہا

ایہی بدھی بیتے برش کھٹ سہس باری آہار
سنبت سپت سہسر پنی رہے سمیر ادھار

اس پرکار ان کو جل کا آہار کر کے تپ کرتے چھ ہزار برس گذر گئے [illegible] کو چھوڑ کر صرف وایو کے ادھار پر تپ کیا۔ یعنی ہوا کھا کر تپ کرتے سات ہزار برس گذار دیئے۔

چوپائی

برش سہس دس تیاگیو سوئو۔ ٹھاڑھے رہے ایک پد دوئو
بدھی ہری ہر تپ دیکھی اپارا۔ منو سمیپ آئے بہو بارا

دس ہزار برس تک انہوں نے وایو کو بھی تیاگ کر ایک پاؤں کے سہارے کھڑے ہو کر تپ کیا۔ ان کے اس اپار تپ کو دیکھ کر کئی بار برہما وشنو اور شو جی منو کے پاس آئے۔

مانگو بر بہو بھانتی لوبھائے۔ پرم دھیر نہیں چلہیں چلائے
استھی ماتر ہوئی رہے سریرا۔ تدپی مناک من ہی نہیں پیرا

انہوں نے راجہ رانی کو انیک پرکار کے پرلوبھن دے کر کہا کچھ بر مانگ لو۔ لیکن درڑھ سنکلپ یکت راجہ رانی ان کے چلائے مان سکنے جانے پر بھی سختر رہے۔ اگرچہ ان کا شریر ہڈیوں کا ڈھانچہ ہو گیا تھا۔ لیکن پھر بھی ان کے من میں ذرا بھر بھی دکھ نہ ہوا۔

پربھو سربگیہ داس نج جانی۔ گتی انینہ تاپس نرپ رانی
مانگ مانگ بر بھئی نبھ بانی۔ پرم گمبھیر کرپا مرت سانی

سروگیہ پربھو نے انینہ سَرن (جو بھگوان کے بغیر اور کسی کا آسرا نہ ڈھونڈے) سرن والے تپسوی راجہ رانی کو اپنا داس جان کر پرم گمبھیر اور کرپا مرت سے پری پورن آکاش بانی میں ان سے کہا کہ "ور مانگو" "ور مانگو"

مرتک جیاون گرا سہائی۔ سرون رندھر ہوئی اُر جب آئی
ہرشٹ پشٹ تن بھئے سہائے۔ مانو اب ہی بھون تے آئے

مُردوں کو بھی زندہ کرنے والی یہ سُندر آکاش بانی ان کے کانوں کے چھیدروں دوارہ جب ہردے میں آئی۔ تب راجہ رانی دونوں کے شریر ایسے موٹے تازے اور سُندر ہو گئے جیسے کہ وہ دونوں ابھی اپنے راج محل سے آئے ہوں۔

دوہا

سرون سُدھا سم بچن سُن پُلک پرپھلت گات
بولے منو کر ڈنڈوت پریم نہ ہردے سمات

کانوں سے اس امرت بانی کو سن کر ان دونوں کے شریر پلک

اور پرپھلت (تر و تازہ اور شگفتہ) ہو گئے۔ منو نے دنڈوت کر کے یہ بچن کہے۔ اُن کے ہردے میں پریم سماتا نہ تھا۔

چوپائی

سُنو سیوک سُرتر و سُر دھینو ۔ ودھی ہری ہر بندیت پد رینو
سیوت سُلبھ سکل سُکھ دائک ۔ پرنت پال سچراچر نائک

ہے سیوکوں کی منو کامنا کی پورتی کرنے والے کلپ برکش کام دھینو روپی پربھو سنئے۔ آپ کے چرن رج کی برہما وشنو اور مہیش بندنا کرتے ہیں۔ آپ سیوا کرنے سے سُلبھ اور سمپورن سکھوں کے دینے والے ہیں۔ اور شرناگتوں کے پالن کرنے والے اور جڑ چیتن سنسار کے سوامی ہیں۔

جو اناتھ ہت ہم پر نیہو ۔ تو پرسن ہوئی یہ بر دیہو
جو سروپ بس شو من ماہیں ۔ جیہی کارن منی جتن کراہیں
جو بھسنڈ من مانس ہنسا ۔ سگن اگن جیہی نگم پرشنسا
دیکھہیں ہم سو روپ بھری لوچن ۔ کرپا کرہو پرنتارت موچن

اے اناتھوں کے ہتکاری پربھو! اگر آپ کا ہم لوگوں پر پریم ہے تو پرسن ہو کر یہی بر دیجئے کہ آپ کے جس سروپ کا شو جی سدا من میں دھیان کرتے ہیں۔ اور جس کو پانے کے لیے منی جن جتن کرتے ہیں۔ جو سروپ کاک بھسنڈی کے من روپی سرووَر میں راج ہنس کے سمان بستا ہے۔ سگن اور نرگن کہہ کر وید جس سروپ کی پرشنسا کرتے ہیں۔ ہے شرناگت کے دُکھ ہرنے والے پربھو! آپ یہ کرپا کیجئے۔ کہ ہم آپ کے اس دِوّیہ سروپ کو آنکھوں سے جی بھر کر دیکھیں۔

دمپتی بچن پرم پریہ لاگے ۔ مردُل بنیت پریم رس پاگے
بھگت بچھل پربھو کرپا ندھانا ۔ بسو باس پرگٹے بھگوانا

راجہ رانی کے کومل ونیت اور پریم رس سے بھری پورن بچن بھگوان کو بہت ہی پیارے لگے۔ بھگت وتسل کرپا ندھان وشو واسی پربھو پرگٹ ہو گئے۔

دوہا

نیل سروروہ نیل منی نیل نیردھر شیام
لاجہیں تن شوبھا نرکھ کوٹی کوٹی ست کام

بھگوان کے نیل کمل کے سمان کومل۔ نیل منی کے سمان پرکاش

مئے اور نیل میگھ کے سمان منوہر اور سکھ روپ شیام ورن شریر کی شوبھا کو دیکھ کر کروڑوں کامدیو بھی لجا جاتے ہیں۔

چوپائی

سرد مینگ بدن چھبی سیوا ۔ چارُو کپول چبک در گریوا
ادھر ارون ردِ سُندر ناسا ۔ بدھو کر نکر ونندک ہاسا

سرد رِتو کے پورن چندرما کے سمان اُن کے مکھارویند کی شوبھا اسیم تھی (غیر محدود) گال اور ٹھوڑی بہت ہی سندر تھے۔ اور سنکھ کے سمان سندر گلا تھا۔ لال ہونٹھ۔ دانت اور ناک بہت ہی سندر تھے اُنکی ہنسی چندرما کی کرنوں کو لجانے والی تھی

نو امبج انبک چھبی نیکی ۔ چتون للت بھاوتی جی کی
بھرکٹی منوج چاپ چھبی ہاری ۔ تلک للاٹ پٹل دُتکاری

نیتروں کی شوبھا نئے کھلے ہوئے کمل کے سمان بڑی ہی سندر تھی۔ منوہر چتون من کو پیاری لگتی تھی۔ سندر ٹیڑھی بھویں کام دیو کے دھنش کی شوبھا کو ہرنے والی تھیں۔ ماتھے پر پرکاش مان سندر تلک تھا۔

کنڈل مکر مکٹ سر بھراجا ۔ کٹل کیس جنو مدھپ سماجا
اُر شری بتس رُچر بن مالا ۔ پدک ہار بھوشن منی جالا

کانوں میں مچھلی کے آکار کے کنڈل اور سر پر مکٹ شوبھا پا رہا تھا۔ بھونروں کے جھنڈ کے سمان ٹیڑھے گھونگر والے گھنے بال ہردے پر شری وتس کے چنہ سندر بن مالا۔ ہیروں کی مالا اور منی جڑت پہنے تھے۔

کیہری کندھر چارُو جنیؤ ۔ باہو بھوشن سُندر تیؤ
کری کر سرس سُبھگ بھُج دنڈا ۔ کٹی نکھنگ کر سر کودنڈا

شیر کے سمان اونچے کندھے تھے۔ اور سندر جنیو تھا بازوؤں میں جو زیور پہنے ہوئے وہ بہت ہی سندر تھے۔ ہاتھی کے سونڈ کے سمان سندر بھج دنڈ تھے۔ کمر میں ترکش ہاتھ میں تیر اور دھنش شوبھا پا رہے تھے۔

تڑت بنندک پیت پٹ اور دیکھ بر تینی
نابھی منوہر لیتی جنو جمن بھنور چھبی چھینی

بجلی کے سمان پیتامبر بجلی کے پرکاش کو لجاتا تھا۔ پیٹ پر سندر تین ریکھا تھیں۔ نابھی ایسی سندر تھی مانو جمنا جی کی بھنوروں کی شوبھا کو

چھین لیتی ہو۔

چوپائی

بدراجیو برنی نہیں جاہیں — منی من مدھپ سہیں جنہ ماہیں
بام بھاگ سوبھتی انوکولا — آدی شکتی چھبی ندھی جگ مولا

بھگوان کے ان چرن کملوں کی شوبھا کا تو درنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ جن میں کہ منیوں کے من روپی بھونرے نواس کرتے ہیں بھگوان کے بائیں بھاگ میں سدا انوکول رہنے والی آدی شکتی۔ شوبھا کی راشی اور جگت۔ کی مول کارن شری سیتا جی براجتی تھیں۔

بال کانڈ

حصّہ سوئم

چوپائی

جاسُو انس اپجہیں گُن کھانی۔ اگنیت رما اُما برہمانی
بھرکُٹی بلاس جاسُو جگ ہوئی۔ رام بام دِسی سیتا سوئی

جن کے انش سے سب گنوں کی کان اننت کو ٹی لچھمی بھوانی اور برہمانی تینوں شکتیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور جس کے بھوؤں کے اشارے سے ہی سرشٹی کی اُتپتی ہوتی ہے۔ وہی شری سیتا جی شری رام چندر جی کے بائیں براجتی تھیں۔

چھبی سمندر ہری رُوپ بلوکی۔ ایک ٹک رہے نین پٹ روکی
چِتوہیں سادر رُوپ انوپا۔ ترپتی نہ مانہیں منو ست رُوپا

شوبھا کے ساگر بھگوان کے رُوپ کو دیکھکر منُو اور شت روپا نیتروں کی پلکوں کو جھپکنے سے روکے ہوئے ایک ٹک دیکھ رہ گئے۔ اس انوپم روپ کو وہ آدر سہت دیکھ رہے ہیں۔ اور دیکھتے دیکھتے تھکتے ہی نہ تھے۔

ہرش بِبس تن دسا بھلانی۔ پرے دنڈ اِو گہی پد پانی
سِر پرسے پربھو نج کر کنجا۔ ترت اُٹھائے کرونا پنجا

آنند وس ہو کر وہ اپنے شریروں کی دشا ہی بھول گئے ہاتھوں سے بھگوان کے چرن کملوں کو پکڑ کر ڈنڈے کے سمان ان چرنوں پر گر پڑے پربھو نے اپنے کمل کے سمان سُندر ہاتھوں سے اُن کے مستکوں کو چھوا اور انہیں پرتھوی پر سے ترنت ہی اُٹھا لیا۔

دوھا

بولے کرپا ندھان پُنی اتی پرسن موہی جان
مانگہو بر جوئی بھاو من مہادان انومان

پھر کرپا ساگر بھگوان بولے۔ کہ مجھے اتی انت پرسن اور مہادانی جان کر جو کچھ بھی تم چاہو وہ ور مجھ سے مانگ لو۔

چوپائی

سُن پربھو بچن جوری جگ پانی۔ دھر دھیرج بولے مردو بانی
ناتھ دیکھ پد کمل تمہارے۔ اب پورے سب کام ہمارے

پربھو کے ان اُدار کومل بچنوں کو سُنکر اور دونوں ہاتھ جوڑ دھیرج پکڑ کر منو مہاراج نے کومل بانی سے کہا کہ ہے بھگوان آپکے پد کملوں کو دیکھکر ہماری سب کامنائیں پوری ہو گئی ہیں۔

چوپائی

ایک لالسا بڑی اُر ماہیں۔ سُگم اگم کہہ جات سو ناہیں
تمہیں دیت اتی سُگم گوسائیں۔ اگم لاگ موہی نج کر پنائیں

میرے من میں ایک بڑی لالسا ہے۔ جس کی پورتی ہونا آسان بھی ہے اور کٹھن بھی ہے۔ اس لئے اُسے مکھ سے کہا نہیں جاتا ہے جگت کے سوامی۔ آپ کے لئے اُسے پورا کرنا تو بہت ہی آسان ہے اور مجھے اپنی دینتا (بیچارگی) کے کارن وہ بہت کٹھن جان پڑتی ہے۔

جتھا درد ربُدھ تر پائی۔ بہو سمپتی مانگت سکوچائی
تاسُو پربھاؤ جان نہیں ہوئی۔ تتھا ہردے مم سنشیہ ہوئی

جیسے کوئی دہاردی (غریب کنگال) سب سمپتی کو دینے والے کلپ برکش کو پا کر بھی زیادہ دھن و دولت مانگنے سے ڈرتا ہے کیوں کہ وہ کلپ برکش کے پربھاؤ کو جانتا ہی نہیں۔ اور وہ من میں یہ شنکا کرنے لگتا ہے۔ کہ کیا مجھ جیسے درِدر کو اتنا دھن دولت بخشنے کا ادھیکار ہے؟ ویسی ہی شنکا مجھ دین کے من میں بڑھ رہی ہے

سو تم جانہو انترجامی۔ پرَوہو موہ منورتھ سوامی

سکچ بہائی مانگو نرپ موہی ۔ مورے نہیں ادیہ کچھ توہی

ہے سوامی! آپ انتریامی ہیں ہردے کے جاننے والے ہیں۔ میرا وہ منورتھ پورا کیجئے۔ بھگوان منو کے یہ بچن سن کر بولے۔ ہے راجن! اس کی سب شنکاؤں اور ڈر کو چھوڑ کر جو کچھ تمہارے من میں لالسا (خواہش) ہے اس کی پورتی نت جو کچھ بھی تم چاہتے ہو وہ دہ مجھ سے مانگو۔ کوئی ایسا پدارتھ نہیں ہے جو میں آپ کو نہ دے سکوں۔ ارتھات میں سب کچھ آپ کو دے سکتا ہوں جو اچھیا ہے مانگو۔

دوہا

دانی شرومنی کرپاندھی ناتھ کہوں ست بھاؤ
چاہوں تمہیں سمان ست پربھو سن کون دراؤ

منو بولے کہ ہے داتا شرومنی دکرپا کے دھام۔ ہے سوامی میں اپنے من کے بھاؤ کو سچ کہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ میرے گھر آپ جیسا پتر پیدا ہو۔ آپ سے کوئی بات چھپائے نہیں چھپتی۔

چوپائی

دیکھی پریتی سُنی بچن اموے ۔ ایوم استو کرو ناندھی بولے
آپو سرس کھوجوں کہاں جائی ۔ نرپ تو تنیہ ہوب میں آئی

منو راجہ کی ایسی پریتی دیکھ کر اور ان کے انمول بچن سُن کر بھگوان دیا ساگر بولے۔ "ایسا ہی ہو۔" ہے راجن مجھ ادوتیہ۔ انوپم برہم کے سمان تو دوسرا کوئی نہیں۔ میرے سمان خود میں ہی ہوں۔ اس لئے ہے راجہ۔ میں خود ہی آپ کے گھر آپ کے پتر روپ میں پرگٹ ہوں گا۔

ست روپ ہی بلوکی کر جوریں ۔ دیوی مانگو بر جو رچی توریں
جو بر و ناتھ چتر نرپ ماگا ۔ سوئی کرپال موہی اتی پریہ لاگا

رانی ست روپا کو دونوں ہاتھ جوڑے دیکھ کر بھگوان نے کہا۔ کہ ہے دیوی! جو تمہاری اچھیا ہے۔ سو ور مجھ سے مانگ لو۔ رانی نے کہا ہے ناتھ جو بدھمان راجہ نے ور مانگا ہے سو ہے کرپالو وہ میرے من کو بہت ہی پیارا لگا ہے۔

پربھو پرنتو سُٹھو ہوت ڈھٹھائی۔ جدپی بھگت ہت تمہیں سہائی
تم برہمادی جنک جگ سوامی۔ برہم سکل اُر انترجامی

پرنتو ہے سوامی۔ یہ تو بڑی ڈھٹائی (ڈھیٹھ پن) ہے۔ تو بھی بھگتوں کے ہت ارتھ تمہیں یہ ڈھٹائی بھی سُہاتی ہے۔ آپ برہما کے بھی پتا اور سارے جگت کے سوامی اور سب کے گھٹ کی جاننے والے (انترجامی) برہم ہیں۔

اَس سمجھت من سنسیہ ہوئی۔ کہا جو پربھو پروان پُنی سوئی
جے نج بھگت ناتھ تو اہی۔ جو سُکھ پاوہیں سو گتی لہیں

ایسا سمجھ کر میرے من میں سنشیہ ہوتا ہے۔ پرنتو جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ سب ستیہ ہے۔ میں تو آپ سے یہ مانگتی ہوں کہ آپ کے بھگتوں کو جو دِویہ سُکھ اور پرم گتی ملتی ہے۔

دوہا

سوئی سُکھ سوئی گتی سوئی بھگتی سوئی نج چرن سنیہو
سوئی بیبیک سوئی رہنی پربھو ہمہی کرپا کری دیہو

وہی سُکھ مجھے ملے۔ وہ گتی پاؤں۔ ویسی ہی پریتی میری آپ کے چرنوں میں ہو۔ ویسا ہی میرے من میں گیان پرکاش ہو اور میرا رہن سہن بھی ویسا ہی ہو۔ یہ وردان کرپا کر کے مجھے دیجئے۔

سُنی مرِدو گوڑھ رُچیر بر رچنا۔ کرپا سندھو بولے مِردو بچنا
جو کچھ رُچی تمہرے من ماہیں۔ میں سو دینہ سب سنشیہ ناہیں

رانی کے کومل گوڑھ اور من کو ہرنے والے بچنوں کی سندر رچنا کو سُن کر کرپا ندھان بھگوان کومل بچن بولے کہ ہے رانی! تمہارے من میں جو کچھ لالسا ہے وہ سب میں نے پوری کر دی ہے۔ اس میں کوئی سندیہہ نہ کرنا۔

ماتو بیبیک الوکک تورے ۔ کبھوں نہ مٹے انوگرہ مورے
بندی چرن منو کہیو بہوری ۔ اَور ایک بینتی پربھو موری

ہے ماتا! میری کرپا سے تمہارے ہردے سے الوکک بیبیک (پرمارتھ گیان) کبھی نہیں مٹے گا۔ تب منو راج نے بھگوان کی چرن بندنا کر کے پھر کہا۔ تب پربھو! میری ایک اور بینتی ہے۔

سُت بشیک تو پد رتی ہوئی ۔ موہی بڑ موڑھ کہے کن کوئی

مُنی بِنُو پھَن جِمِ جل بِنُو مینا - ہم جیوَن تم تمہیں اوِ ھینا

آپ کے چرنوں میں میری پریم پُتر بھاؤ سے ہی ہے جیسے ہی مجھ کو کوئی مُوڑھ منی کہے جیسے منی کے بغیر سانپ و جل کے بغیر مچھلی نہیں رہ سکتی ویسے ہی میرا جیون بھی آپ کے بِنا نہ رہ سکے -

اُس بَرُو مانگ چرن گہہ رہیئو - ایو مستو کرونا ندھی کہیئو!
اب تم مم انوُ سا سن مانی - بسہو جائی سُر پتی رجدھانی

ایسا ور دان مانگ کر راجہ بھگوان کے چرن پکڑ کر رہ گئے تب دیا کے بھنڈار پربھو نے کہا کہ جیسی تمہاری اچھیا ہے ویسا ہی ہوگا اب تم میرا کہنا مان کر دیو اندر کی راجدھانی امراوتی میں جا کر رہو -

سورٹھا

تہاں کری بھوگ بلاس تات گئے کچھو کال پن
ہوہہو اودھ بھوآل تب میں ہوب تمہار سُت

ہے تات! وہیں کچھ کال بعد بہت سے بھوگ بھوگ کر تم اودھ کے راجہ ہوگے - تب میں تمہارا پُتر ہوں گا -

اِچھّا منے نربیش سنوارے - ہوہہوں پرگٹ نکیت تمہارے
انشن سہت دیہہ دھر تاتا - کریہوں چرت بھگت سُکھ داتا
میں اپنی اچھیا سے منش شریر دھارن کر کے تمہارے گھر پرگٹ ہوں گا - ہے تات! میں اپنے انشوں سہت دیہہ دھارن کر کے بھگتوں کو سُکھ و آنند دینے والی لیلا کروں گا -

جے سُنی سادر نر بڑ بھاگی - بھو ترہیں ممتا مد تیاگی
آدی شکتی جہیں جگ اُپجایا - سو اوتریں مور یہ مایا

جس لیلا کو سو بھاگیہ شالی منش آدر پوروک سُن کر ممتا اور ابھیمان کو تیاگ کر بھو ساگر کو پار کر جائیں گے - میری آدی شکتی جس نے سارے جگت کی رچنا کی ہے - اوتار لیں گی یہ میری مایا بھی اوتار لے گی -

پُورب ابھلاش کرپالا - تیہیں آشرم بسے کچھو کالا
سمے پائی تنو تجی ان آسا - جائی کینہہ امراوتی باسا

بھگت کرپالو بھگوان کو ہردے میں دھارن کر کے راجہ اور رانی کچھ کال تک اسی آشرم میں رہے - کچھ کال پا کر وہ سمے سے

اپنا شریر چھوڑ کر اندر پوری میں جا کر رہنے لگے -

دوھا

یہ اتہاس پُنیت اتی اُمہی کہیو برشکیتو
بھرد واج سُنو اپر پُنی رام جنم کر ہیتو

بگیہ ولک جی بھرد واج مُنی سے کہتے ہیں - کہ ہے بھرد واج یہ پوتر اتہاس شِو جی نے پاربتی جی سے کہا تھا - اب بھگوان کے اوتار دھارن کرنے کا اور دوسرا کارن سُنو -

ماس پارائن - پانچواں وشرام

سُنو مُنی کتھا پُنیت پُرانی - جو گرجا پرتی شمبھو بکھانی
وشو بدِت اِک کیکئے دیشو - ستیہ کیتو تہاں بسے نریشو

ہے مُنی! اب وہ پرانی پرم پوتر کتھا کو سُنو جو شری شِو جی نے پاربتی جی سے کہی تھی - وشو بھر میں پرسِدھ ایک کیکئے دیش ہے - وہاں ستیہ کیتو نامی راجہ تھا -

دھرم دھُرندھر نیتی ندھانا - تیج پرتاپ سیل بلوانا
تہ کے بھئے جگل سُت بیرا - سب گُن دھام مہا رندھیرا

وہ دھرم کی پتاکا لہرانے والا - نیتی پُن تیجسوی - پرتاپی شِیل سبھاؤ اور بلوان تھا - اس کے گھر دو پُتر پیدا ہوئے جو سب گُنوں کے بھنڈار اور بڑے ہی یودھا ویر تھے -

راج دھنی جو جیٹھ سُت آہی - نام پرتاپ بھانو اس تاہی
اپر سُتہہ ارمردن نا نا - بھُج بل اتُل اچل سنگراما

راج کا اُتر ادھیکاری (جانشین) جو بڑا لڑکا تھا - اُس کا نام پرتاپ بھانو تھا - دوسرے لڑکے کا نام اری مردن تھا وہ بڑا ہی بھُجا بل شالی (صاحب زور قوت) اور یُدھ میں پربت کے سمان اٹل رہنے والا تھا -

بھائی ہی بھائی ہی پرم سُمیتی۔ سکل دوش چھل برجت پریتی
جلیشے سُت راج نرپ دینہا۔ ہری ہت آپ گون بن کینہا

دونوں بھائیوں میں آپس میں بڑا ہی میل جول اور ایک دوسرے سے سچی پریتی تھی۔ بڑے لڑکے کو راجہ نے راج دیدیا۔ اور آپ بھگوت بھگتی کرنے کے لئے بن کو چلا گیا۔

دوہا

جب جب پرتاپ روی بھیو نرپ پھیری دوہائی دیش
پرجا پال اتی بید بدھی کتہوں نہیں اگھ لیش

جب پرتاپ بھانو راجہ ہوا تو سارے دیش بھر میں دھوم مچ گئی۔ وہ وید کی ریتی انوسار پرجا کا پالن کرنے لگا۔ اس کے راج میں پاپ کا لیش تک نہ تھا۔

چوپائی

نرپ ہتکارک سچو سجانا۔ نام دھرم رچی شکر سمانا
سچو سیان بندھو بل بیرا۔ آپو پرتاپ پنج رند دھیرا

دھرم رچی نامی شکر آچاریہ کے سمان بدھیمان راجہ کا ہتکاری منتری تھا۔ جو منتری اور ویر شکتی شالی بھائی کے ساتھ ہی خود راجہ بھی بڑا پرتاپی اور رند دھیر تھا۔

سین سنگ چترنگ اپارا۔ امت سبھٹ سب سمر جھجھارا
سین بلوکی راؤ ہرشانا۔ اُر باجے گہے گہے نسانا

ساتھ ہی چترنگی اپار سینا تھی۔ جس میں انیک یدھ کلا میں کشل بڑے بڑے یودھا تھے۔ سینا کو دیکھکر راجہ بہت پرسن ہوا۔ اور بڑے گھنگھور باجے بجنے لگے۔

دگ بجے ہیتو کٹک بنائی۔ سدھن سادھی نرپ چلیو بجائی
جہاں تہاں پریں انیک لرائی۔ جیتے سکل بھوپ بری آئی

دگ بجے کے لئے (فتحیابی کے لئے) سینا سجا کر وہ راجہ سندر دن مہورت دچار کر ڈنکا بجا کر چلا۔ ادھر ادھر دیشوں میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ اور سب راجاؤں کو اپنی شکتی سے پرابے کرکے وجے پائی۔

سپت دیپ بھج بل بس کینہے۔ لے لے ڈنڈ چھاڑی نرپ دینہے
سکل اودن منڈل تیہی کالا۔ ایک پرتاپ بھانو مہی پالا

ساتوں دیپوں (جزیروں) کو اپنی بھجا بل سے جیت کر ان دیپوں کے راجاؤں سے کر (خراج) لے کر انہیں چھوڑ دیا۔ سمپورن پرتھوی منڈل پر اُس سمے ایک ہی پرتاپ بھانو ہی چکرورتی راجہ تھا۔

دوہا

سو بس وشو کری باہو بل نج پر کینہہ پرویش
ارتھ دھرم کام آدی سکھ سیوی سمے نریش

اپنی بھجا بل سے سارے سنسار کو جیت کر راجہ نے اپنے نگر میں پرویش کیا۔ اور سمے انوسار دھرم ارتھ کام آدی سکھوں کا بھوگ کرنے لگا۔

چوپائی

بھوپ پرتاپ بھانو بل پائی۔ کام دھینو بھے بھومی سُہائی
سب دکھ برجت پرجا سکھاری۔ دھرم سیل سُندر نر ناری

راجہ پرتاپ بھانو کے بل اور تیج کے پرتاپ سے پرتھوی کا مدھیہ کام دھینو کے سمان سب کامناؤں کو دینے والی ہو گئی۔ سب دکھوں سے رہت ہو کر پرجا سکھی رہتی تھی۔ اس کی پرجا سبھی استری پُرش سندر اور دھرم پرائن تھے۔

سچو دھرم رچی ہری پد پریتی۔ نرپ ہت ہیتو سکھاوت نیتی
گر سُر سنت پتر مہی دیوا۔ کرئی سدا نرپ سب کی سیوا

منتری دھرم رچی کا بھگوان کے چرنوں میں پریم تھا۔ وہ راجہ کے کلیان ارتھ سدا اُسے نیتی اپدیش دیا کرتا تھا۔ راجہ پرتاپ بھانو گرو۔ دیوتا۔ سادھو مہاتما۔ پتر اور برہمن ان سب کی سیوا سدا ہی کرتا تھا۔

بھوپ دھرم جے بید بکھانے۔ سکل کرے سادر سکھ مانے
دن پرتی دیئی بِبدھ بدھی دانا۔ سُنئی شاستر بید پُرانا

ویدوں میں جو جو راجہ کے دھرم کہے گئے ہیں۔ اُن سب کا پالن آدر پوروک اور پرسن چت سے راجہ کرتا تھا۔ ہر روز انیک پرکار کے دان دیتا تھا۔ اور اُتم شاستر۔ وید۔ پُرانوں کی کتھا سنتا تھا۔

نانا بابی کوپ تڑاگا۔ بیتھن باٹکا سندر باگا
پہپر بھون سر بھون سہائے۔ سب تیرتھن تھیتر بنائے

راجہ نے بہت سی باولیاں۔ کوئیں اور تالاب سندر باغیچے اور پھلواڑیاں اور سب تیرتھوں میں برہمنوں کے رہنے کے لئے گھر اور سندر وچتر دیو مندر بنائے۔

دوھا

جہاں لگ کہے پران شرتی ایک ایک سب یاگ
بار سہسر سہسر نرپ کئے سہت انوراگ

ویدا اور پرانوں میں راجاؤں کے لئے جتنے پرکار کے یگیہ کرنے کو کہا گیا ہے۔ راجہ نے ایک ایک کر کے پریم پوروک ان سب یگیوں کو ہزار ہزار بار کیا۔

چوپائی

ہردے نہ کچھو پھل انوسندھانا بھوپ بیکی پرم سجانا
کرے جو دھرم کرم من بانی۔ باسدیو ارپت نرپ گیانی

راجہ بڑا گیا وان اور بدھی مان تھا۔ وہ ان سب یگیہ دان آدک کرموں کو من میں پھل کی آسکتی نہ رکھ کر نشکام بھاؤ سے کرتا تھا۔ جو بھی وہ من بچن کرم سے دھرم کا دیہ کرتا تھا۔ اسے بھگوت سمرپن کر دیتا تھا۔

چڑھ بر باجی بار ایک راجہ۔ مرگیا کر سب ساج سماجا
بندھیاچل گھمبیر بن گیو۔ مرگ پنیت بہو مارت بھیو

وہ دھرماتما راجہ ایک دن شکار کھیلنے کا سب ساج سجا کر ایک سندر گھوڑے پر سوار ہو بندھیاچل کے گھنے بن میں شکار کھیلنے کو گیا۔ اور وہاں اس نے بہت سے پوتر ہرن مارے

پھرت بپن نرپ دیکھ براہو۔ جنو بن دریو سسی ہی گرسی راہو
بڑ بدھو نہیں سمات مکھ ماہیں۔ من ہوں کرودھ بس اگلت ناہیں

بن میں گھومتے ہوئے راجہ نے ایک سور کو دیکھا۔ اسکے دانت ایسے بھیانک نظر آتے تھے مانو کہ چندرما کو راہو اپنے مکھ میں چھپا کر بن میں آ چھپا ہو۔ چندرما آکار میں بڑا ہونے کے کارن اس کے مکھ میں سماتا نہیں ہے۔ اور مانو کرودھ وش وہ سور اسے مکھ سے اگلتا نہیں ہے۔

کول کرال دسن چھبی گائی۔ تنو بشال پی ور ادھیکائی
گھرگھرات ہے آہٹ پائیں۔ چکیت بلوکت کان اٹھائیں

یہ تو اس سور کے مہا کرال آگے کے دانتوں کی شوبھا کہی گئی۔ اس کا شریر بھی بہت بڑا موٹا تازہ تھا۔ گھوڑے کے ٹاپوں کی آہٹ پا کر گھر گھر کرتا کان اٹھائے چوکنا ہو کر وہ دیکھ رہا تھا۔

دوھا

نیل مہی دھر شکھر سم دیکھی بشال براہو
چپر چلیئو ہے سٹاک نرپ ہانکی نہ ہوئی نباہو

نیل پربت کی چوٹی کے سمان اس وشال سور کو دیکھ کر راجہ نے گھوڑے کو چابک لگایا۔ اور بڑی تیزی سے ہانک کر سور کی طرف گھوڑا بڑھایا۔ اور من ہی من میں کہا کہ بس اب تیرا بچاؤ نہیں ہو سکتا۔

چوپائی

آوت دیکھی ادھک رو باجی۔ چلیئو براہ مرت گتی بھاجی
تریت کینہہ نرپ شر سندھانا۔ مہی ملی گیئو بلوکت بانا

ادھک شبد کرتے ہوئے گھوڑے کو اپنی طرف بڑھا دیکھ کر سور ہوا کی سی تیزی کے ساتھ بھاگ نکلا۔ راجہ نے فوراً تیر کو کمان پر چڑھایا۔ وہ سور تیر کو دیکھ کر دھرتی میں چھپ گیا۔

تکی تکی تیر مہیش چلاوا۔ کر چھل سور شریر بچاوا
پرگٹت درت جائی مرگ بھاگا۔ رس بس بھوپ چلیئو سنگ لاگا

راجہ اس کی اور تاک تاک کر تیر چلاتا تھا۔ پرنتو چھل کر کے سور اپنے شریر کو بچائے جاتا تھا۔ وہ سور پرگٹ ہوتا ہوا اور چھپتا ہوا آگے سے آگے بھاگا جاتا تھا۔ اور راجہ بھی غصے میں آ اس کے پیچھے چلا جاتا تھا۔

گیئو دور گھن گہن براہو۔ جہہ ناہیں گج باجی نباہو
اتی اکیل بن بپل کلیسو۔ تدپی نہ مرگ مگ تجی نریسو

اس طرح چھپتا اور بھاگتا ہوا سوٗر بن کے ایسے گھنے استھان میں دور جا نکلا۔ جہاں ہاتھیوں اور گھوڑوں کا گذر نہ تھا۔ اگرچہ راجہ بن میں اکیلا تھا۔ اور اس بن میں کلیش بھی بہت تھا۔ تو بھی راجہ نے اس پشو کا پیچھا نہ چھوڑا۔

کول بلو کی بھوپ بڑ دھیرا۔ بھاگی بیٹھ گری گوہا گنبھیرا
اگم دیکھی نرپ اتی پچھتائی۔ پھر مہو جہان پر بیو بھلائی

سوٗر راجہ کو بڑا دھیرج وان دیکھ کر بھاگ کر پہاڑ کی گہری گپھا میں جا گھسا۔ اس گپھا میں جانا کٹھن تھا۔ راجہ پچھتایا اور واپس لوٹ پڑا۔ لیکن اس گھنے جنگل میں راستہ بھول گیا۔

دوہا

کھید کھن کھیو دہت نرکھت راجا جی سمیت
کھوجت بیاکل سرت سر جل نہو بھیو اچیت

بن کے کشٹ سے دکھی ہلا ہلا راجہ اپنے گھوڑے سمیت بہت بھوکا اور پیاسا تھا۔ اور اس بیاکل ستھتی میں پانی کی تلاش میں ندی تالاب کو ڈھونڈتا ڈھونڈتا اچیت سا ہو گیا۔

چوپائی

پھرت بپن آشرم ایک دیکھا۔ جہاں بس نرپتی کپٹ منی بھیسا
جاسو دیش نرپ لینہہ چھڑائی۔ سمر سین تجی گیئو پرائی

بن میں پھرتے پھرتے اس نے ایک آشرم دیکھا وہاں ایک کپٹی راجہ منی جیسا بھیس بنائے رہتا تھا جس کا دیش اسی راجہ پرتاپ بھانو نے چھین لیا تھا۔ اور جو اپنی فوج کو یدھ میں چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا تھا۔

سمے پرتاپ بھانو کر جانی۔ آپن اتی اسمے انومانی
گیئو نہ گرہ من بہت گلانی۔ ملا نہ راجہ نرپ ابھیمانی

جبکی راجہ پرتاپ بھانو کی پراربدھ کو بھی جان کر اور اپنے کرموں کو برا جان کر وہ مارے ہانی اور شرمندگی کے گھر نہ گیا اور نہ ہی ابھیمان کے کارن پرتاپ بھانو سے میل ملاپ کیا۔

رس اربادی رنک جمی راجا۔ بپن بسی تاپس کے ساجا
تاسو سمیپ گون نرپ کینہا۔ یہ پرتاپ رنی تیہی تب چینہا

گنگال کی طرح غصے کو من ہی من میں مار کر وہ راجہ تپسوی کا بھیس بنا کر اس بن میں آ بسا تھا۔ راجہ پرتاپ بھانو اسی کے نکٹ گیا۔ تو اس نے فوراً پہچان لیا کہ یہ پرتاپ بھانو وہی راجہ ہے جس نے مجھے بے گھر بے در کیا ہے۔

راؤ ترکھت نہیں سو پہچانا۔ دیکھی سبیش مہا منی جانا
اتر ترگ تیں کینہہ پرناما۔ پرم چتر نہ کہیو نج نانا

پیاس کے مارے بیاکل ہونے کے کارن راجہ پرتاپ بھانو نے اسے نہ پہچانا۔ سندر بھیس دیکھ کر اسے مہا منی سمجھا اور گھوڑے سے اتر کر اسے پرنام کیا پرنتو پرنام کرنے سمے جیسے کہ نام بتانے کی ریت ہے۔ چتر راجہ نے اسے اپنا نام نہ بتایا۔

دوہا

بھوپتی ترشت بلوکی تیہیں سربرو دینہہ دکھائی
مجن پان سمیت ہئے کینہہ نرپتی ہرشائی

راجہ کو بہت پیاسا دیکھ کر اس نے تالاب بتا دیا۔ وہاں جا کر پرسن ہو کر راجہ نے گھوڑے سمیت اشنان اور جل پان کیا۔

چوپائی

گئی شرم سکل سکھی نرپ بھیئو۔ نج آشرم تاپس لے گیئو
آسن دینہہ است روی جانی۔ پنی تاپس بولیو مردو بانی

ساری تھکاوٹ اتر گئی۔ راجہ پرسن ہو گیا۔ تب وہ تپسوی اسے اپنے آشرم میں لے گیا۔ سوریہ است ہوتے جان کر آرام کرنے کو اسے آسن دیا۔ اور پھر وہ تپسوی بڑی کومل بانی سے بولا۔

کو تم کس بن پھرہو اکیلے۔ سندر یوا جیو پر ہیلے
چکرورتی کے لچھن تورے۔ دیکھت دیا لاگی اتی مورے

تم کون ہو۔ سندر روپ ہو کر جوانی کی عمر میں جان کو ہتھیلی پر دھر کر بن میں اکیلے کیوں گھومتے ہو۔ لچھنوں سے تو تم چکرورتی راجہ جان پڑتے ہو۔ جسے دیکھ کر مجھے تم پر بڑا ترس آتا ہے۔

نام پرتاپ بھانو اونیشا۔ تاسو سچیو میں سنہو منیشا
پھرت اہیریں پریہوں بھلائی۔ بڑے بھاگ دیکھیوں پد آئی

بے منی دیو! سنئے۔ پرتاپ بھانو نام کا ایک راجہ ہے۔ میں

اس کا منتری ہوں۔ یہاں اس بن میں شکار کھیلتے کھیلتے راستہ بھول گیا ہوں۔ میرے بڑے اچھے بھاگ ہیں۔ جو آپ کے چرنوں کے درشن میں نے پا لئے ہیں۔

ہم کہوں درلبھ درس تمہارا۔ جانت ہوں کچھ بھل ہونہارا
کہہ منی تات بھیو اندھیارا۔ جوجن ستر نگر و تمہارا

ہم جیسے گرہستیوں کو آپ کا درشن ہی درلبھ ہے۔ بن میں راستہ بھول جانے کے کارن جو مجھے دکھ ہوا ہے۔ سو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس بہانے یہاں آکر میرا کچھ کلیان ہونے والا ہے۔ تب منی نے کہا کہ ہے تات! اب اندھیرا ہو چکا ہے اور تمہارا شہر یہاں سے ستر جوجن دور ہے۔

دوہا

نشا گھور گمبھیر بن پنتھ نہ سوجھ سجان
بسہو آجو اس جانی تم جایہو ہوت جہان

ہے سجان! رات بڑی اندھیری ہے۔ بن گھنا ہے۔ راستہ نہیں ہے ایسا سمجھ کر رات یہاں ہی ٹھہر و اور سویرا ہوتے ہی چلے جانا۔

تلسی جس بھو تویتا تیسی ملے سہائے
آپن آوتی تاہی پہ تاہی تہاں لے جائی

تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ جیسی بھاوی (ہونہار) ہوتی ہے ویسی ہی سہائتا مل جاتی ہے (ارتھات ویسا ہی واتا ورن مل جاتا ہے) یا تو بھاوی آپ ہی اس پرش کے پاس آتی ہے یا اسے وہاں لے جاتی ہے۔

چوپائی

بھلے ہیں ناتھ آئیسو دھر شیشا۔ باندھی ترگ ترو بیٹھ مہیشا
نرپ بہو بھانتی پر سنسیو تاہی۔ چرن بندی نج بھاگیہ سراہی

بہت اچھا مہاراج! ایسا کہکر اور اس کی آگیا سر ماتھے پر رکھ کر راجہ نے گھوڑے کو درخت کے ساتھ باندھ دیا اور آپ بیٹھ گیا۔ راجہ نے تپسوی کی انیک بھانت پرشنسا (تعریف) کی اور اس کے چرن چھو کر اپنا بھاگ سراہا۔

پنی پریو مردو گرا سہائی۔ جان پتا پربھو کروں ڈھٹھائی
موہیں منیش ست سیوک جانی۔ ناتھ نام نج کہہ ہو بکھانی

پھر راجہ نے بڑی کومل بانی سے منی سے کہا کہ ہے پربھو! میں آپ کو پتا جان کر یہ ڈھٹھائی کرتا ہوں کہ آپ مجھے اپنا پتر اور سیوک جان کر ہے ناتھ! اپنا نام وستار سے بتلایئے۔

تیہی نہ جان نرپ نرپ ہی سو جانا۔ بھوپ سہرد سو کپٹ سیانا
بیری پنی چھتری پنی راجا۔ چھل بل کینہہ چہئی نج کاجا

راجہ اس کو جانتا نہ تھا۔ اور وہ راجہ کو جانتا تھا۔ راجہ کا ہردہ تو شدھ تھا۔ اور وہ کپٹ کرنے میں ماہر تھا۔ ایک تو شترو۔ دوسرے کھشتری جاتی۔ اور تیسرے راجہ۔ وہ چھل بل سے اپنا کام نکالنا چاہتا تھا۔

سمجھی راج سکھ دکھت ارآتی۔ آواں انل اؤ سلگی چھاتی
سرل بچن نرپ کے سنی کانا۔ بیر سنبھار ہردے ہرشانہ

وہ شترو اپنے کھوئے ہوئے راج سکھوں کو یاد کر کے بہت دکھی تھا۔ اس کی چھاتی آوے کی آگ کی طرح اندر ہی اندر جل رہی تھی۔ راجہ کے سیدھے سادھے بچن سن کر اور اپنے ویر بھاؤ کو یاد کر کے وہ من میں بڑا خوش تھا۔

دوہا

کپٹ بوری بانی مردل بولیو جگتی سمیت
نام ہمار بھکھاری اب نردھن رہت نکیت

کپٹ سے بھری ہوئی کومل بانی سے بڑی یکتی سمیت بولا اب تو ہمارا نام بھکاری ہے کیونکہ نہ تو ہمارے پاس دھن ہے اور نہ رہنے کے لئے گھر۔

کہہ نرپ جے بگیان ندھانا۔ تم سارکھے گلت ابھیمانا
سدا اپن یو رہیں دورائے۔ سب بدھی کشل کبیش بنائے

راجہ نے کہا۔ جو آپ کی طرح گیان وگیان سمپن اور ابھیمان رہت پرش ہوتے ہیں وہ اپنے واستوک سروپ کو سدا چھپائے رکھتے ہیں اور اس بھے کے مارے کہ کہیں سنتوں کا سا بھیس بنائے رکھنے سے زیادہ

مان سمان ہو جانے سے کہیں وہ کلیان مارگ سے پتت نہ ہو جائیں آپ کی طرح کبھیس (برا بھیس) بنا کر رکھتے ہیں اور اس میں ہی اپنا کلیان مانتے ہیں۔

تیھی تے کہیں سنت شرتی گڑے پرم الکنچن پریہ بھری کیرے
تمہہ سم اوھن بھکھاری اگیھا۔ ہوت برنچی شیوہی سندیھا

اس لئے تو سادھو جہاتما اور وید ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ جو پرش اہنکار ممتا اور مان سے رہت ہوں۔ وہ ہی بھگوان کو پیارے ہوتے ہیں۔ تمہارے جیسے نردھن بھکاری اور بے گھر پرشوں کو دیکھکر برہما اور شیو جی کو بھی سندیہہ ہو جاتا ہے! انھات وہ بھی پہچان کرنے میں دھوکا کھا جاتے ہیں کہ یہ کوئی سنت ہے یا بھکاری۔

جوسی سو سی تو جرن نماجی۔ مو پر کرپا کیئے اب سوامی
سبھ پرتی بھوتی کے دیکھی۔ اہو بستے بیشو واس بشیکھی
سب پرکار راجھی اپنائی۔ بولیئو ادھاک سنیہہ جنائی
سنو ستی بھاؤ کہوں مہی پالا۔ ایہاں بسے بیتے بہو کالا

آپ جو کوئی بھی ہوں میں تو آپ کے چرنوں میں سادر نمسکار کرتا ہوں۔ ہے سوامی آپ مجھ پر کرپا کریں۔ اپنے اوپر راجہ کی سبھاؤک پریتی کو دیکھکر اور یہ بھی دیکھکر کہ اس کو مجھ پر ادھک وشواس ہو گیا ہے سب پرکار سے راجہ کو اپنے آدھین جانکر وششٹی ماتر پریم دکھلا کر وہ کپٹی تپسوی بولا۔ ہے راجن سنو میں آپ سے سچ سچ کہتا ہوں مجھے یہاں رہتے ہوئے بہت کال ویتیت ہو گیا ہے۔

دوہا

اب لگ موہ نہ ملیئو کوؤ میں نہ جناوؤں کاہو
لوک مانیتا انل سم کر تپ کانن داہو

اب تک مجھے نہ تو کوئی ملا ہے اور نہ ہی میں نے اپنے آپ کو کسی پر ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ جیسے اگنی بن کو بھسم کر دیتی ہے ویسے ہی لوک میں مان پرتشٹھا تپسوی کے تپ کو بھنگ کر کے اس کا ناش کر دیتی ہے۔

سورٹھا

تلسی دیکھی سبیشو بھولہیں موڑھ نہ چتر نر

سندر کیکھیہ پیکھو بچن سدھا سم اسن اہی

تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ سندر بھیس دیکھکر اصلی سروپ کو پرکھنے میں چتر پرش بھی دھوکا کھا جاتے ہیں۔ پھر موڑھوں کی تو بات ہی کیا۔ مور کو دیکھو اس کی شکل کیسی سندر ہے۔ اس کے بچن کیسے امرت کے سمان میٹھے ہیں۔ لیکن وہ کھاتا سانپ ہے۔

تاتیں گپت رہوں جگ ماہیں۔ ہری تج کم انی پریوجن ناہیں
پربھو جانت سب بن ہی جنائیں۔ کہہو کون سدھی لوک رجھائیں

وہ کپٹی تپسوی بولا۔ اس لئے ہی میں سنسار میں چھپ کر رہتا ہوں بھگوان کے سوائے مجھے اور کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ انتریامی بھگوان تو بنا کچھ بتائے یا پرگٹ کئے ہی اندر باہر کی سب کچھ جانتے ہیں۔ پھر سنسار کے لوگوں کو رجھانے میں کونسی سدھی رکھی ہے۔

تم سچی سمتی پرم پریہ موریں۔ پرنتی پریتی موہی پر توریں
اب جو تات دراوؤں توہی۔ داروں دوش گھٹنی اتی موہی

تم پوتر اور سادھک بدھی والے پرش ہو اس لئے مجھے تم پیارے لگتے ہو۔ اور تمہیں بھی مجھ پر پریم اور شردھا ہے اس لئے اے تات! اگر میں آپ سے کچھ چھپاتا ہوں۔ تو مجھے بہت ہی بھاری پاپ لگے گا۔

جم جم تاپسو کتھئی ادسا۔ تم تم نرپ بہی اپج بسواسا
دیکھا سو نپس کرم من بانی۔ تب بولا تاپس بگ دھیانی

جوں جوں کپٹی منی ویراگیہ بھاؤ کی باتیں کرتا تھا توں توں اس پر راجہ کا وشواس بڑھتا جاتا تھا جب اس نے من بچن کرم سے راجہ کو اپنے میں جانا تب بگلا بھگت منی بولا۔

نام ہمار ایک تنو بھائی۔ سنی نرپ بولیئو پنی سرو نائی
کہو نام کر ارتھ بکھانی۔ موہی سیوک اتی آپن جانی

ہے بھائی! میرا نام ایک تنو ہے۔ یہ سن کر ایک بار پھر دنڈوت کر کے راجہ نے کہا کہ مجھے اپنا سچا سیوک جان کر مجھے اپنے نام کا ارتھ کھول کر کہیئے۔

آدی سرشتی اپجی جبہیں تب اتپتی بھے موری

نام ایک تنو ہیتو تیہی دیہہ نہ دھری بھوری

کیتو منی نے کہا۔ کہ ہے راجن سُنو! جب سب سے پہلے سرشٹی کی رچنا ہوئی تھی۔ تبھی میری بھی پیدائش ہوئی تب سے میری وہ دیہہ ہے۔ دُوسری دیہہ میں نے دھارن نہیں کی اس لئیے ہی میرا نام ایک تنو ہے۔

جن اچرج کرہو من ماہیں سُت تپ تیں دُرلبھ کچھُو ناہیں
تپ بل تیں جگ سرجئی بدھاتا تپ بل بشنُو بھئے پری تراتا

ہے پُتر! میرے یہ بچن سُن کر حیران نہ ہونا۔ کیونکہ تپ سے کچھ بھی دُرلبھ نہیں ہے۔ تپ کے بل سے برہما جی سرشٹی کی رچنا کرتے ہیں۔ اور تپ کے بل سے ہی وشنو جی اس کا پالن پوشن کرتے ہیں۔

تپ بل شمبھو کرہیں سنگھارا۔ تپ تیں اگم نہ کچھُو سنسارا
بھیئو نرپہی سُنی اتی انوراگا۔ کتھا پُراتن کہیے سو لاگا

تپ کے بل سے ہی شِو جی سرشٹی کی پرلے کرتے ہیں۔ ایسا سنسار میں کوئی بھی پدارتھ نہیں جو تپ سے نہ مل سکے یہ سب کچھ سُن کر راجہ کو اُس پر بڑا ہی پریم ہوگیا۔ تب وہ کیتو منی پُرانی کتھائیں کہنے لگا۔

کرم دھرم اتہاس انیکا۔ کرئی نِروپن برتی ببیکا
اُدبھو پالن پرلے کہانی۔ کہیسی امت آچرج بکھانی

کرم دھرم اور بھانت بھانت کے اتہاس کہہ کر پھر وہ گیان اور ویراگ کی باتیں کرنے لگا۔ سرشٹی کی اُتپتی اس کی استھتی اور پرلے کی آپار آشچریہ جنک کتھائیں اُس نے وستار پُورک کہیں۔

سُنی مہیپ تاپس بس بھیؤ۔ آپن نام کہن تب لیئو
کہہ تاپس نرپ جانہوں توہی۔ کینہیو کپٹ لاگ بھل موہی

یہ سب آشچریہ جنک کتھائیں سُن کر راجہ اُس کے وش میں ہوگیا اور نام اُسے بتانا چاہا۔ تپسوی نے کہا۔ راجن! میں تمہیں جانتا ہوں۔ جو تم نے اپنا نام چھپا کر اور اپنے آپ کو راجہ کا منتری ظاہر کر کے کپٹ کیا ہے۔ وہ مجھے بہت اچھا لگا ہے۔

سورٹھا

سنو مہیش اسی نیتی جہاں تہاں نام نہ کہیں نرپ
موہی توہی پر اتی پریتی سوئی چترتا بچاری تو

ہے راجن سنو۔ راجہ لوگ جہاں تہاں اپنا نام نہیں کہتے۔ یہ نیتی کی بات ہے۔ تمہارے اس چترپن کو دیکھ کر ہی مجھے تم سے بہت پریتی ہوگئی ہے۔

چوپائی

نام تمہار پرتاپ دنیسا۔ ستیہ کیتو تو پتا نریسا
گُرو پرساد سب جانیے راجا۔ کہیے نہ آپن جانی اکاجا!

ہے راجن! تمہارا نام پرتاپ بھانو ہے اور ستیہ کیتو تمہارے پتا کا نام تھا۔ یہ سب کچھ اپنے گورو کی کرپا سے جانتا ہوں لیکن ان باتوں میں اپنی ہانی جان کر کہتا نہیں۔

دیکھی تات تو سہج سُدھائی۔ پریتی پرتیتی نیتی نپُنائی
اُپجی پری ممتا من موریں۔ کہوں کتھا نج پُوچھے توریں

ہے تات! تمہارا سوبھاوک سیدھا سادہ پن، پریم اور شردھا اور نیتی کی چترائی دیکھ کر میرے من میں تم سے بڑا سنیہہ ہوگیا ہے۔ اس لئے تمہارے پوچھنے پر میں اپنی ساری کتھا کہتا ہوں۔

اب پرسن میں سنسیہ ناہیں۔ مانگو جو بھوپ بھاو من ماہیں
سُنی سُبچن بھوپتی ہرشانا۔ گہی پد بِنے کینہہ بدھی نانا

میں اب پرسن ہوں کوئی شنکا نہ کریں۔ جو تمہارے من کی اچھا ہے۔ وہ مجھ سے مانگ لو۔ منی کے ان سُندر بچنوں کو سُن کر راجہ بڑا پرسن ہوا۔ اور اُس نے اُس کے پاؤں پر پڑ کر بار بار بھانت بھانت سے بنتی کی۔

کرپا سِندھو منی درشن تورے۔ چار پدارتھ کرتل مورے
پربھوہی تتھاپی پرسن بلوکی۔ مانگی اگم بر ہوؤں اسوکی!!

ہے کرپا کے ساگر منی! میں آپ کے درشن کے پرتاپ سے ہی چاروں پدارتھ دھرم ارتھ کام موکش اپنی مٹھی میں مانتا ہوں پرنتو پھر بھی آپ کو اپنے اوپر پرسن دیکھ کر چاہتا ہوں کہ آپ سے دُرلبھ ور مانگ کر بے کھٹکے ہو جاؤں۔

دوھا

جرا مرن دُکھ رہت تنو سمر جیتے نہیں کوو
ایک چھتر رپو ہین مہی راج کلپ ست ہوو

میں یہ وردان آپ سے مانگتا ہوں کہ میرا شریر بڑھاپے

موت اور سب دُکھوں سے رہت ہو جائے۔ اور یدھ میں مجھے کوئی نہ جیت سکے۔ اور میرا راج سو کلپ تک بے کھٹکے بنا رہے۔

چوپائی

کہہ تاپس نرپ ایسی ہوئی۔ کارن ایک کٹھن سنو سوئی
کالہو تے پد ناہی سیسا۔ ایک ہیر کل چھاڑی مہیسا

تپسوی نے کہا۔ ہے راجن! ایسا ہی ہو گا۔ پر ایک مشکل ہے، سو بھی سن لو۔ ہے پرتھوی کے سوامی ایک برہمن نسل کو چھوڑ کر کال بھی تیرے چرنوں پر سیس جھکائے گا۔

تپ بل بپر سدا برئی آرا۔ تنہہ کے کوپ نہ کوؤ رکھوارا
جو بپر ہیں بس کرہو نریسا۔ تو تو بس بدھی لیش مہیسا

تپ کے بل سے برہمن سدا بل والے آئے ہیں۔ اُن کے کرودھ سے کوئی بچا نہیں سکتا ہے۔ اگر تم برہمنوں کو اپنے وش میں کر لو تو پھر برہما وشنو مہیش سا دیوتا تمہارے وش میں ہو جائیں گے۔

چل نہ برہم کل سن برئی آئی۔ ستیہ کہوں دوؤ بھجا اُٹھائی
بپر شراپ بنو سنو مہی پالا۔ تور ناس نہیں کونے ہوں کالا

برہمنوں کے وش کے آگے کسی کا کوئی زور نہیں چلتا۔ میں دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ سچ کہتا ہوں۔ برہمن کے شراپ (بد دعا) کے بنا تیرا ناش کسی بھی کال نہ ہو گا۔

ہرشیو راؤ بچن سنی تاسو۔ ناتھ نہ ہوئی مور اب ناسو
تو پرساد پربھو کرپا ندھانا۔ موکہوں سب کال کلیانا

اس کے بچن سن کر راجہ بڑا پرسن ہوا۔ اور کہنے لگا۔ کہ ہے ناتھ! اب میرا ناش نہیں ہو گا ہے کرپا ندھان! آپ کی کرپا سے ہر کال میں میرا کلیان ہی ہو گا۔

دوہا

ایوَمستو کہی کپٹ منی بولا کٹل بہوری
ملب ہمار بھلا بیج کہو تو ہم ہی نہ کھوری

ایسا ہی ہو گا کہہ کر کپٹی منی پھر بولا تم میرے ملنے اور اپنے راستہ بھول جانے کی بات کسی سے کہنا۔ اگر کہہ دو گے تو تمہارا دوش میرا اس میں کوئی دوش نہیں۔

چوپائی

تاتیں میں توہی برجوں راجا۔ کہیں کتھا تو پرم اکاجا
چھٹھیں شرون یہ پرت کہانی۔ ناس تمہار ستیہ مم بانی

ہے راجن! میں تمہیں اس لیے ہی منع کرتا ہوں۔ کہ اس بھید کو دوسروں پر نہ ظاہر کرنا۔ اگر یہ بات کسی دوسرے کو بتلا دو گے تو بڑی بھاری ہانی ہو گی۔ چھٹے کان میں یہ بات پڑتے ہی تمہارا ناس ہو جائے گا۔ اسے بالکل سچ سمجھنا

یہ پرگٹیں اتھوا دوج شراپا۔ ناس تور سنو بھانو پرتاپا
آن اپائے ندھن تو ناہیں۔ جوں ہری ہر کوپ ہیں منماہیں

ہے پرتاپ بھانو سنو! یا تو اس بھید کو دوسروں پر کھول دینے سے اور یا برہمنوں کے شراپ سے ہی تمہارا ناش ہو گا چاہے وشنو اور شنکر بھی من میں کرودھ کریں۔ تمہارا ناش نہیں ہو گا۔ ان کے سوائے تمہارے ناش کا اور کوئی اُپائے نہیں ہے۔

ستیہ ناتھ پد گہی نرپ بھاشا۔ دوج گرو کوپ کہہ کو راکھا
راکھی گرو جوں کوپ بدھاتا۔ گرو برودھ نہیں کو جگ تراتا

راجہ نے منی کے چرن پکڑ کر کہا۔ ہے ناتھ! یہ آپ نے سچ کہا ہے۔ برہمن اور گرو کے کرودھ سے کوئی بھی رکشا کرنے والا نہیں ہے۔ اگر برہما جی کسی پر کرودھ کر لیں تو گرو رکشا کر سکتے ہیں۔ لیکن گرو کے ورودھ کرنے پر جگت میں کوئی بچانے والا نہیں ہے۔

جوں نہ چلب ہم کہے تمہارے۔ ہوؤ ناس نہیں سوچ ہمارے
ایک ہی ڈر ڈرپت من مورا۔ پربھو مہی دیو شراپ اتی گھورا

اگر میں آپ کی آگیا انوسار نہ چلوں تو بے شک میرا ناش ہو جائے مجھے اس کی ذرا بھی چنتا نہیں۔ ہے پربھو! میرا من تو اس ایک ڈر کے مارے ڈر رہا ہے۔ کہ برہمنوں کا شراپ بڑا گھور ہوتا ہے۔

دوہا

ہوہیں بپر بس کون بدھی کہہو کرپا کری سوؤ
تمہہ تجی دین دیال نج ہیتو نہ دیکھوں کوؤ!

وہ برہمن کس اُپائے سے وش میں ہو سکتے ہیں۔ کرپا کر کے آپ وہ اُپائے کہیے۔ ہے دین دیال! آپ کو چھوڑ کر میں کسی اور کو اپنا ہتیشی (بھلا چاہنے والا) نہیں دیکھتا۔

چوپائی

سُنو نرپ سپدھ جنن جگ ماہیں۔ گھشٹ سادھیہ ہیں مم کرناہیں
اہ ای ایک اتی سگم اُپائی۔ تہاں پرنتو ایک کٹھنائی

ہے راجن! سُنو برہمنوں کو وش میں کرنے کے لیے سنسار میں
بہت سے اُپائے ہیں۔ اور وہ سارے بڑی کٹھنتا سے کئے جاتے ہیں
کرنے پر بھی کاریہ سِدھ ہو یا نہ ہو۔ اس کی کوئی گارنٹی نہیں۔ اس ایک
اُپائے بہت ہی آسان ہے لیکن اُس میں بھی ایک مشکل ہے۔

مم آدھین جگتی نرپ سوئی۔ مور جاب تو نگر نہ ہوئی
اُٹھو لگین اُدھیت تیں بھیوں۔ کاہو کے گرہہ گرام نہ گئیوں

ہے راجن! وہ اُپائے میرے وش میں ہے لیکن میرا جانا تمہارے
نگر میں ہو نہیں سکتا۔ جب سے میں پیدا ہوا ہوں آج تک کسی کے گھر اور
نگر میں نہیں گیا۔

جوں نہ جاؤں تب ہوئی اکاجو۔ بنا آئی اُس سنجس آجو
سُنی مہیس بولیئو مردوبانی۔ ناتھ نگم اسی نیتی بکھانی
بڑے سینہہ لگھو پہ کرہیں۔ گری نج سرنی سدا ترن دھرہیں
جلدھی اگادھ مولی بہہ پھینو۔ سنتت دھرنی دھرت سر رینو

اگر میں نہ جاؤں تو تمہاری بڑی ہانی ہوتی ہے۔ اور تمہارا
کام بگڑتا ہے۔ اس لئے یہ بڑا سنجس (معمہ بے حل بات) آن پڑا ہے۔
راجہ بہت کربتی کومل بانی سے بولا کہ ہے ناتھ! ویدوں میں ایسی نیتی
لکھی ہے کہ لوگ اپنے سے چھوٹوں پر پریم کرتے آئے ہیں۔ پربت اپنی
چوٹیوں پر سدا ہی گھاس کو اُٹھائے رکھتے ہیں۔ اگادھ سمندر اپنی
سطح پر سدا ہی بلبلوں کو دھارن کئے رکھتا ہے۔ اور دھرتی سدا ہی
دھول اپنے سر پر اُٹھائے رکھتی ہے۔

دوہا

اس کہی گہے نرس پد سوامی ہوہو کرپال
موہی لاگی دکھ سہئے پربھو سجن دین دیال

ایسا کہہ کر راجہ نے چرن پکڑ لئے۔ اور کہا کہ ہے سوامی! کرپا
کیجئے۔ ہے پربھو! آپ بڑے مہان پُرش ہیں اور دین دکھیوں پر دیا
کرنے والے ہیں۔ آپ میرے لئے اتنا کشٹ ضرور سہن کیجئے۔

چوپائی

جانئے نرپ ہی آپن آدھینا۔ بولا تاپس کپٹ پربینا
ستیہ کہوں بھوپتی سُنو توہی۔ جگ ناہن دُرلبھ کچھو موہی

اس طرح کا راجہ کو وش میں آیا ہوا جان کر کپٹ کرنے میں پورا کُشل
تپسوی بولا۔ ہے راجن! سُنو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس سنسار
میں میرے لئے کچھ بھی دُرلبھ نہیں ہے۔

اوسی کاج میں کرہوں تورا۔ من تن بچن بھگت تیں مورا
جوگ جگتی تپ منتر پربھاؤ۔ پھلئی تب ہیں جب کریئے دُراؤ

تو من بچن کرم سے میرا بھگت ہے۔ اس لئے میں تیرا کام ضرور
کروں گا پر یوگ جگتی منتر کا پربھاؤ تبھی پھل دیتا ہے جب چھپا کر کئے
جائیں۔

جوں نرپیس میں کروں رسوئی۔ تمہہ پرسہو موہی جان نہ کوئی
ان سو جوئی جوئی بھوجن کرئی۔ سوئی سوئی تو آئیسو انوسرئی

ہے راجن! میں تمہارے گھر جا کر رسوئی تیار کروں اور تم اپنے
ہاتھوں سے اُس کو پروسو مجھے کوئی جاننے نہ پاوے تب جو جو اُس ان
کو کھائے گا۔ وہ تمہارے وش میں ہو جائے گا۔

پُنی تنہہ کے گرہہ جیوئی جوؤ۔ تو بس ہوئی بھوپ سُنو سوؤ
جائی اُپائے رچہو نرپ ایہو۔ سمبت بھری سنکلپ کریہو

ہے راجن اتنا ہی نہیں۔ بلکہ ان بھوجن کرنے والوں کے گھر
بھی جو جو بھوجن کرے گا وہ سب آپ کے وش میں ہو جائیں گے۔
ہے راجن! سُنو جا کر یہی اُپائے کرو۔ اور سال بھر بھوجن کھلانے کا
سنکلپ کرو۔

دوہا

نت نوتن دوج سہس ست برہو سہت پریوار
میں تمہرے سنکلپ لگی دنہیں کرنی جیو نار

نت نئے ایک لاکھ برہمنوں کو ان کے پریوار سمیت نمنترن
کرنا۔ میں تمہارے سنکلپ کے انوسار ایک برس تک ہر روز بھوجن
تیار کر دیا کروں گا۔

چوپائی

کہی بدھی بھوپ کشٹ اتی تھوریں۔ ہوہیں سکل بپر بس توریں
کر نہیں بپر ہوم مکھ سیوا۔ تیہیں پرسنگ سہجیں بس دیوا

ہے راجن! اس طرح کرنے سے تھوڑے ہی کشٹ سے سارے برہمن ونش تیرے وش میں ہو جائیں گے۔ برہمن ہون یگیہ اور سیوا پوجا کریں گے۔ تو اس سمبندھ سے سب دیوتا بھی سہج ہی میں تمہارے وش میں ہو جائیں گے۔

اور ایک توہی کہوں لکھاؤ۔ میں ایہیں بیش نہ آؤب کاؤ
تمہرے اپروہت کہوں رایا۔ ہری آنب میں کری نج مایا

میں اپنے آپ کو چھپائے رکھنے کے کارن ایک پہچان تمہیں اور بتاتا ہوں کہ میں اس بھیس میں تمہارے گھر نہیں آؤں گا۔ ہے راجن! اپنی مایا سے تمہارے راج پروہت کو ہر لاؤں گا۔

تپ بل تیہی کری آپو سمانا۔ رکھہوں ایہاں برش پروانا
میں دھری تاسو بیش سنو راجا۔ سب بدھی تور سنوارب کاجا

اپنے تپ کی شکتی سے میں اسے اپنے سمان بنا کر ایک برس تک یہاں رکھوں گا اور میں اس کا روپ بنا کر سب پرکار سے تمہارا کام بناؤں گا۔

گے نسی بہت سیئن اب کیجے۔ موہی توہی بھوپ بھینٹ دن تیجے
میں تپ بل توہے نرگ سمیتا۔ پہنچیہوں سووت ہی نکیتا

ہے راجن! رات بہت چلی گئی۔ اب تم آرام کرو آج سے تیسرے دن میں تجھے ملوں گا۔ میں اپنے تپ کے بل سے گھوڑے سمیت تمہیں سوتے ہی گھر پہنچا دوں گا۔

دوہا

میں آؤب سوئی بیشو دھری پہچانیہو تب موہی
جب ایکانت بلائی سب کتھا سناؤں توہی

میں تمہارے راج پروہت کا بھیس بنا کر آؤں گا۔ اور جب ایکانت میں تم کو بلا کر یہاں کی سب بات چیت سناؤں گا تب تم مجھے پہچان لینا۔

چوپائی

سیئن کینہہ نرپ آیسو مانی۔ آسن جائی بیٹھ چھل گیانی
شرمت بھوپ ندرا اتی آئی۔ سو کیمی سووے سوچ ادھکائی

اس کی آگیا پا کر راجہ آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا اور وہ کپٹی گیانی آسن پر جا بیٹھا۔ تھکے ہوئے راجہ کو گوڑھ نیند آ گئی۔ پر وہ کپٹی کیسے سوتا۔ اسے سوچ کے مارے نیند کہاں۔

کال کیتو نسیچر تہاں آوا۔ جیہیں سوکر ہوئی نرپہی بھلاوا
پرم متر تاپس نرپ کیرا۔ جانی سو اتی کپٹ گھنیرا

اتنے میں کال کیتو نامی راکشس وہاں آیا۔ جس نے سور بن کر راجہ کو بھٹکایا تھا۔ وہ اس تپسوی راجہ کا بڑا متر تھا۔ اور کپٹ کرنے میں بڑا کشل تھا۔

تیہی کے ست ست ار دس بھائی۔ کھل اتی اجے دیو دکھ دائی
پرتھم ہی بھوپ سمر سب مارے۔ بپر سنت سر دیکھی دکھارے

اس کے سو پتر اور دس بھائی تھے۔ جو بڑے دشٹ کسی سے نہ جیتے جانے والے اور دیوتاؤں کو دکھ دینے والے تھے۔ برہمنوں، سنتوں، دیوتاؤں کو دکھی دیکھ کر راجہ پرتاپ بھانو نے ان سب کو یدھ میں پہلے ہی مار ڈالا تھا۔

تیہیں کھل پاچھل بیر سنبھارا۔ تاپس نرپ ملی منتر بچارا
جیہیں رپو چھے سوئی رچیہ اپاؤ۔ بھاوی بس نہ جان کچھو راؤ

اس دشٹ نے پچھلے ویر کو یاد کیا۔ اور تپسوی سے مل کر صلاح مشورہ کیا۔ جس پرکار ویری (پرتاپ بھانو) کا ناش ہو وہی ڈھنگ بنایا۔ بھاوی کے وش ہونے کے کارن راجہ پرتاپ بھانو کچھ نہ سمجھ سکا۔

دوہا

رپو تیجسی اکیل اپی لگھو کری گنیئے نہ تاہو
اجہوں دیت دکھ روی سسی ہی سر اوسیشت راہو

تیجسوی دشمن اگر اکیلا بھی ہو تو بھی اسے چھوٹا اور حقیر نہیں سمجھنا چاہئے۔ دیکھو آج تک بھی چندرما اور سوریہ کو راہو دکھ دیتا ہے۔ جس کا صرف ایک سر ہی بچا تھا۔

چوپائی

تاپس نرپ پرنج سکھی نہاری ۔ ہرشی ملیو اُٹھی بھینٹ اُسکھاری
منتر ہی سب کتھا سُنائی ۔ جاتو دھان بولا سُکھ پائی

تپسوی راجہ اپنے متر کو آیا ہوا دیکھ کر بہت آنند ہو کر اُٹھا۔ اُس سے ملا اور پرسن ہوگیا۔ متر کو سب کتھا کہہ سُنائی۔ کال کیتو پرسن چت ہو کر بولا۔

اب سادھیوں رپو سنہو نرپسیا۔ جو تمہہ کینہہ موہ اُپدیسا
پری ہری سوچ رہ ہو سُکھ سہہ سوئی ۔ بِنو اوشدھ بیادھی بدھی کھوئی

ہے راجن! جو میرے کہنے کے انوسار تم نے سب کام کر لیا ہے اب شترو کو میں سنبھال ہی لوں گا۔ سب چنتا دور کرو۔ اور جا کر سو رہو۔ بدھاتا نے بنا دوائی کے ہی بیماری کو دور کر دیا ہے۔

کُل سمیت رپو مول بہائی ۔ چوتھیں دوس ملب میں آئی
تاپس نرپ ہی بہت پرتوشی ۔ چلا مہا کپٹی اتی روشی

شترو کو اُس کے پریوار سمیت جڑ مول سے ناش کر کے چوتھے دن میں تم سے آ ملوں گا اس پرکار تپسوی کو سنتشٹ کر کے وہ مہا کپٹی راکشس کرودھ سے جل بھن کر وہاں سے چل دیا۔

بھانو پرتاپ ہی باجی سمیتا ۔ پہنچا تشی چھن ماجھ نکیتا
نرپ ہی ناری پہیں سین کرائی ہیں ۔ گرہہ باندھیسی باجی بنائی

اور بھانو پرتاپ کو اُس کے گھوڑے سمیت چھن بھر میں اُس کے گھر پہنچا دیا۔ راجہ کو رانی کے پاس سُلا کر گھوڑے کو بھی طرح سے گھوڑشالا میں باندھ دیا۔

دوہا

راجا کے اُپروہت ہی ہری لے گیئو بہوری
لے راکھیسی گری کھوہ مہوں مایاں کری متی بھوری

پھر وہ راکشس راجہ کے پروہت کو اُٹھا لے گیا۔ اور اُسے پہاڑ کی کھوہ میں لا رکھا۔ اور اپنی راکشسی مایا سے اُس کی بدھی کو بھرم میں ڈال دیا۔

چوپائی

آپو برچی اُپروہت رُوپا ۔ پریو جائی تیہی سیج اُنوپا
جاگیو نرپ ان بھئیں بہانا ۔ دیکھی بھون اتی اچرج ماتا

آپ پروہت کا روپ بنا کر اُس کی سُندر سیج پر جا سویا۔ راجہ سویرا ہونے سے پہلے ہی جاگا اور اپنے گھر کو دیکھ کر اُسے بڑا ہی آشچرج ہوا۔

مُنی مہما من مہوں انومانی ۔ اُٹھیو گوہیں جیہیں جان نہ رانی
کانن گیئو باجی چڑھی تیہی ۔ پُر نر ناری نہ جانیو کے ہی

اپنے من میں مُنی کی مہما کا انومان کر کے چپکے سے اُٹھا کہ رانی کو پتہ نہ چل جائے گھوڑے پر چڑھ کر جنگل کو چلا گیا۔ نگر کے کسی استری پرش کو اس بات کا پتہ نہ لگا۔

گئیں جام جگ بھوپتی آوا ۔ گھر گھر اُتسو باج بدھاوا
اُپروہت ہی دیکھ جب راجا ۔ چکت بلوک سُمر سوئی کاجا

دوپہر بیت جانے پر راجہ نگر میں آیا تو گھر گھر اُتسو ہونے لگے۔ اور آنند کی بدھائی بجنے لگی۔ جب راجہ نے پروہت کو دیکھا تو اپنے کام کو یاد کر کے آشچریہ چکت ہو کر اُسے دیکھنے لگا۔

جگ سم نرپ ہی گئے دن تینی ۔ کپٹی مُنی پدرہ متی لینی
سمے جانی اُپروہت آوا ۔ نرپ ہی متے سب کہی سمجھاوا

یہ تین دن راجہ کو یُگ کے سمان گذرے کپٹی مُنی کے چرنوں میں ہی اس کی بدھی لگی رہی۔ یکت سمے جان کر پروہت کا روپ بنائے وہ راکشس آیا۔ اور راجہ کو ایکانت میں لے جا کر سب گپت کتھا سمجھا دی۔

دوہا

نرپ ہرشیو پہچانی گرو بھرم بس رہا نہ چیت
برے تُرت ست سہس بر بپر کٹمب سمیت

راجہ اپنے گرو کو پہچان کر بڑا پرسن ہوا۔ بھرم کے کارن اُسے یہ پہچان ہی نہ رہی۔ کہ یہ تپسوی ہے یا کال کیتو راکشس فوراً ایک لاکھ برہمنوں کو اُن کے پریوار سمیت نمنترن دے دیا

چوپائی

اُپروہت جیونار بنائی ۔ چھرس چار بدھی جسی شرتی گائی
مایا مئے تیہیں کینہہ رسوئی ۔ بینجن بہو گنی سکئی نہ کوئی

جیسا ویدوں میں ورنن ہے اُسکے انوسار چھ رس اور چار پرکار کے بھوجن اس پروہت نے تیار کئے۔ اُس نے اپنی مایا شکتی سے رسوئی بنائی کہ بھانت بھانت کے اتنے وینجن بنائے کہ کوئی گن ہی نہ سکتا تھا۔

بپدھ مرگ نہہ کرا مش راندھا۔ تبھی ہوں ببیر انسو کھل ساندھا
بھوجن کھول سب بیر بلائے۔ پد پکھاری ساد ربیٹھائے

بہت اپرکار کے پشوؤں کا مانس بنایا۔ اور اس مانس میں
اس اپھادُشٹ نے برہمنوں کا مانس ملا دیا تب سب برہمنوں
کو بھوجن کرنے کے لیے بلایا۔ اور آدر سے ان کے چرن دھو کر بٹھایا
پرسن جب ہی لاگ ہی پالا۔ بھئے آکاش بانی تبہی کالا
بیر بربند اٹھی گرہہ جاؤ۔ ہے بڑی ہانی ان جنی کھاؤ

جب راجہ رسوئی پروسنے لگا تو اسی سمے کال کیتو کی مایا سے
آکاش بانی ہوئی کہ ہے برہمنو! اٹھ کر سب اپنے گھروں کو چلے
جاؤ۔ یہ بھوجن نہ کھاؤ اس کے کھانے میں بڑی بھاری ہانی ہے۔
بھیئو رسوئیں بھوسُر بانسو۔ سب دوج اٹھے مانی بسواسو
بھوپ بکل مِتی موہاں بھلائی۔ بھاوی بس نہ آؤ مکھ بانی

اس رسوئی میں برہمنوں کا مانس بنا ہے۔ سب برہمن اس
آکاش بانی پر وشواس کر کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ راجہ سن کر بہت
بیاکل ہوا لیکن اس کی بدھی راکشسی مایا سے موہت تھی۔ بھاوی
کے وش میں ہونے کے کارن اس کے منہ سے ایک شبد بھی نہ نکلا۔

دوھا

بولے بیر سکوپ تب نہیں کچھو کینہہ بچار
جائی نسا چر ہوہو نرپ موڑھ سہت پریوار

تب تو برہمن غصے سے لال پیلے ہو کر اٹھے اور من میں کچھ بھی
بچار نہ کرتے ہوئے راجہ کو شاپ دیا۔ کہ ہے موڑھ راجہ! تو اپنے
پریوار سمیت دُشٹ راکشس ہو جا۔

چوپائی

چھتر بندھو تیں بیر بلائی۔ گھالے لئے سہت سمودائی
ایشور راکھا دھرم ہمارا۔ جیہسی تیں سمیت پریوارا

ہے دُشٹ کشتری! تو نے برہمنوں کو بلا کر پریوار سمیت
ان کا نشٹ کرنا چاہا تھا۔ ایشور نے ہمارے دھرم کی رکشا کی ہے۔
اے موڑھ۔ [illegible] کا ناش کرنے کی اچھا کرتا ہوا تو اپنے پریوار سمیت
نشٹ ہوگا۔

سنیت بچھیہ ناس تب ہوؤ جل نانہ رہی ہی کل کوؤ
نرپ سنی شراپ بکل اتی تراسا۔ بھئے بہوری بر گرا آکاسا

ایک سال کے اندر اندر تیرا ناش ہوگا۔ تیرے کل میں کوئی پانی
دینے والا نہ رہے گا۔ راجہ شاپ سن کر بھئے بھیت ہو کر بیاکل ہو گیا۔
پھر سندر آکاش بانی ہوئی۔

بیپر ہو شراپ بچاری نہ دینہا۔ نہیں اپرادھ بھوپ کچھو کینہا
چکت بیپر سب سنی نبھ بانی۔ بھوپ گیو جہاں بھوجن کھانی

کہ ہے برہمنو! تم نے کچھ وچار کئے بنا ہی شاپ دے دیا۔ راجہ
نے کچھ بھی اپرادھ نہیں کیا۔ ایسی آکاش بانی سن کر سب برہمن چکت
ہو گئے اور راجہ باورچی خانہ میں گیا۔

تہاں نہ اسن نہیں بیر سیارا۔ پھرا راؤ من سوچ اپارا
سب پرسنگ مہی سرن سنائی۔ ترست پر یو اونی اکلائی

وہاں نہ بھوجن تھا۔ اور نہ رسوئیا پروہت تھا۔ راجہ من میں بہت
ہی سوچ کرتا ہوا وہاں سے لوٹا۔ برہمنوں کو ساری کتھا کہہ سنائی۔ بہت
ہی بھئے بھیت اور بیاکل ہو کر راجہ دھرتی پر گر پڑا۔

دوھا

بھوپتی بھاوی مٹئی نہیں جدپی نہ دوشن تور
کیئیں انیتھا ہوئی نہیں بپر شراپ اتی گھور

ہے راجن! بھاوی مٹتی نہیں۔ اگرچہ تمہارا کچھ بھی دوش نہیں
ہے لیکن برہمنوں کا شاپ بڑا بھیانک ہوتا ہے۔ یہ جھوٹا نہیں ہو سکتا

چوپائی

اس کہی سب مہی دیو سدھائے۔ سماچار پُرلوگنہ پائے
سوچہیں دوشن دیوہی دیہیں۔ برچت ہنس کاگ کیہہ جیہیں

ایسا کہہ کر برہمن سب چلے گئے۔ نگرواسیوں نے یہ سارا
سماچار سنا تب تو سب من میں سوچ کرتے ہوئے بدھاتا کو دوش دینے
لگے۔ کہ جس نے ہنس بننے کی یوگیتا والے کو کوا بنا دیا۔ ارتھات
پنیہ کرمی راجہ کو دیوتا بنانے کی بجائے راکشس بنا دیا۔

اُپروہت ہی بھون پہنچائی۔ اسر تاپس ہی کھبری جنائی
تیہہ کل جہاں تہاں پٹھائے۔ سجی سیّن بھوپ سب دھائے

پر وہ بہت کو اُس کے گھر پہنچا کر اُس راکشس نے پرتیوی کو سارا حال جا کر بتایا۔ اُس نے جہاں تہاں پتر بھیجے اور راجہ پرتاپ بھانو کے سب بیری راجا اپنی سینا سجا سجا کر چڑھ آئے۔

گھیرینہ نگر نسان بجائی۔ بیبدھ بھانتی نت ہوئی لڑائی
جوجھے سکل سُبھٹ کری کرنی۔ بندھو سمیت پرینو نرپ دہرنی

نقارے بجا کر شہر کو گھیر لیا۔ بہت پرکار کی نت پرتی لڑائی ہوئی۔ راجہ پرتاپ بھانو کے سارے یودھا اپنا اپنا پراکرم دکھا کر شور بیروں کی موت مرے۔ اور خود راجہ بھی اپنے بھائی سمیت سنگرام میں مارا گیا۔

ستیہ کیتو کُل کوؤ نہیں بانچا۔ بپر شراپ کم ہوئی اسانچا
رپو جتی سب نرپ نگر بسائی۔ نج پُر گوئے جے جسو پائی

ستیہ کیتو کے ونش میں کوئی نہ بچا۔ برہمنوں کا شراپ کہا کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے۔ دشمن پرتاپ بھانو کو جیت کر اُس کے نگر کو پھر سے بسا کر اور جے کا ڈنکا بجاتے ہوئے یش پاتے ہوئے آگیہ کرنے والے راجہ لوگ اپنی اپنی سینا سمیت اپنے نگر کو چل دیے۔

دوھا

بھردواج سُنو جاہی جب ہوئی بدھاتا بام
دھوری میر و سم جنک جم تاہی بیال سم دام

یگیہ ولک جی کہتے ہیں۔ ہے بھردواج سُنو! جب بدھاتا کسی کے پرتیکول ہو جاتے ہیں۔ تو اس کے دھول کن کو سُکل دینے والے بھاری سمیرو پربت کے سمان اور پتا یم راج کے سمان اور رسّی پھنکارتے ہوئے کاٹ کھانے والے سانپ کے سمان ہو جاتی ہے۔

چوپائی

کال پائی منی سُنو سوئی راجا۔ بھیو نسا چر سہت سماجا
دس سر تاہی بیس بھج دنڈا۔ راون نام بیر بری بنڈا

ہے منی سُنو! وہ راجہ کچھ سماں پا کر اپنے پریوار سمیت راکشس ہوا۔ اُس کے دس سر تھے اور بیس بھجائیں تھیں۔ وہ بہت ہی بھاری جہابیر یودھا تھا۔ اور نام اُس کا راون تھا۔

بھوپ انج اری مردن ناما۔ بھیو سو کنبھ کرن بل دھاما
سچو جو رہا دہرم رُچی جاسُو۔ بھیو بماتر بندھو لگھو تاسُو

اری مردن نامی جو راجہ کا چھوٹا بھائی تھا۔ وہ بلوان کنبھ کرن ہوا۔ اور جو راجہ کا دہرم رُچی نامی منتری تھا۔ وہ راون کا سوتیلا چھوٹا بھائی ہُوا۔

نام بھبھیشن جیہی جگ جانا۔ وشنو بھگت بگیان ندھانا
رہے جے سُت سیوک نرپ کیرے۔ بھئے نسا چر گھور گھنیرے

راون کے اس سوتیلے بھائی کا نام بھبھیشن ہُوا۔ جو کہ وشنو بھگت اور وگیان کا بھنڈار ہونے کے کارن جگت میں پرسدھ ہے۔ اور جو راجہ کے بیٹے اور سیوک تھے۔ وہ سب ہی گھور مہا راکشس ہوئے۔

کام رُوپ کھل جنس انیکا۔ کُٹل بھینکر بگت بیبیکا
کرپا رہت ہنسک سب پاپی۔ برنی نہ جاہیں بسو پری تاپی

وہ سب کے سب کام رُوپ (جیسا بھی من میں چاہے ویسا رُوپ بنا لینے میں کُشل) دُشٹ کُٹل بھینکر گیان وچار سے رہت ہوئے۔ نردئی۔ پاپی۔ انیا چاری بھانت بھانت جاتیوں کے اتنے گھور مہا ہتیارے راکشش ہوئے۔ کہ جن کے انیا چاروں کا ورنن ہو نہیں سکتا۔ تینوں بھائیوں نے انیک پرکار کی بڑی ہی کٹھن تپسیا کی۔ جسے دیکھ کر برہما جی اُن کے پاس گئے۔

گئے بھبھیشن پاس پُنی کہیو پُتر بر مانگو
دوہا:- تیہیں مانگیو بھگونت پد کمل امل انورا گو

پھر برہما جی بھبھیشن کے پاس گئے اور کہا کہ ہے پُتر ور مانگو تب بھبھیشن نے "بھگوان کے نرمل چرن کملوں میں شدھ پریم ہو" ایسا وردان مانگ لیا۔

چوپائی

تنہہی دئی بر برہم سدھائے۔ ہرشت تے اپنے گرہہ آئے
مئے تنوجا مندودری ناما۔ پرم سُندری ناری للاما
سوئی مئے دینہی راونہی آنی۔ ہوئی ہی جاتو دھان پتی جانی
ہرشت بھئیو ناری بھلی پائی۔ پُنی دؤ بندھو بیاہی سی جائی

اُن کو ور دان دے کر برہما جی چلے گئے۔ وہ تینوں پرسنّ چت ہو کر اپنے گھر آئے۔ مے دانو کی ایک مندودری نامی پرم رُوپ وتی استری رتن کنیا تھی۔ مے دانو نے یہ وچار کر کہ راون سب راکشسوں

کا سرتاج ہوگا۔ اس کا بیاہ راون سے کر دیا۔ راون اس سُندر استری کو پاکر بہت ہی پرسن ہوا۔ اور گھر جاکر اُس نے اپنے دو بھائیوں کُنبھ کرن اور ببھیشن کا بھی بیاہ کر دیا۔

گِرِی تِری کُوٹ ایک سِندھ مجھاری۔ بدھی نرمِت دُرگم اتی بھاری
سوئی مئے دانو بہوری سنوارا۔ کنک رچِت مُنی بھون اپارا

سمندر کے بیچ میں تری کوٹ نامی پربت تھا۔ اُس پربت پر برہماجی نے ایک بڑی بھاری قلعہ نما پُری بنائی ہوئی تھی۔ اُس پُری کو مے دانو شِلپی نے سنوار لیا۔ اُس میں سورن کے بہت سے مکان منیوں سے جڑے ہوئے تھے۔

بھوگاوتی جیسی اہی کُل باسا۔ امراوتی جیسی سکر نواسا
تنہہ تیں ادھک میہ اتی بنکا۔ جگ بکھیات نام تیہی لنکا

ناگ کُل کی راجدھانی بھوگاوتی پُری اور دیو اندر کی راجدھانی امراوتی پُری سے بھی بڑھکر رمنیک (دلکش) اور باکی (سُندر) یہ پُری تھی۔ جو جگت میں لنکا کے نام سے مشہور ہے۔

دوھا

کھائیں سندھو گھیر اتی چاری ہوں دِسی پھیری آئے
کنک کوٹ مُنی کھچت درڑھ برنی نہ جائی بناؤ

یہ چاروں طرف سے سمندر کی گہری کھائی سے گھری ہوئی تھی اس دتو کے منیوں سے جڑا ہوا سونے کا درڑھ قلعہ ہے جس کی کاریگری کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

ہری پریرت جیہیں کلپ جوئی جاتو دھان پتی ہوئی
سُر پرتاپی اتُل بل دل سمیت بس ہوئی

بھگوت اچھیا سے جس کلپ میں جو شور بیر پرتاپی مہابل [illegible] راکشسوں کا راجہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی فوج سمیت اس پُری میں نواس کرتا ہے۔

چوپائی

رہے تہاں نسیچر بھٹ بھارے۔ تے سب سُرن سمر سنگھارے
اب تہاں رہت ہیں [illegible] رچھک [illegible]
یوروکال میں [illegible] لنکا پری [illegible] بھاری [illegible]

رہتے تھے۔ اُن کو دیوتاؤں نے یدھ میں مار دیا تھا۔ اب وہاں اندر کی پریرنا سے کُبیر کے ایک کروڑ رکھشک یکش لوگ وہاں رہتے تھے

دس مُکھ کتہوں کھبری سی پائی۔ سین ساجی گڑھ گھیرے سے جائی
دیکھی بکٹ بھٹ بڑی کٹکائی۔ جچھ جیو لے گئے پرائی!

راون نے اس پُری کی خبر کہیں سے سُن لی۔ اُس نے سینا سجاکر قلعہ کو گھیر لیا۔ بڑے بڑے بھاری یودھا اور سینا کو دیکھکر یکش لوگ اپنے پران بچاکر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

پھری سب نگر دساننن دیکھا۔ گیو سوچ سُکھ بھیو بسیکھا
سُندر سہج اگم انومانی۔ کینہہ تہاں راون راجدھانی

تب راون نے گھوم گھام کر ساری پُری کو دیکھا۔ اُس کی ساری چنتا مٹ گئی۔ اور اُسے بہت ہی سُکھ ملا۔ اس پُری کو سہج سبھاؤ سے ہی سُندر اور چاروں اور سے سورکھشت (محفوظ) جان کر وہاں راون نے اپنی راجدھانی بنائی۔

جیہی جس جوگ بانٹی گرہ دینہے۔ سُکھی سکل رجنی چر کینہے
ایک بار کُبیر پر دھاوا۔ پُشپک جان جیتی لے آوا

جیسا گھر جس کے لیاقت کے لائق تھا۔ ویسا اُس کو دیکر سب گھروں کو بانٹ کر سب راکھشسوں کو پرسن کیا۔ ایک بار راون نے کُبیر پر دھاوا کیا۔ اور اس سے پُشپک بمان جیت کر لے آیا۔

دوھا

کوتک ہیں کیلاش پُنی لینہہ سی جائی اُٹھائی
منہوں تولی نج باہو بل چلا بہت سُکھ پائی

پھر اُس نے تماشے کے طور پر جاکر کیلاش پربت کو اُٹھا لیا۔ اور اپنی بھجاؤں کے بل کا انومان کر کے بہت پرسن ہوکر وہ وہاں سے چلا آیا۔

چوپائی

سُکھ سمپتی سُت سین سہائی۔ جے پرتاپ بل بُدھی بڑائی
نت نوتن سب باڑھت جائی۔ جیمی پرتی لابھ لوبھ ادھیکائی

جیسے جتنا لابھ ہوتا ہے اُتنا ہی لوبھ بڑھتا جاتا ہے۔ ویسے ہی راون کے سمپتی، پُتر، سینا، سہائک (مددگار)، جے (فتح) پرتاپ۔

بل بڑھی اور کیرتی نت نئے بڑھتے ہی جاتے تھے۔

اتی بل کنبھ کرن اس بھراتا۔ جیہی کہیوں نہیں پرتی بھٹ جگ جاتا
کرئی پان سوئی چھٹ ماسا۔ جگت ہوئی تہوں تیر تراسا

اس کا چھوٹا بھائی کنبھ کرن بڑا بھا بلوان تھا جس کے برابر کا یودھا دُنیا میں پیدا ہی نہیں ہُوا۔ وُہ شراب پی کر چھ ماہ سویا کرتا تھا۔ اور جب جاگتا تھا۔ تو اس سے تینوں لوک ڈر کے مارے کانپتے تھے۔

جوں دن پرتی اہار کر سوئی۔ بیسو بیگی سب چوپٹ ہوئی
سمر دھیر نہیں جائی بکھاتا۔ تیہی سم امت بیر بلوانا

اگر وُہ ہر روز بھوجن کرتا تو جلدی ہی سنسار چوپٹ ہو جاتا۔ یدھ میں ایسا دھیر تھا۔ کہ جس کا ورنن ہی نہیں ہو سکتا اُس جیسے لڑکا میں اندر بھی بیشمار یودھے تھے۔

بارد ناد جیٹھ سُت تا سو۔ بھٹ مہوں پرتھم لیک جگ جاسو
جیہی نہ ہوئی رن سنمکھ کوئی۔ سُر پُر نت ہیں پراون ہوئی

میگھ ناتھ نامی راون کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔ دُنیا کے یودھاؤں میں جس کی سب سے پہلے گنتی تھی۔ جس کے سامنے یدھ میں کوئی نہ ٹھہرتا تھا۔ دیولوک میں اس کے بھئے کے مارے نت بھگدڑ مچی رہتی تھی۔

دوھا

کُومُکھ اکمپن کلی سر دُھوم کیتو اتی کائے
ایک ایک جگ جیتی سکے ایسے سُبھٹ نکائے

اس کے علاوہ درمُکھ۔ اکمپن۔ بجر ونت۔ دھوم کیتو اور اتی کائے آدی ایسے انیک یودھا ویر تھے۔ جو اکیلے اکیلے ہی دنیا کو جیت سکتے تھے۔

چوپائی

کام رُوپ جانہیں سب مایا۔ سپنہوں جنہہ کے دھرم نہ دایا
دس مکھ بیٹھ سبھاں ایکبارا۔ دیکھی امت آپن پریوارا

سب راکشس راکشی مایا کو جانتے تھے۔ اور اپنا من چاہا رُوپ بنا سکتے تھے۔ رہا دھرم کا خیال تو انہیں کبھی سپنے میں بھی نہ آیا تھا۔ ایک بار سبھا میں بیٹھے ہوئے راون نے اپنے اگنت اور اپار پریوار کو دیکھا۔

چوپائی

سُت سموہ جن پری جن ناتی۔ گنے کو پار لنسا چر جاتی
سین بلوکی سہج ابھیمانی۔ بولا بچن کرودھ مد سانی

پُتر۔ پوتر۔ کٹمبھی اور سیوکوں کے جھنڈ کے جھنڈ تھے بھلا کنبوں کی ساری جاتیوں کی گنتی تو کون کرسکتا تھا سبھاؤ سے ہی ابھیمانی راون اپنی سینا کو دیکھ کر کرودھ اور مد سے بھرے ہُوئے بچن بولا۔

سُن ہو سکل رجنی چر جوتھا۔ ہمرے بیری بیبُدھ برُوتھا
تے سنمکھ نہیں کرہیں لرائی۔ دیکھی سبل ریو جاہیں پرائی
تنہ کر مرن ایک بدھی ہوئی۔ کہیوں بجھائی سُن ہو اب سوئی
دوج بھوجن مکھ ہوم سرادھا۔ سب کے جائی کرہو تمہ بادھا

ہے راکشس لوگو! سُنو۔ سب دیوتا ہمارے دشمن ہیں وہ سامنے میدان میں نہیں لڑتے۔ اور اپنے سے زیادہ بلوان دشمن کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ اُن کے مارنے کا ایک ہی اُپائے ہے۔ وہ میں تمہیں سمجھا کر کہتا ہوں۔ وہ اُپائے یہ ہے کہ برہمنوں کے بھوجن یگیہ ہوم اور شرادھ میں جا کر تم وِگھن ڈالو۔

دوھا

چھدھا چھین بلہین سُر سہجہیں ملیہیں آئی
تب مارہیہوں کہ چھاڑیہوں بھلی بھانتی اپنائی

بھوک سے دُربل اور بل ہین ہو کر دیوتا لوگ آپ ہی سہج میں آ ملیں گے۔ تب میں اُن کو مار ڈالوں گا یا بھلی بھانت اپنے وش میں کر کے (پراھین کر کے) چھوڑ دوں گا۔

میگھ ناتھ کہوں پُنی ہنکراوا۔ دینہی سکھ بلو بیر برٹھاوا
جے سُر سمر دھیر بلوانا۔ جنہہ کیں لڑبی کر ابھیمانا
تنہہ ہی جیتی رن آنیو باندھی۔ اُٹھی سُت پتو انوسان کا ندھی
ایہی بدھی سب ہی آگیا دینہی۔ آپنو چلیئو گدا کر لینہی!

پھر اُس نے میگھ ناتھ کو بُلایا اور اُسے یہ سکھا کر کہ دیوتاؤں نے پورو کال میں راکششوں کو اس پُری سے نکال دیا اس کے دل میں بھاؤ کو اُتیجت (مشتعل) کر دیا۔ اور کہا کہ ہے پتر! جو دیوتا یدھ میں لڑنے والے یودھا ہیں۔ اور جنہیں اپنی بہادری کا ابھیمان ہے۔ اُن کو یدھ میں ہرا

کمر باندھ باندھلا تا۔ پتا کے حکم کو سر ما تھے پر دھر کر گھ ناتھ اُٹھا۔
اس پرکار سب کو حکم دے کر آپ بھی ہاتھ میں گدا لے کر چل دیا۔

چلت دساں ڈولتی اوَنی۔ گرجت گربھ سروہیں سُر رونی
راون آوت سُنیئو سکوہا۔ دیونہہ تکے میرو گری کھوہا

راون کے کوچ کرتے ہی پرتھوی کانپنے لگی۔ اُس کی گرج سے دیو انگناؤں کے گربھ گرنے لگے۔ راون کو کرودھ سہت آتا ہوا سن کر دیوتا لوگ سُمیرو پربت کی گپھاؤں میں چھپ گئے۔

دگ پالنہہ کے لوک سہائے۔ سونے سکل وسانن پائے
پُنی پنی سنگھ ناد کری بھاری۔ دیہی دیوتنہہ گاری پچاری

اندر ورن یم کبیر اگن آدک دگ پالوں کے لوک جب اُن نے سونے پائے تو وہ شیر کے سمان دہاڑ دہاڑ کر دیوتاؤں کو للکار للکار کر گالیاں دینے لگا۔

رن مدمت پھری جگ دھاوا۔ پرتی بھٹ کھوجت کتہوں نہ پاوا
روی سسی پون برن دھن دھاری۔ اگنی کال یم سب ادھیکاری
کنّر سدھ منج سُر ناگا۔ ہٹھ سب ہی کے پنتھہ ہی لاگا
برہم سرشٹی جہاں لگ تنو دھاری۔ دس مکھ بس برتی نر ناری
آیسو کرہیں سکل بھے بھیتا۔ نویں آئی نت چرن بنیتا

ابھیمان میں چور ہو کر وہ سنسار بھر میں دوڑا پھرا۔ اپنے برابر کا یودھا سنسار بھر میں ڈھونڈنے لگا۔ لیکن اُسے اپنے سنمکھ لڑنے والا کوئی بھی یودھا نہ ملا۔ سورج چندرما۔ وائیو۔ ورن۔ کبیر۔ اگنی۔ کال اور یم وغیرہ سب ادھیکاری کنّر۔ سدھ۔ منش۔ دیوتا اور ناگ جاتی سبھی کے پیچھے وہ ہاتھ دھو کر پڑ گیا۔ جہاں تک بھی برہما کی سرشٹی میں شریر دھاری نر ناری تھے۔ وہ سب راون کے ادھین ہو گئے۔ سب بھے کے مارے اُس کی آگیا کو مانتے تھے۔ اور نت اُنکر بڑی ادھینتا سے اُس کے چرنوں میں ماتھا جھکاتے تھے۔

دوہا

بھج بل بسو بسیہ کری راکھیسی کوؤ نہ سوتنتر
منڈلیک منی راون راج کری نج منتر

اس نے اپنی بھجاؤں کے بل سے سارے شہر کو اپنے

آدھین کر لیا۔ کسی کو بھی سوتنتر نہیں چھوڑا۔ اس پرکار راجاؤں کی منڈلی میں شرومنی سمراٹ راون اپنی مرضی مطابق راج کرنے لگا۔

دیو جچھ گندھرب نر کنّر ناگ کماری
جیتی بریں نج باہو بل بہو سندر برناری

دیوتا۔ یکش۔ گندھرب نر کنّر اور ناگوں کی کنیاؤں کو اور بہت سی دوسری سُندر استریوں کو اُس نے اپنی بھجاؤں کے بل سے جیت کر اپنی استریاں بنا لیں۔

چوپائی

اندر جیت سن جو کچھو کہیو۔ سو سب جنو پہلے ہیں کری رہیو
پرتھم ہیں جنہہ کہوں آیسو دینہا۔ تنہی کر چرت سنہو جو کینہا

میگھ ناتھ کو جو کچھ راون نے کہا۔ اُسے اُس نے اتنی جلدی پورا کیا۔ مانو کہ پہلے ہی سے کر رکھا تھا۔ میگھ ناتھ سے پہلے جن راکشسوں کو راون نے حکم دیا تھا۔ اُن راکشسوں نے کیا کیا اُپدرو کئے۔ انہیں بھی سُنو۔

دیکھت بھیم روپ سب پاپی۔ نسیچر نکر دیو پری تاپی
کرہیں اُپدرو اسُر نکایا۔ نانا روپ دھرہیں دھری مایا

دیکھنے میں وہ راکشسوں کے جھنڈ بڑے بھیانک پاپی اور دیو دکھدائی تھے۔ وہ وشٹوں کے جھنڈ اُپدرو کرتے تھے۔ اور اپنی مایا سے بھانت بھانت کے روپ بنا لیتے تھے۔

جیہیں بدھی ہوئی دھرم نرمولا۔ سو سب کرہیں بید پرتیکولا
جیہیں جیہیں دیس دھینو دج پاویں۔ نگر گاؤں پر آگی لگاویں

جس پرکار دھرم کی جڑ کٹ جائے۔ وہ ویسے ہی وید وپریت کام کرتے تھے۔ جہاں جہاں وہ برہمن اور گائے کو پاتے تھے۔ اسی نگر گاؤں اور پوری کو آگ لگا دیتے تھے۔

سُبھ آچرن کتہوں نہیں ہوئی۔ دیو بپر گرو مان نہ کوئی
نہیں ہری بھگتی جگیہ تپ گیانا۔ سپنے ہوں سُنیئے نہ بید پرانا

اُن کے بھے کے مارے شدھ آدک وید کرم کوئی نہیں کرتا تھا دیوتاؤں۔ برہمنوں۔ اندر آچاریوں کو کوئی نہیں مانتا تھا۔ نہ ہری بھگتی تھی۔ اور نہ جگیہ تپ اور گیان تھا۔ وید پران تو کوئی سپنے میں بھی نہیں

سنتا تھا۔

چھند

جب جوگ براگ تپ مکھ بھاگا شرون سُنئی دس سیسا
آپنو اُٹھی دھاوئی ہے نہ باوئی دھرنی سب گھالی کھیسا
اس بھرشٹ آچار بھیا سنسار دھرم سُنیئے نہیں کانا
تیہی بہو بدھی تراسئی دیش نکاسئی جو کہہ بید پُرانا

جب۔ یوگ۔ ویراگ۔ تپ۔ یگیہ میں دیوتاؤں کے بھوگ لگانے کی خبر اگر راون کہیں سے سُن لیتا تو وہ سویم اٹھ دوڑتا اور وہاں کچھ نہ چھوڑتا۔ وِدھن ڈال دیتا اور سب کو مار ڈالتا۔ سنسار میں ایسا بھرشٹاچار بڑھ گیا۔ کہ دھرم کا نام لیوا اور یاپی دلوا کوئی نہ رہا۔ دھرم تو کہیں کان سننے میں نہیں آتا تھا۔ جو کوئی بید اور پُران کہتا سُنتا تھا۔ اُس کو طرح طرح کے ڈنڈ دے کر دیش سے باہر نکال دیتا تھا۔

سورٹھا

برنی نہ جائی انیتی گھور نسا چر جو کرہیں
ہنسا پر اتی پریتی تنہہ کے پاپ ہی کونی متی!

گھور راکشس جو جو مہان انیا چار اور اپدرو کرتے تھے۔ اُن کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ جن کی پریتی دوسرے جیووں کو گھائل کرنے اور ستانے میں ہو اُن کے پاپوں کی بھلا کیسے گنتی ہو سکتی ہے۔

ماس پارائن چھٹا وِشرام

چوپائی

باڑھے کھل بہو چور جو آرا۔ جے لمپٹ پردھن پر دارا
مانہیں ماتو پِتا نہیں دیوا۔ سادھُو نہہ سُن کروا ہیں سیوا

دُشٹ۔ چور۔ جواری۔ بہت بڑھ گیے۔ جو دوسروں کے دھن و مال اور استریوں کو چھین لینے کی تاک میں لگے رہتے تھے۔ لوگ ماتا پتا اور دیوتاؤں کی اوگیا کرتے تھے اور سادھو مہاتماؤں کی سیوا کرنے کی بجائے اُلٹا اُن سے اپنی سیوا کروانے لگتے۔

جنہہ کے یہ آچرن بھوانی۔ تے جانیہو نسیچر سب پرانی
اتسیہ دیکھ دھرم کے گلانی۔ پرم بھیت دھرا اکولانی

بے پاربتی! جن کے ایسے آچرن (چلن۔ اخلاق) ہیں اُن سب کو راکشس ہی جاننا چاہیے۔ (یعنی جو دوسرے کے دھن و مال و استری پر نگاہ رکھیں۔ ماتا پتا کی آگیا کا پالن نہ کریں۔ ایشور کو نہ مانیں اور سمرپیچھے پرشوں کا آدر ستکار نہ کریں اُن کا نرادر کریں) دھرم کی اس پرکار اتی انت ہانی دیکھ کر پرتھوی بہت ہی بھے بھیت ہو کر بیاکل ہو گئی۔

گری سری سندھو بھار نہیں موہی۔ جس موہی گرو ئے ایک پردروہی
سکل دھرم دیکھی بپریتا۔ کہی نہ سکئی راون بھے بھیتا

پرتھوی من ہی من میں کہنے لگی۔ کہ ہمالہ آدِک مہان پربتوں گنگا آدِک وشال ندیوں اور کھیر ساگر آدِک مہان سمندروں کا بھار اپنی چھاتی پر اُٹھانا میرے لئے کچھ بھی مشکل نہیں لیکن دوسرے پرانیوں کا بُرا کرنے والے اور بھگوان سے وَیر کرنے والے ایک بھی دُشٹ پُرش کا بوجھ میں نہیں سہار سکتی۔ سارے دھرم کرم کی اُلٹی گنگا بہتی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن راون کے ڈر کے مارے پرتھوی چوں نہیں کر سکتی۔

دھینو رُوپ دھری ہردے بچاری۔ گئی تہاں جہاں سُر مُنی جھاری
نج سنتاپ سُنائے سی روئی۔ کاہو تیں کچھو کاج نہ ہوئی

تب وہ پرتھوی ماتا ہردے میں وچار کر کے گائے کا روپ دھارن کر کے وہاں گئی۔ جہاں پر کہ دیوتا اور منیوں کے سماج چھپے ہوئے تھے۔ پرتھوی نے اُن کو اپنی بپتا رو رو کر سنائی۔ لیکن کسی سے کچھ نہ بن پڑا۔

چھند

سُر مُنی گندھربا ملی کری سربا گے برنچی کے لوکا
سنگ گوتنو دھاری بھُومی بچاری پرم بکل بھے سوکا
برہماں سب جانا من انُومانا مور کچھُو نہ بسائی
جا کری تیں داسی سو ابناسی ہمرہُو تور سہائی

دیوتا مُنی۔ گندھرو سب اکٹھے ہو کر برہم لوک کو گئے۔ ڈر اور شوک کے مارے بیاکل پرتھوی گائے کا روپ دھارن کر کے بھی اُن کے ساتھ گئی۔ برہما نے اُن کے آنے کا آشیہ (مطلب بمقصد) جان لیا اور اپنے من میں انہوں نے انومان کیا۔ کہ اُن کی بپتا نوارن کرنے میں اسمرتھ ہوں تب انہوں نے پرتھوی کو دھیرج دیتے ہوئے کہا۔ کہ جس وشنو بھگوان کی تو داسی ہے۔ وہی اوناشی پربھو ہمارا تمہارا سب کا ایک ماتر سہایک ہے۔

سورٹھا

دھرنی دھرہی من دھیر کہہ برنچی ہری پد سُمرو
جانت جن کی پیر پربھُو بھنجی دارُون بپتی

برہما جی نے کہا کہ ہے پرتھوی! تُو من میں حوصلہ رکھ کر کے وشنو بھگوان کے چرناربندوں کا سمرن کرو۔ بھگوان اپنے بھگتوں کی تکلیف اور دُکھ کو جانتے ہیں۔ وہ ہی تمھاری اس مہا کٹھن بپتا کا ناش کریں گے۔

چوپائی

بیٹھے سُر سب کرہیں بچارا۔ کہاں پائیے پربھُو کریئے پُکارا
پُر بیکنٹھ جان کہہ کوئی۔ کوؤ کہہ پیئے ندھی بس پربھُو سوئی

سب دیوتا اکٹھے بیٹھکر وچار کرنے لگے کہ پربھُو کو کہاں پائیں۔ کہاں جا کر اُن سے فریاد کریں۔ کوئی تو کہتا تھا کہ چلو بیکنٹھ کو چلیں۔ کوئی کہتا تھا کہ پربھو کھشیر ساگر میں نواس کرتے ہیں۔ وہاں چلنا چاہیئے۔

جاکے ہردے بھگتی جسی پریتی۔ پربھُو تہاں پرگٹ سدا تہیں ریتی
تیہیں سماج گرجا میں رہیئوں۔ اوسر پائی بچن ایک کہیُوں!

جس کے ہردے میں جیسی بھگتی اور کھگوت پریتی ہوتی ہے بھگوان وہاں اُس کے لئے اسی ریتی سے پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ ہے پاربتی! اُسی دیوسموہ میں میں بھی موجود تھا۔ موقع پا کر میں نے بھی یہ ایک بات کہی۔

ہری بیاپک سربتر سمانا۔ پریم تیں پرگٹ ہوہیں میں جانا
دیس کال دِسی بدسی ہو ماہیں۔ کہہ ہُو سو کہاں جہاں پربھُو ناہیں

کہ بھگوان تو سربتر ویاپک ہیں۔ وہ پریم سے پرگٹ ہو جاتے ہیں میں تو ایسا جانتا ہوں۔ دیش کال۔ دِشا۔ بدِشا میں کہو ایسی کونسی جگہ ہے جہاں کہ بھگوان نہ ہوں۔

اگ جگ مئے سب رہت براگی۔ پریم تیں پربھُو پرگٹئی جیمی آگی
مور بچن سب کے من ماتا۔ سادھُو سادھُو کری برہم بکھانا

سب اگ (ستھاور۔ اَچر) اور جگ (چر جنگم) اتھات بھگوان سب ستھاور جنگم سنسار میں ویاپک ہوتے ہوئے بھی سب سے اسنگ اور ویرکت ہیں۔ جیسے رگڑ سے آگ جل اُٹھتی ہے ویسے ہی پریم کی رگڑ سے بھگوان پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ میری بات سب کے من کو بھائی برہما نے "ٹھیک ہے ٹھیک ہے"۔ ایسا کہکر اس کی تعریف کی۔

دوہا

سُنی برنچی من ہرش تن پُلکی نین بہہ نیر
اُستُتی کرت جوری کرسا وِدھان متی دھیر

میری اِس بات کو سُن کر برہما جی آنند میں مگن ہو گئے شریر پُلکیت ہو گیا۔ اور پریم کے مارے نیتروں سے آنسو بہنے لگے۔ تب وہ دھیر بُدھی برہما جی بڑی ساودھانی سے دونوں ہاتھ جوڑ کر وشنو بھگوان

اُن کے ہردے میں نارائن بھگوان کی بھگتی تھی۔ اور اس کا من سدا انہیں کے دھیان میں لین رہتا تھا۔

دوہا

کوسلیا آدی ناری پریہ سب آچرن پنیت
پتی انوکول پریم درڑھ ہری پد کمل بنیت

کوشلیا آدی اُن کی پیاری رانیاں تھیں جن کے آچار پوتر تھے۔ وہ سب بڑی نمرتا بھاؤ سے پتی کی آگیا کا پالن کرنے والی تھیں اور اُن کا پتی کے چرن کملوں میں درڑھ پریم تھا۔

چوپائی

ایک بار بھوپتی من ماہیں۔ بھے گلانی مورے سُت ناہیں
گر گریہہ گیئو ترت مہی پالا۔ چرن لاگی کری بنے بسالا

ایک دفعہ یہ سوچ کر کہ میرے کوئی پتر نہیں ہے۔ راجہ دسرتھ نے من میں بڑی ہانی مانی۔ وہ فوراً گرو کے گھر گئے اور اُن کے چرنوں میں ڈنڈوت کر کے بڑی بنتی کی۔

نج دکھ سکھ سب گرو ہی سُنائیو۔ کہی بسشٹ بہو بدھی سمجھائیو
دھرہو دھیر ہوئیہیں سُت چاری۔ تری بھون بدت بھگت بھے ہاری

اپنے سب دکھ سکھ گرو کو سنائے بسشٹ جی نے انہیں کئی پرکار سے سمجھا کر کہا۔ کہ دھیرج رکھو۔ تمہارے گھر چار پتر پیدا ہوں گے جو تینوں لوکوں میں پرسدھ اور بھگت جنوں کے بھے کو ہرنے والے ہوں گے۔

سرنگی رشی ہی بسشٹ بلاوا۔ پتر کام سبھ جگیہ کراوا
بھگتی سہت منی آہوتی دینہے۔ پرگٹے اگنی چرو کر لینہے

بسشٹ جی نے شرنگی رشی کو بلایا۔ اور اُن سے پتر کامیشٹی یگیہ کرایا۔ منی کے بھگتی سہت آہوتی دینے پر اگنی دیو ہاتھ میں چرو (ہوشیا ان کھیر آدی) لئے پرگٹ ہوئے۔

جو بسشٹ کچھو ہردے بچارا۔ سکل کاج بھا سدھ تمہارا
یہ ہوی بانٹی دیہو نرپ جائی۔ جتھا جوگ جیہی بھاگ بنائی

اور راجہ سے کہا کہ جو کچھ بسشٹ جی نے ہردے میں وچارا تھا۔ تمہارا وہ سب کام سدھ ہو گیا۔ ہے راجن اس ہوشیہ ان کو جتنا یوگیہ ہو بھاگ کر کے بانٹ دو۔

دوہا

تب ادرسیہ بھئے پاوک سکل سبھہی سمجھائی
پرمانند مگن نرپ ہرش نہ ہردے سمائی

یہ کہہ کر اگنی دیو ساری سبھا کو سمجھا کر غیب ہو گئے اور راجہ پریم آنند میں مگن ہو گیا۔ اُن کا من خوشی کے مارے بلیوں اچھل رہا تھا۔

چوپائی

تبہی رائے پریہ ناری بلائیں۔ کوسلیا آدی تہاں چلی آئیں
اردھ بھاگ کوسلیا ہی دینہا۔ اُبھئے بھاگ آدھے کر لینہا

اُس سمے راجہ نے اپنی پیاری رانیوں کو بلایا۔ کوسلیا آدی سب رانیاں وہاں آ گئیں۔ راجہ نے آدھا بھاگ کوشلیا کو دیا۔ اور باقی جو بچا اُس کے پھر دو بھاگ کئے اور ان دونوں بھاگوں کو ایک ایک کر کے کوشلیا اور کیکئی کے ہاتھ پر دھر کر اُن کی مرضی سے سومترا کو اُن کا من پرسن کر کے دیا۔

ایہی بدھی گربھ سہت سب ناری۔ بھئیں ہردے ہرشت سکھ بھاری
جا دن تیں ہری گربھہیں آئے۔ سکل لوک سکھ سمپتی چھائے

اس پرکار تینوں رانیاں گربھوتی (حاملہ) ہو گئیں۔ ان کے من بڑے پرسن تھے۔ جس دن سے بھگوان اپنی مایا سے ہی گربھ میں آئے (بھگوان اجنمے ہیں وہ واستو میں گربھ میں نہیں آتے لیکن جس طرح سورج کبھی نہ غروب ہوتا ہے اور نہ چڑھتا ہے۔ اُس میں نہ اندھکار اور نہ پرکاش کا دوند ہے۔ تو بھی زمین کی اُپادھی کے کارن اس میں رات دن غروب ہونا۔ چڑھنا اندھکار روشنی آدک دوندوں کی کلپنا ہے۔ واستو میں وہ سب سے اسنگ ہے۔ ویسے ہی بھگوان میں جنم مرن آدی کیول مایا کی اُپادھی سے کلپت ہے۔ واستو میں وہ مایا اتیت اور اسنگ اجنمے ہیں) اس دن سے ہی سنسار بھر میں سکھ اور سمپتی (خوشحالی) ہو گئی۔

مندر میں سب راجہیں رانی۔ سوبھا سیل تیج کی کھانی
سکھ جت کچھک کال چلی گیئو۔ جیہیں پربھو پرگٹ سو اوسر بھیئو

شوبھا شیس اور تیج کی کھان بنی ہوئی تینوں رانیاں راج محل میں براجتی تھیں۔ کچھ کال تو اس پرکار سُکھ سے بیت گیا۔ اور وہ گھڑی آ گئی۔ جب کہ پربھو نے پرگٹ ہونا تھا۔

دوھا

جوگ لگن گرہ بار تِتھی سکل بھئے انوکول
چر اور اچر ہرش جُت رام جنم سُکھ مول

یوگ۔ لگن۔ گرہ۔ بار اور تِتھی سب انوکول ہو گئے۔ جڑ اور چیتن جیو سب پرسن ہو گئے کیونکہ رام جنم سُکھ کا مول ہے۔

چوپائی

نومی تِتھی مدھو ماس پُنیتا۔ سُکل پچھ ابھجیت ہری پریتا
مدھیہ دِوس اتی سیت نہ گھاما۔ پاون کال لوک بِشراما

نومی تِتھی۔ پوتر چیت کا مہینہ تھا۔ شُکل پکش اور بھگوان کا پیارا ابھی جِت مہورت تھا۔ دوپہر کا سماں تھا۔ نہ زیادہ سردی تھی نہ گرمی وہ پوتر کال سب لوگوں کو آنند دینے والا تھا۔

سیتل مند سُربھی بہہ باؤ۔ ہرشت سُر سنتن من چاؤ
بن کُسمت گری گن منی آرا۔ سروہیں سکل سرِتا امرت دھارا

شیتل۔ دھیمی۔ بھینی بھینی۔ ہوا چل رہی تھی۔ دیوتا لوگ خوش تھے سنتوں کے من میں بڑا چاؤ تھا۔ بن پھولے ہوئے تھے۔ پربتوں کے سموہ ہیرے لالوں سے جگمگا رہے تھے۔ اور ندیوں میں امرت دھارا بہنے لگی تھی۔

سو اوسر برنچی جب جانا۔ چلے سکل سُر ساجی بِماناں
گگن بِمل سنکل سُر جوتھا۔ گاوہیں گُن گندھرب برُوتھا

جب بھگوان کے پرگٹ ہونے کا سماں آیا۔ تو برہما جی سمیت سب دیوتاؤں کے بمان سجا سجا کر چلے۔ نرمل آکاش دیوتاؤں کے سموہ سے بھرپور ہو گیا۔ اور گندھروؤں کے سموہ گُن گان کرنے لگے۔

برسہیں سُمن سُو انجلی ساجی۔ گہگہی گگن دُندبھی باجی
اُستتی کرہیں ناگ مُنی دیوا۔ بہو بدھی لاوہیں نج نج سیوا

دیوتا لوگ سُندر انجلیوں میں سجا سجا کر پھولوں کی برشا کرنے لگے۔ آکاش میں بڑے زور سے نقارے بجنے لگے۔ ناگ مُنی اور دیو بھگوان کی اُستتی کرنے لگے۔ اور بہت پرکار سے اپنی اپنی سیوا بھگوان کی بھینٹ کرنے لگے۔

دوھا

سُر سموہ بِنتی کری پہنچے نج نج دھام
جگ نواس پربھو پرگٹے اکھل لوک بِشرام

دیوتاؤں کے سموہ بھگوان کی پرارتھنا کر کے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے۔ سب لوکوں کو شانتی دینے والے جگت نواس نارائن پرگٹ ہوئے۔

چھند

بھئے پرگٹ کرپالا دین دیالا کوسلیا ہِتکاری
ہرشت مہتاری مُنی من ہاری ادبھُت روپ بچاری
لوچن ابھی راما تنو گھن شیاما نج آیُدھ بھُج چاری
بھوشن بن مالا نین بِسالا سوبھا سندھو کھراری

کرپالو۔ دین دیال۔ کوشلیا کے ہِتکاری پربھو پرگٹ ہوئے۔ مُنی جنوں کے من کو موہنے والے اُن کے ادبھُت روپ کو دیکھ کر ماتا خوشی سے پھولا نہ سماتی تھی۔ نیتروں کو آنند دینے والا اُن کا شیام شریر تھا جو میگھ کے سمان تھا۔ چاروں بھجاؤں میں شنکھ چکر گدا پدم آدی ہتھیار دھارن کئے ہوئے تھے۔ دوِیہ بھوشن (الوکک گہنے) اور بن مالا پہنے ہوئے تھے۔ کمل سے اتی وشال نیتر تھے۔ اس پرکار شوبھا کے سمندر راکشسوں کو مارنے والے بھگوان پرگٹ ہوئے۔

کہہ دُوئی کر جوری اُستتی توری کیہی بدھی کروں اننتا
مایا گُن گیان اتیت امانا بید پُران بھنتا
کرونا سُکھ ساگر سب گُن آگر جہیں گاوہیں سُرتی سنتا
سو مم ہِت لاگی جن انوراگی بھیو پرگٹ شری کنتا

تب کوشلیا جی دونوں ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی۔ ہے اننت میں کس پرکار تمہاری اُستتی کروں۔ وید پُران سب کہتے ہیں۔ کہ آپ مایا گُن اور

کی اُستتی کرنے لگے۔

چھند:- جے جے سُرنایک جن سکھدائک پرنتپال بھگونتا
گو دِوج ہتکاری جے اسراری سندھوسُتا پریہ کنتا
پالن سُر دھرنی ادبھُت کرنی مرم نہ جانئی کوئی
جو سہج کرپالا دین دیالا کرہُو انوگرہ سوئی

ہے دیوتاؤں کے سوامی، بھگتوں کو سُکھ دینے والے۔ شرناگتوں کی رکھشا کرنے والے بھگوان! آپ کی جے ہو جے ہو۔ ہے برہمن اور گائے کے ہتکاری۔ دُشٹوں کے شترو، سمندر کی کنیا لکشمی کے پیارے پتی! آپ کی جے ہو۔ ہے دیوتا اور پرتھوی کا پالن کرنے والے پربھو! آپ کی لیلا اپار ہے اس کا مرم کوئی نہیں جان سکتا۔ جو آپ سبھاؤ سے ہی کرپا کرنے والے اور دین دُکھیوں پر دیا کرنے والے پربھو ہیں۔ وہی آپ ہم دُکھیوں پر کرپا کریں۔

جے جے ابناسی سب گھٹ باسی ویاپک پرمانندا
ابگت گوتیتم چرت پنیتم مایا رہت مکندا
جیہی لاگی براگی اتی انوراگی بگت موہ مُنی برندا
نشی باسر دھیاوہیں گُن گن گاوہیں جیتی سچدانندا

ہے اوناشی! گھٹ گھٹ میں نواس کرنے والے انتریامی سروویاپک۔ آنند سروپ (اودیا رہت) اگیہ۔ اندریوں سے پرے۔ پوتر لیلا کرنے والے۔ مایا رہت۔ مکتی کے داتا۔ پربھو! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ ویرکت۔ موہ رہت ہو کر مُنی سماج بھی اتی انت پریم سے جن کا رات دن دھیان کرتے ہیں۔ اور جن کے گنوں کے سموہ کا گان کرتے ہیں۔ اُن ست چت آنند پربھو کی جے ہو۔

جیہیں سرشٹی اُپائی ترِبدھ بنائی سنگ سہائے نہ دُوجا
سو کرہُو اگھاری چنت ہماری جانئے بھگتی نہ پُوجا

جو بھو بھے بھنجن مُنی من رنجن گنجن بپتی برُوتھا
من بچ کرم بانی چھاڑی سیانی سرن سکل سُر جوتھا

جنہوں نے بغیر کسی دوسرے آشرے کے اکیلے ہی اپنی شکتی کو لیلا سے ترگن رُوپ (برہما، وشنو، شو) بناکر سرشٹی کا نرمان کیا جس کے اُپادان و نمت کارن ایک ماتر وہ ادویتہ پربھو ہیں۔ وہ سب پاپوں کا ناش کرنے والے بھگوان ہم سب کی سُدھ لیں ہمیں نہ بھگتی کرنی آتی ہے۔ نہ پُوجا۔ جو سنسار کے جنم مرن روپی سارے بھے کا ناش کرنے والے اور مُنی جنوں کے من کو لبھانے والے اور وپتیاؤں کے سموہ کو نشٹ کرنے والے پربھو اُن کی ہم سب دیوگن من بچن یا کرم سے اپنی بُدھی کوشلتا کو چھوڑ کر شرن آئے ہیں۔

سارد شرتی سیشا رشیہ اسیشا جا کہوں کوؤ نہیں جانا
جیہی دین پیارے بید پکارے دروَو سو شری بھگوانا
بھو بارِدھی مندر سب بدھی سندر گُن مندر سُکھ پُنجا
مُنی سدھ سکل سُر پرم بھیاتر نمت ناتھ پد کنجا

سرسوتی۔ وید، شیش ناگ اور سب رشی مُنی بھی جن کی مہما کو نہیں جانتے۔ جن کو دین دُکھیوں سے پریم ہے۔ ایسا وید پکار کر کہتے ہیں۔ وہ شری بھگوان ہم پر کرپا کریں۔ سنسار رُوپی کھشیر ساگر کے لئے مندراچل رُوپ (جس کے دوارا کھشیر ساگر کا منتھن کیا گیا تھا) سب پرکار سے سُندر گنوں کے دھام۔ اور سُکھ کی راشی پربھو! مُنی سدھ اور سمست دیوگن بھے سے اتی انت بیاکل ہو کر آپ کے چرن کملوں پر سیس دھرتے ہیں۔

دوہا

جانی سبھے سر بھومی سُنی بچن سمیت سنیہہ
گگن گرا گمبھیر بھئی ہرنی سوک سندیہہ

دیوتاؤں اور پرتھوی کو بھے بھیت جان کر اور اُن کے پریم بھرے آدرت بچن سُن کر شوک اور سندیہہ کو دُور کرنے والی گمبھیر آکاش بانی ہوئی—

چوپائی

جنی ڈرپہو منی سدھ سُر بیسا۔ تمہہی لاگی دھریہوں نر بیسا
انسنہہ سہت منج اوتارا۔ لیہوں دن کر بنس اُدارا

ہے دیوتاؤ۔ سدھ پُرشو اور سُر لیشورو! مت ڈرو۔ تمہارے نمت میں نر روپ دھارن کروں گا۔ میں اپنے انشوں سمیت وشال سورج ونش میں منش کا اوتار دھارن کروں گا

کسیپ ادتی مہاتپ کینہا۔ تنہہ کہوں میں پُورب بر دینہا
تے دسرتھ کوسلیا روپا۔ کوسل پوری پرگٹ نر بھوپا

کشیپ (منی) اور ادتی (شت روپا) نے بڑا بھاری تپ کیا تھا۔ انہوں کو میں نے پہلے ہی ور دان دے رکھا ہے۔ وہ اب دشرتھ کوشلیا کے روپ میں منشوں کے راجہ رانی ہو کر شری ایودھیا پوری میں پرگٹ ہوئے ہیں۔

تن کے گرہ اوتریہوں جائی۔ رگھوکل تلک سو چاریو بھائی
نارد بچن ستیہ سب کریہوں۔ پرم سکتی سمیت اوتریہوں

اُن کے گھر جا کر میں رگھوکل میں سریشٹھ چار بھائیوں کے روپ میں اوتار لوں گا میری پرم شکتی (مایا) بھی میرے سہت اوتار لے گی۔ اوتار دھارن کر کے میں نارد کے شاپ کے سب بچنوں کو ستیہ کروں گا۔

ہریہوں سکل بھومی گروآئی۔ نربھے ہوہو دیو سمدائی
گگن برہم بانی سنی کانا۔ تُرت پھرے سُر ہردے جُڑانا
تب برہما دھرنی ہی سمجھاوا۔ ابھے بھئی بھروس جیاں آوا

میں اوتار دھارن کر کے پرتھوی کے سارے بھار کو دُور کروں گا ہے دیو سموداے! نربھے ہو جاؤ۔ آکاش میں اس برہم بانی کو کانوں سے سُن کر دیوتا لوگ ترنت لوٹ گئے۔ اُن کا چت شانت ہو گیا۔ تب برہما جی نے پرتھوی کو سمجھایا۔ وہ نربھے ہو گئی اُس کے من میں بھروسہ ہو گیا۔ کہ اب جلدی پاپیوں کا ناش ہو کر سر ابھار دُور ہو جائے گا۔

دوہا

نج لوک ہی برنچی گے دیوتہہ اِہی سکھائی
بانر تنو دھری دھری مہی ہری پد سیوہو جائی

دیوتاؤں کو یہ آگیا دے کر کہ تم لوگ بانر شریر دھارن کر کے پرتھوی پر جا کر بھگوان کے چرنوں کی سیوا کرو۔ برہما جی برہم لوک کو چلے گئے۔

چوپائی

گئے دیو سب نج نج دھاما۔ بھومی سہت من کہوں بشراما
جو کچھ آئیسو برہما دینہا۔ ہرشے دیو بلنب نہ کینہا

سب دیوتا اپنے اپنے لوکوں کو چلے گئے پرتھوی سمیت سب کے من کو شانتی ہوئی۔ جو کچھ برہما نے آگیا دی تھی۔ اُسے پا کر دیوتا بہت پرسن ہوئے۔ اور انہوں نے ویسا کرنے میں ذرا دیر نہ کی۔

بن چر دیہہ دھری چھتی ماہیں۔ اتولت بل پرتاپ تنہہ پاہیں
گری ترو نکھ آیودھ سب بیرا۔ ہری مارگ چتوہیں متی دھیرا

پرتھوی پر انہوں نے بندروں کے شریر دھارن کئے جن میں بے انتہا بل پرتاپ تھا بیربت پوش اور نکھ ہی اُن کے شستر تھے وہ سب شور ویر تھے۔ بڑے ہی دھیر بدھی۔ یہ دیوگن بانروں کے روپ میں بھگوان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے

گری کانن جہاں تہاں بھری پوری رہے۔ نج نج انیک رچی رُوری
یہ سب رُچر چرت میں بھاکھا۔ اب سو سن ہو جو بیچ ہیں راکھا

یہ بانر پہاڑوں جنگلوں میں جہاں تہاں اپنی اپنی سُندر سینا بیلا بنا کر رہنے لگے یہ سب سُندر چرتر تو میں نے کہا اب وہ چرتر سُنو۔ جو بیچ میں ہی چھوڑ دیا ہے۔

اودھ پوریں رگھوکل منی راؤ۔ بید بدت تیہی دسرتھ ناؤں
دھرم دھرندھر گن ندھی گیانی۔ ہردے بھگتی متی سارنگ پانی

اودھ پوری میں رگھوکل تمو منی دشرتھ نامی راجہ ہوئے۔ بیدوں میں انکا نام مشہور ہے وہ دھرم پران۔ گنوں کے بھنڈار اور گیانی تھے

اس جہان اُتسو میں اودھ پوری ایسی شوبھا رہی تھی
مانو جیسے پربھو سے ملنے کے لیئے اِاتری آئی ہو۔ اور سورج کو
دیکھکر من میں شرمندہ ہو گئی ہو۔ پُنتو پھر بھی من میں وچار کر مانو
سندھیا بن گئی ہو۔

اگر دھوپ بہو جنو اندھیاری۔ اُڑتی ابیر منہوں ارُونا ری
مندر منی سموہ جنو تارا۔ نرپ گرِہ کلس سو اندو اُوا ما

اگر کی دُھوپ کا بہت سا دُھواں مانو سندھیا کا اندھکار
ہے۔ اور ڈھیر کے ڈھیر جو ابیر اُڑ رہا ہے وہ مانو اس کی سرخی ہے۔ راج
محل میں جو ہیرے موتیوں کے ڈھیر ہیں وہ مانو اکاش پر کے تارا گن
ہیں۔ راج محل کا جو کلس ہے وہ مانو شریشٹھ شیتل چندرما ہے۔

بھون بید دھنی اَتی مِرِدُو بانی۔ جنو کھگ مکھر سمے جنو سانی
کوتک دیکھی پتنگ بھلانا۔ ایک ماس بیتیں جات نہ جانا

راج محل میں جو کمل بانی سے وید دھن ہو رہی ہے۔ مانو وہ
سمے انوکول پنچھیوں کا چہچہانا ہے۔ اس اچنبھے کو دیکھکر سورج بھی
اپنی چال بھول گیا۔ ایک مہینہ بیت جانے پر انہیں معلوم نہ ہوا۔
اوکھانت ایک مہینہ وہ اس اچنبھے کو دیکھتے رہ گیئے۔

دوھا

ماس دِوس کر دِوس بھا مرم نہ جانے کوئی
رتھ سمیت رَبی تھاکیو نسا کون بدھی ہوئی

مہینے بھر کا دن ہو گیا۔ اس بھید کو کسی نے نہ جانا سورج
اپنی رتھ سمیت وہیں ٹھہر گئے۔ پھر رات بھلا کیسے ہو۔

چوپائی

یہ رہسیہ کاہوں نہیں جانا۔ دِن منی چلے کرت گُن گانا
دیکھی مہوتسو سُر مُنی ناگا۔ چلے بھون برنت نج بھاگا

ایک ماس کے پیچھے سوریہ بھگوان کے گُن گان کرتے
ہوئے چلے۔ اس بھید کو کسی نے نہیں جانا۔ اس مہا اُتسو کو دیکھ کر
دیوتا مُنی اور ناگ اپنے اپنے بھاگ کی سراہنا کرتے ہوئے اپنے
اپنے گھر چلے۔

اور ایتو ایک کہہوں نج چوری۔ سُنو گرجا اتی دِرڑھ مَتی توری

کاک بھُسنڈی سنگ ہم دوُو۔ منج رُوپ جانئی نہیں کوُ

ہے پاربتی! تمہاری بدھی شری رام چندر جی کے چرنوں میں
درڑھ ہے۔ اس لیئے میں ایک اور بھی اپنی چوری تم سے کہتا ہوں
کاک بھشنڈی اور میں دونوں وہاں ساتھ ساتھ تھے۔ منش روپ
میں ہمیں کوئی پہچان نہ سکا۔

پرمانند پریم سُکھ پھولے۔ بیتھنہہ پھریں مگن من بھولے
یہ سُبھ چرت جان پے سوئی۔ کرپا رام کے جا پر ہوئی

پرم آنند اور پریم سکھ میں پھولے ہوئے مست ہو کر ہم دونوں
گلیوں میں تن من کی سُدھ بھولے ہوئے پھرتے تھے۔ اس شبھ چرتر
کو وہی جان سکتا ہے جس پر شری رگھوناتھ جی کی کرپا ہو۔

تیہی اوسر جو جیہی بدھی آوا۔ دینہہ بھوپ جو جیہی من بھاوا
گج رتھ تُرگ ہیم گو ہیرا۔ دینہہ نرپ نانا بدھی چیرا

اُس موقع پر جو جس پرکار آیا اور جو کچھ اُس کے من کو بھایا
اُسے وہی راجا نے دیا۔ ہاتھی۔ رتھ۔ گھوڑے۔ سونا۔ گائے۔ ہیرے
اور بھانت بھانت کے بستر راجہ نے دیئے۔

دوھا

من سنتوشے سبنہہ کے جہاں تہاں دیہیں اسیس
سکل تنے چیو ہوں تلسی داس کے ایس

سب کے من پرسن ہوئے سب لوگ جہاں تہاں آشیرواد
دے رہے تھے۔ کہ تلسی داس کے سوامی چاروں راجکمار چرنجیو ہوں
(یعنی لمبی عمر والے ہوں)

چوپائی

کچھک دِوس بیتے ایہی بھانتی۔ جات نہ جانیئے دِن اُر راتی
نام کرن کر اوسر جانی۔ بھوپ بولی پٹھئے مُنی گیانی

اس پرکار کچھ دن بیت گئے دن اور رات کب بیت جاتے ہیں
یہ جان ہی نہیں پڑتا۔ تب نام کرن سنسکار کا یوگیہ سماں جان کر راجہ نے
گیانی منی وسِشٹ جی کو بلا بھیجا۔

کری پوجا بھوپتی اس بھاکھا۔ دھریئے نام جو مُنی گُنی راکھا
انہہ کے نام انیک انوپا۔ میں نرپ کہب سُومتی انوروپا

اُن کی پُوجا کر کے راجہ نے کہا کہ ہے مُنی جو آپ نے ان بالکوں کے نام من میں وچار کر رکھے ہیں۔ وہ نام رکھئے۔ وسشٹ جی نے کہا کہ ہے راجن! ان کے نام انیک اور انوپم ہیں۔ پھر بھی اپنی بُدھی کے انوسار ان کے نام کہتا ہوں۔

جو آنند سندھو سُکھ راسی۔ سیکر تے ترے لوک سُپاسی
سو سُکھ دھام رام اس ناما۔ اکھل لوک دایک بسراما

جو آنند ساگر اور سُکھ کی راشی ہے۔ جس آنند ساگر کے ایک چھوٹے سے انش سے تین لوک پرکاشمان ہو رہے ہیں اور سُکھ پاتے ہیں۔ جو سُکھ کے دھام اور سمپُورن لوکوں کو شانتی دینے والا ہے۔ اس کا یعنی آپ کے سب سے بڑے پُتر کا نام رام ہے۔

بسو بھرن پوشن کر جوئی۔ تا کا نام بھرت اس ہوئی
جا کے سُمرن تے رِپُو ناسا۔ نام سترگھن بید پرکاسا

جو سنسار کا پالن کرنے والا اور رکھشا کرنے والا ہے۔ اُس کا نام بھرت ہوگا۔ جن کا نام سُمرن کرنے سے ہی شترو کا ناس ہو جاتا ہے۔ اُن کا ویدوں میں پرکاشت "شترگھن" نام ہے۔

دوھا

لچھن دھام رام پریہ سکل جگت آدھار
گرو بسشٹ تیہی راکھا لچھمن نام اُدار

جو شبھ گُنوں کے دھام، رام کے پیارے اور سارے جگت کے آدھار ہیں۔ گُرو وسشٹ جی نے اُن کا شبھ نام لچھمن رکھا۔

چوپائی

دھرے نام گُر ہردے بچاری۔ بید تتو نرپ تو سُت چاری
مُنی دھن جن سرپس سو پرانا۔ بال کیلی اس تیہیں سُکھ مانا

اس پرکار گُرو وسشٹ جی نے وچار کر چاروں پُتروں کے نام دیے اور کہا کہ راجن! تمہارے چاروں پُتر ویدوں کے سار تتو ہیں۔ مُنی لوگوں کے دھن ہیں۔ اور بھگتوں کے تو سب کچھ ہی ہیں۔ شو جی کے پران ہیں۔ تمہارے پریم وش ہو کر ان چاروں نے بال لیلا کے رس میں سُکھ مانا ہے۔

بارہیں تے نج ہت پتی جانی۔ لچھمن رام چرن رتی مانی
بھرت شترگھن دُو نو بھائی۔ پربھو سیوک جسی پریتی بڑائی

بال پن سے ہی اپنا پرم ہِتکاری سوامی جان کر لچھمن جی نے بھگوان رام چندر جی کے چرنوں میں پریتی جوڑ لی۔ بھرت اور شترگھن دونوں بھائیوں میں سوامی سیوک جیسی پریتی اور بڑائی تھی۔

سیام گور سُندر دوو جوری۔ نرکھہیں چھبی جننیں تنو توری
چار یو سیل رُوپ گُن دھاما۔ تدپی ادھک سُکھ ساگر راما

شیام اور گورے بدن والی دونوں سُندر جوڑیوں کی شوبھا کو دیکھ کر مائیں ترن (تنکے) توڑتی ہیں (تاکہ کسی کی بُری نظر نہ لگ جائے)۔ اگرچہ چاروں بھائی ہی سیل، سُندر رُوپ اور گُنوں کے دھام تھے تو بھی آنند کے سمندر شری رام چندر جی سب سے ادھک تھے۔

ہردے انُوگرہ اِندو پرکاسا۔ سُوچت کرن منوہر ہاسا
کبہوں اُچھنگ کبہوں بر پلنا۔ ماتو دلارئی کہی پریہ للنا

اُن کے ہردے میں کرپا رُوپی چندرما کا پرکاش ہے اور اُن کی منوہر ہنسی اس کی کرنوں کو سُوچت کرتی ہے۔ کبھی گود میں اور کبھی سُندر پنگوڑے میں لٹا کر ماتا "پیارے للنا" کہہ کر پیار کرتی ہے۔

دوھا

بیاپک برہم نرنجن نرگُن بگت بنود
سو اج پریم بھگتی بس کوسلیا کیں گود

جو ویاپک۔ مایا رہت۔ گُن رہت۔ موہ رہت اور اجنما برہم ہیں۔ وہ پریم اور بھگتی کے وش ہو کر کوشلیا کی گود میں کھیلتے ہیں۔

چوپائی

کام کوٹی چھبی سیام سریرا۔ نیل کنج بارد گمبھیرا
اُرن چرن پنکج نکھ جوتی۔ کمل دلنہی بیٹھے جنو موتی

اُن کے نیل کمل اور گمبھیر میگھ (جل سے بھرے ہوئے بادل) کے سمان شیام شریر کی شوبھا کام دیو کی شوبھا سے کروڑوں گُنا ہے۔ اُن کے لال لال چرن کملوں کے نکھوں (ناخنوں) کی جوتی ایسی شوبھا دے رہی ہے مانو کملوں کے دلوں پر موتی بیٹھے ہوں۔

ریکھ کلس دھوج انکس سوہے۔ نوپر دھُنی سُنی مُنی من موہے
کٹی کنکنی اُدر ترے ریکھا۔ نابھی گمبھیر جان جنہیں دیکھا

اُن کے چرن کملوں کے تلوؤں میں بجر، دھوجا اور انکش کی

پرمان سے پرے ہیں۔ جن کو وید اور سنت دھانتا نہ پا اور سکھ کے سمندر اور سب گنوں کے بھنڈار کہہ کر گان کرتے ہیں۔ وہی شری لکشمی کے سوامی میرے کلیان کے لئے بھگت جنوں پر پریم کرنے والے بھگوان پرگٹ ہوئے ہیں۔

برہمانڈ نکایا نرمت مایا روم روم پرتی بید کہے
مم اُرسو باسی یہ اُپہاسی سُنت دھیر متی تھر نہ رہے
اُپجا جب گیانا پربھو مُسکانا چرت بہت بدھی کینہہ چہے
کہی کتھا سہائی ماتو بھائی جہی پرکار سُت پریم لہے

وید کہتے ہیں کہ آپ کے روم روم میں آپ کی اگیا سے آپ ہی کی مایا کے رچائے ہوئے اننت کوٹی برہمانڈوں کے سموہ بھرے پڑے ہیں۔ وہ آپ بھگوان میرے گربھ میں رہے تو یہ تو ہنسی کی بات ہے جسکو سُن کر دھیر بدھی والے پرشوں کی بدھی ٹھکانے نہیں رہتی جب ماتا کو گیان پیدا ہوا۔ تو پربھو مسکرائے وہ بہت پرکار کے چرت کہنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ماتا کو پورو جنم کی سُندر کتھا کہہ سمجھا دیا جس سے کہ ماتا کے دل میں اُنکے پرتی پُتر بھاؤ کا پریم پڑھے۔

ماتا پُنی بولی سو متی ڈولی تجہو تات یہ روپا
کیجے سسو لیلا اتی پریہ سیلا یہ سُکھ پرم انوپا
سُنی بچن سُجانا رودن ٹھانا ہوئی بالک سُربھوپا
یہ چرت جے گاوہیں ہری پد پاوہیں تے نہ پریں بھو کوپا

ماتا کی وہ گیان بدھی چلی گئی۔ وہ پھر بولی کہ ہے تات اب تُم اس روپ کو چھپا لو اور مجھ پر کرپا کرتے ہوئے سُندر بال لیلا رچو میرے لئے یہ پرم آنند ہوگا۔ ماتا کے یہ بچن سُن کر سبھی دیوتاؤں کے سوامی بھگوان بالک روپ ہو کر رونے لگے۔ جو منش بھگوان کے اس چرتر کو کہتے سنتے ہیں وہ پرم دھام کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور جنم مرن کے چکر سے چھوٹ جاتے ہیں۔

دوہا

بیپر دھینو سُر سنت ہت لینہہ منج اوتار

نج اچھا نرمت تنو مایا گُن گو پار

برہمن، گئو، دیوتا اور سادھو مہاتماؤں کے کلیان کے لئے بھگوان نے منش اوتار لیا۔ اُن کا دیو شریر اُن کی اپنی اچھا سے بنا ہے۔ وہ اگیان مئی مایا اور اُس کے گُن اور اندریوں سے پرے ہیں۔ درشٹی ماتر میں شریر دھارن کرنے پر بھی وہ اُن سے سنگ نہیں پاتے۔ {جیساکہ بھگوان نے گیتا میں کہا ہے کہ اجنما ہونے پر بھی اور سب بھوت پرانیوں کا ایشور ہونے پر بھی اپنی مایا کو آدھین کر کے (ان کے آدھین ہو کر نہیں) یوگ مایا سے پرگٹ ہوتا ہوں جب جب دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔ اور ادھرم بڑھ جاتا ہے۔ تب تب میں اپنے سُروپ کو رچتا ہوں۔ سادھو پرشوں کا اُدھار کرنے کے لئے اور دشٹوں کا ناش کرنے کے لئے اور دھرم کی ستھاپنا کرنے کے لئے یگ یگ میں پرگٹ ہوتا ہوں۔ ہے ارجن! میرا جنم اور کرم الوکک ہے۔ ارتھات دوسرے سنساری جیوؤں سے وِلکھشن ہے۔ اس پرکار جو منش تتو سے جانتا ہے۔ وہ شریر کو تیاگ کر جنم مرن روپی سنسار چکر سے سدا کے لئے چھوٹ کر مجھ اوناشی کو پراپت ہوتا ہے۔ گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۶ و ۷ و ۸ اور میرے پرم بھاؤ کو نہ جاننے کے کارن مجھ سب بھوتوں کے ایشور کو بھی موڑھ لوگ منش کا شریر دھارن کرنے والا تُچھ سمجھتے ہیں ارتھات اپنی یوگ مایا سے سنسار کا اُدھار کرنے کے لئے منش شریر میں وچرتے ہوئے کو سادھارن منش سمجھتے ہیں۔ گیتا ادھیائے ۹ شلوک ۱۱}

چوپائی

سُنی سسو رُدن پرم پریہ بانی سنبھرم چلی آئیں سب رانی
ہرشت جہاں تہاں دھائیں داسی۔ آنند مگن سکل پُر باسی

بالک کے رونے کی پرم پریہ بانی سُن کر سب رانیاں اُتاولی ہو کر کوشلیا جی کے محل میں دوڑی آئیں۔ اور داسیاں بڑی پرسن ہو کر منگل بدھاؤ سُنانے کو دوڑیں۔ اجودھیا پوری کے سارے نر ناری راج پُتر کا جنم سنتے ہی آنند میں مگن ہو گئے۔

دسرتھ پُتر جنم سُنی کانا۔ مانہوں برہمانند سمانا
پرم پریم من پُلک سریرا۔ چاہت اُٹھن کرت متی دھیرا

شری دسرتھ جی پُتر کا جنم کانوں سے سُنتے ہی آنند کے سمندر

میں مگن ہوگئے۔ ہردے میں پریم اُمڈ رہا تھا۔ شریر پلکت ہوگیا
پریم روپی ندی کی باڑھ میں شریر شتھل ہوگیا۔ وہ اپنی بدھی کو دھیرج
دے کر اٹھنا چاہتے تھے۔

جاکر نام سُنت سُبھ ہوئی۔ موریں گرہ آوا پربھو سوئی
پرمانند پوری من راجا۔ کہا بولائی بجاؤ ہو باجا

جن کا نام سُننے ماتر سے ہی کلیان ہوتا ہے۔ وہ پربھو میرے
گھر میں پرگٹ ہوئے ہیں۔ یہ وچار کر راجہ دسرتھ کا من آنند سے
بھرپور ہوگیا۔ انہوں نے باجہ بجانے والوں کو بُلاکر کہا کہ باجہ
بجاؤ۔

گُرو بششٹ کہوں گیو ہنکارا۔ آئے دوج سہت نرپ دوارا
انوپم بالک دیکھیہ جائی۔ روپ راسی گُن کہی نہ سرائی

گرو بششٹ جی کو بلوا بھیجا گیا۔ وہ برہمن منڈلی سمیت
راج دوار پر آئے انہوں نے جاکر انوپم بالک کو دیکھا۔ جو روپ کی
راشی ہے۔ اور جس کے گنوں کا ورنن کرتے بنتا نہیں بنتا۔

دوہا

نندی مکھ سرادھ کری جات کرم سب کینہہ
ہاٹک دھینو بسن منی نرپ بپرنہ کہوں دینہہ

پھر راجہ نے نندی مکھ شرادھ کیا۔ اور جات کرم سنسکار آدی
کئے۔ اور برہمنوں کو سونا۔ گائے۔ بستر اور ہیرے موتیوں کا دان دیا۔

چوپائی

دھوج پتاک تورن پُر چھاوا۔ کہی نہ جائی جیہی بھانتی بناوا
سُمن برشٹی آکاش تیں ہوئی۔ برہمانند مگن سب لوئی

گھر گھر سُورج ونشی جھنڈے لہرائے گئے۔ بھانت بھانت
کے بناؤ سنگار توران سے آدکے ایودھیا پوری کو ایسا سجایا گیا
کہ جس کا ورنن ہی نہیں ہوسکتا۔ آکاش سے پھولوں کی بارش ہوئی اور سب
لوگ برہمانند میں مگن ہوگئے۔

برند برند ملی چلیں لوگائیں۔ سہج سنگار کئے اُٹھی دھائیں
کنک کلس منگل بھری تھارا۔ گاوت پیٹھہیں بھوپ دوارا

کرکے ہی اٹھ دوڑیں۔ سونے کے تھالوں میں منگل درویہ (دوب۔
ہلدی۔ دہی آدی آرتی) بھر کر گیت گاتی ہوئی راج دوار میں گئیں۔

کری آرتی نیوچھاور کرہیں۔ بار بار سیسہ چرنن پرہیں
ماگدھ سُوت بندی گن گایک۔ پاون گُن گاوہیں رگھو نایک

سُندر آرتی کرکے نچھاور کرنے لگیں۔ اور بار بالک کے
چرنوں پر گرنے لگیں۔ ماگدھ۔ سوت۔ اور بندی گن شری رگھوناتھ جی
کے پوتر گنوں کا گان کرنے لگے۔

سربس دان دینہہ سب کاہو۔ جیہیں پاوا راکھا نہیں تاہو
مرگ مد چندن کنکم کیچا۔ مچی سکل بیتھنہ بیچ بیچا۔

راجہ نے سب کو بھرپور دان دیا۔ جنہوں نے دان لیا
انہوں نے بھی خوشی میں اُسے لٹا دیا۔ کستوری۔ چندن اور کیسر
ایودھیا پُرواسیوں نے ایک دوسرے پر اتنا چھڑکا۔ کہ سب گلی
کوچوں میں کیچ مچ گئی۔

دوہا

گرہ گرہ باج بدھاو سبھ پرگٹے سُشما کند
ہرش ونت سب جہاں تہاں نگر ناری نر برند

گھر گھر بدھائی باجے بجنے لگے۔ شوبھا کے مول سوامی کے جنم
ہونے سے نگر کے نر ناریوں کے سموہ جہاں تہاں آنند
میں مگن ہوگئے

چوپائی

کیکئے سُنا سُمترا دوؤ۔ سُندر سُت جنمت بھیں اوؤ
وہ سُکھ سمپتی سمے سماجا۔ کہی نہ سکئی سارد اہی راجا

کیکئی اور سمترا دونوں رانیوں کے گربھ سے بھی سُندر
پتروں نے جنم لیا۔ اس سکھ سمپتی سمے اور سماج کے آنند کا ورنن
تو خود شری سرسوتی جی اور سرپوں کے راجہ شیش جی بھی نہیں
کرسکتے۔

اودھ پُری سوہی ایہی بھانتی۔ پربھہی ملن آئی جنو راتی
دیکھی بھانو جنو من سکوچانی۔ تدپی بنی سندھیا انومانی

دکھائیں شوبھا پا رہی تھیں۔ نوپر (یعنی۔ گھونگرو) کی آواز سن کر منیوں کے من بھی موہے جاتے تھے۔ کمر میں کرگھنی اور پیٹ پر تین ریکھائیں تھیں۔ نابھی کی گمبھیرتا کو تو وہی جانتے ہیں جنہوں نے اُسے دیکھا ہے۔

بھج بسال بھوشن جت کھوری۔ ہیا ہری نکھ اتی سوبھا روری
اُرمنی ہار پدک کی سوبھا۔ بپر چرن دیکھت من لوبھا

اُن کی بھجائیں وشال (لمبے بازو) تھیں۔ اُن میں سُندر گہنے براجتے تھے۔ ہردے پر شیر کا ناخن اتی انت سُندر شوبھا دے رہا تھا۔ چھاتی پر رتنوں سے جڑے ہوئے منیوں کے ہار کی شوبھا اور برہمن بھرگو کے چرن دیکھا کو دیکھتے ہی من لبھا جاتا ہے۔

کمبو کنٹھ اتی چبک سہائی۔ آنن امت مدن چھبی چھائی
دُوئی دُوئی دسن ادھر ارونارے۔ ناسا تلک کو برنے پارے

کنٹھ سنکھ کے سمان سُندر تھا۔ اور ٹھوڑی تو بہت ہی سہاونی تھی مکھ پر اننت کامدیوؤں کی شوبھا چھا رہی تھی۔ ۲-۲ دنتکیاں اور لال لال ہونٹ تھے۔ ناک اور مستک پر کے تلک کی شوبھا کا ورنن کون کر سکتا ہے۔

سُندر شرون سُچارو کپولا۔ اتی پریہ مدھر توترے بولا
چکن کچ کنچت گبھوآرے۔ بہو پرکار رچی ماتو سنوارے

سُندر کان اور بہت ہی سُندر گال توتلے مدھر شبد تو من کو بہت پیارے لگتے تھے جنم کے وقت کے رکھے ہوئے چکنے اور گھونگر والے بال تھے جن کو ماتا نے بہت پرکار سے بنا کر سنوار دیا تھا۔

پیت جھگلیا تنو پہی رائی۔ جانو پانی بچرنی موہی بھائی
روپ سکہیں نہیں کہی شُرتی سیکھا۔ سو جانئی سپنے ہوں جہیں دیکھا

شریر پر پیلی جھنگلیاں پہنائی ہوئی تھیں۔ زانو اور ہاتھوں کے بل چلنا تو مجھے بہت ہی بھاتا تھا۔ اُن کے روپ کا ورنن تو وید اور سیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ اُسے وہی جانتا ہے۔ جس نے کبھی سپنے میں بھی دیکھا ہو۔

دوھا

سُکھ سندوہ موہ پر گیان گرا گوتیت

دمپتی پرم پریم بس کر سسو چرت پنیت

جو پرمانند سروپ۔ موہ رہت اور گیان بانی اور اندریوں سے اتیت (پہنچ سے پرے) بھگوان ہیں وہ دسرتھ اور کوشلیا کے پریم کے وش میں ہو کر سُندر پوتر بال لیلا کرتے تھے۔

چوپائی

ایہی بدھی رام جگت پتو ماتا۔ کوسل پُر باسنہہ سُکھ داتا
جنہہ رگھوناتھ چرن رتی مانی۔ تنہہ کی یہ گتی پرگٹ بھوانی

اس پرکار جگت کے ماتا پتا شری رام چندر جی نے اودھ پوری کے واسیوں کو سُکھ و شانتی دی۔ ہے بھوانی! جنہوں نے شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں پریتی کر لی ہے۔ آنند اور سُکھ کی پراپتی تو اُن کے لئے پرتیکش ہی ہے۔

رگھوپتی بمکھ جتن کر کوری۔ کون سکئی بھو بندھن چھوری
جیو چراچر بس کے راکھے۔ سو مایا پربھو سوں بھے بھاکھے

شری رگھوناتھ جی سے بمکھ ہو کر کروڑوں اُپائے کرنے پر بھی مہا کٹھن سنسار بندھن کو کون چھوڑا سکتا ہے۔ وہ مایا جس نے سب چراچر جیوؤں کو وش میں کر رکھا ہے وہ بھی پربھو سے بھے مانتی ہے۔

بھرکُٹی بلاس نچاوئی تاہی۔ اس پربھو چھاڑی بھجئے کہو کاہی
من کرم بچن چھاڑی چترائی۔ بھجت کرپا کرہیں رگھورائی

بھگوان اس مایا کو اپنے بھوؤں کے اشارے سے ہی نچاتے ہیں ایسے پربھو کو چھوڑ کر کہو اور کس کو بھجیں۔ بدھی کی بھوتی چترائی (ترک و ترک۔ واد و واد) کو چھوڑ کر بھجن کرنے سے بھگوان شری رگھوناتھ جی کرپا کریں گے۔

ایہی بدھی سسو بنود پربھو کینہا۔ سکل نگر باسنہہ سُکھ دینہا
لے اُچھنگ کبہونک ہلراوے۔ کبہوں پالنہہ گھالی جھلاوے

اس پرکار بال لیلا کر کے پربھو نے سارے نگر واسیوں کو سُکھ دیا۔ کوشلیا جی کبھی انہیں گود میں لے کر ہلاتی ڈلاتی تھی۔ اور کبھی ہنگوڑے میں لٹا کر جھلاتی تھی۔

دوھا

پریم مگن کوسلیا نسی دن جات نہ جان
سُت سنیہہ بس ماتا بال چرت کر گان!!

اِس پرکار پُتر کے پریم میں مگن کوشلیا جی کو کب دن چڑھا کب راتری آئی۔ اس کا گیان ہی نہ رہتا تھا۔ پُتر کے پریم کے وش ہوکر ماتا اُن کی بال لیلاؤں کا گان کیا کرتی۔

چوپائی۔

ایک بار جننی انھوائے۔ کری سنگار پلناں پوڈھائے
نج کُل اِشٹ دیو بھگوانا۔ پوجا ہیتو کینہہ اسنانا

ایک بار ماتا نے شری رام چندر جی کو اشنان کرایا اور شرنگار کرکے پنگوڑے میں سُلا دیا۔ پھر ماتا نے اپنے کُل کے اِشٹ دیو بھگوان کی پوجا کرنے کے لئے خود اسنان کیا۔

کری پوجا نئے بید یہ چڑھاوا۔ آپ گئی جہاں پاک بناوا
بہوری ماتو تہواں چلی آئی۔ بھوجن کرت دیکھ سُت جائی

پوجا کرکے نئی بیدیہ چڑھایا۔ اور آپ رسوئی گھر میں چلی گئی جب وہ پلٹ کر آئی تو پتر کو اس نئی ویدیہ کو کھاتے ہوئے دیکھا۔

گے جننی سسو پہیں بھے بھیتا۔ دیکھا بال تہاں پُنی سُوتا
بہوری آئی دیکھا سُت سوئی۔ ہردے کمپ من دھیر نہ ہوئی

ماتا بھے بھیت ہوکر پتر کے پاس دوڑی گئی تو کیا دیکھتی ہے کہ بالک پنگوڑے میں سویا پڑا ہے۔ پھر پوجا کے ستھان میں پلٹ کر آئی تو پھر اُسی پتر کو بھوجن کرتے ہوئے پایا تب تو کوشلیا کا ہردہ کانپ گیا۔ اور دھیرج چھوٹ گیا۔

اِہاں اُہاں دوئی بالک دیکھا۔ متی بھرم مور کے آن بسیکھا
دیکھی رام جننی اکولائی۔ پربھو ہنسی دینی مدھر مسکائی

یہاں وہاں دو بالک ایک جیسے دیکھ کر کوشلیا من ہی من میں کہتی ہے۔ کہ میری بُدھی ہی ٹھکانے نہیں رہی یا اور کوئی خاص کارن ہے۔ پربھو شری رام چندر جی نے ماتا کو ویاکل دیکھا تب وہ مدھر مسکراہٹ سے ہنس دیے۔

دوہا

دیکھرادا لاتا ہی پُنج اوبھوت روپ اکھنڈ
رُوم رُوم پرتی لاگے کوٹی کوٹی برہمانڈ

پھر اُنھوں نے ماتا کو اپنا اوبھُت اکھنڈ وِراٹ رُوپ دکھلایا۔ کہ جس کے ایک ایک روم میں کروڑوں برہمانڈ لگے ہوئے ہیں۔

چوپائی

اگنت روی سسی سِو چتُرانن۔ بہو گری سرت سندھو مہی کانن
کال کرم گُن گیان سبھاؤ۔ سوؤ دیکھا جو سنا نہ کاؤ

اننت برہمانڈوں میں اننت سُورج اننت چندرماں اور اننت شیو مہادیو دیکھے۔ اننت برہما دیکھے۔ اگنت (بے شمار) پربت ندیاں سمندر۔ پرتھوی۔ بن۔ کال۔ کرم۔ گُن۔ گیان اور سبھاؤ دیکھے۔ اور وہ چیزیں بھی دیکھیں۔ جن کو کبھی پہلے سُنا بھی نہ تھا۔

دیکھی مایا سب بدھی گاڑھی۔ اتی سبھیت جوریں کر ٹھاڑی
دیکھا جیو نچاوی جاہی۔ دیکھی بھگتی جو چھوڑتی تاہی

سب پرکار سے بل شالی مایا کو دیکھا کہ شری رام چندر جی کے سامنے اتی اننت بھے بھیت ہوکر ہاتھ جوڑے کھڑی ہے۔ جیو کو بھی دیکھا جسے یہ مایا کرم کی پھانسی میں باندھ کر جنم جنمانتر نچاتی ہے۔ اور بھگتی کو بھی دیکھا۔ جو اس جیو کے بندھنوں کو کاٹ کر اسے مکت کرکے اس جنتر مایا سے سدا کے لئے چھڑا دیتی ہے۔

تن پُلکت مکھ بچن نہ آوا۔ نین موند چرنی سر ناوا
بسمئے ونت دیکھی مہتاری۔ بھئے بہوری سسو رُوپ کھراری

ماتا کا شریر پُلکت ہوگیا۔ مکھ سے شبد نہ نکلتا تھا تب آنکھیں بند کرکے شری رام چندر جی کے چرنوں میں مستک ٹیک دیا ماتا آشچریہ چکت دیکھ کھر راکشس کے شترو شری رام جی نے پھر بال روپ بنا لیا۔

اُستتی کری نہ جائی بھے مانا۔ جگت پتا میں سُت کری جانا
ہری جننی بہو بدھی سمجھائی۔ یہ جنی کتہوں کہسی سُنو مائی

ماتا سے بیٹے کے لئے استتی بھی نہیں کی جاتی۔ وہ سہم گئی کہ

جگت کے پتا پرماتما کو میں نے اپنا پتر جانا ہے۔ بھگوان نے ماتا کو بہت پرکار سے سمجھایا اور کہا کہ ہے ماتا! یہ گپت بات (وراٹ سروپ کا درشن) کہیں کسی سے کہنا نہیں۔

دوہا

بار بار کوسلیا بنے کرتی کر جوری
اب جنی کبہوں بیاپے پربھو موہی مایا توری

کوشلیاجی بار بار ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کرتی ہیں کہ ہے پربھو! مجھے آپ کی پربل مایا کبھی موہت نہ کر سکے۔

چوپائی

بال چرت ہری بہو بدھی کینہا۔ اتی آنند داسن کہں دینہا
کچھک کال بیتے سب بھائی۔ بڑے بھئے پرجن سکھدائی

بھگوان نے انیک پرکار سے بال چرتر کئے اور اپنے سیوکوں کو بہت ہی سکھ دیا۔ پھر کچھ سماں بیت جانے پر چاروں بھائی بڑے ہو گئے اور اپنے پریوار کے سکھ داتا ہوئے۔

چوڑاکرن کینہہ گرو جائی۔ بپرنہ پنی دچھنا بہو پائی
پرم منوہر چرت اپارا۔ کرت پھرت چارو سکمارا

تب گرو وسشٹ نے جاکر اُن کا منڈن سنسکار کیا جس پر برہمنوں نے پھر دکشنا پائی۔ چاروں سندر راجکمار پرم منوہر اور اپار لیلا کرتے پھرتے تھے۔

من کرم بچن اگوچر جوئی۔ دسرتھ اجر بچر پربھو سوئی
بھوجن کرت بول جب راجا۔ نہیں آوت تجی بال سماجا

جو پربھو من کرم بچن سے اتیت ہیں، وہاں سے بانی سمیت من کے پار نہ پاکر لوٹ آتی ہے۔ وہ پربھو دسرتھ جی کے آنگن میں کریڑا کرتے تھے۔ راجہ جب بھوجن کرتے سمے انہیں بلاتے تھے تو وہ کھیل میں مگن اپنے بال سکھاؤں کی منڈلی چھوڑ کر نہیں آتے تھے۔

کوسلیا جب بولن جائی۔ ٹھمک ٹھمک پربھو چلہیں پرائی
نگم نیتی سو انت نہ پاوا۔ تاہی دھرے جننی ہٹھی دھاوا

کوشلیا جب بلانے جاتیں تو ماتا کو آتی دیکھ پربھو ٹھمک ٹھمک کرتے بھاگ جاتے۔ جن کا پار وید نہ پا سکے اور نیتی (ایسا نہیں) کہہ کر چپ ہوئے، شوجی جن کا انت نہ پا سکے ایشور کی بات سنکر ماتا انہیں پکڑنے کا ہٹھ کرتی ہے۔

دھوسر دھوری بھرے تنو آئے۔ بھوپتی بہسی گود بیٹھائے

وہ شریر میں مٹی دھول سے لتھڑے ہوئے آئے، راجہ نے ہنس کر گود میں بیٹھا لیا۔

دوہا

بھوجن کرت چپل چت اِت اُت اوسر پائی
بھاجی چلے کلکت مکھ ددھی اودن لپٹائی

بھوجن کرتے ہیں من چنچل ہے۔ موقع پاکر دہی اور بھات سے لتھڑے ہوئے مکھ سے ہی کلکاری مار کر بھاگ جاتے تھے۔

چوپائی

بال چرت اتی سرل سہائے۔ سارد سیش سمبھو شرتی گائے
جنہہ کر من اِنہہ سن نہیں راتا۔ تے جن بنچت کئے بدھاتا

شری رام چندر جی کی سرل اور سندر بال لیلا کا سرسوتی شیش شوجی اور ویدجی نے گان کیا ہے۔ جن ابھاگے منشوں کا من اُن کی منوہر بال لیلا میں نہیں لگتا ہے۔ اُن کی بدھی کو بدھاتا نے ہر لیا ہے۔

بھئے کمار جبہیں سب بھراتا۔ دینہہ جنیو گرو پتو ماتا
گرو گریہہ گئے پڑھن رگھورائی۔ الپ کال بدیا سب آئی

جب چاروں بھائی ذرا سیانے ہوئے تو گرو، ماتا پتا نے یگیوپویت سنسکار کر دیا۔ پھر شری رگھوناتھ جی سارے بھائیوں سمیت گرو آشرم میں ودیا پڑھنے لگے اور تھوڑے ہی کال میں سب ودیا پڑھ لی۔

جاکی سہج سواس شرتی چاری۔ سو ہری پڑھ یہ کوتک بھاری
بدیا بنے نپن گن سیلا۔ کھیلہیں کھیل سکل نرپ لیلا

چاروں وید جس پربھو کے سہج شواس (سوابھاوک سانس) ہیں۔ وہ

بھگوان بھی پڑھتے ہیں۔ یہ بڑا بھاری کوتک (اچنبھا) ہے چاروں بھائی ودیا۔ نمرتا بھاؤ۔ گن اور شیل میں نپن (ماہر) ہو کر راج کی کھیل کھیلتے ہیں۔

کرتل بان دھنش اتی سوہا۔ دیکھت روپ چراچر موہا
جنہہ بیتھنہہ بہرہیں سب بھائی۔ تھکت ہوہیں سب لوگ لگائی

سندر کمل سے ہاتھوں میں دھنش اور بان شوبھا پا رہے ہیں۔ ان کے روپ کو دیکھ کر جڑ چیتن جیو موہت ہو جاتے ہیں۔ جن گلی کوچوں میں چاروں بھائی کھیلتے کھیلتے نکلتے ہیں۔ ان گلی کوچوں کے سب نرناری ... روپ کو دیکھ کر ایسے مست بے خود ہو جاتے ہیں، کہ ہر شخص ... رہ ہی نہیں سکتے۔

دوہا

کوسل پرباسی نرناری برِدھ اور بال
پرانہو تے پریہ لاگت سب کہہ رام کرپال

اجودھیا پوری کے واسی سب نر ناری بوڑھے اور بچے سبھی کو کرپال بھگوان شری رام چندر جی پرانوں سے بھی ادھک پیارے لگتے ہیں۔

چوپائی

بندھو سکھا سنگ لیہیں بولائی۔ بن مرگیا نت کھیلہیں جائی
پاون مرگ مارہیں جیاں جانی۔ دن پرتی نرپہی دکھاہیں آنی

شری رام چندر جی سب بھائیوں کو اور سکھاؤں کو ساتھ لیکر بن میں نت شکار کھیلنے جاتے اور من میں اُتّم سمجھ کر مرگوں کو مارتے اور پرتی دن لاکر راجہ کو دکھاتے۔

جے مرگ رام بان کے مارے۔ تے تنو تجی سرلوک سدھارے
انج سکھا سنگ بھوجن کرہیں۔ ماتا پتا آگیا انوسرہیں

جو مرگ شری رام چندر جی کے بان سے مارے جاتے تھے۔ وہ شریر کو چھوڑ کر دیولوک کو پراپت ہو جاتے۔ شری رام جی چھوٹے بھائیوں اور دوست سکھوں سمیت بھوجن کرتے اور ماتا پتا کی آگیا انوسار بیوہار کرتے تھے۔

جیہی بدھی سکھی ہوہیں پر لوگا۔ کرہیں کرپاندھی سوئی سنجوگا
بید پران سنہیں من لائی۔ آپو کہہیں انوجنہہ سمجھائی

جس پرکار اودھ پوری کے واسی سکھی رہیں۔ بھگوان کرپاندھان شری رام چندر جی ویسا ہی اُپائے کرتے۔ خود من لگا کر وید پران سنتے۔ اور پھر خود ہی چھوٹے بھائیوں کو سمجھا کر کہتے

پراتکال اٹھی کے رگھوناتھا۔ ماتا پتا گرو ناوہیں ماتھا
آئیسو مانگی کرہیں پر کاجا۔ دیکھی چرت ہرشی من راجا

پربھو شری رام چندر جی پراتہ کال اٹھ کر ماتا پتا گرو کے چرنوں میں سیس جھکاتے اور ان کی آگیا پا کر نگر کا کام کرتے۔ ان کے چرتر دیکھ کر راجہ بہت پرسن چت ہو جاتے۔

دوہا

بیاپک اکل انیہہ اج نرگن نام نہ روپ
بھگت ہیتو نانا بدھی کرت چرتر انوپ

جو ویاپک۔ کل رہت (نروِیو) اِچھا رہت۔ اجنمے نرگن اور نام روپ سے رہت پربھو ہیں۔ وہ بھگتوں کے کلیان ارتھ نانا پرکار کے انوپم چرتر کرتے ہیں۔

چوپائی

یہ سب چرت کہا میں گائی۔ آگلی کتھا سنہو من لائی
بسوامتر مہامنی گیانی۔ بسہیں بپن سبھ آشرم جانی

یہ بال و کمار اوستھا کے چرتر میں نے گا کر کہے ہیں۔ اب آپ آگلی کتھا من لگا کر سنئے مشہور مہامنی گیانی وشوامتر جی بن میں ایک سندر اور پوتر استھان میں آشرم بنا کر رہتے ہیں۔

جہاں جپ جگیہ جوگ منی کرہیں۔ اتی ماریچ سباہو ہی ڈرہیں
دیکھت جگیہ نساچر دھاوہیں۔ کرہیں اپدرو منی دکھ پاوہیں

اس پوتر آشرم میں منی وسوامتر جی جپ یگیہ اور یوگ کرتے تھے لیکن ماریچ اور سباہو دو راکشسوں سے بہت ڈرتے تھے۔ یگیہ کو دیکھتے ہی دُشٹ راکشس دھاوا بول دیتے تھے۔ اور اُپدرو کر کے یگیہ شالا کو بھرشٹ کر دیتے تھے۔ جس سے منی وشوامتر بہت دکھی تھے۔

گادھی تنے من چنتا بیاپی۔ ہری بنو مرہیں نہ نسیچر پاپی
تب منی ور من کینہہ بچارا۔ پربھو اوترے ہرن مہی بھارا

گادھی پتر وسوامتر کے من میں بڑی چنتا ہوئی۔ انہوں نے من میں وچارا کہ یہ پاپی راکشس وشنو بھگوان کے بنا نہیں مریں گے۔

تب مُنی سریشٹھ وشوامتر جی نے سوچا کہ پربھو تو پرتھوی کا بھار دُور کرنے نمت اوتار دھارن کر چکے ہیں۔

ایہوں مِس دیکھوں پد جائی۔ کری بنتی آنو دوؤ بھائی
گیان براگ سکل گن اینا۔ سو پربھو میں دیکھب بھری نینا

اسی بہانے میں اُن کے چرنوں کے درشن جا کر کروں اور پرارتھنا کر کے اُن دونوں بھائیوں کو لے آؤں۔ جو گیان ویراگ اور سمست گنوں کے استھان ہیں۔ اُن پربھو کو میں نینوں (نیترو) سے جی بھر کر دیکھوں۔

دوھا

بہو بدھی کرت منورتھ جات لاگی نہیں بار
کری مجن سریو جل گئے بھوپ دربار

اس پرکار منورتھ کرتے ہوئے جانے میں دیر نہیں لگی۔ سرجو کے جل میں اشنان کر کے مُنی راج دربار پر گئے۔

چوپائی

مُنی آگمن سُنا جب راجا۔ ملن گیئو لے بپر سماجا
کری دنڈوت مُنی ہی سنمانی۔ نج آسن بیٹھارنہ آنی

جب راجہ نے مُنی وسوامتر کو آئے ہوئے سُنا۔ تو وہ برہمنوں کے سماج کو ساتھ لے کر مُنی کے سواگت کے لئے گئے۔ مُنی کو ڈنڈوت پرنام کر کے بڑے آدر ستکار سے لا کر انہیں اپنے آسن پر بٹھایا۔

چرن پکھاری کینہ اتی پوجا۔ مو سم آجو دھنیہ نہیں دوجا
بِبدھ بھانتی بھوجن کروا وا۔ مُنی بر ہردیں ہرش اتی پاوا

چرن دھو کر اُن کا پوجن کیا۔ اور کہا کہ میرے سمان سو بھاگیہ شالی آج کون ہے جس کے گھر آپ کے چرن کمل سدھارے مُنی کو بھانت بھانت کے بھوجن کھلائے جس سے سریشٹھ مُنی بڑے ہی پرسن ہوئے۔

پُنی چرن میلے سُت چاری۔ رام دیکھی مُنی دیہہ بساری
بھئے مگن دیکھت مُکھ سوبھا۔ جنو چکور پورن سسی لوبھا

پھر چاروں راجکماروں کو مُنی جی کے چرنوں پر ڈال دیا۔ شری رام چندر جی کو دیکھ کر مُنی کو تن من کی سُدھ نہ رہی۔ اُن کے مُکھاربند کی شوبھا دیکھ کر وسوامتر جی آنند میں مگن ہو گئے۔ مانو چکور پورن چندرما کو دیکھ کر موہت ہو گئی ہو۔

تب من ہرشی بچن کہہ راؤ۔ مُنی اس کرپا نہ کینہی کاہو
کیہی کارن آگمن تمہارا۔ کہہ سو کرت نہ لاوؤں بارا

تب من میں پرسن ہو کر یہ بچن کہے۔ کہ ہے مُنی! آپ نے راج دربار میں پدھارنے کی ایسی اپار کرپا کبھی نہیں کی کس کارن وش آپ کا شبھ آنا ہوا۔ آپ آگیا کریں میں اُسے پورا کرنے میں ڈھیل نہیں کروں گا۔

اسر سموہ ستاوہیں موہی۔ میں جاچن آیئوں نرپ توہی
انج سمیت دیہو رگھوناتھا۔ نسیچر بدھ میں ہوب سناتھا

مُنی نے کہا کہ ہے راجن! اسُروں کے گروہ مجھے ستاتے ہیں۔ اس لئے میں آپ سے کچھ مانگنے آیا ہوں سو چھوٹے بھائی لچھمن سمیت آپ شری رام چندر جی کو میرے ساتھ بھیج دیں۔ تو راکشسوں کا ناش ہو جائے گا۔ اور میں بھی بے کھٹکے جپ یوگ یگیہ کروں گا۔

دوھا

دیہو بھوپ من ہرشت تجہو موہ اگیان
دھرم سجس پربھو تمہ کوں انہہ کہہ اتی کلیان

ہے راجن! پرسن من سے موہ اگیان کو دور کر کے آپ دونوں راجکماروں کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ آپ کو دھرم اور کیرتی کی پراپتی ہو گی۔ اور ان دونوں راج کماروں کا پرم کلیان ہو گا۔

چوپائی

سُنی راجا اتی اپریہ بانی۔ ہردے کمپ مکھ دُتی کملانی
چوتھے پن پائیوں سُت چاری۔ بپر بچن نہیں کہیہو بچاری

مُنی کی ایسی اپریہ بانی (ناپسند بات) کو سُن کر راجہ کا ہردہ کانپنے لگا۔ چہرہ کملا گیا۔ وہ بڑی آدھینتا سے بولے کہ ہے برہمن! میں نے بڑھاپے میں ان چاروں پُتروں کو پایا ہے۔ اس لئے آپ نے یہ مانگ وچار کر نہیں کی۔

مانگہو بھومی دھینو دھن کوسا۔ سربس دیؤں آجو سہہ روسا

دیہہ پران تیں پریہ کچھو ناہیں۔ سنو مُنی دیوں نمش ایک ماہیں

آپ پرتھوی گائے۔ دھن اور خزانہ مانگیں۔ وہ میں آپ کو سب کچھ پرسن ہو کر دوں گا۔ شریر اور پرانوں سے بڑھ کر تو کچھ بھی پیارا نہیں ہوتا۔ سو ہے مُنی! اُن کو بھی پل بھر میں میں آپ کے ارپن کر دوں گا

سب سُت پریہ موہی پران کی نائیں۔ رام دیت نہیں بنئی گوسائیں

کہں نسیچر اتی گھور کٹھورا۔ کہں سندر سُت پرم کشورا

ہے مُنی! یوں تو مجھے اپنے چاروں پتر ہی پرانوں کے سمان پیارے ہیں لیکن رام چندر کو تو کسی پرکار بھی دیتے نہیں بنتا۔ کہاں تو وکرال بھیانک راکشس اور کہاں یہ نادان میرے سُندر بچے۔ بھلا ان کا راکشسوں سے مقابلہ کیا۔

سُنی نرپ گرا پریم رس سانی۔ ہردے ہرش مانا مُنی گیانی

تب بسشٹ بہو بدھی سمجھاوا۔ نرپ سندیہہ ناس کہوں پاوا

راجہ کے پریم رس سے پری پُورن بچنوں کو سُن کر گیانی مُنی وشوامتر جی نے من میں بڑا ہی ہرش مانا۔ تب گرو وسشٹ جی نے راجہ کو بہت پرکار سمجھایا تب کہیں جا کر راجہ کے موہ کا ناش ہوا

اتی آدر دوؤ تنیہہ بُلائے۔ ہردے لائی بہو بھانتی سکھائے

میرے پران ناتھ سُت دوؤ۔ تمہہ مُنی پتا آن نہیں کوؤ

راجہ نے بڑے آدر سے دونو راجکماروں کو بُلایا اور انہیں چھاتی سے لگا کر بہت پرکار کی شکشا دی اور پھر مُنی سے کہا کہ ہے مُنی! یہ دونو پتر میرے پران ہیں۔ اب آپ ہی ان کے ماتا پتا ہو۔ دوسرا کوئی نہیں۔

دوہا

سونپے بھوپ رشی ہی سُت بہو بدھی دیئی اسیس

جننی بھون گئے پربھو چلے نائی پد سیس

یہ کہہ کر راجہ نے دونوں راجکماروں کو اشیرواد دے کر مُنی وشوامتر کو سونپ دیئے۔ پھر پربھو شری رام چندر جی ماتا کے محل میں گئے۔ اور ان کی چرن بندنا کر کے مُنی کے ساتھ چل دیئے۔

پُرش سنگھ دوؤ بیر ہرشی چلے مُنی بھے ہرن

کرپا سندھو متی دھیر اکھل بسو کارن کرن

منشوں میں شیر رُوپ دونو بھائی رام اور لچھمن مُنی کے ڈر کو دور کرنے کے لئے پرسن ہو کر چلے۔ وہ کرپا کے سمندر، دھیر بُدھی سمپورن برہمانڈ کے کارن اور کرتا ہیں۔

چوپائی

ارون نین اُر باہو بسالا۔ نیل جلج تنو سیام تمالا

کٹی پٹ پیت کسیں بربھاتھا۔ رچر چاپ سایک دُہوں ہاتھا

جوانی اور ویرتا کا جوش مارتے بھگوان کے لال نیتر ہیں۔ چھاتی چوڑی اور بازو لمبے ہیں۔ نیل کمل اور تمال برکش کے سمان شیام شریر ہے۔ کمر میں پیلے بستر پہنے ہوئے ہیں۔ اور سُندر ترکش کسا ہوا ہے۔ دونوں ہاتھوں میں دھنش اور بان ہیں۔

سیام گور سندر دوؤ بھائی۔ بسوامتر مہا ندھی پائی

پربھو برہمنیہ دیو میں جانا۔ موہی نتی پتا تجیو بھگوانا

ایسی سُندر سانولی اور گوری دونوں بھائیوں کی جوڑی کو پا کر مانو بسوامتر جی کے ہاتھ کوئی بڑا بھاری خزانہ ہاتھ آ گیا ہو۔ وسوامتر جی من ہی من میں کہہ رہے تھے کہ میں نے جان لیا کہ پربھو سچ سچ برہمنوں کے دیو ہیں جنہوں نے میرے لئے اپنے پتا کو بھی چھوڑ دیا۔

چلے جات مُنی دینہہ دکھائی۔ سُنی تاڑکا کرودھ کری دھائی

ایکہی بان پران ہری لینہا۔ دین جانی تہی نج پد دینہا

راستے میں جاتے جاتے مُنی وسوامتر جی نے تاڑکا کو دکھلایا۔ شبد سُنتے ہی وہ کرودھ کر کے دوڑی آئی۔ پربھو شری رام چندر جی نے ایک ہی بان سے اس کے پران ہر لئے اور دین جان کر بیکنٹھ دھام دیا۔

تب رشی نج ناتھہی جیاں چینہی۔ بدیا ندھی کہوں بدیا دینہی

جاتے لاگ نہ چھُدھا پیاسا۔ اتُلت بل تنُو تیج پرکاسا

تب شری وشوامتر جی نے من میں یہ جانتے ہُوئے بھی کہ پربھُو سکل ودیا کے بھنڈار ہیں۔ کیوں اُنکی لیلا کی پورتی ارتھ انہیں ایسی ودیا پڑھائی کہ جس سے بھوک پیاس نہ لگے۔ اور شریر میں بے پناہ بل اور تیج کا پرکاش ہو۔

دوھا

آیدھ سرب سمرپی کے پربھُو نج آشرم آنی
کند مُول پھل بھوجن دینہہ بھگتی ہِت جانی

سب پرکار کے استر شستر رام چندر جی کو سمرپن کر کے وشوامتر جی انہیں اپنے آشرم میں لے آئے اور انہیں پرم ہِتیشی جان کر کند مُول پھل آدِک بھوجن پریم پُورک کھلائے۔

چوپائی

پرات کہا مُنی سن رگھورائی۔ نِربھئے جگیہ کرہُ تم جائی
ہوم کرن لاگے مُنی جھاری۔ آپُ رہے مکھ کی رکھواری

سویرا ہوتے ہی شری رگھوناتھ جی نے وشوامتر جی سے کہا کہ آپ بے کھٹکے اپنا یگیہ کیجیے۔ یہ سُن کر آشرم کے نکٹ واسی سب مُنی ہون کرنے لگے۔ اور آپ شری رامچندر جی یگیہ کی رکھوالی کرنے لگے۔

سُنی ماریچ سماچر کر دی۔ لے سہائے دھاوا مُنی دروہی
بِنو پھر بان رام تیہی مارا۔ سَت جوجن گا ساگر پارا

یہ سماچار سنتے ہی مُنیوں کا دشمن مہا کرودھی مہا تامسی راکشس ماریچ اپنے لشکر سمیت یگیہ کو بھرشٹ کرنے کیلئے چڑھ دوڑا۔ شری رام چندر جی نے بغیر پھل والا بان اُس کے مارا۔ جس سے وہ سو یوجن دور سمندر کے اُس پار جا گرا۔

پاوک سر سباہو پُنی مارا۔ انج نساچر کٹک سنگھارا
ماری اسُر دوج نربھئے کاری۔ استتی کرہیں دیو مُنی جھاری

پھر سباہو کو اگن بان مار کر بھسم کر دیا۔ اِدھر چھوٹے بھائی لکشمن نے راکشسوں کے سب لشکر کا سنگھار کر دیا۔ اس پرکار راکشسوں کو مار کر برہمنوں کو نربھئے کر دیا۔ دیو مُنیوں کے سموہ بھگوان شری رام چندر جی کی اُستتی کرنے لگے۔

تہاں پنی کچھک دِوس رگھورایا۔ رہے کینہہ بپرن پر دایا
بھگتی ہیتُو بہو کتھا پُرانا۔ کہے بپر جدپی پربھُو جانا

وہاں کچھ دن اور رہ کر شری رگھوناتھ جی نے برہمنوں پر دیا کی۔ بھگتی کے کارن برہمنوں نے انہیں بہت سی پُرانوں کی کتھائیں سنائیں۔ اگرچہ پربھُو سب کچھ جانتے تھے تو بھی انہوں نے پریم بھاؤ سے سُنیں۔

تب مُنی سادر کہا بُجھائی۔ چرت ایک پربھو دیکھئے جائی
دھنش جگیہ سُنی رگھو کُل ناتھا۔ ہرشی چلے مُنی بر کے ساتھا

اس کے بعد مُنی وشوامتر جی نے آدر پُوروک شری رام چندر جی کو سمجھا کر کہا کہ ہے پربھو! چل کر ایک چرتر دیکھئے۔ دھنش یگیہ کی بات سُن کر شری رگھوناتھ جی پرسن ہو کر مُنی وشوامتر جی کے ساتھ ہو لیئے۔

آشرم ایک دیکھ مگ ماہیں۔ کھگ مرگ جیو جنتُو تہاں ناہیں
پُوچھا مُنی ہی سِلا پربھُو دیکھی۔ سکل کتھا مُنی کہا بسیکھی

راستے میں ایک آشرم نظر پڑا وہاں پشو پنچھی جیو جنتو کوئی نہ تھا۔ پتھر کی ایک شلا پربھو شری رام نے دیکھی تو مُنی وشوامتر سے اس کا کارن پُوچھا۔ مُنی نے ساری کتھا وستار سے کہہ سنائی۔

دوھا

گوتم ناری شراپ بس اُپل دیہہ دھری دھیر
چرن کمل رج چاہتی کرپا کرہُو رگھوبیر

کہ یہ گوتم رشی کی استری اہلیہ ہے۔ یہ اُن کے دیئے ہوئے شاپ کے کارن پتھر کی دیہہ دھارن کیئے ہوئے ہے۔ اور بہت کال سے بڑی دھیرتا سے آپ کے چرن کملوں کی رج چاہتی ہے۔ ہے رگھوناتھ جی! اس پر دیا کیجیئے۔

چھند

پرست پد پاون سوک نساون پرگٹ بھئی تپ پُنج سہی
دیکھت رگھُو نایک جن سکھ دایک سنمکھ ہوئی کر جوری رہی

اتی پریم ادھیر پُلک سریر اُکھ نہیں آوئی بچن کہی
اتی شیہ بڑھاگی چرنہہ لاگی جگل نین جل دھار بہی

پربھو شری رام چندر جی کے پوِتر اور شوک کا ناش کرنیوالے چرنوں کا سپرش پاتے ہی وہ تپ کی مورتی اہلیہ پرگٹ ہو گئی بھگت جنوں کے سُکھ داتا شری رگھوناتھ جی کو دیکھکر سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو رہی۔ اتی انت پریم کے مارے وہ ادھیر ہو گئی۔ پریم وش اس کا شریر پُلکت ہو گیا۔ مُکھ سے بچن نہیں نکلتا تھا۔ وہ اتی انت سوبھاگیہ وان پربھو کے چرنوں سے لپٹ گئی اور دونو آنکھوں سے پریم اور آنند کے کارن آنسوؤں کی دھار بہہ نکلی۔

دھیرج من کینہا پربھو کہوں چینہا رگھوپتی کرپا بھگتی پائی
اتی نرمل بانی اُستتی ٹھانی گیان گمیہ جے رگھو رائی
میں ناری اپاون پربھو جگ پاون راون رپو جن سُکھدائی
راجیو بلوچن بھو بھے موچن پاہی پاہی شرن ہی آئی

من میں دھیرج پکڑ کر پربھو کو پہچانا اور شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے بھگتی پراپت کی۔ اپنی پرم پوِتر بانی سے بھگوان کی اُستتی کرنے لگی۔ ہے گیان سے جانے یوگیہ شری رگھوناتھ جی میں اپوِتر ناری ہوں۔ آپ سارے جگت کو پوِتر کرنے والے پربھو ہیں۔ آپ اسر راج راون کے دشمن ہیں۔ اور بھگتوں کو سُکھ دینے والے ہیں۔ ہے کمل نیتر! ہے جنم مرن روپی سنسار چکر کے بھے سے چھڑانے والے پربھو! میں آپکی شرن ہوں میری رکھشا کیجے میری رکھشا کیجے۔

مُنی شراپ جو دینہا اتی بھل کینہا پرم انوگرہ میں مانا
دیکھیو بھر لوچن ہری بھو موچن اِہی لابھ شنکر جانا
بنتی پربھو موری میں متی بھوری ناتھ نا مانگیو بر آنا
پد کمل پراگا رس انوراگا مم من مدھپ کرے پانا

مُنی نے جو مجھے شراپ دیا۔ وہ اچھا ہی کیا۔ اس شراپ کو بھی میں ان کی اپنے اوپر بڑی بھاری کرپا مانتی ہوں۔ میں اپنی آنکھوں سے سنسار سے چھڑانے والے آپ پربھو کو جی بھر کر دیکھا۔ آپ کے درشن کو شری شو جی جیون کا سب سے بڑا لابھ سمجھتے ہیں۔ ہے پربھو! میری آپ سے بنتی ہے۔ میری بدھی بڑی بھولی ہے۔ ہے ناتھ! میں آپ سے اور کوئی وردان نہیں مانگتی کیول یہ ور مانگتی ہوں۔ کہ میرا من روپی بھونرا آپ کے چرن کملوں کی دھول کے پریم رس کا سدا پان کرتا رہے۔

جیہیں پد سُرسرتا پرم پُنیتا پرگٹ بھئی سو سیس دھری
سوئی پد پنکج جیہی پوجت اج مم سر دھریو کرپال ہری
ایہی بھانت سدھاری گوتم ناری بار بار ہری چرن پری
جو اتی من بھاوا سو بر پاوا گئی پتی لوک آنند بھری

جن چرنوں سے دیوندی پرم پوِتر شری گنگا جی پرگٹ ہوئیں۔ جنہیں شو جی نے اپنے سر پر دھارن کیا۔ جن چرن کملوں کو برہما جی پوجتے ہیں۔ ہے کرپالو! ہے ہری! آپ نے وہی چرن میرے سر پر دھر دیئے۔ اس پرکار بار بار بھگوان کے چرنوں پر گری اور استتی کرتی ہوئی گوتم پتنی اہلیہ اپنے من چاہے وردان کو پا کر آنند سے بھرپور ہو کر اپنے پتی کے پاس گئی۔

دوہا

اس پربھو دین بندھو ہری کارن رہت دیال
تُلسی داس سٹھ تیہی بھجو چھاڑی کپٹ جنجال

پربھو شری رام چندر جی دین بندھو (غریب نواز) اور بنا کارن کے ہی دیا کرنے والے ہیں۔ کوی کہتے ہیں۔ کہ ہے دُشٹ من! تو سارے کپٹ جنجال کو چھوڑ کر شُدھ اور سچے بھاؤ سے ایک ماتر انہیں کا بھجن کر۔

ماس پارائن ساتواں وشرام

چوپائی

چلے رام لچھمن منی سنگا۔ گئے جہاں جگ پاونی گنگا
گادھی تنیہ سب کتھا سنائی۔ جیہی پرکار سرسری مہی آئی

رام اور منی دیو نتھن کے ساتھ چلے۔ وہ وہاں پہنچے جہاں کہ جگت کو پوتر کرنے والی شری گنگا جی ہیں۔ پھر گادھی کے پتر شری وشوامتر جی نے وہ سب کتھا سنائی جس پرکار دیوندی گنگا جی پرتھوی پر آئی تھیں۔

تب پربھو رشین سمیت نہائے۔ بیودھ دان مہی دیوہن پائے
ہرشی چلے منی برند سہایا۔ بیگی بدیہہ نگر نیرایا

تب شری رام چندر جی نے رشیوں کے ساتھ گنگا جی میں اشنان کیا۔ برہمنوں کو دان دیا۔ پھر پرسن چت ہو کر منیشوروں کے ساتھ چلے۔ جلدی ہی جنک پوری کے نزدیک پہنچ گئے۔

پُر رمیتا رام جب دیکھی۔ ہرشے انج سمیت بسیکھی
باپیں کوپ سرت سر نانا۔ سلل سدھا سم منی سوپانا

جنک پوری کی شوبھا دیکھ کر شری رام چندر جی سمیت اپنے چھوٹے بھائی لچھمن کے بہت ہی پرسن ہوئے۔ وہاں انیک باؤڑیاں کنوئیں۔ ندیاں۔ اور تالاب ہیں۔ جن کا جل امرت کے سمان ہے۔ اور جواہرات سے جڑی ہوئی وہاں سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔

گنجت منجو مت رس بھرنگا۔ کوجت کل بہو برن بہنگا
برن برن بکسے بن جاتا۔ تری بدھ سمیر سدا سکھ داتا

بھونرے مکرند رس سے متوالے ہو کر سندر گونجار کر رہے ہیں۔ بھانت بھانت کے رنگوں کے بہت سے پنچھی بیٹھے شبد بول رہے ہیں رنگ برنگے کنول کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ تین پرکار کی شیتل مند سگندھ سدا سکھ دینے والی وایو چل رہی ہے۔

دوہا

سمن باٹکا باگ بن بپل بہنگ نواس
پھولت پھلت سپلوت سوہت پر چہوں پاس

جنک پوری کے چاروں طرف سندر پھلواڑیاں۔ باغ باغیچے پھولے پھلے ہرے بھرے سندر پتوں سے لدے ہوئے جن میں بہت سے پنچھی نواس کرتے ہیں شوبھا پا رہے تھے۔

چوپائی

بنی نہ برنت نگر نکائی۔ جہاں جائی من تہاں ہی لبھائی
چارو بجار بچتر انباری۔ منی مئے بدھی جنو سو کر سنواری

نگر کے بھیتر کی سندرتا کچھ کہتے ہی نہیں بنتی۔ من جہاں جاتا ہے وہاں ہی رم جاتا ہے۔ سندر بازار ہیں۔ وچتر اٹاریاں ہیں۔ جو کہ جواہرات سے جڑی ہوئی ہیں۔ مانو کہ خود برہما جی نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوں۔

دھنک بنک بر دھند سمانا۔ بیٹھے سکل وستو لے جانا
چوہٹ سندر گلیں سہائی۔ سنتت رہیں سگندھ سنچائی

دھناڈ بیوپاری کبیر کے سمان دھنوان سب پرکار کی انیک وستوئیں دکانوں میں سجائے بیٹھے ہیں۔ چوک سندر اور کوچے بڑے سہاونے ہیں۔ جو سدا سگندھ سے بھرپور رہتے ہیں۔

منگل مئے مندر سب کیرے۔ چترت جنو رتی ناتھ چتیرے
پُر نر ناری سبھگ سچی سنتا۔ دھرم سیل گیانی گن ونتا

سب کے مکان منگل مئے ہیں۔ ان پر تصویریں اور بیل بوٹے کھنچے

ہوتے ہیں۔ اتنے سندر ہیں مانو کام دیو چتر کار (مصور) نے ہی ان تصویروں کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہو۔ نگر کے سب نر ناری سندر، پوتر، سنت سبھاؤ، دھرم پرائن گیانی اور گنوان ہیں۔

اتی انوپ جہاں جنک نواسو۔ تھکہیں بیدھ بلوک بلاسو
ہوت چکت چت کوٹ بلوکی۔ سکل بھون سوبھا جنو روکی

جہاں جنک جی کا راج محل تو اتنا سندر ہے کہ اُسکی سندرتا کی کوئی اُپما ہی نہیں ہے۔ (یعنی جو خوبصورتی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا) جس کے ایشوریہ (خوشحالی دھن دولت) کو دیکھ کر دیوتا لوگ بھی موہت ہو جاتے ہیں۔ راج محل کے کوٹ (برج) کو دیکھ کر چت چکت ہو جاتا ہے۔ وہ اتنا سندر ہے مانو سارے سنسار بھر کی شوبھا اسی نے ہی گھیر لی ہے۔

دوھا

دھول دھام منی پرٹ پٹ سگھٹت نانا بھانتی
سیا نواس سندر سدن سوبھا کمی کہی جاتی

اتی اجل راج محلوں میں انیک پرکار کے منی جڑت سندر ڈھنگ سے بنے ہوئے پردے لگے ہوئے ہیں۔ شری سیتاجی کے رہنے کے سندر بھون کی شوبھا کا ورنن تو بھلا کون کر سکتا ہے

چوپائی

سبھگ دوار سب کلس کپاٹا۔ بھوپ بھیر نٹ ماگدھ بھاٹا
بنی بسال باجی گج سالا۔ ہے گئے رتھ سنکل سب کالا

راج محل کے سب دروازے سندر ہیں جن میں بجر کے سمان مضبوط اور کبھی نہ ٹوٹنے والے کواڑ لگے ہیں۔ وہاں ماتحت راجاؤں، نٹوں، ماگدھوں اور بھاٹوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ محل میں بڑی وشال گھوڑ شالا اور گج شالا (اصطبل اور فیل خانہ) بنی ہوئی ہیں۔ جو سب سمے گھوڑوں۔ ہاتھیوں سے بھری رہتی ہیں۔

سور سچو سیناپ بہوتیرے۔ نرپ گرہ سرس سدن سب کیرے
پر باہیر سر سرت سمیپا۔ اترے جہاں تہاں بپل مہیپا

بہت سے شور ویر۔ منتری اور سیناپتی ہیں۔ اُن کے گھر بھی راجہ کے محل کے سمان سندر اور اجل ہیں۔ جنک پوری کے باہر تالاب اور ندی کے نزدیک ادھر اُدھر راجہ جو سوئمبر کے لئے آئے ہوئے ہیں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔

دیکھی انوپ ایک انورائی۔ سب سپاس سب بھانتی سہائی
کوسک کہیو مور منو مانا۔ ایہاں رہئیے رگھوبیر سجانا

وہاں ایک سندر انوپم آم کا باغ دیکھ کر جو سب بھانت سہاونا تھا۔ اور جس میں سب پرکار کی سوودھائیں (سہولیات) تھیں۔ وشوامتر جی نے کہا کہ میرا من چاہتا ہے۔ کہ ہے رگھو بیر! اس باغ میں رہائش کریں۔

بھلے ہیں ناتھ کہی کرپا نکیتا۔ اترے تہاں منی برند سمیتا
وسوامتر مہامنی آئے۔ سماچار متھلاپتی پائے

"بہت اچھا سوامن"! ایسا کہہ کرپا ندھان شری رام چندر جی منی سماج کے ساتھ وہاں ٹھہر گئے۔ راجہ جنک نے جب یہ خبر سنی کہ مہامنی وشوامتر جی آئے ہوئے ہیں۔

دوھا

سنگ سچو سچی بھوری بھٹ بھوسر بر گر گیاتی
چلے ملن منی نایک ہی مدت راؤ ایہی بھانتی

تب راجہ جنک آگیا کاری منتری۔ بہت سے یودھا۔ شریشٹھ برہمن گرو اور اپنی جاتی کے شریشٹھ لوگوں کو ساتھ لیئے بڑے پرسن ہو کر منی گنوں کے سوامی شری وشوامتر جی کو ملنے چلے۔

چوپائی

کینہ پرنامو چرن دہری ماتھا۔ دینہ اسیس مدت منی ناتھا
بسپر برند سب سادر بندے۔ جانی بھاگیہ بڑ راؤ انندے

راجہ نے منی وشوامتر جی کے چرنوں پر مستک ٹیک کر پرنام کیا۔ منیوں کے سوامی وشوامتر جی نے پرسن ہو کر آشیرباد دیا اور پھر برہمن منڈلی کو جو کہ وشوامتر جی کے ساتھ تھی۔ راجہ نے سادر پرنام کیا۔ اور اسے اپنا سوبھاگیہ جان کر راجہ جنک بڑے پرسن ہوئے۔

کشن پتن کہی بار ہی بارا۔ بسوامتر نرپ ہی بیٹھانہ
تیہی اوسر آئے دوؤ بھائی۔ گئے رہے دیکھن پھلواری

اس کے بعد بار بار کشل پوچھ کر (خیر و خیریت) وشوامتر
نے راجہ جنک کو اپنے پاس بٹھایا۔ اسی سمے دونوں راجکمار جو
پھلواری دیکھنے گئے ہوئے تھے۔

سیام گور مردو بیس کسورا۔ لوچن سکھد بسو چت چورا
اُٹھے سکل جب رگھوپتی آئے۔ بسوامتر نکٹ بیٹھائے

دونوں راجکمار اتی منوہر سانولے اور گورے رنگ کے تھے۔
اٹھتی جوانی کی اوستھا تھی۔ اپنی سندرتائی سے نیتروں کو سکھ دینے
والے اور شبو کے من کو چھولنے والے تھے۔ جب شری رام چندر جی
وہاں آئے۔ تو اُن کے روپ اور تیج کو دیکھ کر سب اُٹھ کھڑے ہوئے
وشوامتر جی نے اُن کو اپنے پاس بٹھا لیا۔

بھئے سب سکھی دیکھی دوؤ بھراتا۔ باری بلوچن پلکت گاتا
مورتی مدھر منوہر دیکھی۔ بھئے بدیہو بدیہو بسیکھی

دونوں بھائیوں کو دیکھ کر سبھی سکھی ہوئے۔ نیتروں میں آنند
کے آنسو بہہ نکلے بشریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ رام جی کی مدھر منوہر
مورتی کو دیکھ کر خاص کر بدیہہ (جنک جس کو کہ گیان بچار کے پربھاؤ
سے دیہہ کا ابھیمان نہ رہا تھا) سچ مچ ہی شریر کی سدھ بدھ بھول
گئے۔

دوھا

پریم مگن منو جانی نرپ کری بیبک دھری دھیر
بولے منی پد نائی سر و گد گد گرا گمبھیر

اپنے من کو پریم میں مگن دھیان کر راجہ نے گیان وچار سے
من کو دھیرج دے کر منی وشوامتر جی کے چرنوں میں سر جھکا کر گد گد
گمبھیر بانی سے کہا۔

چوپائی

کہہو ناتھ سندر دوؤ بالک۔ منی کل تلک کہ نرپ کل پالک
برہم جو نگم نیتی کہی گاوا۔ اُبھئے بیش دھری کی سوئی آوا

ہے سوامی! کہئے کہ یہ دونوں سندر بالک منی کل تلک ہیں یا
نرپ کل پالک ہیں۔ اد کھانت منی بیتر ہیں یا کسی راجہ کے بیٹے ہیں۔

جس ... نیدوں نے نیتی نیتی کہہ کر گان کیا ہے کہیں وہی تو دو
شریر ... ن کر پرتھوی پر نہیں اُتر آیا

سہج براگ روپ منو مورا۔ تھکت ہوت جمی چند چکورا
تا سے پربھو پوچھیو ستی بھاؤ۔ کہہو ناتھ جنی کرہو دُراؤ

میرا من جو سبھاؤ سے ہی ویرکت ہے ان دونوں کو دیکھ کر
ایسے مگدھ ہو گیا جیسے کہ چندرما کو دیکھ کر چکور موہت ہو جاتا ہے
اس لئے ہے پربھو! میں آپ سے سچے بھاؤ سے پوچھتا ہوں۔ ہے
سوامن! مجھے بتائیے۔ چھپا نہ رکھئے۔

انہی بلوکت اتی انورا گا۔ برس برہم سکھ ہی من تیاگا
کہہ منی بہسی کہیو نرپ نیکا۔ بچن تمہار نہ ہوئی الیکا

ان کو دیکھ کر پریم کے مارے میرے من نے برہم آنند کو تیاگ
دیا ہے۔ منی وشوامتر جی نے ہنس کر کہا۔ ہے راجن! ٹھیک ہے۔
آپ کے بچن کبھی ایر تھا کب (جھوٹے بھیا) ہو سکتے ہیں! ہرگز نہیں۔

یہ پر بیب ہی جہاں لگی پرانی۔ من مسکائی رام سنی بانی
رگھوکل منی دسرتھ کے جائے۔ مم ہت لاگی نرپ پٹھائے

یہ سنسار بھر کے سبھی پرانیوں کے پران ہیں۔ رام چندر جی
یہ بچن سن کر من ہی من میں مسکراتے ہیں۔ وشوامتر جی نے پھر کہا۔ کہ ہے
راجن! یہ رگھوکل منی دسرتھ کے پتر ہیں۔ میرے ہت ارتھ یعنی میرے
یگیہ کی رکشا کرنے کے لئے راجہ نے انہیں میرے ساتھ بھیجا ہے۔

دوھا

رام لکھن دوؤ بندھوبر روپ سیل بل دھام
مکھ راکھیو سب ساکھی جگو جتے اسُر سنگرام

رام اور لکشمن ان کے نام ہیں۔ دونوں بھائی روپ شیل
اور بل کے دھام ہیں سارا سنسار جانتا ہے کہ انہوں نے یدھ میں
راکشسوں کو جیت کر میرے یگیہ کی رکشا کی ہے۔

چوپائی

منی تو چرن دیکھی کہہ راؤ۔ کہی نہ سکوں نج پنیہ پربھاؤ
سندر سیام گور دوؤ بھراتا۔ آنند ہوکے آنند داتا

راجہ نے کہا! ہے منی! میں اپنے پُن کرموں کے پربھاؤ کو کہہ نہیں سکتا
جس کے پرتاپ سے کہ مجھے آپ کے چرنوں کا درشن کرنے کا سوبھاگیہ

پرابت ہوا ہے۔ یہ دونوں سُندر شیام اور گورے رنگ کے دونوں بھائی آنند کو بھی آنند دینے والے ہیں۔

اِنہہ کے پریتی پرسپر پاوَنی۔ کہی نہ جائی من بھاؤ سہاوَنی
سُنہو ناتھ کہہ مُدِت بدیہو۔ برہم جیو او سہج سنیہو

ان دونوں کا آپس میں جو پوِتّر اور سُندر پریم ہے۔ وہ من کو بہت بھاتا ہے۔ ہے سوامن! سُنئے۔ راجہ جنک نے پرسن ہو کر کہا۔ برہم اور جیو کی طرح ان دونوں بھائیوں میں سبھاوِک پریم ہے۔

پُنی پُنی پربھوہی چِتو نرناہو۔ پُلک گات اُر ادھک اُچھاہو
مُنی ہی پرسنسی نائی پد سیسو۔ چلیو لوائی نگر اودھیسو

راجہ پربھو شری رام چندر جی کو بار بار دیکھتے تھکتے ہی نہیں۔ شریر پُلکت ہو رہا ہے۔ من میں بڑا آنند اور اُتساہ ہے۔ مُنی کی استتی کرکے اور اُن کے چرنوں میں مستک جھکا کر راجہ اُنہیں اپنے نگر میں ساتھ لے چلے۔

سُندر سدن سُکھد سب کالا۔ تہاں باسُو لے دینہا بھوا لا
کری پوجا سب بدھی سیو کائی۔ گیئو راؤ گرہ بہرا کرائی

ایک سُندر بھون جو سب موسموں میں سُکھدائک (آرام دہ) تھا راجہ نے اُن کے ٹھہرنے کے لئے دیا۔ سب پرکار سے پوجا اور سیوا کرکے بداع مانگ کر راجہ اپنے راج محل میں آ گئے۔

دوہا

رشیہ سنگ رگھو بنس منی کری بھوجن بسرامُو
بیٹھے پربھو بھراتا سہت دِوس رہا بھری جامُو

تب تو سب رشیوں کے ساتھ رگھو کُل تلک پربھو شری رام چندر جی بھوجن اور آرام کرکے بھائی لکشمن سمیت بیٹھے۔ لیتے میں دن کا ایک پہر باقی رہ گیا۔

چوپائی

لکھن ہردیں لالسا بیسیکھی۔ جائی جنک پُر آئیے دیکھی
پربھو بھے بہوری مُنی ہی سکچاہیں۔ پرگٹ نہ کہہیں من ہی مُسکاہیں

لکشمن جی کے من میں جنک پوری کی رچنا دیکھنے کا بڑا چاؤ ہے۔ پربھو شری رام چندر جی کا ڈر لگتا ہے۔ اور کچھ مُنی وشوامتر جی سے بھی سنکوچ کرتے (ہچکچاتے) ہیں۔ اس لئے پرگٹ تو کہتے نہیں من ہی من میں مُسکرا رہے ہیں۔

رام انُج من کی گتی جانی۔ بھگت بچھلتا ہیاں ہُلسانی
پرم بنیت سکُچی مُسکائی۔ بولے گُر انوسا سن پائی

انتریامی بھگوان شری رام چندر جی نے اپنے چھوٹے بھائی کے من میں ہو رہے اتار چڑھاؤ کو جان لیا۔ ہردے میں بھگت وتسلتا (بھگت پریم) اُمڈ آئی وہ گرو کی آگیا پا کر بہت ہی ونے سے سکچاتے ہوئے دھیرے دھیرے بڑے ادب سے مسکرا کر بولے۔

ناتھ لکھن پُر دیکھن چہہیں۔ پربھو سکوچ ڈر پرگٹ نہ کہہیں
جوں رائیر آئیسو میں پاوؤں۔ نگر دکھائی ترت لے آوؤں

ہے ناتھ! لکشمن جی جنک پور دیکھنا چاہتے ہیں لیکن آپ کے ڈر اور سنکوچ کے مارے پرگٹ کر کے نہیں کہتے۔ اگر آپ آگیا دیں تو میں انہیں نگر دکھا کر جلدی ہی واپس لے آؤں گا۔

سُنی مُنیسُ کہہ بچن سپریتی۔ کس نہ رام تم راکھہو نیتی
دھرم سیتو پالک تمہ تاتا۔ پریم بیبس سیوک سُکھداتا

منیشور وشوامتر جی رام جی کے یہ بچن سن کر پریم بھری بانی سے بولے اے رام! تم نیتی کی رکشا کیسے نہ کرو گے۔ ہے تات! تم دھرم سیتو (دھرم کا پل ارتھات دھرم مریادا) کے پالنے والے ہو اور پریم وش ہو کر بھگتوں کو سُکھ دینے والے ہو۔

دوہا

جائی دیکھی آوہو نگر سُکھ ندھان دوؤ بھائی
کرہو سپھل سب کے نین سُندر بدن دکھائی

تم دونوں سُکھ ندھان بھائی اپنی اچھا انوکل جا کر دیکھ آؤ اور اپنا سُندر چہرہ دکھا کر نگر واسیوں کے نینوں کو ترپت کرو۔

چوپائی

مُنی پد کمل بندی دوؤ بھراتا۔ چلے لوک لوچن سُکھداتا

بالک برند دیکھی اتی سوبھا۔ لگے سنگ لوچن منو لوبھا

مُنی وسوامتر جی کے چرن کملوں کو پرنام کر کے دونو بھائی دُنیا کی آنکھوں کو سُکھ دینے والے نگر کی اور چل پڑے نگر میں پرویش کرتے ہی بچوں کی ٹولیاں اُن کی شوبھا کو دیکھ کر ساتھ ہو لیں اُنکی سُندرتا کو دیکھکر بچوں کی آنکھیں من ہمیشہ موہت ہو گئیں۔

پیت بسن پری کرکٹی بھاتا۔ چارو چاپ سر سوہت ہاتھا
تن انوہرت سچندن کھوری۔ سیامل گور منوہر جوری

دونوں کے پیلے رنگ کے بستر ہیں۔ کمر میں ترکش بندھے ہوئے ہیں۔ ہاتھوں میں سُندر دھنش اور بان شوبھا پا رہے ہیں۔ شریروں کے رنگ کے مطابق سُندر چندن کھور (لیپ) شوبھا دے رہی ہے شیام اور گورے رنگ کی دو نو بھائیوں کی جوڑی کیا ہی منوہر ہے۔

کیہری کندھر باہو بسالا۔ اُر اتی رُچر ناگ منی مالا
سبھگ سون سرسیرو لوچن۔ بدن میئنک تاپ ترے موچن

شیر کے سمان اونچے کندھے ہیں۔ بھجائیں لمبی ہیں چھاتی چوڑی ہے اور اس پر ناگ منی مالا شوبھا پا رہی ہے۔ لال کمل کے سمان سُندر نیتر ہیں۔ ادھیا تمک ادھی دیوک اور ادھی بھوتک تینوں تاپوں سے چھڑانے والے چندرماں کے سمان سُندر چہرے ہیں۔

کانہی کنک پھول چھبی دیہیں۔ چت چوت چوری جنو لیہیں
چتوتی چارو بھر کُٹی بربانکی۔ تلک ریکھ سوبھا جنو چانکی

کانوں میں کرن پھول شوبھا دے رہے ہیں۔ جو دیکھتے ہی درشٹا کے من کو چُرا لیتے ہیں۔ نیتروں کو چتون (درشٹی) بڑی منوہر ہے۔ اور بھوئیں ٹیڑھی بانکی ہیں۔ ماتھے پر تلک کے نشان ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو شوبھا روپی مورتی پر نقش و نگار کیا ہوا ہو۔

دوہا

رُچر چوتنیں سُبھگ سر مچک کُنچت کیس
ناکھ سکھ سُندر بندھو دوؤ سوبھا سکل سُدیس

سُندر چوکونی ٹوپیاں سُندر مستکوں پر شوبھا پا رہی ہیں کالے

اور گھونگھر والے بال ہیں۔ ایڑی سے لے کر چوٹی تک دونوں بھائی سُندر ہیں۔ اور جس رنگ کی شوبھا جیسی ہونی چاہیئے۔ ویسی ہی ہے۔

چوپائی

دیکھن نگر بھوپ سُت آئے۔ سماچار پُرباسنہہ پائے
دھائے دھام کام سب تیاگی۔ منہوں رنک ندھی لوٹن لاگی

یہ سماچار سُن کر کہ دونو راجکمار نگر دیکھنے آئے ہیں۔ نگر واسی نر ناری اپنے گھربار اور اپنے اپنے کام کاج کو جیسے تیسے چھوڑ کر ان کے درشن کرنے کے لئے ایسے بیاکل ہو کر دوڑے کہ جیسے کوئی دردری خزانہ لوٹنے دوڑے۔

نرکھی سہج سُندر دوؤ بھائی۔ ہوہیں سکھی لوچن پھل پائی
جُبتیں بھون جھروکھنہہ لاگیں۔ نرکھہیں رام رُوپ انو راگیں

سبھاؤ سے ہی سُندر دونوں راجکماروں کے درشن کر کے نگر واسی لوگ اپنے نیتروں کو سپھل دھان کر آنندت ہو رہے ہیں۔ جوان استریاں گھر کے جھروکوں میں سے شری رام چندر جی کے روپ کو بڑے پریم سے دیکھ رہی ہیں۔

کہہیں پرسپر بچن سپریتی۔ سکھی انہہ کوٹی کام چھبی جیتی
سُر نر اسُر ناگ مُنی ماہیں۔ سوبھا اسی کہوں سُنی اتی ناہیں

وہ بڑے پریم سے آپس میں کہہ رہی ہیں۔ ہے سکھی! ان دونو راجکماروں نے کروڑوں کام دیووں کی سُندرتا کو جیت لیا ہے دیوتا منش اسُر ناگ اور مُنی سماج میں تو ایسی شوبھا کہیں نہیں سُنی گئی۔

بشنو چاری بھُج بدھی مُکھ چاری۔ بکٹ بیش مکھ پنچ پُراری
اپر دیو اس کوؤ نہ آہی۔ یہ چھبی سکھی پٹ ترئے جاہی

وشنو بھگوان کے ایسے لکشن تو ہیں پرنتو اُن کی چار بھجائیں ہیں جس سے اُن کی ایسی شوبھا نہیں۔ برہما جی میں سُندرتا تو ہے۔ لیکن اُن کے چار مُنہ ہیں۔ اس لیئے اُن کی شوبھا بھی ان کی شوبھا سے ٹکر نہیں کھاتی شو جی سُکھ کے دھام تو ہیں۔ پرنتو اُن کا بھیانک

بھیس اور ریاضت منیں ہیں۔ اس لئے ان کی بھی ایسی شوبھا نہیں۔ جب برہما، وشنو اور شیو جی کی شوبھا بھی ان راجکماروں کی شوبھا سے لگاؤ نہیں کھاتی تو پھر کسی دوسرے دیوتا کی شوبھا سے تو بھلا ان کی شوبھا کو کیسے اپمادی جا سکتی ہے۔

دوہا

ہئے کسور سشما سدن سیام گور سکھ دھام
انگ انگ پر واریئے کوٹی کوٹی ست کام

ان کی کشور اوستھا (چڑھتی جوانی) ہے۔ روپ کے بھنڈار ہیں۔ سانولے اور گورے رنگ کے دونوں راجکمار سکھ کے دھام ہیں۔ ان کے ایک ایک انگ پر کروڑوں اربوں کام دیوؤں کو نچھاور کر دینا چاہیے۔

چوپائی

کہہو سکھی اس کو تنو دھاری۔ جو نہ موہ یہ روپ نہاری
کوؤ سپریم بولی مردو بانی۔ جو میں سنا سو سنہو سیانی

ہے سکھی ایسا شریر دھاری کون ہے جو ان کے روپ کو دیکھکر موہت نہ ہو جائے۔ تب کوئی دوسری سکھی پریم سے بھری ہوئی کومل بچن بولی۔ ہے سکھی! جو کچھ میں نے سنا ہے۔ اسے سنو۔

اے دوؤ دسرتھ کے ڈھوٹا۔ بال مرالنہہ کے کل جوٹا
منی کوسک مکھ کے رکھوارے۔ جنہہ رن اجر نسا چر مارے

یہ دونوں راجکمار مہاراجہ دسرتھ کے پتر ہیں۔ بال راج ہنسوں کی سندر جوڑی ہے۔ انہوں نے منی وشوامتر جی کے یگیہ کی رکشا کی ہے۔ اور اس یگیہ کو بھرشٹ کرنے کی نیت سے آئے ہوئے مہا راجے وکرال راکھشسوں کو ان دونوں نے رن بھومی میں مارا ہے۔

سیام گات کل کنج بلوچن۔ جو ماریچ سبھج مد موچن
کوسلیا ست سو سکھ کھانی۔ نامو رام دھنو سایک پانی

ان دونوں میں سے جن کا شیام شریر ہے۔ اور سندر کمل جیسے نیتر ہیں۔ جنہوں نے ماریچ اور سباہو کے مد کو چور چور کر دیا ہے۔

اور جو بالک ہیں دھنش بان لئے رہتے ہیں۔ وہ سکھ کے دھام کوشلیا جی کے پتر ہیں۔ اور ان کا نام رام ہے۔

گور کسور بیشو بر کاچھیں۔ کر سر چاپ رام کے پاچھیں
لچھمن نامو رام لگھو بھراتا۔ سنو سکھی تاسو سمترا ماتا

اور یہ جو گورے رنگ کے جوان سندر بھیس بنائے ہوئے ہیں ہے سکھی! سنو۔ یہ سمترا کے پتر ہیں۔ ان کا نام لچھمن ہے اور یہ شری رام چندر جی کے چھوٹے بھائی ہیں۔

دوہا

بپر کاج کری بندھو دوؤ مگ منی بدھو ادھاری
آئے دیکھن چاپ مکھ سنی ہرشیں سب ناری

برہمن وشوامتر جی کے یگیہ کی رکشا کر کے اور راستے میں گوتم رشی کی پتنی اہلیہ کا ادھار کر کے یہ دونوں راجکمار یہاں دھنش یگیہ دیکھنے آئے ہیں۔ یہ سن کر سب استریاں پرسن ہو گئیں۔

چوپائی

دیکھی رام چھبی کوؤ ایک کہئی۔ جوگ جانکی ہی یہ بر اہئی
جوں سکھی انہہ ہی دیکھ نرناہو۔ پن پری ہری ہٹھی کری بیاہو

ایسی منوہر رام کی شوبھا کو دیکھکر کوئی ایک سکھی یہ کہنے لگی کہ شری جانکی جی کے یوگیہ تو یہی ور ہے۔ ہے سکھی! اگر راجہ جنک انکو دیکھ لے ویں تو ضرور اپنے پرن کو چھوڑ کر ہٹھ پوروک انہیں کے ساتھ جانکی کا بیاہ کر دیوے۔

کوؤ کہہ اے بھوپتی پہچانے۔ منی سمیت سادر سنمانے
سکھی پر نتو پرو او نہ تجئی۔ پری بس ہٹھی ابیبک ہی بھجئی

کوئی دوسری سکھی کہنے لگی! راجہ نے انہیں پہچان لیا ہے۔ اور وشوامتر جی سمیت ان کا بڑا آدر ستکار کیا ہے۔ ہے سکھی! راجہ اپنا پرن نہیں چھوڑتا۔ وہ یوگ کے آدھین ہو کر اپرن پورا کرنے کی مورکھتا پر تلا ہوا ہے۔

کوؤ کہہ جوں بھل اہئی بدھاتا۔ سب کہہ سنئے اچت پھل داتا

توں جانکی ہی ملیہی برو ایہو۔ ناہن آلی ایہاں سندیہو

کوئی کہتی ہے کہ اگر بدھاتا بھلے ہیں اور سنا جاتا ہے کہ وہ سب کو یتھا یوگیہ پھل دیتے ہیں۔ تو جانکی جی کو یہی ور ملے گا ہے سکھی! اس میں ذرا سندیہہ نہیں ہے۔

مجوں یدھی لیس اس بلے سنجوگو۔ توں کرت کرتیہ ہوئی سب لوگو
سکھی ہمریں آرتی اتی تاتیں کبہونک اے آوہیں اہی ناطیں

جو ودھی یوگ سے ایسا سنجوگ بن جائے تو ہم سب نگرواسی نرناری نوبہال ہو جائیں۔ ہے سکھی! میرے من میں تو اسی لئے اتنی ادھاک ترتا (بے قراری، چھٹ پٹاہٹ) ہو رہی ہے۔ کہ یہ اسی ناطے کبھی یہاں پھر بھی آیا کریں گے۔

دوہا

ناہیں تو ہم کہوں سنہو سکھی اہہ کر درشن دوری
یہ سنگھٹو تب ہوئی جب پنیہ پراکرت بھوری

نہیں تو ہے سکھی! سنو ہم کو انکا درشن درلبھ ہے۔ (ارتھات ہم ان کے کبھی درشن نہ کر سکیں گی) یہ سنجوگ تب ہو سکتا ہے۔ جب ہمارے پوربلے جنم میں کئے ہوئے پنیہ کرم آڑے آئیں۔

چوپائی

بولی اپر کہیہو سکھی نیکا۔ ایہیں بیاہ اتی ہت سب ہی کا
کوؤ کہہ سنکر چاپ کٹھورا۔ اے سیامل مردو گات کسورا

دوسری سکھی بولی! ہے سکھی! تم نے سچ کہا۔ اس بیاہ سے سبھی کا پرم کلیان ہے۔ کسی نے کہا! کہ شوجی کا دھنش کٹھور ہے۔ اور یہ کومل شیام شریر کے بالک ہیں۔

سب وسمنجس اہ اہی سیانی۔ یہ سنتی اپر کہہ اہی مردو بانی
سکھی انہہ کہں کوؤ کوؤ اس کہہیں۔ بڑ پربھاو دیکھت لگھو اہ ہیں

ہے چتر سکھی! سب اسمنجس ہی ہے۔ (ارتھات سب بے میل بات ہے۔ دھنش کٹھور ادھر یہ نادان بالک سیتا کے لئے یوگیہ

پرنتو ادھر راجہ جنک کا اپنے پرن پر ہٹھ۔ یعنی یہ سبھی باتیں میل نہیں کھاتیں۔ ہم چاہتی ہیں کہ ان کا بیاہ ہو جائے۔ تو ہمیں کبھی کبھی ان کے درشن کرنے کو مل جائیں گے۔ لیکن ادھر دھنش کا چلہ چڑھانے کی شرط راستے میں چٹان ہے۔) یہ سن کر دوسری سکھی کومل بانی سے بولی! ہے سکھی! ان کے بارے میں کوئی کوئی ایسا بھی کہتے ہیں کہ یہ دیکھنے میں ہی بالک ہیں۔ پرنتو پربھاو میں تو یہ بہت بڑے ہیں۔

پرسی جاسو پد پنکج دھوری۔ تری اہلیہ کرت اگھ بھوری
سو کہ رہہی بنو سو دھنو توریں۔ یہ پرتیتی پری ہرئیے نہ بھوریں

جن کے چرن کملوں کی رج کے سپرش سے مہاپاپن اہلیہ تر گئی۔ وہ ایسے پربھاوشالی کیا شوجی کے دھنش کو توڑے بنا رہیں گے؟ ہے سکھی! اس وشواس کو بھول کر بھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔

جیہیں برنچی رچی سیا سنواری۔ تیہیں سایل برو رچیو بچاری
تاسو بچن سنی سب ہرشانی۔ ایسئی ہوو کہیں مردو بانی

جس برھاتا نے روپ وتی سیتا کو رچا ہے۔ اس نے اسکے لئے یہ شیام شریر ور بھی وچار کر رچ رکھا ہے۔ اس کے بچن سن کر سب سکھیاں پرسن ہو گئیں۔ سب کومل بانی سے کہنے لگیں۔ کہ ایسا ہی ہو۔

دوہا

ہیاں ہرش ہیں سمن سمکھی سلوچنی برند
جاہیں جہاں جہاں بندھو دوو تہاں تہاں پرمانند

سندر مکھی اور سندر نیتروں والی استریاں منڈلی کی منڈلی من میں اتی انت پرسن ہو کر جھروکوں سے پھول برسانے لگیں۔ جہاں جہاں دونوں راجکمار جاتے ہیں وہاں وہاں آنند چھا جاتا ہے۔

چوپائی

پر پورب دسی گے دوؤ بھائی۔ جہاں دھنو مکھ ہت بھومی بنائی
اتی لیستار چارو گچ ڈھاری۔ بمل بیدیکا رچر سنواری

اس پرکار سب کو آنند دیتے ہوئے وہ دونو راجکمار نگر کے پورب

کی طرف گئے۔ جہاں دھنش یگیہ کے لئے رنگ بھومی بنی ہوئی تھی۔ سُندر ڈھنگ سے بنا ہوا۔ بڑا لمبا چوڑا منڈپ تھا۔ جس میں سُندر اور نرمل ویدی سجائی گئی تھی۔

چہُوں دِسی کنچن منچ بِسالا۔ رچے جہاں بیٹھیں مہی پالا
تیہی پاچھیں سمیپ چہُوں پاسا۔ اپر منچ منڈلی بلاسا

چاروں طرف سونے کے بڑے بڑے مچان (اونچے چبوترے) بنے ہوئے تھے۔ جہاں پر راجہ لوگ بیٹھیں گے اُن کے پیچھے پاس ہی چاروں طرف اور دوسری منچ منڈلیاں شوبھا پا رہی تھیں۔

کچھُک اونچی سب بھانتی سُہائی۔ بیٹھیں نگر لوگ جہاں جائی
تنہ کے نکٹ بسال سہائے۔ دھول دھام جُو بَرن بنائے

جہاں بیٹھیں دیکھیں سب ناری۔ جتھا جوگ نج کُل انوہاری
پُر بالک کہی کہی مرِدو بچنا۔ سادر پربھُو ہی دکھاویں رچنا

نگر واسی لوگوں کے بیٹھنے کے لئے جو چبوترہ بنایا گیا ہے۔ وہ اس سے کچھ اونچا ہے۔ اور سب پرکار سے سُہاونا تھا۔ اُن کے نزدیک وشال اور سُندر مکان بھانت بھانت کے رنگوں کے بنائے گئے ہیں۔ جہاں اپنے اپنے کُل کے انوسار یتھایوگیہ سب استریاں بیٹھکر دیکھیں گی۔ نگر کے بالک کومل بچن کہہ کر پربھو شری رام چندر جی کو بڑے آدر سے یگیہ بھومی کی رچنا دکھلا رہے ہیں۔

سب سسُو یہی مس پریم بس پرسی منوہر گات
تن پُلکہیں اتی ہرش ہیاں دیکھی دیکھی دوؤ بھرات

سب بالک اسی بہانے پریم وش ہوکر شری رامچندر جی کے سندر منوہر شریر کا سپرش کر کے پلکت شریر ہو رہے ہیں اور دونوں بھائیوں کو دیکھکر من میں پھولے نہیں سماتے۔

چوپائی

سسُو سب رام پریم بس جانے۔ پریتی سمیت نکیت بکھانے
نج نج رُچی سب لیہیں بولائی۔ سہت سنیہہ جاہیں دوؤ بھائی

شری رام چندر جی نے سب بالکوں کو پریم کے وش جانا تب تو پریم پوروک یگیہ شالا کے ستھانوں کی رچنا کی بہت سراہنا کی۔ بالک اپنی اپنی رُچی کے انوسار انہیں بُلا لیتے ہیں۔ اور دونوں بھائی پریم سہت جہاں وہ بُلاتے ہیں چلے جاتے ہیں۔

رام دکھاویں انُج ہی رچنا۔ کہی مرِدو مدھر منوہر بچنا
لو نمیش مہُوں بھُون نکایا۔ رچی جا سُو انوساسن مایا

بھگتی ہیتُو سوئی دین دیالا۔ چتوت چکیت دھنش مکھ شالا
کوتک دیکھ چلے گرو پاہیں۔ جانی بلمبُو تراس من ماہیں

شری رام چندر جی اپنے چھوٹے بھائی لچھمن کو میٹھے کومل اور منوہر بچن کہہ کر یگیہ شالا کی رچنا دکھلاتے ہیں۔ دیکھو جس ایشور کی آگیا سے اُس کی مایا آنکھ کے جھپکنے تک کے کال کے بھی چوتھائی سے میں اننت کوٹی برہمانڈوں کے سموہ رچ ڈالتی ہے۔ وہی بھگوان دین دیال شری رام چندر جی بھگتی کے کارن دھنش یگیہ شالا کو آشچریہ کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ اس پرکار نگر کا سارا تماشا دیکھ کر وہ گورو کے پاس چلے۔ کیونکہ اُن کے من میں دیر ہو جانے کا ڈر ہے۔

جاسُو تراس ڈر کہُوں ڈر ہوئی۔ بھجن پربھاو دکھاوت سوئی
کہی باتیں مرِدو مدھر سہائی۔ کئے بدا بالک برئی آئی

جن کے ڈر سے ڈر کو بھی ڈر لگتا ہے۔ وہ پربھو بھجن کا پربھاو دکھلا رہے ہیں۔ بالکوں کو مدھر کومل اور سندر بچن کہہ کر بھگوان شری رام چندر جی نے زبردستی وداع کیا

دوہا

سبھے سپریم بنیت اتی سکچ سہت دوؤ بھائی
گرو پد پنکج نائی سر بیٹھے آئیسُو پائی

پھر ڈرتے، پریم بنتی اور بڑے سنکوچ کے ساتھ دونوں راجکمار گرو وشوامتر جی کے چرن کملوں میں مستک جھکایا اور اُن کی آگیا پاکر بیٹھ گئے۔

چوپائی

نسی پربیس مُنی آیسو دیہا ۔ سبہی سندھیا بندنو کینہا
کہت کتھا اتہاس پُرانی ۔ رُچر جنی جُگ جام سرانی

رات پڑتی ہوئی جان کر مُنی نے آگیا دی تب سب نے سندھیا
کال کا بھگوت بندن کیا۔ اس کے بعد اتہاس پرانوں کی کتھا کہتے کہتے
دو پہر رات بیت گئی۔

مُنی پرسین کینہہ تب جائی ۔ لگے چرن چاپن دو دبھائی
جن کے چرن سرو رُوہ لاگی ۔ کرت بِبدھ جپ جوگ براگی
تیئی دوؤ بندھو پریم جنو جیتے ۔ گُر پد کمل پلوٹت پریتے
بار بار مُنی آگیا دِینہی ۔ رگھو بر جائی سیّن تب کینہی

تب مُنی وشوامتر سونے کے لئے بستر پر لیٹ گئے۔ دونوں
بھائی اُن کے چرن دبانے لگے۔ جن کے چرن کملوں کے لئے ویر کت
پُرش نا نا پرکار کے جپ اور یوگ کرتے ہیں۔ وہی دونو بھائی مانو
پریم سے جیتے ہوئے پریم سے گرو کے چرن کملوں کو دبا رہے ہیں۔
مُنی نے بار بار آگیا دی۔ تب کہیں شری رامچندر جی بستر پر جا کر لیٹے۔

چاپت چرن لکھنو اُر لائیں ۔ سبھے سپریم پریم سُچُر پائیں
پُنی پُنی پربھو کہہ سووہو تاتا ۔ پوڈھے دھری اُر پد جل جاتا

لچھمن جی پربھو شری رام چندر جی کے چرنوں کو چھاتی سے لگا کر
بھے اور پریم کے ساتھ پرم آنند میں ڈوبے ہوئے دبا رہے ہیں۔ پربھو
شری رام چندر جی نے بار بار کہا۔ کہ ہے تات! اب جا کر آرام کرو۔
تب لچھمن جی اُن چرن کملوں کا من میں دھیان کر کے لیٹ گئے

دوھا

اُٹھے لکھنو نسی بگت سُنی اُرون سکھا دُھنی کان
گُرتیں پہلے ہی جگت پتی جاگے رامو سُجان

رات گذر جانے پر جب مُرغ کی بانگ کی آواز لچھمن جی
نے کانوں سے سُنی۔ تو وہ اُٹھ بیٹھے۔ جگت کے ایشور شری رام چندر جی
بھی گرو سے پہلے ہی جاگ پڑے۔

چوپائی

سکل سوچ کری جائے نہائے ۔ نِتیہ نباہی مُنی ہی سر نائے

سمے جانی گُر آیسو پائی ۔ لین پرسون چلے دوو بھائی

سب شوچ کریا (رفع حاجت۔ داتن وغیرہ) کر کے وہ جا کر
نہائے اور پھیر نت کرم بناہ کر مُنی کو ونڈوت کیا۔ پوجا کا سمان دھیان کر
گورو کی آگیا لے کر دونو بھائی پھول لینے چلے۔

بھُوپ باغ بیر دیکھو جائی ۔ جہاں بسنت رتو رہی لو بھائی
لاگے بِٹپ منوہر نانا ۔ برن برن بر بیلی بِتانا

انہوں نے جا کر راجہ جنک کا سُندر باغ دیکھا جس کی
سندرتا کو دیکھ کر بسنت رتو بھی موہت ہو کر رہ گئی ہے۔ اس باغ
میں من کو ہرنے والے انیک برکش لگے ہوئے اور بھانت بھانت
کی رنگین سندر بیلیں پھیلی ہوئی ہیں۔

نو پلو پھل سُمن سُہائے ۔ نج سمپتی سر رُوکھ لجائے
چاتک کوکل کیر چکورا ۔ کوجت بہگ نٹت کل مورا

نئے پتوں پھلوں اور سُندر پھولوں سے سجے ہوئے پیڑ
اپنی سمپتی سے دیو برکشوں کو بھی لجا رہے ہیں پپیہے۔ کوئل طوطے۔
چکور آدی سب پنچھی میٹھے میٹھے گیت گا رہے ہیں۔ اور سُندر
مور ناچ کر رہے ہیں۔

مدھیہ باگ سر سوہ سُہاوا ۔ منی سوپان بچتر بناوا
بمل سلل سرسج بہُو رنگا ۔ جل کھگ کوجت گُونجت بھرنگا

باغ کے بیچ میں سندر سرووَر شوبھا پا رہا ہے۔ جس میں منی
جڑت وچتر سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں اس کا جل نرمل ہے۔ اور انیکا
رنگ برنگے کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل پنچھی بول رہے ہیں۔ اور بھونرے
گونجار کر رہے ہیں۔

دوھا

باگو تڑاگو بلوکی پربھو ہرشے بندھو سمیت
پرم رمیہ آرامو یہو جو رامہی سکھ دیت

باغ اور سرووَر کو دیکھ کر پربھو شری رام چندر جی لکشمن سمیت

بہت پرسن ہوئے۔ یہ باغ واستو میں پرم رمنیک (بہت ہی پیارا) ہے۔ جو جگت کو سکھ دینے والے پربھو شری رام چندر جی کو بھی سکھ دے رہا ہے۔

چوپائی

چہوں دِسی چتیئی پوچھی مالی گن۔ لگے لین دَل پُھول مُدت من
تیہی اوسر سیتا تہاں آئی۔ گرِجا پوجن جننی پٹھائی

چاروں طرف دیکھکر اور مالیوں سے پوچھ کر وہ دونو پرسن من سے پھول پتر لینے لگے۔ اتنے میں سیتا جی وہاں آئیں۔ اُن کی ماتا نے انہیں شری پاربتی جی کی پوجا کرنے کے لیے باغ میں بھیجا تھا۔

سنگ سکھیں سب سُبھگ سیائیں۔ گاوہیں گیت منوہر بانیں
سر سمیپ گرِجا گرہ سوہا۔ برنی نہ جائی دیکھی منو موہا

اس کے ساتھ سب سُندر اور چتر سکھیاں ہیں۔ جو منوہر بانی سے گیت گا رہی ہیں۔ سرور کے پاس پاربتی جی کا مندر شوبھا پا رہا ہے۔ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ جسے دیکھ کر من موہت ہو جاتا ہے

مجن کری سر سکھنہ سمیتا۔ گئی مُدِت من گوری نکیتا
پوجا کینہہ ادھک انوراگا۔ نج انوروپ سُبھگ بر ماگا

سرور میں سکھیوں سمیت سیتا جی نے اشنان کیا۔ اور پھر پرسن من سے شری پاربتی جی کے مندر میں گئیں۔ بڑے پریم سے پوجا کی اور اپنا سا گُن روپ شیل سے پری پُورن ور مانگا۔

ایک سکھی سیا سنگو بہائی۔ گئی رہی دیکھن پھلوائی
تیہیں دوؤ بندھو بلوکے جائی۔ پریم بِبس سیتا پہیں آئی

اُن میں ایک سکھی سیتا جی کا ساتھ چھوڑ کر باغ کو دیکھنے کے لیے چلی گئی تھی۔ اس نے جا کر دونو بھائیوں کو دیکھا اور پریم آنند سے بھری ہوئی سیتا جی کے پاس آئی۔

دوہا

تاسو دسا دیکھی سکھنہ پُلک گات جلو نین
کہو کارن نج ہرش کر پوچھہیں سب مرِدو بین

اس کی آنند دشا سب نے دیکھی۔ شریر پُلکت ہے۔ نیتروں میں آنند کا جل بھرا ہے۔ سب سکھیاں کومل بانی سے پوچھنے لگیں کہ تو اپنے آنند کا کارن بتا۔

چوپائی

دیکھن باگُ کُنور دوئی آئے۔ بے کِسور سب بھانت سہائے
سیام گور کمی کہوں بکھانی۔ گرا انین نین بِنو بانی

اس نے کہا کہ دو راجکمار باغ دیکھنے آئے ہیں۔ کِشور تو اُن کی اوستھا ہے۔ اور سب بھانت سُندر ہیں۔ سانولے اور گورے رنگ کے ہیں۔ اُن کی سُندرتا کا ورنن کیسے کروں کیونکہ بانی جو ورنن کرنے میں سمرتھ ہے۔ اس کے تو نیتر نہیں کہ جو دیکھ کر کہے۔ اور جن نیتروں نے اُن کو دیکھا ہے۔ وہ بول نہیں سکتے۔ جو ورنن کریں۔

سُنی ہرشیں سب سکھیں سیانی۔ سیا ہیاں اتی اُت کنٹھا جانی
ایک کہہ ای نرپ سُت تیئی آلی۔ سُنے جے مُنی سنگ آئے کالی

یہ سُن کر اور سیتا جی کے من کی لالسا جان کر سب چتر سکھیاں پرسن ہو گئیں۔ ان سے ایک نے کہا اے سکھی! یہ وہی راجکمار ہیں جو سُنا ہے کہ مُنی وشوامتر جی کے ساتھ کل یہاں آئے ہیں۔

جنہہ نج روپ موہنی ڈاری۔ کینہے سوبس نگر نر ناری
برنت چھبی جہاں تہاں سب لوگو۔ اوسی دیکھیے ہی دیکھن جوگو

جنہوں نے اپنے سُندر روپ کا پھندا ڈالکر نگر واسی سبھی نر ناریوں کو اپنے وش میں کر لیا ہے۔ جہاں تہاں سب لوگ انھیں کی شوبھا کے گُن گا رہے ہیں۔ اُن کو ضرور ہی دیکھنا چاہیے۔ وہ دیکھنے ہی کے یوگیہ ہیں۔

تاسو بچن اتی سیا سُہانے۔ درس لاگی لوچن اکلانے
چلی اگر کری پریہ سکھی سوئی۔ پریتی پراتن لکھئی نہ کوئی

اس سکھی کے بچن سیتا جی کو بہت ہی پیارے لگے۔ درشن کرنے کے لیے نیتر للچا گئے۔ اس پیاری سکھی کو آگے کر کے سیتا جی چلیں اس طرح سے کہ پُرانی پریتی کو کوئی پہچان نہ سکے۔

دوہا

سُمری سیا نارد بچن اُبچی ہردیتی پُنیت !
چکت بلوکت سکل دِسی جنو سِسو مرگی سبھیت

نارد جی کے بچنوں کو یاد کر کے سیتا جی کے من میں پوتر پریتی اُمڈ آئی۔ وہ چکت ہو کر ساری دشاؤں کو ایسے دیکھ رہی ہے۔ مانو کوئی بال ہرنی ڈر سے سہمی ہوئی اِدہر اُدہر دیکھ رہی ہو۔

چوپائی

کنکن کنکنی نوپُر دُھنی سُنی۔ کہت لکھن سن رام ہردے گُنی
مانہوں مدن دُندُبھی دینہی۔ منسا بسو وجے کہن کینہی

کنکن (ہاتھوں کے کڑے) کنکنی (کردھنی) نوپُر (پاؤں کا زیور) کی منوہر دُھن سنتے ہی شری رام چندر جی نے من میں وچار کر لکھمن سے کہا۔ یہ کیسا منوہر شبد ہوتا چلا آتا ہے۔ مانو نقارہ بجا کر کامدیو سنسار کو جیتنے کے لئے بڑھا چلا آ رہا ہے۔

اس کہی پھری چتئے تہی اورا۔ سیا مکھ سسی بھئے نین چکورا
بھئے بلوچن چارو اچنچل۔ منہوں سکچی نمی تجے دِگنچل

ایسا کہہ کر شری رام چندر جی نے پھر کر اس اور دیکھا۔ چندرمکھی سیتا کو دیکھ کر اُنکے نیتر چکور بن گئے۔ سندر نیتر استھر ہو گئے ٹکٹکی لگ گئی۔ پلکوں کا گرنا رُک گیا۔ مانو نمی نے لجت ہو کر پلکوں پر رہنا چھوڑ دیا ہو۔ (نمی جنک جی کے پوروج ہیں۔ جن کا سب کی پلکوں میں نواس مانا گیا ہے۔ لڑکی اور داماد کے ملن پرسنگ کو دیکھنا مناسب نہیں اس لئے لجا کے مارے انہوں نے پلکوں کو چھوڑ دیا ہے۔ جس سے آنکھ جھپکتی نہیں)

دیکھی سیا سوبھا سُکھو پاوا۔ ہردے سراہت بچن نہ آوا
جنو برنچی سب نج نپُنائی۔ بیرچی بشو کہن پرگٹ دکھائی

سیتا جی کی شوبھا کو دیکھ کر شری رام جی بڑے سُکھی ہوئے من ہی من میں وہ اس الوکک شوبھا کی سراہنا کرتے ہیں لیکن منہ سے شبد نہیں نکلتے۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ برہما جی نے اپنی ساری کاریگری کو ساکار روپ میں پرگٹ کر کے سنسار کو دکھا دیا ہے۔

سُندرتا کہوں سُندر کرئی۔ چھبی گرہیں دیپ سکھا جنو برئی
سب اُپما کوی رہے جُٹھاری۔ کیہیں پٹ تروں بدیہہ کماری

جس کی سندرتا سندرتا کو بھی سندر کرتی ہے۔ مانو سندرتا روپی گھر میں دیپک کی روشنی ہو جس سے سندرتا جگمگا اٹھتی ہے۔) کویوں نے ساری اپماؤں (تشابہات) کو جھوٹی کر دیا ہے۔ میں جنک کماری شری سیتا جی کی کس سے اپما دوں۔

دوہا

سیا سوبھا ہیاں برنی پربھو آپنی دسا بچاری
بولے سُچی من انُج سن بچن سمے انوہاری

سیتا جی کی شوبھا کا من میں ورنن کر کے اور اپنی پریم مگن دشا کو وچار کر پربھو شری رام چندر جی چھوٹے بھائی لکشمن سے پوتر من سے سمے انوسار بچن بولے۔

چوپائی

تات جنک تنیا یہ سوئی۔ دھنش جگیہ جیہی کارن ہوئی
پوجن گوری سکھیں لے آئیں۔ کرت پرکاسُ پھرئی پھلوائیں

ہے تات ! یہ وہی جنک کماری ہے جس کے نمت یہ دھنش یگیہ ہو رہا ہے۔ سکھیاں اسے پاربتی جی کی پوجا کرنے کے لئے باغ میں لے آئی ہیں۔ اور پرکاش کرتی پھر رہی ہے۔

جاسُ بلوکی الوکک سوبھا۔ سہج پُنیت مور من چھوبھا
سو سبُ کارن جان بدھاتا۔ پھرکہیں سُبھد انگ سنو بھراتا

جس کی الوکک (دنیا سے نرالی) شوبھا کو دیکھ کر میرا سبھاؤ سے ہی پوتر من موہت ہو گیا ہے۔ اس کا سبب کارن تو بدھاتا جانے پرنتو ہے بھائی ! سنو میرے سارے منگلکاری انگ پھڑک رہے ہیں

رگھوبنسنہہ کر سہج سبھاؤ۔ منو کپنتھ پگو دھرئی نہ کاؤ
موہی اتسیہ پرتیتی من کیری۔ جیہیں سپنے ہُوں پرناری نہ ہیری

رگھو ونشیوں کا تو یہ سہج سبھاؤ ہی ہے کہ اُن کا من بُری راہ پر کبھی

پاؤں نہیں دھرتا۔ مجھے اپنے من پر پورا بھروسہ ہے۔ جس نے سپنے میں بھی پرائی استری پر نظر نہیں ڈالی۔

جنہہ کے لہہیں رپورن پیٹھی۔ نہیں پائیہ پر تیا منو ڈیٹھی
منگن لہہیں نہ جنہہ کے ناہیں۔ تے نربر بھورے جگ ماہیں

جو یدھ میں دشمن کو اپنی پیٹھ نہیں دکھاتے۔ پرائی استریاں جن کے من اور درشٹی کو نہیں کھینچ سکتی۔ (ارتھات پرائی استری کو دیکھ کر جن کا من اور درشٹی میلا نمان نہیں ہوتے) جن کے دوار پر مانگنے والا خالی ہاتھ نہیں جاتا۔ ایسے شریشٹھ پرش سنسار میں تھوڑے ہیں۔

دوہا

کرت بتکہی انج سن من سیا روپ لوبھان
مکھ سروج کرند چھبی کرئی مدھپ اوپان

شری رام جی چھوٹے بھائی سے تو باتیں کر رہے ہیں لیکن من سیتا جی کے روپ پر موہت ہو رہا ہے۔ سیتا جی کے مکھ روپی کمل کے شوبھا روپی مکرند رس کا شری رام جی کا من روپی بھونرا پان کر رہا ہے۔

چوپائی

چتوتی چکت چہوں دس سیتا۔ کہہ گئے نرپ کسور منو چنتا
جہہ بلوک مرگ ساوک نینی۔ جنو تہاں برس کمل سیت شرینی

سیتا جی چاروں اور چکت ہو کر (گھبرا کر حیران ہو کر) دیکھ رہی ہیں۔ من میں پچھتا رہی ہے۔ کہ راجکمار کہاں گئے۔ بال مرگ نینی سیتا جی جدھر کو دیکھتی ہیں۔ مانو وہاں سفید کملوں کی قطاریں برس جاتی ہیں۔

لتا اوٹ تب سکھن لکھائے۔ سیامل گور کسور سہائے
دیکھی روپ لوچن للچانے۔ ہرشے جنو نج ندھی پہچانے

تب سکھیوں نے بیل کی اوٹ میں سندر شیام اور گور کماروں کو دکھلایا۔ انکے روپ کو سیتا جی کے نیتر للچا اٹھے اور ایسے پرسن ہوئے مانو کہ انہوں نے اپنا خزانہ پہچان لیا ہو۔

تھکے نین رگھوپتی چھبی دیکھیں۔ پلکنہی ہوں پری ہریں نمیش
ادھک سنیہہ دیہہ بھئی بھوری۔ سرد سسی ہی جنو چتو چکوری

شری رگھوناتھ جی کی شوبھا کو دیکھ کر سیتا جی کے نیتر نشچل ہو گئے۔ پلکوں نے بھی گرنا چھوڑ دیا۔ ادھک پریم کے کارن دیہہ کی سدھ نہ رہی۔ جیسے کہ موسم شرد کے پورن چندرماں کو دیکھ کر چکور بے سدھ ہو کر سب کچھ بھول جاتی ہے۔

لوچن مگ رام ہی ار آنی۔ دینہے پلک کپاٹ سیانی
جب سیا سکھنہہ پریم بس جانی۔ کہہ نہ سکہیں کچھ من سکچانی

آنکھوں کے راستے شری رام جی کو ہردے میں لا کر پریم چتر سیتا جی نے پلکوں کے کواڑ لگا لیے ارتھات آنکھیں بند کر لیں جب سکھیوں نے سیتا جی کو پریم کے وش دیکھا تب تو ساری سکھیاں سکچا گئیں کچھ کہہ نہ سکیں۔

دوہا

لتا بھون تیں پرگٹ بھے تیہی اوسر دو بھائی
نکسے جنو جگ بمل بدھو جلد پٹل بلگائی

اسی سمے بیلوں کے جھنڈ کی اوٹ میں دونوں راجکمار پرگٹ ہوئے مانو دو نرمل چندرما بادلوں کے پردے کو پھاڑ کر نکلے ہوں۔

چوپائی

سوبھا سیوں سبھگ دو بیرا۔ نیل پیت جلجابھ سریرا
مور پنکھ سر سوہت نیکے۔ گچھ بیچ بیچ کسم کلی کے

دونوں بھائی سندریں اور شوبھا کی سیما (حد) ہیں نیلے اور پیلے کمل کے سمان ان کے شریر ہیں۔ سر پر سندر مور پنکھ شوبھا دیتے ہیں۔ انکے بیچ بیچ پھولوں کی کلیوں کے منوہر گچھے لٹکتے ہیں۔

بھال تلک شرم بند سہائے۔ شرون سبھگ بھوشن چھبی چھائے
بکٹ بھرکٹی کچ گھونگھر بارے۔ نو سروج لوچن رتنارے

متھے پر سندر تلک اور پسینے کی بوندیں شوبھا پا رہی ہیں کانوں

ہیں۔ سندر زیوروں کی شوبھا جیسی ہوتی ہے۔ ٹیڑھی بھویں ہیں۔ اور گھنگھرالے بال ہیں۔ نئے کھلے ہوئے لال کمل کے سمان نیتر لال ہیں۔

چارو چبک ناسکا کپولا ۔ ہاس بلاس لیت منو مولا
مکھ چھبی کہی نہ جائی موہی پاہیں ۔ جو بلوکی بہو کام لجاہیں

ٹھوڑی۔ ناک اور گال بڑے سندر ہیں۔ ہنسی کی بہار من کو مول ہی لے لیتی ہے۔ چہرے کی شوبھا کا ورنن تو مجھ سے ہو ہی نہیں سکتا جسکو دیکھکر بہت سے کام دیو بھی شرم کے ارے پانی پانی ہو جاتے ہیں۔

اُر منی مال کمبو کل گیوا ۔ کام کلبھ کر بھج بل سیوا
سُمن سمیت بام کر دونا ۔ ساونر کنور سکھی سُٹھی لونا

چھاتی پر موتیوں کے ہار شوبھایمان ہیں۔ کنٹھ شنکھ کے سمان سُندر ہے۔ کام کنجر کی سونڈ کے سمان کومل بھجائیں ہیں۔ جو بل کی سیما (حد) ہیں۔ بائیں ہاتھ میں پھولوں سے بھرے ہوئے دونے ہیں۔ ہے سکھی! ان میں سے سانولا کنور تو بہت ہی سلونا ہے۔

کیہری کٹی پٹ پیت دھر سُشما شیل نِدھان
دیکھی بھانو کل بھوشن ہی بسرا سکھنہہ اپان ۔

شیر کی سی پتلی کمر ہے۔ پیلے بستر دھارن کئے ہوئے ہیں۔ شوبھا اور شیل کے سمندر ہیں۔ ان سورج ونشی بھوشن شری رام چندر جی کو دیکھکر سکھیاں اپنے آپ کو کھو بیٹھیں۔

دھری دھیر جو ایک آلی سیانی ۔ سیتا سن بولی گہی پانی
بہوری گوری کر دھیان کریہو ۔ بھوپ کسور دیکھی کن لیہو

ایک چتر سکھی بیچے کو تھام کر سیتا جی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں کہنے لگی۔ کہ شری پاربتی کا دھیان پھر کر لینا۔ ابھی ان راجکماروں کو کیوں نہیں دیکھ لیتی۔

سکچی سیا تب نین اگھارے ۔ سنمکھ دو رگھو سنگھ نہارے
نکھ سکھ دیکھی رام کے شوبھا ۔ سُمر پتا پنو منو اتی چھوبھا

سیتا جی تب سکچا کر (شرمیلے پن سے) نیتر کھولے۔ سامنے دو رگھوکل کے شیر کھڑے دیکھے۔ ایڑی سے لیکر چوٹی تک شری رام چندر جی کی سندرتا کو دیکھکر اور اپنے پتا کے پرن (دھنش یگیہ کی شرط) کو یاد کر کے سیتا جی کے من میں ہلچل مچ گئی۔

پربس سکھی لکھی جب سیتا ۔ بھیو گہرو سب کہیں سبھیتا
پنی آؤب ایہی بیریاں کالی ۔ اس کہہ من بہسی ایک آلی

جب سکھیوں نے سیتا جی کو پریم کے وش میں دیکھا تو سب ڈر کر کہنے لگیں۔ کہ بڑی دیر ہو گئی۔ چلنا چاہیئے۔ کل اسی سمے یہاں پھر آئیں گی۔ ایسا کہہ کر ایک سکھی من میں ہنسی۔

گوڑھ گرا سُنی سیا سکچانی ۔ بھیو بلمبو ماتو بھے مانی
دھری بڑی دھیر رام اُر آنے ۔ پھری اپنپو پِتو بس جانے

اس سکھی کی گوڑھ بانی کو سنکر سیتا جی سکچا گئیں۔ دیر ہو گئی جان کر ماتا کا ڈر مانا۔ دھیرج دھر کر رام چندر جی کو ہردے میں لا کر اور اپنے آپ کو پتا کے آدھین جان کر واپس لوٹ پڑیں۔

دوہا

دیکھن مس مرگ بہگ ترو پھری بہوری بہوری
نرکھی نرکھی رگھوبیر چھبی باڑھی پریتی نہ تھوری

ہرن پکشی۔ اور برکشوں کو دیکھنے کا بہانہ کرکے سیتا بار بار پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتی تھیں۔ شری رگھوناتھ جی کی شوبھا کو دیکھ کر ان میں پریتی بہت ہی بڑھتی جاتی تھی۔

چوپائی

جانی کٹھن سو چاپ بسورتی ۔ چلی راکھی اُر سیامل مورتی
پربھو جب جات جانکی جانی ۔ سکھ سنیہہ سوبھا گن کھانی

شری جانکی جی شو جی کے دھنش کو کٹھور جان کر (شری رام چندر جی کو اتی کومل جان کر کہ یہ اس کٹھور دھنش کو کیسے توڑیں گے اور دھنش توڑے بنا میرا ان کے ساتھ سنجوگ اسمبھو ہے) سیتا جی شیام سندر شری رام چندر جی کی مورتی کو ہردے میں رکھ کر من میں چنتا کرتی ہوئی چلیں۔ جب پربھو شری رام چندر جی نے سکھ۔ پریم اور سندرتا کی کھان شری جانکی جی کو جاتے دیکھا۔

پرم پریم مے مردو مسی کینہی ۔ چارو چت بھیتیں لکھی لینہی
گئی بھوانی بھون بہوری ۔ بندی چرن بولی کر جوری

پریم پریم سے کومل سیاہی بنا کر شری رگھوناتھ جی نے
اپنے سندر چت روپی بھیتی پر (من روپی دیوار پر) سیتاجی کی مورتی
کھینچ لی تب سیتاجی پھر پاربتی جی کے مندر میں گئیں اور انکا چرن
بندن کر کے ہاتھ جوڑ کر بولیں۔

جے جے گری برراج کسوری جے مہیس مکھ چند چکوری
جے گج بدن شڑانن ماتا جگت جننی دامنی دُتی گاتا

ہے شریشٹھ پربت راجکماری! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ ہے شوجی کے چندر مکھ پر موہت چکوری۔ آپ کی جے ہو۔ ہے ہاتھی کے مکھ والے گنیش اور چھ مکھوں والے سوامی کارتک جی کی ماتا! ہے جگت ماتا! ہے بجلی کی چمک کے سمان شریر والی آپکی جے ہو۔

نہیں تو آدی مدھیہ اوسانا۔ امت پربھاؤ بید و نہیں جانا
بھو بھو بھو بیرا بھو کارنی۔ بسو بموہنی سو بس بہارنی

آپ کا نہ آدی ہے نہ مدھیہ اور نہ انت ہی ہے۔ آپکے اسیم (غیر محدود) پربھاؤ کو وید بھی نہیں جان سکے۔ آپ ہی سنسار کی اتپتی پالن اور پرے کرنے والی ہیں۔ وشو کو موہنے والی اور اپنی سوتنتر اچھا سے بہار کرنے والی ہیں۔

دوہا

پتی دیوتا سُتیا مہوں ماتو پرتھم تو ریکھ
مہما امت نہ سکہیں کہی سہس سارد اسیش

ہے ماتا! پتی کو اشٹ دیو ماننے والی پرم سوبھاگوتی آدرش وادی استریوں میں پہلے آپ کی ہی گنتی ہے۔ ہزاروں سیش اور سرسوتی جی بھی آپ کی اسیم (غیر محدود) مہما کا ورنن نہیں کر سکتے۔

چوپائی

سیوت توہی سُلبھ پھل چاری۔ بردائنی پراری پیاری
دیوی پوجی پد کمل تمہارے۔ سُر نر منی سب ہوہیں سکھارے

ہے بھگتوں کو من چاہے ور دان دینے والی! ہے شوجی کی پیاری! آپ کی سیوا کرنے سے دھرم ارتھ کام موکش چاروں پھل سہج ہی میں مل جاتے ہیں۔ ہے دیوی! آپ کے چرن کملوں کی پوجا کر کے دیوتا، منش اور منی سب سکھی ہو جاتے ہیں۔

مور منورتھو جانہو نیکیں۔ بسہو سدا اُر پر سب ہی کیں
کینہوں پرگٹ نہ کارن تیہی۔ اس کہی چرن گہے بدیہی

میرے من کی ابھلاشا کو آپ اچھی طرح سے جانتی ہیں۔ کیونکہ سب کے ہردے روپی پروں میں آپ کا نواس ہے۔ اس لئے ہی میں نے پرگٹ کر کے نہیں کہا ایسا کہہ کر جانکی جی نے پاربتی جی کے چرن پکڑ لئے۔

بنے پریم بس بھئی بھوانی۔ کھسی مال مورتی مسکانی
سادر سیاں پرساد و سر دھریو۔ بولی گوری ہرشو ہیاں بھریو

بھوانی جی سیتاجی کے ونے اور پریم (عاجزی اور پریم) کے وش میں ہو گئیں۔ ان کی گلے کی مالا کھسک گئی۔ اور مورتی مسکرائی سیتاجی نے دیوی کے اس پرشاد مالا کو سر پر دھرا تب پاربتی جی من میں آنند سے بھرپور ہو کر بولیں۔

سنو سیا ستیہ اسیس ہماری۔ پوجہی من کامنا تمہاری
نارد بچن سدا سچی سانچا۔ سو بر ملیہی جاہیں منو راچا

ہے سیتا سنو۔ ہماری آشیرواد ستیہ ہوگی۔ تمہاری منوکامنا پورن ہوگی۔ نارد جی کے بچن سدا ہی پوتر اور سچے ہوتے ہیں۔ جن کے پریم میں تمہارا من مگدھ ہو رہا ہے۔ وہی ور تمہیں ملے گا۔

چھند

منو جاہیں راچیو ملیہی سو بر و سہج سُندر سانورو
کرونا ندھان سجان سیلو سنیہو جانت راورو
ایہی بھانت گوری اسیس سنی سیا سہت ہیاں ہرشی الی
تلسی بھوانی ہی پوجی پنی پنی مدت من مندر چلی

جس کے پریم میں تمہارا من مگدھ ہو رہا ہے۔ وہی سہج سبھاؤ

سے سندر رسالو لاویر تم کو ملے گا۔ وہ دیا ندھیان وسجان ور تمہارے شیل اور پریم کو جانتا ہے۔ پاربتی جی کا آشیرواد سن کر سیتا جی اپنی سکھیوں سمیت پرسن ہوئیں۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ اس پرکار بار بار بھوانی جی کی پوجا کر کے سیتا جی پرسن چت ہو کر راج مندر کو چلیں۔

سورٹھا

جانی گوری انوکول سیا ہیہ ہرش نہ جائی کہی
منجل منگل مول بام انگ پھرکن لگے

شری پاربتی جی کو پرسن جان کر سیتا جی کے من کا آنند کہا نہیں جا تا ہے۔ اُتبل منگل کے مول ان کے بائیں انگ پھڑکنے لگے۔

چوپائی

ہردیں سراہت سیا لونائی۔ گر سمیپ گونے دوؤ بھائی
رام کہا سبو کوسک پاہیں۔ سرل سبھاؤ چھوات چھل ناہیں

من میں سیتا جی کے سندر روپ کی سراہنا کرتے ہوئے دونوں بھائی گرو کے پاس گئے۔ شری رامچندر جی نے سب کچھ باغ کا سماچار وشوامتر جی کو کہہ سنایا۔ کیوں کہ وہ سرل سبھاؤ ہیں۔ اور چھل کپٹ تو انہیں چھو بھی نہیں سکتا۔

سمن پائی منی پوجا کینہی۔ پنی اسیس دوہو بھائینہ دینہی
سپھل منورتھ ہوہو تمہارے۔ رامو لکھنو سنی بھے سکھارے

پھولوں کو پا کر منی نے پوجا کی۔ اور پھر دونوں بھائیوں کو آشیرواد دیا۔ کہ تمہاری منوکامنائیں سب پوری ہوں۔ یہ سن کر رام لکشمن سکھی ہوئے۔

کری بھوجنو منی بر گیانی۔ لگے کہن کچھو کتھا پرانی
بگت دوس گرو آیسو پائی۔ سندھیا کرن چلے دوؤ بھائی

شرشٹھ وگیانی منی وشوامتر جی نے پھر بھوجن کیا اور اس کے بعد کچھ پرانی کتھائیں کہنے لگے۔ دن بیت جانے پر گرو کی آگیا پا کر دونو بھائی سندھیا کرنے چلے۔

پراچی دسی سسی اُیہو سہاوا۔ سیا مکھ سرس دیکھی سکھ پاوا
بہوری بچار کینہہ من ماہیں۔ سیا بدن سم ہم کر ناہیں

پورب دشا میں چندرما چڑھ آیا۔ شری رام چندر جی نے سیتا جی کے مکھ کے سمان سندر دیکھ کر سکھ مانا۔ پھر من میں وچار کی کہ یہ چندرما سیتا جی کے مکھ کے سمان نہیں ہے۔

دوہا

جنمو سندھو پنی بندھو بشو دن ملین سکلنک
سیا مکھ سمتا پاو کمی چندو باپرو رنک

اس کا جنم جڑ سمندر سے ہوا ہے۔ جس کارن وش اس کا بھائی ہے۔ دن میں یہ تیج رہت ہو جاتا ہے اور اس کے بیچ کالا داغ اسے کلنک لگا ہوا ہے۔ یہ بے چارہ غریب چندرما بھلا سیتا جی کے مکھ کی تلنا کیسے کر سکتا ہے۔

چوپائی

گھٹئی بڑھئی برہنی دکھدائی۔ گرسی راہو نج سندھی ہی پائی
کوک سوک پرد پنکج دروہی۔ اوگن بہت چندرما توہی

پھر یہ گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے۔ اور برہن استریوں کو دکھ دینے والا ہے۔ راہو اپنی سندھی میں (دائرہ اختیار میں) پا کر اسے گرس لیتا ہے۔ چکوے چکوی کا دکھدائی ہے۔ اور کمل کے پھولوں کا ویری ہے ہے چندرما! تجھ میں تو بہت سے دوش ہیں۔

بیدیہی مکھ پٹ تر کینہے۔ ہوئی دوش بڑ انوچت کینہے
سیا مکھ چھبی بدھو بیاج بکھانی۔ گرہیں چلے نسا بڑی جانی

سیتا جی کے مکھ کو تیری اپما دینا بڑا انوچت کرم کرنے کا دوش ہے۔ اس پرکار چندرما کے بہانے سیتا جی کے مکھ کی تعریف کر کے بڑی رات گئی جان وہ گرو کے پاس چلے۔

کری منی چرن سروج پرناما۔ آئیسو پائی کینہہ بشراما
بگت نسا رگھونائک جاگے۔ بندھو بلوکی کہن اس لاگے

منی کے چرن کملوں کو پرنام کیا اور اُن کی آگیا پاکر آرام کیا

رات سماپت ہو جانے پر شری رگھوناتھ جی جاگے اور لکشمن کو دیکھ

ایسا کہنے لگے۔

اُدیو ارن اولوکہو تاتا۔ پنکج کوک لوک سکھداتا

بولے لکھن جوری جگ پانی۔ پربھو پربھاو سوچک مرد بانی

ہے تات! دیکھو کمل وچکوا چکوی اور لوک کو سکھ دینے

والا ارن (شفق کی سرخی) چڑھ آیا۔ یہ سن کر دونوں ہاتھ جوڑ کر پربھو شری

رام چندر جی کے پربھاو کو پرگٹ کرنے والی کومل بانی سے لکشمن

جی نے کہا۔

دوہا

ارن ادئین سکچے کمد اڈگن جوتی ملین

جمیں تمہارا آگمن سنی بھئے نرپتی بل ہین

ہے سوامی! ارن ادے ہونے سے کمدنی بند ہو گئیں

اور تارا گنوں کی روشنی پھیکی پڑ گئی۔ جیسے آپ کا آنا سن کر سب

راجے بل ہین ہو گئے ہیں۔

چوپائی

نرپ سب نکھت کریں اجیاری۔ ٹاری نہ سکہیں چاپ تم بھاری

کمل کوک مدھوکر کھگ نانا۔ ہرشے سکل نشا اوسانا

سب راجہ روپی تارے مدھم روشنی دیتے ہیں لیکن وہ دھنش

روپی بھاری اندھکار کو نہیں مٹا سکتے۔ کمل چکوا چکوی۔ بھونرے

پنچھی نانا پرکار کے جیسے رات ختم ہونے پر پرسن ہو رہے ہیں۔

ایسے ہیں پربھو سب بھگت تمہارے۔ ہوئیہیں ٹوٹے دھنش سکھارے

اُدیو بھانو بنو شرم تم ناسا۔ دورے نکھت جگ تیجو پرکاسا

ویسے ہی ہے پربھو۔ آپ کے سب بھگت دھنش ٹوٹنے

پر سکھی ہوں گے۔ سورج نکل آیا۔ بنا ہی کسی محنت سے اندھکار

نشٹ ہو گیا۔ تارے سب چھپ گئے اور جگت میں تیج

کا پرکاش ہوا۔

ربی نج ادے بیاج رگھورایا۔ پربھو پرتاپ سب نرپنہ دکھایا

تو بھج بل مہما اُدگھاٹی۔ پرگٹی دھنو بگھٹن پری پاٹی

ہے رگھوناتھ جی سورج نے اپنے ادے ہونے کے بہانے

آپ کے پرتاپ کو سب راجاؤں کو پرگٹ کر دکھایا ہے۔ آپ کی بھجاؤں

کے بل کی مہماں کو کھول کر پرگٹ کرنے کے نمت ہی دھنش توڑنے

کی پرپاٹی (رسم) پرگٹ ہوئی ہے۔

بندھو بچن سنی پربھو مسکانے۔ ہوئی سچی سہج پنیت نہانے

نتیہ کریا کری گرو پہیں آئے۔ چرن سروج سبھگ سر نائے

لچھمن جی کے بچن سن کر پربھو مسکرائے پھر شدھ ہو کر پاک کرنے

والے نہانے نتیہ کرم کر کے وہ گرو کے پاس آئے اور اُن کے سندر چرن

کملوں میں مستک نوایا۔

ستانند تب جنک بولائے۔ کوسک منی پہیں ترت پٹھائے

جنک بنے تنہہ آئی سنائی۔ ہرشے بولی لئے دوؤ بھائی

تب جنک نے اپنے پروہت ستانند کو بلایا۔ اور انہیں

وشوامتر جی کو یگیہ شالا میں لے آنے کے لئے اُن کے پاس

بھیجا۔ راجہ جنک کی بنتی پر جا کر ستانند نے آ کر جب

وشوامتر جی کو سنائی۔ تب انہوں نے پرسن ہو کر دونوں راجکمارو

کو اپنے پاس بلایا۔

دوہا

ستانند پد بندی پربھو بیٹھے گر پہیں جائی

چلہو تات منی کہیئو تب پٹھوا جنک بولائی

ستانند جی کے چرنوں کی بندنا کر کے پربھو گورو جی کے

پاس جا کر بیٹھ گئے۔ تب وشوامتر جی نے کہا کہ ہے تات!

چلو راجہ جنک جی نے بلاوا بھیجا ہے۔

ماس پارائن - آٹھواں وشرام

نواہن پارائن - دوسرا وشرام

چوپائی

سیا سوئمبر دیکھیے جائی۔ ایسو کاہی دھوں دیئی بڑائی
لکھن کہا جس بھاجنو سوئی۔ ناتھ کرپا تو جا پر ہوئی

سیتا سوئمبر چل کر دیکھنا چاہئیے۔ دیکھئے ایشور کس کو بڑائی دیتے ہیں۔ لچھمن جی نے کہا۔ ہے ناتھ! جس پر آپ کی کرپا ہوگی وہی اس اُتم یش کا پاتر ہوگا۔

ہرشے مُنی سب سُنی برباني۔ دینھی اسیس سب ہیں سکھ مانی
پُنی مُنی برند سمیت کرپالا۔ دیکھن چلے دھنش مکھ سالا

لچھمن جی کی ایسی اُتم بانی سُنکر سب مُنی پرسن ہوئے سبھی نے سکھ مان کر آشیرواد دیا۔ پھر مُنی سموہ کے ساتھ کرپالو شری رام چندر جی دھنش یگیہ شالا دیکھنے چلے۔

رنگ بھوم آئے دوؤ بھائی۔ اسی سُدھی سب پر باسنہہ پائی
چلے سکل گرہ کاج بسادی۔ بال جوان جرٹھ نرناری

دونوں بھائیوں کی رنگ بھومی میں آنے کی خبر جب نگر نواسیوں نے سُنی۔ تو سب بالک۔ جوان۔ بوڑھے۔ نرناری اپنے گھر کے کام کاج کو جُوں کا تُوں چھوڑ کر دیکھنے کو چل دیئے۔

دیکھی جنک بھیر بھے بھاری۔ سُچی سیوک سب لئے ہنکاری
تُرت سکل لوگنہہ پہیں جاہو۔ آسن اچِت دیہو سب کاہو

راجہ جنک نے دیکھا۔ کہ بہت بھیڑ ہوگئی ہے تب انہوں نے سب اُتم سیوکوں کو بُلا لیا۔ اور ان سے کہا کہ فوراً ان سب لوگوں کے پاس جاؤ اور ہر ایک کو بیٹھنے کے لئے یتھا یوگیہ آسن دو۔

دوہا

کہی مرِدو بچن بنیت تنہہ بیٹھارے نرناری
اُتم مدھیم نیچ لگھو نج نج تھل انوہاری

تب اُن سیوکوں نے کومل۔ نمر (ملائم) بچن کہہ کر اُتم مدھیم نیچ اور چھوٹے سبھی پرکار کے استری پرشوں کو اپنے اپنے یوگیہ ستھانوں پر بٹھلا دیا۔

چوپائی

راج کنور تیہی اوسر آئے۔ منہو منوہرتا تن چھائے
گُن ساگر ناگر بربیرا۔ سُندر سیامل گور سریرا

اس سمے رام اور لچھمن دونوں راجکمار وہاں آئے۔ وہ ایسے سُندر ہیں۔ مانو منوہرتا ہی اُن کے شریروں پر چھا رہی ہے۔ گُن کے سمندر چتر اور اُتم ویر ہیں۔ ایک سندر شیام شریر دھاری تو دوسرا گورے رنگ کا۔

راج سماج براجت رُورے۔ اُڈگن مہوں جنو جگ بدھو پورے
جنہہ کیں رہی بھاونا جیسی۔ پربھو مُورتی تنہہ دیکھی تیسی

دونو راجکمار راجاؤں کے سماج میں ایسے براجتے ہیں جیسے تارا منڈل میں دو پورن چندرما ہوں جن کی جیسی بھاونا تھی۔ پربھو شری رام چندر جی کی مورتی کو انہوں نے ویسی ہی دیکھا۔

دیکھیں رُوپ مہا رندھیرا۔ منہوں بیر رسو دھریں شریرا
ڈرے کُٹل نرپ پربھو ہی نہاری۔ منہوں بھیانک مُورتی بھاری

جو راجہ لوگ مہابلی سے شوُر ویر تھے۔ اُن کو پربھو شری رام چندر جی ویرتا کی مورتی ہی دکھائی دیتے تھے۔ اور جو دُشٹ دھوکے باز راجہ لوگ تھے۔ وہ پربھو شری رام چندر جی کو ایسے دیکھ رہے تھے۔ مانو کوئی بھیانک مورتی ہو۔

رہے اسُر چھل چھونپ بلیکھا ۔ تنہہ پربھو پرگٹ کال سم دیکھا

پُرباسنہہ دیکھے دوؤ بھائی ۔ نربھوکھن لوچن سُکھدائی

جو راکشس چھل سے راجاؤں کا بھیس بنائے وہاں بیٹھے تھے۔ انہوں نے پربھو کو ساکشات یم راج کے سمان دیکھا۔ نگرنواسیوں نے دونوں بھائیوں کو منشیوں کے بھوشن روپ اور نیتروں کو سکھ دینے والے دیکھا۔

دوہا

ناری بلوکہیں ہرشی ہیاں نج نج رُچی انو رُوپ

جنو سوہت سِنگار دھری مورتی پرم انوپ

سب استریاں من میں پرسن ہو کر اپنی اپنی مرضی کے انوسار ایسا دیکھتی ہیں۔ مانو سِنگار (شرنگار) ہی وہ ساکار روپ (مجسم روپ) دھارن کئے ہوئے براجتے ہیں۔

چوپائی

بدُوشنہہ پربھو براٹ مئے دیسا ۔ بہو مکھ کر پگ لوچن سیسا

جنک جاتی اَولوکہیں کیسیں ۔ سجن سگے پریہ لاگہیں جیسیں

گیانیوں کو پربھو وراٹ روپ دکھائی دیئے۔ جن کے بہت منہ۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ آنکھیں اور سر ہیں۔ جنک جی کے پریوار کو پربھو ایسے دکھائی دیئے۔ مانو اُن کے پیارے سگے سمبندھی ہوں۔

سہت بدیہہ بلوکہیں رانی ۔ سسو سم پریتی نہ جاتی بکھانی

جوگنہہ پرم تتو مئے بھاسا ۔ سانت سُدھ سم سہج پرکاسا

جنک سمیت رانی اُنہیں بچے کے سمان دیکھ رہی ہے۔ ان کی پریتی کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ یوگیوں کو وہ پرشانت شدھ ایک رس۔ سہج پرکاشی سروپ پرم تتو کے روپ میں بھاستے ہیں۔

ہری بھگتنہہ دیکھے دوؤ بھراتا ۔ اشٹ دیو اِو سب سُکھ داتا

رام ہی چتو بھائے جیہی سیا ۔ سو سنیہو سکھ نہیں کتھنیا

ہری بھگتوں نے دونوں بھائیوں کو اشٹ دیو کے سمان سب سُکھوں کے دینے والے دیکھا۔ جس بھاؤ سے سیتا جی رام جی کو دیکھ رہی ہیں۔ اس پریم اور سُکھ کا تو کتھن ہی نہیں ہو سکتا۔

اُر انوبھوتی نہ کہی سک سوؤ ۔ کون پرکار کہے کوی کوؤ

ایہی بدھی رہا جاہی جس بھاؤ ۔ تیہی تس دیکھیو کوسل راؤ

اس پریم اور سُکھ کو سیتا جی بھی اپنے من میں ہی انوبھو کر رہی ہیں۔ وہ کہہ نہیں سکتیں۔ پھر بھلا کوئی کبی کس پرکار کہے۔ اس پرکار جس کی جیسی بھاونا تھی اس نے اسی کے انوروپ شری رام چندر جی کو دیکھا۔

دوہا

راجت راج سماج مہوں کوسل راج کسور

سُندر سیامل گور تن بسو بلوچن چور

سُندر سانولے گورے شریر والے اور سارے سنسار کی آنکھوں کو چُرانے والے کوشل راج وشرتھ کمار راج سبھا میں اس پرکار براج رہے ہیں۔

چوپائی

سہج منوہر مورتی دوؤ ۔ کوٹی کام اُپما لگھو سوؤ

سرد چند نندک مکھ نیکے ۔ نیرج نین بھاوتے جی کے

دونوں بھائیوں کی سہج سبھاؤ سے ہی ایسی موہنی مورتی ہے۔ کہ جن کو کروڑ کام دیو کی اُپما دینی بھی چھوٹی لگتی ہے۔ اُن کے سُندر چہرے موسم سرما کے پورن چندرما کی سُندرتا کو لجانے والے ہیں۔ اور کمل کے پھول کے سمان من بھاونے ونشال نیتر ہیں۔

چتونی چارو مار منو ہرنی ۔ بھاوتی ہردے جاتی نہیں برنی

کل کپول شرتی کنڈل لولا ۔ چبک ادھر سُندر مردو بولا

جن کی جیتون سندر ہے۔ اور کامدیو کے من کو بھی ہرنے والی ہے۔ وہ ہرونے میں ہی بھاتی ہے۔ کہتے نہیں بنتی ہے۔ اتی سندر گال ہے۔ کانوں میں چنچل کنڈل شوبھا پا رہے ہیں ٹھوڑی اور ہونٹ سندر ہیں۔ اور بچن میٹھے کومل ہیں۔

کمد بندھو کر نندک ہانسا۔ بھرکٹی بکٹ منوہر ناسا
بھال بسال تلک جھلکا ہیں۔ کچ بلوکی الی اولی لجا ہیں

منوہر ہنسی چندرماں کی کرنوں کو لجا رہی ہے۔ ٹیڑھی بھویں اور منوہر ناک ہے۔ چوڑے مستک پر تلک جگمگا رہے ہیں۔ سندر کالے چمکتے بالوں کو دیکھکر بھونرے شرم کے مارے پانی پانی ہو رہے ہیں

پیت چوتنی سرنہی سہاہیں۔ کسُم کلیں بیچ بیچ بناہیں
رکھیں رچر کمبو کل گیواں۔ جنو تری بھون سُشما کی سیواں

سروں پر پیلی چوکونی ٹوپیاں سوہتی ہیں جن کے بیچ بیچ میں پھولوں کی کلیاں کاڑھی ہوئی ہیں۔ شنکھ کے سمان سندر کنٹھ ہے۔ جس میں منوہر تین ریکھائیں ہیں اُن کی ایسی شوبھا ہے۔ مانو تینوں لوک کی سندرتا کی حد یہی ہیں۔ (ارتھات تینوں لوکوں کی شوبھا یہاں آکر ختم ہوگئی ہے)

دوہا۔

کُنجر منی کنٹھا کلت اُرنہی تلسی کا مال
برشبھ کندھ کیہری ٹھونی بل ندھی باہو بسال

چھاتی پر ہاتھی منی کے سُندر کنٹھے اور تلسی کی مالائیں براجتی ہیں۔ بیلوں کے سمان اونچے کندھے۔ شیر کی سی چال۔ اور بھجائیں لمبی ہیں۔ جو بل کی بھنڈار ہیں۔

چوپائی

کٹی تونیر پیت پٹ باندھیں۔ کر سر دھنش بام بر کاندھیں
پیت یگیہ اپبیت سُہائے۔ نکھ سکھ منجو مہا چھبی چھائے

کمر میں ترکش اور پیتامبر (پیلے بستر) باندھے ہیں ہاتھوں میں بان اور بائیں سندر کندھوں پر دھنش ہیں۔ پیلے جنیؤ کیا ہی شوبھا دے رہے ہیں۔ ایڑی سے لے کر چوٹی تک سب انگ اُجّول ہیں۔ اور اُن پر مہان شوبھا چھائی ہوئی ہے۔

دیکھی لوگ سب بھئے سُکھارے۔ ایک ٹک لوچن چلت نہ تارے
ہرشے جنک دیکھی دوؤ بھائی۔ منی پد کمل گہے تب جائی

انہیں دیکھ کر سب ہی لوگ سُکھی ہو گئے نیتر ایک ٹک انہیں دیکھ رہے ہیں۔ اور پتلیاں حرکت کرنے سے رک گئی ہیں۔ جنک جی دونوں بھائیوں کو دیکھ کر بہت پرسن ہوئے اور پھر جا کر منی وشوامتر جی کے چرن کمل پکڑ لیئے۔

کری بنتی نج کتھا سنائی۔ رنگ اونی سب منی ہی دکھائی
جہاں جہاں جاہی کنور بر دوؤ۔ تہاں تہاں چکت چتو سبو کوؤ

بنتی کر کے اپنے پرن کی کتھا منی کو کہہ سنائی۔ اور رنگ بھومی کی رچنا دکھلائی۔ جہاں جہاں شریشٹھ راجکمار جاتے ہیں۔ وہاں وہاں سب لوگ اشچریہ چکت ہو کر اُن کی اور دیکھنے لگتے ہیں۔

نج نج رکھ رامہی سبو دیکھا۔ کوؤ نہ جان کچھو مرمو بسیکھا
بھلی رچنا منی نرپ سن کہیؤ۔ راجہ مدت مہا سکھ لہیؤ

اپنی اپنی طرف ہی سب نے رام جی کو دیکھتے ہوئے دیکھا۔ اس گوڑھ بھید کو کوئی نہ جان سکا۔ منی وشوامتر جی نے راجہ جنک سے کہا کہ رنگ بھومی کی رچنا بڑی سُندر ہے۔ منی کے مُکھ سے یہ بچن سُن کر راجہ بڑا پرسن ہوا اور اسے مہان سکھ کی پراپتی ہوئی۔



بال کانڈ

حصہ چہارم

سب منچنہہ تیں منچو ایک سُندر بسید بسال
مُنی سمیت دو وبندھو تہاں بٹھائے مہی پال

سب مچانوں میں سے جو بہت سندر بڑا اور وشال منچ تھا اُس پر راجہ جنک نے مُنی وشوامتر سمیت دونوں راجکماروں کو بٹھایا۔

چوپائی

پربھوہی دیکھی سب نرپ ہیں ہارے۔ جنو راکیس اُدے بھئے تارے

جیسے پُورن چندرما کے نکلتے ہی تاروں کا پرکاش پھیکا پڑ جاتا ہے۔ ویسے ہی پربھو شری رام چندر جی کو دیکھ کر سوئمبر میں بدھارے ہوئے سب راجہ من میں حوصلہ چھوڑ بیٹھے اور پربھو کے سامنے اپنی ہار مان بیٹھے۔ انھیں اپنے بل پر وشواس نہ رہا۔

اسی پرتیتی سب کے من ماہیں۔ رام چاپ تورب سک ناہیں

اُن سب کے من میں یہ نشچے ہو گیا کہ نسندیہہ (بلاشک) رام ہی اس دھنش کو توڑیں گے۔

بنو بھنجیہوں بھو دھنش بشالا۔ میلیہی سیا رام اُر مالا
اس بچاری گون ہو گھر بھائی۔ جسو پرتاپ بلو تیج گنوائی

اگر رام سے دھنش نہ بھی ٹوٹا تو بھی سیتا رام کے گلے میں جے مالا ڈال کر انہیں ہی ورے گی۔ یعنی جے مال پہنائے گی۔ ہے بھائی! ایسا وچار کر اپنے دیش۔ بیر تاپ بل اور تیج کو کھو کر چلے گئے

سے کان دبائے اپنے اپنے گھر سدھارو۔

بہسے اپر بھوپ سُنی بانی۔ جے ابیبک اندھ ابھیمانی
توریہوں دھنش بیاہو اوگاہا۔ بنو توریں کو کنوری بیاہا

راج منڈلی میں سے جو اگیانی اور ابھیمانی راجہ تھے وہ یہ سُن کر ہنسے۔ اور کہنے لگے دھنش توڑ کر بھی بیاہ ہونا کٹھن ہے! پھر بنا دھنش توڑے تو کون راجکماری کو بیاہ سکتا ہے۔

ایک بار کالیو کن ہوؤ۔ سیا ہت سمر جتب ہم سوؤ
یہ سُن اپر بھوپ مسکانے۔ دھرم شیل ہری بھگت سیانے

کال دیو ہی کیوں نہ ہو۔ ایک بار تو سیتا کے لئے اُس کو ہم یُدھ میں پچھاڑ دیں گے۔ یہ سُن کر جو راج منڈلی میں دھرم پرائن وشیل سبھاؤ اور ہری بھگت چتر راجہ گن تھے وہ مسکرائے۔

سورٹھا

سیا بیاہی رام گرب دوری گری نرپنہہ کے
جیتی کو سک سنگرام دشرتھ کے رن بانکرے

اور کہنے لگے کہ ارے مورکھو! تمہارے ابھیمان کو چور چور کر کے سیتا جی کو تو رام چندر ہی بیاہیں گے۔ لڑنے کا ابھیمان چھوڑ دو بھلا مہا راجہ دشرتھ کے رن دھیر بانکے پتروں کا یُدھ میں کون مقابلہ کر سکتا ہے۔

چوپائی

بیرتھا مرہو جنی گال بجائی۔ من مودکنہہ کی بھوکھ بتائی

سکھ ہماری سُنی پرم پُنیتا ۔ جگد مبا جیا ہنو جیاں سیتا

کیوں ڈیمرکھ گال بجا کر موت کو دعوت دیتے ہو بھلا کہیں من کے لڈوؤں سے بھی بھوک کی ترپتی ہوتی ہے ؟ ہماری پرم پوتر شکشا کو سُن کر اپنے ہردے میں سیتا جی کو جگت کی ماتا سمجھو ۔

جگت پتا رگھوپتی ہی بچاری ۔ بھری لوچن چھبی لے ہو نہاری
سُندر سکھد سکل گُن راسی ۔ ائے دوؤ بندھو شمبھو اُر باسی

اور شری رگھوناتھ جی کو جگت پتا جان کر نیتروں سے جی بھر کر ان کی شوبھا کو دیکھ لو ۔ یہ سماں پھر نہیں ہاتھ آنے کا ۔ سُندر سُکھ داتک ۔ سارے گنوں کے بھنڈار یہ دونوں بھائی شوجی کے ہردے میں نواس کرتے ہیں ۔

سُدھا سمندر سمیپ بہائی ۔ مرگ جل نرکھی مرہو کت دھائی
کرہو جائی جا کہوں جوئی بھاوا ۔ ہم تو آج جنم پھل پاوا

پاس آئے ہوئے امرت کے سمندر کو چھوڑ کر تم جھوٹے مرگ جل (سراب) کو دیکھ کر کیوں دوڑے مرتے ہو ۔ جس کی جیسی اچھیا ہے ۔ ویسا کرو ۔ ہم نے تو آج اپنے جنم کو سپھل کر لیا ۔

اسی کہی بھلے بھوپ انُوراگے ۔ رُوپ انوپ بلوکن لاگے
دیکھہیں سُر نبھ چڑھے بمانا ۔ برشہیں سُمن کریں کل گانا

ایسا کہہ کر سادھو سبھاؤ والے راجہ پریم سے بھرپور ہو کر بھگوان کے انوپم رُوپ کو دیکھنے لگے ۔ دیوتا لوگ آکاش پر سے ۔ بمانوں پر بیٹھے ہوئے پربھو کے درشن کر رہے ہیں ۔ اور سُندر گان کرتے ہوئے پھول برسا رہے ہیں ۔

دوھا

جانی سُو اوسر سیا تب پٹھئی جنک بولائی
چتر سکھیں سُندر سکل سادر چلیں لوائی

شبھ سماں جان کر راجہ جنک نے سیتا جی کو بُلا بھیجا ۔ سب چتر اور سُندر سکھیاں سیتا جی کو بڑے آدر سے ساتھ لے کر یگیہ شالا کی اور چل پڑیں ۔

چوپائی

سیا سوبھا نہیں جائی بکھانی ۔ جگد مبکا رُوپ گُن کھانی
اُپما سکل موہی لگھو لاگیں ۔ پراکرت ناری انگ انُو راگیں

سیتا جی کی شوبھا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ وہ اننت کوٹی برہمانڈوں کی ماتا ہے ۔ اور سب رُوپ اور گُن اس میں سے پرگٹ ہوتے ہیں ۔ اُن کی شوبھا کو کس سنسارک وستو کی اُپما دی جائے کیوں کہ سب رُوپ اور گُن تو اُن سے پیدا ہوتے ہیں ۔ اُن کی اُپما تو پراکرت استری کے انگوں کو دی جا سکتی ہے ۔ انہیں سے پرگٹ ہوئے نام رُوپی سنسارک وستوؤں کی اُپما دیکر کون اپنی ہنسی کروائے اور ان تُچھ وستوؤں کی اُپما سے اُن کا اپمان کر کے کون پاپ کا بھاگی بنتا پھرے ۔

سیا برنیئے تیئی اُپما دیئی ۔ کُکبی کہائی اجسو کو لیئی
جوں پٹ تریئے تیا سم سیا ۔ جگ اسی جُبتی کہاں کمنیا

ان سنسارک وستوؤں کی سیتا جی کے ورنن میں اُپما دے کر کون اپنے آپ کو بُرا شاعر کہائے ارتھات کون اپنی شاعری کو دھبہ لگائے اور بے عزتی اور بدنامی کون مول لے ۔ کوئی بھی اچھا شاعر جگت جننی سیتا جی کو تُچھ سنسارک وستوؤں کی اُپما دینے کا انوچت (نامناسب) کاریہ نہیں کرے گا ۔ اگر کسی استری کی ساتھ سیتا جی کی اُپما دی جائے ۔ تو تینوں لوکوں میں ایسی سندر کون یوتی (جوان استری) ہے ۔ جس سے کہ اُن کی تلنا کی جائے ۔

گرا مکھر تن اردھ بھوانی ۔ رتی اتی دُکھت اتنو پتی جانی
بش بارُونی بندھو پریہ جیہی ۔ کہیئے رما سم کمی بدیہی

سرسوتی جی سُندر تو ہیں لیکن انہیں بہت زیادہ بولنے اور کہنے کی عادت ہے ۔ شری پاربتی جی اردھ ناری ہیں ۔ ارتھات اُن کے آدھے انگ استری کے ہیں ۔ اور باقی آدھے انگ پُرش شوجی کے ہیں ۔ جب سے کام دیو کے شریر کو شوجی نے بھسم کیا تب سے اُسے بنا شریر جان کر اُن کی استری رتی جو پرم سندر ہے ۔ دُکھی ہوئی پھرتی ہے ۔ لچھمی جی جڑ سمندر سے پیدا ہوئیں اور وِش اور شراب بھی دونو سمندر

سے پیدا ہوئے۔ اس لئے جس لچھمی کے وِش شراب جیسے اپوتر
بندھو ہوں۔ وہ بھلے ہی سُندر ہو۔ سیتاجی کی تُلنا نہیں
کر سکتی۔ جب یہ دیو استریاں بھی کسی نہ کسی دوش یا تُرٹی کے کارن
سیتاجی کی تُلنا نہیں کر سکتیں تو پھر سنسارک استریوں کی تو بات
ہی کیا۔

جوں چھبی سُدھا پیونِدھی ہوئی۔ پرم رُوپ مئے کچھپ سوئی
سوبھا رجو مندر و سنگار و۔ متھے پانی پنکج نج مارو

شری لچھمی جی کے پرگٹ ہونے کی کتھا پرانوں میں اس طرح لکھی
ہے۔ کہ ان کا جنم کھشیر ساگر (کھارے سمندر) سے ہوا تھا۔ اس
کھشیر ساگر کو متھن کرنے کے لئے بھگوان وشنو نے کچھوے کا رُوپ
دھارن کیا تھا۔ مندراچل پربت سے متھانی کا کام لیا گیا
اور اس متھانی کو گھمانے والی رسّی کی جگہ باسکی ناگ سے رسّی
کا کام لیا گیا۔ رسی کے ایک سرے کو دیوتا اور دوسرے کو دیتیہ
پکڑ کر سمندر کو متھن کرنے لگے۔ تو اس سمندر سے جو رتن نکلے اُن میں
سے ایک رتن تو یہ لچھمی جی تھیں۔ اور شراب وِش انہیں رتنوں میں
سے تھے۔ شری لچھمی جی کی پیدائش کے یہ سارے کارن کچھپ۔ باسکی
ناگ۔ دیتیہ سب سبھاؤ سے ہی اپوتر تتھا اسُندر ہیں۔ اور ان کو
پرگٹ کرنے میں کتنا کڑا پریشرم کرنا پڑا۔ ایسے اسُندر کارنوں سے پیدا
ہوئی لچھمی جی کی سیتاجی کیساتھ کیسے اپمادی جا سکتی ہے۔) کوی شرومنی
کہتے ہیں۔ کہ اگر ان سبھاوک اسُندر کارنوں کی بجائے ارتھات
کھارے سمندر کے ستھان پر شوبھا رُوپی امرت کا سمندر ہو۔
اور بھاکرال کچھوے کی بجائے پرم رُوپ مئے کچھپ ہو۔ باسکی ناگ جیسی
بھیانک رسّی کے ستھان پر شوبھا رُوپی رسّی ہو۔ اور مندراچل
جیسے کٹھور پہاڑ کے ستھان پر سنگار رُوپی پربت کی متھانی ہو۔
اور متھن کرنے والے دیوتا اور دیتیوں (جن کے ہاتھ ایک دوسرے
کے خون سے رنگے ہوئے ہیں) کے ستھان پر خود کام دیو اسے
اپنے کر کملوں سے متھے۔

دوہا

ایہی بدھی اُپجے لچھمی جب سُندرتا سکھ مُول
تدپی سکوچ سمیت کبی کہیں سیا سم تُول

اس پرکار کا میل ملنے سے جب سُندرتا اور سُکھ کا مُول
لکشمی پیدا ہو تو بھی کوی لوگ سنکوچ سے ہی (تامل سے)
اُسے سیتاجی کی برابری کا درجہ دے پاتے (کیوں؟ کوی ایسے
سُندر کارنوں سے پیدا ہوئی لکشمی کو کیوں سیتاجی کے سمان
نہ کہیں گے۔ کوی نے بڑا گوڑھ دارشنک پرشن اُٹھایا ہے۔ سیتاجی
بھگوان کی آدی شکتی ہیں۔ شکتی شکتیمان سے سروتھا ابھن ہوتی
ہے۔ بھگوان سدا ستیہ اپریورتن شیل اور ایک رس ہیں۔ اس لئے
اُن کی شکتی میں بھی یہی گن ہونے چاہئیں۔ اور یہ سُندر کارن جو لکشمی
کی پیدائش میں کلپت کئے گئے ہیں سب ستری گن آتمک ہیں۔
جس سے سب انتیہ کھشن بھنگر ہیں۔ اس لئے دُکھ کے مُول ہیں
اور سیتاجی نتیہ ستیہ اور سچدانند سُروپ ہے۔ اس لئے ان کارنوں
سے پیدا ہوئی لکشمی کی سیتاجی کو اپما دینے میں کوی سنکوچ ہی
کریں گے۔)

چوپائی

چلیں سنگ لے سکھیں سیانی۔ گاوت گیت منوہر بانی
سوہ نول تنو سُندر ساری۔ جگت جننی اتولت چھبی بھاری

چتر سکھیاں سیتاجی کو ساتھ لے کر چلیں۔ کومل بانی سے سُندر
گیت گاتی جاتی ہیں۔ سیتاجی کے نازک شریر پر سُندر ساڑھی بہت شوبھ
رہی ہے جگت ماتا کی بھاری شوبھا کی تُلنا کون کر سکتا ہے۔

بھوشن سکل سُدیش سہائے۔ انگ انگ رچی سکھنہ بنائے
رنگ بھومی جب سیا پگو دھاری۔ دیکھی رُوپ موہے نر ناری

سب بھوشن (زیورات) اپنی اپنی جگہ شوبھا پا رہے ہیں۔
انگ انگ میں سُندر ڈھنگ سے سجا کر سکھیوں نے انہیں پہنایا
ہے۔ جب سیتاجی نے رنگ بھومی میں چرن رکھے تو اُن کے
دویہ سروپ کو دیکھ کر سب نر ناری موہت ہو گئے۔

ہرشی سُر نہ دُندُبھیں بجائیں۔ برشی پرسون اپچھرا گائیں
پانی سروج سوہ جے مالا۔ اوچٹ چتئے سکل بھوآلا

دیوتاؤں نے پرسن ہو کر نقارے بجائے۔ پھول برسا کر

اپسرائیں گانے لگیں۔ سیتاجی کے کمل سے کومل ہاتھوں میں جے مالا شوبھا پا رہی ہے۔ سب راجاؤں نے اچانک چکت ہوکر ان کی طرف دیکھا۔

بھیا چکت چت رام ہی چاہا۔ بھئے موہ بس سب نرناہا
منی سمیپ دیکھے دوؤ بھائی۔ لگے للکی لوچن ندھی پائی

سیتاجی چکت چت سے شری رام چندر جی کو دیکھنے لگیں۔ سب راجہ لوگ موہ کے بس ہو گئے۔ سیتاجی نے منی کے پاس بیٹھے ہوئے دونوں بھائیوں کو دیکھا۔ ان کے نیتر اپنے خزانے (شری رام چندر جی کو) پاکر للچاکر وہیں ستھر ہو گئے۔

دوہا

گرجن لاج سماج بڑ دیکھی سیا سکچانی
لاگی بلوکن سکھنہ تن رگھوبیری ار آنی

پرنتو گروجنوں کی لاج سے اور بہت بڑے سماج کو دیکھ کر سیتاجی کو لجا آئی۔ وہ شری رام چندر جی کی منوہر مورتی کو اپنے [illegible] سکھیوں کی طرف دیکھنے لگیں۔

چوپائی

رام روپ ار سیا چھبی دیکھی۔ نرنار نہہ پری ہری نمیشیں
سوچہیں سکل کہت سکچاہیں۔ بدھی سن بنے کرہیں من ماہیں

شری رام چندر جی کے سندر روپ اور سیتاجی کی مہان شوبھا کو دیکھ کر سب ستری پرشوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ سب نرناری اپنے من میں سوچتے ہیں پر کہتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ من ہی من میں وہ سب بدھاتا سے نمر پرارتھنا کرتے ہیں۔

ہرو بدھی بیگی جنک جڑتائی۔ متی ہماری اسی دیہی سہائی
بنو بچار بنو تجی نرناہو۔ سیا رام کر کرے بواہو

ہے بدھاتا جنک کی مورکھتا کو ہر لیجئے اور ہماری سی سندر سوچ سمجھ اسے دیجئے۔ کہ وہ بنا وچار کئے ہی اپنے کٹھن پرن کو چھوڑ کر سیتاجی اور شری رام چندر جی کا وواہ کر دیں۔

جگو بھل کہی ہی بھا دسب کاہو۔ ہٹھ کیںہے انت ہوں ار داہو
ایہی لالسا مگن سب لوگو۔ بر و سانورو جانکی جوگو

سنسار اس کی سراہنا ہی کرے گا۔ کیوں کہ یہی بات سب کے من کو بھاتی ہے۔ ہٹھ کرنے سے تو انت میں چھاتی ہی جلے گی۔ سب لوگ اسی لالسا میں مگن ہیں کہ سانولے رنگ کا ور تو سیتاجی کے ہی یوگیہ ہے۔

تب بندی جن جنک بلوائے۔ برداولی کہت چلی آئے
کہہ نرپ جائی کہوپن مورا۔ چلے بھاٹ ہیاں ہرش نہ تھورا

اتنے میں راجہ جنک نے بھاٹوں کو بلایا۔ جو ان کے ونش کی کیرتی (خاندانی عظمت) گاتے ہوئے چلے آئے۔ راجہ نے کہا کہ میرا پرن (سوئمبر کی شرط) سب راجاؤں کو پکار کر سنا دو۔ بھاٹ ہردے میں اتی پرسن ہوکر رنگ بھومی میں گئے۔

دوھا

بولے بندی بچن بر سنہو سکل مہی پال
پن بدیہہ کر کہہیں ہم بھجا اٹھائی بسال

بھاٹ شریشٹھ بچن بولے۔ ہے پرتھوی کی پالنا کرنے والے راجہ مہاراجاؤ۔ ہمارے بچن کان دے کر سنو۔ ہم اپنی وشال بھجا اٹھا کر اپنے مہاراجہ جنک کا پرن کہتے ہیں۔

چوپائی

نرپ بھج بل بدھ شوسر دھنو راہو۔ گروئے کٹھور بدت سب کاہو
راون بان مہا بھٹ بھارے۔ دیکھی سراسن گونہیں سدھارے

راجاؤں کا بھجابل (قوت بازو) چندرما ہے۔ اور یہ شو جی کا دھنش راہو ہے۔ یہ بڑا بھاری کٹھور ہے۔ اسے سب جانتے ہیں۔ راون اور باناسر جیسے مہا بھاری یودھا بھی اس دھنش کو دیکھ کر چپکے سے ہی چلے گئے۔ چھونے تک کی ہمت نہ ہوئی۔

سوئی پراری کو دنڈ کٹھورا۔ راج سماج آج جوئی تورا
تری بھون جے سمیت بدیہی۔ بنہیں بچار بری ہٹھی تیہی

اُسی شِوجی کے کٹھور دھنش کو آج اس راج سماج میں جو
کوئی بھی توڑے گا۔ تینوں لوکوں کی وجے (فتح) کے ساتھ ہی جانکی
جی اُس کے گلے میں جے مال ڈال کر اُسے اپنا بلا سوچے سمجھے ور
(نہ چاہتے ہوئے بھی) سویکار کریں گی

سُنی پن سکل بھوپ اَبھیلاشے۔ بھٹ مانی اتیسے من ماکھے
پری کر باندھی اُٹھے اکلائی۔ چلے اِشٹ دیون کہہ سر نائی

جن کے من میں سوئمبر جیتنے کی ابھیلاشا تھی۔ جو اپنی ویرتا کے گھمنڈ
میں تھے: ایسا راجہ لوگ پرن سُن کر من میں بہت ہی تلملائے
کمر کس کر اکلاکر (تڑپ کر کلیش کھا کر) اُٹھے اور اپنے اِشٹ دیوؤں
کو پرنام کر کے چلے۔

تمکی تاکی تکی سو دھنو دھر ہیں۔ اُٹھئی نہ کوٹی بھانتی بلو کر ہیں
جنہہ کے کچھو بچار و من ماہیں۔ چاپ سمیپ مہیپ نہ جاہیں

وہ تمک تمک کر شِوجی کے دھنش کی اور تاکتے ہیں۔ اُس کی
اور ٹکٹکی لگا کر اُسے پکڑتے ہیں۔ کروڑوں پرکار سے بل کا پریوگ کرتے
ہیں۔ (طاقت آزمائی کرتے ہیں) پر وہ دھنش اُٹھتا ہی نہیں۔ جن راجاؤں
کے من میں کچھ وچار ہے وہ تو دھنش کے نزدیک ہی نہیں جاتے۔

دوہا

تمکی دھرہیں دھنو مُوڑھ نرپ اُٹھئی نہ چلہیں لجائی
منہوں پائی بھٹ باہو بل ادھکو ادھکو گروائی

وہ مُوڑھ راجہ تمک کر دھنش کو پکڑتے ہیں۔ پر تو جب نہیں اُٹھتا
تو شرم کے مارے سر نیچا کر کے چل دیتے ہیں۔ مانو یودھاؤں کے بھجا بل
کو پاکر دھنش ادھک سے ادھک بھاری ہوتا جاتا ہے۔

چوپائی

بھوپ سہس دس ایک ہی بارا۔ لگے اُٹھاون ٹرئی نہ ٹارا
ڈگئی نہ سمبھو سراسن کیسیں۔ کامی بچن ستی منو جیسیں

تب دس ہزار راجہ ایک ہی ساتھ دھنش کو اُٹھانے لگے
پر تو وہ دھنش نہیں ہلتا۔ شِوجی کا وُہ دھنش اپنی ستھتی سے کیسے
نہیں ڈگمگاتا ہے۔ جیسے کامی پرش کے بچنوں سے ستی استری کا من
کبھی نہیں ڈگمگاتا ہے۔

سب نرپ بھئے جوگو اپہاسی۔ جیسیں بِنو براگ سنیاسی
کیرتی بجے بیرتا بھاری۔ چلے چاپ کر بربس ہاری

سب راجہ اپہاس کے یوگ ہو گئے (یعنی مذاق کا موضوع
بن گئے) جیسے بیراگ کے بِنا سنیاسی کیول ہنسنے کے ہی یوگیہ
ہوتا ہے۔ جنم بھر کی کیرتی۔ وجے اور بڑی ویرتا ان سب کو وہ دھنش
کے ہاتھوں مجبوراً گنوا کر چلے۔

شری ہت بھئے ہاری ہیاں راجا۔ بیٹھے نج نج جائی سماجا
نرپنہہ بلو کی جنک اکلانے۔ بولے بچن روش جنو سانے

راجہ لوگ من میں ہار مان کر شوبھا ہین ہو کر اپنی اپنی سماج
میں جا بیٹھے۔ راجاؤں کی یہ دشا دیکھ کر راجہ جنک طیش کھا گئے
اور ایسے بچن بولے جو کرودھ میں ڈوبے ہوئے تھے۔

دیپ دیپ کے بھوپتی نانا۔ آئے سُنی ہم جو پنو ٹھانا
دیو دنج دھری منج سریرا۔ بپُل بیر آئے رن دھیرا

دیش دیش کے انیکوں۔ راجا پرن سے کئے ہوئے پرن
کو سُن کر آئے۔ دیوتا اور راکشش بھی منش کا بھیس دھارن کر کے
آئے: ان کے علاوہ اور بھی بہت سے رن دھیر یودھا آئے۔

دوہا

کنوری منوہر بجے بڑی کیرتی اتی کمنیہ
پاونی ہار برنچی جنو رچیو نہ دھنو دمنیہ

پرنتو کسی سے دھنش نہ ہلا۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ منوہر
کنیا۔ بڑی وجے اور اتی انت سندر کیرتی کو دھنش توڑ کر پراپت
کرنے والا برہما جی نے کوئی منش پیدا ہی نہیں کیا۔

چوپائی

کہہو کاہی یہ لابھ نہ بھاوا۔ کاہوں نہ سنکر چاپ چڑھاوا
رہنو چڑھاوب توڑب بھائی۔ تلو بھری بھومی نہ سکے چھڑائی



کہو۔ یہ لڑکا کس کو اچھا نہیں لگتا۔ پر تو کسی نے بھی شیو جی کے دھنش کا چلّہ نہ چڑھایا۔ توڑنا تو درکنار کوئی تل بھر بھی ہلا تک نہ سکا۔

اب جنی کوؤ ماکھے بھٹ مانی پیرہین بھی بیں جانی
تجہو اس بیچ گرہ جاہو۔ لکھا نہ بدھی بیدیہی بیاہو

اب کوئی دیوتا کی ڈینگ مارنے والا ملا نہیں ہے۔ میں نے جان لیا کہ پرتھوی ویروں سے خالی ہوگئی ہے۔ آشا چھوڑ دو اور اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ برہما نے سیتا جی کے بیاہ کو منظور ہی نہیں کیا۔

سکرتی جائی جو پن پری ہرؤں۔ کنوری کیاری رہیو کا کروں
جوں جنتیو بنہو بھٹ بھوی بھائی۔ تول پن کری ہوتیوں نہ ہنسائی

اگر پن توڑتا ہوں۔ تو پنیہ کرموں کا ناش ہو جاتا ہے اس لئے میرا کچھ بس نہیں ہے۔ کنیا کنواری ہی رہے۔ اگر میں جانتا ہوتا کہ پرتھوی ویروں سے خالی ہو چکی ہے تو میں کبھی بھی پرن کرکے اپنی ہنسی نہ کرواتا۔

جنک بچن سنی سب نر ناری۔ دیکھی جانکی ہی بھئے دُکھاری
ماکھے لکھن کٹل بھئیں بھونہیں۔ رد پٹ پھرکت نین رسو ہیں

جنک کے بچن سن کر سب استری پرش جانکی جی کو دیکھ کر بڑے دُکھی ہوئے۔ پرنتو لکشمن جی تلملا اُٹھے۔ اُن کی بھویں تن گئیں ہونٹ پھڑکنے لگے اور غصہ کر کے آنکھیں لال ہو گئیں۔

دوہا

کہی نہ سکت رگھوبیر ڈر لگے بچن جنو بان
نائی رام پد کمل سرُ بولے گرا پرمان

رام چندر جی کے ڈر کے مارے کچھ کہہ تو سکتے نہیں۔ پرنتو راجہ جنک کے بچن تو بان کے سمان لگے جو سہے نہیں جاتے ہیں۔ تب لکشمن جی شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں سیس جھکا کر یتھارتھ بچن بولے۔

چوپائی

رگھوبنسنہ مہوں جہاں کوؤ ہوئی۔ تیہیں سماج اس کہئی نہ کوئی
کہی جنک جس انوچت بانی۔ ودیمان رگھو کل منی جانی

جس سماج میں رگھوونشیوں میں سے کوئی بھی موجود ہوتا ہے۔ اس سماج میں کوئی ایسی انوچت (نامناسب) بات نہیں کہتا۔ جیسی کہ راجہ جنک نے رگھو کل بھوشن شری رام چندر جی کی موجودگی جانتے ہوئے بھی آج کہی ہے۔

سنہو بھانو کل پنکج بھانو۔ کہیوں سبھاؤ نہ کچھ ابھیمانو
جوں تمہاری انوساسن پاؤں۔ کندک اِو برہمانڈ اٹھاؤں

اے سورج ونشی روپی کمل کے سوریہ! سنئے میں سچ سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں کچھ ابھیمان نہیں کرتا ہوں اگر آپ کی آگیا پاؤں تو اس برہمانڈ کو گیند کی طرح اُٹھا لوں۔

کانچ گھٹ جمی ڈاروں پھوری۔ سکیوں میرو مولک جمی توری
تو پرتاپ مہما بھگوانا۔ کو باپرو پناک پرانا

اور اسے کچے گھڑے کے سمان پھوڑ ڈالوں۔ میں میرو پربت کو مولی کی طرح توڑ سکتا ہوں۔ بھگوان! آپ کے پرتاپ کی مہما سے بیچارا دھنش تو چیز ہی کیا ہے۔

ناتھ جانی اس آئسو ہوؤ۔ کوتک کروں بلوکئے سوؤ
کمل نال جمی چاپ چڑھاؤں۔ جوجن ست پرمان لے دھاؤں

ایسا جان کر آگیا ہو۔ اگر آگیا ہو تو کچھ تماشہ کروں اسے بھی دیکھئے کمل کی ڈنڈی کے سمان اس دھنش کو اُٹھا کر سو یوجن دوڑا چلا جاؤں۔

دوہا

توروں چھترک دنڈ جمی تو پرتاپ بل ناتھ
جوں نہ کروں پربھو پد سپتھ کر نہ دھروں دھنو بھاتھ

ہے ناتھ! آپ کے پرتاپ کے بل سے برسات کے چھتے کے سمان

اس دھنش کو توڑ ڈالوں۔ اگر ایسا نہ کر سکوں تو پربھو آپ کے چرنوں کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں کہ پھر میں دھنش اور ترکش کو کبھی ہاتھ میں بھی نہ لوں گا۔

چوپائی

لکھن سکوپ بچن جے بولے۔ ڈگمگانی مہی دگ گج ڈولے
سکل لوگ سب بھوپ ڈرانے۔ سیا ہیاں ہرش جنک سکچانے

جب ایسے کرودھ سے بھرے بچن لکشمن جی بولے۔ تب پرتھوی ڈگمگانے لگی۔ اور دشاؤں کے ہاتھی کانپنے لگے۔ سارے لوگ اور راجہ بھے بھیت ہو گئے۔ سیتا جی من میں پرسن ہوئیں اور راجہ جنک ڈر گئے

گرو رگھوپتی سب منی من ماہیں۔ مدت بھئے پنی پنی پلکا ہیں
سینہیں لکھن نکٹ بلائے۔ پریم سمیت نکٹ بیٹھائے

گرو وشوامتر جی شری رگھوناتھ جی اور سب منی من میں پرسن ہو گئے اور بار بار پلکت ہونے لگے۔ شری رام چندر جی نے لکشمن جی کو اشارے سے چپ کرایا۔ اور پریم سے اپنے پاس بٹھا لیا۔

وشوامتر سمے سبھ جانی۔ بولے اتی سنیہہ مے بانی
اٹھہو رام بھنج ہو بھو چاپا۔ میٹہو تات جنک پرتاپا

تب وشوامتر جی نے شبھ سماں جان کر پریم سے کومل بانی سے کہا ہے رام اٹھو شو جی کے دھنش کو توڑو اور ہے تات! راجہ جنک کے سنتاپ (دکھ) کو دور کرو۔

منی گرو بچن چرن سر ناوا۔ ہرش بشاد نہ کچھو ار آوا
ٹھاڑھے بھئے اٹھی سہج سبھائیں۔ ٹھونی جوا مرگ راج لجائیں

گورو کے بچن سن کر شری رام چندر جی نے ان کے چرنوں کو پرنام کیا۔ ان کے من میں نہ ہرش تھا — نہ شوک (دکھ)۔ سہج سبھاؤ ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اپنی چال سے جوان شیر کو بھی لجایا۔

دوہا

ادتی ادے گری منچ پر رگھوبر بال پتنگ
بکسے سنت سروج سب ہرشے لوچن بھرنگ

سبج روپی ادے چل پر بھت بھگوان رام رپی بال سورج کے نکلتے ہی بھگت روپی کنول کھل اٹھے اور نیتر روپی بھنورے آنند ہو گئے۔

چوپائی

نرپنہہ کیری آسا نسی ناسی۔ بچن نکھت اولی نہ پرکاسی
مانی مہیپ کمد سکچانے۔ کپٹی بھوپ الوک لکانے

راجاؤں کی آشا روپی رات نشٹ ہو گئی۔ ان کے بچن روپی تاروں منڈلی چمکنے سے بند ہو گئی۔ ابھیمانی راجہ کمد کی بھانتی مرجھا گئے۔ اور کپٹی راجہ الو کی طرح کونوں میں جا چھپے۔

بھئے بسوک کوک منی دیوا۔ برکھہیں سمن جناوہیں سیوا
گرو پد بندی سہت انوراگا۔ رام منیہنہ سن آیسو مانگا

منی اور دیوتا روپی چکوے شوک رہت ہو گئے۔ پھول برسا کر وہ اپنی سیوا پرگٹ کرنے لگے۔ بڑے پریم سے گرو کو نمسکار کر کے شری رام چندر جی نے منیوں سے آگیا مانگی۔

سہج ہیں چلے سکل جگ سوامی۔ مت منجو بر کنجر گامی
چلت رام سب پر نر ناری۔ پلکت پوری تن بھئے سکھاری

جگت کے سوامی شری رام چندر جی سندر مست شریشٹھ ہاتھی کی سی سبھاوک چال سے چلے۔ شری رام چندر جی کو چلتے دیکھ کر پوری نر ناریوں کے خوشی اور سکھ کے کارن شریر بالک کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

بندی پتر سر سکرت سنبھارے۔ جوں کچھو پنیہ پربھاو ہمارے
توں شو دھنو مرنال کی ناہیں۔ توریہوں رام گنیس گوسائیں

ان نگر واسیوں نے پتر اور دیوتاؤں کی پرارتھنا کر کے اپنے پچھلے پن کرموں کو یاد کر کے کہا کہ یدی ہمارے پنیہ کرموں کا کچھ بھی پربھاو ہو تو ہے گنیش گوسائیں! اس شو جی کے دھنش کو شری رام کمل کی ڈنڈی کے سمان توڑ ڈالیں۔

دوہا

رام ہی پریم سمیت لکھی سکھنہ سمیپ بولائی

سیتا ماتو سنہہ بس بچن کہہ ای بلکھائی

شری رام چندر جی کو پریم کے ساتھ دیکھ کر اور سب سکھیوں کو اپنے پاس بلا کر سیتا جی کی ماتا پریم وش ہو کر یہ دکھ بھرے بچن بولی۔

چوپائی

سکھی سب کوتک دیکھن ہارے۔ جیو کہاوت ہتو ہمارے

کوؤ نہ بجھائی کہہ ای گر پا ہیں۔ اے بالک اسی ہٹھ بھلی ناہیں

ہے سکھی! جو ہمارے بڑے ہتو (ہمدردی کرنے والے) کہلاتے ہیں وہ بھی سب تماشہ دیکھنے والے ہیں۔ کوئی بھی گرو وشوامتر کے پاس جا کر انہیں نہیں سمجھاتا کہ رام چندر جی بالک ہیں اُن کے لیے ایسا ہٹھ اچھا نہیں۔

راون بان چھوا نہیں چاپا۔ ہارے سکل بھوپ کری داپا

سو دھنو راج کنور کر دیہیں۔ بال مرال کی مندر لیہیں

راون اور بانا سر نے جس دھنش کو ہاتھ نہیں لگایا اور جس دھنش نے بڑے بڑے بھوپالی راجاؤں کا ابھیمان چور چور کر دیا اس دھنش کو نازک بدن راجکمار کے ہاتھ میں دے رہے ہیں۔ بال ہنس بھی کہیں مندراچل اٹھا لیتے ہیں۔

بھوپ سیانپ سکل سرانی۔ سکھی بدھی گتی کچھ جاتی نہ جانی

بولی چتر سکھی مرد و بانی۔ تیج ونت لگھو گنیئے نہ رانی

گیان وان راجا بھی اپنی ساری بدھی کھو بیٹھے۔ ہے سکھی! بدھاتا کی گتی کچھ جانی نہیں جاتی ہے۔ چتر سکھی کومل بچن بولی۔ ہے رانی۔ ان کو چھوٹے نہ جانئے بڑے تیجسوی راجکمار ہیں

کہاں کمبھج کہاں سندھو اپارہ۔ سوشیو سجسو سکل سنسارا

روی منڈل دیکھت لگھو لاگا۔ ادے تاسو تری بھون تم بھاگا

کہاں تو گھٹ پتر اگست اور کہاں اپار سمندر۔ اس کو انہوں نے سکھا ڈالا جن کی۔ لئے سنسار میں کیرتی پھیلی ہوئی

ہے۔ سورج منڈل دیکھنے میں تو چھوٹا لگتا ہے۔ لیکن اس کے اُدے ہوتے ہی تینوں لوکوں کا مہا اندھکار کافور ہو جاتا ہے۔

دوہا

منتر پرم لگھو جاسو بس بدھی ہری ہر سر سرب

مہامت گج راج کہوں بس کر انکس کھرب

منتر بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے لیکن اس کے وش میں برہما وشنو شو اور سبھی دیوتا ہیں۔ مہامست ہاتھی کو چھوٹا سا انکس وش میں کر لیتا ہے

چوپائی

کام کسم دھنو سایک لینھے۔ سکل بھون اپنے بس کینھے

دیبی تجئے سنسو اس جانی۔ بھنجب دھنش رام سنو رانی

کام دیو نے نازک پھولوں کے دھنش بان کو لے کر سارے لوکوں کو اپنے وش میں کر رکھا ہے۔ ہے دیوی! ایسا جان کر سارے شک دور کرو۔ ہے رانی سنو! رام جی دھنش کو ضرور توڑ دیں گے۔

سکھی بچن سنی بھئی پرتیتی۔ مٹا بشاد بڑھی اتی پریتی

تب رام ہی بلوکی بیدیہی۔ سبھئے ہردئے بنوتی جیہی تیہی

سکھی کے بچن سن کر رانی کو وشواش ہو گیا۔ سب سنتاپ مٹ گیا۔ اور رام جی کے پرتی اُن کا پریم بہت بڑھ گیا۔ سیتا جی رام چندر جی کو دیکھ کر ڈرتے ہوئے من سے جس تس دیوتا کی آرادھنا کرنے لگیں۔

من ہی من مناو اکلانی۔ ہوہو پرسن مہیس بھوانی

کرہو سپھل آپنی سیوکائی۔ کری ہتو ہرہو چاپ گروائی

وہ تڑپتی ہوئی من ہی من میں دیوتاؤں کو سنانے لگی۔ ہے شو پاربتی! مجھ پر پرسن ہو جائیے۔ میں نے جو آج تک آپ کی سیوا کی ہے اسے سپھل کریئے۔ مجھ پر کرپا کر کے دھنش کے بھاری پن کو ہلکا کیجیے۔

گن نایک بر دایک دیوا۔ آج لگیں کینہوں تو سیوا

بار بار بنتی سُنی موری۔ کرہو چاپ گرُوتا اتی تھوری

ہے گُنوں کے سوامی اور ور دان دینے والے دیوتا شری گنیش جی! میں نے اس دن کے لئے ہی تمہاری سیوا کی ہے۔ میری بار بار اس پرارتھنا کو سُن کر دھنش کے بھاری پن کو ہلکا کر دیجیے۔

دوہا

دیکھی دیکھی رگھُوبیر تن سُر مناو دھری دھیر
بھرے بلوچن پریم جل پُلکاولی سریر

شری رگھوناتھ جی کے مکھ کو دیکھکر سیتا جی دھیرج دھر کر دیوتاؤں کی آرادھنا کر رہی ہیں۔ اُن کے نیتروں میں پریم جل بھرا ہے اور شریر پُلکھت ہو رہا ہے۔

چوپائی

نیکیں نرکھی نین بھری شوبھا۔ پتُو پرن سُمری بہوری تو چھوبھا
اہہ بے تات دارونی ہٹھ ٹھانی۔ سمجھت نہیں کچھ لابھ نہ ہانی

بھلی پرکار نیتر بھر کر شری رام جی کی شوبھا دیکھی۔ پھر پتا کے پرن کو یاد کر کے من میں بڑی بیاکل ہوئی۔ او ہو! پتاجی نے کیسا کٹھن پرن ٹھانا ہے۔ ایسا ہٹھ کرتے ہوئے لابھ اور ہانی کی کچھ وچار ہی نہیں۔

سچو سبھے سکھ دیئی نہ کوئی۔ بدھ سماج بڑا انوچت ہوئی
کہاں دھنو کلس ہو جاہی کٹھورا۔ کہاں سیامل مرد گات کسورا

منتری بھی ڈر کے مارے اُنہیں کچھ نہیں سمجھاتے۔ بدھی مانوں کی سماج میں یہ بڑا انوچت ہو رہا ہے۔ کہاں تو وجر سے بھی بڑھکر کٹھور دھنش اور کہاں یہ کومل شریر سندر سانولا راج کمار۔

ودھی کیہی بھانتی دھرُوں اُر دھیرا۔ سرس سُمن کن بیدھئے ہیرا
سکل سبھا کے متی بھئے بھوری۔ اب موہی شمبھو چاپ گتی توری

ہے ودھاتا! میں کس پرکار من میں دھیرج دھروں۔ سرس کے پھول کے کن سے کہیں ہیرے میں سوراخ ہو سکتا ہے؟ ساری سبھا کی بدھی باؤلی ہو گئی ہے۔ ہے شوجی کے دھنش! اب تو مجھے ایک ماتر تیرا ہی آسرا ہے۔

نج جڑتا لوگنہ پر ڈاری۔ ہوہی ہرُو رگھوپتی ہی نہاری
اتی پری تاپ سیا من ماہیں۔ لَو نمیش جُگ سے سم جاہیں

تم اپنی جڑتا (بھاری پن) لوگوں پر ڈال رگھوناتھ جی کے کومل شریر کو دیکھکر ہلکے ہو جاؤ۔ سیتا جی کے من میں بہت ہی سنتاپ ہے۔ اور انہیں آنکھ کے جھپکنے کا سماں بھی سو یگوں کے سمان بیت رہا ہے۔

دوہا

پربھوہی چتی پنی چتو مہی راجت لوچن لول
کھیلت منسج مین جُگ جنو بدھو منڈل ڈول

پھر شری رام چندر جی کو دیکھکر اور پھر پرتھوی کو دیکھتی ہوئی سیتا جی کے چنچل نیتر اس پرکار شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو کامدیو دو مچھلیوں کا روپ بنا کر چندر منڈل ہنڈولے میں جھولتا ہو۔

چوپائی

گرا النی مکھ پنکج روکی۔ پرگٹ نہ لاج نسا اولوکی
لوچن جلو رہ لوچن کونا۔ جیسیں پرم کرپن کر سونا

اس کی بانی روپی بھونری کو مکھ روپی کمل نے روک رکھا ہے۔ بڑے پرشوں کی لاج روپی رات کو دیکھکر نہ کمل کھلتا ہے اور نہ بھونری اڑتی ہے۔ نیتروں کا جل نیتروں کے کونے میں ہی رہ جاتا ہے۔ جیسے کسی مہا کنجوس کا سونا کونے ہی میں گڑا رہ جاتا ہے۔

سکُچی بیاکلتا بڑی جانی۔ دھری دھیر پرتیتی اُر آنی
تن من بچن مور پن سانچا۔ رگھوپتی پد سروج چتو راچا
تو بھگوان سکل اُرباسی۔ کری ہی موہی رگھوبر کے داسی
جیہ کیں جیہی پر ستیہ سنیہو۔ سو تیہی ملئی نہ کچھو سندیہو

من میں بڑی ہوئی ویاکلتا کو دیکھکر سیتا جی سکُچا گئیں پھر دھیرج

دھر کر من میں یہ وشواس لائیں کہ اگر تن من بچن سے میرا پرن سچا ہے۔ اور پربھو شری رگھوناتھ جی کے چرن کملوں میں میرا سچا پریم ہے تو ہے گھٹ گھٹ واسی بھگوان! مجھے شری رگھوناتھ جی کی داسی بنا دیجئے جس کا جس پر سچا پریم ہوتا ہے۔ وہ اسے مل ہی جاتا ہے۔ اس میں کچھ بھی سندیہہ نہیں۔

پربھو تن چتئی پریم تن ٹھانا۔ کرپا ندھان رام سبھو جانا
سیاہی بلوکی تکیو دھنو کیسیں۔ چتو گرڑ لگھو بیالہی جیسیں

پربھو شری رام چندر جی کی اور دیکھ کر سیتا جی نے شریر کے دوارا پریم ٹھان لیا۔ ارتھات اور سب بھروسے چھوڑ کر پربھو کے پرتی سچے پریم پر ہی ایک ماتر بھروسہ کر لیا۔ کرپا ندھان شری رام چندر جی نے یہ سب کچھ جان لیا۔ سیتا جی کو دیکھ کر انہوں نے دھنش کو ایسے تاکا جیسے پکشی راج گرڑ بہت ہی چھوٹے سے سانپ کو گھرنا کی درشٹی (نظر حقارت) سے دیکھتا ہے۔

دوہا

لکھن لکھیو رگھو بنس منی تاکیو ہر کوڈنڈو !
پلکی گات بولے بچن چرن چاپی برہمانڈو !!

لکشمن جی نے جب دیکھا کہ رگھو کل منی شری رام چندر جی نے شو جی کے دھنش کی طرف تاکا ہے تو وہ شریر سے پلکت ہو کر برہمانڈ کو چرنوں سے دبا کر یہ بچن بولے۔

چوپائی

دسی کنجر ہو کمٹھ اہی کولا۔ دھرہو دھرنی دھر دھیر نہ ڈولا
رام چہہیں شنکر دھنو تورا۔ ہو ہو سجگ سنی آیسو مورا

ہے دشاؤں کے ہاتھیو! ہے کچھپ! ہے شیش! ہے باراہ! دھیرج دھر کر دھرتی کو دھارن کرو جس سے وہ نہ ڈگنے پائے۔ شری رام چندر جی شنکر کے دھنش کو توڑ رہے ہیں۔ میری آگیا سن کر تم سب سچیت ہو جاؤ۔

چاپ سمیپ رام جب آئے۔ نر ناری نہہ سکرت منائے
سب کر سنسو ار اگیانو۔ مند مہی پتہہ کر ابھیمانو

بھر گونی کیری گرب گروائی۔ سر منی بر نہہ کیری کدرائی
سیا کر سوچ جنک پچھتاوا۔ رانہہ کر دارون دکھ داوا
سمبھو چاپ بڑ بوہتھ پائی۔ چڑھے جائی سب سنگو بنائی
رام باہو بل سندھو اپارو۔ چہت پار نہیں کوؤ کڑھارو

جب دھنش کے پاس شری رام جی آئے تو سب ناریوں نے دیوتاؤں اور اپنے پن کرموں کو منایا۔ سب کا سندیہہ اور اگیان۔ ادھم راجاؤں کا ابھیمان۔ پرشورام جی کا بھاری گھمنڈ۔ دیوتا اور شریشٹھ منیوں کا ڈر۔ سیتا جی کی چنتا۔ جنک کا پچھتاوا اور رانیوں کے دارون دکھ کی بھیانک اگنی۔ یہ سب شو جی کے دھنش کو بڑا بھاری جہاز جان کر ایک ساتھ سب اس پر چڑھ بیٹھے۔ یہ سب شری رام جی کے بھجا بل روپی اپار سمندر کے پار جانا چاہتے ہیں۔ پرنتو کوئی ملاح نہیں ہے۔

دوہا

رام بلوکے لوگ سب چتر لکھے سی دیکھی
چتئی سیا کرپا ایتن جانی بکل بسیکھی

شری رام چندر جی نے سب لوگوں کو دیکھا۔ تو وہ سب چتر لکھے سے ہی دکھائی دیئے (تصویر کی سی بے حس و حرکت کی حالت میں) پھر کرپا ندھان پربھو نے سیتا جی کی طرف دیکھا تو ان کو بھی بہت ہی بیاکل جانا۔

چوپائی

دیکھی بپل بکل بیدیہی۔ نمش بہات کلپ سم تیہی
ترشت باری بنو جو تنو تیاگا۔ موئیں کرائی کا سدھا تڑاگا

رام چندر جی نے جانکی جی کو بہت ہی بے چین دیکھا۔ انہیں ایک ایک پل کلپ کے سمان بیت رہا تھا۔ اگر کوئی پیاس سے بیاکل پانی کو نہ پا کر شریر تیاگ دے تو اس کے مر جانے پر امرت کے تالاب سے بھی کیا لابھ ہوگا۔

کا برشا سب کرشی سکھانیں۔ سمے چوکیں پنی کا پچھتانیں
اس جیاں جانی جانکی دیکھی۔ پربھو پلکے لکھی پریتی بسیکھی

کھیتی کے بالکل سوکھ جانے پر بارش کس کام کی بھلا۔ گھونگھر پھر پچھتانے سے کیا لابھ۔ من میں ایسا وچار کر پربھو شری رام چندر جی نے جانکی جی کی طرف دیکھا اور اُن کی بہت بڑی پریتی کو دیکھ کر پربھو پرسن ہو گئے۔

گرہی پر نامو منہیں من کینہا۔ اتی لاگھو اُٹھائی دھنو لینہا
دمکیو دامنی جمی جب لیئو۔ پُنی نبھ دھنو منڈل سم بھیو

انہوں نے من ہی من میں گرو کو پرنام کیا اور اُسے تنکے ہلکی سی دستو کی طرح بڑی پھرتی سے اُٹھا لیا۔ جب ہاتھ میں لیا تو وہ دھنش بجلی کی طرح چمکا اور پھر آکاش منڈل جیسا ہو گیا۔ (اد بھات آکاش ہی ملک آکاش روپ ہو گیا۔

لیت چڑھاوت کھینچت گاڑھیں۔ کاہوں نہ لکھا دیکھ سبھو ٹھاڑھیں
تیہی چھن رام مدھیہ دھنو تورا۔ بھرے بھون دھنی گھور کٹھورا

کب اُٹھایا، کب چڑھایا، کب زور سے کھینچا اسے کسی نے نہیں دیکھا۔ سب نے شری رام جی کو دھنش اُٹھائے کھڑے دیکھا۔ اسی چھن شری رام جی نے دھنش کو درمیان سے توڑ ڈالا جس کے ٹوٹنے کی بھینکر کٹھور آواز سے سب لوک گونج اُٹھے۔

چھند

بھرے بھون گھور کٹھور روری باجی تجی مارگ چلے
چکرہیں دگج ڈول مہی اہی کول کورم کلملے
سُر اسُر مُنی کر کان دینہے سکل بکل بچارہیں
کودنڈ کھنڈیو رام تلسی جیتی بچن اُچارہیں

بھینکر کٹھور آواز سے تینوں لوک بھر گئے۔ سورج کے گھوڑے راستہ چھوڑ کر چلنے لگے۔ دشاؤں کے ہاتھی چنگھاڑنے لگے۔ دھرتی کانپنے لگی۔ شیش ناگ، باراہ اور کچھپ سب کلملا اُٹھے۔ دیوتا، راکشس، مُنی سب کانوں پر ہاتھ دھر کر سب بیاکل ہو کر وچارنے لگے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ جب انہوں نے یہ جان لیا کہ دھنش کو شری رام چندر جی نے توڑ ڈالا تو سب شری رام چندر جی کی جے جے کہنے لگے۔

سورٹھا

سنکر چاپ جہاج ساگر رگھوبر باہو بلُو
بوڑ سو سکل سماج چڑھا جو پہلے ہی موہ بس

شو جی کا دھنش جہاز ہے۔ شری رگھو ناتھ جی کی بھجاؤں کا بل سمندر ہے۔ وہ سارا سماج جو موہ وش جہاز پر پہلے چڑھا تھا ڈوب گیا۔

چوپائی

پربھو دوؤ چاپ کھنڈ مہی ڈارے۔ دیکھی لوگ سب بھئے سکھارے
کوسک روپ پیونِدھی پاون۔ پریم باری اگادھ سہاون
رام روپ راکیس نہاری۔ بڑھت بیچی پلکاولی بھاری
باجے نبھ گہگہے نسانا۔ دیو بدھو ناچہیں کری گانا

پربھو نے دھنش کے اُن دونوں ٹکڑوں کو زمین پر ڈال دیا۔ یہ دیکھ کر سب لوگ سکھی ہوئے۔ وشوامتر روپی پرم پوتر سمندر ہے جس میں پریم روپی سہاونا اتھاہ جل بھرا ہے۔ رام روپی پورن چندرما کو دیکھ کر پلکاولی روپی (جوار بھاٹا تر جھنڈ) بھاری لہریں بڑھنے لگیں۔ آکاش میں بڑے زور زور سے نقارے بجنے لگے۔ اور دیوتاؤں کی استریاں گا گا کر ناچنے لگیں۔

برہمادک سُر سدھ منیسا۔ پربھہی پرسنسہیں دیہی اسیسا
برسہیں سُمن رنگ بہو مالا۔ گاوہیں کنّر گیت رسالا

برہما آدی دیوتا، سدھ اور منیشور پربھو شری رام چندر جی کو آشیرواد دے کر اُن کی استتی کرتے ہیں۔ اور رنگ برنگے پھولوں کی مالائیں برسا رہے ہیں۔ کنّر لوگ سُریلے گیت گا رہے ہیں۔

رہی بھون بھری جے جے بانی۔ دھنش بھنگ دُھنی جات نہ جانی
مُدت کہیں جہاں تہاں نر ناری۔ بھنجیو رام سمبھو دھنو بھاری

تینوں لوک جے جے کار کی آواز سے بھرپور ہو گئے۔ ایسا جے جے کار کی اونچی آواز کی گونج میں دھنش ٹوٹنے کی آواز سنائی ہی نہیں دی۔

جہاں تہاں سب نرناری پرسن من ہو کر کہہ رہے ہیں کہ شری رام
چندر جی نے خوبی کے دھنش کو توڑ دیا ہے۔

دوہا

بندی ماگدھ سوت گن برود پڑھیں مت دھیر
کریں نچھاور لوگ سب ہئے گج دھن منی چیر

بندی جن ماگدھ اور سوت لوگ شری رگھوناتھ جی کے جس کی کیرتی
کا ورنن کر رہے ہیں۔ اور سب لوگ گھوڑے۔ ہاتھی۔ دھن جواہرات
اور لبستر نچھاور کر رہے ہیں۔

چوپائی

جھانجھی مردنگ سنکھ سہنائی۔ بھیری ڈھول دندبھی سہائی
باجہیں بہو باجنے سہائے۔ جہاں تہاں یوتہہ منگل گائے

جھانجھ مردنگ سنکھ سہنائی بھیری۔ ڈھول اور سندر نقارے
آدی وانیک پرکار کے سندر باجے بجنے لگے۔ اور جوان استریوں نے
جہاں تہاں منگل گیت گائے۔

سکھن سہت ہرشی اتی رانی۔ سوکھت دھان پرا جنو پانی
جنک لہیو سکھ سوچ بہائی۔ پیرت تھکت تھاہ جنو پائی

سکھیوں سمیت رانی خوشی کے مارے پھولی نہیں سماتی
مانو دھان کی سوکھی کھیتی پر مینہ برسا ہو۔ جنک جی نے چنتا چھوڑ کر
سکھ حاصل کیا مانو تیرتے تیرتے تھکے ہوئے پرش کو آرام کرنے
کے لئے کوئی تھاہ مل گئی ہو۔

شری ہت بھئے بھوپ دھنو ٹوٹے۔ جیسے دوس دیپ چھبی چھوٹے
سیا سکھہی برنئے کیہی بھانتی۔ جنو چاتکی پائی جل سواتی

دھنش کے ٹوٹنے پر راجہ لوگ شوبھا ہین ہو گئے۔ جیسے دن
میں دیپک شوبھا ہین ہو جاتے ہیں۔ سیتا جی کے سکھ کا ورنن کس پرکار
کریں۔ مانو چاتکی (مادہ پپیہا) نے سواتی کا جل پا لیا ہو۔

رام ہی لکھن بلوکت کیسیں۔ سسہی چکور کسور کو جیسیں
ستانند تب آیسو دینہا۔ سیتا گمن رام پہیں کینہا

لکشمن جی شری رام چندر جی کو ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے کہ پورن
چندرما کو چکور کا بچہ دیکھ رہا ہو۔ راج پروہت نے آگیا دی اور سیتا
جی رام چندر جی کے پاس چلیں۔

دوہا

سنگ سکھیں سندر چتر گاویں منگل چار
گونی بال مرال گتی سشما انگ اپار

سندر چتر سکھیاں اُن کے ساتھ منگل گیت گاتی جا رہی ہیں
سیتا جی بال ہنس کی چال سے چلیں۔ انگ انگ بے پایاں شوبھا چھائی
ہوئی ہے۔

چوپائی

سکھن مدھ سیا سوہتی کیسیں۔ چھبی گن مدھ مہا چھبی جیسیں
کر سروج جے مال سہائی۔ بسو بجے سوبھا جہیں چھائی

سکھیوں کے بیچ میں سیتا جی کیسے شوبھا پا رہی ہیں جیسے
بہت سی شوبھاؤں میں مہا شوبھا شوبھا پا رہی ہو۔ ہاتھ کملوں میں
سندر جے مالا ہے جس پر وشو وجے کی شوبھا چھائی ہوئی ہے۔

تن سکوچ من پرم اچھاہو۔ گوڑھ پریم لکھی پرے نہ کاہو
جائی سمیپ رام چھبی دیکھی۔ رہی جنو کنوری چتر ادریکھی

سیتا جی کے تن میں سنکوچ ہے پر من میں پرم اتساہ ہے۔
ان کا گپت پریم کسی کو جان نہیں پڑتا ہے۔ جب پاس جا کر شری رام
چندر جی کی شوبھا دیکھی تب تو سیتا جی چتر لکھی سی رہ گئیں۔ [illegible]
ایسے کھڑی رہ گئیں جیسے بے جان پتھر کی مورتی ہو۔

چتر سکھی لکھی کہا بجھائی۔ پہراوہو جے مال سہائی
سنت سکل کر مال اٹھائی۔ پریم بوبس پہرائی نہ جائی

سیتا جی کی ایسی سکتے کی سی حالت دیکھ کر چتر سکھیوں نے
انہیں سمجھا کر کہا۔ کہ سندر جے مالا شری رام کو پہنا دو۔ یہ سن کر سیتا جی نے
دونوں ہاتھوں سے جے مالا اُٹھائی پر وہ پریم کے وش ہونے سے وہ
پہنائی نہیں جاتی۔

سوہت جنو جگ چھبی سنا الا ۔ سسی ہی بھیت پرت جے مالا
گاوہیں چھبی اولو کی سہیلی ۔ سیاں جے مال رام اُر پیلی

جے مالا اُٹھائے ہوئے سیتاجی کے دونوں ہاتھ ایسے شوبھا پا رہے ہیں مانو ڈالیوں سمیت دو کھلے ہوئے کمل ڈرتے ڈرتے چندرما کو جے مالا دے رہے ہوں۔ یہ شوبھا دیکھ کر سکھیاں گیت گانے لگیں تب سیتاجی نے شری رام جی کے گلے میں جے مالا ڈال دی۔

دوہا

رگھوبر اُر جے مال دیکھی دیو برسہیں سُمن
سکچے سکل بھوآل جنو بلوکی روی کمد گن !!

شری رگھوناتھ جی کے گلے میں جے مالا دیکھ کر دیوتا پھول برسانے لگے سمارے راجہ لوگ ایسے مرجھا گئے جیسے سوریہ کو دیکھ کر کمدوں کا سموہ مرجھا گیا ہو۔

چوپائی

پُر اُرو بیوم باجنے باجے ۔ کھل بھئے ملن سادھو سب راجے
سُر کنر نر ناگ منیسا ۔ جے جے کہی دیہیں اسیسا

نگر اور آکاش میں باجے بجنے لگے۔ دُشٹ لوگ مُرجھا گئے اور سادھو سبھاؤ سجن پرسن ہو گئے۔ دیوتا۔ کنر۔ منش۔ ناگ اور مینشور جے جے کہہ کر آشیرواد دینے لگے۔

ناچہیں گاویں بِبُدھ بدھوٹیں ۔ بار بار کسما نجلی چھوٹیں
جہاں تہاں بپر بید دُھنی کرہیں ۔ بندی بردا ولی اُچرہیں

دیوانگنائیں آنند بھری ناچنے اور گانے لگیں اور بار بار ہاتھوں سے پھول برسانے لگیں۔ برہمن لوگ جہاں تہاں وید دھن گانے لگے اور بھاٹ لوگ رگھو ونش کے یش گان گانے لگے۔

مہی پاتال ناگ جسو بیاپا ۔ رام بری سیا بھنجیو چاپا
کرہیں آرتی پُر نر ناری ۔ دیہیں نچھاوری بت بساری

رام چندر جی نے دھنش کو توڑ کر سیتاجی کو بیاہ لیا۔ یہ یش پرتھوی پاتال اور سورگ آدی تینوں لوکوں میں پھیل گیا۔ جس کے نیچے وہی سب استری پُرش رام چندر جی کی آرتی اُتار رہے ہیں۔ اور اپنی دھن شکتی سے زیادہ دان دے رہے ہیں۔

سوہت سیا رام کے جوری ۔ چھبی سنگار منہوں اِک ٹھوری
سکھیں کہیں پربھو پد گہو سیتا ۔ کرتی نہ چرن پرس اتی بھیتا

اُس سمے سیتا اور شری رام کی جوڑی ایسی شوبھایمان ہو رہی ہے۔ مانو شوبھا اور شرنگار اکٹھے ہو گئے ہوں۔ سکھیوں نے سیتاجی کو کہا کہ اے سیتا۔ پربھو کے چرن چھوؤ۔ سیتاجی اتی انت بھے بھیت ہوئی۔ ان کے چرن نہیں چھوتیں۔ (بھئے اس بات کا ہے کہ پربھو چرن چھو کر اہلیہ سکھنٹھی کو چلی گئی تھی۔ سیتاجی ڈرتی ہیں کہ کہیں پربھو کے چرن چھو لینے سے میں بھی بیکنٹھ کو نہ چلی جاؤں۔ انہیں بھگوان کا وِیوگ اسہہ ہے)

دوہا

گوتم تیہ گتی سُرتی کری نہیں پرستی پگ پانی
من بِہسے رگھوبنس منی پریتی الوکک جانی

گوتم رشی کی پتنی اہلیہ کی گتی کو یاد کر کے سیتاجی بھگوان کے چرنوں کو ہاتھ نہیں لگاتی ہیں۔ سیتاجی کی اس الوکک پریتی کو دیکھ کر شری رام چندر جی من میں ہنسے۔

چوپائی

تب سیا دیکھی بھوپ ابھلاشے ۔ کور کپوت موڑھ من ماکھے
اُٹھی اُٹھی پہری سناہ ابھاگے ۔ جہاں تہاں گال بجاون لاگے

تب کچھ دُشٹ۔ کپوت۔ موڑھ راجہ لوگ من میں طیش کھا کر سیتاجی کو پراپت کرنے کے لئے لپک اُٹھے۔ وہ ابھاگے اپنے آسنوں سے اُٹھ اُٹھ کر کوچ (زرہ بکتر) پہن کر گال بجا بجا کر لڑنے کے لئے للکارنے لگے۔

لیہو چھڑائی سیا کہہ کوؤ ۔ دھری باندھہو نرپ بالک دوؤ
توریں دھنش کاج نہیں سرئی ۔ جیوت ہم ہی کنوری کو برئی

کوئی کہتا ہے کہ سیتا کو جبراً چھین لو۔ اور دونوں راجکماروں کو پکڑ کر باندھ لو۔ کیول دھنش توڑنے سے ہی کام نہیں چلے گا۔ ہمارے جیتے جی سیتا کو کون ورن کر سکتا ہے۔

جوں بدھیو کچھو کرے سہائی۔ جیتہو سمر سہت دوؤ بھائی
سادھو بھوپ بولے سنی بانی۔ راج سماج ہی لاج لجانی

اگر راجہ جنک ان کی کچھ سہائتا کریں تو یدھ میں ان دونوں راجاؤں سمیت اس کو بھی جیت لو۔ یہ بچن سن کر سادھو سبھاؤ راجہ بولے۔ کہ ہے مورکھو! تم نے اس راج سبھا کی شان کو ہی بٹہ لگا دیا۔

بلو پرتاپو بیرتا بڑائی۔ ناک پناکہی سنگ سدھائی
سوئی سورتا کہ اب کہوں پائی۔ اس بدھی تو بدھی موہی مائی

ارے نرلجو! تمہارا بل۔ پرتاپ۔ ویرتا۔ بڑائی اور مان سنمان تو دھنش کے ساتھ ہی جاتا رہا۔ اب وہی ویرتا ہے یا اور کہیں سے نئی پراپت کی ہے۔ تمہاری ایسی دشٹ بدھی ہے۔ تبھی تو بدھاتا نے تمہارے مکھوں پر ہی کالکھ لگا دی ہے۔

دوہا

دیکھہو رامہی نین بھری تجی ہرشیا مدو کوہو
لکھن روشو پاوکو پربل جانی سلبھ جنی ہوہو

ایرشیا (حسد) گھمنڈ اور کرودھ کو تیاگ کر جی بھر کر نیتروں سے شری رام کے درشن کر لو۔ اور لکشمن جی کے کرودھ کو پرچنڈ جوالا جان کر اس میں پتنگے بن کر بھسم ہونے والے پروانے نہ بنو۔

چوپائی

بینتیہ بلی جمی چہہ کاگو۔ جمی سسو چہے ناگ اری بھاگو
جمی چہہ کسل اکارن کوہی۔ سب سمپدا چہے سو دروہی
لوبھی لولپ کل کیرتی چہہ ای۔ اکلنکتا کی کامی لہہ ای
ہری پد بمکھ پرم گتی چاہا۔ تس تمہار لالچو نرناہا

جیسے گرڑ کی بلی کو کوا چاہے۔ شیر کے شکار کو خرگوش چاہے

بغیر کارن ہی کرودھ کرنے والا اپنی بھلائی چاہے۔ شیو جی کے درودھی سنسار میں سکھ اور سمپدا چاہے۔ لوبھی لالچی سندر یش (نیک نامی) چاہے۔ کامی پرش نش کلنک (بے داغ جس) چاہا چاہے۔ اور بھگوان کے چرنوں سے بمکھ ہو کر مکتی کی آشا رکھے۔ تو جیسے یہ سب ہے ویسے ہی سیتا کے لئے تمہارا یہ منورتھ نشپھل ہے۔

کولاہلو سنی سیا سکانی۔ سکھیں لوائی گئیں جہاں رانی
رامو سبھائن چلے گرو پاہیں۔ سیا سنیہو برنت من ماہیں

شور و غل سن کر سیتا جی ڈر گئیں۔ تب سکھیاں انہیں ان کی ماتا کے پاس لے گئیں۔ شری رام چندر جی سیتا جی کے پریم کی سراہنا من ہی من میں کرتے ہوئے سہج سبھاؤ گرو وشوامتر جی کے پاس چلے۔

رانہہ سہت سوچ بس سیا۔ اب دھوں بدھی ہی کاہ کرنیا
بھوپ بچن سنی ات اُت تکہیں۔ لکھن رام ڈر بول نہ سکہیں

رانیوں کے سہت سیتا جی چنتا مگن ہو رہی ہیں۔ نہ جانے بدھاتا اب کیا قہر کرنے والے ہیں۔ راجاؤں کے بچن سن کر لکشمن ادھر ادھر تاکنے لگے۔ پر شری رام کے ڈر کے مارے بول نہیں سکتے۔

دوہا

ارن نین بھرکٹی کٹل چتوت نرپنہ سکوپ
منہوں مت گج گن نرکھی سنگھ کشورہی چوپ

لال آنکھیں اور ٹیڑھی بھوئیں کر کے کرودھ سے بھرے ہوئے لکشمن جی راجاؤں کی طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں۔ جیسے مست ہاتھیوں کے جھنڈ کو دیکھ کر جوان شیر کو جوش آ گیا ہو۔

چوپائی

کھربھرو دیکھی بکل پر ناریں۔ سب ملی دیہیں مہیپنہ گاریں
تیہیں اوسر سنی شو دھنو بھنگا۔ آئیو بھرگو کل کمل پتنگا

کھلبلی دیکھ کر نگر کی استریاں بیاکل ہو گئیں۔ اور سب مل کر راجاؤں کو گالیاں دینے لگیں۔ اتنے میں ہی شو جی کے دھنش کے ٹوٹنے کی آواز سن کر بھرگو کل روپی کمل کے سورج پرشورام جی وہاں آ دھمکے۔

دیکھی بہب سکل سکچاتے۔ باج جھپٹ جنو لوا اُکانے

گوری سر پہوبی کہل بھرا جا۔ بھال بسال تری بُنڈ براجا

اُن کو آیا دیکھکر سب راجہ لوگ ڈر گئے۔ مانو باز کی جھپٹ سے بٹیر چھپ گئے ہوں۔ گورا شریر ہے۔ اور اس پر بھسم بھلی سج رہی ہے چوڑے ماتھے پر بھسم کا تلک بہت ہی شوبھا دے رہا ہے۔

سیس جٹا سسی بدنو سہاوا۔ رِس بس کچھک ارن ہوئی آوا

بھرکٹی کٹیل نین رس راتے۔ سہجوں چتوت منہوں رساتے

سر پر جٹائیں ہیں۔ سُندر چندرما کا سا مکھ ہے جس کی رنگت کرودھ کے مارے کچھ لال سی ہو گئی ہے۔ ترچھی بھوئیں ہیں اور آنکھیں کرودھ سے انگارہ ہو گئیں ہیں۔ جب وہ سہج سبھاو سے بھی لہٰی درشتی ڈالتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرودھ سے دیکھ رہے ہیں۔

برشبھ کندھ اُر باہو بسالا۔ چارو جنیو مال مرگ چھالا

کٹی منی بسن تنو دوئی باندھے۔ دھنو سر کر کٹھار کل کاندھے

بیل کے سمان اونچے کندھے ہیں چھاتی اور بھجائیں وشال ہیں سُندر جنیو پہنا ہوا ہے۔ گلے میں مالا ہے اور مرگ چھالا لیے ہوئے ہیں۔ کمر میں منیوں کا بستر اور دو ترکش باندھے ہوئے ہیں ہاتھ میں دھنش بان اور کندھے پر پھرسا (کلہاڑا) رکھے ہوئے ہیں۔

دوھا

سانت بیشو کرنی کٹھن برنی نہ جاتی سروپ

دھری [illegible] جنو بیر رس آیو جہاں سب بھوپ

بھیس تو شانت ہے پرنتو کرنی (عمل) بہت کٹھن ہے ایسے سروپ کا ورنن نہیں کیا جاتا۔ مانو ویر رس ہی منی کا شریر دھارن کر کے راجاؤں کی سماج میں آ گیا ہو۔

چوپائی

دیکھت بھرگو پتی بیش کرالا۔ اُٹھے سکل بھئے بکل بھوآلا

پتو سمیت کہی کہی نج ناما۔ لگے کرن سب ڈنڈ پرناما

پرشو رام جی نے بہادر کرالا بھیس کو دیکھکر سب راجہ بھئے سے بیاکل ہو گئے۔ اور پتا سمیت اپنے اپنے نام لے لے ڈنڈوت پرنام کرنے لگے۔

جیہی سبھائے چتوہیں ہِت جانی۔ سو جانئی جنو آئی کھٹانی

جنک بہوری آئی سر نادا۔ سیا بولائی پرنام کراوا

بہت سمجھ کر بھی سہج سبھاؤ سے پرشو رام جی جس کی اور دیکھتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے جیون کے دن پورن ہو گئے (یعنی میری موت آ گئی) پھر جنک جی نے آکر سر نوایا اور سیتا جی کو بلا کر پرشرام جی کو پرنام کروایا۔

آسیش دینہہ سکھیں ہرشانیں۔ نج سماج لے گئیں سیانیں

بسوامتر ملے پُنی آئی۔ پد سروج میلے دوؤ بھائی

پرشو رام جی نے سیتا کو آشیر واد دیا۔ سکھیاں آشیرواد سُن کر پرسن ہو کر سیتا جی کو اپنے سماج میں لے گئیں۔ پھر وشوامتر جی انہیں آکر ملے۔ اور انہوں نے رام اور لکشمن دونوں راجکماروں کو اُن کے چرنوں پر گرا دیا۔ اور کہا۔

رام لکھن دسرتھ کے ڈھوٹا۔ دینہہ اسیس دیکھی بھل جوٹا

رامہی چتئی رہے تھکی لوچن۔ روپ اپار مار مد موچن

یہ دونوں راجکمار رام اور لکشمن راجہ دسرتھ کے پُتر ہیں۔ پرشو رام جی نے سُندر جوڑی دیکھ کر انہیں آشیرواد دیا۔ کام دیو کے مد کو چور کرنے والے شری رام چندر جی کے اپار سروپ کو دیکھ کر پرشو رام جی کے نیتر مشتعل ہو گئے۔

دوھا

بہوری بلوکی بدیہہ سن کہہو کاہ اتی بھیر

پوچھت جانی اجان جمی بیاپئو کوپو سریر

پھر سب طرف دیکھکر جان بوجھ کر انجان کی طرح راجہ جنک سے پوچھتے ہیں۔ کہ کہو۔ یہ بڑی بھاری بھیڑ کیسی ہے شریر غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا۔

چوپائی

سماچار کہی جنک سنائے۔ جیہی کارن مہیپ سب آئے
سُنت بچن پھر انت نہارے۔ دیکھے چاپ کھنڈ مہی ڈارے

راجہ جنک نے وہ سب سماچار کہہ سنائے جس کارن سب
راجہ وہاں آئے تھے۔ بچن سن کر پرشورام جی نے پھر دوسری طرف
دیکھا۔ تو دھنش کے ٹکڑے پرتھوی پر پڑے ہوئے دیکھے۔

اتی رس بولے بچن کٹھورا۔ کہو جڑ جنک دھنش کے تورا
بیگی دکھاؤ موڑھ نہ تو آجو۔ الٹوں مہی جہاں لہی تو راجو

اتی انت ہوتے ہیں پھر کر وہ کٹھور بچن بولے۔ ارے جڑ
جنک! کہو اس دھنش کو کس نے توڑا ہے۔ اسے جلدی دکھاؤ۔
نہیں تو ہے موڑھ جہاں تک تیرا راجیہ ہے وہاں تک کی پرتھوی
الٹ دوں گا۔

اتی ڈر اتر دیت نرپ ناہیں۔ کٹل بھوپ ہرشے من ماہیں
سر منی ناگ نگر نر ناری۔ سوچہیں سکل تراس ادھکاری

ڈر کے مارے راجہ جنک کو کچھ جواب نہ بن پڑا۔ یہ دیکھ کر دشٹ
راجے من ہی من بڑے ہی پرسن ہوئے۔ دیوتا منی۔ ناگ اور نگر کے سبھی
نر ناری من ہی من سہمے ہوئے بڑی چنتا کرنے لگے۔

من پچھتاتی سیا مہتاری۔ بدھی اب سنوری بات بگاری
بھرگو پتی کر سبھاؤ سنی سیتا۔ اردھ نمیش کلپ سم بیتا

سیتا جی کی ماتا من میں پچھتاتی ہیں۔ کہ بدھاتا نے سب کام
بنا کر بگاڑ دیا ہے۔ پرشورام جی کے سبھاؤ کو سن کر سیتا جی کو آدھا چھن
بھی کلپ کے سمان بیتنے لگا (گذرنے لگا)

دوہا

سبھے بلوکے لوگ سب جانی جانکی بھیرو
ہردیہ نہ ہرش وشاد کچھ بولے شری رگھوبیرو

تب سب لوگوں کو ڈرے ہوئے اور سیتا جی کو سہمی ہوئی
دیکھ کر شری رگھوناتھ جی بولے۔ ان کے من میں ہرش تھا نہ وشاد
اتھاہ شانت سہج سبھاؤ ہی بولے۔

ماس پارائن نواں وشرام

چوپائی

ناتھ سمبھو دھنو بھنجن ہارا۔ ہوئی ہی کوؤ ایک داس تمہارا
آئسو کاہ کہیئے کن موہی۔ سنی رسائی بولے منی کوہی

ہے سوامی! شوجی کے دھنش کو توڑنے والا آپ ہی کا
کوئی ایک سیوک ہو گا گیا آ گیا ہے۔ مجھ سے کیوں نہیں کہتے؟
یہ سن کر کرودھی منی غصے سے جل بھن کر بولے۔

سیوک سو جو کرے سیوکائی۔ اری کرنی کری کریئے لرائی
سنہو رام جیہیں سو دھنو توڑا۔ سہسباہو سم سو رپو مورا

سیوک تو وہ ہوتا ہے۔ جو سیوا کا کام کرے شترو کا کام
کر کے تو لڑائی ہی کرنی چاہیے۔ ہے رام سنو! جس کسی نے شوجی
کے دھنش کو توڑا ہے وہ سہسرباہو کے سمان میرا شترو ہے۔

سو بلگاؤ بہائی سماجا۔ نہ تو مارے جہیں سب راجا
سنی منی بچن لکھن مسکانے۔ بولے پرشودھری اپمانے

سو بھی اس سماج کو چھوڑ کر الگ ہو جائے نہیں تو اس
کے ساتھ سب راجہ مارے جائیں گے۔ منی کے بچن سن کر لکشمن جی
مسکرائے۔ اور پرشورام جی کا اپمان کرتے ہوئے!

بہو دھنو ہیں توری لریکائیں۔ کبہوں نہ اسی رس کینہہ گوسائیں
ایہی دھنو پر ممتا کیہی ہیتو۔ سنی رسائی کہہ بھرگوکل کیتو

ہے گوسائیں! بال پن میں ہم نے بہت سی دھنوہیاں (دھنش کا چھوٹا نام) توڑ ڈالیں پرنتو ایسا کرودھ آپ نے کبھی نہ کیا تھا۔ نہ جانیں اس دھنش پر آپ کی ممتا کس ہیتو سے ہے لچھمن کے ان بچنوں کو سن کر بھرگو کل کیتو پرشرام جی غصے سے لال پیلے ہو کر بولے۔

دوہا

رے نرپ بالک کال بس بولت تو ہی نہ سنبھار۔
دھنوہی سم تر پراری دھنو بدت سکل سنسار۔

ارے راج پتر! کال کے وش ہونے سے تجھے بولنے کی بھی تمیز نہیں ہے۔ کیا شو جی کا دھنش ان سادھارن دھنوہی کے سمان ہے۔ ! یہ تو سارے سنسار میں مشہور ہے۔

چوپائی

لکھن کہا ہنسی ہمرے جانا۔ سنہو دیو سب دھنش سمانا
کا چھتی لابھو جون دھنو توریں۔ دیکھا رام نین کے بھوریں

لکشمن جی نے ہنس کر کہا ہے دیو! سنئیے۔ ہماری سمجھ میں تو سبھی دھنش ایک سے ہی ہیں۔ پرانے دھنش کو توڑنے میں کیا لابھ اور ہانی ہے؟ شری رام چندر جی نے تو اس کے نئے ہونے کا دھوکا اٹھا کر دیکھا تھا۔

چھوت ٹوٹ رگھوپتی ہو نہ دوشو۔ منی بنو کاج کرئیے کت روشو
بولے چتئی پرسو کی اورا۔ رے سٹھ سنیہی سبھاؤ نہ مورا

پھر یہ تو ہاتھ لگاتے ہی ٹوٹ گیا۔ اس میں شری رگھوناتھ جی کا بھی کوئی دوش نہیں ہے۔ ہے منی! آپ بنا کارن کے ہی کیوں کرودھ کرتے ہو۔ پرشورام جی نے اپنے پھرسے کی اور دیکھ کر کہا۔ ارے دشٹ تو نے میرا سبھاؤ نہیں سنا۔

بالک بولی بدھوں نہیں توہی۔ کیول منی جڑ جانہی موہی

بال برہمچاری اتی کوہی۔ بسو بدت چھتری کل دروہی

بالک جان کر میں تجھے نہیں مارتا ہوں۔ ارے مورکھ کیا تو نے مجھے نرا منی ہی سمجھ رکھا ہے۔ میں بال برہمچاری ہوں۔ اور اتی کرودھی ہوں۔ چھتری ونش کا سارے سنسار میں پرسدھ شترو ہوں۔

بھج بل بھومی بھوپ بنو کینہی۔ بپل بار مہی دیون دینہی
سہس باہو بھج چھید نہارا۔ پرسو بلو کو ہیں کمارا

اپنے بھجا بل سے (قوت بازو سے) میں نے پرتھوی کو راجاؤں سے خالی کر دیا۔ اور بہت بار برہمنوں کو اسے دے ڈالا۔ سہسر باہو کی بھجاؤں کو کاٹنے والے میرے اس پھرسے کو ہے راجکمار! تو دیکھ۔

دوہا

ماتو پتا ہی سوچ بس کرسی نہیں کسور
گربھن کے اربھک دلن پرسو مور اتی گھور

ہے راجکمار! تو اپنے ماتا پتا کو سوچ میں مت ڈال۔ میرا یہ پھرسا اتی انت بھیانک ہے۔ جو گربھ کے بچوں کا بھی ناش کرنے والا ہے۔

چوپائی

بہسی لکھن بولے مردو بانی۔ اہو منیسو مہا بھٹ مانی
پنی پنی موہی دکھاو کٹھارو۔ چہت اڑاون پھونکی پہارو

لکشمن جی ہنس کر کومل بچن بولے۔ اہو منیشور کو تو اپنے بڑا بھاری یودھا ہونے کا ابھیمان ہے۔ مجھے بار بار کٹھار دکھا رہے ہیں پھونک سے پہاڑ اڑانا چاہتے ہیں۔

اہاں کمہڑ بتیاں کوؤ ناہیں۔ جے ترجنی دیکھی مری جاہیں
دیکھی کٹھار وسراسن بانا۔ میں کچھو کہا سہت ابھیمانا

یہاں کوئی کمہڑے کی بتیاں (چھوٹا کچا پھل) نہیں ہیں جو انگلی کو دیکھتے ہی مرجھا جاتی ہیں۔ کٹھار اور دھنش بان کو دیکھ کر ہی میں نے کچھ

اکبھیان بہت کہا تھا۔

بھرگو پت سمجھی جنیو بلوکی۔ جو کچھ کہو سہیو ریس روکی
سُر مہی سُر ہر جن اُرو گائی۔ ہمرے کُل ان پر نہ سُرائی

بھرگو ونشی سمجھ کر اور جنیو دیکھ کر جو کچھ آپ نے کہا وہ میں نے غصے کو بند کر کے سب سہن کر لیا۔ دیوتا برہمن بھگوان کے بھگت اور گائے۔ ان پر ہمارے کُل میں بہادری نہیں دکھائی جاتی۔

بدھیں پاپو اپکیرتی ہاریں۔ مارت ہوں پا پریئے تمہاریں
کوٹی کلپ سم بچن تمہارا۔ بیرتھ دھرہو دھنو بان کٹھارا

ان کو مارنے سے پاپ لگتا ہے۔ اور ان سے ہار جانے پر اپ یش (بدنامی۔ رسوائی) ہوتا ہے۔ آپ کا تو ایک ایک بچن ہی کروڑوں بجروں کے سمان ہے۔ پھر یہ دھنش بان اور کٹھور کلہاڑے کا ویرتھ بوجھ کیوں اٹھائے پھرتے ہو۔

دوہا

جو بلوکی انوچت کہیوں چھمہو مہامنی دھیر
سنی سروش بھرگو ونس منی بولے گرا گمبھیر

آپ کے اس طرح کے شستر دھاری بھیس کو دیکھ کر میں نے اگر کچھ نامناسب بات کہہ دی ہو تو اسے ہے دھیر منی! اکشما کیجئے۔ یہ سن کر بھرگو ونش منی پرشورام جی کرودھ بھری گمبھیر بانی بولے۔

چوپائی

کوسک سنہو مند یہو بالکو۔ کٹل کال بس نج کل گھالکو
بھانو بنس راکیس کلنکو۔ نپٹ نرنکس ابدھ اسنکو

ہے وشوامتر! سنو۔ یہ بالک بڑا مورکھ مت ہے۔ کٹل ہے کال کے وش ہو کر یہ اپنے کل کا ناش کرنے والا ہے۔ سورج ونشی چندرما میں کلنک ہے۔ یہ انڈھ (انکی پرواہ نہ کرنے والا) بدھی ہین اور نڈر ہے۔

کال کولو ہوئی چھن ماہیں۔ کہوں پکاری کھوری موہی ناہیں
تمہ ہٹکیو جو چہہو ابارا۔ کہی پرتاپو بلو روشو ہمارا

کشن بھر میں یہ موت کا نوالہ ہو جائے گا۔ میں پکار کر کہتا ہوں۔ پھر مجھے دوش نہ دینا۔ تم اگر اس کو بچانا چاہتے ہو تو ہمارے پرتاپ بل اور کرودھ کو جتلا کر اسے منع کر دو۔

لکھن کہیو منی سُجسو تمہارا۔ تمہی اچھت کو برنے پارا
اپنے منہ تمہہ آپنی کرنی۔ بار انیک بھانتی بہو برنی

لکشمن جی نے کہا۔ ہے منی آپ کے ہوتے ہوئے آپ کے سُیش کا ورنن اور دوسرا کون کر سکتا ہے؟ آپ نے اپنے مکھ سے ہی اپنی کرنی کا انیک بار بہت بھانت سے ورنن کیا ہے۔

نہیں سنتوش تو پنی کچھ کہہو۔ جنی رس روکی دسہ دکھ سہہو
بیر برتی تمہہ دھیر اچھوبھا۔ گاری دیت نہ پاوہو شوبھا

اگر پھر بھی دل کو سنتوش (صبر) نہیں تو پھر کچھ کہہ ڈالئے من میں کرودھ کو دبا کر اسہیہ پیڑا کو مت سہن کیجئے آپ ویر برت دھاری سنتوشی اور دھیرج وان ہیں۔ گالیاں دینے میں آپکی شوبھا نہیں ہے۔

دوہا

سور سمر کرنی کرہیں کہی نہ جناوہیں آپو
ودیمان رن پائی رپو کائر کتھہیں پرتاپو

شور ویر تو یدھ میں اثر کرتے ہیں کیول بانی کا بکواد کر کے ہی اپنے آپ کو ویر نہیں بتلاتے۔ یدھ بھومی میں شترو کو حاضر پا کر کائر ہی اپنی ویرتا کی ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔

چوپائی

تمہ تو کال ہانک جنو لاوا۔ بار بار موہی لاگی بولاوا
سنت لکھن کے بچن کٹھورا۔ پرشو سدھاری دھریو کر گھورا

آپ بار بار مرتیو کو بلاتے ہیں۔ مانو مرتیو دیو آپ کی ہانک پر لگا ہوا ہے (یعنی آپ مجھے بار بار مارنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ اور مجھے کال وش ہوا بتلاتے ہیں۔ گویا کال دیو آپ کے اشارے پر ناچتا ہے۔ جیسے میرے لئے جب بھی چاہو ہانک لگا کر بلا لو) لکھمن جی کے ان کٹھور

بچنوں کو سن کر پرشورام جی نے بھیانک پھرسے کو سنبھال کر
اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بول اٹھے

اب جنی دیئی دوس موہی لوگو۔ کٹوبادی بالک بدھو جوگو
بال بلوکی بہت میں بانچا۔ اب یہ مرنی ہار بھا سانچا

سب لوگو! مجھے اب کوئی دوش نہ دینا یہ کڑوے بچن بولنے والا
بالک مار ڈالنے کے ہی یوگیہ ہے۔ بالک جان کر میں نے اسے بہت
بچایا۔ پر اب تو نشچے ہی یہ موت کے منہ میں آگیا ہے۔

کوسک کہا چھمئے اپرادھو۔ بال دوش گن گنہیں نہ سادھو
کھر کٹھار میں اکرن کوہی۔ آگیں اپرادھی گرو دروہی
اُتر دیت چھوڑوں بنو مارے۔ کیول کوسک سیل تمہارے
نہ تا یہی کاٹی کٹھار کٹھورے۔ گرہی اُرن ہوتیوں شرم تھورے

وشوامتر جی نے کہا! اپرادھ کشما کیجئے۔ سادھو لوگ
بالک کے گن اور دوش نہیں گنتے ہیں۔ پرشورام جی بولے تیز دھار کا کٹھار
میں دیا رہت اور کرودھی۔ اور یہ میرے گرو کا دروہی (مخالف۔
دشمن۔ برائی کرنے والا) اور اپرادھی میرے سامنے کھڑا ہے اور
اُتر پر اُتر دیئے جا رہا ہے۔ پھر بھی میں اسے بنا مارے چھوڑتا ہوں
سو ہے وشوامتر! کیول یہ آپ کا ہی لحاظ ہے نہیں تو اس تیز دھار
کٹھور کٹھار سے کاٹ کر سہج ہی میں گرو کے رن سے مکت ہو جاتا۔
(یعنی گرو سمبندھی اپنے کرتویہ کا پالن کر کے اُن کا قرضہ چکا دیتا۔

دوہا

گادھی سونو کہہ ہردے ہنسی منی ہی ہریری سوجھ
ایمیہ کھانڈ نہ اوکھمیہ اجہوں نہ بوجھ ابوجھ!

وشوامتر جی من ہی من میں ہنس کر کہتے ہیں کہ منی کو ہر طرف
ہریاول ہی ہریاول نظر آ رہی ہے۔ (یعنی یہ رام لکشمن کو بھی سادھارن
کھشتریوں کی طرح آسانی سے جیت جانے والے ہی سمجھ رہے ہیں
کنتو یہ فولاد کا کھانڈا ہے رس کی کھانڈ نہیں ہے کہ آسانی سے
منہ میں گھل جائے۔ افسوس ہے کہ اب سامنے شو جی کے گھور

دلاتی کو ان کے دوارہ گرو کا ہوا جان کر بھی لکشمن جی نے ان کے
پربھاؤ کو نہیں سمجھا۔

چوپائی

کہیو لکھن منی سیل تمہارا۔ کو نہیں جان بدت سنسارا
ماتا پتہی اُرن بھئے نیکیں۔ گرو رن رہا سوچ بڑ جی کیں

لکشمن جی نے کہا ہے منی۔ آپ کے شیل کو کون نہیں جانتا۔
آپ ماتا پتا کے رن سے تو بھلی پرکار مکت ہو چکے (پرشورام جی نے
اپنے باپ کی آگیا سے اپنی ماتا کو مار دیا تھا۔ لکشمن جی اس گھٹنا کو
کنایت کر کے منی کو چڑا رہے ہیں۔ کہ آپ نے ماتا پتا کے رن کو بھلی
بھانت چکایا ہے) اب کیول گرو کا رن چکانا باقی ہے۔ سو اس کے
من میں بڑی چنتا (فکر) ہوتی ہے۔

سو جنو ہمرے ہی ماتھے کاڑھا۔ دن چلی گئے بیاج بڑ باڑھا
اب آنئے بیوہریا بولی۔ تُرت دیئوں میں تھیلی کھولی

سو وہ گرو کا قرضہ آپ نے ہمارے ذمہ لگا دیا ہے بہت دن بیت
گئے اس لئے بیاج بھی بہت بڑھ گیا ہوگا۔ اب کسی حساب کرنے والے
کو بلا لیجئے تو میں ترنت ہی تھیلی کھول کر ادا کر دوں گا۔

سنی کٹو بچن کٹھار سدھارا۔ ہائے ہائے سب سبھا پکارا
بھرگو بر پرسو دکھاوہو موہی۔ بپر بچاری بچوں نرپ دروہی

لکشمن جی کے ان کڑوے بچنوں کو سن کر پرشورام جی نے
کٹھار سنبھالا۔ سب سبھا ہائے ہائے پکار اٹھی۔ لکشمن جی نے کہا ہے
بھرگو شریشٹھ! کیا آپ مجھے پھرسا دکھا رہے ہیں! ہے کشتریوں کے
راجاؤں کے دشمن میں تو برہمن سمجھ کر بچا رہا ہوں۔

ملے نہ کبہوں سبھٹ رن گاڑھے۔ دوج دیوتا گھرہی کے باڑھے
انوچت کہی سب لوگ پکارے۔ رگھوپتی سینن ہی لکھن نوارے

آپ کو کبھی شور ویر یودھاؤں سے واسطہ نہیں پڑا ہے۔
برہمن دیوتا! آپ اپنے گھر ہی میں بڑے یودھا بنے پھرتے ہیں۔ یہ سن کر
سب لوگ پکار اٹھے کہ یہ انوچت کہا (یعنی ایسا کہنا نامناسب ہے

تب شری رام چندر جی نے اشارے سے لکشمن جی کو بولنے سے منع کر دیا۔

دوہا

لکھن اُتر آہوتی سرس بھرگو بیر کوپ کرسانو
بڑھت دیکھی جل سم بچن بولے رگھو کل بھانو

لکشمن جی کے اُتر آگنی میں ڈالی جانی والی آہوتی کے سمان ہیں جس سے بھرگو ونش شریشٹھ شری پرشورام جی کی کرودھ روپی اگنی کو پرچنڈ ہوتے دیکھ کر سوریہ ونش کے سوریہ شری رام چندر جی جل کے سمان شانت کرنے والے بچن بولے۔

چوپائی

ناتھ کرہو بالک پر چھوہو۔ سودھ دودھ مکھ کریئے نہ کوہو
جوں پے پربھو پربھاو کچھ جانا۔ توں کی برابری کرت ایانا

ہے سوامی! بالک پر دیا کیجئے۔ بھولے بھالے دودھ مکھے بچے پر کرودھ نہ کیجئے۔ یدی یہ آپ کے پربھاو کو کچھ بھی جانتا تو یہ نادان کیا کبھی آپکی برابری کرنے کا حوصلہ کرتا؟

جوں لرکا کچھ اچگری کرہیں۔ گُر پتو ماتو مود من بھر ہیں
کریئے کرپا سسو سیوک جانی۔ تمہ سم سیل دھیر منی گیانی

یدی بالک کچھ نٹھکھٹی بھی کرے تو بھی گرو پتا ماتا من میں آنند سے بھر جاتے ہیں۔ آپ بچے کو اپنا سیوک جان کر کرپا کیجئے۔ آپ تو سم درشی سوشیل سنتھر بدھی اور گیانی منی ہیں۔

رام بچن سُنی کچھک جُڑانے۔ کہی کچھ لکھن بہوری مُسکانے
ہنست دیکھی نکھ سکھ رس ریسانی۔ رام تور بھراتا بڑ پاپی

رام چندر جی کے بچن سن کر پرشورام جی کچھ ٹھنڈے ہوئے اتنے میں لکشمن جی پھر کچھ کہہ کر مسکرائے۔ اُن کو ہنستے ہوئے دیکھ کر پرشورام جی کے سارے شریر میں ایڑی سے لے کر چوٹی تک کرودھ اگنی بھڑک اُٹھی۔ انہوں نے کہا۔ ہے رام! تمہارا بھائی مہا پاپی ہے۔

گور شریر سیام من ماہیں۔ کال کوٹ مکھ پے مکھ ناہیں

بچ ٹیڑھا نہیں ہرئی نہ تو ہی۔ نیچ مچو سم دیکھ نہ موہی

یہ شریر کا گورا ہے۔ پر من کا کالا ہے۔ زہر مکھ ہے دودھ مکھ نہیں جیسا دیسے ہی ٹیڑھا ہے۔ تمہارا انویائی نہیں یعنی تمہارے جیسے شیل سبھاؤ کا نہیں۔ یہ نیچ مجھے موت کے روپ میں نہیں دیکھتا۔

دوہا

لکھن کہیو ہنسی سنہو منی کرودھ پاپ کر مول
جیہی بس جن انوچت کریں چرہیں بسو پرتی کول

لکشمن جی نے کہا ہے منی! سنیئے۔ کرودھ پاپ کا مول ہے جس کے وش میں ہو کر منش انوچت کرم کر بیٹھتے ہیں۔ اور وشو دروہی بن کر وچرتے ہیں۔

چوپائی

میں تمہار انوچر منی رایا۔ پری ہری کوپ کریئے اب دایا
ٹوٹ چاپ نہیں جری ہی رسانے۔ بیٹھیئے ہوئی ہیں پائے پرانے

ہے منیشور! میں تو آپ کا سیوک ہوں۔ اب کرودھ چھوڑ کر دیا کیجئے۔ کرودھ کرنے سے ٹوٹا ہوا دھنش نہیں جڑ سکے گا۔ بیٹھ جائیے۔ کھڑے کھڑے پاؤں دکھنے لگ گئے ہوں گے۔

جوں اتی پریہ تو کریئے اپائی۔ جوریئے کوؤ بڑ گُنی بلائی
بولت لکھن ہیں جنک ڈراہیں۔ مشٹ کرہو انوچت بھل ناہیں

یدی دھنش بہت ہی پیارا ہے۔ تو اس کے جوڑنے کا اپائے کیجئے کسی کاریگر کو بلوا کر جڑوا لیجئے۔ لکشمن جی کے بولنے سے جنک جی ڈر گئے اور کہنے لگے بس۔ چپ۔ رہو۔ انوچت بچن بولنا اچھا نہیں۔

تھر تھر کانپہیں پُر نر ناری۔ چھوٹ کمار کھوٹ بڑ بھاری
بھرگو پتی سُنی سُنی نربھے بانی۔ رس تن جری ہوئی بل ہانی

نگر واسی سب استری پرش تھر تھر کانپ رہے ہیں۔ اور من ہی من میں کچھ کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ چھوٹا راجکمار بڑا کھوٹا ہے۔ پرشورام جی لکشمن جی کے نڈر بچنوں کو سن سن کر کرودھ کے مارے آگ بگولا ہو رہے ہیں۔

اور اُن کے بل کی ہانی ہو رہی ہے۔

بولے راہی دیہی نہورا۔ بچھوں بچاری بندھو گھو تورا
مُنو ملین تنُو سُندر کیسیس۔ بکھ رس بھر اگنات گھٹو جیسیس

پھر رامچندر جی کو اُلاہنا دے کر پرشو رام جی بولے تیرا چھوٹا
بھائی جان کر میں اِسے چھوڑ رہا ہوں۔ یہ من کا میلا اور تن کا اُجلا
کیسا ہے جیسا کہ سونے کا گھڑا وِش سے بھرا ہوا ہو۔

دوہا
سُنی لچھمن بہسے بہوری نین ترییرے رام
گرُسمیپ گونے سکچی پری ہری بانی بام

تب لکشمن جی پھر ہنسے تب شری رامچندر جی نے اُنکی طرف
ٹیڑھی نظر سے دیکھا تب وہ ڈر کر گرو جی کے پاس چلے گئے۔ اور جو کچھ
ہنسکر اُلٹی سیدھی بات کہنے لگے تھے اُسے اندر ہی روک لیا۔

چوپائی
اتی بنیت مرِدُو سیتل بانی۔ بولے رام جوری جُگ پانی
سُنہُو ناتھ تمہہ سہج سُجانا۔ بالک بچن کرئیے نہیں کانا

شری رام چندر جی دونوں ہاتھ جوڑ کر بڑی نمرتا سے کومل شیتل
بچن بولے۔ ہے ناتھ! سُنئے۔ آپ تو سبھاؤ سے ہی سب کچھ جاننے
والے ہیں۔ بالک بچنوں پر کان نہ دیجئے۔

بَرَرے بالکو ایکو سبھاو۔ اِنہی نہ سنت بدُشہیں کاؤ
تیہیں ناہیں کچھو کاج بگارا۔ اپرادھی میں ناتھ تمہارا

کیڑے مکوڑے اور بالک کا ایک ہی سبھاؤ ہے۔ سنت لوگ اِنہیں
کبھی بھی دوشی نہیں ٹھہراتے لکشمن نے تو کچھ کام بھی نہیں بگاڑا ہے۔
آپکے گرو کے دھنش توڑنے کا اپرادھی تو میں ہوں۔

کرپا کوپ بدھو بندھب گوسائیں۔ مو پر کرئیے داس کی نائیں
کہئیے بیگی جیہی بدھی رِس جائی۔ مُنی نایک سوئی کروں اُپائی

اسلئے ہے سوامی! کرپا، کرودھ، بدھ (مارنا) اور بندھن جو کچھ
کرنا چاہو۔ وہ مجھ سیوک پر کیجئے۔ جلدی کہئے جس اُپائے سے آپکا کرودھ
شانت ہو جائے۔ وہ اُپائے میں کروں گا۔

کہہ مُنی رام جائی رِس کیسیس۔ اجہوں انج تو چِتوا تیسیس
اِیہی کے کنٹھ کُٹھارُ دیہا۔ توہیں کاہ کوپُ کری کینہا

مُنی نے کہا۔ ہے رام! میرا کرودھ کیسے شانت ہو۔ اب
بھی تیرا چھوٹا بھائی مجھے گھور کر دیکھ رہا ہے۔ اِس کی گردن پر میں نے
اگر کُٹھار نہ چلائی تو ویرتھ کرودھ کر کے کیا لابھ اُٹھایا۔!

دوہا
گربھ سروہیں اونپ رونی سُنی کُٹھار گتی گھور
پرشو اچھت دیکھیوں جئیت بیری بھوپ کسور

میرے جس بھیانک کُٹھار کرنی کو سُن کر کے گر جاتے ہیں۔
اُس پھرسے کے ہوتے ہوئے میں اِس شترو راجکمار کو جیتا دیکھ رہا ہوں۔

چوپائی
بہئی نہ ہاتھو دہی رِس چھاتی۔ بھا کُٹھارُ کنٹھت نرپ گھاتی
بھیو بام بدھی پھیر سُبھاؤ۔ مورے ہردے کرپا کسی کاؤ

چھاتی کرودھ سے جل رہی ہے پر اس بالک پر ہاتھ نہیں اُٹھتا۔ راجاؤں
کا گھاتک یہ کُٹھار بھی کُند ہو گیا بدھاتا میرے وپریت ہو گئے۔ اس سے
میرا سبھاؤ بدل گیا نہیں تو میرے من میں کسی سمے بھی کرپا کیسی۔

آجو دیا دُکھو دُسہہ سہاوا۔ سُنی سومتری بہسی سِر ناوا
باؤ کرپا مورتی انو کولا۔ بولت بچن جھرت جنو پھولا

آج دیا نے مجھے یہ دُسہہ دکھ سہن کرنے پر ووش کر دیا ہے۔ یہ سُنکر سومترا
نندن شری لکشمن جی ہنس کر سر نیچے کر کے کہا۔ واہ ری کرپا۔ واہ ری کرپا کے
انکول مورتی بچن بولتے ہیں۔ مانو پھول جھڑتے ہیں۔

جوں پے کرپاں جرہیں مُنی گاتا۔ کرودھ بھئیں تنُو راکھ بدھاتا
دیکھو جنک ہٹھی بالکو ایہو۔ کینہہ چہت جر جم پرُ گیہو

ہے مُنی! یدی کرپا کرنے سے بھی آپ کا شریر جلا جاتا ہے۔
تو کرودھ کرنے سے تو شریر کی رکھشا بدھاتا ہی کریں گے۔ پرشو رام جی
بولے۔ ہے جنک! دیکھو یہ ہٹھیلا بالک اپنی مورکھتا وش یم پُری میں
اپنا ڈیرہ ڈالا چاہتا ہے۔

بیکل کرہو کن آنا کھنہہ اوٹا۔ بچھیت چھوٹ کھوٹ نرپ ڈھوٹا
بہسے لکھنو کہا من ماہیں۔ موندیں آنکھی کتہوں کوؤ ناہیں

اس کو جلدی ہی میری آنکھوں سے دور کر دو۔ یہ راجکمار دیکھنے میں تو چھوٹا ہے پر تو ہے بڑا کھوٹا۔ لکشمن جی نے ہنس کر من ہی من میں کہا۔ اپنی آنکھیں بند کر لیجئے۔ پھر آپ کی درشٹی میں کوئی کہیں بھی نہیں ہے۔

دوہا

پرشو رامو تب رام پرتی بولے اُر اتی کرودھو
سمبھو سراسنو توری سٹھ کرسی ہمار پربودھو

پرشو رام جی من میں اتی انت کرودھ کر کے شری رام جی سے بولے ارے شٹھ! (دُشٹ) تو شو جی کا دھنش توڑ کر اُلٹا ہمیں ہی گیان سکھاتا ہے۔

چوپائی

بندھو کہئی کٹو سمت تورے۔ تو چھل بنے کرہی کر جورے
کر پری توشو مور سنگراما۔ ناہیں تا چھاڑ کہاوب راما

تیرا چھوٹا بھائی تیری شہ سے ہی کٹھور بچن بولتا ہے اور تو دونوں ہاتھ جوڑ کر بنتی سے پرارتھنا کرتا ہے۔ یا تو یدھ میں مجھے سنتشٹ کر نہیں تو رام کہلانا چھوڑ دے۔

چھل تجی کرہی سمر سو دروہی۔ بندھو سہت تا ماریوں توہی
بھر گو پتی بکہیں کٹھار اُٹھائیں۔ من مسکاہیں رامو سر ناہیں

ہے شو دروہی چھل چھوڑ کر میرے ساتھ یدھ کر۔ نہیں تو سمیت تمہارے چھوٹے بھائی کے تجھے مار ڈالوں گا پرشو رام جی کٹھار اُٹھائے بکواد کر رہے ہیں۔ اور شری رام چندر جی سر جھکائے من ہی من میں مسکرا رہے ہیں۔

گنہہ لکھن کر ہم پر روشو۔ کتہوں سدھائیہو تے بڑ دوشو
ٹیڑھ جانی سب بندئی کاہو۔ بکر چندر ہی گرسئی نہ راہو

شری رام چندر جی من ہی من میں کہتے ہیں کہ دوش تو لچھمن کا ہے۔ اور کرودھ مجھ پر کر رہے ہیں۔ کہیں کہیں سدھائی (سیدھا پن سرلتا بھی مانستا) تنا بھی بڑا دوش ہوتا ہے۔ ٹیڑھا جان کر سب لوگ کسی کی بندنا کرتے ہیں۔ ٹیڑھے چندرما کو تو راہو بھی نہیں ستاتا

رام کہیو رِس تجئے منیشا۔ کر کٹھار آگیں یہ سیسا
جیہیں رِس جائی کرئیے سوئی سوامی۔ موہی جانیئے آپن انوگامی

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے منیشور! کرودھ چھوڑیئے۔ آپ کے ہاتھ میں کٹھار ہے۔ اور اس کے آگے میرا یہ سر ہے۔ ہے سوامی جس پرکار آپ کا کرودھ شانت ہو وہی کیجئے اور مجھے اپنا سیوک جانیئے۔

دوہا

پربھو سیوک ہی سمرو کس تجہو بپر بر روسو
بیشو بلوکیں کہیسی کچھو بالکہو نہیں دوسو

سوامی اور سیوک میں یدھ کیسا! ہے منی شریشٹھ غصے کو تیاگ دیجئے۔ آپ کے بھیس کو دیکھ کر بالک نے کچھ برا بھلا کہہ ڈالا ہے۔ واستو میں تو اس کا بھی کوئی دوش نہیں ہے۔

چوپائی

دیکھی کٹھار بان دھنو دھاری۔ بھئی لرکہی رِس بیرو بچاری
نامو جان پے تمہہ ہی نہ چینہا۔ بنس سبھائی اُترو تیہیں دینہا

کٹھار دھنش بان دھارن کئے دیکھ کر اس لڑکے نے آپ کو ویر سمجھ کر کرودھ کیا۔ وہ آپ کا نام تو جانتا تھا۔ پرنتو اس نے آپ کو پہچانا نہیں۔ اپنے کل کے سبھاو انوسار اُس نے اُتر دیا۔

جوں تمہہ اوتیہو منی کی ناہیں۔ پد رج سر سسو دھرت گوسائیں
چھمہو چوک اجانت کیری۔ چہیئے بپر اُر کرپا گھنیری

ہے گوسائیں! یدی آپ منی بھیس میں آتے تو بالک آپ کے چرنوں کی رج کو اپنے مستک پر دھرتا۔ انجان پن میں جو بھول ہوئی۔ اسے کشما کیجئے۔ برہمنوں کے ہردے میں تو بہت دیا ہونی چاہیئے

ہم ہی تمہہ ہی سری بری کسی ناتھا۔ کہو نہ کہاں چرن کہاں ماتھا

رام ماتر لگھو نام ہمارا ۔ پرسو سہت بڑ نام تو ہارا

ہے ناتھ! ہماری اور آپ کی برابری کیسے ہو سکتی ہے۔ کہو تو بھلا کہاں چرن اور کہاں مستک۔ کہاں میرا چھوٹا سا نام کیول رام اور کہاں آپ کا بڑا نام پرشو سہت رام (یعنی پرشو رام)

دیو ایکو گنو دھنش ہمارے ۔ نو گن پرم پنیت تمہارے

سب پرکار ہم تم سن ہارے ۔ چھمہو بپر اپرادھ ہمارے

ہے دیو۔ ہم میں تو کیول ایک دھنش ہی گن ہے اور آپ میں پرم پوتر (شم۔ دم۔ تپ۔ شوچ۔ کشما۔ سرلتا۔ گیان اور وگیان اور آستکتا) نو گن ہیں۔ ہم تو سب پرکار ہی آپ سے ہار چکے ہے برہمن! ہمارے اپرادھ کشما کیجیے۔

دوہا

بار بار منی بپر بر کہا رام سن رام

بولے بھرگو پتی سرش ہسی تہوں بندھو سم بام

شری رام چندر جی نے پرشو رام جی کو بار بار منی اور برہمن شریشٹھ کہہ کر سمبودھت (مخاطب) کیا تب پرشو رام جی کرودھ کی ہنسی ہنس کر بولے۔ تو بھی اپنے بھائی کے سمان کھوٹا ہے۔

چوپائی

نپٹھیں دوج کری جانہی موہی ۔ میں جس بپر سناؤں توہی

چاپ سرُوا سر آہوتی جانو ۔ کوپ مور اتی گھور کرسانو

تو مجھے صرف برہمن ہی سمجھتا ہے۔ میں جیسا برہمن ہوں سو تجھیں سناتا ہوں۔ میرے دھنش کو سرُوا جانو بان آہوتی ہے۔ اور میرا کرودھ یگیہ کی پرچنڈ جوالا ہے۔

سمدھ سین چتر نگ سہائی ۔ مہا مہیپ بھئے پشو آئی

میں ایہی پرسو کاٹ بلی دینہے ۔ سمر جگیہ جپ کوٹنہہ کینہے

چترنگنی سینا یگیہ کی سامگری ہے۔ اس یگیہ میں بلی کے پشو عظیم بڑے راجہ لوگ آئے ہیں۔ جن کو اس پھرسے سے کاٹ کر میں نے بلی دی ہے۔

ایسے کروڑوں یدھ یگیہ میں نے پکار پکار کر راجاؤں کی بلی دیکر لئے ہیں

مور پربھاؤ بدت نہیں تو رے ۔ بولسی ندری بپر کے بھورے

بھنجیو چاپو داپو بڑ باڑھا ۔ اہم اتی منہوں جیتی جگو ٹھاڑھا

تو میرے پربھاؤ کو نہیں جانتا۔ اس لئے برہمن شبد سے سمبودھن کر گئے تو دھوکا کھا کر میرا اپمان کر رہا ہے۔ دھنش کو توڑ کر تیرا گھمنڈ بڑا بڑھ گیا ہے۔ ایسا اہنکار ہے مانو سنسار کو ہی تو جیت کر دم لیا ہے۔

رام کہا منی کہو بچاری ۔ رس اتی بڑی لگھو چوک ہماری

چھوئت ہیں ٹوٹ پناک پرانا ۔ میں کیہی ہیتو کروں ابھیمانا

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے منی! وچار کر کے بولیے ہماری بھول تو چھوٹی سی ہے۔ پرنتو اس پر آپ اتنا کرودھ کیوں کر رہے ہو۔ وہ بیچارہ پرانا دھنش تو ہاتھ لگاتے ہی ٹوٹ گیا۔ تو پھر بھلا میرے ابھیمان کرنے کا کیا کارن رہا ہے۔

دوہا

جوں ہم ندر ہیں بپر بدی ستیہ سنہو بھرگو ناتھ

تو اس کو جگ سبھٹو جیہی بھے بس ناوہیں ماتھ

ہے بھرگو ناتھ! یدی ہم آپ کو برہمن کہہ کر بھی نرادر کرتے ہیں۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں سنیے! ایسا سنسار بھر میں کوئی بھی یودھا نہیں ہے۔ ڈر کر جن کے آگے ہم مستک جھکائیں۔

چوپائی

دیو دنج بھوپتی بھٹ نانا ۔ سم بل ادھک ہوؤ بلوانا

جوں رن ہمہی پچارے کوؤ ۔ لرہیں سکھیں کال کن ہوؤ

دیوتا۔ دیتیہ۔ راجہ یا اور بہت سے یودھا بھلے ہی وہ ہمارے برابر کا بل رکھتے ہوں یا ہمارے سے زیادہ شکتی شالی ہوں۔ جو بھی یدھ بھومی میں ہمیں لڑنے کے لیے للکارے بھلے ہی وہ سویم کال ہی ہو۔ ہم سکھ پوروک اس کے ساتھ لڑیں گے۔

چھتری تنو دھری سمر سکانا ۔ کل کلنکو تیہیں پامر آنا

کہیوں سبھاؤ نہ کل ہی پرسنسی ۔ کالہو ڈریں نہ رن رگھو بنسی

کھشتری ہو کر جو برہمن سے ڈرتا ہے وہ نیچ اپنے کُل کو کلنکت کرتا ہے۔ میں سچ سچ ہی یہ بات کہتا ہوں۔ اپنے کُل کی بڑائی نہیں کرتا کہ رگھو ونشی یُدھ بھومی میں کال سے بھی نہیں ڈرتے۔

بِپر بنس کے اسی پربھتائی۔ ابھے ہوئی جو تمہہی ڈیرائی
سُنی مرِدو گوڑھ بچن رگھوپتی کے۔ اُگھرے پٹل پرسو دھر متی کے

برہمن ونش کی ایسی ہی بڑائی ہے۔ کہ جو آپ سے ڈرتا ہے۔ وہ نربھئے ہو جاتا ہے۔ (یا اس کا یہ بھی ارتھ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی کتنا بھی نربھئے کیوں نہ ہو وہ بھی برہمن کے ناطے آپ سے ڈرتا ہے) شری رگھوناتھ جی کے کومل گوڑھ بچنوں کو سُن کر پرشورام جی کے عقل کے پردے کھل گئے۔ (ہوش ٹھکانے آ گئے)

رام رما پتی کر دھنو لیہو۔ کھینچہو مٹے مور سندیہو
دیت چاپ آپہی چلی گیؤ۔ پرسورام من بسمیہ بھیؤ

پرشورام جی نے کہا ہے رام آپ لکشمی پتی وشنو کے دھنش کو لیجئے اور اس کا چلّہ چڑھائیے۔ تب میرا سندیہہ مٹ جائیگا۔ پرشورام جی دھنش دینے لگے۔ پرنتو وہ آپ ہی چلا گیا۔ تب پرشورام جی کے من میں بڑا آشچریہ ہوا۔

دوہا

جانا رام پربھاؤ تب پُلک پرپھلت گات
جوری پانی بولے بچن ہردیاں نہ پریم سماتاُت

تب شری رام جی کے پربھاو کو جان کر پرشورام جی کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہوئے اور من میں آنند بھر آیا۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر یہ بچن بولے اُن کے ہردے میں اتھاہ پریم تھا۔

چوپائی

جے رگھوبنس بنج بن بھانو۔ گہن دنُج کُل دہن کرسانو
جے سُر بپر دھینو ہتکاری۔ جے مد موہ کوہ بھرم ہاری

ہے رگھو ونش کمل بن کے سورج! ہے راکشسوں کے کُل روپی بن کو بھسم کرنے والے اگنی دیوتا! ہے دیوتا برہمن اور گئو کے رکھشا

ہے مد موہ کرودھ اور اگیان کو ہرنے والے! آپکی جے ہو جے ہو۔

بنے بین کرونا گُن ساگر۔ جیتی بچن رچنا اتی ناگر
سیوک سکھد سُبھاگ سب انگا۔ جے سر پربھی کوٹی انتگا

ہے نمرتا! شیل اور دیا آدی گُنوں کے سمندر! ہے بچن رچنا کرنے میں اتی کُشل ہے سکھدائیک! اپنے سب انگوں سے سُندر اور شریر میں کروڑوں ہی کامدیووں کی شوبھا دھارن کرنے والے پربھو! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔

کروں کاہ مُکھ ایک پرسنسا۔ جے مہیس من مانس ہنسا
انُچت بہت کہیوں اگیاتا۔ چھمہو چھما مندر دوو بھراتا

میں اپنے ایک مُنہ سے آپکی کیا استتی کروں۔ ہے شوجی کے من روپی سمندر کے ہنس! آپ کی جے ہو۔ میں نے آپ کو اگیان وش بہت بُرا بھلا کہا۔ آپ دونو بھائی شما کے مندر ہیں سو مجھے شما کیجئے

کہی جے جے جے رگھوکل کیتو۔ بھرگوپتی گئے بنہی تپ ہیتو
اپ بھئیں کُٹل مہیپ ڈیرانے۔ جہاں تہاں کائر گونہیں پرانے

ہے رگھوکل کیتو شری رام چندر جی۔ آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ ایسا جیکار کرتے ہوئے پرشورام جی بن میں تپ کرنے چلے گئے۔ دُشٹ راجے اپنے من کے ہی ڈر سے بھے بھیت ہو گئے۔ اور کائرتا دکھا کر چپکے سے جہاں تہاں بھاگ گئے۔

دوہا

دیون دینہیں دُندُبھیں پربھو پر برسہیں پھول
ہرشے پُر نر ناری سب مٹی موہ مے سُول

دیوتاؤں نے نقارے بجائے اور پربھو پر پھول برشا کرنے لگے۔ نگر کے سب نر ناری پرسن ہو گئے اور انکا سارا موہ تاپ مٹ گیا

چوپائی

اتی گہگہے باجنے باجے۔ سبہیں منوہر منگل ساجے
جوتھ جوتھ ملی سُمکھی سُنینیں۔ کرہیں گان کل کوکل بینیں

جنک پور میں خوب دھوم دھام سے باجے بجنے لگے۔ سب نے منگل ساج سجائے۔ سندر نیتروں والی اور کوئل کے سمان سریلے سُر والی استریوں کے سموہ کے سموہ مل کر سندر گیت گانے لگیں۔

سُکھ بدیہہ کر برنی نہ جائی۔ جنم دردری منہوں ندھی پائی
بگت تراس بھئی سیا سُکھاری۔ جنو بدھُو اُدیں چکور کماری

جنک جی کے سُکھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو کسی جنم کے غریب نِش کو دھن کا خزانہ ہاتھ آگیا ہو۔ سیتا جی کا ڈر دُور ہو گیا۔ اور وہ بہت پرسن ہو گئیں۔ جیسے چندرما کے چڑھنے سے چکور کی کنیا پرسن ہو جاتی ہے۔

جنک کینہہ کوسک ہی پرناما۔ پربھو پرساد دھنو بھنجیو راما
موہی کرت کرت کینہہ سوں بھائیں۔ اب جو اُچت سو کہئے گوسائیں

جنک جی نے وشوامتر جی کو پرنام کر کے کہا کہ ہے پربھو! آپ کی کرپا سے ہی رام نے دھنش کو توڑا ہے۔ دونوں بھائیوں نے مجھے کرتارتھ (نہال) کر دیا۔ اب جو کرنے یوگیہ کرتویہ ہے سو مجھے کہیے۔

کہہ مُنی سُنو نرناتھ پربینا۔ رہا بیاہو چاپ آدھینا
ٹوٹت ہی دھنو بھیو بیاہو۔ سُر نر ناگ بدت سب کاہو

مُنی وشوامتر جی بولے! ہے گیان وان نریش سُنو۔ بیاہ تو دھنش کے ادھین تھا۔ دھنش کے ٹوٹتے ہی بیاہ ہو گیا۔ دیوتا۔ منش ناگ سب کوئی اسے جان گئے۔

دوہا

تدپی جائی تمہ کرہُو اب جتھا بنس بیوہارُو
بوجھی بپر کُل برِدھ گُر بید بدت آچارُو

تو بھی تم جا کر اپنے کل کا جیسا بیوہار ہو۔ کرو۔ اپنے یہاں کے پنڈت۔ کل کے بڑے بوڑھے اور گرو سے پوچھ کر جیسا بھی وید میں کہا گیا آچار ہو۔ وہ کرو۔

چوپائی

دوت اودھ پر پٹھو ہو جائی۔ آنہیں نرپ دسرتھ ہی بولائی

مُدت راؤ کہی بھلیہیں کرپالا۔ پٹھئے دوت بولی تیہی کالا

پہلے تو جا کر ایودھیا کو دوت بھیجو۔ جو راجہ دشرتھ کو بُلا لاوے۔ راجہ نے پرسن ہو کر کہا ہے کرپالو! بہت اچھا اور اسی سمے دوتوں کو بلا کر بھیج دیا۔

بہوری مہاجن سکل بولائے۔ آئی سبنہی سادر سر نائے
ہاٹ باٹ مندر سُر باسا۔ نگر سنوارہو چارہُو پاسا

پھر راجہ نے جنک پور کے سارے بڑے بڑے آدمیوں کو بلایا۔ سب نے آکر راجہ کو آدر پوروک سر نوایا۔ راجہ نے انہیں کہا کہ بازار راستے مندر اور دیو بھون اور سارے نگر کو چاروں طرف سے سجاؤ۔

ہرشی چلے نج نج گرہ آئے۔ پُنی پریچارک بولی پٹھائے
رچہو بچتر بتان بنائی۔ سر دھری بچن چلے سچُو پائی

وہ سب لوگ آتی پرسن ہو کر اپنے اپنے گھر آئے۔ پھر راجہ نے سیوکوں کو بلا بھیجا۔ اور انہیں آگیا دی کہ وچتر منڈپ کی رچنا رچو۔ راجہ کے بچنوں کو سر دھر وہ سیوک سُکھ پا کر چلے۔

پٹھئے بولی گُنی تنہہ نانا۔ جے بتان بدھی کُسل سُجانا
بدھی ہی بندھی تنہہ کینہہ آرمبھا۔ بِرچے کنک کدلی کے کھمبھا

انہوں نے بہت سے کاریگروں کو بلایا جو کہ منڈپ بنانے میں بہت تجربہ کار اور چتر تھے۔ انہوں نے برہما جی کو نمسکار کر کے منڈپ کو بنانا شروع کیا۔ اور پہلے سونے کے کیلوں کے ستون بنائے۔

دوہا

ہرت منہہ کے پتر پھل پدم راگ کے پھول
رچنا دیکھی بچتر اتی منُو برنچی کر بھول

ہری ہری منیوں کے پتے اور پھل بنائے اور لال منیوں کے پھول بنائے۔ منڈپ کی اتی وچتر رچنا کو دیکھ کر برہما جی کی موہ ہو گئے۔

چوپائی

بنوہرت منی مئے سب کینہے ۔ پنل سرپ پرہر یا ہیں چینہے
کنک کلِتا ہی بیلی بتائی ۔ لکھی نہیں یا پرئی سپرن سہائی

بانس ہری منیوں کے بنائے جو سیدھے اور ایسے گانٹھوں سے یکمت تھے ۔ کہ پہچان ہی نہیں پڑتے تھے ۔ کہ یہ سادھارن بانس ہیں یا منیوں کے ۔ سونے کی ایسی ناگ بیل بنائی جو پتوں سمیت ایسی معلوم ہوتی تھی کہ پہچانی نہیں جاتی تھی ۔

تیہی کے رچی پچی بندھ بنائے ۔ بیچ بیچ مُکتا دام سُہائے
مانِک مرکت کُلِس پیروجا ۔ چیری کوری پچی رچے سروجا

اسی ناگ بیل کے رچ کر اور پچیکاری کر کے بندھن بنائے بیچ بیچ موتیوں کی سُندر جھالریں لگائیں ۔ مانک ۔ پنّے ۔ ہیرے اور فیروزے ان چار رتنوں کو چیر کر کھود کر اور پچیکاری کر کے انہیں کے رنگ والے چار رنگوں کے کمل بنائے ۔

کئے بھرنگ بہو رنگ بہنگا ۔ گونجہیں کوجہیں پون پرسنگا
سُر پرتما کھمبھن گڑھی کاڑھیں ۔ منگل درب لئیں سب ٹھاڑھیں

بھونرے اور رنگ برنگے پنچھی بنائے ۔ جو ہوا لگنے سے گونجتے اور بولتے تھے کھمبوں پر دیوتاؤں کی پرتمائیں (مورتیاں) گڑھ گڑھ کر نکالیں ۔ جو شگون والی وستوئیں اٹھائی کھڑی تھیں ۔

چوکیں بھانتی انیک پُرائیں ۔ سندھر منی مے سہج سُہائیں

گجمکتا پرکار کے چوک پُرائے گئے جو گج مکتاؤں کے تھے اور سبھاؤ سے ہی سُندر تھے ۔

دوہا

سور نیل منی کاٹی کے نیل منی کوری
ہیم بور مرکت گھوری لسنت پاٹ مئے ڈوری

بہت ہی سُندر آم کے پتے نیل منی کو کھود کر بنائے ۔ سونے کے بور اور ریشم کی ڈوری سے بندھے ہوئے پنّے کے بنے ہوئے پھولوں کے گچھے شوبھایمان تھے ۔

چوپائی

رچے رچر بر بندنوارے ۔ منہوں منوبھو پھند سنوارے
منگل کلس انیک بنائے ۔ دھوج پتاک پٹ چمر سہائے

سُندر نوار ایسے سُہاونے اور اتّم بنائے مانو کامدیو نے پھندے لگائے ہوں ۔ بہت سے منگل کلش (گھڑے) اور سُندر دھوجا پتاکا (جھنڈے) پردے اور چنور بنائے ۔

دیپ منوہر منی مئے نانا ۔ جائی نہ برنی بچتر بتانا
جیہیں منڈپ دُلہنی بیدیہی ۔ سو برنے اسی متی کبی کیہی

سُندر منوہر منیوں کے دیپک پرکاشمان ہیں ایسے وچتر منڈپ کی رچنا کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا ۔ جس منڈپ میں شری سیتا جی دُلہن ہوں گی ۔ ایسی بڑی بدھی سے یکت کون کوی ہے جو اس کا ورنن کر سکے ۔

دُولہو رام رُوپ گُن ساگر ۔ سو بتانو تہوں لوک اُجاگر
جنک بھون کے سوبھا جیسی ۔ گرہ گرہ پرتی پر دیکھیے تیسی

جس منڈپ میں دولہا سب روپ اور گنوں کے سمندر شری رام چندر جی ہوں گے ۔ وہ منڈپ تو تینوں لوکوں میں اُجاگر ہوگا ہی جیسی شوبھا جنک جی کے راج مندر کی ہے ۔ ویسی ہی شوبھا جنک پور کے ہر ایک گھر گھر کی دکھائی دیتی ہے ۔

جیہیں تیرہُتی تیہی سمے نہاری ۔ تیہی لگھو لگہیں بھون دس چاری
جو سمپدا نیچ گرہ سوہا ۔ سو بلوکی سُر نائک موہا

اس سمے جس کسی نے ترہُت نگر کو دیکھا ۔ اسے چودہ لوک تچھ جان پڑے ۔ جو شوبھا نگر کے چھوٹے سے چھوٹے گھرانے میں تھی ۔ اسے ہی دیکھ کر دیوا اندر موہت ہو جاتے تھے بڑے گھرانوں کی شوبھا سے تو کہنا ہی کیا ۔

دوہا

بسئی نگر جیہیں لچھی کری کپٹ ناری بر بیشو
تیہی پُر کے شوبھا کہت سکچہیں سارد سیشو

شری لکشمی جی کپٹ سے استری کا سندر بھیس بنا کر اس نگر میں براجتی ہیں۔ اس نگر کی شوبھا کا ورنن کرتے ہوئے شری سرسوتی جی اور شیش ناگ جی بھی لجاتے ہیں۔

چوپائی

پہنچے دوت رام پر پاون۔ ہرشے نگر بلوکی سہاون
بھوپ دوار تنہہ خبر جنائی۔ دسرتھ نرپ سنی لئے بولائی

جنک جی کے بھیجے ہوئے دوت پرم پوتر پوری شری ایودھیا جی میں پہنچے۔ اور نگر کی سندرتا کو دیکھکر بڑے پرسن ہوئے۔ انہوں نے راج دوار میں جا کر اپنے آنے کی خبر دی سنکر راجہ دسرتھ جی نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔

کری پرنام تنہہ پاتی دینہی۔ مدت مہیپ آپ اٹھی لینہی
باری بلوچن باچت پاتی۔ پلک گات آئی بھری چھاتی

دوتوں نے راجہ کو نمسکار کر کے پتر دیا۔ راجہ دسرتھ نے پرسن ہو کر سویم اٹھ کر پتر پکڑا۔ پتر کو پڑھتے ہی ان کی آنکھوں میں آنند جل بھر آیا۔ اور شریر پلکت ہو گیا۔ ہردے میں ان کے آنند سماتا نہ تھا

رام لکھن اُر کر بر چیٹھی۔ رہی گئے کہت نہ کھاٹی مٹھی
پنی دھری دھیر پتر کا باچی۔ ہرشی سبھا بات سنی ساچی

رام اور لکشمن ہردے میں ہیں۔ اور سندر چٹھی ہاتھ میں ہے۔ پریم میں مگن وہ جیسے کے تیسے رہ گئے۔ اور چٹھی کی کھٹی میٹھی بات کچھ نہ کہہ سکے۔ پھر دھیرج پکڑ کر چٹھی پڑھی۔ سچے منگل مئے سماچار سنکر ساری سبھا بڑی پرسن ہوئی۔

کھیلت رہے تہاں سدھی پائی۔ آئے بھرت سہت ہت بھائی
پوچھت اتی سنیہہ سکچائی۔ تات کہاں تیں پاتی آئی

بھرت جی جہاں کھیلتے تھے وہاں یہ خبر سن کر اپنے مترون اور چھوٹے بھائی شترگھن سمیت راج دربار میں آئے۔ اور بڑے پریم سے لجاتے ہوئے راجہ دسرتھ سے پوچھا۔ ہے تات! یہ پتر کہاں سے آئی ہے۔

دوہا

کسل پران پریہ بندھو دوؤ ہیں کہہو کہیں دیس
سنی سنیہہ سانے بچن باچی بہوری نریس

ہمارے پران پیارے دونوں بھائی کشل تو ہیں کہیئے وہ کس دیش میں ہیں۔ پریم سے بھری ہوئی بھرت جی کے بچنوں کو سنکر راجہ دسرتھ نے انہیں پھر چٹھی پڑھ کر سنائی۔

چوپائی

سنی پاتی پلکے دوؤ بھراتا۔ ادھک سنیہہ سمات نہ گاتا
پریتی پنیت بھرت کے دیکھی۔ سکل سبھاں سکھ لہیو بسیکھی

چٹھی کو سن کر آنند کے مارے دونوں بھائیوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پریم کی باڑھ شریر میں سماتی نہ تھی بھرت جی کی پوتر پریتی کو دیکھ کر ساری سبھا نے بہت ہی سکھ مانا۔

تب نرپ دوت نکٹ بیٹھارے۔ مدھر منوہر بچن اچارے
بھیا کہہو کسل دوؤ بارے۔ تمہ نیکیں نج نین نہارے

تب راجہ نے دوتوں کو اپنے پاس بٹھایا۔ اور ان کو میٹھی منوہر بانی سے کہا۔ بھیا! کہو دونوں راجکمار کشل تو ہیں؟ کیا تم نے انہیں اپنی آنکھوں سے اچھی طرح دیکھا بھی ہے۔؟

سیامل گور دھرے دھنو بھاتھا۔ بئے کسور کوسک منی ساتھا
پہچانہو تمہہ کہہو سبھاؤ۔ پریم بیبس پنی پنی کہہ راؤ

سانولے اور گورے رنگ کے ہیں۔ دھنش اور ترکش دھارن کئے رہتے ہیں۔ کسور (چڑھتی جوانی) اوستھا کے ہیں۔ اور وشوامتر جی منی کے ساتھ ہیں یدی تم انکو پہچانتے ہو تو ان کے سبھاؤ کو تو کہو۔ پریم کے وش ہوئے راجہ دسرتھ بار بار اس پرکار پوچھتے ہیں۔

جا دن تیں منی گئے لواتی۔ تب تیں آج سانچی سدھی پائی
کہہو بدیہہ کون بدھی جانے۔ سنی پریہ بچن دوت مسکانے

جس دن سے منی انہیں اپنے ساتھ لے گئے اس دن سے

آج ہی ہم کو سچی سچی خبر ملی ہے۔ اور یہ بھی بتائیے کہ راجہ جنک نے انہیں کس طرح جانا۔ راجہ کے پریم بھرے بچن سُن کر دُوت مُسکرائے

دوھا

سُنہو مہی پتی مکُٹ منی تمہہ سم دھنیہ نہ کوؤ
رامُو لکھنو جنہہ کے تنیہہ بسو بیھوشن دوؤ

ہے راجاؤں کے مُکٹ منی! سُنئے۔ آپ کے سمان سنسار میں کس کا ایسا سوبھاگیہ ہے جن کے گھر رام اور لکشمن جیسے وِشو کے بھوشن پُتر ہیں۔

چوپائی

پُوچھن جوگو نہ تنیہ تمہارے۔ پُرش سنگھ تہو پُر اُجیارے
جنہہ کے جس پرتاپ کیں آگے۔ سسی ملین رَبی سیتل لاگے

آپ کے پتر پوچھنے یوگیہ نہیں ہیں۔ وہ پُرش [illegible] تینوں لوکوں کو پرکاش مان کرنے والے ہیں۔ جن [illegible] کے سامنے چندرما کا روپ اور سورج [illegible]

تنہہ کہن کہیئے ناتھ کیسے چینہے۔ [illegible]
میا سو نمبر بھوپ انیکا۔ [illegible] ایکا
سمبھو سراسنو کاہوں نہ ٹارا۔ ہارے سکل بیر برِی آرا
تینی لوک مہوں جے بھٹ مانی۔ سبھ کے سکتی سمبھو دھنو بھانی

اُن کے سمبندھ میں آپ کہہ رہے ہیں کہ راجہ جنک نے اُن کو کیسے پہچانا۔ کیا کہیں سورج دیو کو دیکھنے کے لئے بھی دیپک کی ضرورت پڑتی ہے؟ سیتا جی کے سوئمبر میں انیکوں راجہ جو بلی ہیں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ اکٹھے ہوئے۔ پرنتو شوجی کا دھنش کسی سے نہ ہلایا جا سکا۔ سارے بڑے بڑے ویر ہار گئے۔ تینوں لوکوں میں جن ویروں کو اپنی ویرتا کا گھمنڈ تھا۔ ان سب کی شکتی کو شوجی کے دھنش نے چُور چُور کر دیا۔

سکئی اُٹھائی سراسر میرو۔ سوؤ ہیاں ہاری گیؤ کری پھیرو
جیہیں کوتک سوسیلو اُٹھاوا۔ سوؤ تیہی سبھاں پراجو پاوا

بانا سُر جیسے بلوان جو اپنی شکتی سے سُمیرو پربت کو بھی اُٹھا سکتے تھے۔ وہ بھی ہردے میں ہار مان کر چپکے سے ہی چلے گئے۔ جس راون نے کھیل تماشے میں ہی کیلاش کو اُٹھا لیا تھا۔ اس کی بھی اُس سبھا میں ہار ہوئی۔

دوھا

تہاں رام رگھوبنس منی سُنئیے مہا مہی پال
بھنجیو چاپ پریاس بنو جمی گج پنکج نال

ہے مہاراج! سُنئے۔ اس سبھا میں رگھوبنس منی شری رام چندر جی نے بنا ہی زور لگائے شوجی کے دھنش کو ایسے ہی توڑ ڈالا جیسے ہاتھی کمل کی ڈنڈی کو توڑ ڈالتا ہے۔

چوپائی

سُنی سروش بھرگو نائک آئے۔ بہت بھانتی تنہہ آنکھی دکھائے
دیکھی رام بل نج دھنو دینہا۔ کری بہو بنے گونو بن کینہا

شوجی کے دھنش کے ٹوٹنے کا سماچار سُن کر پرشو رام جی کرودھ سے لال پیلے ہو کر آئے اور انہوں نے بہت پرکار سے دھمکیاں دیں۔ انہوں نے شری رام چندر جی کے بل کو دیکھ کر اپنا دھنش اُنہیں دے دیا۔ اور بہت طرح سے اُن کی بنتی کر کے بن کو چلے گئے۔

راجن رامُو اتُل بل جیسیں۔ تیج ندھان لکھنو پُنی تیسیں
کمپہیں بھوپ بلوکت جاکیں۔ جمیں گج ہری کسور کے تاکیں

ہے راجن! شری رام چندر جی جیسے اتلنیہ (لاثانی) بلوان ہیں۔ ویسے ہی لکشمن جی بھی تیج کے ندھان (خزانہ) ہیں جن کو دیکھ کر راجہ لوگ ایسے کانپتے ہیں۔ جیسے کہ ہاتھی جوان شیر کو دیکھ کر کانپ اُٹھتے ہیں۔

دیو دیکھی تو بالک دوؤ۔ اب نہ آنکھی تراوت کوؤ
دُوت بچن رچنا پریہ لاگی۔ پریم پرتاپ بیر رس پاگی

ہے دیو! آپ کے راجکماروں کو دیکھ کر اب ہماری آنکھوں کو کوئی بھی پُرش نہیں جچتا (ارتقات ہماری نظر میں

کوئی پرش چڑھتا ہی نہیں) دُوتوں کی پریم پرتاپ اور ویر رس سے بھرپور بچنوں کی رچنا سب کو بہت پیاری لگی۔

سبھا سمیت رُاُو انُو رلگے ۔ دُوتنہہ دین نچھاوری لاگے
کہی انیت تے مُوندیں کانا ۔ دھرمُو بچاری سبھہیں سُکھ ماناں

سبھا سمیت راجہ پریم مگن ہو گئے اور دُوتوں کو نچھاور دینے لگے ۔ یہ نیتی کے ورودھ ہے ۔ کہہ کر دُوتوں نے کانوں پر ہاتھ رکھے ۔ مریادا کو وچار کر سبھی نے سُکھ مانا ۔

دوہا

تب اُٹھی بھوپ بسشٹ کہوں دِنہہ پتر کا جائی
کتھا سُنائی گُرہی سب سادر دُوت بولائی

تب راجہ اُٹھ کر وسشٹ جی کے پاس گئے ۔ اور انہیں چٹھی دکھائی اور آدر سے دُوتوں کو بُلا کر گُرو جی کی ساری کتھا سُنا دی

چوپائی

سُنی بولے گُراتی سُکھ پائی ۔ پُنیہ پُرش کہوں مہی سُکھ چھائی
جمی سرتا ساگر مہوں جاہیں ۔ جدپی تاہی کامنا ناہیں
تمیں سُکھ سمپتی بن ہیں بولائیں ۔ دھرم سیل پہیں جائیں سُبھائیں
تمہہ گُر بپر دھینو سر سیوی ۔ تسی پُنیت کوسلیا دیوی

یہ سماچار سُن کر گورو وسشٹ جی اتی پرسن ہو کر بولے کہ پُنیہ آتما پرشوں کے لئے سدا ہی پرتھوی سکھوں سے چھائی رہتی ہے ۔ جیسے یدی پی سمندر کو کوئی کامنا نہیں ہے ۔ تو بھی ندیاں سمندر میں ہی پرویش کرتی ہیں ۔ ایسے ہی دھرم پرائن پرشوں کے پاس سُکھ سمپتی بن بلائے سہج سبھاو سے ہی چلی آتی ہے ۔ تم گورو برہمن گائے اور دیوتاؤں کی سیوا کرنے والے ہو ۔ اور ایسی ہی پوتر کوشلیا دیوی جی ہیں ۔

سُکرتی تمہہ سمان جگ ماہیں ۔ بھیؤ نہ ہے کوؤ ہونیو ناہیں
تمہہ تے ادھک پُنیہ بڑ کا کیں ۔ راجن رام سرس سُت جاکیں

سنسار میں تمہارے سمان نہ کوئی پُنیہ آتما ہے نہ ہوا ہے ۔ اور نہ بھوشیہ میں ہوگا ۔ ہے راجن ! تم سے ادھک پُنیہ اور کس کا ہوگا ۔ جس کے رام چندر جیسے پُتر ہیں ۔

بیر بنیت دھرم برت دھاری ۔ گُن ساگر بر بالک چاری
تمہہ کہوں سرب کال کلیانا ۔ سجہو برات بجائی نسانا

جس کے چاروں بالک ویر ۔ نمرتا شیل ودھرم کا برت دھارن کرنے والے اور شریشٹھ گنوں کے سمندر ہیں تمہارے لئے سبھی کال منگل مئے ہیں ۔ (سدا ہی تمہارا کلیان ہے) اب تم باجہ بجا کر برات سجاؤ ۔

دوہا

چلہو بیگی سُنی گُر بچن بھلیہیں ناتھ سرُ ناثی
بھوپتی گونے بھون تب دُوتنہہ باسو دیوائی

اور جلدی چلنے کی تیاری کرو ۔ گُرو جی کی آگیا پا کر ۔ ہے ناتھ ! بہت اچھا کہہ کر راجہ دشرتھ ڈنڈوت کر کے اور دُوتوں کو رہنے کی جگہ دے کر رنواس میں گئے ۔

چوپائی

راجہ سب رنواس بولائی ۔ جنک پتر کا باچ سُنائی
سُنی سندیسو سکل ہرشانی ۔ اپر کتھا سب بھوپ بکھانی

راجہ نے سارے رنواس (رانیوں) کو بُلا کر راجہ جنک کی چٹھی پڑھ کر سُنائی ۔ سماچار سُن کر سب رانیاں پرسن ہو گئیں ۔ اور پھر راجہ نے ساری باتیں جو کہ دُوتوں سے سُنی تھیں ۔ رانیوں کو سُنائیں ۔

پریم پرپھلت راجہیں رانی ۔ منہو سکھینی سُنی بارد بانی
مُدت اسیس دیہیں گُر ناریں ۔ اتی آنند مگن مہتاریں

پریم میں آنند مگن رانیاں ایسی براجتی ہیں جیسے مورنی بادلوں کی گرج کو سُن کر آنند مگن ہو جاتی ہے ۔ گُرو جنوں کی استریاں پرسن ہو کر آشیرواد دے رہی ہیں ۔ اور ماتائیں اتی انت

آنند میں مگن ہیں۔

لیہیں پرسپر اَتی پریہ پاتی۔ بہر ماں لگائی جُرا وہیں چھاتی
رام لکھن کے کیرتی کرنی۔ بار ہیں بار کھوپ بر برنی

اس پیاری چٹھی کو لے لیں لے کر سب رانیاں ہردے سے لگا کر کلیجہ ٹھنڈا کرتی ہیں۔ شری بشٹھ مہاراج دشرتھ نے بار بار شری رام لکشمن کی کیرتی اور کرنی کا ورنن کیا۔

مُنی پرساد کہہ دوار سدھائے۔ رانیہہ تب جھی دیو بولائے
دیئے دان آنند سمیتا۔ چلے بپر بر آسِش دیتا

"یہ سب مُنی وشوامتر جی کی کرپا ہے۔" ایسا کہکر راجہ راج دربار کو چلے آئے تب رانیوں نے برہمنوں کو بُلایا۔ اور پرسن من سے انہیں دان دیا بسر شِشٹھ بر برہمن آشیرواد دیتے ہوئے چلے۔

سورٹھا

جاچک لیے ہنکاری دینہہ نچھاوری کوٹی بدھی
چر جیو ہوں سُت چاری چکرورتی دسرتھ کے

پھر جاچکوں (مانگنے والے بھکاری) کو بلوا کر انہیں کروڑوں پرکار کی نچھاوریں دیں۔ "چکرورتی راجہ دشرتھ کے چاروں پُتر چر نجیو ہوں۔"

چوپائی

کہت چلے پہرن پٹ نانا۔ ہرشی ہنے گہہ گہے نسانا
سماچار سب لوگنہہ پائے۔ لاگے گھر گھر ہوں بدھائے

یوں کہتے ہوئے وہ بھانت بھانت کے بستر پہنے ہوئے چلے۔ پرسن ہو کر نقارے والوں نے بڑی دھوم دھام سے نقارے بجائے۔ لوگوں نے جب یہ سماچار سُنا تو گھر گھر بدھاوے ہونے لگے۔

بھون چاری دس بھرا اُچھاہو۔ جنک سُتا رگھو بیر بیاہو
سُنی سُبھ کتھا لوگ انوراگے۔ مگ گرہ گلیں سنوارن لاگے

تو وہ لوگوں میں اُتساہ بھر گیا کہ شری جنک کماری سیتا جی کا شری رگھوناتھ جی کا وواہ ہو گا۔ اس شُبھ کتھا کو سُنکر لوگ پریم میں مگن ہو کر راستے۔ گھر اور گلی کوچے سجانے لگے۔

جدپی اودھ سدیو سُہاونی۔ رام پُری منگل مئے پاونی
تدپی پریتی کے پریتی سُہائی۔ منگل رچنا رچی بنائی

یعنی اودھ پُری سدا ہی سُندر ہے۔ کیونکہ وہ رام جی کی کلیان مئی پوتر نگری ہے۔ تو بھی پریتی پر پریتی ہونے سے وہ سُندر منگل رچنا سے سجائی گئی۔

دھوج پتاک پٹ چامر چارو۔ چھاوا پرم بچتر بجارو
کنک کلس توارن مُنی جالا۔ ہرد دُوب دَدھی اچھت مالا

دھوجا۔ پتاکا۔ پردے اور سُندر چنواروں سے سارا بازار بہت ہی وچتر چھایا ہوا ہے۔ سونے کے کلش تورن منیوں کی جھالریں۔ ہلدی۔ دُوب۔ دہی اور نہ مُرجھانے والے پھولوں کی مالاؤں سے۔

دوہا

منگل مئے نج نج بھون لوگنہہ رچے بنائی
بیتھیں سینچی چتر سم چوکیں چارو پُرائی

لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو سُندر رچنا سے منگل مئے بنا لیا نگر کی گلیاں (سگندھ) سے سینچی گئیں اور سُندر چوک پُرائے گئے۔ (چندن۔ کیسر و کستوری۔ کپور سے بنی ہوئی سگندھت وستو کو چتر سم کہتے ہیں)

چوپائی

جہاں تہاں جوتھ جوتھ ملی بھامنی۔ سجی نو سپت سکل دُوتی دامنی
بدھو بدنیں مرگ ساوک لوچنی۔ نج سُروپ رتی مانو بموچنی
گاوہیں منگل منجُل بانی۔ سُنی کل رو کلکنٹھی لجانی
بھوپ بھون کمیں جائی بکھانا۔ بسوبمو ہن رچلیو پتانا

بجلی کی سی چمکیلی اور چندرما کے سمان سُندر مکھ والی بال مرگ نینی اور اپنے سُندر رُوپ سے کام دیو کی پتنی رتی کے گھمنڈ کو بھی چُور کرنے والی سہاگن استریاں سولہ سنگار سجا کر جہاں تہاں مل کر منوہر بانی سے منگل گیت گا رہی ہیں۔ جن کی شری نانا کو سُن کر کوئلیں بھی لجا رہی ہیں۔ راج محل کی شوبھا کا ورنن کیسے کیا جائے۔ جہاں سارے سنسار کو موہت کرنے والا سُندر روپ سجایا گیا ہے۔

منگل درب منوہر نانا۔ راجت باجت بپُل بِتانا
کتہوں پرونیں اپنرا ہیں۔ کتہوں بید دھُنی بھوشر کرہیں

انیک پرکار کے منوہر منگل شبھ پدارتھ براج رہے ہیں اور بہت سے نقارے بج رہے ہیں۔ کہیں بھاٹ لوگ رگھوکل کی کیرتی کا گان کر رہے ہیں۔ اور کہیں پنڈت لوگ وید دھُن گا رہے ہیں۔

گاوہیں سُندری منگل گیتا۔ لے لے نام رامو اور سیتا
بہت اچھاہ بھون اتی تھورا۔ مانہوں اُمگی چلا چہوں اورا

سُندر استریاں رام اور سیتا کا نام لے لے کر منگل گان کر رہی ہیں۔ اُتساہ بہت ہے اور محل بہت چھوٹا ہے۔ اس لیے وہ محل نہ سما کر گویا چاروں طرف اُمڈ پڑا ہے اور باہر بہہ نکلا ہے۔

دوھا

سوبھا دسرتھ بھون کہہ کو کبی برنے پار
جہاں سکل سُر سیس منی رام لینہہ اوتار

جہاں سارے دیوتاؤں کے شرومنی شری رام چندر جی نے اوتار لیا ہے۔ دسرتھ کے اس محل کی شوبھا کا ورنن کرے گا کون کوی ساہس (حوصلہ) کر سکتا ہے۔

چوپائی

بھوپ بھرت پُنی لئے بولائی۔ ہئے گیے سیندن ساجہو جائی
چلہو بیگی رگھوبیر براتا۔ سُنت پُلک پورے دوؤ بھراتا

پھر راجہ نے بھرت کو بلایا اور کہا۔ کہ جا کر گھوڑے ہاتھی اور رتھ سجاؤ۔ اور جلدی شری رگھوناتھ جی کی برات میں چلو۔ یہ سُن کر دونوں بھائی بھرت اور شترگھن آنند کی اُمنگوں سے بھرپور ہو گئے۔

بھرت سکل ساہنی بولائے۔ آیسو دینہہ مُدت اُٹھی دھائے
رُچی رُچی زین ترگ تنہہ ساجے۔ برن برن بر باجی براجے

بھرت نے سارے ساہنی (اصطبل کے کار مختار) بُلائے اُن کو گھوڑے سجانے کا حکم دیا۔ وہ بڑے پرسن ہو کر دوڑے اُنہوں نے بڑھیا زین کس کر گھوڑے سجائے رنگ رنگ کے اُتّم گھوڑے شوبھا دینے لگے۔

سُبھگ سکل سُٹھی چنچل کرنی۔ ایسے اور ترت دھرت پگ دھرنی
نانا جاتی نہ جاہیں بکھانے۔ نِدری پون جنو چہت اُڑانے

سارے گھوڑے بڑے ہی سُندر ہیں۔ چنچل چال کے ہیں۔ پرتھوی پر پاؤں دھرتے ہیں۔ مانو تپے ہوئے لوہے پر پاؤں دھرتے ہوں۔ (ارتھات پرتھوی پر اُن کا پاؤں لگتا ہی نہیں) بہت سی جاتیوں کے ہیں۔ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ دوڑتے ہیں تو ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ اپنی تیز اُڑان سے وایو کو بھی لجاتے ہیں۔

تنہہ سب چھیل بھئے اسوارا۔ بھرت سرس بئے راجکمارا
سب سُندر سب بھوکھن دھاری۔ کر سر چاپ تون کٹی بھاری

بھرت جی کی اوستھا کے سُندر چھیل چھبیلے راجکمار اُن گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ سبھی سُندر ہیں۔ اور سبھی زیور پہنے ہوئے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں میں بان اور دھنش ہے اور کمر پر بھاری ترکش باندھے ہوئے ہیں۔

دوھا

چھرے چھبیلے چھیل سب سُور سُجان نبین
جگ پد چر اسوار پرتی جے رسی کلا پربین

سبھی چھبرے چھبیل چھبیلے۔ شور بیر، چترز اور نوجوان ہیں ہر ایک اسوار کے ساتھ دو دو پیادہ ہیں۔ جو کہ تلوار چلانے کے فن کے بڑے ماہر ہیں۔

چوپائی

باندھیں برد بیرن گاڈھے۔ نکسی بھے پُر باہیر ٹھاڈھے
پھیریں چتر تُرگ گتی نانا۔ ہرشہیں سُنی سُنی پنو نسانا

وہ ویران بانکے نوجوان ویرتا کا بانا دھارن کئے نگر سے باہر نکل کر کھڑے ہوئے۔ وہ چتر گھوڑوں کو بہت سی چالوں سے چلا رہے ہیں۔ اور بھیری اور نقارے کی آواز سُن سُن کر پرتی ہو رہے ہیں۔

رتھ سارتھنہ بچتر بنائے۔ دھوج پتاک منی بھوشن لائے
چنور چارو کنکنی دُھنی کرہیں۔ بھانو جان سوبھا اپہرہیں

رتھوانوں نے دھوج پتاک منی بھوشنوں سے رتھوں کو سجا کر وچتر بنا دیا ہے ان میں سُندر چنور لگے ہیں اور گھنٹیاں بج رہی ہیں۔ یہ رتھ اپنی شوبھا میں سورج دیو کے رتھ کی شوبھا کو بھی لجا دیتے ہیں۔

ساؤ نوکرن اگنت ہے ہوتے۔ تے تنہہ رتھہ سارتھنہ جوتے
سُندر سکل النکرت سوہے۔ جنہہی بلوکت مُنی من موہے

جو اگنت شیام کرن گھوڑے تھے۔ اُن کو رتھوانوں نے رتھوں میں جوت دیا ہے۔ رتھ سارے ہی سُندر ہیں اور گہنوں سے سجے ہوئے ہیں۔ اُن کی شوبھا کو دیکھ کر منی جنوں کے من بھی موہت ہو جاتے ہیں۔

جے جل چلہیں تھل ہی کی نائیں۔ ٹاپ نہ بوڑ بیگ ادھیکائیں
استر شستر سبو ساجو بنائی۔ رتھی سارتھنہ لئے بولائی

جو پانی پر بھی خشکی کی طرح ہی چلتے ہیں۔ اُن کی تیز چال سے اُن کی ٹاپ بھی پانی پر نہیں ڈوبتی۔ ستر ستر ادک سب ساج سجا کر رتھوانوں نے رتھیوں (رتھ پر چڑھنے والے) کو بُلا لیا۔

دوھا

چڑھی چڑھی رتھ باہیر نگر لاگی جُرن بارات
ہوت سگن سُندر سبہی جو جیہی کارج جات

رتھوں پر چڑھ چڑھ کر برات نگر کے باہر اکٹھی ہونے لگی۔ جو جس کام کو جاتا ہے۔ سبھی کو سُندر شگن ہوتے ہیں۔

چوپائی

کلت کری برنہہ برپ انبارہیں۔ کہی نہ جاہیں جیہی بھانتی سنوارہیں
چلے مت گج گھنٹ برا جی۔ منہوں سبھگ ساون گھن راجی

سُندر ہاتھیوں پر سُندر عماریاں سجی ہوئی ہیں۔ جن کی سجاوٹ کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ مست ہاتھی گھنٹیوں سے سشوبھت ہو کر چلے۔ مانو ساون کی سُندر گھٹا گرجتی جا رہی ہے۔

باہن اپر انیک بدھانا۔ سبکا سُکھ سُکھاسن جانا
تنہہ چڑھی چلے بپر بر برندا۔ جنو تنو دھرے سکل شُرتی چھندا

سُندر پالکیاں جن میں آرام سے بیٹھنے کیلئے سُندر کُرسی کی شکل کے آسن ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی انیک پرکار کی سواریاں ہیں۔ اُن پر شریشٹھ برہمنوں کے سمودائے چڑھ کر چلے۔ مانو وید کے چھند ہی مورت مان ہوئے جا رہے ہوں۔

ماگدھ سوت بندی گن۔ نائک چلے جان چڑھی جو جیہی لائک
بے سر اونٹ برکھ بہو جاتی۔ چلے بستو بھری اگنت بھانتی

ماگدھ، سوت اور بھاٹ سب اپنے اپنے لائق سواریوں پر چڑھ کر چلے۔ خچر، اونٹ، بیل اور بہت سی جاتیوں کے انیک بھانت بھانت کی وستوئیں لادے ہوئے چلے۔

کوٹنہ کانوری چلے کہارا۔ بیدھ بستو کو برنے پارا
چلے سکل سیوک سموائی۔ نج نج ساج سماجو بنائی

کروڑوں کانوڑ سے کر کہار چلے جن میں بہت پرکار کی اگنت وستوئیں کہی نہیں جا سکتیں۔ سیوکوں کی ٹولیاں کی ٹولیاں چلیں۔

اپنا سماج سجا کر چلیں۔

دوہا

سب کے اُر نر بھر ہرشُو پُورت پُلک سریر
کب ہیں دیکھی بے نین بھری اُمُو لکھنُو دوؤ بیر

من میں پھُولے نہیں سماتے۔ اور آنند سے پُری پُورن ہیں۔ کہ کب پہنچ کر جی بھر کر نیتروں سے رام لکشمن جی دونوں بھائیوں کے درشن کریں۔

چوپائی

گرجہیں گج گھنٹا دھنی گھورا۔ رتھ رو باجی ہنس چہوں اورا
نِندری گھنہی گھوم رہیا نساتا۔ نج پرائی کچھو سُنئے نہ کانا

ہاتھی گرج رہے ہیں۔ اُن کے گھنٹے گھور شبد کر رہے ہیں۔ رتھوں کی گھڑگھڑاہٹ اور گھوڑوں کی ہنہناہٹ چاروں طرف ہو رہی ہے۔ نقارے اپنے گھور شبدوں سے میگھوں کو لجا رہے ہیں۔ اپنی پرائی کان پڑی آواز سُنائی نہیں دیتی۔

مہا بھیر بھُوپتی کے دوارے۔ رج ہوئی جائی پشان پبارے
چڑھی اٹارنہ دیکھہیں ناریں۔ لئیں آرتی منگل تھاریں

راج دوار پر ایسی بڑی بھیڑ جمع ہے کہ اگر پتھر بھی پھینکیں تو وہ بھی پس کر دھول ہو جائے۔ نگر کی استریاں اٹاریوں پر چڑھی برات دیکھ رہی ہیں۔ اور منگل تھالوں میں آرتی سجائی ہوئی ہے۔

گاویں گیت منوہر نانا۔ اتی آنند و نہ جائی بکھانا
تب سُمنتر دوئی سپندن ساجی۔ جوتے رَبی ہے ہنسنگ باجی

نانا پرکار کے وہ سُندر منوہر گیت گا رہی ہیں۔ اُن کے آنند کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ تب سومنتر جی نے دو (۲) رتھ سجائے۔ جن میں سُورج کے گھوڑوں کو بھی مات کرنے والے سُندر گھوڑے جُوتے۔

دوؤ رتھ رُچر بھوپ پہیں آنے۔ نہیں سارد پہیں جاہیں بکھانے
راج سماج ایک رتھ ساجا۔ دوسر تیج پُنج اتی بھراجا

دونوں سُندر رتھ وہ راجہ دشرتھ جی کے پاس لے آئے۔ اُن کی شوبھا کا ورنن تو سرسوتی جی بھی نہیں کر سکتیں۔ اُن میں سے ایک رتھ پر راج سماج سجا ہُوا ہے۔ اور دوسرا جو تیج کا پُنج اور اتی انت سُندر تھا۔

دوہا

تہیں رتھ رُچر بسشٹ کہوں ہرشی چڑھائی نریشو
آپو چڑھیو سپندن سُمری ہر گرگوری گنیشو

اس سُندر رتھ پر راجہ نے اپنے کُل گرُو وسشٹ جی کو پرسن چت ہو کر چڑھایا۔ اور آپ شو۔ گرُو۔ پاربتی اور گنیش جی کا سمرن کر کے دوسرے رتھ پر چڑھے۔

چوپائی

سہت وسشٹ سوہ نرپ کیسیں۔ سُر گُر سنگ پُرندر جیسیں
کری کُل ریتی بید بدھی راؤ۔ دیکھی سب ہی سب بھانتی بناؤ
سُمری رام گُر آیسو پائی۔ چلے مہی پتی سنکھ بجائی
ہرشے بِبُدھ بلوکی براتا۔ برشہیں سُمن سُمنگل داتا

راجہ دشرتھ وسشٹ جی کے ساتھ ایسے شوبھا پا رہے تھے۔ جیسے دیوراج اندر اپنے گرُو برہسپتی کے ساتھ شوبھا پا رہے ہیں۔ وید بدھی انوسار اور اپنے کُل کی پرپاٹا انوسار سب کاریہ کر کے اور سب کو سب پرکار سے سجے دیکھ کر شری رام چندر جی کا سمرن کر کے گرُو کی آگیا پا کر راجہ دشرتھ شنکھ بجا کر چلے۔ برات دیکھ کر دیوتا بڑے پرسن ہوئے اور منگل سُندر پھُولوں کی برشا کرنے لگے۔

بھیو کولاہل ہے گے گاجے۔ بیوم برات باجنے باجے
سُر نر ناری سُمنگل گائیں۔ سرس راگ باجہیں سہنائیں

جب برات چلی۔ تو بڑا شور ہُوا۔ ہاتھی گرجے گھوڑے ہنہنائے۔ آکاش و برات میں باجے بجنے لگے دیوانگنائیں اور استریاں سُندر منگل گیت گانے لگیں اور مدھُر راگ سے شہنائی بجنے لگی۔

گھنٹ گھنٹی دھنی برنی نہ جاہیں۔ سرو کرہیں پائک پھہراہیں

کرہیں بدوشک کو نگ ناناَ۔ اتی کشل کل گان بجانا
گھنٹے گھنٹیوں کی گھور آواز کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ پیدل چلنے والے سیوک گن کسرت کے کھیل کر رہے ہیں اور جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ بہروپئے نانا پرکار کے تماشے کر کے ہنسا رہے ہیں۔ وہ ہنسی کھیل کرنے میں بڑے کشل (ماہر) اور گلنے بجانے میں بڑے چتر ہیں۔

دوہا

تُرگ نچاوہیں کنور بر اکنی مِردنگ نسان
ناگر نٹ چتوہیں چکیت ڈگہی نہ تال بندھان

مِردنگ۔ اور نقارے کے شبد سُن کر شریشٹھ راجکمار اپنے گھوڑوں کو انہیں شبدوں کے انوسار اس پرکار ناچ نچا رہے ہیں کہ وہ گھوڑے تال کے بندھن سے ذرا بھی نہیں چوکتے۔ ناگر نٹ (چتر نٹ) بھی اُن کی چال کو دیکھ کر آشچریہ چکیت ہو رہے ہیں۔

چوپائی

بنئی نہ برنت بنی براتا۔ ہوہیں سگن سُندر سُبھ داتا
چارا چاشو بام دسی لیئی۔ منہوں سکل منگل کہی دیئی

برات ایسی سجی ہے کہ جس کا ورنن کرتے نہیں بنتا۔ راستے میں سُندر اور منگل مے شگن ہو رہے ہیں۔ نیل کنٹھ پنچھی بائیں طرف چارہ چُگتا ہے۔ مانو یہ کہہ رہا ہو۔ کہ سب منگل ہی منگل ہے۔

داہن کاگ سکھیت سُہاوا۔ نکل درشو سب کاہوں پاوا
سانو کول بہہ تری بادہ بیاری۔ سگھٹ سبال آو برناری

داہنے طرف کو سندر کھیت میں شُو کھایا ہوا دکھائی دیا۔ نیولے کا درشن بھی سب کسی نے کیا۔ تین پرکار کی شیتل مند اور سوگندھ ہوا انوکول دشا میں چل رہی ہے۔ شریشٹھ استریاں سر پر سُندر گھڑا اُٹھائے اور گودی میں بچے لئے آرہی ہیں۔

لووا پھری پھری درسو دکھاوا۔ سُربھی سنمکھ سسو ہی پیاوا
مرگ مالا پھری داہنی آئی۔ منگل گن جنو دینہہ دکھائی

لومڑی بار بار پھر پھر کر دکھائی دیتی ہے۔ سُندر گائیں سامنے

کھڑی بچھڑوں کو دودھ پلا رہی ہیں۔ ہرنیوں کی ڈار گھوم کر داہنی طرف کو آئی۔ مانو منگل اور آنند کی سماج ہی دکھ پڑی ہو۔

چھیم کری کہہ چھیم بسیشی۔ سیاما بام سترو پر دیکھی
سنمکھ آیئو دہی اُرو مینا۔ کر پستک دوئی بپر پربینا

سفید سر والی چیل مانو وشیش کلیان کی سوچنا دے رہی ہے۔ بائیں طرف سُندر درخت پر شیاما دکھائی دی۔ سامنے سے دہی اور مچھلی آتے دیکھی۔ ہاتھوں میں پُستک اُٹھائے ہوئے دو ودوان برہمنوں کا درشن ہوا۔

دوہا

منگل مئے کلیان مئے ابھمت پھل داتار
جنو سب سانچے ہون ہت بھئے سگن ایک بار

منگل مئے وکلیان مئے اور من چاہے پھل دینے والے سگن مانو سچے ہونے کے نمت ایک ہی بار ہو گئے ہیں۔

چوپائی

منگل سگن سگم سب تاکیں۔ سگن برہم سندر سُت جاکیں
رام سرس بر دُلہنی سیتا۔ سمدھی دسرتھ جنکو پُنیتا
سُنی اَس بیاہ سگن سب ناچے۔ اب کینہے برنچی ہم سانچے
ایہی بدھی کینہہ برات پیانا۔ ہئے گئے گاجہیں ہنے لسانا

سگن برہم شری رام چندر جی جن کے پتر ہیں اُن کے لئے تو سب منگل شگن سُگم (سہج) ہی ہیں۔ رام جیسا ور اور سیتا جیسی دلہن و پرم پوِتر۔ دشرتھ و جنک جیسے سمبندھی جہاں ہوں ایسا ودواہ سُن کر شگن سب ناچ اُٹھے مانو کہہ رہے ہوں کہ ہے برہما! آپ نے ہمیں سچا کر دکھایا۔ اس طرح برات نے کوچ کیا۔ گھوڑے۔ ہاتھی گرج رہے ہیں۔ اور نقارے پر چوٹ پڑ رہی ہے۔

آوت جانی بھانو کل کیتو۔ سرتنہ جنک بندھائے سیتو
بیچ بیچ بر باس بنائے۔ سُر پُر سرس سمپدا چھائے

سُوریہ کل کے پتا کا سوروپ دشرتھ جی کو آتے ہوئے جان کر
راجہ جنک نے ندیوں پر پل بنا دیئے۔ بیچ بیچ میں سُندر پڑاؤ بنائے گئے
جن میں دیولوک کے سمان سمپدا (خوشحالی) چھائی ہوئی ہے۔

اسن سین برُس سُہائے۔ پاویں سب نج نج من بھائے
نت نوتن سُکھ لکھی اگھولے۔ سکل براتنہہ مندر بھولے

جن میں سب براتی اپنی اپنی پسند کے اُتّم بھوجن۔ سُندر
بستر اور بستر پاتے ہیں۔ ایسے نت نئے سُکھ پاکر اپنی پسند کے
مطابق پاکر سب براتی اپنے گھروں کے سُکھ کو بھول گئے۔

دوہا

آوت جانی برات بر سُنی گہہ گہے نسان
سجی گج رتھ پد چر تُرگ لین چلے اگوان

زور سے بجتے ہوئے نقاروں کی آواز سُنکر سندر برات آئی جان کر
اپنے اپنے ہاتھی گھوڑے رتھ سجا کر اور پیدل بھی اگوائی (پیشوائی) کرنے
والے لوگ برات کی اگوائی (پیشوائی) کرنے کیلئے کو چلے۔

ماس پارائن دسواں وشرام

کنک کلس بھری کوپر تھارا۔ بھاجن للت انیک پرکارا
بھرے سُدھا سم سب پکوانے۔ نانا بھانتی نہ جائی بکھانے
پھل انیک بر بستو سُہائیں۔ ہرشی بھینٹ ہت بھوپ پٹھائیں
بھوشن بسن مہامنی نانا۔ کھگ مرگ ہئے گئے بہو بدھی جانا
منگل سگن سگندھ سُہائے۔ بہت بھانتی مہی پال پٹھائے
دودھی چیورا اُپہار اپارا۔ بھری بھری کانوری چلے کہارا

سونے کے گھڑے۔ پرات: تھال آدی انیک پرکار کے
سُندر برتن امرت کے سمان پکوانوں سے بھرے ہوئے جن کا ورنن
کیا ہی نہیں جا سکتا و انیک پھل اور دوسری سُندر وستوئیں پرتن
ہوکر راجہ جنک نے بھینٹ کے لئے بھیجیں۔ گہنے کپڑے اور
نانا پرکار کے رتن و بیش قیمتی بستو۔ گھوڑے۔ ہاتھی اور بہت طرح
کی سواریاں اور منگل درو یہ اور سُہاونے سگندھ بہت پرکار کے
راجہ جنک نے بھیجیں دہی چیوڑا اور الگنت ناشتے کی چیزیں
بہنگیوں میں بھر بھر کر کہار چلے۔

اگوانہہ جب دیکھی براتا۔ اُر آنند پُلک بھر گاتا
دیکھی بناؤ سہت اگوانا۔ مُدت براتنہہ ہنے نسانا

اگوانیوں نے (پیشوائی کرنے والوں نے) جب برات
دیکھی۔ تو بارے آنند کے وہ پھولے نہیں سماتے۔ اگوانیوں کو
ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ آتے دیکھ کر پرسن ہوکر براتیوں نے نقارے
بجائے۔

دوہا

ہرشی پرسپر ملن ہت کچھک چلے بگ میل
جنو آنند سمُدر دوئی ملت بہائی سُبیل

کچھ لوگ آپس میں ملنے کے لئے اس پرکار بے لگام ہوکر
دوڑے مانو آنند کے دو سمُندر اپنی مریادا کو چھوڑ کر ملنے کو اُمڈ
پڑے ہوں۔

چوپائی

برشی سُمن سُر سُندری گاویں۔ مُدت دیو دُندبھی بجاویں
بستو سکل راکھیں نرپ آگیں۔ بنئے کینہہ تنہہ اتی انورا گیں

دیوانگنائیں پھولوں کی برشا کر کے گیت گانے لگیں
دیوتاؤں نے پرسن ہوکر نقارے بجائے۔ اگوانیوں نے سب سنتوش

راجہ دشرتھ کے آگے رکھ دیں۔ اور اتی انت پریم سے بنیتی کی

پریم سمیت راؤ سب لینہا۔ بھئے بکسیس جاچکنہہ دینہا

کری پوجا مانیتا بڑائی۔ جن باسے کہوں چلے لوائی

راجہ دشرتھ نے بڑے پریم سے سب بلا رتھ سویکار کئے اور جاچکوں (بھکاریوں) کو بخشیں دیں۔ پوجا مان سمان کر کے اگوانی لوگ برات کو جنواسے کی اور ساتھ لے چلے۔

بسن بچتر پانوڑے پرہیں۔ دیکھی دھند دھن مد پر ہریں

اتی سندر دینہو جنواسا۔ جہاں سب کہوں سب بھانتی سپاسا

وہاں کیسے رنگ برنگ کے بچتر کپڑوں کے پانوڑے پڑتے جاتے ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر کبیر بھی اپنے دھن کے اہنکار کو چھوڑ دیتے ہیں۔ بہت ہی سندر جنواسا دیا گیا۔ جہاں سب کو سب پرکار کی سوودھا (سہولیات) تھیں۔

جانی سیاں برات پر آئی۔ کچھو نج مہما پرگٹی جنائی

ہر دیاں سمری سب سدھی بولائیں۔ بھوپ پہونئی کرن پٹھائیں

برات کو آئی جان کر سیتا جی نے بھی اپنی کچھ مہما پرگٹ کر کے دکھلائی۔ ہردے میں سمرن کر کے سب سدھیاں بلائیں اور راجہ دشرتھ جی کی مہمانی کرنے کو جنواسے پر بھیجیں۔

دوہا

سدھی سب سیا آیسو اکنی گئیں جہاں جنواس

لئیں سمپدا سکل سکھ سُر پر بھوگ بلاس

سیتا جی کی آگیا پا کر سب سدھیاں سمپدا، اور دیولوک کے سارے سکھ، بھوگ، ولاس کو ساتھ لے کر جنواسے کو گئیں۔

چوپائی

نج نج باس کی براتی۔ سُر سکھ سکل سلبھ سب بھانتی

بھید کچھو کوؤ نہ جانا۔ سکل جنک کر کریں بکھانا

سب براتی اپنے اپنے ٹھہرنے کے ستھان میں سارے دیوتا سُکھوں کو سب پرکار سلبھ پا کر سب راجہ جنک کی بڑائی کرنے لگے۔ اور اس ایشوریہ کے بھید کو کسی نے بھی نہ جانا۔

سیا مہما رگھو نایک جانی۔ ہرشے ہر دیاں ہیتو پہچانی

پتو آگمنو سنت دوؤ بھائی۔ ہر دیاں نہ اتی آنند امائی

رگھو ناتھ جی نے سیتا جی کی اس مہماں کو جان لیا۔ اور اُن کا پریم پہچان کر من میں بڑے پرسن ہوئے۔ پتا جی کے آنے کی خبر سُن کر دونوں بھائیوں کے ہردے میں جہاں آنند سماتا نہ تھا۔

سکچنہہ کہی نہ سکت گرو پاہیں۔ پتو درسن لالچو من ماہیں

بسوامتر بنے بڑی دیکھی۔ اپجا اُر سنتو شو بسیشی

اُن کا من پتا جی کے درشن کرنے کو بہت ہی للچاتا ہے۔ پرنتو سنکوچ وش گرو وشوامتر جی سے نہیں کہتے۔ وشوامتر جی نے جب اُن کی ایسی بڑی آدھینتا (عاجزی) دیکھی تو وہ من میں بہت ہی پرسن ہوئے۔

ہرشی بندھو دوؤ ہر دیاں لگائے۔ پلک انگ انیک جل چھائے

چلے جہاں دشرتھو جنواسے۔ منہوں سرور تکیو پیاسے

پرسن ہو کر انہوں نے دونوں راجکماروں کو ہردے سے لگا لیا۔ پریم وش شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور نیتروں میں پریم کے آنسو بھر آئے۔ وہ دشرتھ جی کے جنواسے کی اور چلے۔ مانو سرور کی اور تاک کر کوئی بڑا پیاسا بڑھا چلا جا رہا ہو۔

دوہا

بھوپ بلوکے جبہیں منی آوت سُتنہہ سمیت

اُٹھے ہرشی سکھ سندھو مہوں چلے تھاہ سی لیت

راجہ نے جب وشوامتر جی کو دونوں پتروں سمیت آتے دیکھا تب وہ پرسن ہو کر اُٹھے۔ اور سکھ کے سمندر میں تھاہ سی لیتے ہوئے چلے۔

چوپائی

مُنی ہی دنڈوت کینہہ مہیسا۔ بار بار پد رج دھری سیسا

کوسک راؤ لئے اُر لائی۔ کہی اسیس پوچھی کسُلائی

راجہ نے مستک ٹیک کر مُنی کو پرنام کیا۔ اور بار بار اُن کے چرنوں کی دھول کو سر پر دھرا۔ وشوامتر جی نے راجہ کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور آشیرواد دی۔ اور پھر اُنکی کُشل پوچھی۔

پُنی ڈنڈوت کرت دوؤ بھائی۔ دیکھی نرپتی اُر سکھُو نہ سمائی
سُت ہیاں لائی دُسہ دکھ میٹے۔ مرتک سریر پران جنُو بھینٹے

پھر دونوں بھائیوں نے راجہ کو ڈنڈوت پرنام کیا۔ انہیں دیکھ کر راجہ دشرتھ پھولے نہ سمائے۔ پتروں کو کلیجہ سے لگا کر وہ لوگ اسہہ دکھ کو شانت کیا۔ مانو مُردہ شریر میں جان آگئی ہو۔

پُنی بسشٹ پد سر تنہہ نائے۔ پریم مُدت مُنی بر اُر لائے
بپر برند بندے دوہو بھائی۔ من بھاوتی اسیسیں پائیں

پھر اُنھوں نے وسشٹ جی کے چرنوں میں سر نوایا پریم مگن ہو مُنی شریشٹھ نے اُن کو اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ پھر دونوں بھائیوں نے برہمن منڈلی کی بندنا کی۔ اور من بھائے آشیرواد لئے۔

بھرت سہانج کینہہ پرناما۔ لئے اُٹھائی لائی اُر راما
ہرشے لکھن دیکھی دوؤ بھراتا۔ ملے پریم پریپورت گاتا

بھرت اور شترگھن نے شری رام چندر جی کو پرنام کیا شری رام چندر جی نے اُن کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا لکشمن جی نے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر پرسن ہوئے۔ اور پریم سے بھرپور شریر سے اُن سے ملے۔

دوہا

پُرجن پرجن جاتی جن جاچک منتری میت
ملے جتھابدھی سب ہی پربھو پرم کرپال بنیت

پرم کرپالو اور کومل سبھاؤ پربھو رام چندر جی جنک پور واسیوں۔ کٹمبھیوں۔ جاتی کے لوگوں۔ جاچکوں۔ منتریوں اور متروں سے یتھا یوگیہ ملے۔

چوپائی

رام ہی دیکھی برات جُڑانی۔ پریتی کی ریتی نہ جاتی بکھانی
نرپ سمیپ سوہہیں سُت چاری۔ جنو دھن دھرم آدک تنو دھاری

شری رام چندر جی کو دیکھ کر برات کے من شیتل ہو گئے۔ پریم کی تو ریت ہی الگ ہے۔ اس کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ راجہ سمیت چاروں راجکمار ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ جیسے دھرم ارتھ کام اور موکش مورتی مان ہوئے بیٹھے ہوں۔

سُتنہہ سمیت دسرتھ ہی دیکھی۔ مُدت نگر نرناری بسیکھی
سُمن برسی سُر ہنہیں نسانا۔ ناک نٹیں ناچہیں کری گانا

پتروں سمیت راجہ دسرتھ کو دیکھ کر نگر کے استری پُرش بہت ہی پرسن ہوئے۔ دیوتا پھولوں کی برشا کرنے لگے۔ اور اپسرائیں گا گا کر ناچنے لگیں۔

ستانند اُو بپر سچو گن۔ ماگدھ سوت بُرش بندی جن
سہت برات راؤ سنمانا۔ آیسُو مانگی پھرے اگوانا

جنک جی کے پروہت ستانند جی۔ دوسرے برہمن اور منتری لوگ۔ ماگدھ سوت۔ ودوان اور بھاٹوں نے برات سمیت راجہ کا سنمان کیا۔ اور پھر آگیا مانگ کر یہ سب اگوانی لینے والے لوگ واپس لوٹے۔

پرتھم برات لگن تیں آئی۔ تا تیں پُر پرمودو ادھکائی
برہمانند لوگ سب لہہیں۔ بڑھہوں دوس نسی بدھی سن کہہیں

یہ بات سُن کر کہ برات لگن کے ٹائم سے پہلے آگئی ہے نگر میں بڑا ہی آنند چھا گیا۔ سب لوگ برہم آنند پراپت کر رہے ہیں۔ اور برہما جی سے پرارتھنا کر رہے ہیں کہ ہے برہما! دن اور رات بڑے ہو جائیں۔

دوہا

رامو سیا سوبھا اودھی سُکرت اودھی دوؤ راج
جہاں تہاں پُرجن کہہیں اس ملی نرناری سماج

جہاں تہاں جنک پور واسی استری پُرش یہ کہہ رہے ہیں کہ شری رام اور سیتا جی تو شوبھا کی سیما دھر ہیں، اور راجہ جنک اور راجہ دشرتھ دونوں پُن کی سیما ہیں

چوپائی

جنک سکرت مورتی ویدیہی دسرتھ سکرت رام دھرِ دیہی

انہہ سم کاہُو نہ سِوا اورادھے کاہوُ نہ انہہ سماں پھل لادھے

سیتا جی تو راجہ جنک جی کے پُن کرموں کا سار روپ ہے اور شری دشرتھ جی کے پُن کرم شری رام چندر جی کا روپ دھارن کر کے پرگٹ ہوئے ان دونوں راجاوں کے سمان نہ تو کسی نے شوجی کی آرادھنا کی اور نہ ہی ان کے سمان کسی نے پھل پایا

انہہ سم کوُ نہ بھیو جگ ماہیں ہے نہیں کتہوں ہونیو ناہیں

ہم سب سکل سکرت کے راسی بھیئے جگ جنمی جنک پُر باسی

ان کے سمان کوئی سنسار میں نہیں ہے نہ ہوا ہے اور نہ کوئی ہوگا ہی اور ہم بھی سارے پنیوں کی راشی ہیں جو سنسار میں جنم لے کر جنک پور کے باسی ہوئے۔

جنہہ جانکی رام چھبی دیکھی کو سکرتی ہم سرس بسیکھی

پُنی دیکھب رگھوبیر بیاہو لیب بھلی بدھی لوچن لاہو

ہمارے سمان کوئی بڑا پنیہ آتما ہوگا جنہوں نے رام اور سیتا جی کی شوبھا دیکھی اب شری رگھوناتھ جی کا وواہ دیکھیں گے اور اچھی طرح آنکھوں کا لابھ اٹھائیں گے۔

کہیں پرسپر کوکل بینی اہی بیاہوں بڑ لابھ سُنینی

بڑے بھاگ بدھی بات بنائی نین اتھی ہوئیہوں دو بھائی

کوئل کے سمان مدھر سُر والی استریاں آپس میں کہہ رہی ہیں کہ ہے سندر نیتروں والی بڑے بھاگ سے ودھی نے یہ بات بنائی ہے یہ دونوں بھائی ہمارے نیتروں کے اتتھی ہوا کریں گے

دوھا

بار ہیں بار سنیہہ بس جنک بولائب سیا

لین آئہیں بندھو دو کوٹی کام کمنیا

راجہ جنک پریم وش سیتا جی کو بار بار بلایا کریں گے اور یہ کروڑوں کامدیوں کے سمان سندر بھائی ان کو لینے آیا کریں گے

چوپائی

بدھ بھانتی ہوگی پہونائی۔ پریہ نہ کاہی اس سا سُرائی

تب تب رام لکھن نہاری۔ ہوئیہیں سب پُر لوگ سکھاری

تب ان کی بہت پرکار سے مہمانی ہوا کرے گی بھلا ایسا سسرال کس کو نہ پیارا لگے گا تب تب ہم نگر واسی لوگ رام لکشمن کو دیکھ دیکھ کر پرسن اور سکھی ہوا کریں گے

سکھی جس رام لکھن کر جوٹا تیسئی بھوپ سنگ دوئی ڈھوٹا

سیام گور سب انگ سہائے تے سب کہہیں دیکھی جے آئے

ہے سکھی! جیسی رام لکشمن کی جوڑی ہے ویسی ہی راجہ کے سنگ دو شہزادے بھی ہیں جن لوگوں نے دیکھا ہے وہ سب یہ کہتے ہیں کہ ان میں سے بھی ایک سانولے رنگ کا ہے اور دوسرا گورے رنگ کا ہے

کہا ایک میں آج نہارے جنوں برنچی نج ہاتھ سنوارے

بھرت رام ہی کی انوہاری سہسا لکھی نہ سکہیں نر ناری

ایک نے کہا میں نے آج ہی انہیں دیکھا ہے اتنے سندر ہیں مانو برہما جی نے اپنے ہی ہاتھ سے سنوارے ہیں بھرت جی تو صورت میں رام چندر جی سے اتنے ملتے ہیں کہ کوئی بھی استری پرش آسانی سے ان دونوں کو پہچان نہیں سکتا

لکھن شترسودن ایک روپا نکھ سکھ تے سب انگ انوپا

من بھاوہیں مکھ برنی نہ جاہیں اپما کہوں تری بھون کوُ ناہیں

لچھمن اور شترگھن دونوں کا ایک ساہی روپ ہے ایڑی سے لے کر چوٹی تک دونوں کے سب ہی انگ انوپم بے مثال ہیں،

من کو ہی بھاتے ہیں۔ پرنتو شکھ ان کی شوبھا کا ورنن کرتے ہیں
اسمرتھ ہے تینوں لوکوں میں ایسی کوئی وستو نہیں جن کی ان کو اپما
دیجا سکے ۔ دیجا سکے

چھند

اُپمان کو کہہ داس تلسی کبھی کوبد کہیں
بل ونئے بدیا سیل سوبھا شندھو انہہ سے ایہی ایہی
پرناری سکل پساری انچل بدھی ہی بچن سنادہیں
بیاہیہوں چار یو بھائی انہیں پریم شمنگل گاوہیں

تلسی داس جی دین بھاؤ سے کہتے ہیں کہ کوئی اور وقدان سب
کہتے ہیں کہ ان کی اُپما کہیں کوئی نہیں ہے بل نمرتا ودیا۔ شیل
شوبھا کے سمندران کے سمان یہ سوئم ہی ہیں نگر کی سب
ناریاں آنچل پھیلا کر بدھاتا سے پرارتھنا کر رہی ہیں کہ ان
چاروں بھائیوں کا وواہ اس نگر میں ہی ہو جائے اور ہم
سب شند منگل گائیں

سورٹھا

کہہیں پرسپر ناری باری بلوچن پلک تن
سکھی سبو کرب پراری پنیہ پیوندھی بھوپ دو

نیتروں میں پریم آنسو بھرے اور پلکت شریر سے استریاں
آپس میں یہ کہہ رہی ہیں کہ ہے سکھی۔ دونوں راجہ پنیہ کے سمندر ہیں
تم پراری شمبھو جی ہماری منوکامنا کو پوری کریں گے

چوپائی

ایہی بدھی سکل منورتھ کرہیں۔ آنند امنگی امنگی ار بھرہیں
جے نرپ سیا سوئمبر آئے۔ دیکھی بندھو سب تنہہ سکھ پائے

اس پرکار سب منورتھ کر رہی ہیں اور امنگوں سے ہردے
کو بھرپور بھائیوں کو دیکھ کر سکھ کو پراپت ہوئے

کہت رام جسو بسد بسالا نج نج بھون گئے مہی پالا

گئے بیتی کچھو دن ایہی بھانتی۔ پرمدت پر جن سکل براتی
شری رام جی کی نرمل اور وشال کیرتی کا ورنن کرتے ہوئے
راجہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو گئے اس پرکار کچھ دن بیت گئے جنک
پُر واسی اور سب براتی بڑے ہی پرسن ہیں

منگل مول لگن دن آوا۔ ہم رتو اگہنو ماس سہاوا
گرہ تتھی نکھتر جوگ بر بارو۔ لگن سودھی بدھی کینہہ بچارو

منگلوں کا مول لگن کا دن آگیا ہیمنت رتو جب ٹھنڈ جھونکے
بڑے لطیف چلتے ہیں اور رتے آتے شرد شیشر ہوتے ہیں) ہے سہاون
کیشو ماس نو گرہ ہیں) ہے گرہ تتھی نکھتر یوگ اور وار سب
اتم تھے مہورت شودھ کر برہما جی نے اس پر وچار کیا

پٹھے دینہہ نارد سن سوئی۔ گنی جنک کے گنکنہہ جوئی
سنی سکل لوگنہہ یہ بانا کہیں جوتشی آہیں بدھاتا

اور شودھ کر نارد کے ہاتھ جنک جی کے پاس بھیجا راجہ جنک
کے جوتشیوں نے بھی وہی گنتا کر رکھی تھی۔ سب لوگوں نے یہ بات سنی
اور کہنے لگے کہ یہاں کے جوتشی بھی سوئم برہما ہیں۔

دوہا

دھینو دھوری بیلا بمل سکل سمنگل مول
بپرنہہ کہیو بدیہہ سن جانی سگن انوکول

نرمل سب منگلوں کا مول گو دھولی پوتر بیلا و وقت
آگیا اور لوگوں شگن ہوتے ہوئے جان کر برہمنوں نے راجہ جنک
جی سے جا کر کہا

چوپائی

اپرو ہت ہی کہیو نرناہا۔ اب بلنب کار ہو کاہا
شتانند تب سچو بولائے۔ منگل سکل ساجی سب لیائے

تب راجہ جنک نے اپنے راج پروہت شتانند
جی سے کہا کہ اب دیر کرنے کا کیا کارن ہے تب شتانند جی

وزیروں کو بلایا وہ سب منگل سماج سجا لائے

ہوئیں نسان پنو ہو جلج ۔ منگل کلس سگن شبھ ساجے

سبھگ سواسنی گاوہیں گیتا ۔ کرہیں بید دھنی بپر پنیتا

ننگ نقارے ڈھول اور بہت سے باجے بجنے لگے منگل کلش اور

اور شبھ شگن سب سجائے گئے سہاگن سندر استریاں گیت گانے لگیں ۔

اور برہمن لوگ پوتر وید دھنی کرنے لگے

لین چلے سادر یہی بھانتی ۔ گئے جہاں جنواس براتی

کوسل پتی کر دیکھی سماجو ۔ اتی لگھو لاگ تنہہیں سُر راجو

اس پرکار کچھ لوگ آدر پوروک برات کو لینے چلے اور جہاں

براتی ٹھیرے ہوئے تھے وہاں گئے مہاراج دشرتھ کے سماج کی شان

و شوکت کو دیکھ کر دیوراج اندر کا سماج بھی ہیچ لگنے لگا

بھیو سمے اب دھاریئے پاؤ ۔ یہ سنی پرا نسانہیں بجاؤ

گروہی پوچھی کری کل بدھی راجا ۔ چلے سنگ منی سادھو سماجا

انہوں نے جا کر مہاراج سے کہا کہ اب سمے ہو گیا ہے

آپ برات سمیت چرن دھریئے یہ سنتے ہی نقارے پر چوٹ پڑی

گرو وششٹ جی سے پوچھ کر اور سب کی ریت کر مہاراج دشرتھ

منی اور سادھو لوگوں کا سماج کو ساتھ لئے چلے

دوہا

بھاگ بہو اودھیس کر دیکھی دیو برہمادی

لگے سراہن سہس مکھ جانی جنم نج بادی

اودھ نریش دشرتھ جی کے بھاگیہ اور ٹھاٹ باٹھ کو دیکھ کر

برہما آدمی دیوتا ان کی ہزاروں مکھوں سے سراہنا کرنے لگے اور

اپنے جنم کو دیرتھ سمجھنے لگے ۔

چوپائی

سُر نہہ شمنگل اوسر جانا ۔ برشہیں سمن بجائی نسانا

سو ہا آدک بدھ بر دیکھا چڑھے بمانہی نانا جوتھا

دیوتا ور بھلے منگل سمے جان کر نقارے بجا بجا کر پھول

برسانے شو برہما جی آدی دیوں کے سمو ہ بمانوں پر چڑھے

پریم پلک تن ہر دیہ اچھاہو ۔ چلے بلوکن رام بیاہو

دیکھی جنک پر سُر انوار لگے ۔ نج لوک سبہیں لگو لاگے

پریم سے پلکت شریر اور من میں آنند دامنگ ، بھر کر وہ

دیو سمو شری رام جی کے وواہ کو دیکھنے چلے جنک پور کو دیکھ کر وہ

اتنے آسکت ہو گئے کہ انہیں اس کے آگے اپنے اپنے لوک تچھ دکھائی

دینے لگے ۔

چتو ہیں چکت بچتر بتانا ۔ رچنا سکل الوکک نانا

نگر ناری نر روپ ندھانا ۔ سگھر سدھرم سوسیل سجانا

وہ چتر منڈپ کو اور نانا پرکار کی دویہ رچنا کو آشچریہ چکت

ہو کر دیکھ رہے ہیں نگر کی استری پرش روپ کا بھنڈار ہیں

سگھڑ دھرم سلیقہ شعار دھرم پرائن سشیل اور چتر ہیں

تنہہی دیکھی سب سُر سُر ناری ۔ بھئے نکھت جنو بدھو اُجیاری

بدھی ہی بھیو آچر جو بیسکھی ۔ نج کرنی کچھو کتہوں نہ دیکھی

ان نگر واسیوں کو دیکھ کر دیوتا اور دیو انگنائیں ایسے مدھم

پڑ گئے جیسے کہ چندرما کی روشنی میں تارا گن مدھم پڑ جاتے ہیں برہما

جی کو تو بہت ہی آشچریہ ہوا اور انہوں نے اپنی رچنا کو کہیں نہ

دیکھا

دوہا

سو سمجھائے دیو سب جنی اچرج بھلا ہو

ہردیاں بچار ہو دھیر دھری سیا رگھو بیاہو

تب شیو جی نے دیوتاؤں کو سمجھایا کہ حیران مت ہو وہ ہردے میں

دھیر ما دھر کر وچار دتو سہی ۔ کہ یہ سر ولشیور شری رام چند

اور ان کی انادی شکتی شری سیتا جی کا درداہ ہے

چوپائی

جنہہ کرنا مولیت جگ ماہیں سکل منگل مول نسا میں

کرتل ہوہیں پدارتھ چاری تیہی سیا رام کہیو کا ماری

سنسار میں سارے امنگل کی جڑ جن کے نام لینے سے کٹ جاتی ہیں اور دہرم ارتھ کام۔ موکش چاروں پدارتھ ہاتھ کی ہتھیلی پر آ جاتے ہیں یہ وہی سیتا رام جی ہیں ایسا کام دیو کو بھسم کرنے والے شری شیو جی نے کہا

ایہی بدھی سمبھو سرنہ سمجھاوا پنی آگیں بر بسہہ چلاوا

دیونہہ دیکھے دسرتھ جاتا۔ مہامود من پلکت گاتا

اس پرکار شری شیو جی نے دیوتاؤں کو سمجھایا اور پھر اپنے اُتم نندی بیل کو آگے چلایا دیوتاؤں نے راجا دشرتھ کو بڑے ہی پرسن چت اور پلکت شریر سے جاتے ہوئے دیکھا

سادھو سماج سنگ مہی دیوا۔ جنو تنو دھریں کرہیں سکھ سیوا

سوہت ساتھ سبھگ ست چاری جنو اپبرگ سکل تنو دھاری

ان کے ساتھ سادھوؤں اور برہمنوں کی منڈلی ہے مانو سارے سکھ سروپ میں پرگٹ ہو کر ان کی سیوا کر رہے ہیں ان کے ساتھ سندر چاروں راجکمار ایسے شوبھا پا رہے ہیں مانو چاروں پرکار کی مکتی مورتی مان ہو کر پرگٹ ہو گئی ہو (۱) سالوکیہ یعنی برہم لوک میں جانا (۲) سامیپیہ یعنی برہم کے نکٹ جانا (۳) سارو پیہ یعنی ان جیسا ہو جانا۔ سایُجیہ یعنی ان میں مل جانا یہ چاروں پرکار کی موکش ہے)

مرکت کنک برن بر جوری دیکھی سرنہہ بھی پریتی نہ تھوری

پنی رامہی بلوکی ہیاں ہرشے نرپہی سراہی سمن تنہہ برشے

مرکت منی اور سورن کے رنگ کی سندر جوڑیوں کو دیکھ کر دیوتا من میں بہت ہی پرسن ہوئے اور راجا دشرتھ کے بھاگ کی سراہنا کر کے پھول برسانے لگے۔

دوہا

رام روپ نکھ سکھ سبھگ بارہیں بار نہاری

پلک گات لوچن سجل اُما سمیت پراری

رام جی کے ایڑی سے لے کر چوٹی تک سندر روپ کو بار بار دیکھ کر شیو جی سمیت پاربتی کا شریر پلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

چوپائی

کیکی کنٹھ دتی سیامل انگا۔ تڑت بنندک بسن سرنگا

بیاہ بھوشن ببدھ بنائے منگل سب سب بھانتی سہائے

مور کے کنٹھ کی سی چمک والا شیام انگ شری رام چندر کا شریر ہے اور اپنے پرکاش سے بجلی کو بھی لجانے والے سندر پیلے رنگ کے بستر ہیں سب پرکار سے سندر اور منگل سے دکھنے والے نانا پرکار کے بیاہ کے گہنے شریر پر شوبھا پا رہے ہیں

سرد بمل بدھو بدن سہاون نین نول راجیو لجاون

سکل الوکک سندرتائی کہی نہ جائی من ہی من بھائی

ان کا سہانا مکھ تو شرد سما کے پورن نرمل چندرما کے سمان ہے اور نیتر نئے کھلے ہوئے کمل کے پھول کو لجاتے ہیں ان کی سندرتائی کا ورنن مکھ سے نہیں کیا جا سکتا وہ من ہی من میں پریہ لگتی ہے کیونکہ وہ سب پرکار سے ودیسے لوکک نہیں

بندھو منوہر سوہیں سنگا جات نچاوت چپل ترنگا

راج کنور بر باجی دکھاویں بنس پرشنسک برد سناویں

ساتھ میں بھرت لکشمن شترگھن تینوں بھائی منوہر روپ شوبھا پا رہے ہیں جو اپنے چنچل گھوڑوں کو نچاتے ہوئے جا رہے ہیں اور راجکمار اپنے اپنے گھوڑوں کی چالیں نکال کر دکھا رہے ہیں اور رگھو کل کی کیرتی ودھی بکھان کرنے والے بھاٹ آدک کیرتی گان کر رہے ہیں۔

چھبی ترنگ پر راموبراجے گتی بلو کی کھگ ناگ لاجے

کہی نہ جائی سب بھانتی سہاوا۔ باجی بھیشو جینو کام بناوا

جس گھوڑے پر شری رام چندر براجتے ہیں اس کی سندر چال کو دیکھ کر گرڑ جی بھی شرمندہ ہوتے ہیں وہ سب پرکار سے سندر ہے کہ جس کا ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا مانو کام دیو نے ہی گھوڑے کا شریر دھارن کر لیا ہے

چھند

جینو باجی بھیشو بنائی من سجو رام ہت اتی سوہائی

انپیں بنے بل روپ گن گتی سکل بھون بموہائی

جگمگت جینو جڑاو جیوتی سموتی منی مانک لگے

کنکنی للام لگالت بلو کی سُرنر منی ٹھگے

مانو شری رام چندر جی کے نمت کام دیو گھوڑے کا شریر دھارن کر کے اتی ہنت خوبصورت ہو رہے ہیں۔ جوانی اُستھا دبل روپ وگن اور سندر چال سے سارے سنسار کو موہ رہا ہے سندر موتی منی اور مانکوں سے جڑی ہوئی زین جیوتی سے جگمگا رہی ہے جس کی سندر رکھو تخر دیے لگام کو دیکھ کر سب دیوتا منش اور منی ٹھگے جاتے ہیں۔

دوہا

پربھو منشہیں لے لین مشو چلت باجی چھبی پاو

بھوشت اڑگن ترت گھنو جنو بر بہی نچاو

پربھو شری رام چندر جی کی اچھیا میں لوٹنی گھوڑا چلتا ہوا بڑی شوبھا پا رہا ہے مانو تارا گنوں اور بجلی سے شرنگار کر کے سجا ہوا میگھ سندر مور کو نچا رہا ہے۔

چوپائی

جہیں بر باجی رام اسوارا تیہی سارد ہو نہ برنے پارا

شنکر رام روپ انورلگے نین پنچدس اتی پریہ لاگے

جس سندر گھوڑے پر شری رام چندر جی سوار ہیں اس کی سندرتا کا ورنن تو سرسوتی جی بھی نہیں کر سکتی شری شوجی بھگوان شری رامچندر جی کے روپ میں ایسے مگن ہوگئے کہ انہیں اپنے پندرہ نیتر سب سے بہت ہی پیارے لگنے لگے۔

ہری ہت سہت رامو جب جوہے رما سمیت رمانتی موہے

نرکھی رام چھبی بدھی ہرشانے۔ اٹھی نین جانی پچھتانے

وشنو بھگوان نے جب پریم سہت شری رام جی کو دیکھا تو وہ سمیت لکشمی کے لکشمی پتی بھگوان وشنو موہت ہوگئے شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر برہما جی بہت ہی پرسن ہوئے پرنتو اپنے آٹھ نیتر جان کر پچھتانے لگے۔

سر سنیپ ار بہت اچھاہو۔ بدھی نے ڈیوڑھ لوچن لاہو

رام ہی چیتو سر لیس سجانا۔ گوتم شراپ پرم ہت مانا

دیوتاؤں کے سیناپتی سوامی کارتک کے من میں بڑا اتساہ ہے کہ وہ برہما جی سے ڈیڑھ گنا ادھک نیتروں دوارہ سے رام جی کو دیکھ کر گوتم رشی کے شراپ کو بھی اپنے لئے پرم لابھ دایک مان رہے ہیں۔ شری گوتم کے شراپ سے اندر کے ہزار آسن ہوگئے تھے پرنتو اب ان ہزاروں نیتروں سے شری رام جی کو دیکھ رہے ہیں اور گوتم کے شراپ کو بھی وردان ہی سمجھ رہے ہیں۔

دیو سکل سرتی ہی سہاہیں آج پرندر سم کو ونا ہیں

مدت دیوگن رام ہی دیکھی نرپ سماج دہوں ہرش بسیکھی

سارے دیوتا دیوا اندر سے ایرشا دھ رکر رہے ہیں کہ ان کے سمان سوبھاگیہ آج کس کا ہے جو ہزار نیتروں سے بھگوان کے درشن کر رہے ہیں۔ دیوتا سب شری رامچندر جی کو دیکھ کر بڑے پرسن ہیں اور دونوں راجاؤں کے سماج میں بڑا ہی آنند چھا گیا

چھند

اتی ہرش راج سماج دھو دسی دندبھیں باجہیں گھنی

برشہیں سمن سُر ہرشی کہی جے جے تی جے رگھو کل منی

اسی بھانتی جانی بارات آ رت باجنے بہو باجہیں
رانی سیانی بولی پرچھنی ہیتو منگل ساجہیں

دونوں راجاؤں کے سماج میں بڑا ہی آنند چھایا ہوا ہے
ڈھیر روپے نقارے تک بج رہے ہیں دیوتا گن رگھوکل منی شری
رامچندر جی کی جے ہو ایسا جے کار کرتے ہوئے پھولوں کی ورشا کر رہے
ہیں اس پرکار برات کو آتی جان کر بہت پرکار کے باجے بجنے لگے
سہاگن استریوں کو بلا کر رانی پرچھن کا منگل ساج سجانے لگی

دوہا

سجی آرتی انیک بدھی منگل سکل سنواری
چلی مدت پرچھنی کرن گج گامنی بر ناری

انیک پرکار کی آرتی سجا کر اور سارے منگل ساج سجا کر من میں
اتی آنند پرسن ہو کر ہاتھی کی سی مست چال سے شریشٹھ استریاں
پرچھن کرنے چلیں

چوپائی

بدھو بدن سب مرگ لوچنی سب نج تن چھبی رتی مد موچنی
پہریں برن برن پرچھیرا۔ سکل بھوشن سجیں سریرا

چندرما کے سمان ان کے سندر مکھ ہیں ہرن کے نیتروں
کے سمان ان کے نیتر ہیں سبھی اپنے شریر کے سوندریہ خوبصورتی
سے کام دیو کی استری رتی کے گھمنڈ کو چور کر رہی ہیں بھانت بھانت
رنگوں کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور گہنوں سے ان کے شریر
سجے ہوئے ہیں

سکل سمنگل انگ بنائیں۔ کرہیں گان کل کنٹھی لجائیں
کنکن کنکنی نوپر باجہیں۔ چال بلوکی کام گج لاجہیں

سارے انگوں کو سندر اور منگلی پدارتھوں سے سجا کر
گیت گا رہی ہیں اور اپنی میٹھی تان سے کوئل کو بھی لجا رہی ہیں
کنگن کردھنی اور نوپر (زیوروں کے نام) چھن چھن کر رہے
ہیں اور ان کی چال کو دیکھ کر کام دیو کے ہاتھی بھی شرمندہ ہوتے ہیں
باجہیں بلجنے بیدھ مدھ پکارا۔ نبھ اور نگر سمنگل چارا

سجی سار دار ماجھانی جے سرتیا ہی سبھ سیانی
کپٹ ناری بر بھیش بنائی ملیں سکل رنواس ہی جائی
کرہیں گان کل منگل بانی۔ ہرش بیس سب کاہو نہ جانی

انیک پرکار کے باجے بجنے لگے آکاش میں اور جگ پرتھوی میں
سندر منگلا چار ہو رہے ہیں اندرانی وسرسوتی جی و لکشمی جی و پاربتی
اور جو سبھی سبھاؤ سے ہی پوتر اور چتر دیو استریاں تھیں وہ سب
کپٹ سے سندر استریوں کا روپ بنا کر راج محل میں جا ملیں
اور اپنی اتم بانی سے منگل گیت گانے لگیں آنند وش کے ... میں پڑنے
کے کارن انہیں کوئی پہچانتا نہیں

چھند

کو جانکہی آنند بس سب برہم بر پرچھن چلی
کل گان مدھر نسان برسہیں سمن سر سو بھا بھلی
آنند کند بلوکی دولہو سکل ہیاں ہرشت بھئی
امبوج امبک امبو امگی انگ پلکاولی چھئی

برہم دولہا بنے ہوتے ہیں اس کا پرچھن کرنے جا رہی ہیں بھلا
اس آنند میں کون کس کو پہچانے منگل گان ہو رہے ہیں مدھر نقارے
بج رہے ہیں دیوتا پھول برسا رہے ہیں کیا ہی سماں ہے۔
آنند کند دولہا کو دیکھ کر استریاں من ہی من بڑی ہی پرسن ہوا ہی
ہیں ان کے کمل کے سمان سندر نیتروں میں پریم آنسو امڈ پڑے
اور آنند کے مارے ان کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے

دوہا

جو سکھ بھا سیا ماتو من دیکھی رام بر بیشو
سو نہ سکہیں کہی کلپ ست سہس سارد اہیشو

شری رام جی کے سندر بھیس کو دیکھ کر جتنا سکھ و آنند
سیتا جی کی ماتا کو ہوا اس کا ورنن لاکھوں سرسوتی اور شیش
لاکھوں کلپوں میں بھی نہیں کر سکتے

چوپائی

نین نیر ہٹی منگل جانی پرچھنی کرہیں مدت من رانی

بید بہت ارو کی اجارو۔ کنبہ جلی بدھی سبھ ہو بارو
شبہ اور شگون کا سماں جان کر بشر ولپکے ہیم آسودہ ہو
گود مگ کر بڑے پرسن من سے رانی پرچھن کرنے لگیں بید بدھی
انوسار اور اپنے کل ریتی انوسار سبھی بیوہار رانی نے بھلی بھانت کیے

پنچ سبد دھنی منگل گانا پٹ پانڑے ہیں بدھی نانا
کری آرتی ارگھ تنہ دینہا رام گونو منڈپ تب کینہا

پنچ شبد دنتری تال وبھا جھ وندیہ ورادترے ان پانچ پکار
کے باجوں کے شبد پنچ دھونی ویدھ دھونی دبندی دھونی
دیے دھونی وشنکھ دھونی اور دہلو دھونی او منگل گاہ
ہو رہے ہیں۔ نانا پرکار کے بستروں کے پانوڑے بچھ رہے
ہیں۔ رانی نے آرتی کر کے ارگھ دیا کہ تب شری رام چندر جی
نے منڈپ میں پرویش کیا۔

دسرتھ سہت سماج براجے بِبھو بِلوکی لوک پتی لاجے
سمیں سمیں سر برسیں پھلا سانتی پڑھیں بہی سُر اکلا

دسرتھ اپنے سماج سمیت براجمان ہوئے ان کے ٹھاٹھ باٹھ
کو دیکھ کر لوکپال بھی شرمندہ ہوتے ہیں۔ سمے سمے پر دیوتا لوگ
پھول برساتے ہیں اور برہمن لوگ سمے کے انوکول شانتی کر
رہے ہیں

نبھ اور نگر کلاہل ہوئی آپنی پر کچھ سُنی نہ کوئی
اہی بدھ رام منڈپ آئے ارگھ دئی آسن بیٹھائے

آکاش میں اور نگر بھر میں کھلبلی مچ گئی اپنی پرائی
بات نہیں سن پاتی اس پرکار شری رام چندر جی منڈپ
میں آئے اور ارگھ دے کر آسن پر بٹھلائے گئے

چھند

بیٹھاری آسن آرتی کری نرکھی بر سکھ پاوہیں
منی بسن بھوسن بھوری وارہیں ناری منگل گاوہیں

برہمادی سُر بر بپر بیش بنائی کوتک دیکھیں
اولوکی رگھوکل کمل روی چھبی سپھل جیون لیکھیں

آسن پر بٹھاکر ان کی آرتی اتاری گئی۔ دولہے کو دیکھ کر
استریاں بہت ہی سکھ پا رہی ہیں اور اس آنند کے وش میں
ہو کر منی بستر دھن نچھاور کر کے سب استریاں منگل گیت گا رہی
ہیں۔ برہما آدی دیوتا شریشٹھ برہمنوں کا بھیس بنا کے
بھگوان کی اس لیلا کو دیکھ رہے ہیں اور رگھو کل کمل کے
سورج شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر اپنے جیون
کو سپھل جان رہے ہیں

دوہا

ناو باری بھاٹ نٹ رام نچھاور پائی
مدت اسیس ہیں ناگی سر شوبھ سر دیاں سمائی

نائی۔ باری بھاٹ اور نٹ شری رام چندر جی کی نچھاور
پا کر پرسن ہو کر سر نوا کر آشیش دیتے ہیں وہ سب خوشی کے
کے مارے پھولا نہیں سماتے

چوپائی

ملے جنکو دسرتھ اتی پریتی کری بید لوک ریت
ملت مہا دو راج براجے اپما کھوجی کوی لاجے

دونوں سمدھی راجہ جنک اور راجہ دسرتھ لوک اور بید کے
انوسار سب ریتیاں ادا کر کے بڑی پریت سے ایک
دوسرے کو گلے ملے دونوں مہاراج ایسے شوبھا پا رہے
ہیں جن کی اپما ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے کوی شرمندہ ہو گئے

لہی نہ کتہوں ہاری ہیے مانی انہ سم اہی اپما اُر آنی
سامدھ دیکھی دیو انوراگے سمن برشی جسو گاون لاگے

کوئی اپما نہ پا کر من میں ہار مان بیٹھے۔ آخر انہوں نے من میں نشچے
کر لیا کہ یہ اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ دونوں سمدھیوں کو ملتے دیکھ کر
دیوتا پریم وش ہو گئے اور پھول برسا کر یش گان کرنے لگے

جگ برنچی اپجا جب تیں دیکھے سنے بیاہ بہو تب تیں

سکل بھانتی سم سماجو۔ سم سمدھی دیکھے ہم آجو

وہ دیوتا آپس میں کہہ رہے ہیں کہ جب سے برہما جی نے اس سرشٹی کی رچنا کی ہے تب سے لے کر اب تک بہت سے بیاہ دیکھے سنے ہیں پرنتو سب پرکار سے سماج سمیت دونوں ایک جیسے سمدھی تو آج ہی دیکھنے میں آئے ہیں

دیو گرمی سندر سانچی۔ پریتی الوکک دہو دسی راچی
دیت پانوڑے ارگھو سہائے۔ سادر جنک منڈپہیں لیائے

دیوتاؤں کے ان سندر اور سچے بچنوں کو سن کر دونوں طرف پریم چھا گیا شدھ پانوڑے اور ارگھ دیتے ہوئے راجہ دسرتھ کو جنک جی منڈپ میں لے آئے

چھند

منڈپ بلوکی بچتر رچنا رچی رتاں منی من ہرے
نج پانی جنک سجان سب کہوں آنی سنگھاسن دھرے
کل اشٹ سرس بسشٹ پوجے بنے کری آسش لہی۔
کوسک ہی پوجت پرم پریتی کہ ریتی تو نہ پرے کہی

منڈپ کی وچتر رچنا اور سندرتا کو دیکھ کر منی جنوں کے من موہت ہو گئے اپنے ہاتھ سے چتر جنک جی نے سب کے لئے آسن لا لا کر دھرے اپنے کل کے اشٹ دیو بسشٹ جی کی پوجا کی اور ودھی پوروک کرکے ان سے آشیرواد لی وشوامتر جی کا پوجن کرنے سے جو پرم پریم چھا گیا اس کی توریتی کہی نہیں جا سکتی۔

دوہا

بام دیو آدک رشیا پوجے مدت مہیس
دئے دیو آسن سب ہی سب سن لہی اسیس

بڑے پرسن من سے راجہ جنک جی نے بام دیو ادک رشیوں کا پوجن کیا اور سب کو دویہ سندر آسن دے کر سب سے آشیرواد پراپت کی۔

چوپائی

بہوری کینہی کوسل پتی پوجا۔ جانی ایس سم بھاو نہ دوجا
کینہی جوری کر بنے بڑائی۔ کہی نج بھاگیہ بھو بہتائی

پھر ایودھیا نریش شری دسرتھ جی کو من میں کوئی اور بھاؤنہ لا کر کیول انہیں ایشور سروپ سمجھ کر ان کی پوجا کی اور ان جیسے سمدھی کو پا کر اپنے بھاگیہ کی انیک طرح کی سراہنا کرکے دونوں ہاتھ جوڑ کر بنتی اور بڑائی کی

پوجے بھوپتی سکل براتی۔ سمدھی سم سادر سب بھانتی
آسن اچت دیے سب کاہو۔ کہوں کاہ مکھ ایک اچھاہو

راجہ جنک نے سب براتیوں کا سمدھی دسرتھ کے سمان ہی سب بھانت آدر ستکار کیا۔ اور سب کسی کو یوگیہ آسن دیئے تلسی داس جی کہتے ہیں کہ میں ایک منہ سے اس اتساہ کا کیا ورنن کر سکتا ہوں

سکل برات جنک سنمانی۔ دان مان بنتی بر بانی
بدھی ہری ہر دسی پتی دن رائی۔ جے جانہیں رگھوبیر پربھائی
کپٹ بپر بر بیش بنائے۔ کوتک دیکھیں اتی سچو پائیں
پوجے جنک دیو سم جانیں۔ دیئے سسن نہ بن پہچانیں

دان مان نمرتا اور شریشٹھ بانی سے راجہ جنک جی نے ساری برات کا سنمان کیا۔ برہما وشنو شیو دگپال اور سوریہ چندر جو شری رگھوناتھ جی کا پربھاؤ جانتے ہیں وہ سب کپٹ سے شریشٹھ برہمنوں کا سا بھیس بنائے بڑا سکھ مانتے ہوئے تماشا دیکھ رہے ہیں

راجہ جنک جی نے ان کو دیوتا سمان مان کر ان کا پوجن کیا اور بنا پہچانے ہی سندر آسن دیئے۔

چھند

پہچان کو کیہی جان سب ہی اپان سدھی بھوری بھئی
آنند کند بلوکی دولہا ابھے دسی آنند مئی

شری لکھن رام سجان پوجے مانہسا آسن دیئے
ابلوکی سیلو سبھاؤ پربھو کو پید من تن بدت بھیے

سب کو اپنی ہی سُدھ بُدھ بھولی ہوئی ہے کون کس کو جانے پہچانے؟ آنندکند دولھا کو دیکھکر دونو اور آنند چھا گیا ہے انتر یامی بھگوان نے سب دیوتاؤں کو دیکھ لیا۔ اور ان کی من ہی من میں پوجا کرکے انہیں اپنے من ہی میں آسن دیا بھگوان کے اس شیل سبھاؤ کو دیکھکر دیوتا من میں بہت ہی پرسن ہوئے۔

دوہا

رام چندر مکھ چندر چھبی لوچن چارو چکور
کرت پان سادر سکل پریم پرمود نہ تھور

شری رام چندر جی کے چندر مکھ کی شوبھا کا سب سے سندر نیتر روپی چکور آدر پوروک پان کر رہے ہیں۔ پریم اور آنند تھوڑا نہیں تھا۔ (یعنی اتھاہ تھا)

چوپائی

سمو بلوکی بسشٹ بولائے۔ سادر ستانند سنی آئے
بیگی کنوری اب آنہو جائی۔ چلے مدت منی آئیسو پائی

شبھ اوسر جان کر وسشٹ جی نے جنک جی کے راج پروہت ستانند جی کو بلوایا۔ وہ سن کر آدر پوروک آئے۔ وشسٹ جی نے اُن سے کہا۔ کہ اب جاکر راجکماری کو جلدی لے آیئے۔ منی کی آگیا پاکر پرسن چت ہوکر ستانند جی چلے۔

رانی سنی اپروہت بانی۔ پرمدت سکھنہ سمیت سیانی
بیپر بدھو کل برِدھ بولائیں۔ کری کل ریتی سمنگل گائیں

چتر رانی سمیت سکھیوں کے پروہت کے بچن سن کر بڑی ہی پرسن ہوئیں۔ برہمنوں کی استریوں اور کل کی بوڑھی استریوں کو بلا کر اپنی کل کی ریتی کرکے سندر منگل گیت گائے۔

ناری بھیش جے سُر بر باما۔ سکل سبھائے سندری سیاما
تنہہ دیکھی سکھ پاویں ناریں۔ بنو پہچانی پرانہو تے پیاریں

شری لکشمی دیوی انگنائیں جو سب سہج سبھاؤ سے ہی سندر اور سولہ برس کی اوستھا والی سندریاں ناری کا بھیس دھارن کئے ہوئے ہیں۔ اُن کو دیکھکر سب استریاں سکھ مان رہی ہیں اور بنا پہچانے ہی وہ سب کو پرانوں سے ادھک پیاری لگتی ہیں۔

بار بار سنماہیں رانی۔ اُما رما سارد سم جانی
سیا سنواری سماجو بنائی۔ مدت منڈپ ہیں چلیں لوائی

پاربتی۔ لکشمی جی اور سرسوتی جی کے سمان اُن کو جان کر رانی بار بار اُن کا آدر سنسکار کرتی ہے۔ وہ اور رنواس کی استریاں اور سکھیاں سیتا جی کا شرنگار کر کے منڈلی بنا کر بڑے پرسن چت ہوکر سیتا جی کو منڈپ کی طرف لے چلیں۔

چھند

چلیں لیوائی سیتہی سکھیں سادر سجی سمنگل بھامنی
نو سپت ساجیں سندری سب متّ کنجر گامنی
کل گان سنی منی دھیان تیاگہیں کام کوکل لاجہیں
منجیر نوپر کلت کنکن تال گیت بر باجہیں

سبھی سندریاں سولہ شرنگار کئے مست ہاتھی کی چال سے جھوم جھوم کر چلی آتی ہیں۔ اُن کے سندر سریلے گیت کو سن کر منی جنوں کے دھیان چھوٹ گئے اور کامدیو کی کوئل شرمندہ ہو گئی۔ بچھوا۔ گھنگھرو اور کنگن تال ہی کی گتی کے انوسار بڑے سندر بجتے چلے آتے ہیں۔

دوہا

سوہتی بنتا برند مہوں سہج سہاونی سیا
چھبی للناگن مدھ جنو سُشما تیا کمنیا

اپنے سہج سبھاؤ سے ہی سندر سیتا جی استری سماج میں ایسے شوبھا پا رہی ہیں۔ مانو شوبھا روپی للناؤں (بیویوں چھوٹی چھوٹی کنیاؤں) کی منڈلی میں نہایت شوبھا روپی استری شوبھا پا رہی ہو۔

چوپائی

سیا سُندرتا برنی نہ جائی ۔ لگھو متی بہت منوہر تائی
اوت دیکھی براتنہہ سیتا ۔ رُوپ راسی سب بھانتی پُنیتا
سب ہی من ہیں من کیئے پرناما ۔ دیکھی رام بھئے پورن کاما
ہرشے دسرتھ سُتنہہ سمیتا ۔ کہی نہ جائی اُر آنند جیتا

سیتا جی کی سُندرتا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بُدھی بہت چھوٹی ہے ۔ اور منوہرتائی بہت بڑی ہے ۔ براتیوں نے جب رُوپ کی راشی اور سب پرکار پوتر اُجول سیتا جی کو آتے دیکھا تو سب نے من ہی من میں اُنھیں پرنام کیا ۔ اور شری رام چندر جی تو سیتا جی کو دیکھکر پوراج منورتھ (کرت کرتیہ) ہو گئے ۔ دسرتھ جی اپنے پتروں سمیت بہت ہی پرسن ہوئے ۔ اُن کے من میں جتنا آنند تھا وہ کہنے میں نہیں آ سکتا ۔

سُر پرنامُ کری برسہیں پھولا ۔ مُنی اسیس دھنی منگل مُولا
گان نسان کولاہل بھاری ۔ پریم پرمود مگن نر ناری

دیوتا پرنام کر کے پھول برسانے لگے ۔ اور مُنیوں کی منگلوں کی مُولا آشیرواد کی آواز آنے لگی گانوں اور نقارے بجنے سے بڑی دھوم دھام مچ گئی سب استریاں اور پُرش پریم اور آنند مگن ہو گئے

ایہی بدھی سیا منڈپہیں آئی ۔ پرمُت سانتی پڑھہیں مُنی رائی
تیہی اوسر کر بدھی بیوہارو ۔ دُہوں کُل گُر سب کینہہ اچارو

اس پرکار سیتا جی منڈپ میں پدھاریں ۔ منیشور پرسن ہو کر شانتی پاٹھ کرنے لگے ۔ اس سمے کی ساری ریتی بیوہار اور کُل اچار دونوں کُل گروؤں نے کئے ۔

چھند

آچار کری گُر گوری گنپتی مُدت بپر پُجاوہیں
سُر پرگٹی پوجا لیہیں دیہیں اسیس اتی سُکھ پاوہیں
مدھوپرک منگل درب جو جیہی سمے مُنی من مہں چہیں
بھرے کنک کوپر کلس سو تب لیئے ہیں پریچارکے رہیں

کُل آچار کر کے گُرو جی پرسن ہو کر برہمنوں سے پاربتی جی گنیش جی کی پوجا کروا رہے ہیں ۔ دیوتا پرگٹ ہو کر پوجا لیتے ہیں ۔ آشیرواد دیتے ہیں ۔ اور سُکھ پاتے ہیں ۔ مدھوپرک (کانسی کے برتن میں دہی شہد گھی ملی ہوئی منگل مئے پدارتھ) آدی جس کسی بھی منگل پدارتھ کی مُنی جی من میں چاہ ماتر کرتے ہیں سیوک سونے کی پراتوں اور کلسوں میں بھر کر ان پدارتھوں کو لیئے سیوک گن اسی سمے تیار کھڑے رہتے ہیں ۔

کُل ریتی پریتی سمیت رَبی کہی دیت سب سادر کیو
ایہی بھانتی دیو پُجائی سیتہی سُبھگ سنگھاسن دیو
سیا رام اولوکنی پرسپر پریم کاہو نہ لکھی پرے
من بُدھی بر بانی اگوچر پرگٹ کبی کیسیں کرے

پریم پوروک سُوریہ وانسی کُل کی سب ریتیاں (رواج) بتا دیتے ہیں ۔ اور وہی آدر سمیت کی جا رہی ہیں ۔ اس پرکار دیوتاؤں کی پوجا کر کے سیتا جی کو سُندر سنگھاسن دیا گیا ۔ شری سیتا جی اور شری رام چندر کا آپس میں پریم سے ایک دوسرے کو دیکھنا کسی کو دکھائی نہیں پڑتا ہے ۔ جو پریم شریشٹھ من بُدھی اور بانی کی پہنچ سے پرے ہے اُسے کوئی کیسے پرگٹ کریں ۔

دوھا

ہوم سمے تن دھری انل اتی سُکھ آہوتی لیہیں
بپر بھیش دھری بید سب کہی بیاہ بِدھی دیہیں

ہون کے سمے شریر دھارن کر کے سوئم اگنی دیو پرسن ہو کر آہوتی لینے لگے ۔ چاروں وید برہمنوں کا بھیس دھارن کر کے وواہ کی پدھیاں بتا رہے ہیں ۔

چوپائی

جنک پاٹ مہشی جگ جانی ۔ سیا ماتو کیمی جائی بکھانی

سُبھو شُبھ کرت سُکھ سُندرتائی۔ سب سمیٹی بِدھی رچی بنائی

جنک جی کی جگت پرسدھ پٹ رانی سیناجی کی ماتا سُنینا کے سُندر روپ کا ورنن کس طرح ہوسکتا ہے۔ مانو برہماجی نے سُندرتیش شُبھ سُکھ اور سُندرتا سب کو اکٹھا کرکے انہیں سنوار کر رچا ہے،

سمے جانی مُنی برنہہ بولائیں۔ سُنت سُہاسنی سادر لیائیں

جنک بام دِسی سوہ سُنینا۔ ہم گری سنگ بنی جنو میینا

سمال جان کر منیشوروں نے اُن کو بلوایا۔ سُہاگن استریاں انہیں آدر سمیت لے آئیں سُنینا۔ جنک کی بائیں طرف ایسے شوبھا پا رہی ہے۔ مانو ہماچل کے ساتھ مینا براج رہی ہو۔

کنک کلس منی کوپر رُورے۔ سُچی سگندھ منگل جل پُورے
نج کر مدِت رائو اور رانی۔ دھرے رام کے آگیں آنی

سونے کے گھڑے منیوں کی سُندر پراتیں پوتر سُگندھ اور منگل جل سے بھرے ہوئے اپنے ہاتھوں سے لاکر پرسن من سے راجا اور رانی نے رام جی کے آگے رکھے۔

پڑھہیں بید مُنی منگل بانی۔ گگن سُمن جھری اوسر جانی
بر بلوکی دمپتی انوراگے۔ پائے پنیت پکھارن لاگے

مُنی جن منگل بانی سے وید پڑھ رہے ہیں۔ شبھ اوسر جانکر آکاش میں پھولوں کی جھڑی لگ رہی ہے۔ دولھا کو دیکھ کر راجہ اور رانی پریم میں مگن ہوگئے اور اُنکے پوتر چرنوں کو دھونے لگے۔

چھند

لاگے پکھارن پائے پنکج پریم تن پلکاولی
نبھ نگر گان نسان جے دھنی اُمگی جنو چہوں دسی چلی
جے پد سروج منوج اری اُر سر سدیو براجہیں
جے سکرت سُمرت بملتا من سکل کلی مل بھاجہیں

وہ شری رام جی کے چرن کملوں کو دھونے لگے اور پریم اُمنگ وش اُنکے شریر کے روئیں کھڑے ہوگئے۔ آکاش اور جنک نگر میں گانے نقارے بجنے اور جے جے کار کی آواز مانو چاروں دِشاؤں میں اُمڈ پڑی۔ جو چرن کمل کام دیو کے دُشمن سری شنکر جی کے من رُوپی سرور میں سدا ہی براجتے ہیں جن کا ایک بار سمرن کرنے سے من شُدھ ہوجاتا ہے اور کلجگ کے سارے پاپ بھاگ جاتے ہیں۔

جے پرسی مُنی بنیتا لہی گتی رہی جو پاتک مئی
مکرند جنہہ کو سمبھو سر سُچیتا اودھی سُر برنئی
کر مدھپ من مُنی جوگی جن جے سئی ابھمت گتی لہیں
تے پد پکھارت بھاگیہ بھاجن جنک جے جے سب کہیں

جن چرن کملوں کا سپرش پاکر مہا پاپی گوتم مُنی کی استری اہلیا نے بھی پرم گتی پائی جن کے مکرند رس (پاؤں کی دھوون) یعنی شری گنگا جی شو جی کے مستک پر براجتی ہے جسے دیوتا لوگ پوترتا کی سیما بتلاتے ہیں جن چرن کملوں پر مُنی اور یوگی جن اپنے منوں کو بھونرا بناکر سیون کرکے من مانی گتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ ان چرنوں کو بڑبھاگی جنک جی دھو رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر سب جے ہو جے ہو کہہ رہے ہیں

بر کنئیری کرتل جوری ساکھو چارو دوؤ کل گرو کریں
بھیو پانی گہن بلوکی بدھی سُر منج مُنی آنند بھریں
سُکھ مُول دولھو دیکھی دمپتی پلک تن ہلسیو ہیو
کری لوک بید بدھان کنیا دان نرپ بھوشن کیو

دولھا اور دولھن دونوں کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملاکر دونوں کُل کے گرو اپنے اپنے راجہ کے کُل کا شاکھوچار (بنشت نامہ) کرنے لگے۔ دولھا کے ہاتھ میں دولہن کا ہاتھ لئے ہوئے دیکھ کر برہما آدی دیوتا منش اور منی آنند سے بھرپور ہوگئے۔ سُکھ کے مُول دولھا کو دیکھ کر راجہ جنک اور اُن کی پٹ رانی سُنینا کے شریر پلکت ہوگئے۔ اور ہردے میں آنند کی ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ راجہ شرومنی شری جنک جی نے لوک اور وید بدھی انوسار کنیادان کیا۔

ہم ونت جمیں گریجا ہیں ہی ہی شری ساگر دئی
رتیں جنک رام ہی سیا سم رپی بسو کل کیرتی سئی
کہوں کرے بینئے بدہو کیو پد پھو ورتی سانوریں
کری ہو بد ہی ودت کانٹھی جوری ہون لاگیں بھانوری

جیسے ہماچل نے شوجی کو پاربتی اور کھشیر ساگر نے شری وشنو جی کو لکشمی جی دی تھیں۔ ویسے ہی راجہ جنک جی نے شری رام جی کو سیتا ارپن کردی۔ جس کی سنسار میں نت سندر کیرتی ہو رہی ہے۔ بدھ یہ (جنک جی) ونتی کریں تو کیسے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بھگوان شری رام چندر جی کی سانولی مورتی نے تو ان کی دیہہ میں سدھ بدھ ہی بھلا دی تھی۔ اس لئے وہ بنتی تو نہ کر سکے پر تو ودھی پوروک ہوم کر کے گانٹھ جوڑ دی۔ اور ویدی کی پردچھنا بھانوریں ہونے لگیں۔

دوہا

جے دھنی بندی بید دھنی منگل گان لنسان
سنی ہرشہیں برشہیں بدھ سر ترو سمن سجان

"جے ہو جے ہو" کی دھن۔ بھاٹوں کا کل کی کیرتی ونش کا گان کرنے کی دھن۔ وید منتروں کی دھن۔ منگل گیت گانے کی دھن اور نقاروں کے بجنے کی دھن سن کر بدھی مان دیوتا گن پرسن ہو کر کلپ برکش کے پھول برسانے لگے۔

چوپائی

کنور کنوری کل بھانوری دیہیں۔ نین لابھ سب سادر لیہیں
جائی نہ برنی منوہر جوری۔ جو اپما کچھ کہوں سو تھوری

ور اور کنیا ویدی کی سندر بھانوریں دے رہے ہیں سب آدر پوروک نیتروں کا لابھ اٹھا رہے ہیں۔ شری رام اور شری سیتا جی کی اس منوہر جوڑی کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ انکے سمان سنسار میں کونسی وستو ہے جس کی ان کو اپما دی جا سکے۔ الغرض جو کچھ اپما کہوں۔ وہ کافی نہ ہوگی۔

رام سیا سندر پرتی چھاہیں۔ جگمگات منی کھمبھن ماہیں

منہوں مدن رتی دھر بہو روپا۔ دیکھت رام بیاہو انوپا

شری رام چندر جی اور شری سیتا جی کی سندر پرچھائیں (عکس) منیوں کے کھمبھوں میں جگمگاتی ہوئی ایسی شوبھا دے رہی ہیں۔ مانو کام دیو اور ان کی استری رتی بہت سے شریر دھارن کئے شری رام جی کے وواہ کے انوپم (بے مثال) اتسو کو دیکھتے ہوں۔

درس لالسا سکچ نہ تھوری۔ پرگٹت درت بہوری بہوری
بھئے مگن سب دیکھنہارے۔ جنک سمان اپان بسارے

ان کام دیو اور رتی کو درشنوں کی لالسا بھی بہت ہے اور اپنی سندرتا کا گھمنڈ چور ہوا دیکھ کر لجاتے بھی بہت ہیں۔ اس لئے بار بار پرگٹ بھی ہوتے ہیں۔ اور چھپ بھی جاتے ہیں۔ دیکھنے والے سب لوگ ایسی سندر انوپم شوبھا کو دیکھ کر آنندت ہوگئے اور راجہ جنک کی طرح اپنے آپ کا سدھ کھو بیٹھے۔

پرمدت منہہ بھانوریں پھیریں۔ نیگ سہت سب ریتی نبیریں
رام سیا سر سیندور دیہیں۔ سوبھا کہی نہ جاتی بدھی کیہیں

اس پرکار آنند پوروک منیشوروں نے بھانوریں کروائیں اور نیگ سمیت سب ریتیوں کو پورا کیا۔ شری رام جی سیتا جی کے سر میں سندور دے رہے ہیں۔ اس شوبھا کا کسی پرکار ورنن بھی نہیں ہو سکتا۔

ارن پراگ جلج بھری نیکیں۔ سسی ہی بھوش اہی لوبھا امی کیں
بہوری بسشٹ دینہہ انوساسن۔ بر دولہنی بیٹھے ایک آسن

(شری رام جی کا سندر ہاتھ تو کمل ہے لال سندور اس کمل کا پراگ ہے۔ ان کی سانولی بھجا مانو سانپ ہے اور سیتا جی کا مکھ چندرما ہے جب شری رام چندر جی اپنی سانولی بھجا کو اٹھا کر اپنے ہاتھ کمل سے چندر مکھی سیتا جی کے سر میں سندور دے رہے ہیں تو وہ ایسی شوبھا دے رہا ہے۔ مانو کمل کو لال پراگ سے بھلی پرکار بھر کر امرت کے لوبھ سے سانپ چندرما کو بھوشت (سنگار)

گر رہا ہے پھر وسشٹ جی نے آگیا دی۔ تب دولھا اور دولہن ایک آسن پر بیٹھے۔

چھند

بیٹھے بر آسن رامو جانکی مدت من دسرتھو بھئے
تنو پلک پنی پنی دیکھی اپنیں سکرت تر و پھل نئے
بھری بھون رہا اچھا ہو رام بیاہ مو بھا سبہیں کہا
کیہی بھانتی برنی سرت رسنا ایک ایہو منگلو مہا

شری رام اور جانکی جی سُندر آسن پر بیٹھے۔ اُن کو دیکھ کر مہاراجہ دسرتھ پرسن ہوئے۔ اپنے پُن کرم روپی کلپ برکش میں نئے پھل آئے دیکھ کر اُن کا شریر پلکت ہو رہا ہے۔ سب لوگ اُتساہ سے بھر گئے۔ سب نے کہا کہ شری رام چندر جی کا وواہ ہو گیا۔ یہ منگل کتنا مہان ہے۔ پرنتو مکھ میں جیبھ ایک ہے اس لئے اس کا ورنن بھلی پرکار کیسے کیا جا سکتا ہے۔

تب جنک پائی بسشٹ آئسو بیاہ ساج سنواری کے
مانڈوی شرت کیرتی ارملا کنوری لیں ہنکاری کے
کُسکیتو کنیا پرتھم جو گن سیل سکھ سوبھا مئی
سب ریتی پریتی سمیت کری سو بیاہی نرپ بھرت ہی دئی

وسشٹ جی کی آگیا پا کر اور وواہ کا سارا ساج سجا کر راجہ جنک نے مانڈوی، شرت کیرتی اور ارملا ان تینوں راج کماریوں کو بلا لیا اور کشدھوج نامی اپنے بھائی کی بڑی بیٹی مانڈوی جی جو کہ گن، شیل، سکھ اور شوبھا کی کھان تھی، پریم پوروک راجہ جنک نے ودھی انوسار سب ریتی کر کے بھرت جی کو بیاہ دی۔

جانکی لگھو بھگنی سکل سُندری سرومنی جانی کے
سو تنیہ دینہہ بیاہی لکھن ہی سکل بدھی سنمانی کے
جیہی نامو شرت کیرتی سلوچنی سُمکھی سب گن آگری
سو دئی رپو سودن ہی بھوپتی روپ سیل اُجاگری

سیتا جی کی چھوٹی بہن ارملا جی جو کہ سب سندریوں میں شری منی تھی۔ راجہ جنک نے سب ودھی انوسار سنمان کر کے لکشمن جی کو بیاہ دی۔ اور شرت کیرتی نام والی۔ سندر نیتروں والی سب گنوں کی کھان۔ روپ اور شیل میں اُجاگر (مشہور) چندر مکھی کو راجہ جنک نے شترگھن جی سے بیاہ دیا۔

انورُوپ بر دُلہنی پرسپر لکھی سکچ ہیاں ہرشہیں
سب مدت سُندرتا سراہہیں سُمن سُر گن برشہیں
سُندری سُندر برنہ سہہ سب ایک منڈپ راجہیں
جنو جیو اُر چاریو اوستھا بھُن سہت براجہیں

چاروں دولھا اور چاروں دُلہنیں اپنے اپنے انورُوپ (مطابق) جوڑی کو دیکھ کر لجاتے ہوئے من میں بڑے ہی پرسن ہو رہے ہیں۔ سب لوگ پرسن ہو کر اُن کے سُندر سروپ کی پرشنسا (تعریف) کر رہے ہیں۔ دیوتا لوگ آکاش سے پھول برسا رہے ہیں۔ سُندر دُلہنیں اپنے سُندر وروں سمیت سب ایک ہی منڈپ میں ایسے شوبھا پا رہی ہیں۔ مانو جیو کے انتہ کرن میں چاروں اوستھائیں (جاگرت۔ سوپن یعنی عالم خواب۔ سشپتی یعنی گہری نیند۔ تریا یعنی برہم آنند مئی اوستھا) اپنے اپنے چاروں سوامیوں (وشو۔ تیجس۔ پراگیہ اور برہم) سمیت براج رہی ہیں۔ (جاگرت ابھیمانی جیو کو وشو کہتے ہیں۔ اور اُسے ہی سوپن میں کریڑا کرنے کے کارن انتو آتما کے ہی تیج سے سوپن کا سنسار پرگٹ ہونے کے کارن اُسے تیجس کہتے ہیں۔ اور جب وہ جاگرت اور سوپن سے رہت گہری نیند میں سو جاتا ہے۔ اور جاگ کر نیند کے سکھ کا ورنن کرتا ہے کہ میں بڑے سکھ سے سویا ارتھات اُسے سوشپتی اوستھا کے سکھ کا گیان ہوتا ہے۔ اس لئے سوشپتی اوستھا کے سمبندھ سے اُس جیو کو پراگیہ کہتے ہیں۔ اور جب وہ ان تینوں اوستھاؤں کا ابھیمان چھوڑ کر اپنے شدھ سروپ کے بھرم کو تیاگ کر برہم میں لین ہو جاتا ہے تو اس کی اس اوستھا کو تریا کہتے ہیں۔

دوہا

مدت اودھ پتی سکل سُت بدھنہ سمیت نہاری
جنو پائے مہی پال منی کرنہ سہت پھل چاری

اودھ نریش راجہ دسرتھ اپنے چاروں پُتروں کو بہوؤں سمیت دیکھکر ایسے پرسن ہیں. مانو وہ راجاؤں کے شرومنی کریاؤں سمیت دھرم ارتھ کام موکھش چاروں پھل پا گئے ہوں۔

چوپائی

جسی رگھوبیر بیاہ بدھی برنی۔ سکل کنور بیاہے تیہی کرنی
کہی نہ جائی کچھو داج بھوری۔ رہا کنک منی منڈپ پوری

شری رام جی کے وواہ کی جیسی ودھی ورنن کی گئی ہے ویسی ہی ریتی سے سارے راجکماروں کے وواہ کیئے گئے جہیز کی بڑائی تو کچھ کہی نہیں جا سکتی۔ سارا منڈپ سونے اور منیوں سے بھر گیا۔

کمبل بسن بچتر پٹورے۔ بھانتی بھانتی بہو مول نہ تھورے
گج رتھ ترگ داس اور داسی۔ دھینو النکرت کام دُہا سی
بستو انیک کریئے کیمی لیکھا۔ کہی نہ جائی جانہیں جنہہ دیکھا
لوکپال اولوکی سہانے۔ لینہہ اودھ پتی سبو سکھو مانے

بہت سے کمبل، بستر، بھانت بھانت کے ریشمی کپڑے جو کہ بہت ہی مولیہ وان (قیمتی) تھے۔ ہاتھی، گھوڑے، داس، داسیاں (نوکر اور لونڈیاں) اور گہنوں سے سجی ہوئیں، کام دھینو کی سی گائیں آدی انیک پدارتھ ہیں۔ جن کی گنتی کرتے نہیں بنتی۔ جنہوں نے دیکھا ہے وہی جانتے ہیں۔ اُن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا جس کو دیکھ کر لوک پال بھی سہا گیئے (للچا گئے یا شرم سے رُک گئے) راجہ دسرتھ جی نے سب کچھ سُکھ اور بڑی پرسنتا پوروک گرہن کیا۔

دینہہ جاچکنہی جو جیہی بھاوا۔ اُبرا سو جنوا سے ہیں آوا
تب کری جوری جنک مُرد و بانی۔ بولے سب برات سنمانی

جہیز کی وستوؤں پر جس یاچک کی جس وستو پر رُچی دیکھی وہ اُسے دے دی۔ جو کچھ بچ رہا وہ جنواسے میں بھجوا دیا گیا۔ تب جنک جی ہاتھ جوڑ کر بڑی کومل بانی سے ساری برات کا سنمان کرتے ہوئے بولے۔

چھند

سنمانی سکل برات آدر دان بنئے بڑائی کے
پرمدت مہا منی برند بندے پوجی پریم لڑائی کے
سر نائی دیو منائی سب سن کہت کر سمپٹ کیئیں
سُر سادھو چاہت بھاو سندھو کی توش جل انجلی دیئیں

آدر، دان، نمرتا اور بڑائی سے ساری برات کا سنمان کر راجہ جنک جی نے پرسنتا کے ساتھ پریم پوروک منی سماج کی پوجا اور بندنا کی۔ پھر سر نوا کر سب دیوتاؤں کو پرسن کر کے راجہ جنک ہاتھ جوڑ کر بولے کہ دیوتا اور سادھو تو آدر بھاؤ کے ہی بھوکے ہیں۔ ان کو کچھ دیکر پرسن نہیں کیا جا سکتا۔ کیا چلو بھر پانی دینے سے کہیں سمندر سنتشٹ ہو سکتا ہے۔

کر جوری جنک بہوری بندھو سمیت کوسل راے سوں
بولے منوہر بین بانی سنیہہ سیل سُبھائے سوں
سمبندھ راجن راورے ہم بڑے اب سب بدھی بھئے
ایہی راج ساج سمیت سیوک جانبے بنو گنہ لیئے

پھر راجہ جنک اپنے بھائیوں سمیت ہاتھ جوڑ کر منوہر شیل اور سندر پریم سے بھری ہوئی پوتر بانی سے راجہ دسرتھ کو کہنے لگے۔ کہ ہے راجن! آپکے ساتھ سمبندھ ہو لینے سے ہم اب سب پرکار بڑے ہو گئے ہیں۔ ہم کو اس راج پاٹ سمیت اپنا بے دام سیوک جانیئے۔

اے داریکا پریچاریکا کری پالبیں کرونا نئی
اپرادھو چھمبی بولی پٹھئے بہت ہوں ڈھیٹھو کئی
پُنی بھانو کل بھوشن سکل سنمان ندھی سمدھی کیئے
کہی جاتی نہیں بنتی پرسپر پریم پری پورن ہیئے

یہ ہماری کنیا ئیں ہیں۔ ان کو اپنی داسی جان کر نت نئی دیا درشٹی سے ان کا پالن کرنا جو ہم نے آپکو یہاں بلا لینے کی ڈھٹائی کرنے کا اپرادھ کیا ہے۔ اُسے کشما کرنا پھر سوریہ کل شرومنی

دشرتھ جی نے راجہ جنک کا اتنا سنمان کیا کہ اُن کو سنمان کا ندھی (خزانہ) ہی کر دیا۔ دونوں کے ہردے پریم سے بھری پُورن ہیں اُن کی آپس میں ایک دوسرے کی نمرتا بھاو کو کہا نہیں جا سکتا۔

پھر ارگن سمن برسہیں راؤ جنواسے ہی چلے
دُندبھی جے دھُنی بید دھُنی نبھ نگر کوتوہل بھلے
تب سکھیں منگل گان کرت مُنیس آیسو پائی کے
دُولھا دُلہنہ سہت سُندری چلیں کوہبر لیائی کے

دیوتا گن پھُول برسا رہے ہیں۔ راجہ جنواسے کو چلے نقارے کی دھُن، جے جے کی دھُن اور وید دھُن ہو رہی ہے۔ آکاش اور نگر میں دھوم دھام مچی ہوئی ہے۔ تب منیشوروں کی آگیا پا کر

سندر سکھیاں دو لھاؤں سمیت دُلہنوں کو لے کر منگل گیت گاتی ہوئیں کوہبر کو چلیں۔

دوھا

پُنی پُنی رامہی چتو سیا سکچتی منو سکچیں نہ
ہرت منوہر مین چھبی پریم پیاسے نین

سیتا جی بار بار رام جی کی اور دیکھتی ہیں اور لجا جاتی ہیں۔ پر اُن کا من دیکھنے سے نہیں سکچاتا (ارتھات اُن کا من بھگوان کے درشن میں لولین ہے۔ پریم کے پیاسے اُن کے نیتر چنچل مچھلی کی شوبھا کو بھی ہرتے ہیں۔

ماس پرائن گیارھواں وشرام (بال کانڈ)

چوپائی

سیام سریر سُبھائن سُہاون۔ سوبھا کوٹی منوج لجاون
جاوک جُت پد کمل سُہائے۔ مُنی من مدھپ رہت جنہہ چھائے

شری رام چندر جی کا شیام (سانولا) شریر سبھاو سے ہی سُندر ہے۔ جس کی شوبھا کو دیکھ کر کروڑوں کام دیو لجاتے ہیں۔ جاور سے یکت اُن کے چرن کمل بہت ہی شوبھا دے رہے ہیں۔ جن پر مُنی جنوں کے من روپی بھنورے سدا ہی چھائے رہتے ہیں۔

پیت پُنیت منوہر دھوتی۔ ہرتی بال روی دامنی جوتی
کل کنکن کٹی سوتر منوہر۔ باہو بسال بھوشن سُندر

پیلی پوتر اور منوہر دھوتی پراتہ کال کے سورج اور بجلی کی چمک کو ہرے لیتی ہے۔ کمر میں سُندر کنکنی اور کٹی سوتر ہیں اور اُن کی لمبی بھجائیں ہیں جن میں سندر گہنے پہنے ہوئے ہیں۔

پیت جنیو مہا چھبی دیئی۔ کر مُدرکا چوری چتو لیئی
سوہت بیاہ ساج سب ساجے۔ اُر آیت اُر بھوشن راجے

پیلا جنیو مہا شوبھا دے رہا ہے۔ ہاتھ کی انگوٹھی چت کو چرا لیتی ہے۔ بیاہ کے سب ساج سجے ہوئے وہ بہت شوبھا پا رہے ہیں چوڑی چھاتی پر سندر گہنے شوبھا پا رہے ہیں۔

پییر اپرنا کاکھا سوتی۔ دُہوں آنچرنہی لگے منی موتی
نین کمل کل کنڈل کانا۔ بدنو سکل سوندرج ندھانا

پیلا دوپٹہ پیلے جنیو کی طرح ہی سہاونا لگتا ہے جس کے دونوں آنچلوں پر منی اور موتی لگے ہوئے ہیں۔ کمل کے سمان نیتر ہیں۔ کانوں میں سندر کنڈل ہیں۔ اُن کا مکھ تو ساری سُندرتا کا خزانہ ہی ہے۔

چوپائی

سندر پُھر گنٹی منوہر ناسا۔ بھال تلک رُچی رُنا نواسا
سوہت مَوڑ منوہر ماتھے۔ منگل مئے مُکتا منی گاتھے

اتی انت سُندر ناکی بھری ہیں۔ منوہر ناک ہے مستک پر لگا ہوا تلک تو سندرتا کا گھر ہی ہے۔ منگل مئے منی اور موتی جڑت سُندر منوہر موڑ مکٹ ماتھے پر شوبھا پا رہا ہے۔

گاتھے مہامنی مَور منجل انگ سب چت چورہیں
پُرناری سُر سُندریں بسی بلوکی سب تِن تورہیں
منی بسن بھوشن واری آرتی کرہیں منگل گاوہیں
سُر سُمن برسہیں سُوت۔ ماگدھ بندی سُجس سناوہیں

سندر موڑ بہت ہی بیش قیمتی (قیمتی) رتنوں سے جڑا ہوا ہے۔ سندر انگ چت کو چرائے لیتے ہیں۔ جنک پُر کی استریاں اور دیو سندریاں دولہے کو دیکھ کر تنکا توڑ رہی ہیں تاکہ اُن کو کسی کی بُری نظر نہ لگ جائے۔) اور منی لبتر و گہنے نچھاور کر کے اُن کی آرتی اُتار رہی ہیں۔ اور منگل گا رہی ہیں۔ دیوتا پھول برسا رہے ہیں۔ سوت۔ ماگدھ۔ بھاٹ سُیش (کُل کی بڑائی) سناتے ہیں۔

کوہبر ہیں آنے کنور کنوری سُباسنیہ سُکھ پائی کے
اتی پریت لوکک ریتی لاگیں کرن منگل گائی کے
لہکوری گوری سکھاو رام ہی سیا سن سارو کہیں
رنبواس ہاس بلاس رس بس جنم کو پھل سب لہیں

سہاگن استریاں سُکھ مان کر دولہا اور دولہن کو کوہبر (کُل دیوتا کے ستھان) میں لائیں منگل گان کر کے اتی انت پریم سے وہ لوکاچار کرنے لگیں۔ شری رام چندر جی کو شری گوری جی بھکور (دولہا دولہن کا آپس میں ایک دوسرے کو گراس دینا) سکھاتی ہیں۔ اور مہاسوتی جی سیتا جی کو سکھاتی ہیں۔ سب رنواس ہاس بلاس کے آنند میں مگن ہے۔ سبھی اپنے اپنے جنم کا پھل پراپت کر رہے ہیں۔

نج پانی منی مہوں دیکھی اتی مورتی سُروپ ندھان کی

چالتی نہ بھُج بلی بلوکی بِرہ بھے بس جانکی
کوتک بنود پرمود پریمو نہ جائی کہی جانہیں الیں
بر کنوری سُندر سکل سکھیں لوائی جنواسے ہی چلیں

سُندر روپ ندھان شری رام چندر جی کی پرچھائیں جانکی جی اپنے ہاتھ کی منیوں میں دیکھ رہی ہیں۔ اس دیکھنے کے کارن کہ کہیں رام جی کے درشن میں وِیوگ نہ ہو جائے سیتا جی اپنی بُھج بلی کو ہلاتی نہیں اور اپنی درشٹی (نظر) کو بھی اُس پرچھائیں پر برابر جمائے رکھا ہے۔ اس سمے کے ہنسی تماشے اور منگل کا آنند اور اتھاہ پریم ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ اُسے سکھیاں ہی جانتی ہیں۔ وَر اور کنیاؤں کو سب سندر سکھیاں لے کر جنواسے کو ساتھ لے چلیں۔

تیہی سمے سنئے اسیس جہاں تہاں نگر نبھ آنند مہا
چِرُو جیئے جوڑی چارو چارئیو مُدت من سبہیں کہا
جوگیندر سِدھ مُنیش دیو بلوکی پربھو دُندبھی ہنی
چلے ہرشی برشی پرسون نج نج لوک جے جے بھنی

اُس سمے جہاں تہاں نگر اور آکاش میں آشیرواد کی دھونی ہی دھونی کان میں سُنائی دے رہی ہے۔ اور مہا آنند چھایا ہوا ہے سب نے پرسن ہو کر کہا کہ سندر چاروں جوڑیاں چرنجیوی ہوں۔ یوگی۔ راج سدھ اور منیشور پربھو شری رام چندر جی کو دیکھ کر دُندبھی بجاتے اور پرسن ہو کر پھول برساتے جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ کہتے ہوئے اپنے اپنے لوک کو چلے۔

دوھا

سہت بدھو سُبہ کنور سب تب آئے پتو پاس
سوبھا منگل مود بھری اُمگیو جنو جنواس

چاروں راجکمار اپنی اپنی دلہنوں سمیت پتا جی کے پاس آئے تب تو شوبھا۔ منگل اور آنند سے بھر کر مانو سب جنواسا اُمڈ ہی پڑا۔

چوپائی

پُنی جیوناں بھئی بہو بھانتی۔ پٹھئے جنک بلائی براتی
پرت پانوڑے بسن انوپا۔ سُتنہہ سمیت گون کیو بھوپا

پھر بھانت بھانت کی رسوئی بنائی گئی جنک جی نے برات کو بلا بھیجا۔ انوپم بستروں کے پانوڑے پڑتے جاتے ہیں جب کہ دسرتھ جی پتروں سمیت چلے۔

سادر سب کے پائے پکھارے۔ جتھا جوگ پیڑھنہ بیٹھارے

دھوئے جنک اودھپتی چرنا۔ سیل سنیہو جائی نہیں برنا

آدر کے ساتھ سب کے پاؤں دھوئے گئے اور یتھا یوگیہ پیڑھوں پر سب براتی بٹھائے گئے تب جنک جی نے اودھ نریش دسرتھ جی کے چرن دھوئے۔ ان کا شیل اور اسنیہ پریم بھاؤ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

بہوری رام پد پنکج دھوئے۔ جے ہر ہردے کمل مہوں گوئے

تینیو بھائی رام سم جانی۔ دھوئے چرن جنک نج پانی

پربھو شری رام چندر جی کے جو چرن کمل شری شو جی کے ہردے کمل میں چھپے رہتے ہیں۔ ان کو پھر راجہ جنک نے دھویا۔ اور پھر تینوں بھائیوں کو رام جی کے سمان جان کر ان کے چرن راجہ جنک نے اپنے ہاتھوں سے دھوئے۔

آسن اچت سب ہی نرپ دینہہ۔ بولی سوپ کاری سب لینہہ

سادر لگے پرن پنواڑے۔ کنک کیل منی پان سنوارے

راجہ جنک جی نے سب کو اچت آسن دیئے۔ پھر رسوئی پروسنے والوں کو بلایا۔ آدر کے ساتھ پتلیں پڑنے لگیں۔ جو چندر کانت منیوں کے پتوں سے سونے کی کیل لگا کر بنائی گئی تھیں۔

دوہا

سوپودن سربھی سرپی سندر سواد پنیت

چھن مہوں سب کے پرسی گے چتر سوآر بنیت

چتر اور نمرتا سے پروسنے والے رسوئیے سندر سوادشٹ (ذائقہ دار) اور پوتر دال بھات اور گائے کا گھی کشن بھر میں سب کے سامنے پروس گئے

چوپائی

پنچ کول کری جیون لاگے۔ گاری گان سنی اتی انوراگے

بھانتی انیک پرے پکوانے۔ سدھا سرس نہیں جاہیں بکھانے

سب لوگ پانچ گراس کر کے (پرانائے سوآہا، اپانائے سوآہا، ویانائے سوآہا۔ ادانائے سوآہا، سمانائے سوآہا۔ ان منتروں کا اچارن کرتے ہوئے پہلے پانچ پرانوں کو گراس دینا یہ پانچ گراس کرم کہلاتے ہیں۔ اکر کے بھوجن کرنے لگے۔ گالی سے گیت (دیہاتی کھتیاں) سن کر سب اتی انت پریم مگن ہو گئے انیک پرکار کے امرت سے پکوان پروسے گئے۔ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

پروسن لگے سوار سجانا۔ بنجن ببدھ نام کو جانا

چار بھانتی بھوجن بدھی گائی۔ ایک ایک بدھی برنی نہ جائی

چتر رسوئیے بھانت بھانت کے ویننجن کھانے والے پدارتھ مٹھائیاں آدی پروسنے لگے۔ ان کا نام کون جانتا ہے چبا کر کھانے والے۔ چوس کر کھانے والے اور پی کر کھانے یوگیہ بھوجن اس پرکار چار پرکار کے بھوجنوں کی بدھی کہی گئی ہے۔ ان میں سے ایک ایک پرکار کے اتنے پدارتھ بنے تھے کہ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھرس رچر بنجن بہو جانی۔ ایک ایک رس اگنت بکھانی

جیونت دیہیں مدھر دھنی گاری۔ لے لے نام پرش اور ناری

چھ رس (میٹھا۔ کھٹا۔ کڑوا۔ نمکین۔ کسیلا۔ چرپرا) والے بہت طرح کے سوادشٹ ویننجن ہیں۔ ایک ایک رس کے اگنت پرکار کے بنے ہوئے ہیں۔ برات کے بھوجن کرتے سمے استریاں سبھی سریلی دھون سے پرشوں اور استریوں کے نام لے لے کر گالی بھرے گیت گا رہی ہیں۔

سمے سہاونی گاری براجا۔ ہنست راؤ سنی سہت سماجا

ایہی بدھی سب ہیں بھوجن کینہا۔ آدر سہت آچمن دینہا

سمے کی سہاونی گالی بھی شوبھا پاتی ہے اسے سن کر سماج سہت راجہ دشرتھ جی ہنس رہے ہیں۔ اس پرکار سب نے بھوجن کیا۔ اور تب سب کو آنند سہت ہاتھ منہ دھونے کے لئے جل دیا گیا

دوہا

دیئی پان پوجے جنک دسرتھو سہت سماج
جنواسے ہی گونے مدت سکل بھوپ سرتاج

پھر پان دے کر جنک جی نے دسرتھ جی کے سہت اُنکی ساری سماج کا پوجن کیا۔ سب راجاؤں کے سرتاج دسرتھ جی پرسن ہوکر جنواسے کو چلے۔

چوپائی

نت نوتن منگل پُر ماہیں۔ نمش سرس دن جامنی جاہیں
بڑے بھور بھوپتی منی جاگے۔ جاچک گن گن گاون لاگے

جنک پُور میں نت نئے منگل ہو رہے ہیں۔ آنکھ کی جھلک کے سمان دن رات بیتے جا رہے ہیں۔ پراتہ کال راجاؤں کے مکٹ منی دسرتھ جی جاگے۔ یاچک (بھکاری) لوگ اُن کے گنوں کا گان کرنے لگے۔

دیکھی کنور بر بدھنہ سمیتا۔ کمی کہی جات مود من جیتا
پیرت کریا کری گے گرو پاہیں۔ مہا پرمود پریم من ماہیں

چاروں راجکماروں کو ان بہوئیں سہت دیکھکر ان کے من میں جو آنند ہے۔ وہ کہا نہیں جا سکتا۔ پراتہ کال کی ساری کریا کرکے وہ اپنے گرو وششٹ جی کے پاس گئے۔ ان کے من میں مہا آنند اور پریم بھرا ہے۔

کری پرنام پوجا کر جوری۔ بولے گرا امیں جنو بوری
تمہری کرپاں سنہو منی راجا۔ بھئیوں آج میں پورن کاجا

پرنام کرکے اور اُن کی پوجا کرکے ہاتھ جوڑ کر امرت سے بھری پورن بانی سے راجہ دسرتھ جی نے کہا۔ ہے منی راج! آپ کی کرپا سے میں آج پورن کام ہو گیا ہوں۔

اب سب بپر بولائی گوسائیں۔ دیہو دھینو سب بھانتی بنائیں
سنی گرو کری مہی پال بڑائی۔ پنی پٹھئے منی برند بولائی

گوسائیں! اب سب برہمنوں کو بلاکر سب بھانت کے سجا کر گائیں دیجئے۔ یہ سن کر وششٹ جی نے راجہ کی بڑی بڑائی کی۔ اور پھر منی منڈلی کو بلوا بھیجا۔

دوھا

بام دیو اُرو دیو رشی بالمیک جابالی
آئے منی بر نکر تب کوسک آدی تپسالی

تب بام دیو، دیورشی نارد، والمیک جابالی اور وشوامتر آدی تپسوی شریشٹھ منیوں کی منڈلیاں وہاں آئیں۔

چوپائی

ڈنڈ پرنام سبہی نرپ کینہے۔ پوجی سپریم براسن دینہے
چاری لچھے بر دھینو منگائیں۔ کام سُربھی سم سیل سُہائیں

راجہ نے سب کو ڈنڈوت کرکے پرنام کیا۔ پریم سے اُن کی پوجا کرکے انہیں اُتم آسن دیئے۔ چار لاکھ اُتم گائیں منگوائیں جو شیل اور سندرتا میں کام دھینو کے سمان تھیں۔

سب بدھی سکل النکرت کینہی۔ مدت مہیپ مہی دیونہہ دینہی
کرت بنتی بہو بدھی نرناہو۔ لہیوں آجو جگ جیون لاہو

اُن کو سب پرکار کے گہنے کپڑوں سے سجاکر پرسن ہوکر برہمنوں کو راجہ دسرتھ جی نے دیا۔ راجہ بہت طرح سے پرارتھنا کر رہے ہیں کہ آج ہی جگت میں جینے کا لابھ میں نے اُٹھایا ہے۔

پائی اسیس مہیس اننداء لئے بولی پنی جاچک برندا
کنک بسن منی ہے گے سبہند ا دیئے بوجھی رُچی روی کل نندنا

برہمنوں کا آشیرواد پاکر راجہ کو بڑا آنند ہوا۔ پھر یاچکوں کی منڈلیوں کو بلوالیا۔ رگھوکل کو آنندت کرنے والے دسرتھ جی نے اُن کو اُن کی پسند پوچھ کر سونا، بستر، منی، گھوڑے، ہاتھی وغیرہ دیئے۔

چلے پڑھت گاوت گن گاتھا۔ جے جے جے دنکر کل ناتھا
یہ بدھ رام بیاہ اچھا ہو۔ سکئی برنی سہس مکھ جاہو

وہ سب کبت پڑھتے اور یش گاتے ہوئے مہاراجہ دسرتھ کی جے جے۔

جے اور مستے ہو۔ پھٹتے ہوئے چلے۔ اس پرکار شری رام چندر جی کے وواہ کا اُتسو ہوا جس کا ہزار منہ والے شیش جی بھی نہیں ورنن کر سکتے۔

دوہا

بار بار کوسک چرن شیش نائی کہہ راؤ
یہ سب سکھ مُنی راج تو کرپا کٹاچھ پساؤ

تب بار بار وشوامتر جی کے چرنوں میں ڈنڈوت کر کے مہاراجہ دشرتھ نے کہا کہ ہے مُنی راج! یہ سب سُکھ آپ کی کرپا درشٹی کی ہی کرپا ہے۔

چوپائی

جنک سنیہہ سیل کرتوتی۔ نرپ سب بھانتی سراہ بھوتی
دن اٹھ بداؤ وہ پُر ناگا۔ راکھہیں جنک سہت انوراگا

راجہ دشرتھ جی نے جنک کے پریم شیل۔ کرنی اور ایشوریہ کی سب پرکار پرشنسا کی۔ ہر روز سویرے اٹھتے ہی اودھ نریش دشرتھ جی جنک سے وداع ہونے کی آگیا مانگتے ہیں۔ پرنتو راجہ جنک پریم سے انہیں رکھ لیتے ہیں۔

نت نوتن آدر ادھکائی۔ دن پرتی سہس بھانتی پہونائی
نت نو نگر آنند اچھاہو۔ دسرتھ گونو سوہائی نہ کاہو

نت نیا آدر بڑھتا ہی جاتا ہے۔ ہر روز ہزاروں پرکار سے مہمانی ہوتی ہے۔ نگر میں نت نیا آنند اور اُتساہ رہتا ہے۔ دشرتھ جی کا وداع ہونا کسی کو نہیں سُہاتا۔

بہت دِوس بیتے اہی بھانتی۔ جنو سنیہہ رجو بندھے براتی
کوسک ستانند تب جائی۔ کہا بدیہہ نرپ ہی سمجھائی

اس پرکار بہت سے دن بیت گئے۔ مانو پریم کی رسی سے براتی لوگ بندھے ہوئے ہیں۔ تب وشوامتر جی اور ستانند جی نے راجہ جنک کو سمجھا کر کہا۔

اب دسرتھ کہں آئسو دیہو۔ جدپی چھاڑی نہ سکو سنیہو

بھلیہیں ناتھ کہی سچو لائے۔ کہی جے جیو سیس تنہہ نائے

کہ اب آپ دشرتھ جی کو وداع ہونے کی آگیا دیجئے۔ یدیپی پریم کے مارے آپ انہیں چھوڑنا نہیں چاہتے۔ بہت اچھا سوامی! ایسا کہہ کر جنک جی نے منتریوں کو بلا لیا۔ اور جے جیو کہہ کر انہوں نے (منتریوں نے) راجہ جنک جی کو مستک نوایا۔

دوہا

اودھ ناتھ چاہت چلن بھیتر کرہو جناؤ
بھئے پریم بس سچو سنی بپر سبھا سد راؤ

جنک جی نے اُن منتریوں سے کہا۔ کہ اودھ نریش دشرتھ جی وداع ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ رنواس میں جا کر خبر کر دو۔ سُن کر منتری، براہمن، راج سبھا اور سوئم راجہ جنک جی پریم کے وش ہو گئے۔

چوپائی

پُرباسی سنی چلی ہی براتا۔ پوچھت بکل پرسپر باتا
ستیہ گونو سنی سب بلکھانے۔ منہوں سانجھ سرسج سکچانے

جنک پور کے لوگوں نے جب برات کے جانے کی خبر کانوں کان سُنی تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے۔ یہ سچ ہو جانے پر کہ برات سچ مچ ہی جانے والی ہے۔ وہ بہت ہی اُداس ہو گئے۔ مانو شام کے وقت کمل کا پھول کمھلا گیا ہو۔

جہاں جہاں آوت بسے براتی۔ تہاں تہاں سدھ چلا بہو بھانتی
بپدھ بھانتی میوا پکوانا۔ بھوجن ساج نہ جائی بکھانا
بھری بھری بسہن اپار کہارا۔ پٹھیں جنک انیک سُسارا
ترگ لاکھ رتھ سہس پچیسا۔ سکل سنوارے نکھ اَر سیسا
مت سہس دس سندھر ساجے۔ جنہی دیکھی دِسی کنجر لاجے
کنک بسن منی بھری بھری جانا۔ مہنشیں دھینو بستو بدھی نانا

الودھیا سے جنک پور آتے سمے جہاں جہاں برات ٹھہری تھا

وہاں نہال بہت پرکار رکار سوئی کا سامان بھیجا گیا۔ انیکوں پرکار کے میوے پکوان اور بھوجن کی سامگری جن کا کر ورنن نہیں ہو سکتا۔ اگنت بیلوں اور کہاروں کے دوارہ بھر بھر کر بھیجے گئے ساتھ ہی جنک جی نے سندر پلنگ بھی بھیجے ایک لاکھ گھوڑے اور پچاس ہزار رتھ اوپر سے نیچے تک سجائے ہوئے۔ دس ہزار سجے ہوئے متوالے ہاتھی جنہیں دیکھکر دشاؤں کے ہاتھی بھی شرمندہ ہوتے ہیں۔ گاڑیوں میں بھر بھر کر سونا۔ بستر اور جواہرات اور گائیں۔ اس کے علاوہ اور بھی انیک پرکار کی دستوئیں دیں۔

دوہا

دائج اُمت نہ سکئے کہی دینہہ بدیہ بہوری
جو اولوکت لوکپتی لوک سمپدا تھوری

جنک جی نے بے حد جہیز دیا۔ جو کہا نہیں جا سکتا۔ جس کے آگے لوک پالوں کے لوک کی دولت بھی تھوڑی جان پڑتی تھی۔

چوپائی

سب سماج ایہی بھانتی بنائی۔ جنک اودھ پٹھ دینہہ پٹھائی
چلی ہی برات سنت سب رانیں۔ بکل مین گن جنو لگھو پانیں

اس پرکار سب سامان سجا کر راجہ جنک نے ایودھیا جی کو بھیج دیا۔ برات کے جانے کی خبر سن کر رانیاں ایسے بیاکل ہو گئیں۔ مانو تھوڑے پانی میں مچھلیاں بیاکل ہو گئیں ہوں۔

پُنی پُنی سیا گودکری لیہیں۔ دیئی آسیس سکھاون دیہیں
ہوئیہو سنتت پیاہی پیاری۔ چیروائی بات اسیس ہماری

وہ سب بار بار سیتا جی کو گود میں لے لیتی ہیں اُنہیں آشیرواد دے کر شکشا دیتی ہیں۔ کہ تم سدا اپنے پتی کی پیاری ہو وو۔ تمہارا سہاگ اٹل ہو۔ ہمارا یہی آشیرواد ہے

ساس سُسر گرو سیوا کریہو۔ پتی رُخ لکھی آیسو انوسر یہو
اتی سینہہ بس کہیں سیانی۔ ناری دھرم سکھویں مردو بانی

ساس سُسر اور گرو کی سیوا کرنا۔ پتی کی رُخ دیکھکر اُن کی آگیا

اُنو سار چلنا۔ چتر سکھیاں اتی پریم وش ہو کر سیتا جی کو کومل بانی سے استری دھرم کی شکشا دیتی ہیں۔

سادر سکل کنوری سمجھائیں۔ رانیہہ بار بار اُر لائیں
بہوری بہوری بھیٹیہیں مہتاریں۔ کہہیں برنچی رچیں کت ناریں

اس پرکار رانیوں نے سب کاریوں کو استری دھرم کی شکشا دیکر بار بار اُنہیں چھاتی سے لگایا۔ مائیں بار بار اُن سے ملتی ہیں اور کہتی ہیں کہ برہما جی نے استریوں کو کیوں بنایا۔

دوہا

تیہی اوسر بھائینہہ سہت رامو بھانو کل کیتو
چلے جنک مندر مدت بدا کرا ون ہیتو

اسی سمے سوریہ ونش کے بھانو شری رام چندر جی بھائیوں سمیت پرسن ہو کر وداع کرانے کے لئے راج محل کو چلے

چوپائی

چارئیو بھائی سبھائن سہائے۔ نگرناری نر دیکھن دھائے
کوؤ کہہ چلن چہت ہہیں آجو۔ کینہہ بدیہہ بدا کر سماجو

تمام شہر کے سندر چاروں راجکماروں کو دیکھنے کے لئے جنک پور کے استری پرش دوڑے۔ کوئی کہتا ہے کہ آج جانا چاہتے ہیں۔ راجہ جنک نے وداع کرنے کا سب پربندھ کر لیا۔

لیہو نین بھری روپ نہاری۔ پریہ پاہنے بھوپ سُت چاری
کو جانے کیہہ سکرت سیانی۔ نین اتھی کینہے بدھی آنی

ان پیارے مہمانوں چاروں راجکماروں کے روپ کو نیتر بھر کر دیکھ لو یہ چتر پتہ نہیں۔ بدھاتا نے ہمارے کون سے پُنیہ کرموں کے پھل سروپ ان راجکماروں کو یہاں لا کر ہماری آنکھوں کا مہمان کیا ہے۔

مرن سیل جمی پاو پیو کھا۔ سُرتر و لہے جنم کر بھوکھا
پاؤ نارکی ہری پدو جیسیں۔ انہہ کر درشن ہم کہیں تیسیں

جیسے کسی مرنے والے کو امرت مل جائے اور جنم کے غریب کو کلپ برکش کی پراپتی ہو جائے نرک ادھیکاری کو جیسے موکش کی پراپتی ہو جائے ایسے ہی ہمارے لئے ان کا درشن دُرلبھ ہے۔

نرکھی رام سوبھا اُر دھرہو۔ نج من پھنی مورتی منی کرہو
ایہی بدھی سب نین پھل دیتا۔ گئے کنور سب راج نکیتا

شری رام چندر جی کی شوبھا کو دیکھ کر ہردے میں دھر لو۔ اپنے من کو سانپ اور اُن کی منوہر مورتی کو منی بنا لو۔ اس پرکار سب کو نینوں کا پھل دیتے ہوئے سب راجکمار راج محل میں آ گئے۔

دوہا

روپ سندھو سب بندھو لکھی ہرشی اُٹھا رنواس
کرہیں نچھاور آرتی مہا مدت من ساس

روپ کے سمندر سب راجکماروں کو دیکھ کر رنواس پرسن ہو اُٹھا ساسویں پرسن من ہو کر نچھاور اور آرتی کرتی ہیں۔

چوپائی

دیکھی رام چھبی اتی انوراگیں۔ پریم بِبس پنی پنی پد لاگیں
رہی نہ لاج پریتی اُر چھائی۔ سہج سنیہو برنی کمی جائی

شری رام جی کی سندر شوبھا کو دیکھ کر وہ پریم میں مگن ہو گئیں۔ اور پریم کے وش میں ہو کر بار بار اُن کے چرنوں میں لگیں ہردے میں بہت ہی پریتی چھا گئی جس سے لاج بھی چھوٹ گئی اُنکے سہج سبھاوک پریم کا ورنن کس طرح سے کیا جا سکتا ہے۔

بھائینہ سہت اُبٹی انہوائے۔ چھرس اسن اتی ہیتو جیوائے
بولے رامو اوسر جانی۔ سیل سنیہہ سکچ مے بانی

انہوں نے بھائیوں سمیت شری رام جی کو اُبٹن لگا کر اسنان کرایا اور بڑے پریم سے چھ رس والا بھوجن کھلایا سُندر سمان [illegible] شری رام جی نے شیل پریم اور لجا بھری بانی سے کہا۔

راؤ اودھ پور چہت سدھائے۔ پٹھئے ہم ایاں پٹھائے
ماتو مدت من آیسو دیہو۔ بالک جانی کرب نت نیہو

مہاراج ایودھیا پُری کو جانا چاہتے ہیں ہمیں وداع لینے کے لئے انہوں نے یہاں بھیجا ہے۔ ہے ماتا! پرسن من سے ہمیں آگیا دیجئے۔ اور اپنے بالک سمجھ کر سدا پریم درشٹی رکھئے۔

سنت بچن بلکھو رنواسو۔ بولی نہ سکہیں پریم بس ساسو
ہردیاں لگائی کنوری سب لینہی۔ پتنہہ سونپ بنتی اتی کینہی

ان بچنوں کو سنتے ہی سارا رنواس اداس ہو گیا ساسوئیں پریم وش بول نہیں سکتیں سب کماریوں کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور اُنکے پتیوں کو سونپ کر بہت پرارتھنا کی۔

چھند

کری بنے سیا رامہی سمرپی جوری کر پنی پنی کہے
بلی جاؤں تات سُجان تمہ کہوں بدت گتی سبکی اہے
پریوار پُرجن موہی راجہی پران پریہ سیا جانبی
تلسیس سیلو سنیہو لکھی نج کنکری کری مانبی

پرارتھنا کر کے انہوں نے سیتا جی کو شری رام جی کو سونپ دیا اور ہاتھ جوڑ کر بار بار کہا۔ ہے تات! ہے چتر! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم سب کے دلوں کے بھید جانتے ہو پریوار پرواسیوں اور راجہ کو سیتا پرانوں کے سمان پیاری ہے۔ ایسا جان کر ہے تلسی کے سوامی! اس کے شیل اور پریم کو دیکھ کر اسے اپنی داسی سویکار کرنا۔

سورٹھا

تمہہ پری پورن کام جان سرومنی بھاؤ پریہ
جن گن گاہک رام دوش دلن کرونا ایتن

تم پورن کام ہو چتر شرومنی ہو۔ تمہیں پریم بھاؤ سے پریم ہے بھگتوں کے گنوں کو گرہن کرنے والے اور اُن کے دوشوں کا ناش کرنے والے آپ دیا کے دھام ہو۔

چوپائی

اس کہی رہی چرن گہی رانی۔ پریم پنک جنو گرا سمانی
سُنی سنیہہ ساتی بر بانی۔ بہو بدھی رام ساسو سنمانی

ایسا کہہ کر رانی چرنوں کو پکڑ کر رہ گئی اُنکی بانی تو مانو پریم کے کیچڑ میں ہی سما گئی ہو۔ پریم سے بھری پورن سندر بچنوں کو سن کر شری رام چندر جی نے ساس کا بہت پرکار سے سنمان کیا۔

رام بدا مانگت کر جوری۔ کینہہ پرنام بہوری بہوری
پائی اسیس بہوری سر نائی۔ بھائینہ سہت چلے رگھورائی

شری رام جی نے ہاتھ جوڑ کر وداع مانگی اور بار بار پرنام کیا۔ آشیرواد لے کر اور پھر ڈنڈوت کر کے بھائیوں سمیت شری رگھوناتھ جی چلے۔

منجو مدھر مورتی اُر آنی۔ بھئیں سنیہہ سنتھل سب رانی
پُنی دھیرج دھر کنور ہنکاریں۔ بار بار بھینٹ ہیں مہتاریں

سندر مورتی کو من میں دھارن کر کے رانیاں پریم وش سکتے کی سی حالت میں ہو گئیں پھر دھیرج پکڑ کر کماریوں کو بُلا کر مائیں بار بار اُنہیں چھاتی سے لگاتی ہیں۔

پہنچاوہیں پھر ملیہیں بہوری۔ بڑھی پرسپر پریتی نہ تھوری
پُنی پُنی ملت سکھنہ بلگائی۔ بال بچھ جمی دھینو لوائی

کماریوں کو پہنچاتی ہیں۔ اور پلٹ کر پھر ملنے لگتی ہیں۔ اس سے آپس میں پریتی بہت بڑھتی جاتی ہے۔ بار بار ملتی ہوئی ماتاؤں کو سکھیوں نے الگ کر دیا۔ جیسے تازی بیائی ہوئی گاؤ کو کوئی اس کے بچھڑے سے الگ کر دیں۔

دوہا

پریم بیس نر ناری سب سکھنہ سہت رنیواس
مانہوں کینہہ بدیہہ پُر کرُونا برہ نواس

اس سمے نگر کے نر ناری اور سکھیوں سمیت سارا رنواس پریم کے وش تھا ایسا بیاکل ہے مانو جنک پوری میں کرُونا اور برہ (غم جدائی) نے ڈیرہ ڈال رکھا ہو۔

چوپائی

شک ساریکا جانکی جیائے۔ کنک پنجر ہیں راکھی پڑھائے
بیاکل کہہیں کہاں بیدیہی۔ سنی دھیرج پریہری نہ کیہی

جن طوطا اور مینا کو سیتا جی نے پالا تھا۔ اور سونے کے پنجرے میں رکھ کر پڑھایا تھا۔ وہ بیاکل ہو کر کہہ رہے ہیں جانکی جی کہاں ہیں۔ اُن کے ایسے شبد سن کر کس کا دھیرج جاتا رہا۔

بھئے بیاکل کھگ مرگ ایہی بھانتی۔ منج دسا کیسیں رہی جیماتی
بندھو سمیت جنک تب آئے۔ پریم اُمگی لوچن جل چھائے

جہاں پکشی اور پشو ایسے بیاکل ہیں۔ وہاں کے منشوں کی دشا کا تو پھر کہنا ہی کیا۔ تب راجہ جنک اپنے بھائی سمیت وہاں آئے پریم سے اُمڈ کر اُن کے نیتروں میں پریم جل بھر آیا۔

سیا بلوکی دھیرتا بھاگی۔ رہے کہاوت پرم براگی
لینہی رائے اُر لائی جانکی۔ مٹی مہا مرجاد گیان کی

یہ بھی پی وہ پرم ویرکت پرش کہلاتے تھے۔ تو بھی سیتا جی کو دیکھ کر اُن کا دھیرج جاتا رہا انہوں نے جانکی جی کو چھاتی سے لگایا۔ اُس سمے اُن کے سب گیان کا بندھ ٹوٹ گیا (یہاں کوی نے گیا ہی رہسیہ بھاو پرگٹ کیا ہے سیتا جی بھگوان کی وناری شکتی ہیں اگیان وش میں نہ تو اس اناری شکتی کے یتھارتھ سروپ کو سمجھنے کی شکتی رہنے دیتا ہے اور نہ اس کے سوائی شری رام چندر جی سا کشات برہم کی پراپتی ہونے دیتا ہے جب ہم اشدھ مٹی سے لتھڑے ہاتھوں کو شدھ مٹی سے دھو ڈالنے کے سمان گیان سے اگیان کی نورتی کر دیتے ہیں اور شدھ مٹی کی طرح ہاتھ صاف کر کے وہ گیان اگیان دور کر کے سوئیم بھی نورت ہو جاتا ہے۔ تب ہم بھگوان کی وناری شکتی کے یتھارتھ سروپ کو سمجھ کر اس کا آدر کر کے اس کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ یہاں کوی نے یہی بھاو دکھلایا ہے۔ کہ سیتا جی کو چھاتی سے لگاتے ہی جنک جی کے گیان کا بندھ ٹوٹ گیا)

سمجھاوت سب سچیو سیانے۔ کینہہ بچارو نہ اوسر جانے
بارہیں بار سُتا اُر لائیں۔ سجی سندر پالکیں منگائیں

سب سبھا نے منتری انہیں کہا تھا جب تب راجہ نے
بٹیوانے کا سامان تیار کر دیا گیا۔ بارہ کہاریوں کو چھاتی سے
لگا کر سندر بھوشن پاکرکنیاں منگوائیں۔

دوہا

پریم سہت پریوار سب شوبھا نی شگن نریس
کنور بی چڑھائیں پالکی سمر سہہ کینیس

سارا پریوار پریم کے وش ہے شبھ مہورت جان کر راجہ
نے سنتی سے بھرت شری لکشمن جی کا سمان کرکے کہاریوں کو پالکیوں پر
چڑھایا۔

چوپائی

بہو بدھی بھوپ سنا سمجھائیں۔ ناری دھرم کل ریتی سکھائیں
داسیں داس دیئے بہوتیرے۔ سچی سیوک جے پریہ ہیا کیرے

راجہ نے کنیاؤں کو بہت پیار سے سمجھایا۔ استری دھرم اور کل
ریتی کی سکشا دی۔ جو داس داسیاں سیتا جی کے پریہ اور سچے
سیوک تھے۔ ایسے بہت سے داس داسیاں راجہ جنک نے دیئے۔

سیا چلت بیاکل پُرباسی۔ ہوہیں سگن شبھ منگل راسی
بھو سر سچیو سمیت سماجا۔ سنگ چلے پہنچاون راجا

سیتا جی کے چلتے سمے جنک پُرواسی بہت بیاکل ہوئے
منگل کی راشی شبھ شگن ہونے لگے برہمنوں اور منتریوں سمیت
راجہ جنک پہنچانے کو ساتھ ہو لیے۔

سمے بلوکی باجنے باجے۔ رتھ گج باجی برات سماجے
دسرتھ بپر بولی سب لینے۔ دان مان پرپورن کینے

سماں دیکھ کر باجے بجنے لگے۔ رتھ ہاتھی اور گھوڑے براتیوں
نے سجائے۔ پھر دسرتھ جی نے برہمنوں کو بلا لیا اور انہیں دان اور مان
سے بھرپور کر دیا۔

چرن سروج دھوری دھری سیسا۔ مدت مہی پتی پائی اسیسا
سمری گجانن کینہہ پیانا۔ منگل مول شگن بھئے نانا

ان کے چرن کملوں کی دھول کو مستک پر دھر کر ان کا آشیرواد
پاکر راجہ دسرتھ بہت ہی پرسن ہوئے اور شری گنیش جی کا سمرن
کرکے وہاں سے کوچ کیا۔ منگل مول نانا پرکار کے شگن ہونے لگے۔

دوہا

سُر پرسون برسہیں ہرشی کرہیں اپچھرا گان
چلے اودھ پتی اودھ پُر مدت بجائی نسان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برسا رہے ہیں۔ اور اپسرائیں گیت
گا رہی ہیں۔ پرسن ہو کر نقارے بجا کر اودھ پتی مہاراجہ دسرتھ ایودھیا جی
کو چلے۔

چوپائی

نرپ کری بنے مہاجن پھیرے۔ سادر سکل مانگنے ٹیرے
بھوشن بسن باجی گج دینھے۔ پریم پوشی ٹھاڑھے سب کینھے

راجہ دسرتھ نے بنتی کر کے نگر کے بڑے بڑے آدمیوں کو واپس
لوٹایا۔ اور آدر کے ساتھ سب بھکاریوں کو بلایا اور انہیں کپڑے
گھوڑے ہاتھی دیئے۔ اور پریم سے سب کو سنتشٹ کر کے سب
بل بخشا۔

بار بار بردا ولی بھاشی۔ پھرے سکل رامہی اُر راکھی
بہوری بہوری کوسل پتی کہہیں۔ جنک پریم بس پھرے نہ چہہیں

وہ بار بار رگھو کل کے یش گان گاتے اور شری رام جی کی چھوی
کو ہردے میں دھارن کر کے لوٹے۔ کوسل پتی دسرتھ جی راجہ جنک جی
کو بار بار واپس لوٹ جانے کو کہتے ہیں۔ پرنتو وہ پریم وش لوٹنے کا نام
نہیں لیتے۔

پُنی کہہ بھوپتی بچن سہائے۔ پھرے مہیس دوری بڑی آئے
رائے بہوری آتمی بیٹھا ڈھے۔ پریم پرباہ بلوچن باڈھے

تب پھر راجہ دسرتھ جی نے سہانے بچن کہے۔ ہے راجن!
اب لوٹ جائیے۔ بہت دور آ گئے۔ جب وہ پھر بھی نہ لوٹے تو راجہ دسرتھ
جی رتھ سے اتر کر کھڑے ہو گئے۔ اور آنکھوں سے پریم آنسوؤں کی

تب بدیہہ بولے کری جوری ۔ بچن سنیہہ سدھا جنو بوری

کروں کون بدھی بنئے بنائی ۔ مہاراج موہی دینہہ بڑائی

تب جنک جی نے ہاتھ جوڑ کر امرت سے بیری پورن بچن کہے ۔ میں کس طرح سے بنتی کروں ۔ ہے مہاراج ! آپ نے تو مجھکو سب طرح سے بڑا کر دیا ہے ۔

دوھا

کوسل پتی سمدھی سجن سنمانے سب بھانتی

ملنی پرسپر بنئے اتی پریتی نہ ہردیاں سماتی

کوسل پتی شری دسرتھ جی نے اپنے سجن سمدھی کا سب پرکار سے سنمان کیا ۔ پھر دونو راجاؤں کے ملاپ کرتے ہیں ایک دوسرے سے ایسا بنتی بھاؤ اور اتی پریتی تھی ۔ کہ ہردے میں سمانی تھی ۔

چوپائی

منی منڈلی ہی جنک سر ناوا ۔ آسیرواد سب ہی سن پاوا

سادر پنی بھینٹے جاماتا ۔ روپ سیل گن ندھی سب بھراتا

پھر جنک جی منی منڈلی کو ڈنڈوت کیا ۔ اور سبھی سے آشیرواد پایا ۔ پھر وہ روپ شیل اور گنوں کے بھنڈار چیاروں راجکمار اپنے داما دوں کو ملے ۔

جوری پنکرو پانی سہائے ۔ بولے بچن پریم جنو جائے

رام کروں کیہی بھانتی پرسنسا ۔ منی مہیس من مانس ہنسا

اور سندر ہاتھ کملوں کو جوڑ کر پریم سے پریپورن بچن بولے ! ہے رام ! میں کس پرکار آپ کی استتی کروں ! آپ منیوں اور شو جی کے من روپی انسرووور کے ہنس ہیں ۔

کرہیں جوگ جوگی جیہی لاگی ۔ کوہو موہو ممتا مدو تیاگی

بیاپکو برہمو الکھوا بناسی ۔ چدانند نرگن گن راسی

من سمیت جیہی جان نہ بانی ۔ ترکی نہ سکہیں سکل انومانی

مہما نگمو نیتی رہی کہہئی ۔ جو تیہوں کال ایک رس رہئی

جن کے لیئے یوگی لوگ کرودھ ۔ موہ ۔ ممتا اور مد کو تیاگ کر یوگ ابھیاس کرتے ہیں ۔ جو سرو ویاپک ۔ برہم ۔ اویکت ۔ وناشی ۔ سچدانند ۔ نرگن اور گنوں کی راشی ہیں ۔ جنہیں من سمیت بانی نہیں جانتی ۔ اور سب کچھ انومان کرنے والے (سمجھنے والے) بھی ترک (دلیل) سے جس کا انت نہیں پا سکتے ۔ جن کی مہما کو وید نیتی نیتی (یہ نہیں یہ نہیں) کہہ کر ورنن کرتے ہیں ۔ جو تینوں کال میں ایک رس یعنی نرونکار ہے ۔

دوھا

نین وشئے مو کہوں بھئیو سو سمست سکھ مول

سبئی لابھ جگ جیو کہں بھئیں ایسو انوکول

سو وہ ہی آپ سب سکھوں کے مول میری آنکھوں کے وشئے ہوئے آپ جیسے سوامی کے انوکول ہونے پر جگت میں سب پرانی جیو کو سبھی ہی میں پل جاتے ہیں ۔

چوپائی

سب ہی بھانتی موہی دینہی بڑائی ۔ نج جن جانی لینہہ اپنائی

ہوہیں سہس دس سارد سیکھا ۔ کرہیں کلپ کوٹک بھری لیکھا

آپ نے مجھے سبھی پرکار بڑائی دی ہے اور اپنا سیوک جان کر مجھے اپنا لیا ہے ۔ یدی دس ہزار سرسوتی اور شیش ہوں ۔ اور کروڑوں کلپوں تک بھی لکھا حساب لگتے رہیں ۔

مور بھاگیہ راؤر گن گاتھا ۔ کہی نہ سرائیں سنہو رگھو ناتھا

میں کچھ کہوں ایک بل موریں ۔ تمہ ریجھو سنیہہ سو تھوریں

تو بھی ہے رگھو ناتھ جی ۔ میرے بھاگیہ اور آپ کے گنوں کی کتھا کو کہہ کر پورا نہیں کر سکتے ہیں ۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں ۔ وہ میں اس ایک ہی بھروسہ پر کہہ رہا ہوں ۔ کہ آپ بہت ہی تھوڑے پریم سے پرسن ہو جاتے ہیں ۔

بار بار مانگوں کر جوریں ۔ منو پریہرے چرن جنی بھوریں

سنی بر بچن پریم جنو پوسنے ۔ پورن کام رام پریتوشنے

میں بار بار ہاتھ جوڑ کر یہ مانگتا ہوں کہ میرا من آپ کے چرنوں کو کبھی بھول کر بھی نہ چھوڑے۔ جنک جی کے پریم سے بھری پورن شبد سن کر پورن کام بھگوان شری رام چندر جی بہت پرسن ہوئے۔

کری بر بنے سسر سنمانے۔ پتو کوسک بسشٹ سم جانے
بنتی بہوری بھرت سن کینہی۔ ملی سپریم پنی اسیش دینہی

بھگوان شری رام چندر جی نے سسر کی بنتی کر کے اپنے پتا وشوامتر اور وسشٹ کے سمان پوجنیہ جان کر سسر جنک جی کا سنمان کیا۔ پھر جنک جی نے بھرت جی کی بہت بنتی کی اور پریم کے ساتھ مل کر پھر انہیں آشیرواد دیا۔

دوہا

ملے لکھن رپوسودن ہی دینہہ اسیس مہیس
بھئے پرسپر پریم بس پھری پھری نا دہیں سیس

پھر راجہ نے شتروگھن اور لکشمن جی کو مل کر آشیرواد دیا۔ وہ ایک دوسرے کے پریم کے وش ہو کر بار بار جنک جی کو ڈنڈوت کرنے لگے۔

(چوپائی)

بار بار کری بنے بڑائی۔ رگھوپتی چلے سنگ سب بھائی
جنک گہے کوسک پد جائی۔ چرن رینو سر نینہہ لائی

بار بار راجہ جنک کی بنتی اور بڑائی کر کے شری رگھوناتھ جی بھائیوں سمیت چلے۔ تب جنک جی نے وشوامتر جی کے چرن جا پکڑے اور ان کے چرنوں کی رج کو سر اور نیتروں پر لگایا۔

سنو منیس بر درسن تورے۔ اگم نہ کچھ پرتیت من مورے
جو سکھ سجس لوکپتی چہہیں۔ کرت منورتھ سکچت اہہیں

انہوں نے کہا۔ ہے منیشور! مجھے یہ پورن وشواس ہے کہ آپ کے درشن ماتر سے سب کچھ سلبھ ہے۔ لوکپال جو سکھ اور بڑائی چاہتے ہیں۔ اور اپنے کو ادھیکاری نہ سمجھ کر جس کا منورتھ کرتے ہوئے من میں ڈرتے ہیں۔

سو سکھ سجس سلبھ موہی سوامی۔ سب سدھی تو درسن انوگامی
کینہہ بنئے پنی پنی سر ناتائی۔ پھرے مہیس آسشا پائی

ہے سوامی! وہی سکھ اور بڑائی مجھے سہج ہی پراپت ہو گئی۔ ساری سدھیاں (کامیابیاں) آپ کے درشن کے پیچھے چلتی ہیں۔ اس پرکار بار بار بنتی کر کے اور ڈنڈوت کر کے آشیرواد پا کر راجہ جنک واپس لوٹے۔

چلی برات نسان بجائی۔ مدت چھوٹ بڑ سب سمودائی
رام ہی نرکھی گرام نر ناری۔ پائی نین پھل ہوہی سکھاری

نقارہ بجا کر برات چلی۔ چھوٹے بڑے سب سمودائے (گروہ منڈلیاں) پرسن ہیں۔ راستے میں گراموں کی استریاں اور پرش رام جی کو دیکھ کر اپنے نیتروں کا پھل پا کر سکھ مان رہے ہیں۔

دوہا

بیچ بیچ بر باس کری مگ لوگنہہ سکھ دیت
اودھ سمیپ پنیت دن پہنچی آئی جنیت

راستے کے بیچ پڑاؤ کرتی ہوئی۔ اور راستے کے گراموں کے لوگوں کو سکھ دیتی ہوئی وہ برات شبھ دن شبھ مہورت میں اجودھیا پوری کے نزدیک آ پہنچی۔

چوپائی

ہنے نسان پنو بر باجے۔ بھیری سنکھ دھنی ہے گئے گاجے
جھانجھی بروڈ ڈنڈمیں سہائی۔ سرس راگ باجہیں سہنائی

نقارے اور ڈھول بجنے لگے۔ بھیری اور شنکھ کی دھن ہونے لگی۔ ہاتھی اور گھوڑے گرج رہے ہیں۔ جھانجھیں، سہاونی ڈفلیاں اور سریلے سُر سے شہنائی بج رہی ہے۔

پر جن آوت اکنی براتا۔ مدت سکل پلکاولی گاتا
نج نج سندر سدن سنوارے۔ ہاٹ باٹ چوہٹ پر دوارے

نگر نواسی برات کو آتی ہوئی سن کر پرسن ہو گئے اور سارے

خوشی کے خربوزے بنے گئے ٹکڑے ہو گئے۔ انہوں نے اپنے اپنے
سندر شریف، ہاٹ (بازاروں) گلی کوچوں اور چوراہوں اور نگر کے
دروازوں کو سجایا۔

گلیں سکل ارگجاں سینچائی۔ جہاں تہاں چونکے چارو پُرائی
بنا بجار و نہ جائی بکھانا۔ تورن کیتنو بتاگ بتانا

ساری گلیاں چندن سے چھڑک دی گئیں۔ جہاں تہاں سندر
چوکے پُرائے گئے۔ بازار کی سجاوٹ کا تو کہنا ہی کیا۔ تورنوں دھوجا
پتاکاؤں (جھنڈے آدک) اور منڈپوں سے بہت ہی سندر
سجایا گیا۔

سپھل پوگ پھل کدلی رسالا۔ روپے بکل کنہیہ تمالا
لگے سُبھگ ترو پرست دھرنی۔ منی مے آلبال کل کرنی

پھل بہت سہاری۔ کیلا۔ آم۔ مولسری۔ کدمب اور تمال
کے درخت لگائے گئے۔ وہ لگے ہوئے سندر برکش دھرتی کو چھو رہے
ہیں اُڈیوں پتوں اور پھلوں کے بوجھ سے زمین پر جھک گئے۔ اُنکے
تھیوں کے تھانے کیا ہی سندر کاریگری سے بنائے گئے ہیں۔

دوھا

بیدہ بھانتی منگل کلس گرہ گرہ رچے سنواری
سُر برہمادی سہاہیں سب رگھوبیر پُری نہاری

گھر گھر بھانت بھانت کے منگل کلش سجا کر بنائے گئے
برہما آدی دیوتا بھی شری رگھوناتھ جی کی شری شہر ایودھیا پُری
کو دیکھ کر سہاتے تھے۔ (اس کے مقابلے میں اپنی کاریگری سے رچی
ہوئی اپنی پُری انہیں تچھ جان پڑتی ہے۔)

چوپائی

بھوپ بھون کیتنی اور سہاوا۔ جبانکی بدن منو موہا
منگل ساج منوہر تائی۔ ردھی مبارک سِدھ سہید اسہائی

راج محل تو ایسا سہاونا اور سندر سوہنا ہے کہ جس
کو دیکھ کر کام دیو کا بھی من موہت ہو جاتا ہے۔ منگل شگن

منوہرتا (دلکشی) ردھی سِدھی (جاہ و حشمت) سکھ و سہانی نیتی
جنوا چھاہ سب سہج سُہائے۔ تنو دھر دہری دسرتھ گرہ چھائے
دیکھن ہیتو رام بیدیہی۔ کہہو لالسا ہوہی نہ کیہی

اور سب اُتساہ مانو سہج سبھاؤ سے ہی سندر شریر دھارن
کر کے دسرتھ جی کے گھر میں چھا گئے ہیں۔ شری رام اور شری سیتا
جی کے درشن کرنے کے لئے کہو تو بھلا کیسے لالسا نہ ہوگی۔

جُوتھ جوتھ ملی چلیں سُواسنی۔ بنج چھبی نندریں مدن بلاسنی
سکل سُمنگل سجیں آرتی۔ گاوہیں جنو بہو بیش بھارتی

سُہاگن استریوں کی ٹولیاں کی ٹولیاں مل کر راج محل کو چلیں۔
وہ اپنے سوندریہ (خوبصورتی) سے کام دیو کی استری رتی کا بھی
تِرسکار کر رہی ہیں۔ سبھی سندر منگل آرتی سجائے ہوئے ہیں۔ وہ میٹھے
گیت گا رہی ہیں۔ مانو سب سرسوتی جی کا ہی اوتار ہوں۔

بھوپتی بھون کولاہلو ہوئی۔ جائی نہ برنی سمیو سکھو سوئی
کوسلیا آدی رام مہتاریں۔ پریم بس تن دسا بسار یں

راج محل میں خوب دھوم دھام ہے۔ اس سمے کے سکھ
اور آنند کا کیا ٹھکانہ۔ وہ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ کوشلیا آدی رام
چندر جی کی مائیں پریم کے وش ہو کر تن بدن کی سدھ بدھ بھول گئیں۔

دوھا

دیئے دان بپرنہ بپل پوجی گنیس پُراری
پرم پرمدت پرم درد رجنو پائی پدارتھ چاری

گنیش جی اور شری مہادیو کی پوجا کر کے انہوں نے برہمنوں
کو انیک پرکار کا دان دیا۔ وہ ایسی پرسن ہیں مانو کسی کنگال کو دھرم
ارتھ کام موکش چاروں پدارتھوں کی پراپتی ہو گئی۔

چوپائی

مود پرمود بپس سب ماتا۔ چلیہیں نہ چرن سِتھل بھئے گاتا
رام درس ہت اتی انورا گیں۔ پرچھن ساج سجن سب لاگیں

پریم اور آنند کے مارے سب ماتائیں سکتے کی سی حالت
میں ہیں، جس کے کارن پاؤں چلتے نہیں۔ شری رام جی کو دیکھنے
کے لیے وہ سب اتی انت پریم مگن ہوکر پریچھن کا سب ساج
سجانے لگیں۔

بیدھ بدھان باجنے باجے۔ منگل مدت سمترا ساجے
ہرد دوب ددھی پلو پھولا۔ پان پوگ پھل منگل مولا

بھانت بھانت کے باجے بج رہے ہیں۔ شری سومترا
جی نے پرسن ہوکر منگل ساج سجائے۔ ہلدی، دوب، دہی، پتے
پھول، پان اور سپاری آدک منگل کی مول وستوئیں و

اچھت انکر لوچن لاجا۔ منجل منجری تلسی براجا
چھہے پرٹ گھٹ سہج سہائے۔ مدن سکن جنو نیڑ بنائے

چاول، انکر، گوروچن، لاوا اور تلسی کی سندر منجریاں
(پھول) براجتی ہیں۔ سج سندر سونے کے گھڑے بھانت بھانت
رنگ کے ایسے شوبھایمان ہو رہے ہیں۔ مانو کام دیو پکشی نے اپنے رہنے
کے لیے گھونسلے بنائے ہیں۔

سگن سگندھ نہ جائی بکھانی۔ منگل سکل سجہیں سب رانی
رچیں آرتی بہت بدھانا۔ مدت کریں کل منگل گانا

شگن کی سوگندھ والی وستوؤں کا تو کہنا ہی کیا، سب
رانیاں سندر منگل ساج سج رہی ہیں۔ بہت پرکار کی آرتیوں
کی رچنا کرکے وہ پرسن ہوکر سندر منگل گیت گا رہی ہیں۔

دوہا۔

کنک تھار بھری منگلنی کمل کرنہہ لیں مات
چلیں مدت پریچھن کرن پلک پلوت گات

ماتائیں اپنے کمل کے سمان سندر ہاتھوں میں سونے کے
تھال منگل مے وستوؤں سے بھر کر پرسن ہوکر پریچھن کرنے چلیں۔
خوشی کے مارے ان کے شریروں کے لوں کھڑے ہیں۔

دھوپ دھوم نبھ میچک بھیو۔ ساون گھن گھمنڈ جنو ٹھیو
سرترو سمن مال سر برشہیں۔ منہوں بلاک اولی منو کرشہیں

دھوپ کے دھوئیں سے آکاش ایسا کالا ہوگیا مانو ساون
کی گھنگھور گھٹا چھا گئی ہو۔ دیوتا آکاش سے کلپ برکش کی پھولوں مال
برسا رہے ہیں۔ مانو بگلوں کی قطاریں کالی گھٹائیں شوبھایمان کر من
کو لبھا رہی ہیں۔

منجل منی مئے بندنوارے۔ منہوں پاک رپو چاپ سنوارے
پرگٹ ہیں درہیں اٹنہہ پر بھامنی۔ چارو چپل جنو دمکہیں دامنی

سندر منیوں سے بنے ہوئے بندنوار ایسے پرتیت ہوتے ہیں
مانو اندر دھنش سجائے ہوں۔ اٹاریوں پر استریاں پرگٹ ہوتی ہیں اور
[illegible] چھپ جاتی ہیں۔ مانو چنچل وہ سندر بجلی چمک رہی ہو۔

دندبھی دھن گھن گرجنی گھورا۔ جاچک چاتک دادر مورا
سر سگندھ شچی برشہیں باری۔ سکھی سکل ششی پور نر ناری

نقاروں کی دھن مانو بادلوں کی گھور گرجنا ہے۔ اس گرجنا کو
سن کر لینے والے پپیہے، مینڈک اور مور مانو یاچک گن (بھکاری)
ہیں۔ دیوتا لوگ سوگندھ والا پانی برسا رہے ہیں۔ جس سے کھیتی
کے سمان نگر کے سب استری پرش سکھی ہو رہے ہیں۔

سمیو جانی گر آیسو دینہا۔ پرپرویش رگھوکل منی کینہا
سمری سمبھو گرجا گن راجا۔ مدت مہی پتی سہت سماجا

سمے جان کر گرو وششٹھ جی نے آگیا دی۔ اور رگھوکل منی
شری رام چندر جی نے نگر میں پرویش کیا۔ شو جی پاربتی و
گنیش جی کا سمرن کیا۔ سماج سہت راجا بہت ہی پرسن من سے ایودھیا پوری
میں پرویش (داخل) ہوئے۔

ہوہیں سگن برشہیں سمن سر دندبھیں بجائی
ببدھ بدھو ناچہیں مدت منجل منگل گائی

منگل ہو رہے ہیں، نقارے بجا بجا کر دیوتا لوگ پھول
برسا رہے ہیں۔ دیوانگنائیں پرسن ہوکر سندر منگل گا گا کے ناچ رہی ہیں۔

ماگدھ سوت بندی نٹ ناگر۔ گاویں جس جو تیہو لوک اُجاگر
جے دھنی بمل بید بربانی۔ دس دس سُنیئے سمنگل سانی

ماگدھ سوت۔ بندی گن بھٹ کھاٹ اور چتر نٹ تینوں
لوگوں کے سوریہ شری رام چندر جی کا یش گا رہے ہیں۔ جے جیکار
اور اُجل سرلیشٹھ دیدبانی سندر منگل سے بھری ہوئی دسوں دشاؤں
میں سنائی دے رہی ہے۔

بپل باجنے باجن لاگے۔ نبھ سُر ناگ لوگ اُتراگے
بنے براتی برنی نہ جاہیں۔ مہا مُدِت من سکھ نہ سماہیں

بھانت بھانت کے باجے بجنے لگے۔ آکاش میں دیوتا
اور ایودھیا پوری میں استری پُرش سب پریم میں مگن ہو گئے۔
براتیوں کا سنگار کہا نہیں جا سکتا۔ وہ سب مہا پرسن ہیں
اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے ہیں۔

پُرباسنہہ تب رائے جوہارے۔ دیکھت رامہی بھئے سکھارے
کریں نچھاوری منی گن چیرا۔ باری بلوچن پُلک سریرا

تب ایودھیا واسیوں نے راجہ کو بندنا کی۔ اور رام چندر جی
کو دیکھ کر بہت سکھی ہوئے۔ وہ ان پر منی اور بستر نچھاور کر رہے ہیں
شری آنند کے مارے پُلکت ہیں۔ اور نیتروں میں پریم جل بھرا ہے۔

آرتی کریں مُدِت پُر ناری۔ ہرشہیں نرکھی کنور برچاری
سیبکا بھگ اوار اُگھاری۔ دیکھی لہنہہ ہوہیں سکھاری

نگر کی استریاں پرسن ہو کر آرتی اتار رہی ہیں۔ اور چاروں
سندر دولہوں کو دیکھ کر پرسن ہو رہی ہیں۔ پالکیوں کے سُندر جھرمر
(پردے) کو ہٹا ہٹا کر وہ دلہنوں کو دیکھ دیکھ کر سکھی ہو رہی ہیں۔

ایہہ بدھی سب ہی دیت سکھو آئے راج دوار
مُدِت ماتو پرچھن کریں بدھینہہ سمیت کمار

اس پرکار سب کو سکھ دیتے ہوئے راج دوار پر آئے
ماتائیں پرسن ہو کر بہوؤں سمیت راجکماروں کی آرتی کر رہی ہیں۔

کریں آرتی بارہیں بارا۔ پریم پرمود کہے کو پارا
بھوشن منی پٹ نانا جاتی۔ کریں نچھاوری اگنت بھانتی

وہ بار بار آرتی کر رہی ہیں۔ اُن کے پریم اور مہا آنند کا پار
کون پا سکتا ہے۔ انیکوں پرکار کے گہنے، کپڑے اور جواہرات نچھاور
کر رہی ہیں۔

بدھوہنہ سمیت دیکھی سُت چاری۔ پرمانند مگن مہتاری
پُنی پُنی سیا رامہی چھبی دیکھی۔ مُدِت سپھل جگ جیون لیکھی

بہوؤں سمیت چاروں پُتروں کو دیکھ کر ماتائیں پریم آنند
میں مگن ہو رہی ہیں۔ بار بار شری رام چندر جی اور سیتا جی کی سُندر
شوبھا کو دیکھ کر وہ پرسن ہو رہی ہیں۔ اور جگت میں اپنے جیون کو سپھل
مان رہی ہیں۔

سکھیں سیا مکھ پُنی پُنی چاہی۔ گان کریں نج سُکرت سراہی
برشہیں سُمن چھنہی چھن دیوا۔ ناچہیں گاوہیں لاوہیں سیوا

سکھیاں سیتا جی کے مکھ کو بار بار دیکھ کر اپنے شبھ کرموں کی
سراہنا کر رہی ہیں۔ اور گیت گا رہی ہیں۔ دیوتا لوگ چھن چھن پر پھول
برسا رہے ہیں۔ وہ ناچتے ہیں گاتے ہیں۔ اور اپنی سیوا جتاتے ہیں۔

دیکھی منوہر چاریو جوریں۔ سارد اپما سکل ڈھنڈھوریں
دیت نہ بنہیں نپٹ لگھو لاگیں۔ ایک ٹک رہیں رُوپ انُراگیں

سندر منوہر چاروں جوڑیوں کو دیکھ کر سرسوتی جی نے سنسار
بھر کی سب اپماؤں کو کھوج ڈالا۔ پر کوئی اپما دیتے نہیں بنتی سب
کی سب اُن کے مقابلے میں تچھ جان پڑتی ہیں۔ تب تو شری رام
جی کے رُوپ میں مگن ہو کر ایک ٹک ہو کر دیکھتی رہ گئیں۔

نگم نیتی کل ریتی کری ارگھ پاوڑے دیت
بدھوہنہ سہت سُت پرچھی سب چلیں لوائی نکیت

وید ودھی اور کل ریتی کر کے ارگھ پاوڑے دیتی ہوئی ماتائیں
بہوؤں سمیت پُتروں کا پرچھن کر کے محل کے اندر ساتھ لے چلیں۔

چاری سنگھاسن سہج سُہائے۔ جنُو منوج رچ ہاتھ بنائے
تنہہ پر کنور کنوری بیٹھارے۔ سادر پائے پنیت پکھارے

سہج بھاؤ سے ہی سُندر چار سنگھاسن تھے۔ جو مانو کامدیو نے ہی اپنے ہاتھ سے بنائے تھے۔ اُن پر راجکماروں کو بمعہ راجکماریوں کے بٹھایا۔ اور ماتاؤں نے آدر کے ساتھ اُن کے پوتر چرن دھوئے۔

دھوپ دیپ نیوید بید بدھی۔ پوجے برد لہنی منگل ندھی
بارہیں بار آرتی کرہیں۔ بیجن چار دُو چامر سیر ڈھرہیں

پھر منگل ندھان ور اور دلہنوں کی ماتاؤں نے دھوپ دیپ اور نیوید آدی کے دوارا پُوجا کی۔ وہ بار بار آرتی کرتی رہیں اور سُندر پنکھے دچنور اور برد لہنوں کے سر پر چنور ڈھلتے رہے۔

بستو انیک نچھاوری ہوہیں۔ بھریں مود ماتو سب سوہیں
پاوا پرم تتو جنُو جوگیں۔ امرت لہیو جنُو سنتت روگیں

انیک وستوئیں نچھاور ہو رہی ہیں۔ ماتائیں آنند سے بھری ہوئی ایسے شوبھا پا رہی ہیں۔ مانو یوگی نے پرم تتو کی پراپتی کر لی یا سدا کے بیمار نے امرت کی پراپتی کر لی۔

جنم رنک جنُو پارس پاوا۔ اندھہی لوچن لاہو سُہاوا
مُوک بدن جنُو سارد چھائی۔ مانہوں سمر سور جے پائی

جنم کے کنگال کے ہاتھ مانو پارس سی آ گئی ہو۔ اندھے کو سُندر نیتروں کا لابھ ہوا ہو۔ گونگے کے مُکھ میں مانو سرسوتی جی نے نواس کیا ہو۔ اور شور ویر نے مانو یُدھ میں وجے پائی ہو۔

ایہی سُکھ تے ست کوٹی گن پاوہیں ماتو انند و
بھائیہہ سہت بیاہی گھر آئے رگھو کُل چند و

ان سب سُکھوں سے بھی سو کروڑ گُنا سُکھ سب ماتاؤں کو ہوا کیونکہ رگھو کل کے چندرما شری رام جی بھائیوں سہت وواہ کر کے گھر آئے ہیں۔

لوک ریتی جننی کرہیں۔ برد لہنی سکچاہیں

موود بنود بلوکی ٹر یا مُونہیں مُسکاہیں

مائیں لوک ریتی کر رہی ہیں۔ دُولہا دُلہنیں لجا رہے ہیں۔ اس مہان آنند اور بنود کو (موج بہار کو) دیکھ کر شری رام چندر جی من ہی من مسکرا رہے ہیں۔

دیو پتر پُوجے بدھی نیکی۔ پوجیں سکل باستا وجی کی
سبھی بندی مانگہیں بروانا۔ بھائیہہ سہت رام کلیانا

من کے سارے منورتھ پورے ہوئے جان کر ماتاؤں نے دیو اور پتروں کی بھلی پرکار پُوجا کی۔ سب کی بندنا کر کے ماتائیں ور دان مانگ رہی ہیں۔ کہ بھائیوں سمیت شری رام جی کا کلیان ہو۔

انتر ہت سُر آسیش دیہیں۔ مُدت ماتو انچل بھری لیہیں
بھوپتی بولی براتی لینہے۔ جان بسن منی بھوشن دینہے

آکاش میں چھپے ہوئے دیوتا آشیرواد دے رہے ہیں۔ ماتائیں پرسن ہو کر آنچل پھیر کر لے رہی ہیں۔ پھر تو راجہ نے سب براتیوں کو بلا لیا اور انہیں سواریاں، بستر، جواہرات اور گہنے دیئے۔

آئیسو پائی راکھی اُر رامہی۔ مُدت گئے سب نج نج دھامہی
پُر نر ناری سکل پہرائے۔ گھر گھر باجن لگے بدھائے

آگیا پا کر شری رام چندر جی کی مورتی کو ہردے میں دھارن کر کے سب براتی پرسن ہو کر اپنے اپنے گھروں کو گئے۔ اس کے بعد نگر کے استری پُرشوں کو راجہ نے کپڑے اور گہنے پہنائے۔ گھر گھر بدھائی باجے بجنے لگے۔

جاچک جن جاچہیں جوئی جوئی۔ پرمدت راؤ دیہیں سوئی سوئی
سیوک سکل بجنیا نانا۔ پورن کئے دان سنمانا

یاچک لوگوں نے جو کچھ مانگا راجہ نے پرسن ہو کر دے دیا۔ سارے سیوکوں اور باجے والوں کو راجہ نے نانا پرکار کے دان اور سمان سے پورن کام کیا۔

دیہیں اسیس جوہاری سب گاوہیں گن گن گاتھ

سب گُر بھوسُر سہت گرہِ گونُو کینہہ نرناتھ

سب بندنا کر کے آشیش دیتے ہیں۔ اور گُن سموہوں کا گان کرتے ہیں۔ تب گرو اور برہمنوں سمیت راجہ دسرتھ جی نے محل میں پرویش کیا

جو بسشٹ انوساسن دینہی۔ لوک بید بدھی سادر کینہی
بھوسُر بھیر دیکھی سب رانی۔ سادر اُٹھیں بھاگیہ بڑ جانی
پائے پکھاری سکل انہوائے۔ پوجی بھلی بدھی بھوپ جیوائے
آدر دان پریم پری پوشے۔ دیت اسیس چلے من توشے

جو کچھ وسشٹ جی نے آگیا دی۔ اُسے راجہ نے لوک اور وید دونوں کی مریادا کے انوسار پورا کیا۔ برہمنوں کی بھیڑ دیکھ کر رانیاں آدر سے اُٹھیں اور انہوں نے اسے اپنا بڑا سوبھاگیہ سمجھا۔ چرن دھو کر ان سب کو اسنان کرایا۔ اور راجہ نے بھلی پرکار ان کی پوجا کر کے انہیں بھوجن کرایا آدر۔ دان اور پریم سے راجہ نے انہیں سنتُشٹ کیا۔ تو وہ سنتوش پا کر آشیرواد دیتے ہوئے چلے۔

بہو بدھی کینہی گادھی سُت پوجا۔ ناتھ موہی سم دھنیہ نہ دُوجا
کینہی پرسنسا بھوپتی بھوری۔ رانیہہ سہت لینہی پگ دھوری

راجہ نے وشوامتر جی کی بہت پرکار سے پوجا کی۔ اور کہا ہے سوامی! میرے سمان دھنیہ شالی اور کون ہے۔ راجہ نے بہت بھانت سے اُن کی استُتی کی اور رانیوں سمیت اُن کے چرنوں کی رج کو گرہن کیا۔

بھیتر بھون دینہہ بر باسُو۔ من جوگوت رہ نرپ رنواسُو
پوجے گُر پد کمل بہوری۔ کینہی بنے اُر بھگتی نہ تھوری

انہیں محل کے اندر ٹھہرنے کو اُتم ستھان دیا جہاں راجہ اور رانیاں اُنکے من کو جیسے بھی انصاف وا اند داتا ہو اُنکے آرام کا خیال رکھ سکیں۔ پھر راجہ نے گرو وسشٹ جی کے چرن کملوں کی پوجا اور بنتی کی۔ ایسا کرتے سمے اُنکے من میں گرو جی کے پرتی اتی اتھ بھگتی تھی۔

بدھوُنہ سمیت کمار سب رانیہہ سہت مہیسُو!
پُنی پُنی بندت گُر چرن دیت اسیس مُنیسُو!!

بہوؤں سمیت سب راجکمار اور رانیوں سمیت راجہ بار بار گروُ جی کے چرنوں کی بندنا کرتے ہیں۔ اور گرو جی انہیں آشیرواد دیتے ہیں۔

بنے کینہی اُر اتی انوراگیں۔ سُت سمپدا راکھی سب آگیں
نیگ مانگی منی نایک لینہا۔ آسرباد بہت بدھی دینہا

پُتر اور ساری سمپتی کو گرو جی کے سامنے رکھ کر پریم بھرے ہردے سے راجہ نے اُن کی بنتی کی۔ وسشٹ جی نے اپنا نیگ (حق) مانگ لیا۔ اور بہت طرح سے راجہ کو آشیرواد دی۔

اُر دھری رامہی سیئے سمیتا۔ ہرشی کینہہ گُر گون نکیتا
بِپر بدھو سب بھوپ بولائیں۔ چیل چارو بھوشن پہرائیں

شری رام چندر جی کو سیتا سمیت اپنے ہردے میں رکھ کر پرسن ہو کر وسشٹ جی نے اپنے گھر کو گمن کیا۔ پھر راجہ نے سب برہمنوں کی استریوں کو بُلایا اور انہیں سُندر وستر اور گہنے پہننے کو دیے۔

بہوری بولائی سُواسِنی لینہی۔ رُچی بچاری پہراونی دینہی
نیگی نیگ جوگ سب لینہیں۔ رُچی انوروپ بھوپ منی دینہیں

پھر راجہ نے نگر کی سوبھاگیہ وتی استریوں کو بُلا لیا۔ اور اُنکی پسند کے مطابق انہیں پہننے کے وستر دیئے (ساڑی) لوگ سب اپنا اپنا نیگ (حق) لیتے اور راج شرومنی شری دسرتھ جی اُن کی اِچھا انوسار انہیں دیتے ہیں۔

پریہ پاہُنے پوجیہ جے جانے۔ بھوپتی بھلی بھانتی سنمانے
دیو دیکھی رگھوبیر بیاہو۔ برشی پرسون پرسنسی اُچھاہو

جن مہمانوں کو راجہ نے پریہ اور پوجیہ جانا اُن کا بھلی بھانت آدر ستکار کیا۔ دیوتا لوگ شری رام جی کے وِواہ کو دیکھ کر پھول برساتے ہوئے اور اس وِواہ اُتسو کی استُتی کرتے ہوئے۔

چلے نسان بجائی سُر نج رتھ پُر سکھ پائی
کہت پرسپر رام جس پریم نہ ہردیاں سمائی

نقارے بجاتے ہوئے اور پریم سکھ کو پراپت کر کے اپنے اپنے لوک کو گئے۔ وہ آپس میں شری رام جی کے یش کا ورنن کرتے جا رہے ہیں۔ اور پریم کے مارے من میں پھولے نہیں سماتے۔

سب بدھی سب ہی سمدی نرناہو۔ دہا سریاں بھری پوری اُچھاہو
جہاں دیواسُو تہاں گو دھالے۔ سہت بھو سُتہہ کنور نہارے

سب پرکار سے سب کا بھلی بھانت آدر ستکار کرنے پر راجہ دشرتھ جی کا ہردہ اتساہ سے پری پورن ہو گیا۔ پھر وہ رنواس میں گئے اور اپنے پتروں کو بہوئیں سمیت دیکھا۔

لئے گود کری موود سمیتا۔ کو کہی سکئی کھیئیو سکھو جیتا
بدھو سپریم گود بیٹھاریں۔ بار بار ہیاں ہرشی دُلاریں

پھر راجہ نے بڑے آنند کے ساتھ راجکماروں کو گود میں لے لیا۔ جس سے راجہ کو جو سکھ ہوا اس کا پار کون پا سکتا ہے۔ پھر بہوؤں کو پریم سے اپنی گودی میں بٹھایا۔ اور بار بار من میں پرسن ہو کر ان کا لاڈ چاؤ کیا۔

دیکھی سماجو مدت رنواسو۔ سب کے اُر آنند کیو باسو
کہیو بھوپ جمی بھیو بیاہو۔ سنی سنی ہرش ہوت سب کاہو

یہ سماج دیکھ کر یعنی راجہ کو اپنے پتروں اور بہوؤں سمیت لاڈ چاؤ کرتے دیکھکر رانیاں بڑی پرسن ہوئیں سب کا ہردے بیں آنند سے بھر گیا۔ پھر راجہ نے وواہ کا سارا سماچار کہہ سنایا۔ جسے سن کر سبھی پرسن ہو گئے۔

جنک راج گن سیلو بڑائی۔ پریتی ریتی سمپدا سہائی
بہو بدھی بھوپ بھاٹ جمی برنی۔ رانی سب پرمدت سنی کرنی

بھاٹ کی طرح راجہ دشرتھ نے راجہ جنک کے گون شیل بھاو۔ بیش و کیرتی و پریم اور ان کی سندر سہاونی سمپدا کا ورنن بہت پرکار سے کیا جس کو

سن کر سبھی رانیاں پرسن ہوئیں۔

سُتنہہ سمیت نہائی نرپ بولی بپر گر گیانی
بھوجن کینہہ انیک بدھی گھری پنچ گئی راتی

پتروں سمیت اشنان کر کے راجہ نے برہمنوں گرو اور کٹمبوں کو بلا کر انیک بھانت کے بھوجن کئے۔ یہ سب کرتے کرتے پانچ گھڑی رات بیت گئی

منگل گان کرہیں بربھامنی۔ بھئے سکھ مُول منوہر جامنی
انچئی پان سب کاہوں پائے۔ سرگ سگندھ بھوشت چھبی چھائے

سندر استریاں منگل گیت گا رہی ہیں۔ اس سے وہ منوہر رات سکھ کی مول ہو رہی ہے۔ ہاتھ منہ دھو کر پھر سب نے پان کھائے اور پھولوں کی مالا و سگندھ ہت دروئیہ آدی سے سج دہج کر سب شوبھا سے چھا گئے۔

راتہی دیکھی رجا لیسو پائی۔ رنج رنج بھون چلے سر نائی
پر مو پریم دو بنو دو بڑائی۔ سمیو سماجو منوہر تائی

کہی نہ سکہیں ست سارد سیسو۔ بیدپ بری جی مہیس گنیسو
سو میں کہوں کون بدھی برنی۔ بھومی ناگو سر دھرنی کہ دھرنی

شری رام چندر جی کو دیکھکر اور راجہ کی آگیا پا کر سب سر نوا کر اپنے اپنے گھر چلے۔ وہاں کے پریم و آنند اور موج بہار اور بڑائی۔ سماں۔ سماج۔ اور منوہرتا کو سینکڑوں سرسوتی اور شیش۔ برہما۔ مہادیو اور گنیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔ پھر بھلا میں اسے کس پرکار سے ورنن کروں کہیں پرتھوی پر رہنے والے سانپ بھی پرتھوی کو اٹھا سکتے ہیں۔

نرپ سب بھانتی سبہی سنمانی۔ کہی مردو بچن بولائیں رانی
بدھو لرکنیں پر گھر آئیں۔ رکھیہو نین پلک کی نائیں

سب کا سب پرکار سے آدر کر کے راجہ نے کومل بچن کہہ کر رانیوں کو بلا لیا۔ اور کہا یہ ہو ابھی بچی عمر کی کنیائیں ہیں۔ پرائے

گھر آتی ہیں جیسے پلکیں نیتروں کی رکشا کرتی ہے۔ اور انہیں
سُکھ پہنچاتی ہیں۔ ویسے ہی تم بھی انہیں سُکھ پہنچانا۔

ترِیکا شرم بہت اُنیند بس ہیں کراوہو بھائی
اُس کہی گے بشرام گرہیں رام چرن چت لائی

لڑکے بھی تھکے ہوئے اونگھ رہے ہیں۔ انہیں لے جا کر
سُلاؤ۔ ایسا کہہ کر شری رام چندر جی کے چرنوں میں من لگا کر اپنے
وشرام بھون میں چلے گئے۔

بھوپ بچن سُنی سہج سُہائے۔ جرت کنک منی پلنگ ڈسائے
سُبھگ سُرُبھی پے پھین سمانا۔ کومل کلت سُپیتیں نانا

راجہ کے سہج سہاونے بچن سُن کر رانیوں نے منی جڑت
سورن کے پلنگ بچھائے۔ اُن پر گائے کے دودھ کے پھین
کے سمان سُندر کومل انیکوں سفید چادریں بچھائیں۔

اُپبرہن بر برنی نہ جاہیں۔ سرگ سگندھ منی مندر ماہیں
رتن دیپ سُٹھی چارو چندووا۔ کہت نہ بنی جان جیہیں جووا

سُندر تکیوں کا تو ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ منی جڑت محل میں پھولوں
کی مالائیں اور سُگندھ دریہ سجے ہوئے ہیں۔ سُندر رتنوں کے دیپوں
کا پرکاش اور سُندر چندووے کی شوبھا کہی نہیں جا سکتی۔ وہی جانتے
ہیں۔ جس نے کہ انہیں دیکھا ہے۔

سیج رُچر رچی رام اُٹھائے۔ پریم سمیت پلنگ پوڈھائے
اگیا پنی پنی بھائینہ دینہی۔ نج نج سیج سین تنہہ کینہی

اس پرکار سُندر سیج سجا کر ماتاؤں نے شری رام چندر جی کو اُٹھا
کر بڑے پریم سے پلنگ پر بٹھایا۔ اور شری رام جی نے بار بار بھائیوں
کو آگیا دی۔ تب وہ بھی اپنی اپنی سیج پر سو گئے۔

دیکھی سیام مرِدُو منجل گاتا۔ کہیں سپریم بچن سب ماتا
مارگ جات بھیاونی بھاری۔ کیہی بدھی تات تاڑکا ماری

شری رام چندر جی کے سانولے کومل اور سُندر انگوں کو دیکھ کر
سب ماتائیں پریم سہت بچن کہہ رہی ہیں۔ ہے تات! مارگ میں جاتے
ہوئے تم نے بڑے وکرال بھینکر شریر والی تاڑکا راکشسی کو کس طرح
مارا۔

گھور نسا چر بکٹ بھٹ سمر گنہیں نہیں کاہُو
مارے سہت سہائے کمی کھل مارِیچ سُباہُو

بڑے گھور راکشس بڑے وکٹ یودھا جو اپنی ودیا کے گھمنڈ
میں کسی کو خاطر ہی میں نہیں لاتے تھے۔ اُن دُشٹ ماریچ اور سباہو کو انکی
سینا سمیت تم نے کیسے مارا!

مُنی پرساد بلی تات تمہاری۔ ایس انیک کرودیب ٹاری
مکھ رکھواری کرو دوؤ بھائی۔ گرو پرساد سب ودیا پائی

ہے تات! میں تم پر بلہاری جاتی ہوں۔ منی وشوامتر جی
کی کرپا سے ایشور نے تمہاری بہت سی آفتیں ٹال دی ہیں۔ یگیہ
کی رکشا کر کے تم دونوں بھائیوں نے گرو کی کرپا سے سب ودیائیں
پراپت کیں۔

مُنی تیا تری لگت پگ دھوری۔ کیرتی رہی بھون بھری پوری
کمٹھ پیٹھ پوی کوٹ کٹھورا۔ نرپ سماج مہں سیو دھنو تورا

تمہارے چرنوں کی دھول کا سپرش کرتے ہی منی پتنی اہلیہ تر گئی
تمہاری کیرتی سارے سنسار میں چھا گئی ہے کچھوے کی پیٹھ۔ بجر اور
پربت کے سمان کٹھور شو جی کے دھنش کو راجاؤں کی سماج میں تم نے
توڑ ڈالا۔

بسو بجے جسو جانکی پائی۔ آئے بھون بیاہی سب بھائی
سکل امانُش کرم تمہارے۔ کیول کوسِک کرپا سُدھارے

سنسار کو جیتنے کا یش اور جانکی جی کی پراپتی کی۔ اور سب
بھائیوں کو بیاہ کر گھر آئے۔ تمہارے سب ہی کرم منش کی شکتی سے
باہر ہیں۔ جنہیں کیول وشوامتر جی کی کرپا سے سُدھارا ہے۔
آج سپھل جگ جنم ہمارا۔ دیکھی تات بدھو بدن تمہارا
جے دن گئے تمہیں بنو دیکھیں۔ تے برنچی جنی پارہِ لیکھیں

ہے تات! تمہارا چندر مکھ دیکھکر آج ہمارا منسار میں جنم لینا سپھل ہوا جتنے دن ہم نے تمہارے درشنوں بغیر گذارے ہیں بدھاتا انہیں ہماری عمر کے حساب میں نہ گنے۔

رام پرتوشیں ماتو سب کہی بنیت بر بین
شمبھو گرہ پد کئے نید بس نین

اتی کومل سندر بچن کہکر رام چندر جی نے ماتاؤں کو پرسن کیا پھر شوجی۔ گرو اور برہمنوں کے چرنوں کا سمرن کرکے سو گئے۔

سندر بدن سوہ سکھی لونا۔ منہوں سانجھ سرسیرہ سونا
گھر گھر کرہیں جاگرن ناریں۔ دیہیں پرسپر منگل گاریں

نیند میں شری رام چندر جی کا سندر نازک مکھڑا ایسا شوبھایمان تھا۔ مانو شام کے وقت کا لال کمل شوبھایمان ہو۔ ایودھیا پوری میں گھر گھر استریاں جاگ رہی ہیں۔ اور آپس میں خوشی کے مارے ایک دوسری کو منگل مئی گالیاں دے رہی ہیں۔

پُری براجتی راجتی رجنی۔ رانیں کہہیں بلوکہو سجنی
سندر بدھوں سہ سوئے سوئیں پھنی گنہ جنو سر منی اُر گوئیں

رانیاں کہتی ہیں ہے سجنی! دیکھو کیسی سہاونی رات ہے جس سے ایودھیا پُری کتنی وشیش (مہان - بڑی) شوبھایمان ہو رہی ہے سندر بہوؤں کو ساتھ لے کر سوگئیں مانو سرپوں نے اپنے مستک

کی منیوں کو اپنے ہردے میں چھپالیا ہو۔

پرات پنیت کال پربھو جاگے۔ ارُن چوڑ بر بولن لاگے
بندی ماگدہنہی گُن گن گائے۔ پرجن دوار جوہارن آئے

پراتکال پوتر سمے جبکہ سُندر مرغے بولنے لگے۔ پربھو شری رام چندر جی جاگ پڑے۔ ماگدھوں اور بھاٹوں نے گُنوں کے سموہ کا گان کیا۔ اور نگر کے لوگ پربھو کے درشن کرنے کے لئے راج دوار پر آگئے۔

بندی بپر سُر گُر پتو ماتا۔ پائی اسیس مُدت سب بھراتا
جننہہ سادر بدن نہارے۔ بھوپتی سنگ دوار پگُو دھارے

برہمنوں۔ دیوتاؤں۔ گرو اور ماتا پتا کی بندنا کرکے آشیرواد پاکر سب بھائی پرسن ہوئے۔ ماتاؤں نے آدر کے ساتھ انکے مکھوں کو دیکھا۔ پھر وہ راجہ کے ساتھ دروازے پر آگئے۔

کینہی سوچ سب سہج سُچی سرت پُنیت نہائی
پرات کریا کری تات پہیں آئے چاد سُتو بھائی

سبھاؤ سے ہی پوتر چاروں بھائیوں نے شوچ آدی سے فارغ ہوکر پوتر سرجو ندی میں اشنان کیا۔ اور پراتہ کال کی سب کریا یعنی سندھیا آدی کرکے وہ پتا کے پاس آگئے۔

⁂

نواہن پارائن تیسرا وشرام

بھوپ بلوکی لئے اُر لائی۔ بیٹھے ہرشی رجائسو پائی
دیکھی رامُو سب سبھا جُڑانی۔ لوچن لابھ اودھی انو مانی

راجہ نے دیکھکر انہیں چھاتی سے لگالیا۔ تب وہ پتا کی آگیا پاکر پرسن ہوکر بیٹھ گئے شری رام چندر جی کو دیکھکر ساری سبھا کے ہردے شیتل ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے یہ جان لیا کہ پربھو شری رام چندر جی

کے درشن کرنا نیتروں کے لابھ کی انتم سیما ہے (یعنی نیتروں سے دیکھ کر جو لابھ ہو سکتا ہے بھگوان کے درشن اس لابھ کی حد ہے۔)

پُنی بسشٹ مُنی کوسک آئے۔ سُبھگ آسنہہ مُنی بیٹھائے
سُتنہہ سمیت پُوجی پد لاگے۔ نرکھی رامُو دوؤ گُر انوراگے

پھر وسشٹ جی اور منی وشوامتر جی آگئے۔ راجہ نے انہیں سندر آسنوں

پر بٹھایا۔ پتروں سمیت راجہ نے اُن کی پوجا کر کے چرن بند نا کی
شری رام چندر جی کو دیکھ کر دونوں گرو پریم میں مگن ہو گئے۔

کہہں بششٹ دہرم اتہاسا۔ سُنہیں مہیشو سہت رنیواسا
مُنی من اگم گادھی سُت کرنی۔ مُدت بششٹ بپل بدھی برنی

وسشٹ جی نے دہرم کے اتہاس کہہ رہے ہیں۔ اور راجہ رنواس سمیت سُن رہے ہیں۔ وسشٹ جی نے مُنی وشوامتر جی کی کرنی کا جو کہ مُنیوں کا بھی اگم (جس کا پار مُنی بھی نہیں پا سکتے۔) ہے۔ پرسن ہو کر انیک پرکار سے ورنن کیا۔

بولے بامدیو سب سانچی۔ کیرتی کلت لوک تہوں ماچی
سُنی آنند و بھیو سب کاہو۔ رام لکھن اُر ادھک اُچھاہو

بامدیو جی بولے۔ کہ یہ سب سچی باتیں ہیں۔ وشوامتر جی کی سُندر کیرتی تینوں لوک میں چھائی ہوئی ہے۔ سب کو ہی سُن کر آنند ہوا۔ اور شری رام اور لکشمن کے من میں تو بڑا ہی اُتساہ تھا۔

دوہا۔ منگل مود اُچھاہ نت جاہیں دوس ایہی بھانتی
اُمگی اودھ انند بھری ادھک ادھک ادھکاتی

منگل آنند اور اُتسو نت ہو رہے ہیں۔ اس طرح آنند میں سال گذرتا جا رہا ہے۔ آنند سے بھرپور ہو کر ایودھیا اُمڈ پڑی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ آنند بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

سُدن سودھی کل کنکن چھوڑے۔ منگل مود بنود نہ تھوڑے
نت نو سکھ سُر دیکھی سہاہیں۔ اودھ جنم جاچہیں بدھی پاہیں

شبھ دن شودھ کر سُندر کنگن کھولے گئے۔ بہت ہی منگل آنند اور بہار ہوئی اس پرکار نت نئے سکھ کو دیکھ کر دیوتا سہاتے ہیں اور ایودھیا میں جنم لینے کے لئے بار بار برہما جی سے پرارتھنا کرتے ہیں۔

بسوامتر چلن نت چہہیں۔ رام سپریم بنئے بس رہہیں
دن دن سئے گن بھی بھاؤ۔ دیکھی سراہ مہا مُنی راؤ

ہر روز وشوامتر جی واپس آشرم لوٹنا چاہتے ہیں۔ پرنتو شری رام جی کے سُندر پریم اور نمرتا بھاؤ کے وش ہو کر رُک جاتے ہیں۔ اِن پرتی دن راجہ کا سو گُنا پریم دیکھ کر مہا مُنی وشوامتر جی اُن کی بڑی ہی پرشنسا کرتے ہیں۔

مانگت بدا راؤ انوراگے۔ سُتنہہ سمیت ٹھاڑھ بھے آگے
ناتھ سکل سمپدا تمہاری۔ میں سیوکو سمیت سُت ناری

ندان (آخر کار) جب وشوامتر جی نے وداع مانگی جب راجہ پریم سے بیاکل ہو گئے۔ اور پتروں سمیت اُن کے آگے کھڑے ہو کر بولے ہے ناتھ! یہ ساری سمپدا آپ کی ہے۔ میں اپنے پتروں اور رانیوں سمیت آپکا سیوک ہوں۔

کرب سدا لرکن پر چھوہو۔ درسُو دیت رہت مُنی موہو
اس کہی راؤ سہت سُت رانی۔ پریو چرن مُکھ آو نہ بانی

ہے مُنی! میرے اِن پتروں پر سدا پریم کرتے رہنا اور مجھے بھی درشن دیتے رہنا۔ ایسا کہہ کر پتروں اور رانیوں سمیت راجہ وشوامتر جی کے چرنوں پر گر پڑے۔ اور پریم وش مُکھ سے کچھ بچن نہ نکلتا تھا۔

دینہی اسیس بپر بہو بھانتی۔ چلے نہ پریتی ریتی کہی جاتی
رامُو سپریم سنگ سب بھائی۔ آئسو پائی پھرے پہنچائی

وشوامتر جی نے بہت پرکار سے آشیرواد دیئے۔ اور پھر وہ چل پڑے۔ پریم کی ریت کہی نہیں جاتی ہے۔ پریم کے ساتھ شری رامچندر جی سمیت باقی بھائیوں نے انہیں کچھ دور تک پہنچا کر اُنکی آگیا پا کر واپس لوٹے۔

دوہا۔ رام رُوپ بھوپتی بھگتی بیاہو اُچھاہو آنندو
جات سراہت من ہی من مُدت گادھی کُل چندو

شری رام چندر جی کے سُندر رُوپ۔ راجہ دشرتھ کا بھگتی بھاو بیاہ اُتسو اور ان کا آنند ان سب کی من ہی سراہنا کرتے ہوئے پرسن من ہو کر گادھی کُل کے چندرما شری وشوامتر جی جا رہے ہیں۔

بالمیو رگھو کُل گرُو گیانی ۔ بھُوری گادھی سُت کتھا کہانی
سُنی مُنی سُبھ مَن ہی مَن راؤ ۔ برنت آپن پُنیہ پربھاؤ

بالمیو اور رگھو کُل کے گرُو گیانی وسشٹ جی نے پھر وشوامتر جی کی کتھا کا ورنن کیا۔ مُنی جی کے یش کی مہاتمن کر راجہ دشرتھ من ہی من میں اپنے پُن کرموں کے پربھاؤ کا ورنن کرتے ہیں۔

بہُورے لوگ رجا پسو کھیئو ۔ سُتنہہ سمیت نرپتی گرِہ گیئو
جہاں تہاں رام بیاہُ سبُو گاوا ۔ سُجسُو پُنیت لوک تہُوں چھاوا

پھر راجہ کی آگیا پا کر سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو گئے۔ راجہ دشرتھ بھی پُتروں سمیت محل میں گئے۔ جہاں تہاں شری رام جی کے بیاہ کا یش گایا جا رہا ہے۔ اور یہ پرم پوتر یش تینوں لوکوں میں پھیل گیا۔

آئے بیاہی رامُو گھر جب تیں۔ بسئی آنند اودھ سب تب تیں
پربھُو بیاہ جس بھیئو اُچھاہُو ۔ سکہیں نہ برنی گرا اہی ناہُو

جب سے شری رام جی بیاہ کر گھر آئے۔ تب سے ایودھیا میں سب آنند کر بسنے لگے۔ پربھو شری رام چندر جی کے وواہ میں جیسا آنند اور اُتساہ ہوا ہے۔ اُسے شری سرسوتی جی اور ناگ راج شیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔

کبی کُل جیونُو پاون جانی ۔ رام سیا جسُو منگل کھانی
تیہی تے ہیں کچھُہ کہا بکھانی ۔ کرن پُنیت ہیتُو نج بانی

کوی کُل (شاعروں کے خاندان) کے جیون کو پوتر کرنے والا اور منگلوں کی کھان شری رام چندر جی کے یش کو جان کر ہی میں نے اپنی بانی کو پوتر کرنے کے لئے اس کا کچھ تھوڑا سا ورنن کیا ہے۔

نج گرا پاوَنی کرن کارن رام جسُو تُلسیں کہیو
رگھُو بیر چرِت اپار بارِدھی پارُ کبی کونیں لہیو
اُپبیت بیاہ اُچھاہ منگل سُنی جے سادر گاوہیں
بیدیہی رام پرساد تے جن سربدا سُکھُو پاوہیں

تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ اپنی بانی کو پوتر کرنے کے لئے ہی میں نے شری رام جی کے یش کا ورنن کیا نہیں تو شری رگھوناتھ جی کا چرتر تو اتھاہ سمندر ہے اس کا پار کس کوی نے پایا ہے۔ جو لوگ اُن کے یگیوپویت (جنیو دھارن کرنے کی رسم) اور وواہ کے منگل اُتسو کا آدر کے ساتھ سُن کر گان کرینگے۔ وہ لوگ شری سیتا جی اور رام جی کی کرپا سے سدا سُکھ پاویں گے۔

سیا رگھُو بیر بیاہُو جے سپریم گاوہیں سُنہیں
تنہہ کو سدا اُچھاہُو منگلا یتن رام جسُو

شری سیتا جی اور رام جی کے وواہ کو جو لوگ پریم کے ساتھ گاویں سُنیں گے اُن کے لئے سدا ہی آنند اور منگل ہے۔ کیونکہ شری رگھوناتھ جی کا یش تو منگل کا ہی گھر ہے۔

(کلیُگ کے پاپوں کا ناش کرنے والا شری رام چرت مانس کا یہ پہلا سوپان سماپت ہُوا۔)

(بال کانڈ سماپت)



دوسرا سوپان۔ ایودھیا کانڈ

شلوک:۔

یسیہ آنکے چا وبھاتی بھودھرستا دیوا پگا مستکے
بھالے بال بدھو گلے چا گرلم یسیو رسی ویال راٹ
سوایم بھوتی بھوشنہ سرورہ سرواد ھی پا سرودا
شروہ سرو گتہ شوہ ششی نیبھہ شری شنکرہ پاتو مام

جن کی گود میں پربت راج کماری شری پاربتی جی و مستک پر شری گنگا جی و ماتھے پر بال چندرما و گلے میں ہلاہل وش اور ہردے پر بھجنگ راج شیش ناگ جی براجتے ہیں۔ وہ بھبوتی سے سجے ہوئے دیوتاؤں میں شریشٹھ سب کے سوامی پرلے سروپ ہمہ ویاپک سکھ سروپ چندر ورن شری شنکر جی سدا میری رکشا کریں۔

پرسنتام یا نہ گتا بھشیکتس تتھا نہ ملے بنباس دکھ تہ
مکھا مبج شری رگھونندنسیہ مے سدا ستو سا منجل منگل پردا

جو راج تلک کی بات سن کر نہ پرسنتا (خوشی) کو پراپت ہوا اور نہ بن باس کے دکھ سے مرجھایا۔ رگھونندن شری رام چندر جی کے ایسی مکھ کمل کی شوبھا سدا میرے لئے سندر منگلوں کی دینے والی ہو۔

نیل امبج شیامل کومل انگم سیتا سماروپت بام بھاگم
پانو مہاسایک چارو چاپم نمامی رامم رگھو ونش ناتھم

نیل کمل جیسے شیام کومل جن کے انگ ہیں۔ اور شری سیتا جی جن کے بائیں طرف براجتی ہیں ہاتھوں میں جن کے اموگھ بان اور سندر دھنش ہے۔ ان رگھوکل کے سوامی شری رام چندر جی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

شری گرو چرن سروج رج نج منو مکر سدھاری
برنؤں رگھوبر بمل جسو جو دایک پھل چاری

شری گرو کے چرن کملوں کی دھول سے اپنے من روپی شیشے کو اجل کر کے میں شری رگھوناتھ جی کے نرمل یش کا ورنن کرتا ہوں جو دھرم ارتھ کام موکش چاروں پدارتھوں کو دینے والا ہے۔

جب تیں رام بیاہی گھر آئے۔ نت نو منگل مود بدھائے
بھون چاری دس بھودھر بھاری۔ سکرت میگھ برکھہیں سکھ باری

جب سے رام چندر جی بیاہ کر کے گھر آئے۔ تب سے ایودھیا جی میں نت نئے منگل آنند کے بدھاوے ہو رہے ہیں۔ چودہ لوک روپی بھاری پہاڑوں پر پن روپی میگھ سکھ روپی جل کی بارش کر رہے ہیں۔

ردھی سدھی سمپتی ندیں سہائی۔ امگی اودھ امبودھی کہوں آئی
منی گن پر نر ناری سجاتی۔ سچی امول سندر سب بھانتی

ردھی سدھی سمپتی روپی ندی ان پہاڑوں سے امڈ امڈ کر ایودھیا روپی سمندر میں آ ملی۔ ایودھیا کے استری پرش اس سمندر میں امولیہ رتن ہیں۔ جو سب پرکار سے سندر اور اتم جاتی کے ہیں۔

کہی نہ جائی کچھ نگر بھبوتی۔ جنو ایتنئے برنچی کرتوتی
سب بدھی سب پور لوگ سکھاری۔ رام چند مکھ چندو نہاری

نگر کی سمپدا (خوشحالی۔ دھن ایشوریہ) تو کچھ کہی ہی نہیں جاتی ہے۔ مانو برہما جی کی کاریگری بس یہاں پر ہی سب سمات ہو گئی ہے۔ نگر کے لوگ سب پرکار سکھی ہیں۔ اور شری رام چندر جی کے چندر مکھ کو دیکھ کر سدا آنند مگن رہتے ہیں۔

مدت مات سب سکھیں سہیلی۔ پھلت بلوکی منورتھ بیلی
رام روپ گن سیل سبھاؤ۔ پرمدت ہوئی دیکھی سنی راؤ

کوشلیا آدی سب ماتائیں سکھی سہیلیوں سمیت اپنے منورتھوں کی بیل کو پھلی پھولی دیکھ کر سدا پرسن رہتی ہیں۔ اور شری رام چندر جی کے سندر روپ۔ گن۔ شیل اور سبھاؤ کو دیکھ کر اور دو سُن سن کر راجہ دشرتھ بڑے پرسن رہتے ہیں۔

دوہا

سب کیں اُر ابھیلاش اس کہہیں منائی مہیس
آپ اچھت یوراج پد رامہی دیہو نریس

سب کے من میں یہ بڑی ابھیلاشا ہے۔ اور سب شیو جی مہاراج کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ راجہ اپنے جیتے جی شری رام چندر جی کو یوراج پد (ولیعہدی) دیدیں۔

چوپائی

ایک سمے سب سہت سماجا۔ راج سبھا رگھو راج براجا
سکل سکرت مورتی نرناہو۔ رام سجس سنی اتی ہی اچھاہو

ایک سمے راج سبھا میں اپنی ساری سماج (منتری سینا پتی۔ آدک) سہت رگھوکل کے راجہ دشرتھ جی براج رہے تھے۔ مہاراج سمست پنیوں کی مورتی ہیں۔ انہیں شری رامچندر جی کا یش سن کر بڑا ہی آنند ہو رہا ہے۔

نرپ سب رہہیں کرپا ابھلاکھیں۔ لوکپ کرہیں پریتی رکھ راکھیں
تربھون تین کال جگ ماہیں۔ بھوری بھاگ دسرتھ سم ناہیں

سب راجہ انکی کرپا کی ابھیلاشا رکھتے ہیں۔ لوکپال گن (اندر۔ ورن۔ کبیر۔ یمراج آدک) اُن کے انوکول ہوکر ان سے پریتی کرتے ہیں۔ تینوں لوکوں (سورگ۔ پرتھوی۔ پاتال) اور تینوں کالوں (بھوت بھوشیہ اور ورتمان) میں دشرتھ کے سمان سو بھاگیہ شالی دوسرا کوئی نہیں ہے۔

منگل مول رام ست جاسو۔ جو کچھ کہیے تھور سب تاسو
رائے سبھائیں مُکر کر لینہا۔ بدن بلوکی مکٹ سم کینہا

ان کے پتر شری رامچندر جی منگلوں کے مول ہیں۔ ان کے لئے جو کچھ کہیے سب تھوڑا ہی ہے۔ (ارتھات ان کے آنند اور سکھ کا کیا ٹھکانا) سبھا میں مہاراج دشرتھ جی نے سہج سبھاؤ ہی شیشہ ہاتھ میں لے لیا۔ اور اس میں اپنا منہ دیکھ کر مکٹ کو سیدھا کیا۔

شرون سمیپ بھئے ست کیسا۔ منہوں جرٹھ پن اس اپدیسا
نرپ یوراج رام کہوں دیہو۔ جیون جنم لاہو کن لیہو!!

مکٹ سیدھا کرتے ہوئے۔ کانوں کے پاس سفید بال دیکھے مانو بڑھاپا راجہ کو یہ اپدیش دے رہا ہو۔ کہ ہے راجن! شری رام جی کو یوراج بنا کر اپنے جنم اور جیون کا لابھ کیوں نہیں لیتے۔

دوہا۔

یہ وچار ار آنی نرپ سُدن سواد سُرو پائی
پریم پلکی تن مدت من گرہی سنایو جائی

من میں رام جی کو یوراج پد دینے کا درڑھ نشچے کر کے راجہ دشرتھ جی نے شبھ دن اور شبھ سمے پا کر پریم سے پلکت شریر اور پرسن من ہو کر گرو وششٹ جی کو ساری بات کہہ سنائی۔

کہی بھوال سُنئے منی نائک۔ بھئے رام سب بدھی سب لائک
سیوک سچو سکل پُرباسی۔ جے ہمارے اری متر اداسی
سبھی رام موہی پریہ جیہی بدھی موہی۔ پربھو اسیس جنو تنو دھر سوہی
بپر سہت پریوار گوسائیں۔ کرہیں چھوہو سب رؤری ناہیں

راجہ نے کہا! ہے منیشور سنئے! شری رام چندر جی سب طرح سے یوگیہ ہو گئے ہیں۔ سیوک۔ منتری۔ سب نگرواسی۔ ہمارے متر اور دشمن یا اداسین (نرپکش) جو ہیں سبھی کو شری رام چندر جی ویسے ہی پریہ لگتے ہیں۔ جیسے کہ مجھے لگتے ہیں۔ مانو آپ کا مجھ کو دیا ہوا آشیرواد ہی رام کا روپ دھارن کر کے براج رہا ہو۔ ہے سوامی! سارے برہمن پریوار سہت آپ کے سمان ہی ان سے پریتی رکھتے ہیں۔

جے گر چرن رینو سر دھرہیں۔ تے جنو سکل وبھو بس کرہیں
موہی سم یہو انوبھیو نہ دوجیں۔ سب پایو رج پاونی پوجیں

جو کوئی گرو کی چرن رج کو اپنے مستک پر رکھتا ہے۔ وہ مانو

سدب دھن والبشور یہ کو اپنے وش میں کر لیتا ہے میرے سمان ایسا انوبھو (تجربہ) کسی دوسرے کو نہیں ہے۔ آپ کے چرنن کی پوتر رج کو پاکر میں نے سب کچھ پراپت کر لیا ہے۔

اَب ابھلاشو ایک من موریں۔ پوچھہیں ناتھ انوگرہ توریں
منی پرتن لکھی سہج سنیہو۔ کہیو نریس رجا بسیو دیہو

اب میرے من میں ایک ابھلاشا ہے سو وہ بھی آپکی کرپا سے پوری ہوگی۔ راجہ کا سہج پریم دیکھکر وسشٹ جی بڑے پرسن ہوئے اور کہا۔ ہے نریش! کہئے کیا ابھلاشا ہے۔

راجن رائر نامو جسو سب ابھمت داتار
دوھا: پھل انوگامی مہیپ منی من ابھلاشو تمہار

ہے راجن! آپ کا نام اور یش ہی سب منو کامناؤں کے دینے والا ہے۔ ہے راجاؤں کے مکٹ منی آپ کے من کی ابھلاشا پھل کا انوسرن کرتی ہے (یعنی پھل پہلے پیدا ہوتا ہے۔ اور ابھلاشا پھل کے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔)

سب بدھی گرو پرسن جیاں جانی۔ بولیو راؤ رہنسی مردو بانی
ناتھ رامو کریئے یوراج جو۔ کہیئے کرپا کری کریئے سماج جو

سب پرکار سے گرو کو پرسن چت جان کر راجہ پرسن ہو کر کومل بچن بولے ہے سوامی! شری رام جی کو یوراج کیجئے۔ کرپا کر کے آگیا دیجئے۔ تو تیاری کیجائے۔

موہی جیت یہو ہوئی اچھاہو۔ لہہیں لوگ سب لوچن لاہو
پربھو پرشاد سو سبئی نباہیں۔ یہ لالسا ایک من ماہیں

میرے جیتے جی یہ اتسو بھی سمپورن ہوجائے۔ تو سب لوگ اپنے نیتروں کا لابھ اٹھائیں۔ ہے پربھو آپ کی کرپا سے شو جی نے بھلی پرکار میرا سب کچھ نباہ کر دیا ہے۔ بس یہی ایک لالسا من میں رہ گئی ہے۔

پنی نہ سوچ تنو رہیو کی جاؤ۔ جیہیں نہ ہوئی پاچھیں پچھتاؤ
سنی منی دسرتھ بچن سہائے۔ منگل مود مول من بھائے

ایسا ہو جانے پر پھر مجھے کوئی چنتا نہ رہے گی۔ یہ شریر رہے یا نہ رہے جس سے مجھے پیچھے سے پچھتاوا نہ ہو۔ راجہ دشرتھ کے سہاونے منگل اور آنند کے بچنوں کو سن کر وسشٹ جی من میں بڑے پرسن ہوئے۔

سنو نرپ جاسو بمکھ پچھتاہیں۔ جاسو بھجن بنو جرنی نہ جاہی
بھیو تمہار تنہہ سوئی سوامی۔ رامو پنیت پریم انوگامی

وسشٹ جی نے کہا کہ ہے راجن سنئے۔ جن کے بمکھ ہو کر لوگ پچھتاتے ہیں۔ اور جن کا بھجن کئے بنا ہردے کا سنتاپ نہیں مٹتا۔ وہی ایشور شری رام چندر جی آپ کے پتر ہوئے ہیں۔ وہ پرم پوتر ہیں اور اپنے پریمیوں کے سیوک ہیں۔

بیگی بلمبو نہ کریئے نرپ ساجیئے سبوئی سماجو
دوہا: سدن سمنگل تب ہیں جب رام ہوہیں جب راجو

ہے راجن! جلدی ہی سارا سامان تیار کرو۔ دیر نہ کرو۔ جب شری رام چندر جی یوراج ہوجائیں۔ وہ دن شبھ اور سمان منگل سے ہی ہے۔

مدت مہی پتی مندر آئے۔ سیوک سچو سمنتر بولائے
کہی جے جیو سیس تنہہ نائے۔ بھوپ سمنگل بچن سنائے

مہاراجہ دشرتھ پرسن ہو کر راج محل میں آئے۔ اور اپنے سکھیہ سیوکوں اور سومنتر وزیر کو بلایا وہ سب آئے۔ اور مہاراج کو جے جیو کہکر سر نوایا۔ پھر راجہ نے اُن کو سب منگل سماچار سنائے۔

پرمدت موہی کہیو گر آجو۔ رامہی لاج دیو جب راجو
جوں پانچہی مت لاگے نیکا۔ کرہو ہرشی ہیاں رام ہی ٹیکا

آج مجھ سے پرسن ہو کر گرو دیو نے کہا ہے کہ ہے راجن! اب تم رام چندر جی کو راج دے دو۔ پیاری پرجا (صلاح) تم سب پنچوں کو اچھا لگے تو پرسن چت سے شری رام کو راج تلک کیجئے۔

منتری مدت سنت پریہ بانی۔ ابھمت برو پریو جنو پانی
بنتی سچو کرہیں کر جوری۔ جیئے ہو جگت پتی برس کروری

راجہ کے یہ پریہ بچن سن کر منتری بڑے پرسن ہوئے۔ مانو ان کے منو کامنا

رُوپی پودے پر جل پڑ گیا ہو وہ منتری ہاتھ جوڑ کر راجہ سے بنتی کرتے ہیں۔ کہ ہے جگت کے سوامی! آپ کروڑوں برس جیتے رہیں۔

جگ منگل بھل کاجُو بچارا۔ بیگیئے ناتھ نہ لائیے بارا
نرپ ہی سو دُو سُنی سچ سبھا شا۔ بُرہت بوتر جنوہی شُسا کھا

آپ نے سنسار بھر کی بھلائی کرنے والا بڑا اچھا کام سوچا ہے۔ ہے ناتھ۔ جلدی کیجیئے۔ زیر نہ کیجیئے۔ منتریوں کے سُندر بچنوں کو سُن کر راجہ ایسا پرسن اور آنند مگن ہوا۔ مانو بڑھتی ہوئی بیل کو برکش کی سندر شاخ کا آسرا مل گیا ہو۔

دوہا: کہیو بھوپ مُنی راج کر جوئی جوئی آیسو ہوئی
رام راج ابھیشیک ہت بیگی کرہو سوئی سوئی

راجہ نے کہا! کہ رام کو راج تلک دینے کے نمت ارتھ مُنی راج وسشٹ جی جو جو آگیا دیں۔ آپ لوگ ترنت اُن کی آگیا کا پالن کریں۔

ہرکھ مُنیس کہیو مردو بانی۔ آنہو سکل سُتیرتھ پانی
اوشدھ مُول پھُول پھل پانا۔ کہے نام گنی منگل نانا

وسشٹ جی نے پرسن ہو کر کومل بانی سے کہا۔ کہ سب اُتم تیرتھوں کا جل منگواؤ۔ پھر انہوں نے انیک پرکار کی اوشدھی مول۔ پھول۔ پھل۔ اور پتر آدی انیک منگل مئے پدارتھوں کے نام گن کر بتائے۔

چامر چرم بسن بہو بھانتی۔ روم پاٹ پٹ اگنت جاتی
مُنی گن منگل بستو انیکا۔ جو جگ جوگ بھوپ ابھیشیکا

چنور۔ مرگ چرم۔ بہت پرکار کے بستر۔ بے شُمار قسموں کے اونی اور ریشمی کپڑے۔ بہت سے رتن۔ آدک بہت سی منگل بستوئیں منگوانے کے لئے انہوں نے آگیا دی۔ جو راج تلک کے یوگیہ ہوتی ہیں۔

بید بدت کہی سکل بدھانا۔ کہیو رچہو پُر بب بدھ بتانا
سپھل رسال پوگ پھل کیرا۔ روپہو بیتھنہ پُر چہو پھیرا

وسشٹ جی نے ساری وید ودھی کہی۔ اور کہا کہ نگر میں بہت سے منڈپ رچاؤ۔ پھلوں سمیت آم۔ سپاری اور کیلے کے برکش چاروں طرف شہر کے تمام گلیوں میں لگا دو۔

رچہو منجو مُنی چوکیں چارُو۔ کہہو بناون بیگی بجارُو
پُوجہو گن پتی گُر کُل دیوا۔ سب بدھی کرہو بھومی سُر سیوا

سُندر مُنی چترت چوکیں پروائے جائیں۔ اور بازار شہر کے ترنت سجائے جائیں۔ شری گنیش جی گرو۔ اور کُل دیوتا کی پوجا کرو۔ اور سب پرکار برہمنوں کی سیوا کرو۔

دوہا: دھوج پتاک تورن کلس سجہو ترگ رتھ ناگ
سر دھری مُنی بر بچن سبُو نج نج کاجہیں لاگ

دھوجا۔ پتاکا۔ تورن۔ کلش۔ گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی سب کو سجاؤ۔ سر شریشٹھ مُنی وشسشٹ جی کے بچنوں کو سر ماتھے پر رکھ کر سب اپنے اپنے کام میں لگے۔

جو مُنیس جیہی آیسو دینہا۔ سو تیہیں کاجُو پرتھم جنو کینہا
بپر سادھو سُر پُوجت راجا۔ کرت رام ہت منگل کاجا

مُنیشور وسشٹ جی نے جس کسی کو جو آگیا دی۔ اس کا اس نے اتنی جلدی پالن کیا۔ مانو کہ وہ کام اُن کی آگیا دینے سے پہلے ہی کر رکھا تھا۔ راجہ برہمنوں۔ سادھوؤں۔ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور شری رام چندر جی کے ہت ارتھ سب منگل کارج کرتے ہیں۔

سُنت رام ابھیشیک سُہاوا۔ باج گہاگہہ اودھ بدھاوا
رام سیا تن سگن جنائے۔ پھرکہیں منگل انگ سُہائے

شری رام چندر جی کے راج تلک کی سُہاونی خبر سُنتے ہی اودھ پوری میں بڑی دھوم دھام سے بدھاوے بجنے لگے سیتا جی اور شری رام چندر جی کے شریر میں بھی شُبھ شگن پرتیت ہونے لگے اور اُن کے سُندر منگل انگ پھڑکنے لگے۔

پُلکی سپریم پرسپر کہہیں۔ بھرت آگمنو سُوچک اہہیں

بھئے بہت دن اتی اوسیری ۔ سگن پرتیتی بھینٹ پریہ کیری

پریم سے پلکت ہو کر وہ دونو آپس میں کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ سب شبھ شگن . سندر منگل انگوں کا پھڑکنا بھرت جی کے آنے کی خبر کی سوچنا دے رہے ہیں۔ اُن کو ننہال گئے بہت دن بیت گئے ہیں۔ ان کے ملنے کے لئے من میں بڑی ہی چاہ ہے۔ ان شگونوں سے یہ پرتیت ہوتا ہے کہ اُن سے ملاپ ہونیوالا ہے۔

بھرت سرس پریہ کو جگ ماہیں ۔ اِہی سگن پھل دوسر ناہیں

رامہی بندھو سوچ دن راتی ۔ انڈنہی کمٹھ ہردے جیہی بھانتی

بھرت کے سمان سنسار میں اور کون پیارا ہے۔ شگن کا یہی پھل ہے۔ دوسرا نہیں۔ شری رام چندر جی کو اپنے بھائی بھرت کی دن رات سوچ رہتی ہے۔ جیسے کچھوے کا من انڈوں میں رہتا ہے۔

دوہا: ایہی اوسر منگل پرم سُنی رہنسیو رنیواس
سوبھت لکھی بدھو بڑھت جنو باردھی بیچی بلاس

اس سمے پرم منگل سماچار سُن کر سارا رنواس آنندت ہو اُٹھا جیسے چندرما کو دیکھ کر سمندر کی لہروں کی موج شوبھا پاتی ہے۔

پرتھم جائی جنہہ بچن سنائے ۔ بھوشن بسن بھوری تنہہ پائے

پریم پلکی تن من انوراگیں ۔ منگل کلس سجن سب لاگیں

سب سے پہلے جنہوں نے یہ سندر منگل سماچار جا کر رانیوں کو سنایا۔ انہوں نے بہت سے گہنے اور کپڑے پائے۔ رانیوں کا شریر پریم سے پلکت ہو اُٹھا۔ اور پریتی اور سنیہہ بہت بڑھ گیا سب منگل کلش سجانے لگیں۔

چوکیں چارو سمترا پوری ۔ منی مے بِبِدھ بھانتی اتی روری

آنند مگن رام مہتاری ۔ دیئے دان بہو بپر ہنکاری

سمترا جی نے رتنوں کے بہت پرکار کے سندر اور منوہر چوک پورے۔ شری رام جی کی ماتا کوشلیا جی نے برہمنوں کو بلا کر بہت سا دان دیا۔

پوجیں گرام دیوی سر ناگا ۔ کہیو بہوری دین بلی بھاگا

جیہی بدھی ہوئی رام کلیانو ۔ دیہو دیا کری سو بر دانو

انہوں نے گرام دیووں۔ دیوتاؤں اور ناگوں کی پوجا کی اور ان کو بلی بھینٹ دینے کی منوتی مانی اور بنتی کی کہ دیا کر کے وہ ور دان دیجئے کہ جس سے شری رام جی کا کلیان ہو۔

بار بار گنپتی ہی بہورا ۔ بیچیے سپھل منورتھ مورا

گاویں منگل کوکل بینی ۔ بدھو بدنی مرگ ساوک نینی

بار بار گنیش جی کی بینتی کی۔ کہ میرے منورتھ کو سپھل کیجئے کوئل کے سے میٹھے سُر والی چندرمکھی۔ مرگ بال نینی (مرگ کے بچے کے سے نیتروں والی) استریاں منگل گان کرنے لگیں۔

رام راج ابھیشیکو سُنی ہیاں ہرشے نر ناری

دوہا: لگے سُمنگل سجن سب بدھی انوکول بچاری

شری رام چندر جی کے راج تلک کی خبر سُن کر نگر نواسی استری پُرش من میں بڑے پرسن ہوئے۔ بدھاتا کو اپنے انوکول پا کر سب سندر منگل ساج سجانے لگے۔

تب نرناہ بسشٹ بولائے ۔ رام دھام سکھ دین پٹھائے

گرآگمنو سنت رگھو ناتھا ۔ دوار آئی پد نائیو ماتھا

تب راجہ نے وسشٹ جی کو بُلایا اور اُنہیں شری رام چندر جی کے محل میں اُپدیش دینے کے لئے بھیجا۔ گرو کا آنا سُن کر شری رام چندر جی دروازے پر آئے۔ اور اُن کے چرنوں میں مستک جھکایا۔

سادر ارگھ دیئی گھر آنے ۔ سورہ بھانتی پوجی سنمانے

گہے چرن سیا سہت بہوری ۔ بولے رامو کمل کر جوری

آدر کے ساتھ ارگھ دے کر شری رام جی انہیں محل کے بھیتر لے گئے اور سولہ پرکار سے اُن کی پوجا کر کے اُن کا بڑا آدر ستکار کیا۔ پھر سیتا جی سمیت اُن کے چرن پکڑے اور ہاتھ کملوں کو جوڑ کر شری رام جی بولے۔

سیوک سدا سوامی آگمنو۔ منگل مول امنگل دمنو
تدپی اچت جنو بولی سپریتی۔ چھٹیے کاج ناتھ اسی نیتی

سوامی کا سیوک کے گھر پدھارنا اگرچہ منگلوں کا مول اور امنگلوں کے ناش کرنے والا ہوتا ہے۔ تو بھی لے سوامی! یہی مناسب تھا۔ کہ آپ پریم پوروک سیوک کو ہی اگر کوئی کام تھا بلا بھیجتے ایسی ہی نیتی ہے

پربھتا تجی پربھو کینہہ سینہو۔ بھیو پنیت آج یہو گیہو
البسو ہوئی سو کروں گوسائیں۔ سیوکو لہنی سوامی سیوکائیں

پربھو! آپ نے پربھتا (سوامی پن) کو چھوڑ کر جو پریم کیا۔ اس سے یہ گھر آج پوتر ہو گیا۔ جو آپ آگیا کریں۔ وہ میں کرونگا سوامی کی سیوا کرنے میں ہی سیوک کی بھلائی ہے۔

دوہا
سُنی سینہ سلنے بچن مُنی رگھو بیرہی پرسنس
رام کس نہ تمہ کہو اس ہنس بنس او تنس

پریم سے بھر پور بچن سن کر گرو وسشٹ جی نے شری رگھوناتھ جی کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ ہے رام آپ ایسا کیوں نہ کہو۔ آپ سب ونشوں کے ہنس سوریہ ونش کے بھوشن جو ہو۔

برنی رام گن سیلو سبھاؤ۔ بولے پریم پلکی منی راؤ
بھوپ سجیو ابھیشیک سماجو۔ چاہت دین تمہہ جُب راجو

شری رام جی کے گن شیل اور سبھاؤ کی بڑائی کر کے پریم سے آنند مگن ہوئے منی راج بولے۔ ہے رام! راجہ نے راج تلک کرنے کا ساج سجایا ہے۔ وہ آپ کو یوراج بنایا دیا چاہتے ہیں۔

رام کرہو سب سنجم آجو۔ جوں بدھی کسل نباہے کاجو
گرو سکھ دئی رائے پہیں گیئو۔ رام ہردیاں اس بسمے بھیؤ
جنمے ایک سنگ سب بھائی۔ بھوجن سین کیلی لرکائی
کرن بیدھ اپبیت بیاہا۔ سنگ سنگ سب بھئے اچھاہا

اس لئے۔ ہے رام جی! آج آپ سنیم (برت ہون آدی) پہنچے تک بدھاتا اس کام کو سپھل کر دیں۔ گورو جی پرسکشا دے کر دسرتھ جی کے پاس گئے۔ اور شری رام جی کے من میں یہ سماچار سن کر اس بات کا بڑا کھید (افسوس) ہوا۔ کہ سب بھائی ایک ہی ساتھ پیدا ہوئے۔ اور ایک ہی ساتھ کھانا سونا۔ بال کریڑا کن چھیدن۔ جنیو دھارن کرنا۔ اور وواہ آدی اتسو ہوئے۔

بمل بنس یہو انوچت ایکو۔ بندھو بہائی بڑے ہی ابھیشیکو
پربھو سپریم پچھتانی سہائی۔ ہرو بھگت من کے کٹی لائی

اس نرمل ونش میں یہی ایک انوچت ریتی (نامناسب رواج) ہے۔ کہ چھوٹے بھائیوں کو چھوڑ کر بڑے کو ہی راج تلک ہوتا ہے۔ پربھو شری رامچندر جی کا یہ سندر پریم بھرا پچھتاوا بھگتوں کے ہردے کی کٹلتا کو دور کرنے والا ہے۔

دوہا:
تیہی اوسر آئے لکھن مگن پریم آنند
سنمانے پریہ بچن کہی رگھو کل کیرو چند

پریم آنند میں مگن ہوئے لکشمن جی اسی سمے وہاں آئے تو شری رام چندر جی نے جو رگھو کل روپی کمدنی کے کھلانے والے چندرما ہیں۔ پریم بھرے بچن کہہ کر ان کا آدر ستکار کیا۔

باجہیں باجنے بیدھ بدھانا۔ پُر پرمود نہیں جائی بکھانا
بھرت آگمنو سکل منا وہیں۔ آویں بیگی نین پھل پاویں

بھانت بھانت کے باجے بج رہے ہیں۔ نگر بھر میں جو پریم آنند چھایا ہوا ہے۔ اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ بھرت جی کے آنے کی سب نگر نواسی لوگ باٹ جوہ رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں، کہ وہ جلدی آویں۔ اور راج تلک اتسو کو دیکھ کر نیتروں کا پھل پاویں۔

ہاٹ باٹ گھر گلیں اتھائیں۔ کہہیں پرسپر لوگ لوگائیں
کالی لگن بھلی کیتک بارا۔ پوجہیں بدھی ابھیلا شو ہمارا

بازاروں، راستوں میں، گھر گلی اور چبوتروں پر جہاں تہاں استری اور پُرش آپس میں یہی کہتے ہیں۔ کہ کل وہ شبھ مہورت نہ جانے کس سمے ہوگا۔ جب بدھاتا ہمارے منورتھ پورے کرے گا۔

کنک سنگھاسن سیا سمیتا۔ بیٹھہیں رام ہوئی چت چیتا
سکل کہہیں کب ہوئہی کالی۔ بگھن مناویں دیو کچالی

جب سورن سنگھاسن پر شری رام چندر جی سیتا سمیت براجیں گے۔

اور ہمارا من تو تبھی شانت ہوگا۔ سب یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ

کل کب ہوگا۔ پرنتو کچالی (بُری چال والے) دیوتا اُدھر وگھن (خلل)

منا رہے ہیں۔

تنہہ ہی۔ ودبائی نہ اودھ بدھاؤ۔ چورہی چندنی راتی نہ بھاوا

سارد بولی بنئے سُمر کرہیں۔ بار ہیں بار پائے کے پرہیں

دیوتاؤں کو ایودھیا کا آنند بدھاوا اچھا نہیں لگا جیسے چور کو

چاندنی رات اچھی نہیں لگتی ہے۔ سرسوتی جی کو دیوتاؤں نے بلایا سب نے

اُن سے پرارتھنا کی اور بار بار ان کے چرنوں پر گرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔

بپتی ہماری بلوکی بڑی ماتو کریئے سوئی آجو

دوہا

رامو جاہیں بن راجو تجی ہوئی سکل سُر کاجو

کہ ہے ماتا۔ ہماری بپتا کو دیکھکر آج آپ کوئی ایسا اُپائے کیجیے۔

کہ جس سے شری رام چندر جی راج چھوڑ کر بن کو چلے جائیں۔ تو ہمارا سارا

کام پورا ہوجائے۔

سُنی سُر بنتی ٹھاڈھی پچھتاتی۔ بھیوں سروج بپن ہمراتی

دیکھی دیو پُنی کہیں بہوری۔ ماتو توہی نہیں تھوریو کھوری

دیوتاؤں کی نمر پرارتھنا سُن کر سرسوتی جی پچھتاتی ہیں۔ کہ میں کمل

کے لئے ہیمنت رتو کی رات ہوئی۔ انہیں اس پرکار دو بدھا (تپیا تپیش)

میں دیکھ کر دیوتا پھر نمر پرارتھنا کر کے کہنے لگے۔ کہ ہے ماتا۔ آپکو اس میں

کچھ بھی دوش نہیں لگے گا۔

بسمئے ہرش رہت رگھوراؤ۔ تمہہ جانہو سب رام پربھاؤ

جیو کرم بس سُکھ دُکھ بھاگی۔ جائیے اودھ دیوہت لاگی

شری رگھوناتھ جی تو دُکھ سُکھ سے رہت ہیں۔ آپ تو اُن کے

سب پربھاؤ کو جانتی ہو۔ جیو اپنے کرموں کے وش میں ہو کر دُکھ سُکھ

بھوگتے ہیں۔ اس لئے آپ دیوتاؤں کے ہت اودھ ایودھیا پوری کو جائیے

بار بار گہی چرن سنکوچی۔ چلی بچاری بُیدھ متی پوچی

اونچ نواسو نیچ کرتوتی۔ دیکھی نہ سکہیں پرائی بھوتی

بار بار چرن پکڑ کر دیوتاؤں نے سرسوتی جی کو سوچ اور چنتا میں

ڈال دیا۔ ۔۔۔ ۔۔۔ وچار کرتی ہوئی چلیں۔ کہ دیکھو دیوتاؤں کا

نواس تو اونچا ہے۔ اور ان کی یہ چیشٹا کتنی نیچ ہے۔ کہ دوسرے

کے دھن ایشوریہ کو نہیں دیکھ سکتے۔

آگل کاجو بچاری بہوری۔ کرہہیں جاکُس کبی موری

ہرشی ہِردے پیاں سرکھ پر آئی۔ جو گرہ دسا دُسہہ دکھدائی

پھر آگے کا کام وچار کرکے کہ جن میں شری رگھوناتھ جی جو چتر کرگیا

انکا درشن کرنے کے لئے چتر کوی میری چاہ کیا کریں گے۔ ہردے میں پرسن

ہو کر شتھی کی پُری شری ایودھیا جی میں آئی۔ مانو دُسہہ دکھ (ناقابل

برداشت دُکھ) دینے والی کوئی گرہ دشا آئی ہو۔

نامو منتھرا مند متی چیری کیکئی کیری

اجس پیٹاری تاہی کری گئی گرہ متی پھیری

کیکئی کی منتھرا نامی مند بدھی ایک داسی تھی اُسے بدنامی

کی پٹاری بنا کر اس کی بدھی کو اُلٹی کر کے سرسوتی جی چلی گئیں۔

دیکھ منتھرا نگرو بناوا۔ منجل منگل باج بدھاوا

پوچھسی لوگنہ کاہ اُچھاہو۔ رام تلک سُنی بھا اُر داہو

نگر کو سجے ہوئے اور منتھر سندر منگل سے بدھاوے بجتے دیکھکر

منتھرا نے لوگوں سے پوچھا کہ آج کیا اُتساہ ہے؟ شری رام جی

کے راج تلک کی بات سنتے ہی اُس کا ہردہ جل اُٹھا۔

کرئی بچار کُبدھی کُجاتی۔ ہوئی اکاجو کونی بدھی راتی

دیکھی لاگی مدھو کُٹل کراتی۔ جمی گون تکئی لیئوں کیہی بھانتی

وہ جہان دُربدھی اور نیچ جاتی والی داسی یہ سوچنے لگی

کہ کس پرکار سے یہ بنا بنایا کام رات ہی رات میں بگڑ جائے جیسے

کوئی کُٹل بھیلنی شہد کا چھتہ لگا ہوا دیکھکر گھات لگاتی ہے۔ کہ اسے

کس پرکار اُتاروں۔

بھرت مانو ہیں گئی بلکھاتی۔ کا اُنمنی ہسی کہہ ہنسی راتی

اُتر دیئی نہ لیئی اُساسو۔ ناری چرت کری ڈھاری آنسو

وہ بُرا سا منہ بنا کر بھرت جی کی ماتا کیکئی کے پاس گئی۔ رانی کیکئی

اسکی طرف دیکھ کر ہنسی اور کہا۔ کہ تو آج اُداس کیوں ہے۔ منتھرا نے کوئی اُتر

نہ دیا۔ کیول گہری سانسیں بھرنے لگی۔ اور استری چرتر کرکے آنسو بہانے لگی۔

ہنسی کہہ رانی گال بڑ تورین۔ دیہہ لکھن سیکھ اس من مورین
بھرت بول جیری بڑی پاپنی۔ چھاڑی سوس کاری جیمی ساپنی

تب رانی نے پھر ہنس کر کہا کہ تو بہت بڑ بولی (زبان دراز) ہے۔ کچھ کسی کو کہہ سکھا ہوگی۔ میرے خیال میں لکشمن نے تمہیں کچھ ڈنڈ دیا ہوگا۔ تب بھی اس مہاپاپن نے کچھ اُتر نہ دیا۔ اور ناگن کی طرح لمبی سانس چھوڑنے لگی۔

سبھے رانی کہہ کہسی کن کشل رامو مہی پالو
لکھنو بھرت رپو دمنو سُنی بھا کبری اُر سالو

تب تو رانی گھبرا کر کہنے لگی۔ کہ تو کہتی کیوں نہیں؟ شری رام چندر، راجہ، لکشمن، بھرت اور شترگھن کشل سے تو ہیں۔ یہ سُن کر کبری منتھرا کے من میں بڑا ہی دُکھ ہوا۔

کت سکھ دیئی ہمہی کوؤ مائی۔ گالو کرب کیہی کر پلو پائی
رام ہی چھاڑی کشل کیہی آجو۔ جیہی جنیسو دیئی جب راجو

وہ جل بھن کر کہنے لگی۔ کہ ہے مائی! مجھے کوئی شکشا کیوں نہیں دیگا۔ اور میں کس بل بوتے پر کسی سے بڑھ کر بولوں گی۔ رام چندر کے سوائے آج اور کس کی کشل ہے جنہیں راجہ راج تلک دے رہے ہیں۔

بھیو کوسلہی بدھی اتی داہن۔ دیکھت گرب بہت اُر ناہن
دیکھو کس جائی سب سوبھا۔ جو ادلوکی مور منو چھوبھا

آج کوشلیا جی پر بدھاتا کی بڑی ہی کرپا ہو رہی ہے۔ جن کے گرب (غرور) کو دیکھ کر میرا کلیجہ ہاتھ سے نکل گیا۔ یہ سب شوبھا تم خود جا کر کیوں نہیں دیکھ لیتی۔ جسے دیکھ کر میرے من میں بڑا ہی سنتاپ ہو رہا ہے۔

پوتو بدیس نہ سوچ تمہاریں۔ جانتی ہو بس ناہو ہماریں
نیند بہت پریہ سیج ترائی۔ لکھو نہ بھوپ کپٹ چترائی

تمہارا پتر پردیس میں ہے۔ تمہیں کچھ سوچ نہیں۔ تم سمجھ جانتی ہے کہ راجہ ہمارے وش میں ہیں۔ تمہیں تو توشک پلنگ پر پڑے پڑے نیند کے کھرانٹے لینا ہی بہت پیارا لگتا ہے۔ راجہ کی کپٹ بھری چترائی کو تو نہیں دیکھتی ہے۔

سُنی پریہ بچن ملن منو جانی۔ جھکی رانی اب رہو ارگانی
پنی اس کبہو کہسی گھر پھوری۔ تب دھرتی جیبھ گہہ کڈھاؤں تو ری

منتھرا کے پریہ بچن سُن کر پرنتو اُسے من کی میلی جان کر رانی نے اُس کو ڈانٹ کر کہا کہ بس چپ رہ۔ ہے گھر میں نفاق ڈالنے والی۔ جو تو پھر کبھی ایسے بچن کہے گی۔ تو تیری جیبھ پکڑ کر نکلوا دوں گی

کانے کھورے کبرے کٹل کچالی جان
تیا بسیشی پُنی چیری کہی بھرت ماتو مسکان

کانوں (جن کی ایک آنکھ ناکارہ ہو) لنگڑوں۔ کبڑوں کو کٹل اور کچالی (ٹیڑھے چلن والا) جاننا چاہئے۔ اُن میں بھی استری اور استری ہونے پر بھی داسی! اتنا کہہ کر بھرت جی کی ماتا کیکئی مسکرانے لگی۔ اور بولی۔

پریہ بادنی سکھ دینہوں توہی۔ سپنے ہوں توپر کوپو نہ موہی
سُدن سُمنگل دایکو سوئی۔ تور کہا پھر جیہی دن ہوئی

ہے پریہ بچن کہنے والی منتھرا! میں نے تجھے شکشا دینے کیلئے اتنی بات کہی ہے۔ نہیں تو تجھ پر مجھے سپنے میں بھی کرودھ نہیں ہے۔ جس دن تیرا کہنا سچا ہوگا۔ ارتھات شری رام جی کا راج تلک ہوگا۔ وہ دن سندر منگل دینے والا شبھ دن ہوگا۔

جیٹھ سوامی سیوک لگھو بھائی۔ یہ دن کر کل ریتی سُہائی
رام تلک جوں ساچہو کالی۔ دیؤں مانگو من بھاوت آلی

سوریہ ونش کی یہ سُندر ریتی ہے کہ بڑا بھائی سوامی اور چھوٹا سیوک ہوتا ہے۔ اگر سچ مچ ہی کل شری رام کا راج تلک ہونے والا ہے تو ہے سکھی! میں تجھے تیری من مانی دستو دوں گی۔

کوسلیا سم سب مہتاری۔ رامہی سہج سُبھائن پیاری
موپر کرہی سنیہو بسیشی۔ میں کر دیکھی پریتی پریکھیا دیکھی

شری رام چندر جی کو سہج سبھاؤ سے ہی کوشلیا کے سمان سب ماتائیں پیاری ہیں۔ اور مجھ پر تو وہ بہت ہی پریم کرتے ہیں۔ میں نے اُن کے پریم کی پریکشا کر کے دیکھ لی۔

جوں بدھی جنمو دیئی کرِی چھوہو۔ ہوہوں رام سیا پوت پتوہ ہوہو
پران تیں ادھک رامُو پریہ موریں۔ تنہ کیں تلک چھوبھو کس توریں

میں تو یہ پرارتھنا کرتی ہوں۔ کہ یدی بدھاتا دوبارہ مجھے جنم دیں تو شری رام جی میرے پتر اور سیتا بہو ہو۔ شری رام مجھے پرانوں سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ اُن کے راج تلک کے اُتسو پر تیرے من کو سنتاپ کیوں نہ ہوا۔

بھرت سپتھ توہی ستیہ کہو پریہری کپٹ دُراؤ
ہرش سمے بسمو کرسی کارن موہی سناؤ

تجھے بھرت کی سوگندھ لگے۔ سچ سچ کہو۔ چھل کپٹ کو چھوڑ دو۔ تو اس آنند کے سمے میں بھی شوک کر رہی ہے۔ اس کا کیا کارن ہے۔ سچ سچ سناؤ۔

ایک ہیں بار آس سب پوجی۔ اب کچھو کہب جیبھ کری دوجی
پھورے جوگو کپار روابھا گا۔ بھلیو کہت دُکھ راؤرہی لاگا

منتھرا بولی۔ میری تو ساری آشائیں ایک ہی بار پوری ہو گئیں۔ اب تو دوسری جیبھ لگا کر ہی کچھ کہوں گی۔ میرا ابھاگا کپال تو پھوڑنے ہی کے یوگیہ ہے۔ کیونکہ بھلا کہنے پر بھی آپ نے بُرا مان کر دکھ پایا۔

کہہیں جھوٹی پھری بات بنائی۔ تے پریہ تمہہی کروئی میں مائی
ہمہوں کہب اب ٹھکر سہاتی۔ ناہیں تے مون رہب دن راتی

ہے مائی! تمہیں تو وہ ہی پیارے لگتے ہیں۔ جو جھوٹی سچی باتیں بنا کر کہتے ہیں۔ میں تو تمہیں کڑوی لگتی ہوں۔ اب میں بھی منہ دیکھی کوئی بات کہہ دیا کروں گی نہیں تو دن رات چپ رہا کروں گی۔

کری کروپ بدھی پرس کینہا۔ بوسو لہنئے لہیئے جو دینہا
کوؤ نرپ ہوؤ ہمہی کا ہانی۔ چیری چھاڑی اب ہوب کہ رانی

بدھاتا نے کروپ بنا کر مجھے پرواش کر دیا۔ جو بویا سو کاٹا۔ جو دیا سو لیا۔ کوئی راجہ بنے ہماری کیا ہانی ہے! داسی چھوڑ کر رانی بننے سے تو رہی۔

جاریے جوگو سبھاؤ ہمارا۔ ان بھل دیکھی نہ جائی تمہارا
تاتیں کچھک بات انوسائی۔ چھمیے دیبی بڑی چوک ہماری

ہمارا سبھاؤ تو جلانے کے ہی یوگیہ ہے۔ کیونکہ تمہارا اہت مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ اس لئے کچھ بات منہ سے نکل گئی۔ بڑی غلطی ہوئی۔ ہے دیوی! کشما کیجئے۔

گوڑھ کپٹ پریہ بچن سُنی تیا ادھر بدھی رانی
سُر مایا وش بیرنی ہی سُہرد جانی پتی آنی

استری جاتی سبھاؤ سے ہی چنچل ہونے کے کارن اور دیوتاؤں کی مایا سے موہت رانی کیکئی کے گوڑھ کپٹ بھرے پریہ بچنوں کو سن کر ویرن منتھرا کو اپنی ہت کرنے والی جان کر اُس کی باتوں پر بھروسہ کر لیا۔

سادر پُنی پُنی پوچھتی اوہی۔ سبری گان مرگی جنو موہی
تسی متی پھری اہی جسی بھاوی۔ رہسی چیری گھات جنو پھاوی

بڑے آدر سے بار بار رانی کیکئی منتھرا کو پوچھ رہی ہیں۔ مانو بھیلنی کے گانے سے ہرنی موہت ہو گئی ہو۔ جیسی ہونہار ہے۔ ویسی ہی اُس کی بدھی بھی پھر گئی۔ اپنے گھات میں رانی کو پھنسی ہوئی دیکھ کر منتھرا بڑی پرسن ہوئی۔

تمہہ پوچھہو میں کہت ڈیراؤں۔ دھریہو مور گھر پھوری ناؤں
سجی پرتیتی بہو بدھی گڑھی چھولی۔ اودھ ساڑھ ساتی تب بولی

تم پوچھتی ہو۔ میں کہتے ڈرتی ہوں۔ کیونکہ میرا نام تو تم نے پہلے ہی گھر پھوڑی رکھ دیا ہے۔ بہت طرح سے گھڑ چھول کر اور بہت سی باتیں بنا کر۔ رانی کو پورا وشواس دلا، ایودھیا کو دکھ دینے والی سنیچر کی ساڑھ ستی دشا کے سمان منتھرا یہ بچن بولی۔

پریہ سیا رامُو کہا تمہہ رانی۔ رامہی تمہہ پریہ سو پھری بانی
رہا پرتھم اب تے دن بیتے۔ سمو پھرے رپو ہوہیں پریتے

ہے رانی ! تم جو کہتی ہو۔ کہ سیتا اور رام چندر تمہیں پیارے ہیں اور تم اُنکو پیاری ہو۔ یہ بات سچی ہے پرنتو جو دن پہلے تھے سو دن بیت گئے۔ سماں پلٹنے پر سپتی کر لینے والے بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔

سُھانُو کمل کُل پوشنہارا۔ بنُو جل جاری کری سوئی چھارا
جری تمہاری چہہ سوتی اُکھاری۔ رُندھہُو کری اُپاؤ بریاری

سُوریہ کملوں کے کُل کا پالن کرنے والا ہے۔ پر جل کے بغیر وُہی سُوریہ اُن کملوں کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔ سوت کوشلیا تمہاری جڑ اُکھاڑنا چاہتی ہیں۔ اس لئے اُپائے کے جل بند لگا کر اُسے سورکھشت (بحفاظت) کر دو۔

تمہہ ہی نہ سوچ سوہاگ بل نج بس جانہو راؤ
من ملین مُوہ میٹھ نرپُو رائر سرل سبھاؤ

تمہیں تو اپنے سُہاگ کے بل پر کچھ بھی سوچ نہیں ہے راجہ کو اپنے وش میں کر نا جانتی ہو۔ راجہ زبان کے تو میٹھے ہیں لیکن من کے میلے ہیں۔ تم سرل سبھاؤ (سیدھی سادی) ہو۔ اس لئے راجہ کے چھل کپٹ کو نہیں جانتی۔

چُتر گمبھیر رام مہتاری۔ بیچ پائی نج بات سنواری
پٹھئے بھر تُو بھُوپ نہی اوریں۔ رام ماتُو مت جانب رَوریں

رام کی ماتا کوشلیا بڑی چُتر اور گمبھیر ہے۔ جس نے سماں پا کر اپنا کاریہ سبھ کر لیا۔ بھرت کو جو نانا کے گھر بھیج دیا ہے۔ اس میں آپ کوسلیا کی ہی صلاح سمجھیئے۔

سیویں سکل سوتی موہی نیکیں۔ گربت بھرت ماتُو بل پی کیں
سالُو تمہار کوسلہی مائی۔ کپٹ چُتر نہیں ہوئی جنائی

کوشلیا نے من میں یہ وچار کیا ہے کہ سُومترادتی میری اچھی طرح سے سیوا کرتی ہے۔ ایک بھرت کی ماتا ہی پتی کے بل پر گھمنڈ میں رہتی ہے۔ اسی لئے ہے مائی! تم کوشلیا کو کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہو۔ وہ کپٹ میں چُتر ہے۔ اس کے من کے بھاو کو کوئی نہیں جان سکتا۔

راجہی تمہہ پر پریم بیسیشی۔ سوتی سبھاؤ سکئی نہیں دیکھی
رچی پرپنچ بھوپ ہی اپنائی۔ رام تِلک ہت لگن دھرائی

راجہ تم سے بہت پریم کرتے ہیں۔ اس کو کوشلیا سوت سبھاؤ سے نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے اس نے کپٹ جال رچ کر راجہ کو وش میں کر کے رام چندر کے راج تلک کے لئے لگن ٹھہرائی ہے۔

یہ کُل اُچت رام کہُوں ٹیکا۔ سبہی سوہائی موہی سُٹھی نیکا
اگلی بات سمجھو ڈرو موہی۔ دیو دیو پھری سو پھلو اوہی

رام کو راج تلک دینا تو رگھو کُل کی ریتی کے انوسار اُچت ہی ہے۔ یہ بات سبھی کو اچھی لگتی ہے اور مجھے تو بہت ہی اچھی لگتی ہے۔ پرنتو مجھے تو آگے کی بات وچار کر ڈر لگتا ہے۔ بھگوان اُلٹے کر اس کا پھل اُسی کو دے۔

رچی پچی کوٹک کُٹل پن کینہسی کپٹ پربودھو
کہی سی کتھا ست سوتی کے جیہی بدھی باڈھ برودھو

اس طرح کروڑوں کُٹل پن رچ رچ کر منتھرا نے کیکئی کو اُلٹا سیدھا سمجھایا اور سینکڑوں سوتوں کی کہانیاں سُنائیں۔ کہ جس سے آپس میں ورودھ (مخالفت) بڑھ جائے۔

بھاوی بس پرتیتی اُر آئی۔ پونچھ رانی پنی سپتھ دیوائی
کا پونچھو تمہیں ابیں ہوں نہ جانا۔ نج ہت ان ہت پشو پہچانا

ہونہار وش کیکئی کے من میں وشواش ہو گیا۔ رانی اُسے سوگند (قسم) دلا کر پوچھنے لگی۔ منتھرا بولی۔ کیا پوچھتی ہو! کیا اب بھی نہیں سمجھی اپنی لابھ ہانی اور متر دشمن کو تو پشو بھی پہچانتے ہیں۔

بھئیو پاکھ دن سجت سماجو۔ تمہ پائی سُدھی موہی سن آجو
کھائیے پہریئے راج تمہارے۔ ستیہ کہیں نہیں دوشو ہمارے

راج تلک کی سامگری سجاتے پندرہ دن ہو گئے ہیں۔ اور تم نے آج مجھ سے خبر پائی ہے۔ میں تمہارے راج میں کھاتی پہنتی ہوں۔ اس لئے سچ کہنے میں مجھے کوئی دوش نہیں ہے۔

جوں انتیہ کچھو کہب بنائی۔ توں بسی دیہی ہم ہی سجائی
راہی تلک کالی جوں بھیئو۔ تمہ کہوں بتی بچو بدھی بیئو

یدی میں کچھ جھوٹ کو سچ بنا کر کہوں تو ودھاتا مجھے ڈنڈ دیا۔ یدی رام کو کل راج تلک ہو گیا۔ تو سمجھو ودھاتا نے تمہارے لئے وپتی کا بیج بو دیا۔

ریکھ کھنچائی کہوں بلو بھاشی۔ بھامنی بھئی ہو دودھ کی ماکھی
جوں سُت سہت کرہو سیوکائی۔ تو گھر رہو نا آن اپائی

میں زور سے لکیر کھینچ کر (ڈنکے کی چوٹ سے یا بلند آواز سے) کہتی ہوں۔ کہ ہے رانی! تم دودھ میں پڑی ہوئی مکھی کے سمان باہر نکال کر پھینک دی جاؤ گی۔ اگر بھرت سمیت کوشلیا اور رام چندر کی سیوا کرو گی تو گھر رہ سکو گی نہیں تو اور کوئی اپائے نہیں ہے۔

کدروں بنت ہی دینہہ دکھو تمہی کوسلاں دیب
بھرت بندی گرہ سیئی ہیں لکشن رام کے نیب

سانپوں کی ماتا کدرو نے گرڑ کی ماتا ونتا کو جبکہ اس کی سوت تھی دکھ دیا تھا۔ ویسے ہی کوشلیا تمہیں دکھ دے گی۔ بھرت جی جیل خانے کی ہوا کھائیں گے۔ لکشمن رام کے نائب ہوں گے۔

کیکئے سنت سنا کٹو بانی۔ کہی سکئی کچھ سہمی سکھانی
تن پسیو کدلی جمی کانپی۔ کبری دسن جیبھ تب چانپی

کیکئی منتھرا کے کڑوے بچنوں کو سنتے ہی سہم کر سوکھ گئی (اس کا چہرہ مرجھا گیا) اس کے منہ سے کوئی شبد نہ نکلا شریر پر پسینہ آ گیا اور وہ کیلے کی طرح کانپنے لگی۔ یہ دیکھ کر کہ رانی ڈر کے مارے اپسیٹ ہو گئی ہے منتھرا نے اپنی جیبھ کو دانتوں تلے دبا لیا۔

کہی کہی کوٹک کپٹ کہانی۔ دھیرج دھرہو پربودھسی رانی
پھرا کرم پریہ لاگی کچالی۔ بکیہی سراہی مانی مرالی

پھر کپٹ بھری کروڑوں کہانیاں کہہ کہہ کر اس نے رانی کو خوب سمجھایا۔ اور ساتھ ہی دھیرج بھی دی۔ کیکئی کے کرم الٹے پھر گئے اسے

کچالی منتھرا ہی پیاری لگنے لگی۔ وہ بگلی کو ہنسنی مان کر ارتھات وناش کاری وِش کو بھی امرت سمجھ کر اس کی سراہنا کرنے لگی۔

سنو منتھرا بات پھری توری۔ دہنی آنکھ نت پھرکئی موری
دن پرتی دیکھوں راتی کسپنے۔ کہوں نہ توہی موہ بس اپنے
کاہ کروں سکھی سودھ سبھاؤ۔ داہنی بام نہ جانسوں کاؤ

کیکئی کہنے لگی۔ ہے منتھرا! تیری بات بالکل سچی ہے۔ میری داہنی آنکھ سدا پھڑکتی رہتی ہے۔ میں ہر روز رات کو برے سپنے دیکھا کرتی ہوں۔ پر موہ وش تم سے کہتی نہیں۔ ہے سکھی! کیا کروں۔ میرا تو سبھاؤ سیدھا سادہ ہے مجھے کسی پرکار کا ہیر پھیر کرنا ہی نہیں آتا۔

اپنیں چلت نہ آجو لگی آن بھل کاہو کینہہ
کیہیں اگھ ایک ہی بار موہی دیو دوسہ دکھ دینہہ

ہے سکھی! یہاں تک میری پیش گئی میں نے کسی کا برا آج تک نہیں کیا۔ پھر پتہ نہیں یہ اچانک دوسہ دکھ ودھاتا نے مجھے کس پاپ کے تحت دیا ہے۔

نیہر جنم بھرب بہرو جائی۔ جیئت نہ کرب سوت سیوکائی
ارسی بس دیو جیاوت جاہی۔ مرن نیک تیہی جیون چاہی

مجھے میکے میں جا کر اپنا جیون بسر کرنا منظور ہے۔ لیکن جیتے جی سوت کی کبھی چاکری نہیں کروں گی۔ ودھاتا جسے شترو کے وش میں رکھ کر جلاتا ہے۔ اس کے لئے تو ایسے جیون سے مرنا کہیں اچھا ہے۔

دین بچن کہہ بہو بدھی رانی۔ سنی کبری تیا مایا ٹھانی
اس کس کہہ ہو مانی من اونا۔ سکھو سہاگ تم کہوں دن دونا

ایسے دین بچن بہت پرکار سے جب رانی نے کہے تو انہیں سن کر منتھرا نے استری چرتر دکھایا اور کہا، تم اپنے من میں اپنے آپ کو لاچار سمجھ کر ایسے بچن کیوں کہہ رہی ہو۔ تمہارا سکھ سہاگ دن دگنا ہو گا۔

جیہیں راؤر اتی ان بھل تاکا۔ سوئی پائی ہیہ پھل پرپاکا
جب تیں کمت سنا میں سوامنی۔ بھوکھ نہ باسر نیند نہ جامنی

جس نے تمہارا انشٹ (برائی) کرنے کا نشچے کیا ہے۔ وہی اس کا ایک کا پھل پاوے گا۔ ہے سوامی! جب سے میں نے اس بری صلاح کو سنا ہے۔ تب سے مجھے نہ تو دن میں کچھ بھوک لگتی ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے۔

پچھیوں گننہہ ریکھہ تنہہ کھانچی۔ بھرت بھوآل ہوہیں یہ سانچی
بھامنی کرہو تو کہوں اپاؤ۔ ہے تمہاریں سیوا بس راؤ

میں نے جیوتشیوں سے پوچھا۔ انہوں نے حساب لگاکر بتایا کہ بھرت راجہ ہوں گے۔ بالکل سچی بات ہے۔ ایسا کرنے میں کچھ اپائے ہونا چاہئے۔ ہے بھامنی! یدی تم کر سکو تو میں تمہیں اپائے بتلاتی ہوں۔ راجہ تو تمہاری سیوا کے آدھین ہی ہے۔

پرؤں کوپ تو کہت پر سکیوں پوت پتی تیاگی
کہسی مور دکھ دیکھی بڑ کس نہ کرب ہت لاگی

کیکئی بولی۔ میں تمہارے کہنے پر کوئیں میں کود سکتی ہوں۔ اور اپنے پتر اور پتی کو تیاگ سکتی ہوں۔ جب تم میرے بڑے بھاری سنتاپ کو شانت کرنے کے نمت کچھ کہہ رہی ہو تو بھلا میں وہ اپائے کیوں نہ کروں گی جس میں کہ میری بھلائی ہو۔"

کبریں کری کبلی کیکئی۔ کپٹ چھری اُر پاہن ٹیئی
لکھئی نہ رانی نکٹ دکھ کیسیں۔ چرئی ہرت تن بلی پسو جیسیں

کبڑی منتھرا نے کیکئی کو اپنے پیچھے لگا کر بالکل بلیدان کا پشو بنا دیا۔ اور کپٹ کی چھری کو اپنے ہردے روپی پتھر پر تیز کیا۔ اسکے پریَنام سروپ جلدی ہی کیا مہا دکھ ہونے والا ہے۔ اسے کیکئی بالکل نہیں دیکھتی جیسے بلیدان کا پشو بلیدان ہونے سے کچھ کال ہی پہلے ہری ہری گھاس چرتا ہے۔ اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جلدی ہی تلوار سے بلیدان کرکے اس کے جیون کا انت ہو جائے گا۔ بالکل ایسی ہی دشا کیکئی کی ہے۔

سنت بات مرد وانت کٹھوری۔ دیتی منہوں مدھو ماہر گھوری
کہہ اچیری سدھی ہے کہ نا ہیں۔ سوامنی کہی ہو کتھا موہیں یاہیں

منتھرا کی بات سننے میں تو کومل ہے پرنتو پرنام میں وہ بڑی بھیانک ہے

مانو وہ شہد میں زہر گھول کر کیکئی کو پلا رہی ہو۔ وہ کہنے لگی۔ کہ ہے سوامنی! تمہیں وہ کتھا یاد ہے یا نہیں جو تم نے ایک بار مجھے سنائی تھی۔

دوئی بردان بھوپ سن تھاتی۔ مانگہو آج جڑاوہو چھاتی
ستہی راجو رامہی بن باسو۔ دیہو لیہو سب سوتی ہلاسو

کہ راجہ کے پاس میرے دو وردان دھروہر (امانت) کے روپ میں ہیں۔ آج ان دونوں وردانوں کو راجہ سے مانگ کر اپنے ہردے کو شانت کرو۔ بھرت کو راج اور رام کو بن باس دو۔ اس طرح اپنی سوت کے سکھ اور آرام کو ہر لو۔

بھوپتی رام سپتھ جب کرئی۔ تب مانگیہو جیہی بچن نہ ٹرئی
ہوئی اکاج آجو نسی بیتیں۔ بچن مور پریہ مانیہو جی تیں

جب راجہ رام کی سوگندھ کھالیں۔ تو وردان مانگنا۔ تاکہ کہیں وہ مکر نہ جائیں۔ اگر آج کی رات بیت گئی تو پھر سارا کام بگڑ جائیگا۔ میرے ان بچنوں کو جان سے بھی پیارے سمجھنا۔

بڑ گگھاتو کری پاپنی کہسی کوپ گرہ جاہو
کاجو سنوارہو سجگ سبھو سہسا جنی پتی آہو

اس مہا پاپن نے بڑی بری گھات لگا کر کیکئی سے کہا۔ کہ تم کوپ بھون میں جاؤ۔ اور بڑی چترتا سے اس کام کو بنانا۔ راجہ یا کسی اور کی میٹھی میٹھی باتوں میں نہ آجانا۔ ارتھات کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے اپنے ہٹ پر ڈٹی رہنا۔

کبری ہی رانی پران پریہ جانی۔ بار بار بڑی بدھی بکھانی
توہی سم ہت نہ مور سنسارا۔ بہے جات کئی بھئی ہسی ادھارا

رانی نے منتھرا کو پرانوں سے بھی پیاری جان کر بار بار اس کی چترتا کی پرشنسا کی۔ اور کہا کہ ہے منتھرا! تیرے سمان میری بھلائی چاہنے والا سنسار میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔ تو نے مجھ ڈوبتی ہوئی کو سہارا دیکر سنبھال لیا ہے۔

جوں بدھی پورب منورتھو کالی۔ کروں توہی چکھ پوتری آلی
بہو بدھی چیری ہی آدرو دیئی۔ کوپ بھون گونی کیکئی

ویدی کل بدھاتا میری منو کامنا پوری کر دیں تو ہے سکھی!
میں تجھے آنکھوں کی پتلی بنا لوں۔ اس پرکار بہت طرح سے منتھرا کا آدر
کرکے کیکئی کوپ بھون میں چلی گئیں۔

بپتی بیجو برشا رِتو چیری۔ بھُئیں بھئی کمتی کیکئی کیری
پائی کپٹ جلو انکر جاما۔ پھر ہوؤ دل دکھ پھل پرینامَا

بپتا (مصیبت) بیج ہے۔ منتھرا برسات کی رِتو (موسم برسات)
ہے۔ کیکئی کی موڑھ بدھی بیج بونے کے لئے پرتھوی ہے۔ جس میں
کپٹ روپی جل پاکر انکر چھوٹ نکلا۔ دونو وردان اس انکر کے پتے
ہیں اور پرینام سروپ جس کے (اس کے نتیجے کے طور پر) دکھ روپی
پھل لگے گا۔

کوپ سماجو ساجی سبُو سوئی۔ راجو کرت نج کمتی بگوئی
راؤر نگر کولاہلو ہوئی۔ یہ کچالی کچھو جان نہ کوئی

کوپ (غصہ۔ ناراضگی) کا سب ساج سجا کر کیکئی کوپ بھون
میں جا کر لیٹ گئی۔ راج کرتی ہوئی وہ اپنی دُشٹ بدھی سے نشٹ
ہو گئی۔ راج محل میں اور نگر بھر میں بڑی دھوم دھام ہو رہی ہے۔ پرنتو
پردے کے پیچھے ہو رہی اس کچال (بُری سازش) کو کوئی کچھ نہیں جانتا۔

پرمدت پر نر ناری سب ہیں سمنگل چار
ایک پرویسہیں ایک نرگمہیں بھیر بھوپ دربار

نگر کے سب استری پرش پرسن ہو کر شبھ منگلاچار کے ساج سجا
رہے ہیں۔ راج دوار میں کوئی جاتا ہے تو کوئی باہر نکلتا ہے۔ بڑی بھیڑ ہو
رہی ہے۔

بال سکھا سُنی ہیاں ہرشا ہیں۔ ملی دس پانچ رام پہیں جاہیں
پربھو آدرہیں پرمیو پہچانی۔ پوچھہیں کشل کھیم مردو بانی

پربھو شری رام چندر جی کے بال سکھا راج تلک کی خبر سُن سُن کر
بڑے پرسن ہو گئے۔ وہ دس دس پانچ پانچ مل مل کر رام جی کے پاس جاتے
ہیں۔ پربھو پریم پہچان کر اُن کا آدر کرتے ہیں۔ اور ان سے کومل بانی سے
ان کی کشل کشیم (راضی خوشی۔ خیر و خیریت) پوچھتے ہیں۔

پھرہیں بھون پریہ آیسو پائی۔ کرت پرسپر رام بڑائی
کو رگھو بیر سرس سنسارا۔ سیل سنیہو نباہن ہارا

اپنے پیارے سکھا شری رام چندر جی کی آگیا پا کر وہ واپس
گھر کو لوٹتے ہیں۔ اور آپس میں اُن کی بڑائی کرتے جاتے ہیں۔ کہ رگھو بیر
کے سمان سنسار میں دوسرا اور کون ہے جو اُنکی طرح شیل پریم
کے نباہنے والا ہو۔

جیہیں جیہیں جونی کرم بس بھرہیں۔ تہاں تہاں ایسو دیو یہ دیہیں
سیوک ہم سوامی سیا ناہو۔ ہوؤ نات یہ اور نباہو

ہم بھگوان سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ ہم اپنے کرم وش آواگون
کے چکر پر چڑھے ہوئے جس جس یونی میں جائیں۔ وہاں وہاں ہم تو سیوک
ہوں۔ اور سیتا پتی شری رام چندر جی ہمارے سوامی ہوں۔ ہمارا رشتہ
سدا ہی بنا رہے۔

اس ابھلاشو نگر سب کاہو۔ کیکے سُتا ہردیاں اتی داہو
کو نہ کسنگتی پائی نسائی۔ رہ ای نہ نیچ متیں چترائی

نگر تو سب کی ایسی ہی ابھلاشا ہے۔ اُدھر کیکئی کے
ہردے میں ہی بھاری جلن ہو رہی ہے۔ بُرا سنگ پا کر کون نہیں
نشٹ ہو جاتا۔ نیچ سبھاو والوں کے پیچھے چل کر چترائی نہیں رہ سکتی۔

سانجھ سمے سانند نرپو گیو کیکئی گیہہ
گونو نِٹھُرتا نکٹ کیئے جنو دھری دیہہ سنیہہ

شام کے وقت راجہ آنند کے ساتھ کیکئی کے محل میں گئے
مانو پریم ہی شریر دھارن کر کے نشٹھرتا (سنگدلی) کے پاس گیا ہو۔

کوپ بھون سُنی سکچیو راؤ۔ بھئے بس اگہڑ پرئی نہ پاؤ
سُرپتی بسئی باہن بل جاکیں۔ نرپتی سکل رہ ہیں رکھ تاکیں
سو سُنی تیا رِس گیو سکھائی۔ دیکھہو کام پرتاپ بڑائی
سول کلس اسی انگو ہنارے۔ تے رتی ناتھ سُمن سر مارے

کوپ بھون کا نام سُن کر راجہ سہم گیا۔ ڈر کے مارے پاؤں

آگے نہیں اُٹھتا جن کی بھجاؤں کے بل کے پرتاپ سے راجہ اِندر اپنا جیون وِتیت کرتے ہیں۔ اور سارے راجہ جن کا دُکھ دیکھتے رہتے ہیں۔ ارتھات اُن کے اشاروں پر چلتے ہیں۔ وہی راجہ دسرتھ استری کو روٹھی ہوئی سُن کر سُوکھ گیا۔ دیکھو کام دیو کا کتنا پرتاپ اور مہما ہے۔ کہ جو تیر، سُول، بجر اور تلوار کے گھاؤ ہنسی خوشی اپنے انگوں پر سہن کر لیتے ہیں۔ وہی رتی کے پتی کامدیو کے پھولوں کے بان سے مارے گئے

سبھے نریسُو پریا پہیں گیئو ۔ دیکھی دسا دُکھ داروں بھیئو
بھُومی سیّن پٹ موٹ پُرانا ۔ دیئے ڈاری تن بھوشن نانا

ڈرتے ڈرتے راجہ کیکئی کے پاس گئے۔ اُس کی دشا کو دیکھ کر اُنہیں بڑا بھاری دُکھ ہُوا۔ وہ زمین پر لیٹی پڑی ہے۔ اور بدن پر پُرانا موٹا کپڑا پہنے ہوئے ہے۔ اپنے شریر کے نانا گہنوں کو اِدھر اُدھر اُتار کر پھینک دیا ہے۔

کُمتی ہی کسی کُبیشتا پھابی ۔ ان اہیوات سُوچ جنو بھابی
جائی نِکٹ نرپ کہہ مِردُو بانی ۔ پران پریا کہی ہیتو رسانی

اس مُوڑھ متی کیکئی کو وہ امنگل بھیس کیسا پھبتا ہے۔ مانو ہونہار اُس کے بِدھوا ہو جانے کی سُوچنا دے رہی ہو۔ (ارتھات اُس کا بُرا بھیس بِدھوا پن کا پیش خیمہ دکھائی دے رہا تھا) اس کے پاس جا کر راجہ نے کومل بانی سے کہا۔ ہے پران پیاری! کس لیئے روٹھ گئی ہو۔

چھند

کیہی ہیتو رانی رسانی پرست پانی پتی ہی نیوارئی
مانہوں سروش بھوانگ بھامنی بشم بھانتی نہارئی
دوؤ باسنا رسنا دسن بر مرم ٹھاہر دیکھئی
تُلسی نرپتی بھوتبیتا بس کام کوتُک لیکھئی

ہے رانی! کس لیئے روٹھ گئی ہو! یہ کہہ کر راجہ اُسے ہاتھ سے سپرش کرتے ہیں۔ تو وہ اُن کے ہاتھ کو جھنجھوڑ کر پرے ہٹا دیتی ہے۔ وہ ایسے دیکھ رہی ہے۔ مانو غصے سے لال آنکھیں کیئے ناگن کرور درشٹی سے دیکھ رہی ہو۔ دو دان کی دونوں واسنائیں اُس ناگنی کی دو زبانیں

ہیں۔ اور دونوں وردان اس کے مانو دانت ہیں۔ وہ ناگن کاٹ کھانے کے لیئے مرم ستھان کو دیکھ رہی ہے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ راجہ ہونہار کے وش ہو کر اس پرکار اُس کے ہاتھ جھنجھوڑنے اور ناگنی کی طرح غصے سے لال پیلا ہو کر دیکھنے کو بھی کامدیو کا ہی ایک چوچلا (اکڑ، نخرا، کھیل) سمجھ رہے ہیں۔ (ارتھات راجہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ ناز و نخرے کر رہی ہے)

بار بار کہہ راؤ سُمکھی سُلوچنی پِک بچنی
کارن موہی سناؤ گج گامنی سج کوپ کر

راجہ بار بار کہہ رہے ہیں۔ ہے سُندر مکھی! ہے سُندر نیتروں والی۔ ہے کوئل کے سمان میٹھا بول لینے والی! ہے ہتھنی کی سی مست چال چلنے والی! مجھے اپنے کرودھ کا کارن تو سُناؤ

انہت تو پریا کیں کینہا ۔ کیہی دوئی سر کیہی جمو چہ لینہا
کہو کیہی رنک کروں نرپیسُو ۔ کہو کیہی نرپ ہی نکاسوں دیسُو

ہے پریہ! کس نے تیرا انشٹ (بُرا) کیا ہے۔ کس کے دو سر ہیں۔ یمراج کس کو اپنے لوک میں لے جانا چاہتے ہیں۔ کہو کس راجہ کو کنگال بنا دوں۔ یا کس راجہ کو دیش سے نکال دوں۔

سکیئوں تور اَری امر مُیوہاری ۔ کاہ کیٹ بپُرے نر ناری
جانسی مور سبھاؤ برورُو ۔ منو تو آنن چند چکو رُو

تمہارا ویری اگر کوئی دیوتا بھی ہو تو بھی اُسے مار سکتا ہُوں پھر بھلا کیڑے مکوڑوں کے سمان استری پُرشوں کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ ہے سُندر جانگھ والی! تو میرے سبھاؤ کو تو جانتی ہی ہے۔ کہ میرا من تیرے چندر مُکھ پر مگدھ ہُوا چکور ہے۔

پریا پران سُت سرب سُو موریں ۔ پرجن پرجا سکل بس توریں
جوں کچھو کہوں کپٹ کری توہی ۔ بھامنی رام سپتھ ست موہی

ہے پریہ! میرے پران۔ پتر، کٹمبی، دھن اور مال و اسباب اور پرجا سب تیرے ہی ادھین ہے۔ بدی یہ بات میں کپٹ کر کے کہتا ہوں۔ تو ہے بھامنی! مجھے سو بار رام کی سوگند ہے۔

بھسی ماگو من بھاوتی باتا۔ بھوشن سجہی منوہر گاتا

گھری کُگھری سمجھی جیاں دیکھو۔ بیگی پریا پری ہرہی کیشو

تم ہنس کر اپنی من چاہی وستو مانگ لو اور اپنے منوہر انگوں کو گہنوں سے سجاؤ۔ اچھے من موہرت شبھ سمے کا وچار کر کے پیاری! اس برے بھیس کو جلدی دور کرو۔

یہ سُنی من گنی سپتھ بڑی۔ ہنسی اُٹھی متی مند

بھوشن سجتی بلوکی مرگ منہوں کراتی نکست

راجہ کے ان بچنوں کو سنکر اور من میں رام جی کی بڑی سوگندھ کا وچار کر کے وہ موڑھ متی کیکئی ہنستی ہوئی اٹھ بیٹھی اور گہنے پہننے لگی۔ مانو کوئی بھیلنی شکار کو دیکھ کر پھانسنے کے لئے کوئی پھندہ تیار کر رہی ہو۔

پُنی کہہ راؤ سُہرد جیاں جانی۔ پریم پُلکی مرد منجل بانی

بھامنی بھیو تور من بھاوا۔ گھر گھر نگر آنند بدھاوا

اپنے من میں کیکئی کو اپنا سوہرد (اپنی بھلائی چاہنے والی) جان کر دسرتھ جی پریم سے پلکت ہو کر کومل اور سندر بانی سے پھر بولے۔ ہے بھامنی! تمہارا منورتھ پورا ہو گیا ہے۔ آج شہر میں گھر گھر بدھاوے بج رہے ہیں۔

رامہی دیہوں کالی جوراجو۔ سجہی سلوچنی منگل ساجو

دلکی اٹھیو سنی ہردو کٹھورو۔ جنو چھوئی گیئو پاک برتورو

میں کل ہی رام کو یوراج پد (راج گدی) دے رہا ہوں۔ ہے سندر نیتروں والی! تو منگل ساج سجا۔ یہ سنتے ہی اس کا کٹھور ہردہ ایسے دکھی ہو کر تڑپنے لگا۔ جیسے بال توڑ پکا ہوا پھوڑا ہاتھ لگانے سے دکھنے لگتا ہے۔

ایسیو پیر بہسی تہیں گوئی۔ چور ناری جمی پرگٹی نہ روئی

لکھہیں نہ بھوپ کپٹ چترائی۔ کوٹی کٹل منی گرو پڑھائی

وہ ایسی بھاری پیڑا کو بھی ہنس کر چھپا گئی۔ جیسے [illegible] کھل جائے کے بچے سے جو رلی استری کھلم کھلا نہیں بھرتی ہے۔ اس لئے اس کپٹ چترائی کو راجہ نہ جان سکے کیونکہ وہ بڑے کٹل پُرشوں کی گرو شکر جی منترا کی پڑھائی ہوئی ہے۔

جدپی نیتی نپن نرناہو۔ ناری چرت جلنیدھی اوگاہو

کپٹ سنیہو بڑھائی بہوری۔ بولی بہسی نین مُوہو موری

اگرچہ راجہ دسرتھ نیتی میں چتر ہیں۔ پرنتو ناری چرتر بھی تو اتھاہ سمندر ہے۔ پھر وہ کپٹ بھرا پریم دکھلا کر نیتر اور منہ پھیر کر بولی۔

ماگو ماگو پے کہہو پیا کبہوں نہ دیہو نہ لیہو،

دین کہیو بردان دوئی تیو پاوت سندیہو

سچ ہے پریتم! مانگ لو مانگ لو آپ ایسا ہی کہا کرتے ہیں۔ پرنتو دیتے لیتے کچھ بھی نہیں۔ آپ نے مجھے دو وردان دینے کو کہے تھے مجھے تو ان کے ملنے کی بھی آشا نہیں۔

جانیو مرم راو ہنسی کہہئی۔ تمہہی کوہاب پرم پریہ اہئی

تھاتی راکھی نہ مانگیہو کاؤ۔ بسری گیو موہی بھور سبھاؤ

راجہ ہنس کر کہنے لگے۔ کہ میں اب تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں تمہیں ابھیمان کرنا بہت پیارا لگتا ہے۔ (یعنی تمہیں یہ بات بہت اچھی لگتی ہے کہ میں تمہاری ناز برداری کروں) ان دونوں وردانوں کو تم نے تھاتی میرے پاس دھروہر (امانت) کے روپ میں رکھ چھوڑا اور کبھی مانگا ہی نہیں۔ اور میرا بھی بھول جانے کا سبھاؤ ہے۔ اس لئے مجھے بھی وہ وردان یاد نہ رہے۔

جھوٹھیہو ہمہی دوشو جنی دیہو۔ دوئی کے چار مانگی مکو لیہو

رگھو کل ریتی سدا چلی آئی۔ پران جاہو بر بچن نہ جائی

مجھ پر جھوٹے دوش نہ لگاؤ۔ دو وردان کیا بیشک دو کے بدلے چار مانگ لو۔ رگھو کل میں سدا سے ہی یہ ریت چلی آئی ہے۔ کہ پران بھلے ہی چلے جائیں پر بچن نہیں جاتا۔

نہیں استیہ سم پاتک پنجا۔ گری سم ہوہی کہ کوٹک گنجا

ستیہ مول سب سکرت سہائے۔ بید پران بدت منو گائے

جھوٹ کے سمان پاپ نہیں کا اور کوئی ڈھیر نہیں ہے کیا کروڑوں
گھونگچیاں مل کر پربت کے برابر ہو سکتی ہیں۔ ستیہ ہی سب اُتم پُن
کرموں کی جڑ ہے۔ وید پُرانوں میں ایسے ہی پرگٹ کرکے کہا گیا ہے
اور منو جی نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

تبہی پر رام سپتھ کری آئی۔ سُکرت سنیہہ اودھی رگھورائی
بات دڑھائی کُمتی ہنسی بولی۔ کُومت کُبِہگ کُلہہ جنو کھولی

تب یہ رام چندر جی کی سوگندھ ہو چکی ہے۔ رام چندر جی
میرے سارے پُن کرموں اور پریم کی حد ہیں۔ ایسی بات پکی کر کے
موڑھ متی کیکئی ہنس کر بولی۔ مانو اس نے بُرے وچار روپی دُشٹ
پکشیوں کو آزاد کرنے کے لیے اُن کی آنکھوں پر کی ٹوپی (ٹھپی)
کھول دی ہے۔

دوہا

بھوپ منورتھ سُبھگ بن سُکھ سُوبِہنگ سماج
بھِلّنی جمی چھاڑن چہتی بچن بھینکر باج

راجہ کا منورتھ سندر بن ہے۔ جو سُکھ سندر پکشیوں کے جھنڈ والا
ہے کھڑا ہو رہا ہے۔ کیکئی بھیلنی کی طرح اُن سکھ اور آنند روپی
پکشیوں پر بچن روپی بھینکر باز کو چھوڑنا چاہتی ہے۔

....

(۱۳)

ماس پارائن۔ تیرھواں شرام

سُنہو پران پریہ بھاوت جی کا۔ دیہو ایک بر بھرت ہی ٹیکا
مانگہوں دوسر بر کر جوری۔ پُروہو ناتھ منورتھ موری

وہ بولی! اے پران پیارے سنئیے۔ میرے من بھایا ایک
وردان تو یہ ہے کہ آپ بھرت کو راج تلک دیجیئے۔ اور اے
سوامی! دوسرا وردان میں ہاتھ جوڑ کر مانگتی ہوں سو آپ میرے
منورتھ کو پورا کریں۔

تاپس بیش بسیشی اُداسی۔ چودہ برس رامو بن باسی
سُنی مردو بچن بھوپ ہیاں سوکو۔ سسی کر چھوئت بکل جمی کوکو

وہ یہ کہ تپسویوں کے بھیس میں پریم ویراگی مُنی جنوں کی بھانت
رام چودہ سال تک بن میں نواس کریں۔ کیکئی کے ان کومل بچنوں کو
سُن کر راجہ کے ہردے میں بہت ہی شوک ہوا۔ جیسے چندرماں کی
کرن کے چھونے سے چکوا ویاکل ہو جاتا ہے۔

گیہو سہمی نہیں کچھ کہی آوا۔ جنوں سچان بن جھپٹو لاوا
بِبرن بھیو نپٹ نرپالو۔ دامنی ہنیو منہوں ترو تالو

راجہ سہم گئے۔ مُکھ سے شبد نہیں نکلتا۔ مانو بن میں باز نے
بٹیر پر جھپٹا مارا ہو۔ راجہ کا رنگ اُڑ گیا۔ مانو تاڑ کے پیڑ پر
بجلی گر پڑی ہو۔ اور اس کا رنگ اُڑ گیا ہو۔

ماتھے ہاتھ موندی دوؤ لوچن۔ تنو دھری سوچ لاگ جنو سوچن
مور منورتھ سُرترو پھولا۔ پھرت کری نی جمی ہتیو سمولا
اودھ اُجاری کینہی کیکئی۔ دینہی سی اچل بپتی کے نیئیں

ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دونوں آنکھوں کو بند کر کے راجہ ایسے
سوچ کرنے لگے۔ مانو سوچ ہی ساکار روپ دھارن کر کے سوچ رہی ہو
وہ اپنے من میں کہتے ہیں کہ میرا منورتھ روپی کلپ برکش پھول چکا تھا۔
ابھی اس میں پھل لگنے ہی والے تھے کہ کیکئی روپی ہتھنی نے اُسے جڑ
سمیت اُکھاڑ کر نشٹ کر ڈالا کیکئی نے اودھیا کو اجاڑ کر دیا۔ اور

بسنا کی درڑھ نیو (بُنیاد) ڈال دی۔

دوہا

کونے اوسر کا بھیئو گیہوں ناری بسواس
جوگ سدھی پھل سمے جمی جیتی ہی اودیا ناس

کیا ہونا تھا پر تو کیا ہو گیا۔ جیسے یوگ سدھی سمے اگیان یوگی کا ناش کر دیتا ہے۔ ویسے ہی استری پر وشواش نے میرا ناش کر دیا ہے

ابہی بدھی راؤ من ہیں من ماہا۔ دیکھی کبھانتی کمتی من ماکھا
بھرت کی راؤ پوت نہ ہوہی۔ آنیہو مول بسیاہی کہ موہی

اس پرکار راجہ نے من ہی من میں اپنے آپ کو دھتکارا راجہ کی ایسی بری دشا دیکھ کر بدھی کیکئی کے من میں بڑا کرودھ ہوا۔ اور وہ کہنے لگی۔ کہ ہے راجن! کیا بھرت تمہارے پتر نہیں۔ کیا آپ مجھے مول خرید لائے تھے۔

کیا آپ نے میرے ساتھ بیاہ نہیں کیا۔!

جو سنی سر اس لاگ تمہاریں۔ کاہے نہ بولہو بچنو سنبھاریں
دیہو اترو انو کرہو کی ناہیں۔ ستیہ سندھ تمہہ رگھو کل ماہیں

جو میرے بچن سنتے ہی آپ کے بان سا لگا۔ آپ پہلے ہی وچار کر کیوں نہ بولے تھے۔ جواب دیجئے۔ یا تو ہاں کیجئے یا نہ کیجئے۔ آپ تو رگھوکل میں سچی پرتگیا والے مشہور رہیں۔

دین کہیہو اب جنی برو دیہو۔ تجہو ستیہ جگ اپ جسو لیہو
ستیہ سراہی کہیہو برو دینا۔ جانیہو لیہی ماگی چبینا

آپ ہی نے تو دو دان دیئے تھے۔ اب بھلے ہی ان کو پورا نہ کرو۔ سچائی کو چھوڑ دیجئے۔ اور سنسار میں بدنام ہو جایئے۔ آپ نے تو بڑی ہی سچائی کی تعریف کر کے بر دان پورے کرنے کو کہا تھا۔ کیا اس وقت یہ سمجھا تھا کہ میں کچھ چبینا (کھانے پینے کی وستو) مانگ لوں گی

سبی دہیچی بلی جو کچھ بھاکھا۔ تنو دھنو تجیو بچن پرن راکھا
اتی کٹو بچن کہتی کیکئی۔ مانہوں لون جرے پر دیئی

راجہ شبی ددھیچی اور بلی نے جو کچھ کہا۔ اپنے تن من دھن کو تیاگ کر بھی انہوں نے اپنے بچن کا پالن کیا۔ کیکئی نے ایسے بہت ہی جلے بھنے بچن کہے۔ مانو جلے ہوئے پر نمک چھڑک رہی ہو۔

دوہا

دھرم دھرندھر دھیر دھری نین اگھارے رائیں
سر دھنی لینہی ساس اسی مارے سی موہی کُٹھائیں

دھرم دھرندھر راجہ دسرتھ نے دھیرج دھر کر۔ اپنے نیتر کھولے اور سر دھن دھن کر لمبی سانس لینے لگے۔ اور کہنے لگے کہ اس مہا دشٹ نے مجھے بری طرح مارا۔

چوپائی

آگیں دیکھی جرت رس بھاری۔ منہوں روش تروار اگھاری
مورتھی کبدھی دھار نٹھرائی۔ دھری کبری سان بنائی

آنکھیں کھولتے ہی راجہ نے کیا دیکھا۔ کہ پرچنڈ کرودھ سے دہکتی ہوئی کیکئی سامنے ہے۔ مانو کرودھ روپی تلوار ننگی کھڑی ہو کیکئی کی دربدھی اس تلوار کی موٹھ ہے۔ اور وردان لینے کا ہٹ اس کی دھار ہے جو منتھرا روپی سان پر رگڑ کر تیز کی ہوئی ہے۔

لکھی مہیپ کرال کٹھورا۔ ستیہ ہی جیو لیہی مورا
بولے راؤ کٹھن کری چھاتی۔ بانی سنیہ تاسو سہاتی

راجہ نے اس بھیانک اور کٹھور تلوار کو دیکھا۔ اور سوچا کہ کیا یہ سچ مچ میرے جیون کا انت کر دے گی! تو بھی راجہ نے جگر کو تھام کر بڑی دھیرج دھر کر نمرتا کے ساتھ کیکئی کو سہاونے بچن کہے۔

پریا بچن کس کہسی کبھانتی۔ بھیر پرتیتی پریتی کری ہانتی
مورے بھرت رام دوئی آنکھی۔ ستیہ کہوں کری شنکر ساکھی

ہے پیاری ابریم اور وشواش کو نشٹ کر کے تو ایسے برے بچن کیسے کہہ رہی ہو۔ بھرت اور رام تو میری دونوں آنکھیں ہیں۔ یہ میں شوجی کو ساکشی کر کے کہتا ہوں۔

اوسی دُوت بین ٹھیپ براتا۔ ناہیں سگیُ سُنت دوُ بھراتا
سُدن سُودھی سُبھ ساجُو سجائی۔ دیہوں بھرت کہوں راجُو بجائی

برات کال ہونے ہی میں دوُت بھیجوں گا۔ بھرت اور شترو گھن دونو سنتے ہی ترنت آجائیں گے۔ شبھ دن مہورت وچار کر سب ساج سجا کر میں ڈنکا بجا کر بھرت کو راج گدی دیدوں گا۔

دوھا

لوبھو نہ راہی راجو کر بہت بھرت پر پریتی
میں بڑ چھوٹ بچاری جیاں کرت رہوں نرپ نیتی

رام کو راج کا لالچ نہیں ہے۔ اور بھرت سے تو وہ بہت ہی پریم کرتے ہیں۔ میں نے ہی اپنے من میں بڑے چھوٹے کا وچار کر کے راج نیتی کا پالن کرتے ہوئے شری رام کو راج تلک دینے کا نشچے کیا تھا۔

چوپائی

رام سپتھ ست کہوں سبھاو۔ رام ماتُو کچھو کہوں نہ کاؤ
میں سبُو کینہہ توہی بنُو پوچھیں۔ تیہی تیں پریو منورتھو چھوچھیں

رام چند۔ کی سو بار سوگند کھا کر میں سبھاو سے ہی کہتا ہوں کہ رام کی ماتا کوشلیا نے مجھے کبھی بھی راج تلک کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا۔ میں نے تم سے بنا پوچھے یہ سب کچھ کیا۔ اس لئے میرا منورتھ برتھا ہو گیا۔

رس پریہر واب منگل ساجُو۔ کچھو دن گئیں بھرت جُوراجُو
ایکہی بات موہی دُکھو لاگا۔ بر دُوسر اسمنجس ماگا

کرودھ چھوڑ دو۔ اور منگل ساج سجو۔ کچھ دن بعد بھرت کو راج تلک ہو جائے گا۔ ایک ہی بات کا مجھے دکھ لگا ہے۔ کہ تو نے دوسرا وردان بڑی اڑچن کا مانگا۔

اجہوں ہر دیہو جرت تیہی آنچا۔ رِس پریہاس کہ سانچہوں سانچا
کہوتج روشو رام اپرادھو۔ سب کوہ کہہ رامو سُٹھی سادھو

دوسرا وردان جو تو نے بے میل اور کٹھن مانگا۔ اس کی آنچ سے میرا ہردہ اب بھی جل رہا ہے۔ سو یہ کرودھ ہے یا دل لگی ہے۔ یا سچ مچ ہی واستو میں ایسا وردان مانگتی ہو؟ ذرا غصے کو چھوڑ کر رام کا قصور تو بتا۔ (جس کے کارن کہ انہیں بن میں بھیجنا چاہتی ہو) سب کوئی یہی کہتے ہیں کہ رام بڑے ہی نیک ہیں۔

تہوں سراہسی کرسی سنیہو۔ اب سُنی موہی بھئیو سندیہو
جاسُو سبھاو اری ہی انُوکولا۔ سو کمی کرہی ماتُو پرتیکُولا

تو خود بھی رام کی بڑی تعریف کیا کرتی تھی۔ اور اُن سے بڑا پریم کرتی تھی۔ آج تیرے ایسے بچن سن کر مجھے بڑا سندیہہ ہو گیا ہے۔ جن کا سبھاو دشمنوں پر بھی دیا درشٹی کرنا ہے۔ وہ رام بھلا اپنی ماتا کا کبھی کسی پرکار کا وِرودھ کیسے کر سکیں گے۔

دوھا

پریا ہاس رس پریہری ماگو بچاری بیبیکُو
جیہیں دیکھوں اب نین بھری بھرت راج ابھیشیکُو

ہے پیاری! یدی یہ دل لگی ہے۔ تو بھی چھوڑ دو۔ اور یدی کسی کرودھ وش ایسا کہہ رہی ہو۔ تو اس کرودھ کو بھی چھوڑ دو۔ خوب سوچ وچار کر اُچیت وردان مانگو تاکہ میں بھی جی بھر نیتروں سے بھرت کا راج تلک دیکھ سکوں۔

چوپائی

جیئے مین بِرُو باری بِہینا۔ منی بنُو پھنیکُو جیئے دُکھ دینا
کہوں سبھاو نہ چھلو من ماہیں۔ جیونُو مور رام بنُو ناہیں

بھلے ہی مچھلی پانی کے بغیر زندہ رہے۔ اور سانپ منی بِین دُکھی ہو۔ بھلے ہی منی کے بغیر جیتا رہے۔ پرنتو میرا جیون رام کے بنا نہیں رہ سکتا۔ یہ بات سب چھل چھوڑ کر میں سبھاو سے ہی کہتا ہوں۔

سمجھی دیکھو جیاں پریا پربینا۔ جیونُو رام درس آدھینا
سُنی مرِدُو بچن کُمتی اتی جرائی۔ منہوں انل آہوتی گھرت پرائی

ہے چتر پریہ! تو اپنے من میں اچھی طرح سے سمجھ کر دیکھ کہ میرا جیون

شری رام کے درشنوں کے آدھین ہے راجہ کے ان کومل بچنوں کو سن کر مورمتی کیکئی اور بھی جلنے لگی۔ بالآخر گھی میں گھی کی آہوتی پڑ گئی ہو

کہی کر ہو کمن کوئی اُپایا۔ ابہاں نہ لاگی ہی راٹری مایا
دیہو کر لیہو جسئوکری ناہیں۔ موہی نہ بہت پرپنچ سوہاہیں

کیکئی کہنے لگی! کہ اب آپ چاہے کروڑوں اُپائے کیوں نہ کریں۔ آپ کی چال بازی اب یہاں نہ چلے گی۔ یا تو جو ور دان میں نے مانگے ہیں۔ وہ دیجئے نہیں تو نہ کرکے (منکر ہو کر) دُنیا میں اپنی ہنسا کر وائیے۔ ادھر اُدھر کے بہت سے ہیر پھیر مجھے اچھے نہیں لگتے۔

رامُو سادھو تم ہُو سادھو سیانے۔ رام ماتو بھلی سب پہچانے
جس کوشلیاں مور بھل تاکا۔ تس پھل اُنہہ ہی دیوں کری ساکا

رام بھی سادھو ہیں۔ آپ اُن سے بھی سیانے سادھو ہیں! اور رام کی ماتا کوشلیا بھی نیک ہے۔ میں نے تینوں سادھوؤں کو اچھی طرح پہچان لیا ہے۔ جس پرکار کوشلیا نے میری بھلائی سوچی ہے۔ اس پرکار میں بھی اسے کبھی نہ بھولنے والا پھل دوں گی۔

دوہا

ہوت پرات مُنی بیش دھری جوں نہ رامو بن جاہیں
مور مرن راؤر اجس نرپ سمجھئے من ماہیں

پرات کال ہوتے ہی اگر رام مُنی کا بھیس بنا کر بن کو نہ چلے جائیں تو مہاراج من میں اچھی طرح سے نشچے کر لیجئے کہ میری مرتیو ہوگی اور لوک میں آپ کی بدنامی ہوگی۔

اَس کہی کُٹل بھئی اُٹھی ٹھاڑھی۔ مانہوں روش ترنگنی باڑھی
پاپ پہاڑ پرگٹ بھئی سوئی۔ بھری کرودھ جل جائی نہ جوئی

ایسا کہہ کر کُٹل کیکئی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ مانو کرودھ روپی ندی بہہ نکلی ہو۔ جو پاپ روپی پہاڑ سے پرگٹ ہوئی ہے اور کرودھ روپی جل سے بھرپور ہے۔ دیکھنے میں ایسی بھیانک دکھائی نہیں جاتی

دوؤ بر کول کٹھن ہٹھ دھارا۔ بھنور کُبری بچن پرچارا
ڈھاہت بھوپ روپ ترو مُولا۔ چلی بپتی بارِدھی انوکولا

دوؤ ور دان اس کرودھ روپی ندی کے دونوں کنارے ہیں۔ کیکئی کا ہٹھ ہی اس ندی کا پرواہ ہے۔ کُبری منتھرا کے سکھائے ہوئے بچن اس ندی کا بھنور دکھائی دیتا ہے۔ وہ کرودھ روپی ندی راجہ دشرتھ روپی برکش کی جڑ کو مُول سے گراتی ہوئی بپتا روپی سمندر کی اور بہانے چلی ہے۔

چوپائی

لکھی نریس بات پھُری سانچی۔ تیا مس میچُو سیس پرناچی
گہی پد بنئے کینہہ بیٹھاری۔ جنی دن کر کل ہوسی کٹھاری

راجہ نے جان لیا کہ یہ کوئی دل لگی یا کرودھ میں آکر ایسا نہیں کہہ رہی۔ بلکہ یہ بات بالکل واستو میں سچی ہے۔ استری کے بہانے میری موت ہی سر پر ناچ رہی ہے۔ انہوں نے کیکئی کے پاؤں پکڑ کر اُسے بٹھایا۔ اور پھر پرارتھنا کی۔ کہ سورج ونش کے لئے تو کلہاڑی نہ بن۔

مانگو ماتھ ابہی دیوں توہی۔ رام برہن جنی مارسی موہی
راکھو رام کہوں جیہی بیہی بھانتی۔ ناہیں تو جری ہی جنم بھری چھاتی

تو میرا سر مانگ لے۔ میں ابھی تجھے دے سکتا ہوں لیکن رام کے وِیوگ کے دکھ میں مجھے نہ مار۔ جیسے تیسے کسی پرکار سے تو رام چندر کو گھر پر رکھ لے۔ نہیں تو عمر بھر تیری چھاتی جلتی رہے گی۔

دوہا

دیکھی بیادھی اسادھ نرپ پریو دھرنی دھنی ماتھ
کہت پرم آرت بچن رام رام رگھوناتھ

راجہ نے دیکھا کہ یہ روگ اسادھیہ (لاعلاج) ہے۔ تب وہ مہادکھی ہو کر ہا رام ہا رام۔ ہا رگھوناتھ۔ ایسا آرت ناد کرتے ہوئے سر پیٹ کر زمین پر گر پڑے۔

چوپائی

بیاکل راؤ سِتھل سب گاتا۔ کرنی کلپترو منہوں نپاتا
کنٹھو سُوکھ مُکھ آو نہ بانی۔ جنو پاٹھین دین بنا پانی

راجہ بیاکل ہو گئے۔ سارا شریر شتھل ہو گیا۔ مانو کلپ ورکش کو ہاتھی نے اکھاڑ پھینکا ہو۔ اُن کا گلا سوکھ گیا۔ مُنہ سے بات نہیں نکلتی۔ وہ ایسے تڑپ رہے ہیں۔ جیسے بیچاری مچھلی پانی کے بنا تڑپتی ہے۔

پنی کہہ کٹو کٹھور کیکئی۔ منہوں گھائے مہوں ماہر دیئی
جوں انتہوں اس کرتب ہیلیا۔ ماگو ماگو تہہ کیہی بل کہوں لیا

کیکئی پھر کڑوے اور کٹھور وچن کہنے لگی۔ مانو زخم میں زہر بھر رہی ہو۔ بولی آخر کیا آپ نے یہی کرتوت کرنی تھی۔ تم "دو مانگو دو مانگو" ایسا کس بل بوتے پر کہتے تھے۔

دوئی کہ ہوئی ایک سمے بھوآلا۔ ہنسب ٹھٹھائی پھلاؤب گالا
دانی کہاؤب ارو کرپنائی۔ ہوئی کہ کھیم کسل رو تائی

اے راجہ! دونوں باتیں ایک سمے کیسے ہو سکتی ہیں۔ ٹھٹھا مار کر ہنسنا بھی چاہتے ہو پھر تو دان دینے میں کنجوسی کرتے ہو۔ دان ویر راجپوت بھی کہلانا چاہتے ہو۔ پر تو یدھ میں چوٹ لگنے سے بھی گھبراتے ہو۔ کیا ویرتا میں کشل کھیم بھی رہ سکتی ہے۔

چھاڑہو بچن کہ دھیرج دھرہو۔ جنی ابلا جمی کرونا کرہو
تنو تیا تے دھام دھن دھرنی۔ ستیہ سندھ کہوں ترن سم برنی

یا تو بچنوں کو چھوڑ دیجئے یا دھیرج دھارن کیجئے۔ ابلاؤں کی طرح رونے پیٹنے نہیں۔ ستیہ برت دھاری کے لئے اپنا شریر۔ استری۔ پتر۔ گھر۔ دھن اور پرتھوی سب تنکے کے سمان کہے گئے ہیں۔

دوہا

مرم بچن سنی راؤ کہہ کہو کچھو دوش نہ تور
لاگیو توہی پشاچ جمی کال کہاوت مور

کیکئی کے ایسے مرم بچن دکھ سے بھرے ہوئے اگودھ بچنا سن کر راجہ نے کہا۔ جو کچھ تیرا دل چاہتا ہے۔ کہہ۔ اس میں تیرا کچھ دوش نہیں ہے۔ میرا کال بھوت پریت ہی تجھے چمٹ گیا ہے۔ اور وہی تمہارے منہ چڑھ کر بول رہا ہے۔

جہست نہ بھرت بھوپ ہتی بھوریں۔ بدھی بس گُنتی بسی جئے توریں
سو سب مور پاپ پرینامو۔ بھیو کُٹھاہر جہیں بدھی بامو

بھرت تو بھول کر بھی راجہ بننا نہیں چاہتے۔ ہونہار وش تمہارے ہردے میں ایسے برے وچار بس گئے ہیں۔ سو یہ میرے ہی پاپوں کا برا پھل ہے۔ جس کے کارن بے موقعہ پر ہی بدھاتا مجھ سے وپریت ہو گئے۔ (یعنی راج تلک کے سمے بدھاتا کی دیا چاہئے تھی۔ الٹا انہوں نے میرے گھر اجاڑنے کا نشچے کر لیا۔ اسلئے یہ وپریت ہونے کا کیسا سماں انہوں نے ڈھونڈ نکالا۔

سُبس بسی ہی پھری اودھ سہائی۔ سب گن دھام رام پربھتائی
کریہیں بھائی سکل سیوکائی۔ ہوئہی تہوں پُر رام بڑائی

یہ اجودھیا پھر بھلی بھانت بسیگی۔ اور سب گنوں کے دھام شری رام چندر جی کا ہی راج ہوگا۔ سارے بھائی انکی سیوا کریں گے۔ اور تینوں لوکوں میں شری رام جی کی بڑائی ہو گی۔

تور کلنک مور پچھتاؤ۔ موئیہوں نہ مٹیہی نہ جائیہی کاؤ
اب توہی نیک لاگ کر سوئی۔ لوچن اوٹ بیٹھ مونہہ گوئی

پر تو تیرا کلنک اور میرا پچھتاوا مرنے پر بھی نہیں مٹے گا۔ یہ کسی طرح پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ اب تجھے جو اچھا لگتا ہے وہی کر۔ منہ چھپا کر میری آنکھوں کی اوٹ ہو کر جا بیٹھ۔ ارتھات میرے سامنے سے ہٹ جا۔ اور مجھے اپنا منحوس چہرہ نہ دکھا۔

جب لگی جیوں کہوں کر جوری۔ تب لگی جنی کچھو کہسی بہوری
پھری پچھتیہسی انت ابھاگی۔ مارسی گائی نہارو لاگی

میں ہاتھ جوڑ کر تم سے کہتا ہوں۔ کہ جب تک میں جیتا رہوں تب تک تم مجھ سے بالکل نہ بولنا۔ اری بدنصیب! انت میں تو پچھتائے گی۔ جو تو چمڑے کے ایک تار کے لئے گائے کو مار رہی ہے۔

دوہا

پریو راؤ کہی کوٹی بدھی کا ہے کرسی نداؤ
کپٹ سیانی نہ کہتی کچھو جاگتی منہوں مسانو

رانی کو کروڑوں پرکار سمجھایا۔ کہ تو کیوں اپنے ہاتھوں سے کُل کا
سوناش کر رہی ہے۔ راجہ پرتھوی پر گر پڑے۔ کپٹ کرنے میں چتر کیکئی
نے کچھ اُتر نہ دیا۔ مانو وہ مون دھارن کر کے جگا رہی ہو۔

چوپائی

رام رام رٹ بکل بھو آلو۔ جنو بنُو پنکھ بہنگ بیہالو
ہرِدیاں مناو بھور جنو ہوئی۔ راہی جائی کہے جنی کوئی

راجہ رام رام رٹ رہے ہیں۔ اور ایسے دیاکل ہیں۔ جیسے کوئی
پنچھی پروں کے بغیر دیاکل ہو۔ وہ اپنے ہردے میں بھگوان سے آرت
پرارتھنا کر رہے ہیں۔ کہ صبح نہ ہو۔ اور رام چندر کو جا کر کوئی یہ سماچار سنا دے

اُدو کرہو جنی روی رگھوکل گرو۔ اودھ بلو کی سُول ہوئیہی اُر
بھوپ پریتی کیکئی کٹھنائی۔ اُبھے اودھی بادھی رچی بنائی

ہے رگھوکل کے آدی گرو سوریہ بھگوان! آپ اُدے نہ ہوں۔ ایودھیا
کو دیکھ کر آپ کے ہردے میں بڑی جلن ہوگی۔ راجہ کی پریتی اور کیکئی کے
ہٹھ کو برہما جی نے حد تک رچ کر بنایا ہے۔ (ارتھات راجہ کے پریم
کی کوئی حد نہیں اور کیکئی کے کٹھور ہٹھ کی کوئی حد نہیں)

بلپت نرپ ہی بھیو بھنو سارا۔ بینا بینو سنکھ دھنی دوارا
پڑھیں بھاٹ گن گاوہیں گایک۔ سُنت نرپ ہی جنو لاگہیں سایک

اس طرح راجہ کو ولاپ کرتے کرتے سویرا ہو گیا۔ راج دوار پر بین،
بانسری اور سنکھ کی دھن ہونے لگی۔ بھاٹ لوگ رگھوکل کا یش کہہ رہے ہیں
اور گویے گنوں کا گان کر رہے ہیں۔ سننے پر راجہ کو یہ سب گانا بجانا بان کے
سمان لگا۔

منگل سکل سوہاہیں نہ کیسیں۔ سہگامنی ہی بھوشن جیسیں
تیہی نسی نیند پری نہیں کاہو۔ رام درس لالسا اچھاہو

یہ سب منگل ساج راجہ کو اچھے نہیں لگتے۔ جیسے پتی کے ساتھ
ستی ہونے والی استری کو گہنے اور شرنگار اچھے نہیں لگتے۔ شری رام
چندر جی کے درشن کی لالسا اور اتساہ (چاؤ حوصلہ) کے کارن اس
رات کسی کو بھی نیند نہیں آئی۔

دوہا

دوار بھیر سیوک سچو کہہیں اُدت روی دیکھی
جاگیو اجہوں نہ اودھ پتی کارنو کونو بسیکھی

راج دوار پر سیوک منتریوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ سورج نکلا دیکھ کر
وہ سب کہہ رہے ہیں۔ کہ ابھی تک اودھ پتی دشرتھ جی نہیں جاگے۔ اس
کا کیا خاص کارن ہے۔

چوپائی

پچھلے پہر بھوپ نت جاگا۔ آجو ہمہی بڑ اچرج جو لاگا
جاہو سُمنتر جگاو ہو جائی۔ کیجیے کاجو رجایسو پائی

ہر روز راجہ رات کو پچھلے پہر جاگ پڑتے ہیں۔ آج ایسے ضروری کام
میں بھی نہ جاگے۔ یہ جان کر ہمیں بڑا آشچریہ ہو رہا ہے۔ ہے سُمنتر جاؤ جا کر
راجہ کو جگاؤ۔ تاکہ اُن کی آگیا پا کر ہم سب کام کریں۔

گئے سُمنتر تب راؤر ماہیں۔ دیکھی بھیاون جات ڈراہیں
دھائی کھائی جنو جائی نہ ہیرا۔ مانہوں بپتی بشاد بسیرا

تب سُمنتر راج محل میں گئے۔ پر محل کی بھیانک ستھتی کو دیکھ کر وہ
جاتے ہوئے ڈرنے لگے۔ منگل بھون ایسا امنگل روپ ہو گیا ہے۔ کہ
سب اور سے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ اس کی اور تو دیکھا ہی نہیں
جاتا۔ مانو ساری بپتاؤں اور وشاد (دکھ تکلیف رنج و غم) نے
وہاں ڈیرہ ڈال لیا ہے۔

پُوچھیں کوؤ نہ اُتر دئی۔ گئے جیہیں بھون بھوپ کیکئی
کہی جے جیو بیٹھ سر نائی۔ دیکھی بھوپ گتی گیو سکھائی

پوچھنے پر کوئی جواب نہیں دیتا۔ تب تو وہ اُس گھر میں گئے۔ جہاں
کہ راجہ اور کیکئی تھے۔ اُنہوں نے جے جیو کہی۔ اور سر نوا کر کے بیٹھ گئے۔
راجہ کی دشا دیکھ کر سُمنتر کا چہرہ فق ہو گیا۔

سوچ بکل بیرن مہی پریو۔ مانہوں کمل مول پری ہریو
پچھو سبھیت سکئی نہیں بولی۔ بولی اسُبھ بھری سبھ جیسی

راجہ چنتا سے بیاکل ہیں۔ چہرے کا رنگ اُڑ گیا ہے۔ اور زمین پر جڑ سے اُکھڑ کر مُرجھائے ہوئے کمل کی بھانت پڑے ہوئے ہیں۔ منتری ڈر کے مارے اس کا کارن نہ پوچھ سکے۔ تب منگل سے خالی اور امنگل سے پری پُورن کیکئی نے کہا۔

دوہا

پری نہ راجہی نیند نسی ہیتُو جان جگدیسُو
رامو رامو رٹی بھورُو کیئے کہئی نہ مرمُو مہیسُو

ہے سُمنتر! راجہ کو رات بھر نیند نہیں آئی۔ اس کا کیا کارن ہے۔ یہ تو بھگوان ہی جانتے ہیں۔ رام رام کی رٹ لگاتے لگاتے انہوں نے سویرا کر دیا۔ راجہ نے اس کا بھید کچھ نہیں بتایا۔

آنہو راموہی بیگی بولائی۔ سماچار تب پُوچھیہو آئی
چلیئو سُمنتر رائے رُکھ جانی۔ لکھی کُچالی کینہی کچھو رانی

تم جلدی جا کر رام کو بلا لاؤ۔ تب آکر سارا سماچار پوچھ لینا راجہ کا دُکھ (مرضی) جان کر سُمنتر وہاں سے چلے۔ انہوں نے جان لیا۔ کہ رانی نے کوئی بُرا کھیل کھیلا ہے۔

سوچ بیکل مگ پری نہ پاؤ۔ رامہی بولی کہیہی کا راؤ
اُر دھری دھیرجُو گئیو دوار۔ پوچھہیں سکل دیکھی منُو مارے

سُمنتر چنتا سے بیاکل ہو گئے۔ راستے پر آگے کو پاؤں نہیں اُٹھتا من میں یہ سوچ کر رہے ہیں۔ کہ رام جی کو بلا کر راجہ کیا کہیں گے بہت دھیرج من میں دھر کر وہ دوار پر گئے۔ سب لوگ اُن کو اداس دیکھ کر پوچھنے لگے۔

سمادھانُو کری سو سب ہی کا۔ گئیو جہاں دِن کر کُل ٹیکا
رام سُمنتر ہی آوت دیکھا۔ آدر کینہہ پتا سم لیکھا

سب لوگوں کو دھیرج دیکر سُمنتر وہاں گئے جہاں رگھوکُل کے تلک شری رام چندر جی تھے۔ شری رام چندر جی نے سُمنتر کو آتے دیکھا۔ اور پتا سمان جان کر اُن کا آدر ستکار کیا۔

نِرکھی بدنُو کہی بھوپ رجائی۔ رگھوکُل دیپ ہی چلیئو لیوائی

رامو کُبھانتی سچِو سنگ جاہیں۔ دیکھی لوگ جہاں تہاں بلکھاہیں

شری رام چندر کے مکھ کی طرف دیکھ کر اور راجہ کی آگیا سُنا کر سُمنتر رگھوکُل کے دیپک شری رام چندر جی کو اپنے ساتھ لے چلے۔ اس طرح اداسی کی سی حالت میں سُمنتر کے ساتھ رام کو جاتے دیکھ کر ادھر اُدھر نگر نواسی لوگ بیاکل ہو کر تڑپنے لگے۔

دوہا

جائی دیکھ رگھوبنس مُنی نرپتی نپٹ کُساجُو
سہمی پریئو لکھی سنگھنی ہی منہُوں برِدھ گج راجُو

رگھوونش مُنی شری رام چندر جی نے جا کر دیکھا۔ کہ راجہ بہت ہی بُری حالت میں پڑے ہیں۔ مانو شیرنی کو دیکھ کر کوئی بوڑھا گجراج سہم کر گر پڑا ہو۔

سُوکھہیں اَدھر جری سبُو انگو۔ منہُوں دین منی ہین بھُو انگو
سرُوش سمیپ دیکھی کیکئی۔ مانہوں میچُو گھریاں گنی لیئی

راجہ کے ہونٹ سُوکھ گئے ہیں۔ اور سارا شریر جل رہا ہے۔ مانو ناگ راج منی کے چھن جانے پر دین دکھی ہو رہا ہو۔ کرودھ سے بھری ہوئی کیکئی کو بھی پاس ہی بیٹھے دیکھا۔ مانو موت ہی جیون کی انتم گھڑیاں گن رہی ہو۔

کرُنا مئے مرِدُو رام سبھاؤ۔ پرتھم دیکھ دُکھو سُنا نہ کاؤ
تدپی دھیر دھری سمئو بچاری۔ پوچھی مدھر بچن مہتاری

شری رام جی کا سبھاؤ کرُنا مئے (دین دکھیوں پر دیا کرنے والا) اور کومل ہے۔ انہوں نے پہلی بار ہی یہ دُکھ دیکھا تھا۔ پھر بھی انہوں نے سماں دچار کر دھیرج دھر کر میٹھی بانی سے ماتا کیکئی سے پوچھا۔

موہی کہُو ماتُو تات دکھ کارن۔ کریئے جتن جیہیں ہوئی نوارن
سُنہُو رام سبُو کارنُو ایہو۔ راجہی تُم پر بہُت سنیہو

ہے ماتا! پتا جی کے دُکھ کا جو کارن ہے۔ مجھ سے کہیے تاکہ جس طرح بھی ہو ان کا دُکھ دور ہو جائے ایسا اُپائے کیا جائے۔ کیکئی نے اُتر دیا۔ ہے رام سُنو۔ سارا کارن یہ ہے کہ راجہ کی تم پر بہت پریتی ہے۔

دین کینہی موہی دُوئی بردانا ۔ مانگیوں جو کچھ موہی سوہاتا
سُوئی بھیئو بھوپ اُرسوچو ۔ چھاڑی نہ سکہیں تمہار سنکوچو

رام نے مجھے دو وردان دینے کو کہا تھا۔ جو کچھ مجھے اچھا لگا۔ وہ میں نے مانگ لیا۔ اُسے سُن کر راجہ کے من میں بڑی سوچ ہو رہی ہے۔ کیونکہ تمہارے ساتھ اُن کی پریتی ہونے کے کارن انہیں تمہارے تیاگ کا ڈر ہے۔

دوہا

سُت سنیہہ ات بچ اُت سنکت پریئو نرلیسو
سکہو تو آیسو دھر ہو پرمٹہو کٹھن کلیسو

یادھر تو پتر کا پریم ہے ۔ اور اُدھر ستیہ بچن کا پالن کرنا ہے۔ بس اسی سنکٹ میں پڑے راجہ تڑپ رہے ہیں۔ اگر تم کر سکو تو اُن کی آگیا کو سر ماتھے پر دھر کر اُن کے اس دارون دُکھ کو مٹاؤ۔

چوپائی

نِدھڑک بیٹھی کہہ ای کٹو بانی ۔ سُنت کٹھنتا اتی اکلانی
جیبھ کمان بچن سر نانا ۔ منہو مہیپ مِرد و بچھ سمانا

بے دھڑک بیٹھی ہوئی کیکئی ایسے کڑوے بچن کہہ رہی ہے۔ کہ جسے سُن کر خود کٹھورتا بھی اتی انت بیاکل ہو جائے۔ اُس کی جیبھ مانو دھنش ہے ۔ اور اُس سے نکلے ہوئے بچن مانو تیروں کے سموہ ہیں۔ اور اُن دھنش اور بان کا کومل نشانہ راجہ ہے۔

جنو کٹھورپنو دھریں سریرو ۔ سکھئی دھنش بدیا بربیرو
سب پرسنگو رگھو پتی ہی سنائی ۔ بیٹھی منہو تنو دھری نٹھرائی

مانو سوئم کٹھورپن ایک شریشٹھ ویر کا شریر دھارن کر کے دھنش ودیا سیکھ رہا ہو۔ شری رگھو ناتھ کو سارا حال سنا کر کیکئی ایسے بیٹھی ہے۔ مانو نشٹھرتا (سنگدلی) ہی شریر دھارن کئے ہوئے ہو۔

من مُسکائی بھانو کُل بھانو ۔ رامو سہج آنند ندھانو
بولے بچن بگت سب دُوشن ۔ مِرد و منجل جنو باگ بھُوشن

شری رام چندر جی جو اپنے سہج سبھاؤ سے ہی آنند ندھان اور سُور یہ ہیں۔ مسکراتے ہوئے سب دوشوں سے رہت۔ کومل سُندر بچن بولے جو مانو بانی کے بھوشن ہی تھے۔

سُنو جننی سوئی سُت بڑبھاگی ۔ جو پتُو ماتو بچن انُراگی
تنیہ ماتو پتُو توشنہارا ۔ درلبھ جننی سکل سنسارا

ہے ماتا! سنیئے۔ وہ پتر بڑا ہی سوبھاگیہ شالی ہے جو پتا ماتا کی آگیا کا پالن کرنے والا ہے۔ ماتا پتا کو آنند دینے والا پتر تو ہے ماتا! سارے سنسار میں دُرلبھ ہے۔

دوہا

مُنی گن ملنو وسیشی بن سب ہی بھانتی ہت مور
تیہی مہن پتُو آیسو بہوری سمت جننی تور!!

بن میں مجھے بہت ہی مُنی جنوں کا ست سنگ پراپت ہوگا۔ جس میں میرا سبھی پرکار سے کلیان ہے اس پر بھی پھر پتا جی کی آگیا ہے اور ہے ماتا! آپ کی بھی ایسی ہی مرضی ہے۔

چوپائی

بھرتُو پران پریہ پاوہیں راجو ۔ بدھی سب بدھی موہی سنمکھ آجو
جوں نہ جاؤں بن ایسیہو کاجا ۔ پرتھم گنئے موہی موڑھ سماجا

اور پران پیارے بھرا تا بھرت راج پائیں گے ۔ سب پرکار سے آج بدھاتا میرے انوکول ہی ہے ۔ اگر ایسے اُتم کام کے لئے بھی میں بن نہ جاؤں ۔ تو مورکھوں کے سماج میں سب سے پہلے میری ہی گنتی ہوگی۔

سیوہیں ارنڈو کلپتر و تیاگی ۔ پریہری امرت لیہیں بشو ماگی
تیو نہ پائی اس سمئو چکاہیں ۔ دیکھو بچاری ماتو من ماہیں

جو کلپ برکش کو چھوڑ کر ارنڈ کو گرہن کرتے ہیں۔ اور امرت چھوڑ کر وِش مانگ لیتے ہیں۔ ہے ماتا! تم من میں وچار کر دیکھو وہ موڑھ بھی ایسا سماں پاکر کبھی نہ چوکیں گے۔

انب ایک دُکھو موہی بسیشی ۔ نیپٹ بکل نرنایکو دیکھی

تھورہیں بات بت ہی دُکھ بھاری۔ ہوت پرتیتی نہ موہی مہتاری

ہے ماتا! پتاجی کو بہت ہی بیاکل دیکھکر مجھے یہ ایک بڑا بھاری کلیش ہو رہا ہے۔ اس تھوڑی سی بات کے لئے ہی پتاجی کو اتنا بھاری دُکھ ہو رہا ہے! مجھے آپکی اس بات پر وشواس نہیں ہوتا۔

راؤ دھیر گُن اُودھی اگادھو۔ بھا موہی تیں کچھو بڑا اپرادھو
جاتیں موہی نہ کہت کچھو راؤ۔ موری سپتھ توہی کہو ستی بھاؤ

مہاراج تو دھیر اور گُنوں کے اتھاہ سمندر ہیں۔ مجھ سے ضرور ہی کوئی بڑا بھاری قصور ہو گیا ہے۔ جس کے کارن مہاراج میرے ساتھ بولتے نہیں ہے ماتا! تمہیں میری سوگندھ ہے تم سچ سچ کہو۔

سہج سرل رگھوبر بچن کُمتی کُٹل کر جان
چلئی جونک جل بکر گتی جدپی سلِلُو سمان

شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ سے ہی سیدھے سادھے شریشٹھ بچنوں کو بھی دُربدھی کیکئی نے ٹیڑھے ہی جانا۔ جیسے اگرچہ پانی سمان ہی ہوتا ہے۔ ادھاتت سیدھا ہی ہوتا ہے۔ پرنتو جونک اس میں بھی ٹیڑھی چال سے ہی چلتی ہے۔

رہسی رانی رام رُکھ پائی۔ بولی کپٹ سنیہُو جنائی
سپتھ تمہار بھرت کے آنا۔ ہیتُو نہ دُوسر میں کچھو جانا

کیکئی رام چندر جی کو اپنے انوکُول پاکر بڑی پرسنّ ہوئی اور کپٹ بھرا سنیہہ (پریم) دکھا کر بولی کہ ہے رام! مجھے تمہاری اور بھرت کی سوگندھ ہے۔ کہ راجہ کے دُکھ کے کسی دوسرے کارن کا مجھے کچھ بھی پتہ نہیں۔

تمہہ اپرادھ جوگو نہیں تاتا۔ جننی جنک بندھو سُکھداتا
رام ستیہ سبُو جو کچھو کہہُو۔ تمہہ پتُو ماتو بچن رت اہہُو

ہے تات! تم کبھی بھی اپرادھ کے یوگیہ نہیں ہو۔ تم تو ماتا پتا اور بھائیوں کو سُکھ دینے والے ہو ہے رام جو کچھ تم نے کہا ہے۔ سب سچ ہے۔ تم سدا ہی ماتا پتا کے کہنے پر چلتے ہو۔

پِت ہی بُجھائی کہہُو بلی سوئی۔ چوتھیں پن جیہیں اجسُو نہ ہوئی
تمہہ سم سُوان سُکرت جیہیں دینہے۔ اُچت نہ تاسُو نرادرُو کینہے

میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ پتا کو سمجھا کر وہی بات کہو جس سے کہ بڑھاپے میں اُنکی بدنامی نہ ہو۔ جن پُن کرموں کے پھل سروپ بدھاتا نے انہیں تمہارے جیسے پُتر دیئے ہیں۔ اُن پُن کرموں کا نرادر کرنا اُچت نہیں ہے۔

لاگہیں کُمکھ بچن سُبھ کیسے۔ مگھ گیا دک تیرتھ جیسے
رام ہی ماتو بچن سب بھائے۔ جمی سُرسری گت سلِل سہائے

کیکئی کے بُرے مکھ میں یہ شُبھ بچن کیسے لگتے ہیں۔ جیسے مگدھ دیش میں گیا آدک تیرتھ۔ شری رام چندر جی کو ماتا کے سب بچن ایسے اچھے لگے۔ جیسے گنگا جی میں جا کر ملنے سے اشدھ جل بھی شدھ اور سُندر ہو جاتا ہے۔

گئی مُورچھا رام ہی سُمری۔ نرپ پھر کرو ٹ لینہے
سچو رام آگمن کہی۔ بنے سمے سم کینہے!!

اتنے میں راجہ کی مُورچھا کھُل گئی۔ اُنہوں نے رام رام کہہ کر پھر کر کروٹ لی۔ منتری نے شری رام کا آنا کہہ کر سمے کے مطابق اُن سے بنیتی کی۔

اونپ اکنی رامو پگُو دھارے۔ دھری دھیر جو تب نین اُگھاڑے
سچوں سنبھاری راؤ بیٹھالے۔ چرن پرت نرپ رامو نہارے

جب راجہ نے سُنا کہ رام چندر جی پدھارے ہیں۔ تب انہوں نے دھیرج دھر کر آنکھیں کھولیں۔ منتری نے سہارا دے کر راجہ کو اٹھا کر بٹھایا۔ اس سمے راجہ نے شری رام چندر جی کو اپنے پاؤں پڑتے دیکھا۔

لئے سنیہہ بیکل اُر لائی۔ گے منی منہوں پھنک پھری پائی
رامہی چتئی رہیو نرناہُو۔ چلا بلوچن باری پربا ہُو

پریم سے بیاکل ہو کر راجہ نے رام کو ہردے سے لگا لیا۔ مانو سانپ نے اپنی منی کھوئی ہوئی پھر سے پالی ہو۔ راجہ شری رام کو دیکھتے ہی رہ گئے۔ ان کی آنکھوں سے جل کی دھارا بہنے لگی۔

سوک بیبس کچھو کہے نہ پارا۔ ہردئیں لگاوت بارہیں بارا
بدھی ہی متا دراؤ من ماہیں۔ جیہیں رگھوناتھ نہ کانن جاہیں

شوک کے وش ہونے کے کارن راجہ کے مکھ سے کوئی شبد نہ نکلا۔ وہ بار بار رام جی کو چھاتی سے لگاتے ہیں۔ اور بار بار بدھاتا سے من میں پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ جس سے شری رگھوناتھ جی بن کو نہ جائیں۔

سُمری مہیس ہی کہہی نہوری۔ بنتی سُنہو سدا سو موری
اَسُوتوش تمہہ اَودھر دانی۔ آرتی ہرہو دین جنُو جانی

پھر مہادیو جی کا سمرن کرتے ہوئے ان سے بنتی کرتے ہیں۔ کہ ہے شیو شنکر! آپ میری بنتی سُنیئے۔ آپ تو جلدی ہی پرسن ہونے والے اور منہ مانگی وستو دینے والے ہیں۔ مجھے بھی اپنا دین سیوک جان کر میرے دکھوں کو نوارن کیجیے۔

تُمہہ پریرک سب کے ہردیں سو متی رامہی دیہو
بچنُو مور تج رہہیں گھر پریہری سیلُو سنیہو

آپ سب کے ہردوں کے پریرک ہیں۔ آپ رام جی کو بھی ایسی بُدھی دیجئے۔ کہ جس سے میرے بچنوں کو تیاگ کر اور شیل اور پریم کو چھوڑ گرہ گھر ہی میں رہ جائیں۔ اور بن کو نہ جائیں۔

اَجسُو ہوؤ جگ سُجسُو نساؤ۔ نرک پروں برُو سُرپرُو جاؤ
سب دُکھ دُسہہ سہاوہُو موہی۔ لوچن اوٹ رامُو جنی ہوہی

سنسار میں بھلے ہی میری بدنامی ہو جائے اور نیک نامی مٹ جائے۔ چاہے میں نرک میں جا کر پڑوں۔ اور سورگ مجھ سے چھن جائے یہ سب ناقابل برداشت دکھ بدھاتا آپ مجھ سے سہن کرا لیں۔ پرنتو شری رام میری آنکھوں سے اوجھل نہ ہوں۔

اَس من گُنئی راؤ نہیں بولا۔ پیپر پات سرس منُو ڈولا
رگھوپتی پِتہ ہی پریم بس جانی۔ پُنی کچھو کہہی ماتُو انُومانی

راجہ من ہی من اس پرکار وچار کر رہے ہیں۔ مُنہ سے کچھ نہیں کہتے پیپل کے پتے کے سمان اُن کا من ڈول رہا ہے۔ شری رگھوناتھ جی نے

پتا کو پریم وش جان کر اور یہ وچار کر کے۔ کہ ماتا پھر کچھ کہے گی۔

دیس کال اوسر انُوساری۔ بولے بچن بنیت بچاری
تات کہوں کچھو کروں ڈِھٹھائی۔ انُوچِت چھمب جانی لریکائی

دیش، کال، اور سمے کے انُوکول وچار کر بڑے نمرتا بھاو سے بولے۔ ہے تات میں کچھ ڈھٹھائی کر کے آپ کے پوچھے بنا کہتا ہوں۔ لڑکپن سمجھ کر آپ میرے اس انوچِت کام پر مجھے کشما کریں۔

اتی لگھُو بات لاگی دُکھُ پاوا۔ کاہوں نہ موہی کہی پرتھم جناوا
دیکھی گوسائیں ہی پوچھوں ماتا۔ سُنی پرسنگُو بھئے سیتل گاتا

اس بالکل ہی تچھ بات کے لیے آپ نے اتنا کشٹ پایا۔ کسی نے کبھی پہلے مجھے یہ بات نہیں جتلائی ہے سوامی! آپ کی اس دشا کو دیکھ کر جب ماتا جی سے میں نے پوچھا تو ان سے سارا حال سُن کر میرا شریر شیتل ہو گیا۔

منگل سمے سنیہہ بس سوچ پریہرے تات
آیسُو دیئے ہرشی ہیاں کہی پُلکے پربھو گات

ہے تات! آپ اس منگل سمے موہ کے وش ہو کر سوچ کرنا چھوڑ دیجئے۔ اور مجھے پرسن چِت ہو کر آگیا دیجئے۔ یہ کہہ کر شری رام جی کے سب انگ پُلکت ہو گئے۔

دھنیہ جنمُو جگتیتل تاسُو۔ پتہ ہی پرمُود چرِت سُنی جاسُو
چاری پدارتھ کرتل تاکیں۔ پریہ پِتُو ماتُو پران سم جاکیں

اس پرتھوی تل پر اس کا جنم دھنیہ ہے۔ جس کے چرتر کو سن کر پتا کو آنند ہو۔ جس پتر کو اپنے ماتا پتا پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔ چاروں پدارتھ دھرم ارتھ کام موکش اس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر ہیں۔

آیسُو پالی جنم پھلُو پائی۔ ایہوں بیگی ہیں ہوؤ رجائی
بدا ماتُو سن آوؤں مانگی۔ چلیہوں بن ہی بہوری پگ لاگی

آپ کی آگیا کو پورا کر کے اور جیون کا پھل پا کر میں جلدی ہی لوٹ آؤں گا۔ کرپا کر کے آپ آگیا دیجئے۔ پہلے ماں سے وداع مانگ آتا ہوں پھر آپ کے

چرن چھو کر بن کو جاؤں گا۔

اَس کہی رام گوَن تب کینہا۔ بھوپ سوک بس اُتر نہ دینہا

نگر بیاپی گئی بات سُتیچھی۔ چھوَت چڑھی جنو سب تن بیچھی

ایسا کہہ کر شری رام چندر جی وہاں سے چلے۔ راجہ نے دُکھ کے مارے کوئی اُتر نہ دیا۔ یہ تیکھی (جگر کو چیرنے والی) بات سارے نگر بھر میں اتنی تیزی سے پھیلی جیسے بچھو کے چھوتے ہی اُس کی زہر فوراً سارے شریر میں چڑھ جاتی ہے۔

سُنی بھئے بکل سکل نر ناری۔ بیلی بٹپ جمی دیکھی دواری

جو جہں سُنئی دھُنئی سر سوئی۔ بڑ بشاد نہیں دھیر جو ہوئی

اس بات کو سُنتے ہی نگر کے سب استری پُرش ایسے بیاکل ہو گئے جیسے بن میں آگ لگی ہوئی دیکھ کر بیلیں اور برکش مرجھا کے جلنے لگتے ہیں۔ جس نے جہاں سُنا وہ وہیں سر پیٹ کر رہ گیا۔ مہا کلیش کے مارے اُسے چین ہی نہیں پڑتی۔

مُکھ سکھاہیں لوچن سروہیں سوک نہ ہردیاں سمائی

منہوں کرُون رس کٹک کی اُتری اودھ بجائی

سب کے چہرے فق ہو گئے۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ اور شوک ہردے سے پھوٹ کر بہہ نکلا۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے مانو دُکھ اور شوک کی سینا ڈنکا بجا کر اودھ پر چڑھ دوڑی ہو۔

ملیہی ماجھ بدھی بات بیگاری۔ جہاں تہاں دیہیں کیکئی گاری

ایہی پاپنی ہی بوجھی کا پر ہیو۔ چھائی بھون پر پاوکو دھریو

دیکھو بدھاتا نے سب بھانت بات بنا کر بگاڑ دی۔ ادھر اُدھر لوگ کیکئی کو گالیاں دے رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ اس مہاپاپن کیکئی کو کیا سوجھی جو چھائے ہوئے گھر پر آگ رکھ دی۔

نج کر نین کاڈھی چہہ دیکھا۔ ڈاری سُدھا بشو چاہت چیکھا

کُٹل کٹھور کبُدھی ابھاگی۔ بھئی رگھو بنس بینو بن آگی

اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھوں کو پھوڑ کر دیکھنا چاہتی ہے امرت کو

تیاگ کر وش پان کرنا چاہتی ہے۔ یہ کُٹل کٹھور اور مہا مورکھ ابھاگنی کیکئی رگھو ونش رُوپی بن کے بھسم کرنے کے لئے اگنی ہو گئی ہے۔

پالو بیٹھی پیڑ ایہیں کاٹا۔ سُکھ مہوں سوک ٹھاٹھ دھری ٹھاٹا

سدا رام ایہی پران سمانا۔ کارن کون کُٹل پن ٹھانا

اس نے پتے پر بیٹھ کر برکش کو کاٹ ڈالا۔ سُکھ میں دُکھ کا ٹھاٹھ لگا رہا ہے۔ اس کو تو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پیارے تھے۔ یہ جانے کیا کارن ہے کہ جو اس نے ایسا کُٹل پن (بُری ترکیبا) ٹھانا ہے۔

ستیہ کہیں کبی ناری سبھاؤ۔ سب بدھی اگہہ اگادھ دُراؤ

نج پرتی بمبو برو گہی جائی۔ جانی نہ جائی ناری گتی بھائی

کوی سچ ہی کہتے ہیں۔ کہ استری کا سبھاؤ سب پرکار سے اگم (جو سمجھنے میں نہ آسکے) اتھاہ اور رہسیہ مئے (پُراسرار) ہوتا ہے۔ اپنا پرتی بمب (عکس) بھلے ہی پکڑا جائے پر تو ہے بھائی! استری کی گتی تو کسی پرکار جانی ہی نہیں جاتی۔

کاہ نہ پاوکو جاری سک کا نہ سمُدر سمائی

کا نہ کرے ابلا پربل کیہی جگ کالو نہ کھائی

ایسی کونسی وستو ہے۔ جسے اگنی نہ جلا سکے۔ اور جسے سمندر نہ سما سکے۔ یہ ابلا (جس میں بل نہ ہو) کہلانے والی پربل استری ایسا کونسا کرم ہے جو نہ کر سکے۔ اور ایسی کونسی سنسار میں وستو ہے جسے کال نہ ڈکار سکے۔

کا سُنائی بدھی کاہ سُناوا۔ کا دیکھائی چہہ کاہ دیکھاوا

ایک کہیں بھل بھوپ نہ کینہا۔ برو بچاری نہیں کُمتی ہی دینہا

بدھاتا نے کیسی منگل مئے خبر سُنا کر اب یہ دُکھ بھری خبر سُنا دی۔ کیسا اُتسو دکھا کر یہ کیسا بھیانک درش دکھایا۔ کوئی ایک کہتے ہیں۔ کہ راجہ نے اچھا نہیں کیا۔ جو سوچ کے کیکئی کو وچار کر وردان نہیں دیا۔

جو ہٹھی بھیو سکل دُکھ بھاجنو۔ ابلا بس گیان گُن گا جنو

ایک دھرم پرم اتی پہچانے۔ نرپ ہی دوش نہیں دیہیں سیانے

اور اس دُشٹ کیکئی کے وردان کو پورا کرنے کا ہٹھ کر گئے سویَم دُکھ کا پاتر ہو گئے۔ مانو استری کے وش میں ہو کر اُن کا سارا گیان اور گُن جاتا رہا۔ کوئی ایک سیانے پُرش جو دھرم کی ریتی کو جانتے ہیں۔ وہ راجہ کو دوش نہیں دیتے۔

رِشی ددھیچی ہری چند کہانی۔ ایک ایک سن کہہیں بکھانی
ایک بھرت کر سمت کہہیں۔ ایک اُداس بھاین سُنی رہہیں

وہ راجہ شوی، ددھیچی اور ہریش چندر کی کتھائیں ایک دوسرے سے کہتے ہیں۔ کوئی ایک اس میں بھرت کی بھی صلاح کہتے رہیں۔ کوئی ایک سُن کر اُداسین بھاو سے رہ جاتے ہیں۔ کچھ بھی نہیں کہتے۔

کان مُودی کر رَد گہی جیہا۔ ایک کہہ ہیں یہ بات الیہا
سُکرت جاہیں اس کہت تمہارے۔ رامو بھرت کہوں پران پیارے

کوئی کانوں پر ہاتھ دہر کر اور جیبھ کو دانتوں تلے دبا کر کہتے ہیں۔ کہ یہ بات جھوٹ ہے۔ بھرت پر ایسا دوش لگانے سے تمہارے پُن کرم نشٹ ہو جائیں گے۔ بھرت جی کو رام چندر پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔

چندہ چوئے بروانل کن سُدھا ہوئی بش تُول
سپنہوں کبہوں نہ کریں کچھو بھرت رام پرتیکول

چندرماں چاہے آگ کی چنگاریاں برسانے لگے۔ اور امرت چاہے وش کے سمان ہو جائے (ارتھات ناممکن ممکن ہو جائے) پرنتو بھرت تو سپنے میں بھی کبھی شری رام چندر جی کا ورودھ نہیں کریں گے۔

ایک بدھاتا ہی دُوشنو دیہیں۔ سُدھا دکھائی دینہہ بشو جیہیں
کھر بھر و نگر سوچ سب کاہو۔ دُسہہ داہو اُر مٹا اُچھا ہو

کوئی ایک بدھاتا کو دوش دیتے ہیں۔ کہ جس نے امرت دکھا کر وش دے دیا۔ نگر بھر میں کھلبلی مچ گئی۔ اور سبھی سوچ مگن ہیں۔ آنند اُتساہ جاتا رہا۔ اور سب ہی کے ہردے میں دُسہہ (نہ سہن کیے جانے والی) جلن ہو رہی ہے۔

بپر بدھو کُل مانیہ جٹھیری۔ جے پریہ پرم کیکئی کیری
لگیں دین سکھ سیلو سراہیں۔ بچن بان سم لاگہیں تاہی

برہمنوں کی استریاں اور کُل پُوجیہ بڑی بوڑھی استریاں جو کیکئی کی پرم پریہ تھیں۔ وہ سب کیکئی کے شیل کی پرشنسا کر کے اُسے اُپدیش کرنے لگیں۔ پر اُن کے بچن کیکئی کو بانوں کے سمان لگتے ہیں۔

بھرت نہ موہی پریہ رام سمانا۔ سدا کہہو یہو سبو جگو جانا
کرہو رام پر سہج سنیہو۔ کیہیں اپرادھ آجو بنو دیہو

وہ سب سیانی استریاں کیکئی سے کہہ رہی ہیں۔ ہے کیکئی تم تو سدا یہی کہتی تھی۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان مجھے بھرت بھی پیارا نہیں ہے۔ اس بات کو ساری دُنیا جانتی ہے۔ شری رام چندر جی پر تو تمہارا سبھاوک ہی پریم تھا پھر کس اپرادھ کے کارن آج اُنہیں بن باس دے رہی ہو۔

کبہوں نہ کئیہو سوتی آریسو۔ پریتی پرتیتی جان سبو دیسو
کوسلیاں اب کاہ بگارا۔ تمہہ جیہی لاگی بجر پُر پارا

تم نے تو کبھی بھی سوتیا ڈاہ نہیں کیا تھا۔ تمہارے پریم اور وشواس کو سارا سنسار جانتا ہے۔ اب کوشلیا نے تمہارا کیا بگاڑ دیا ہے۔ جس کے کارن تم نے سارے نگر پر یہ بجر گرا دیا ہے۔

سیا کہ پیا سنگو پرہری ہی لکھنو کہ رہہیں دھام
راجو کہ بھنجب بھرت پر نرپو کہ جئیہی بنو رام

کیا سیتا اپنے پتی شری رام چندر جی کا ساتھ چھوڑ دیگی۔ کیا اُن کے بنا لکشمن گھر رہ سکیں گے؟ کیا رام کے بنا بھرت راج بھوگ سکیں گے؟ کیا راجہ رام کے بنا زندہ رہ سکیں گے۔؟

اس بچاری اُر چھاڑ ہو کر ہو۔ سوک کلنک کوٹھی جنی ہوہو
بھرت ہی اَوسی دیہو جب راجو۔ کانن کاہ رام کر کاجو

ہردے میں ایسا وچار کر کے کرودھ چھوڑ دو۔ شوک اور کلنک کا گھر نہ بنو۔ بھرت کو ضرور راج تلک کراؤ۔ پر شری رام چندر جی کا بن میں کیا کام ہے۔

ناہن رامو راج کے بھوکے۔ دھرم دُھرین بشے رس رُوکھے
گرہ گرہ بسہوں رامو تجی گیہو۔ نرپ سن اس برو دوسر لیہو

شری رام چندر جی راج تلک کے بھوگی نہیں ہیں۔ وہ دھرم دھرندھر اور وشئے آسکتی سے رہت ہیں۔ تم راجہ سے دوسرا وردان یہ مانگ لو۔ کہ رام چندر جی گھر چھوڑ کر گرو کے گھر جا کر رہیں (کیوں کہ اس سے بھرت کے راج میں کوئی وگھن نہ ڈال سکیں گے۔ اگر تمہیں پرتشند کا ہے۔ تو دوسرا وردان ایسا مانگ لو۔)

جوں نہیں لگی ہو کہیں ہمارے۔ نہیں لاگہی کچھو ہاتھ تمہارے
جوں پر ہاس کینہی کچھو ہوئی۔ تو کہی پرگٹ جناوہو سوئی

تو بدی ہمارا کہنا نہ مانے گی۔ تو تمہارے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا۔ یدی تم نے کچھ دل لگی کی ہو تو اُسے پرگٹ کر کے جتلا دو۔

رام سرس سُت کانن جوگو۔ کاہ کہیہی سُنی تمہہ کہُوں لوگو
اٹھو بیگی سوئی کرہو اُپائی۔ جیہی بدھی سوکو کلنکو نسائی

رام چندر جیسے پُتر کیا بن کے یوگیہ ہیں؟ یہ سن کر لوگ تمہیں کیا کہیں گے۔ جلدی اُٹھ کر وہی اُپائے کرو۔ جس سے کہ کسی پرکار یہ شوک اور کلنک دُور ہو۔

چھند

جیہی بھانتی سوکو کلنکو جائی اُپائے کری کل پال ہی
ہٹھی پھیر و راہی جات بن جنی بات دوسری چال ہی
جمی بھانو بنو دنو پران بنو چند بنو جمی جامنی
تمی اودھ تلسیداس پربھو بنو سمجھی دھوں جیاں بھامنی

جس اُپائے سے یہ سارا شوک اور کلنک مٹے۔ وہی اُپائے کر کے اپنے کل کا پالن کرو۔ اور ہٹھ کر کے شری رام کو بن جانے سے روک لو۔ دوسری کوئی بھی بات نہ چلاؤ۔ تلسیداس جی کہتے ہیں۔ کہ جیسے سورج بنا دن شوبھا ہین ہوتا ہے۔ پران بنا شریر مُردہ بے جان ہوتا ہے۔ اور چندرما بنا رات ڈراونی اندھیری اور سنسان ہوتی ہے۔ ایسے ہی پربھو شری رام چندر جی کے بنا ایودھیا۔ شوبھا ہین۔ سنسان اور رس ہین ہو جائے گی۔ ہے کیکئی تو من میں اس بات کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر تو دیکھ۔

سورٹھا

سکھنہ سکھاو تو دینہہ سُنت مدھر پرینام ہت
تیئں کچھو کان نہ کینہہ کٹل پربودھی کُبری

اس پرکار سکھیوں نے کیکئی کو سمجھایا۔ اُن کے میٹھے اور انت میں بھلا کرنے والے بچن سُن کر کیکئی نے ذرا بھی کان نہیں دیئے۔ کیونکہ وہ تو کٹل منتھرا کی اچھی طرح سے سکھائی پڑھائی ہوئی تھی۔

اُترو نہ دیہی دُسہہ رس روکھی۔ مرگنہہ چتو جنو باگھنی بھوکھی
بیادھی اسادھی جانی تنہہ تیاگی۔ چلیں کہت متی مند ابھاگی

سکھیوں کو وہ کوئی اُتر نہیں دیتی۔ اور دُسہہ کرودھ کے کارن روکھی (بے لحاظ) ہو رہی ہے۔ وہ اُن کی طرف ایسے دیکھ رہی ہے مانو باگھن ہرنیوں کی طرف دیکھ رہی ہو۔ سب سکھیوں نے اس روگ کو لاعلاج جان کر چھوڑ دیا۔ اور اُسے مند بُدھی۔ بُرے نصیب والی کہتی ہوئی چلی گئیں۔

راجو کرت یہ دیو بگوئی۔ کینہیسی اس جس کرئی نہ کوئی
اہی بدھی بلپہیں پُر نر ناری۔ دیہیں کچالی ہی کوٹک گاریں

راج کرتے کرتے کیکئی کو بدھاتا نے کیسے نشٹ کر دیا۔ اس نے جو کچھ کیا وہ کوئی بھی دوسرا نہیں کرے گا۔ اس پرکار نگر کے استری پرش ولاپ کر رہے ہیں۔ اور اس کچالی کیکئی کو کروڑوں گالیاں دے رہے ہیں۔

جرہیں بشم جر لیہیں اُساسا۔ کونی رام بنو جیون آسا
بپُل بیوگ پرجا اکلانی۔ جنو جل چر گن سوکھت پانی

نگر واسی لوگ اس بھیانک دُکھ کی جوالا میں جل رہے ہیں۔ اور سرد آہیں بھرتے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ رام بنا جینے کی کیا آشا ہے۔ شری رام جی کے بچھوڑے سے پرجا ایسی گھبرائی ہوئی ہے۔ جیسے جل میں رہنے والے جیو جل کے سوکھ جانے پر گھبرا جاتے ہیں۔

اتی بشاد بس لوگ لوگائیں۔ گئے ماتو پہیں رامو گوسائیں
مُکھ پرسن چت چوگن چاؤ۔ مٹا سوچ جنی راکھے راؤ

ایودھیا پوری کے پُرش اور استریاں بہت ہی دُکھی ہو رہے ہیں۔ اسی

سے شری رام اپنی ماتا کوشلیا کے پاس گئے۔ اُن کا مُکھ پرسن ہے۔
اور اُن کے من میں چوگنا چاؤ ہے۔ اُنہیں جو یہ سوچ لگی ہوئی تھی۔ کہ پتا
جی کہیں اُنہیں بن جانے سے روک نہ لیں۔ وہ سوچ مٹ گئی۔ کیونکہ
اب اُنہیں پورا وشواش تھا کہ پتا جی اور ماتا کیکئی کی آگیا سے وہ بن
میں جاکر رشی منیوں کے درشن سے لابھ اُٹھائیں گے۔ اور اِس طرح بن
میں جاکر پتا کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے۔ وہ پتا جی کی اِس طرح سیوا کر
کے کرت کرتیہ ہوں گے۔)

دوہا

نوگیتند رگھوبیر منوراچُوالان سمان
چھوٹ جانی بن گونوسُنی اُرآنند دوادھیرکان

شری رام چندرجی کا من جوان ہاتھی کے سمان ہے۔ اور راج تلک
اس ہاتھی کو باندھنے والی لوہے کی زنجیر کے سمان ہے بن میں جانے پر
اس زنجیر کے بندھن سے اپنے آپکو چھوٹا ہوا جان کر اُن کے ہردے میں
بہت ہی آنند ہُوا۔

رگھوکل تلک جوری دوؤ ہاتھا۔ مدت ماتو پدنایئو ماتھا
دینہی اسیس لائی اُر لینہے۔ بھوشن بسن نچھاوری دینہے

رگھوکل تلک شری رام چندرجی نے دونو ہاتھ جوڑ کر پرسن ہو کر ماتا
کے چرنوں میں سر نوایا۔ ماتا نے آشیرواد دیا۔ اور اُنہیں چھاتی سے لگایا
اور گہنے اور کپڑے اُن پر نچھاور کئے۔

بار بار مُکھ چُمبتی ماتا۔ نین نیہہ جلو پُلکت گاتا
گود راکھی پُنی ہردیاں لگائے۔ سروت پریم رس پئید سہائے

ماتا بار بار شری رام چندرجی کا مُکھ چومتی ہے نیتروں میں پریم
کے آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور سب انگ پُلکت ہیں۔ گود میں لیکر
ماتا نے اُنہیں چھاتی سے لگا لیا۔ اور سُندر چھاتی سے پریم رس
(دودھ) بہنے لگا۔

پریم پرمود نہ کچھو کہی جائے۔ رنک دھند پدوی جنو پائی
سادر سُندر بدن نہاری۔ بولی مدھر بچن مہتاری

کوشلیا جی کے پریم اور آنند کا تو کہنا ہی کیا۔ مانو کنگال نے

کبیر کا پد پراپت کر لیا ہو۔ بڑے آدر سے شری رام چندرجی کا سُندر
مکھ دیکھ کر ماتا کومل اور میٹھے بچن بولی۔

کہہو تات جننی بلہاری۔ کب ہیں لگن مُد منگل کاری
سُکرت سیل سکھ سیوا سُہائی۔ جنم لابھ کئی اودھی اگھائی

ہے تات! بلہاری جاتی ہے۔ کہئے وہ آنند منگل کاری لگن راج
تلک ہونے کا کب سمے ہے۔ جو پُن شیل اور سکھوں کی سُندر سیما (حد)
ہے۔ اور جنم لابھ کی پرم سیما (سب سے بڑے کی حد) ہے۔

جیہی چاہت نرناری سب اتی آرت ایہی بھانتی
دوہا: جمی چاتک چاتکی ترشت برشٹی سرد رتو سواتی

جس لگن کو میری طرح نگر بھر کے سب استری پُرش بہت ہی
بیاکلتا سے اس پرکار چاہتے ہیں جیسے پپیہا اور پپیہی پیاس سے
بیاکل ہو کر سرد رتو کے سواتی نچھتر کی برشا کو چاہتے ہیں۔

تات جاؤں بلی بیگی نہاہو۔ جو من بھاؤ مدھر کچھو کھاہو
پتو سمیپ تب جائیہو بھیا۔ بھئی بڑی بار جائی بلی میّا

ہے تات! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم جلدی اشنان
کر لو۔ اور جو کچھ اچھا لگے۔ وہ میٹھا بھوجن کھا لو۔ تب ہے بھیا۔
پھر پتا کے پاس جانا۔ بہت دیر ہو گئی ہے۔ ماتا بلہاری جاتی ہے۔

ماتو بچن سُنی اتی انوکولا۔ جنہو سنیہہ سُرترو کے پھولا
سُکھ مکرند بھرے شریہ مُولا۔ نرکھی رام منو بھنورنہ بھولا

ماتا کے یہ انوکول بچن ایسے تھے۔ جیسے پریم روپی کلپ برکش
کے پھول ہوں۔ جو سُکھ روپی پھولوں کے رس سے بھرے ہوئے اور
کلیان کے مول تھے۔ ایسے بچن روپی پھولوں کو دیکھکر شری رام جی کا من روپی
بھنورا اُن پر بالکل موہت نہیں ہُوا۔

دھرم دھرین دھرم گتی جانی۔ کہیو ماتو سن اتی مردو بانی
پتا دینہہ موہی کانن راجو۔ جہاں سب بھانتی مور بڑ کاجو

دھرم دھرندھر شری رام چندرجی نے دھرم کی گتی جان کر ماتا سے بہت

ہی کومل بانی سے کہا۔ ہے ماتا! سُنئے پتاجی نے مجھے بن کا راج دیا ہے۔ جہاں سب پرکار سے میرا بڑا ہی کلیان ہوگا۔

آئیسُو دیہی مُدت من ماتا۔ جیہیں مُد منگل کان جاتا
جنی سنیہہ بس ڈرپسی بھورہیں۔ آنند اُنب انوگرہ توریں

ہے ماتا! پرتن من سے تو مجھے آگیا دے جس سے بنباس میں بھی مجھے آنند اور منگل کی پراپتی ہو۔ میرے پریم وش ہو کر بھول کر بھی نہیں ڈرنا۔ تمہاری کرپا سے مجھے بن میں بھی آنند ہوگا۔

دوہا

برش چاری دس بپن بسی کری پتُو بچن پرمان
آئی پائے پُنی دیکھہوں منو جنی کرسی ملان

چودہ برس بن میں رہ کر پتاجی کے بچنوں کو پورا کر کے پھر تمہارے چرنوں کے آکر درشن کروں گا۔ تم من میں کسی پرکار کی چنتا نہ کرنا۔

بچن بنیت مدھر رگھُوبر کے۔ سرسم لگے ماتو اُر کر کے
سہمی سُوکھی سُنی سیتلی بانی۔ جمی جواس پریں پاوس پانی

شری رام جی کے بہت ہی نمر اور میٹھے بچن ماتا کی چھاتی میں تیر کے سمان لگے۔ اور کھٹکنے۔ وہ اس شیتل بانی کو سن کر سہم کر سُوکھ گئی جیسے برسات کے پانی سے جواسا سُوکھ جاتا ہے۔

کہی نہ جائی کچھو ہردے بشادو۔ منہوں مرگی سُنی کیہری نادو
نین سجل تن تھر تھر کانپی۔ ماجہی کھائی مین جنو مانپی

ماتا کے ہردے میں جو سنتاپ بڑھا۔ وہ کہا نہیں جا سکتا ہے۔ مانو شیر کی گرج سُن کر ہرنی سہم گئی ہو۔ نیتروں میں آنسو بھر آئے۔ اور شریر تھر تھر کانپنے لگا۔ مانو مچھلی برکھا کے نئے پانی کا میلا پھین کھا کر بیہوش ہو گئی ہو۔

دھری دھیر جو سُت بدن نہاری۔ گدگد بچن کہتی مہتاری
تات پتہی تم پران پیاری۔ دیکھی مُدت نت چرت تمہاری

دھیرج دھر کر پُتر کا مکھ دیکھ کر ماتا گدگد بچن بولی۔ ہے تات پتا کو تم پرانوں کے سمان پیارے ہو۔ اور تمہارے چرتروں کو دیکھ کر راجہ سدا

پرسن رہتے ہیں۔

راجو دین کہوں سُبھ دن سادھا۔ کہیو جان بن کیہیں اپرادھا
تات سُناوہُو موہی ندانُو۔ کو دن کر کُل بھیئو کرسانُو

تمہیں راج تلک دینے کے لئے راجہ نے شودھ دھیاکر آج کا دن مقرر کیا۔ پھر اب کس قصور کے کارن تمہیں بن جانے کی آگیا دی ہے۔ ہے تات! مجھے اس کا کارن سنائیے۔ رگھو بنش کے جلانے کے لئے اگنی روپ کس نے دھارن کیا۔

دوہا

نرکھی رام رُکھ سچو سُت کارنُو کہیو بجھائی
سُنی پرسنگو رہی موک جمی سا برنی نہیں جائی

تب شری رام چندر جی کی اچھیا جان کر منتری کے پُتر نے سب کارن سمجھا کر ماتا کو کہے۔ اس پرسنگ کو سُن کر ماتا گونگی سی رہ گئیں۔ انکی دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

راکھی نہ سکئی نہ کہی سک جاہُو۔ دوہوں بھانتی اُر دارون داہُو
لکھت سُدھاکر گا لکھی راہُو۔ بدھی گتی بام سدا سب کاہُو

ماتا نہ تو شری رام جی کو بن جانے سے روک سکتی ہے اور نہ تاوش ہو کر انہیں یہ کہہ سکتی ہے۔ کہ بن کو چلے جاؤ۔ دونو ہی طرح اُن کے ہردے میں بھاری سنتاپ ہو رہا ہے۔ بدھاتا کی گتی سب کے لئے سدا ٹیڑھی ہی ہوتی ہے۔ لکھنے تو لگے تھے چندما اور لکھا گیا راہو۔

دھرم سنیہہ اُبھیں متی گھیری۔ بھئی گتی سانپ چھچھوندری کیری
راکھہو اِسُت ہی کراُوں ہٹو دوھو۔ دھرم جائی اُرو بندھو برودھو

ایک طرف دھرم ہے اور دوسری طرف پُتر کی مہتا۔ دونوں نے کوشلیا جی کی بدھی کو بھرم میں ڈال دیا ہے۔ اُن کی دشا سانپ اور چھچھوندر کی سی ہو گئی۔ یدی وہ ہٹھ کر کے پُتر کو بن جانے سے روک لیتی ہے۔ تو پتی برت دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔ اور بھائیوں بھائیوں میں ویر بھاو بڑھتا ہے۔

کہیوں جان بن تو بڑی ہانی۔ سنکٹ سوچ بیبس بھئی رانی
بہورتا جی سمجھی نیا دھرم سیانی۔ رامُو بھرت دوؤ سُت سم جانی

اور یدی رام جی کو بن جانے کی آگیا دیتی ہے۔ تو بڑی ہانی ہوتی ہے اس پرکار سنکرٹ میں پڑکر سوچ کے مارے ماتا بیاکل ہو گئی۔ پھر تو چتر کوشلیا نے پتی برت دھرم کو سمجھکر اور رام اور بھرت دونوں پتروں کو سمان جان کر۔

سرل سبھاؤ رام مہتاری۔ بولی بچن دھیر دھری بھاری
تات جاؤں بلی کینہے ہو نیکا۔ پتو آئیسو سب دھرم ک ٹیکا

سرل سبھاؤ کوشلیا جی بڑی دھیرج دھر کر کہنے لگی۔ ہے تات! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم نے اچھا کیا۔ پتا جی کی آگیا کا پالن کرنا ہی سب سے بڑا دھرم ہے۔

دوھا

راجو دین کہی دنہہ بنو موہی نہ سو دکھ لیسو
تمہہ بنو بھرت ہی بھوپتی پرجہی پرچنڈ کلیسو

راج دینے کو کہکر بن باس دے دیا۔ اس کا تو مجھے ذرا بھی دکھ نہیں۔ پرنتو ایک ماتر یہی چنتا لگی ہوئی ہے کہ تمہارے بنا بھرت کو۔ راجہ کو اور پرجا کو بڑا بھاری کلیش ہوگا۔

جوں کیول پتو آئیسو تاتا۔ تو جنی جاہو جانی بڑی ماتا
جوں پتو ماتو کہیو بن جانا۔ تو کانن ست اودھ سمانا

ہے تات! اگر صرف بن جانے کی آگیا پتا جی کی ہے تو ماتا کو پتا جی سے بڑی جان کر بن کو مت جاؤ (منو بھگوان نے لکھا ہے کہ ماتا کا درجہ پتا سے سینکڑوں گنا بڑا ہے۔) لیکن اگر ماتا پتا دونوں نے ہی بن جانے کی آگیا دی ہو تو تمہارے لئے بن سو ایودھیا کے سمان ہے۔

پتو بن دیو ماتو بن دیوی۔ کھگ مرگ چرن سروج سیوی
انتہوں اچت نرپہی بن باسو۔ بے بلوکی ہیاں ہوئی ہراسو

بن کے دیوتا تمہارے پتا ہوں گے۔ اور بن دیویاں تمہاری ماتا ہوں گی وہاں کے پشو پکھشی تمہارے چرن کملوں کے سیوک ہوں گے۔ آخری اوستھا میں تو راجاؤں کے لئے بن میں جانا اچت ہی ہے پرنتو تمہاری اوستھا دیکھکر ہردے میں دکھ ہوتا ہے۔

بڑبھاگی بنو اودھ ابھاگی۔ جو رگھو ونس تلک تمہہ تیاگی
جوں ست کہوں سنگ موہی لیہو۔ تمہرے ہردیاں ہوئی سندیہو

ہے رگھو کل تلک بن کا بڑا ہی سو بھاگیہ ہے۔ اور ایودھیا کا بڑا ہی دُربھاگیہ ہے۔ جسے تم چھوڑ رہے ہو۔ ہے پتر! یدی میں تمہیں یہ کہوں کہ مجھے بھی بن میں ساتھ لے چلو تو تمہارے ہردے میں یہ سندیہ ہوگا۔ کہ ماتا اس طرح پریم کے وش ہوکر مجھے بن جانے سے روکنا چاہتی ہے۔

پوت پرم پریہ تمہہ سب ہی کے۔ پران پران کے جیون جی کے
تے تمہہ کہو ماتو بن جاؤں۔ میں سنی بچن بیٹھی پچھتاؤں

ہے پتر! تم سب ہی کے پرم پیارے ہو۔ پرانوں کے پران اور ہردے کے جیون ہو۔ وہی تم میرے پرانوں کے بھی پران کہتے ہو کہ ماتا! میں بن کو جاؤں اور میں تمہارے ان بچنوں کو سن کر بیٹھی پچھتاتی ہوں۔ (کوشلیا جی یہ کہتی ہیں کہ تم میرے پران اور جیون ہو اور تم بن جانے کو کہہ رہے ہو۔ جیسے پران بنا کوئی زندہ نہیں رہ سکتا ویسے تمہارے جانے کی خبر سن کر بھی میں زندہ بیٹھی ہوں۔ اس لئے مانو میرا تم میں سچا پریم نہیں ہے۔)

یہ بچاری نہیں کروں ہٹھ جھوٹھ سنیہو بڑھائی
مانی ماتو کر نات بلی سرتی بسر ہی جنی جائی

یہ وچار کر جھوٹا پریم بڑھا کر میں ہٹھ نہیں کرتی۔ بیٹا میں تمہارے بلہاری جاتی ہوں۔ ماتا کا ناطہ مان کر تم میری سدھ بھول نہ جانا۔

دیو پتر سب تمہہ ہی گوسائیں۔ راکھہوں پلک نین کی نائیں
اودھی انبو پریہ پریجن مینا۔ تمہہ کرونا کر دھرم دھرینا

ہے گوسائیں! جیسے پلکیں آنکھوں کی رکھشا کرتی ہیں۔ ویسے ہی سب دیو اور پتر تمہاری رکشا کریں۔ تمہارے بن باس کی چودہ سالہ میعاد جل ہے اور سب پریوار اور متر پیارے مچھلیاں ہیں۔ تم دیا کے بھنڈار اور دھرم دھرندر ہو۔

اس بچاری سوئی کر ہو اپائی۔ سب ہی جیت جیہیں بھینٹ ہو آئی
جاہو سکھین بن ہی بلی جاؤں۔ کری اناتھ جن پریجن گاؤں

ایسا وچار کر تم وہی اپائے کرنا جس سے سب کے جیتے جی تم سب کو آملو۔

میں تمہارے بلہاری جاتی ہوں۔ کہ اپنے پریوار والوں کو اور نگر نواسیوں کو اناتھ (یتیم) کر کے تم سکھ پوروک بن کو جاؤ۔

سب کر اسو سکرت پھل بیتا۔ بھیؤ کرال کالو بپریتا

بہو بدھی بلپی چرن لپٹانی۔ پرم ابھاگنی آپو ہی جانی

آج سب کے پن کرموں کا پھل ختم ہو گیا۔ اور وکرال کال ہم سب کے الٹ ہو گیا۔ اس پرکار بہت پرکار وِلاپ کر کے ماتا کوشلیا شری رام جی کے چرنوں سے لپٹ گئی۔ اور اپنے آپ کو بڑی ابھاگنی جانا۔

دارون دسہہ داہو ابیاپا۔ برنی نہ جاہیں بلاپ کلاپا

رام اٹھائی ماتو ار لائی۔ کہی مردو بچن بہوری سمجھائی

ہردے میں دکھ کے کارن بڑا ہی سنتاپ ہو رہا ہے۔ اس سمے کے وِلاپوں کے سموہ کا کچھ بھی ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ رام چندر جی نے ماتا کو اٹھا کر اپنے ہردے سے لگا لیا۔ اور کومل بچن کہہ کر ماتا کو بہت پرکار سے سمجھایا۔

دوہا

سماچار تہی سمے سنی سیا اٹھی اکلائی

جائی ساسو پد کمل جگ بندی بیٹھی سر نائی

اس سمے سارا سماچار سن کر سیتا جی بھی گھبرا گئیں۔ اور ساس کوشلیا کے چرن کملوں کی دونوں ہاتھ جوڑ کر بندنا کر کے سر جھکا کر بیٹھ گئیں۔

دینہی اسیس ساسو مردو بانی۔ اتی سکماری دیکھی اکلانی

بیٹھی نمت مکھ سوچتی سیتا۔ روپ راسی پتی پریم پنیتا

کوشلیا جی نے کومل بانی سے سیتا جی کو آشیرواد دی۔ اور ان کی چھوٹی اوستھا کو دیکھ کر ویاکل ہو گئیں۔ روپ کی راشی اور پتی ورتی پریم والی سیتا جی سر جھکائے بیٹھی سوچ رہی ہیں۔

چلن چہت بن جیون ناتھو۔ کیہی سکرتی سن ہوئیہی ساتھو

کی تنو پران کہ کیول پرانا۔ بدھی کرتب کچھو جائی نہ جانا

پران ناتھ بن کو جانا چاہتے ہیں۔ ایسا میرا کونسا پن کرم ہے جس کے پھل سروپ مجھے ان کا ساتھ پراپت ہوگا۔ کیا شریر اور پران دونوں ان کے

ساتھ جائیں گے۔ یا صرف پران ہی جائیں گے۔ بدھاتا کی کرنی کچھ جانی نہیں جاتی۔

چارو چرن نکھ لیکھتی دھرنی۔ نوپر مکھر مدھر کبی برنی

منہوں پریم بس بنتی کرہیں۔ ہم ہی سیا پد جنی پرہرہیں

سیتا جی اپنے سندر چرنوں کے ناخنوں سے زمین کرید رہی ہیں ایسا کرتے سمے نوپر (گھونگھرو۔ گہنوں کے بول جو جھنکار کرتے ہیں) کی میٹھی آواز کا کوی لوگ اس طرح ورنن کرتے ہیں۔ کہ مانو پریم بس وہ نوپر سیتا جی کے چرنوں سے یہ بنتی کر رہے ہیں۔ کہ آپ ہم کو نہ چھوڑ جانئے ارتھات اپنے ساتھ ہی لے چلیئے۔

منجو بلوچن موچتی باری۔ بولی دیکھی رام مہتاری

تات سنہو سیا اتی سکماری۔ ساس سسر پریجن ہی پیاری

سیتا جی کی سندر آنکھوں سے جل بہہ رہا ہے۔ ایسی ان کی وستھا دیکھ کر کوشلیا جی شری رام چندر جی سے کہنے لگیں! ہے تات سنو سیتا بہت ہی نازک بدن ہے۔ اور ساس سسر اور کٹمبیوں سبھی کو پیاری ہے۔

پتا جنک بھوپال منی سسر بھانو کل بھانو

پتی روی کل کیرو بپن بدھو گن روپ ندھانو

راجاؤں کے سرومنی راجہ جنک تو ان کے پتا ہیں۔ اور سوریہ ونش کے سورج (شری مہاراج دسرتھ) ان کے سسر ہیں۔ اور سارے گن اور روپ کے بھنڈار سوریہ ونش روپی کمد بن کو کھلانے والے چندرما ان کے پتی ہیں۔

میں پنی پتر بدھو پریہ پائی۔ روپ راسی گن سیل سہائی

نین پتری کری پریتی بڑھائی۔ راکھیوں پران جانکی ہیں لائی

پھر میں نے روپ کی راشی۔ سندر گن اور شیل والی پیاری بہو پائی ہے۔ میں نے جانکی جی کو اپنے نیتروں کی پتلی بنا کر ان سے پریتی بڑھائی ہے۔ اور ان میں اپنے پران لگا رکھے ہیں۔

کلپ بیلی جمی بہو بدھی لالی۔ سینچی سنیہہ سلل پرتی پالی

پھولت پھلت بھیؤ بدھی باما۔ جانی نہ جائی کاہ پرنامہ

کلپ بیل کے سمان بہت پرکار سے لاڈ چاؤ کر کے پریم رُوپی جل سے سینچ کر اُن کو پالا ہے۔ جب اس بیل کے پھلنے پھولنے کا سماں آیا تو بدھاتا ہمارے اُلٹ ہو گئے اب پتہ نہیں کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔

پلنگ پیٹھ تجی گود ہنت ڈورا۔ سیئن نہ دینہہ پگو اوَنی کٹھورا

جیئن مُوری جمی جوگ نت رہیوں۔ دیپ باتی نہیں ٹارن کہیوں

پلنگ۔ گود اور سنڈلے کو چھوڑ کر سیتا جی نے کبھی بھی کٹھور پرتھوی پر پاؤں نہیں رکھا ہے۔ سنجیونی بوٹی کے سمان میں سدا اُنہیں دیکھتی ہی رہی ہوں) اور میں نے کبھی اُنہیں دیپک کی بتی ہٹانے کو بھی نہیں کہا۔

سوئی سیا چلن چہتی بن ساتھا۔ آئیسو کاہ ہوئی رگھوناتھا

چند کرن رس رسک چکوری۔ روی رُکھ نین سکئی کہی جوری

وہ ہی نازک بدن سیتا اب تمہارے ساتھ بن کو جانا چاہتی ہے ہے رگھوناتھ! آپ کیا آگیا دیتے ہیں؟ چندرما کی رس پان کرنے والی چکوری بھلا کس پرکار سورج کی طرف آنکھ ملا سکتی ہے (ملتفات اتنی نازک بدن سیتا بن میں کیسے رہ سکے گی۔!)

دوہا

کری کیہری نسیچر چرہیں دُشٹ جنتو بن بھوری

بش باٹکاں کہ سوہ سُت سُبھگ سنجیونی موری

جس بن میں ہاتھی شیر راکشس وغیرہ انیک دشٹ جیو رہتے ہیں۔ ہے پتر! اس وِش باٹکا میں سندر سنجیونی بوٹی کیا شوبھا پا سکتی ہے۔

بن ہت کول کرات کسوری۔ رچیں برنچی بشئے سکھ بھوری

پاہن کرمی جمی کٹھن سُبھاؤ۔ تنہہ ہی کلیس نہ کانن کاؤ

بن میں نواس کرنے کے لئے بدھاتا نے کول اور بھیلوں کی لڑکیوں کو پیدا کیا ہے۔ جو کہ وشئے سکھ میں کیھولی ہوتی ہیں۔ پتھر میں رہنے والے کیڑوں کے سمان جن کا کٹھور سبھاو ہے۔ اُن کو بن میں کبھی کلیش نہیں ہوتا۔

کے تاپس تیا کانن جوگو۔ جنہہ تپ ہیتو تجا سب بھوگو

سیا بن بسیہی تات کیہی بھانتی۔ چتر لکھت کپی دیکھی ڈیراتی

یا تپسیوں کی استریاں بن میں رہنے یوگیہ ہیں۔ جنہوں نے تپ کے لئے سب وشئے بھوگوں کا تیاگ کر دیا ہے۔ ہے تات! سیتا بن میں کس طرح رہے گی۔ وہ بندر کی تصویر دیکھ کر ہی ڈر جاتی ہے

سُرسر سُبھگ بنج بن چاری۔ ڈابر جوگ کہ ہنس کماری

اس بچاری جس آئیسو ہوئی۔ میں سکھ دیئوں جانکی ہی سوئی

دیو سروور کے سُندر کمل بن میں بہار کرنے والی ہنسنی کیا گڑھوں میں رہنے کے یوگیہ ہو سکتی ہے۔؟ ایسا وچار کر جیسی آگیا ہوئے۔ میں جانکی جی کو وہی اپدیش کروں۔

جَوں سیا بھون رہے کہہ انبا۔ موہی کہن ہوئی بہت اولمبا

سُنی رگھوبیر ماتو پریہ بانی۔ سیل سنیہہ سُدھاں جنو سانی

ماتا کہتی ہے کہ اگر سیتا گھر پر رہے تو مجھے بہت ہی آشرہ ہو جائے شری رگھوناتھ جی نے ماتا کے پریہ بچنوں کو سُن کر جو مانو شیل اور پریم رُوپی امرت سے پری پورن تھے۔

دوہا

کہی پریہ بچن بیبیک مئے کینہی ماتو پرتیوش

لگے پربودھن جانکی ہی پرگٹ بپن گن دوش

وچار پورک پریہ بچن کہہ کر ماتا کو سنتشٹ کیا۔ پھر جانکی جی کو بن کے سارے گن اور دوش بتلا کر سمجھا دیئے

⁂

(۱۴)

ماس پارائن - چودھواں وشرام

(ایودھیا کانڈ)

ماتو سمیپ کہت سکچاہیں ـ بولے سمو سمجھی من ماہیں
راجکماری سکھاون سنہو ـ آن بھانتی جیاں جنی کچھو گن ہو

ماتا جی کے سامنے سیتا جی کو کچھ کہتے سے شری رام جی لجاتے ہیں پر من میں وچار کرکے کہ یہ ایسا ہی سماں ہے ـ وہ بولے ! ہے راجکماری ! میرے اپدیش کو سنو ـ من میں کچھ اور کسی قسم کا خیال نہ کر لینا ـ

آپن مور نیک جوں چہہو ـ بچن ہماری مانو گرہ رہہو
آئیسو مور ساسو سیوکائی ـ سب بدھی بھامنی بھون بھلائی

اگر تم اپنی اور میری بھلائی چاہتی ہو ـ تو میرا کہنا مان کر گھر میں ہی رہو ـ ہے پیاری ! اس پرکار میری آگیا کا پالن بھی ہوگا ـ اور ساس کی سیوا بھی ہو سکے گی ـ سب پرکار سے گھر رہنے میں ہی بھلائی ہے ـ

ایہی تے ادھک دھرم نہیں دوجا ـ سادر ساس سسر پد پوجا
جب جب ماتو کریہی سدھی موری ـ ہوئیہی پریم بکل متی بھوری
تب تب تمہہ کہی کتھا پرانی ـ سندری سمجھائیہو مردو بانی
کہوں سبھائن سپتھ سب موہی ـ سمکھی ماتو ہت راکھیوں توہی

آدر کے ساتھ ساس سسر کے چرنوں کی پوجا کرنے سے بڑھکر اور کوئی دھرم نہیں ہے ـ جب جب ماتا میری یاد کیا کریگی ـ اور میرے پریم کے وش ہو کر بیاکل ہوئے ـ سدھ بدھ کھو بیٹھے گی ـ اس سمے تم انہیں پرانی کتھائیں سنا کر میٹھی بانی سے کہہ کر دھیرج دینا ـ ہے سندری میں سو سو سوگندھ کھا کر سہج سبھاؤ سے ہی تمہیں کہتا ہوں ـ کہ صرف ماتا جی کے لئے ہی میں تجھے گھر رہنے کو کہتا ہوں ـ

گر شرتی سمت دھرم پھل پائیے بن ہی کلیس
ہٹھ بس سب سنکٹ سہے گالو نہش نریس

اس طرح میری آگیا کا پالن کرنے سے گرو جنوں اور ویدوں کی مت پر چلنے سے جو دھرم ہوتا ہے ـ اس کا پھل تمہیں بنا کسی کلیش کے ہی مل جائے گا ـ پرنتو ہٹھ کرنے سے تو گالو منی اور راجہ نہش آدی سب نے جو سنکٹ سہے ہیں ـ ویسے ہی تمہیں بھی سہن کرنے ہونگے ـ

میں پنی کری پر وان پتو بانی ـ بیگی پھرب سنو سمکھی سیانی
دوس جات نہیں لاگہی بارا ـ سندری سکھو سنہو ہمارا

ہے سندر مکھی ! ہے چتر ! سنو میں پتا کے بچنوں کا پالن کر کے جلد ہی لوٹ آؤں گا ـ دن جاتے دیر نہیں لگتی ـ ہے سندری ! میری شکشا کو سنو ـ

جوں ہٹھ کرہو پریم بس باما ـ تو تمہہ دکھو پائب پری ناما
کانن کٹھن بھینکر بھاری ـ گھور گھام ہم باری بیاری

ہے پیاری ! یدی پریم وش تم جانے کا ہٹھ کرو گی ـ تو پھل سروپ (نتیجے کے طور پر) بہت دکھ پاؤ گی ـ بن بڑا کٹھن اور بھینکر ہے ـ وہاں کی دھوپ ـ جاڑا ـ بارش ـ اور ہوا سب ہی بھیانک ہیں ـ

کس کنٹک مگ کانکر نانا ـ چلب پیادے ہیں بنو پد تراناؔ
چرن کمل مردو منجو تمہارے ـ مارگ اگم بھومی دھر بھارے

راستے میں کش ـ کانٹے اور بہت سے کنکر ہیں ـ جن پر بغیر جوتے کے چلنا پڑے گا ـ تمہارے چرن کمل بڑے سندر اور کومل ہیں ـ اور راستے میں بڑے بڑے درگم (دشوار گزار) پہاڑ ہیں ـ

کندر کھوہ ندیں ند نارے ـ اگم اگادھ نہ جاہیں نہارے
بھالو باگھ برک کہری ناگا ـ کرہیں ناد سنی دھیر جو بھاگا

پہاڑوں کی گپھائیں ـ غار ـ ندیاں اور نالے اتنے گہرے اور اگم (دشوار گزار) ہیں کہ انکی طرف دیکھا تک نہیں جاتا ـ ریچھ ـ باگھ ـ بھیڑیے

دشیر ہیں۔ ایسی بھیانک گرجنا کرتے ہیں۔ کہ جسے سُن کر سب حوصلہ چھوٹ جاتا ہے۔

بھومی سین بل کل بسن اسنو کند پھل مُول

تے کہ سدا سب دن مل ہیں سبھی سمے انوکول

زمین پر سونا پڑے گا۔ درختوں کی چھال کے بستر پہننے ہونگے اور کند، مُول، پھل کا بھوجن کرنے کو ملے گا۔ یہ وستوئیں بھی سدا سب دن نہیں ملیں گی۔ سب کچھ اپنے اپنے سمے کے انوسار ہی مل سکے گا۔

نر آہار رجنی چر چرہیں۔ کپٹ بیش بدھی کوٹک کرہیں

لاگئی اتی پہاڑ کر پانی۔ بپن بپتی نہیں جائی بکھانی

آدم خور راکشس بن میں پھرتے رہتے ہیں۔ وہ کروڑوں پرکار کے کپٹ روپ بنا کر گھومتے ہیں۔ پھر بن میں پہاڑوں کا پانی بہت لگتا ہے۔ (ارتھات راستے میں بہت سے دریا ٹھاٹھیں مارتے ہیں) اس پرکار بن میں انیک پرکار کی بپتائیں ہیں۔ جو سب کہی نہیں جا سکتیں۔

بیال کرال بہگ بن گھورا۔ نسیچر نکر ناری نر چورا

ڈرپہیں دھیر گہن سُدھی آئیں۔ مرگ لوچنی تمہہ بھیرو سُبھائیں

بن میں بڑے بڑے بھینکر سانپ اور پکشی رہتے ہیں۔ استری پرشوں کو اُٹھا کر لے جانے والے راکشسوں کے جھُنڈ کے جھُنڈ بن میں رہتے ہیں۔ بن کی اس ڈراؤنی حالت کی صرف یاد آنے سے ہی بڑے بڑے حوصلہ والوں کے حوصلے چھوٹ جاتے ہیں۔ پھر ہے مرگ نینی! تم تو سبھاؤ سے ہی ڈرپوک ہو۔

ہنس گونی تمہہ نہیں بن جوگو۔ سُنی اپجسو موہی دیہی لوگو

مانس سلل سُدھاں پرتی پالی۔ جئے کہ لون پیودھی مرالی

ہے ہنس کی چال چلنے والی! تم بن کے یوگیہ نہیں ہو تم کو بن جاتے سُن کر لوگ مجھے بُرا کہیں گے۔ جو ہنسنی مانسرور کے امرت جل سے پالی ہوئی ہے۔ وہ بھلا نمک کے سمندر میں کیسے زندہ رہ سکتی ہے۔

نو رسال بن بہرن سیلا۔ سوہ کہ کوکل بپن کریلا

رہہو بھون اس ہردیاں بچاری۔ چندبدنی دکھ کانن بھاری

نئے رسیلے آم کے بن میں بہار کرنے والی کوئل کیا کریل کے بن میں شوبھا پائے گی! ہے چندر مکھی! بن میں بڑے بھاری کشٹ ہیں۔ اس لئے ہردے میں خوب اچھی طرح سے ان سب کا وچار کر کے تم گھر پر ہی رہو۔

سہج سُہرد گُر سوامی سکھ جو نہ کرئی سر مانی

سو پچھتائی اگھائی اُر اوسی ہوئی ہت ہانی

سہج سبھاؤ سے ہی بھلائی چاہنے والے گرو اور سوامی کی شکشا کو جو سر ماتھے پر نہیں دھرتا۔ وہ انت میں پیٹ بھر پچھتاتا ہے۔ اور اس کے ہت کی ضرور ہانی ہوتی ہے۔

سُنی مرد وچن منوہر پیا کے۔ لوچن لات بھرے جل سیا کے

سیتل سکھ دہی کیسیں۔ چکئی سرد چند نسی جیسیں

سوامی کے ایسے کومل اور منوہر وچن سُن کر سیتا جی کی سُندر آنکھوں میں جل بھر آیا۔ ان کی شیتل شکشا سیتا جی کو کیسی جلانے والی ہوئی جیسے چکوی کو موسم سرما کی چاندنی رات۔

اُتر و نہ آو بکل بیدیہی۔ تجن چہت سُچی سوامی سنیہی

برس روکی بلوچن باری۔ دھری دھیر جو اُر اونی کماری

لاگی ساسو پگ کہہ کر جوری۔ چھمبی دیبی بڑی ابنیہ موری

دنیہہ پران پتی موہی سکھ سوئی۔ جیہی بدھی مور پرم ہت ہوئی

میں پنی سمجھی دیکھی من ماہیں۔ پیا بیوگ سم دکھو جگ ناہیں

یہ جان کر کہ میرے پوتر اور پریمی سوامی مجھے گھر پر چھوڑ جانا چاہتے ہیں۔ سیتا جی بہت ہی بیاکل ہوئیں۔ کوئی جواب دیتے نہیں بنتا۔ آنکھوں کے آنسوؤں کو زبردستی روک کر اور من میں دھیرج دھر کر پرتھوی کی کنیا ہاتھ جوڑ کر ساس کے پاؤں پڑ کر کہنے لگی۔ کہ ہے دیوی! میری اس بڑی بھاری ڈھٹھائی کو کشما کرنا۔ پران ناتھ نے مجھے وہی اپدیش کیا ہے جس سے کہ میری بہت ہی بھلائی ہو۔ پرنتو میں نے من میں اچھی طرح سے سوچ سمجھ کر یہ نشچہ کیا ہے۔ کہ پتی کے وِیوگ کے برابر اس سنسار میں اور کوئی دکھ نہیں ہے۔

پران ناتھ کرونا تنیں سُندر سکھد سُجان

تمہہ بنو رگھو کل کمد بدھو سُر پُر نرک سمان

ہے پران ناتھ! ہے دیا ندھان! ہے سندر! ہے سکھ داتا
ہے انترجامی! ہے رگھو کل روپی کمد کے کھلانے والے چندرما! آپ
کے بنا مجھے سورگ بھی نرک کے سمان ہے۔

ماتو پتا بھگنی پریہ بھائی۔ پریہ پریوار سہرد سمدائی
ساسو سسر گر سجن سہائی۔ ست سندر سسیل سکھدائی
جہاں لگی ناتھ نیہہ اور ناتے۔ پیا بنو تیاہی ترنی ہو تے تاتے
تنو دھنو دھامو دھرنی پر راجو۔ پتی بہین سب سوک سماجو

ماتا پتا۔ بہن۔ پیارے بھائی۔ پیارا پریوار۔ متر دوست۔ ساس۔
سسر۔ گورو۔ بندھو جن۔ سہائک (مددگار) اور سندر سسشیل سکھ دینے
والے پتر۔ یہ سب ہے سوامی یہاں تک کے پریم اور ناطے ہیں پتی کے
بنا استری کو سورج سے بھی بڑھ کر تپانے والے جان پڑتے ہیں۔ شریر
دھن اور مال۔ گھر۔ زمین۔ نگر اور راج پتی کے بنا استری کے لئے
سب دکھ کی سامگری ہے۔

بھوگ روگ سم بھوشن بھارو۔ جم جاتنا سرس سنسارو
پران ناتھ تمہہ بنو جگ ماہیں۔ مو کہوں سکھد کتہوں کچھو ناہیں

بھوگ ولاس روگ کے سمان ہیں۔ زیور سب بوجھ ہو جاتے
ہیں۔ اور سنسار نرک کی سزا (جزا) کے سمان ہے۔ ہے سوامی! آپ
کے بنا سنسار میں مجھے کہیں کچھ بھی سکھ دائک نہیں ہے۔

جیا بنو دیہہ ندی بنو باری۔ تیسے ہی ناتھ پرش بنو ناری
ناتھ سکل سکھ ساتھ تمہارے۔ سرد بمل بدھو بدنو نہارے

جیسے پران کے بنا شریر اور پانی کے بنا استری ہوتی ہے۔
ہے ناتھ! آپ کے ساتھ رہ کر آپ کا نرمل چندر مکھ دیکھ کر مجھے سارے
سکھ پراپت ہوں گے۔

کھگ مرگ پریجن نگر و بنو بلکل بمل دکول
ناتھ ساتھ سر سدن سم پرن سال سکھ مول

ہے ناتھ آپ کے ساتھ پشو اور پنچھی ہی میرے کٹمبی ہوں گے

بن ہی نگر ہوگا۔ پتوں گھاس پھوس کی جھونپڑی ہی میرے لئے دیو
بھون کے سمان سب سکھوں کی مول ہوگی۔

بن دیوی بن دیو ادارا۔ کرہہیں ساسو سسر سم سارا
کس کس لیے ساتھری سہائی۔ پربھو سنگ منجو منوج ترائی

ادار دل بن دیوی اور بن دیوتا ساس اور سسر کے سمان میری
رکھشا کریں گے۔ کشا اور پتوں کا سندر بچھونا ہی ہے سوامی! آپ کے
ساتھ کام دیو کی سندر توشک کے سمان ہوگا۔

کند مول پھل امیئے اہارو۔ اودھ سودھ ست سرس پہارو
چھن چھن پربھو پد کمل بلوکی۔ رہہوں مدت دوس جمی کوکی

کند مول اور پھلوں کا بھوجن میرے لئے امرت کے سمان
ہوگا۔ اور بن کے پہاڑ ایودھیا کے سینکڑوں راج مندروں کے سمان
ہوں گے۔ پل پل پربھو کے چرن کملوں کو دیکھ کر میں ایسی پرسن رہا کروں
گی۔ جیسے کہ دن میں چکوی رہتی ہے۔

بن دکھ ناتھ کہے بہو تیرے۔ بھے بشاد پریتاپ گھنیرے
پربھو بیوگ لولیس سمانا۔ سب ملی ہوہیں نہ کرپا ندھانا

ہے ناتھ! آپ نے بن کے بہت سے دکھ کہئے کلیش اور
سنتاپ کہے۔ پرنتو ہے کرپا ندھان! یہ سب دکھ مل کر بھی آپ کے
ویوگ کے دکھ کا انش ماتر بھی نہیں۔

اس جیاں جانی سجان سرومنی۔ لیئے سنگ موہی چھاڑئیے جنی
بنتی بہت کروں کا سوامی۔ کرونامئے انتر جامی

ہے چتر شرومنی! ایسا من میں وچار کر مجھے یہاں نہ چھوڑ جائیے
کنتو اپنے ساتھ لے چلئے۔ ہے سوامی! اور میں زیادہ بنتی کیا کروں۔ آپ
دیا کے دھام ہیں۔ اور سب کے ہردوں کے بھیتر کی جاننے والے ہیں۔

دوہا

راکھئے اودھ جو اودھی لگی رہت نہ جنیئے ہی پران
دین بندھو سندر سکھد سیل سنیہہ ندھان

ہے دین بندھو (غریب نواز)! ہے سندر! ہے سکھ داتا!

ہے شیل اور پریم کے بھنڈار! یدی آپ بنباس کے خاتمہ تک مجھ اودھ میں چھوڑ جائیں گے۔ تو یقین جانئے کہ تب تک میرے پران نہیں رہیں گے۔

موہی مگ چلت نہ ہوہی ہاری۔ چھن چھن چرن سروج نہاری
سب ہی بھانتی پریہ سیوا کرہوں۔ مارگ جنت سکل شرم ہرہوں

پل پل آپ کے چرن کملوں کو دیکھتے ہوئے مجھے راستے میں چلنے میں تھکاوٹ نہ ہوگی۔ ہے پران ناتھ! میں سب پرکار آپکی سیوا کروں گی۔ اور آپ کی سیوا کے پرتاپ سے راستے میں ہونے والی تھکاوٹ کو دور کر لیا کرونگی۔

پائے پکھاری بیٹھی ترو چھاہیں۔ کرہوں باو مدت من ماہیں
شرم کن سہت سیام تنو دیکھیں۔ کہں دکھ سمو پران پتی پیکھیں

آپ کے چرن دھو کر درختوں کی چھایا تلے بیٹھ کر من میں پرسن ہو کر میں آپکو پنکھے سے ہوا کیا کروں گی۔ آپ کے سانولے شریر کو پسینے کے قطروں سمیت دیکھ کر پران پتی کو دیکھتے ہوئے دکھ کو آنے کے لئے سمان ہی کہاں ملے گا۔

سم مہی ترن ترو پلو ڈاسی۔ پائے پلوٹی ہی سب نسی داسی
بار بار مردو مورتی جوہی۔ لاگیہی تات بیاری نہ موہی

ہموار زمین پر درختوں کے پتے اور گھاس بچھونا بچھا کر یہ داسی رات بھر آپ کے چرن دباتی رہے گی۔ بار بار آپ کی کومل مورتی کو دیکھ کر مجھکو ذرا بھر بھی آنچ نہ لگے گی۔

کو پربھو سنگ موہی چتو نہارا۔ سنگھ بدھوہی جمی سسک سیارا
میں سکماری ناتھ بن جوگو۔ تمہ اچت تپ موکہوں بھوگو

پربھو جب ساتھ ہوں گے تو میری طرف کون بری نگاہ سے دیکھنے والا ہے۔ جیسے شیر کی شیرنی کو خرگوش اور گیدڑ نہیں دیکھ سکتے ہے ناتھ مجھے تو آپ نازک بدن کہتے ہیں۔ اور بن کے یوگیہ نہیں مانتے کیا آپ بن کے یوگیہ ہیں؟ جب آپ کے لئے بن میں جا کر تپسیا کا جیون بسر کرنا اچت ہے۔ تو میرے لئے راج محل کے سکھ بھوگ کیسے اچت

ہو سکتے ہیں۔

ایسیو بچن کٹھور سنی جوں نہ ہردؤ بلگان
تو پربھو بشم بیوگ دکھ سہیں پانور پران

ایسے کٹھور بچن سن کر بھی جو میرا ہردہ نہیں پھٹتا۔ تو ہے پربھو ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ یہ پامر پران آپ کے ویوگ کا بھاری دکھ سہن کریں گے۔

اس کہی سیا بکل بھئی بھاری۔ بچن بیوگ نہ سکی سنبھاری
دیکھی دسا رگھوپتی جیاں جانا۔ ہٹھی راکھیں نہیں راکھیں پرانا

ایسا کہہ کر سیتا جی بہت ہی بیاکل ہو گئیں۔ وہ کہنے ماتر کا ویوگ بھی نہ سہہ سکی۔ شری رگھوناتھ جی نے اس کی ایسی دشا دیکھ کر اپنے من میں یہ وچار کیا کہ یدی ہٹھ کر کے انہیں گھر پر چھوڑا گیا۔ تو سیتا جی اپنے پرانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گی۔

کہیو کرپال بھانو کل ناتھا۔ پری ہری سوچ چلہو بن ساتھا
نہیں بشاد کر اوسر آجو۔ بیگی کرہو بن گون سماجو

تب کرپالو بھگوان شری رگھوناتھ جی نے کہا۔ کہ سوچ کو چھوڑ کر میرے ساتھ بن کو چلو۔ آج دکھی ہونے کا سماں نہیں ہے جلدی بن چلنے کی تیاری کرو۔

کہی پریہ بچن پریا سمجھائی۔ لگے ماتو پد آسش پائی
بیگی پرجا دکھ میٹب آئی۔ جننی نٹھر بسری جنی جائی

شری رام چندر جی نے پریہ بچن کہکر سیتا جی کو سمجھایا پھر ماتا کے پاؤں پڑ کر آشیرواد پراپت کیا۔ ماتا نے کہا۔ ہے پتر! جلدی آکر پرجا کے دکھ کو مٹانا۔ اور اپنی نٹھر دل ماتا کو بھول نہ جانا۔

پھری ہی دسا بدھی بہوری کہ موری۔ دیکھہوں نین منوہر جوری
سدن سگھری تات کب ہوئی۔ جننی جیت بدن بدھو جوہی

ہے بدھاتا! کیا میری قسمت پھر پلٹے گی؟ کیا میں اپنے نیتروں سے اس منوہر جوڑی کے درشن پھر کر سکوں گی۔ وہ شبھ دن اور شبھ گھڑی

کونسی ہوگی۔ جبکہ تمہاری ماتا بیٹے جی تمہارا ساتھ چھوڑ دینگی

ہوری ہم کبھی لالو کبھی رگھوپتی رگھوبہ تات
کبھیں بولائی لگائی ہیاں ہرشی ہرشی نرکھیوں گات

جے تات! میں تمہیں ہم کب کیلال کہہ کر رگھوپتی کہہ کر کب
ہردے سے لگاؤں گی۔ اور پرسن ہو کر تمہارے کو دیکھوں گی۔

لکھی سنیہہ کاتری مہتاری — چھوٹ نہ اویکل بھئی بھاری
رام پربودھ کینہہ بدھی ناتا — سمو سنیہہ نہ جات بکھانا

چتر کی ماتا سنیہ کے مارے ماتا کو گھبرائی ہوئی دیکھ کر بڑی بھاری
دیاکلتا کے کارن جن کے منہ سے شبد تک نہیں نکلتا شری رامچند
جی نے بہت پرکار سے انہیں سمجھایا۔ اس سمے کے پریم کا ورنن
نہیں کیا جا سکتا۔

تب جانکی ساسو پد لاگی — سنیئے مات میں پرم ابھاگی
سیوا سمے دیو بن دینہا — مور منورتھ سپھل نہ کینہا

تب سیتا جی کوشلیا جی کے چرنوں پر پڑیں۔ اور کہا کہ ہے
ماتا! سنیئے میرا ابھاگ ہی بڑا ہے کہ آپ کی سیوا کرنے کے سمے
بدھاتا نے مجھے بن باس دیدیا۔ اور میرا منورتھ سپھل نہ کیا۔

تجب چھوبھ نہی چھاڑیئے چھوہ۔ کرم کٹھن کچھ دوس نہ موہ
سنی سیا بچن ساسو اکلانی — دسا کون بدھی کہوں بکھانی

تو بھی ہے ماتا! دیاکلتا کو چھوڑ دیجیئے لیکن کرپا نہ چھوڑیئے میرا کوئی
دوش نہیں ہے کرم گتی بڑی کٹھن ہے سیتا جی کے بچن سن کر ماتا کوشلیا
بہت ویاکل ہوئی ان کی دشا کا ورنن میں کس پرکار کروں۔

بار ہیں بار لائی ار لینہی — دھری دھیرج سکھ آسس دینہی

اچل ہوا ہی واتو تمہارا — جب لگ گنگ جمن جل دھارا

انہوں نے سیتا جی کو بار بار چھاتی سے لگا اور دھیرج دھر کر
شکشا دی اور آشیرواد دیا۔ کہ جب تک گنگا جی اور جمنا جی میں
پانی کی دھار ہے۔ تب تک تمہارا سہاگ اٹل رہے۔

سیت ہی ساسو اسیس سکھ دینہی انیک پرکار
چلی ناہی پد پدم سر واتی ہت بار ہیں بار

اس پرکار سیتا جی کو آشیرباد اور انیک پرکار کی شکشا
کوشلیا جی نے دی۔ تب ان کے چرن کملوں میں پریم سے بار بار سر نوا
کر سیتا جی چلیں۔

سماچار جب لچھمن پائے — بیاکل بلکھ بدن اٹھی دھائے
کمپ پلک تن نین سنیرا — گہے چرن اتی پریم ادھیرا

جب لکشمن جی نے سب سماچار سنا۔ تو وہ ویاکل ہو کر اداس
منہ اٹھ دوڑے۔ شریر کانپ رہا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں
اور نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور پریم سے بہت ہی بے
ہو کر شری رام چندر جی کے چرنوں پر گر پڑے۔

کہی نہ سکت کچھ چتوت ٹھاڑے — مینوں بن جنو جل تیں کاڑھے

سوچ ہردیاں بدھی کا ہو نہارا — سب سکھ سکرت سراں ہمارا

لکشمن جی کھڑے دیکھ رہے ہیں۔ منہ سے کوئی بات نہیں نکلتی
وہ ایسے دکھی ہیں۔ مانو پانی سے نکالی ہوئی مچھلی دین اور دکھی ہو
وہ من ہی میں سوچ رہے ہیں کہ ہے بدھاتا! نہ جانے کیا ہونے والا ہے
کیا ہمارا سب سکھ اور پن سماپت ہو گیا۔

موکہوں کاہ کہب رگھوناتھا۔ رکھیہیں بھون کہ لیہیں ساتھا
رام بلوکی بندھو کر جوریں۔ دیہہ گیہہ سب سن ترن توریں

مجھے شری رگھوناتھ جی کیا کیا کہیں گے! کیا گھر رہو نہ جائیں
گے۔ شری رام چندر جی نے بھائی لکشمن جی کو ہاتھ جوڑے اور شریر
اور گھر سے ناطہ توڑے ہوئے کھڑے دیکھا۔

بولے بچن رام نے ناگر۔ سیل سنیہہ سرل سکھ ساگر

تات پریم بس جنی کدراہو۔ سمجھی ہردیاں پرینام اچھاہو

شری رام چندر جی جو شیل۔ پریم۔ سرلتا سکھ کے سمندر اور
نیتی نپن دما ہر رہا ہیں لکشمن جی سے کہنے لگے کہ ہے تات! پریم کے بس ہو کر

دیاکل نہ ہوؤ۔ تمہیں گھر رہنے پر اس کے پریام سُروپ جو تمہیں سکھ
اور آنند ملیگا۔ اس کا بھی من میں وچار کرو۔

ماتُو پتا گُرو سوامی سِکھ سِر دھری کرہیں سُبھائن
لہیو لابھو تنہہ جنم کر نترو جنمو جگ جائن

ماتا۔ پتا۔ گرو۔ اور سوامی کی شکشا کو جو لوگ سر ماتھے پر رکھ
کر سبھاوک ہی اس کا پالن کرتے ہیں۔ وہ اپنے جنم لینے کا لابھ پراپت
کر لیتے ہیں۔ نہیں تو جنم نشپھل ہی جاتا ہے۔

اس جیاں جانی سُنہو سِکھ بھائی۔ کرہو ماتُو پِتُو پد سیوکائی
بھون بھرت رِپُو سُودن ناہیں۔ راؤ بردھ مم دُکھو من ماہیں

ہے بھائی! من میں ایسا وچار کر کہ تم میری شکشا کو سن کر ماتا
پتا کے چرنوں کی سیوا کرو۔ بھرت۔ شترو گھن دونوں گھر پر نہیں ہیں۔ راجہ
بوڑھے ہیں۔ اور میرے بن جانے کے دکھ سے من میں بہت دکھی ہیں۔

میں بن جاؤں تمہیں لیئی ساتھا۔ ہوئی سب ہی بدھی اودھ اناتھا
گرو پِتو مات پرجا پریوارو۔ سب کہوں پری دُسہہ دُکھ بھارو

اس حالت میں اگر میں تمہیں بن کو ساتھ لے چلوں۔ تو سب پرکار
سے ایودھیا اناتھ ہو جائیگی۔ گرو۔ پتا۔ ماتا۔ پرجا اور پریوار سب
پر دُسہہ دکھ کا بوجھ آ پڑیگا۔

رہہو کرہو سب کر پری توشو۔ نترو تات ہوئی بڑ دوشو
جاسو راج پریہ پرجا دُکھاری۔ سو نرپ اوسی نرک ادھیکاری

گھر پر رہ کر تم سب کی دھیرج بندھاتے رہنا۔ نہیں تو
ہے تات! بڑا بھاری دوش ہوگا جس کے راج میں پیاری پرجا
دکھی رہتی ہے۔ وہ راجہ ضرور ہی نرک کا ادھیکاری ہوتا ہے

رہہو تات اسی نیتی بچاری۔ سُنت لکھنو بھئے بیاکل بھاری
سیرے بچن سوکھی گئے کیسے۔ پرست تہن نام رشو جیسے!

اس لئے ہے تات! ایسی نیتی وچار کر تم گھر ہی رہو پربھو کے
ان بچنوں کو سن کر لکشمن جی بہت دیاکل ہوئے ان شیتل بچنوں
سے لکشمن جی ویسے ہی سوکھ گئے۔ جیسے کہ جاڑے کے سپرش سے
کمل سوکھ جاتا ہے۔

اُتر ونہ آوت پریم بس گہے چرن اکلائی
ناتھ داس میں سوامی تمہہ تجہو تو کاہ بسائی

پریم کے مارے لکشمن جی سے کچھ جواب نہ بن پڑا۔ دیاکل ہو کر
انہوں نے پربھو شری رام چندر جی کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے
سوامی! میں آپ کا داس ہوں۔ آپ میرے سوامی ہیں۔ اگر آپ
مجھے ساتھ نہ لے جاویں تو میرا کیا وش ہے۔

دینہی موہی سکھ نیکی گوسائیں۔ لاگی اگم اپنی کدرائیں
نر بر دھیر دھرم دھر دھاری۔ نگم نیتی کہوں تے ادھیکاری

ہے گوسائیں! آپ نے مجھے بھلی شکشا دی ہے پرنتو
اپنی بے ہمتی سے مجھ کو یہ بہت ہی کٹھن لگتی ہے۔ اس کا
پالن کرنا میری پہنچ سے باہر ہے۔ جو اتم پرش دھیر بدھی اور دھرم
دھرندھر ہوں۔ وہی شاستر اور نیتی کے ادھیکاری ہیں۔

میں سسو پربھو سنیہہ پرتپالا۔ مندر و میر و کہ لیہیں مرالا
گرو پِتو ماتو نہ جانوں کاہو۔ کہوں سبھاؤ ناتھ پتیاہو

ہے پربھو! میں تو آپ کے پریم میں پلا ہوا بالک ہوں میں
بھلا شاستر اور نیتی کیا جانوں۔ کیا ہنس بھی کہیں مندراچل پربت
کو اٹھا سکتے ہیں۔ ہے ناتھ! میں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں۔ آپ
یقین کیجئے کہ میں آپ کے بنا گرو۔ پتا۔ ماتا کسی کو بھی نہیں جانتا
ہوں (یا میں آپ کو ہی گرو۔ پتا۔ ماتا مانتا ہوں دوسرے کو نہیں)

جہں لگی جگت سنیہہ سگائی۔ پریتی پرتیتی نگم نج گائی
موریں سبھی ایک تم سوامی۔ دین بندھو اُر انترجامی

خود ویدوں نے سنسار کے جتنے رشتے ناطے پریم اور وشواش
کا ورنن کیا ہے۔ سو وہ سب میرے تو ایک ماتر آپ ہی ہیں۔
ہے سوامی! ہے دین بندھو! آپ تو سب کے ہردے کی جاننے
والے ہی ہیں۔

دھرم نیتی اُپدیشے تاہی ۔ کیرتی بھُوتی سُگتی پریہ جاہی
من کرم بچن چرن رت ہوئی ۔ کرپا سندھو پریہ جیئے کر سوئی

دھرم اور نیتی کا اپدیش تو اُس پرش کو کرنا چاہئے جو کیرتی دھن اور مکتی - سورگ وغیرہ سے پریم کرتا ہو ۔ پرنتو جو من بچن کرم سے آپ کے چرنوں کا ہی پریمی ہو ۔ ہے کرپا ندھان! کیا اُسے چھوڑنا چاہئے ۔

کرونا سندھو سبندھو کے سُنی مردو بچن بنیت
سمجھائے اُر لائی پربھو جانی سنیہہ سبھیت

دیا کے سمندر شری رام چندر جی نے لکشمن کے کومل اور مدھر بچنوں کو سن کر اور پریم کے کارن ڈرا ہوا جان کر کہ بھگوان مجھے کہیں گھر نہ چھوڑ جائیں ۔ چھاتی سے لگا لیا ۔ اور سمجھا کر کہنے لگے

ماگہو بداما تو سن جائی	آدھ پھر جھٹ بن بھائی
مدت بھئے سنی رگھوبر بانی	بھیئو لابھ بڑ گئی بڑی ہانی

ہے بھائی! ماتا سے وداع مانگ آؤ اور جلدی بن کو چلو ۔ شری رگھوناتھ جی کے ان بچنوں کو سن کر لکشمن جی بڑے پرسن ہوئے مانو بہت ہی بڑے لابھ کی پراپتی ہوئی ہو ۔ اور بڑی ہانی ہی ٹل ہو گئی ۔

ہرشت ہردیہ ماتو پہیں آئے ۔ منہوں اندھ پھری لوچن پائے
جائی جننی پگ نائیو ماتھا ۔ من رگھونندن جانکی ساتھا

لکشمن جی پرسن من ہو کر ماتا کے پاس آئے ۔ مانو اندھے کو دوبارہ آنکھیں مل گئی ہوں ۔ انہوں نے ماتا کے چرنوں میں جا کر سر جھکایا پرنتو ان کا من رگھونندن شری رام چندر جی اور سیتا جی کے ساتھ تھا ۔

پوچھے ماتو ملن من دیکھی ۔ لکشمن کہی سب کتھا بسیکھی
گئی سہمی سنی بچن کٹھورا ۔ مرگی دیکھی دو جنو چہوں اورا

ماتا نے اداس من دیکھ کر لکشمن جی سے اس کا کارن پوچھا ۔ انہوں نے سارا سماچار کہہ دیا ۔ ان کٹھور بچنوں کو سن کر ماتا سہم گئی ۔

مانو ہرنی میں چاروں طرف آگ لگی ہوئی دیکھ کر ہرنی سہم گئی ہو ۔

لکھن لکھیو بھا انرتھ آجو ۔ ایہیں سنیہہ بس کرب اکاجو
مانگت بدا سبھے سکچاہیں ۔ جائی سنگ بدھی کہی ہی کہ ناہیں

لکشمن جی نے دیکھا ۔ کہ آج بڑا انرتھ ہی ہوا ۔ ماتا مارے ممتا کے کام بگاڑ دے گی ۔ یعنی بن کو جانے نہ دیگی ۔ اس لئے وداع مانگتے ہوئے لکشمن جی ڈرتے ہیں ۔ اور من میں سوچتے ہیں کہ ہے بدھاتا! نہ جانے ماتا ساتھ جانے کی آگیا دے یا نہ دے ۔

سمجھی سمترا رام سیا روپ سسیل سبھاؤ
نرپ سنیہہ لکھی دھنیو سر پاپنی دیہی کداؤ

سمترا شری رام اور سیتا جی کے روپ - شیل اور سبھاؤ پر وچار کر کے اور ان پر راجہ کی پریتی کو دیکھ کر سر پیٹنے لگیں - کہ مہا پاپن کیکئی نے بڑی طرح گھات لگایا ۔

دھیرج دھری اوسر جانی ۔ سہج سہرد بولی مردو بانی
تات تمہاری ماتو بیدیہی ۔ پتا رام سب بھانتی سنیہی

بڑا سماں جان کر سمترا جی نے دھیرج کیا ۔ اور سہج سبھاؤ سے ہی بھلائی دینے والی کومل بانی بولیں ۔ ہے تات! سیتا جی تمہاری ماتا ہے ۔ اور سب طرح سے پیار کرنے والے شری رام چندر جی تمہارے پتا ہیں ۔

اودھ تہاں جہاں رام نواسو ۔ تہاں ہی دوس جہاں بھانو پرکاسو
جو پے سیا رام بن جاہیں ۔ اودھ تمہار کاج کچھ ناہیں

جہاں شری رام چندر جی کا نواس ہو وہی استھان تمہارے لئے ایودھیا ہے کیونکہ دن تو وہاں ہی ہوگا - جہاں کہ سورج کا پرکاش ہے ۔ جب نشچے ہی سیتا جی اور رام چندر جی بن کو جاتے ہیں تو ایودھیا میں رہنے کا تمہارا کچھ بھی کام نہیں ہے ۔

گرو پتو ماتو بندھو سر سائیں ۔ سیئیں سکل پران کی نائیں
رام پران پرجیون جی کے ۔ سوارتھ رہت سکھا سب ہی کے

گرہستا ماتا بھائی دیوتا اور سوامی ان سب کی سیوا پرانوں کے سمان کرتی چاہیئے۔ پھر رام تو پرانوں کے بھی پیارے اور جیون کے جیون ہیں۔ اور نشکام بھاؤ سے سب کے متر ہیں۔

پوجنیہ پریہ پرم جہاں تیں۔ سب ماننے ہیں رام کے ناتیں
اس جیاں جانی سنگ بن جاہو بیہو تات جگ جیون لاہو

جگت میں جتنے پرم پیارے پوجنیہ ناطے ہیں وہ سب ایک ماتر شری رام جی کے ناطے سے ہی پوجنیہ اور پریم پیارے ہیں من میں ایسا وچار کرکے ہے تات! ان ہی جاؤ اور سنسار میں جینے کا لابھ اٹھاؤ۔

بھوری بھاگ بھاجن بھیو موہی سمیت بل جاؤں
جوں تمہرے من چھاڑی چھل کینہ رام پد ٹھاؤں

ہے لکشمن! میں تم پر بلہاری جاؤں۔ تم مجھ سمیت تم بڑے ہی بھاگیہ کے پاتر ہو جو تمہارے من نے چھل چھوڑ کر ایک ماتر شری رام جی کے ہی چرنوں کی شرن لی ہے۔

پتروتی جبتی جگ سوئی رگھوپتی بھگتو جاسو ستو ہوئی
نتر وہ بانجھ بھلی بادی بیانی رام بمکھ ست تیں ہت جانی

سنسار میں وہی جوان استری پتروتی ہے جس کا پتر شری رگھوناتھ جی کا بھگت ہے۔ نہیں تو جو استری رام سے بمکھ پتر سے اپنا بھلا چاہتی ہے۔ وہ تو بانجھ ہی اچھی پشوؤں کی بھانت اس کا پتر پیدا کرنا ویرتھ ہی ہے۔

۵ جننی جنے تاں بھگت جن یا داتا یا سور
نہیں تو پھر وہ بانجھ رہے کاہے گنواوے نور

تمہرے ہیں بھاگ رام بن جائیں۔ دوسر ہیتو تات کچھو ناہیں
سکل سکرت کر بڑ پھلو ایہو۔ رام سیا پد سہج سنیہو

تمہارے ہی بھاگیہ سے شری رام بن کو جا رہے ہیں۔ ہے تات! ان کے بن جانے کا کوئی دوسرا کارن نہیں ہے۔ سمپورن پنیہ کرموں کا سب سے اتم پھل یہی ہے کہ شری سیتا جی اور شری رام جی کے چرنوں میں سوابھاوک پریم ہو۔

راگو روشو ایرشا مد موہو۔ جنی سپنے ہوں انہہ کے بس ہوہو
سکل پرکار بکار بہائی۔ من کرم بچن کرہو سیوکائی

راگ (آسکتی) کرودھ۔ حسد، مد اور موہ ان کے وش سپنے میں بھی نہ ہونا۔ سب پرکار کے وکاروں کا تیاگ کر کے من بچن کرم سے شری رگھوناتھ و سیتا جی کی سیوا کرنا۔

تمہہ کہوں بن سب بھانتی سپاسو سنگ پتو ماتو رامو سیا جاسو
جہیں نہ رامو بن لہیں کلیسو۔ ست سوئی کرہو اہئی اپدیسو

جب سیتا جی ماتا اور رام جیسے پتا تمہارے ساتھ ہیں۔ تو تمہارے لئے بن میں سب بھکار سے آنند ہی ہے۔ ہے پتر تمہارے لئے میرا صرف یہی اپدیش ہے۔ کہ تم وہی کچھ کرنا جس سے کہ شری رام چندر جی کو بن میں کوئی کلیش نہ ہو۔

اپدیسو یہو جہیں تات تمہرے رام سیا سکھ پاوہیں
پتو ماتو پریہ پریوار پر سکھ سرتی بن بسرا وہیں
تلسی پربھوہی سکھ دیہی ایہو دینہہ تمہا اسش دئی
رتی ہو وہ ابرل امل سیارگھو بیر پد نت نت نئی

ہے تات! میرا یہی اپدیش ہے۔ کہ تم وہی کچھ کرنا جس سے بن میں تمہارے کارن شری سیتا رام جی سکھ پاویں۔ اور پتا ماتا پیارے پریوار اور نگر کے سکھوں کی یاد بھول جاویں۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ اس طرح شری سمترا جی نے پربھو لکشمن جی کو شکشا دے کر بن جانے کی آگیا دی۔ اور ساتھ ہی یہ آشیرواد بھی دی۔ کہ شری سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں تمہارا نرمل اور اٹل پریم ہر روز نیا ہوتا جائے۔

ماتو چرن سرو نائی چلے ترت سنکت ہردے میں
باگر بکٹ پھرائی منہوں بھاگ مرگ جاگے ہیں

ماتا کے چرنوں میں سر نوا کر ہردے میں شنکا کرتے ہوئے کہ اب بھی کوئی کچھ کر کے جانے میں کوئی اڑچن نہ ڈالے۔ لکشمن جی تم فوراً چل دئے

سے اس طرح جلد چلے جیسے کوئی ہرن سوبھاگیہ وش کسی کٹھن پھندے
کو توڑ کر بھاگ چلا ہو۔

گئے لکھنو جہاں جگ ناتھو۔ بھے من مُدِت پائی پرپھا تھو
بندی رام سبہا چرن سہائے۔ چلے سنگ نرپ مندر آئے

لکشمن جی وہاں گئے جہاں شری رام چندر جی تھے۔ وہ
پیارے پربھو کا ساتھ پا کر من میں بہت ہی پرسن ہوئے شری رام
چندر جی اور شری سیتا جی کے سندر چرنوں کی بندنا کر کے وہ
ان کے ساتھ ہو لئے اور راج محل میں آ گئے۔

کہیں پر سیر بھجو نرناری۔ بھلی بنائی بدھی بات بگاڑی
تن کرس من دکھ بڑا بھینے۔ بکل منہوں ماکھی مدھ چھینے

ایودھیا پوری کے استری پرش آپس میں کہہ رہے تھے کہ بدھاتا
نے سب بات بنا کر بگاڑ دی۔ ان کے تن تنگر ہو اسیوں کے سے
اور من سب کے دکھی ہیں۔ منہ پر اداسیاں اُڑ رہی ہیں۔ اور ایسے
ویاکل ہیں جیسے شہد چھین لئے جانے پر شہد کی مکھیاں ویاکل ہوں۔

کرم ہیں سُردھنی پچھتاہیں۔ جتھو بنو پنکھ بہنگ اکلاہیں
بھئی بڑی بھیر بھوپ دوارے۔ برنی نہ جائی بشاد اپارہ

وہ ہاتھ ملتے ہیں، سر پیٹتے ہیں۔ اور پچھتاتے ہیں۔ مانو بنا
پر کے پنچھی ویاکل ہو رہا ہو۔ راج دوار پر بڑی بھیڑ ہو رہی ہے
اس سمے کے اتھاہ دکھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

سچوں اٹھائی راؤ بیٹھارے۔ کہی پریہ بچن رام گو دھارے
سیا سمیت دوؤ تنیہ تمہاری۔ ویاکل بھیو بھومی پتی بھاری

منتری نے پیارے بچن کہہ کر "رام آ رہے ہیں" راجہ کو اٹھا کر
بٹھایا۔ دونوں راج کماروں کو سیتا جی سمیت بن کے لئے تیار دیکھ کر
راجہ بہت ہی ویاکل ہوئے۔

سیا سمیت سُت سنگ سو دیکھی دیکھی اکلائی
بار ہی بار سنیہہ بس راؤ لیئی اُر لائی

سیتا جی سمیت دونوں سندر راجکماروں کو دیکھ کر راجہ
تڑپ رہے ہیں۔ اور پریم وش بار بار انہیں چھاتی سے لگا لیتے ہیں

سکئی نہ بولی بکل نرناہو۔ سوک جنت اُر داروں داہو
ناتی سیس پدائی اُور لاگا۔ اٹھی رگھوبیر بدا تب ماگا

دیاکلتا کے مارے راجہ کچھ بول نہیں سکتے۔ دکھ کے مارے
دل میں بھیانک سنتاپ ہے۔ تب شری رام چندر جی نے بڑے
پریم سے اُن کے چرنوں میں سیس نوایا اور اٹھ کر وداع مانگی۔

پتو اسیس آیسو ہوئی دیجئے۔ ہرش سمے بسمئو کت کیجئے
تات کہیں پریہ پریم پرمادو۔ جسو جگ جائی ہوئی اپبادو

پتا جی! مجھے بن جانے کی آگیا اور آشیرواد دیجئے۔ اس سکھ
کے سمے دکھ نہ مانئے۔ ہے تات! پیارے کے پریم وش ہو کر اپنے
کرتویہ کا پالن کرنے کی برباد (اپیکشا) کرنے سے سنسار میں نامی بدنامی
ہے اور نیک نامی جاتی رہتی ہے۔

سُنی سنیہہ بس نرناہا۔ بیٹھارے رگھوپتی گہی باہا
سُنہو تات تم کہوں منی کہہیں۔ رام چراچر نایک اہہیں

یہ سن کر پریم کے وش ہو کر راجہ دسرتھ جی اُٹھے اور شری رگھوناتھ
جی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں بٹھا لیا۔ اور کہا کہ ہے تات!
سنو! منی لوگ کہتے ہیں کہ تم چراچر جگت کے سوامی ہو۔

شبھ اور اشبھ کرم انوہاری۔ ایسو دیہی پھلو ہردے بچاری
کری جو کرم پاو پھل سوئی۔ نگم نیتی اسی کہہ سبو کوئی

اچھے اور برے کرم کے مطابق ایشور ہردے میں وچار کر
پھل دیتا ہے۔ جو جیسا کرم کرتا ہے وہ ویسا ہی پھل پاتا ہے
ویدوں کی ایسی ہی نیتی ہے۔ یہ سب کوئی کہتے ہیں۔

اور کرے اپرادھو کو اور پاؤ پھل بھوگو
اتی بچتر بھگونت گتی کو جگ جانے جوگو

اپرادھ کوئی اور کرے اور اس کا پھل کسی دوسرے کو
بھگتنا پڑے۔ یہ تو ایشور کی وچتر لیلا ہے۔ اس کے جاننے کی سامرتھ

کون رکھتا ہے

راکھن رام راکھن بہت لاگی ۔ بہت اپائے کئے چھل تیاگی
لکھی رام دکھ بہت نہ جانے ۔ دھرم دھرندھر دھیر سیانے

شری رام چندر جی کو رکھنے کے لئے چھل چھوڑ کر (ارتھات سرل بھاؤ سے) راجہ نے اس پرکار بہت سے جتن کئے پر جب انہوں نے دھرم کی دھری کو دھارن کرنے والے دھیرج دان اور گمبھیر شری رام جی کا رُکھ دیکھ لیا۔ اور گھر رہتے ہوئے نہ جان پڑے

تب نرپ سیا لائی ار لینہی ۔ اتی ہت بہت بھانتی سکھ دینہی
کہی بن کے دکھ دسہ سنائے ۔ ساسو سسر پتر سکھ سمجھائے

تب راجہ نے سیتا کو چھاتی سے لگا لیا ۔ اور بہت پریم سے بہت پرکار کا اپدیش کیا۔ پھر انہیں بن کے دسہ دکھ کہکر سناتے ہیں پھر ساس سسر اور پتا کے پاس رہنے کے سکھ سمجھائے۔

سیا من رام چرن انوراگا ۔ گھر نہ سُگم بن بشم نہ لاگا
اورؤ سبہیں سیا سمجھائی ۔ کہی کہی بپن بپتی ادھکائی

سیتا جی کا من تو شری رام جی کے چرنوں میں لو لین تھا۔ اس لئے انہیں نہ تو گھر اچھا لگا۔ اور نہ ہی بن بھیانک جان پڑا۔ پھر اور سب لوگوں نے بھی بن کے کشٹوں کو بڑھا چڑھا کر ورنن کرکے سیتا جی کو سمجھایا۔

سچونا ری گرو ناری سیانی ۔ سہت سنیہہ کہہیں مردو بانی
تمہ کہوں تو نہ دینہہ بن باسو ۔ کرہو جو کہہیں سسر گرو ساسو

منتری کی استری اور گرو وششٹھ جی کی استری اور ان کے علاوہ اور چتر استریاں پریم بھرے کومل بانی سے کہتی ہیں تمکو تو راجہ نے بن باس نہیں دیا۔ اس لئے جو کچھ سسر ساس اور گرو کہتے ہیں وہی کرو۔

سکھ سیتل ہت مدھر مردو سُنی سیتہی نہ بانی
سرد چندر چاندنی لگت جنو چکئی اکلانی

پتییں جھکی ہی جُھکی اور کول تہت سیتا جی کے من کو

اچھی نہ لگی۔ مانو موسم سرما کے پورن چندر ما کے چاندنی لگتے ہی چکوی بیاکل ہو گئی ہو۔

سیا سکچ بس اُتر نہ دیہی ۔ سو سُنی تمکی اُٹھی کیکئی
منی پٹ بھوشن بھاجن آنی ۔ آگیں دھری بولی مردو بانی!

لجا کے مارے سیتا جی نے کوئی اُتر نہ دیا۔ یہ باتیں سُن کر کیکئی تمتما کر اُٹھی۔ منیوں کے بستر۔ بھوشن (مالا وغیرہ) اور برتن (کمنڈل وغیرہ) لاکر شری رام چندر جی کے آگے رکھ کر کیکئی کومل بانی سے بولی

نرپ ہی پران پریہ تمہ رگھو بیرا ۔ سیل سنیہہ نہ چھاڑہی بھیرا
سکرت سجس پرلوک نسا ؤ ۔ تمہ ہی جان بن کہی نہ کاؤ

ہے رگھو بیر راجہ کو تم پرانوں کے سمان پیارے ہو۔ تمہارے پریم بش راجہ کا ہردہ کمزور ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ تمہارے شیل اور پریم کو چھوڑ نہیں سکتے ہیں۔ چاہے کرم یش نامی اور پرلوک بے شک نشٹ ہو جاتے۔ پر راجہ تمہیں بن جانے کو کبھی نہ کہیں گے

اس بچاری بولی کر ہو جو بھاوا ۔ رام جننی سکھ سُنی سکھو پاوا
بھوپ بچن بان سم لاگے ۔ کرہیں نہ پران پیان اُبھاگے

یہ وچار کر جو تمہیں اچھا لگے وہی کرو۔ ماتا کی ایسی سکھشا سُن کر رام چندر جی نے بڑا سکھ پایا۔ پرنتو راجہ کو یہ بچن بان کے سمان لگے۔ وہ من ہی من میں سوچ رہے ہیں کہ ابھاگے پران کیوں نہیں نکل جاتے۔

لوگ بکل مورچھت نر ناہو ۔ کاہ کریئے کچھ سوجھ نہ کاہو
رام تورت منی بیشو بنائی ۔ چلے جنک جننی ہی سرنائی

دکھ کے مارے راجہ اچیت (بیہوش) ہو گئے۔ لوگ ویاکل ہیں کسی کو کچھ نہیں سوجھتا کہ کیا کیا جائے۔ شری رام چندر جی فوراً ہی منی کا بھیس دھارن کیا اور ماتا پتا دونوں کو ڈنڈوت کرکے چلے۔

سجی بن ساج سماج سب بنتا بندھو سمیت
بندی بپر گرو چرن پربھو چلے کری سب ہی اچیت

بن کے لئے ضروری وستوؤں کو ساتھ لے کر سیتا جی اور لکشمن

سہت برہمنوں۔ گرو کے چرنوں کی بندنا کر کے پربھو شری رام چندر جی سب کو اُچیت کر کے چلے۔

جیسی بسشٹ دوار بھئے ٹھاڑھے۔ دیکھے لوگ برہ دو داڑھے
کہی پریہ بچن سکل سمجھائے۔ پھر پد رگھوبیر بلائے

گھر سے چل کر شری رام چندر جی وششٹ جی کے دروازے پر جا کھڑے ہوتے۔ وہاں سب کو اپنے ویوگ کی آگ میں جلتے ہوئے دیکھا۔ پربھو نے سب کو پیارے بچن کہہ کر سمجھایا۔ پھر برہمن منڈلی کو بلایا۔

گرو سن کہی برشاسن دینہے۔ آدر دان بنے بس کینہے
جاچک دان مان سنتوشے۔ میت پنیت پریم پرتوشے

گرو جی سے کہہ کر سب برہمنوں کو سال بھر کا بھوجن سامگری دیا۔ اور آدر۔ دان اور نمرتا سے ان برہمنوں کے دل کو جیت لیا۔ بھکاریوں کو دان اور مان دے کر سنتشٹ کیا۔ متروں کو اپنے پوتر پریم سے پرسن کر دیا۔

داسیں داس بولائی بہوری۔ گروہی سونپی بولے کر جوری
سب کے سار سنبھار گوسائیں۔ کربی جنک جننی کی نائیں

پھر داس اور داسیوں کو بلا کر گرو کو سونپ کر ہاتھ جوڑ کر کہا ہے گوسائیں! پتا اور ماتا کی طرح آپ ان کی دیکھ بھال کرتے رہنا۔

بارہیں بار جوری جگ پانی۔ کہت رام سب سن مردو بانی
سوئی سب بھانتی مور ہتکاری۔ جیہی تیں رہے بھوآل سکھاری

بار بار دونوں ہاتھ جوڑ کر شری رام چندر جی کومل بانی سے سب کو کہنے لگے کہ میں آپ کو ہی اپنی بھلائی چاہنے والا سمجھوں گا۔ جو اپنی چیشٹا سے مہاراج کو سکھی رکھے۔

ماتو سکل مورے برہن جیہیں نہ ہوئیں دکھ دین
سوئی اُپاؤ تم کریہو سب پرجن پرم پربین

ہے پرم چتر نگر نواسی سجنو! آپ سب وہی اُپائے کرنا جس سے میری سب ماتائیں میرے الگ ہو کر کشٹ دین دکھی نہ ہوں۔

ایہی بدھی رام سبہی سمجھاوا۔ گرو پد پدم ہرشی سر ناوا
گن پتی گوری گریش منائی۔ چلے اسیس پائی رگھورائی

اس پرکار شری رام چندر جی نے سب کو سمجھایا۔ اور پھر پرسن ہو کر گرو وششٹ جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ گنیش جی۔ پاربتی جی اور کیلاش کے سوامی شنکر کو منا کر شری رگھو ناتھ جی آشیرواد پا کر۔

رام چلت اتی بھیو بشادو۔ سنی نہ جائی پر آرت نادو
کشگن لنک اودھ اتی سوکو۔ ہرش بشاد بیبس سر لوکو

شری رام چندر جی کے چلتے ہی اجودھیا میں بہاد چھا گیا۔ نگر میں ایسا کلاہل تھا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ لنکا میں برے شگن ہونے لگے۔ اجودھیا میں بہت ہی مایوسی چھا گئی۔ دیو لوک میں سب دیوتا خوشی اور غمی کے بس میں ہو گئے (خوشی اس بات کی کہ راکشس مارے جائیں گے اور غمی اس بات کی کہ اجودھیا کے لوگوں کی چیخ پکار سنی نہیں جاتی۔

گئی مورچھا تب بھوپتی جاگے۔ بولی سمنتر کہن اس لاگے
رام چلے بن پران نہ جاہیں۔ کیہی سکھ لاگی رہت تن ماہیں

راجہ کی مورچھا کھلی تب راجہ جاگے۔ اور سمنتر کو بلا کر کہنے لگے۔ کہ شری رام تو بن کو چلے گئے۔ پرنتو میرے پران نہیں نکلے۔ نہ جانے اس شریر میں کونسے سکھ کی پراپتی کیلئے پران اٹکے ہوتے ہیں۔

ایہی تے کون بیتھا بلوانا۔ جو دکھو پائی تجہیں تن پرانا
پنی دھری دھیر کہی نرناہو۔ لے رتھ سنگ سکھا تمہ جاہو

شری رام چندر جی کے ویوگ کے دکھ سے بڑھ کر اور کونسا دکھ ہوگا جس کو پا کر میرے پران اس شریر کو چھوڑ دیں گے۔ پھر دھیرج پکڑ کر راجہ نے سمنتر کو کہا۔ ہے سکھا! تم رتھ لے کر ان کے ساتھ جاؤ۔

سکھی سکمار کمار دوؤ جنک ستا سکماری
رتھ چڑھائی دکھرائی بن پھر ہو گئیں دن چاری

راجکمار دونوں نازک بدن ہیں۔ اور جانکی جی بھی نازک بدن ہیں
تم اُن کو رتھ میں چڑھا کر بن میں گھما کر چار دن کے بعد واپس لوٹا لانا۔

جوں نہیں پھر ہیں دھیر دوؤ بھائی۔ ستیہ سندھ درڑھ برت رگھورائی
تو تم بنے کر بنہو کر جوری۔ پھیریئے پربھو متھلیش کسوری

اگر دھیرج وان (مستقل مزاج) دونوں بھائی لوٹ کر نہ آئیں تو شری رگھوناتھ جی تو ستیہ برت کا درڑھتا سے پالن کرنے والے ہیں۔ تو تم ہاتھ جوڑ کر بنتی کرنا کہ ہے پربھو! جانکی جی کو تو واپس بھیج دیں۔

جب سیا کانن دیکھی ڈرائی۔ کہیہو موری سکھ اوسر پائی
ساسو سسر اس کہیو سندیسو۔ پتری پھیریئے بن بہت کلیسو

جب سیتا بن کو دیکھ کر ڈر جائیں۔ تو ایسے موقع پاکر تم میری سکشا ان سے کہنا۔ کہ تمہارے ساس اور سسر نے تمہیں یہ سندیش کہلا بھیجا ہے کہ بیٹی! تم گھر واپس لوٹ آؤ۔ بن میں بہت طرح کے کلیش ہیں

پتو گرہ کبھوں کبھوں سسرارے۔ رہیو جہاں رُچی ہوئی تمہارے
ایہی بدھی کریہو اپائے کدمبا۔ پھرئی تو ہوئی پران اولمبا

کبھی پتا کے گھر اور کبھی سسرال میں جہاں تمہاری اچھا ہو رہنا اس پرکار تم بہت سے جتن کرنا اگر سیتا جی بھی واپس چلی آئیں تو میرے پرانوں کو سہارا ہو جائے گا۔

ناہیں تو مور مرن پرینا۔ کچھ نہ بسائی بھئیں بدھی باما
اس کہی مورچھی پرا مہی راؤ۔ رامو لکھن سیا آنی دکھاؤ

نہیں تو پھر میرا مرنا تو ہوگا ہی جب بدھاتا ہی برعکس ہو تو کچھ بس نہیں چلتا۔ ایسا کہہ کر کہ "رام لچھمن سیتا کو لاکر مجھے دکھاؤ"۔ راجہ بے ہوش ہو کر پرتھوی پر گر پڑے۔

پائی رجائسو نائی سر رتھ اتی بیگ بنائی
گیؤ جہاں باہیر نگر سیا سہت دوؤ بھائی

راجہ کی آگیا پاکر اور سر نوا کر جلدی سے تیار کر کے سمنتر نگر کے باہر جہاں پر کہ شری رام چندر جی سمیت سیتا اور لچھمن کے تھے پہنچے

تب سمنتر نرپ بچن سنائے۔ کری بنتی رتھ رامو چڑھائے
چڑھی رتھ سیا سہت دوؤ بھائی۔ چلے ہردے اودھئی سرنائی

تب سمنتر جی نے وہاں پہنچ کر راجہ کے بچن شری رام چندر جی کو سنائے۔ اور بنتی کر کے انہیں رتھ پر چڑھایا ہوئے میں اجودھیا جی کو سر نوا کر دونوں بھائی سیتا جی سمیت رتھ پر چڑھ کر چلے۔

چلت رام لکھی اودھ اناتھا۔ بکل لوگ سب لاگے ساتھا
کرپا سندھو بہو بدھی سمجھاوہیں۔ پھیرہیں پریم بس پنی پھری آوہیں

شری رام چندر جی کے چلتے ہی اجودھیا کو اناتھ دیکھ کر سب لوگ ویاکل ہو کر ساتھ ہو لیے۔ کرپا ساگر شری رامچندر جی انہیں بہت طرح سے سمجھاتے ہیں۔ تو وہ پلٹ جاتے ہیں مگر پریم وش پھر لوٹ آتے ہیں

لاگتی اودھ بھیاونی بھاری۔ مانہوں کال راتی اندھیاری
گھور جنتو سم پور نرناری۔ ڈرپہیں ایکہی ایک نہاری

انہیں اجودھیا پوری بھیانک کالی راتری کے سمان ڈراونی لگتی ہے۔ نگر کے استری پُرش بھیانک جیووں کے سمان ایک دوسرے کو دیکھ کر ڈر رہے ہیں۔

گھر مسان پریجن جنو بھوتا۔ سُت ہت میت منہوں جم دوتا
باگنہ بٹپ بیلی کمہلاہیں۔ سرت سرور دیکھی نہ جاہیں

گھر تو مسان کے سمان جان پڑتے ہیں۔ اور اپنے کٹمبی بھوتوں کے سمان لگتے ہیں۔ اور پتر بندھو تو مانو یم دوت ہی جان پڑتے ہیں۔ باغیچوں میں درخت اور بیلیں کملا گئیں۔ ندی اور تالاب کی طرف دیکھا بھی نہیں جاتا۔ مانو کاٹ کھانے کو آ رہے ہیں۔

ہئے گئے کوٹن کیلی مرگ پُر پشو چاتک مور
پک رتھانگ سُک سارکا سارس ہنس چکور

کروڑوں گھوڑے ہاتھی اور کھیلنے کے لئے پالے ہوئے ہرن اور کبوتر گائے بھینس آدی پسو ہیں۔ مور کوئل چکوے طوطے مینا سارس ہنس اور چکور۔

رام بیوگ بِکل سب ٹھاڑے۔ جہاں تہاں منہو چتر لکھی کاڑھے
نگر سپھل بنو گہبر بھاری۔ کھگ مِرگ بِپُل سکل نر ناری

شری رام جی کے وِیوگ میں سب دیا کل کھڑے ہیں۔ مانو وہ جاندار نہیں بے جان تصویریں بنی ہوئی ہوں۔ اجودھیا پُری مانو پھلوں سے لدا ہوا بن ہو۔ اور اُس کے تو اسی استری پُرش مانو اُس بن میں وِچرنے والے پشو پنچھی ہوں۔

بِدھی کیکئی کراتِنی کینہی۔ جیہیں دو دُسہہ دَہو دِسی دینہی
سہی نہ سکے رگھوبر برہا گی۔ چلے لوگ سب بیاکل بھاگی

کیکئی کو بدھاتا نے مانو بھیلنی بنایا جس نے اس اجودھیا رُوپی پھلوں سے بھرپور بن میں دسوں دشاؤں سے بھیانک آگ لگا دی۔ شری رگھوناتھ جی کی اس وِیوگ رُوپی اگنی کی تپش کو نگر واسی لوگ سہہ نہ سکے۔ اس لیے ویاکل ہو کر بھگوان شری رام چندر جی کے ساتھ بھاگ کھڑے ہوئے۔

سبہیں بچار کینہہ من ماہیں۔ رام لکھن سیا بِنو سکھ ناہیں
جہاں رام تہاں سبھی سماجُو۔ بِنو رگھوبیر اودھ نہیں کاجُو

سب نے من میں یہ وچار کر کہ رام لچھمن اور سیتا کے بغیر سکھ نہیں ہے۔ جہاں رام رہیں گے وہاں ساری سماج رہے گی۔ شری رگھوناتھ جی کے بغیر اجودھیا پُری سے ہمیں کیا مطلب ہے۔

چلے ساتھ اَس منتر دِرڑھائی۔ سُر دُرلبھ سُکھ سدن بہائی
رام چرن پنکج پریہ جنہہ ہی۔ بِشے بھوگ بس کرہیں کہ تنہہ ہی

ایسا دِرڑھ نشچے کر کے دیوتاؤں کو دُرلبھ سُکھوں سے پُورن گھروں کا تیاگ کر کے سب ساتھ ہو لئے جن کی شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں پریتی ہے۔ انہیں وِشے بھوگ وش میں نہیں کر سکتے۔

بالک برِدھ بہائی گرہہ لگے لوگ سب ساتھ
تمسا تیر نواسُو کینہہ پرتھم دِوس رگھو ناتھ

بچوں اور بوڑھوں کو گھروں میں چھوڑ کر سب لوگ ساتھ ہو لئے۔

پہلے دِن شری رگھوناتھ جی نے تمسا ندی کے کنارے نواس کیا۔

رگھوپتی پرجا پریم بس دیکھی۔ سدے ہردیہ دُکھو بھیو بیشی
کرنامے رگھوناتھ گوسائیں۔ بیگی پائیے ایں پیر پرائی

پرجا کو پریم کے وش دیکھا۔ شری رگھوناتھ جی کے دیاوان ہردے میں بہت ہی دُکھ ہوا۔ پربھو شری رام چندر جی دیا کے بھنڈار ہیں۔ وہ دوسروں کی پیڑا کو دیکھ کر وہ فوراً ہی دُکھی ہو جاتے ہیں۔

کہی سپریم مرِدو بچن سہائے۔ بہو بِدھی رام لوگ سمجھائے
کئے دھرم اُپدیش گھنیرے۔ لوگ پریم بس پھرہیں نہ پھیرے

پریم بھرے سُندر کومل بچن کہہ کر شری رام چندر جی نے لوگوں کو بہت طرح سمجھایا۔ انہیں بہت طرح کے اُپدیش کئے۔ لیکن پریم کے مارے لوگ لوٹانے لوٹتے نہیں۔

سیلو سنیہو چھاڑی نہیں جائی۔ اسمنجس بس بھے رگھو رائی
لوگ سوک شرم بس گئے سوئی۔ کچھک دیو مایاں متی موئی

پربھو شری رام چندر جی سے پرجا کا سنیہہ اور شیل چھوڑا نہیں جاتا۔ وہ بڑی بے چینی میں پڑ گئے۔ لوگ شوک اور تھکاوٹ کے مارے سو گئے۔ اور کچھ دیو مایا نے اُن کی بُدھی کو موہت کر دیا۔

جب ہیں جام جُگ جامِنی بیتی۔ رام سچو سن کہیو سپریتی
کھوج ماری رتھو ہانکہو تاتا۔ آن اُپایاں بنی ہی نہیں باتا

جب دو پہر رات بیت گئی۔ تو شری رام چندر جی نے منتری سے پریم پُورک کہا۔ کہ رتھ کے کھوج مار کر (ادھر ادھر سب طرف سے پہیوں کے نشان کو چھپا دو) تاکہ لوگوں کو جاگ پڑنے پر یہ پتہ نہ چلے کہ رتھ کدھر کو گیا) رتھ کو ہانکو۔ اور کسی اُپائے سے یہ بات نہیں بنے گی۔

رام لکھن سیا جان چڑھی سمبھو چرن سِرو نائی
سچو چلایو ترت رتھ اِت اُت کھوج دُرائی

سو جی کے چرنوں کو سِر نوا کر رام لچھمن اور سیتا جی رتھ پر چڑھ گئے منتری نے ترنت ہی ادھر ادھر کھوج چھپا کر رتھ ہانک دیا۔

جاگے سکل لوگ بھئیں بھورو۔ گے رگھوناتھ بھیو اتی شورو

رتھ کر کھوج کہتوں نہیں پاوہیں۔ رام رام کہی چہوں دسی دھاوہیں

سویرا ہوتے ہی سارے لوگ جاگے۔ تو رام چلے گئے۔ رام چلے گئے۔ ایسا شور مچ گیا۔ رتھ کی کہیں کھوج نہیں ملتی وہ "رام رام" پکارتے چاروں دشاؤں میں دوڑ رہے ہیں۔

منہوں باری ندھی بوڑ جہاجو۔ بھیو بکل بڑ بنک سماجو

ایکہی ایک دیہیں اپدیسو۔ تجے رام ہم جانی کلیسو

مانو سمندر میں جہاز ڈوب گیا ہو۔ جس سے بیوپاریوں کا سماج بڑا ہی بیاکل ہو گیا ہو۔ وہ سب ایک دوسرے کو اپدیش دیتے ہیں۔ کہ شری رام چندر جی نے یہ جان کر کہ پرجا کو بن میں دکھ ہوگا ہمیں چھوڑ دیا ہے۔

نندہیں آپو سراہیں مینا۔ دھگ جیون رگھوبیر بہینا

جوں پے پریہ بیو گو بدھی کینہا۔ تو کس مرن نہ مانگیں دینہا

وہ لوگ اپنی نندا کرتے ہیں۔ اور مچھلیوں کی سراہنا کرتے ہیں مچھلی کی سراہنا اس لئے کہ وہ اپنے پریتم جل کے بنا زندہ نہیں رہتی۔ ارتھات جل سے اس کا پریم سچا ہے۔ اور اپنی نندا اس لئے کہ رام کے بنا وہ سب زندہ ہیں۔ ان کا پریم سچا نہیں۔ شری رامچندر جی کے بغیر ہمارے زندہ رہنے کو دھکار ہے اگر برہما نے پریتم کا ویوگ ہی رچا تھا تو پھر وہ مانگنے پر مرتیو کیوں نہیں دیتے۔

ایہی بدھی کرت پرلاپ کلاپا۔ آئے اودھ بھرے پریتاپا

بشم بیوگ نہ جائی بکھانا۔ اودھی آس سب راکھہیں پرانا

اس پرکار بہت طرح کے ولاپ کرتے ہوئے مہا دکھی ہوئے وہ ایودھیا جی میں آئے۔ شری رامچندر جی کے دکھ سے لوگ ان کی جو بری دکھ بھری دشا ہو رہی ہے۔ اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ وہ تو اب چودہ برس کی میعاد کے بعد بھگوان کے درشن ہوں گے۔ اس آشا پر اپنے پرانوں کو رکھ رہے ہیں۔

دوہا

رام درس ہت نیم برت لگے کرن نر ناری

منہوں کوک کوکی کمل دین بہین تماری

شری رام جی کے درشن کے لئے نگر کے استری پرش نیم اور برت کرنے لگے۔ مانو چکوا چکوی اور کمل کا پھول سورج کے بنا دین ادھین ہو گئے ہوں۔

سیتا سچو سہت دو بھائی۔ سرنگبیر پر پہنچے جائی

اترے رام دیو سری دیکھی۔ کینہ ڈنڈوت ہرشو بسیشی

سیتا جی اور منتری سہت دونوں بھائی سرنگ ویر پر جا پہنچے۔ شری رام جی نے رتھ سے اتر کر دیو ندی گنگا جی کو دیکھا۔ اور بہت ہی پرسن ہو کر انہیں ڈنڈوت کیا۔

لکھن سچوں سیاں کئے پرناما۔ سب ہی سہت سکھ پایو راما

گنگ سکل مد منگل مولا۔ سب سکھ کرنی ہرنی سب سولا

لکشمن جی سمنتر اور سیتا جی نے بھی گنگا جی کو پرنام کیا سب کے سہت شری رام چندر جی نے سکھ پایا۔ گنگا جی سمپورن آنندوں اور منگلوں کی مول ہے۔ اور سب سکھوں کے دینے والی اور سب دکھوں کے ہرنے والی ہے۔

کہی کہی کوٹک کتھا پرسنگا۔ رام بلوکہیں گنگ ترنگا

سچوہی انج ہی پریہی سنائی۔ ببدھ ندی مہما ادھکائی

انیک پرکار کی کتھاؤں کے پرسنگ کہہ کہہ کر شری رام جی گنگا جی کی لہروں کو دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے شری لکشمن جی کو اور سیتا جی کو دیو ندی گنگا کی بہت پرکار سے مہما سنائی۔

مجن کینہہ پنتھ سرم گیو۔ شچی جلو پیت مدت من بھیو

سمرت جاہی مٹئی سرم بھارو۔ تیہی سرم یہ لوکک بیوہارو

سب نے گنگا جی میں اشنان کیا۔ جس سے راستے کی ساری تھکاوٹ دور ہو گئی۔ پوتر جل کو پی کر من پرسن ہوا۔ جن کے نام کا سمرن کر کے جنم مرن کی بھاری تھکاوٹ بھی دور ہو جاتی ہے۔ ان بھگوان کو تھکاوٹ کیسی یہ تو انکی دکھلاوے کے لئے نر لیلا ہے۔

شُدھ سچدانند مئے کند بھانو کُل کیتُو
چرت کرت نر انُہرت سنسرتی ساگر سیتُو

شُدھ سچدانند آنند کند سوریہ کُل کے دھوجا سروپ بھگوان شری رام چندر جی منشیوں کے سمان ایسی لیلا کرتے ہیں۔ جو سنسار ساگر کے پار کرنے کے لئے پُل ہے۔

یہ سُدھی گُہ نشاد جب پائی۔ مُدت لئے پریہ بندھو بُلائی
لئے پھل مُول بھینٹ بھر بھرا۔ مِلن چلیؤ ہیاں ہرش اپارا

جب شری رام چندر جی کے آنے کی خبر نشادراج گُوہ نے سُنی تب پرسن ہو کر اس نے اپنے پریوار والوں اور جاتی بندھوؤں کو بلا لیا۔ اور بھینٹ دینے کے لئے بہت سے پھل پھول لیکر من میں بہت ہی پرسن ہو کر پربھو شری رام چندر جی سے ملنے کے لئے چلا۔

کری ڈنڈوت بھینٹ دھری آگیں۔ پربھو ہی بلوکت اتی انوراگیں
سہج سنیہہ بِبس رگھو رائی۔ پُوچھی کُسل نکٹ بیٹھائی

ڈنڈوت کر کے بھینٹ آگے دھر دی۔ اور بڑے ہی پریم سے شری رام چندر جی کو دیکھنے لگا۔ شری رگھوناتھ جی نے سبھاؤک پریم کے وش ہو کر اُنہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور انکی کُشل (خیریت) پوچھی۔

ناتھ کُسل پد پنکج دیکھیں۔ بھیئوں بھاگ بھاجن جن لیکھیں
دیو دھرنی دھن دھام تمھارا۔ میں جن نیچ سہت پریوارا

ہے ناتھ! آپ کے چرن کملوں کے درشن کرنے سے ہی کُشل ہے۔ آپ کے سیوکوں کی گنتی میں میں بھی بھاگ کا پاتر ہوا ہے دیو۔ یہ زمین۔ دھن اور گھر سب آپ کا ہی ہے۔ میں تو پریوار سمیت آپ کا ایک ادنےٰ سیوک ہوں۔

کرپا کریئے پُر دھاریئے پاؤ۔ تھاپیئے جن سب لوگ سہاؤ
کہیو ستیہ سب سکھا سجانا۔ موہی دینہہ پتا آئیسو آنا

آپ کرپا کر کے شرنگویرپور میں چلئے اور سیوک کی پرتشٹھا (عزت۔ بڑھائی) بڑھائیے۔ جس سے سب لوگوں میں میری واہ واہ ہو جائے۔

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے چتر سکھا! تم نے جو کچھ کہا۔ وہ سب سچ ہے۔ پرنتو پتا جی نے مجھ کو اور ہی آگیا دی ہے۔

برش چاری دس باس بن منی برت بیش اہارو
گرام باس نہیں اچت سُنی گُہہ بھیؤ دُکھو بھارو

اُن کی آگیا انوسار مجھے چودہ برس کے لئے مُنی بھیس دھارن کر کے اور مُنیوں کا سا تپ جیون اور آہار گرہن کرتے ہوئے بن میں رہنا ہے۔ گاؤں کے بھیتر رہنا میرے لئے اُچت نہیں۔ یہ سُن کر نشادراج گُوہ کو بڑا ہی دُکھ ہوا۔

رام لکھن سیا رُوپ نہاری۔ کہہیں سپریم گرام نر ناری
تے پِتو ماتو کہہو سکھی کیسے۔ جِنہہ پٹھئے بن بالک ایسے

رام۔ لکشمن اور سیتا جی کے سُندر رُوپ کو دیکھ کر گاؤں کے استری پُرش آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ ہے سکھی! کہو تو وہ ماتا پتا کیسے کٹھور دل ہیں۔ جنہوں نے ایسے سُندر بالکوں کو جنگل میں بھیج دیا ہے۔

ایک کہہیں بھل بھوپتی کینہا۔ لوین لاہو ہمہی جیہہ دینہا
تب نشاد پتی اُر انومانا۔ ترو سنسپا منوہر جانا

کوئی ایک کہتی ہے۔ کہ راجہ نے اچھا ہی کیا۔ برہما جی نے ہمیں بھی نیتروں کا لابھ دیا۔ تب نشادراج نے من میں وچار کیا۔ تو اشوک کے ایک پیڑ کو اُن کے ٹھہرنے کے یوگیہ منوہر سمجھا۔

لے رگھوناتھہی ٹھاؤں دکھاوا۔ کہیو رام سب بھانتی سہاوا
پُرجن کری جوہارو گھر آئے۔ رگھوبر سندھیا کرن سدھائے

نشادراج گُوہ نے وہ ستھان شری رام جی کو لے جا کر دکھایا۔ شری رام جی نے دیکھ کر کہا کہ یہ سب پرکار سُندر ہے۔ شرنگویرپور کے لوگ بندنا کر کے اپنے اپنے گھر لوٹے اور شری رگھوناتھ جی سندھیا کرنے کے لئے گئے۔

گُوہ سنواری سانتھری ڈسائی۔ کُس کسلیہ مئے مرِدُل سہائی
سُچی پھل مُول مدھُر مِرِدُو جانی۔ دونا بھری بھری راکھیسی پانی

گُوہ نے کُشا اور کومل پتّوں کی کومل اور سُندر سا تھری سجا کر بچھا دی اور پوتر میٹھے اور سُندر کومل پھل پھولوں کو دیکھ کر ان کو دونوں میں اپنے ہاتھوں سے بھر بھر کر رکھ دیئے۔

سیا سُمنتر بھراتا سہت کند مُول پھل کھائی
سئین بینہہ رگھوونش منی پائے پلوٹت بھائی

سیتاجی سُمنترجی اور بھائی لکشمن جی سمیت کند مول پھل کھا کر رگھوکل منی شری رام چندرجی لیٹ گئے۔ بھائی لکشمن جی اُن کے چرن دبانے لگے۔

اُٹھے لکھن پربھو سووت جانی کہی سچوہی سوون ہردو بانی
کچھک دُوری سجی بان سراسن جاگن لگے بیٹھی بیراسن

پربھو شری رام چندرجی کو سوتے جان کر لکشمن جی اُٹھے اور کومل بانی سے سُمنترجی کو بھی سونے کے لئے کہا۔ وہاں سے کچھ دور ہی پر دھنش بان سجا کر ویر آسن بیٹھ کر جاگنے لگے۔

گوہہ بولائی پاہرو پرتیتی ٹھاوں ٹھاوں راکھے اتی پریتی
آپو لکھن پہیں بیٹھیو جائی کٹی بھاتھی سر چاپ چڑھائی

راجہ گوہ نے معتبر پہریداروں کو بُلایا اور انہیں بڑے پریم سے جہاں تہاں بٹھا دیا۔ آپ کمر میں ترکش باندھ کر اور دھنش پر تیر چڑھا کر لکشمن جی کے پاس جا بیٹھے۔

سووت پربھوہی نہاری نشادو بھیئو پریم بس ہردیاں بشادو
تنو پُلکت جل لوچن بہئی بچن سپریم لکھن سن کہئی

پربھو کو زمین پر سوتے دیکھ کر پریم کے مارے نشادراج کے من میں بڑا پچھتاوا ہوا۔ اُن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور آنکھوں سے جل کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ پریم سہت لکشمن جی سے یہ بچن کہنے لگے۔

بھوپتی بھون سبھائے سُہاوا سُرپتی سدن نہ پٹتر پاوا
منی مے رچت چارو چوبارے جنو رتی پتی نج ہاتھ سنوارے

مہاراج دشرتھ جی کا راج محل تو سبھاؤ سے ہی سُندر ہے جس کے سمان دیو اندر کا محل بھی نہیں۔ اس میں منی جڑت سندر چوبارے ہیں۔ مانو کام دیو نے اپنے ہاتھوں سے ہی سجا کر بنائے ہوں۔

سُچی سبچتر سُبھوگ مئے سُمن سگندھ سُباس
پلنگ منجو منی دیپ جہاں سب بدھی سکل سُپاس

بہت ہی انوکھا اور پوتر۔ سندر بھوگ پدارتھوں سے بھرا ہوا اور پھولوں کی سُگندھ سے مہکتا ہے۔ جہاں سندر پلنگ اور منیوں کے دیپک ہیں۔ اور جہاں سب پرکار کا پورا پورا آرام ہے۔

بِبِدھ بسن اُپدھان تُرائیں چھیر پھین مردو بسد سُہائیں
تہاں سیا رامو سئین نسی کرہیں نج چھبی رتی منوج مدو ہرہیں

جہاں انیکوں بستر تکئے اور گدے ہیں۔ جو دودھ کے پھین کے سمان اُجلے کومل اور سندر ہیں۔ وہاں شری سیتاجی اور شری رام چندرجی رات کو آرام کیا کرتے تھے۔ اور اپنی شوبھا سے کام دیو اور رتی کے گھمنڈ کو چور چور کیا کرتے تھے۔

تے سیا رام ساتھری سوئے شرمت بسن بنو جاہیں نہ جوئے
ماتو پتا پریجن پُرباسی سکھا سُسیل داس اور داسی

وہی سیتاجی اور رام چندرجی آج تھکے ہوئے بغیر بستروں کے گھاس پھوس کی سیج پر سوئے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں وہ مجھ سے دیکھے نہیں جاتے۔ ماتا پتا۔ کٹمبھی۔ پرجا۔ متر اچھے نیک سبھاؤ داس اور داسیاں۔

جوگوہیں جنہہی پران کی ناہیں تہی سووت تیہی رام گوسائیں
پتا جنک جگ بدت پربھاؤ سسر سُریس سکھا رگھوراؤ

سب جنکی اپنے پرانوں کے سمان دیکھ بھال رکھتے تھے۔ وہی پربھو شری رام چندرجی آج زمین پر سوئے پڑے ہیں۔ جنکے جگت میں پرسدھ پربھاوشالی پتا جنک جی ہیں۔ اور دیو اندر کے سکھا دشرتھ جی جن کے سُسر ہیں۔

رام چندر پتی سو بیدیہی سووت مہی بدھی بام نہ کیہی
سیا رگھوبیر کی کانن جوگو کرم پردھان ستیہ کہہ لوگو

اور شری رام چندرجی جن کے پتی ہیں۔ وہی سیتاجی آج زمین پر سوئی پڑی ہے۔ بدھاتا کس کے ویپریت نہیں ہوتے! کیا سیتاجی اور شری رگھوناتھ جی بن کے یوگیہ ہیں؟ لوگ سچ کہتے ہیں کہ کرم ہی پردھان ہے۔

کیکے نندنی مند متی کٹھن کُٹلپن کینہہ
جیہیں رگھونندن جانکی ہی سُکھ اوسر دُکھ دینہہ

موڑھ متی کیکئی نے بڑا ہی کُٹل پن کیا ہے۔ جس نے شری رگھوناتھ جی اور جانکی جی کو سُکھ کے سمے دُکھ دیا۔

بھئی دن کر کل بٹپ کٹھاری ۔ کُمتی کینہہ سب بیسو کھاری
بھیئو بشاد ونشاد ہی کھاری ۔ رام سیا ہی سین نہارہی

وہ سورج ونش رُوپی برکش کیلئے کلہاڑی ہو گئی ۔ اس کیدھی نے سارے سنسار کو دُکھی کر دیا ۔ شری رام چندر کو زمین پر لیٹے دیکھ نشاد راج گوہ کو بڑا ہی دُکھ ہوا ۔

بولے لکھن مدھر مردُو بانی ۔ گیان براگ بھگتی رس سانی
کاہو نہ کوؤ سُکھ دُکھ کر داتا ۔ نج کرت کرم بھوگ سب بھراتا

تب لکشمن گیان ویراگ اور بھگتی سے بھری ہوئی پُوری میٹھی کومل بانی بولے ۔ ہے بھراتا ! کوئی کسی کو سُکھ دُکھ دینے والا نہیں ہے ۔ سب اپنے کئے ہوئے کرموں کے پھلوں کو بھوگتے ہیں ۔

جوگ بیوگ بھوگ بھل مندا ۔ ہت انہت مدھیم بھرم پھندا
جنم مرن جہاں لگی جگ جالو ۔ سمپتی بپتی کرم اور کالو
دھرنی دھام دھن پُر پریوارُو ۔ سرگ نرک جہاں لگی بیوہارُو
دیکھئے سُنئے گُنئے من ماہیں ۔ موہ مُول پرمارتھ ناہیں

ملاپ ۔ بچھوڑا ۔ بھلے بُرے بھوگ ۔ دوست دشمن ۔ اُداسین یہ سبھی بھرم جال ہے ۔ جنم مرن ۔ خوشحالی ۔ بدحالی کرم اور کال جہاں تک کہ سنسار کا جال ہے ۔ دھرتی ۔ گھر ۔ دھن ۔ نگر ۔ پریوار ۔ سورگ اور نرک یہاں تک کہ بیوہار ہیں اور جو کچھ دیکھنے سُننے اور سوچنے میں آتا ہے ۔ وہ سب اگیان جنیہ ہیں ۔ اس لئے متھیا ہیں ستیہ نہیں ۔

سپنے ہوئی بھکھاری نرپو رنک ناک پتی ہوئی
جاگیں لابھ نہ ہانی کچھو تمی پرپنچ جیاں جوئی

جیسے سوپن میں کوئی راجہ کنگال ہو جائے اور کنگال سورگ کا راجہ ہو جائے ۔ تو جیسے جاگنے پر راجہ کو کوئی ہانی نہیں اور کنگال کو کوئی لابھ نہیں ہوتا ۔ ویسے ہی اس درشیہ جگت کو ہر دے سے دیکھنا چاہئے ۔

اس بچاری نہیں کیجئے دوشو ۔ کاہو ہی بادی نہ دیجئے دوشو
موہ نساں سب سوون ہارا ۔ دیکھئے سپن انیک پرکارا

ایسا وچار کر من میں کرودھ نہیں کرنا چاہئے ۔ اور نہ کسی کو برتھا دوش بھی دینا چاہئے ۔ سب لوگ اگیان رُوپی راتری میں سونے والے ہیں ۔ اور انیک پرکار کے سپنے دیکھتے ہیں ۔

ایہیں جگ جامنی جاگہیں جوگی ۔ پرمارتھی پرپنچ بیوگی
جانئے تبہیں جیو جگ جاگا ۔ جب سب بشے بلاس براگا

اسی سنسار رُوپی راتری میں یوگی لوگ جاگتے ہیں ۔ جو پرمارتھ مارگ پر چلنے والے ہیں اور درشیہ جگت کے موہ سے رہت ہیں ۔ اس جیو کو سنسار میں تبھی جاگا ہوا جانئے جب یہ سب بھوگ ولاس سے ویرکت ہو گیا ہو ۔ نہیں تو اس کا جاگنا بھی واستو میں گورکھ نیند ہی ہے ۔

ہوئی بیبیکُو موہ بھرم بھاگا ۔ تب رگھو ناتھ چرن انُوراگا
سکھا پرم پرمارتھو ایہو ۔ من کرم بچن رام پد نیہو

وویک (وچار) ہونے پر موہ بھرم بھاگ جاتا ہے ۔ تب گیان کا پرکاش ہونے سے شری رگھو ناتھ جی کے چرنوں میں پریم ہوتا ہے ۔ ہے سکھا ! سب سے اُتم پرمارتھ یہی ہے کہ من بچن کرم سے شری رام جی کے چرنوں میں پریم رہو ۔

رام برہم پرمارتھ رُوپا ۔ ابگت الکھ انادی انُوپا
سکل بکار رہت گت بھیدا ۔ کہی نت نیتی نروپہیں بیدا

شری رام جی پرمارتھ سرُوپ یعنی پربرہم ہیں ۔ وہ جاننے میں نہ آنے والے اور نیتروں کا وشیہ نہیں ۔ ان کا کوئی کارن نہیں وہ سوئم اپنا آپ کارن ہیں ۔ وہ ادوتیہ ہیں اور انکے بنا سارا جگت متھیا ہے ۔

(جنمنا ۔ مرنا ۔ گھٹنا بڑھنا آدی چھ وکار شریر کے دھرم ہیں ۔ سو تمام وکار سے بر ہم میں بھید بھاؤ سے متھیا مایا کی اُپادی سے پرتیت ہوتا ہے ۔ اور اُپادھی کے دوش سے سینہ وستو دوشت نہیں ہو جاتی ۔ اسلئے برہم بھید بھاو سے رہت اکھنڈ سرُوپ ہے) برہم مایا سے رہت اس لئے وید بھی نہیں ۔ ایسا کہہ کر انکا نروپن کرتے ہیں ۔

بھگت بھومی بھوسُر سُربھی سُر ہت لاگی کرپال
کرت چرت دھری منج تنو سُنت مٹہیں جگ جال

وہی کرپالو شری رام چندر جی بھگت ۔ پرتھوی ۔ برہمن ۔ گائے اور

دیوتاؤں کے کلیان کے نمت منش شریر دھارن کر کے لیلائیں
کرتے ہیں۔ اُن کی کتھائیں سُن کر سنسار کے سارے جنجال مٹ جاتے ہیں۔

ماس پاراین۔ پندرھواں شرام

سکھا سمجھی اُس پربی ہری موہ ہو۔ سبا رگھو بیر چرن رت ہو ہو
کہت رام گن بھا بھنو سارا۔ جاگے جگ منگل سُکھ دارا

ہے سکھا! ایسا سمجھکر موہ کو تیاگ کر شری سیتارام جی کے چرنوں
میں پریم کرو۔ اس پرکار رام جی کے گن گان کرتے سویرا ہو گیا۔ تب
سنسار کا کلیان کرنے والے اور اُسے سُکھ دینے والے بھگوان شری رام
جی جاگے۔

سکل شوچ کری رام نہاوا۔ شُچی سُجان بٹ چھیر منگاوا
انج سہت سر جٹا بنائے۔ دیکھی سمنتر نین جل چھائے

شوچ آدک کریا کرکے شری رام چندر جی نے اشنان کیا۔ پھر پریم
پوتر پربھو نے بڑ کا دودھ منگوایا۔ اس دودھ سے بھائی لکشمن سہت
شری رام چندر جی نے سر پر جٹا بنائیں۔ یہ دیکھ کر سمنتر کی آنکھوں میں آنسو
بھر آئے۔

ہردیاں داہُو اتی بدن ملینا۔ کہہ کر جوری بچن اتی دینا
ناتھ کہیو اس کوسل ناتھا۔ لئے رتھ جاہو رام کیں ساتھا

اُن کا ہردہ اتی اتنت جلنے لگا۔ چہرہ مُرجھا گیا۔ ہاتھ جوڑ کر انہوں نے
بہت ہی دین بچن کہے۔ ہے ناتھ! مجھے کوشل پتی دسرتھ جی نے کہا تھا
کہ رتھ لے کر تم شری رام جی کے ساتھ جاؤ۔

بن دیکھائی سُرسری انہوائی۔ آنیہو پھیری بیگی دوؤ بھائی
لکھن رام سیا آنیہو پھیری۔ سنسیہ سکل سنکوچ نبیری

اور بن دکھا کر گنگا جی میں اشنان کروا کر دونو بھائیوں کو جلدی
واپس لے آنا۔ سب سنشے (شک و شبہات) اور سنکوچ کو دور کر کے
لکشمن سیتا اور رام کو پھرا لانا۔

نرپ اس کہیو گوسائیں جس کہی کروں بلی سوئی
کری بنتی پائنہ پریو دینہہ بال جمی روئی

مہاراج نے تو مجھے ایسا ہی کہا تھا۔ اب ہے سوامی! جیسا
آپ کہیں میں وہی کروں۔ میں آپ پر بلہاری جاتا ہوں۔ ایسی بنتی
کر کے سمنتر جی پربھو کے چرنوں سے لپٹ گئے اور بالک کی طرح
رونے لگے۔

تات کرپا کری کیجیے سوئی۔ جاتیں اودھ اناتھ نہ ہوئی
منتری رام اٹھائی پربودھا۔ تات دھرم متُو تمہ سبُو سودھا

ہے تات! کرپا کر کے وہی کچھ کیجیے جس سے کہ ایودھیا اناتھ
(لاوارث۔ یتیم) نہ ہو۔ یہ سُن کر شری رام جی نے سمنتر کو اُٹھایا اور سمجھا کر
کہا۔ کہ ہے تات! دھرم کے سدھانتوں کی آپ نے اچھی طرح سے
چھان بین کی ہوئی ہے۔

سبی دڈھیچی ہرچند نرلیسا۔ سہے دھرم ہت کوٹی کلیسا
رنتی دیو بلی بھوپ سجانا۔ دھرمُو دھریو سہی سنکٹ نانا

شیوی۔ دڈھیچی اور راجہ ہریشچندر نے دھرم کے لئے کروڑوں
دکھ اُٹھائے۔ رنتی دیو اور چتر راجہ بلی نے بہت طرح کے سنکٹ
سہن کر کے دھرم کو دھارن کئے رکھا۔

دھرمُو نہ دوسر ستیہ سمانا۔ آگم نگم پُران بکھانا
میں سوئی دھرمُو سُلبھ کری پاوا۔ تجیں تہوں پُر اپجسو چھاوا

ستیہ کے برابر اور کوئی دھرم نہیں ہے۔ یہ بات وید شاستر اور
پرانوں میں پرسدھ ہے۔ میں نے اسی دھرم کو بڑی آسانی سے پا لیا ہے۔
اس کا تیاگ کرنے سے تینوں لوکوں میں بدنامی ہوگی۔

سمبھاوت کہوں اپجس لاہو۔ مرن کوٹی سم دارُون داہو
تمہ سن تات بہت کا کہوں۔ دئیں اُترو پھری پاتکو لہوں

سنمانیہ پُرش (عزّت دار آدمی) کے لئے بدنامی بہت
کرنا کروڑوں دفعہ مرنے کے سمان بھیانک دُکھ دینے والی ہے
ہے تات! میں آپ سے زیادہ کیا کہوں۔ تمہیں جواب دیتے بھی
مجھ کو بڑا پاپ ہوتا ہے۔

تمہہ پُنی پتو سم اتی ہت موریں۔ بنتی کرؤں تات کر جوریں
سب بدھی سوئی کرتو یہ تہاریں۔ دُکھ نہ پاؤ پتو سوچ ہمارِیں

آپ بھی پتاجی کے سمان میرے بڑے ہتکاری ہیں۔ اس لئے
ہاتھ جوڑ کر آپ سے بنتی کرتا ہوں۔ کہ آپ کو بھی سب پرکار سے وہی
کچھ کرنا چاہیئے۔ جس سے پتاجی ہم لوگوں کی یاد میں دُکھ نہ پاویں۔

سُنی رگھوناتھ سچو سمبادُو۔ بھیئو سپر جن بکل نشادُو
پُنی کچھو لکھن کہی کٹو بانی۔ پربھو برجے بڑ انوچت جانی

شری رگھوناتھ جی اور سمنتر کی آپس میں اس بات چیت کو سُن کر
نشاد راج سمیت اپنے پریوار کے بڑا ہی دیا کل ہُوا۔ پھر لکشمن جی
نے مہاراجہ دشرتھ کو کچھ کٹھور شبد کہے۔ پربھو نے بڑا انوچت
(نامناسب) سمجھ کر انہیں کچھ کہنے سے روک دیا۔

سکچی رام نج سپتھ دیوائی۔ لکھن سندیسو کہئے جنی جائی
کہہ سمنتر پُنی بھوپ سندیسو۔ سہی نہ سکیہی سیا بپن کلیسو

شری رام چندر جی نے سکچا کر (لجا کے مارے) سمنتر کو اپنی
سوگند دلا کر کہا کہ آپ لکشمن جی کے اس سندیش کو پتاجی کو نہ کہنا
سمنتر نے پھر راجہ کا سندیش سنایا۔ کہ سیتاجی بن کے کلیش نہ سہہ سکیں گی

جیہی بدھی اودھ آو پھری سیا۔ سوئی رگھوبر ہی تمہہ ہی کرنیا
نتر ننپٹ اولمب بہینا۔ میں نہ جیب جمی جل بنو مینا

اور جس طرح سیتا ایودھیا کو واپس لوٹ آوے وہی تم کو (سمنتر کو)
اور شری رام چندر جی کو وہی اُپائے کرنا چاہیئے نہیں تو میں (راجہ دشرتھ)
بالکل ہی نراشرہ ہو کر جل بن مین کے سمان زندہ نہ رہ سکوں گا۔

میکیں سسر سکل سُکھ جبہیں جہاں مُنو مان
تہاں تب رہیہی سکھیین سیا جب لگی بپتی بہان

سیتاجی کے لئے میکے میں اور سسرال میں سب پرکار کا سکھ ہے
جب تک بپتا ختم نہیں ہو جاتی تب تک اس کا جہاں جی چاہے
سکھ پوروک رہے۔

بنتی بھوپ کینہہ جیہی بھانتی۔ آرتی پریتی نہ سو کہی جاتی
پتُو سندیسو سُنی کرپا ندھانا۔ سیاہی دینہہ سکھ کوٹی بدھانا

جس ادھینتا اور پریم سے راجہ نے بنتی کی ہے وہ مجھ سے کسی
پرکار بھی کہی نہیں جاتی ہے۔ کرپا ندھان شری رام چندر جی نے پتاجی
کے سندیش کو سُن کر سیتاجی کو کروڑوں پرکار سے سمجھا کر کہا۔

ساسُو سسر گرُو پریہ پریوارُو۔ پھرہُو تو سب کر مٹے کھبھارُو
سُنی پتی بچن کہتی بیدیہی۔ سنہو پران پتی پرم سنیہی

اگر تم گھر لوٹ جاؤ تو ساس سسر گرو اور پریوار سب کا دکھ مٹ
جائے۔ پتی کے ان بچنوں کو سُن کر سیتاجی کہنے لگیں ہے پران ناتھ۔ ہے
پرم پیارے! سُنیئے۔

پربھو کرُنامے پرم بیبیکی۔ تنو تجی رہت چھانہہ کمی چھیکی
پربھا جائی کہن بھانو بہائی۔ کہن چندر کا چندو تجی جائی

ہے پربھو! آپ دیا کے بھنڈار اور پرم گیان وان ہیں۔ ذرا
وچار تو کیجیے کہ شریر کو چھوڑ کر اس کی چھایا کیسے الگ کر کے رکی
جا سکتی ہے۔ ادھر کرت جہاں شریر ہوگا وہاں ہی چھایا ساتھ رہیگی۔
سوریہ کو چھوڑ کر اس کا پرکاش کہاں جا سکتا ہے؟ چندرما کی چاندنی
چندرما کو چھوڑ کر کہاں جا سکتی ہے۔

پتی ہی پریم مئے بنئے سُنائی۔ کہتی سچو سن گرا سُہائی
تمہہ پتو سسر سریس ہتکاری۔ اُتر دیئو پھری انوچت بھاری

پتی کو اس پرکار پریم سے بھری پورن بنتی سُنا کر سیتاجی سمنتر سے
سُندر بچن کہنے لگیں۔ کہ آپ میرے پتا اور سسر کے سمان میری بھلائی
چاہنے والے ہیں۔ آپ کو میں پلٹ کر اُتر دیتی ہوں یہ بہت انوچت ہے۔

آرتی بس سنمکھ بھیئوں بلگو نہ مانب تات
آرج سُت پد کمل بِنُو بادی جہاں لگی نات

پرنتو پھر بھی یہ بات ہے بیٹا کی! ایکے آپکے سامنے ہونے
پر ودش ہوں. آپ بُرا نہ ماننا. سوامی کے چرن کمل کے بنا سنسار
میں جہاں تک رشتے ناطے ہیں. وہ سب میرے لئے ویرتھ ہیں.

پتو بیبھو بلاس میں ڈیٹھا. نرپ مہی مُکُٹ ملت پد پیٹھا
سُکھ ندھان اس پتو گرہ مورے. پیا بہین من بھاو نہ بھورے

میں نے اپنے پتا کے ٹھاٹھ باٹھ کو ولاس (جاہ و حشمت) اپنی
آنکھوں سے دیکھا ہے. جن کے چرنوں کی چوکی سے سب شرومنی اپنا
مُکٹ ملاتے ہیں. انہلت جن کے چرنوں میں سب شرومنی راجہ مہرکا
کو پرنام کرتے ہیں. میرے ماتا پتا جی کا گھر جو سب پرکار سے سُکھ کا بھنڈار
ہے پرنتو پتی کے بنا وہ بھول کر مجھے اچھا نہیں لگتا.

سسُر چکوئی کوسل راؤ. بھوَن چاری دس پرگٹ پربھاؤ
آگیں ہوئی جیہی سُرپتی لیئی. اردھ سنگھاسن آسنو دیئی

میرے سسُر کوشل راج چکرورتی مہاراجہ ادھیراج ہیں. چودہ
لوکوں میں جنکا پربھاؤ پرگٹ ہے جنکا سواگت راجہ اندر بھی آگے
بڑھکر کرتے ہیں. اور اپنا آدھا سنگھاسن انہیں بیٹھنے کے لئے دیتے ہیں.

سسُر ویتا اَدھ اودھ نواسو. پریہ پریوار ماتو سم ساسو
بنو رگھوپتی پد پدم پراگا. موہی کیو سپنے ہوں سکھد نہ لاگا

ایسے چکرورتی سسُر اور اودھیا پُری میں نواس کرنا. پیارا
پریوار اور ماتا کے سمان پیاری ساسوئیں. یہ سبھی پدارتھ شری رگھو
ناتھ جی کے چرن کملوں کی رج کے بغیر مجھے سپنے میں بھی سکھدائی
پرتیت نہیں ہوتے.

اگم پنتھ بن بھومی پہارا. کرِی کیہری سر سرت اپارا
کول کرات کُرنگ بہنگا. موہی سب سکھد پران پتی سنگا

دُرگم راستے (دشوار گذار راستے) جنگلی زمین. پہاڑ. ہاتھی شیر. سرور
اور اتھاہ ندیاں. کول (جاتی کا نام) کھیل. ہرن اور پنچھی. یہ سب
پران ناتھ کے ساتھ رہنے سے میرے لئے سکھدائی ہوں گے.

ساسو سسُر سن موری بنتی بنے کری پری پائین

مورِ سوچ جنی کریئے پچھو میں آن گھنی سکھ پائین
میری طرف سے آپ ساس اور سسُر کے پاؤں پکڑ کر بنتی کرنا
کہ میری بالکل چنتا نہ کریں. میں بن میں سبھاؤ سے ہی سکھی ہوں.

پران ناتھ پریہ دیور ساتھا. بیر دُھرین دھرے دھنو بھاتھا
نہیں مگ شرم بھرم دکھ من میں. موہی لگی سوچ کرئے جنی بھورین

دیوروں میں شرومنی پران ناتھ اور پریہ دیور دھنش اور تیروں سے
بھرے ترکش دھارن کئے میرے ساتھ ہیں. انکے ساتھ نہ مجھے راستے
کی تھکاوٹ ہے. نہ کسی بات کا سندیہہ ہے. اور نہ ہی میرے من میں
کسی پرکار کی کوئی چنتا ہے. آپ بھول کر بھی میری چنتا نہ کریں.

سُنی سُمنتر سیا شیتل بانی. بھیو بکل جنو پھنی منی ہانی
نین سوجھ نہیں سُنی نہ کانا. کہی نہ سکئی کچھ اتی اکلانا

سُمنتر سیتا جی کی شیتل بانی کو سُنکر ایسے ویاکُل ہو گئے مانو سانپ
منی چھن جانے پر ویاکل ہو گیا ہو. آنکھوں سے کچھ دکھائی نہیں دیتا.
اور نہ کانوں سے سنائی دیتا ہے. وہ ایسے ویاکل ہو گئے کہ کچھ کہہ نہیں سکتے.

رام پربودھ کینہہ بہو بھانتی. تدپی ہوتی نہیں شیتل چھاتی
جتن انیک ساتھ ہت کینہے. اُچت اُتر رگھونندن دینہے

شری رام چندر جی نے بہت پرکار سے سمنتر جی کو سمجھایا تو بھی منتری
کی چھاتی ٹھنڈی نہ ہوئی. انہی کو ساتھ لے جانے کے لئے منتری نے انیک
جتن کئے. پرنتو شری رگھوناتھ جی انکا یتھارتھ اُتر دیتے تھے.

میٹی جائی نہیں رام رجائی. کٹھن کرم گتی کچھ نہ بسائی
رام لکھن سیا پد سر نائی. پھرئو بنک جمی مور گنوائی

شری رام جی کی آگیا اٹل ہے. وہ مٹائی نہیں جا سکتی. کرم گتی
بڑی کٹھور ہے. اس کے آگے کسی کا کوئی چارہ نہیں چلتا. رام لکشمن
اور سیتا جی کے چرنوں میں سر نوا کر اس پرکار سمنتر لوٹ چلے جیسے کوئی
بیوپاری اپنی پونجی لٹا کر.

رتھ ہانکیو ہئے رام تن ہیری ہیری ہنہنا ہیں
دیکھی نشاد بشاد بس دھُنہیں سیس پچھتا ہیں

سمنتر نے رتھ ہانکا۔ گھوڑے رام جی کی طرف دیکھکر ہنہنانے لگے۔ یہ دیکھکر نشادراج بڑے دکھی ہوئے اور سر پیٹ پیٹ کر پچھتانے لگے۔

جاسو بیوگ بکل پُو ایسیں۔ پرجا اَو پتو جے ہیں کیسیں
برلیں رام سمنترو پٹھائے۔ سُرسری تیر آپو تب آئے

جب کے وِیوگ میں پشو ایسے ویاکل ہیں، ان کے وِیوگ میں پرجا ماتا اور پتا کیسے زندہ رہیں گے۔ شری رام چندر جی نے سمنتر کو زبردستی واپس کیا۔ اور آپ گنگا جی کے کنارے پر آئے

مانگی ناؤ نہ کیوٹ آنا۔ کہئی تمہار مرم میں جانا
چرن کمل رج کہوں سب کوئی۔ مانش کرنی موری کچھو اہی

شری رام جی نے ملاح سے ناؤ مانگی پر ملاح ناؤ نہیں لاتا اور کہنے لگا میں نے تمہارا سارا بھید جان لیا ہے۔ سبھی لوگ کہتے ہیں کہ آپ کے چرن کملوں کی دھول پتھر تک کو بھی منش بنا دینے والی کوئی جڑی بوٹی ہے۔

چھوُت سلا بھئی ناری سہائی۔ پاہن تیں نہ کاٹھ کٹھنائی
ترنیو منی گھرنی ہوئی جائی۔ باٹ پرئی موری ناو اڑائی

جس کے چھوتے ہی پتھر کی شلا بھی سُندر استری ہو گئی۔ یہ ناؤ تو کاٹھ کی ہے۔ کاٹھ پتھر سے تو نرم ہی ہوتا ہے۔ کہیں یہ میری ناؤ بھی آپ کے چرن کملوں کی دھول کا سپرش پاکر اڑ جائے اور منی کی استری ہو جائے۔ تو مجھ غریب کی روزی تو ماری گئی۔ میں تو لٹ گیا۔ اس لئے میں ناؤ لانے سے ڈرتا ہوں۔

ایہیں پرتی پالیوں سب پریوارو۔ نہیں جانوں کچھ اور کبارو
جوں پربھو پار اوسی گا چہ ہو۔ موہی پد پدم پکھارن کہہ ہو

اس ناؤ کے سہارے ہی میں اپنے پریوار کا پالن پوشن کرتا ہوں۔ دوسرا کوئی کاروبار مجھے کرنا نہیں آتا۔ اگر تم ضرور ہی گنگا پار کرنا چاہتے ہو تو پہلے آپ مجھے اپنے چرن کمل دھو لینے کی آگیا دیجیے

پد کمل دھوئی چڑھائی ناو نہ ناتھ اترائی چہوں

موہی رام راؤری آن دسرتھ سپتھ سب ساچی کہوں
برو تیر مارہوں لکھن پے جب لگی نہ پائے پکھار ہوں
تب لگی نہ تلسی داس ناتھ کرپال پار اتار یہوں

ہے ناتھ! آپ کے چرن کمل دھو کر میں آپ کو ناؤ پر چڑھاؤں گا۔ اور بدلے میں اترائی کچھ نہ لوں گا۔ ہے رام! مجھے آپکی اور مہاراج دسرتھ کی سوگند ہے کہ میں سب سچی سچی بات کہتا ہوں۔ لکشمن جی بھلے ہی مجھے تیر ماریں۔ پر جب تک میں آپ کے پاؤں نہ دھو لوں تب تک ہے تلسی داس کے سوامی! ہے کرپالو پربھو! میں آپ کو پار نہیں اتاروں گا

سُنی کیوٹ کے بین پریم لپیٹے اٹ پٹے
بہسے کرونا ائین چتئی جانکی لکھن تن

ملاح کے ایسے پریم بھرے اٹ پٹے بچن سنکر دیا ندھان شری رام چندر جی سیتا اور لکشمن کی طرف دیکھ کر ہنسے۔

کرپا سندھو بولے مسکائی۔ سوئی کرو جیہیں تو ناؤ نہ جائی
بیگی آنو جل پائے پکھارو۔ ہوت بلمبو اتارہی پارو

کرپا ساگر بھگوان مسکرا کر بولے۔ بھائی تو وہی کر جس سے کہ تیری ناؤ نہ اڑ جائے۔ جلدی پانی لا کر پاؤں دھولے۔ دیر ہو رہی ہے۔ ہمیں جلدی پار لگا۔

جاسو نام سمرت ایک بارا۔ اتر ہیں نر بھو سندھو اپارا
سوئی کرپالو کیوٹ ہی نہورا۔ جیہیں جگ کئے تہوں پگہو تھورا

جن کے نام کا ایک بار سمرن کرنے سے یہ منش اس اتھاہ بھو ساگر سے تر جاتا ہے۔ وہی کرپالو بھگوان جنہوں نے اپنے تین قدموں سے بھی جگت کو چھوٹا کر دیا تھا۔ اوتھات وامن اوتار میں دو ہی قدموں میں ترلوکی کو ناپ لیا تھا۔ وہی اب گنگا جی سے پار اترنے کیلئے ملاح سے بنتی کر رہے ہیں۔ بھگوان کی کیسی اوجیت لیلا ہے۔

پد نکھ نرکھی دیو سری ہرشی۔ سُنی پربھو بچن موہن متی کرشی
کیوٹ رام رجایسو پاوا۔ پانی کٹھوتا بھری لئی آوا

پربھوجی کے ان بچنوں کو سُن کر گنگاجی کی بُدھی بھرم میں پڑ گئی۔
ملاح سے اس طرح پار اُتارنے کی بنیتی کرتے دیکھ گنگاجی کو سروشکتیمان
پربھو کی شکتی پر سندیہہ ہو گیا۔ پرنتو جب اُس نے پربھو کے پاؤں کے
ناخنوں کو دیکھا تو اپنے اُتپتی سنتھان کو پہچان کر گنگاجی یہ وچار کر کے
کہ یہ کیول نر لیلا ہے۔ بہت پرسن ہوئیں۔ ملاح شری رام چندر جی کی آگیا پاکر
کٹھوتے میں جل بھر کر لے آیا۔

اتی آنند اُمگی اُنوراگا۔ چرن سروج پکھارن لاگا
برشی سُمن سُر سکل سِہاہیں۔ ایہی سم پُنیہ پُنج کو ناہیں

اتی انت پریم اور آنند کی اُمنگ سے شری رام چندر جی کے چرن
کملوں کو ملاح دھونے لگے۔ سب دیوتا پھول برسا کر اس پر رشک
کرنے لگے۔ کہ اس کے سمان پُنیہ کی راشی دُوسرا کوئی نہیں ہے جسے
کہ پربھو کے چرن کملوں کو دھونے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔

پد پکھاری جل پان کری آپو سہت پریوار
پتر پار کری پربھو ہی پُنی مُدت گیو لئی پار

ملاح نے پربھو کے پاؤں دھو کر اپنے پریوار سمیت وہ چرنامرت
پیا۔ اس پرکار پہلے اپنے پتروں کو سنسار ساگر سے پار کر کے وہ پرسن
ہو کر پربھو شری رام چندر جی کو گنگاجی کے پار لے گیا۔

اُتری ٹھاڈھ بھئے سُرسری ریتا۔ سیا رامُو گُہہ لکھن سمیتا
کیوٹ اُتری ڈنڈوت کینہا۔ پربھو ہی سکچ ایہی نہیں کچھ دینہا

شری سیتاجی اور شری رام چندر جی لکشمن اور نشادراج گوہ کے
سمیت اُتر کر گنگاجی کی ریت میں کھڑے ہو گئے۔ جب ملاح نے اُتر
کر ڈنڈوت کی۔ اس کو ڈنڈوت کرتے دیکھ پربھو شری رام چندر جی لجا
گئے کہ اسے ابھی اُترائی کچھ نہیں دی گئی۔

پیا ہیا کی سیا جانن ہاری۔ مُنی مُدری من مُدت اُتاری
کہیو کرپال لیہی اُترائی۔ کیوٹ چرن گہے اکلائی

پتی کے ہردے کی جاننے والی سیتاجی نے مُنی جڑت انگوٹھی
پرسن من سے اپنی انگلی سے اُتار کر یا اُنہوں نے شری رام چندر جی نے

ملاح سے کہا کہ اپنی اُترائی لے لیجئے۔ ملاح نے ویاکُل ہو کر پربھو کے
چرن پکڑ لئے۔

ناتھ آج میں کاہ نہ پاوا۔ مٹے دوش دُکھ دارِد داوا
بہت کال میں کینہی مجوری۔ آج دینہی بدھی بنی بھلی بھوری

ملاح نے کہا۔ ہے ناتھ! ایسا کونسا پدارتھ ہے جو میں نے
آج نہ پایا ہو۔ میرے دوش۔ دُکھ اور کنگالی کی جلن آج مٹ گئی ہے۔
میں نے بہت سمے تک مزدوری کی آج بدھاتا نے مجھے بھر پور مزدوری
دی ہے۔

اب کچھ ناتھ نہ چاہئے مورے۔ دین دیال اُنوگرہ تورے
پھرتی بار موہی جو دیوا۔ سو پرساد میں سر دھری لیوا

ہے ناتھ! ہے دین دیال! آپ کی کرپا سے اب مجھے اور کچھ نہیں
چاہئے۔ واپس لوٹتے سمے آپ مجھے جو کچھ دیں گے وہ پرشاد سمجھ کے سر پر
دھر لوں گا۔

بہت کینہہ پربھو لکھن سیا نہیں کچھ کیوٹ لیئی
بدا کینہہ کرونا تن بھگتی بمل بر دیئی

پربھو شری رام چندر جی لکشمن اور سیتاجی نے بہت زور لگایا۔
پرنتو کیوٹ (ملاح) نے کچھ نہ لیا۔ تب دیا کے بھنڈار بھگوان شری
رام چندر جی نے اپنی نرمل بھگتی کا وردان دے کر ملاح کو وداع کیا۔

پتی دیور سنگ کُسل بہوری۔ آئی کروں جیہیں پوجا توری
سُنی سیا بچن پریم رس سانی۔ بھئی تب بمل باری بر بانی

وہ یہ کہیں پتی اور دیور کے ساتھ کُشل پوروک لوٹ کر تمہاری
پوجا کروں۔ سیتاجی کی یہ نمرتا پریم رس سے بھری ہوئی پرارتھنا سُن کر
گنگاجی کے پوتر جل سے یہ سُندر بانی ہوئی۔

سُنو رگھوبیر پریا بیدیہی۔ تو پربھاؤ جگ بدت نہ کیہی
لوکپ ہوہیں بلوکت تورے۔ توہی سیوہیں سب سدھی کر جورے

ہے شری رگھوناتھ جی کی پیاری جانکی! سُنو۔ تمہارے پربھاؤ کو سنسار
میں کون نہیں جانتا جن پر تم کرپا درشٹی ڈالتی ہو۔ وہ لوکپال ہو جاتے ہیں۔

سب سدھیاں ہاتھ جوڑ کر تمہاری سیوا کرتی ہیں۔

تمہہ جو ہم ہی بڑی بنے سُنائی ۔ کرپا کینہی موہی دینہی بڑائی
تدپی دیبی میں دیبی اسیسا ۔ سپھل ہون ہت ربچ باگیسا

آپ نے مجھ کو بڑی بنتی سُنائی۔ وہ آپ نے مجھ پر کرپا کر کے بڑائی دی ہے۔ تو بھی ہے دیوی! میں اپنی بانی سپھل کرنے کے نمت آپ کو آشیرواد دیتی ہوں۔

پران ناتھ دیور سہت کُسل کوسلا آئی
پوجہی سب من کامنا سُجس رہی جگ چھائی

تم اپنے پران ناتھ اور دیور سہت کُشل پورک اجودھیا واپس لوٹو گی۔ تمہاری سب کامنائیں پوری ہوں گی۔ اور سنسار میں پھر تمہاری سُندر یش (کیرتی) پھیل جائے گی۔

گنگ بچن سُنی منگل مولا ۔ مُدت سیا سُرسری انُکولا
تب پربھو گوہی کہیو گھر جاہو ۔ سُنت سوکھ مکھ بھا اُر داہو

گنگا جی کے منگل مول بچن سُن کر اور دیوندی کو اپنے انوکول جان کر سیتا جی بہت پرسن ہوئیں۔ تب پربھو نے نشاد راج گوہ کو گھر لوٹ جانے کے لئے کہا۔ پربھو کے یہ بچن سُن کر نشاد راج کا مُنہ سوکھ گیا اور کلیجہ جلنے لگا۔

دین بچن گوہ کہہ کر جوری ۔ بنے سُنہو رگھوکُل منی موری
ناتھ ساتھ رہی پنتھو دکھائی ۔ کری دن چاری چرن سیوکائی

نشاد راج ہاتھ جوڑ کر دین بچن بولے۔ ہے رگھوکُل شرومنی آپ میری پرارتھنا سُنئے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ رہ کر آپ کو راستہ دکھاتا جاؤں اور کچھ دن آپ کے چرنوں کی سیوا کروں۔

جیہیں بن جائی رہب رگھورائی ۔ پرن کُٹی میں کربی سُہائی
تب موہی کہہ جسی دیب رجائی ۔ سوئی کر ہوں رگھوبیر دہائی

ہے رگھوناتھ جی! جس بن میں جا کر آپ رہیں گے وہاں میں سُندر پتوں کی جھونپڑی آپ کے رہنے کے لئے بنا دوں گا۔ تب مجھے آپ جیسی آگیا دیں گے۔ ہے رگھوبیر! آپ کی دوہائی ہے میں ویسا ہی کروں گا۔

سہج سنیہہ رام لکھی تاسو ۔ سنگ لینہہ گوہ ہردئی ہُلاسو
پُنی گوہ گیاتی بولی سب لینہے ۔ کری پری توش بدا تب کینہے

نشاد راج کا سبھاوک پریم دیکھ شری رام چندر جی نے اُن کو ساتھ لے لیا۔ نشاد راج اس سے من میں بڑے ہی پرسن ہوئے پھر گوہ نے اپنی جاتی کے لوگوں کو بلا لیا۔ اور سنتشٹ کر کے وداع کیا۔

تب گن پتی سو مری پربھو نائی سُرسری ہی ماتھ
سکھا انُج سیا سہت بن گون کینہہ رگھوناتھ

تب گنیش جی اور شو جی کا سمرن کر کے اور گنگا جی کو مستک نوا کر پربھو شری رام چندر جی نشاد راج لکشمن اور سیتا سمیت بن کو چلے۔

تیہی دن بھیو بٹپ تر باسو ۔ لکھن سکھاں سب کینہہ سُپاسو
پرات پرات کرت کری رگھورائی ۔ تیرتھ راجو دیکھ پربھو جائی

اس دن تو بھی ایک برکش کے نیچے نواس ہوا۔ لکشمن جی اور نشاد راج نے سب آرام کا سامان لا کر دیا۔ پراتہ کال اٹھ کر اور سب پراتہ کرم (شوچ سندھیا ہون آدی) کر کے شری رگھوناتھ جی نے تیرتھ راج پریاگ جا کر درشن کئے۔

سچو ستیہ شردھا پریہ ناری ۔ مادھو سرس میتو ہتکاری
چاری پدارتھ بھرا بھنڈارو ۔ پنیہ پردیس دیس اتی چارو

اُس تیرتھ راج پریاگ کا منتری ستیہ (سچائی) ہے۔ شردھا پریہ استری ہے۔ اور شری بینو مادھو جی جیسے ہتکاری متر ہیں۔ دھرم ارتھ کام موکش ان چاروں پدارتھوں سے بھنڈار بھرا ہے۔ اور وہ پوتر اُس کا سُندر دیش ہے۔

چھیتر اگم گڑھ گاڑھ سُہاوا ۔ سپنے ہوں نہیں پرتی پچھنہہ پاوا
سین سکل تیرتھ بر دیرا ۔ کلُش انیک دلن رن دھیرا

اس تیرتھ کا کشیتر دیکھنے ہی دُرگم ہے مضبوط اور سُندر قلعہ ہے

جس کو سپنے میں بھی پاپ رُوپی الام کردھ آدک نہیں جیت سکتے۔
سارے تیرتھ اس راجا کی شریشٹھ ویروں کی فوج ہے۔ پاپوں کی
سینا کو کچل ڈالنے والے رن دھیر یودھا ہیں۔

سنگمو سنگھاسنو سُٹھی سوہا۔ چھتر واکھے ہو مُنی منو موہا
چنور جمن اور گنگ ترنگا۔ دیکھی ہوہیں دُکھ دارد بھنگا

گنگا جمنا اور سرسوتی کا سنگم اس کا بہت ہی سُندر سنگھاسن ہے۔
اکشے بٹ اس تیرتھ راج کا چھتر ہے۔ جو مُنیوں کے من کو بھی موہت
کرتا ہے۔ جمنا جی اور گنگا جی کی ترنگیں اس کے چنور ہیں۔ جن کو دیکھ کر
ہی دُکھ اور کنگالی نشٹ ہو جاتی ہے۔

سیوہیں سکرتی سادھو سُچی پاوہی سب من کام
بندی بید پُران گن کہہیں بمل گُن گرام

پُنیہ آتما اور پوتر سادھو اس کی سیوا کر کے سب منورتھ پاتے
ہیں۔ وید اور پُران اس تیرتھ کے بھاٹ ہیں۔ جو اس کے نرمل گن
سمُوہ کا درنن کرتے ہیں۔

کو کہی سکئی پریاگ پربھاؤ۔ کلش پُنج کُنجر مرگ راؤ
اس تیرتھ پتی دیکھی سُہاوا۔ سُکھ ساگر رگھوبر سکھو پاوا

اس تیرتھ راج پریاگ کے پربھاد کو کون کہہ سکتا ہے۔ جو کہ پاپ
سمُوہ رُوپی ہاتھی کے مارنے کے لئے شیر ہے۔ اس سُندر تیرتھ راج کو
دیکھ کر سُکھ کے سمندر شری رگھوناتھ جی کو بھی سُکھ ہوا۔

کہی سیا لکھن ہی سکھہی سنائی۔ شری مُکھ تیرتھ راج بڑائی
کری پرنامُو دیکھت بن باگا۔ کہت مہاتم اتی انُو راگا

سیتا جی۔ لکشمن جی اور نشادراج کو اس تیرتھ راج کی بڑائی
بھی شری رام چندر جی نے اپنے شری مُکھ سے کہہ کر سنائی۔ اسکے بعد
پرنام کر کے باغ اور بن دیکھے اور بڑے پریم سے اُن کا مہاتم کہا۔

ایہی بدھی آئی بلو کی بینی۔ سُمرت سکل سمنگل دینی
مُدت نہائی کینہی سو سیوا۔ پوجی جتھا ودھی تیرتھ دیوا

اس پرکار شری رام چندر جی نے آکر تروینی کا درشن کیا۔ جو سمرن
کرنے سے ہی سب سُندر منگلوں کو دینے والی ہے پرسن ہو کر اشنان
کیا اور شو جی کی پوجا کی۔ اور وِدھی انوسار تیرتھ دیوتاؤں کا پوجن کیا۔

تب پربھو بھردواج پہیں آئے۔ کرت دنڈوت مُنی اُر لائے
مُنی من مود نہ کچھو کہی جائی۔ برہمانند راسی جنو پائی

تب پربھو شری رام چندر جی بھردواج جی کے پاس آئے
انہیں ڈنڈوت پرنام کیا۔ بھردواج جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔
بھردواج جی کے من میں جتنا آنند ہوا۔ اُس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔
مانو انہیں برہم آنند کی راشی ہاتھ آ گئی ہو۔

دینہی اسیس منیس اُر اتی انند واس جانی
لوچن گوچر سُکرت پھل منہوں کئے بدھی آنی

مُنیشور بھردواج جی نے اُنکو آشیرواد دیا۔ یہاں کر اُنکے
ہردے میں اتھاہ آنند ہوا۔ کہ آج بدھاتا نے شری رام لکشمن اور
سیتا جی کے رُوپ میں مانو اُن کے سمپُورن شبھ کرموں کے پھل
کو پرتکش رُوپ میں اُن کی آنکھوں کے سامنے لا کر پرگٹ کر دیا ہے۔

کُسل پرسن کری آسن دینہے۔ پوجی پریم پری پورن کینہے
کند مُول پھل انکُر نیکے۔ دیئے آنی مُنی منہو امی کے

کُشل پوچھ کر مُنی نے اُن کو آسن دیا۔ اور پریم سمیت اُنکی پوجا
کر کے انہیں پرسن کیا۔ پھر ایسے سُندر کند مول پھل انکُر لا دیئے جو کہ
مانو امرت ہی تھے۔

سیا لکھن جن سہت سُہائے۔ اتی رُچی رام مُول پھل کھائے
بھئے بگت شرم رام سُکھارے۔ بھردواج مرُدو بچن اچارے

سیتا جی۔ لکشمن جی اور نشادراج سمیت شری رام چندر جی نے
اُن سُندر کند مُول پھلوں کو بہت شوق سے کھایا تو تکان دُور ہو جانے
پر شری رام چندر جی بہت سُکھی ہوئے تب بھردواج جی نے پربھو سے
کومل بچن کہے۔

آجو سپھل تپو تیرتھ تیاگو۔ آجو سپھل جپ جوگ براگو

سپھل سکل سُبھ سادھن ساجو۔ رام تمہہ ہی اولوکت آجو

ہے رام! آج میرا تپ، تیرتھ، نواس، تیاگ سب سپھل ہوا۔
آپ کے درشن کر کے جپ، یوگ، اور ویراگ بھی سپھل ہوا ہے رام
! آپ کو دیکھ کر آج میرے سارے شُبھ سادھن بھی سپھل ہوئے۔

لابھ اودھی سکھ اودھی نہ دوجی۔ تمہریں درس آس سب پوجی
اب کری کرپا دیہو بر ایہو۔ نج پد سرسج سہج سنیہو

اس لوک اور پرلوک میں جتنے لابھ اور سکھ ہیں۔ آپ کے درشن
بغیر اُن کی کوئی دوسری حد نہیں ہے۔ ہے رام! آپ کے درشن سے
میری سب کامنائیں پوری ہو گئیں۔ اب کرپا کر کے مجھے یہی وردان دیجیے
کہ آپ کے چرن کملوں میں میری سبھاوک پریتی ہو۔

کرم بچن من چھاڑی چھل جب لگی جن نہ تمہار
تب لگی سُکھ سپنے ہوں نہیں کئیں کوٹی اپچار

کیونکہ جب تک جیو من بچن کرم سے سب چھل کپٹ چھوڑ کر
آپ کے چرنوں سے شُدھ پریم نہیں کرتا۔ تب تک کروڑوں جتن کرنے سے
بھی اُسے سپنے میں بھی سُکھ کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔

سُنی مُنی بچن رامو سکچانے۔ بھاو بھگتی آنند اگھانے
تب رگھوبر مُنی سجس سہاوا۔ کوٹی بھانتی کہی سب ہی سناوا

بھردواج مُنی کے شُدھ بھگتی بھاو کے کارن آنند سے ترپت
ہوئے بھگوان شری رام چندر جی انیہ بچن سُن کر بیوہارک درشٹی سے
لجا گئے۔ تب شری رگھوناتھ جی نے مُنی راج کے سُندر یش کو کروڑوں
پرکار کہہ کر سب کو سُنایا۔

سو بڑ سو سب گُن گن گیہو۔ جیہی مُنیس تمہ آدر دیہو
مُنی رگھوبیر پرسپر نوہیں۔ بچن اگوچر سُکھ انوبھوہیں

شری رام جی بولے۔ ہے مُنی راج! وہی بڑا ہے اور وہی سب
گُن گنوں کا بھنڈار ہے جس کو آپ آدر دیں۔ اس پرکار مُنی راج
بھردواج اور شری رگھوناتھ جی دونوں آپس میں ایک دوسرے کو
ڈنڈوت کرتے ہیں۔ اور ایسے الوکک سُکھ کا انوبھو کر رہے ہیں۔ کہ جو
کہنے میں نہیں آسکتا۔ یعنی جس کا بیان بانی نہیں پاسکتی۔

یہ سُدھی پائی پریاگ نواسی۔ بٹو تاپس مُنی سدھ اُداسی
بھردواج آشرم سب آئے۔ دیکھن دسرتھ سُتن سُہائے

یہ خبر سُن کر کہ شری رام لکشمن اور سیتا یہاں آئے ہیں۔ برہمچاری
تپسوی، مُنی، سدھ اور اُداسی سب دسرتھ جی کے سُندر پتروں کو
دیکھنے کے لئے بھردواج آشرم میں آئے۔

رام پرنام کینہ سب کاہو۔ مُدت بھئے لہی لوین لاہو
دیہیں آسیس پرم سُکھو پائی۔ پھرے سراہت سُندرتائی

شری رام چندر جی نے سب کو پرنام کیا۔ اُن کے درشن کر کے
نیتروں کا لابھ اُٹھا کر سب پرسن ہوئے اور پرم آنند پا کر آشیرواد دیا۔
پھر شری رام جی کے سُندر روپ کی پرشنسا (تعریف) کرتے ہوئے واپس
لوٹ گئے۔

رام کینہ بشرام نسی پرات پریاگ نہائی
چلے سہت سیا لکھن جن مُدت مُنی ہی سرو نائی

رات کو شری رام جی نے وہیں آرام کیا۔ صبح اُٹھ کر پریاگ راج
میں اشنان کیا اور پرسن ہو کر مُنی جنوں کو ڈنڈوت پرنام کر کے
سیتا لکشمن اور سیوک گہہ کے سہت آگے چلے۔

رام سپریم کہیو مُنی پاہیں۔ ناتھ کہئے ہم کیہی مگ جاہیں
مُنی من بہسی رام سن کہہیں۔ سُگم سکل مگ تمہ کہوں آہیں

چلتے سمے شری رام جی نے بڑے پریم سے بھردواج مُنی سے
کہا۔ ہے ناتھ! کہئے ہم کس مارگ سے جائیں۔ مُنی من میں ہنسے اور رام
جی سے کہنے لگے۔ کہ آپ کیلئے تو سبھی مارگ سُگم ہیں۔

ساتھ لاگی مُنی شِشیہ بولائے۔ سُنی من مُدت پچاسک آئے
سبنہہ رام پر پریم اپارا۔ سکل کہیں مگ دیکھ ہمارا

مارگ دکھلانے کے لئے اُن کے ساتھ بھیجنے کو بھردواج نے
اپنے شاگردوں کو بُلایا۔ بھگوان کے ساتھ جانے کی خبر سُن کر کوئی پچاس

شاگرد وہاں آگئے۔ سبھی کو شری سیتا رام جی سے اہلِ پریم ہے۔ سب یہی کہتے ہیں کہ ہم نے مارگ اچھی طرح سے دیکھا ہوا ہے۔

مُنی بُرہمچاری سنگ تب دیہے۔ جنہہ بہو جنم سُکرت سب کینہے
کری پرنام مُنی آیسو پائی۔ پرمُدت ہردیاں چلے رگھو رائی

اُن میں سے چار برہمچاریوں کو بھردواج جی نے رام کے ساتھ کر دیا۔ بھگوان کے ساتھ اُن چار شاگردوں کو جانے کا سوبھاگیہ پراپت ہُوا۔ جنہوں نے جنم جنمانتر میں پُنیہ کرم کئے تھے پھر شری رگھوناتھ جی نے رشی کو پرنام کیا۔ اور اُنکی آگیا پاکر پرسن من سے وہ چل دیئے۔

گرام نکٹ جب نکسہیں جائی۔ دیکھہیں درس ناری نر دھائی
ہوہیں سناتھ جنم پھلو پائی۔ پھرہیں دُکھت منو سنگ پٹھائی

جب وہ کسی گاؤں کے پاس جا نکلتے ہیں۔ اُن کے درشن کرنے کے لئے استری پُرش دوڑے چلے آتے ہیں۔ وہ اناتھ رہتیم۔ لیجانجو استری پُرش پربھو کے درشن پاکر سناتھ (بھگوان کی اوٹ پاکر) اپنے جنم پھل پاتے تھا۔ اُنکے من بھگوان کے ساتھ چلے جاتے تھے۔ اور شریر وہیں رہ جاتے ہیں۔ جس سے وہ دُکھی ہو کر اپنے اپنے گھر واپس لوٹ جاتے ہیں۔

بدا کئے بٹو بنئے کری پھرے پائی من کام
اُتری نہائے جمُن جل جو سریر سم سیام

جب جمنا کے کنارے پربھو پہنچے تو انہوں نے چاروں برہمچاریوں سے بنتی کر کے انہیں واپس کر دیا۔ وہ برہمچاری اپنی من چاہی وستو پاکر لوٹے۔ جمنا کے پار اُتر کر پربھو شری رام چندر جی نے سمیت لکشمن سیتا اور گوہ کے جمنا جی میں اشنان کیا۔ جس کا پانی اُنکے سانولے شریر کے سمان سانولے رنگ کا تھا۔

سُنت تیر باسی نر ناری۔ دھائے نج نج کاج بساری
لکھن رام سیا سُندرتائی۔ دیکھ کرہیں نج بھاگیہ بڑائی

جمنا جی کے کنارے رہنے والے استری پُرش یہ سُن کر کہ شری رام لکشمن سیتا اور گوہ سمیت یہاں آئے ہیں۔ اُن کو دیکھنے کے لئے اپنے کام دھندے چھوڑ کر دوڑ آئے۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے سُندر روپ کو دیکھ کر وہ اپنے سوبھاگیہ (خوش قسمتی) کی بڑی بڑائی کرتے ہیں۔

اتی لالسا سبہیں من ماہیں۔ ناؤں گاؤں بوجھت سکچاہیں
جے تنہہ مہوں بیَے بردھ سیانے۔ تنہہ کری جُگتی رام پہچانے

اُن کے من میں اتی انت لالسا ہے کہ اُنکے نام اور گاؤں کا پتہ پوچھیں۔ پرنتو ایسا کرتے ہوئے وہ سب ڈرتے ہیں۔ اُن لوگوں میں سے جو بوڑھے اور چتر تھے۔ انہوں نے یُکتی سے شری رام چندر جی کو پہچان لیا

سکل کتھا تنہہ سبہی سُنائی۔ بنہی چلے پِتو آیسو پائی
سُنی سبیشاد سکل پچھتاہیں۔ رانی رائن کینہہ بھل ناہیں

اُن بوڑھے اور چتر پُرشوں نے باقی سب استری پُرشوں کو ساری کتھا کہہ سنائی کہ پتا کی آگیا پاکر یہ بن کو جا رہے ہیں۔ یہ سُن کر سب کو کلیش ہوا اور وہ پچھتانے لگے۔ کہ راجا اور رانی نے اُن کو ایسی آگیا دے کر اچھا نہیں کیا۔

تیہی اوسر ایک تاپسو آوا۔ تیج پنج لگھو بیَس سُہاوا
کبی الکست گتی بیش براگی۔ من کرم بچن رام انوراگی

اتنے میں وہاں ایک تپسوی آیا۔ جو تیج کا پُنج (خزانہ) تھا۔ مگر جس کی چھوٹی عمر تھی۔ اور روپ جس کا سُندر تھا۔ وہ کوئی گمنام کوی تھا۔ جو اپنا نام اور پتہ نہیں بتانا چاہتا تھا۔ اُس نے ویرکت پُرشوں کا سا بھیس دھارن کیا ہوا تھا۔ اور وہ من بچن کرم سے بھگوان کا پریمی تھا۔

سجل نین تن پُلکی نج اشٹ دیو پہچانی
پریئو دنڈ جمی دھرنی تل دسا جائی بکھانی

اپنے اشٹ دیو کو پہچان کر اُس کے نیتروں میں پریم آنسو بھر آئے دھارے پریم کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ ڈنڈے کے سمان پرتھوی پر گر پڑا۔ اس کی اس پریم دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

رام سپریم پُلکی اُر لاوا۔ پرم رنک جنو پارسو پاوا
منہوں پریم پرمارتھو دوؤ۔ ملت دھرے تن کہہ سبو کوؤ

شری رام چندر جی نے پریم سے پلکت ہو کر اُسے چھاتی سے لگا لیا

انہیں اتنا آنند ہوا۔ مانو مہا کنگال کو پارس مل گئی ہو۔ سب کوئی کہنے لگے کہ پریم اور سہاؤ تہ دونوں شریر دھارن کر کے آپس میں مل رہے ہیں۔

پھوری لکھن پانیہ سوئی لاگا۔ لینہہ اٹھائی امگی انوراگا
پُنی سیا چرن دھوری دھری سیسا۔ جننی جانی سسو دینی اسیسا

پھر اس نے لکشمن جی کے چرن پکڑ لئے۔ انہوں نے پریم بھری امنگوں سے اسے اٹھا لیا۔ پھر اس نے سیتا جی کے چرنوں کی دھول اٹھا کر سر پر رکھی۔ سیتا جی نے اسے اپنا بچہ جان کر آشیرواد دیا۔

کینہہ نشاد دنڈوت تیہی۔ ملیو مدت لکھی رام سنیہی
پیت نین پُٹ روپ پیوش۔ مدت سسو پائی جمی بھوکھا

نشاد راج نے اس تپسوی کو ڈنڈوت پرنام کیا۔ وہ رام جی کا پریمی جان کر نشاد راج سے بڑا پرسن ہو کر ملا۔ وہ تپسوی اپنے نیتر روپی دونوں میں شری رام کے سُندر روپ روپی امرت کو پی پی کر اتنا آنندت ہوا۔ مانو بھوکے کو کوئی ذائقہ دار لذیذ بھوجن مل گیا ہو۔

تے پتُھ مانو کہو سُکھی کیسے۔ جنہہ پٹھئے بن بالک ایسے
رام لکھن سیا روپ نہاری۔ ہوئیں سنیہہ بکل نر ناری

دھر گاؤں کی استریاں آپس میں بات چیت کر رہی ہیں۔ ایک دوسری سے کہنے لگی۔ ہے سکھی! کہو تو وہ ماتا پتا کتنے پتھر دل ہونگے جنہوں نے ان نازک بالکوں کو بن میں بھیج دیا۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے روپ کو دیکھ کر سب استری پرش پریم وش ویاکل ہو گئے۔

تب رگھوبیر انیک بدھی سکھی سکھا دلو دینہہ
رام رجائسو سیس دھری بھون گونو تیس کینہہ

تب رگھوناتھ جی نے بہت طرح سے نشاد راج کو سمجھایا۔ اس نے بھگوان کی آگیا کو سر ماتھے پر رکھ کر اپنے گھر کی طرف کو کوچ کیا۔

پُنی سیا رام لکھن کر جوری۔ جمن ہی کینہہ پرنامو بہوری
چلے سسی سیا مدت دوؤ بھائی۔ رب تنو جا کی کرت بڑائی

تب سیتا جی۔ شری رام چندر جی اور لکشمن جی تینوں نے ہاتھ جوڑ کر جمنا جی کو پھر پرنام کیا۔ اور سورج کنیا جمنا جی کی مہما کا درنن کرتے ہوئے پرسن ہو کر سیتا جی سمیت دونوں بھائی آگے چلے۔

پتھک انیک ملہیں مگ جاتا۔ کہہیں سپریم دیکھی دوؤ بھراتا
راج لکھن سب انگ تمہارے۔ دیکھی سوچ اتی ہردیہ ہمارے

راستے میں جاتے ہوئے بہت سے مسافر ملتے ہیں۔ وہ دونوں بھائیوں کو دیکھ کر پریم پوروک کہتے ہیں۔ کہ تمہارے انگ انگ سے راج لکشن (نشانی) ہی دکھائی دیتے ہیں۔

مارگ چلہو پیادیہی پائیں۔ جیوتش جھوٹھ ہمارے بھائیں
اگم پنتھ گری کانن بھاری۔ تیہی مہن ساتھ ناری سکماری

تم لوگ راج کمار ہوتے ہوئے بھی راستے میں پیدل جا رہے ہو۔ اس سے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے کہ جوتش شاستر سب جھوٹا ہی ہے بڑے بڑے پہاڑ اور گم (دشوار گذار) راستے ہیں۔ کیسا بھیانک بن ہے۔ تس پر تمہارے ساتھ نازک بدن استری بھی ہے۔

کری کیہری بن جائی نہ جوئی۔ ہم سنگ چلہیں جو آئیسو ہوئی
جاب جہاں لگی تہاں پہنچائی۔ پھرب بہوری تمہہی سر نائی

ہاتھی اور شیروں سے بھرا ہوا یہ بن اتنا بھیانک ہے کہ دیکھا تک نہیں جاتا۔ اگر آپ آگیا دیں تو ہم آپ کے ساتھ چلیں۔ آپ جہاں تک جائیں گے وہاں پہنچا کر ہم آپ کو پرنام کر کے لوٹ آئیں گے۔

ایہی بدھی پوچھہیں پریم بس پُلک گات جل نین
کرپا سندھو پھیرہیں تنہہی کہی بنیت مردو بین!!

اس پرکار پریم وش ہو کر مسافر پلکت شریر ہو کر اور نیتروں میں پریم آنسو بھر کر ان سے پوچھتے ہیں۔ کرپا ساگر بھگوان پریم بھرے کومل نمر پوروک بچن کہہ کر انہیں لوٹا دیتے ہیں۔

جے پُر گاؤں بسہیں مگ ماہیں۔ تنہہ ہی ناگ سر نگر سہاہیں
کیہہ سکرتیں کیہی گھری بسائیں۔ دھنیہ پنیہ مئے پرم سہاہیں

بھگوان جس راستے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اُس راہ میں جو گاؤں اور قصبے بسے ہوئے ہیں۔ اُن کے سوبھاگیہ کو دیکھ کر ناگ اور دیوتاؤں کے گاؤں اور شہر اُن کی سراہنا کرتے ہیں۔ اور رشک کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ کس پنیہ آتما نے کس شبھ گھڑی میں ان گاؤں اور قصبوں کو بسایا تھا۔ جو آج اتنے سوبھاگیہ شالی۔ پنیہ مئے اور پرم سُندر ہو رہے ہیں۔

جہاں جہاں رام چرن چلی جاہیں۔ تنہہ سمان امراوتی ناہیں
پُنیہ پنج مگ نکٹ نواسی۔ تنہہ ہی سراہیں سُر پُر باسی

جہاں جہاں پربھو شری رام چندر جی کے چرن پڑتے ہیں اُنکے سمان اندر پُری بھی نہیں ہے۔ رستے کے پاس رہنے والے استری پُرش بھی پنیہ کی راشی ہیں۔ جن کے بھاگ کی سراہنا دیو لوک کے رہنے والے دیوتا بھی کرتے ہیں۔

جے بھری نین بلوکہیں رام ہی۔ سیتا لکھن سہت گھن سیام ہی
جے سر سرت رام اوگاہیں۔ تنہہ ہی دیو سر سرت سراہیں

جو نیتر بھر کر سیتا لکشمن سہت گھن شیام شری رام چندر جی کے درشن کرتے ہیں۔ جن سروروں (تالابوں) ندیوں میں شری رام چندر جی اشنان کرتے اور پار کر کے آگے بڑھتے ہیں۔ دیوتاؤں کے تالاب اور ندیاں بھی اُن کی سراہنا کرتے ہیں۔

جیہی ترو تر پربھو بیٹھہیں جائی۔ کرہیں کلپ ترو تاسو بڑائی
پرسی رام پد پدم پراگا۔ مانتی بھومی بھوری نج بھاگا

جس برکش کے تلے پربھو شری رام چندر جی بیٹھ کر آرام کرتے ہیں کلپ برکش بھی اس برکش کی پرشنسا کرتے ہیں۔ بھگوان کے چرن کملوں کی رج کا سپرش کر کے دھرتی بھی اپنے سوبھاگیہ کی سراہنا کرتی ہے۔

چھانہہ کرہیں گھن بیبدھ گن برشہیں سُمن سہاہیں
دیکھت گری بن بہگ مرگ رام چلے مگ جاہیں

راستے میں بادل چھایا کر رہے ہیں۔ دیوتا گن پھول برسا رہے ہیں

اور رشک کر رہے ہیں۔ بھگوان شری رام چندر جی پہاڑ۔ بن۔ پنچھی پشوؤں کو دیکھتے ہوئے راستے میں چلے جا رہے ہیں۔

سیتا لکھن سہت رگھو رائی۔ گاؤں نکٹ جب نکسہیں جائی
سُنی سب بال برِدھ نر ناری۔ چلہیں ترت گرہ کاج بساری

سیتا لکشمن کے سہت شری رگھوناتھ جی جس گاؤں کے پاس جا نکلتے ہیں۔ تب اُن کے آنے کی خبر سنکر بالک بوڑھے استری پُرش اپنے گھر کے کام دھندے چھوڑ کر اُن کے درشن کے لئے چل پڑتے ہیں

رام لکھن سیا روپ نہاری۔ پائی نین پھلو ہوہیں سُکھاری
سجل بلوچن پلک سریرا۔ سب بھئے مگن دیکھی دوؤ بیرا

رام لکشمن اور سیتا جی کے سندر روپ کو دیکھ کر وہ نیتروں کا پھل پا کر سکھی ہوتے ہیں۔ اُن کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ شریر پلکت ہو گیا دونوں بھائیوں کو دیکھ کر سب پریم مگن ہو گئے۔

برنی نہ جائی دسا تنہہ کیری۔ لہی جنو رنکنہ سُر منی ڈھیری
ایکنہہ ایک بولی سکھ دیہیں۔ لوچن لاہو لیہو چھن ایہیں

اُنکی دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو کنگال کو چنتامنی کی ڈھیر ہاتھ آ گئی ہو۔ وہ ایک دوسرے کو پکار پکار کر شکشا دیتے ہیں کہ ابھی کشن نیتروں کا لابھ اٹھالو۔

رامہی دیکھی ایک انورا گے۔ چتوت چلے جاہیں سنگ لاگے
ایک نین مگ چھبی اُر آنی۔ ہوہیں سِتھل تن من بر بانی

کوئی تو رام جی کے سندر روپ پر مست ہوا۔ انہیں دیکھتا ہوا اُن کے ساتھ چلا جا رہا ہے۔ تو کوئی نیتر مارگ سے انکی شوبھا کو ہردے میں لے جا کر شریر من اور بانی سے سکتے کی سی حالت میں ہو جاتا ہے۔

ایک دیکھی بٹ چھانہہ بھلی ڈاسی مردل ترن پات
کہہیں گنوائیے چھنکو شرم گونب بیگہیں کہ پرات

کوئی ایک سندر بڑ کا سایہ دیکھ کر سندر کومل گھاس اور پتے بچھا کر کہتا ہے۔ کہ تھکا ماندہ جی بھر یہاں بیٹھ کر تھکان دور کیجئے۔ پھر من چاہے تو ابھی

جانا یا پھر سویرے اُٹھ کر چلے جانا۔

ایک کلس بھری آنہیں پانی ۔ اچیئے ناتھ کہیں بھر دو پانی
سُنی پریہ بچن پرتی اتی دیکھی ۔ رام کرپال سوسیل بسیکھی

کوئی پانی کا گھڑا بھر کر لے آتا ہے۔ اور کومل بانی سے کہتا ہے۔ ہے ناتھ! آپ چمن تو کر لیجیے۔ اُن کے پریم بچن سُن کر اور اُن کی بہت ہی پریتی دیکھ کر کرپالو اور پرم سوشیل شری رام چندر جی نے

جانی شرمت سیا من ماہیں ۔ گھرک بلمبو کینہہ بٹ چھاہیں
مُدت ناری نر دیکھہیں سوبھا ۔ رُوپ انُوپ نین منُو لوبھا

من میں سیتا جی کو تھکی ہوئی جان کر گھڑی بھر کے لئے بڑ کے سایہ کے تلے آرام کیا۔ استری پُرش پرسن ہو کر ان کی شوبھا دیکھ رہے ہیں۔ اُن کے انوپم (لاثانی) روپ کو دیکھ کر سب کے من مُگدھ ہو گئے۔

ایک ٹک سب سوہہیں چہوں اورا ۔ رام چندر مُکھ چند چکورا
ترُن تمال برن تنو سوہا ۔ دیکھت کوٹی مدن منو موہا

سب لوگ ٹکٹکی لگائے چاروں طرف سے شوبھا پاتے ہوئے چکور کی طرح شری رام چندر جی کے چندر مکھ کو دیکھ رہے ہیں۔ جوان تمال برکش کے رنگ جیسا شری رام جی کا سانولا شریر اتنی شوبھا پا رہا ہے۔ جسے دیکھ کر کروڑوں کام دیو کے من موہت ہو جاتے ہیں۔

دامنی برن لکھن سُٹھی نیکے ۔ نکھ سکھ سُبھگ بھاوتے جی کے
مُنی پٹ کٹنہہ کسیں تُونیرا ۔ سوہہیں کر کملنی دھنو تیرا

بجلی کے سے تیج میئے رنگ کے لکشمن بہت ہی سُندر معلوم ہوتے ہیں۔ وہ ایڑی سے لے کر چوٹی تک سُندر ہیں اور من کو موہنے والے ہیں۔ دونو بھائی منیوں کے بستر پہنے ہوئے ہیں۔ اور کمر میں ترکش کسے ہوئے ہیں۔ کمل جیسے سُندر ہاتھوں میں دھنش اور بان شوبھا پا رہے ہیں۔

جٹا مُکٹ سیسنی سُبھگ اُر بھج نین بسال
سرد پرب بدھو بدن بر لست سوید کن جال

اُن کے سروں پر سُندر جٹاؤں کے مُکٹ ہیں۔ چھاتی، بھجائیں

اور نیتر بوشال ہیں۔ سرد ریتو کے پورنماشی کے چندرماں کے سمان سندر مُکھوں پر پسینے کے بوندوں کے سموہ شوبھا پا رہے ہیں۔

برنی نہ جائی منوہر جوری ۔ سوبھا بہت تھوری متی موری
رام لکھن سیا سُندر تائی ۔ سب چتوہیں چت من متی لائی

ایسے سُندر دونو بھائیوں کی منوہر جوڑی کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اُن کی شوبھا اپار اور میری بُدھی بہت ہی تھوڑی ہے۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے سُندر رُوپ کو سب لوگ من بُدھی اور چت لگا کر دیکھ رہے ہیں۔

تھکے ناری نر پریم پیاسے ۔ منہوں مرگی مرگ دیکھی دیا سے
سیا سمیپ گرام تیا جاہیں ۔ پوچھت اتی سنیہاں سکچاہیں

تھک گئے ان شری رام چندر جی کے پریم کے پیاسے استری پُرشوں کی اُن کے سُندر روپ کو دیکھ کر ایسی دشا ہو گئی۔ مانو دیپک کی لاٹ کو دیکھ کر ہرن اور ہرنی پر سکتہ طاری ہو گیا ہو۔ ارتھات اُن کے ٹکٹکی لگا کر سندر رُوپ کو دیکھتے دیکھتے سب انگ شتھل ہو گئے۔ گاؤں کی استریاں سیتا جی کے پاس جاتی ہیں۔ پرنتو اُنکے پرتی اتی انت پریم کے کارن ان سے کچھ پوچھتے میں لجاتی ہیں۔

بار بار سب لاگہیں پائیں ۔ کہہیں بچن مرِدو سرل سُبھائیں
راجکماری بنئے ہم کرہیں ۔ تیا سبھائے کچھ پوچھت ڈرہیں

بار بار سب اُنکے پاؤں پڑتی ہیں اور سبھاؤ سے ہی سیدھے سادے کومل بچن کہتی ہیں۔ پرنتو استری سبھاؤ کے کارن کچھ پوچھتے ہوئے ڈرتی بھی ہیں۔

سوامنی اہنئے چھمبی ہماری ۔ بلگ نہ مانب جانی گنواری
راج کنور دوؤ سہج سلونے ۔ انہہ تیں لہی دُتی مرکت سولنے

ہے سوامنی! ہماری گستاخی معاف۔ ہمیں گاؤں کی گنواری استریاں جان کر غصہ نہ کرنا۔ یہ دونو راجکمار سبھاؤ سے ہی پرم سندر ہیں اور نیلم منی اور سونے نے ان دونوں سے ہی سندرتا اور چمک لے کر شوبھا پائی ہے۔

سیامل گور کسور بر سُندر سُشما این

سرد سرب ادی ناتھ لکھو سر وسرورہ نین

ایک کا سانولا اور دوسرے کا گورا رنگ ہے۔

چڑھتی ہوئی جوانی کی اوستھا ہے۔ دونوں ہی پرم شوبھا کے بھنڈار ہیں۔ سرد ندو کے پورن چندرما کے سمان سندر اُنکے چہرے ہیں۔ اور سرد رتو کے کمل کے سمان سندر اُن کی آنکھیں ہیں۔

ماس پارائن سولھواں وشرام

نواہن پارائن چوتھا وشرام

کوٹی منوج لجاونہارے۔ سُمکھی کہہو کو آہی تمہارے

سُنی سنیہہ مئے منجل بانی۔ سکچی سیا من مہوں مسکانی

یہ دونو کروڑوں کام دیوؤں کو بھی اپنے سندر روپ سے لجانے والے ہیں۔ ہے سُندرمکھی یہ تو کہو کہ تمہارا ان سے کیا رشتہ ہے۔ اُنکی ایسی پریم بھری سندر بانی کو سُنکر سیتا جی لجا گئیں اور من ہی من مسکرائیں۔

تنہہ ہی بلوکی بلوکتی دھرنی۔ دُہوں سکوچ سکچتی بربرنی

سکچی سپریم بال مرگ نینی۔ بولی مدھر بچن پکبینی

اُن استریوں کو دیکھکر سیتا جی زمین کی طرف آنکھیں نیچی کرکے دیکھنے لگیں۔ دونو طرف ہی سنکوچ ہے۔ یدی وہ اُن کو اُتر دیتی ہیں۔ تو انہیں رشتہ بتانے میں استری سبھاؤ کے کارن لجا آتی ہے۔ اور یدی وہ اُن کی بات کا اُتر نہ دے تو گاؤں کی شدھ بھالو استریاں نراش ہوجائیں گی۔ اسلئے سیتا جی پس و پیش میں پڑ گئیں۔ آخر بال مرگ نینی اور کوئل کے سمان مدھر بانی والی سیتا جی پریم سہت لجاتی ہوئی میٹھے بچن بولیں۔

سہج سبھائے سبھگ تن گورے۔ نامو لکھن لگھو دیور مورے

بہوری بدن بدھو آنچل ڈھانکی۔ پیا تن چتئی بھونہہ کری بانکی

کھنجن منجو ترتیچھے نینہی۔ نج پتی کہیو تنہہ ہی سیا سینی

کھئیں ناری سب گرام باڑھوئیں۔ رنکھہ رائے راسی جنو لوٹیں

یہ جو سہج سبھاؤ سے ہی سندر اور گورے شریر کے ہیں اُنکا نام لکشمن ہے۔ یہ میرے چھوٹے دیور ہیں۔ پھر اپنے چندر مکھ کو آنچل سے ڈھاک کر شری رام چندر جی کی اور دیکھ کر بھوئیں ترچھی کرکے کھنجن پنچھی کے سے سندر نیتروں کو ترچھے کرکے سیتا جی نے شری رام جی کی اور اشارہ کرکے انہیں کہا کہ یہ میرے پتی ہیں۔ یہ جان کر گاؤں کی سب جوان استریاں پرسن ہوگئیں۔ مانو کنگالوں نے دھن کے ڈھیر لوٹ لئے ہوں۔

اتی سپریم سیا پائن پری۔ بہو بدھی دیہیں آسیس

سدا سوہاگنی ہوہو تمہہ جب لگی مہی ہی سیس

وہ اتی انت پریم سے سیتا جی کے پاؤں پکڑ کر بہت پرکار سے اُنہیں آشیش (دُعا) دیتی ہیں کہ جب تک یہ پرتھوی شیش ناگ جی کے سر پر ہے۔ تب تک تمہارا سہاگ اٹل رہے۔

پاربتی سم تپی پریہ ہوہو۔ دیبی نہ ہم پر چھاڑب چھوہو

پنی پنی بنے گریئے کر جوری۔ جوں ایہی مارگ پھریئے بہوری

درسنو دیب جانی نج داسی۔ لکھیں سیاں سب پریم پیاسی

مدھر بچن کہی کہی پرتیوشیں۔ جنو کمدنیں کومدیں پوشیں

پاربتی کے سمان تم اپنے پتی کی سدا پیاری بنی رہو۔ ہم پر سدا ہی کرپا

درشٹی رکھنا۔ ہم بار بار ہاتھ جوڑ کر آپ سے پرارتھنا کرتی ہیں۔ کہ اگر آپ واپسی کے سمے اس مارگ سے لوٹیں تو ہمیں اپنی داسی جان کر درشن دیتی جانا۔ سیتاجی نے سب کو ہیم کی پیاسی دیکھ کر میٹھے بچن کہہ کہہ کر اُنہیں سنتشٹ کیا۔ مانو چاندنی نے کُمدنیوں کو کھلا کر اُن کا پالن کیا ہو۔

تب ہیں لکھن رگھوُ بیر رُکھ جانی۔ پوچھیؤ مگوُ لوگنہی مردُو بانی
سنت ناری نر بھئے دُکھاری۔ پُلکت گات بلوچن باری

تب شری رام چندر جی کی اچھا دیکھ کر لکشمن جی نے لوگوں سے کومل بانی سے راستہ پوچھا۔ یہ سنتے ہی سب استری پُرش دُکھی ہو گئے۔ اُن کے شریر پُلکت ہو گئے۔ اور آنکھوں میں ویوگ کے مارے پریم آنسو بھر آئے۔

مِٹا مودُو من بھئے ملینے۔ بدھی ندھی دینہہ لیت جنو چھینے
سمجھی کرم گتی دھیر جُو کینہا۔ سودھی سُگم مگوُ تنہہ کہی دینہا

ان کا آنند مِٹ گیا۔ من اُداس ہو گیا۔ مانو بدھاتا نے خزانہ دیکر چھین لیا ہو۔ کرم گتی سمجھ کر انہوں نے دھیرج دھری اور اچھی طرح نشچے کر کے آسان راستہ اُنہیں بتلا دیا۔

لکھن جانکی سہت تب گونو کینہہ رگھوُ ناتھ
پھیرے سب پریہ بچن کہی لئے لائی من ساتھ

تب شری رام چندر جی نے لکشمن اور سیتا سہت وہاں سے کوچ کیا۔ اور سب لوگوں کو پیارے بچن کہہ کر واپس لوٹایا مگر تو اُن کے من بھگوان کے ساتھ ہی چلے گئے۔

پھرت ناری نر اَتی پچھتا ہیں۔ دیہی دوشو دیہی من ماہیں
سہت بشاد پرسپر کہہیں۔ بدھی کرتب اُلٹے سب اہہیں

واپس لوٹتے ہوئے وہ استری پُرش بڑا ہی پچھتاتے ہیں۔ اور من ہی من دیو کو دوش دیتے ہیں۔ اور بڑے ہی دُکھ کے ساتھ آپس میں کہہ رہے ہیں کہ بدھاتا کے سب کھیل اُلٹے ہیں۔

نپٹ نرنکُش نٹھر نسنکو۔ جیہیں سسی کینہہ سرج سکلنکو
رُوکھ کلپترُ ساگر کھارا۔ تیہیں پٹھئے بن راج کمارا

بدھاتا بالکل ستنتر کٹھور دل اور نڈر ہے۔ جس نے چندرما کو

روگی اور کلنکت کر دیا ہے (روگی اس لئے کہ وہ گھٹتا بڑھتا ہے۔ اور کلنکت اس لئے کہ اس میں سیاہ داغ ہے) سب کامناؤں کو پورا کرنے والے کلپ برکش کو جڑ پیڑ بنا دیا۔ اور سمندر کو کھاری بنایا۔ اس نے ہی ان سندر راج کماروں کو بن بھیجا ہے۔

جوں لے انہہ ہی دینہہ بنباسُو۔ کینہہ بادی بدھی بھوگ بلاسُو
اے بچرہیں مگ بنُو پد تراناً۔ رچے بادی بدھی باہن ناناً

جب بدھاتا نے ایسے سندر راجکماروں کو بنباس دے دیا۔ تو اس نے بھوگ ولاس کس کے لئے بنائے؟ ارتھات ویرتھ ہی بنائے۔ جب ایسے سُندر نازک بدن راجکمار بن میں ننگے پاؤں چل رہے ہیں تو بدھاتا نے انیکوں پرکار کی سواریاں کس مطلب کے لئے بنائیں۔ ارتھات اُنکی رچنا ویرتھ ہی ہے۔

اے مہی پرہیں ڈاسی کُس پاتا۔ سُبھگ سیج کت سرجت بدھاتا
نرویر باس انہہ ہی بدھی دینہا۔ دھول دھام رچی رچی شرمو کینہا

جب یہ سندر راج کمار کُشا اور پتّوں کا بچھونا کر کے زمین پر سوتے ہیں۔ تو سُندر سیج بدھاتا نے کس لئے بنائی ہے؟ جب بدھاتا نے اُن کو برکشوں کے سایہ تلے لوا دیا ہے تو بڑے بڑے سُندر محلوں کی رچنا کر کے مُفت میں اتنی محنت کس لئے کی۔؟

جوں اے مُنی پٹ دھر جٹل سُندر سُٹھی سُکمار
بِبِدھ بھانتی بھوُشن بسن بادی کئے کرتار

جب یہ سُندر اور بالکل ہی نازک بدن ہو کر بھی منیوں کے بستر پہنتے اور سر پہ جٹا دھارن کرتے ہیں تو بھانت بھانت کے گہنے کپڑے بدھاتا نے کس مطلب کے لئے بنائے۔؟ ارتھات ویرتھ ہی بنائے۔

جوں اے کند مُول پھل کھاہیں۔ بادی سُدھادی اسن جگ ماہیں
ایک کہہیں اے سہج سُہائے۔ آپو پرگٹ بھئے بدھی نہ بنائے

جب یہ کند مُول پھل کھاتے ہیں۔ تو سنسار بھر میں امرت آدی بھوجن ویرتھ بنائے گئے ہیں۔ کوئی ایک کہتے ہیں کہ اے بھائی! یہ تو

اپنے سہج سبھاؤ سے ہی سُندر ہیں۔ یہ اپنے آپ ہی پرگٹ ہوئے بدھاتا کے بنائے نہیں ہیں۔

جہاں لگی بید کہی بدھی کرنی۔ شروَن نین من گوچر برنی
دیکھہو کھوجی بھُوَن دس چاری۔ کہاں اس پُرش کہاں اسی ناری

سننے۔ دیکھنے اور سوچنے میں آنے والی بدھاتا کی جو کرنی ویدوں نے کہی ہے۔ وہاں تک چودہ لوکوں میں ڈھونڈ کر دیکھیے۔ کہیں بھی ان راہگیروں جیسے پُرش اور سیتا جیسی استری نہیں ہے۔ اس لئے یہ تینوں الوکک ہیں۔

انہہ دیکھی بدھی منو انُراگا۔ پٹتر جوگ بنائے لاگا
کینہہ بہت شرم ایک نہ آئے۔ تیہیں ایرشا بن گئی دُرائے

انہیں دیکھ کر بدھاتا کا من مُگدھ ہو گیا۔ تب وہ بھی اُن کے مقابلے کے دوسرے استری پُرش بنانے لگا۔ اس نے بہت زور لگایا پرنتو اُن کے مقابلے کا ایک بھی پُرش نہ بنا۔ اسی حسد کے مارے اُس نے اُن کو بن میں لا کر چھپا دیا۔

ایک کہہیں ہم بہت نہ جانہیں۔ آپہو پرم دھنیہ کری مانہیں
تے پُنی پُنیہ پنج ہم لیکھے۔ جے دیکھہیں دیکھہہیں جنہہ دیکھے

کوئی ایک کہنے لگے کہ ہم بہت نہیں جانتے۔ ہاں ہم اپنا بڑا ہی سوبھاگیہ سمجھتے ہیں۔ جو ہمیں اُن کے درشن ہوئے۔ اور ہماری سمجھ میں تو جنہوں نے انہیں دیکھا ہے۔ جو دیکھ رہے ہیں اور جو آئندہ دیکھیں گے وہ سب بڑے ہی پُنیہ آتما ہیں۔

ایہی بدھی کہی کہی بچن پر یہ لیہیں نین بھری نیر
کِمی چلیہیں مارگ اگم سُٹھی سکمار سریر

اس پرکار سب لوگ پیارے بچن کہہ کہہ کر نیتروں میں آنسو بھر لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ سُندر کومل بدن کیسے کٹھن راستے پر چلیں گے۔

ناری سنیہہ بکل بس ہوہیں۔ چکیں سانجھ سمے جنُو سوہیں
مرد پد کمل کٹھن مگ جانی۔ گہری ہردیاں کہہیں برانی

استریاں تو پریم کے مارے بیاکل ہو رہی ہیں۔ مانو شام کے وقت چکوی ویوگ کی پیڑا سے دُکھی ہو گئی ہو۔ راستے کو کٹھن اور شری رام لکشمن اور سیتا جی کے چرن کملوں کو کومل جان کر بیاکل ہردے سے کومل بانی سے کہتی ہیں۔

پرست مرُدل چرن اُرونارے۔ سکچتی مہی جمی ہردے ہمارے
جوں جگدیش انہہ بن دینہا۔ کس نہ سُمن مے مارگ کینہا

اُن کے کومل اور لال لال چرنوں کو چھُونے ہی پرتھوی اپنے سخت سبھاؤ کے کارن اپنے آپ کو ان کومل چرنوں کی سپرش کے ایوگیہ سمجھ کر ویسے ہی لجاتی ہے۔ جیسے کہ ہمارے ہردے اپنے آپ کو انکے الوکک درشنوں کے ایوگیہ سمجھ کر شرمندہ ہوتے ہیں۔ یدی جگدیش نے انہیں بنباس ہی دینا تھا تو اُن کے لئے کٹھن راستوں میں پھُول کیوں نہ بچھا دیئے۔

جوں ماگا پائیے بدھی پاہیں۔ اے رکھہیں سکھی آنکھنہ ماہیں
جے نرناری نہ اوسر آئے۔ تنہہ سیا رامُو نہ دیکھین پائے

ہے سکھی! اگر بدھاتا ہمیں اپنی مُنہ مانگی مراد دے دیں تو ہم اُن سے مانگ کر ان تینوں کو اپنی آنکھوں میں رکھیں۔ جو استری پُرش کسی کارن وش اس موقع پر حاضر نہ تھے اور انہوں نے سیتا اور رام جی کو نہیں دیکھا۔

سُنی سروپ بوجھہیں اکلائی۔ اب لگی گئے کہاں لگی بھائی
سمرتھ دھائی بلوکہیں جائی۔ پرمُدت پھرہیں جنم پھل پائی

وہ اُن کے سُندر سروپ کو کانوں سے سُن کر ہی بیاکل ہوئے پوچھتے ہیں۔ کہ ہے بھائی! اب تک وہ کتنی دُور تک نکلے ہوں گے! سامرتھ والے تو دوڑ کر اُن کے درشن کر کے جنم کا پھل پا کر پرسن ہوئے واپس لوٹ آتے ہیں۔

ابلا بالک برِدھ جن کر میجہیں پچھیتاہیں
ہوہیں پریم بس لوگ اِمی رامُو جہاں جہاں جاہیں

جن میں دوڑنے کی شکتی نہیں وہ ابلا استریاں۔ بالک اور بوڑھے

ہاتھ مل مل کر پچھتاتے ہیں۔ اس پرکار جہاں جہاں سے بھی پربھو گذر جاتے ہیں۔ وہاں وہاں لوگ اس طرح پریم کے وش ہو جاتے ہیں۔

گاؤں گاؤں اس ہوئی آنندو۔ دیکھی بھانوکل کیرو چندو
جے کچھو سماچار سُنی پاوہیں۔ تے نرپ رانی ہی دوسو لگاوہیں

سوریہ ونش روپی کمودنی کے کھلانے اور پوشن کرنے والے چندرما سروپ شری رام چندر جی کو دیکھکر گاؤں گاؤں میں ایسا ہی آنند ہو رہا ہے۔ جو کوئی اُن کے بن جانے کی ساری کتھا کو سُن پاتے ہیں۔ وہ راجہ دشرتھ اور رانی کیکئی کو دوش لگاتے ہیں۔

کہہیں ایک اتی بھل نرناہو۔ جنہہ ہم ہی جوئی لوچن لاہو
کہہیں پریم پیر لوگ لوگائیں۔ باتیں سرل سنیہہ سُہائیں

کوئی ایک کہتے ہیں کہ راجہ نے بہت ہی اچھا کیا۔ جنہوں نے ہمیں نیتروں کا لابھ دیا۔ استری پُرش آپس میں سیدھی سادی پریم بھری سندر باتیں کر رہے ہیں۔

تے پتو ماتو دھنیہ جنہہ جائے۔ دھنیہ سو نگرو جہاں تے آئے
دھنیہ سو دیسو سیلو بن گاؤں۔ جہاں جہاں جاہیں دھنیہ سوئی ٹھاؤ

وہ ماتا پتا دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے انہیں جنم دیا۔ وہ نگر دھنیہ ہے۔ جہاں سے یہ آئے ہیں۔ وہ دیش پربت بن اور گاؤں دھنیہ ہے اور وہ استھان بھی دھنیہ ہے جہاں جہاں یہ جاویں گے۔

سُکھو پایو برنچی رچی تیہی۔ اے جیہی کے سب بھانتی سنیہی
رام لکھن پتھی کتھا سُہائی۔ رہی سکل مگ کانن چھائی

برہما جی نے بھی اس پرش کو رچ کر سُکھ پایا ہے۔ جس کے سب پرکار سے شری رام چندر جی ہتکاری ہیں۔ شری رام اور لکشمن نامی یاتریوں کی یہ سندر سُہاونی کتھا سارے بن اور راستوں میں چھا گئی ہے۔

ایہی بدھی رگھوکل کمل روی مگ لوگنہ سکھ دیت
جاہیں چلے دیکھت بپن سیا سومتر سمیت

اس پرکار رگھوکل روپی کمل کے سوریہ شری رام چندر جی راستے کے لوگوں کو سُکھ دیتے ہوئے اور بن کو دیکھتے ہوئے سیتا لکشمن سمیت جا رہے ہیں۔

آگیں رامو لکھنو بنے پاچھیں۔ تاپس بیش براجت کاچھیں
اُبھئے بیچ سیا سوہتی کیسیں۔ برہم جیو بیچ مایا جیسیں

آگے شری رام چندر جی ہیں۔ پیچھے لکشمن جی شوبھا پا رہے ہیں دونو تپسیوں کا بھیس دھارن کئے بڑی ہی شوبھا پا رہے ہیں۔ اُن کے بیچ میں سیتا جی کیسے شوبھا پا رہی ہیں۔ جیسے برہم اور جیو کے بیچ مایا شوبھا پا رہی ہو۔

بہوری کہوں چھبی جسی من بسئی۔ جنو مدھو مدن مدھیہ رتی لسئی
اُپما بہوری کہوں جیاں جوہی۔ جنو بدھ بدھو مدھ روہنی سوہی

پھر جیسی شوبھا میرے من میں بس رہی ہے۔ اُسی کو کہتا ہوں۔ مانو بسنت رتو اور کام دیو کے بیچ میں رتی شوبھا پا رہی ہو۔ پھر اپنے ہردے کو کھوج کر اُپما کہتا ہوں مانو بدھ اور چندرما کے بیچ روہنی شوبھا پا رہی ہو۔

پربھو پد ریکھ بیچ بیچ سیتا۔ دھرتی چرن مگ چلتی سبھیتا
سیا رام پد انک بَرائیں۔ لکھن چلہیں مگو داہن لائیں

پربھو شری رام چندر جی کے زمین پر لگتے ہوئے پاؤں کے نشانوں کو بچا بچا کر ڈر کے مارے کہ کہیں اُن کے اوپر پاؤں دھرنے سے وہ مٹ نہ جائیں۔ سیتا جی اُن کے بیچ بیچ میں پاؤں رکھتی ہوئی چل رہی ہیں اور لکشمن جی دونوں کے پاؤں کی ریکھ نشان، کو بچا بچا کر اپنے پاؤں سے اُن کے پاؤں کی ریکھا کو دائیں طرف رکھتے ہوئے جا رہے ہیں۔

رام لکھن سیا پریتی سُہائی۔ بچن اگوچر کہی کمی جائی
کھگ مرگ مگن دیکھی چھبی ہوہیں۔ لئے چوری چت رام بٹوہیں

رام لکشمن اور سیتا جی کی سندر پریتی کا ورنن کرنا بانی کی شکتی سے باہر ہے۔ اس لئے کہی نہیں جا سکتی۔ پشو اور پنچھی اُن کی شوبھا کو دیکھکر مگن ہو رہے ہیں۔ شری رام چندر جی نامی مسافر نے اُن کے من کو چُرا لیا ہے۔

جنہہ جنہہ دیکھے پتھک پر یہ سیا سمیت دوؤ بھائی
بھوگو آگمو آنند تینہیں بنو شرم رہے سرائی

جن مُنیہ آتما پُرشوں نے سیتا سمیت دونو بھائی ان تینوں پیارے مُسافروں کو راہ میں جاتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے بنا کسی جپ تپ آدی محنت کے اس وِکٹ سنسار مارگ کو آنند پورک کرلیا۔ ارتھات وہ جنم مرن روپی سنسار چکر سے سدا کے لئے مکت ہوگئے۔

اجہوں جاسُو اُر سپنے ہوں کاؤ۔ بسہوں لکھن سیا رام بٹاؤ
رام دھام پتھ پائیہی سوئی۔ جو پتھ پاو کبہوں مُنی کوئی

اُس سمے کی تو بات ہی کیا ہے پرنتو اگر اس گھور کلجگ میں بھی کسی منیہ آتما کے ہردے میں سپنے میں بھی سیتا۔ رام اور لکشمن نامی مسافر آبسیں۔ تو وہ شری رام جی کے اُس پرم دھام کو پراپت ہو جائے۔ جس کی پراپتی کسی ورلے مُنی کو ہی ہوتی ہے۔

تب رگھوبیر شرمت سیا جانی۔ دیکھی نکٹ بٹ سیتل پانی
تہاں بسی کند مُول پھل کھائی۔ پرات نہائی چلے رگھو رائی

تب شری رام چندر جی نے سیتا جی کو تھکی ہوئی جان کر پاس ہی ایک برھ کا درخت اور ٹھنڈا پانی دیکھ کر اُس دن وہاں ہی پڑاؤ کیا۔ کند مُول پھل کھا کر وہاں رات بسر کی اور پراتہ کال اشنان کر کے شری رگھوناتھ جی سمیت سیتا اور لکشمن کے آگے چلے۔

دیکھت بن سر سیل سُہائے۔ بالمیک آشرم پربھو آئے
رام دیکھی مُنی باسُو سُہاون۔ سُندر گری کانن جل پاون

سُندر بن، سمندر اور پربت دیکھتے ہوئے پربھو شری رام چندر جی والمیک آشرم میں آئے۔ شری رام چندر جی نے دیکھا کہ آشرم بہت ہی سُہاونا ہے۔ جہاں سُندر پہاڑ۔ بن اور پوتر جل ہے۔

سرنی سروج بٹپ بن پھولے۔ گونجت منجو مدھپ رس بھولے
کھگ مرگ بپل کولاہل کرہیں۔ برہت بیر مُدت من چرہیں

سروروں میں کمل اور بن میں درخت پھول رہے ہیں۔ پھولوں کے رس میں مست بھونرے سُندر گنجار کر رہے ہیں۔ بہت سے پشو اور پنچھی شور و غل مچا رہے ہیں۔ اور آپس کے ویر بھاؤ کو چھوڑ کر پرسن ہوئے وچر رہے ہیں۔

سُچی سُندر آشرم ہو نرکھی ہرشے راجو نین
سُنی رگھوبیر آگمنو مُنی آگیں آئیو لین

کمل نیتر شری رام چندر جی سُندر پوتر آشرم کو دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ والمیک مُنی اُن کے آنے کی خبر سُن کر اُن کا سواگت کرنے کے لئے آگے آئے۔

مُنی کہوں رام دنڈوت کینہا۔ آشیرباد بپر ور دینہا
دیکھی رام چھبی نین جڑائے۔ کری سنمانو آشرم ہی آنے

شری رام چندر جی نے والمیک مُنی کو دنڈوت پرنام کیا۔ برہمنوں میں اُتم والمیک جی نے اُنہیں آشیرواد دیا۔ شری رام جی کی سُندر شوبھا کو دیکھ کر اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں۔ اُن کا آدر ستکار کر کے مُنی اُنہیں آشرم میں لے آئے۔

مُنی برا تھی پران پریہ پائے۔ کند مول پھل مدھر منگائے
سیا سومتری رام پھل کھائے۔ تب مُنی آشرم دیئے سُہائے

پرانوں کے سمان پیارے مہمانوں کو پا کر مُنی شریشٹھ والمیک جی نے میٹھے کند مول پھل منگوائے۔ سیتا جی۔ لکشمن جی اور شری رام چندر جی نے پھل کھائے۔ تب مُنی نے آرام کرنے کے لئے اُنہیں سُندر آشرم دیا۔

والمیکی من آنند بھاری۔ منگل مورتی نین نہاری
تب کر کمل جوری رگھورائی۔ بولے بچن شرون سکھدائی

شری رام چندر جی کی منگل مورتی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر والمیک جی کے من میں بڑا بھاری آنند ہوا۔ تب ہاتھ جوڑ کر شری رگھوناتھ جی کانوں کو سُکھ دینے والے سُندر بچن بولے۔

تمہ ترکال درسی مُنی ناتھا۔ بسو بدر جمی تمہرے ہاتھا
اس کہی پربھو سب کتھا بکھانی۔ جیہی جیہی بھانتی دینہہ بن رانی

ہے بدیشور! آپ ترکال درشی ہیں (یعنی حال، ماضی اور مستقبل تینوں کال کا حال جاننے والے) آپ کے لئے یہ سارا سنسار ہاتھ پر رکھے ہوئے بیر کے سمان ہے۔ ارتھات آپ سارے سنسار کا حال اپنی یوگ شکتی سے جانتے ہو۔ ایسا کہہ کر پربھو شری رام چندر جی نے وہ ساری کتھا کہہ سنائی جس طرح سے کہ کیکئی نے اُن کو بنباس دیا۔

تات بچن پُنی ماتُو ہت بھائی بھرت اَس راؤ
موکہوں درس تمہارا پربھو سبو مم پُنیہ پربھاؤ

ہے پربھو! میرے بن آنے سے پتا جی کے بچنوں کا ستیہ پالن ہوا۔ ماتا جی کی بھلائی ہوئی بھرت جیسے پرم پریہ بھراتا کو راج ملا اور مجھے آپ جیسے پربھو کے درشن ہوئے۔ ان سب منگلوں کی پراپتی میرے پُنیہ کرموں کا ہی پربھاو ہے۔

دیکھی پائے مُنی رائے تمہارے۔ بھئے سُکرت سب سپھل ہمارے
اب جہاں راؤر آیسو ہوئی۔ مُنی اُدبیگ نہ پاوئے کوئی

ہے مُنی راج! آپ کے چرنوں کو دیکھ کر مجھے اپنے سارے پُنیہ کرموں کا پھل مل گیا۔ اب جہاں آپ کی آگیا ہو اور کوئی مُنی ہماری وجہ سے کشٹ نہ پاوے۔

مُنی تاپس جنہہ تے دُکھ لہہیں۔ تے نریس بنُو پاوک دہہیں
منگل مُول بپر پرِتوکھو۔ دہئی کوٹی کُل بھو سُر روشو

تپسوی اور مُنی جن راجاؤں سے کشٹ پاتے ہیں۔ وہ راجہ اپنے اس پاپ کرم سے بغیر اگنی کے ہی بھسم ہو جاتے ہیں۔ وید وان برہمنوں کا سنتشٹ ہو جانا سارے کلیان کا مُول ہے! اور ان کا کرودھ کروڑوں کُلوں کو بھسم کرتا ہے۔

اَس جیاں جانی کہئے سوئی ٹھاؤں۔ سیا سومتری سہت جہاں جاؤں
تہاں رچی رُچر بیرن تِرن سالا۔ باسو کروں کچھو کال کرپالا

ہے کرپالو! ہر دے میں ایسا وچار کر کے آپ مجھے ایسی جگہ بتلایئے جہاں میں سیتا جی اور لکشمن سمیت جاؤں اور وہاں سندر پتوں اور گھاس پھوس کا گھر بنا کر کچھ کال نواس کروں۔

سہج سرل سُنی رگھوبر بانی۔ سادھو سادھو بولے مُنی گیانی
کس نہ کہہو اس رگھوکل کیتو۔ تمہ پالک سنتت شرتی سیتو

شری رام چندر جی کی سبھاوک سرل بانی کو سُنکر گیانی مُنی والمیک جی بولے۔ ہے رگھوکل کیتو! دھنیہ ہو آپ دھنیہ ہو۔ آپ ایسا کیوں نہ کہیں! ارتھات آپ کو ایسا کہنا ہی سُہاتا ہے۔ کیونکہ آپ سدا ہی وید کی مریاد کا پالن کرنے والے ہیں۔

شرُتی سیتو پالک رام تمہ جگدیس مایا جانکی
جو سرجتی جگُو پالتی ہرتی رُکھ پائی کرپا ندھان کی
جو سہس سیس اہیسو مہی دھر لکھنو سچراچر دھنی
سُر کاج دھری نرراج تنُو چلے دلن کھل نسیچرانی

ہے رام! آپ وید مریادا کا پالن کرنے والے جگت کے سوامی ہیں۔ اور سیتا جی آپ کی من موہنی مایا ہے۔ جو آپ کرپا ندھان کی پریرنا سے جگت کی اُتپتی پالن اور سنگھار کرتی ہے۔ جو ہزار سر والے شیش ناگ جی پرتھوی کو اپنے سر پر دھارن کرنے والے ہیں۔ وہ چراچر جگت کے سوامی شری لکشمن جی ہیں۔ دیوتاؤں کے کام کے لئے آپ راجہ کا تن دھارن کئے راکشسوں کی سینا کا ناش کرنے جا رہے ہیں۔

رام سرُوپ تمہار بچن اگوچر بُدھی پر
ابگت اکتھ اپار نیتی نیتی نت نگم کہہ

ہے رام! آپ کا سروپ بانی کے اگوچر (یعنی جس کی تھاہ بانی نہیں پا سکتی۔ ارتھات جس کا ورنن کرنا بانی کی شکتی سے باہر ہے) اور بُدھی سے پرے ہے۔ جو جاننے میں نہیں آتا۔ اکتھنیہ اور اپار ہے۔ اس لئے وید "یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں" ایسا کہہ کر اُسکا ورنن کرتے ہیں۔

جگُو پیکھن تمہ دیکھن ہارے۔ بِدھی ہری سمبھو نچاونہارے
تیؤ نہ جانہیں مرمُو تمہارا۔ اور تمہہ ہی کو جاننہارا

ہے رام! جگت درشیہ ہے (یعنی دکھائی دینے والا) اور آپ اس کے دیکھنے والے (درشٹا) ہیں۔ آپ برہما۔ وشنو اور شو جی کو اپنی

اچھیا پر چلانے والے ہیں۔ جب وہ بھی آپ کا بھید نہ جان سکے تو دوسرے سادھارن جن سموداے کا تو کہنا ہی کیا۔

سوئی جانئی جیہی دیہو جنائی ۔ جانت تمہہ ہی تمہہی ہوئی جائی

تمہری ہی کرپا تمہہ رگھونندن ۔ جانہیں بھگت بھگت اُر چندن

ہے بیر گھو! وہی آپ کو جانتا ہے۔ جسے آپ ہی جاننے کی شکتی پردان کریں۔ آپکو جان کر وہ آپ کا ہی سروپ بن جاتا ہے۔

(دوہا ۔ کبیر جی)

لالی میرے لال کی جت تت دیکھو لال

لالی دیکھن میں گئی ہوگئی میں بھی لال

ہے رگھونندن! ہے بھگتوں کے من کو شیتل کرنے والے چندرما آپ کی کرپا سے بھگت جن آپ کو جان پاتے ہیں۔

چدانند مئے دیہہ تمہاری ۔ بگت بکار جان ادھیکاری

نرتو دھر بہو سنت سُرکاجا ۔ کہہو کرہو جیس پراکرت راجا

آپ کا یہ شریر تین گنوں ست رج تم کا کاریہ نہیں ہے۔ کنتو چیتن اور آنند سروپ ہے۔ جو پرکرتی کے چھ وکاروں گھٹنا۔ بڑھنا جمنا دنا آدی سے رہت ہے۔ اس بھید کو کہ آپکے شریر اور سادھارن جن سموداے کے شریروں میں کیا انتر ہے۔ ادھیکاری پُرش (اُتم آدی سادھنوں سے یکت) ہی جانتے ہیں۔ سادھو پُرشوں کے ہت ارتھ آپ نے اپنی دِویہ درشٹی سے (اچھے اور بُرے کرموں کے پرینام سروپ نہیں) نرشریر دھارن کیا ہے۔ اور سادھارن راجاؤں کی سی آپ لیلا کرتے ہیں۔

رام دیکھی سُنی چرت تمہارے ۔ جڑ موہیں بدھ ہوئیں سُکھارے

تمہہ جو کہہو کرہو سبو سانچا ۔ جس کا چھیئے تس چاہیئے ناچا

ہے رام جی! آپ کی دِویہ لیلا کو دیکھکر اور سُنکر مورکھ پُرش توبھرم میں پڑجاتے ہیں۔ (ارتھات یہ ترک وترک کرنے لگتے ہیں کہ اجنما برہم کیسے جنم دھارن کرسکتا ہے۔ پراکرت پُرشوں کی طرح وہ روتا ہے دوڑتا اور کھاتا پیتا کیوں ہے۔) اور گیانی جن سُکھی ہوتے ہیں۔ آپ جو کچھ کہتے اور کرتے ہیں وہ سب ستیہ ہے۔ کیونکہ جیسا سوانگ بنا رکھا ہو ویسا ناچنا بھی تو چاہئے۔ (جیسے تھیٹر میں جو ویکتی راجا بنا ہوا ہوتا ہے۔ وہ راجاؤں کا سا پارٹ کرتا ہے۔ اور جو نوکر بنا ہو وہ نوکر کا سا پارٹ کرتا ہے۔ پرنتو واستو میں نہ پہلا ویکتی کسی دیش کا راجہ بن جاتا ہے اور نہ دوسرا نوکر۔ وہ اپنے ویکتی گت سروپ میں وہی کے وہی رہتے ہیں۔ ویسے ہی لیلا کرنے ماتر سے بھگوان کے اجنما۔ نروکار۔ اوناشی اور سچدانند سروپ میں کوئی بادھا نہیں پڑتی وہ اکھنڈ ایک رس نروکار اور ستیہ برہم سدا اپنے واستوک سروپ میں اچل رہتے ہیں) ارتھات آپ کا اس سمے سرو گیہ ہوتے ہوئے بھی مجھ سے یہ پوچھنا کہ کس ستھان میں جاکر نواس کروں۔ نرلیلا کی درشٹی سے اُچت ہی ہے۔

پوچھیہو موہی کہ رہوں کہاں میں پوچھت سکچاؤں

جہاں نہ ہو تہاں دیہو کہی تمہہ ہی دکھاؤں ٹھاؤں

آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں کہاں نواس کروں۔ پرنتو آپ سے پوچھتے ہوئے میں ہچکچاتا ہوں۔ کہ جہاں آپ نہ ہوں وہ جگہ مجھے بتلا دیجئے۔ تب میں آپ کے رہنے کے لئے ستھان بتلا دوں گا۔ ارتھات آپ سرو ویاپک ہیں۔ گھٹ گھٹ کے واسی ہیں۔ کونسی جگہ ہے جہاں بھگوان موجود نہیں۔ پھر میں ایسی جگہ کہاں بتاؤں۔ جہاں آپ کا پہلا نواس نہ ہو۔ اور اب جاکر جہاں آپ نواس کرنا چاہتے ہوں۔

سُنی مُنی بچن پریم رس سانے ۔ سکچی رام من مہوں مُسکانے

بالمیکی ہنسی کہہیں بہوری ۔ بانی مدھر امئے رس بوری

مُنی والمیک جی کے پریم رس سے بھرپور بچن سُنکر شری رام چندر جی لجا یکت ہو کر من میں مُسکرائے۔ پھر والمیک جی نے ہنس کر میٹھی امرت رس سے بھری پورن بانی سے کہا۔

سُنہو رام اب کہہوں نکیتا ۔ جہاں بسہو سیا لکھن سمیتا

جنہہ کے شرون سمدر سمانا ۔ کتھا تمہاری سُبھگ سری نانا

بھرہیں نرنتر ہوہیں نہ پورے ۔ تنہہ کے ہیاں تمہہ کہہوں گرہ رورے

لوچن چاتک جنہہ کری راکھے ۔ رہہیں درس جل دھر ابھلاشے

ہے رام! سنئے۔ اب میں آپ کو وہ جگہ بتلاتا ہوں۔ جہاں جاکر
آپ سیتا لکشمن سمیت نواس کریں۔ جن کے کان سمندر کی طرح
آپ کی کتھا روپی انیک سندر ندیوں سے بھرتے رہتے ہیں۔ پرنتو
پھر بھی ترپت نہیں ہوتے۔ ارتھات ادھک ہی ادھک جن کی
چیشٹا آپ کی کتھاؤں کو سننے کے لئے بڑھتی ہے۔ جنہوں نے اپنے
نیتروں کو چاتک بنا رکھا ہے۔ جو آپ کے درشن روپی میگھ کے لئے سدا
للچاتے رہتے ہیں۔

ندرہی سرت سندھو سر بھاری۔ روپ بند جل ہوہیں سکھاری
تنھ کے ہردے سدن سکھدایک۔ بسہو بندھو سیا سہ رگھونایک

اور وہ نیتر روپی چاتک بڑی بڑی ندیوں سمندروں اور
سروروں کا نرادر کرتے ہوئے آپ کے سندر روپ کی ایک بوند
جل سے سکھی ہو جاتے ہیں۔ ہے رگھونایک جی! ان لوگوں کے ہردے
آپ کے رہنے کے لئے سکھدائک گھر ہیں۔ آپ بھائی لکشمن اور سیتا
جی سمیت وہاں نواس کیجئے۔

جسو تمہار مانس بمل ہنسنی جیہا جاسو
مکتاہل گن گن چنئی رام بسہو ہیاں تاسو

جن کے لئے آپ کا یش نرمل مانسروور ہے اور ان کی جیبھا
اس مانسروور میں ہنسنی بنی ہوئی آپ کے گن روپی موتیوں کو
چگتی رہتی ہے۔ ہے رام جی۔ آپ ان کے ہردے میں نواس کیجئے۔

پربھو پرساد سچی سبھگ سباسا۔ سادر جاسو لہئی نت ناسا
تمہہی نبیدت بھوجن کرہیں۔ پربھو پرساد پٹ بھوشن دھرہیں

جن کی ناک سدا آپ کے سندر، پوتر اور سگندھت (خوشبودار)
پرساد کو نت آدر سہت سونگھتی ہے۔ اور جو آپ کو پہلے بھوجن
ارپن کرتے ہیں۔ اور پھر آپ کھاتے ہیں۔ اور آپ کے پرساد
روپ ہی بستر اور گہنے پہنتے ہیں۔ (ارتھات جو کسی وستو کا اہنکار
نہیں کرتے۔ بستر، زیور، بھوجن آدک سب کچھ پربھو کا ہے اور
وہ آپ کی ان وستوؤں جیسے شریر یا تو انت وستوئیں گرہن
کرتے ہیں۔ پرنتو پھر بھی ان کو اپنی نہیں سمجھتے سب کچھ پربھو آپ کا ہے۔

ایسا سمجھتے ہیں)۔

سیس نونہیں سر گرو دوج دیکھی۔ پریتی سہت کرے بنے بسیکھی
کر نت کرہیں رام پد پوجا۔ رام بھروس ہردیاں نہیں دوجا

دیوتا۔ گرو۔ اور ویدوان برہمن کو دیکھ کر جن کے مستک پریم
اور عاجزی نمرتا سے جھک جاتے ہیں۔ جن کے ہاتھ ہے رام! آپ کے چرنوں
کی پوجا کرتے ہیں۔ جن کے ہردے پر آپ کے سوا اور کسی کا بھروسہ نہیں۔

چرن رام تیرتھ چلی جاہیں۔ رام بسہو تنھ کے من ماہیں
منتر راجو نت جپہیں تمہارا۔ پوجہیں تمہہی سہت پریوارا

جن کے چرن آپ کے تیرتھوں میں چل کر جاتے ہیں۔ ہے رام
آپ ان کے من میں نواس کیجئے۔ جو نت آپ کے رام نام روپی منتر کا جپ
کرتے ہیں۔ اور اپنے پریوار سمیت آپ کی پوجا کرتے ہیں۔

ترپن ہوم کرہیں بدھی نانا۔ بپر جیوائیں دیہیں بہو دانا
تمہہ تیں ادھک گرہی جیاں جانی۔ سکل بھایاں سیوہیں سنمانی

جو انیک پرکار سے ترپن اور ہوم کرتے ہیں۔ اور برہمنوں کو
بھوجن کھلا کر بہت دکشنا دیتے ہیں۔ جو آپ سے بھی بڑھ کر گرو
کو ہردے سے جان کر سرد بھاو سے آدر ستکار کر کے ان کی سیوا
کرتے ہیں۔

سبو کری مانگہیں ایک پھلو رام چرن رتی ہوؤ
تنھ کے من مندر بسہو سیا رگھونندن دوؤ

اور اپنے ان (اوپر کہے گئے) سب کرموں کا پھل صرف یہی
مانگتے ہیں کہ رام جی کے چرنوں میں پریتی ہو۔ ان لوگوں کے من مندر
میں رگھونندن! آپ اور سیتا جی دونوں نواس کریں۔

کام کوہ مد مان نہ موہا۔ لوبھ نہ چھوبھ نہ راگ نہ دروہا
جنھ کیں کپٹ دمبھ نہیں مایا۔ تنھ کیں ہردہ بسہو رگھورایا

کام، کرودھ، مد، ابھیمان اور موہ جن کے نہیں ہے اور نہ لوبھ۔
چھوبھ۔ راگ، اور دویش ہی ہے۔ نہ کپٹ، دمبھ (متھیاچاری

بھروسہ پن یا در بابھی نہیں ہے۔ ہے رگھوناتھ جی! آپ
اُن کے ہردے میں نواس کیجئے۔

سب کے پریہ سب کے ہتکاری۔ دُکھ سکھ سرس پرشنسا گاری

کہیں ستیہ پریہ بچن بچاری۔ جاگت سووت سرن تمہاری

جو سب کے پیارے اور سب کی بھلائی چاہنے والے ہیں۔
دُکھ سکھ مان اپمان میں سم بھاو رکھتے ہیں۔ جو سوچ کر سچے اور میٹھے
بچن بولتے ہیں۔ اور جاگتے سوتے آپ کی ہی شرن میں رہتے ہیں۔

تمہہ ہی چھاڑ گتی دوسری ناہیں۔ رام بسہو تنہہ کے من ماہیں

جننی سم جانہیں پرناری۔ دھن پرایو وش تیں وش بھاری

آپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کا آسرا نہیں تکتے ہے رام!
آپ اُن کے ہردے میں نواس کیجئے۔ جو پرائی استری کو اپنی ماتا کے
سمان جانتے ہیں۔ اور پرائے دھن کو زہر سے بھی بڑھ کر ہلاہل
سمجھتے ہیں۔

جے ہرکھہیں پر سمپتی دیکھی۔ دُکھت ہوہیں پر بپتی بسیکھی

جنہہ ہی رام تم پران پیارے۔ تنہہ کے من شبھ سدن تمہارے

جو دوسرے کی سمپتی (خوشحالی) دیکھ کر خوش ہوتے ہیں
اور دوسرے کی مصیبت دیکھ کر بہت ہی دُکھی ہوتے ہیں۔ ہے رام!
جو آپ سے پرانوں کے سمان پیار کرتے ہیں۔ ہے پربھو! اُن کے
من آپ کے نواس کرنے کے لئے سُندر گھر ہیں۔

سوامی سکھا پتو ماتو گرو جنہہ کے سب تمہہ تات

من مندر تنہہ کے بسہو سیا سہت دوؤ بھرات!!

ہے تات! سوامی، متر، پتا، ماتا، گرو جن کے سب کچھ
آپ ہی ہیں۔ اُن کے من مندر میں آپ سیتا جی سمیت
دونو بھائی نواس کریں۔

اوگن تجی سب کے گن گہہیں۔ بپر دھینو ہت سنکٹ سہہیں

نیتی نپن جنہہ کئی جگ لیکا۔ گھر تمہار تنہہ کر منو نیکا

جو دوسروں کے دوشوں کو نہ دیکھ کر سب کے گن گرہن کرتے
ہیں۔ برہمن اور گائے کی بھلائی کے لئے جو کشٹ سہتے ہیں۔
نیتی پالن کرنے میں چتر ہیں اور جن کے آچرن کو باقی لوگ پرمان
مانتے ہیں۔ ہے رام جی! اُن کا شدھ من آپ کا گھر ہے۔

گن تمہار سمجھی نج دوسا۔ جہی سب بھانتی تمہار بھروسا

رام بھگت پریہ لاگہیں جیہی۔ تیہی اُر بسہو سہت بیدیہی

جو اپنے گنوں کے سمبندھ میں تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب گن
پربھو کے (آپ کے) ہیں اور جو اوگن ہیں وہ دوش ہیں اُن کو وہ اپنی
کمزوری سمجھتے ہیں۔ جن کو سب پرکار سے ایک ماتر آپ کا ہی بھروسہ
ہے۔ جنہیں رام بھگت ہی پیارے لگتے ہیں۔ ہے رام جی!
آپ جانکی جی سمیت اُن کے ہردے میں نواس کریں۔

جاتی پاتی دھن دھرم بڑائی۔ پریہ پریوار سدن سکھدائی

سب تجی تمہہ رہئی اُر لائی۔ تیہی کے ہردے رہہو رگھورائی

جات پات دھن دھرم بڑائی، پیارا پریوار اور سکھ دینے والا
گھر سب کا خیال چھوڑ کر جو ہردے میں آپ کا دھیان کئے رہتا
ہے۔ ہے رگھوناتھ جی۔ آپ اُس کے ہردے میں نواس کیجئے۔

سرگ نرک اپبرگ سمانا۔ جہاں تہاں دیکھ دھرے دھنو بانا

کرم بچن من راؤر چیرا۔ رام کرہو تیہی کے اُر ڈیرا

سورگ، نرک اور موکش کو جو سمان دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ
سب اور دھنش بان دھارن کئے ہوئے آپ کے سروپ کو دیکھتا
ہے۔ اور جانت سروتر آپکے دھنش دھاری روپ کو دیکھنے کے
علاوہ وہ کسی دوسری وستو پر درشٹی ڈالتا ہی نہیں۔ اور من بچن
کرم سے آپکا داس ہے ہے رام جی! اُس کے ہردے میں آپ ڈیرہ
ڈالئے۔

جاہی نہ چاہئے کبہوں کچھو تمہہ سن سہج سنیہو

بسہو نرنتر تاسو من سو راؤر نج گیہو

جس کا آپ سے سوابھاوک پریم ہے۔ اور آپ سے کچھ پریم کے

بغیر جو کچھ اور چاہتا ہی نہیں۔ ہے رام! آپ اُس کے من میں سدا نواس کیجئے۔ وہ آپ کا نجی گھر ہے۔

اسی پرکار مُنی ور نے بھوَن دِکھائے۔ بچن سپریم رام مَن بھائے
کہہ مُنی سُنہو بھانو کُل نایک۔ آشرم کہوں سَمے سکھ دایک

اس پرکار مُنی راج والمیک جی نے رام چندر جی کو نواس استھان دکھائے۔ اُن کے پریم بھرے بچن رام جی کے مَن کو بہت ہی بھلے معلوم ہوئے۔ پھر مُنی نے کہا۔ ہے رگھوکُل کے سوامی سُنئے، اب میں اس سمے کے لئے سُکھ دایک نواس استھان کا پتہ بتلاتا ہوں۔

چترکوٹ گِری کرہو نواسو۔ تہاں تمہار سب بھانتی سُپاسو
سیلو سُہاون کانن چارو۔ کری کیہری مرگ بیہگ بہارو

آپ چترکوٹ پربت پر نواس کیجئے۔ وہاں تمہارے لئے سب پرکار کا آرام ہے۔ سُہاونا پربت اور سُندر بن ہے ہاتھی سنگھ ہرن اور پنچھیوں کے بہار کرنے کا استھان ہے۔

ندی پُنیت پُران بکھانی۔ اتری پریا نج تپ بل آنی
سُرسری دھار نام مندا کنی۔ جو سب پاتک پوتک ڈاکنی

وہاں پوتر ندی ہے جس کا پُرانوں نے وستار سے ورنن کیا ہے اتری رِشی کی دھرم پتنی انسویا جی اپنے تپ بل سے اس ندی کو لائی تھیں۔ وہ ندی گنگا جی کی دھارا ہے۔ نام اُس کا مندا کنی ہے۔ اور وہ سب پاپ روپی بچوں کا گراس کر لینے والی مانو ڈاین روپ ہے۔

اتری آدی مُنی بر بہو بسہیں۔ کرہیں جوگ جپ تپ تن کسہیں
چلہو سپھل شرم سب کر ہو۔ رام دیہو گورو گِری بر ہو

اتری آدی بہت سے سریشٹھ مُنی وہاں نواس کرتے ہیں۔ جو لوگ جپ اور تپ کرتے ہوئے شریروں کو کشٹ دیتے ہیں اور تپسیا سے شریر کو دُکھ کرتے ہیں۔ ہے رام! وہاں جا کر سب کی محنتوں کو سپھل کیجئے۔ اور پربت شریشٹھ چترکوٹ کو بھی وہاں نواس کرکے بڑائی دیجئے۔

چترکوٹ مہما امت کہی مہا مُنی گائی
آئی نہائے سرت بر سیا سمیت دوؤ بھائی

مہا مُنی والمیک جی نے چترکوٹ کی اپار مہما وستار سے کہہ کر سُنائی۔ تب سیتا جی سمیت دونوں بھائیوں نے آکر اُتم ندی مندا کنی میں اشنان کیا۔

رگھوبر کہیو لکھن بھل گھاٹو۔ کرہو کتہوں اب ٹھاہر ٹھاٹو
لکھن دیکھ پے اُتر کرارا۔ چہوں دس پھرئیو دھنُش جیمی نارا

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے لکشمن! یہ گھاٹ تو بہت سُندر ہے۔ اب یہاں کہیں ٹھہرنے کا انتظام کرو۔ تب لکشمن جی نے اُس پوتر ندی کے اُتر کے اونچے کنارے کو دیکھ کر کہا کہ اس کے چاروں طرف دھنُش کی شکل میں ایک نالہ پھیرا ہوا ہے۔

ندی پنچ سر سم دم دانا۔ سکل کلش کلی ساؤج نانا
چترکوٹ جنو اچل اہیری۔ چکئی نہ گھات مار مُٹھ بھیری

ندی مندا کنی مانو اُس دھنُش کی ڈوری ہے۔ شم دم دان آدی بان ہیں۔ کلیُگ کے سارے پاپ مانو شیر چیتے آدی درندے ہیں۔ چترکوٹ مانو اچل شکاری ہے۔ جس کا نشانہ کبھی نہیں چوکتا۔ اور وہ سامنے سے مارتا ہے۔

اس کہی لکھن ٹھاؤں دکھراوا۔ تھل بلوکی رگھوبر سُکھ پاوا
رمیو رام منو دیون بھ جانا۔ چلے سہت سُر تھپتی پردھانا

ایسا کہہ کر لکشمن جی نے استھان دکھلایا۔ استھان کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے سُکھ پایا۔ چترکوٹ میں شری رام جی کے من کو رما ہوا جان کر دیوتا لوگ شلپ کار وشوکرما کے سہت چترکوٹ چلے گئے۔

کول کرات بیش سب آئے۔ رچے پرن ترن سدن سُہائے
برنی نہ جاہیں منجو دُئی سالا۔ ایک للت لگھو ایک بسالا

سب دیوتا کول اور بھیلوں کے بھیس میں آئے۔ انہوں نے گھاس پھوس کے سُندر گھر بنا دیئے۔ وہ ایسی سُندر کُٹیاں بنائیں کہ جن کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ ان میں سے ایک بڑی سُندر چھوٹی سی تھی اور دوسری بڑی تھی۔

لکھن جانکی سہت پربھو راجت رُچر نکیت
سوہ مد لُو منی بیش جیوں رتی رتو راج سمیت
لکشمن جی اور جانکی جی سمیت پربھو شری رام چندر جی

سُندر گھاس پھوس کے گھر میں ایسے براج رہے ہیں۔ مانو کامدیو منی کا بھیس دھارن کئے اپنی استری رانی رَتی اور بسنت رِتُو کے ساتھ شوبھا پا رہا ہو۔

ماس پاراین ستر ہواں وشرام

امر ناگ کِنّر دِسی پالا۔ چِترکوٹ آئے تیہی کالا
رام پرنام کینہہ سب کاہُو۔ مُدِت دیو لہی لوچن لاہُو

دیوتا، ناگ، کِنّر اور دِگ پال اُسی سمے چترکوٹ میں آئے۔ شری رام جی نے سب کو پرنام کیا۔ نیتروں کا لابھ پاکر دیوتا بڑے پرسن ہوئے۔

برشی سُمن کہہ دیو سماجو۔ ناتھ سناتھ بھئے ہم آجو
کری بِنتی دُکھ دُسہ سُنائے۔ ہرشت نج نج سدن سدھائے

پھول برسا کر دیو منڈلی کہنے لگی، کہ ہے ناتھ! آج ہم سناتھ (وارث والے) ہو گئے ہیں۔ پھر بِنتی کرکے انہوں نے اپنے دُسہ دُکھ (ناقابلِ برداشت دُکھ) سنائے اور پربھو دوارا دھارس بندھا کر پرسن ہو کر اپنے گھروں کو چلے گئے۔

چترکوٹ رگھونند نوچھائے۔ سماچار سُنی سُنی مُنی آئے
آوت دیکھی مُدت مُنی برندا۔ کینہہ ڈنڈوت رگھوکل چندا

چترکوٹ میں شری رام چندر جی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یہ سماچار سُن کر بہت سے مُنی آئے۔ پرسن ہوتے ہوئے مُنی منڈلی کو دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے ڈنڈوت پرنام کیا۔

مُنی رگھوبر ہی لائی اُر لیہیں۔ سپھل ہون ہت آسش دیہیں
سیا سومتر رام چھبی دیکھہیں۔ سادھن سکل سپھل کری لیکھہیں

مُنی لوگوں نے شری رگھوناتھ جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور سپھل ہونے کے لئے آشیرواد دیا۔ وہ شری رام چندر جی، سیتا جی اور

لکشمن جی کی شوبھا کو دیکھ کر اپنے سارے سادھنوں کو سپھل مانتے ہیں۔

جتھا جوگ سنمانی پربھو بداکئے مُنی برندا
کرہیں جوگ جپ جاگ تپ نج آشرمنہی سُچھندا

پربھو شری رام چندر جی نے یتھا یوگیہ سب کا آدر ستکار کرکے مُنی منڈلی کو رُخصت کیا۔ تب وہ اپنے اپنے آشرموں میں جا کر یوگ، جپ، یگیہ اور تپ بے کھٹکے ہو کر کرنے لگے۔

یہ سدھی کول کرات نہہ پائی۔ ہرشے جنُو نو ندھی گھر آئی
کند مول پھل بھری بھری دونا۔ چلے رنک جنُو لوٹن سونا

جب شری رام جی کے آنے کی خبر کول اور بھیلوں نے سُنی۔ وہ بڑے پرسن ہوئے۔ مانو نو ندھیاں اُن کے گھر میں آ گئی ہوں۔ کند مول پھل دونوں میں بھر بھر کر وہ شری رام جی کے درشن کرنے کو چلے مانو کنگال سونا (دھن) لوٹنے چلا ہو۔

تنہہ مہوں جنہہ دیکھے دوؤ بھراتا۔ اپر تنہہ ہی پوچھہیں مگو جاتا
کہت سُنت رگھوبیر نکائی۔ آئی سبنہ دیکھے رگھو رائی

ان میں سے جو دونوں بھائیوں کو دیکھ چکے تھے۔ درشن کرنے کے لئے راستے میں آتے ہوئے دوسرے لوگ اُن سے پوچھ رہے ہیں۔ اس پرکار رام چندر جی کی بڑائی کرتے سنتے سبھی نے آ کر اُن کے درشن کئے۔

کرہیں جوہار بھینٹ دھری آگے۔ پربھوہی بلوکہیں اتی انورا گے

چتر کُوٹ جہاں تہاں رہا دیہے۔ پُلک سریر نین جل بادھے

بھینٹ آگے دھر دھر کر وہ لوگ جوہار (بندنا) کرتے ہیں اور بہت ہی پریم کے ساتھ شری رام چندر جی کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ مگن ہوئے مورتیوں کی بھانت کھڑے ہیں۔ اُن کا شریر پُلکت ہے۔ اور نیتروں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی ہے۔

رام سنیہہ مگن سب جانے۔ کہی پریہ بچن سکل سنمانے
پربھو جوہاری بہوری بہوری۔ بچن بنیت کہہیں کر جوری

شری رام جی نے اُن سب کو پریم میں مگن جانا۔ اور پیارے بچن کہہ کر سب کا سنمان کیا۔ وہ بار بار پربھو شری رام چندر جی کو جوہار کرتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بنتی کر کے کہنے لگے۔

اب ہم ناتھ سناتھ سب بھئے دیکھی پربھو پائے
بھاگ ہمارے آگمن راؤر کوسل رائے

ہے ناتھ! آپ کے چرنوں کے درشن پا کر ہم سب سناتھ ہو گئے۔ ہے کوسل راج! ہمارے ہی بھاگیہ سے آپکا یہاں مبارک آنا ہوا۔

دھنیہ بھومی بن پنتھ پہارا۔ جہاں جہاں ناتھ پاؤ تمہہ دھارا
دھنیہ بہگ مرگ کانن چاری۔ سپھل جنم بھئے تمہہ نہاری

ہے ناتھ! وہ بھومی دھنیہ ہے۔ وہ بن دھنیہ ہے۔ وہ مارگ اور پہاڑ دھنیہ ہیں۔ جہاں جہاں کہ آپ نے پاؤں رکھے۔ وہ بن میں وچرنے والے سندر پنچھی اور پشو دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے آپکے درشن پاکر اپنا جنم سپھل کیا۔

ہم سب دھنیہ سہت پریوارا۔ دیکھ درس بھری نین تمہارا
کینہ باس بھل ٹھاؤں بچاری۔ ایہاں سکل رتو رہب سکھاری

ہم سب بھی اپنے پریوار سمیت دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے نیتر بھر کے آپکے درشن کئے۔ آپ نے وچار کر بڑی اچھی جگہ نواس کیا ہے۔ یہاں سارے موسموں میں آپ سُکھی رہیں گے۔

ہم سب بھانتی کرب سیوکائی۔ کری کیہری اہی باگھ برائی
بن بیہڑ گری کند کھوہا۔ سب ہمار پربھو پگ پگ جوہا

ہم سب پرکار ہاتھی، شیر، سانپ اور باگھوں سے بچا کر آپ کی سیوا کریں گے۔ بیہڑ بن۔ پہاڑ، گپھائیں اور غار ہے پربھو! سب ہمارا چپہ چپہ دیکھا ہوا ہے۔

تہاں تہاں تمہہ ہی آہیر کھلائب۔ سر نرجھر جل ٹھاؤں دکھائب
ہم سیوک پریوار سمیتا۔ ناتھ نہ سکچب آئیسو دیتا

وہاں وہاں ہم آپ کو شکار کھلا دیں گے۔ اور تالاب، جھرنا اور انیک جل ستھانوں کو دکھلائیں گے۔ ہے سوامی! ہم پریوار سمیت آپ کے سیوک ہیں۔ اس لئے ہمیں آگیا دینے میں کسی پرکار کی پس و پیش نہ کرنا۔

بید بچن منی من اگم تے پربھو کرونا ایَن
بچن کراتنہہ کے سنت جیمی پتو بالک بین

جو وید کے بچن اور منیشوروں کے من سے بھی اگم (جس کا پار نہ پایا جا سکے۔) ہیں وہ کرپا دھام پربھو بھیلوں کے بچنوں کو اس پرکار سُن رہے ہیں۔ جیسے پتا بالک کے بچن سنتا ہے۔

رامہی کیول پریمُو پیارا۔ جانی لیو جو جاننہارا
رام سکل بن چر تب توشے۔ کہی مردُ بچن پریم پریپوشے

شری رام چندر جی کو تو کیول پریم ہی پیارا ہے۔ جو جاننے والا ہو وہ جان لے۔ تب شری رام چندر جی نے پریم پُورن کومل بچن کہہ کر بن میں رہنے والے اُن سب لوگوں کو سنتشٹ کیا۔

بدا کئے سر نائی سدھائے۔ پربھو گن کہت سنت گھر آئے
ایہی بدھی سیا سمیت دوؤ بھائی۔ بسہیں بپن سر منی سکھدائی

پربھو شری رام چندر جی نے اُنہیں روانہ کیا۔ وہ سر نوا کر چلے۔ اور پربھو کی مہما کے گن کہتے سنتے گھر آئے۔ اسی پرکار سیتا جی سمیت دونوں بھائی جو دیوتاؤں اور منیوں کو سُکھ دینے والے ہیں۔ بن میں رہنے لگے۔

جب تیں آئی رہے رگھو نایک۔ تب تیں بھیو بن منگل دایک
پھولہیں پھلہیں بٹپ بدھی نانا۔ منجو بلت بر بیلی بتانا

جب سے شری رگھو ناتھ جی بن میں آ رہے۔ تب سے بن منگل دایک ہو گیا۔

بھانت بھانت کے برکش پھلنے پھولنے لگے جن کے اوپر لپٹی ہوئی سندر بیلوں کے منڈپ بنے ہوئے ہیں۔

سرترو سرس سبھائیں سہائے۔ منہوں بہو بدھ بن ایرکا ہر چھائے
گنج منجو تر مدھو کر شرینی۔ تری بارہ بیاری بہی سکھ دینی

وہ برکش کلپ برکش کی طرح سہاوسے ہی سندر ہیں۔ گو وہ دیو بن کو چھوڑ کر آئے ہوں۔ بھونروں کی قطاریں بہت ہی سندر گونجار کر رہی ہیں شیتل مند سوگندھ ست تین پرکار کی سکھ دینے والی وایو چلتی رہتی ہے۔

نیل کنٹھ کل کنٹھ سُک۔ چاتک چک چکور
بھانتی بھانتی بولہیں بہگ شرون سکھد چت چور

نیل کنٹھ۔ کوئل۔ طوطے۔ پپیہے۔ چکوے اور چکور آدی پنچھی سننے میں سکھدائک اور چت کو چرانے والی بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں۔

کری کیہری کپی کول کُرنگا۔ بگت بیر بچرہیں سب سنگا
پھرت اہیر رام چھبی دیکھی۔ ہوئیں مُدت مرگ برند بیسیکھی

ہاتھی۔ شیر۔ بندر۔ سور اور ہرن اپنے پرسپرک (باہمی) ویر بھاو کو چھوڑ کر سب اکٹھے ہو کر گھومتے ہیں۔ شکار کھیلتے ہوئے شری رام چندر کی شوبھا کو دیکھ کر مرگوں کے جھنڈ بہت ہی پرسن ہوتے ہیں۔

بُدھ بن جہاں لگی جگ ماہیں۔ دیکھی رام بنو سکل سہاہیں
سرسری سرسی دن کر کنیا۔ میکل سُتا گو داوری دھنیہ
سب سر سندھ ندی ندنانا۔ مندا کنی کر کرہیں بکھانا
اُدے است گری اور کیلاشو۔ مندر میرو سکل سُر باسو
سیل ہما چل آدک جیتے۔ چترکوٹ جسو گاوہیں تیتے
بِندھی مدت من سکھو نہ سمائی۔ شرم بنو بیل بڑائی پائی

سنسار بھر میں جتنے بن ہیں۔ رام بن کو دیکھ کر وہ سبھی بن رشک کرتے ہیں۔ گنگا سرسوتی۔ سورج کی کنیا جمنا۔ نربدا۔ گوداوری آدی پوتر اور سوبھاگیہ شالی ندیاں۔ سارے تالاب۔ سمندر اور سب ندی نالے مندا کنی کے گن گاتے ہیں۔ اُدے چل۔ استاچل۔ کیلاش۔ مندراچل اور سمیرو آدی سب پربت جو دیوتاؤں کے نواس استھان ہیں۔ اور ہمالیہ آدی بھی جتنے پہاڑ ہیں۔ وہ سب چترکوٹ کا یش گاتے ہیں۔ بندھیاچل پربت تو اتنا پرسن ہے۔ کہ من میں پھولا نہیں سماتا۔ کیونکہ اس نے بغیر کسی محنت کے بہت بڑی بڑائی پائی ہے۔ (کیونکہ چترکوٹ میں بھگوان کا نواس ہے اور وہ بندھیاچل کی ہی ایک چوٹی ہے)

چترکوٹ کے بہگ مرگ بیلی بٹپ ترن جاتی
پنیہ پنج سب دھنیہ اس کہہیں دیو دن راتی

دیوتا لوگ دن رات ایسا کہہ رہے ہیں۔ کہ چترکوٹ کے پشو پنچھی۔ بیلیں۔ درخت اور گھاس پھوس وغیرہ سب جاتیاں پنیہ کی راشی ہیں۔ اور دھنیہ کہا گیا ہیں۔

نین بنت سیلو سبھا ین سہاون۔ منگل مئے اتی پاون پاون
مہما کہئے کون بدھی تاسو۔ سکھ ساگر جہاں کینھ نواسو

وہ بن اور پربت سبھاؤ سے سُندر منگل مئے اور اتی انت پتروں کو بھی پوتر کرنے والا ہے۔ اس کی مہما کس پرکار ورنن کیا جائے۔ جہاں پر کہ سکھ کے سمندر شری رگھوناتھ جی نواس کرتے ہیں۔

پئے پیودھی تجی اودھ بہائی۔ جہاں سیا لکھنو رگھو بیر آئی
کہی نہ سکہیں سُسمتا جسی کانن۔ جوں ست سہس ہوئیں سہسانن

کھشیر ساگر کا تیاگ کر کے اور اودھ کو چھوڑ کر جہاں سیتا جی اور شری رام چندر جی آ کر رہے۔ اس بن کی مہما کا ورنن تو ہزار مکھ والے لاکھ شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔

سو میں برنی کہوں بدھی کیہیں۔ ڈابر کمٹھ کہ مندر لیہیں
سیو ہیں لکھنو کرم من بانی۔ جائی نہ سیلو سنیہ بکھانی

اُس کا ورنن بھلا میں کس پرکار کروں۔ کیا تالاب کے کچھوے بھی بھلا مندراچل اُٹھا سکتے ہیں۔ لکشمن جی من بچن کرم سے شری رام چندر جی کی سیوا کرتے ہیں۔ جن کے شیل اور پریم کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھن چھن لکھی سیا رام پد جانی آپو پر نیہو
کرت نہ سپنے ہوں لکھنو چت بندھو ماتو پیتو گیہو

پل پل شری رام چندر جی اور سیتا جی کے چرنوں کو دیکھکر
اور اپنے ادپر اُن کا پریم جان کر لکشمن جی کبا نیوں۔ ماتا پتا اور
گھر کا خیال سپنے پر بھی نہیں کرتے۔

رام سنگ سیا رہتی سُکھاری۔ پُر پریجن گرہ سُرتی بساری
چھن چھن سیا پد ھو بدو نہاری۔ پرمُدت منہوں چکور کماری

شری رام چندر جی کے ساتھ سیتا جی آنند پوروک رہتی ہیں
انہوں نے نگر، پریوار، گھر سب کی یاد بھلا دی ہے۔ پل پل پتی
کے چندر مکھ کو دیکھتی ہوئی وہ بال چکور کے سمان بہت ہی پرسن
رہتی ہیں۔

نا ہنیہ نت بڑھت بلوکی۔ ہرشت رہت دوس جیمی کوکی
سیا منو رام چرن انوراگا۔ اودھ سہس سم بنو پریہ لاگا

جیسے دن میں چکوی پرسن رہتی ہے۔ ویسے ہی اپنے پتی
شری رام چندر جی کے نت بڑھتے ہوئے پریم کو دیکھکر سیتا جی پرسن
رہتی ہیں۔ سیتا جی کا بھی شری رام جی کے چرنوں میں پریم کے مارے
ایسا لگن ہو گیا ہے۔ کہ انہیں ہزاروں ایودھیا کے سمان بن پیارا
لگتا ہے۔

پرن کُٹی پریہ پریتم سنگا۔ پریہ پریوار کُرنگ بہنگا
ساسو سسر سم منی تیا منی بر۔ اسنو امی سم کند مول پھر

پریتم شری رام چندر جی کے ساتھ رہتے ہوئے پتوں کی جھونپڑی
بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ بن کے مرگ اور پنچھی پریوار کے سمان
پیارے لگتے ہیں۔ بن کے کند مول پھول سے یکت بھوجن امرت
کے سمان لذیذ لگتا ہے۔

ناتھ ساتھ ساتھری سُہائی۔ میّن شین سے سم سُکھدائی
لوکپ ہوہیں بلوکت جاسو۔ تیہی کہ موہی سک شئے بلاسو

سوامی کے ساتھ پتوں کی سُندر سیج کا مدیو کی سیج کے سمان
سُکھ دینے والی ہے۔ جن کی کرپا درشٹی سے جیو لوکپال ہو جاتے ہیں۔
اُن سیتا جی کو بھلا یہ تُچھ بھوگ ولاس کیسے وہ سکتے ہیں۔

سمرت رامہی تجہیں جن ترن سم تشئے بلاسو
رام پریا جگ جننی سیا کچھو نہ آچرج جہ تا سُو

جو جیو شری رام جی کا سمرن کرتے ہیں۔ وہ بھگت جن تنکے
کے سمان تُچھ سمجھ کر وشئے بھوگوں کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ پھر سیتا جی
تو جگت کی ماتا اور شری رام جی کی پریہ پتنی ہے۔ یدی اُن کے پاس
بھوگ ولاس بھٹکتے نہیں تو اس میں تو آشچریہ ہی کیا ہے؟

سیا لکھن جیہی بدھی سُکھ لہہیں۔ سوئی رگھوناتھ کرہیں سوئی کہہیں
کہہیں پُراتن کتھا کہانی۔ سُنہیں لکھن سیا اتی سُکھ مانی

بھگوان شری رام چندر جی وہی کچھ کہتے اور کرتے ہیں۔ جس
سے کہ سیتا جی اور لکشمن جی کو سُکھ ملے۔ وہ پراچین کتھا بار تا کہتے ہیں۔
اور لکشمن اور سیتا جی بہت آنند پوروک اُن کتھاؤں کو سنتے ہیں۔

جب جب رام اودھ سُدھ کرہیں۔ تب تب باری بلوچن بھرہیں
سُمری ماتو پتو پرجن بھائی۔ بھرت سنیہو سیلو سیوکائی

جب شری رام چندر جی کو کبھی ایودھیا کی یاد آ جاتی ہے۔ تو اُن کی
آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔ ماتا، پتا، پریوار اور بھائیوں، خاص کر
بھرت کے پریم، شیل اور سیوا کو یاد کر کے۔

کرپا سندھو پربھو ہوہیں دکھاری۔ دھیر دھرہیں کسمو بچاری
لکھی سیا لکھن بکل ہوئی جاہیں۔ جمی پُرشہی انوسر پرچھاہیں

کرپا کے سمندر پربھو شری رام چندر جی دکھی ہو جاتے ہیں۔ پھر سمے
دھونے کا سما اور پاکر من میں وچار کر کے دھیرج دھارن کرتے ہیں۔
جس طرح پرش کا سایہ اپنے آدھار سروپ پُرش کی طرح ہی چیشٹا
(نقل و حرکت) کرتا ہے۔ ویسے ہی سیتا جی اور لکشمن جی اپنے سوامی
شری رام چندر جی کو دُکھی ہوا جان کر ویاکل ہو جاتے ہیں۔

پریا بندھو گتی لکھی رگھونندنُ۔ دھیر کرپال بھگت اُرچندنُ
لگے کہن کچھ کتھا پنیتا۔ سُنی سُکھ لہہیں لکھن اور سیتا

اپنی پیاری پتنی سیتا جی اور بھائی لکشمن جی کی ویاکل دشا کو دیکھ
کر دھیر کرپالو بھگتوں کے ہردے کو شانت کرنے والے چندر سروپ رگھو
نندن شری رام چندر جی کچھ پوتر کتھا کہنے لگتے ہیں جس کو سنکر لکشمن جی

اور سیتا جی بسلوک پرایت ہوتے ہیں۔

رامُو لکھن سیتا سہت سوہت پرن نکیت
جیمی باسو بسس امر پُر سچی جینت سمیت

شری رامچندر جی لکشمن اور سیتا کے سمیت اُس پتّوں کی کٹیا میں ایسے براج رہے ہیں۔ جیسے امراوتی میں دیو اندر اپنی پتنی شچی اور پُتر جینت کے سمیت بستا ہے۔

جوگو ہیں پربھو سیا لکھن ہی کیسیں۔ پلک بلوچن گولک جیسیں
سیو ہیں لکھن سیا رگھو بیر ہی۔ جیمی ابیبکی پُرش شریر ہی

پربھو شری رام جی سیتا جی اور لکشمن جی کی ایسے دیکھ بھال رکھتے ہیں۔ جیسے پلکیں آنکھوں کی پتلیوں کی۔ لکشمن جی سیتا جی اور رام چندر جی کی سیوا کرتے ہیں۔ جیسے اگیانی پُرش اپنے شریر کی کرتے ہیں۔

ایہی بدھی پربھو بن بسہیں سکھاری۔ کھگ مرگ سُر تاپس ہتکاری
کہیوں رام بن گونو سُہاوا۔ سُنہو سُمنتر اودھ جیمی آوا

اس پرکار پربھو سکھ پوروک بن میں رہ رہے ہیں۔ وہ پشو پنچھی دیوتا اور تپسویوں کے ہتکاری ہیں (بھی خواہ ہیں) تلسی داس جی کہتے ہیں کہ جہاں تک بس لئے پربھو کے بن جانے کی سُندر کتھا کہی اب وہ ورتانت بھی سنیئے۔ کہ جس طرح سُمنتر واپس لوٹ کر اجودھیا آیا۔

پھر نشادو پربھو ہی پہنچائی۔ سچو سہت رتھ دیکھیسی آئی
منتری بکل بلوکی نشادو۔ کہی نہ جائی جس بھیو بشادو

پربھو شری رام چندر جی کو پہنچا کر نشاد راج گوہ جب واپس پلٹا تب آ کر اُس نے رتھ سمیت سُمنتر کو دیکھا۔ منتری بہت ویاکل تھا۔ جسکی ویاکلتا کو دیکھکر نشاد راج کو اتنا دُکھ ہوا کہ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

رام رام سیا لکھن پُکاری۔ پریئو دھرنی تل بیاکل بھاری
دیکھی دکھن دسی ہئے ہنہناہیں۔ جنو بنو پنکھ بہگ اکلاہیں

جب سُمنتر نے نشاد راج کو اکیلے آتے ہوئے دیکھا۔ تو ہا رام! ہا رام! ہا سیتا! ہا لکشمن پکارتے ہوئے سُمنتر بیاکل ہوکر زمین پر گر پڑے۔ جدھر کو شری رام چندر جی گئے تھے۔ اس دشا کی اور دیکھ دیکھ کر رتھ کے گھوڑے ہنہناتے ہیں۔ مانو پروں کے بنا پنچھی تڑپ رہے ہوں۔

نہیں ترن چرہیں نہ پیئے ہیں جلُو موچہیں لوچن باری
بیاکُل بھئے نشاد سب رگھوبر باجی نہاری

گھوڑے نہ چارہ کھاتے ہیں نہ پانی پیتے ہیں۔ آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں۔ شری رام چندر جی کے گھوڑوں کو اس ویاکل دشا میں دیکھ کر سب نشاد ویاکل ہو گئے۔

دھری دھیر تب کہئی نشادُو۔ اب سُمنتر پرہرہو بشادو
تمہ پنڈت پرمارتھ گیاتا۔ دھرہو دھیر لکھی بمکھ بدھاتا

دھیرج دھر کر تب نشاد راج نے کہا۔ ہے سُمنتر! اب دُکھ دھیان کو چھوڑ دیجیئے۔ آپ ودوان اور پرمارتھ تتو کو جاننے والے ہیں۔ بدھاتا کو اپنے پرتیکول جان کر دھیرج دھارن کیجیئے۔

بببدھی کتھا کہی کہی مرُدو بانی۔ رتھ بیٹھارئیو برُبس آنی
سوک ستھل رتھ سکئی نہ ہانکی۔ رگھوبر برہ پیر اُر بانکی

کومل بانی سے انیک پرکار کی کتھائیں کہہ کہہ کر سُمنتر کو زبردستی لا کر رتھ پر بیٹھایا۔ پرنتو شوک کے کارن اُن کا شریر شتھل ہو گیا تھا۔ وہ رتھ کو ہانک نہ سکے۔ اُن کے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کے ویوگ کی پرچنڈ جوالا جل رہی ہے۔ جس سے اُن کا ہردہ جلا جا رہا ہے۔

چرپھراہیں مگ چلہیں نہ گھوڑے۔ بن مرگ منہوں آنی رتھ جوڑے
اڈھکی پرہیں پھری ہیرہیں پیچھے۔ رام بیوگ بکل دکھ تیچھے

گھوڑے تڑپھڑاتے ہیں۔ اور ٹھیک راستے پر نہیں چلتے مانو جنگلی گھوڑوں (نا سدھائے ہوئے) کو رتھ میں جوڑ دیا گیا ہو۔ وہ کبھی ٹھوکر کھا کر گر پڑتے ہیں۔ کبھی مُڑ کر پیچھے کی اور دیکھنے لگتے ہیں۔ وہ شری رام چندر جی کے ویوگ کے مہا دکھ سے ویاکل ہیں۔

جو کہہ رامُو لکھن بیدیہی۔ ہنکری ہنکری ہت ہیرہیں تیہی
باجی برہ گتی کہی کیمی جاتی۔ بنو منی پھنک بکل جیہی بھانتی

جو کوئی رام لکشمن سیتا کا نام لیتا ہے۔ گھوڑے ہنہنا ہنہنا کر اُس

کی اوڑ پیار سے دیکھنے لگتے ہیں۔ گھوڑوں کی اس ویوگ دشا کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ وہ ایسے ویاکل ہیں۔ مانو منی چھن جانے پر سانپ ویاکل ہو گیا ہو۔

کھیئو نشاد وِشاد بس دیکھت سچو تُرنگ
بولی سُسیوک چار تب دیئے سارتھی سنگ

منتری اور گھوڑوں کی اس ویاکُل دشا کو دیکھ کر نشاد راج کو بہت ہی دُکھ ہُوا۔ تب اپنے چار معتبر سیوکوں کو بُلا کر سارتھی سُمنتر کے ساتھ کر دیئے۔

گُوہ سارتھی ہی پھیر پہنچائی۔ بِرہ بشاد برنی نہیں جائی
چلے اودھ لیئی رتھہی نشادا۔ ہوہیں چھنہیں چھن مگن بشادا

نشاد راج گُوہ سارتھی سُمنتر کو کچھ دُور تک پہنچا کر لوٹا۔ رام جی کے ویوگ سے اُسے جو مہا دُکھ ہو رہا تھا۔ اُس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ نشاد راج کے بھیجے ہوئے چاروں سیوک رتھ کو ہانک کر اودھ کی طرف چلے سُمنتر اور گھوڑوں کی ویاکل دشا کو دیکھ کر پل پل وہ دُکھ میں ڈوبے جاتے ہیں۔

سُوچ سُمنتر بکل دُکھ دینا۔ دھگ جیون رگھو بیر بہینا
رہہی نہ انتہوں ادھم سریرو۔ جسُو نہ لہیو بچھورت رگھو بیرو

سُمنتر بہت ہی ویاکُل اور دین دُکھی ہیں۔ من ہی من میں سوچ رہے ہیں۔ کہ شری رگھو ویر کے بنا جیون کو دھکار ہے۔ آخر اس ادھم (ناپاک) شریر کا ایک دن انت تو ہونا ہی ہے۔ پھر رگھو ویر کے ویوگ میں اس شریر نے اپنا تیاگ کر کے یش پراپت کیوں نہ کیا۔

بھئے اجس اگھ بھاجن پرانا۔ کون ہیتو نہیں کرت پیانا
اہہ مت مندُ اوسر چوکا۔ اجہوں نہ ہردے ہوت دُوئی ٹوکا

یہ پران آج بدنامی اور پاپ کے پاتر ہو گئے۔ یہ اب کس کارن وِش شریر سے نہیں نکلتے؟ ہے مُوڑھ من! تُو نے بڑا اچھا موقع کھو دیا۔ اب بھی تُو پھٹ کر ہردے کے دو ٹکڑے نہیں ہو جاتے۔

میجی ہاتھ سر دُھنی پچھتائی۔ منہو کرپن دھن راسی گنوائی
برد باندھی بر بیرو کہائی۔ چلیو سمر جنو سُبھٹ پرائی

وہ ہاتھ مَل مَل کر سر پیٹ کر پچھتاتے تھے۔ مانو کوئی کنجوس دھن کا خزانہ کھو بیٹھا ہو۔ وہ اس پرکار پچھتاتے ہوئے چلے۔ مانو ویر کا بانا دھارن کئے شُور بیر کہلا کر یدھ بھُومی سے بھاگ چلا ہو۔

بیپر بیبکی بید بِد سمّت سادھو سُجاتی
جیمی دھوکیں مد پان کر سچو سوچ تیہی بھانتی

جیسے کوئی وِچاروان۔ وید جاننے والا۔ شرُوتانیہ شُدھ آچار بیوہار والا اور اُتم کُل کا کوئی برہمن دھوکے سے شراب پی لے اور پھر ہاتھ مَل مَل کر پچھتائے۔ ویسی ہی دشا سمنتر کی ہے۔

جیمی کُلین تیا سادھو سیانی۔ پتی دیوتا کرم من بانی
رہے کرم بس پریہری ناہُو۔ سچو ہردیاں تہی دارُون داہُو

جیسے کسی اُتم گھرانے کی استری۔ نیک سبھاو والی۔ پتیورتا من بچن کرم سے پتی کو دیوتا ماننے والی دُربھاگیہ وش کبھی پتی سے الگ رہنے پر مجبور ہو جائے۔ اُس سمے اس کے ہردے میں جیسی جلن تڑپ اور مہا دُکھ ہوتا ہے۔ ٹھیک ویسی دشا سمنتر کی ہے۔

لوچن سجل ڈیٹھی بھئی تھوری۔ سُنئی نہ شرون بکل متی بھوری
سُوکھہیں ادھر لاگی مُہں لاٹی۔ جیو نہ جائی اُر اودھی کپاٹی

آنکھوں میں جل بھرا ہے۔ نظر گھٹ گئی ہے۔ کانوں سے سُنائی نہیں دیتا۔ بدھی ویاکُل ہوئی۔ پتھار رکھ سوچنے میں سمرتھ نہیں ہونٹ سوکھ رہے ہیں۔ مُکھ میں لاسا سا لگ گیا ہے۔ گنتو مرتیو کے سب لکشن ہوتے ہوئے بھی پران نہیں نکلتے۔ کیونکہ ہردے میں میعاد کے کواڑ لگے ہیں۔ وہ پرانوں کو باہر نکلنے نہیں دیتے۔ اوقات چودہ برس بعد بھگوان لوٹیں گے۔ پرانوں کو یہ جھانکی لگی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ اس آشا میں اٹکے ہوئے ہیں۔

بِبرن بھیئو نہ جائی نہاری۔ مارسی منہوں پتا مہتاری
ہانی گلانی بپُل من بیاپی۔ جم پُر پنتھ سوچ جمی پاپی

منہ کا رنگ فق ہو گیا ہے۔ جو دیکھا نہیں جاتا۔ مانو اُنہوں نے

ماتا پیتا کو مار ڈالنے کا مہا اپرادھ کیا ہو۔ شری رام جی کے ویوگ کی ہانی سے اُنکے سارے شریر میں پیڑا چھا رہی ہے۔ اُن کو ایسی سوچ لگی ہوئی ہے۔ مانو نرک کو جاتا ہوا پاپی راہ میں سوچ کرتا ہوا جا رہا ہوں

بچنو نہ آؤ ہردیاں پچھتائی۔ اودھ کاہ میں دیکھب جائی
رام رہت رتھ دیکھیہی جوئی۔ سکچیہی موہی بلوکت سوئی

مُنکھ سے کوئی شبد نہیں نکلتا۔ من ہی من میں پچھتاتے ہیں کہ میں ایودھیا میں جاکر کیا کہوں گا۔ جو بھی رتھ کو رام چندر جی سے خالی دیکھے گا۔ وہ میرا مُنہ دیکھنے میں سنکوچ کرے گا۔ ارتھات پھٹکار ڈالے گا۔ کہ رام کے بنا تم نرلج جیتے کیسے چلے آئے۔

دھائی پوچھیہیں موہی جب بکل نگر نر ناری
اُتر دیب میں سب ہی تب ہردیاں بجر بیٹھاری

نگر کے ویاکل استری پُرش جب دوڑ کر مجھ سے پوچھیں گے کہ کہو رام لکشمن سیتا کو کہاں چھوڑ آئے۔ تو مجھے چھاتی پر پتھر رکھ کر اُتر دینا ہوگا۔

پوچھیہیں دین دُکھت سب ماتا۔ کہب کاہ میں تنہہ ہی بار دھاتا
پوچھیہی جب ہیں لکھن مہتاری۔ کہیوں کون سندیس سکھاری

جب دین دُکھی ماتائیں مجھ سے پوچھیں گی تو میں اُنہیں کیا اُتر دونگا؟ جب سمتراں ماتا مجھ سے پوچھیں گی تو اُسے میں کونسا سُکھ بھرا پیغام دونگا۔

رام جننی جب ایہی دھائی۔ سُمری بچھو جمی دھینو لوائی
پوچھت اُتر دیب میں تیہی۔ گئے بنوں رام لکھن بیدیہی

بچھڑے کو یاد کر کے دوڑی آتی ہوئی نئی بیائی ہوئی گائے کی بھانت جب رام کی ماتا اس پرکار دوڑی آکر مجھ سے پوچھے گی۔ تو میں اُنہیں یہ اُتر دوں گا۔ کہ سیتا۔ رام۔ اور لکشمن بن کو چلے گئے۔

جوئی پوچھیہی تیہی اُترو دیبا۔ جائی اودھ اب یہو سکھو لیبا
پوچھیہی جنہیں راؤ دُکھ دینا۔ جو تو جاسو رگھوناتھ ادھینا
دیہہوں اُتر کو نو مُنہو لائی۔ آئیسوں کُسل کنور پہنچائی
سنت لکھن سیا رام سندیسو۔ ترن جمی تنو پری ہی نریسو

جو بھی پوچھے گا اُسے یہی اُتر دینا پڑے گا۔ ہائے! ایودھیا میں جاکر اب مجھے یہی سُکھ لینا ہوگا۔ جب دین دُکھی راجہ جن کا جیون ہی رام جی کے ادھین ہے۔ مجھ سے پوچھیں گے۔ تو میں کونسا مُنہ لے کر اُنہیں اُتر دوں گا۔ کہ میں راجکماروں کو کُشل پوروک (صحیح سلامت) بن میں پہنچا آیا ہوں۔ لکشمن سیتا۔ رام چندر جی کے سندیش کو سُنکر مہاراج تنکے کی طرح شریر کو تیاگ دیں گے۔

ہردو نہ بدریو پنک جیمی بچھرت پریتم نیر و
جانت ہوں موہی دینہہ بدھی یہو جاتنا شریرو

جیسے پانی کے الگ ہوتے ہی کیچڑ پھٹ جاتا ہے۔ ویسے پریتم (شری رام چندر جی) کے الگ ہو جانے پر میرا ہردہ پھٹ کیوں نہیں گیا؟ اس سے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بدھاتا نے مجھے یہ یاتنا شریر (جو شریر پاپی جیوؤں کو نرک بھوگنے کے لئے ملتا ہے) ہی دیا ہے۔

ایہی بدھی کرت پنتھ پچھتاوا۔ تمسا تیر ترت رتھ آوا
بداکئے کری تیئے نشاوا۔ پھرے پاین پری بکل بشاوا

راستے میں رتھ میں بیٹھے اس پرکار پچھتاوا کرتے کرتے رتھ فوراً تمسا ندی کے تٹ پر آپہنچا۔ سُمنتر نے تب بنتی کر کے چاروں نشادوں کو وداع کیا۔ وہ دُکھ سے مہا ویاکل ہوئے سمنتر کے پاؤں پڑ کر چلے۔

پیٹھت نگر سچو سکچائی۔ جنو مارسی گرو براہمن گائی
بیٹھی بٹپ تر دِوس گنوایا۔ سانجھ سمے تب او سرو پایا

نگر میں پرویش کرتے ہوئے سُمنتر ایسے ڈرتے ہیں۔ مانو گرو براہمن یا گائے کو مار کر آئے ہوں۔ اُنہوں نے دن کا سماں ایک درخت کے سایہ تلے بیٹھ کر گذارا۔ جب سندھیا کا سماں آیا۔ تب انہیں نگر کے بھیتر جانے کا موقع ملا۔

اودھ پربیسو کینہہ اندھیاریں۔ پیٹھ بھون رتھ راکھی دواریں
جنہہ جنہہ سماچار سُنی پائے۔ بھوپ دوار رتھ دیکھن آئے

اندھیرا ہو جانے پر سُمنتر نے ایودھیا میں پرویش کیا۔ رتھ کو دروازے پر کھڑا کر کے وہ محل میں گئے۔ جن جن لوگوں نے سُمنتر کے

آنے کی خبر سُنی۔ وہ سبھی رتھ دیکھنے کو راج دوار پر آئے۔

رتھو پہچانی بکل لکھی گھوڑے۔ گرہیں گات جیمی آتپ اولے

نگر ناری نر بیاکُل کیسیں۔ نگھٹت نیر مین گن جیسیں

رتھ کو پہچان کر اور گھوڑوں کو ویاکل دیکھکر اُن کے شریر مارے غم کے ایسے گھلنے لگے۔ جیسے دھوپ میں اولے گھل جاتے ہیں۔ نگر بھر کے استری پُرش ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے جل کے سُوکھ جانے پر مچھلیاں ویاکل ہوتی ہیں۔

سچو آگمنو سُنت سُو بکل۔ بھیو رنیواس

بھوَنو بھینکر لاگ تیہی مانہوں پریت نواس

منتری اکیلے ہی آئے ہیں۔ یہ سُن کر سارا رنواس ویاکل ہو گیا۔ راج محل اتنا بھیانک جان پڑتا ہے۔ مانو پریتوں کا نواس ستھان شمشان بھومی ہو۔ جو کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔

اتی آرتی سب پُوچھہیں رانی۔ اُترو نہ آو بکل بھئی بانی

سُنئی نہ شروَن نین نہیں سُوجھا۔ کہہ کہاں نرپ تیہی تیہی بوجھا

اتی انت دُکھی ہو کر رانیاں پوچھتی ہیں۔ پر سمنتر کو کچھ جواب نہیں آتا ہے۔ اُن کی بانی رُک گئی۔ نہ کانوں سے سُنائی دیتا ہے۔ اور نہ آنکھوں سے بھی کچھ نہیں سُوجھتا۔ وہ جہاں تہاں سب سے پُوچھتے ہیں کہ کہو راجہ کہاں ہیں۔

داسنہہ دیکھ سچو بکلائی۔ کوسلیا گرہ گئیں لوائی

جائی سُمنتر دیکھ کس راجا۔ امئے رہت جنو چندو براجا

سُمنتر کو ویاکل دیکھکر داسیاں اُنہیں اپنے ساتھ کوشلیا جی کے محل میں لے گئیں۔ سمنتر نے جا کر راجا کو کیسی حالت میں دیکھا مانو امرت کے بنا چندر رہا ہو۔

آسن سین بھوشن ہینا۔ پریو بھومی تل نپٹ ملینا

لیئی اُساس سوچ ایہی بھانتی۔ سُر پُر تیں جنو کھسیو جیاتی

آسن سیج گہنوں سے رہت راجہ بالکل ننگی زمین پر پڑے ہیں۔

وہ ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اس کا پرکار سوچ رہے ہیں مانو ییاتی سورگ سے گر کر سوچ رہا ہو۔

لیت سوچ بھری چھنو چھنو چھاتی۔ جنو جری پنکھ پریو سمپاتی

رام رام کہہ رام سنیہی۔ پُنی کہہ رام لکھن بیدیہی

پل پل بعد راجہ سوچ سے چھاتی بھر لیتے ہیں۔ اُنکی دشا ایسی ویاکل ہے۔ مانو گیدھ راج جٹایُو کا بھائی سمپاتی سُورج دوارا اپنے پر جھُلس جانے پر ویاکل ہو کر گرا تڑپ رہا ہو۔ "رام" "رام" سے پیارے رام" راجہ بار بار ایسا کہہ رہے ہیں۔ پھر کبھی "ہا رام لکشمن جانکی" ایسا بھی کہنے لگتے ہیں۔

دیکھی سچو جے جیو کہی کینہیو دنڈ پرنامو

سُنت اُٹھیو بیاکُل نرپتی کہو سُمنتر کہاں رامو

راجہ کو دیکھکر سُمنتر نے جے جیو کہہ کر ڈنڈوت پرنام کیا۔ سُنتے ہی راجہ ویاکل ہو کر اُٹھ بیٹھے۔ اور بولے سمنتر! کہو رام کہاں ہیں۔

بھوپ سُمنتر لینہہ اُر لائی۔ بُوڑت کچھُ ادھار جنو پائی

سہت سنیہہ نکٹ بیٹھاری۔ پُوچھت راؤ نین بھری باری

راجہ نے سُمنتر کو چھاتی سے لگا لیا۔ ڈوبتے ہوئے پُرش کو مانو تنکے کا سہارا مل گیا ہو۔ پریم کے ساتھ منتری کو اپنے پاس بٹھا کر راجہ نیتروں میں جل بھر کر بولے۔

رام کُشل کہو سکھا سنیہی۔ کہاں رگھوناتھ لکھنو بیدیہی

آنے پھیری کہ بن ہی سدھائے۔ سُنت سچو لوچن جل چھائے

ہے پیارے سکھا! شری رام جی کی کُشل کہو۔ سیتا رام اور لکشمن کہاں ہیں؟ انہیں واپس لوٹا لائے ہو یا بن کو چلے گئے۔ یہ سُنتے ہی سُمنتر کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔

سوک بکل پُنی پُوچھ نرلیسو۔ کہو سیا رام لکھن سندیسو

رام رُوپ گن سیل سبھاؤ۔ سُمری سُمری ار سوچت راؤ

شوک سے ویاکل راجہ پھر پوچھتے ہیں۔ سیتا رام اور لکشمن کا

کچھ سندیش تو کہو۔ شری رام چندر جی کے روپ گن شیل اور سبھاؤ کو یاد کر کرکے راجہ من میں سوچ کرتے ہیں۔

راؤ سنائی دینہہ بنباسو۔ سُنی من بھئیو نہ ہرش ہراسو

سوسُت بچھرت گئے نہ پرانا۔ کو پاپی بڑ موہی سمانا

میں نے راج تلک کی بات سنا کر بنباس دیدیا۔ یہ سُن کر بھی جس رام کو نہ ہرش ہُوا نہ شوک۔ ایسے پُتر کے ویوگ سے بھی پران نہیں نکلے۔ تو میرے سمان اور بڑا پاپی کون ہوگا۔ ؟

سکھا رام سیا لکھن جہاں تہاں موہی پہنچاؤ

ناہیں تو چاہت چلن اب پران کہوں ستی بھاؤ

ہے سکھا! جہاں رام سیتا اور لکشمن ہیں وہاں مجھے پہنچا دو۔ نہیں تو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ میرے پران نکلا ہی چاہتے ہیں۔

پُنی پُنی پوچھت منتری ہی راؤ۔ پریتم سُتین سندیس سناؤ

کرہی سکھا سوئی بیگی اُپاؤ۔ رامو لکھنو سیا نین دیکھاؤ

راجہ بار بار منتری سے پوچھتے ہیں میرے پرم پیارے پتروں کا سندیسہ سناؤ۔ ہے سکھا! جلدی کوئی ایسا اُپائے کیجیے جس سے میں اپنی آنکھوں سے سیتا اور لکشمن کو دیکھ لوں۔

سچو دھیر دھر وکہہ مرُدو بانی۔ مہاراج تمہہ پنڈت گیانی

بیر سُدھیر دُھر ندھر دیوا۔ سادھو سماج سدا تمہہ سیوا

دھیرج دھر کر سُمنتر نے کومل بانی سے کہا۔ مہاراج! آپ وِدوان ہیں بنوور ویر اور شریشٹھ پُرشوں میں آپ شریشٹھ ہیں۔ ہے دیو آپ نے سدا ہی مہاتما پُرشوں کا ستیہ سنگ کیا ہے۔

جنم مرن سب دُکھ سُکھ بھوگا۔ ہانی لابھو پریہ مِلن بیوگا

کال کرم بس ہوہی گوسائیں۔ برس راتی دِوس کی ناہیں

جنم مرن سب سُکھ دُکھ کے بھوگ ہانی لابھ۔ پیاروں کا سنجوگ ویوگ یہ سب ہے سوامی! دن رات کی بھانت کال اور کرم کے آدھین زبردستی ہوتے رہتے ہیں۔

سُکھ ہرشہیں جڑ دُکھ بلکھائیں۔ دوؤ سم دھیر دھرہیں من ماہیں

دھیرج دھر ہُو بیکو بچاری۔ چھاڑیے سوچ سکل ہتکاری

سُکھ میں خوش ہونا اور دُکھ میں چیخنا چِلانا یہ مورکھ لوگوں کا کام ہے۔ دھیر پُرش تو اپنے من میں سُکھ دُکھ دونوں کو سمان ہی جانتے ہیں۔ اِس لئے گیان وچار کرکے آپ من میں دھیرج دھریئے۔ اور ہے سب کی بھلائی چاہنے والے سوامی! شوک کا تیاگ کر دیجیے۔

پرتھم باسو تمسا بھئیو دُوسر سُرسری تیر

نہائی رہے جل پان کری سیا سمیت دوؤ بیر

شری رام جی کا پہلا مقام تمسا ندی کے کنارے ہُوا۔ دُوسرا گنگا کے گھاٹ پر ہوا۔ جہاں سیتا جی سمیت دونوں بھائیوں نے اشنان کرکے اُس دن صرف جل پان ہی کیا۔

کیوٹ کینہی بہت سیوکائی۔ سو جامنی سنگ ویر گنوائی

ہوت پرات بٹ چھیر منگاوا۔ جٹا مُکٹ نج سیس بناوا

وہاں کیوٹ نشاد راج نے بہت سیوا کی۔ وُہ رات انہوں نے شرنگ ویرپور میں گذاری۔ صبح ہوتے ہی بڑھ کا دُودھ منگوایا اور اس سے دونو راجکماروں نے اپنے سروں پر جٹوں کے مکٹ بنائے۔

رام سکھاں تب ناؤ منگائی۔ پریا چڑائی چڑھے رگھو رائی

لکھن بان دھنو دھرے بنائی۔ آپو چڑھے پربھو آیسو پائی

تب رام جی کے متر نشاد راج نے ناؤ منگوائی سیتا جی کو اُس پر چڑھا کر پھر رگھو ناتھ جی آپ چڑھے۔ لکشمن جی نے دھنش بان سجا کر رکھے اور وہ بھی پربھو شری رام چندر جی کی آگیا پاکر ناؤ پر چڑھے۔

بکل بلوکی موہی رگھو بیرا۔ بولے مدھر بچن دھری دھیرا

تات پرنام تات سن کیہہو۔ بار بار پد پنکج گہیہو

مجھ کو ویاکل دیکھ کر شری رام چندر جی نے دھیرج دھر کر یہ میٹھے بچن کہے۔ کہ ہے تات! مہاراج سے جا کر میرا پرنام کہنا اور میری طرف سے بار بار اُن کے چرن کملوں کی بندنا کرنا۔

کرپی پاپاں پری نئے بہوری ۔ تات کریئے جنی چنتا موری
بن مگ منگل کسل ہماریں ۔ کرپا اُنوگرہ پُنیہ تمہاری

پھر میری طرف سے اُن کے پاؤں پکڑ کر بنتی کرنا۔ کہ ہے تات! میری چنتا نہ کرنا۔ آپ کی کرپا، پرتاپ، اور پُنیہ سے بن اور راستے میں ہمارے لیئے سب کُشل منگل ہی ہے۔

تمہریں اُنوگرہ تات کانن جات سب سُکھ پا یہوں
پرتی پالی آیسو کُسل دیکھیں پائے پُنی پھری آیہوں
جننی سکل پرتیو شی پری پری پاپاں کری بنتی گھنی
تُلسی کریہو سوئی جتنو جیہیں کُسلی رہیں کوسل دھنی

ہے تات! آپ کی کرپا سے بن میں جاتے ہوئے سب پرکار کا سُکھ پاؤں گا۔ آپکی آگیا کا پالن کر کے آپکے چرنوں کا درشن کرنے کے لیئے کُشل پورک پھر واپس لوٹ آؤنگا۔ میری طرف سے ماتاؤں کے چرن پکڑ پکڑ کر اُن کی دھیرج بندھا کر یہ نمر بنتی کرنا کہ وُہ وہی اُپائے کریں جس سے کہ کوشل راج پتا جی کُشل رہیں۔

گُرسن کہب سندیسُو بار بار پد پدم گہی
کرب سوئی اُپدیسُو جیہیں نہ سوچ موہی اودھ پتی

شری رام جی نے یہی سندیش دیا کہ میری طرف سے بار بار گرو جی کے چرن کمل کو پکڑ کر میرا یہ سندیش کہنا کہ وُہ ایسا اُپدیش کریں۔ جس سے اودھ پتی پتا جی کو میری چنتا نہ رہے۔

پُرجن پرجن سکل نہوری ۔ تات سنائیہو بنتی موری
سوئی سب بھانتی مور ہنکاری ۔ جاتیں رہ نرناہُو سُکھاری

ہے تات! نگر نواسیوں اور پریوار والوں سے میری طرف سے بنتی کر کے کہنا۔ کہ وہی پُرش میرا سب پرکار سے ہتکاری ہوگا۔ جس کی چیشٹا سے مہاراج سکھی رہیں۔

کہب سندیسُو بھرت کے آئیں نیتی نہ تجیئے راج پد پائیں
پالیہو پرجہی کرم من بانی سیئے ہو ماتو سکل سم جانی

بھرت جب آئیں تو اُن سے میرا یہ سندیسہ کہنا۔ کہ راج تلک پا کر نیتی کو نہ چھوڑ دیویں۔ من بچن کرم سے پرجا کا پالن کرنا اور سب ماتاؤں کو سم درشٹی سے دیکھنا۔ اور سمان بھاؤ سے اُن کی سیوا کرنا۔

اور تات بھائی کری پتو ماتو سجن سیوا کائی
تات بھانتی تیہی راکھب راؤ سوچ موریہیں جیہیں کیسے نہ کاؤ

اور ہے بھائی! پتا ماتا اور اپنے پیارے ہتکاری سجنوں کی سیوا کر کے بھراتری بھاؤ کو آخری دم تک نباہنا: ہے تات! مہاراج کو آدر ستکار کر کے اس پرکار رکھنا کہ انہیں کبھی بھی میری یاد نہ آئے۔

لکھن کہے کچھو بچن کٹھورا برجی رام پُنی موہی نہورا
بار بار نج سپتھ دیوائی کہبی نہ تات لکھن لریکائی

لکشمن جی نے کچھ کٹھور بچن کہے۔ رام چندر جی نے اُنہیں ایسا کہنے سے روک دیا۔ اور پھر مجھ سے بنتی کر کے کہا اور بار بار اپنی سوگند دلائی۔ کہ ہے تات! لکشمن کی یہ بالکپن کی بات مہاراج سے نہ کہنا۔

کہی پرنام کچھو کہن لئے سیا بھئی شتھل سنیہہ
تھکت بچن لوچن سجل پلک پلوٹ دیہہ

پرنام کر کے سیتا جی بھی کچھ کہنا چاہتی تھیں پرنتو پریم وش شتھل ہو گئیں۔ اُن کی بانی رُک گئی نیتروں میں آنسو بھر آئے اور شریر میں رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

تیہی اوسر رگھوبیر رُکھ پائی کیوٹ پارہی ناو چلائی
رگھوکل تلک چلے ایہی بھانتی دیکھیوُ ٹھاڑھ کلس دھر چھاتی

اُس سمے شری رام چندر جی کا رُخ پا کر ملاح نے پار جانے کے لیئے ناؤ چلا دی۔ اس پرکار رگھوکُل تلک شری رام چندر جی تو چل دیئے اور میں ابھاگا چھاتی پر پتھر رکھے وہیں کھڑا مُنہ دیکھتا رہ گیا۔

میں آپن کیہی کہوں کلیسُو جیئت پھریوں لیئی رام سندیسُو
اس کہی سچو بچن رہی گیئو ہانی گلانی سوچ بس بھیئو

میں اپنے کلیش کو کیسے کہوں۔ جو میں شری رام چندر جی کا سندیسہ لے کر زندہ لوٹ آیا۔ اتنا کہہ کر سُمنتر سے آگے بولا نہیں جاتا۔ زبان رُک گئی۔

پربھو کے ویوگ کی پیڑا سے شریر ویاکل ہو گیا اور وہ گہری سوچ میں پڑ گئے۔

سکت بچن سنت ہیں نرناہو۔ پریئو دھرنی اُردار ن داہُو
تلپھت وشم موہ من ماپا۔ ماجامنہوں میں کہوں بیا پا

منتری کے بچن سنتے ہی راجہ دھرتی پر گر پڑے۔ چھاتی جلنے لگی۔ اُن کا من مہاکٹھن موہ سے تڑپنے لگا۔ مانو مچھلیوں کو برسات کا پہلا پانی لگ گیا ہو۔

کری بلاپ سب روویں رانی مہابپتی کیمی جائی بکھ نی
سُنی بلاپ دکھہو دُکھ لاگا دھیر جہو کر دھیر جو بھاگا

سب رانیاں ولاپ کر کے رو رہی ہیں۔ اس سمے کی مہان بپتا کا ورنن کیسے کیا جائے۔ اُنکے ولاپ کو سُن کر دکھ بھی دُکھی ہو گیا اور خود دھیرج کا حوصلہ چھوٹ گیا۔

بھیئو کولا بلو اودھ اتی سُنی نرپ رائر سورُو
بپُل بہگ بن پریئو نسی مانہوں کلس کٹھورُو

راج محل میں رونے پیٹنے کا شور سُن کر ساری ایودھیا میں بڑا بھاری کہرام مچ گیا۔ ایسا جان پڑتا تھا کہ مانو پنچھیوں کے وشال بن پر رات کے وقت بھیانک بجلی گر گئی ہو۔

پران کنٹھ گت بھیئو بھوآلو مُنی بہین جنو بیاکلو بیالُو
اندریں سکل بکل بھئیں بھاری جنو سرسر سیج بنو بنپاری

راجہ کے پران گلے میں آ گئے۔ مانو منی کھوئی جانے سے سانپ دکھ کے مارے مرا جا رہا ہو۔ ساری اندریاں دُکھ کے مارے تڑپ رہی ہیں۔ مانو کملوں کا بن تالاب میں بغیر پانی کے مرجھا گیا ہو۔

کوسلیاں نرپ دیکھ ملاتا۔ ربی کل ربی انتھیُوں جیاں جانا
اُر دھری دھیر رام مہتاری۔ بولی بچن سمے انوساری

راجہ کی اس دُکھ بھری نازک حالت کو دیکھ کر کوشلیا جی نے اپنے من میں جان لیا۔ کہ سوریہ ونش کا سورج غروب ہو چلا۔

تب شری کوشلیا جی نے من میں دھیرج دھر کر وقت کے مطابق یہ بچن کہے

ناتھ سمجھی من کریئے بچارو۔ رام بیوگ پیودھی اپارو
کرن دھار تمہ اودھ جہاجو۔ چڑھیو سکل پریہ پتھک سماجو

ہے ناتھ! آپ من میں سمجھ کر وچار کیجئے۔ رام کے بیوگ روپی جہاز پڑا ہے سارا پریوار اور پرجا اس جہاز میں بیٹھے ہوئے مسافر ہیں! اور آپ اس جہاز کے ملاح ہو۔

دھیر جو دھریئے تو پاروُ۔ ناہیں تو بوڑھی سب پریوارُو
جوں جیاں دھرئیے بنئے پیتہ ری۔ رامو لکھنو سیا ملہیں بہوری

اگر آپ حوصلہ رکھیں تو سب پار ہو جائیں گے نہیں تو سارا پریوار ڈوب جائے گا۔ اگر آپ میری بنتی کو ہردے میں دھارن کریں تو ہے سوامی! رام لکشمن اور سیتا پھر آ ملیں گے۔

پریا بچن مردو سُنت نرپ چیتیو انکھی اُگھاری
تلپھت مین ملین جنو سینچت سیتل باری!

اپنی پیاری پتنی کوشلیا جی کے کومل بچن سُن کر راجہ نے نینز کھولے مانو تڑپتی ہوئی ملین مچھلی پر کوئی شیتل جل چھڑک رہا ہو۔

دھری دھیر جو اُٹھی بیٹھ بھوآلو۔ کہو سمنتری کہاں رام کر پالُو!
کہاں لکھنو کہاں رامو سنیہی کہاں پریہ پتر بدھو بیدیہی!!

دھیرج دھر کر راجہ اُٹھ بیٹھے۔ اور کہنے لگے کہ ہے سمنتر! کہو کرپالو رام کہاں ہیں۔ لکشمن کہاں ہیں۔ پیارے رام کہاں ہیں! اور میری پتر بدھو (بہو) پیاری جانکی جی کہاں ہے۔؟

بیاکت راؤ بکل بہو بھانتی بھئی جگ سرس سراتی نہ راتی
تاپس اندھ ساپ سُدھی آئی کوشلیا ہی سب کتھا سُنائی

راجہ ویاکل ہوئے اس پرکار بہت طرح سے ولاپ کرتے ہیں! رات یگ کے سمان ہو گئی۔ ختم ہونے میں نہیں آتی۔ راجہ کو شرون کمار کے پتا اندھے تپسوی کے شاپ (بد دُعا) کی یاد آ گئی اور اُنہوں نے کوشلیا کو سب کتھا کہہ سُنائی۔

کھیبیو بکل برنت اتہاسا۔ رام رہت دھگ جیون آسا
سو تنو راکھی کرب میں کاہا۔ جیہیں نہ پریم نیم مور نباہا

یہ اتہاس کہتے ہوئے راجہ بیاکل ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ رام جی کے بنا جینے کی آشا رکھنے پر دھکار ہے۔ ایسے شریر کو رکھکر میں کیا کروں گا جس نے میرے پریم کے پرن کو نہیں نباہا۔

ہا رگھونندن پران پریتے۔ تمہ بنو جیئت بہت دن بیتے
ہا جانکی لکھن ہا رگھوبر۔ ہا پتو ہت چت چاتک جل دھر

ہائے رگھونندن ہائے پران پیارے رام! تمہارے بنا جیتے ہوئے مجھے بہت دن بیت گئے۔ ہا جانکی لکشمن! ہا رگھوبر! ہا میرے چت روپی پپیہے کے ہت کرنے والے میگھ۔

دوہا
رام رام کہی رام کہی رام رام کہی رام
تنو پر ہری رگھوبر برہن راؤ گیئو سر دھام

رام رام کہہ کر پھر رام رام کہہ پھر رام رام کہہ کر اور پھر رام رام کہہ کر راجہ شری رام جی کے ویوگ میں شریر کو چھوڑ کر دیولوک کو سدھار گئے

جیئن مرن پھلو دسرتھ پاوا۔ انڈ انیک امل جسو چھاوا
جیئت رام بدھو بدنو نہارا۔ رام برہ کری مرنو سنوارا

جینے اور مرنے کا پھل تو دسرتھ جی نے ہی پایا۔ انیک برہمانڈوں میں اُن کا نرمل یش چھا گیا۔ جیتے جی تو انہوں نے شری رام چندر جی کے چندرمکھ کو دیکھا۔ اور رام جی کے ویوگ کے نمت اپنا شریر تیاگ کر مرنا سدھار لیا۔

سوک بکل تب رودہیں رانی۔ روپ سیلو بلو تیجو بکھانی
کرہیں بلاپ انیک پرکارا۔ پرہیں بھومی تل بارہیں بارا

شوک کے مارے بیاکل ہو کر رانیاں رونے لگیں اور راجہ کے روپ شیل بل اور تیج کو یاد کر کر کے انیکوں پرکار کے ولاپ کرنے لگیں۔ اور بار بار مارے غم کے زمین پر گرنے لگیں۔

بلپہیں بکل داس ارو داسی۔ گھر گھر ردنو کرہیں پر باسی
انتھئیو آجو بھانو کل بھانو۔ دھرم اودھی گن روپ ندھانو

داس اور داسیاں بیاکل ہوئی اور لاپ کر رہی ہیں نگر نواسی گھر گھر رو رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ آج سورج کل کا سورج غروب ہو گیا۔ جو دھرم کی آخری حد اور گن اور روپ کے بھنڈار تھے۔

گاریں سکل کیکئی دیہیں۔ نین بہین کینہہ جگ جیہیں
ایہی بدھی بلپت رین بہانی۔ آئے سکل مہا منی گیانی

سب کیکئی کو گالیاں دیتے ہیں جس نے سنسار کو آنکھوں سے رہت کر دیا۔ اس پرکار ولاپ کرتے رات گذر گئی۔ اور صبح ہوتے ہی سارے بڑے بڑے منی اور گیانی لوگ اکٹھے ہوئے۔

تب بششٹ منی سمے سم کہی انیک اتہاس
سوک نیوار ئیو سب ہی کر نج بگیان پرکاس

تب منی وسشٹ جی نے وقت کے مطابق بہت سے اتہاس کہہ کر اپنے وگیان کے پرکاش سے سب کا شوک نوارن کیا۔

تیل ناؤ بھری نرپ تنو راکھا۔ دوت بولائی بہوری اس بھاکھا
دھاوہو بیگی بھرت پہیں جاہو۔ نرپ سدھی کتہوں کہہو جنی کاہو

تیل سے ناؤ بھر کر راجہ کا شریر اُس میں رکھوا دیا گیا۔ پھر دونوں کو بلوا کر وسشٹ جی نے اُن سے ایسے کہا کہ فوراً بھرت جی کے پاس دوڑے جاؤ۔ راجہ کے پرلوک گمن کی خبر کسی سے بھی نہ کہنا۔

ایتنیئ کہیہو بھرت سن جائی۔ گر بولائی پٹھیئو دوؤ بھائی
سن منی آیسو دھاون دھائے۔ چلے بیگ بر باجی لجائے

بھرت سے جا کر صرف یہی بات کہنا کہ تم دونوں بھائیوں کو گرو جی نے بلایا ہے۔ منی کی آگیا پا کر وہ دوت دوڑے اور اپنی تیز چال سے گھوڑوں کو بھی لجاتے ہوئے چلے۔

انرتھو اودھ ارمبھیو جب تیں۔ کسگن ہوہیں بھرت کہوں تب تیں

دیکھہیں راتی بھیانک سپنا ۔ جاگی کرہیں کٹو کوٹی کلپنا

جب سے ایودھیا میں انرتھ شروع ہوا تھا تب سے ہی بھرت کو بُرے بُرے شگن ہو رہے تھے۔ رات کو وہ ڈراؤنے سپنے دیکھا کرتے اور جاگ کر ان سپنوں کے سمبندھ میں طرح طرح کی امنگل کلپنائیں کیا کرتے تھے۔

بپر جیوائیں دیہیں دن دانا ۔ سِو ابھیشیک کرہیں بدھی نانا
مانگہیں ہردیاں مہیس منائی ۔ کُسل ماتو پتو پریجن بھائی

وہ امنگل کے بھے سے برہمنوں کو بھوجن کرا کر بہتیرا دان دیتے ہیں۔ اور رُدر دیوتا کی نانا پرکار سے پوجا کرتے ہیں۔ شِو جی کو ہردے میں منا کر ماتا پتا بھائی اور کٹمبیوں کے منگل کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔

ایہی بدھی سوچت بھرت منّ دھاون پہنچے آئی
گرو انوساسن شرون سُنی چلے گنیسو منائی

بھرت جی اس پرکار من میں سوچ کر رہے تھے کہ اتنے میں دُوت آ پہنچے۔ گرو کی آگیا کو کانوں سے سُن کر وہ گنیش جی کو منا کر چلے۔

چلے سمیر بیگ ہئے ہانکے ۔ ناگھت سرت سَیل بن بانکے
ہردیاں سوچ بڑ کچھو نہ سوہائی ۔ اس جانہیں جیاں جاؤں اُڑائی

ہوا کی طرح گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے وہ بانکے بن پہاڑ اور ندیوں کو عبور کرتے ہوئے چلے۔ ہردے میں بڑی سوچ لگی ہوئی ہے۔ کچھ نہیں سوجھتا جی ایسا چاہتا ہے کہ ایودھیا میں اُڑ کر پہنچ جاویں۔

ایک نمیش برش سم جائی ۔ ایہی بدھی بھرت نگر نیارائی
اسگن ہوہیں نگر بیٹھارا ۔ رٹہیں کُبھانتی کُکھیت کرارا

ایک ایک پل برس کے سمان گُزر رہا ہے۔ اس پرکار بھرت ایودھیا پُری کے نزدیک پہنچے۔ نگر میں داخل ہوتے ہی بُرے بُرے شگن ہونے لگے۔ بُری جگہ پر بیٹھے کوّے بُری طرح سے کاں کاں کی رٹ لگا رہے ہیں۔

کھر سیار بولہیں پرتیکولا ۔ سُنی سُنی ہوئی بھرت من سُولا
شری ہت سر سرتا بن باگا ۔ نگر وِسیسی بھیاونو لاگا

گدھے اور گیدڑ برخلاف بول رہے ہیں۔ یہ سب سُن کر بھرت جی کے کلیجے میں ہُوک اُٹھتی ہے۔ تالاب ندی۔ بن اور باغ شوبھا رہت ہو گئے ہیں۔ نگر تو مانو کاٹ کھانے کو ہی آتا ہے۔

کھگ مرگ ہئے گئے جاہنہ جوئے ۔ رام بیوگ کُروگ بگوئے
نگر ناری نر نپٹ دُکھاری ۔ منہوں سبنہہ سب سمپتی ہاری

شری رام چندر جی کے وِیوگ روپی بھیانک روگ سے پشو پنچھی گھوڑے ہاتھی دُکھ کے مارے ایسے تڑپ رہے ہیں کہ دیکھے نہیں جاتے نگر کے استری پُرش بہت ہی دُکھی ہو رہے ہیں۔ مانو سب کا سب دھن دولت لُٹ گیا ہو۔

پُرجن ملہیں نہ کہہیں کچھو گوہیں جوہار ہیں جاہیں
بھرت کُسل پوچھی نہ سکہیں بھے بشاد من ماہیں

راستے میں نگر کے لوگ جو ملتے ہیں وہ چُپ چاپ بھرت جی کو بندنا کر کے گُزر جاتے ہیں مُنہ سے کوئی کچھ نہیں بولتا۔ بھرت جی کے من میں ڈر اور چنتا چھا رہی ہے اس لئے وہ بھی کسی سے کُشل پوچھنے کا حوصلہ نہ کر سکے۔

ہاٹ باٹ نہیں جائی نہاری ۔ جنو پُر دہن دسی لاگی دواری
آوت سُت سُنی کیکئی نندنی ۔ ہرشی ربی کُل جل رُہ چندنی

بازار اور راستوں کی دُردشا دیکھی نہیں جاتی۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ نگر میں دسوں طرفوں سے بھیانک آگ لگی ہوئی ہے۔ بھرت جی کے آنے کی خبر سُن کر کیکئی بڑا ہی پرسن ہوئی۔ جو کہ سورج ونش کے کمل کا ناش کرنے والی چاندنی کے سمان ہے۔

سجی آرتی مُدت اُٹھی دھائی ۔ دوارہیں بھینٹی بھون لئی آئی
بھرت دُکھت پریوار نہارا ۔ مانہوں تہن بنج جنو مارا

وہ پرسن ہو کر آرتی سجا کے اُٹھ دوڑی۔ دروازے پر ہی بھرت جی کو مل کر محل کے بھیتر لے آئی۔ بھرت جی نے سارے پریوار کو دُکھی

دیکھا مانو کہ کملوں کے بن پر کہر پڑ گئی ہو۔

کیکئی ہرشت اسہی بھانتی۔ منہوں مدت دو لالی کراتی

ست ہی سوچ نہیں منواری۔ پوچھی نیہر کسل ہماری

صرف ایک کیکئی ہی خوش نظر آتی ہے۔ مانو بھیلنی جنگل کو
آگ لگا کر خوشی کے مارے پھولا نہ سماتی ہو۔ پتر کو سوچ میں پڑا
ہوا دیکھ من میں اداس جاکر کیکئی نے پوچھا کہو تمہارے ننہال میں
سب کشل تو ہیں!

سکل کشل کہی بھرت سنائی۔ پوچھی نج کل کسل بھلائی

کہو کہاں تات کہاں سب ماتا۔ کہاں سیا رام لکھن پریہ بھراتا

بھرت جی نے ساری کشل کہہ سنائی۔ پھر اپنے کل کی کشل کھشیم
(خیر و خیریت) پوچھی۔ اور کہا کہو پتا جی کہاں ہیں! میری دوسری دونو
ماتائیں کہاں! سیتا جی اور پیارے بھراتا رام اور لکشمن کہاں ہیں!

سنی ست بچن سنیہہ سے کپٹ نیر بھری نین

بھرت شرون من سول سم پاپنی بولی بین

پتر کے پریم بھرے بچن سنکر آنکھوں میں کپٹ کے آنسو بھر کر
کیکئی بھرت جی کے من میں شول کے سمان چبھنے والے بچن بولی۔

تات بات میں سکل سنواری۔ بھے منتھرا سہائے بچاری

کچھک کاج بدھی بیچ بگاریو۔ بھوپتی سرپتی پر پگو دھاریو

ہے تات! میں نے سب بات بنا لی تھی بھلا ہو منتھرا کا جو موقع
پر میری سہایک (مددگار) ہوئی پر بدھاتا نے تھوڑا سا کام بگاڑ دیا
ہے۔ وہ یہ کہ راجہ دیولوک کو سدھار گئے۔

سنت بھرت بھے بیس بشادا۔ جنو سہمیو کری کیہری نادا

تات تات ہا تات پکاری۔ پرے بھومی تل بیاکل بھاری

بھرت یہ خبر سن کر دکھ کے مارے ویاکل ہو گئے مانو شیر کی
گرج سن کر ہاتھی سہم گیا ہو۔ وہ ہائے پتا ہائے پتا ہائے تات
ایسا پکارتے ہوئے ویاکل ہو کر پرتھوی پر گر پڑے۔

چلت نہ دیکھن پایوں توہی۔ تات نہ رامہی سونپیہو موہی

بہری دھیر دھری اٹھے سنبھاری۔ کہو تات مرن ہیتو تمہاری

بھرت جی ولاپ کر رہے ہیں ہے تات! میں آپ کے انتم درشن
بھی نہ کر سکا۔ ہائے آپ مجھے اپنے ہاتھوں شری رام چندر جی کو کیوں
نہ سونپ گئے۔ پھر دھیرج دھر کر سنبھل کر اٹھ بیٹھے۔ اور ماتا سے
پوچھنے لگے کہ ہے ماتا! پتا جی کے مرنے کا کارن تو کہو۔

سنی ست بچن کہتی کیکئی۔ مرم پانچھی جنو ماہر دیئی

آدیہو تیں سب آپنی کرنی۔ کٹل کٹھور مدت من برنی

پتر کے بچن سن کر کیکئی کہنے لگی۔ مانو گھاؤ کے ستھان کو دیکھ کر
نشتر لگا کر اس میں زہر بھر رہی ہو۔ شروع سے لے کر آخر تک اپنی
ساری کرتوت کٹل اور پتھر دل کیکئی نے بڑے پرسن من سے سنا دی۔

بھرت ہی بسریو پتو مرن سنت رام بن گونو

ہیتو اپنپو جانی جیاں تھکت رہے دھری مونو

شری رام چندر جی کے بن جانے کی خبر سن کر بھرت جی کو پتا
جی کا مرن بھول گیا۔ ہردے میں اس سارے کلیش کا مول کارن
(ذمہ دار) اپنے آپ کو جان کر بھرت جی پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا

بکل بلوکی ست ہی سمجھاوتی۔ منہوں جرے پر لون لگاوتی

تات راؤ نہیں سوچے جوگو۔ بڑھئی سکرت جس کینہیو بھوگو

پتر کو ویاکل دیکھ کر کیکئی سمجھانے لگی۔ مانو جلے پر نمک لگا رہی
ہو۔ ہے تات! راجہ کا شوک نہیں کرنا چاہیے انہوں نے نیکیاں
اور یش بڑھا کر اپنی پوری عمر بھر بھوگ بھوگے۔

جیوت سکل جنم پھل پائے۔ انت امرپتی سدن سدھائے

اس انومانی سوچ پریہر ہو۔ سہت سماج راج پر کر ہو

جیتے جی تو انہوں نے جنم کے سمپورن پھل پائے اور
مرنے پر وہ دیولوک کو چلے گئے۔ ایسا وچار کرکے شوک کرنا چھوڑ
دو اور سماج سہت آنند سے اجودھیا کا راج کرو۔

سُنی سُٹھی سہمیُو راجکمارُو ۔ پاکیں چھت جنُو لاگ انگارُو

دھیرج دھری بھری لہیں اُساسا ۔ پاپنی سب ہی بھانتی کُل ناسا

کیکئی کے یہ بچن سُنکر راجکمار بھرت بہت ہی سہم گئے ۔ مانو پکے ہوئے پھوڑے پر انگارا رکھ دیا گیا ہو ۔ اُنہوں نے دھیرج دھر کر لمبی سانس لی ۔ اور کہا ۔ اری پاپنی ! تو نے سب پرکار کُل کا ناش کر دیا ہے ۔

جوں پے کُرُچی رہی اتی توہی ۔ جنمت کاہے نہ مارے موہی

پیڑ کاٹی تَیں پالَیو سینچا ۔ مین جیون ہِت باری اُلیچا

ہائے ! اگر تیری ایسی ہی دُشٹ چیشٹا تھی تو تُو نے جنمتے سے ہی میرا گلا کیوں نہ گھونٹ دیا ۔ برکش کو کاٹ کر تو نے پتے کو سینچا ہے ۔ اور مچھلی کے جینے کے لئے پانی کو اُلیچ ڈالا ۔ ارتھات جو میرے پرانوں کے پران تھے ۔ اُن کو مجھ سے الگ کر کے تو اب مجھے زندہ دیکھنا چاہتی ہے ۔ میری بھلائی کرتے ہوئے تو نے اُلٹا میرا ناش کر دیا ہے ۔

ہنس بنس دسرتھ جنک کو رام لکھن سے بھائی
جننی توں جننی بھئی بدھی سن کچھو نہ بسائی

سُوریہ ونش جیسے اُتم کُل میں تو میرا جنم ہوا ہو ۔ دسرتھ جیسے دھرم دھرندھر پتا ہوں ۔ رام لکشمن جیسے سداچاری جس کے بھرتا ہوں ۔ وہاں ہے پاپنی ! مجھے جنم دینے والی ماتا تو ہے ۔ سچ کہتے ہیں بدھاتا کے آگے کسی کا کچھ زور نہیں چلتا ۔

جب تَیں کُمتی کُمت جیاں ٹھیٹو ۔ کھنڈ کھنڈ ہوئی ہردَیو نہ گیو

بر مانگت من بھئی نہیں پیرا ۔ گری نہ جیبھ مُنہ پرِیو نہ کیرا

اری کُمتی ! جب تو نے ایسا وِچار ہردے میں ٹھانا اُس سمے تیرا ہردہ پھٹ کیوں نہ گیا ؟ ایسے وردان مانگتے سمے تیری چھاتی میں ذرا بھی جلن نہ ہوئی ؟ تیری زبان کیوں نہ گل گئی تیرے مُنہ میں کیڑے کیوں نہ پڑ گئے ۔ ؟

بھوپن پر تیتی توری کیمی کینہی ۔ مرن کال بدھی متی ہری لینہی

بدھی ہوں نہ ناری ہردے گتی جانی ۔ سکل کپٹ اگھ اوگُن کھانی

اشچریہ تو یہ ہے کہ راجہ نے تیرا وشواش کیسے کر لیا ؟ کیا مرتے سمے بدھاتا نے اُنکی بدھی ہر لی تھی ۔ ! استریوں کے ہردے کی گتی کو بدھاتا بھی نہیں جان سکے ۔ کہ وہ سب کپٹ ۔ پاپ اور اوگنوں کی کھان ہوتی ہیں ۔

سرل سوسیل دھرم رت راؤ ۔ سو کمی جانے تیا سبھاؤ

اس کو جیو جنتو جگ ماہیں ۔ جیہی رگھوناتھ پران پریہ ناہیں

راجہ سرل سبھاؤ سوشیل اور دھرماتما تھے ۔ وہ استری سبھاو کو بھلا کیا جانیں ۔ جگت میں ایسا کونسا جیو جنتو ہے ۔ جسے شری رگھوناتھ جی پرانوں کے سمان پیارے نہیں ہیں ۔

بھے اتی اہت رامُو تیؤ توہی ۔ کو تو اہسی ستیہ کہو موہی

جو ہسی سو ہسی مُنہ مسی لائی ۔ آنکھی اوٹ اُٹھی بیٹھی جائی

سب جگت کے پران پیارے شری رام چندر جی بھی تجھے دشمن جان پڑے ! سچ سچ کہہ تو کون ہے ! جو تو ہے ۔ سو ہے ! اب منہ میں کالکھ لگا کر میری آنکھوں سے دور ہو جا اور مجھے اپنا منہ نہ دکھا ۔

رام برودھی ہردے تیں پرگٹ کینہہ بدھی موہی
مو سمان کو پاتکی بادی کہوں کچھو توہی

بدھاتا نے ہی مجھے شری رام چندر جی سے ورودھ کرنے والے تیرے ہردے (کوکھ) سے پیدا کیا ۔ تجھے تو کچھ کہنا ہی ویرتھ ہے میرے سمان بڑا پاپی دوسرا اور کون ہے ۔

سُنی شترگھن ماتو کٹلائی ۔ جریں گات رس کچھو نہ بسائی

تیہی اوسر کُبری تہاں آئی ۔ بسن بھوشن بیدھ بنائی

ماتا کی کٹلتا کو سُن کر شترگھن جی کے سارے شریر کے انگ مارے کرودھ کے جلنے لگے ۔ اسی سمے کُبری منتھرا بستر اور انیک پرکار کے گہنوں سے سج دھج کر وہاں آ نکلی ۔

لکھی رس بھرے لکھن لگھو بھائی ۔ برت انل گھرت آہوتی پائی

ہُمگی لات تکی کُوبر مارا ۔ پر مُنہ بھر مہی کرت پکارا

اُسے گہنے کپڑوں سے سجی دیکھ کر لکشمن جی کے چھوٹے

بھائی شترگھن جی کرودھ سے جل بھن گئے کرودھ روپی اگنی سے تو وہ پہلے ہی جل رہے تھے۔ منتھرا کے آ نے پر تو مانو اس جلتی ہوئی آگ کو گھی کی آہوتی مل گئی ہو۔ انھوں نے زور سے تاک کر کبڑی کے ایک لات ماری۔ وہ چلاتی ہوئی اوندھے منھ زمین پر گر پڑی۔

کبڑ ٹوٹیو پھوٹ کپار و۔ دلت دسن مکھ رُدھر پرچار و
آہ دیئے میں کاہ نساوا ۔ کرت نیک پھل انُ اس پاوا

اُس کا کُبڑ ٹوٹ گیا۔ کپال پھوٹ گیا۔ دانت ٹوٹ گئے اور منھ سے خون بہنے لگا۔ وہ چیختی چلاتی ہوئی بولی۔ آہ دیو! میں نے کیا بگاڑا جو بھلا کرتے ہوئے بھی مجھے یہ بُرا پھل ملا۔

سُنی رپوہن لکھی نکھ سکھ کھوٹی۔ لگے گھسیٹن دھری دھری جھونٹی
بھرت دیا ندھی دینہی چھڑائی۔ کوسلیا پہیں گئے دوؤ بھائی

اُس کی یہ بات سُنکر شترگھن جی اُسے ایڑی سے چوٹی تک دُشٹ جانکر اُسے جھونٹے (سر کے بال) سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹنے لگے۔ تب دیا کے بھنڈار بھرت جی نے اُسے چھڑایا۔ پھر دونوں بھائی کوشلیا کے پاس گئے۔

ملن بسن بیرن بکل کرس شریر دُکھ بھار
دوہا کنک کلپ بر بیلی بن مانہوں ہنی تسار

کوشلیا جی میلے بستر پہنے ہوئے ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد پڑ گیا ہے۔ ویاکل ہو رہی ہے دُکھ کے بوجھ سے دُبلی ہو گئی ہے۔ ایسا جان پڑتا ہے جیسے سونے کی سُندر کلپ بیل کو کہر اور جاڑے نے سُکھا دیا ہو۔

بھرت ہی دیکھی ماتو اُٹھی دھائی۔ مُرچھت اوَنی پری جھائیں آئی
دیکھت بھرت بکل بھئے بھاری۔ پرے چرن تن دسا بسا ری

بھرت کو دیکھ کر ماتا اُٹھ دوڑی۔ پر چکر کھا زمین پر اچیت ہوکر گر پڑی۔ یہ دیکھکر بھرت جی بہت ویاکل ہوئے۔ اور شریر کی سُدھ بُدھ بھول کر اُن کے چرنوں پر جا گر پڑے۔

ماتو تات کہاں دیہی دکھائی۔ کہاں سیا رام لکھنو دوؤ بھائی
کیکئی کت جنمی جگ ماجھا۔ جوں جنمی تو بھئی کا ہے نہ بانجھا

بھرت جی بولے۔ ہے ماتا! پتا جی کہاں ہیں۔ اُنھیں دکھائیے! سیتا رام اور لکشمن کہاں ہیں؟ کیکئی سنسار میں کیوں پیدا ہوئی! پیدا ہوکر پھر بانجھ کیوں نہ رہی!

کُل کلنک جیہیں جنمیو موہی۔ اپجس بھاجن پریہ جن دروہی
کو تربھون موہی سرس ابھاگی۔ گتی اسی تور ی ماتو جیہی لاگی

جس نے مجھ جیسے کُل کلنکی۔ نندا کے پاتر۔ پریوار اور پرجا کے دروہی (غدار) پُتر کو جنم دیا۔ میرے سمان تینوں لوکوں میں ابھاگا۔ پرانی بھلا دوسرا اور کون ہوگا! جس کے کارن ہے ماتا! آپکی یہ دُردشا ہوئی ہے۔

پتو سُرپُر بن رگھو بر کیتو۔ میں کیول سب انرتھ ہیتو
دھگ موہی بھئیوں بینو بن آگی۔ دُسہہ داہ دُکھ دوشن بھاگی

پتا جی سورگ لوک سدھار گئے۔ شری رام چندر جی بن کو چلے گئے۔ میں ہی اب سب انرتھوں کا مُول کارن ہوں۔ مجھے دھکار ہے۔ میں رگھو کُل روپی بانس کے بن میں اگنی روپ پیدا ہوا۔ اور کٹھن داہ۔ دُکھ اور دوشوں کا بھاگی بنا۔

ماتو بھرت کے بچن مردو سُنی پُنی اُٹھی سمبھار کا
لیئے اُٹھائی لگائی اُر لوچن موچتی باری

بھرت جی کے کومل بچن سُنکر کوشلیا جی اپنے آپکو سمبھال کر اُٹھ بیٹھیں۔ اُنھوں نے بھرت کو اُٹھاکر چھاتی سے لگا لیا اور آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

سرل سبھائے مائیں ہیاں لائے۔ اتی ہت منہو رام پھری آئے
بھینٹیو بہوری لکھن لگھو بھائی۔ سوک سنیہو نہ ہردیاں سمائی

سرل سبھاو ماتا نے بڑے پریم سے بھرت جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ مانو شری رام جی ہی بن سے لوٹ آئے ہوں۔ پھر

لکشمن جی کے چھوٹے بھائی شتروگھن کو چھاتی سے لگایا۔
شوک اور پریم کوشلیا جی کے ہردے میں سماتا نہ تھا۔

دیکھی سبھاؤ کہت سبُو کوئی۔ رام ماتُو اس کا ہے نہ ہوئی
ماتاں بھرت گود بیٹھا رے۔ آنسو پونچھی مرِدُو بچن اُچارے

کوشلیا جی کے سبھاؤ کو دیکھکر سب کوئی کہتے ہیں کہ شری رام جیسے پُتر کی ماتا کا ایسا سرل کپٹ رہت سبھاؤ کیوں نہ ہو۔ ماتا نے بھرت جی کو گود میں بٹھا لیا۔ اُن کے آنسو پونچھ کر اُن سے کومل بچن بولیں۔

اجہوں بچھ بلی دھیرج دھرہو۔ کسمیئو سمجھی سوک پرہرہو
جنی مانہو ہیاں ہانی گلانی۔ کال کرم گتی اگھٹت جانی

ہے بیٹا! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں تم اب بھی دھیرج دھرو۔ یہ شوک کرنے کا سماں نہیں شوک مت کرو۔ اپنے من میں کسی پرکار کی اپنی ہانی اور اُس سے ہونے والی پیڑا کو نہ مانو کال اور کرم کا چکر کبھی مٹایا نہیں جا سکتا۔

کاہو ہی دوسُو دیہو جنی تاتا۔ بھا موہی سب بدھی بام بدھاتا
جو اتی ہُو دُکھ موہی جیاوا۔ اجہوں کو جانئی کا تیہی بھاوا

ہے تات! کسی کو دوشی کیوں ٹھہراتے ہو۔ سب پرکار سے بدھاتا ہی مجھ سے اُلٹے ہو گئے۔ جو اتنا مہا کشٹ ہوتے ہوئے بھی میرے پرانوں کو نہیں نکالتے۔ اب بھی کیسے معلوم ہے۔ کہ بدھاتا کو کیا منظور ہے۔

پِتُو آئسُ بھوکھن بسن تات تجے رگھوبیر
بسمیئو ہرش نہ ہردیاں کچھو پہرے بل کل چیر

ہے تات! پِتا کی آگیا سے شری رگھوبیر نے بستر اور بھوشن تیاگ دیئے اور جنگلی بستر تپسویوں کے بستر پہن لئے۔ اُن کے ہردے میں نہ کچھ دکھ تھا اور نہ شکھ۔ وہ شانت اور اٹل رہے۔

مُکھ پرسن من رنگ نہ روشُو۔ سب کر سب بدھی کری پریتوشو
چلے بپن سُنی سیا سنگ لاگی۔ رہئی نہ رام چرن انُوراگی

اُن کا مُکھ پرسن تھا من میں نہ کچھ لالسا تھی اور کسی کے بھاتی کچھ گھرہی تھا۔ سب کو سب پرکار سے دھیرج دے کر وہ بن کو چلے گئے یہ سن کر سیتا جی بھی اُن کے ساتھ چلی گئیں۔ وہ شری رام جی کے چرنوں میں اپنے سچے پریم کے کارن ایودھیا میں رہ نہ سکیں۔

سُنت ہی لکھنو چلے اُٹھی ساتھا۔ رہہیں نہ جتن کیئے رگھوناتھا
تب رگھوپتی سب ہی سر ناوئی۔ چلے سنگ سیا اُرو لگھو بھائی

سنتے ہی لکشمن بھی ساتھ ہو لیے۔ شری رگھوناتھ جی نے انہیں گھر رکھنے کے لئے بہت سے جتن کئے پر وہ نہ رہے۔ تب شری رگھوناتھ جی سب کو سر نوا کر سیتا اور لکشمن کو ساتھ لے کر بن کو چلے گئے۔

رامُو لکھنو سیا بن ہی سدھائے
گئیوں نہ سنگ نہ پران پٹھائے
یہُو سبُو بھا انہہ آنکھنہ آگیں
تئو نہ تجا تیُو جیوُ ابھاگیں

شری رام لکشمن اور سیتا بن کو چلے گئے۔ میں نہ تو ساتھ ہی گئی اور نہ میرے پران ہی اُنکے ساتھ گئے۔ یہ سب انہیں آنکھوں کے سامنے ہوا۔ تو بھی اس ابھاگے جیو نے شریر نہ چھوڑا۔

موہی نہ لاج نج نیہو نہاری۔ رام سرس سُت میں مہتاری
جیئے مرے بھل بھوپتی جانا۔ مور ہردے سبت کُلس سمانا

اپنے پریم کو دیکھ کر مجھے لاج بھی تو نہیں آتی۔ شری رام جیسے پُتر کی میں ماتا! جینے اور مرنے کا پورا ڈھنگ تو راجہ نے ہی خوب جانا۔ میرا ہردہ تو بجر سے بھی سو گنا کٹھور ہے۔

کوسلیا کے بچن سُنی بھرت سہت رنیواسُو
بیاکُل بلپت راج گرہ مانہوں سوک نیواسُو

کوشلیا جی کے بچنوں کو سُن کر بھرت سمیت سارا رنواس بیاکل ہو کر ولاپ کرنے لگا۔ راج محل تو مانو شوک کدہ ہی بن گیا۔

ہوئیں بکل بھرت دوؤ بھائی۔ کوسلیاں لئے ہردیاں لگائی

بھانتی انیک بھرت سمجھائے ۔ کہی بیبیک لئے پچھتائے

بھرت اور شترگھن دونوں بھائی ویاکل ہوکر ولاپ کرنے لگے تب کوشلیا جی نے اُنکو ہردے سے لگا لیا۔ انیک پرکار سے بھرت جی کو کوشلیا جی نے سمجھایا۔ اور بہت سی گیان وچار کی باتیں کہہ کر سنائیں۔

بھرت ہوں ماتو سکل سمجھائیں۔ کہی پُران شُرتی کتھا سُہائیں
چھل بہین سُچی سرل سبانی ۔ بولے بھرت جوری جُگ پانی

بھرت جی نے بھی ماتاؤں کو پُرانوں اور ویدوں کی کتھائیں کہہ کر سمجھایا۔ دونوں ہاتھ جوڑکر بھرت جی نشکپٹ چھل رہت سرل اور پوتر بانی بولے۔

جے اگھ ماتو پتا سُت ماریں۔ گائی گوٹھ مہی سُر پُر جاریں
جے اگھ تیا بالک بدھ کینہیں۔ میت مہی پتی ماہُر دینہیں

جو پاپ ماتا پتا اور پُتر کو مارنے سے ہوتا ہے اور برہمنوں کے نگر جلانے سے اور گؤشالا جلانے سے جو پاپ ہوتا ہے۔ استری اور بالک کی ہتھیا کرنے سے ہوتے ہیں۔ اور جو متر اور راجہ کو زہر دینے سے ہوتے ہیں۔

جے پاتک اُپپاتک اہہیں۔ کرم بچن من بھو کبی کہہیں
تے پاتک موہی ہوہُوں بدھاتا۔ جوں یہو ہوئی مور مت ماتا

اور کوی لوگوں نے جو چھوٹے بڑے پاپ من بچن اور کرم سے ہونے والے کہے ہیں۔ اگر اس کام میں میری ذرا بھر بھی صلاح ہو تو ہے ماتا! یہ سارے پاپ مجھے لگ جائیں۔

جے پری ہری ہری ہر چرن۔ بھجہیں بھوت گن گھور
تیہی کی گتی موہی دیو بدھی جوں جننی مت مور

جو لوگ وشنو بھگوان اور شو بھگوان کے چرنوں کو چھوڑ کر ڈراؤنے بھوت اور پریتوں کی پوجا کرتے ہیں ہے ماتا! یدی اس کام میں میری صلاح ہو تو بدھاتا میری اُن بھوت پریتوں کے پجاریوں جیسی دُردشا کریں۔

بیچہیں بید دھرم دوہی لیہیں۔
پشن پرائے پاپ کہی دیہیں
کپٹی کُٹل کلہہ پریہ کرودھی۔
بید بدُوشک بیسو برودھی۔

جو لوگ یوگیہ ایوگیہ (ادھیکاری اَن ادھیکاری) کا خیال کئے بغیر کیول چند ٹکوں پر برہم ودیا کو پڑھاتے سُناتے ہیں۔ اور اپنے آپ ہی اپنے مُنہ اپنے آپ کو دھرماتما ظاہر کرتے ہیں چغلخور ہیں۔ دوسرے کے پاپوں کو کہکر آپ پاپ بھاگی ہوتے ہیں۔ جو کپٹی کُٹل۔ لڑائی کے اور کرودھی ہیں۔ اور جو ویدوں کی نندا کرنے والے اور وشو بھر کے ورودھی (مخالف ہیں)

لوبھی لمپٹ لولپ چارا ۔ جے تاکہیں پردھن پردارا
پاؤں میں تنہہ کے گتی گھورا ۔ جوں جننی یہو سمت مورا

جو لوبھی۔ کامی اور لالچیوں کا آچرن کرنیوالے ہیں۔ جو دوسرے کے دھن اور استری پر نگاہ رکھتے ہیں۔ اگر میری اسمیں کچھ صلاح ہو تو ہے ماتا میری ان جیسی بھیانک گتی ہو۔

جے نہیں سادھو سنگ انوراگے ۔ پرمارتھ پتھ بمکھ ابھاگے
جے نہ بھجہیں ہری نرتنو پائی ۔ جنہہ ہی نہ ہری ہر سُجس سوہائی

تجی شُرتی پنتھو بام پتھ چلہیں ۔ بنچک برچی بیش جگو چھلہیں
تنہہ کے گتی موہی سنکر دیہو ۔ جننی جوں یہو جانو بھیو

جنہیں سنت سنگ سے پریم نہیں۔ جو ابھاگے کلیان مارگ سے بمکھ ہیں۔ جو منش شریر پاکر بھی بھگوان کا بھجن نہیں کرتے۔ جنکو وشنو بھگوان اور شو جی کی مہما کا گن گان اچھا نہیں لگتا۔ جو وید مارگ کو چھوڑکر وپریت مارگ پر چلتے ہیں جو ٹھگ سادھو بھیس بناکر لوگوں کو ٹھگتے ہیں۔ ہے ماتا! اگر مجھے اس بھید کا ذرا سا بھی پتہ ہو تو شو جی مہاراج مجھے اُن لوگوں کی گتی دیں۔

ماتُو بھرت کے بچن سُنی ساںچے سرل سبھا ین
کہتی رام پریہ تات تمہہ سدا بچن من کا ین

کوشلیا جی بھرت کے سبھاؤ سے ہی سچے اور سیدھے سادھے بچنوں کو سُنکر کہنے لگی۔ ہے تات! تم تو تن من اور بچن سے سدا شری رام چندر جی کے پیارے ہے۔

چوپائی

رام پرانہُوتیں پران تمہارے
تمہہ رگھوپتی ہی پرانہُوتیں پیارے
بدھو بش چوے سروئی ماہُو آگی
ہوئی باری چر باری براگی
بھئیں گیانُو برو مٹے نہ موہُو
تمہہ راہی پرتیکُول نہ ہوہُو
مت تمہار یہُو جو جگ کہہیں
سو سپنے ہُوں سُکھ سُگتی نہ لہہیں

تمہیں رام پرانوں سے بھی بڑھکر پیارے ہیں۔ اور تم شری رگھوناتھ جی کو پرانوں سے بڑھکر پیارے ہو۔ چندرما بھلے ہی زہر برسانے لگے۔ اور پالا بھلے ہی آگ برسانے لگے۔ جل چر جیو بھلے ہی جل کا تیاگ کردیں (اور بھات نا ممکن ممکن ہو جائے) گیان ہو جانے پر بھلے ہی بھرم نہ مٹے یہ سب کچھ ناممکن بھی اگر ممکن مان لیا جائے۔ پرنتو تم کبھی بھی شری رام چندر جی کے پرتیکُول نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ تم پر یہ الزام لگاتے ہیں انھیں سپنے میں بھی سُکھ اور شبھ گتی نہیں ملے گی۔

اس کہی ماتُو بھرت ہیاں لائے۔ تھن پے سروئیں نین جل چھائے
کرت بلاپ بہت یہی بھانتی۔ بیٹھہیں بیتی گئی سب راتی

ایسا کہہ کر ماتا نے بھرت کو چھاتی سے لگا لیا۔ پستانوں سے دودھ بہنے لگا۔ اور نیتروں میں پریم آنسو بھر آئے۔ اس پرکار بہت ولاپ کرتے کرتے ساری رات بیٹھے ہی بیٹھے گذر گئی۔

بام دیو بششٹ تب آئے۔ سچو مہاجن سکل بُلائے
مُنی بہُو بھانتی بھرت اُپدیسیو۔ کہی پرمارتھ بچن سُدیسو

تب رشی بام دیو اور وششٹ مُنی آئے۔ انہوں نے سب منتریوں اور پرتشٹھت پُرشوں کو بلا لیا۔ پھر مُنی وسشٹ جی نے وقت کے مطابق بہت پرکار سے بھرت جی کو گیان اُپدیش دیا۔

تات ہردیاں دھیر جُو دھر ہُوکر سو جو اوسر آجُو
اُٹھے بھرت گُر بچن سُنی کرن کہیو سبُو ساجُو

وششٹ جی نے کہا۔ ہے تات! من میں دھیرج دھر کر آج جس کام کے کرنے کا موقع ہے اُسے کرو۔ گرُو جی کے بچن سُنکر بھرت جی اُٹھے اور انھوں نے سب تیاری کرنے کے لئے کہا۔

نرپ تنُو بید بدت انہوا۔ پرم بچتر بمانُو بناوا
گہی پد بھرت ماتُو سب راکھی۔ رہیں رانی درسن ابھلاشی

وید ودھی انوسار راجہ کے شریر کو نہلایا گیا۔ اور پرم بچتر (عجیب و غریب) بمان بنایا گیا۔ بھرت جی نے پاؤں پکڑ کر سب ماتاؤں کو ستی ہونے سے روک لیا۔ وہ شری رام چندر جی کے درشن کرنے کی ابھلاشا سے رک گئیں۔

چندن اگر بھار بہُو آئے۔ امت انیک سُگندھ سُہائے
سرجُو تیر رچی چتا بنائی۔ جنُو سُرپُر سوپان سُہائی

چندن اگر کے علاوہ اور بھی انیک پرکار کے اپار سگندھت دروبوں (خوشبودار چیزوں) کے بہت سے بوجھ کے بوجھ (گٹھر کے گٹھر) آئے۔ سرجو ندی کے تٹ پر سندر چتا بنائی گئی مانو وہ چتا سورگ کی سندر سیڑھی ہو۔

ایہی بدھی داہ کریا سب کینہی۔ بدھی وت نہائی تلانجلی دینہی
سودھی سمرتی سب بید پُرانا۔ کینہ بھرت دس گات بدھانا

اس پرکار سب داہ کرم سنسکار کیا گیا سب نے ودھی پورک اشنان کر کے تلانجلی دی پھر وید پران اور سمرتی ان سب کا مت

نشچت کرکے بھرت جی نے راجہ کا دش گاتر ودھان کیا۔

جہاں جس مُنی بیا کیسُو دینہا۔ تہاں تس سہس بھانتی سو کینہا
بھے بسُدھ دیئے سب دانا۔ دھینُو باجی گج باہن نانا

جہاں جیسی پرکار مُنی وششٹ جی نے آگیا دی۔ وہاں ویسا ہی بھرت جی نے ہزاروں پرکار سے کیا۔ شدھ ہو جانے پر سب دان دیئے۔ گائے گھوڑے ہاتھی۔ اور بھانت بھانت کی سواریاں دان میں دیں۔

سنگھاسن بھوشن بسن ان دھرنی دھن دھام
دیئے بھرت لہی بھومی سُر بھے پری پُورن کام

سنگھاسن گہنے۔ بستر ان دھرتی دھن اور مکان بھرت جی نے برہمنوں کو دان میں دیئے۔ دان پاکر برہمن لوگ۔ پورن کام ہو گئے۔

پتُو ہت بھرت کینہی جسی کرنی۔ سو مکھ لاکھ جائی نہیں برنی
سُدن سُودھی مُنی برنب آئے۔ سچو مہاجن سکل بولائے

پتا کے نمت بھرت جی نے کریا کرم آدک جس شُدھ اور سُندر ریتی سے کئے اُس کا ورنن تو سینکڑوں زبانوں سے بھی نہیں کیا جا سکتا۔ شُبھ دن وچار کر شریشٹھ مُنی وششٹ جی آئے۔ اُنہوں نے سب منتریوں اور مہاجنوں کو بُلایا۔

بیٹھے راج سبھاں سب جائی۔ پٹھئے بولی بھرت دوؤ بھائی
بھرت بسشٹ نکٹ بٹھائے۔ نیتی دھرم مئے بچن اُچارے

سب لوگ راج سبھا میں جا کر بیٹھ گئے۔ تب مُنی نے بھرت اور شترگھن دونوں بھائیوں کو بُلا بھیجا۔ وششٹ جی کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور راج نیتی۔ اور دھرم سے بھرے ہوئے بچن کہے۔

پرتھم کتھا سب مُنی برنی۔ کیکئی کٹل کینہی جسی کرنی
بھوپ دھرم برتُو ستیہ سراہا۔ جیہیں تنو پریہری پریم نباہا

کُٹل کیکئی نے جیسی کرتوت کی تھی۔ پہلے تو مُنی شریشٹھ وششٹ جی نے وہی کتھا کہی۔ پھر راجہ کے ستیہ اور دھرم برت کی بڑی تعریف کی۔

جس نے کہ شریر تیاگ کرکے پریم کا پالن کیا۔

کہت رام گُن سیل سبھاؤ۔ سجل نین پُلکیو مُنی راؤ
بہوری لکھن سیا پریتی بکھانی۔ سوک سنیہ مگن مُنی گیانی

شری رام جی کے گنوں اور شیل سبھاؤ کو کہتے کہتے مُنی راج وششٹ جی کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ اور شریر پُلکت ہو گیا۔ پھر لکشمن جی اور سیتا جی کے پریم کا ورنن کیا۔ ایسا کرنے ہوئے گیانی مُنی شوک اور پریم میں مگن ہو گئے۔

سُنہو بھرت بھاوی پربل بلکھی کہیو مُنی ناتھ
ہانی لابھو جیون مرن جس اپجس بدھی ہاتھ

پھر مُنی نے دُکھی ہو کر کہا۔ ہے بھرت سُنیئے! ہونہار بڑی بلوان ہے۔ ہانی و لابھ جنم مرن۔ نیک نامی اور بد نامی یہ سب بدھاتا کے ہاتھ ہے۔

اس بچاری کیہی دیئے دوسُو۔ بیرتھ کاہی پر کیجیے روسُو
تات بچار کرہو من مائیں۔ سوچ جوگ دسرتھ نرپو ناہیں

ایسا وچار کر کیسے دوش دیا جائے؟ ویرتھ ہی کسی پر کیوں گلہ کیا جائے! ہے تات! من میں ایسا وچار کرو مہاراجہ دسرتھ شوک کرنے کے یوگیہ نہیں ہیں۔

سوچیئے بپر جو بید بہینا۔ تجی نج دھرم بسیہ لے لینا
سوچیئے نرپتی جو نیتی نہ جانا۔ جیہہ نہ پرجا پریہ پران سمانا

ایسا برہمن سوچ کرنے کے یوگیہ ہے۔ جو وید ودیا نہیں جانتا اور اپنا برہم دھرم چھوڑ وشئے بھوگ میں لولین ہے۔ وہ کشتری راجہ سوچ کرنے کے یوگیہ ہے۔ جو راج نیتی نہیں جانتا۔ اور جس کو اپنی پرجا پرانوں کے سمان پیاری نہیں ہے۔

سوچیئے بیسو کرپن دھن وانو۔ جو نہ اتتھی سو بھگتی سجانو!
سوچیئے سودر بپر اپمانی۔ مُکھر مان پریہ گیان گمانی

اس ویش کا بھی سوچ کرنا چاہیئے جو امیر ہو کر بھی کنجوس ہے۔

جو انجتی کی سیوا اور شو جی کی بھگتی کرنے ہیں چتر پروین ہیں ہے اُس شودر کا بھی سوچ کرنا چاہیئے جو برہمنوں کا اپمان کرنے والا۔ بکواسی مان سنمان کا بھوکا اور گیان کا گھمنڈ رکھنے والا ہے۔

سوچئے پُنی پتی بنچک ناری ۔ کُٹل کلہہ پریہ اچھا چاری
سوچئے بٹو نج برت پرہری ۔ جو نہیں گرو آئسو انوسری

پھر اُس ناری کا سوچ کرنا چاہیئے جو پتی کو ٹھگنے والی ۔ کُٹل لڑاکی اور من مانا آچرن کرنے والی ہے۔ اس برہمچاری کا سوچ کرنا چاہیئے جو اپنے برت کو توڑ دیتا ہے اور گرو کی آگیا کا پالن نہیں کرتا۔

سوچئے گرہی جو موہ بس کرئی کرم پتھ تیاگ
سوچئے جتی پرپنچ رت بگت بیبک براگ

اس گرہستی کا بھی سوچ کرنا چاہیئے جو موہ وش کرم مارگ کا تیاگ کر دیتا ہے۔ اس سنیاسی کا بھی سوچ کرنا چاہیئے۔ جو دویک ھگ سے رہت ہو کر سنسار میں پھنس گیا ہے۔

بیکھانس ہوئی سوچئے جوگو ۔ تپو بہائی جیہی بھاوی بھوگو
سوچئے پسن اکارن کرودھی ۔ جننی جنک گرو بندھو برودھی

وہ بان پرستی بھی سوچ کرنے یوگیہ ہے۔ جو تپ کو چھوڑ کر بھوگ ولاس میں رمن کرے چغل خور کا سوچ کرنا چاہیئے جو بغیر کسی کارن کے ہی کرودھ کرنے والا ہو وہ پُرش بھی سوچ کے یوگیہ ہے۔ اور جو ماتا پتا گرو اور بھائی بندھوؤں کے ساتھ ویرودھ کرنے والا ہو وہ بھی سوچ کے یوگیہ ہے۔

سب بدھی سوچئے پر اپکاری ۔ نج تنو پوشک نردئے بھاری
سوچنیہ سبہیں بدھی سوئی ۔ جو نہ چھاڑی چھل ہری جن ہوئی

سب پرکار سے اُس کا سوچ کرنا چاہیئے جو دوسرں کی بُرائی کرنے والا ہو۔ اور اپنے ہی پیٹ کے پالنے والا اور بڑا بھاری نردئی (ظالم) ہو اُس پُرش کا بھی سب پرکار سے سوچ کرنا چاہیئے۔ جو چھل کپٹ چھوڑ کر بھگوان کا بھگت نہیں ہوتا۔

سوچنیہ نہیں کوسل راؤ ۔ بھون چاری دس پرگٹ پربھاؤ
بھیئو نہ اہئی نہ اب ہئے ہارا ۔ بھوپ بھرت جس پتا تمہارا

کوشل پتی مہاراجہ دسرتھ جی سوچ کرنے یوگیہ نہیں ہیں۔ جن کا پربھاؤ چودہ لوک میں پرگٹ ہے۔ ہے بھرت! اُن جیسا راجہ نہ کوئی ہوا ہے نہ اب ہے اور نہ آئندہ کوئی ہوگا ہی۔

بدھی ہری ہر سُرپتی دسی ناتھا ۔ برنہیں سب دسرتھ گُن گاتھا

برہما۔ وشنو۔ شو اندر اور دشاؤں کے سوامی سبھی دسرتھ جی کے گنوں کی کتھاؤں کا ورنن کیا کرتے ہیں۔

کہہو تات کیہی بھانتی کوؤ کرہی بڑائی تاسو
رام لکھن تمہہ شتروہن سرس سُئن سُچی جاسو

ہے تات کہو اُنکی بڑائی بھلائی کوئی کس پرکار کر سکتا ہے۔ جن کے شری رام اور لکشمن تم اور شترگھن جیسے پتر ہیں۔

سب پرکار بھوپتی بڑبھاگی ۔ بادی بشاد کرئے تیہی لاگی
یہ سُنی سمجھی سوچ پرہرہو ۔ سر دھری راج رجایسو کرہو

راجہ سب پرکار سے بڑبھاگی تھے۔ اُن کے لئے شوک کرنا ویرتھ ہے۔ یہ سن کر اور سمجھ کر سوچ تیاگ دو۔ اُنکی آگیا کو سر پر دھر کر اُنکی آگیہ کا پالن کرو۔

رائں راج پدُو تمہہ کہوں دینہا ۔ پتا بچن پھر چاہیئے کینہا
تجے رام جیہیں بچن ہی لاگی ۔ تنو پریہرو رام برہا گی

راجہ نے راج پد تم کو دیا ہے۔ پتا کے بچنوں کا تمہیں پالن کرنا چاہیئے جنہوں نے اپنے بچنوں کا پالن کرتے ہوئے شری رام چندر جی کا تیاگ کر دیا اور اُنکے ویوگ کی پیڑا سے اپنا شریر تیاگ دیا۔

نرپ ہی بچن پریہ نہیں پریہ پرانا ۔ کرہو تات پتو بچن پروانا
کرہو سیس دھری بھوپ رجائی ۔ ہئی تمہہ کہاں سب بھانتی بھلائی

راجہ کو بچن پیارے تھے۔ پران پیارے نہیں تھے۔ اس لئے

ہے تات ! اپنے پتا کے بچنوں کو پرمان کرو - راجہ کی آگیا کا
پالن سر چڑھا کر کرو - اسی میں ہی تمہاری سب پرکار سے بھلائی ہے!

پر سو رام پتو آگیا راکھی ۔ ماری ٹو لوک سب ساکھی
تنہ جیاتی ہی جو ہنو دینو ۔ پتو آگیان اگھ اجسونہ بھیئو

پر تو رام جی نے پتا کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے اپنی ماتا کو
مار ڈالا - سب لوگ اس بات کے گواہ ہیں راجہ یباتی کے پتر
نے اپنے پتا کو اپنی جوانی دیدی - پتا کی آگیا کا پالن کرنے سے
انہیں نہ تو کوئی پاپ لگا اور نہ بدنامی ہی ہوئی -

انوچت اچت بچار دتجی جے پالہیں پتو بیں
تے بھاجن سکھ سجس کے بسہیں امرپتی ایں

جو انوچت اور اچت (مناسب اور نامناسب) کا وچار
چھوڑ کر پتا کے بچنوں کا پالن کرتے ہیں وہ سکھ اور نیک
نامی کے پاتر ہو کر انت میں دیولوک میں بستے ہیں -

او سی نریس بچن پھر کرہو ۔ پالہو پرجا سوگو پرہرہو
سر پر نرپو پاہی پرتیو شو ۔ تمہہ کہوں سکر تو نہیں دو

راجہ کے بچن کو ضرور پورا کرو - پرجا کا پالن کرو اور شوک
کرنا چھوڑ دو - ایسا نہ کرنے سے دیولوک میں راجہ سکھ اور سنتوش
پائنگے تمہیں پنیہ اور نیک نامی ملے گی اور کوئی پاپ نہیں لگے گا

بید بدت سمت سب ہی کا ، جیہی پتو دیئی سو پاوی ٹیکا
کرہو راجو پرہٹر ہرگلانی ، مانہو مور بچن ہت جانی

وید بھی یہی کہتے ہیں اور سب لوگوں کی بھی ایسی ہی صلاح
ہے کہ جس کو پتا دے وہی راج تلک پاتا ہے اس لئے تم شوک
اور دربھ بانی کی چنتا کرنا چھوڑ دو میرے بچنوں کو اپنی بھلائی ہی کی سمجھو

سنی سکھو لہب رام بیدیہی ۔ انوچت کہب نہ پنڈت کیہی
کوسلیا آدی سکل مہتاری ۔ تیتو پرجا سکھ ہوہیں سکھاری

اس بات کو سن کر شری رام سیتا جی سکھ پاویں گے کوئی بھی
بدھیمان اسے انوچت نہیں کہے گا کوشلیا آدی تمہاری سب
ماتائیں پرجا کے سکھی ہونے سے سکھی ہوں گی -

پرم تمہار رام کر جانہی ، سو سب بدھی تمہہ سن بھل مانہی
سونپے ہو راجہ رام کے آئیں ، سیوا کریہو سنیہ سہائیں

تمہارے اور شری رام چندر جی کے آپس کے پریم کو سبھی جانتے
ہیں وہ سب پرکار سے تمہیں بھلا ہی مانیں گے رام چندر جی کے آنے
پر انہیں راج سونپ دینا اور پریم پوروک ان کی سیوا کرنا -

کیجئے گر آئیسو اوسی کہیں سچو کر جوری
رگھوپتی آئیں اچت جس تس تب کربہو بہوری

یہ سن کر سب منتری ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ گرو جی کی آگیا کا
پالن ضرور کیجئے - شری رگھوناتھ جی کے واپس لوٹ آنے پر جیسا بھی
مناسب سمجھو ویسا ہی کر لینا -

کوسلیا دھری دھیر جو کہی ، پوت پتھیہ گر آئیسو اہی
سو آدر یئے کرئے ہت مانی تجئے کشباد و کال گتی جانی

کوشلیا جی نے دھیرج دھر کر بھرت جی سے کہا ہے پتر
گرو جی کی آگیا کو ٹھیک سمجھ کر گرہن کرنا چاہیئے اس میں ہی
اپنی بھلائی مان کر اس کا ادر پوروک پالن کرنا چاہیئے کال کی
گتی کو اپنے الٹ جانکر شوک کا تیاگ کر دینا چاہیئے -

بن رگھوپتی سرپتی نرناہو ۔ تمہہ ایہی بھانتی تات کدراہو
پرجن پرجا سچو سب انبا ۔ تمہہ ہی ستت سب کہں اولمبا

شری رگھوناتھ جی تو بن میں ہیں راجہ دیولوک کا راج کرنے
چلے گئے - اور تم اس پرکار شوک سے کاتر ہو رہے ہو ہے پیارا
پریوار - پرجا - منتری اور سب ماتاؤں کے ایک ماتر اب تم ہی
سہارا ہو -

لکھی بدھی بام کالو کٹھنائی ۔ دھیر جو دھیر ہو ماتو بلی جائی
سر دھر گر آئیسو انو سرہو ۔ پرجا پالی پرجن دکھ ہرہو

بدھاتا کو اپنے الٹ اور کال گتی کو کٹھن جان کر دھیرج دھرو ماتا تمہاری بلہاری جاتی ہے گرو کی آگیا کو سر ماتھے پر دھر کر اس کے انوسار کر تو یہ کا پالن کرو پرجا کا پالن کر کے اپنے پریوار والوں کے دکھ نوارن کرو

گرکے بچن سچوا بھیند نو بھرت ہیئے ہت جنو چند نو
سنی بہوری ماتو مردو بانی سیل ستیہہ سرل رس سانی

بھرت جی نے گرو کے بچن اور منتریوں کی سراہنا سن کر بھرت جی کے ہردے کو ستیں کاری چندن کے سمان لگی اور ماتا کوشلیا کی کومل بانی جو شیل پریم۔ اور سرلتا کے رس سے پریپورن تھی سنی۔

(چھند)

سانی سرل رس ماتو بانی بھرتو بیاکل بھئے
لوچن سرو روہ سردت بیچت برہ انکر بھئے
سو دسا دیکھت سمے تیہی بسری سب ہی سدھی دیہ کی
تلسی سراہت سکل سادر سیواں سہج سنیہہ کی

ماتا کوشلیا کی سرل رس سے بھرپور بانی کو سن کر بھرت جی دیاکل ہو گئے۔ ان کے نیتر کملوں سے آنسو بہنے لگے آنسوؤں کی اس دھارا سے ان کے ہردے کا دیوگ روپی نیا پودا سینچا جانے لگا۔ ارتھات ان کا برہ دکھ بڑھ گیا ان کی اس دشا کو دیکھ کر سب لوگ اپنے شریروں کی سدھ بدھ بھول گئے تلسی داس جی کہتے ہیں کہ سبھاوک پریم کی سیما (حد) شری بھرت جی کی سب لوگ بڑے آدر کے ساتھ پرشنسا کرنے لگے

سورٹھا

بھرتو کمل کر جوری دھیر دھر ندھیر دھری
بچن امئیں جنو بوری دیت اچت اتر سب ہی

دھیر دُھر ندھر بھرت جی دھیرج دھر کر اور ہاتھ کملوں کو جوڑ کر امرت رس سے بھرپور بچنوں سے سب کو اچت اتر دینے لگے۔

ماس پارائن اٹھارھواں وشرام

موہی اپدیسو دینہہ گرو نیکا پرجا سچو سمت سب ہی کا
ماتو اچت دھری آیسو دینہا اوسی سیس دھری چاہیو کینہا

گرو جی نے مجھے بہت ہی سندر اپدیش دیا پرجا اور منتری بھی ایسا ہی چاہتے ہیں ماتا جی نے بھی مناسب سمجھ کر یہی آگیا دی ہے اور میں تو بھی اس کو سر چڑھا کر ویسا ہی کرنا چاہتا ہوں

گر پتو ماتو سوامی ہت بانی سنی من مدت کریئے بھلی جانی
اچت کہ انوچت کئیں بچارو دھرم جائی سر پاتک بھارو

گرو پتا ماتا سوامی اور ہتیشی کی بانی سن کر اسے کلیان مئے جان کر پرتن من سے اس کے انوسار برتنا چاہیئے اچت انوچت کا وچار نہ کرنے سے دھرم جاتا ہے اور سر پر پاپ کا بھاری چڑھتا ہے۔

تمہہ تو دیہو سرل سکھ ہوئی جو آچرت مور بھل ہوئی
جدپی یہ سمجھت ہٹو نیکیں تدپی ہوت پریتو شو نہ جی کیں

آپ تو مجھے وہی سرل اپدیش دے رہے ہیں جس کے انوسار برتنے سے میرا بھلا ہوگا اگرچہ اس اپدیش کو میں بھلی بھانت سمجھتا ہوں تو بھی میرے من کو صبر نہیں آتا۔

اب تمہہ بنے موری سن لیہو۔ موہی انوہر سکھا ونو دیہو۔
اترو دیو چھمب اپرادھو دکھت دوش گن گنہی سادھو

اب تم میری بنتی سن لیجیے - اور میری شمتی کے انکول مجھے اگیا دیجیے- آپ جیسے پوجنیہ بزرگوں کو اتر دینے کا جو اپرادھ میں کرتا ہوں وہ کشما کیجیے سادھو پرش دکھی پرش کے گن اور دوش کو خاطر میں نہیں لاتے

چوپائی

پتو سر پر سیا راموہن کرن کسو موہی راجو
ایہی تیں جانہو مور ہت کے آپن بڑ کاجو

پتا جی تو دیولوک میں سیتا اور شری رامچندر جی بن میں ہیں اور مجھے آپ راج کرنے کی آگیا دے رہے ہیں ایسا کرنے میں آپ میرا کلیان سمجھتے ہیں یا اپنا کوئی بڑا کاریہ سدھ کرنا چاہتے ہیں

چوپائی

ہت ہمار سیاپتی سیوکائی - سو ہری لینہہ ماتو کٹلائی
میں انومانی دکھیہ من ماہیں آن اپایاں مور ہت ناہیں

یدی آپ کو میری بھلائی منظور ہے تو میرا کلیان تو سیتا پتی شری رامچندر جی کی سیوا کرنے میں ہے سو اسے ماتا کی کٹلتا نے مجھ سے چھین لیا ہے میں نے اپنے من میں اچھی طرح وچار کر کسی پرکار سے میرا کلیان نہیں ہے۔

سوک سماجو راجو کیہی لیکھیں لکھن رام سیا بنو پد دیکھیں
بادی بسن بنو بھوشن بھارو بادی برتی بنو برہم بچارو

شری رام لکشمن اور سیتا جی کے چرنوں کے درشن بغیر یہ شوک کا سماج (دکھ کا مجموعہ) ایودھیا کا راج بھلا میرے لئے کس گنتی میں ہے جیسے بستروں کے بغیر گہنوں کا بوجھ اٹھانا ویرتھ ہی ہے

جا در رام ہیں آیسو دیہو ایک ہی آنک مور ہت ایہو
موہی نرپ کری بھل آپن چہو سو دیلہہ بڑ تا لس کہو۔

اس لئے اب آپ مجھے شری رامچندر جی کے پاس جانے کی آگیا دیجیے بس ایک ماترا اسی ایک بات میں ہی میری بھلائی ہے جو آپ مجھے راجہ بنا کر اپنا بھلا چاہتے ہو سو وہ بھی آپ موہ کے وش ہو کر ایسا کہہ رہے ہو۔

کیکئی ستے کٹل متی رام بمکھ گت لاج!۔
تمہہ چاہت سکھو موہ بس موہی سے ادھم کے راج

کیکئی کا کوکھ سے جنمے ہوئے مجھ کٹل بدھی, رام بمکھ اور نرلج کے راج میں آپ موہ وش ہو کر سکھ چاہتے ہیں دار تھات مجھ جیسے ادھم رام بمکھ کے راجہ بننے سے آپ کو کوئی سکھ نہ مل سکے گا ایسی آشا رکھنا ہی بھول کی بات ہے کہوں سانچ سب سنی پتی آہو چاہیے دھرم سیل نرنا ہو موہی راجو ہٹھی دیہو تینہیں رسا رسائل جانیہی تب ہیں

میں سچ کہتا ہوں۔ سب میری بات پر یقین کریں کہ راجہ دھرم شیل ہی ہونا چاہیئے آپ مجھے ہٹ پوروک جوں ہی راج دیں گے توں ہی پرتھوی پاتال میں دھنس جائے گی

چوپائی

موہی سماں کا پاپ نواسو جیہی لگی سیا رام بن باسو
راین رام کہوں کانن دینہا بچھرت گمنو امر پر لینہا

میرے سماں پاپوں کا گھر اور کون ہوگا جس کے کارن سیتا جی اور رام چندر جی کو بن جانے ہی دکھ کے مارے شریر تیاگ کر خود راجہ دیولوک میں چلے گئے

چوپائی

میں سٹھو سب انرتھ کر ہیتو - بیٹھ بات سب سنہیں سچیتو
بنو رگھو بیر بلو کی اباسو رہے پران سہی جگ اپہاسو

میں دشٹ سب انرتھوں کا کارن سچیت بیٹھا یہ سب باتیں سن رہا ہوں شری رگھوناتھ جی کے بنا گھر کو دیکھ کر اور جگت کی ہنسی سہہ کر بھی میرے پران ابھی تک نکلے نہیں۔

چوپائی

رام پنیت بشئے رس روکھے لولپ بھومی بھوگ کے بھوکے
کہاں لگی کہوں ہردہ کٹھنائی ندری کلیسو جیہیں لہی بڑائی

بس اس کا یہی کارن ہے کہ شری رام ردپی پوتر اس سے وہ بکھ ہیں اور لالچی بھومی اور بھوگوں کے بھوگے ہیں میں اپنے ہردے کی کٹھورتا دنگ دلی، کہاں تک کہوں؟ جس نے کٹھورتا میں بجر کو بھی لجاکر بڑائی پراپت کی ہے دار تھات میرا دل بجر کو بھی کٹھورتا میں مات کر گیا ہے۔

دوہا

کارن تین کارج کٹھن ہوئی دوسو نہیں مور
کلس استھی تیں اپل لوکرال کٹھور

کارن سے کاریہ کٹھن ہوتا ہی ہے اس میں میرا کیا دوش ہے ہڈی سے بجر اور پتھر سے لوہا بھیانک اور کٹھور ہوتا ہے۔

چوپائی

کیکئی بھو تنو انور اگے پانور پران اگھائی ابھاگے
جوں پریہ برہن پریہ لاگے دیکھب سنب بہت اب آگے

میرے یہ پامر اور سب پر کار ابھاگے پران کیکئی سے پیدا ہوئے اس شریر سے پریم کرنے والے ہیں جب پریتم کے دیوگ میں بھی مجھے پران پیارے لگ رہے ہیں تب تو ابھی نامعلوم مجھے کتنے بھاری دکھ دیکھنے اور سننے ہوں گے۔

چوپائی

لکھن رام سیا کہوں بنو دینہا پٹھی امر پرپتی ہت کینہا
لینہہ بدھو پن اپجو آپو دینہو پرجہی سوکو سنتاپو

لکشمن رام اور سیتا جی کو تو بن باس دیا اور دیولوک میں بھیج کر پتی کا بھلا کیا آپ رنڈاپا اور بدنامی لی پرجا کو شوک اور سنتاپ دیا۔

چوپائی

موہی دینہہ سکھو سجو سراجو کینہہ کیکئیں سب کر کاجو
ایہی تیں مور کاہ اب نیکا تیہی پر دین کہہو تمہہ ٹیکا

اور مجھے سکھ نیک نامی اور اتم راج دیا کیکئی نے سب کے کام بنا دیئے اس سے بڑھکر اور میرا بھلا کیا ہوگا؟ اس پر بھی آپ لوگ مجھے تلک دینے کو کہتے ہیں۔

چوپائی

کیکئی جٹھر جنمی جگ ناہیں یہ موہی کہن کچھ انوچت ناہیں
موری بات سب بدھی ہیں بنائی، پرجا پانچ کت کرہو سہائی

مو کیکئی کے پیٹ سے جنم لے کر یہ راج تلک بھی میرے لئے انوچت نہیں ہے۔ میرے سب کام بدھاتا نے ہی بنا دیئے ہیں پھر آپ سب پرجا اور سبھا کے لوگ کیوں میری سہائتا کرنے کا کشٹ اٹھا رہے ہو؟

دوہا

گرہ گرہیت پنی بات بس تہی پنی بچھی مار
تیہی پیا ییے بارنی کہو کاہ اپچار

جس کو گرہ نے گھیر لیا ہو اور سنیات کے روگ سے دکھی پھر اوپر سے اسے بچھو نے کاٹ کھایا ہو ایسے پرش کو اگر شراب پلائی جائے تو کہئے یہ کونسا علاج ہے۔

چوپائی

کیکئی سیں جو جگ جوئی چیتر سرپچی دینہہ موہی سوئی
دسرتھ تنیہ رام لگھو بھائی دینہی موہی بدھی بادی بڑائی

کیکئی کے پتر کے لئے سنسار میں جو کچھ یوگیہ تھا بدھیمان بدھاتا نے وہی مجھے دیدیا ہے پر وشرتھ جی کا پتر اور شری رام چندر کے چھوٹے بھائی ہونے کی بڑائی بدھاتا نے مجھے ویرتھ ہی دی

چوپائی

تمہہ سب کہہو کڈھاون ٹیکا راتے جانیو سب کہن نیکا
اتر دیئوں کیہی بدھی کیہی کہہو سکھیں جتھا رچی جیہی

آپ سب لوگ مجھے راج تلک دینے کو کہہ رہے ہو راجہ کی آگیا سب کے لئے ہی کلیان کاری ہے میں کس کس کو کس

بس پر کا اثر دوبا ، جس کی جیسی پسند ہو جسکو پو روک بے روک
ٹوک کہا جائے ۔

چوپائی

موہی کما تو سمیت بہائی ۔ کہو کیہی کے کیفہ بھلائی
موہو کو سچرا چر ماہیں ۔ جیہی سیارامو پران پریہ ناہیں

میری کما تاکیکی سمیت مجھے چھوڑ کر کہئے اور کون کہیگا
کہ بڑے بھائی کو بن بھیجوا کر آپ راجہ بن کر بھرت نے اچھا کام
کیا ۔ چراچیتن جگت میں میرے سوا اور کون ہے جس کو
شری سیتا رام جی پرانوں کے سمان پیارے نہ ہوں ۔

چوپائی

پرم ہانی سب کہن بڑ لاہو ۔ ادنو مورہیا اردش کاہو
سنیہہ نسیل پریم بس اہیو ۔ بھلئی اچت سب جو کچھ کہو

میری جو سب سے بڑی ہانی ہے اسے آپ بڑا لابھ کہہ
رہے ہیں ۔ آپکو کیا دوش ہے یہ میرا ہی دربھاگیہ ہے ۔ آپ سب
جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سب اچت ہی ہے ۔ کیونکہ آپ لوگ
سنتشیل اور پریم کے دش ہو ۔

دوہا

رام ماتو ستی سرل چت موپر پریم بسیشی
کہی سبھائے سنیہہ بس موری دنیتا دیکھی

شری رام چندر جی کی ماتا تو بہت ہی سرل سبھاو اور مجھ
سے بہت ہی پریم کرنے والی ہے اس لئے میری بے چارگی دیکھکر
انہوں نے بھی سبھاوک پریم وش ہو کر مجھے ایسی آگیا دی ہے ۔

چوپائی

گروبیک ساگر جگو جانا ۔ جنہہ ہی بسو کر بدر سمانا
موکہن تلک ساج سج سوؤ ۔ بھئیں بدھی بکھ بمکھ سبو کوؤ

گرد جی تو گیان کے سمندر ہیں جنہیں سارا سنسار جانتا ہے
جن کے لئے سارا وشو ہتھیلی پر رکھے ہوئے بیر کے سمان ہے ۔
وہ بھی میرے لئے راج تلک کا ساج سجا رہے ہیں ۔ سچ کہتے ہیں
کہ تقدیر کے الٹ جانے پر سبھی الٹ جاتے ہیں ۔

چوپائی

پری ہری رامو سیا جگ ماہیں ۔ کو ؤنہ کہیی موہرمت ناہیں
سو میں سنب سہت سکھو ہانی ۔ انت ہوں سچ تہاں جہاں ہانی

سنسار میں سیتا جی اور رام چندر جی کے بغیر کوئی اس بات
کو نہیں مانے گا کہ اس انرتھ میں میری صلاح نہیں ہے ۔ میں
اسے سکھ مان کر سنوں گا اور سہن کروں گا ۔ کیونکہ جہاں پانی ہوتا
ہے وہاں انت میں کیچڑ ہوتا ہی ہے ۔

چوپائی

ڈر دنہ موہی جگ کہیی کہ پوچو ۔ پرلوک ہو کر ناہین سوچو
ایکئی ار بس دسہہ دواری ۔ موہی لگی بھے سیارامو دکھاری

مجھے اس بات کا بالکل ڈر نہیں کہ سنسار مجھے برا کہے گا ۔ نہ
مجھے پرلوک کا ہی کچھ سوچ ہے ۔ میرے ہردے میں بس یہ ایک
ہی دسہہ (ناقابل برداشت) اگنی دہک رہی ہے

چوپائی

جیون لاہو لکھن بھل پاوا ۔ سبو تجی رام چرن من لاوا
مور جنم رگھو بر بن لاگی ۔ جھوٹھ کاہ پچھتاؤں ابھاگی

جیون کا سب سے بڑھ کر لابھ تو لکشمن جی نے پایا ۔ جنہوں
نے سب کچھ تیاگ کر شری رام جی کے چرنوں میں من لگایا ۔ مجھ
ابھاگے کا جنم تو صرف شری رام چندر جی کو بن باس دلانے کے
لئے ہی ہوا تھا ۔ پھر اب اس پر میرا پچھتانا جھوٹا ہی ہے ۔

دوہا

آپنی دارن دینتا کہوں ہوں سبھی سر نائی
دیکھیں بنو رگھو ناتھ پد جیئے کے جرنی نہ جائی

سب کو سر نوا کر میں دارن دینتا (بے بسی ۔ بے چارگی)
سے کہتا ہوں ۔ شری رگھو ناتھ جی کے چرنوں کے دیکھے بنا میرے

دے کی نہیں رہنے کی ۔

چوپائی

اُن اپاؤ موہی نہیں سوجھا ۔ کو جیا کے رگھو بر بنو بوجھا

ایکہیں آنک ایہی من مائیں ۔ پرات کال چلیہوں پربھو پائیں

مجھے اور کوئی اپائے نہیں سوجھتا ہے ۔ شری رام جی کے

بغیر میرے ہردے کی بات کون جان سکتا ہے ۔ ہاں میرے من میں

بس یہ ایک ہی نشچہ بسا ہوا ہے کہ پراتہ کال پربھو شری رام چندر

جی کے پاس چلوں گا ۔

چوپائی

جدپی من انجعل اپرادھی ۔ بھے موہی کارن سکل اپادھی

تدپی سرن سن مکھ موہی دیکھی ۔ چھمی سب کرہیں کرپا بیشیشی

اگرچہ میں برا اور قصوروار ہوں ۔ اور میری وجہ سے ہی

یہ سب آفت ہوا ہے تو بھی سامنے شرن میں آتا ہوا دیکھ کر

رام چندر جی میرے سب قصوروں کو معاف کر کے میرے اوپر

بہت ہی کرپا کریں گے ۔

سیل سنکچ سشٹھی سرل سبھاؤ ۔ کرپا سنیہہ سدن رگھو راؤ

اری ہک ان بھل کینہہ نہ راما ۔ میں سسو سیوک جدپی باما

شری رگھوناتھ جی تو شیل ۔ شرمیلے ۔ بہت ہی سرل سبھاؤ کر

اور سیرتی کے بھنڈار ہیں شری رام جی نے تو کبھی کسی شترو کا بھی برا

نہیں کیا ۔ میں اگرچہ ٹیڑھا ہوں لیکن ان کا بچہ اور سیوک تو ہوں

تمہہ پے پانچ مور بھل مانی ۔ آیسو آسس دیہو سبانی

جیہیں سنی بنئے موہی جنو جانی ۔ آدیں بہوری راہو رجدھانی

آپ سب لوگ بھی اس بات میں میری بھلائی جان کر مجھے

اپنی سندر بانی سے آگیا اور آشیرواد دیجئے جس سے میری بنتی سنکر

اور مجھے اپنا داس جان کر شری رام چندر جی ایودھیا کو واپس لوٹ

آویں ۔

دوھا

جدپی جنم کماتو تیں میں سٹھو سدا سدوش !

آپن جانی نہ تیاگیہیں موہی رگھو بیر بھروس

اگرچہ میرا جنم دشٹ ماتا سے ہوا ہے اور میں بھی دشٹ اور سدا

سے ہی دوشی ہوں تو بھی مجھے شری رام چندر جی کا بھروسہ ہے

کہ وہ مجھے اپنا داس جان کر میرا تیاگ نہیں کریں گے ۔

بھرت بچن سب کہیں پریہ لاگے ۔ رام سنیہہ سدھاں جنو پاگے

لوگ بیوگ بشم بش داگے ۔ منتر سبیج سنت جنو جاگے

بھرت جی کے بچن سب کو پیارے لگے ۔ مانو وہ رام جی کے پریم بھی

امرت سے بھری پورن تھے ۔ سب لوگ شری رام جی کے ویوگ روپی

زہر سے جلے ہوئے تھے سو وہ مانو بیج سہت منتر کو سنتے ہی جاگ اٹھے

ماتو سچو گر پر نر ناری ۔ سکل سنیہاں بکل بھئے بھاری

بھرت ہی کہیہیں سراہی سراہی ۔ رام پریم مورتی تنو آہی

ماتا ! منتری ۔ گرو نگر واسی استری پرش سب پریم کے کارن

بہت ہی ویاکل ہو گئے ۔ سب بھرت جی کی سراہنا کر رہے

ہیں کہ آپ کا شریر تو شری رام جی کے پریم کی ساکشات مورتی ہی ہے

تات بھرت اس کاہے نہ کہہو ۔ پرانہی تے پیارے رام کے انکتیا

ای الکو ادگن نہیں منی گنہی ۔ ہریں گرل دکھ دارو دہی

ہے تات بھرت ! آپ ایسا کیوں نہ کہیں ؟ شری رام چندر

جی کو آپ پرانوں کے سمان پیارے ہیں ۔ جو ہا پنچ اپنی مور کھتا

کے کارن تمہاری ماتا کی کٹلتا سے کہ آپ پر کوئی دوش لگائے گا

وہ دشٹ کروڑوں پشت سمیت سو کلپوں تک نرک کے گھر میں

نواس کرے گا ۔ سانپ کے دوش اور پاپوں کو منی نہیں گرہن کرتی ہے

بلکہ سانپ کے کاٹنے ہوئے کے زہر کو دور کرتی ہے اور دکھ درد تا

کو بھی تقسیم کر دیتی ہے ۔

دوہا

ادسی چلیئے بن رامو جہاں بھرت منتر و بھل کینہہ
سوک سندھو بورت سب ہی تمہہ الیمبنو دینہہ

ہے بھرت جی۔ آپ ضرور بن کو چلیئے۔ جہاں کہ شری رام چندر جی ہیں۔ آپ نے یہ بہت اچھی صلاح کی ہے شوک سمندر میں ڈوبتے ہوئے ہم سب کو آپ نے بڑا سہارا دے دیا۔

بھا سب کے من مود نہ تھورا جنو گھن دھنی سنی چاتک مورا
چلت پرات لکھی نرنیو نیکے بھرت پران پریہ بھے سبھی کے

بھرت جی کے بچن سنتے ہی سب کے من میں ایسا بڑا آنند ہوا جیسا بادلوں کے گرجنے کی آواز سن کر پپیہے اور مور خوش ہو رہے ہوں پراتہ کال شری رام چندر جی کے پاس چلیں گے یہ نرنے دیکھ کر بھرت جی سب کے پران پیارے ہو گئے

منی ہی بندی بھرت ہی سرونائی چلے سکل گھر بدا کرائی
دھنیہ بھرت جیون جگ مائیں سیل سنیہو سراہت جائیں

منی وششٹ جی کو بندنا کر کے اور بھرت جی کو سر نوا کر سب لوگ وداع مانگ کر گھر کو چلے۔ بھرت کا جینا جگت میں دھنیہ ہے۔ اس پرکار کہتے ہوئے وہ سب ان کے شیل اور پریم کی سراہنا کرتے جاتے ہیں۔

کہیں پرسپر بھا بڑ کاجو سکل چلے کر ساجہیں ساجو
جیہی راکھہیں رہو گھر رکھواری سو جانئی جنو گردنی ماری

وہ سب آپس میں کہہ رہے ہیں کہ یہ بہت ہی اچھا کام ہوا سبھی چلنے کی تیاری کرنے لگے جس کو بھی پیچھے سے گھر کی رکھوالی کے لئے چھوڑنا چاہتے ہیں وہ سمجھتا ہے مانو میری گردن پر چھری چلی گئی

کو کہہ رہن کہتے نہیں کاہو کو نہ چہیئی جگ جیون لاہو

کوئی کوئی کہنے لگے کہ کسی کو پیچھے رہنے کے لئے نہ کہو جگت میں جیون کا لابھ کون نہیں چاہتا ہے۔

دوہا

جیرو سو سمپتی سدن سکھوں ہرو ماتو پتو بھائی
سنمکھ ہوت جو رام کرے نہ سہس سہائی

وہ سمپتی گھر سکھ مِتر ماتا پتا اور بھائی جل جائیں جو شری رام جی کے چرنوں کے سنمکھ ہونے سے پرسن من سے سہاتا نہ کریں

گھر گھر ساجہیں باہن نانا ہرش ہر دیاں پربھات پیانا
بھرت جائی گھر کنہہ بچارو نگر باجی گج بھنڈ اردو۔

گھر گھر لوگ انیک پرکار کی سواریاں سجا رہے ہیں من میں یہ خوشی ہے کہ کل پراتہ کال چلنا ہے بھرت جی نے گھر جا کر وچار کیا کہ نگر گھوڑے ہاتھی محل خزانہ وغیرہ

سمپتی سب رگھوپتی کے آہی جوں بنو جتن چلوں تجی تاہی
تو پرینام نہ موری بھلائی پاپ سرومنی سائیں دوہائی

سب سمپتی شری رگھوناتھ جی کی ہے یدی اس کا انتظام کئے بغیر اسے چھوڑ کر چلا جاؤں تو انت میں میری بھلائی نہ ہوگی کیوں کہ سوامی کو ہانی پہنچانا سب پاپوں میں سے بڑھ کر پاپ ہے ارتھات مہا پاپ ہے

کری سوامی ہت سیوک سوئی دوشن کوٹی دیئی کن کوئی
اس بچاری سچی سیوک بولے جے سپنہوں نج دھرم نہ ڈولے

سیوک وہی ہے جو سوامی کا ہت کرے چاہے کوئی کروڑوں دوش کیوں نہ دے بھرت جی نے ایسا وچار کر معتبر سیوکوں کو بلایا جو کبھی سپنے میں بھی اپنے دھرم سے نہیں گر سکتے تھے

کہی سب مرمو دھرمو بھل بھاشا جو جیہی لائک سو تیہیں راکھا
کری سب جتن راکھی رکھوارے رام ماتو پہیں بھرت سدھارے

بھرت جی نے ان کو سب بھید اور سب دھرم کہہ کر سنایا جو جس یوگیہ تھا اسے اسی کام پر لگایا۔ سب انتظام کر کے پہرے لگا

کو بھرت جی کوشلیا جی کے پاس گئے

دوہا

آرت جننی جانی سب بھرت سنیہہ سجان
کہیو بناون پالکیں سجن سکھاسن جان

پریم کرنے میں چتر بھرت جی نے ماؤں کو دکھی جان کر ان کے لئے پالکیاں اور سکھ آسن (سکھ پال) سجانے کیلئے کہا

چک چکی جمی پر نرناری — چہت پرات آرت بھاری
جاگت سب نسی بھیو بہانا — بھرت بولائے سچو سجانا

نگر کے مرد ناری چکوی کے بھانت پراتہ کال کا انتظار نہایت بے تابی سے کر رہے ہیں ساری رات جاگتے جاگتے سویرا ہوگیا تب بھرت جی نے چتر منتریوں کو بلایا۔

کہیو لیہو سب تلک سماجو — بن ہیں دیب منی رامہی راجو
بیگی چلہو سنی سچو جوہارے — ترت ترگ رتھ ناگ سنوارے

اور کہا راج تلک دینے کا سب سامان ساتھ لے چلو بن میں ہی منی وششٹ جی رام چندر جی کو راج دیں گے جلدی چلو یہ سن کر منتریوں نے بندنا کی اور ترنت گھوڑے ہاتھی اور رتھ سجا دیئے گئے۔

ارندھتی اور آگنی سماؤ — رتھ چڑھی چلے پرتھم منی راؤ
بپر برند چڑھی باہن نانا — چلے سکل تپ تیج ندھانا

سب سے پہلے منی راج وششٹ جی اپنی استری ارندھتی سمیت اگنی ہوتر کی سب سامگری ساتھ لے رتھ پر سوار ہو کر چلے پھر برہمن منڈلی جو سب کے سب تپ اور تیج کے بھنڈار تھے ان کو سواریوں پر چڑھ کر چلے

نگر لوگ سب سجی سجی جانا — چتر کوٹ کہنہ کینہ پیانا۔
سبکا سبھگ نہ جاہیں بکھانی — چڑھی چڑھی چلت بھئیں سب رانی

نگر کے سب لوگ چتر کوٹ کو چل پڑے۔ جن سندر پالکیوں پر چڑھ کر رانیاں چلیں ان پالکیوں کی سندرتا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا

سورٹھا

سونپی نگر سچی سیوکنی سادر سکل چلائی
سمری رام سیا چرن تب چلے بھرت دو بھائی

نگر کو معتبر سیوکوں کے حوالے کر کے اور سب کو آدر پوروک روانہ کر کے شری رام چندر جی کے چرنوں کا سمرن کر کے بھرت اور شترگھن دونوں بھائی چلے۔

رام درس بس سب نرناری — جنو کری کرن چلے تکی باری
بن سیا رام سمجھی من ماہیں — سانج بھرت پیادہ ہیں جاہیں

شری رام چندر جی کے درشن کے پیاسے استری پرش ایسے تیزی سے چلے جاتے ہیں جیسے پیاس سے دیا کل ہاتھی اور ہتھنی پانی کو دیکھ کر دوڑتے ہیں سیتا رام اور لکشمن بن میں سب سکھوں کو چھوڑ کر پیدل ہی ننگے پاؤں گھومتے ہوں گے یہ وچار کر کے بھرت اور شترگھن پیدل ہی چلے جا رہے ہیں

دیکھی سنیہہ لوگ انوراگے — اتری چلے ہئے گئے رتھ تیاگے
جائی سمیپ راکھی نج ڈولی — رام ماتو مردو بانی بولی

بھرت اور شترگھن دونو بھائیوں کے پریم کو دیکھ کر لوگ پریم میں مگن ہو گئے۔ اور وہ سب گھوڑے ہاتھی اور رتھ کو چھوڑ کر ان سے اتر کر پیدل ہی چلنے لگے۔ بھرت جی کے پاس اپنی پالکی رکھوا کر کوشلیا جی ان سے کومل بانی سے بولیں۔

تات چڑھو رتھ بلی مہتاری۔ ہوئیہی پریہ پریوار دکھاری
تمہریں چلت چلیہی سب لوگو۔ سکل سوک کر سنا نہیں مگ جوگو

ہے تات! میں تمہارے بلہاری جاتی ہوں۔ تم رتھ پر سوار ہو جاؤ۔ نہیں تو سارا پریوار دکھی ہو جائیگا۔ تمہارے پیدل چلنے سے سبھی لوگ پیدل چلیں گے۔ سب رام کے دیوگ دکھ کے مارے نربل ہو رہے ہیں۔ کوئی بھی پیدل چلنے میں سمرتھ نہیں۔

سر دھری بچن چرن سر و ناتی ۔ رتھ پڑھی چلت بھئے دوؤ بھائی
تمسا پر کھم دوس کری باسو ۔ دوسر گومتی تیر نواسو

ماتا کے بچنوں کو سر ماتھے پر دھر کر اور اُن کے چرنوں میں سر نوا کر دونوں بھائی رتھ پر سوار ہو کر چلنے لگے ۔ پہلے دن تمسا ندی کے کنارے اور دوسرے دن گومتی کے کنارے مقام کیا ۔

دوہا

پئے آہار پھل اسن ایک نسی بھوجن ایک لوگ
کرت رام ہت نیم برت پریہری بھوشن بھوگ

کوئی تو صرف دودھ ہی پیتا ہے ۔ کوئی پھل کھا کر ہی رہ جاتا ہے ۔ کوئی رات کو ہی صرف ایک بار بھوجن کرتا ہے ۔ اس پرکار سب پُردواسی لوگ ، شری رام چندر جی کے لئے بھوگ و اس کو چھوڑ کر نیم اور برت کرتے ہیں ۔

سئی تیر بسی چلے بہانے ۔ سرنگ بیر پر سب نیارائے
سماچار سب سُنے نشادا ۔ ہردے وچار کرئی سبسادا

رات بھر سئی ندی کے کنارے رہ کر سویرے وہاں سے چل دئیے ۔ اور شرنگ ویر پور کے نزدیک جا پہنچے نشاد راج نے سب سماچار سُنے ۔ تو وہ دُکھی ہو کر من میں سوچنے لگا ۔

کارن کون بھرت بن جاہیں ۔ ہے کچھ کپٹ بھاؤ من ماہیں
جوں پے جیا نہ ہوتی کٹلائی ۔ توں کت لینہہ سنگ کٹکائی

بھرت کے بن جانے کا کیا کارن ہے ؟ ان کے من میں کچھ کپٹ بھاؤ ضرور ہے ۔ اگر ان کے من میں کپٹ نہ ہوتا ۔ تو اپنے ساتھ سینا کیوں لے جا رہے ہیں ۔

جانہیں سانُج راہی ماری ۔ کرہوں اکنٹک راج سکھاری
بھرت نہ راج نیتی اُر آنی ۔ تب کلنک اب جیون ہانی

بھرت یہ جانتے ہیں ۔ کہ چھوٹے بھائی لکشمن سمیت شری رام جی کو مار کر بے کھٹکے ہو کر سُکھ سے راج کروں گا ۔ بھرت نے راج نیتی من میں نہیں وچاری ۔ شری رام کو بن باس دلا کر پہلے تو بد نام ہی ہوئے تھے ۔ اب تو جیون سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا ۔

سکل سُراسُر جُرہیں جُجھارا ۔ رامہی سمر نہ جیتن ہارا
کا آچرج بھرت اس کرہیں ۔ نہیں بِش بیلی امی پھل پھرہیں

سارے دیوتا اور راکشش ویر بھی اکٹھے ہو کر یدھ کیلئے جُٹ جائیں ۔ تو بھی یدھ میں شری رام جی کو جیتنے والا کوئی نہیں ہے بھرت کے ایسا کرنے میں آشچریہ ہی کیا ہے کیونکہ زہریلی بیل کو امرت پھل کبھی نہیں لگتے ۔ (ارتھات جیسا ماتا نے کیا ولیہا اگر یہ بھی کریں ، تو اس میں آشچریہ کیا ہے ۔ کیونکہ جیسی بُری ماتا ویسے پُتر ا اس کا بیٹا)

اس بچاری گوہن گیاتی سن کہیو سجگ سب ہوہو
ہتھو النہو بورہو تر نی کیجئے گھاٹا رو ہو

نشاد راج نے ایسا وچار کر اپنے جاتی والوں سے کہا کہ سب لوگ ہوشیار ہو جاؤ ۔ ساری ناؤوں کو اپنے قابو کر کے انہیں پانی میں ڈبو دو ۔ اور سبھی گھاٹ روک لو ۔ کوئی پار نہ اُترنے پائے ۔

ہوہو سنجوئیل روک ہو گھاٹا ۔ ٹھاٹہو سکل مرے کے ٹھاٹا
سنمکھ لوہ بھرت سن لیئوں ۔ جیت نہ سُرسری اُترن دیئوں

مسلح ہو کر گھاٹوں کو روک لو سب لوگ مرنے کے ساج سجا لو ارتھات بھرت سے یدھ لڑ کر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ ۔ میں خود بھرت جی کے ساتھ سامنے ہو کر لوہا لوں گا ۔ اور جیتے جی انہیں گنگا پار اُترنے نہ دوں گا ۔

سمر مرن پُنی سُرسری تیرا ۔ رام کاج چھن بھنگو سریرا
بھرت بھائی نرپ میں جن نیچو ۔ بڑیں بھاگ اسی پائیے میچو

یدھ بھومی میں مرنا اور وہ بھی گنگا جی کے کنارے ۔ اور وہ بھی رام چندر جی کے نمت اس ناش وان شریر کو پا کر ۔ اُدھر میں ایک ادم

جی کا ادنے سیوک اُدھر اُن کے بھائی راجہ بھرت۔ اگر میں
اُن کے ہاتھ سے مارا جاؤں۔ تو ایسی موت دُرلبھ ہے۔

سوامی کاج کر مہیوں رن ماری۔ جس دھولہیوں بھوبن دس چاری
تجیوں پران رگھوناتھ نہورییں۔ دُہوں ہاتھ مُد مودک موریں

میں اپنے سوامی شری رام چندر جی کے لئے رن میں لڑائی کرونگا
اور چودہ لوک میں اُجل لیش پاؤں گا۔ یدی جیت گیا تو سوامی کا کاریہ
سِدھ ہوگا۔ اور یدی اُن کے نمت پران تیاگ دُوں گا۔ تو اُن کی
اس پرکار سیوا کر کے کرت کرتیہ ہو جاؤں گا۔ میرے تو دونوں ہاتھوں
میں ہی آنند کے لڈو ہیں۔

سادھو سماج نہ جاکر لیکھا۔ رام بھگت مہوں جاسو نہ ریکھا
جائیں جئیت جگ سوبھی بھارو۔ جننی جوبن بٹپ کٹھارو

نیک پُرشوں کی سماج میں جس پُرش کی گنتی نہیں اور رام جی
کے بھگتوں میں جس کی کوئی جگہ نہیں۔ اس کا جیون ویرتھ ہے۔
وہ تو پرتھوی کے لئے بوجھ ہے۔ اور اپنی ماتا کے جوبن رُوپی برکش کو
کاٹنے والے کلہاڑے کے سمان ہے۔

بگت بشاد نشادپتی سب ہی بڑائی اچھا ہو
سُمری رام مانگیو تُرت ترکس دھنش سنہا ہو

اس پرکار نشچے کر کے نشادراج نے پرسن ہو کر سب جاتی
بھائیوں کا حوصلہ بڑھایا۔ اور رام جی کا سمرن کر کے ترکش دھنش
اور کوچ (زرہ بکتر) مانگا۔

بیگہو بھائیہو سجہو سنجوُ۔ سُنی رجائی کدرائی نہ کوؤ
بھلیہیں ناتھ سب کہیہیں سہرشا۔ ایکہیں ایک بڑھاوئی کرشا

نشادراج نے کہا۔ ہے بھائیو! جلدی تم سب لڑائی کا
سامان تیار کرو۔ میرے حکم کو سن کر کوئی ڈرنے نہ پائے۔ سب نے
آنند پُوروک کہا۔ ہے ناتھ! بہت اچھا۔ اور سب آپس میں ایک
دوسرے کا جوش بڑھانے لگے۔

چلے نشاد جوہاری جوہاری۔ سُور سکل رن رُوچئی راری
سُمری رام پد پنکج پن ہیں۔ بھاتیں باندھی چڑھائنہی دھنُہیں

سب نشاد اپنے سوامی گوہ کو بندنا کر کے چلے۔ وہ بھی شُورویر
ہیں۔ اور رن میں لڑنا انہیں بہت بھاتا ہے۔ شری رام چندر جی کے چرن
کملوں کا سمرن کر کے وہ سب اپنے اپنے ترکشوں کو باندھ کر
دھنش کو چڑھانے لگے۔

انگری پہری کونڑی سر دھر ہیں۔ پھرسا بالنس سیل سم کر ہیں
ایک کُسل اتی اوڑن کھانڑے۔ کُودہیں گگن منہوں چھتی چھانڑے

کوچ پہن کر سر پر لوہے کا ٹوپ رکھتے ہیں۔ اور پھرسے
بھالے اور برچھیوں کو سیدھا کر رہے ہیں۔ ارتھات سنوار رہے ہیں
کوئی تلوار کا وار روکنے میں بہت ماہر ہیں۔ وہ تو مانو خوشی کے مارے
زمین کو چھوڑ کر آکاش میں کود رہے ہیں۔

نج نج ساجو سماجو بنائی۔ گوہ راؤتہی جوہارے جائی
دیکھی سبھٹ سب لایک جانے۔ لئے لے نام سکل سنمانے

اس پرکار اپنا اپنا لڑائی کا سامان سجا کر اور دل بندی
کر کے انہوں نے جا کر نشادراج گوہ کو نمسکار کیا۔ نشادراج نے
سب یودھاؤں کو دیکھا۔ اور سب کو ہی لائق جانا۔ اور نام لے
لے کر سب کا آدر کیا۔

بھائیہو لاوہو دھوکھ جنی آجو کاجو بڑ موہی
سُنی سروش بولے سبھٹ بیر ادھیر نہ ہوہی

نشادراج نے کہا۔ ہے بھائیو! دھوکا نہ دینا۔ آج میرا بڑا
بھاری کام ہے۔ یہ سن کر سب یودھا جوش میں آ کر بول اُٹھے۔
ہے ویر! ادھیر نہ ہو (ارتھات حوصلہ نہ چھوڑو)

رام پرتاپ ناتھ بل تورے۔ کرہیں کٹکو بنو بھٹ بنو گھورے
جیوت پاؤ نہ پاچھیں دھرہیں۔ رُنڈ مُنڈ مئے میدنی کر ہیں

ہے ناتھ! شری رام جی کی کرپا سے اور آپ کے بل سے ہم
سب سینا کو بنا ویروں کے اور گھوڑوں کے کر دیں گے۔ ارتھات

سب ویرا ور گھوڑوں کا صفایا کر دیں گے۔ جلتے جی پاؤں پیچھے
نہیں رکھیں گے۔ اور رُنڈ منڈوں سے دھرتی بھر دیں گے۔

دیکھ نشاد ناتھ بھل تُو لُو۔ کہیو بجاؤ جُھاؤ ڈھولُو
اتینا کہت چھینک بھئی بائیں۔ کہیو سگنیہ کھیت سہائیں

نشادراج نے ویروں کی بڑھیا سینا دیکھ کر کہا۔ کہ لڑائی
کا ڈھول بجاؤ۔ اتنا کہتے ہی بائیں طرف چھینک ہوئی۔ شگُن وچار نے
والوں نے کہا۔ کہ یہ چھینک اچھے ستھان پر ہوئی ہے۔

بُوڑھ ایکو کہہ شگن بچاری۔ بھرت ہی ملیئے نہ ہوئی رای
راہی بھر تُو مناون جاہیں۔ سگن کہی اس بگر ہُو ناہیں

ایک بزرگ نے شگُون وچار کر کہا۔ کہ بھرت سے مل لیجئے
لڑائی نہیں ہوگی۔ بھرت جی رام جی کو منانے جا رہے ہیں۔ شگُن بھی ایسا
کہہ رہا ہے کہ اُن کے من میں ویر بھاؤ نہیں ہے۔

سُنی گوہ کہی نیک کہہ بُوڑھا۔ سہسا کری پچھتاہیں مُوڑھا
بھرت سُبھاؤ سیکو بنُو بُوجھیں۔ بڑی ہت ہانی جانی بنُو جُوجھیں

یہ سُن کر نشاد راج گوہ نے کہا۔ بزرگ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔
جلد بازی کر کے مُوڑھ لوگ پچھتاتے ہیں۔ بھرت جی کے شیل اور سبھاؤ کو
جانے بغیر اور بنا وچارے ہی لڑائی کرنے میں بجائے لابھ کے ہانی ہے۔

گہہو گھاٹ بھٹ سمٹی سب لیئوں مرم ملی جائی
بُوجھی متر اری مدھیہ گتی تس تب کر ہہوں آئی

اس لئے ویرو! تم لوگ سب اکٹھے ہو کر گھاٹوں کو روک لو۔
میں بھرت جی سے مل کر بھید نکالتا ہُوں۔ وہ رام جی کے متر ہیں یا
دشمن یا اُداسین۔ اُن کا سب بھاؤ جان کر جیسا بھی پھر مناسب
ہوگا۔ میں پربندھ کروں گا۔

لکھب سنیہو سُبھائیں سُہائیں۔ بیرُو پریتی نہیں دُرئیں دُرائیں
اس کہی بھینٹ سنجوون لاگے۔ کند مُول پھل کھگ مرگ مانگے

اُن کے سُندر سبھاؤ کو دیکھ کر اُن کے پریم کا پتہ چل جائے گا۔

وَیر اور محبت چھپائے نہیں چھپتے۔ ایسا کہہ کر بھینٹ کے
سامان اکٹھا کرنے لگے۔ کند مُول پھل کھانے کے لئے اور کھانے
کے لئے ہرن اور پکشی منگوائے گئے۔

مین پین پاٹھین پُرانے۔ بھری بھری بھار کہار نہہ آنے
ملن سا جُو سجی ملن سدھائے۔ منگل مُول سگُن شُبھ پائے

کہار لوگ پرانی اور موٹی موٹی مچھلیوں کے بھار بھر بھر کر
لائے۔ بھینٹ کا سامان اکٹھا کر کے جب ملنے کے لئے چلے تو
منگل مُول شُبھ شگُن ہونے لگے۔

دیکھی دُوری تیں کہی نج نامُو۔ کینہہ مُنی سہی ڈنڈ پر نامُو
جانی رام پریہ دینہی اسیسا۔ بھرت ہی کہیو بجھائی مُنیسا

مُنی وششٹ کو دور سے ہی دیکھ کر اپنا نام اُچارن
کر کے نشادراج نے ڈنڈوت پرنام کیا۔ رام کا پیارا دیکھ کر جا کر
منیشور وششٹ جی نے اُسے آشیرواد دیا اور بھرت جی سے بھی
اُن کا تعارف کرایا۔

رام سکھا سُنی سند نُو تیاگا۔ چلے اُتری اُمگت انُوراگا
گاؤں جاتی گوہ ناؤں سُنائی۔ کینہہ جوہار ماتھ مہی لائی

"یہ سری رام جی کا متر ہے" یہ سُن کر بھرت جی رتھ کو چھوڑ کر
اس سے نیچے اُتر کر پریم اُمنگ سے بھرے ہوئے چلے۔ نشاد
راج گوہ نے اپنا گاؤں ذاتی اور نام بتلا کر دھرتی پر ماتھا ٹیک
کر بھرت جی کی بندنا کی۔

کرت ڈنڈوت دیکھی تیہی بھرت لینہہ اُر لائی
منہوں لکھن سن بھینٹ بھئی پریم نہ ہردے سمائی

نشادراج کو ڈنڈوت پرنام کرتے دیکھ کر بھرت جی نے
اُس کو چھاتی سے لگا لیا۔ مانو خود لکشمن جی سے بھینٹ ہو گئی ہو۔
بھرت جی کے ہردے میں پریم سماتا نہیں تھا۔

بھینٹت بھرت تاہی اتی پریتی۔ لوگ سہاہیں پریم کے ریتی
دھینہ دھینہ دُھنی منگل مُولا۔ سُر سراہی تیہی برہیں پھُولا

بھرت جی نشادراج کو بڑی پریتی سے گلے لگا رہے ہیں۔
پریم کی ریتی کو دیکھکر سب لوگ رشک کرنے لگے منگل کی مُول
"دھینہ ہو دھینہ ہو" کی دُھن کرکے دیوتا اُنکی پرشنسا کرتے
ہیں۔ اور پھُول برسا رہے ہیں۔

لوک بید سب بھانتی ہی نیچا۔ جاسُو چھانہ چھُئی لیئے سینچا
تیہی بھری انک رام لگھو بھراتا۔ ملت پُلک پریپورت گاتا

جو لوک اور وید دونو میں سب پرکار سے نیچ مانا جاتا
ہے۔ جس کے شریر کی چھایا چھو جانے سے بھی اشنان کرنا پڑتا
ہے۔ اُسی نشادراج کو بازوؤں میں لے کر چھاتی سے لگاکر رام
جی کے چھوٹے بھائی بھرت پُلکت شریر سے آنند پوروک مل
رہے ہیں۔

رام رام کہی جے جمُو ہاہیں۔ تنہہی نہ پاپ پُنج سموہاہیں
یہ تو رام لائی اُر لینہا۔ کُل سمیت جگُو پاون کینہا

بھیا! اپنے وقت بھی جن کے مُنہ سے رام رام کا شبد
نکل جاتا ہے۔ اُن کے سامنے بھی پاپوں کے سمُوہ نہیں آتے۔ پھر
نشادراج کا تو کہنا ہی کیا۔ جیسے خود شری رام چندر جی نے اپنی
چھاتی سے لگاکر کُل سمیت سنسار کو پوتر کرنے والے بنادیا۔

کرم ناس جلُو سُرسری پرئی۔ تیہی کو کہو سیس نہیں دھرئی
اُلٹا نام جپت جگُو جانا۔ بالمیکی بھئے برہم سمانا

کرم ناشا ندی کا میل جب گنگا جی میں مل جاتا ہے۔ تب
کہئے اُسے کون سر پر نہیں دھرتا؟ سارا سنسار جانتا ہے۔ کہ رام
کا اُلٹا نام مرا مرا جپتے جپتے بالمیک جی برہم رُوپ ہوگئے۔

سوپچ سبر کھس جمن جڑ پانور کول کرات
رام کہت پاون پرم ہوت بھُوَن پرکھیات

مُوڑھ اور پامر چنڈال شبر کھس (پہاڑ پر رہنے والی نیچ
جاتیاں) یَوَن۔ کول اور بھیل بھی رام نام کا سمرن کرکے پرم پوتر
اور تینوں لوکوں میں مشہور ہوجاتے ہیں۔

نہیں اچرج جُگ جُگ چلی آئی۔ کیہی نہ دینہی رگھُوبیر بڑائی
رام نام مہما سُر کہہیں۔ سُنی سُنی اودھ لوگ سُکھ لہہیں

اس میں کوئی حیرانگی کی بات نہیں۔ یُگ یُگانتر یہی ریتی چلی
آئی ہے۔ شری رگھُوناتھ جی نے کس کو بڑائی نہیں دی؟ اس پرکار
دیوگن رام نام کی مہما کہہ رہے ہیں۔ اور جسے سُن کر اودھ کے لوگ
سُکھی ہو رہے ہیں۔

رام سکھہئی ملی بھرت سپریما۔ پُوچھی کُسل سُمنگل کھیما
دیکھی بھرت کر سیلُو سینہو۔ بھا نشاد تیہی سمے بدیہو

نشادراج کو مل کر بھرت جی نے اُس سے کُشل منگل کھشیم
(خیر و خیریت) پوچھی۔ بھرت جی کے شیل اور پریم کو دیکھکر نشادراج
کو وہ ایسا آنند ہوا۔ کہ وہ اپنے شریر کی سُدھ بُدھ بھُول گیا۔

سکچ سنیہو مودُو من باڈھا۔ بھرت ہی چتوت ایک ٹک ٹھاڈھا
دھرِ دھیر جُگ پد بندی بہوری۔ بنئے سپریم کرت کر جوری

نشادراج کے من میں سنکوچ (اس بات کی شرمندگی کہ انجان
پن میں اُن پر دوش لگاتا رہا۔) پریم اور آنند اتنا بڑھ گیا۔ کہ وہ ٹکٹکی
لگاکر بھرت جی کو کھڑا دیکھتا رہا۔ پھر دھیرج دھرکر بھرت جی کی چرن
بندنا کی۔ اور پریم کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر بنتی کرنے لگا۔

کُسل مُول پد پنکج پیکھی۔ میں تہُوں کال کُسل نج لیکھی
اب پربھُو پرم انوگرہ توریں۔ سہت کوٹی کُل منگل موریں

ہے پربھُو! آپ کے کُشل کے مُول چرن کملوں کو دیکھکر
میں تینوں کال میں اپنی کُشل جانتا ہُوں۔ اب آپ کی پرم کرپا سے
کروڑوں پُشتوں سمیت میرا کلیان ہو گیا۔

سمجھی بہوری کرتوتی کلُو پربھُو مہما جیاں جوئی
جونہ بھجئی رگھُو بیر پد جگ بدھی بنچت سوئی

پھر اپنے نیچ کرم اور نیچ جاتی کو اور پربھو شری رام جی کی مہما کو
من میں وچار کر بھی جو شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کا بھجن نہیں کرتا۔

وہ جگت میں دیو (قسمت) دوارا ٹھگا گیا ہے۔ ارتھات کہاں تو ہیں نیچ کرم کرنے والا۔ نیچ جاتی میں پیدا جیو اور کہاں بھگوان شری رام چندر جی اننت کوٹی برہمانڈوں کے سوامی۔ پرنتو انہوں نے مجھے اپنی کرپا کا پاتر سمجھ کر گلے لگایا۔ سو آج مجھے ان کے بھائی۔ آپ جیسے اُتم کل اُتپن سادھو سبھاو راجہ سے بغلگیر ہونے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ اتنی بڑائی مان پرتشٹھا مجھ نیچ پرانی کو صرف پربھو کی کرپا سے پراپت ہوئی۔ یہ سب کچھ جان کر بھی جو بھگوان کے چرنوں کا بھجن نہیں کرتا اس کی تو ما تو تقدیر ہی الٹی ہے۔

کپٹی کائر کمتی کجاتی۔ لوک بید باہیر سب بھانتی

رام کینہ آپن جبہیں تیں۔ بھیؤں بھون بھوشن تبہی تیں

میں کپٹی کائر بے عقل اور نیچ جاتی کا ہوں لوک اور وید دونو سے سب پرکار باہر ہوں۔ لیکن جب سے شری رام چندر جی نے مجھے اپنایا ہے تب سے وشو کا بھوشن ہو گیا ہوں۔

دیکھی پریتی سُنی بنئے سہائی۔ ملیئو بہوری بھرت لگھو بھائی

کہی نشاد نج نام سُبانیں۔ سادر سکل جوہاریں رانیں

نشاد راج کے پریم کو دیکھ کر اور انکی سندر ونیتی کو سُن کر پھر شترگھن جی اس سے ملے۔ اس کے بعد نشاد راج نے سندر بانی سے اپنا نام لے لے کر آدر کے ساتھ ساری رانیوں کو نمسکار کیا۔

جانی لکھن سم دیہیں اسیسا۔ جیئے ہو سکھی سے لاکھ برلیسا

نرکھی نشاد نگر نر ناری۔ بھئے سکھی جنو لکھن نہاری

اس کو لکشمن جی کے سمان جان کر رانیاں اُنہیں آشیرواد دیتی ہیں کہ تم سو لاکھ برس تک آنند پورک جیؤ۔ نگر کے استری پُرش نشاد راج کو دیکھ کر ایسے پرسن ہوئے۔ مانو لکشمن جی کو دیکھ رہے ہوں۔

کہہیں لہیو ایہیں جیون لاہو۔ بھینٹیو رام بھدر بھری باہو

سُنی نشاد نج بھاگ بڑائی۔ پرمدت من لئی چلیو لیوائی

سب کہہ رہے ہیں کہ جیون کا لابھ تو اسی نے پایا ہے۔ جس کو رام چندر جی نے بغل میں لے کر چھاتی سے لگایا ہے۔ نشاد راج اپنے بھاگ کی بڑائی سُن کر پرسن من سے سب کو اپنے ساتھ لے چلا۔

سن کارے سیوک سکل چلے سوامی رُکھ پائی

گھر ترُو تر سر باگ بن باس بنائین جائی

سب سیوکوں کو نشاد راج نے اشارہ کر کے کہا۔ وہ اپنے سوامی کی مرضی پا کر چلے اور انہوں نے ایودھیا واسیوں کے لئے گھروں میں۔ درختوں کے نیچے۔ تالابوں پر اور باغیچوں اور جنگلوں میں ٹھہرنے کے لئے جگہ بنا دی۔

سرنگ بیر پر بھرت دیکھ جب۔ بھے سنیہہ سب انگ ستھل تب

سوہت دئیں نشاد ہی لاگو۔ جنو تنو دھریا بنئے انوراگو

بھرت جی نے جب شرنگ ویرپور کو دیکھا تب ان کے سارے انگ پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ بھرت جی نشاد راج کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے ایسی شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو ونیتی اور پریم شریر دھارن کر کے پرگٹ ہو گئے ہوں۔

ایہی بدھی بھرت سینو سبھو سنگا۔ دیکھی جائی جگ پاونی گنگا

رام گھاٹ کہں کینہہ پرناموں۔ بھا منو مگنو ملے جنو رامو

اس پرکار ساری سینا سمیت بھرت جی نے جگت کو پوتر کرنے والی گنگا جی کے درشن کئے۔ جس گھاٹ پر شری رام چندر جی نے اشنان اور سندھیا کی تھی۔ اس رام گھاٹ کو بھرت جی نے پرنام کیا۔ ان کا من ایسا پرسن ہو گیا۔ مانو خود شری رام چندر جی مل گئے ہوں۔

کرہیں پرنام نگر نر ناری۔ مُدت برہم مئے باری نہاری

کری مجنو ماگہیں کر جوری۔ رام چندر پد پریتی نہ تھوری

نگر کے استری پُرش پرنام کر رہے ہیں۔ گنگا جی کے پریم مئے جل کو دیکھ کر بھی پرسن ہو رہے ہیں۔ گنگا جی میں اشنان کر کے سب

یہی وردان مانگتے ہیں کہ شری رام چندر جی کے چرنوں میں ہمارا پریم نت بڑھتا ہی رہے۔

بھرت کہیؤ سُر سری تو رینُو۔ سکل سُکھد سیوک سُر دھینُو
جوری پانی بر ماگیئوں ایہو۔ سیارام پد سہج سنیہو

بھرت جی نے کہا۔ ہے گنگا! آپ کی رج سب کو سُکھ دینے والی اور سیوکوں کے لئے تو کام دھینو ہی ہے۔ میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے یہ وردان مانگتا ہوں۔ کہ سیتا رام جی کے چرنوں میں میرا سبھاوک ہی پریم ہو۔

ایہی بدھی مجّنُو بھر تُو کری گرُو انو سا سن پائی
ماتُو نہانیں جانی سب ڈیرا چلے لوائی

اس پرکار اشنان کر کے بھرت جی گرو کی آگیا پا کر اور یہ جان کر کہ سب ماتائیں نہا چکی ہیں۔ وہاں سے ڈیرا اُٹھائے چلے۔

جہاں تہاں لوگنہہ ڈیرا کینہا۔ بھرت سودھُو سب ہی کر لینہا
سُر سیوا کری آیسُو پائی۔ رام ماتُو پہیں گئے دوؤ بھائی

لوگوں نے جہاں تہاں ڈیرا ڈال دیا۔ بھرت جی نے سبھی کی خبر گیری کی۔ پھر دیو پوجا کر کے۔ آگیا پا کر دونو بھائی بھرت اور شتروگھن شری رام چندر جی کی ماتا کوشلیا جی کے پاس گئے۔

چرن چاپی کہی کہی مرِدُو بانی۔ جننیں سکل بھرت سنمانی
بھائیہی سونپی ماتُو سیوکائی۔ آپُو نشادہی لینہہ بولائی

چرن دبا کر اور کومل باتیں کہہ کر بھرت جی نے ساری ماتاؤں کا آدر ستکار کیا۔ پھر ماتاؤں کی سیوا کا کام شتروگھن کو سونپ کر بھرت جی نے نشاد راج کو بُلا لیا۔

چلے سکھا کر سوں کر جوریں۔ سِتھِل سریرُو سنیہہ نہ تھوریں
پوچھت سکھہی سو ٹھاؤں دیکھاؤ۔ نیکُو نین من جرنی جُڑاؤ

سکھا نشاد راج کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے بھرت جی چلے۔ بہت ادھک پریم کے کارن اُن کا شریر شتھل ہو رہا ہے۔ بھرت جی نشاد راج سے پوچھتے ہیں۔ کہ مجھے وہ جگہ دکھاؤ۔ اور میری آنکھوں اور من کی جلن کو شیتل کرو۔

جہاں سیا رامُو لکھنو نسی سوئے۔ کہت بھرے جل لوچن کوئے
بھرت بچن سُنی بھیئو بیشادُو۔ تُرت تہاں لئی گیئو نشادُو

جہاں سیتا رام اور لکشمن جی رات کو سوئے تھے۔ ایسا کہتے ہی اُن کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ بھرت جی کے بچن سُن کر نشاد راج کو بڑا دُکھ ہوا۔ وہ ترنت ہی انہیں وہاں لے گئے۔

جہاں سنسپا پُنیت تر رگھو بر کئے بشرامُو
اتی سنیہہ سیا در بھرت کینہیؤ دنڈ پرنامُو

جہاں پوتر اشوک کے برکش کے نیچے شری رگھوناتھ جی نے رات کو آرام کیا تھا۔ وہاں بھرت جی نے بڑے پریم اور آدر کے ساتھ ڈنڈوت پرنام کیا۔

کُس سانتھری نہاری سُہائی۔ کینہہ پرنامُو پر دچھن جائی
چرن ریکھ رج آنکھنہہ لائی۔ بنئی نہ کہت پریتی ادھیکائی

کُشا کی سُندر سیج دیکھ کر اُس کی پرکرما کر کے بھرت جی نے پرنام کیا۔ بھگوان شری رام چندر جی کے چرنوں کی ریکھا کی مٹی کو بھرت جی نے آنکھوں میں لگایا۔ اس سمے کی بڑی پریتی کہی نہیں جا سکتی۔

کنک بندو دُوئی چارک دیکھے۔ راکھے سیس سیا سم لیکھے
سجل بلوچن ہردے گلانی۔ کہت سکھا سن بچن سُبانی

شری سیتا جی کے کپڑوں کے دو چار سونے کے ستارے گرے ہوئے وہاں بھرت جی کی نظر پڑے۔ بھرت جی نے اُن کو سیتا جی کے سمان سمجھ کر سر پر رکھ لئے۔ اُن کے نیتر آنسوؤں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ہردے میں پچھتاوا ہو رہا ہے۔ وہ نشاد راج سے سُندر بانی سے کہنے لگے۔

شری ہت سیا برہ دُتی ہینا۔ جتھا اودھ نر ناری بلینا
پتا جنک دیؤں پٹتر کیہی۔ کرتل بھوگو جوگو جگ جیہی

وہ سورن کے سارے سیتاجی کے ویوگ میں شوبھا رہت اور چمک رہت ہو گئے۔ جیسے کہ اودھ کے استری پرش شری رام جی کے ویوگ میں شوک کے کارن گھلے جا رہے ہیں۔ جن کے پتا شری جنک جی ہیں۔ سنساری بھوگ اور یوگ جن کے ہاتھ کی ہتھیلی پر ہیں۔ اور جن کا ثانی اس سنسار میں کوئی نہیں ہے۔

سُسر بھانو کُل بھانو بھوآلو۔ جیہی سراہت امراوتی پالو
پران ناتھ رگھو ناتھ گوسائیں۔ جو بڑ ہوت سو رام بڑائیں

سوریہ ونش کے سورج راجہ دشرتھ جن کے سُسر ہیں۔ جن کے دھن اور اشیور کو دیکھ کر دیو اندر بھی اُن سے رشک کرتے ہیں۔ جن کے پتی پربھو شری رگھوناتھ جی ہیں۔ جن کی بڑائی سے ہی دنیا میں سب لوگ بڑائی پاتے ہیں۔

پتی دیوتا سُتی مُنی سیا سانتھری دیکھی
بھرت ہردئیو نہ ہہری ہربی تیں کٹھن بسیکھی

بھرت شیٹھ پتی برتا استریوں میں شرومنی (سرتاج) سیتاجی کی گُستا سیج کو دیکھ کر بھی میری چھاتی نہیں پھٹتی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا ہردہ پتھر سے بھی ادھک کٹھور ہے۔

لالن جوگو لکھن لگھو لونے۔ بھے نہ بھائی اس اہہیں نہ ہونے
پُرجن پریہ پتُو ماتو دُلارے۔ سیا رگھو بیرہی پران پیارے

لاڈ پیار کرنے کے یوگیہ میرے بھائی لکشمن جی بہت ہی سلونے ہیں۔ ایسے بھائی نہ تو کسی کے ہوئے۔ نہ ہیں اور نہ آئندہ ہوں گے ہی۔ وہ لکشمن ایودھیا پوری کے لوگوں کے پیارے اور ماتا کے دُلارے ہیں۔ اور سیتاجی اور رگھوناتھ جی کے تو پران پیارے ہیں۔

مرد مورتی سکمار سبھاؤ۔ تات باؤ تن لاگ نہ کاؤ
تے بن سہہیں بپتی سب بھانتی۔ نررے کوٹی کلس اہہیں چھاتی

اور جو لکشمن جی کومل مورتی اور نازک سبھاؤ ہیں۔ جن کے شریر کو کبھی گرم ہوا بھی نہیں لگی۔ وہ لکشمن بن میں سب پرکار کی تکلیفیں سہن کر رہے ہیں۔ ہائے یہ سب کچھ دیکھ کر بھی میری چھاتی نہیں پھٹتی اس نے اپنی کٹھورتا سے تو کروڑوں بجروں کو بھی مات کر دیا ہے

رام جنمی جگو کینہہ اُجاگر۔ رُوپ سیل سکھ سب گُن ساگر
پُرجن پریجن گرُ پتُو ماتا۔ رام سبھاؤ سبھی سکھداتا

شری رام جی نے جنم لے کر سارے سنسار کو پرکاشمان کر دیا ہے وہ رُوپ شیل سُکھ اور سارے گُنوں کے سمندر ہیں۔ نگر نواسی کٹمبھی، گرو، پتا اور ماتا سبھی کو شری رام جی سبھاوک سُکھ دینے والے ہیں۔

بَیر یُو رام بڑائی کرہیں۔ بولنی ملنی بنئے من ہرہیں
سارد کوٹی کوٹی ست سیشا۔ کری نہ سکہیں پربھو گُن گُن لیکھا

شترو بھی شری رام جی کی بڑائی کرتے ہیں۔ جو اپنی بول چال، میل ملاپ اور نمرتا سے من کو ہر لیتے ہیں۔ کروڑوں سرسوتی اور سو کروڑ سیش جی بھی پربھو شری رام چندر جی کے اننت گُنوں کی گنتی نہیں کر سکتے۔

سُکھ سوروپ رگھو بنس مُنی منگل موَد ندھان
تے سووت کُس ڈاسی مہی بدھی گتی اتی بلوان

جو سُکھ سروپ رگھو کُل شرومنی منگل اور آنند کے بھنڈار شری رام چندر جی ہیں۔ وہ دھرتی پر کُشا کا بچھونا کر کے سوتے ہیں اور ہو بدھاتا کی گتی کتنی بلوان ہے۔

رام سُنا دُکھو کان نہ کاؤ۔ جیون ترو جیہی جوگ ئی راؤ
پلک نین پھنی مُنی جیہی بھانتی۔ جوگو ہیں جننی سکل دن راتی

شری رام جی نے تو کبھی کانوں سے دُکھ کا نام تک نہیں سُنا۔ راجہ جیون کے بوٹے کے سمان اُنکی دیکھ بھال کیا کرتے تھے۔ جیسے پلکیں نیتروں کی اور سانپ منی کی رکھشا کرتے ہیں۔ ویسے ہی ساری مائیں دن رات رام جی کی سار سنبھال رکھتی تھیں۔

تے اب پھرت بپن پد چاری۔ کند مول پھل پھول اہاری
دھگ کیکئی امنگل مولا۔ بھیئی سی پران پریتم پرتیکولا

وہی شری رام چندر جی بن میں پیدل گھومتے ہیں اور کند مُول پھل پھُول کھاتے ہیں (منگل کی جڑ کیکئی کو لعنت ہے۔ جو اپنے پران پیارے پتی (راجہ دسرتھ) کے بھی برخلاف ہوگئی۔

میں دھِگ دھِگ اگھ اُودھی ابھاگی۔ سبُو اُتپات بھیئو جیہی لاگی

کُل کلنکُو کری سرجیئو بِدھاتاں۔ سائیں دوہ موہی کینہہ کُماتاں

مجھ پاپیوں کے سمُندر اور ابھاگے کو لعنت ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سب اُپدرو ہُوئے۔ مجھے بِدھاتا نے کُل کا کلنک بنا کر ہی پیدا کیا۔ اور دُشٹ ماتا نے مجھے سوامی کا شترُو بنا دیا۔

سُنی سپریم سمجھاوِ نِشادُو۔ ناتھ کریئے کت بادی بِشادُو

رام تمہہی پریہ تُمہہ پریہ راہی۔ یہ نِرجوسُو دوسُو بِدھی باہی

بھرت جی کی آرت بانی سُن کر نشاد راج سمجھانے لگا ہے ناتھ! آپ ویرتھ ورلاپ کس لئے کرتے ہو؟ شری رام جی کو آپ پیارے ہیں۔ اور آپ کو شری رام جی پیارے ہیں۔ ہونہار بلوان ہے۔ یہ دوش بدھاتا کے پرتی کول ہو جانے کا ہے۔ یہ نسندیہہ سچ ہے۔ (آپ کا یا آپ کی ماتا کا اس میں کوئی دوش نہیں)

بِدھی بام کی کرنی کٹھن جیہیں ماتُو کینہی باوری

تیہی راتی پُنی پُنی کرہیں پربھو سادر سرہنا اوری

(چھند) تُلسی نہ تمہہ سو رام پریتم کہتُو ہوں سوہیں کئیں

پرنِیام منگل جانی اپنے آنئیے دھیرج ہیئیں

پرتی کُول بِدھاتا کی کرنی بڑی کٹھن ہے۔ جس نے ماتا کیکئی کو باؤلی بنا دیا۔ اُس رات کو پربھو شری رام جی بار بار آدر کے ساتھ آپکی بڑی سراہنا کرتے رہے۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں (نشاد راج بھرت سے کہہ رہے ہیں) شری رام جی کو آپ کے سمان پرم پیارا اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ میں سوگند کھا کر کہتا ہوں۔ پرنیام میں منگل ہوگا۔ یہ جان کر آپ اپنے من میں دھیرج دھریں۔

انترجامی رامُو سکُچ سپریم کرپا اَیتن

چلیئے کریئے بِسرامُو یہ بچاری دِڑھ آنی من

شری رام چندر جی انترجامی۔ سنکوچ (شرمیلا سبھاؤ) پریم اور دیا کے بھنڈار ہیں۔ من میں یہ درڑھ وشواس کر کے آپ اب چلیئے اور آرام کیجیئے۔

سکھا بچن سُنی اُر دھری دھیرا۔ باس چلے سُمرت رگھُو بیرا

یہ سُدھی پائی نگر نر ناری۔ چلے بِلوکن آرت بھاری

نشاد راج کے بچن سُن کر اور ہردے میں دھیرج دھر کر شری رگھُو ناتھ جی کا سمرن کر کے بھرت جی ڈیرے کو چلے۔ نگر کے سارے استری پُرش یہ سماچار سُن کر بڑے بھاری دُکھ کے ساتھ اس استھان کو دیکھنے چلے جہاں پر کہ پربھو شری رام چندر جی نے رات کو سیتا سمیت آرام کیا تھا۔

پرد کھِنا کری کرہیں پرناما۔ دیہیں کیکئی ہی کھوری نِکاما

بھری بھری باری بِلوچن لیہیں۔ بام بِدھاتاہی دوشن دیہیں

وہ اس استھان کی پرکرما کر کے پرنام کرتے ہیں۔ اور کیکئی کو بہت دوش دیتے ہیں۔ آنکھوں میں جل بھر لیتے ہیں۔ اور پرتی کُول بِدھاتا کو دوش دیتے ہیں۔

ایک سراہیں بھرت سنیہو۔ کوؤ کہہ نرپتی نباہیو نیہو

نندہیں آپُو سراہی نشادہی۔ کو کہی سکئی بموہ بشادہی

کوئی بھرت جی کے پریم کی سراہنا کرتے ہیں۔ کوئی کہتے ہیں۔ کہ راجہ نے اپنا پریم خوب نباہا سب اپنی نندا کر کے نشاد راج کی سراہنا کرتے ہیں۔ اس سمے کے پریم اور دُکھ کا ورنن کون کر سکتا ہے۔

ایہی بِدھی راتی لوگُو سبُو جاگا۔ بھا بھِنُسار گُدارا لاگا

گُرہی سناوں چڑھائی سُہائیں۔ نئی ناؤ سب ماتُو چڑھائیں

اس پرکار باتیں کرتے کرتے سب لوگ رات بھر جاگتے رہے۔ صبح ہوتے ہی ناؤ پانی میں ڈال دی گئیں۔ پہلے سُندر سہاونی ناؤ پر وشِشٹ جی کو چڑھایا اور پھر نئی ناؤ پر سب ماتاؤں کو چڑھایا

دنڈ چاری ہی جہن بھا سبُو بارا۔ اُتری بھرت تب سبھی سنبھارا

چار گھڑی میں سب گنگا پار اتر گئے۔ تب بھرت جی نے سب کو سنبھال لیا۔

پرات کریا کری ماتو پد بندی گُروہی سر نائی
آگیں کئے نشادگن دنیہو کٹکو چلائی

پراتہ کال کی سب کریا کرکے ماتا کے چرنوں کی بندنا کرکے اور گرو کو سر نوا کر نشاد راج کو آگے کرکے ساری سینا سمیت بھرت جی نے کوچ کیا۔

کیہو نشاد ناتھو اگوائیں۔ ماتو پالکیں سکل چلائیں
ساتھ بولائی بھائی لگھو دینہا۔ بپر نہہ سہت گونو گر کینہا

نشاد راج کو آگے کرکے اُس کے پیچھے ماتاؤں کی سب پالکیاں چلائیں۔ چھوٹے بھائی شترگھن جی کو اُن کے ساتھ کر دیا۔ پھر برہمنوں سمیت گرو جی نے روانگی کی

آپو سُرسری ہی کینہہ پرنامو۔ سُمرے لکھن سہت سیا رامو
گونے بھرت پیادیہیں پائے۔ کوتل سنگ جاہیں ڈوری آئے

اسکے بعد بھرت جی نے گنگا جی کو پرنام کیا۔ اور لکشمن سہت سیتا رام جی کو سمرن کیا۔ بھرت جی پیدل ہی چل دیئے۔ خالی ہی گھوڑے ڈوری سے بندھے ہوئے اُن کے ساتھ ہی چلے جا رہے ہیں۔

کہہیں سوسیوک بارہیں بارا۔ ہوئیے ناتھ اسو اسوارا
رامو پیادیہی پائیں سدھائے۔ ہم کہہ رتھ گج باجی بنائے

اچھے سیوک لوگ بار بار کہتے ہیں۔ کہ ہے ناتھ! اب گھوڑے پر چڑھ چلیئے۔ بھرت جی کہنے لگے شری رامچندر جی بھی تو پیدل ہی گئے۔ اور ہمارے لیئے رتھ ہاتھی گھوڑے بنائے گئے ہیں۔

سر بھر جاؤں اُچت اس مورا۔ سب تیں سیوک دھرمو کٹھورا
دیکھی بھرت گتی سُنی مردو بانی۔ سب سیوک گن گرہیں گلانی

میرے لیئے مناسب تو یہ ہے کہ میں سر کے بل چل کر جاؤں۔ سیوک کا دھرم سب سے مشکل ہوتا ہے۔ بھرت جی کی ایسی دشا دیکھ کر اور اُن کی کومل بانی کو سُن کر سب سیوک لوگ دُکھ کے مارے گھلے جا رہے ہیں۔

بھرت تیسرے پہر کہں کینہہ پربیسو پریاگ
کہت رام سیا رام سیا اُمگی اُمگی انوراگ

اس پرکار بھرت جی پیدل ہی تیسرے پہر پریاگ راج میں جا پہنچے۔ سیتا رام سیتا رام کہہ رہے ہیں۔ اور من پریم کی امنگوں سے اُچھل رہا ہے۔

جھلکا جھلکت پانیہہ کیسیں۔ پنکج کوس اوس کن جیسیں
بھرت پیادیہیں آئے آجو۔ بھیئو دُکھت سُنی سکل سماجو

بھرت کے چرنوں کے چھالے کیسے چمکتے ہیں جیسے کمل کی کلی پر اوس کی بوند چمکتی ہے۔ آج بھرت پیدل چل کر ہی آئے ہیں۔ یہ سُن کر سب لوگ دُکھی ہو گئے۔

خبر لینہہ سب لوگ نہائے۔ کینہہ پرنامو ترببینی ہیں آئے
بدھی ستا سِت نیر نہانے۔ دیئے دان مہی سُر سنمانے

یہ خبر پاکر سب لوگ نہا چکے ہیں۔ بھرت جی نے تروینی پر آکر پرنام کیا۔ پھر ودھی پوروک گنگا اور جمنا کے سفید جل میں اشنان کیا۔ اور برہمنوں کو دان دے کر اُنکا سنمان کیا۔

دیکھت سیامل دھول ہلورے۔ پلکی سریر بھرت کر جورے
سکل کام پرد تیرتھ راؤ۔ بید بدت جگ پرگٹ پربھاؤ

سانولی اور سفید لہروں کو دیکھ کر بھرت جی کا شریر پلکت ہو گیا۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے تیرتھ راج! آپ ساری کامناؤں کو پوری کر دینے والے ہیں۔ آپ کا پربھاؤ ویدوں میں اور جگت میں پرسدھ ہے۔

مانگیوں بھیکھ تیاگی نج دھرمو۔ آرت کاہ نہ کرئی ککرمو
اس جیاں جانی سُجان سُدانی۔ سپھل کرہیں جگ جاچک بانی

یدپی میں کھشتری ہوں۔ اور مانگنا میرا دھرم نہیں۔ تھاپی اپنا دھرم چھوڑ کر بھی میں آپ سے بھیک مانگتا ہوں۔ کیوں کہ دُکھی لوگ کیٔی نہ کرنے یوگیہ کرم بھی دُکھ کے مارے کر لیتے ہیں۔ ایسا ہردہ میں وچار کر جو اُتم داتا لوگ ہیں۔ وہ مانگنے والوں کی بانی کو سپھل کیا کرتے ہیں۔

ارتھ نہ دھرم نہ کام رُچی گتی نہ چہیئوں نربان

جنم جنم رتی رام پد یہ بردانو نہ آن

میں دھرم ارتھ کام اور موکھش کچھ نہیں چاہتا۔ میں آپ سے کیوں ایک ہی بردان مانگتا ہوں کہ جنم جنمانتر میرا شری رام جی کے چرنوں میں پریم ہو۔

جانہوُ رامو کُٹل کری موہی۔ لوگ کہیئو گُر ساہب دروہی

سیتا رام چرن رتی موریں۔ انُو دن بڑھیو انوگرہ توریں

خواہ شری رام چندر جی مجھے دُشٹ سمجھیں اور لوگ مجھے گُرو دروہی اور سوامی دروہی بھلے ہی کہیں۔ پر شری سیتا رام جی کے چرنوں میں میری پریتی دن بدن آپ کی کرپا سے بڑھتی ہی رہے۔

جلدُ جنم بھری سُرتی بسارئیو۔ جاچت جلو پبی پاہن ڈارئیو

چاتکو رٹنی گھٹیں گھٹی جائی۔ بڑھیں پریمُو سب بھانتی بھلائی

بادل خواہ جنم بھر پپیہے کی سُدھ بُھلا دے اُس کے جل مانگنے پر تُو خواہ وہ بجر اور اولے برسائے۔ لیکن پپیہے کی رٹ گھٹنے سے تو بادل کی مہما گھٹ جاتی ہے۔ اُس کی تو پریم بڑھانے میں ہی بھلائی ہے

کنک ہیں بان چڑھی جیمی دائیں۔ تِمی پریتم پد نیم نباہیں

بھرت بچن سُنی ماجھ تری بینی۔ بھئی مرُدُو بانی سُمنگل دینی

جیسے آگ میں تپانے سے سونے کی چمک بڑھ جاتی ہے۔ ویسے ہی پریتم کے چرنوں میں پریم نباہ کر سیوک کا تیج بڑھ جاتا ہے۔ بھرت جی کے بچن سن کر تروینی کے بیچ سے منگل دینے والی کومل بانی ہوئی۔

تات بھرت تمہہ سب بدھی سادھو۔ رام چرن انُو راگ اگادھو

بادی گلانی کرہو من ماہیں۔ تمہہ سم رامہی کوُ پریہ ناہیں

ہے تات بھرت! آپ سب پرکار سادھو پرش ہیں۔ رام جی کے چرنوں میں آپکا اگادھ پریم ہے۔ آپ ویرتھ ہی من میں دُکھی ہو رہے ہیں۔ شری رام چندر جی کو تمہارے سمان کوئی پیارا نہیں ہے۔

تنو پُلکیو ہیاں ہرشو سُنی بینی بچن انُوکول

بھرت دھنیہ کہی دھنیہ سُر ہرشت برشہیں پھول

تروینی جی کے ایسے کرپا کے بچن سُن کر بھرت جی کے ہردے میں آنند ہُوا۔ اور خوشی کے مارے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ آکاش سے دیوتا لوگ بھرت "تُو دھنیہ ہے تُو دھنیہ ہے" کہہ کر پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔

پرمُدت تیرتھ راج نواسی۔ بیکھانس بٹو گرہی اُداسی

کہیں پرسپر مِلی دس پانچا۔ بھرت سنیہو سیلو سُچی سانچا

تیرتھ راج پریاگ میں نواس کرنے والے بان پرستی، برہمچاری، گرہستی اور سنیاسی پرسن ہو کر دس دس پانچ پانچ مل کر آپس میں بات چیت کر رہے ہیں۔ کہ بھرت جی کا پریم اور شیل سچا اور پوتر ہے۔

سُنت رام گُن گرام سُہائے۔ بھردواج مُنی برہیں آئے

ڈنڈ پرنامُو کرت مُنی دیکھے۔ مورتی منت بھاگیہ نج لیکھے

شری رام چندر جی کے سُندر اننت گنُوں کو سُنتے ہوئے بھرت جی مُنی سریشٹھ بھردواج جی کے پاس آئے۔ بھردواج جی نے بھرت کو ڈنڈوت پرنام کرتے دیکھا۔ اور اُنہیں اپنا مورتی مان (مجسم) سو بھاگیہ سمجھا۔

دھائی اُٹھائی لائی اُر لینہے۔ دینہے اسیس کرتارتھ کینہے

آسنُو دینہہ نائی سِرُو بیٹھے۔ چہت سکچ گرہاں جنو بھجی پیٹھے

اُنہوں نے دوڑ کر بھرت جی کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔ اور

اور آشیرواد دے کر کرتارتھ کیا منی بھردواج جی نے انہیں بیٹھنے کے لئے آسن دیا۔ بھرت جی سر نوا کر اس طرح بیٹھے مانو بھاگ کر سنکوچ کے گھر لجا کے گھر گھس جانا چاہتے ہوں۔

مُنی پُوچھب کچھُو یہ بڑ سوچُو۔ بولے رشی لکھی سیل سنکو چُو
سُنہُو بھرت ہم سب سُدھی پائی۔ بِدھی کرتب پر کچھُو نہ بسائی

بھرت جی کے من میں یہ بڑی سوچ لگی ہوئی ہے۔ کہ مُنی کچھ پوچھیں گے۔ تو میں کیا جواب دُوں گا۔ بھردواج جی بھرت کے سیل اور ہچکچاہٹ کو دیکھ کر بولے۔ بھرت! سنو ہم سب خبر پا چکے ہیں بدھاتا کی کرنی پر کسی کا کچھ چارہ نہیں چلتا۔

تُمہہ گلانی جیاں جنی کرہُو سمجھی ماتو کر تُوتی
تات کیکئی ہی دوسُو نہیں گئی گرا متی دھُوتی

اپنی ماتا کی کرتوت کو یاد کر کے من میں سوچ مت کرو۔ ہے تات! کیکئی کا اس میں کوئی دوش نہیں ہے۔ سرسوتی جی نے اس کی بُدھی کو پھیر دیا تھا۔

سیہُو کہت بھل کہہی نہ کوؤ۔ لوکو بیدُ بُدھ سمّت دوؤ
تات تُمہار بِمل جسُو گائی۔ پائیہی لوکئو بید بڑائی

ایسا کہنے پر بھی تو کوئی لوک میں بھلا نہ کہے گا۔ کیوں کہ لوک اور وید دونو کے مت کو ہی پنڈت لوگ مانتے ہیں۔ کنتو ہے تات! تمہارا نرمل یش گا کر لوک اور وید دونوں بڑائی پائیں گے۔

لوک بید سمّت سبُو کہئی۔ جیہی پِتُو دیہی راجُو سو لہئی
راؤ ستیہ برت تُمہہ ہی بولائی۔ دیت راجُو سکھُو دھرمُو بڑائی

کیوں کہ اس بات پر تو وید اور لوک دونو متفق ہیں۔ کہ جسے پتا راج دیں۔ وہی راج پاتا ہے راجہ ستیہ برتی ہے تم کو بلا کر راج دیتے تو سکھ دھرم اور بڑائی کی پراپتی ہوتی۔

رام گوَنُو بن انرتھ مُولا۔ جو سُنی سکل بسُو بھئی سُولا
سو بھاوی بس رانی ایانی۔ کری کچالی انتہوں پچھتانی

رام جی کا بن باس میں جانا ہی سارے انرتھ کا مُول ہے۔ جس کو سُن کر سارے سنسار کو دُکھ ہوا۔ بن باس بھی ہونہار وش ہُوا انجان رانی تو بھاوی کے وش ہو کر یہ کُچال کر کے بعد میں پچھتائی ہے۔

تہنہُو تُمہار الپ اپرادھُو۔ کہے سو ادھم ایان اسادھُو
کرتیہو راجُو تو تُمہہ ہی نہ دوشُو۔ راما ہی ہوت سُنت سنتوشُو

اس بات میں تمہیں ذرا سا بھی الزام لگائے تو وہ نیچ ہے۔ مُورکھ اور دُشٹ ہے۔ اگر تم راج کرتے تو بھی تمہیں کوئی دوش نہ تھا۔ بلکہ شری رام چندر جی کو تو سُن کر سنتوش ہی ہوتا۔

اب اتی کینہیو بھرت بھل تُمہہ ہی اُچِت مت ایہُو
سکل سُمنگل مُول جگ رگھوبر چرن سنیہُو

ہے بھرت! اب تو تم نے بہت ہی اچھا کیا۔ تم کو ایسا کرنا ہی اُچِت تھا۔ شری رام چندر جی کے چرنوں میں پریم ہونا ہی سنسار میں سارے سُندر منگلوں کی جڑ ہے۔

سو تُمہار دھنُو جیونُو پرانا۔ بھوری بھاگ کو تُمہہ ہی سمانا
یہ تُمہار آچرجُو نہ تاتا۔ دسرتھ سُئن رام پریہ بھراتا

سو رام پریم ہی تمہارا جیون دھن اور پران ہے۔ تمہارے سمان سو بھاگیہ شالی (خوش قسمت) دوسرا بھلا اور کون ہے۔؟ ہے تات! تمہارا یہ پریم کچھ آچرج کی بات نہیں کیوں کہ تم دسرتھ جی کے پُتّر اور شری رام چندر جی کے پیارے بھائی ہو۔

سُنہُو بھرت رگھوبر من ماہیں۔ پریم پاترُو تُمہہ سم کوؤ ناہیں
لکھن رام سیتہی اتی پریتی۔ نسی سب تُمہہ ہی سراہت بیتی

ہے بھرت سُنو! شری رگھوناتھ جی کے من میں تمہارے سمان پریم کا پاتر اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ شری رام لکشمن اور سیتا جی کو وہ رات بڑی پریت سے تمہاری سراہنا کرتے ہوئے گذری۔

جانا مرمُو نہات پریاگا۔ مگن ہوہیں تُمہریں انُوراگا
تُمہہ پر اَس سنیہُو رگھوبر کے۔ سکھ جیون جگ جس جڑ نر کے

پریاگ میں اُن کے نہاتے سمے مجھ پر یہ بھید کھُلا۔ کہ وہ
تینوں تمہارے پریم میں مگن ہو رہے تھے۔ تمہارے ساتھ
شری رام چندر جی کو اتنی پریتی ہے۔ جتنی اگیانی پُرشوں کو سنسار
میں عیش و عشرت بھرے جیون سے ہوتی ہے۔

یہ نہ ادھک رگھوبیر بڑائی۔ پرنت کُٹمبھ پال رگھو رائی
تمہہ تو بھرت موہت ایہو۔ دھرے دیہہ جنو رام سنیہو

یہ شری رگھوناتھ جی کی بہت بڑائی نہیں ہے۔ کیونکہ
شری رگھوناتھ جی تو شرناگتوں کے پریوار بھر کو پالنے والے ہیں۔
میری سمجھ میں تو ہے بھرت! تم شری رام چندر جی کی پریم مورتی
ہو۔

تمہہ کہن بھرت کلنک یہ ہم سب کہن اپدیشو
رام بھگتی رس سدھی ہت بھا یہ سمیو گنیشو

ہے بھرت! تمہاری سمجھ میں تو یہ کلنک ہے لیکن ہم
سب کے لئے تو یہ اُپدیش ہے شری رام جی کی بھگتی رس کے نمت
یہ سماں بڑا ہی شُبھ ہُوا ہے۔

نو بدھو بمل تات جسو تورا۔ رگھو برکت کمد چکورا
اُدت سدا انتھیہی کبہوں نا۔ گھٹیہی نہ جگ نبھ دن دن دُونا

ہے بھرت جی! تمہارا نرمل یش تو ایک اُوجت (نرالا)
چندرما ہے۔ اور شری رام چندر جی کے سیوک مانو کمد اور چکور ہیں
آکاش پر کے اور آپ کے نرمل یش روپی چندرما میں یہ انتر ہے
کہ آپکا نرمل یش روپی چندرما کبھی آکاش پر کے چندرما کی بھانت
نہ است ہو گا۔ اور نہ گھٹے گا ہی۔ بلکہ سنسار بھر میں دن پرتی دن
دُوگنا ہوتا جائے گا جس سے رام جی کے سیوک گن روپی کمد اور چکور
کو سدا ہی آنند رہے گا۔

کوک تلوک پریتی اتی کریہی۔ پربھو پرتاپ روی چھبی ہی نہ ہری ہی
نشی دن سُکھد سدا سب کاہو۔ گرسی نہ کیکئی کرتب راہو

تینوں لوک روپی چکر اس آپ کے یش روپی چندرما پر اتی
ہی پریتی کرتا رہے گا۔ اور آکاش پر کے سورج کی بھانت پربھو شری رام جی
کا پرتاپ روپی سورج آپ کے یش روپی چندرما کی شوبھا کو ہرن
نہیں کرے گا۔ یہ چندرما رات دن سب کے لئے سُکھ دایک ہو گا
کیکئی کا کرتوت روپی راہو اس آپکے یش روپی چندرما کا گراس
نہیں کرے گا۔

پورن رام سپریم پیوشا۔ گرو اپمان دوش نہیں دوشا
رام بھگت اب امیں اگھاہوں۔ کینہیو سُلبھ سُدھا بسودھاہوں

آپ کا یہ نرمل یش روپی چندرما شری رام جی کے پریم امرت
سے پری پورن ہے۔ گرو کے اپمان کا دوش بھی اس کو نہیں لگ
سکتا۔ اس لئے اب پرتھوی پر بسنے والے جیئوں (خاکی بندوں)
کے لئے بھی رام بھگت رس روپی امرت کے اتھاہ سمندر کو
سُلبھ کر دیا ہے۔

بھوپ بھاگیرتھ سُرسری آنی۔ سمرت سکل سُمنگل کھانی
دسرتھ گُن گن برنی نہ جاہیں۔ ادھک کہا جیہی سم جگ ناہیں

راجہ بھاگیرتھ گنگا جی کو لائے جس گنگا جی کا سمرن سارے سُندر
منگلوں کی کھان ہے۔ دسرتھ جی کے گنوں کا ورنن نہیں
کیا جا سکتا۔ اُن سے بڑھ کر تو کوئی کیا ہو گا۔ اُن کے سمان بھی سنسار
بھر میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔

جاسو سنیہہ سکوچ بس رام پرگٹ بھئے آئی
جے ہر ہئے نینی کبہوں نرکھے نہیں اگھائی

جن کے پریم اور شیل سبھاؤ کے وش میں ہو کر بھگوان شری
رام چندر جی پرگٹ ہوئے۔ جن شری رام چندر جی کو اپنے ہردے
کے نیتروں سے دیکھتے دیکھتے شری مہادیو جی کبھی تھکتے ہی نہیں۔
اُن کو دیکھنے کی لالسا اُن میں برابر بنی رہتی ہے۔ وہی رام دسرتھ جی کے
گھر پتر روپ میں پرگٹ ہوئے۔ اس لئے دسرتھ جی کی برابری دوسرا
کون کر سکتا ہے؟

کیرتی بدھو تمہہ کینہہ انوپا۔ جہنہ بس رام پریم مرگ روپا
تات گلانی کرہو جیاں جائیں۔ ڈرہو دریدر پارس پاہیں

تم نے کیرتی رُوپی اَنُوپم (لاثانی) چندرما کو پیدا کیا ہے جس
میں رام پریم ہرن کا رُوپ کئے بستا ہے۔ ہے تات! من میں کسی
پرکار کی سوچ نہ کرو۔ پارس پاکر کنگالی کا ڈر کیسا؟

سُنہو بھرت ہم جھوٹھ نہ کہہیں۔ اُداسین تاپس بن رہہیں
سب سادھن کر سپھل سہاوا۔ لکھن رام سیا درشن پاوا

ہے بھرت! ہم اُداسین تپسوی اور بن میں رہنے والے ہیں۔
اسلئے نرپکش ہوکر ہم یہ سچ سچ کہتے ہیں۔ کہ سیتا رام اور لکشمن کا
درشن پاکر ہم نے مانو سب سادھنوں کا اُتم پھل پالیا ہے۔

تیہی پھل کر پھلو درس تمھارا۔ سہت پیاگ سُبھاگ ہمارا
بھرت دھنیہ تُمہہ جس جگو جیتو۔ کہی اس پریم مگن مُنی بھیئو

اس پھل کا بھی پریم پھل تمہارا درشن ہے۔ پریاگ راج سمیت
ہمارا سوبھاگیہ ہے۔ جو تمہارے درشن پائے۔ ہے بھرت! تم دھنیہ ہو۔
تم نے اپنے یش سے جگت کو جیت لیا ہے۔ ایسا کہہ کر مُنی بھردواج
پریم میں مگن ہو گئے۔

سُنی مُنی بچن سبھاسد ہرشے۔ سادھو سراہی سُمن سُر برشے
دھنیہ دھنیہ دھُنی گگن پیاگا۔ سُنی سُنی بھرتو مگن انوراگا

بھردواج مُنی کے بچن سُنکر سبھاسد سب پرسن ہوئے "ستیہ ہے"
ایسا کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے دیوگن پھول برسانے لگے۔ آکاش اور پریاگ راج
دونوں میں دھنیہ دھنیہ کی دُھن سُن کر بھرت جی پریم میں مگن ہو گئے۔

پُلک گات ہیاں رام سیا سجل سروہ نین
کری پرنام مُنی منڈلی ہی بولے گد گد بین

پریم کے مارے بھرت جی کا شریر پُلکت ہے۔ ہردے میں
سیتا رام ہیں اور کمل کے سمان سُندر نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں
وہ مُنیوں کی منڈلی کو پرنام کر کے گد گد بچن بولے۔

مُنی سماج اُرو تیرتھ راجو۔ سانچہوں سپتھ اگھائی اکاجو
ایہیں تھل جوں کچھو کہیئے بنائی۔ ایہی سم ادھک نہ اگھ ادھمائی

مُنیوں کا سماج ہے۔ اور پریاگ راج تیرتھ ہے۔ یہاں سچی سوگندھ کھانے
سے بھی بھاری ہانی ہوتی ہے۔ اس تیرتھ استھان میں اگر کچھ جھوٹ موٹ بات بنا کر
کہی جاوے تو اس سے بڑھ کر پاپ اور نیچ کرم اور کوئی نہیں ہے۔

تمہہ سر بگیہ کہوں ستی بھاؤ۔ اُر انتر جامی رگھوراؤ
موہی نہ ماتو کر تب کر سوچو۔ نہیں دکھو جیاں جگو جانیہی پوچو

میں سچے بھاؤ سے کہتا ہوں۔ کہ آپ سروگیہ ہیں۔ اور شری
رگھوناتھ جی کے ہردے کی سب کچھ جاننے والے ہیں۔ مجھے اپنی
ماتا کی بُری کرتوت کا کچھ بھی سوچ نہیں ہے۔ نہ میرے من میں اس
بات کا دُکھ ہے۔ کہ دُنیا مجھے بُرا کہے گی۔

ناہن ڈر و بگرہی پرلوکو۔ پتہو مرن کر موہی نہ سوکو
سُکرت سجس بھری بھوپ سُہائے۔ لچھمن رام سرس سُت پائے

نہ ہی مجھے پرلوک بگڑنے کا ڈر ہے۔ پتا جی کے مرنے کا بھی
مجھے شوک نہیں۔ کیونکہ اُن کے سُندر نیک کرم اور اُتم یش
سنسار بھر میں شوبھا پا رہے ہیں۔ جنہوں نے شری رام اور لکشمن جیسے
پُتر پائے۔

رام برہن تجی تنو چھن بھنگو۔ بھوپ سوچ کر کون پرسنگو
رام لکھن سیا بنو پاگ پن ہیں۔ کری مُنی بیش پھرہیں بن بن ہیں

اور جنہوں نے شری رام چندر جی کے وِیوگ میں اپنے کھشن
بھنگر شریر کو تیاگ دیا۔ ایسے راجہ کی مرتیو پر شوک کرنے کا کیا کارن
ہے؟ مجھے سوچ تو کیول اسی ایک بات کا ہے کہ سیتا رام اور
لکشمن ننگے پاؤں مُنیوں کے بھیس بنائے بن بن میں گھومتے ہیں۔

اجن بسن پھل اسن مہی سین ڈاسی کُس پات
بسی تر و تر نت سہت ہم آتپ برشا بات

وہ مرگ چھالا اوڑھتے ہیں۔ پھلوں کا بھوجن کرتے ہیں۔ گھاس
کے اور پتوں کے بچھونے پر سوتے ہیں۔ اور برکشوں کے نیچے نواس
کر کے ہر روز سردی۔ گرمی۔ بارش اور آندھیوں کو سہن کرتے ہیں۔

ایہی دُکھ داہن دہیہی دن چھاتی۔ بھوکھ نہ باسر نید نہ راتی
ایہی کروگ کر اوشد کھو ناہیں۔ سودھیوں سکل بسو من ماہیں

میری چھاتی لگاتار اسی دُکھ کی جلن سے جلتی رہتی ہے۔
نہ مجھے دن میں بھوک لگتی ہے۔ اور نہ ہی رات کو نیند آتی ہے۔ میں

نے اپنے من میں سارے سنسار کو وچار کر دیکھ لیا ہے۔ کہ اس مہا روگ کی کوئی دوائی نہیں ہے۔

مانو کمت بڑھئی اکھ مُولا۔ تیہیں ہمار ہت کینہہ بنسُولا

کلی کُر کاٹھ کرکینہہ کنجتر و۔ گاڑی اودھی پڑھی کٹھن کمنتر و

ماتا جی کی بُری چیشٹا پاپوں کی جڑ بڑھئی ہے جیسے ہمارے ہت ارتھ راج تلک رُوپی بسُولا بنایا۔ اس بسولے سے کلیش رُوپی منحوس لکڑی کا شری رام بن باس رُوپی بُرا جنتر بنایا۔ اور چودہ برس کی میعاد رُوپی بُرا منتر پڑھکر اس بُرے جنتر کو گاڑ دیا۔

موہی لاگی یہو کُٹھا تُو تیہیں ٹھاٹا۔ گھالیسی سب جگ بارہ باٹا

مٹئی کُجو گو رام پھری آئیں۔ بسئی اودھ نہیں آن اُپائیں

میرے نمت اُس نے یہ سارا ٹھاٹھ باٹ سجایا جس نے سارے سنسار کو تتر بتر کرکے گھائل کر دیا۔ یہ بُرا ساج تبھی مٹ سکتا ہے جب شری رام چندر جی لوٹ آویں۔ اس کے بغیر اودھ کے بسنے کا اور کوئی دوسرا اُپائے نہیں ہے۔

بھرت بچن سُنی مُنی اُت کھو پائی۔ سبہیں کینہی بہو بھانتی بڑائی

تات کرہو جنی سوچ بسیکھی۔ سب دُکھو مٹیہی رام پگ دیکھی

بھرت جی کے بچن سُنکر مُنی بھردواج جی نے سکھ پایا۔ سب نے ہی بہت پرکار بھرت جی کی بڑائی کی۔ اور کہا ہے تات! زیادہ سوچ نہ کرو۔ شری رامچندر جی کے چرنوں کے درشن کرکے تمہارا سارا کلیش مٹ جائیگا۔

کرمی پربودھو مُنی بر کہیو اتتھی پریم پریہ ہوہو

کند مُول پھل پھُول ہم دیہیں لیہی کری چھوہو

اس پرکار بھرت جی کو سمجھا کر مُنی سرشٹھ کہنے لگے۔ کہ ہے بھرت! اب آپ سب ہمارے پریم پیارے مہمان بنئے۔ اور کند مُول پھل پھُول جو کچھ ہم بھینٹ کریں وہ کرپا کرکے سویکار کیجئے۔

سُنی مُنی بچن بھرت ہیاں سوچُو۔ بھیئو کواوسر کٹھن سنکوچُو

جانی گروُنی گرگرا بہوری۔ چرن بندی بولے کر جوری

مُنی بھردواج کے بچن سُنکر بھرت جی کے من میں یہ بڑا سوچ ہُوا۔ کہ بے موقع ہی یہ کٹھن سنکوچ (پس و پیش، ہچکچاہٹ) آپڑا۔ پھر گرو بھردواج کی بانی کو پوجنیہ جان کر اُن کی چرن بندنا کرکے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

سر دھری آیسُو کریئے تمہارا۔ پرم دھرم یہو ناتھ ہمارا

بھرت بچن مُنی بر من بھائے۔ سُچی سیوک سش نکٹ بلائے

ہے ناتھ! آپ کی آگیا سر ماتھے پر دھارن کرنا ہی ہمارا پرم کرتویہ ہے۔ بھرت جی کے بچن مُنی سرشٹھ بھردواج جی کے من کو بہت بھائے۔ انہوں نے معتبر سیوک اور شاگردوں کو اپنے پاس بُلایا۔

چاہیے کینہی بھرت پہُونائی۔ کند مُول پھل آنہو جائی

بھلیہی ناتھ کہی تنہہ سر نائے۔ پرمُدت نج نج کاج سدھائے

اور انہوں نے کہا۔ کہ بھرت جی کی مہمان نوازی کرنی چاہیئے تم سب جاکر کند مُول اور پھل لے آؤ۔ ہے ناتھ! بہت اچھا۔ ایسا کہہ کر سب نے سر نوایا۔ اور پرسن ہو کر اپنے اپنے کام کو چلے۔

مُنہی سوچ پاہُن بڑ نیوتا۔ تسی پوجا چاہیئے جس دیوتا

سُنی ردھی سدھی انیماد ک آئیں۔ آیسُو ہوئی سو کرہیں گوسائیں

مُنی بھردواج جی سوچ نے لگے کہ ہم نے بہت بڑے مہمان کو دعوت دی ہے۔ جیسا دیوتا ہو اُس کی ویسی ہی پوجا ہونی چاہیئے یہ سُن کر انیما آدی ردھی سدھیاں آگئیں اور بولیں۔ ہے سوامی! جو آپ آگیا دیں سو ہم کریں۔

رام برہ بیاکل بھرت سانج سہت سماج

پہُونائی کری ہرہُو شرم کہا مُدت مُنی راج

مُنی بھردواج پرسن ہو کر کہنے لگے۔ کہ رام جی کے وِیوگ میں بھرت جی اپنے چھوٹے بھائی شترگھن اور سارے سماج سہت بیاکل

ہے۔ اُن کی مہمان نوازی کر کے اُنکی تھکاوٹ کو دُور کرو۔

ردھی سدھی سر دھری مُنی بربانی۔ بڑبھاگنی آگیہی اگو ہانی ۔
کہہیں پرسپر سدھی سمُودائی۔ اُتلت اتھتی رام لگھُو بھائی

ردھی سدھی نے مُنی شریشٹھ کے بچنوں کو اپنے سر پر دھر کر اپنے آپ کو بڑا ہی بڑبھاگی (خوش قسمت) سمجھا۔ سب سدھیاں آپس میں کہنے لگیں۔ کہ رام جی کے چھوٹے بھراتا بھرت ہمارے لاثانی مہمان ہیں۔

مُنی پد بندی کریئے سوئی کاجُو۔ ہوئی سُکھی سب راج سماجُو
اس کہی رچیو رُچیر گر یہہ نانا۔ جیہی بلوکی بلکھاہیں بِمانا

اس لئے مُنی بھردواج جی کے چرنوں کی بندنا کر کے آج وہی کچھ کرنا چاہیئے جس سے سارا راج سماج سُکھی ہو جائے ایسا کہہ کر انھوں نے بہت سُندر گھروں کی رچنا کی جنہیں دیکھکر بمان بھی شرمندہ ہوتے تھے۔

بھوگ بِبھوتی بھُوری بھر راکھے۔ دیکھت جنہہ ہیں امر ابھیلاکھے
داسیں داس ساجُو سب لینہیں۔ جوگ وُت رہہیں منہیں مُنو دینہے

اُن گھروں کو طرح طرح کے عیش و آرام کے سامان سے بھر دیا۔ جن کو دیکھکر دیوتاؤں کے مُنہ میں بھی پانی بھر آیا۔ داسی اور سیوک گن سب پرکار کا ساج سامان لیئے ہوئے دیکھتے رہتے ہیں۔ کسی کو کس وقت کونسی وستو کی ضرورت ہے۔

سب سماجُو سجی سدھی پل ماہیں۔ جے سُکھ سُر پُر سپنہُوں ناہیں
پرتھم ہی باس دیئے سب کیہی۔ سُندر سُکھد جتھا رُچی جیہی

سدھیوں نے پل بھر میں ہی سب سامان سجا دیئے۔ ایسی عیش و آرام کی وستوئیں تو سپنے میں بھی سورگ میں دیکھنے میں نہیں آئیں۔ پہلے تو جیسے کسی کی پسند تھی اس کو ویسا ہی سُندر اور سُکھد ایک نواس ستھان دیئے۔

بہوری سپر یجن بھرت کہُوں رشی اس آیسُو دینہہ
بدھی بسمئے دایکو بِبھو مُنی برتپ بل کینہہ

پھر رشی بھردواج جی کی آگیا انوسار پریوار سمیت بھرت جی کو نواس ستھان دیا۔ مُنی سریشٹھ نے اپنے تپ کی شکتی سے ایسا ٹھاٹ باٹ رچایا کہ جسے دیکھ کر برہما جی بھی حیران ہو جائیں۔

مُنی پربھاؤ جب بھرت بلوکا۔ سب لگھُو لگے لوک پتی لوکا
سُکھ سماجُو نہیں جائی بکھانی۔ دیکھت برتی بسارہیں گیانی

بھرت جی نے جب مُنی کا پربھاو دیکھا۔ تو اس کے سامنے انہیں لوکپالوں کے لوک بھی ہیچ دکھائی دینے لگے۔ سُکھ کے سمان کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ جس کو دیکھکر گیانی پُرش بھی ویرکت بھاؤ کو کھو بیٹھتے ہیں۔

آسن سین سبسن بیتانا۔ بن باٹکا بہگ مرِگ نانا
سُربھی پھُول پھل امئے سمانا۔ بمل جلاسیئے ببیدھ بدھانا

آسن پان سُچی امئے امی سے۔ دیکھی لوگ سکُچات جمی سے
سُر سُربھی سُرترُو سب ہی کیں۔ لکھی ابھیلاشو سُربیا پچی کیں

آسن سیج۔ سُندر بستر۔ چندوہ وے۔ بن باغیچے پنچھی نانا پرکار کے سُگندھت پھُول اور امرت کے سمان پھل کوئیں۔ تالاب آدک نرمل جل استھان بہت پرکار کے اور امرت کے بھی امرت پوتر کھانے پینے کے پدارتھ تھے جنہیں دیکھ کر سب لوگ ویرکت وان پُرشوں کی طرح پش وپیش کر رہے ہیں۔ کام دھینو اور کلپ برکش سبھی کے گھروں میں ہیں جسکو دیکھ کر اندر اور اندرانی کے مُنہ میں بھی پانی بھر آیا۔

رتو بسنت بہہ تری بدھ بیاری۔ سب کہُوں سُلبھ پدارتھ چاری
سرک چندن بنتادک بھوگا۔ دیکھی ہرش بسمئے بس لوگا۔

بسنت کا موسم ہے۔ شیتل مند سگندھ ان تین پرکار کی ہوا چل رہی ہے۔ دھرم ارتھ کام موکش چاروں پدارتھ سبھی کو سُلبھ ہیں۔ مالا چندن استری آدک بھوگوں کو دیکھکر سبھی لوگ پرسن ہو رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ انہیں رشی آشرم میں نانا پرکار کے

بھوگ ولاس دیکھ کر حیرانی بھی ہو رہی ہے۔

سمپتی چکئی بھرتو چک مُنی آئیس کھیل وارہ
تیہی نسی آشرم پنجراں راکھے بھا بھنو سار

سارا ٹھاٹھ باٹھ کا سامان مانو چکوی ہے۔ اور بھرت مانو چکوا ہیں۔ اور مُنی کی آگیا کھلاڑی ہے جس نے رات کو ان دونو کو آشرم روپی پنجرہ میں بند کر رکھا۔ اور ایسے ہی سویرا ہو گیا۔ دارتھات جیسے چکوا چکوی رات کو ایک ہی پنجرے میں اکٹھے رہنے پر بھی ایک دوسرے کو سپرش نہیں کرتے ویسے ہی نانا پرکار بھوگ ولاس میں رہتے ہوئے بھی بھرت جی نے اُنکا سپرش تک نہ کیا۔

ماس پارائن اُنیسواں وشرام

کینہہ نمجنو تیرتھ راجا۔ نائی مُنی ہی سرو سہت سماجا
رشی آئیسو آسیس سہر راکھی۔ کری ڈنڈوت بنیئے بہو بھاکھی

پھر بھرت جی نے تیرتھ راج میں اشنان کیا۔ اور سماج سہت مُنی کو سر نوا کر اور اُنکی آگیا اور آشیرواد کو سر پر دھر کر ڈنڈوت کر کے بہت بنتی کی۔

پتھ گتی کشل ساتھ سب لینہے۔ چلے چترکوٹ ہیں چتو دینہے
رام سکھا کر دینہیں لاگو۔ چلت دیہہ دھری جنو انوراگو

بن کے راستوں کے بھیدیوں کو ساتھ لئے بھرت جی بہت سب لوگوں کے من میں چترکوٹ کی دھارنا کئے ہوئے چلے۔ نشاد راج گوہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے۔ بھرت جی ایسے چلے جا رہے ہیں۔ مانو ساکشات پریم کی مورتی ہوں۔

نہیں پد تران سیس نہیں چھایا۔ پریم نیمو برتو دھرم امایا
لکھن رام سیا پنتھ کہانی۔ پوچھت سب ہی کہت مردو بانی

بھرت جی کے پاؤں میں جوتے نہیں سر پر سایہ نہیں۔ اُن کا پریم اور نیم برت اور دھرم سب چھل کپٹ رہت (سچا) ہے۔ وہ نشاد راج سے سیتا رام اور لکشمن کی بن جاتے ہوئے جو بات چیت ہوئی وہ سب کہانی پوچھ رہے ہیں۔ اور نشاد راج کومل بانی سے کہہ رہا ہے۔

رام باس تھل بٹپ بلوکیں۔ ار انوراگ رہت نہیں روکیں
دیکھی دسا سُر برسہیں پھولا۔ بھئی مرد مہی مگو منگل مولا

شری رام چندر جی کے آرام کرنے کی جگہوں اور برکشوں کو دیکھ کر اُن کے ہردے میں پریم روکنے سے رکتا ہی نہیں ہے۔ بھرت جی کی یہ پریم دشا دیکھ کر دیوتا لوگ پھول برسانے لگے۔ پرتھوی کومل ہو گئی۔ اور مارگ منگل کا مول بن گیا۔

کئے جاہیں چھایا جلد سُکھد بہئی بر بات
تس مگو بھیو نہ رام کہن جس بھا بھرت ہی جات

بادل سایہ کئے جا رہے ہیں۔ سُکھ دینے والی سُندر وایو چل رہی ہے۔ ایسا سُکھ دینے والا راستہ شری رام چندر جی کو بھی ہُوا تھا جیسا جاتے سمے بھرت جی کو ہُوا۔

جڑ چیتن مگ جیو گھنیرے۔ جے چتئے پربھو جنہہ پربھو ہیرے
تے سب بھئے پرم پد جوگو۔ بھرت درس میٹا بھو روگو

راستے میں بے شمار جو جڑ چیتن جیو تھے جن کو شری رام چندر جی نے بن کو جاتے سمے دیکھا تھا اور انہوں نے پربھو شری رام چندر جی کو دیکھا تھا بھگوان شری رام کے درشن سے وہ اس سمے پرم پد کے ادھیکاری ہی ہو گئے تھے۔ پرنتو بھرت جی کے درشن کر کے تو اُن کا بھو ارتھات جنم مرن

رُوپی شول نشٹ گیا۔ اَرتھات: اُنہیں پریم پد کی پراپتی ہی ہو گئی۔

یہ بڑی بات بھرت کئی ناہیں۔ سُمرت جنہی رامُو مَن ماہیں
بارک رامُو کہت جگ جیہو۔ ہوت ترن تارن نر تیہو

بھرت جی کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ جنہیں ہم شری رام چندر جی اپنے من میں سمرن کرتے رہتے ہیں۔ جگت میں جو بھی شخص ایک بار "رام" کہہ دیتا ہے وہ بھی ترنے اور تارنے والا ہو جاتا ہے۔

بھر تو رام پریہ پُنی لگھو بھراتا۔ کس نہ ہوئی مگو منگل داتا
سدھ سادھو مُنی براَنس کہاہیں۔ بھرت ہی نرکھی ہرش ہیاں لہہیں

پھر بھرت جی شری رام چندر جی کے پیارے اور اُنکے چھوٹے بھائی ہیں۔ تب بھلا اُن کیلئے راستہ منگل دینے والا کیوں نہ ہو۔ سِدھ۔ سادھو اور سریشٹھ مُنی جن ایسا کہتے ہیں۔ اور بھرت جی کو دیکھکر من میں بڑا پرسن ہوتے ہیں۔

دیکھی پربھاؤ سُریس ہی سوچو۔ جگ بھل بھلیہی پوچ کہوں پوچو
گُرسن کہیو کریئے پربھو سوئی۔ رامہی بھرت ہی بھینٹ نہ ہوئی

بھرت جی کے پریم بھاؤ کو دیکھ کر دیوراج اندر کو سوچ ہو گئی۔ بھلے پرش کو سنسار بھلا اور بُرے کو بُرا بھاسنے لگتا ہے۔ اُس نے گُرو برہسپتی سے کہا۔ ہے پربھو آپ کوئی ایسا جتن کیجیے جس سے شری رام چندر جی اور بھرت جی کا ملاپ نہ ہو۔

رامُو سنکوچی پریم بس بھرت سپریم پیودھی
بنی بات بگرن چہتی کریئے جتنو چھلو سودھی

شری رام چندر جی تو سنکوچی (شرمیلا سبھاؤ) اور پریم کے وش میں ہیں۔ اور بھرت جی پریم کے سمندر ہیں۔ بنی بنائی بات بگڑا چاہتی ہے۔ (اندر کو ڈر ہے کہ کہیں بھرت جی اپنے پریم بل سے رامچندر جی کو واپس نہ لوٹا لائیں۔ اور اس طرح دیوتاؤں کا کاریہ پورا ہونے سے رہ جائے) اس لئے کچھ چھل ڈھونڈ کر اس کا جتن کیجئے۔

بچن سُنت سُرگرو مُسکانے۔ سہس نین بنو لوچن جانے
مایا پتی سیوک سن مایا۔ کری تاں اُلٹی پرئی سُرایا

دیوتاؤں کے گرو برہسپتی جی دیو اندر کے یہ بچن سُنکر مُسکرائے۔ انہوں نے ہزار نیتروں والے اندر کو بغیر گیان کی آنکھوں کے جانا۔ اور کہا ہے دیوتاؤں کے سوامی! مایاپتی شری رام چندر جی کے سیوک کے ساتھ جو کوئی مایا (چھل۔ دھوکہ بازی) کرتا ہے۔ وہ اُلٹ کر اپنے ہی اوپر آ پڑتی ہے۔

تب کچھو کینہہ رام رُکھ جانی۔ اب کچالی کری ہوئیہی ہانی
سُنُو سُریس رگھوناتھ سبھاؤ۔ نج اپرادھ رسائیں نہ کاؤ

اس سے پہلے تو شری رام چندر جی کی مرضی پا کر کچھ کیا تھا۔ اگر اب کوئی چھل کپٹ آدی کُچالیں کی گئیں تو ہانی ہو گی۔ ہے دیوراج اندر شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ کو سُنو۔ جو کوئی اُن کے ساتھ اپرادھ کرتا ہے۔ وہ اُس پر غصے نہیں ہوتے۔

جو اپرادھو بھگت کر کرئی۔ رام روش پاوک سو جرئی
لوکہوں بید بدت اتہاسا۔ یہ مہما جانہیں دُرباسا
بھرت سرس کو رام سنیہی۔ جگ جپ رام رامُو جپ جیہی

پر جو کوئی اُن کے بھگت کے ساتھ اپرادھ کرتا ہے۔ وہ رام جی کی کرودھ اگنی میں بھسم ہو جاتا ہے۔ لوک اور وید میں ایسی کتھائیں پرسدھ ہیں۔ بھگوان کی اس مہما کو دُرباسا جی جانتے ہیں۔ ساری دُنیا شری رامچندر جی کو جپتی ہے۔ وہ شری رام جی بھرت کو جپتے ہیں۔ تو پھر اُن بھرت جی کے سمان شری رام چندر جی کا پریمی اور کون ہو گا۔

منہوں نہ آنئیے امرپتی رگھوبر بھگت اکاجو
اجسُو لوک پرلوک دُکھ دن دن سوک سماجو

ہے دیوراج! شری رگھوناتھ جی کے بھگت کو ہانی پہنچانے کا خیال بھول کر بھی من میں نہ لانا۔ اس سے لوک میں نندا اور پرلوک میں دُکھ ہو گا اور دن پرتی دن دُکھ کی سامگری بڑھتی ہی جائیگی۔

سُنُو سُریس اُپدیسو ہمارا۔ رامہی سیوک پرم پیارا
مانت سُکھو سیوک سیوکائیں۔ سیوک بیر بیرو ادھکائیں

ہے دیوتاؤں کے سوامی ہمارا اُپدیس سُنئے شری رام چندر جی کو اپنا

سیوک پرم پیارا ہے۔ سیوک کی سیوا سے پربھو سکھ مانتے ہیں۔
اور سیوک کے ساتھ ویر کرنے سے بڑا بھاری ویر مانتے ہیں۔

جدپی سم نہیں راگ نہ روشو۔ گہہیں نہ پاپ پونو گن دوشو
کرم پردھان بسو کری راکھا۔ جو جس کرئی سو تس پھلو چاکھا

اگرچہ شری رام چندر جی سم بھاؤ رکھتے ہیں۔ اُن میں نہ راگ ہے
نہ غصہ۔ اور نہ وہ کسی کے پُن پاپ اور گُن دوش کو ہی گرہن کرتے
ہیں۔ انہوں نے سنسار کا کرم ہی سنسار کا پردھان کر رکھا ہے جو
جیسا کرتا ہے۔ ویسا ہی پھل بھوگتا ہے۔

تدپی کرہیں سم بشم بہارا۔ بھگت ابھگت ہردے انوسارا
اگن الیپ امان ایک رس۔ رامو سگن بھئے بھگت پریم بس

تو بھی وہ بھگت اور ابھگت (جو بھگت نہیں) کے ہردے
(منو بھاونا) کے انوسار سم (یکساں) اور بشم (امتیازی) بیوہار
کرتے ہیں۔ جو شری رام اپنے پرمارتھ سروپ میں نرگن نرلیپ مان
رہت اور ایک رس ہیں۔ وہ بھگت کے پریم کے وش میں ہو کر سگن
روپ میں اوتار لے کر پرگٹ ہوئے ہیں۔

رام سدا سیوک رُچی راکھی۔ بید پُران سادھو سُر ساکھی
اس جیاں جانی تجہو کٹلائی۔ کرہو بھرت پد پریتی سُہائی

شری رام چندر جی سدا اپنے سیوکوں کی کامنا کی پورتی کرتے ہیں
وید پُران سادھو اور دیوتا اس کے ساکشی ہیں۔ من میں ایسا وشواس کر کے
کُٹلتا چھوڑ دو اور بھگت جی کے چرنوں میں سچا پریم کرو۔

رام بھگت پرہت نرت پر دُکھ دُکھی دیال
بھگت سرومنی بھرت تیں جنی ڈرہو سُرپال

ہے دیوتاؤں کے سوامی اندر! رام جی کے بھگت دوسروں
کی بھلائی میں لگے رہتے ہیں۔ وہ دوسروں کے دُکھ سے دُکھی ہوتے
ہیں۔ اور نشکام بھاو سے دوسروں پر دیا کرتے ہیں۔ پھر بھرت جی تو
بھگتوں کے سرتاج ہیں وہ آپ کی بھلا کیوں کر ہانی کریں گے؟! اس
لئے اُن سے بالکل نہ ڈرو۔

ستیہ سندھ پربھو سُر ہتکاری۔ بھرت رام آئیس انوساری
سوارتھ بِبس بکل تمہہ ہوہو۔ بھرت دوشو نہیں راؤر موہو

شری رام چندر جی تو ست سنکلپ والے اور دیوتاؤں کے ہتکاری
ہیں۔ بھرت جی اُن کی آگیا انوسار چلنے والے ہیں۔ تم ویرتھ ہی سوارتھ
کے وش ہو کر گھبرا رہے ہو۔ اس میں بھرت جی کا تو کوئی دوش نہیں اُلٹا
تمہارا اپنا ہی موہ تمہاری ابھ ویاکلتا کا کارن ہے۔

سُنی سُر بر سُر گرُ بر بانی۔ بھا پرمودو من مٹی گلانی
برشی پرسون ہرشی سُر راؤ۔ لگے سراہن بھرت سبھاؤ

دیو اندر اپنے گرو برہسپتی کی سریشٹھ بانی سُن کر بڑے پرسن ہوئے
اُن کی ساری سوچ مٹ گئی۔ تب آنندت ہو کر دیو اندر پھولوں کی
برشا کر کے بھرت جی کے سبھاؤ کی سراہنا کرنے لگے۔

ایہی بدھی بھرت چلے مگ جاہیں۔ دسا دیکھی مُنی سدھ سہاہیں
جبہیں رامو کہی لیہیں اُساسا۔ اُمگت پریمو منہوں چہو پاسا

اس پرکار بھرت جی مارگ میں چلے جا رہے ہیں۔ اُنکی پریم دشا کو
دیکھ کر مُنی اور سدھ لوگ رشک کرتے ہیں۔ بھرت جی جب سرد آہ بھر
کر رام" کہتے ہیں۔ تبھی مانو چاروں طرف پریم اُمڈ پڑتا ہے۔

دروہیں بچن سُنی کُلس پشانا۔ پُرجن پریمو نہ جائی بکھانا
بیچ باس کری جمُن ہیں آئے۔ نرکھی نیرو لوچن جل چھائے

بھرت جی کے ان دین بچنوں کو سُن کر بجر اور پتھر بھی پگھل جاتے ہیں۔
ایودھیا کے نواسیوں کا پریم کہتے نہیں بنتا۔ بیچ میں مقام کرتے ہوئے
جمنا جی کے جل کو دیکھ کر اُنکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

رگھوبر برن بلوکی بر باری سمیت سماج
ہوت مگن باردھی برہ چڑھے بیبیک جہاج

شری رگھوناتھ جی کے شیام رنگ جیسے جمنا جی کے شیام رنگ
والے جل کو دیکھ کر بھرت جی سمیت ساری سماج کے رام جی کے ویوگ
روپی سمندر میں ڈوبتے ڈوبتے ویویک روپی جہاز پر چڑھ بیٹھے۔
(ارکھات جمنا جی کے شیام جل کو دیکھ کر سب لوگ شیام ودن شری

رام چندر جی کے ویوگ کی پیڑا سے ویاکل ہو گئے۔ اور یہ وچار کرکے کہ جلدی ہی اُنکے درشن ہونے والے ہیں۔ اُنکے من شانت ہوئے۔)

جمن تیر تیہی دِن کری باسُو۔ بھیئو سمے سم سب ہی سُبا ہو
راتی ہیں گھاٹ گھاٹ کی ترنی۔ آئیں اگنت جاہیں نہ برنی

اُس دِن جمنا کے گھاٹ پر ہی مقام کیا۔ سمے انوسار سب کیلئے کھانے پینے کی سہولیت ملی۔ رات ہی رات گھاٹ گھاٹ پر انیک ناؤیں آ گئیں۔ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

پرات پار بھئے ایک ہی کھیواں۔ توشے رام سکھا کی سیواں
چلے نہائی ندی ہی سِر نائی۔ ساتھ نشادناتھ دوؤ بھائی

پرات کال ہوتے ہی وہ سب ہی پورے جمنا پار ہو گئے اور رام جی کے سکھا نشادراج کی اس سیوا سے سب ہی سنتشٹ ہوئے۔ پھر جمنا جی میں اشنان کرکے اور سر نوا کر نشادراج کے ساتھ دونوں بھائی بھرت اور شترگھن نے کوچ کیا۔

آگیں مُنی بر باہن آچھیں۔ راج سماج جائی سبو پاچھیں
تیہی پاچھیں دوؤ بندھو پیادیں۔ بھوشن بسن بیش سُٹھی سادیں

سب سے آگے سندر سواریوں پر شریشٹھ مُنی ہیں۔ اُنکے پیچھے سارا راج سماج جا رہا ہے۔ اُن سب کے پیچھے بھرت اور شترگھن بہت سادے بستر اور گہنے پہنے ہوئے پیدل جا رہے ہیں۔

سیوک سہر دِ سچِو سُت ساتھا۔ سُمرت لکھنُو سیا رگھو ناتھا
جہاں جہاں رام باس بشرام۔ تہاں تہاں کرہیں سپریم پرناما

سیوک متر اور منتریوں کے پُتر اُن کے ساتھ ہیں سب لکشمن سیتا رام کا سمرن کرتے جا رہے ہیں۔ جہاں جہاں جاتے وقت شری رام چندر جی نے مقام کیا تھا۔ وہاں وہاں وہ بڑی شردھا سے پرنام کرتے ہیں۔

مگ باسی نرناری سُنی دھام کام تجی دھائی
دیکھی سرُوپ سنیہہ سب مُدت جنم پھلو پائی

راہ میں رہنے والے گاؤں کے نرناری یہ سُن کر گھر کے کام کاج چھوڑ کر دوڑے آئے اور اُن کے سندر رُوپ اور پریتی کو دیکھ کر اپنے جنم کا پھل پا کر وہ سب بہت ہی پرسن ہوئے۔

کہہیں سپریم ایک ایک پاہیں۔ رامُو لکھنُو سکھی ہوہیں کہ ناہیں
بئے بیُو برن رُوپُو سوئی آلی۔ سیلُو سنیہُو سرس سم چالی

گاؤں کی استریاں ایک دوسری سے بڑے پریم کے ساتھ کہتی ہیں ہے سکھی۔ دیکھو تو یہ رام لکشمن ہیں یا نہیں۔ ہے سکھی! انکی عمر، شریر اور رنگ رُوپ تو اُن جیسا ہے شیل پریم اور چال سب اُن کے سمان ہی ہے۔

بیشُو نہ سو سکھی سیا نہ سنگا۔ آگیں انی چلی چتُر نگا
نہیں پرسن مُکھ مانس کھیدا۔ سکھی سندیہُو ہوئی ایہیں بھیدا

پرنتو اُن کے شریر پر اُن جیسے بستر نہیں سیتا جی اُن کے ساتھ نہیں۔ اور اُنکے آگے چتر نگنی سینا چلی جا رہی ہے۔ مکھ ان کے پرسن نہیں۔ من میں اِن کے بڑا دُکھ ہے۔ ان بھیدوں سے ہے سکھی یہ شک ہوتا ہے۔ کہ یہ وہ نہیں۔

تاسُو ترک تیاگُن من مانی۔ کہہیں سکل تیہی سم نہ سیانی
تیہی سراہی بانی پھُری پُوجی۔ بولی مدھُر بچن تیا دُوجی

اُس سکھی کی یہ دلیل سبھی استریوں کے من میں جچ گئی سب کہنے لگیں کہ اس کے سمان کوئی چتُر نہیں۔ اُسکی چترتا کی سراہنا کرکے کہ "تمہارا کہنا سچ ہے۔" اس پرکار اُس کا آدر کرکے دوسری استری مدھر بچن بولی۔

کہی سپریم سب کتھا پرسنگو۔ جیہی بدھی رام راج رس بھنگو
بھرت ہی بہوری سراہن لاگی۔ سیل سنیہہ سبھائے سبھاگی

شری رام چندر جی کے راج تلک کا رس (مزا) جس پرکار بھنگ ہوا تھا وہ سب کتھا کا پرسنگ اس نے پریم سہت کہا۔ پھر بھرت جی کے شیل پریم اور سوبھاگیہ کی پرشنسا (تعریف) کرنے لگی۔

چلت پیادیں کھات پھل پِتا دینہہ تجی راجو
جات مناون رگھوبر ہی بھرت سرِس کو آجو

ہے سکھی! دیکھو۔ بھرت جی پِتا کے دیئے ہوئے راج کا تیاگ

کر کے پیدل چلتے اور پھل کھاتے ہوئے شری رام چندر جی کو منانے
کے لئے جا رہے ہیں۔ اُن کے سمان دوسرا آج کون ہے ؟!

بھاپ بھگتی بھرت آچر نوئی۔ کہت سُنت دکھ دوش ہر نو
جو کچھو کہب تھور سکھی سوئی۔ رام بندھو اس کا ہے نہ ہوئی

بھرت جی کا بھراتری بھاؤ بھگتی اور اُن کا آچرن کہنے اور سُننے
سے دُکھ اور دوشوں کے ہرنے والے ہیں۔ ہے سکھی! جو کچھ بھی
کہا جائے تھوڑا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ شری رام چندر جی کے
بھائی جو ٹھہرے۔

ہم سب سانچ بھرت ہی دیکھیں۔ بھئینہہ دھینہ تُھنتی جن لیکھیں
سُنی گُن دیکھی دسا پچھتاہیں۔ کیکئی جننی جوگ سُتو ناہیں

ہم سب بھرت اور اُنکے چھوٹے بھائی شتروگھن جی کو دیکھکر
آج سو بھاگیہ وان استریوں کی گنتی میں آگئیں۔ اس پرکار بھرت
جی کے گنوں کو اور اُنکی دشا کو دیکھکر سب استریاں پچھتاتی ہیں۔
اور کہتی ہیں۔ کہ یہ پُتر کیکئی جیسی ماتا کے یوگیہ نہیں ہے۔

کو و کہہ دوش رانی ہی ناہن۔ بدھی سُو کینہہ ہمہی جو داہن
کہاں ہم لوک بید بدھی ہینی۔ لگھو تیا کُل کرتوتی ملینی
بسہیں کدیس کگاؤں کُباما۔ کہاں یہ درس پُنیہ پرنیاما
اس آنند اچرج پرتی گراما۔ جنو مرو بھومی کلپتر و جاما

کوئی کہتی ہے کہ اس میں کیکئی کا کوئی دوش نہیں۔ بدھاتا آج ہمارے
انکول (مطابق) ہیں جنہوں نے یہ سنجوگ کر دیا۔ کہاں ہم لوگ۔ وید
ودھی ہینا۔ جو جنگلی علاقے اور گنوار گاؤں میں بستی ہیں اور استریوں
میں ادھم استریاں ہیں۔ اور کہاں پُنیہ کرموں کا پرنام سروپ اُنکا
درشن۔ ایسا آنند اور آشچریہ گاؤں گاؤں میں ہو رہا ہے۔ مانو کلپ
برکش رتیلی زمین میں اُگ گیا ہو۔

بھرت درس دیکھت کھلیو مگ لوگن کر بھاگو
جنو سنگھل باسنہہ بھیو بدھی بس سلبھ پریاگو

بھرت جی کے درشن کرتے ہی راستے میں رہنے والے لوگوں
کے بھاگ کھل گئے مانو سنگھل دیپ کے رہنے والوں کو
دیو یوگ سے تیرتھ راج پریاگ کی آسانی سے پراپتی ہو گئی ہو۔
(سنگھل دیپ دور ہونے کے کارن وہاں کے لوگوں کا پریاگ راج
میں آکر اشنان کرنا ممکن نہیں۔)

نج گن سہت رام گن گاتھا۔ سُنت جاہیں سُمرت رگھوناتھا
تیرتھ مُنی آشرم سُر دھاما۔ نرکھی نمجتیں کرہیں پرناما

اس پرکار اپنے گن سمیت شری رگھوناتھ جی کے گنوں کی کتھا
سُنتے ہوئے اور شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے بھرت جی
جا رہے ہیں۔ راستے میں کے تیرتھوں میں اشنان کرتے ہوئے مُنی آشرم
دیو مندروں کو دیکھ کر پرنام کرتے ہیں۔

منہیں من مانگہیں بر ایہو۔ سیا رام پد پدم سنیہو
ملہیں کرات کول بن باسی۔ بیکھانس بٹو جتی اُداسی

اور من ہی من یہ وردان مانگتے ہیں کہ شری سیتا رام جی کے
چرن کملوں میں میری پریتی ہو۔ راستے میں بھیل، کول وغیرہ بن میں
رہنے والے اور بان پرستھی برہمچاری جتی اور سنیاسی ملتے ہیں۔

کری پرنام پوچھہیں جیہی تیہی۔ کیہی بن لکھن رام بیدیہی
تے پربھو سماچار سب کہہیں۔ بھرتہی دیکھی جنم پھلو لہہیں

اُن میں سے ہر ایک کو پرنام کرکے پوچھتے ہیں۔ کہ سیتا رام اور
لکشمن کس بن میں ہیں؟ وہ پربھو کے سب سماچار بھرت جی کو کہتے
ہیں۔ اور انہیں دیکھ کر جنم کا پھل پاتے ہیں۔

جے جن کہہیں کُسل ہم دیکھے۔ تے پریہ رام لکھن سم لیکھے
ایہی بدھی بوجھت سبہی سُبانی۔ سُنت رام بن باس کہانی

جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اُن کو کُشل پُوروک دیکھا ہے۔ اُن کو وہ
رام لکشمن کے سمان ہی پیارے جانتے ہیں۔ اس پرکار سب سے
سندر بانی سے پوچھتے اور شری رام جی کے بن جانے کی کتھا سُنتے جاتے ہیں۔

تیہی باسر بسی پراتہیں چلے سمر رگھوناتھ
رام درس کی لالسا بھرت سرس سب ساتھ

اس دن وہاں ٹھہر کر دوسرے دن سویرے ہی شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے چلے۔ ساتھ میں جانے والے سب لوگوں کو بھی شری رام جی کے درشن کرنے کی ابھلاشا بھرت ہی کے سمان ہے

منگل سگن ہوہیں سب کاہو۔ پھرکہیں سُکھی چلو چین باہو
بھرت ہی سہت سماج اُچھاہُو۔ ملیہیں رامو مٹیہی دُکھ داہُو

سب کو منگل شگن ہو رہے ہیں۔ سکھ دینے والے (ایرشوں کے داہنی اور استریوں کے بائیں) نیتر اور بازو پھڑک رہے ہیں۔ سارے سماج سہت بھرت جی کے من میں اُتساہ (حوصلہ) ہے کہ شری رام جی کے ملنے سے سب دُکھ ودرمٹ جائے گا۔

کرت منورتھ جس جیاں جاکے۔ جاہیں سنیہہ سُرا سب چھاکے
ستھل انگ پگ مگ ڈگ ڈولہیں۔ بہبل بچن پریم بس بولہیں

جو جس کے من میں ہے وہ ویسا ہی منورتھ کرتا ہے۔ سب پریم کی شراب میں متوالے ہوئے جا رہے ہیں۔ سب کے انگ شتھل ہیں اور راستے میں قدم دھرتے ہوئے اُن کے پاؤں ڈگمگا رہے ہیں۔ پریم کے وش ہوئے سب گدگد بچن بول رہے ہیں۔

رام سکھاں تیہی سمے دکھاوا۔ سیل سرومنی سہج سُہاوا
جاسو سمیپ سرت پیٹے نیرا۔ سیا سمیت بسہیں دوؤ بیرا

نشادراج گوہ نے اُسی سمے پربتوں میں سرتاج بھاؤ سے ہی سُندر کامدگری دکھلایا۔ جس کے نزدیک ہی پیسونی ندی کے کنارے سیتا جی سمیت دونوں بھائی نواس کرتے ہیں۔

دیکھی کرہیں سب دنڈ پرناما۔ کہی جے جانکی جیون راما
پریم مگن اس راج سماجو۔ جنو پھری اودھ چلے رگھوراجُو

سب لوگ اُس پربت کو دیکھ کر دنڈوت پرنام کرنے لگے۔ اور جانکی جیون شری رام چندر جی کی جے ہو۔ ایسا جیکار کرنے لگے۔ سارا راج سماج پریم میں مگن ہے۔ مانو شری رگھوناتھ جی ایودھیا کو واپس لوٹ چلے ہوں۔

بھرت پریم تیہی سمے جس تس کہی سکئی نہ سیسُو
کبی ہی اگم جیمی برہم سکھ واہ مم ملن جنیشو

اس سمے بھرت جی کا جیسا پریم تھا۔ اس کا ورنن شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ کوی کے لئے تو اس کا ورنن کرنا ایسے ہی مہاکٹھن ہے جیسے اہنکار اور ممتا سے ملین چیت والے منشوں کے لئے برہم سکھ کی پراپتی۔

سکل سنیہہ سِتھل رگھوبر کیں۔ گئے کوس دوئی دن کر ڈھرکیں
جل تھل دیکھی بسے نسی بیتیں۔ کینہہ گون رگھوناتھ پریتیں

شری رگھوناتھ جی کے پریم کے مارے شتھل ہونے کے کارن سورج غروب ہونے تک سب لوگ صرف دو کوس ہی چل سکے! اور اچھی جگہ اور پانی کا آرام دیکھ کر رات بسر کرنے کیلئے وہاں ہی ٹھہر گئے۔ رات کے بیت جانے پر شری رگھوناتھ جی کے پریمی بھرت جی نے آگے کوچ کیا۔

اُہاں رامو رجنی اوسیشا۔ جاگے سیاں سپن اس دیکھا
سہت سماج بھرت جنوائے۔ ناتھ بیوگ تاپ تن تائے۔

اُدھر شری رام چندر جی جب جاگے تو ابھی کچھ رات باقی تھی۔ رات کو سیتا جی نے ایسا سپنا دیکھا مانو سماج سہت بھرت جی وہاں آئے۔ وہ پربھو کے ویوگ کی آگ میں جل رہے ہیں۔

سکل ملین من دین دُکھاری۔ دیکھیں ساسُو آن انوہاری
سُنی سیا سپن بھرے جل لوچن۔ بھئے سوچ بس سوچ بموچن

سب ہی من میں اداس اور دین دکھی ہیں۔ ساسوں کو دوسری ہی شکل میں دین دُکھی دیکھا۔ سیتا جی کے سپنے کو سُن کر شری رام جی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے سب کی چنتا کو دور کرنے والے بھگوان سویم چنتا میں مگن ہو گئے۔ دیکھو کیسی وچتر اُن کی لیلا ہے۔

لکھن سپن یہ نیک نہ ہوئی۔ کٹھن کچاہ سنائیہی کوئی
اس کہی بندھو سمیت نہانے۔ پوجی پراری سادھو سنمانے

پربھو شری لکشمن جی سے کہنے لگے۔ کہ ہے لکشمن! اس سپنے کا پرنام اچھا نہ ہوگا۔ کوئی بُری خبر سنائیگا۔ ایسا کہہ کر بھائی سمیت شری رام چندر جی نے اشنان کیا۔ اور شوجی کی پوجا کی۔ اور سادھوؤں کا آدر ستکار کیا۔

چھند سمانی سُرمُنی بندی بیٹھے اُتر دسی دیکھت بھئے
نبھ دھوری کھگ مرگ بھُوری بھاگے بِکل پربھو آشرم گئے
تُلسی اُٹھے اولوکی کارنُو کاہ چت سچکت رہے
سب سماچار کرات کولنہی آئی یہی اوسر کہے

دیوتاؤں کا سمان اور مُنی جنوں کو بندنا کرکے شری رام چندر جی بیٹھ گئے اور اُتر دشا (شمال کیجانب) کی طرف دیکھنے لگے. آکاش میں دھُول چھا رہی ہے. بہت سے پشو پنچھی گھبرائے ہوئے پربھو کے آشرم کی طرف بھاگے آرہے ہیں. تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ پربھو یہ سب کچھ دیکھکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور سوچنے لگے کہ اِس کا کیا کارن ہے؟ من میں وہ بڑے حیران تھے. اتنے میں کول اور بھیلوں نے آکر سب سماچار سُنایا.

سُنت سُمنگل بَین من پرمود تن پُلکات بھر
سو رٹھا
سرد سروُرہ نین تُلسی بھرے سنیہہ جل

تُلسی داس جی کہتے ہیں. کہ سُندر منگل بچن سُن کر پربھو شری رام چندر جی کا شریر پُلکت ہوگیا. من میں بڑا آنند ہُوا. اور موسم سرما کے کمل کے سمان سُندر نیتر پریم جل سے بھر گئے.

بہوری سوچ بس بھے سیارونو. کارن کون بھرت آگونُو
ایک آئی اس کہا بہوری. سین سنگ چترنگ نہ تھوری

سیتا پتی شری رام چندر جی پھر چنتا مگن ہو گئے کہ بھرت جی کے آنے کا کیا کارن ہے؟ پھر کسی ایک نے آکر کہا. کہ بھرت جی کیساتھ بڑی بھاری چترنگنی سینا بھی ہے.

سو سُنی رامہی بھا اتی سوچُو. ات پتو بچ اِت بندھو سکوچُو
بھرت سبھاؤ سمجھی من ماہیں. پربھو چت ہت تھتی پاوَت ناہیں

یہ سُنکر شری رام چندر جی بہت ہی سوچ کے وش ہو گئے. ادھر پتا جی کے بچنوں کا پالن اُدھر بھرت جی کا راج سنبھالنے میں سنکوچ ہونے کے کارن اُنہیں منانے کے لئے آنا. بھرت جی کے سبھاؤ کو من میں جان کر پربھو شری رام چندر جی کا من ٹھہرنے کیلئے کوئی ٹھکانا ہی نہیں پاتا.

سمادھان تب بھا یہ جانے. بھرت کہے مہُوں سادھُو سیانے
لکھن لکھیو پربھو ہردے کھبھارُو. کہت سمے سم نیتی بچارُو

تب یہ جان کر اُنہیں سمادھان (تسلی) ہوگیا کہ بھرت سادھُو سبھاو اور چتر ہے. اور میرے کہنے میں ہے. لکشمن جی نے پربھو شری رام چندر جی کے من کو چنتا مگن دیکھا. تو وہ سمے کے انوسار نیتی بھرے بچن کہنے لگے.

بنُو پوُچھیں کچھُو کہیُوں گوسائیں. سیوکُو سمیں نہ ڈھیٹھ ڈھٹھائیں
تمہہ سروگیہ سرومنی سوامی. آپنی سمجھی کہیُوں انوگامی

ہے سوامی! میں آپ سے پوچھے بغیر ہی کچھ کہنے لگا ہُوں کیونکہ سیوک کسی آپت کال میں ڈھٹھائی کرنے سے ڈھیٹھ نہیں سمجھا جاتا. ہے سوامی! آپ سروگیہ شرومنی ہیں. میں تو اپنی بدھی کے انوسار کہتا ہُوں.

ناتھ سُہرد سُٹھی سرل چت سِیل سنیہہ ندھان
سب پر پریتی پرتیتی جیاں جانیے آپُو سمان

ہے ناتھ! آپ سب کا بنا ہی کارن پرم ہت کرنے والے ہیں. آپ سرل سبھاؤ شیل اور پریم کے بھنڈار ہیں. آپ کو سبھی سے پریم اور سبھی پر وشواس ہے. آپ اپنے ہردے میں سب کو اپنے سمان جانتے ہیں.

بِشئی جیو پائی پربھُتائی. مُوڑھ موہ بس ہوہیں جنائی
بھرتُو نیتی رت سادھُو سجانا. پربھو پد پریمُو سکل جگُو جانا

لیکن وشئے بھوگی میں آسکت موڑھ جیو پربھتا (سوامی پن) پاکر موہ وش اپنے اصلی روپ میں ننگے ہو جاتے ہیں. بھرت نیتی نپُن وسادھو سبھاؤ اور چتر ہے. آپکے چرنوں میں اس کا پریم ہے. اس بات کو سارا سنسار جانتا ہے.

تیُو آجُو راج پدُ پائی. چلے دھرم مرجاد مٹائی
کُٹل کبندھُو اوسر تاکی. جانی رام بن باس ایکاکی
کری کُمنتر ومن ساجی سماجو. آئے کرے اکنٹک راجو

کوئی پرکار کلپی کٹلائی ۔ آئے دل بھوری دوؤ بھائی

وہ بھرت بھی آج آپ کے ادھیکار کو پاکر دھرم کی مریادا بھنگ کرکے چلے ہیں۔ کُٹل کھوٹے بھائی آپ پر بپت کال کا سمے دیکھکر اور یہ جان کر کہ آپ بن میں بغیر کسی مددگار کے اکیلے ہیں من میں بڑا وچار کرکے سماج کو سجا کر آپ کو ٹھکانے لگا کر راج کو لے کھٹکے کرنے کے لیئے یہاں آئے ہیں۔ انیک پرکار کے کپٹ اور کُسکنا من میں لے کر سینا اکٹھی کرکے دونوں بھائی چڑھ دوڑے ہیں۔

جوں جیاں ہوتی نہ کپٹ کُچالی ۔ کیہی سوہاتی رتھ باجی گجالی
بھرت ہی دوسُو دیئی کو جائیں ۔ جگ بورائی راج پد پائیں

اگر اُنکے من کپٹ اور کچال نہ ہوتی تو رتھ گھوڑے اور ہاتھی کیسے اچھے لگتے۔ بھرت جی کو بھی کیا دوش دیا جائے۔ راج پد پا جانے پر سنسار میں سبھی مد میں اندھے ہو جاتے ہیں۔

سسی گرُ تیا گامی نگھشو چڑھیو بھوسی سُر جان
لوک بید تیں بمکھ بھا ادھم نہ بین سمان

دیکھو! چندرما نے گرو کی استری سے بھوگ کیا۔ راجہ نہُش برہمنوں کی پالکی پر چڑھا۔ راجہ بین جیسا تو کوئی نیچ اور نہیں ہوگا جو لوک اور وید دونوں سے بمکھ ہو گیا۔

سہسباہُو سُر ناتھو تریسنکو ۔ کیہی نہ راج مد دینہہ کلنکو
بھرت کینہہ یہ اُچت اُپاؤ ۔ رپُو رِن رنچ نہ راکھب کاؤ

سہسر باہُو، دیوراج اندر اور تری شنکو آدی کس کو راج کے گھمنڈ نے کلنکت نہیں کیا۔ بھرت جی نے یہ اُپائے ٹھیک ہی کیا کیونکہ شترو اور قرضے کے کسی انش کو بھی باقی نہیں رہنے دینا چاہیئے۔

ایک کینہی نہیں بھرت بھلائی ۔ ندرے رامُو جانی اسہائی
سمجھی پریہی سوؤ آجو بسیشی ۔ سمر سروش رام مُکھُو پیکھی

بھرت جی نے ایک کام اچھا نہیں کیا۔ جو آپکو بن میں بے یار و مددگار پاکر آپکا نرادر کیا۔ جب وہ یُدھ میں آپکے کرودھ سے بھرپور مکھ کو دیکھیں گے۔ تو وہ اس نیچ کرم کا مزہ بھی اچھی طرح سے چکھ لیں گے

اتینا کہت نیتی رس بھولا ۔ رن رس بٹپو پُلک مس پھولا
پربھو پد بندی سیس رج راکھی ۔ بولے ستیہ سہج بلُو بھاشی

اتنا کہتے ہی لکشمن جی نیتی رس تو بھول گئے۔ اور یدھ رس روپی برکش ملکا ولی کے بہانے سے پھول اُٹھا۔ ارتھات (نیتی کی باتیں) تو اُنہیں بھول گئیں۔ اور ویرتا نے اندر ہی اندر جوش مارا) پھر پربھو شری رام چندر جی کے چرنوں کی بندنا کر کے اُن کے چرنوں کی دھول سر پر رکھ کر اور اپنا سچا اور سبھاوک بل کہتے ہوئے بولے۔

اُنوچیت ناتھ نہ مانب مورا ۔ بھرت ہم ہی اُپچار نہ تھورا
کہن لگی سہیے رہیے منو ماریں ۔ ناتھ ساتھ دھنو ہاتھ ہمارے

ہے ناتھ! میرا کہنا انوچت (نامناسب) نہ مانئے۔ بھرت نے ہمارے ساتھ کچھ کم چھیڑ خانی نہیں کی ہے۔ ارتھات ہمارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔ آخر کہاں تک من کو مار کر اُنکی زیادتی سہتے جائیں۔ دھنش ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اور ہے ناتھ! آپ ہمارے ساتھ ہیں۔

چھتری جاتی رگھو کُل جنمو رام انوگ جگو جان
لات ہوں ماریں چڑھتی سر نیچ کو دھوری سمان

کھشتری جاتی۔ رگھو کُل میں جنم اور آپکا سیوک ہوں۔ سارا سنسار اسے جانتا ہے۔ پھر بھلا زیادتی کیسے سہن کرتا جاؤں۔ دھول کے سمان نیچ اور کون ہے۔ پر تو لات مارنے پر وہ بھی سر ہی چڑھتی ہے۔

اٹھی کر جوری رجا لیسُو ماگا ۔ منہوں بیر رس سووت جاگا
باندھی جٹا سر کسی کٹی بھاتھا ۔ ساجی سراسنُو سایکو ہاتھا

ایسا کہہ کر کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر لکشمن جی نے پربھو سے آگیا مانگی۔ مانو ویر رس نیند سے جاگ اٹھا ہو۔ سر پر جٹا باندھ کر کمر میں ترکش کس کر اور دھنش کو سجا کر بان کو ہاتھ میں لے کر کہا۔

آجو رام سیوک جسو لیئوں ۔ بھرت ہی سمر سکھاون دیئوں
رام نرادر کر پھلو پائی ۔ سوؤھوں سمر سیج دوؤ بھائی

ہے پربھو! آج میں آپ کے سیوک ہونے کا یش لوں گا۔

اور یدھ میں بھرت کو شکشا دونگا۔ آپکے نرادر کرنے کا پھل پا کر دونو بھائی یدھ سیج پر مین سے سوئیں گے۔

آئی بنا پھل سکل سما جو۔ پرگٹ کرہوں رس پاچھل اجو
جیمی کری نکر دلتی مرگ را جو۔ لیٹی لپیٹی لوا جیمی با جو

تیسیہیں بھرت ہی سین سمیتا۔ سانج نڈری تیاتسوں کھیتا
جوں سہائے کرسنگر و آئی۔ توں مار ہوں رن رام دوہائی

اچھا ہوا جو سارا سماج اکٹھے ہوکر چڑھ آیا۔ آج میں پہلا ہمارا کرودھ پرگٹ کروں گا۔ جیسے ہاتھیوں کے جھنڈ کو شیر کچل سکتا ہے۔ اور باز لوا پچھی کو جیسے لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ ویسے ہی بھرت کو ساری سینا سمیت اور شترو گھن سمیت نرادر کر کے انہیں یدھ میں پراست کر دوں گا۔ اگر خود شوجی مہاراج بھی ان کی سہائتا کو آئیں۔ تو ہے رام آپکی دوہائی" میں انہیں یدھ میں مار دونگا کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

اتی سروش ماکھے لکھنو لکھی سُنی سپتھ پروان
سبھے لوگ سب لوکپتی چاہت بھبھری بھگان

لکشمن جی کو کرودھ سے لال پیلا ہوا دیکھکر اور انکی سچی پرتگیا کو سن کر سب لوگ ڈر گئے۔ اور لوک پال ڈر کے مارے گھبرائے ہوئے بھاگنا چاہتے ہیں۔

جگو بھے مگن گگن بھئی بانی۔ لکھن باہو بل بپل بکھانی
تات پرتاپ پربھاؤ تمہارا۔ کو کہی سکئی کو جانن ہارا

سارا سنسار ڈر میں مگن ہو گیا۔ لکشمن جی کے اپار باہو بل (قوت بازو) کی پرشنسا کرتی ہوئی آکاش بانی ہوئی۔ کہ ہے تات! تمہارے پرتاپ کے پربھاؤ کو کون کہہ سکتا ہے۔ اور کون جان سکتا ہے۔

انوچت اُچت کاجو کچھ ہوؤ۔ سمجھی کرئیے بھل کہہ سبو کوؤ
ہنسا کری پاچھیں پچھتا ہیں۔ کہہیں بید بدھ تے بدھ ناہیں

پرنتو جو کچھ بھی کرنا ہو۔ پہلے اُس کے سمبندھ میں اُچت انوچت (مناسب اور نامناسب) کا خوب اچھی طرح سے وچار کرنا چاہیئے سوچ سمجھ کر وچار پوروک جو کام کیا جائے اُسے سبھی بھلا کہتے ہیں وید اور پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ جو جلد بازی کر کے بعد میں پچھتاتے ہیں وہ بدھی مان نہیں ہیں۔

سُنی سُر بچن لکھن سکچانے۔ رام سیاں سادر سنمانے
کہی تات تم نیتی سُہائی۔ سب تیں کٹھن راج مدو بھائی

دیو بانی سُن کر لکشمن جی لجا گئے۔ شری رام چندر جی نے آدر کیساتھ اُن کا سنمان کیا۔ ہے تات! تم نے بڑی سُندر نیتی کہی ہے۔ راج کا مد (گھمنڈ) سب سے کٹھن ہوتا ہے۔

جو اچونت نرپ ماتہیں تیہی۔ ناہن سادھو سبھا جیہیں سیئی
سُنہو لکھن بھل بھرت سریسا۔ بدھی پرپنچ مہں سُنا نہ دیسا

پرنتو راج کے مد کا آچمن کر کے وہی راجہ متوالے ہوتے ہیں۔ جنہوں نے سادھوں کی سبھا کا ست سنگ نہیں کیا ہے لکشمن سُنو! بھرت جی کے سمان اُتم پرش برہما جی کی رچائی ہوئی سرشٹی میں نہ کہیں سنا ہے اور نہ کہیں دیکھنے میں آیا ہے۔

بھرت ہی ہوئی نہ راج مدو بدھی ہری ہر پد پائی
کبہوں کہ کانجی سیکرنی چھیر سندھو بن سائی

ایودھیا کے راج کی تو بات کیا ہے۔ برہما وشنو اور شوجی کا پد پا کر بھی بھرت کو کبھی راج مد نہیں ہو گا۔ کیا کبھی کھٹائی کی بوندوں سے کشیر ساگر پھیٹ سکتا ہے۔

تمسر ترن ترنی ہی مکو گلئی۔ گگن مگن مکو میگھہیں ملئی
گوپد جل بوڑ ہیں گھٹ جونی۔ سہج چھما بر و چھاڑے چھونی

اندھیرا چاہے دوپہر کے سورج کو نگل جائے آکاش چاہے بادلوں میں مل کر لین ہو جائے۔ اگست منی گائے کے کھر جتنے جل میں بھلے ہی ڈوب جائیں۔ اور پرتھوی چاہے اپنی سبھاوک شیلتا (قوت برداشت) کو چھوڑ دے۔

مساک پھونکی مکو میرو اڑائی۔ ہوئی نہ نرپ مدو بھرت ہی بھائی
لکھن تمہار سپتھ پتو آنا۔ سُچی سبندھو نہیں بھرت سمانا

مچھر چاہے اپنی پھونک سے سمیرو پربت کو اُڑا دے۔ یہ سب ناممکن باتیں ممکن ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہے بھائی! بھرت کو راج مد کبھی نہیں

ہوسکتا ہے۔ لکشمن میں تمہاری اور پتا جی کی سوگند کھا کر کہتا ہوں۔ کہ بھرت جی کے سمان کوئی پوتر اور اتم بھائی سنسار میں نہیں ہے۔

سگنو کھیر و اوگن جل تاتا۔ ملئی رچی پرپنچ بدھاتا
بھرت ہنس ربی بنس تڑا گا۔ جنمی کینہہ گن دوش بھاگا

شبھ گنوں سے یکت جل ان دونوں کو ملا کر بدھاتا اِس ورشیہ جگت کی رچنا کرتا ہے۔ ارتھات ساری سرشٹی گنوں اور اوگنوں سے ملی جلی ہے) بھرت جی نے تو سورج ونس روپی تالاب میں ہنس روپ سے جنم لے کر گن اور دوشوں کو الگ الگ کر دیا ہے۔

گہی گن پے تجی اوگن باری۔ نج جس جگت لینہی اجیاری
کہت بھرت گن سیل سبھاؤ۔ پریم پیودھی مگن رگھوراؤ

گن روپی دودھ کو گرہن کر کے اور اوگن روپی جل کا تیاگ کر کے بھرت جی نے اپنے یش سے سنسار کو روشن کر دیا ہے۔ بھرت جی کے گن شیل سبھاؤ کو کہتے کہتے شری رگھوناتھ جی پریم ساگر میں مگن ہو گئے۔

سنی رگھوبر بانی ببدھ دیکھی بھرت پر ہیتو
سکل سراہت رام سو پربھو کو کرپا نکیتو

دیوتا لوگ شری رام چندر جی کی بانی سن کر اور بھرت کے تئیں اُنکی پریتی دیکھ کر سراہنا کرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان کرپا ندھان پربھو اور کون ہے!

جوں نہ ہوت جگ جنم بھرت کو۔ سکل دھرم دھر دھرنی دھرت کو
کہی کل اگم بھرت گن گاتھا۔ کو جانی تمہہ بنو رگھوناتھا

اگر سنسار میں بھرت جی کا جنم نہ ہوتا تو پرتھوی پر دھرم کی دھری کو کون دھارن کرتا۔؟ کوی سماج کے لئے بھرت جی کے گنوں کی کتھا اگم ہے۔ (ارتھات کوی لوگ اس کا پار نہیں پا سکتا ہے) رگھوناتھ! آپکے بغیر اسے دوسرا کوئی نہیں جان سکتا۔

لکھن رام سیاں سنی سُر بانی۔ اتی سکھ لہیو نہ جائی بکھانی
اہاں بھرت سب سہت سہائے۔ مندا کنیں پنیت نہائے

لکشمن رام اور سیتا جی نے دیوتاؤں کی بانی سن کر بہت ہی سکھ پایا۔

جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ ادھر بھرت جی نے سارے سماج کے سہت مندا کنی کے پوتر جل میں اشنان کیا۔

سرت سمیپ راکھی سب لوگا۔ ماگی ماتو گر سچو نیوگا
چلے بھرت جہاں سیا رگھو رائی۔ ساتھ نشادناتھ لگھو بھائی

ندی کے کنارے باقی سب سماج کو ٹھہرا کر ماتا گرو اور منتری کی آگیا پا کر بھرت جی شتروگھن اور نشادراج کو ساتھ لے کر وہاں کو چلے جہاں پر کہ شری سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی براجمان تھے۔

سمجھی ماتو کرتب سکچاہیں۔ کرت کترک کوٹی من ماہیں
رامو لکھنو سیا سُنی مم ناؤں۔ اُٹھی جنی انت جاہیں تجی ٹھاؤں

بھرت جی اپنی ماتا کی کرتوت کو من میں یاد کر کے آگے بڑھنے میں ہچکچاتے ہیں۔ اور اپنے من میں کروڑوں کو ترک (اعتراض۔ شک شبہات) کرتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں۔ کہ میرا نام سن کر رام لکشمن اور سیتا جی ستھان چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ اُٹھ کر نہ چلے جائیں۔

ماتو متے مہوں مانی موہی۔ جو کچھ کرہیں سو تھور
اگھ اوگن چھمی آدر ہیں سمجھی اپنی اور

میری ماتا کی کرتوت پر وچار کر کے اور مجھے اُس کا بیٹا جان کر وہ جو کچھ بھی میرے ساتھ کریں۔ سو تھوڑا ہے۔ پر وہ اپنی طرف سمجھ کر ارتھات مجھے اپنا چھوٹا بھائی اور سیوک جان کر اپنی آتمبندھ کی دِرشٹی سے یہ میرے پاپوں اور دوشوں کو کشما کر کے میرا ہی آدر کریں گے

جوں پریہریں ملن منو جانی۔ جوں سنمانہیں سیوکو مانی
مورے سرن رام کی پنہی۔ رام سُسوامی دوشو سب جن ہی

خواہ مجھ کو ملین من جان کر تیاگ دیں خواہ اپنا سیوک جان کر میرا سنمان کریں۔ میں تو انکی جوتیوں کی شرن ہوں۔ شری رام جی تو بڑے اُتم سوامی ہیں۔ دوش تو سب داس کا ہی ہے۔

جگ جس بھاجن چاتک مینا۔ نیم پیم نج نپن نبین
اس من گنت چلے مگ جاتا۔ سکچ سنیہیں سیتھل سب گاتا

سنسار میں یش کے پاتر تو پپیہے اور مچھلی ہیں جو اپنے نیم اور پریم کو

نت نیا بنا رکھنے میں لگے ہیں! ایسا من میں سوچتے ہوئے بھرت جی راستے میں چلے جا رہے ہیں۔ اُن کے شریر کے سب انگ سنکوچ اور پریم کے مارے شتھل ہو رہے ہیں۔

پھیرتی منہوں ماتو کرت کھوری۔ چلت بھگتی بل دھیرج دھوری
جب سمجھت رگھوناتھ سبھاؤ۔ تب پتھ پرت اُتاٹل پاؤ

ماتا کی بُری کرتوت کو یاد کر کے اُن کے پاؤں پیچھے کو ہٹتے ہیں۔ پر دھیرج کی دُھری کو دھارن کرنے والے بھرت جی اپنے بھگتی بل سے آگے بڑھے جاتے ہیں۔ جب وہ شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ کو سمرن کرتے ہیں۔ تب راستے میں اُن کے قدم تیزی سے اُٹھنے لگتے ہیں۔

بھرت دسا تیہی اوسر کیسی۔ جل پرواہ جل الی گتی جیسی
دیکھی بھرت کر سوچ سنیہو۔ بھا نشاد تیہی سمے بدیہو

اس سمے بھرت جی کی دشا ایسی ہے۔ جیسی جل کے پرواہ میں جل کے بھنور کی گتی ہوتی ہے۔ بھرت جی کے پریم اور چنتا کو دیکھ کر اس سمے نشاد راج اپنے شریر کی سُدھ بُدھ کھو بیٹھے۔

لگے ہون منگل سگن سُنی گُنی کہت نشادُ
مٹہی سوچ ہوئی ہرش پُنی پرنام بشادُ

منگل شگن ہونے لگے۔ انہیں سُن کر اور اُن پر وچار کر کے نشاد راج کہنے لگا۔ کہ چنتا دُور ہوگی اور خوشی ہوگی۔ پر آخیر میں پھر دُکھ ہوگا

سیوک بچن سنیہ سب جانے۔ آشرم نکٹ جائی نیارانے
بھرت دیکھ بن سیل سماجُو۔ مُدت چھُدھت جنو پائی سناجُو

بھرت جی نے سیوک گوہ کے سب بچن سچ جانے۔ اتنے میں وہ آشرم کے نزدیک جا پہنچے۔ وہاں کے بن اور پربتوں کے سلسلوں کو دیکھ کر تو بھرت جی اتنے پرسن ہوئے مانو کسی بھوکے کو لذیذ بھوجن کی پراپتی ہو گئی ہو۔

ایتی بھیتی جنو پرجا دُکھاری۔ تری بدھ تاپ پیڑت گرہ ماری
جائی سُراج سُدیس سُکھاری۔ ہوہیں بھرت گتی تیہی انوہاری

جیسے کہ چھ پرکار کی آفت کے بھے سے ڈری ہوئی دکھی پرجا تینوں تاپوں (ادھیاتمک، ادھی دیوک اور ادھی بھوتک) سے پیڑت اور بُرے بھاری گرہوں سے ستائی ہوئی کسی اُتم دیش اور اُتم راج میں جا کر سُکھی ہو جائے۔ بھرت جی کی ٹھیک ویسی دشا ہو رہی ہے (بہت زیادہ بارش کا ہونا۔ بالکل بارش کا نہ ہونا۔ چوہوں کا بہت بڑھ جانا۔ ٹڈی دل کا فصل کا صفایا کر دینا۔ طوطوں کا کھیتوں کو اجاڑ دینا۔ اور کسی دشمن کی فوج کا کھیتوں اور فصلوں کو برباد کر دینا۔ ان چھ آفتوں کو ایتی کہتے ہیں)

رام باس بن سمپتی بھراجا۔ سُکھی پرجا جنو پائی سُراجا
سچیو براگو بیبکو نریسو۔ بپن سہاون پاون دیسو

شری رام جی کے رہنے سے بن باس کی سمپتی ایسی شوبھا پا رہی ہے۔ مانو اچھے راج کو پا کر پرجا سُکھی ہو گئی۔ وہ ایک راجہ ہے۔ اور ویراگ منتری ہے۔ اور سُندر سہاؤنا بن پوتر دیش ہے۔

بھٹ جم نیم سیل رجدھانی۔ سانتی سُمتی سُچی سُندر رانی
سکل انگ سمپن سُراؤ۔ رام چرن آشرت چت چاؤ

یم (اہنسا ستیہ۔ استے (چوری نہ کرنا)۔ برہمچریہ اور اپری گرہ (کسی وستو پر میرے پن کا ابھیمان نہ کرنا) اور نیم (شوچ یعنی پوترتا سنتوش تپ۔ شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ اور ایشور پرنیدھان) اس راجہ کے مشہور یودھا ہیں۔ پربت راج دھانی ہے۔ شانتی اور سُبدھی اس راجہ کی سُندر اور پوتر رانیاں ہیں۔ وہ سرشیٹھ راجہ راج کے سب انگوں سے پورن ہے۔ اور راجہ رام چندر جی کے چرنوں کے آشرت رہنے سے اُس کے من میں بڑا بھاری اُتساہ ہے۔

جیتی موہ مہی پالو دل سہت بیبک بھوآلو
کرت اکنٹک راج پُر سُکھ سمپدا سکالو

سو وہ رُوپی راجہ کو اس کی فوج سمیت جیت کر یہ ویویک رُوپی راجہ بے کھٹکے راج کر رہا ہے۔ اس کے نگر میں سُکھ سمپتی اور سکال (اناج کی بہتات و خوشی کا ہونا) چھایا ہوا ہے۔

بن پردیس مُنی باس گھنیرے۔ جنو پُر نگر گاؤں گن کھیرے
بپل بچتر بہگ مرگ نانا۔ پرجا سماجو نہ جائی بکھانا

ان بن روپی پرانت میں جو منی لوگوں کے آشرم ہیں۔ وہ مانو شہر نگر گاؤں اور کھیڑوں کا سموہ ہے۔ بہت سے بہانے پشو پنچھی جو انیک پرکار کے وہاں وچرتے ہیں۔ وہ مانو پرجا لوگ ہیں جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

کھگ ہا کری ہری باگھ بمرا ہا۔ بھکھی بھیشی برش سا جو سرا ہا
بیرو بھائی جریں ایک سنگا۔ جہاں تہاں منہوں سین چتر نگا

گینڈا۔ ہاتھی، شیر، باگھ، سؤر، بھینسے اور بیلوں کو دیکھ کر راجہ کے اس ساج کی سراہنا کرتے ہی بنتی ہے۔ جو آپس میں ویربھاو چھوڑ کر ایک ساتھ ہی ادھر ادھر وچرتے ہیں۔ مانو چترنگی سینا ہو۔

جھرنا جھرہیں مت گج گاجہیں۔ منہوں نسان بیدھی بھا جاہیں
چک چکور چاتک شک پک گن۔ کوجت منجو مرال مدت من

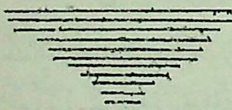
پانی کے جھرنے جھر رہے ہیں مست ہاتھی گرج رہے ہیں۔ مانو انیک پرکار کے نقارے بج رہے ہوں۔ چکوا، چکور، پپیہے۔ طوطا اور کوئلوں کے جھنڈ اور سندر ہنس پرسن من ہو کر کوج رہے ہیں۔

البگن گاوت ناچت مورا۔ جنو سراج منگل چہو اورا
بیلی بٹپ ترن سپھل پھولا۔ سب سماجو مد منگل مولا

بھونروں کے جھنڈ گنجار کر رہے ہیں۔ مور ناچ رہے ہیں۔ مانو اس وویک روپی راجہ کے سندر راج میں چاروں طرف منگل ہی منگل ہے۔ بیل و برکش۔ گھاس سب پھل اور پھولوں سے لدے ہوئے ہیں۔ سب سماج آنند اور منگل کا مول ہے۔

رام سیل سوبھا نرکھی بھرت ہردے اتی پیمو
تاپس تپ پھلو پائی جیمی سکھی سرانیں نیمو

شری رام جی کے پربت کی شوبھا دیکھ کر بھرت جی کے ہردے میں بہت ہی پریم امڈا۔ جیسے کوئی تپسوی تپ کے نیم کے پورا ہو جانے پر تپ کا پھل پا کر سکھی ہوتا ہے۔



ماس پارائن بیسواں وشرام

نواہن پارائن۔ پانچواں وشرام

تب کیوٹ اونچے چڑھی دھائی۔ کہیو بھرت سن بھجا اٹھائی
ناتھ دیکھئے بٹپ بسالا۔ پاکری جمبو رسال تمالا

تب نشاد راج کسی اونچے ٹیلے پر چڑھ گیا۔ اور ہاتھ اٹھا کر بھرت جی سے کہنے لگا۔ ہے ناتھ یہ جو بڑے بڑے بھاری درخت پاکر، جامن آم اور تمال کے دکھائی دیتے ہیں۔

جنہ ترو ور نہہ مدھیہ بٹو سوہا۔ منجو بسال دیکھی منو موہا
نیل سگھن پلو پھل لالا۔ ابرل چھانہہ سکھد سب کالا

ان کے درمیان برگد کا وشال اور سندر برکش شوبھایمان ہے۔ جس کو دیکھ کر من موہت ہوتا ہے۔ اس برگد کے برکش کے پتے نیلے رنگ کے اور گھنے ہیں۔ اور اس میں لال پھل لگے ہوئے ہیں۔ اس کا گھنا سایہ سب موسموں میں سکھ دینے والا ہے۔ اس کا سایہ

مانہوں تمر ارو نمئے راسی۔ برچی بدھی سنکیلی سشماسی
اے ترو سرت سمیپ گوسائیں۔ رگھوبر پرن کٹی جہاں چھائی

ایسا ہے۔ مانو بدھاتا نے اندھکار اور لالی کی راشی اکٹھی کر رکھی ہے

رچ دی ہو۔ ہے سوامی! یہ بڑ برکش ندی کے نزدیک ہے۔
جہاں شری رام جی کی پتوں کی بنی ہوئی کُٹیا چھائی ہوئی ہے۔

تُلسی ترُو بِبِدھ سُہائے۔ کہُوں کہُوں سیا کہُوں لکھن لگائے
بٹ چھایاں بیدی کا بنائی۔ سیا نج پانی سروج سُہائی

وہاں تُلسی جی کے بہت سے پیڑ شوبھا پا رہے ہیں جو کہیں کہیں سیتا جی اور لکشمن جی نے لگا رکھے ہیں۔ اسی بڑ برکش کے سایہ میں سیتا جی نے اپنے کر کملوں سے سُندر ویدی بنائی ہے۔

جہاں بیٹھی مُنی گن سہت نت سیا رامُو سُجان
سُنہیں کتھا اتہاس سب آگم نگم پُران

جہاں چتر شری سیتا رام جی مُنی جنوں کے ساتھ بیٹھ کر ہر روز شاستر وید اور پُران کی کتھا اتہاس سُنتے ہیں۔

سکھا بچن سُنی بٹپ نہاری۔ اُمگے بھرت بلوچن باری
کرت پرنام چلے دوؤ بھائی۔ کہت پریتی سارد سکچائی

نشاد راج کے بچنوں کو سُن کر اور برکشوں کو دیکھ کر بھرت جی کے نیتروں میں آنسو اُمڈ آئے۔ دونوں بھائی پرنام کر کے آگے چلے۔ اُنکی پریتی کا ورنن کرتے ہوئے شری سرسوتی جی بھی ہچکچاتی ہیں۔

ہرشہیں نرکھی رام پد انکا۔ مانہوں پارسُو پائیو رنکا
رج سر دھری ہیاں نینہی لاوہیں۔ رگھوبر ملن سرس سُکھ پاوہیں

شری رام جی کے چرنوں کے نشانوں کو دیکھ کر دونو بھائی ایسے پرسن ہوئے۔ مانو کسی کنگال کو پارس منی مل گئی ہو۔ وہاں کی مٹی کو اُٹھا کر وہ سر پر رکھ کر چھاتی اور آنکھوں پر لگاتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے وہ ایسا سُکھ پا رہے ہیں۔ مانو خود شری رام جی سے ملے ہوں۔

دیکھی بھرت گتی اکتھ اتیوا۔ پریم مگن مرگ کھگ جڑ جیوا
سکھی سنیہہ بیبس مگ بھولا۔ کہی سُپنتھ سُر برشہیں پھولا

بھرت جی کی ایسی اتیو اکتھنیہ (کہنے سے نہایت ہی باہر کی حالت) دشا کو دیکھ کر پشو پکشی اور جڑ جیو بھی پریم میں مگن ہو گئے۔ نشاد راج بھی پریم کے بہت ہی وش ہو کر راستہ بھول گئے۔ تب دیوتا لوگ سُندر راستہ بتلا کر پھول برسانے لگے۔

نرکھی سِدھ سادھک اُنُراگے۔ سہج سنیہُو سراہن لاگے
ہوت نہ بھوتل بھاؤ بھرت کو۔ اچر سچر چر اچر کرت کو

بھرت جی کی پریم دشا کو دیکھ کر سِدھ اور سادھک لوگ بھی پریم میں مگن ہو گئے۔ اور وہ بھرت جی کے سہج سبھاوک پریم کی سراہنا کرنے لگے۔ کہ اگر پرتھوی تل پر بھرت جی کا ایسا پریم بھاؤ نہ ہوتا تو جڑ کو چیتن اور چیتن کو جڑ کون کرتا۔

دوہا
پریم امیئے مندر بِرہُو بھرتُو پیودھی گمبھیر
متھی پرگٹیو سُر سادھ ہِت کرپا سندھو رگھوبیر

پریم امرت ہے۔ مندراچل پربت شری رام جی کا ویوگ ہے بھرت جی گہرے سمُندر ہیں۔ کرپا کے ساگر شری رگھوبیر جی نے دیوتاؤں اور سادھوؤں کی بھلائی کے لئے اس بھرت رُوپی گہرے سمُندر کو اپنے ویوگ رُوپی متھانی سے متھن کر کے اس پریم امرت کو پرگٹ کیا ہے۔

سکھا سمیت منوہر جوٹا۔ لکھیو نہ لکھن سگھن بن اوٹا
بھرت دیکھ پربھُو آشرم پاون۔ سکل سُمنگل سدنُو سُہاون

نشاد راج جی کے ساتھ بھرت اور شترُگھن کی سُندر جوڑی کو گھنے بن کی اوٹ کے کارن لکشمن جی دیکھ نہ سکے۔ بھرت جی نے پربھو شری رام جی کے پوتر اور سارے منگلوں کے بھنڈار سُندر آشرم کو دیکھا۔

کرت پربیس مٹے دُکھ داوا۔ جنُو جوگیں پرمارتھو پاوا
دیکھے بھرت لکھن پربھُو آگے۔ پُوچھے بچن کہت اَنُراگے

آشرم میں پرویش کرتے ہی بھرت جی کی جلن اور دُکھ مٹ گیا۔ جیسے یوگی کو پرمارتھ تتو کی پراپتی ہو گئی ہو۔ بھرت جی کیا دیکھتے ہیں۔ کہ لکشمن جی پربھو شری رام جی کے آگے کھڑے ہیں۔ اور جو کچھ پربھو شری رام چندر جی اُنہیں پوچھ رہے ہیں۔ اس کا وہ پریم کے ساتھ اُتر دے رہے ہیں۔

سیس جٹا کٹی مُنی پٹ باندھیں۔ تُون کسیں کر سر دھنو کاندھیں

بید جی برمنی سادھو سماجو۔ بیا سہت راجت رگھو راجو
سر پر جٹا ہے کمر میں مُنیوں کے بستر مرگ چھالا باندھی ہوئی ہے۔ اس میں ہی ترکش باندھ رکھا ہے۔ ہاتھ میں بان اور کاندھے پر دھنش ہے۔ ویدی پر مُنی اور سادھوؤں کی منڈلی بیٹھی ہے۔ شری رگھوناتھ جی بھی سیتا جی سمیت وہاں ہی شوبھایمان ہیں۔

بلکل بسن جٹل تنو سیاما۔ جنو مُنی بیش کینہہ رتی کاما
کر کملنی دھنو سایکُو پھیرت۔ جیئے کی جرنی ہرت ہنسی ہیرت

شری رام جی کے تن پر مرگ چھالا ہے۔ سر پر جٹائیں ہیں۔ شریر سانولا ہے۔ وہ سیتا جی سمیت ایسے شوبھایمان ہیں۔ مانو رتی اور کامدیو مُنیوں کا بھیس دھارن کئے بیٹھے ہیں۔ وہ اپنے ہاتھوں سے دھنش بان پھیر رہے ہیں۔ اور اپنے ہنس مُکھ سے جس کی اور بھی دیکھتے ہیں۔ اُس کے ہردے کی جلن مٹ کر اُسے پرم شانتی مل جاتی ہے۔

(دوہا)

لست منجو مُنی منڈلی مدھیہ سیا رگھو چندو
گیان سبھاں جنو تنو دھریں بھگتی سچدا نندو

اُتم منڈلی کے درمیان میں سیتا جی اور شری رگھوکُل کے چندرما شری رام چندر جی ایسے براج رہے ہیں۔ مانوں گیان کی سبھا میں بھگتی اور برہم مورتی مان ہوئے شوبھایمان ہوں۔

سانج سکھا سمیت مگن من۔ بسرے ہرش سوک سکھ دُکھ گن
پاہی ناتھ کہی پاہی گوسائیں۔ بھوتل پرے لکٹ کی نائیں

شتروگھن اور نشاد راج سمیت بھرت جی کا من پریم میں مگن ہوا۔ سب سُکھ دُکھ۔ خوشی غمی بھول گیا۔ ہے ناتھ! "رکھشا کیجئے۔ ہے ناتھ! رکھشا کیجئے"۔ ایسا کہتے ہوئے بھرت جی ڈنڈ کے سمان پرتھوی پر گر پڑے۔

بچن سپریم لکھن پہچانے۔ کرت پرنامو بھرت جیاں جانے
بندھو سنیہہ سرس ایہی اورا۔ اُت ساہب سیوا بس جورا

ملی نہ جائی نہیں گدرت بنئی۔ سُکبی لکھن من کی گتی بھنئی
رہے راکھی سیوا پر بھارو۔ چڑھی چنگ جنو کھینچ کھیلارو

پریم بھرے بچنوں سے لکشمن جی نے پہچان لیا اور من میں جان لیا کہ بھرت جی پرنام کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو بہت دنوں کے بچھڑے ہوئے بھائی کے ملنے کا پریم اُمڈ رہا ہے۔ اور دوسرے اور سوامی کی... سیوا کی بہُت ہی پربلتا (بہت ہی زور) ہے۔ نہ تو ملتے ہی بنتا ہے۔ اور نہ چھوڑتے ہی۔ کوئی شریسٹھ کوی ہی لکشمن جی کی اُس وقت کی پس و پیش کی حالت کا ورنن کون کر سکتا ہے۔ آخر اُنہوں نے سیوا کو ہی ترجیح دی۔ مانو پتنگ چڑھانے والے کھلاڑی نے پتنگ چڑھی ہوئی کو کھینچ لیا ہو۔

کہت سپریم ناہی مہی ماتھا۔ بھرت پرنام کرت رگھو ناتھا
اُٹھے رامُو سُنی پیم ادھیرا۔ کہوں پٹ کہوں نشنگ دھنو تیرا

لکشمن جی نے پریم کے ساتھ دھرتی پر مستک ٹیک کر کہا۔ ہے رگھوناتھ جی! بھرت جی پرنام کر رہے ہیں۔ یہ سُن کر شری رام جی پریم میں بے صبر ہو کر اُٹھے۔ اُن کا بستر کہیں گر گیا۔ کہیں ترکش دھنش اور بان گر گئے۔

برنیس لئے اُٹھائی اُر لائے کرپا ندھان
بھرت رام کی ملنی لکھی بسرے سب ہی اپان

کرپا ساگر شری رام چندر جی نے زبردستی بھرت جی کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔ بھرت اور رام جی کے ملاپ کو دیکھ کر سب اپنی سُدھ بُدھ بھول گئے۔

ملنی پریتی کیہی جائی کھانی۔ کبی کُل اگم کرم من بانی
پرم پیم پورن دوؤ بھائی۔ من بدھی چت اہم اتی بسرائی

اُن کے ملاپ کی پریتی کا کس طرح سے ورنن کیا جا سکتا ہے؟ کوی منڈلی کے لئے تو وہ کرم من اور بانی سے اگوچر ہے۔ شری رام اور بھرت جی دونوں بھائی من بدھی چت اور اہنکار کو بھلا کر پریم سے پری پورن ہو رہے ہیں۔

کہہو سپیم پرگٹ کو کرئی۔ کیہی چھایا کبی متی انوسرئی
کبی ہی ارتھ اکھر بلُو سانچا۔ انوہری تال گتی ہی نٹو ناچا

کہو اُتم پریم کو کون پرگٹ کرے؟ کوی کی بدھی کس کی چھایا کا انوسرن (پیروی) کرے۔ کوی کے پاس تو ارتھ اور اکشر کی سچی

شکتی ہے۔ نٹ نال کی گتی کے انوسار ہی ناچتا ہے۔

اگم سنیہہ بھرت رگھوبر کو۔ جہاں جائی منو بدھی ہری ہر کو
سو میں کمتی کہوں کیہی بھانتی۔ باج سراگ کہ گاندر تانتی

بھرت جی اور شری رگھوناتھ جی کا پریم ورنن ہیں نجھ عقل والا بھلا کس طرح کروں کیا گھاس کی جڑکی تانت سے بھی کہیں سندر راگ بج سکتا ہے۔

ملنی بلوکی بھرت رگھوبر کی۔ سرگن سہمے دھکدھکی دھر کی
سمجھائے سر گرو جڑ جائے۔ برشی برسون پرسنن لاگے

بھرت جی اور شری رام جی کے ملاپ کو دیکھ کر دیوتا بھی بھیت (ڈر) گئے اور انکی چھاتی دھڑکنے لگی۔ دیو گرو برہسپتی جی نے ان کو سمجھایا تب کہیں جاکر انکے ہوش ٹھکانے آئے۔ اور پھر تو پھول برساکر پرشنسا کرنے لگے۔

ملی سپریم ریپو سودنہی کیو لو بھینٹیو رام
بھوری بھاین بھینٹے بھرت لچھمن کرت پرنام

پھر شری رام چندر جی بڑے پریم کے ساتھ شترگھن جی سے ملے اور اس کے بعد نشاد راج سے ملے۔ تب بھرت جی لکشمن جی کو پرنام کرتے دیکھ کر ان سے بڑے پریم سے ملے۔

بھینٹیو لکھن للکی لگھو بھائی۔ بہوری نشاد لینہہ ار لائی
پنی منی گن دوہوں بھائینہہ بندے۔ ابھمت آسش پائی آنندے

تب لکشمن جی بڑی امنگ کے ساتھ اپنے چھوٹے بھائی شترگھن جی سے ملے۔ پھر انہوں نے نشاد راج کو ہردے سے لگا لیا۔ پھر بھرت اور شترگھن نے منیوں کو پرنام کیا۔ اور من چاہی آشیرواد پاکر پرسن ہوئے۔

سانج بھرت اگی انوراگا۔ دھری سر سیا پد پدم پراگا
پنی پنی کرت پرنام اٹھائے۔ سر کر کمل پرسی بیٹھائے

بھرت اور شترگھن دونوں بھائی پریم امنگوں سے بھرے ہوئے سیتا جی کے چرن کملوں کی دھول سر پر دھارن کر کے بار بار پرنام کرنے لگے۔ سیتا جی نے اُن کے سروں پر پیار کا ہاتھ پھیرا۔ اور پھر دونو کو بیٹھایا۔

سیاں اسیس دینی من ماہیں۔ مگن سنیہہ دیہہ سدھی ناہیں
سب پرھی سانوکول لکھی سیتا۔ بھے نسوچ ار اپڈر بیتا

سیتا جی نے من ہی من میں آشیرواد دیا۔ کیونکہ وہ دونو تو پریم میں ایسے مگن ہیں کہ انہیں اپنی دیہہ کی بھی سدھ بدھ نہیں۔ سیتا جی کو سب پرکار سے اپنے انوکول جان کر بھرت جی کا سوچ جاتا رہا۔ اور اُن کے من کا ڈر سب دور ہو گیا۔

کوو کچھو کہی نہ کوو کچھو پوچھا۔ پریم بھرا من نج گتی چھوچھا
تیہی اوسر کیوٹو دھیر جو دھری۔ جوری پانی پن وت پرنامو کری

اُس سمے نہ تو کوئی کچھ کہتا ہے۔ اور نہ کوئی کچھ پوچھتا ہے۔ من پریم سے پری پورن ہے۔ اندر سنکلپ وکلپ سے رہت ہے اس سمے نشاد راج نے دھیرج دھر کر اور ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور بنتی کر کے کہا۔

ناتھ ساتھ منی ناتھ کے ماتو سکل پر لوگ
سیوک سینپ سچو سب آئے بکل بیوگ

ہے ناتھ! منیشور وششٹ جی اور انکے ساتھ سب مائیں نگر کے لوگ سیوک سیناپتی اور منتری آپکے ویوگ سے ویاکل ہو کر آئے ہیں۔

سیل سندھو سنی گرو آگونو۔ سیا سمیپ راکھے رپو دونو
چلے سبیگ اموتیہی کالا۔ دھیر دھرم دھر دین دیالا

گرو کا آنا سن کر شترگھن جی کو سیتا جی کے پاس چھوڑ کر شیل کے سمندر، دھیرج وان، دھرم دھرندھر اور دین دیال پربھو شری رام چندر جی بڑی تیزی کے ساتھ گرو جی کو لینے چل پڑے۔

گرہی دیکھی سانج انوراگے۔ دنڈ پرنام کرن پربھو لاگے
منی بر دھائی لئے ار لائی۔ پریم امگی بھینٹے دوو بھائی

گرو جی کو دیکھ کر لکشمن سہت شری رام چندر جی پریم سے ڈنڈوت پرنام کرنے لگے منی سریشٹھ وششٹ جی نے دوڑ کر انہیں

چھاتی سے لگا لیا۔ اور پریم اُمنگوں سے بھرے ہوئے وہ دونوں بھائیوں سے ملے۔

پریم پلکی کیوٹ کہی نا ہو۔ کینہہ دُوری تیں دنڈ پرنامو
رام سکھا رِشی برس کھینیٹا۔ جنو مہی لُٹھت سنیہہ سمیٹا

پریم سے پُلکت ہو کر کیوٹ نشادراج نے اپنا نام لے کر دُور سے ہی وسشٹھ جی کو ڈنڈوت پرنام کیا۔ رِشی وسشٹھ جی نے رام چندر جی کا مِتر جان کر اُنہیں زبردستی چھاتی سے لگا لیا۔ مانو زمین پر بکھرے ہوئے پریم کو سمیٹ لیا ہو۔

رگھوپتی بھگتی سُمنگل مُولا۔ نبھ سراہی سُر برسہیں پھولا
ایہی سم نپٹ نیچ کوؤ ناہیں۔ بڑ بسشٹ سم کو جگ ماہیں

شری رگھوناتھ جی کی بھگتی سُندر منگلوں کی مُول ہے۔ اس پرکار کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے دیوتا لوگ آکاش سے پھول برسا رہے ہیں۔ اور کہنے لگے۔ کہ دیکھو۔ کہ جگت میں اس کے سمان کوئی نیچ نہیں۔ اور منی وشسشٹ جی کے سمان کوئی بڑا نہیں۔

جیہی لکھی لکھنہو تیں ادھک ملے مُدت مُنی راوُ
سو سیتاپتی بھجن کو پرگٹ پرتاپ پربھاوُ

جس نشاد کو دیکھ کر وشسشٹ جی لکشمن جی سے بھی زیادہ پرسن ہو کر اس سے ملے۔ تو یہ سب سیتاپتی شری رگھوناتھ جی کے بھجن کا پرگٹ پرتاپ اور پربھاوُ ہے۔

آرت لوگ رام سب جانا۔ کرونا کر سُجان بھگوانا
جو جیہی بھائیں رہا ابھلاشی۔ تیہی تیہی کے تسی تسی رکھ راکھی
سانج ملی پل پُہوں سب کا ہُو۔ کینہہ دُور کی دُکھ دارُن داہو
یہ بڑی بات رام کے ناہیں۔ جیمی گھٹ کوٹی ایک روی چھاہیں

دیا کے بھنڈار سروانتریامی بھگوان شری رام چندر جی نے سب لوگوں کو دُکھی اور اپنے وِیوگ سے وِیاکُل جانا تب تو جس کی جس بھاو سے پربھو کو ملنے کی ابھلاشا (خواہش) تھی۔ اُس اُس کا

اُس اُس پرکار رُخ دیکھتے ہوئے لکشمن جی سہت پل بھر میں سب کسی کو مِل کر اس کا دُکھ اور مہا جلن دُور کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ جیسے سورج کے لیئے ایک ہوتے ہُوئے بھی کروڑوں گھڑوں میں اپنی کروڑوں چھایاؤں (پرتی بمبوں) کو ایک ساتھ پرگٹ کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔

ملی کیوٹ ہی اُمگی انوراگا۔ پُرجن سکل سراہیں بھاگا
دیکھیں رام دُکھت مہتاریں۔ جنو سُبیلی اولیں ہم ماریں

ایودھیا نواسی پریم اُمنگوں سے بھرے ہوئے نشادراج سے مل کر اُس کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرتے ہیں۔ شری رام جی نے سب ماتاؤں کو دُکھی دیکھا۔ مانو سُندر بیلوں کی قطاروں کو کُہر مار گیا ہو۔

پرتھم رام کھینٹی کیکئی۔ سرل سُبھائیں بھگتی مت کھیئی
پاگ پری کینہہ پربودھ بہوری۔ کال کرم بدھی سر دھری کھوری

سب سے پہلے شری رام چندر جی کیکئی سے ملے۔ اور اپنے سرل سبھاؤ سے اور بھگتی بھاو سے اُس کی بُدھی کو تر کر دیا۔ پھر اس کے چرنوں میں گر کر کال کرم اور بدھاتا کو دوشی ٹھہرا کر شری رام چندر جی نے اُسے دھیرج دیا۔

بھینٹی رگھوبر ماتُو سب کری پربودھ پری توشو
انب ایس آدھین جگ کاہو نہ دیئے دوشو

پھر شری رگھوبر جی سب ماتاؤں سے ملے۔ اور سب کو سمجھا کر سنتُشٹ کیا۔ کہ ہے ماتا! سارا وِشو ایشور کے آدھین ہے۔ کسی کو بھی دوش نہیں دینا چاہیئے۔

گرُ تیا پد بندے دوؤ بھائی۔ سہت بپر تیا جے سنگ آئی
گنگ گوری سم سب سنمانی۔ دیہیں اسیس مُدت مرُدو بانی

پھر دونوں بھائیوں نے گرُو وشسشٹ جی کی پتنی اور برہمنوں کی استریاں جو ساتھ آئی تھیں اُنکے چرنوں کی بندنا کی۔ اور اُن سب کا گنگا اور گوری (پاربتی) جی کے سمان آدر ستکار کیا۔ وہ سب پرسن ہو کر کومل بانی سے آشیرواد دینے لگیں۔

گہی پد لگے سُمترا انکا۔ جنو بھینٹی سمپتی اتی رنکا

پُنی مِنِی چرنَنی دوؤ بھراتا۔ پریم بیاکُل سب گاتا

سُمترا جی کے چرن پکڑ کر دونو بھائی اُس کی گود میں جا بیٹھے مانو کسی مہا کنگال کو پارس منی ہاتھ آگئی ہو۔ پھر دونو بھائی کوشلیا جی کے چرنوں میں گر پڑے۔ پریم کے مارے اُن کے سب انگ ویاکُل ہیں۔

اتی انوراگ انب اُر لائے۔ نین سنیہ سلل انہوائے
تیہی اوسر کر ہرش بشادو۔ کیمی کبی کہے مُوک جیمی سوادو

بہت ہی پریم سے ماتا نے اُن کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور اپنے نیتروں کے پریم جل سے دونوں بھائیوں کو نہلا دیا۔ اس سمے کے ہرش اور بشاد (خوشی اور غمی) کو کوی کیسے کہے! جیسے گونگا سواد کو کیسے بتاوے؟

ملی جننہی سانج رگھوراؤ۔ گرسن کہیو کہ دھاریے پاؤ
پُرجن پائی مُنیس نیوگو۔ جل تھل تکی اُتر یہو لوگو

شری رگھوناتھ جی نے چھوٹے بھائی لکشمن سمیت کوشلیا جی سے مل کر گرو وشسٹھ جی سے کہا۔ کہ آپ آشرم پر پدھاریئے۔ منیشور وشسٹھ جی کی آگیا پا کر نگر نواسی لوگوں نے جل اور اچھی صاف ستھری جگہ کا آرام دیکھ کر جہاں تہاں ڈیرہ ڈال دیا۔

مہی سُر منتری ماتو گُر گنے لوگ لیئے ساتھ
پاون آشرم گونو کیا بھرت لکھن رگھوناتھ

برہمن۔ منتری، ماتائیں، گرو اور چیدہ چیدہ لوگوں کو ساتھ لئے ہوئے بھرت جی، لکشمن جی اور رگھوناتھ جی پوتر آشرم کو چلے۔

سیا آئی مُنی بر پگ لاگی۔ اُچت اسیس لہی من ماگی
گرو پتنیہی مُنی تیئنہ سمیتا۔ ملی پیمو کہی جائی نہ جیتا

سیتا جی نے آکر مُنی سریشٹھ وشسٹھ جی کے چرن چھوئے۔ اور من مانی اُچت آسیش پائی۔ پھر منی جنوں کی استریوں سمیت گرو پتنی ارندھتی جی سے ملیں۔ اُس سمے کے پریم کا ورنن کیا نہیں جا سکتا۔

بندی بندی پگ سیا سب ہی کے۔ آسر بچن لہے پریہ جی کے
ساسو سکل جب سیاں نہاریں۔ مُوندے نین سہمی سُکماریں

سیتا جی نے سبھی کے چرنوں کی بندنا کر کے من بھاتی آشیرواد پائیں۔ سب ساسوؤں کو دیکھ کر نازک سیتا جی نے سہم کر آنکھیں موند لیں۔

پریں بدھک بس منہوں مرالی۔ کاہ کینہہ کرتار کُچالی
تنہہ سیا نرکھی نپٹ دُکھ پاوا۔ سو سبو سہیئے جو دیو سہاوا

ساسوؤں کی ایسی ویاکُل دشا ہے۔ مانو راج ہنسنیاں شکاری کے وش میں پڑ گئی ہوں۔ وہ من میں سوچنے لگیں۔ کہ ہے بدھاتا تو نے یہ کُچال (کرتوت) کر ڈالی۔ ساسوؤں نے بھی سیتا جی کو دیکھ کر بڑا دُکھ پایا۔ اور کہنے لگیں۔ کہ جو کچھ بدھاتا کو منظور ہے وہ سب سہنا ہی پڑتا ہے۔

جنک سُتا تب اُر دھری دھیرا۔ نیل نلن لوین بھری نیرا
ملی سکل ساسُنہہ سیا جائی۔ تیہی اوسر کرونا مہی چھائی

تب جانکی جی اپنے من میں دھیرج دھر کر نیل کمل کے سمان نیتروں میں جل بھر کر سب ساسوؤں سے جا کر ملیں۔ اُس سمے پرتھوی پر کرونا (رحم۔ ترس۔ دیا) چھا گئی۔

لاگی لاگی پگ سبنی سیا بھینٹتی اتی انوراگ
ہردے اسیس ہیں پیم بس رہیے ہو بھری سُہاگ

سب کے چرنوں کو چھو چھو کر سیتا جی بہت ہی پریم کے ساتھ مل رہی ہیں۔ اور سب ساسوئیں پریم وش ہو کر سچے ہردے سے آشیرواد دے رہی ہیں۔ کہ تیرا سُہاگ اٹل رہے۔

بکل سنیہن سیا سب رانیں۔ بیٹھن سب ہی کہیو گر گیانیں
کہی جگ گتی مایک مُنی ناتھا۔ کہے کچھک پرمارتھ گاتھا

سیتا جی اور سب رانیاں پریم کے مارے ویاکُل ہو گئیں۔ تب گیانی گرو وشسٹھ جی نے سب کو بیٹھ جانے کے لئے کہا۔ منیشور نے جگت کی گتی کو مایک (الحقاقا جگت مٹھیا ہے ستیہ نہیں۔ یہ ایک سپنا کی بھانت ہے۔ جو کیول اگیان کے کارن ہی بھاستا ہے۔ واستو میں اس کی ستا کچھ نہیں۔ رسی میں سانپ کی بھانت یہ اگیان ہی دُکھ سُکھ کا کارن بنتا ہے۔ اس لئے

ہتھیا ہے) کہہ کر کچھ پرمارتھ کی باتیں کہیں۔

نرپ کر سُرپُر گو نُو ستاوا۔ سُنی رگھُوناتھ دُسہہ دُکھو پاوا

مرن ہیتُو نج نیہو بچارا۔ بھے اتی بکل دھیر دُھر دھاری

اس کے بعد منیشور وششٹ جی نے راجہ دشرتھ کے دیولوک کو سدھارنے کا شوک سماچار سُنایا۔ جس کو سُن کر شری رگھوناتھ جی نے دُسہہ دُکھ پایا۔ اور یہ وچار کر کہ میرے پرتی جو اُن کا پریم تھا وہی اُنکی مرتیو کا کارن ہُوا۔ دھیر دُھر دھار شری رام چندر جی مہا وباکُل ہو گئے۔

کُلس کٹھور سُنت کٹو بانی۔ بلپت لکھن سیا سب رانی

سوک بکل اتی سکل سماجو۔ مانہوں راجو اکاجیو آجو

بجر کے سمان کٹھور کڑوی بانی سُن کر لکشمن جی سیتا جی اور سب رانیاں ولاپ کرنے لگیں۔ سارا سماج شوک سے مہا ویاکُل ہو گیا۔ مانو راجہ کی آج ہی مرتیو ہوئی ہو۔

مُنی بربہوری رام سمجھائے۔ سہت سماج سُسرت نہائے

برت نرنبو تیہی دن پربھو کینہا۔ مُنی ہو کہیں جلو کاہو نہ لینہا

پھر مُنی شریشٹھ نے رام جی کو سمجھایا۔ تب انہوں نے ساری سماج کے ساتھ مندا کنی میں اشنان کیا۔ اس دن پربھو شری رام چندر جی نے نرجل برت کیا۔ مُنی وششٹ جی کے کہنے پر بھی کسی نے پانی نہیں پیا۔

بھور بھئیں رگھونندن ہی جو مُنی آئسو دینہہ

شردھا بھگتی سمیت پربھو سو سب سادر کینہہ

دُوسرے دن سویرا ہونے پر شری رام چندر جی کو مُنی وششٹ جی نے جو جو آگیا دی۔ شردھا بھگتی اور پریم کے ساتھ پربھو شری رام چندر جی نے آدر کے ساتھ اُن سب آگیاؤں کا پالن کیا۔

کری پتو کریا بید جسی برنی۔ بھے پنیت پاتک تم ترنی

جاسو نام پاوک اگھ تولا۔ سُمرت سکل سُمنگل مُولا

سُدھ سو بھیو سادھو سمت اس۔ تیرتھ آواہن سُر سُری جس

سُدھ بھئیں دُی باسر بیتے۔ بولے گرُ سن رام پریتے

ربید ودھی انوسار پتا جی کا کریا کرم کر کے پاپ رُوپی اندھیرے کو نشٹ کرنے والے سورج رُوپ شری رام چندر جی پوتر ہوئے جن کا نام پاپ رُوپی رُوئی کے لئے اگنی ہے اور جن کا سمرن سارے شُبھ منگلوں کا مُول ہے۔ وہ سبھاؤ سے ہی نیتہ شُدھ بھگوان شری رام جی بھی شُدھ ہوئے۔ یہ لوک اُکتی ہے سادھوؤں کا ایسا مت ہے کہ اُن کا شُدھ ہونا ویسے ہی ہے۔ جیسے تیرتھوں کے آواہن سے گنگا جی کا شُدھ ہونا (جیسے گنگا جی تو سبھاؤ سے ہی شُدھ ہے اُن میں جن تیرتھوں کا آواہن کیا جاتا ہے۔ وہ گنگا جی کو کیا شُدھ کریں گے۔ اُلٹا اس کے سنگ سے وہ خود پوتر ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی پربھو رام چندر جی کا سنگ پا کر کرم پوتر ہو گئے) اس کے بعد ارتھات شُدھ ہونے کے دو دن بعد شری رام چندر جی گرو جی سے پریم کے ساتھ بولے۔

ناتھ لوگ سب نپٹ دُکھاری۔ کند مُول پھل انبو اہاری

سانج بھرتو چو سب ماتا۔ دیکھی موہی پل جیمی جگ جاتا

ہے ناتھ! سب لوگ یہاں پر بہت ہی دُکھی ہیں۔ کند مُول پھل کھا کر اور جل پی کر دن کاٹتے ہیں۔ بھائی شترُوگھن اور بھرت کو منتریوں اور ماتاؤں کو دیکھکر مجھے ایک ایک پل ایک ایک یُگ کے سمان بیتت رہا ہے۔

سب سمیت پُر دھاریئے پاؤ۔ آپُو ایہاں امراوتی راؤ

بہت کہیوں سب کیئوں ڈھٹھائی۔ اُچت ہوئی تس کریئے گوسائیں

اس لئے آپ سب کو ساتھ لے کر ایودھیا پوری کو لوٹ جایئے آپ یہاں ہیں۔ راجہ دیولوک کو چلے گئے۔ ایودھیا سُونی ہے میں نے بہت کچھ کہنے کی ڈھٹھائی کی ہے۔ آپ جیسا اُچت ہو ویسا کریں۔

دھرم سیتُو کرونا یتن کس نہ کہیو اس رام

لوگ دُکھت دن دُی درس دیکھی لہیوں بشرام

وششٹ جی نے کہا۔ ہے رام! تُم دھرم کے سیتُو (پُل) ہو۔ دیا کے بھنڈار ہو۔ تم بھلا ایسا کیوں نہ کہو۔ ارتھات تمہارا ایسا کہنا بجا ہی ہے۔ لوگ سب دُکھی ہیں۔ دو دن تمہارے درشن کر کے شانتی لابھ کر لیں۔

رام کہت سُنی سبھے سماجُو۔ جنوجل ندھی بہن بکل جہاجو
سُنی گُر گرا سمنگل مُولا۔ بھیٹو منہوں مارُت انوکُولا

شری رام چندر جی کے بچن سُن کر سارا سماج ہڑ گیا۔ مانو سمندر کے بیچ جہاز ڈگمگا رہا ہو۔ گرو کی سُندر منگل مئے بانی سن کر مانو ایس جہاز کو انوکول دشا (موافق سمت) کی ہوا چل گئی ہو۔

پاون پئین تیہوں کال نہاہیں۔ جو بلوکی اگھ اوگھ نسائیں
منگل مورتی لوچن بھری بھری۔ نرکھہیں ہرشی ڈنڈوت کری کری

سب لوگ پوتر مندا کنی ندی میں تینوں وقت نہاتے ہیں۔ جس ندی کے درشن سے ہی پاپوں کے سموہ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اور شری رام جی منگل مورتی کو آنکھیں بھر بھر کر دیکھتے ہیں۔ اور پرسن ہو کر ڈنڈوت اور پرنام کرتے ہیں۔

رام سیل بن دیکھن جاہیں۔ جہاں سُکھ سکل سکل دُکھ ناہیں
جھرنا جھرہیں سُدھا سم باری۔ تری بدھ تاپ ہر تری بدھ بیاری

تب شری رام چندر جی کے کامدگری پربت کو دیکھنے جاتے ہیں۔ جہاں سُکھ ہی سُکھ ہے۔ اور دُکھ کوئی بھی نہیں۔ امرت کے سمان جل کے جھرنے جھرتے ہیں۔ اور تین پرکار کی شیتل مند اور سوگندھ ہوا تینوں پرکار کے ادھیاتمک (من کی ویاکلتا) ادھی دیوک (بارش دھوپ۔ بجلی آدی سے جو تکلیف پہنچتی ہے) ادھی بھوتک (پشو درندوں اور ظالم منشوں یعنی بھوتک شریروں سے جو دُکھ ہوتا ہے) تاپوں کو ہر لیتی ہے۔

بٹپ بیلی ترن اگنت جاتی۔ پھل پرسون پلو بہو بھانتی
سندر سِلا سُکھد تر چھاہیں۔ جائی برنی بن چھبی کیہی پاہیں

بے شمار قسموں کے برکش بیلیں اور گھاس ہیں اور بہت پرکار کے پھل پھول اور پتے ہیں۔ سُندر پربت ہیں۔ درختوں کا سایہ سُکھ دینے والا ہے۔ بن کی ساری شوبھا کو کوئی بھی ورنن نہیں کر سکتا۔

سرنی سروبہ جل بہگ کو جت گنجت بھرنگ

بیر بگت بہرت پن مرگ بہرنگ بھونرنگ

تالابوں میں کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل پر جل بھونرے کوُنج رہے ہیں۔ بھونرے گنجار ہے ہیں۔ اور بہت رنگوں کے پشو اور پنچھی اپنا ویر بھاو چھوڑ کر بن میں وچر رہے ہیں۔

کول کرات بھیل بن باسی۔ مدھو شچی سُندر سواد سُدھا سی
بھری بھری برن پٹیں رچی رُری۔ کند مول پھل انکر جُوری
سبھی دیہیں کری بنئے پرناما۔ کہی کہی سواد بھید گُن ناما
دیہیں لوگ بہو مول نہ لیہیں۔ پھیرت رام دوہائی دیہیں

کول کرات اور بھیل وغیرہ بن کے رہنے والے لوگ سُندر پوتر اور امرت کے سمان میٹھے شہد کو پتوں کے بنے ہوئے سُندر دونوں میں بھر بھر کر اور کند مول پھل اور انکر وغیرہ کی جوڑیوں کو سب کو نمرتا پوروک پرنام کرکے دیتے ہیں۔ اور اُن چیزوں کے سواد، بھید گُن اور ناموں کو الگ الگ کہہ کر بتلاتے ہیں۔ ایودھیا نواسی ان کو بہت دام دیتے ہیں۔ پر وہ نہیں لیتے اور لوٹا تے سمے کہتے ہیں۔ کہ رام جی کی دوہائی ہم دام نہ لیں گے۔

کہہیں سنیہہ مگن مردُو بانی۔ مانت سادھو پریم پہچانی
تمہہ سُکرتی ہم نیچ نشادا۔ پاوا درسنُو رام پرسادا

پریم میں مگن ہوئے وہ کومل بانی سے کہتے ہیں۔ کہ سادھو لوگ تو پریم کو پہچان کر اس کا سنمان کرتے ہیں (ارتھات ہم آپ کو یہ وستو میں دام لینے کے لئے نہیں دے رہے۔ جہاں پریم ہے وہاں دام کا کیا کام۔ آپ سادھو لوگ ہیں۔ اس لئے ہمارے پریم کو داموں سے تول کر اس پریم کا نرادر نہ کیجئے) آپ تو بڑے پُنیہ آتما ہیں۔ ہم نیچ نشاد ہیں۔ رام جی کی کرپا سے ہمیں آپکے درشنوں کا لابھ ہوا ہے۔

ہم ہی اگم اتی درسُو تمہارا۔ جس مُرو دھرنی دیو دھنی دھارا
رام کرپال نشاد نیواجا۔ پریجن پرجہُو چہیے جس راجا

ہم جیسے نیچ نشادوں کو آپکا درشن دُرلبھ ہے۔ جیسے صحرا کی (ریتلی زمین) کے لئے گنگا جی کی دھارا دُرلبھ ہے۔ کرپالو پریجن

شری رام جی نے نشادراج پر کیسی کرپا کی ہے۔ جیسا راجہ ہے ویسا ہی برتاؤ اُس کے پریوار اور پرجا کا بھی ہونا چاہیئے۔

یہ جیاں جانی سنکوچ تجی کریئے چھوہو لکھی نیہو
ہم ہی کرتارتھ کرن لگی پھل تِرن انکر لیہو

ہرنے میں ایسا دھیار کر سب لیس ونیش چھوڑ کر اور ہماری پریتی کو دیکھ کر ہم پر کرپا کیجیئے۔ ہم کو کرتارتھ کرنے کے لیئے ہی آپ پھل ترن (ساگ وغیرہ) اور انکر لیجیئے۔

تمہہ پریہ پاہنے بن گو دھائے سیوا جوگو نہ بھاگ ہمارے
دیپ کاہ ہم تمہہ ہی گوسائیں۔ ایندھنو پات کرات متائیں

آپ جیسے پیارے مہمان اس بن میں پدھارے ہیں۔ ہمارا یہ سوبھاگیہ کہاں کہ ہم آپ کی سیوا کرنے یوگیہ ہوں۔ ہے سوامی! ہم آپکو کیا دے سکتے ہیں بھیلوں کی دوستی تو بس لکڑی اور پتوں تک ہی ہے۔

یہ ہماری اتی بڑی سیوکائی۔ لیہیں نہ باسن بسن چورائی
ہم جڑ جیو جیو گن گھاتی۔ کٹل کچالی کمتی کجاتی

ہماری تو یہی سب سے بڑی سیوا ہے۔ کہ ہم آپ کے کپڑے اور برتن نہیں چراتے ہیں ہم لوگ مورکھ جیو ہیں۔ اور جیوؤں کے مار ڈالنے والے کٹل کچالی مورکھ بدھی اور نیچ جاتی ہیں۔

پاپ کرت نسی باسر جاہیں۔ نہیں پٹ کٹی نہیں پیٹ اگھاہیں
سپنیہ دھرم بدھی کس کاؤ۔ یہ رگھونندن درس پربھاؤ

ہمارے دن رات پاپ کرتے ہی گذرتے ہیں۔ نہ تو تن کو کپڑا ملتا ہے اور نہ پیٹ ہی بھرتا ہے۔ ہم میں تو کبھی سپنے میں بھی دھرم وچار نہیں آتا۔ یہ سب شری رام چندر جی کا پرتاپ ہے۔

جب تیں پربھو پد پدم نہارے۔ مٹے دسہ دکھ دوش ہمارے
بچن سُنت پرجن انورا گے۔ تنہہ کے بھاگ سراہن لاگے

جب سے ہم نے پربھو کے چرن کملوں کو دیکھا ہے تب سے ہمارے دسہ دکھ اور پاپ سب مٹ گئے ہیں۔ اُن بھیلوں کے بچن

سُن کر ایودھیا نواسی لوگ اُن کے پریم سے کھنچ گئے۔ اور اُن کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔

لاگے سراہن بھاگ سب انوراگ بچن سُناوہیں
بولنی ملنی سیا رام چرن سنیہو لکھی سُکھ پاوہیں
نرناری ندرہیں نیہو نج سنی کول بھلنی کی گرا
تُلسی کرپا رگھو ونس منی کی لوہ لے لو کا ترا

سب اُن کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔ اور اُنہیں پریم بھرے بچن سُنانے لگے۔ اُنکی بول چال دمیل ملاپ کا ڈھنگ اور سیتا رام جی کے چرنوں میں اُنکی پریتی ان سب کو دیکھکر ایودھیا نواسی استری پُرش اپنے پریم کو دھکار دیتے ہیں۔ ارتھات یہ کہتے ہیں کہ اُنکے مقابلہ میں ہمارا پریم تُچھ ہے۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ دیکھو! یہ شری رگھو ونش منی شری رام چندر جی کی کرپا ہے کہ لوہا ناؤ کو اپنے اوپر لے کر تیر گیا ہے۔

بہریں بن بہو اور پرتی دن پرمدت لوگ سب
جل جیوں دادر مور بھئے پین پاوس پرتھم

ہر روز سب لوگ بن کے چاروں طرف پرسن ہوئے گھومتے ہیں۔ جیسے پہلی بارش کے جل سے مینڈک اور مور موٹے ہو جاتے ہیں۔ اور پرسن ہوکر ناچتے کودتے ہیں۔

پرجن ناری مگن اتی پریتی۔ باسر جاہیں پلک سم بیتی
سیا ساسو پرتی بیش بناتی۔ سادر کرتی سرس سیوکائی

ایودھیا پرواسی استری پُرش سبھی پریم میں بہت ہی مگن ہو رہے ہیں۔ اُن کے دن آنکھ کی جھپک کے سمان گذرتے جاتے ہیں جتنی ساسوئیں تھیں۔ سیتا جی اُتنے ہی روپ دھارن کر کے اُن سب کی برابر ہی سیوا کرتی ہیں۔

لکھا نہ مرم رام بنو کا ہوں۔ مایا سب سیا مایا ماہوں
سیا ساسو سیوا بس کینہی۔ تنہہ لہی سُکھ سکھ آسش دینہی

شری رام جی کے سوا اس بھید کو کسی نے نہ جانا۔ سنسار کی سب

مایائیں (کھیں) سیتاجی کی مہامایائیں ہیں۔ سیتاجی نے ساری ساسوؤں کو سیوا سے اپنے وش میں کر لیا۔ انہوں نے سُکھ پا کر شکشا اور آشیرواد دی۔

لکھی سیا سہت سرل دوؤ بھائی۔ کٹل رانی پچھتانی اگھائی
اونی نجھی جاچتی کیکئی۔ مہی نہ بیچو بدھی بیچو نہ دیئی

سیتاجی سہت رام اور لکشمن دونوں بھائیوں کو سرل سبھاؤ دیکھ کر کُٹل رانی کیکئی جی بھر کر پچھتائی۔ کیکئی دھرتی اور یم راج سے یاچنا کرتی (مانگتی ہے) ہے۔ لیکن دھرتی اپنے بیچ سما جانے کے لئے اُسے جگہ نہیں دیتی۔ اور بدھاتا موت نہیں دیتے۔

لوکہوں بید بدت کبی کہہیں۔ رام بمکھ ٹھلو نرک نہ لہہیں
یہو سنسیو سب کے من ماہیں۔ رام گوَن بدھی اودھ کہ ناہیں

لوک اور ویدوں پر سیتھ ہے۔ اور کوی (عارف) بھی کہتے ہیں۔ کہ رام جی کے بمکھ مہاپاپی جیو کو نرک میں بھی جگہ نہیں ملتی۔ سب کے من میں یہ شک ہے۔ کہ ہے بدھاتا! شری رام واپس ایودھیا کو اب جائیں گے۔ یا نہیں۔

کسی نہ نیند نہیں بھوکھ دن بھر تو بکل بیچی سوچ
نیچ کیچ ورچ مگن جس مین ہی سلل سنکوچ

بھرت جی کو نہ تو رات کو نیند آتی ہے اور نہ دن میں بھوک لگتی ہے۔ وہ پوتر سوچ میں ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے نیچے کے کیچڑ میں ڈوبی ہوئی مچھلی پانی سوکھ جانے سے ویاکل ہوتی ہے۔

کینہی ماتو مس کال کچالی۔ ایتی بھیتی جس پاکت سالی
کیہی بدھی ہوئی رام ابھیشیکو۔ موہی اوکلت اپاؤ نہ ایکو

بھرت جی سوچتے ہیں۔ کہ ماتا کے نمت بنا کر کال نے کچال (اشبھ رام کو بن میں بھیجنے کا اپائے) کی ہے۔ جیسے دھان پک جانے کے سمے ایتی (حد سے زیادہ بارش۔ بالکل نہ بارش ہونا۔ چوہوں طوطوں ٹڈی دل کا ہونا۔ اور راجہ کی فوج کا آنا) کا ڈر آن گھیرتا ہے۔ شری رام [illegible] کس پرکار ہو۔ مجھے تو ایسا کوئی اپائے نظر نہیں

آتا۔

اوسی پھر ہیں گرُد آیسو مانی۔ مُنی پُنی کہب رام رچی جانی
ماتو کہیو بہُر ہیں رگھو راؤ۔ رام جننی ہٹھ کربی کہ کاؤ

گرو جی کی آگیا مان کر تو شری رام جی ضرور ہی ایودھیا کو لوٹ چلیں گے۔ لیکن گرو وششٹ جی بھی تو شری رام جی کی مرضی جان کر ہی کچھ کہیں گے۔ ماتا کوشلیا جی کے کہنے پر بھی شری رگھو ناتھ جی کی ماتا کبھی ہٹ نہیں کرے گی۔

موہی انوچر کر کو تاک یاتا۔ تیہی مہں کسمیؤ بام بدھاتا
جوں ہٹھ کر ہیوں تو نپٹ لگرہو۔ ہر گری تیں گرو سیوک دھرمو

مجھ داس کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ میرے تو دن ہی گردش کے ہیں تقدیر کھوٹی ہے۔ اگر میں ہٹھ بھی کروں۔ تو یہ سب ہی بُرا کرم ہوگا۔ کیوں کہ سیوک کا دھرم تو شو جی کے کیلاش پربت سے بھی بھاری ہے۔

ایکیو جُگتی نہ من ٹھہرانی۔ سوچت بھرت ہی رینی بہانی
پرات نہائی پربھو ہی سر نائی۔ بیٹھت پٹھے رشیں بولائی

بھرت جی کے من میں کوئی بھی یُکتی (تدبیر) نہیں ٹھہرتی۔ سوچتے سوچتے رات گذر گئی۔ پراتہ کال نہا کر پربھو شری رام چندر جی کو نمسکار کیا۔ اُن کے پاس نمسکار کر کے ابھی وہ بیٹھے ہی تھے۔ کہ انہیں رشی وششٹ جی نے بُلا بھیجا۔

گرُد پد کمل پرنامو کری۔ بیٹھے آیسو پائی
بپر مہاجن سچو سب جُڑے سبھا سد آئی

گرو جی کے چرن کملوں کو پرنام کر کے آگیا پا کر بھرت جی بیٹھ گئے۔ برہمن۔ مہاجن منتری اُس سمے سب سبھا سد آ کر اکٹھے ہو گئے۔

بولے مُنی بر سمے سمانا۔ سنہو سبھاسد بھرت سُجانا
دھرم دھرین بھانو کُل بھانو۔ راجا رامو سویس بھگوانو

مُنی شریشٹھ وششٹ جی وقت کے مطابق بولے۔ ہے سبھاسدو! اور ہے چتر بھرت! سُنو۔ سوریہ ونش کے سوریہ شری رام چندر جی دھرم دُھرندھر اور پرم سوتنتر (آزاد مطلق) بھگوان

ہیں۔

سیتہ سندھ پالک شرتی سیتو۔ رام جنمو جگت منگل ہیتو
گرہ پتو پاتو بچن انوسارکی۔ کھل دل دلن دیو ہتکاری

وہ سبھی پرتگیا والے اور وید مریادا کے رکھشک (محافظ ہیں)

رام جی کا جنم ہی سنسار کے منگل کے لیئے ہوا ہے۔ گرو پتا ماتا کی

آگیا انوسار چلنے والے ہیں۔ دشٹ راکشسوں کے دلوں کا ناش

کرنے والے اور دیوتاؤں کی بھلائی کرنے والے ہیں۔

نیتی پریتی پرمارتھ سوارتھو۔ کوؤ نہ رام سم جان جتھارتھو
بدھی ہر ہر وسسی رِبی دِسی پالا۔ مایا جیو کرم کلی کالا
اہپ مہپ جہاں لگی پربھتائی۔ جوگ سدھی نگما گم گائی
کری بچار جیاں دیکھو نیکیں۔ رام رجائی سیس سب ہی کیں

نیتی۔ پریم۔ پرمارتھ، سوارتھ کو شری رام جی کے سمان یتھارتھ

کوئی بھی نہیں جانتا۔ برہما۔ وشنو، شِو، چندرما، سورج۔ وگ پال

مایا، جیو، کل کرم اور کال شیش جی اور سبھی راجہ وغیرہ جہاں تک

پربھتا (تراین بسوامی پن) ہے۔ اور وید شاستروں میں کہی ہوئی

یوگ سدھیاں جو ہیں۔ اچھی طرح سے اپنے من میں وچار کر دیکھو۔ تو

اچھی طرح سے سمجھ جاؤ گے۔ کہ شری رام جی کی آگیا سب کے سر پر ہے۔

راکھیں رام رجائی رکھ ہم سب کر ہت ہوئی
سمجھی سیانے کرہو اب سب ملی سمت سوئی

اس لیئے شری رام چندر جی کی مرضی اور ان کا رخ رکھنے میں

ہی (بدھات انکی مرضی کو سب سے مقدم سمجھتے ہوئے) ہم سب

کی بھلائی ہے۔ اب آپ چتر لوگ سب کی نیک صلاح سے جو کچھ

سمجھ میں آوے سو کرو۔

سب کہوں سکھد رام ابھیشیکو۔ منگل مود مول مگ ایکو
کیہی بدھی اودھ چلہیں رگھوراؤ۔ کہو سمجھی سوئی کریئے اپاؤ

شری رام جی کا راج تلک سب کے لیئے سکھد ایک ہے۔ کلیان

اور آنند کا مول بس یہی ایک مارگ ہے۔ شری رام چندر جی کس پرکار ایودھیا

کو واپس لوٹیں؟ آپ سوچ سمجھ کر کوئی اپائے بتلائیے۔ تاکہ ہم وہی اپائے

کریں۔

سب سادر سنی منی بر بانی۔ نیہ پرمارتھ سوارتھ سانی
اتر دیہ آو لوگ بھئے بھورے۔ تب سرنائی بھرت کر جورے

منی شر لیشٹھ کی سندر بانی سب نے آدر سے سنی۔ جو کہ نیتی، پرمارتھ

اور سوارتھ سے ملی جلی تھی۔ پر کسی سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ سب لوگ

گدگد ہو چکے تھے۔ تب بھرت جی نے سر نوا کر ہاتھ جوڑ کر بنتی کی۔

بھانو بنس بھئے بھوپ گھنیرے۔ ادھک ایک تیں ایک بڑیرے
جنم ہیتو سب کہہ پتو ماتا۔ کرم سبھاسبھ دیئی بدھاتا

سورج ونش میں بہت سے راجہ ہو چکے ہیں۔ وہ سب ایک

سے ایک بڑے تھے۔ سب کے جنم کے کارن ماتا پتا ہیں۔ اور شبھ

اور اشبھ (نیک و بد) کرموں کا پھل بدھاتا دیتے ہیں۔

دلی دکھ سجئی سکل کلیانا۔ اس اسیس راؤری جگو جانا
سو گوسائیں بدھی گتی جیہیں چھینکی۔ سکئی کو ٹاری ٹیک جو ٹیکی

یہ سارا جگت جانتا ہے۔ کہ آپکی آشیرواد ہی ایک ایسی وستو

ہے۔ جو دکھوں کا ناش کر کے کلیان کا ساج سجا دیتی ہے۔ ہے سوامی!

آپ نے برہما جی کے ودھان کو بھی روک دیا تھا۔ آپ نے جو ٹیک

ٹیک دی (ارتھات جو مصمم ارادہ کر لیا) پھر کھیلا کون ہے جو اسے

ٹال سکے۔

بوجھیئے موہی اپاؤ اب سو سب مور ابھاگو
سنی سنیہہ مئے بچن گرو اراَسمگا انو را گو

اب آپ جیسے شکتی سمپن منیشور مجھ جیسے ادھم سیوک سے

اپاؤ پوچھتے ہیں۔ تو سمجھو کہ میرا ادر بھاگیہ ہے۔ بھرت جی کے پریم بھرے

بچنوں کو سن کر گرو وششٹ جی کے من میں پریم امڈ آیا۔

تات بات پھری رام کر پاہیں۔ رام بمکھ سدھی سپنے ہوں ناہیں
سکچیوں تات کہت ایک باتا۔ ارد ھ تجہیں بدھ سربس جاتا

وششٹ جی کہنے لگے کہ ہے تات! جو کچھ تم نے کہا سب سچ ہے۔

پرنتو تجھے یہ سمرتھ صرف شری رام جی کی کرپا سے ملا ہے۔ رام جی کے بمکھ

ہو کر تو سپنے میں بھی سپھلتا نہیں ہو سکتی۔ ہے تات! میں تمہیں ایک

بات کہنا چاہتا ہوں۔ پرسیں وپش میں پڑا ہوا ہوں۔ بدھیمان لوگ جب سارا دھن گٹتا دیکھتے ہیں۔ تو آدھا بانٹ دیا کرتے ہیں۔

تمہہ کانن گونہو دوؤ بھائی۔ پھیریہیں لکھن سیار گھورائی
سُنی بچن ہرشے دوؤ بھراتا۔ بھے پرمود پریپورن گاتا

اُن کے بدلے تم دونو بھائی بن کو جاؤ تو لکشمن سیتا اور شری رگھوناتھ جی کو ایودھیا لوٹا دیا جائے۔ یہ سندر بچن سُن کر دونوں بھائی بھرت اور شتروگھن پرسن ہوئے۔ اُن کے سارے انگ آنند سے بھرپور ہو گئے۔

من پرسن تن تیجُو براجا۔ جنُو جیا راؤ رامُو بھئے راجا
بہُت لابھ لوگنہہ لگھو ہانی۔ سم دُکھ سُکھ سب روؤہیں رانی

اُن کا من پرسن ہو گیا۔ شریر میں تیج شوبھا پانے لگا۔ مانو راجہ دشرتھ زندہ ہو گئے ہوں اور شری رام چندر جی ایودھیا کے راجہ بن گئے ہوں۔ دوسرے لوگوں نے شری رام لکشمن اور سیتا جی کے بدلے بھرت اور شتروگھن جی کے بن میں رہنے میں زیادہ لابھ اور کم ہانی سمجھی۔ پرنتو ماتاؤں کو دُکھ سُکھ سمان ہی تھے۔ (کیوں کہ اُنکے تو دونوں ہی صورتوں میں دو پُتر بن میں رہیں گے۔ رام لکشمن نہ سہی۔ ارتھات اُن کے دل کی جلن نہ مٹی) یہ جان کر وہ سب رونے لگیں۔

کہہیں بھرتو مُنی کہا سو کینہے۔ پھلُو جگ جیونہہ ابھمت دینہے
کانن کرئیوں جنم بھری باسو۔ اہہی تیں ادھک نہ مور سیاسو

بھرت جی نے کہا۔ کہ ہے ناتھ! جو کچھ آپ نے کہا۔ وہ کیجیے۔ اس سے سبھی جیوؤں کو جگت میں من چاہی وستو دینے کا پھل ہوگا۔ میں تو جنم بھر بن میں رہنے کو تیار ہوں میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی سکھ نہیں ہے۔

انترجامی رامُو سیا تمہہ سربگیہ سُجان
جوں پھر کہہُو تو ناتھ رنج کیجئے بچنُو پروان

شری رام اور سیتا جی انتریامی ہیں اور آپ سروگیہ اور چتر ہیں۔ ہے ناتھ! اگر آپ نے یہ بات سچ مچ کہی ہے۔ تو اسے سچی کر دکھلایئے۔ (ارتھات مجھے اور شتروگھن کو بن میں رہنے کی آگیا دیجئے اور شری رام سیتا اور لکشمن کو ایودھیا کو لوٹایئے)

بھرت بچن سُنی دیکھی سنیہو۔ سبھا سہت مُنی بھئے بدیہو
بھرت مہا مہما جل راسی۔ مُنی متی ٹھاڈھی تیر ابلا سی

بھرت جی کے بچن سُن کر اور اُنکے پریم کو دیکھ کر ساری سبھا سہت مُنی وسشٹ جی اپنی دیہہ کی سُدھ بُدھ بھول گئے۔ بھرت کی مہان مہما سمندر ہے۔ اور مُنی وشسشٹ جی کی بدھی اُس کے کنارے پر نربل استری کے سمان بے بس کھڑی ہے۔

گا چہہ پار جتنُو ہیاں ہیرا۔ پاوتی ناو نہ بوہتُو بیرا
اورُو کر یہی کو بھرت بڑائی۔ سرسی سیپی کی سندھُو سمائی

وہ بھرت جی کی مہا روُپی سمُندر کے پار جانا چاہتی ہے۔ ہر دے میں پار جانے کے انیک اُپائے ڈھونڈھتی ہے۔ پر اسے نہ تو کوئی ناؤ ملی نہ جہاز اور نہ کوئی بیڑا ہی ملا۔ جب مُنی وشسشٹ جی کی بدھی کا یہ حال اور بے بسی ہے تو اُنکی بڑائی کرنے میں کھلا اور کون کرنے میں سمرتھ ہے۔ اکیا آب کی سیپ میں کبھی سمُندر سما سکتا ہے!

بھرتُو مُنی ہی من بھیتر کہا بیئے۔ سہت سماج رام پہیں آئے
پربھُو پرنامُو کری دینہہ سُو آسنُو۔ بیٹھے سب سُنی مُنی انوساسنُو

مُنی کے من کو بھرت جی بہت ہی اچھے لگے۔ وہ ساری سماج سہت رام جی کے پاس آئے پربھو شری رام چندر جی نے اُنہیں پرنام کر کے بیٹھنے کے لیے سندر آسن دیا۔ مُنی وشسشٹ جی کی آگیا پا کر سب لوگ وہاں بیٹھ گئے۔

بولے مُنی برُو بچن بچاری۔ دیس کال اوسر انُوہاری
سُنہُو رام سربگیہ سُجانا۔ دھرم نیتی گُن گیان ندھانا

مُنی شریشٹھ دیش کال اور موقع کے مطابق وچار کر کے بچن بولے۔ ہے سروگیہ! ہے انتریامی! ہے دھرم نیتی گُن اور گیان کے بھنڈار رام! سُنئیے۔

سب کے اُر انتر بسہُو جانہُو بھاؤ کُبھاؤ

پرجن جنی بھرت ہت ہوئی سو کہئے اُپاؤ

آپ سب کے ہردے کے بھید جانتے ہیں۔ اور سب کے
اچھے بُرے بھاؤ کو جانتے ہیں۔ جن میں ایودھیا نواسیوں، ماتاؤں
اور بھرت کی بھلائی ہو وہی اُپائے بتلایئے۔

آرت کہہیں بچاری نہ کاؤ۔ سوجھ جُوا ریہی آپن داؤ
سُنی مُنی بچن کہت راگھو راؤ۔ ناتھ تمہارے ہی ہاتھ اُپاؤ

دُکھی لوگ کبھی وچار کر نہیں کہتے۔ جواری کو اپنا ہی داؤ سوجھتا
ہے۔ مُنی وششٹ جی کے بچن سُن کر شری رگھوناتھ جی کہنے لگے۔
کہ ہے ناتھ! سب اُپائے تو آپ ہی کے ہاتھ ہے۔

سب کر ہت رُکھ رائر راکھیں۔ آیسو کیئیں مدت پھر بھاشیں
پرتھم جو آیسو مو کہوں ہوئی۔ ماتھیں مانی کروں سکھ سوئی

آپ کی مرضی انوسار آپ کی آگیا کو سچ کہہ کر پرسن من سے
پالن کرنے میں ہی سب کی بھلائی ہے۔ پہلے تو جو مجھے آگیا ہو۔ میں
اُسی اُپدیش کو سر ماتھے پر دھر کر کروں۔

مُنی جیہی کہہ جس کہب گوسائیں۔ سو سب بھانتی گھٹیہی سیوکائیں
کہہ مُنی رام ستیہ تمہ بھاشا۔ بھرت سنیہہ بچارُو نہ راکھا

پھر ہے گوسائیں! آپ جس کو جیسا کہیں گے وہ سب طرح
سے سیوا میں لگ جائے گا۔ مُنی وششٹ جی کہنے لگے۔ ہے رام!
تم نے سچ ہی کہا ہے۔ لیکن بھرت کے پریم نے وچار کو رہنے
ہی نہیں دیا۔

تیہی تیں کہئیوں بہوری بہوری۔ بھرت بھگتی بس بھئی منی موری
موریں جان بھرت رُچی راکھی۔ جو کیجے سو سبھ سو ساکھی

اس لئے ہی میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ بھرت جی کی بھگتی کے
وش میری بدھی ہو گئی ہے۔ میری سمجھ میں تو جو کچھ بھی آپ بھرت
جی کی رُچی رکھ کر (پسند مطابق) کریں گے۔ وہ شبھ ہی ہوگا شو جی
اس کے ساکشی ہیں۔

بھرت بنئے سادر سُنئے کریئے بچارُو بہوری
کرب سادھو مت لوک مت نرپ نئے نگم نچوری

پہلے بھرت کی بنتی آدر کے ساتھ سُنئے پھر اُس پر وچار کیجئے۔
تب سادھو مت، لوک مت راج نیتی اور ویدوں کا نچوڑ نکال کر
اُسی کے انوسار کیجئے۔

گرُ انوراگو بھرت پر دیکھی۔ رام ہردیاں آنند و بسیشی
بھرت ہی دھرم دُھرندر جانی۔ نج سیوک تن مانس بانی

بھرت جی پر گرو جی کا پریم دیکھ کر شری رامچندر جی کے ہردے
میں بہت ہی آنند ہوا۔ بھرت جی کو دھرم دھرندھر جان کر اور تن من
بچن سے اپنا سیوک جان کر۔

بولے گُور آئیس انوکولا۔ بچن منجو مردو منگل مولا
ناتھ سپتھ پتو چرن دوہائی۔ بھیئو نہ بھُوئن بھرت سم بھائی

شری رام چندر جی گرو کی آگیا انوسار سُندر کومل اور منگل کے
مول بچن بولے۔ ہے ناتھ! آپ کی سوگند اور پتا جی کے چرنوں کی دُہائی
ہے۔ کہ وشو بھر میں بھرت کے سمان کوئی نیک بھائی ہوا ہی نہیں۔

جے گُر پد انبج انورا گی۔ تے لوکہوں بیدیں بڑ بھاگی
راؤر جا پر اس انوراگو۔ کو کہی سکئی بھرت کر بھاگو

جو لوگ گرو جی کے چرن کملوں میں پریتی رکھتے ہیں۔ وہ
لوک درشٹی سے (دُنیاوی نکتہ نگاہ سے) اور ویدوں کی درشٹی سے
(پرماتما کی درشٹی سے) بھی بڑ بھاگی (خوش نصیب) ہوتے ہیں۔
جس پر آپ کا ایسا پریم ہے۔ اُس بھرت کے سوبھاگیہ کی کون سرہنا
کر سکتا ہے۔!

لکھی لگھو بندھو بُدھی سکچائی۔ کرت بدن پر بھرت بڑائی
بھرتو کہہیں سوئی کیئیں بھلائی۔ اس کہی رام رہے ارگائی

چھوٹا بھائی جان کر بھرت کے منہ پر اس کی بڑائی کرنے میں
میری بدھی سنکوچ (پس و پیش) کرتی ہے۔ بھرت جی جو کچھ کہیں۔
وہی کچھ کرنے میں بھلائی ہے۔ یہ کہہ کر شری رام چندر جی چُپ ہو رہے۔

تب مُنی بولے بھرت سن سب سنکوچو تجی تات
کرپا سندھو پریہ بندھو سن کہہو ہردے کے بات

تب مُنی وششٹ جی بھرت جی سے بولے۔ ہے تات! سب

سنکوچ چھوڑکر پاساگر اپنے پیارے بھائی سے اپنے من کی بات کہو۔

سنی منی بچن رام رُکھ پائی۔ گرُو ساہب انوکول اگھائی
لکھی اپنے ہر سُبو چھر و بھارو۔ کہی نہ سکہیں کچھ کر ہیں بچارو

منی کے بچن سُن کر اور شری رام جی کی مرضی جان کر گرُو اور سوامی کو اپنے حق میں پاکر سدا بوجھ اپنے ہی سر پر جان کر بھرت جی کچھ نہ کر سکے۔ وہ وچار کرنے لگے۔

پلکی سریر سبھاں بھے ٹھاڈھے۔ نیرج نین نیہہ جل باڈھے
کہب مور منی ناتھ نباہا۔ ایہی تیں ادھک کہوں میں کاہا

پلکت شریر ہو کر وہ سبھا میں کھڑے ہوئے کمل جیسے سُندر نیتروں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ بولے۔ ہے ناتھ! میرا کہنا تو منی ناتھ نے ہی نباہ دیا ہے۔ اس سے زیادہ میں اور کیا کہوں

میں جانیوں نج ناتھ سبھاؤ۔ اپرادھی ہو پر کوہ نہ کاؤ
مو پر کرپا سنیہو بسیشی۔ کھیلت کھنس نہ کبہوں دیکھی

میں اپنے سوامی کا سبھاو جانتا ہوں۔ وہ اپرادھی پر بھی کبھی غصہ نہیں کرتے۔ مجھ پر تو اُن کی اپار کرپا اور پریم ہے۔ کھیل میں بھی کبھی انہوں نے مجھ پر غصہ نہیں کیا۔

سسُو پن تیں پریہریوں نہ سنگو۔ کبہوں نہ کینہہ مور من بھنگو
میں پربھو کرپا ریتی جیاں جوہی۔ ہارہوں کھیل جتاوہیں موہی

بال اوستھا سے ہی میں نے کبھی اُن کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اور انہوں نے بھی کبھی میرے من کو توڑا نہیں۔ میں نے پربھو کی ریتی کو اپنے من میں اچھی طرح سے دیکھا ہے۔ وہ کھیل میں ہار کھا جانے پر بھی مجھے جتاتے رہے ہیں۔

مہوں سنیہہ سکوچ لس سنمکھ کہی نہ بین
درسن ترپتی نہ آجو لگی پیم پیاسے نین

میں نے بھی پریم اور لجا کے وش اُن کے سامنے آج تک منہ نہیں کھولا۔ میرے پریم کے پیاسے نیتر اُن کے درشن کرتے کرتے کبھی ترپت نہیں ہوئے۔

بدھی نہ سکیو سہی مور دُلار۔ نیچ بیچ جننی مس پارا
یہو کہت موہی آجو نہ سوبھا۔ اپنیں سمجھی سادھو سُچی کو بھا

بدھاتا میرے اس پریم کو سہہ نہ سکے انہوں نے نیچ ماتا کو نمت بنا کر میرے اور سوامی کے بیچ بہت فرق ڈال دیا ہے۔ یہ کہنا بھی آج مجھکو شوبھا نہیں دیتا۔ کیونکہ اپنی زبانی اپنے آپ کو نیک اور پاک باز کہنے سے کوئی نیک اور پاک باز نہیں بن جاتا۔

ماتو مندی میں سادھو سُچالی۔ اُر اس آنت کوٹی کُچالی
پھرئی کہ کودو بالی سُسالی۔ مکتا پرسو کہ سنبُک کالی

میری ماتا نیچ ہے۔ اور میں اچھے چال چلن والا نیک پُرش ہوں من میں ایسا وچار کرنا ہی کروڑوں نیچ کرموں کے برابر ہے۔ کیا نیچ کودو کی بالی اُتم دھان پھل سکتی ہے۔ کیا گھونگی موتی پیدا کر سکتی ہے۔

سپنیہوں دوسک لیسو نہ کاہو۔ مور ابھاگ ددھی اودگا ہو
بنو سمجھیں نج اگھ پری پاکو۔ جارہیوں جائن جننی کہی کاکو

سپنے میں بھی کسی کو دوش کا لیش ماتر بھی نہیں ہے۔ میرا دُربھاگیہ (بُری تقدیر) ہی اتھاہ سمندر ہے۔ اپنے پاپوں کے انجام کو سمجھے بغیر ہی میں نے ماتا کو کڑوے بچن کہہ کر بیفائدہ ہی جلایا ہے۔

ہردیاں ہیری ہاریوں سب اور۔ ایک ہی بھانتی بھلیہی بھل مورا
گرُ گوسائیں ساہب سیا رامو۔ لاگت موہی نیک پرینامو

ہردے میں میں سب طرف ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہار گیا ہوں۔ مجھے کوئی اُپائے ہاتھ نہیں آیا۔ اب ایک ہی طرف سے نشچے ہی (یقیناً) میرا بھلا ہو گا۔ وہ یہ کہ گرُو مہاراج پرم دیالو اور سرو سامرتھ ہیں۔ اور شری سیتا رام جی میرے سوامی ہیں۔ اس سے مجھے جان پڑتا ہے کہ انت میں میرا ہی بھلا ہو گا۔

سادھو سبھاں گرُ پربھو نکٹ کہیوں سُتھل ستی بھاؤ
پریم پرپنچو کہ جھوٹھ پھر جانہیں منی رگھوراؤ

سادھو کی سبھا میں گرُو جی اور سوامی جی کے نزدیک اس تیرتھ

ستھان میں یہی سچے بھاؤ سے کہتا ہوں۔ یہ پریم ہے یا چھل ہے۔ جھوٹ ہے یا سچ ہے۔ اس کو منی وسشٹ جی اور شری رگھوناتھ جی ہی جانتے ہیں۔

بھوپتی مرن پیم پن راکھی۔ جننی کمتی جگت سب ساکھی
دیکھی نہ جاہیں بکل مہتاری۔ جرہیں دسہہ جرپر نرناری

پریم پرن کو نباہ کر پتا جی کا مرن ہوا۔ اس کو اور ماتا کی بری عقل کو سب جگت جانتا ہے۔ ماتائیں اتنی مہا دکھی ہیں کہ دیکھی نہیں جاتیں۔ اجودھیا پوری کے استری پرش دسہہ تاپ کے مارے جل رہے ہیں

مہیں سکل انرتھ کر مولا۔ سو سنی سمجھی سہیوں سب سولا
سنی بن گون کینہہ رگھوناتھا۔ کری منی بیش لکھن سیا ساتھا
بنو پانہن پیادیہہ ہی پائیں۔ سنکر ساکھی رہیوں اہی گھائیں
بہوری نہاری نشاد سنیہو۔ کلس کٹھن ار بھیو نہ بہیو

میں ان سارے انرتھوں کی جڑ ہوں۔ یہ سن کر اور سمجھ کر میں نے سب دکھ سہن کر لیا ہے۔ یہ سن کر کہ شری رام چندر جی منی کا سا بھیس دھارن کر کے سیتا کو اور لکشمن کو ساتھ لے کر ننگے پاؤں پیدل ہی بن کو چل دیئے۔ شو جی ساکھشی ہیں۔ کہ ایسے گھاؤ سے بھی میں زندہ رہ گیا۔ پھر نشاد راج کا پریم دیکھ کر بھی اس بجر سے بھی سخت ہردہ پھٹ نہیں گیا۔

اب سب آنکھنہہ دیکھیوں آئی۔ جیئت جیو جڑ سبئی سہائی
جنہہ نرکھی مگ سانپنی بیچھی۔ تجہوں بشم بشو تاپس تیچھی

اب یہاں آ کر سب آنکھوں سے دیکھ لیا یہ جڑ جیو (یعنی میں) جیتا رہ کر سب کچھ سہن کریگا۔ جن کو دیکھ کر راستے کی سانپنی اور بچھو بھی اپنی تیز زہر کو تیاگ دیتی ہیں۔ اور غصے سے پھنکارتی ہوئی بھی اپنے غصہ کو چھوڑ دیتی ہیں۔

تیہی رگھونندن لکھن سیا انہت لاگے جاہی
تاسو تنیہ تجی دسہہ دکھ دیو سہاوئی کاہی

ایسے شری رگھوناتھ لکشمن اور سیتا جی کو بھی جس کیکئی نے اپنے دشمن سمجھا۔ اس کیکئی کے پتر مجھ کو چھوڑ کر بدھاتا دسہہ دکھ اور کس کو دے!

سنی اتی بکل بھرت بر بانی۔ آرتی پریتی بنے نئے سانی
سوک مگن سب سبھاں کھبھارو۔ منہوں کمل بن پریو تسارو

بھرت جی کی سندر بانی جو دیا کا کتنا دکھ پریم نمرتا نیتی سے پری پورن تھی کو سن کر سب لوگ شوک کے سمندر میں ڈوب گئے۔ ساری سبھا میں ایسا کلیش چھا گیا۔ مانو کمل کے بن میں کہر پڑ گئی ہو۔

کہی انیک بدھی کتھا پرانی۔ بھرت پربودھو کینہہ منی گیانی
بولے اچیت بچن رگھونندو۔ دن کر کل کیرو بن چندو

تب گیانی منی وسشٹ جی نے انیک پرکار کی پرانی کتھائیں کہہ کر بھرت جی کا سمادھان کیا۔ (تسلی تشفی کی) پھر سوریہ کل روپی کمد بن کے کھلانے والے چندرما شری رگھونندن اچیت بچن بولے۔

تات جایاں جیاں کرہو گلانی۔ ایس ادھین جیو گتی جانی
تینی کال تیبھون مت مورین۔ پنیہ سلوک تات تر توریں

ہے تات! من میں تم ویرتھا ہی سوچ کرتے ہو۔ جیو پرتنتر ہے۔ اس کی ساری گتی کو ایشور کے ادھین سمجھو۔ میرے مت میں تو بھوت بھوشیہ اور ورتمان تینوں کالوں (ماضی مستقبل اور حال) اور پرتھوی سورگ پاتال تینوں لوکوں کے سب پنیہ آتما سکرمی لوگ تم سے نیچے ہیں۔

اردانت تمہہ پر کٹ لائی۔ جائی لوک پرلوک نسائی
دوس دیہیں جننی ہی جڑ تیہی۔ جنہہ گر سادھو سبھا ہیں سیٹی

من میں بھی تم پر کٹل پن کا دوش تھوپنے سے یہ لوک اور پرلوک دونوں نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ماتا کیکئی کو وہی مورکھ لوگ دوشی ٹھہراتے ہیں۔ جنہوں نے گرو اور سادھوؤں کی سبھا کا کبھی ست سنگ نہیں کیا۔

میٹیہیں پاپ پرپنچ سب اکھل امنگل بھار

لوک سبھو پرلوک سُکھو سمرت نامو تمہار

ہے بھرت تمہارے نام کا سمرن کرتے ہی سب پاپ، اگیان اور سب امنگلوں کا بھار (سب آفتوں کا بوجھ) مِٹ جائے گا۔ اور لوک میں نیک نامی ہوگی اور پرلوک میں سُکھ کی پراپتی ہوگی۔

کہیوں سبھاؤ ستیہ سِو ساکھی۔ بھرت بھُومی رہ راؤری راکھی
تات کُترک کرہو جنی جائیں۔ بیر پریم نہیں دُرئی دُرائیں

ہے بھرت! شوجی ساکشی ہیں۔ میں بالکل سچ سچ کہتا ہُوں کہ یہ پرتھوی تمہارے ہی ستیہ دھرم اور بھگتی بھاؤ کے آشرے ٹھہری ہوئی ہے۔ ہے تات! تم ویرتھ کُترک نہ کرو۔ ویر اور پریم چھپانے سے نہیں چھپا سکتے۔

مُنی گن نکٹ بہنگ مرگ جاہیں۔ بادھک بدھک بلوکی پراہیں
ہِت انہت پسو پچھیو جانا۔ مانش تنو گُن گیان ندھانا

پشو اور پنچھی بھی بے دھڑک مُنیوں کے پاس چلے آتے ہیں۔ پر ہنسا کرنے والے شکاریوں کو دیکھتے ہی وہ بھاگ جاتے ہیں یعنی پشو پنچھی دوست دشمن کو پہچانتے ہیں۔ پھر منش شریر کا تو کہنا ہی کیا! وہ تو گُن اور گیان کا بھنڈار ہی ہے۔

تات تمہہ ہی میں جانئیوں نیکیں کروں کاہ اسمنجس جیکیں
راکھیو رایں ستیہ موہی تیاگی۔ تنو پریہریو پریم پن لاگی

ہے تات! تمہیں میں بھلی بھانت جانتا ہوں۔ پر کیا کروں۔ من میں بڑا اسمنجس (پس و پیش کی حالت جب کہ دو باتوں میں سے ایک کا بے ٹوک نشچیہ نہ ہو جائے اس دشا کو اسمنجس کہتے ہیں) ہے۔ راجہ نے مجھے تیاگ کر ستیہ دھرم کا پالن کیا۔ اور اپنے پریم کے پرن کو نباہتے ہوئے پران تیاگ دیئے۔

تاسو بچن میٹت من سوچو۔ تیہی تیں ادھک تمہار سنکوچو
تا پر گر موہی آیسو دینہا۔ اوسی جو کہہو چہیوں سوئی کینہا

اُن کے بچنوں کو مٹاتے ہوئے میرے من میں سوچ ہوتا ہے۔ پر تو اس سے بڑھ کر مجھے تمہارا سنکوچ ہے (تمہارے پریم کا ڈر۔ الفات تمہارے پریم میں کوئی بادھا نہ آجائے اس بات کا ڈر ہے)! اس پر بھی گرو جی نے مجھے آگیا دی ہے۔ اس لئے اب تم جو کچھ کہو وہ میں اوشیہ ہی کرنا چاہتا ہوں۔

منو پرسن کری سکچ تجی کہہو کروں سوئی آجو
ستیہ سندھ رگھوبیر بچن سُنی بھا سُکھی سماجو

تم من کو پرسن کر کے اور سنکوچ کو تیاگ کر جو کچھ کہو میں آج وہی کروں گا۔ ستیہ برت دھاری شری رگھوبیر جی کے بچن سُن کر سارا سماج سُکھی ہو گیا۔

سُرگن سہت سبھے سُرراجو۔ سوچہیں چاہت ہون اکاجو
بنت اُپاؤ کرت کچھو ناہیں۔ رام سرن سب کے من ماہیں

دیوتاؤں سمیت دیوراج اندر ڈر کر سوچنے لگے کہ بس اب بنا بنایا کام بگڑا ہی چاہتا ہے۔ اُپائے کرتے کچھ بنتا نہیں تب تو وہ اپنے من سے شری رام چندر جی کی شرن گئے۔

بہوری بچاری پرسپر کہہیں۔ رگھوپتی بھگت بھگتی بس اہہیں
سُدھی کری انبریش دُرباسا۔ بھے سُر سُرپتی نپٹ نراسا

پھر سب دیوتا گن وچار کر کے آپس میں کہنے لگے۔ کہ شری رگھوناتھ جی تو بھگتوں کی بھگتی کے وش میں ہیں۔ امبریش اور دُرباسا کی یاد آتے ہی دیوتا اور دیوراج اندر بالکل ہی نراش (مایوس) ہو گئے۔

سہے سُرنہ بہو کال بِشادا۔ نرہری کئے پرگٹ پرہلادا
لگی لگی کان کہہیں دھُنی ماتھا۔ اب سُر کاج بھرت کے ہاتھا

پہلے دیوتاؤں نے بہت کال تک کلیش سہے۔ تب بھگت شرومنی پرہلاد نے نرسنگھ بھگوان کو پرگٹ کیا تھا۔ سب دیوتا سر دُھن کر کانا پھوسی کرتے ہیں کہ اب دیوتاؤں کا کام بھرت جی کے ہاتھ ہے۔

آن اُپاؤ نہ دیکھئے دیوا۔ مانت رامو سُسیوک سیوا
ہیاں سپریم سُمرہو سب بھرت ہی۔ نج گُن سیل رام بس کرت ہی

ہے دیوگن! اور اُپائے کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ شری رام
جی اپنے اُتم سیوک کی سیوا کو مانتے ہیں۔ اس لئے اپنے من
سے تجے پریم بھاؤ سے اپنے گُن شیل سے شری رام جی کو وش میں
کرنے والے بھرت جی کا سمرن کرو۔

سُنی سُر مت سُرگرُ کہیو بھل تمہار بڑ بھاگو
سکل سمنگل مُول جگ بھرت چرن انُوراگو

دیوتاؤں کے گرو برہسپتی جی اُن کے ایسے مت کو سُن کر
کہنے لگے کہ ہے دیوتاؤ! تمہارا بڑا ہی سوبھاگیہ ہے۔ جو تم
نے ایسا اچھا وچار کیا۔ بھرت جی کے چرنوں کی پریتی سنسار
میں سارے سندر منگلوں کا مُول ہے۔

سیتاپتی سیوک سیوکائی۔ کام دھینو سے سرس سُہائی
بھرت بھگتی تمہرے من آئی۔ تجہو سوچ بدھی بات بنائی

سیتاپتی شری رام جی کے سیوک بھرت جی کی سیوا
سینکڑوں کام دھینوؤں کے سمان اُتم ہے۔ تمہارے من
میں بھرت جی کے پرتی جو اب بھگتی بھاو پرگٹ ہو گیا ہے سو اب
تم سوچ چھوڑ دو۔ یقین جانو کہ بدھاتا نے سب بات بنا دی ہے۔

دیکھو دیوپتی بھرت پربھاؤ۔ سہج سُبھائے بِبس رگھوراؤ
من تھر کرہو دیو ڈرو ناہیں۔ بھرت ہی جانی رام پرچھاہیں

ہے دیوراج اندر! شری بھرت جی کا پربھاؤ تو دیکھو۔ کہ
جن کے سبھاوک پریم کے وش میں شری رگھوناتھ جی ہیں۔ اپنے
من کو ستھر کرو ڈرو نہیں۔ بھرت جی کو شری رام چندر جی کی پرچھائیں
(سایہ) جانو (جیسے سایہ منش کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اُسکی
مرضی کا اُلنگھن نہیں کرتا ویسے ہی بھرت جی بھی شری رام جی
کی اچھیا انوسار ہی چلیں گے۔ جو شری رام جی کی مرضی ہو گی
بھرت جی بھی وہی کچھ کریں گے اور کہیں گے۔

سُنی سُرگرُ سُر سمت سوچو۔ انترجامی پربھوہی سکوچو
نج سر بھار بھرت جیاں جانا۔ کرت کوٹی بدھی اُر انُو مانا

دیوتاؤں اور دیو گرو برہسپتی جی کی آپس میں بات چیت کو
سُن کر انتریامی پربھو شری رام چندر جی کو بڑا سنکوچ ہوا۔ جب
بھرت جی نے جان لیا کہ پربھو نے ساری ذمہ داری کا بھار مجھ
پر ہی ڈال دیا ہے۔ اُنکو میری اچھیا کو ہی پردھان مان لیا ہے
تو وہ اپنے من میں کروڑوں پرکار کے وچار کرنے لگے۔

کری بچار مُو من دینہی ٹھیکا۔ رام رجائس آپن نیکا
نج پن تجی راکھیئو پُرن مورا۔ چھوہو سنیہو کینہہ نہیں تھورا

سب طرف وچار کر کے انت میں بھرت جی نے من میں
یہی فیصلہ کیا کہ شری رام جی کی آگیا میں ہی میرا کلیان ہے۔
انہوں نے اپنا پرن چھوڑ کر میرا پرن رکھا ہے۔ یہ ان کی مجھ پر
اپار کرپا اور اتھاہ پریم ہے۔

کینہہ انوگرہ امت اتی سب بدھی سیتا ناتھ
کری پرنامُو بولے بھرت جوری جلج جگ ہاتھ

سب پرکار سیتاپتی شری رگھوناتھ جی نے مجھ پر اپار کرپا
کی ہے۔ یہ سب کچھ وچار کر کے بھرت جی اپنے کمل کے سمان
سُندر ہاتھوں کو جوڑ کر پرنام کر کے بولے

کہوں کہاؤوں کا اب سوامی۔ کرپا امبونِدھی انترجامی
گُر پرسن ساہب انکُولا۔ مٹی ملن من کلپت سُولا

ہے کرپا کے سمندر! ہے انتریامی! ہے سوامی! اب میں
کیا کہوں اور کیا کہاؤں۔ گرو دیو مجھ پر پرسن ہیں۔ اور آپ
سوامی میرے انُوکول (حق میں) ہیں۔ یہ جان کر میرے من کی
کلپت ملین پیڑ مٹ گئی ہے۔

اپڈر ڈرہوں نہ سوچ سمولیں۔ ربی ہی دوس دیو دسی بھولیں
مور ابھاگو مات کُٹلائی۔ بدھی گتی بِشم کال کٹھنائی
پاؤں روپی سب ملی موہی گھالا۔ پرنتپال پن آپن پالا
یہ نئی ریتی نہ راؤری ہوئی۔ لوکہوں بید بدت نہیں گوئی

میں جھوٹے ڈر سے ہی ڈر گیا تھا۔ میری سوچ کا کوئی کارن ہی

نہ تھا! ہے دیو. یدی کوئی دشا کھوئی جائے تو اس میں سورج کا کیا دوش ہے. میری بُری تقدیر وماتا کی کٹلتا و بدھاتا کی گتی اور کال کی کٹھنتا ان سب نے مل کر پاؤں پھیلا کر مجھے نشٹ کرنا چاہا تھا سو ہے پرنتپال (شرن میں آئے ہوئے کی رکشا کرنے والے) سوامی آپ نے اپنا پرن نباہ کر مجھے بچا لیا. یہ آپ کی کوئی نئی ریتی نہیں ہے. یہ لوک اور ویدوں میں پرسدھ ہے چھپی ہوئی نہیں ہے.

جگ انبھل بھل ایکو گوسائیں۔ کہیے ہوئی بھل کاسو بھلائیں

دیو دیو تر و سرس سبھاؤ۔ سمکھ بمکھ نہ کاہو سی کاؤ

سارا جگت تیری گن آتمک ہونے کے کارن گنوں اور دوشوں سے سنا ہوا ہے. اس لئے پورن روپ سے کوئی بھی نردوش نہیں ایک آپ ہی گن اتیت ہونے کے کارن بھلے ہیں تو پھر آپ جیسے سوامی کی شرن میں آ کر اگر میری بھلائی نہ ہوتی تو اور کس کے دوارا بھلائی کی جانے پر میری بھلائی ہو سکتی تھی؟ ہے دیو! آپ کا سبھاؤ کلپ برکش کے سمان ہے. وہ نہ کسی کا کبھی شترو ہے. اور نہ متر. سب کے لئے سمان ہے.

جائی نکٹ پہچانی ترو چھانہہ سمنی سب سوچ

مانگت ابھمت پاو جگ راؤ رنکو بھل پوچ

اس کلپ برکش کو پہچان کر جو اس کے پاس جائے. تو اس کا سایہ ساری چنتاؤں کو ناش کر دیتا ہے. راجہ، کنگال بھلے برے سنسار میں سبھی اس سے مانگتے ہی من چاہی وستو پاتے ہیں.

لکھی سب بدھی گر سوامی سنیہو۔ مٹیو چھوبھ نہیں من سندیہو

اب کرونا کر کیجئے سوئی۔ جن ہت پر بھو چت چھوبھ نہ ہوئی

میں گرو اور سوامی کا سب پرکار اپنے پرتی پریم دیکھ کر شانت چت ہو گیا ہوں. من کی ساری ویاکلتا مٹ گئی ہے. ہے دیا کے بھنڈار! اب آپ وہی کچھ کیجئے جس سے میری وجہ سے آپ کے چت میں اشانتی نہ ہو.

جو سیوک صاحب ہی سنکوچی۔ نج ہت چہئی تاسو متی پوچی

سیوک ہت صاحب سیوکائی۔ کرے سکل سکھ لوبھ بہائی

جو سیوک سوامی کو سنکوچ میں (بیس و پیش میں) ڈال کر اپنی بھلائی کرنی چاہتا ہے. اس کی بدھی نیچ ہے سیوک کا بھلا تو سوامی کی سیوا کرنے میں ہی ہے. وہ سیوا سارے سکھوں اور لوبھوں کو چھوڑ کر کرنی چاہئے.

سوارتھ ناتھ پھرین سب ہی کا۔ کیئیں رجائی کوٹی بدھی نیکا

یہ سوارتھ پرمارتھ سارو۔ سکل سکرت پھل سگتی سنگارو

ہے ناتھ! آپ کے اجودھیا واپس لوٹنے میں سبھی کا سوارتھ اور پرمارتھ کا نچوڑ ہے. اور سارے پن کرموں کا پھل اور سندر گتیوں کا سنگار ہے. (انتہائی سب سے اونچی گتی یہی ہے.)

دیو ایک بنتی سنی موری. اُچت ہوئی تس کرب بہوری

تلک سماجو ساجی سب آنا. کرئے سپھل پربھو جوں من مانا

ہے دیو! میری ایک بنتی سنئے! پھر جیسا مناسب ہو ویسا ہی کر لینا. راج تلک کا سارا سامان سجا کر لایا گیا ہے. یدی آپ کا من مانے تو سپھل کیجئے.

سانج پٹھئی موہی بن کیجئے سب ہی سناتھ

نتر و پھیریہیں بندھو دو ناتھ چلوں میں ساتھ

چھوٹے بھائی شترگھن سمیت آپ مجھے بن باس دیجئے اور آپ اجودھیا لوٹ کر سب کو سناتھ (یتیمی کو دور کرنا) کیجئے نہیں تو ہے ناتھ! لکشمن اور شترگھن دو تو بھائیوں کو لوٹا دیجئے میں آپ کے ساتھ چلوں گا.

نتر و جاہیں بن تینیو بھائی. بہوریئے سیا سہت رگھورائی

جیہی بدھی پربھو پرسن من ہوئی. کرونا ساگر کیجئے سوئی

تاکہ تینوں بھائی بن میں جائیں اور آپ ہے رگھوناتھ جی! سیتا جی سمیت اجودھیا لوٹ جائیے. ہے پربھو! جس پرکار بھی آپ کا من پرسن ہو ہے دیا کے سمندر! آپ وہی کیجئے.

دیو دین سب موہی ابھارو. مورین نیتی نہ دھرم بچارو

کہیوں بچن سب سوارتھ ہیتو. رہت نہ آرت کیں چت چیتو

ہے دیو! آپ نے سب ذمہ داری مجھ پر ہی ڈال دی ہے۔
پر مجھ میں نہ تو نیتی ہے نہ دھرم اور نہ وچار ہی ہے۔ جو بھی بچن کہہ
رہا ہوں وہ سب سوارتھ کے لئے کہہ رہا ہوں۔ دُکھی منش کے
من میں سوچ وچار کی شکتی نہیں رہتی ہے۔

آترو دیہی سُنی سوامی کی بانی۔ سو سیوک کو بھی لاج لجانی
اَس ہیں اوگُن ادھی اگادھو۔ سوامی سنیہہ سراہت سادھو

سوامی کی آگیا کو سُن کر جو جواب دیتا ہے۔ ایسے سیوک
کو دیکھ کر شرم کو بھی شرم آتی ہے۔ چونکہ میں بھی آپ کو جواب دے
رہا ہوں۔ اس لئے ایسا نیچ سیوک اوگنوں کا اتھاہ سمندر
میں ہی ہوں۔ ہے سوامی! آپ کا مجھ پر ایسا پریم ہے کہ آپ
پھر بھی مجھے سادھو پُرش کہہ کر میری سراہنا کرتے ہیں۔

اب کرپال موہی سو مت بھاوا۔ سکچ سوامی من جائیں نہ پاوا
پربھو پد سپتھ کہیوں ستی بھاؤ۔ جگ منگل ہت ایک اُپاؤ

ہے کرپالو! اب تو مجھے وہی بات من کو بھاتی ہے جس
سے آپ کے من میں کچھ سنکوچ نہ ہو۔ پربھو! آپ کے چرنوں کی
سوگند ہے میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ کہ جگت کے کلیان
کے لئے ایک ہی اُپائے ہے۔

پربھو پرسن من سکچ تجی جو جیہی آیسو دیب
سو سر دھری دھری کریہی سب میٹہی انٹ اوریب

پرسن من سے سنکوچ چھوڑ کر ہے پربھو! آپ جسے جو آگیا
دیں گے۔ اُسے سب لوگ آدر پوروک سر ماتھے پر دھر کر کرینگے
اور سب اُپدرو اور الجھنیں مٹ جائیں گی۔

بھرت بچن سُچی سُنی سُر ہرشے۔ سادھو سراہی سُمن سُر برشے
اسمنجس بس اودھ نواسی۔ پرمُدت من تاپس بنباسی

بھرت جی کے سُندر بچن سُن کر دیوتا لوگ پرسن ہوئے۔ اور
"ٹھیک کہا ٹھیک" ایسا کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے پھول برسانے
لگے۔ ایودھیا نواسی سخت بے چین ہو گئے کہ دیکھیں اب شری رامچندر

کیا کہتے ہیں۔ بن میں رہنے والے تپسوی لوگ من میں یہ آشا رکھ کر
کہ بھگوان بن میں بار رہیں گے بہت ہی پرسن چت ہو گئے۔

چُپ ہیں رہے رگھوناتھ سنکوچی۔ پربھو گتی دیکھی سبھا سب سوچی
جنک دوت تیہی اوسر آئے۔ منی بسشٹھ سُنی بیگی بولائے

شری رگھوناتھ جی سنکوچ کے وش ہوئے چُپ ہو رہے ہیں۔
پربھو کی یہ دشا دیکھ کر ساری سبھا سوچ کے وش ہو گئی۔ اسی سمے
وہاں جنک جی کے دوت آئے۔ ان کا آنا سُن کر مُنی وششٹ
جی نے انہیں "فوراً" بلا لیا۔

کری پرنام تنہہ رام نہارے۔ بیشو دیکھی بھئے نپٹ دُکھارے
دوتنہہ مُنی بر بوجھی باتا۔ کہہو بدیہہ بھوپ کُسلاتا

وہ دوت شری رگھوناتھ جی کو پرنام کر کے اور ان کو مرگ
شالا اوڑھے ہوئے دیکھ کر بہت ہی دُکھی ہوئے۔ مُنی شریشٹھ
وششٹ جی نے دوتوں سے پوچھا کہ کہو! راجہ جنک کُشل تو ہیں؟

سُنی سکچائی ناہی مہی ماتھا۔ بولے چر بر جوریں ہاتھا
بوجھب رائُر سادر سائیں۔ کُسل ہیتو سو بھیؤ گوسائیں

مُنی کے پرشن کو سُن کر بڑے ادب سے لجاتے ہوئے دھرتی
پر مستک ٹیک کر ہاتھ جوڑ کر وہ شریشٹھ دوت بولے۔ ہے سوامی!
آپکا آدر کے ساتھ کُشل پوچھنا ہی ہے گوسائیں! کُشل کا کارن ہو گیا۔

ناہیں تے کوسل ناتھ کیں ساتھ کُسل گئی ناتھ
متھلا اودھ بسیش تیں جگ سب بھیؤ اناتھ

نہیں تو ہے ناتھ! کوشل پتی شری دشرتھ جی کے ساتھ ہی
کُشل چلی گئی۔ ان کے دیو لوک جانے سے سب جگت ہی اناتھ ہو
گیا ہے۔ پرنتو متھلا اور اودھ تو خاص کر بے آسرے ہو گئے۔

کوسل پتی گتی سُنی جنکورا۔ بھے سب لوک سوک بس بورا
جیہیں دیکھے تیہی سمے بدیہو۔ نامو ستیہ اس لاگ نہ کیہو

کوشل پتی دسرتھ جی کی مرتیو کا سماچار سُن کر جنک پُر واسی

سبھی لوگ شوک کے مارے پاگل ہو گئے۔ جنہوں نے اُس سمے بدیہہ راج جنک کو دیکھا ہے۔ وہ اس شک میں پڑ گئے۔ کہ ان کا بدیہہ نام سچا ہے۔ (اد لفات بدیہہ راج جنک جی کو دیہہ ابھیمان رہت ہونے کے کارن شوک ہونا نہیں چاہیئے۔ تھا لیکن دشرتھ جی کے مرنے کی خبر سُن کر اُن کو اتنا شوک ہوا۔ کہ لوگوں کو یہ شک گذرا کہ یہ بدیہہ کہاں ؟ ان کا جھوٹا ہی نام بدیہہ رکھ دیا ہے۔ کیونکہ بدیہہ ابھیمان رہت بدیہہ کو شوک کیسا۔ ؟)

رانی کُچالی سُنت نرپالہی۔ سُوجھ نہ کچھو جس منی بنو بیالہی
بھرت راج رگھوبر بنباسُو۔ بھا متھلیسہی ہردیاں ہراسُو

رانی کیکئی کی اس بُری کرتوت کو سُن کر راجہ کو کچھ نہ سُوجھا۔ جیسے سانپ کو منی کے بنا کچھ نہیں سوجھتا ہے۔ پھر بھرت کو راج تلک اور شری رامچندر جی کو بن باس سُن کر تو متھلا نریش جنک جی کے من میں بہت ہی دُکھ ہوا۔

نرپ بوجھے بدھ سچو سماجُو۔ کہہو بچاری اُچت کا آجُو
سمجھی اودھ اسمنجس دوؤ۔ چلیے کہ رہیئے نہ کہہ کچھو کوؤ

راجہ نے تب پنڈتوں اور منتریوں سے پُوچھا کہ اب کیا کرنا چاہیئے ؟ ایودھیا جانا چاہیئے یا نہ جانا چاہیئے۔" من میں اس بات کا نشچہ کوئی نہ کر سکا۔ اس لئے سب ہی لوگ پیش و پیش میں پڑ گئے۔ اور اُتر نہ دے سکنے کے کارن چُپ رہے۔

نرپہیں دھیر دھری ہردیاں بچاری۔ پٹھئے اودھ چتُر چر چاری
بوجھی بھرت ستی بھاؤ کُبھاؤ۔ آیہو بیگی نہ ہوئی لکھاؤ

جب کسی نے کوئی بھی صلاح نہ دی۔ تو راجہ نے من میں دھیر دھر کر اور سوچ سمجھ کر ایودھیا کو چار جاسُوس بھیجے۔ اُنہیں یہ ہدایت کی گئی کہ جا کر دیکھ آؤ کہ بھرت جی کی شری رام چندر جی کے پرتی کیسی بھاونا ہے۔ وہ اُن کے سمبندھ میں اچھا بھاو رکھتے ہیں یا بُرا۔ ایسا پتہ کر کے جلدی لوٹ آنا۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی ایودھیا میں پہچان لیوے۔

گئے اودھ چر بھرت گتی بُوجھی دیکھی کرتُوتی
چلے چترکوٹ ہی بھرت چار چلے ترہُوتی

جاسُوس ایودھیا کو چلے گئے۔ اور بھرت جی کا بھاو دیکھ کر اور اُنکی اُتم کرنی کو جان کر جیسے ہی بھرت جی چترکوٹ کو چلے وہ متھلا کو چل دیئے۔

دوتنہہ آئی بھرت کئی کرنی۔ جنک سماج جتھامتی برنی
سُنی گُر پرجن سچو مہی پتی۔ بھے سب سوچ سنیہہ بکل اتی

جاسُوسوں نے جنک پور آ کر جنک سبھا میں اپنی بُدھی انوسار بھرت جی کی اُتم کرنی کا ورنن کیا۔ جس کو سُنکر گُرو کٹمبھی منتری اور راجہ سب سوچ اور پریم کے مارے ویاکل ہو گئے۔

دھری دھیر جوگری بھرت بڑائی۔ لئے سبھٹ ساہنی بولائی
گھر پُر دیس راکھی رکھوارے۔ ہیئے گئے رتھ بہو جان سنوارے

پھر جنک جی نے دھیر دھر کر بھرت جی کی بڑی پرشنسا کی اور شریشٹھ یودھا اور سینا پتیوں کو بُلایا۔ گھر نگر اور دیش میں رکھشکوں کو رکھ کر (گھر نگر اور دیش کی حفاظت کا پربندھ کر کے) گھوڑے ہاتھی رتھ وغیرہ بہت سی سواریاں تیار کیں۔

دُگھری سادھی چلے تت کالا۔ کئے بشرامو نہ مگ مہی پالا
بھور ہیں آجو نہائی پرہاگا۔ چلے جمنہ اُترن سبُو لاگا

وہ دُگھڑیا مہُورت سادھ کر اُسی سمے چل دیئے۔ راستے میں راجہ جنک نے کسی جگہ بھی مقام نہیں کیا۔ آج ہی سویرے پریاگ راج میں نہا کر چلے ہیں۔ جب سب راج سماج جمنا جی کے پار اُترنے لگا۔

خبری لین ہم پٹھئے ناتھا۔ تنہہ کہی اس مہی ناٹیو ماتھا
ساتھ کرات چھ ساتک دینہے۔ منی برشٹ بدا چر کینہے

تب ہے ناتھ ! ہمیں خبر لینے کے لیے بھیجا انہوں نے ایسا کہہ کر پرتھوی پر مستک ٹیکا۔ منی شریشٹھ وسشٹ جی نے چھ سات بھیلوں کو ساتھ دے کر دوتوں کو فوراً وداع کر دیا۔

سُنت جنک آگونو سُبو ہرشیو اودھ سماجُو
رگھونندن ہی سکوچو بڑ سوچ بِبس سُرراجُو

ایودھیا کے لوگ جنک جی کے آنے کی خبر سُن کر پرسن ہو گئے

شری رام جی کو بڑا سنکوچ ہوا۔ اور دیوراج اندر تو بہت ہی سوچ کے وش ہو گئے۔

گرئی گلانی کٹل کیکئی ۔ کاہی کہے کیہی دوشنو دیہئی
اس من آنی مُدت نرناری ۔ بھیئو بہوری رہب دن چاری

کیکئی شرم کے مارے مری جاتی ہے۔ کس کو کہے۔ اور کس کو دوش دے؟ ایودھیا کے استری پُرش من میں یہ سوچ کر پرسن ہو رہے ہیں۔ کہ اب جنک جی کے آنے پر ہمیں دو چار دن اور ٹھہرنے کا موقع مل جائے۔

ایہی پرکار گت باسر سوؤ ۔ پرات نہان لاگ سبو کوؤ
کری مجن پوجہیں نرناری ۔ گنپ گوری ترپراری تماری

اس پرکار وہ دن بھی بیت گیا۔ پراتہ کال اٹھ کر سب اشنان کرنے لگے۔ اشنان کر کے سب استری پُرش گنیش، پاربتی، شوجی اور سوریہ بھگوان کی پوجا کرنے لگے۔

رما رمن پد بندی بہوری ۔ بنوہیں انجلی انچل جوری
راجا رام جانکی رانی ۔ آنند اودھی اودھ رجدھانی
سُبس بسو پھری سہت سماجا ۔ بھرت ہی رام کرہو یوبراجا
ایہی سکھ سدھا سینچی سب کاہو ۔ دیو دیہو جگ جیون لاہو

پھر لکشمی کے دامی شری وشنو بھگوان کے چرنوں کی بندنا کر کے دونوں ہاتھ جوڑ کر اور آنچل پسار کر بنتی کرتے ہیں۔ کہ شری رام چندر جی راجہ ہوں اور جانکی جی رانی ہوں۔ اور راجدھانی اودھ آنند کی حد ہو کر سماج سہت پھر سکھ اور شانتی سے بسے۔ شری رام چندر جی بھرت جی کو یوراج بنائیں۔ اور اس سکھ امرت سے پوری پورن کر کے ہمیں دیو! ہمیں سنسار میں جیون کا لابھ دیجئے۔

گر سماج بھائینہ سہت رام راج پر ہو
اَچھت رام راجا اودھ مریئے ماگ سبو کوؤ

گرو سماج بھائیوں سمیت شری رام جی کا راج ایودھیا پری میں ہو اور رام جی کے راجہ ہوتے ہی ہم لوگ ایودھیا میں مریں

سب کوئی یہی مانگتے ہیں۔

سُنی سنیہہ مے پُرجن بانی ۔ نندہیں جوگ برتی منی گیانی
ایہی بدھی نتیہ کرم کری پُرجن ۔ رامہی کرہیں پرنام پلکی تن

ایودھیا پری کے لوگوں کی پریم بھرے بانی کو سُن کر گیانی منی بھی اپنے یوگ اور ویراگ کو اُن کے پریم کے مقابلے میں ہیچ سمجھتے ہیں اس پرکار اودھ والے نتیہ کرم کر کے پلکت شریر ہو کر شری رام جی کو پرنام کرتے ہیں۔

اونچ نیچ مدھیم نرناری ۔ لہہیں درس نج انوہاری
ساودھان سب ہی سنمانہیں ۔ سکل سراہت کرپا ندھانہیں

اونچ نیچ درمیانی سبھی جاتیوں کے استری پُرش اپنی اپنی بھاونا کے انوسار شری رام جی کا درشن کرتے ہیں۔ شری رام جی ساودھانی (پورے غور کے ساتھ) کے ساتھ سب کا آدر کرتے ہیں۔ اور سبھی استری پُرش کرپا کے بھنڈار شری رام چندر جی کی سراہنا کرتے ہیں۔

لرکائی ہی تیں رگھوبیر بانی ۔ پالت نیتی پریتی پہچانی
سیل سکوچ سندھو رگھوراؤ ۔ سُمکھ سلوچن سرل سبھاؤ

کہ شری رام چندر جی کی تو بچپن سے ہی یہ عادت ہے۔ کہ وہ پریم کو پہچان کر نیتی کا پالن کرتے ہیں۔ شری رگھوناتھ تو شیل اور سنکوچ کے سمندر ہیں۔ سندر مکھ والے، سندر نیتر والے اور سرل سبھاؤ ہیں۔

کہت رام گن گن انوراگے ۔ سب نج بھاگ سراہن لاگے
ہم سم پُنیہ پنج جگ تھورے ۔ جنہیں رام جانت کری مورے

وہ سب رام کے گن گان کرتے ہوئے پریم میں مگن ہو گئے اور سب اپنے اپنے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔ کہ ہمارے سمان پُنیہ کی راشی پُرش تھوڑے ہی ہوں گے۔ جن کو شری رام چندر جی اپنا کر کے جانتے ہیں۔

پریم مگن تیہی سمے سب سُنی آوت متھلیسو ۔
سہت سبھا سمبھرم اٹھیو رَبی کُل کمل دِنیسو ۔

اس سمے سب پریم میں مگن ہو گئے۔ اتنے میں راجہ جنک جی کے آنے کی خبر سنی۔ سوریہ ونش روپی کمل کے سوریہ شری رام چندر جی ساری سماج سہت تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

بھائی سچو گر پرجن ساتھا۔ آگیں گونو کینہہ رگھو ناتھا
گری بر دیکھا جنک پتی جب ہی۔ کری پرنامو رتھ تیاگیو تب ہی

بھائی منتری گرو اور ایودھیا واسیوں کو ساتھ لئے شری رگھو ناتھ جی جنک جی کا سواگت کرنے کے لئے آگے چلے۔ جنک جی نے جوں ہی پربتوں کے سرتاج کامتاناتھ کو دیکھا۔ تو انہیں پرنام کرنے کے لئے انہوں نے رتھ چھوڑ کر پیدل چلنا شروع کیا۔

رام درس لالسا اُچھاہو۔ پتھ شرم لیسو کلیسو نہ کاہو
من تہاں جہاں رگھو بر بیدیہی۔ بنو من تن دکھ سکھ سُدھ کیہی

شری رام چندر جی کے درشن کی لالسا اور چاؤ کے کارن کسی کو راستے کی تکان اور کلیش ذرا بھی نہیں ہے۔ من تو وہاں ہے جہاں شری رگھو ناتھ اور جانکی جی ہیں۔ پھر من کے بغیر شریر کے سکھ دکھ کا احساس کون کرے۔

آوت جنک چلے اہی بھانتی۔ سہت سماج پریم متی ماتی
آئے نکٹ دیکھی انوراگے۔ سادر ملن پرسپر لاگے

جنک جی اس پرکار چلے آرہے ہیں۔ سماج سہت انکی بدھی پریم میں متوالی ہو رہی ہے۔ نزدیک آئے دیکھ کر سب پریم میں مگن ہو گئے اور آدر کے ساتھ آپس میں ملنے لگے۔

لگے جنک منی جن پد بندن۔ رشنہہ پرنامو کینہہ رگھو نندن
بھائینہہ سہت امو ملی راجہی۔ چلے لوائی سمیت سماج ہی

جنک جی منی جنوں کے چرنوں کی بندنا کرنے لگے۔ شری رام چندر جی نے جنک جی کے ساتھ میں آئے ہوئے شتانند آدی جنک پر واسی رشیوں کو پرنام کیا۔ شری رام جی سارے بھائیوں سمیت جنک جی سے ملے اور ان کو سماج سہت ساتھ لے چلے۔

آشرم ساگر شانت رس پورن پاون پاتھو
سین منہوں کرونا سرت لئیں جاہیں رگھو ناتھو

شری رام چندر جی کا آشرم مانو شانت رس سے بھرا پورن پوتر سمندر ہے۔ جنک جی کا سماج مانو کرونا کی (دکھ کی) ندی ہے۔ جس کو شری رام چندر جی اس شانت رس روپی سمندر میں ملانے کے لئے ساتھ لئے جا رہے ہیں۔

بورتی گیان براگ کرارے۔ بچن سسوک ملت ند نارے
سوچ اُساس سمیر ترنگا۔ دھیرج تٹ ترو بر کر بھنگا

یہ کرونا کی ندی اپنی باڑھ سے گیان اور ویراگ روپی کناروں کو توڑتے جا رہی ہے۔ شوک بھرے بچن ندی اور نالے ہیں جو اسی ندی میں ملتے ہیں۔ سوچ آہیں ہوا کی لہریں ہیں۔ جو دھیرج روپی کنارے پر کے اتم درختوں کو توڑ مروڑ رہی ہے۔

بشم بشاد تورا وتی دھارا۔ بھے بھرم بھنور ابرت اپارا
کیوٹ بدھ بدیا بڑی ناوا۔ سکہیں نہ کھیئی ایک نہیں آوا

مہا کٹھن دکھ ہی اس ندی کی دھارا ہے جس میں بھے بھرم اس کے بے شمار چکر اور بھنور ہیں۔ وِدوان لوگ ملاح ہیں۔ ودیا ہی بڑی ناؤ ہے۔ پرنتو مہا شوک کے کارن ویاکل ہوئے وہ ملاح اس ودیا روپی ناؤ کو کام میں نہیں لا سکتے ہیں۔ ان کے ہوش و حواس گم ہیں۔ انہیں کچھ سوجھتا ہی نہیں۔

بن چر کول کرات بچارے۔ تھکے بلوکی پتھک ہیاں ہارے
آشرم اودھی ملی جب جائی۔ منہوں اٹھیو امبدھی اکلائی

بن میں وچرنے والے کول کرات جیسے بچارے یاتری مسافر ہیں۔ جو اس ندی کو دیکھ کر من میں ہار مان کر تھک گئے ہیں۔ یہ کرونا کی ندی جب آشرم روپی سمندر میں جا کر ملی۔ تو مانو وہ سمندر بھی تڑپ اٹھا۔

سوک بکل دوؤ راج سماجا۔ رہا نہ گیان نہ دھیرج لاجا
بھوپ روپ گن سیل سراہی۔ روویں سوک سندھو اوگاہیں

دونو راج سماج شوک کے مارے ویاکُل ہوگئے ہیں۔ اُن میں نہ گیان رہا نہ دھیرج ہی رہی اور نہ لجّا ہی رہی۔ راجہ دشرتھ جی کے رُوپ گُن اور شیل سبھاؤ کی سراہنا کرکے رو رہے ہیں اور دُکھ کے سمُندر میں غوطہ لگا رہے ہیں۔

اوگاہی سوک سمُندر سوچہیں ناری نر بیاکُل مہا
دے دوش سکل سرو‌ش لوہیں بام بِدھی کینہو کہا
سُر سِدّھ تاپس جوگی جن مُنی دیکھی سا بدیہہ کی
تُلسی نہ سمرتھ کوؤ جو تری سکے سرِت سنیہہ کی

شوک کے سمُندر میں غوطہ لگاتے ہوئے استری پُرش مہا ویاکُل ہوئے سوچ رہے ہیں۔ وہ سب بِدھاتا کو دوش دیتے ہوئے غُصّے سے بھرے ہوئے کہہ رہے ہیں، کہ بام بِدھاتا (پرتیکُول بِدھاتا) نے یہ کیا کیا؟ دیوتا سِدّھ تپسوی یوگی لوگ اور مُنی جنوں میں بدیہہ (راجہ جنک) کی دشا دیکھ کر کوئی بھی سمرتھ نہیں جو پریم رُوپی ندی کو پار کرسکے۔ ارتھات وہ سب پریم رُوپی ندی میں ڈوبے ہی رہ گئے۔

کئے امِت اپدیس جہاں تہاں لوگنہہ مُنی برنتھہ
دھیرج دھریئے نرپیس کہیو بسشٹ بدیہہ سن

جہاں تہاں شریشٹھ مُنیوں نے لوگوں کو بہت اُپدیش کئے وشسٹ جی نے جنک جی سے کہا کہ ہے راجن! آپ من میں دھیرج دھارن کیجئے۔

جاسو گیان روی بھو نسی ناسا۔ بچن کرن مُنی کمل بکاسا
تیہی کہ موہ ممتا نیارائی۔ یہ سیا رام سنیہہ بڑائی

جن راجہ جنک کے گیان کے سورج کے سامنے سنسار رُوپی راتری کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور جن کی بچن رُوپی کرنیں مُنی رُوپی کملوں کو کھلا دیتی ہیں۔ اُن کے نزدیک بھی کیا یہ موہ اور ممتا پھٹک سکتی ہے! یہ تو شری رام چندر جی کے پریم کی مہما ہے۔

بِشئی سادھک سِدّھ سیانے۔ ترِبِدھ جیو جگ بیدبکھانے
رام سنیہہ سرس من جاسو۔ سادھو سبھاں بڑ آدر تاسو

بھوگ ولاس کرنے والے مکت پُرش اور گیان کی اچھیا رکھنے والے جگیاسُو پُرش یہ جگت میں تین پرکار کے جیو ویدوں نے بتلائے ہیں۔ ان تینوں میں جس کا چِت شری رام جی کے پریم سرووَر میں لگا رہتا ہے۔ سادھوؤں کی سماج میں اُسی پُرش کا بڑا آدر ہوتا ہے۔

سوہ نہ رام پیم بِنو گیانو۔ کرن دھار بِنو جیمی جل جانو
مُنی بہو بِدھی بدیہہ سمجھائے۔ رام گھاٹ سب لوگ نہائے

شری رام جی کے پریم بِنا گیان شوبھا نہیں پاتا جیسے ملّاح کے بِنا ناؤ پار نہیں ہو سکتی ہے۔ مُنی وشسٹ جی نے بدیہہ راج جنک جی کو بہت سمجھایا۔ اس کے بعد سب لوگوں نے رام گھاٹ پر اشنان کیا۔

سکل سوک سنکُل نر ناری۔ سو باسرُ بیتیؤ بِنو باری
پسو کھگ مِرگنہہ نہ کینہہ اہارو۔ پریہ پرجن کر کون بچارو

سب استری پُرش شوک سے بھرپور تھے وہ دن بِنا جل پان کئے ہی بیت گیا۔ پشو، پنچھی اور ہرنوں تک نے بھی کچھ بھوجن نہ کیا پیارے کٹمبیوں کے شوک کا تو کچھ ٹھکانہ ہی کیا۔

دوؤ سماج نِمی راج رگھو راج نہانے پرات
بیٹھے سب بٹ بِٹپ تر من ملین کرس گات

دونو سماج سمیت نِمی راج جنک اور رگھو راج شری رام چندر جی نے پراتہ کال اشنان کیا۔ پھر سب درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ سب کے شریر دُبلے اور من اُداس تھے۔

جے مہی سُر دسرتھ پُر باسی۔ جے متھلاپتی نگر نواسی
ہنس بنس گُر جنک پُرودھا۔ جنہہ جگ مگ پرمارتھ سودھا
لگے کہن اُپدیس انیکا۔ سہت دھرم نئے برتی ببیکا
کوسِک کہی کہی کتھا پُرانیں۔ سمجھائی سب سبھا سُبانی

ایودھیا پُری کے رہنے والے شریشٹھ برہمن اور جنک پُور کے رہنے والے شریشٹھ برہمن۔ سوریہ بنش کے گرو وشسٹ جی اور جنک جی کے پروہت شتانند جی جنہوں نے اس سنسار میں پرمارتھ مارگ کی چھان بین کر ڈالی تھی وہ سب انیک پرکار کے دھرم نیتی ویراگ اور وویک کے لئے اُپدیش دینے لگے۔ وشوامتر جی

نے سندر بانی سے پُرانی کتھائیں کہہ کر سب سبھا کو سمجھایا۔

تب رگھوناتھ کوسک ہی کہہو۔ ناتھ کالی جل بنُو سبُو رہیو
مُنی کہہ اچت کہت رگھُورائی۔ گیئو بیتی دِن پہر اڈھائی

تب رگھوناتھ جی نے وشوامتر جی سے کہا۔ ہے ناتھ! کل سب لوگ بنا جل پان کئے ہی رہے ہیں۔ اب کچھ آہار کرنا چاہیے مُنی وشوامتر جی نے کہا۔ کہ ہے رگھوناتھ جی! آپ نے ٹھیک ہی کہا۔ آج بھی اڑھائی پہر دن بیت گیا ہے۔

رشی رُکھ لکھی کہہ تیرہتی راجُو۔ ایہاں اُچت نہیں سن اناجُو
کہا بھُوپ بھل سب ہی سوہانا۔ پائی رجا ئیسُو چلے نہانا

رشی وشوامتر جی کا رُخ دیکھ کر جنک جی نے کہا۔ کہ یہاں اَن کھانا ٹھیک نہیں ہے۔ راجہ کے سُندر بچن سبھی کے منوں کو اچھے لگے۔ سب لوگ آگیا پاکر نہانے لگے۔

تیہی اوسر پھل پھُول دل مُول انیک پرکار
لئی آئے بن چر بپل بھری بھری کانوری بھار

بن باسی کول بھیل ادھک انیک پرکار کے پھُول پھل پتے مُول آدی بہینگوں اور بوجھوں میں بھر بھر اُسی سمے لے آئے

کامد بھئے گری رام پرسادا۔ اولوکت اپہرت بشادا
سر سر تا بن بھُومی بھاگا۔ جنو اُمگت آنند انُوراگا

شری رام چندر جی کی کرپا سے سب پربت سب کامناؤں کی پُورتی کرنے والے ہو گئے۔ وُہ صرف دیکھنے ماتر سے ہی دُکھوں کو بالکل ہر لیتے تھے۔ وہاں کے تالابوں۔ ندیوں۔ بن اور پرتھوی کے سبھی حصّوں میں مانو آنند اور پریم اُمڈ رہا ہے۔

بیلی بِٹپ سب سپھل سپھُولا۔ بولت کھگ مرگ الی انُوکُولا
تیہی اوسر بن ادھک اُچھاہُو۔ تری بد سمیر سُکھد سب کاہُو

بیلیں اور درخت سب پھل پھُولوں سے لد گئے۔ پشُو پنچھی اور بھونرے انُوکُول بولنے لگے اس سمے بن میں بہت آنند چھا گیا

تھا شیتل منداور سوگندھ تینوں پرکار کی سب کے لئے سکھ دایک ہوا چل رہی تھی۔

جائی نہ برنی منوہرتائی۔ جنو مہی کرتی جنک پہونائی
تب سب لوگ نہائی نہائی۔ رام جنک مُنی آئیسُو پائی
دیکھی دیکھی ترُوبر انُورا گے۔ جہاں تہاں پُرجن اُترن لاگے
دل پھل مُول کند بِدھی نانا۔ پاون سُندر سُدھا سماتا

بن کی سندرتا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو پرتھوی راجہ جنک کی مہمان نوازی کر رہی ہو۔ تب سب لوگ اشنان کر کے رام چندر جی، جنک جی اور مُنی وششٹ جی کی آگیا پاکر سُندر برکشوں کو دیکھ دیکھ کر پریم میں مگن ہوئے! اِدھر اُدھر ڈیرہ ڈالنے لگے۔ پتے والے پھل پھُول و مُول و کند انیکوں پرکار کے امرت کے سمان بیٹھے۔

سادر سب کہن رام گرُ پٹھئے بھری بھری بھار
پوجی پتر سُر اتتھی گرُ لگے کرن پھرہار

شری رام چندر جی کے گرُو وششٹ جی نے سب کو بوجھ بھر بھر کر بڑے آدر کے ساتھ بھیجے۔ وہ سب پتر دیوتا گُرو دیو اور اتتھی پوجا کر کے پھل آہار کرنے لگے۔

ایہی بِدھی باسر بیتے چاری۔ رامُو نرکھی نر ناری سُکھاری
دُہُو سماج اسی رُچی من ماہیں۔ بنُو سیا رام پھرب بھل ناہیں

اس پرکار چار دن گذر گئے۔ سب استری پُرش شری رام جی کو دیکھ کر سُکھی ہیں۔ دونوں طرف کے سماج کے من میں ایسی اچھیا ہے۔ کہ سیتا اور رام جی کے ایودھیا جی کو واپس لوٹ جانے کے بغیر ہمارا لوٹ جانا اچھا نہیں ہے۔

سیتا رام سنگ بن باسُو۔ کوٹی امر پُر سرس سُپاسُو
پرہری لکھن رامُو بیدیہی۔ جیہی گھرُو بھاو بام بِدھی تیہی

سیتا جی اور رام جی کے ساتھ بن میں نواس کرنا دیولوک کے سُکھوں سے کروڑوں گُنا سُکھد ایک ہے۔ لکشمن جی۔ رام چندر جی اور سیتا جی کو چھوڑ کر جس کو گھر اچھا لگے مانو بدھاتا اُس کے

المٹ ہے
درسن بیہو ہوئی جب سب ہی۔ رام سمیپ بسیئے بن تب ہی

منداکنی مجن تہو کالا۔ رام درسن مدمنگل مالا

اٹنو رام گرہی بن تا پس تھل۔ اسنو امیئے سم کند مول پھل

سکھ سمیت سمپت دئی ساتا۔ چل سم ہوہیں نہ جنھیں جاتا

جب بدھاتا سب کے حق میں ہو (جب قسمت اچھی ہو) تب ہی شری رام جی کے پاس بن میں نواس ہو سکتا ہے۔ تینوں وقت منداکنی ندی میں اشنان کرنا اور آنند اور منگل کا سموہ شری رام جی کا درشن کرنا۔ شری رام جی کے کامدناتھ پربت اور بن اور تپسیوں کی آشرموں میں گھومنا اور کند مول پھل پھول جو کہ امرت کے سمان میٹھے ہیں کا بھوجن کرنے سے چودہ برس سکھ کے ساتھ پل کے سمان گذرتے ہوئے معلوم بھی نہ ہوں گے۔

ایہی سکھ جوگ نہ لوگ سب کہہیں کہاں اس بھاگو
سہج سبھائیں سماج دہو رام چرن انو راگو

سب لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم اس سکھ کے ہم یوگیہ نہیں۔ ہمارا ایسا بھاگ کہاں جو ہمیں بن میں شری رام جی کے ساتھ رہنے کا اوسر پراپت ہو۔ دونو طرفوں کے سماج کا شری رام جی کے چرنوں میں سبھاوک پریم ہے۔

ایہی بدھی سکل منورتھ کرہیں۔ بچن سپریم سنت من ہرہیں
سیا ماتو تیہی سمے پٹھائیں۔ داسیں دیکھی سواد سر و آئیں

سب اس پرکار منورتھ کر رہے ہیں اُن کے پریم بھرے بچن سنتے ہی من موہت ہو جاتا ہے۔ اسی سمے سیتا جی کی ماتا کی بھیجی ہوئی داسیاں رانیوں کا فرصت کا سمے دیکھ کر آئیں۔

ساو کاس سنی سب سیا ساسو۔ آئیو جنک راج رنیوا سو
کوسلیاں سادر سنمانی۔ آسن دیئے سمے سم دیانی

اُن داسیوں سے سن کر کہ سیتا جی کی ساری ساسوئیں اس سمے فرصت میں ہیں جنک جی کا رنواس اُن سے ملنے آیا۔

کوشلیا جی نے اُن کا آدر ستکار کیا۔ اور موقع کے مطابق اُنہیں بیٹھنے کو سندر آسن دیئے۔

سیل سنیہہ سکل دہو اورا۔ دروہیں دیکھی سنی کلس کٹھورا
پلک سنتھل تن باری بلوچن۔ مہی نکھ لکھن لگیں سب سوچن

دونوں طرفوں کے رنواس کے شیل پریم کو دیکھ کر اور سن کر کٹھور بجر بھی پگھل جاتے ہیں۔ شریر پُلکت اور شتھل ہے۔ آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ سب اپنے ناخنوں سے زمین کریدتی ہوئی سوچنے لگیں۔

سب سیا رام پریتی کی سی مورتی۔ جنو کرونا بہو بیش بسورتی
سیا ماتو کہہ بدھی بدھی بانکی۔ جو پئے پھینو پھوپی ٹانکی

سبھی مانو سیتا رام جی کے پریم کی مانو مورت ہی ہیں۔ یا یوں سمجھو کہ خود کرونا ہی بہت سے روپ دھارن کر کے بسور رہی ہو۔ سیتا جی کی ماتا کہنے لگی کہ بدھاتا کی بدھی بڑی ٹیڑھی ہے۔ جو دودھ کے پھین جیسی کوملتا کو بجر کی ٹانکی سے پھوڑ رہا ہے۔

سنئے سدھا دیکھہیں گرل سب کرتوتی کرال
جہاں تہاں کاک الوک بک مانس سکرت مرال

امرت تو کیول سننے میں ہی آتا ہے۔ زہر عام دکھائی دیتا ہے۔ بدھاتا کی سب کرنی ہی الٹی ہے! اور انوکھی ہے۔ کوے الو بگلے تو ادھر اُدھر عام دکھائی دیتے ہیں پر نتو ہنس تو کہیں ایک مانسرور میں ہی ہے۔

سنتی سسوچ کہہ دیبی سمترا۔ بدھی گتی بڑی بپریت بچترا
جو سرجی پالئی ہرئی بہوری۔ بال کیلی سم بدھی متی بھوری

یہ سن کر دیوی سمترا شوک کے ساتھ کہنے لگی کہ بدھاتا کی گتی بڑی الٹی ہے اور انوکھی ہے۔ جو پہلے تو سرشٹی کی پیدائش اور پرورش کرتا ہے۔ اور پھر نشٹ کر ڈالتا ہے۔ بدھاتا کی بدھی تو لڑکوں کے کھیل کے سمان بھولی بھالی ہے ——

کوسلیا کہہ دوسو نہ کاہو۔ کرم بیبس دکھ سکھ چھتی لاہو

کٹھن کرم گتی جان بدھاتا۔ جو شبھ اشبھ سکل پھل داتا

کوشلیا جی نے کہا۔ کسی کا کوئی دوش نہیں ہے۔ دُکھ سُکھ لابھ ہانی سب کرموں کے وش ہے۔ کرم کی گتی بڑی کٹھن ہے اسے تو بدھاتا ہی ٹھیک جانتے ہیں۔ جو سارے شبھ اشبھ (نیک و بد) کرموں کا پھل دینے والے ہیں۔

ایس رجائی سیس سب ہی کیں۔ اُتپتی تھتی لے لشہوامی کے
دیبی موہ بس سوچئے بادی۔ بدھی پرپنچ اس اچل انادی

ایشور کی آگیا سبھی کے سر پر ہے۔ پیدائش قیام اور فناہ امرت اور وش سب اُسی کے آدھین ہیں۔ ہے دیوی! اگیان وش شوک کرنا ویرتھ ہے۔ بدھاتا کی سرشٹھی ایسی ہی اچل اور انادی ہے۔

بھوپتی جیب مرب اُر آنی۔ سوچئے سکھی لکھی نج ہت ہانی
سیا ماتو کہہ ستیہ سُبانی۔ سکرتی اودھی اودھ پتی رانی

مہاراج (دسرتھ) کے مرنے اور جینے کی بات کو من میں یاد کرکے جو ہم چنتا کرتی ہیں وہ تو ہے سکھی! ہم اپنے ہی ہت کی ہانی دیکھ کر (ارتھات اپنی ہی غرض کے مارے) کرتی ہیں۔ سیتا جی کی ماتا کہنے لگی۔ آپ نے ستیہ اور اُتم کہا۔ آپ پنیوں کی حد اودھ پتی کی ہی تو رانی ہیں۔ پھر بھلا آپ ایسی اُتم بات کیوں نہ کہو

لکھن رام سیا جا ہوں بن بھل پرنام نہ پوچھو
گہہ بری ہیاں کہہ کوسلیا موہی بھرت کر سوچو

دُکھ بھرے ہردے سے کوشلیا جی نے کہا شری رام لکشمن اور سیتا بن میں بھلے ہی جائیں۔ انت میں اس سے بھلائی ہی ہوگی بدھاتا کی کرنی کوئی بھی بُری نہیں ہوتی۔ مجھے تو ایک بھرت کی چنتا ہے۔

ایس پرساد اسیس تمہاری۔ ست ست بادھو دیو سری یاری
رام سپتھ میں کینہی نہ کاؤ۔ سو کری کہیوں سکھی ستی بھاؤ

ایشور کی کرپا اور آپکی آشیرواد سے میرے پُتر اور بہوئیں گنگا جی کے جل کے سمان نرمل ہیں۔ میں نے کبھی شری رام جی کی سوگند نہیں کھائی۔ سو ہے سکھی! آج شری رام جی کی سوگند کھا کر بالکل سچے بھاؤ سے کہتی ہوں۔

بھرت سیل گن بنئے بڑائی۔ بھایپ بھگتی بھروس بھلائی
کہت سارد ہو کر متی ہیچے۔ ساگر سیپ کہ جاہیں اُلیچے

کہ بھرت جی کے شیل گُن نمرتا بڑائی بھراتری بھاو بھگتی شردھا اور نیکی کا ورنن کرنے میں سرسوتی کی بدھی بھی ہچکچاتی ہے۔ کیا سیپ سے سمندر خالی کیے جاسکتے ہیں۔

جانیوں سدا بھرت کل دیپا۔ بار بار موہی کہیو مہیپا
کسیں کنکو منی پار کھی پاہیں۔ پُرش پرکھیئے ہی سمیں سبھائیں

میں بھرت کو سدا سے اپنے کُل کا دیپک جانتی ہوں۔ مہاراج نے بھی بار بار مجھے یہی کہا تھا۔ سونے کے کھرے اور کھوٹے کی پہچان کسوٹی پر کسے جانے پر ہوتی ہے اور رتن کے اصل اور نقل کی پہچان جوہری کے ملنے پر ہی ہوتی ہے۔

انوچیت آجو کہب اس مورا۔ سوک سنہیں سیانپ تھورا
سُنی سُرسری سم پاونی بانی۔ بھئیں سنیہہ بکل سب رانی

کنتو آج میرا ایسا کہنا بھی انوچیت ہے۔ شوک اور موہ میں وچار شکتی گھٹ جاتی ہے۔ کوشلیا جی کی گنگا جی کے سمان پوتر کرنے والی بانی سُن کر سب رانیاں پریم کے مارے ویاکُل ہوگئیں۔

کوسلیا کہہ دھیر دھری سنہو دیبی متھلیسی
کو بیبک نادھی بلبھہی تمہہی سکئی اُپدیسی

کوشلیا جی نے پھر دھیرج دھر کر کہا۔ ہے دیوی متھلیشوری! سُنئے۔ آپ گیان کے بھنڈار شری جنک جی کی پتنی ہیں۔ بھلا آپ کو کون اُپدیش دے سکتا ہے؟

رانی رائے سن اوسر پائی۔ اپنی بھانتی کہب سمجھائی
رکھئیں لکھن بھرت گونہی بن۔ جوں یہ مت مانے مہیپ من

ہے رانی! موقع پا کر آپ راجہ کو اپنی طرف سے جہاں تک

ہو سکے سمجھا کر کہنا کہ لکشمن جی کو گھر رکھ لیا جائے۔ اور بھرت بن کو جائیں اگر یہ صلاح راجہ کے من میں ٹھیک بیٹھ جائے۔

تو بھل جتن کرب سبچار ہی۔ موریں سوچ بھرت کر بھاری
گوڑھ سنیہہ بھرت من ماہیں۔ رہے نیک موہی لاگت ناہیں

تو خوب وچار کر بھلی بھانت ایسا جتن کریں مجھے بھرت کی بہت چنتا لگی ہوئی ہے۔ بھرت جی کے من میں گوڑھ پریم ہے۔ اُن کے گھر رہنے پر مجھے بھلائی نظر نہیں آتی (ایسا نہ ہو کہ پریم کے مارے وہ اپنے پرانوں کو ہی نہ تیاگ دیں)

لکھی سبھاؤ سُنی سرل سُبانی۔ سب بھئی مگن کرن رس رانی
نبھ پرسون جھری دھنیہ دھنیہ دھنی۔ سنتھل سنیہہ سدھ جوگی مُنی

کوشلیا جی کا سبھاؤ دیکھ کر اور اُنکی سرل اور سندر بانی کو سُن کر سبھی رانیاں کرونا رس میں مگن ہو گئیں۔ آکاش سے پھولوں کی بارش کی جھڑی لگ گئی۔ اور دھنیہ دھنیہ کی دھن ہونے لگی۔ سدھ یوگی اور مُنی لوگ پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔

سب رنواس بتھکی لکھی رہیو۔ تب دھیر دھر سمترا کہیو
دیبی دنڈ جگ جامنی بیتی۔ رام ماتو سُنی اُٹھی سپریتی

سارا رنواس دیکھ کر شتھل ہو گیا تب سمترا جی نے دھیرج دھر کر کہا کہ ہے دیوی! دو گھڑی رات بیت چکی ہے۔ یہ سُن کر شری رام جی کی ماتا کوشلیا جی پریم پوروک اُٹھی۔

بیگی پاؤ دھاریئے تھلہی کہہ سنیہہ سنتی بھائے
ہمرے تو اب ایس گتی کے متھلیس سہائے

اور بڑے پریم سے ستیہ بھاؤ سے بولی۔ اب جلدی ہی اپنا استھان کو جایئے۔ ہمارے تو اب ایشور ہی گتی ہے یا (کتھات ہمیں تو ایک ماتر ایشور کا ہی بھروسہ ہے) یا متھلا نریش جنک جی سہایک ہیں۔

لکھی سنیہہ سُنی بچن بنیتا۔ جنک پریا گہہ پائے پُنیتا
دیبی اُچت اسی بنئے تمہاری۔ دسرتھ گھرنی رام مہتاری

کوشلیا جی کے پریم کو دیکھ کر اور اُن کے نمر بچن سُن کر جنک جی کی پیاری پتنی نے اُن کے پوتر چرن پکڑ لیئے۔ ہے دیوی! آپ دسرتھ جی کی پتنی اور شری رام جی کی ماتا ہیں۔ آپ کی ایسی نمرتا اُچت ہی ہے۔

پربھو اپنے نیچہو آدر ہیں۔ اگنی دھوم گری سر تِنو دھر ہیں
سیوک راؤ کرم من بانی۔ سدا سہائے مہیسو بھوانی

پربھو اپنے نیچ سیوکوں کا بھی آدر کرتے ہیں اگنی دھوئیں کو اور پربت گھاس پھوس کو اپنے سر پر دھارن کرتے ہیں۔ ہمارے راجہ (جنک جی) تو من بچن کرم سے آپ کے سیوک ہیں۔ پرنتو سدا سہائتا کرنے والے تو ایک ماتر شری شو جی اور پاربتی جی ہیں۔

رورے انگ جوگو جگ کو ہے۔ دیپ سہائے کہ دن کر سوہے
راؤ جائی بن کری سُر کاجو۔ اچل اودھ پر کرہیں راجو

آپکا سہائک (مددگار) ہونے یوگیہ سنسار بھر میں بھلا اور کون ہے! دیپک سورج کی سہائتا کرنے کا دعویٰ کر کے کہیں شوبھا پا سکتا ہے! شری رام چندر جی بن میں جا کر دیوتاؤں کا کارج کرینگے۔ اور اس کے بعد اودھ پوری میں جا کر اچل راج کریں گے۔

امر ناگ نر رام باہو بل۔ سُکھ بسیہیں اپنیں اپنیں تھل
یہ سب جاگ بلک کہی راکھا۔ دیبی نہ ہوئی مدھا مُنی بھاکھا

دیوتا، ناگ اور منش سب شری رام چندر جی کے بھجا بل کے آشرت اپنے اپنے لوکوں میں سُکھ سے نواس کریں گے۔ یہ سب یگیہ ولک جی نے پہلے سے ہی کہہ رکھا ہے۔ ہے دیوی! مُنی کی بات متھیا نہیں ہو سکتی۔

اس کہی پگ پری پریم اتی سیا ہت بنئے سُنائی
سیا سمیت سیا ماتو تب چلی سُواسیسو پائی

ایسا کہہ کر بہت ہی پریم سے پاؤں پڑ کر سیتا جی کو اپنے ساتھ لینے نواس میں لے جانے کے لیئے بنتی کی۔ اور کوشلیا جی کی آگیا پا کر سیتا جی کو ساتھ لئے سیتا جی کی ماتا اپنے نواس استھان کو چلی۔

پریہ پریجن ہی ملی بسیدیہی۔ جو جیہی جو گو بھانتی تیہی تیہی
تاپس بیش جانکی دیکھی۔ بھا سُبو بِکل بِشاد بیشیشی

سیتاجی اپنے پیارے پریوار کو جو جیسا ہو گیہ تھا اُس کو اُسی پرکار سے ملیں۔ سیتاجی کو تپسیوں کے بھیس میں دیکھ کر سبھی پریوار والے مہا ویاکل ہو گئے۔

جنک رام گرو آئیسو پائی۔ چلے تھلہی سیا دیکھی آئی
لینہی لائی اُر جنک جانکی۔ پاہنی پاون پیم پران کی

جنک جی رام جی کے گرو دشِشٹ جی کی آگیا پا کر اپنے ڈیرے کو چلے۔ اور وہاں جا کر انہوں نے سیتاجی کو دیکھا۔ جنک جی نے اپنے پوتر پریم اور پرانوں کی مہمان جانکی جی کو چھاتی سے لگا لیا۔

اُر اُمگیؤ امبودھی انورا گو۔ بھیو بھوپ منو منہوں پیاگو
سیا سنیہہ بٹُو بادھت جوہا۔ تاپر رام پیم سِسُو سوہا

اس سمے راجہ کے ہردے میں پریم کا سمندر اُمڈ پڑا۔ راجہ کا من مانو پریاگ ہو گیا۔ اس سمندر کے اندر انہوں نے سیتاجی کے پریم روپی کلپ برکش کو بڑھتے ہوئے دیکھا۔ اُس برکش پر شری رام جی کا پریم مانو بالک روپ سے شوبھا پا رہا ہے۔

چرجیوی مُنی گیان بِکل جنو۔ بُڑت لہیؤ بال او لمبنو
موہ مگن متی نہیں بدیہہ کی۔ مہما سیا رگھوبر سنیہہ کی۔

جنک جی کا برہم گیان مانو چرنجیوی مارکنڈے مُنی ہیں۔ جو ویاکل ہو کر ڈوبتے جاتے ہوئے اُس رام پریم روپی بالک کا سہارا پکڑ کر بچ گئے۔ بدیہہ راج جنک جی کی بُدھی موہ میں مگن نہیں ہے۔ یہ تو سیتاجی اور شری رگھوناتھ جی کے الوکک پریم کی مہما ہے۔

سیا پِتُو ماتُو سنیہہ بس بِکل نہ سکی سنبھاری
دھرنی سُتاں دھیر جو دھریو سُمیؤ سُدھرم بچاری

اپنے ماتا پتا کے پریم کے کارن سیتاجی ایسی ویاکل ہو گئیں کہ اپنے دیہہ کو سنبھال نہ سکیں پرنتو دھیرج کی دھرتی کنیا سیتاجی نے سماں اور اُتم دھرم کا وچار کر کے دھیرج دھری۔

تاپس بیش جنک سیا دیکھی۔ بھیؤ پیمو پرتیوشو بسیشی
پُتری پوتر کیئے کُل دوؤ۔ سُجس دھول جگ کہہ سبو کوؤ

سیتاجی کو تپسوی بھیس میں دیکھ کر جنک جی کو بڑا ہی پریم اور سنتوش ہوا۔ تب وہ کہنے لگے بیٹی! تو نے دونوں کُل پوتر کر دیئے تیرے اُتم یش سے سارا سنسار اُجل ہو رہا ہے سب کوئی ایسا کہتے ہیں۔

جِتی سُرسری کیرتی سری توری۔ گونو کینہہ بدھی انڈ کروری
گنگ اَونی تھل تینی بڈیرے۔ ایہیں کیئے سادھو سماج گھنیرے

تیری کیرتی روپی ندی دیونَدی گنگاجی کو جیت کر کروڑوں برہمانڈوں میں بہہ نکلی ہے۔ گنگاجی نے تو پرتھوی پر تین ہی ستھانوں (ہردوار پریاگ راج اور گنگا ساگر) کو بڑائی دی ہے۔ پر اس تیری کیرتی روپی ندی نے بہت سے سنت سماج روپی تیرتھوں کو بڑا کیا ہے۔

پِتو کہہ ستیہ سنیہہ سُبانی۔ سیا سکچ جنھو منہوں سمانی
پُنی پِتو ماتو لیہی اُر لائی۔ سکھ آسش ہت دینہی سُہائی

پتا نے تو پریم سے بھری ہوئی سچی بانی کہی پرنتو سیتاجی اپنی بڑائی سن کر لجا گئیں۔ پتا ماتا نے انہیں پھر ہردے سے لگا لیا۔ اور اُسے سندر ہِت بھری شکشا اور آشیرواد دی۔

کہتی نہ سیا سکچ من ماہیں۔ یہاں بسب رجنیں بھل ناہیں
لکھی رُخ رانی جنا یُو راؤ۔ ہردے سراہت سیل سبھاؤ

سیتاجی کچھ نہیں کہتی ہے۔ وہ پتا ماتا کو یہ کہنے میں پس وپیش میں پڑی ہوئی ہے۔ کہ رات میں یہاں رہنا اُچت نہیں۔ سیتاجی کی ماتا نے اُن کا رخ دیکھ کر راجہ کو جتلا دیا۔ تب دونوں اپنے ہردے میں سیتاجی کے شیل اور سبھاؤ کی سراہنا کرنے لگے۔

بار بار ملی بھینٹی سیا بدا کینہی سنمانی
کہی سمے سر بھرت گتی رانی سُبانی سیانی

راجہ رانی نے بار بار گلے لگا کر سیتا جی کو آدر کے ساتھ وداع کیا۔ پھر چتر رانی نے موقع پا کر راجہ کو بھرت جی کی وشائستائی۔

سُنی بھوپال بھرت بیوہارُو۔ سون سگندھ سُدھا سسی سارُو
مُوندے سجل نین پُلکے تن۔ سجسُو سراہن لگے مُدِت من

سونے اور سوگندھ اور چندر سار کے سمان امرت میٹے بھرت جی کے بیوہار کو سن کر راجہ جنک نے اپنے آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں کو موند لیا۔ اُن کا شریر پلکت ہو گیا وہ پرسن من ہو کر بھرت جی کے سُندر یش کی سراہنا کرنے لگے۔

ساودھان سنو سُمکھی سُلوچنی۔ بھرت کتھا بھو بندھ بموچنی
دھرم راج نیئے برہم بچارُو۔ ایہاں جتھا متی مور پرچارو

کہ ہے سُندر مکھی! ہے سندر نیتروں والی! ساودھان ہو کر سُنو! بھرت جی کی کتھا سنسار بندھن سے چھڑانے والی ہے۔ دھرم راج نیتی اور برہم وچار ان تینوں میں میری بدھی کی تھوڑی بہت پہنچ ہے (ادھات میں ان تینوں کو تھوڑا بہت جانتا ہوں)

سو متی موری بھرت مہاہی۔ کہے کاہ چھل چھواتی نہ چھاہی
بدھی گن پتی اہی پتی سو سارو۔ کوی کوید بدھ بدھی بسارد
بھرت چرت کیرتی کرتو تی۔ دھرم سیل گن بمل بھبوتی
سمجھت سنت سکھد سب کاہو۔ سچی سُرسری رُچی ندر سُدھا ہو

سو ایسی میری بدھی بھرت جی کی مہما کا ورنن تو کیا کریگی۔ کنتو وہ چھل کر کے بھی اُس کے سایہ تک کو بھی نہیں چھو سکتی۔ برہما گنیش شیش شو اور سرسوتی جی۔ کوی پنڈت گیانی اور بدھیمان سب کسی کو بھرت جی کے چرتر کیرتی کرنی دھرم شیل گن نرمل پُرانی سمجھ نے سے اور سُننے سے سُکھ دینے والے ہیں۔ پوترتا میں گنگا جی کے سمان اور مٹھاس میں امرت کے سمان ہیں۔

نرودھی گن نرپم پُرشو بھرتو بھرت سم جانی
کہئے سمیرو کہ سیر سم کبی کل متی سکچانی

بھرت جی کے گنوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ وہ ایک لاثانی پُرش ہیں۔ اُن کے سمان اور کوئی نہیں ہیں۔ وہ اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ سمیرو پربت کو سیر کے برابر کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے انہیں اُپما (تشبیہ) دینے میں کوی لوگوں کی بدھی بھی شرمندہ ہو گئی۔

اگم سب ہی برنت برنی۔ جمی جل ہین مین گمو دھرنی
بھرت امت مہما سُنو رانی۔ جانہیں رامو نہ سکہیں بکھانی

ہے اتم ورن والی! بھرت جی کی مہما کا پار پانا سبھی کے لئے ایسے ہی اگم ہے۔ جیسے جل رہت دھرتی پر مچھلی کا چلنا۔ ہے رانی! سُنو بھرت جی کی امت (جس کا ناپ نہ کیا جا سکے) مہما کو صرف شری رام چندر ہی جانتے ہیں۔ اور اس مہما کا ورنن تو وہ بھی نہیں کر سکتے۔

برنی سپریم بھرت انو بھاؤ۔ تیا جیا کی رُچی لکھی کہہ راؤ
بہوریں لکھنو بھرتو بن جاہیں۔ سب کر بھل سب کے من ماہیں

اس پرکار پریم کے ساتھ بھرت جی کے سبھاؤ کا ورنن کر کے اپنی رانی کے من کی رُچی جان کر راجہ جنک جی نے کہا۔ لکشمن جی گھر لوٹ جائیں اور بھرت جی بن میں جائیں۔ سب کا اس میں بھلا ہے۔ اور سب کے من میں بھی یہی ہے۔

دیبی پرنتو بھرت رگھوبر کی۔ پریتی پرتیتی جائی نہیں ترکی
بھرتو اودھی سنیہہ ممتا کی۔ جدپی رامو سیم سمتا کی

ہے دیوی! بھرت جی اور رام چندر جی کا آپس میں پریم اور ایک دوسرے پر وشواش کا ورنن کرنا بدھی کی شکتی سے باہر ہے۔ بھرت جی تو پریم اور ممتا کی حد ہیں۔ اور شری رام چندر جی سمتا (سب کو سمان بھاؤ سے دیکھنا) کی حد ہیں۔

پرمارتھ سوارتھ سکھ سارے۔ بھرت نہ سپنیہوں منہوں نہارے
سادھن سدھی رام پگ نیہو۔ موہی لکھی پرت بھرت مت ایہو

شری رام جی کے تئیں شردھا اور پریم کے بغیر بھرت جی نے پرمارتھ سوارتھ اور سکھوں کی طرف تو سپنے میں بھی بھول کر من سے

بھی ہٹنیں تا کا ہے۔ اُن کے سادھن اور سِدّھی تو ایک ماتر رام جی کے چرنوں کا پریم ہی ہے۔ مجھے تو بھرت جی کا بھی مت جان پڑتا ہے۔

بھورہیُوں بھرت نہ پیلیہیں منسہُوں رام رجائی
کریئے نہ سوچُو سنہیہ لیس کہیُو بھُوپ بلکھائی

راجہ جنک نے پریم سے گدگد بانی سے کہا کہ بھرت جی تو بھول کر بھی رام جی کی آگیا کو من سے بھی نہیں ٹالیں گے۔ اس لئے پریم کے وش ہو کر سوچ نہیں کرنی چاہیئے۔

رام بھرت گُن گنت سپریتی۔ نسی دمپتی ہی پلک سم بیتی
راؤ سماج پرات جُگ جاگے۔ نہائی نہائی سُر پوجن لاگے

اس پرکار رام جی اور بھرت جی کے گنوُں کو پریم سے کہتے کہتے راجہ رانی کو رات پلک کے سمان بدر گئی۔ دونوں راج سماج سویرا ہونے پر جاگے۔ اور اشنان کر کے دیو پوجا کرنے لگے۔

گئے نہائی گر پہیں رگھُو رائی۔ بندی چرن بولے دُکھ پائی
ناتھ بھرت پُر جن مہتاری۔ سوک بکل بن باس دُکھاری

شری رگھُو ناتھ جی اشنان کر کے گرو وشسٹ جی کے پاس گئے۔ اُن کی چرن بندنا کر کے اُنکا رخ پا کر بولے۔ ہے ناتھ! بھرت نگر نواسی اور ماتائیں شوک سے دیاکل اور بن میں رہنے سے دُکھی ہیں۔

سہت سماج راؤ مِتھلیشُو۔ بہت دِوس بھئے سہت کلیشُو
اُچِت ہوئی سوئی کیجئے ناتھا۔ ہت سب ہی کر رورے ہاتھا

اپنی ساری سماج سہت متھلا نریش جنک جی کو بھی دُکھ اور کشٹ سہتے سہتے بہت دن بیت گئے۔ ہے ناتھ! جو مناسب ہو وُہ کیجئے۔ سب کی بھلائی آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

اس کہی اتی سکچے رگھُو راؤ۔ مُنی پُلکے لکھی سیلُو سبھاؤ
تمہہ بِنُو رام سکل سُکھ ساجا۔ نرک سرس دُہُو راج سماجا

ایسا کہہ کر شری رگھو ناتھ جی سکچیا (سکڑ گئے یعنی لجا گئے) گئے۔ وسشٹ جی ان کے شیل سبھاؤ کو دیکھ کر آنند کے مارے پلکت ہو گئے اور کہنے لگے۔ ہے رام! دونوں طرف کی راج سماج کے لئے تمہارے بغیر سب سُکھ کا سامان نرک کے سمان دُکھدائک ہے۔

پران پران کے جیو کے جیو سُکھ کے سُکھ رام
تمہہ تجی تات سُہات گرہ جنہیں تنہیں بِدھی بام

ہے رام! سب کے پرانوں کے تم پران ہو سب کی آتماؤں کے تم آتما ہو۔ اور سب کے سُکھوں کے تم سُکھ ہو۔ تمہیں چھوڑ کر ہے تات! جس کو گھر اچھا لگتا ہے۔ بدھاتا اس کے برخلاف ہے

سو سُکھ کرمُو دھرمُو جری جاؤ۔ جہاں نہ رام پدپنکج بھاؤ
جوگُو کُجوگُو گیان اگیانو۔ جہاں نہیں رام پیم پردھانو

جہاں شری رام جی کے چرن کملوں میں پریم نہیں ہے۔ وہ سُکھ کرم اور دھرم سب بھسم ہو جائے جس یوگ اور گیان میں شری رام جی کے پریم کی پردھانتا نہیں وہ یوگ کجوگ اور گیان اگیان ہی ہے۔

تمہہ بِنُو دُکھی سُکھی تمہہ تیہی۔ تمہہ جانہُو جیا جو جیہی کیہی
رائُر آئیسُو سر سب ہی کیں۔ بدِت کرپالہی گتی سب نیکیں

ہے رام! یہ سارا سماج تمہارے بنا دُکھی ہے۔ یہ تمہارے ہی پاس رہنے سے سکھی ہے۔ جو جس کے دل میں ہے۔ وہ سب آپ جانتے ہی ہو۔ سب آپ کی آگیا کے آدھین ہیں۔ ہے کرپالو! آپ کو سب کی گتی اچھی طرح سے پرگٹ ہے۔

آپُو آشرم ہی دھاریئے پاؤ۔ بھیُو سنیہہ ستھِل مُنی راؤ
کری پرنامُو تب رامُو سدھائے۔ رِشی دھری دھیر جنک پہیں آئے

آپ آشرم کو پدھاریئے۔ ایسا کہہ کر منی راج وشسٹ جی پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ تب شری رام چندر جی پرنام کر کے چل دیئے رشی دھیرج دھر کر جنک کے پاس آئے۔

رام بچن گرو نرپ ہی سنائے۔ سیل سنیہہ سبھائے سُہائے
مہاراج اب کیجیے سوئی۔ سب کر دھرم سہت ہت ہوئی

گرو وششٹ جی نے شری رام چندر جی کے شیل پریم سے بھرے ہوئے سبھاو سے ہی سُندر بچن جنک جی کو سنائے۔ اور کہا ہے مہاراج! اب آپ وہی کیجیے جس میں سب کا دھرم سمیت بھلا ہو۔

گیان ندھان سُجان شُچی دھرم دھیر نرپال
تمہہ بنو اسمجھس سمن کو سمرتھ ایہی کال

ہے راجن! تم گیان کے بھنڈار، چتر، پوتر اور دھرم اور دھیرج دھارن کرنیوالے ہیں ہمیں آپ کے سوائے اس دُبدھا دیس وپیس کی سی حالت۔ جب کر تو یہ اور اگر تو یہ کا نشچے ہو سکے ہے کو دور کرلینے میں اور کوئی سمرتھ نہیں۔

سُنی مُنی بچن جنک انوراگے۔ لکھی گتی گیان و برا گو برا گے
شتھل سنیہہ گُنت من ماہیں۔ آئے یہاں کینہہ بھل ناہیں

مُنی وششٹ جی کے بچن سُن کر جنک جی پریم میں مگن ہو گئے ہمگی دشا کو دیکھ کر اُن کے گیان اور ویراگ کو بھی ویراگ ہو گیا۔ وہ پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ اور من ہی من میں وچار کرنے لگے۔ کہ یہاں ہمارا آنا ہی ٹھیک نہیں تھا۔

رامہی رائے کہیو بن جانا۔ کینہہ آپو پریہ پریم پرمانا
ہم اب بن میں بن ہی بیٹھائی۔ پرمدت پھرب بیبک بڑائی

راجہ دشرتھ جی نے بن جانے کے لئے آگیا دی۔ اور آپ کو ان کے پریم پرکھیا دکھا دیا۔ ہم اب اُن شری رام جی کو اس بن سے بھی آگے گھنے بن میں بھیج کر اور اپنے گیان وچار سے پرسن ہوتے ہوئے واپس لوٹیں۔ تو ہمارے ایسے گیان اور جیسے پر لعنت ہے۔

تاپس مُنی مہی سُر سُنی دیکھی۔ بھئے پریم بس بکل بسیشی
سمیو سمجھی دھری دھیر جو راجا۔ چلے بھرت پہیں سہت سماجا

تپسوی مُنی اور برہمن یہ سب کچھ سُن کر اور دیکھ کر پریم کے وش ہو کر بہت ہی ویاکل ہو گئے۔ وقت وچار کر راجہ جنک نے دھیرج دھری اور وہ اپنی ساری سماج کے ساتھ بھرت جی کے پاس آئے۔

بھرت آئی آگے بھئی لینے۔ اوسر سرس سواسن دینے
تات بھرت کہہ تیر بُتی راؤ۔ تمہہ ہی بدت رگھوبیر سبھاؤ

بھرت جی نے آگے بڑھ کر اُن کا سواگت کیا۔ اور موقع کے مطابق اُنہیں سُندر آسن دیئے۔ تب جنک جی نے کہا۔ ہے تات! تم شری رگھوناتھ جی کے سبھاو کو جانتے ہو۔

رام ستیہ برت دھرم رت سب کر سیل سنیہو
سنکٹ سہت سکوچ بس کہیے جو آیسو دیہو

شری رام چندر جی ستیہ برت دھاری اور دھرم میں رمن کرنیوالے اور سب کے شیل اور پریم کو رکھنے والے ہیں۔ اس لئے سنکوچ وش سنکٹ سہہ رہے ہیں۔ اب تم جو آگیا دو وہی اُن سے کہا جائے۔

سُنی تن پُلکی نین بھری باری۔ بولے بھرت دھیر دھری بھاری
پربھو پریہ پوجیہ پتا سم آپو۔ کُل گرو سم ہت مائے نہ باپو

یہ سُن کر بھرت جی کا شریر پلکت ہو گیا۔ اُنکے نیتروں میں آنسو اُمڈ آئے۔ وہ بڑی بھاری دھیرج دھر کر بولے۔ ہے پربھو! آپ ہمارے پتا جی کے سمان ہیں۔ اور پوجنیہ ہو۔ اور کل گرو وششٹ جی کے سمان ہماری بھلائی کرنے والا دوسرا کوئی نہیں۔ حتے کہ ماتا پتا بھی نہیں۔

کوسیک آدی مُنی سچو سماجو۔ گیان امبو ندھی آپنو آجو
سسو سیوکو آیسو انو گامی۔ جانی موہی سکھ دیئے سوامی

وشوامتر جی جیسے پربھاوشالی منیوں اور منتریوں کا یہ سماج ہے! اور آپ گیان کے بھنڈار بھی آج موجود ہیں۔ ہے سوامی! مجھے اپنا شاگرد سیوک اور پیرو جان کر سکشا دیجیے۔

ایہیں سماج تھل بوجھب راؤر۔ مون ملن میں بولب باؤر
چھوٹے بدن کہیوں بڑی باتا۔ چھمب تات لکھی بام بدھاتا

ایسے سماج اور تیرتھ استھان میں آپ جیسے گیانی اور پوجیہ

سبا آستانوں کا مجھ سے پوچھنا شوبھا نہیں دیتا۔ اگر میں جواب نہ دوں تو مجرا سمجھا جاؤں گا۔ اور اگر جواب دوں تو یہ پاگل پن ہے۔ تو بھی میں چھوٹے منہ بڑی بات کہتا ہوں۔ ہے تات! میرے دن گرد دشا پہچان کر آپ مجھے کشما کریں۔

آگم نگم پرسدھ پرانا۔ سیوا دھرم کٹھن جگو مانا
سوامی دھرم سوارتھ برودھو۔ بیر اندھ پریم ہی نہ پربودھو

وید شاستر اور پرانوں میں پرسدھ ہے اور عام دنیا جانتی ہے کہ سیوا دھرم کتنا کٹھن ہے۔ سوامی دھرم اور سوارتھ میں آپس میں ورودھ (دشمنی) ہے۔ ویر اندھا ہوتا ہے اور پریم میں گیان نہیں رہتا۔ اس لئے میں پریم وش کہوں یا سوارتھ وش مجھ سے دونوں صورتوں میں بھول ہوگی۔ کیونکہ اگیان ہی دونوں صورتوں میں پردھان ہے۔

راکھی رام رُکھ دھرم برت پرادھین موہی جانی
سب کیں سمت سرب ہت کریئے پیمو پہچانی

اس لئے آپ مجھے بے بس جان کر اور شری رام جی کے رُخ دھرم برت کا خیال رکھتے ہوئے جو سب کو منظور ہو اور واستو میں (در اصل) جس سے سب کا کلیان ہو۔ آپ سب کا پریم پہچان کر وہی کیجئے۔

بھرت بچن سُنی دیکھی سبھاؤ۔ سہت سماج سراہت راؤ
سُگم اگم مرُدو منجو کٹھورے۔ ارتھ امت اتی آکھر تھورے

بھرت جی کے بچن سن کر اور ان کا سبھاؤ دیکھ کر سماج سہت راجہ جنک ان کی سراہنا کرنے لگے۔ بھرت جی کے بچن سننے میں بہت آسان پرنتو ارتھ سمجھنے میں بہت کٹھن۔ دیکھنے میں سندر اور کومل لیکن واستو میں بڑے کٹھور ہیں۔ اگرچہ ان بچنوں میں اکھشر بالکل تھوڑے ہیں۔ پرنتو ان کے ارتھ کا تو کوئی ٹھکانا ہی نہیں۔

جیوں مکھ مُکر مُکر نج پانی۔ گہی نہ جائی اس ادبھت بانی
بھوپ بھرت مُنی سہت سماجو۔ گے جہاں ببُدھ کمُد دوج راجو

جیسے چہرے کا عکس شیشے میں پڑتا ہے اور شیشہ ہاتھ میں ہوتا ہے پرنتو وہ بھی وہ عکس پکڑا نہیں جاتا۔ ایسے ہی بھرت جی کی انوکھی بانی پکڑی نہیں جاتی۔ راجہ جنک بھرت وششٹھ جی اور ساری سماج سہت وہاں گئے جہاں دیوتا روپی کمُد کے کھلانے والے چندرما شری رام چندر جی تھے۔

سُنی سُدھی سوچ بکل سب لوگا۔ منہوں مین گن نو جل جوگا
دیو پرتھم کُل گُرو گتی دیکھی۔ نِرکھی بدیہہ سنیہہ بسیشی

یہ سماچار پاکر سب لوگ سوچ میں ویاکل ہو گئے۔ جیسے نئے بارش کے جل سے (پہلی بارش کے جل سے) سنجوگ پاکر مچھلیاں ویاکل ہو جاتی ہیں۔ دیوتاؤں نے پہلے گرو وششٹھ جی کی پریم مئی دشا دیکھی پھر راجہ جنک جی کے بڑھے ہوئے پریم کو دیکھا۔

رام بھگتی مے بھرت نہارے۔ سُر سوارتھی ہہری ہیاں ہارے
سب کوؤ رام پیم مے پیکھا۔ بھے الیکھ سوچ بس لیکھا

اور تب بھرت جی کو رام جی کی بھگتی مے پوری پوران دیکھا۔ ان سب کو دیکھ کر خود غرض دیوتا من ہی من ہار مان گئے۔ انہوں نے سب کو ہی شری رام جی کے پریم میں ڈوبا ہوا دیکھا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر دیوتا لوگ بے انت سوچ کے وش ہو گئے۔ اتنی سوچ کہ جس کا کوئی حساب نہیں۔

رامُ سنیہہ سکوچ بس کہہ سسوچ سُرراجُو
رچہو پرپنچ ہی پنچ ملی نا ہیں ت بھیو اکاجُو

دیوراج اندر سوچ کے وش ہو کر کہنے لگے۔ کہ شری رام چندر جی تو بھگتوں کے پریم اور سنکوچ (ادب لحاظ) کے وش ہیں۔ اس لئے آپ سب لوگ مل کر کوئی مایا کا کھیل رچائیے نہیں تو کام تو بگڑا ہی چاہتا ہے۔

سُرن سُمری سارد اسراہی۔ دیبی دیو سرنا گت پاہی
پھیری بھرت مَتی کری نج مایا۔ پالو ببُدھ کُل کری چھل چھایا

دیوتاؤں نے سرسوتی جی کا سمرن کیا اور ان کی بڑی استتی کی۔ اور کہا ہے دیوی! ہم دیوتا آپ کی شرن میں آئے ہیں۔ کرپا کر کے ہماری رکشا کیجئے۔ اپنی مایا پھیلا کر بھرت جی کی بدھی کو پھیر دیجئے۔ اور

اس پرکار چھل کپٹ کر کے دیوکل کی پالنا کیجئے۔

بِبُدھ بینے سُنی دیبی سیانی۔ بولی سُر سوارتھ جڑ جانی
مو سن کہہ بھرت مَتی پھیرو۔ لوچن سہس نہ سُوجھ سُمیرو

دیوتاؤں کی نمرتا پرارتھنا سُن کر اور اُن کو غرض کے اندھے جان کر چتر سرسوتی جی بولیں۔ مجھ سے آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کہ بھرت جی کی بدھی میں پھیر دوں! افسوس تمہیں اپنی ہزار آنکھوں سے بھی سمیرو نظر نہیں آتا۔

بدھی ہری ہر مایا بڑی بھاری۔ سو وَ نہ بھرت مَتی سکی نہاری
سو متی موہی کہت کرو بھوری۔ چندنی کر کہ چنڈ کر چوری

برہما، وشنو اور مہادیو جی کی مایا بڑی بلوان ہے وہ بھی بھرت جی کی بدھی کی طرف آنکھ نہیں کر سکتی۔ آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ میں بھرت جی کی بدھی کو بگاڑ کر دوں۔ کیا چاندنی کبھی کرنوں والے سورج کو چرا سکتی ہے!

بھرت ہردے سیا رام نواسو۔ تہاں کہ تمر جہاں ترنی پرکاسو
اس کہی سارد گئی بدھی لوکا۔ بِبُدھ بِکل نسی مانہوں کوکا

بھرت جی کے ہردے میں سیتا رام جی کا نواس ہے۔ جہاں سورج کا پرکاش ہے۔ وہاں بھی کہیں اندھیرا رہ سکتا ہے ایسا کہہ کر سرسوتی جی برہم لوک میں چلی گئی۔ دیوتا لوگ ایسے بیاکل ہو گئے۔ جیسے رات کو چکوا بیاکل ہوتا ہے۔

سُر سوارتھی ملین من کینہہ کمنتر کُٹھا لو
رچی پرپنچ مایا پربل بھے بھرم اَرتی اُچاٹو

ملین من والے خود غرض دیوتاؤں نے بُرا وچار کر کے بُرا ٹھاٹ رچ دیا۔ بہت ہی بل شالی مایا جال رچ کر بھے بھرم گھبراہٹ اور اُچاٹ یعنی اُداسی سب کے منوں میں بھر دی۔

کری کُچالی سوچت سُر راجو۔ بھرت ہاتھ سب کاجو اکاجو
گئے جنک رگھوناتھ سمیپا۔ سنمانے سب روی کُل دیپا

ایسی کُچالیں (بُری چالیں) کر کے دیو راج اندر پھر سوچنے لگے۔ کہ کام کا بگڑنا اور بننا تو سب بھرت جی کے ہی ہاتھ ہے ادھر راجہ جنک جی شری رگھوناتھ جی کے پاس گئے سورج کُل کے دیپک شری رام چندر جی نے اُن کا آدر ستکار کیا۔

سمے سماج دھرم اوِرودھا۔ بولے تب رگھو ونس پُرودھا
جنک بھرت سمبادو سُنائی۔ بھرت کہاؤتی کہی سُہائی

تب رگھوکُل کے پروہت شری وششٹ جی وقت سماج اور دھرم کے مطابق بچن بولے انہوں نے پہلے جنک جی اور بھرت جی کی آپس کی بات چیت سُنائی اور بھرت جی کی کہی ہوئی سُندر بانی کہہ سُنائی۔

تات رام جس آیسو دیہو۔ سو سبو کرے مورمت ایہو
سُنی رگھوناتھ جوری جُگ پانی۔ بولے ستیہ سرل مردو بانی

وششٹ جی پھر بولے۔ ہے تات رام! آپ جیسی آگیا دیں ویسا ہی سب کریں میری تو یہی صلاح ہے۔ یہ سُن کر شری رگھوناتھ جی دونو ہاتھ جوڑ کر ستیہ سرل اور کومل بانی بولے۔

وِدیمان آپنی متھلیسو۔ مور کہب سب بھانتی بھدیسو
رائر رائے رجایسو ہوئی۔ راؤری سپتھ سہی سر سوئی

آپ کے اور متھلا نریش جنک جی کی موجودگی میں مجھے آگیا دینے کے لئے کہنا انوچت ہی ہے۔ آپ کی اور مہاراج جنک جی کی جو آگیا ہوگی۔ میں آپ کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں۔ کہ وہ ہم سب کے لئے بڑے آدر سے قابل قبول ہوگی۔

رام سپتھ سُنی مُنی جنکو سکچے سبھا سمیت
سکل بلوکت بھرت مکھو بنئی نہ اُتر دیت

رام جی کی سوگندھ سُن کر ساری سبھا سمیت مُنی وششٹ جی اور جنک جی پر سکتہ طاری ہو گیا کسی کو کچھ جواب دیتے نہ بنا۔ سب لوگ جواب کے لئے بھرت جی کے مُنہ کی طرف دیکھنے لگے۔

سبھا سکچ بس بھرت نہاری۔ رام بندھو دھری دھیرج بھاری
کسمیو دیکھی سنبھارا۔ بڑھت بندھی جمی گھٹج نوارا

بھرت جی نے ساری سبھا کو سکتے کی حالت میں دیکھا۔ انہوں نے بڑی بھاری دھیرج دھارن کرکے بے موقع دیکھ کر اپنے بڑھتے ہوئے پریم کو تھام لیا۔ جیسے بڑھتے ہوئے بندھیاچل اگست جی نے تھام لیا تھا۔

سوک کنک لوچن متی چھونی۔ ہری بمل گن گن جگ جونی
بھرت بیبیک براہ بسالا۔ انایاس اُدھری تیہی کالا

شوک رُوپی ہرنیاکش نے سب نرمل گنوں والی جگت کے پیدا کرنے والی بدھی رُوپی پرتھوی کو ہر لیا۔ بھرت جی کے وویک رُوپی (گیان رُوپی) وشال براہ اوتار نے شوک رُوپی ہرنیاکش کو نشٹ کرکے بنا کسی سخت محنت کے ہی اُس کا اُدھار کر دیا۔

کری پرنامو سب کہن کر جورے۔ رامو راؤ گر سادھو نہورے
چھمب آج اتی انوچت مورا۔ کہیوں بدن مردو بچن کٹھورا

بھرت جی نے پرنام کرکے سب کے آگے ہاتھ جوڑے اور رام چندر جی، جنک جی، وششٹ جی اور سادھو لوگوں سے بنتی کی۔ اور بولے آج میں کومل مُکھ سے کٹھور (کڑوے) بچن کہتا ہوں۔ اس نامناسب کرم کے لئے مجھے کشما کریں۔

ہیئے سُمری سارداسُہائی۔ مانس تیں مکھ پنکج آئی
بمل بیبیک دھرم نیئے سالی۔ بھرت بھارتی منجو مرالی

انہوں نے ہردے میں سُندر سرسوتی جی کا سمرن کیا۔ وہ من رُوپی مانسرور سے نکل کر مُکھ کمل پر آ گئی۔ نرمل وویک، دھرم نیتی سے بھرپور بھرت جی کی بانی سُندر ہنسنی ہے۔ جو گنوں کو دوشوں سے الگ کر دینے والی ہے۔

نرکھی بیبیک بلوچنہی سنتھل سنیہہ سماجو
کری پرنامو بولے بھرتو سُمری سیا رگھوراجو

بھرت جی نے اپنے گیان کے نیتروں سے سب راج سماج کو جب پریم کے مارے سِتھل دیکھا۔ تو سب کو پرنام کرکے شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرکے بھرت جی بولے۔

پربھو پتو ماتو سُہرد گر سوامی۔ پوجیہ پرم ہت انترجامی
سرل سُساہو سیل ندھانو۔ پرنتپال سربگیہ سُجانو

ہے پربھو! آپ پتا، ماتا، متر، گرو، سوامی، پوجیہ، پرم ہتکاری اور انترجامی ہیں، سرل سبھاؤ، اُتم سوامی، شیل کے بھنڈار، شرن پڑے کی رکھشا کرنے والے، سروگیہ، چتر،

سمرتھ سرناگت ہتکاری۔ گُن گاہکو اوگُن اگھ ہاری
سوامی گوسائیں ہی سرس گوسائیں۔ موہی سمان میں سائیں دوہائیں

سمرتھ، شکتیمان۔ شرن میں آئے ہوئے کا بھلا چاہنے والے گنوں کے گاہک اور دوشوں کو ہرنے والے ہیں۔ ہے گوسائیں! آپ کے سمان سوامی تو آپ ہی ہیں (ارتھات آپ ہی ان گنوں سے یکت ایک واحد سوامی ہیں۔ اور میرے سمان سوامی کے ساتھ دھوکہ کرنے والا سیوک بھی میں ہی ہوں۔

پربھو پتو بچن موہ بس پیلی۔ آئیوں ایہاں سماجو سکیلی
جگ بھل پوچ اونچ اُرو نیچو۔ امیئے امرپد ماہرو میچو

رام رجائی میٹ من ماہیں۔ دیکھا سُنا کتہوں کوؤ ناہیں
سو میں سب بدھی کینہی ڈھٹھائی۔ پربھو مانی سنیہہ سیوکائی

ہے پربھو! میں آپ کی اور پتا جی کی آگیا کو بھنگ کرکے سماج کو اکٹھا کرکے یہاں آیا ہوں۔ سنسار میں بھلے برے اونچ اور نیچ، امرت اور امرپد (دیوتاؤں کا رتبہ) وش اور موت وغیرہ۔ ان میں سے کسی کو بھی من سے آپ کی آگیا کو بھنگ کرتے نہ دیکھا گیا ہے۔ اور نہ سُنا ہی گیا ہے۔ لیکن میں نے سب پرکار آپ کی آگیا کو مٹانے کی ڈھٹھائی کی ہے۔ اور پربھو نے اس میری ڈھٹھائی کو بھی پریم اور سیوا ہی سمجھ لیا ہے۔

کرپا بھلائی آپنی ناتھ کینہہ بھل مور
دوشن بھے بھوشن سرس سُجسو چارو چہو اور

ہے ناتھ! آپ نے اپنی کرپا اور بھلائی سے میرا بھلا کیا جس سے میرے دوش بھی گنوں کے سمان ہو گئے۔ اور چاروں طرف میرا سُندر یش

پھا گیا۔

رانڈری ریتی سُبانی بڑائی۔ جگت بدِت نگما گم گائی
کُرُوکُٹِل کھل کُمتی کلنکی۔ نیچ نشیل نریس نستکی
تیئو سُنی سرن سامُو ہیں آئے۔ سکرت پرنام کہیں اپنائے
دیکھی دوش کبھوں نہ ار آنے۔ سُنی گُن سادھو سماج بکھانے

آپکی ایسی سندر ریتی اور سُندر بانی کی بڑائی سنسار میں پرگٹ ہے۔ اور وید شاستروں نے بھی اس کا گان کیا ہے۔ جو کُرُور (نردیا) کُٹِل، دُشٹ، موڑھ بُدھی، کلنکی، نیچ وشیل رہت۔ نڈر ہیں۔ انہیں بھی سامنے شرن میں آئے سن کر ایک بار پرنام کرنے پر ہی آپ نے اپنا لیا۔ اُن کے دوش کو دیکھکر بھی آپ اپنے من میں نہیں لائے۔ اور اُن کے گُنوں کو سُن کر سادھو سماج میں آپ ہی نے اُن کا درشن کیا۔

کو ساہِب سیوک ہی نیواجی۔ آپُو سماج ساج سب ساجی
نج کرتُوتی نہ سمجھے سپنیں۔ سیوک سکُچ سوچ اُر اپنیں

سیوک پر ایسی کرپا کرنے والا سوامی اور کون ہے! جو آپ ہی سیوک کا سارا ساج سامان سج دے۔ اور اپنی کرنی کا تو کبھی سپنے میں بھی خیال نہ کرے۔ کِنتو سیوک کے سنکوچ (شرمساری) کا سوچ سدا اپنے من میں رکھے۔

سو گوسائیں نہیں دُوسر کوپی۔ بھُجا اُٹھائی کہیوں پن روپی
پسُو ناچت سُک پاٹھ پربینا۔ گُن گتی نٹ پاٹھک آدھینا

ایسا سوامی آپ کے بنا اور کوئی دوسرا نہیں ہے۔ میں بھُجا اُٹھا کر اور پران باندھ کر (بڑی درڑھتا سے) کہتا ہوں۔ بندر آدک پشو ناچتے ہیں۔ اور طوطے بھی سکھائے جانے پر پڑھنے میں ماہر ہو جاتے ہیں۔ پرنتو طوطے میں پڑھنے کا جو گُن ہے۔ اور پشو میں ناچنے والے کے بالترتیب آدھین ہے۔

یوں سُدھاری سنمانی جن کئے سادھو سرمور
کو کرپال بنو پالیہے بردا ولی برجور

اِس پرکار اپنے سیوکوں کی بگڑی بات سُدھار کر اور آدر سے آپ نے اُنہیں سادھوؤں کا سرتاج بنا دیا ہے۔ ہے کرپالو! آپکے بنا اپنی بِرداولی (کُل کا یش و کیرتی) کا اور کون زبردستی پالن کریگا الغرض کون زبردستی اپنے وَنش کے یش و کیرتی بڑھاوے گا۔؟

سوک سنیہہ کہ بال سبھائیں۔ آئیوں لائی رجا بسُو بائیں
تبہُوں کرپال ہیری نج اورا۔ سب ہی بھانتی بھل مانیو مورا

میں شوک کے مارے یا پریم کے مارے یا اپنے بالک پن کے سبھاؤ کے کارن پِتا کی آگیا کو بھنگ کرکے آپکے پاس چلا آیا۔ تو بھی ہے کرپالو! آپ نے اپنی طرف دیکھکر سبھی پرکار سے میرا بھلا ہی مانا (ارتھات میرے سبھی دوشوں کو بھی گُن ہی سمجھا)

دیکھیوں پائے سُمنگل مُولا۔ جانیوں سوامی سہج انُکولا
بڑیں سماج بلو کیئوں بھاگو۔ بڑیں چُوک صاحب انُراگو

میں نے آپکے سُندر منگلوں کے مُول چرنوں کا درشن کیا۔ اور یہ بھی جان لیا۔ کہ سوامی مجھ پر سبھاؤ سے ہی پرسن ہیں۔ اس بڑے سماج میں میں نے اپنے سو بھاگیہ کو دیکھا کہ اتنی بڑی بھاری غلطی ہونے پر بھی سوامی کا مجھ پر کتنا پریم اور کرپا ہے۔

کرپا انُگرہ انگو اگھائی۔ کینہی کرپاندھی سب ادھیکائی
راکھا مور دُلار گوسائیں۔ اپنے سیل سُبھائے بھلائیں

ہے کرپاندھان! آپ نے مجھ پر سر انگوں سے پُورن کرپا اور دیا بڑھ چڑھ کر کی ہے۔ ہے سوامی! آپ نے اپنے شیل سبھاؤ اور بھلائی سے میرا لاڈ چاؤ ہی کیا۔

ناتھ نپٹ میں کینہی ڈھٹھائی۔ سوامی سماج سکوچ بہائی
ابنے چتے جتھا رُچی بانی۔ ایکھی ہی دیوانی آرتی جانی

ہے ناتھ! میں نے سوامی اور سماج کے سامنے سب پرکار شرم و حیا چھوڑ کر کھٹور جیسے بھی جی میں آیا کہہ دیا ہے۔ ہے دیو! مجھے بہت ہی دُکھی جان کر معاف کرنا۔

سہرد سُجان سُساہب ہی بہت کہب بڑی کھوری
آپسُو دیہئے دیو اب سلیٹی سُدھاری موری

ہنکاری بدھیمان اور اُتّم سوامی سے بہت کہنے میں بڑا دوش ہے۔ اس لئے ہے دیو! اب آپ مجھے آگیا دیجئے آپ نے میری سب بگڑی ہوئی دشا کو سُدھار دیا ہے۔

پربھو پد پدم پراگ دوہائی۔ ستیہ سُکرت سُکھ سیما سُہائی
سو کری کہیوں ہئے اپنے کی۔ رچی جاگت سووت سپنے کی

ہے پربھو! آپ کے چرن کملوں کی رج جو ستیہ پُن اور سُکھ کی سندرحد ہے کی سوگند کھا کر میں اپنے ہردے کی بات کہتا ہوں وہ یہ کہ جاگتے سوتے اور سپنے میں بھی میرے من میں یہ اچھیا بنی رہے کہ۔

سہج سنیہہ سوامی سیوکائی۔ سوارتھ چھل پھل چاری بہائی
اگیا سم نہ سُساہب سیوا۔ سو پرسادو جن پاؤں دیوا

کپٹ، خود غرضی اور دھرم ارتھ کام موکش چاروں پھلوں کو چھوڑ کر سبھاوک پریم سے سوامی کی سیوا کرتا رہوں۔ سوامی کی آگیا کا پالن کرنا ہی اُنکی سب سے بڑی سیوا ہے۔ سو آپ ہے دیو! مجھے وہی آگیا دینے کی کرپا کریں۔

اس کہہ پریم بیبس بھئے بھاری۔ پُلک سریر بلوچن باری
پربھو پدکمل گہے اکلائی۔ سمو سنیہو نہ سو کہہ جائی

ایسا کہہ کر بھرت جی بہت ہی پریم کے وش ہو گئے۔ شریر پُلکت ہو گیا۔ اور آنکھوں میں پریم آنسو بھر آئے۔ انہوں نے ویاکل ہو کر پربھو شری رام چندر جی کے چرن کمل پکڑ لئے۔ اس سمے کے پریم کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔

کرپا سندھو سنمانی سُبانی۔ بیٹھائے سمیپ گہی پانی
بھرت بنیے سُنی دیکھی سبھاؤ۔ سِتھل سنیہہ سبھا رگھوراؤ

کرپا کے سمندر شری رام چندر جی نے سندر بچنوں سے بھرت جی کا آدر کر کے ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔ بھرت جی کی بنتی سنکر اور اُن کے پریم بھرے سبھاو کو دیکھ کر ساری سماج اور شری رگھوناتھ جی پریم سے شتھل ہو گئے۔

رگھوراؤ شتھل سنیہہ سادھو سماج مُنی متھلا دھنی
من مہوں سراہت بھرت بھایپ بھگتی کی مہما گھنی
بھرت ہی مہایر سنت بُدھ بر شت سُمن مانس ملن سے
تُلسی بکل سب لوگ سُن سکچے نسا گم نلن سے

شری رگھوناتھ جی، سادھوؤں کی منڈلی مُنی وششٹ جی، اور متھلا نریش جنک جی پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ وہ سب من میں بھرت جی کے بھراتری بھاو اور بھگتی کی مہما کی سراہنا کرنے لگے۔ اور اس من سے بھرت جی کی تعریف کرتے ہوئے دیوتا لوگ پھول برسانے لگے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ سب لوگ بھرت جی کے بچن سُن کر ویاکل ہو گئے۔ اور وہ ایسے سُکڑ گئے جیسے رات کے آنے پر کمل مُرجھا جاتے ہیں۔

دیکھی دُکھاری دین دُہو سماج نرناری سب
مگھوا مہا ملین مُئے ماری منگل چہت

اُسی سمے دونو راجاؤں کے سماج کے سب استری پُرشوں کو دین دُکھی دیکھ کر مہا ملین من والا اندر مرے ہوؤں کو مار کر اپنا کلیان چاہتا ہے۔

کپٹ کُچال سیما سُرراجو۔ پراکاج پریہ آپن کاجو
کاک سمان پاک ریُو ریتی۔ چھلی ملین کتہوں نہ پرتیتی

دیوراج اندر کپٹ اور کُچال کی حد ہے اُسے تو اپنے لابھ سے ہی پیار ہے۔ دوسروں کی بھلے ہی ہانی ہو جائے۔ اندر کا سبھاو کوے جیسا ہے۔ وہ چھل کرنے والا اور میلے من کا ہے۔ وہ کسی پر بھی وشواس نہیں کرتا۔

پرتھم کُمت کر کپٹ سنکیلا۔ سو اُچاٹو سب کیں سر میلا
سُر مایا سب لوگ بموہے۔ رام پریم اتیسہ نہ بچھوہے

پہلے تو دیو اندر نے بُرا وچار کر کے کپٹ کا سارا سامان سجا دیا

تھی۔ پھر وہ کپٹ سے پیدا ہوئی اُچاٹ سب لوگوں کے سر پر ڈال دی تھی۔ اب اُس نے دیو مایا سے سب لوگوں کو موہت کر دیا۔ لیکن پھر بھی شری رام چندر جی کے پریم سے اُن کا بالکل ہی ویراگ نہیں ہوا۔ ارتھات اُن کے من میں شری رام جی کا پریم کچھ تو بنا ہی رہا۔

بھئے اُچاٹ بس من تھِر ناہیں۔ چھن بن رُچی چھن سدن سوہاہیں
دُبدھ منو گتی پرجا دُکھاری۔ سرت سندھو سنگم جنو باری

بھئے اور اُچاٹ کے کارن کسی کا من ستھر نہیں رہے۔ انہیں چھن بھر بن تو رہنے کے لئے من اچھا لگتا ہے اور چھن میں گھر کی یاد آ کر اچھے لگنے ہیں۔ من کی اس دو بدھا کے کارن پرجا دُکھی ہو رہی ہے۔ مانو ندی اور سمندر کے سنگم کا جل بے قرار ہو اُٹھا ہو۔

دُچت کتھوں پرتوش نہ لاہیں۔ ایک ایک سن مرم نہ کہہیں
لکھی ہیہ ہنسی کہہ کرپا ندھانو۔ سرس سوان مگھوان جُبانو

دونو طرف چت کے بھٹکنے کے کارن انہیں ذرا بھی سنتوش نہیں ہوتا۔ وہ سب ایک دوسرے سے اپنا اپنا بھید بھی نہیں کہتے۔ اُن کے من کی دشا دیکھ کر کرپا ندھان شری رام چندر جی من میں ہنس کر کہنے لگے۔ کہ کتے اندر اور کامی پرش کا ایک ہی سبھاو ہے۔

بھرت جنک مُنی جن سچو سادھو سچیت بہائی
لاگی دیو مایا سب ہی جتھا جوگو جنو پائی

بھرت جی، جنک جی، مُنی جن، منتری اور گیان وان سادھو پرشوں کو چھوڑ کر دُنی سب استری پرشوں پر اُن کے اپنے سبھاو اور استھتی کے انوسار۔ دیو مایا کا پربھاو پڑ گیا۔

کرپا سندھو لکھی لوگ دُکھارے۔ نج سنیہہ سُرپتی چھل بھارے
سبھا راؤ گر مہی سُر منتری۔ بھرت بھگتی سب کے متی جنتری

کرپا کے سمندر شری رام چندر جی نے لوگوں کو اپنے پریم اور دیوراج اندر کے بھاری چھل سے دُکھی پایا۔ سبھا، راجہ جنک، گرو وششٹ جی، برہمن اور منتری آدی سبھی کی بُدھیاں بھرت جی کی بھگتی کے ہاتھ کا جنتر بن گئیں۔

راہی اچیت پتر بکھے سے۔ سکچت بولت بچن سکھے سے
بھرت پریتی نتی بنے بڑائی۔ سُنت سُکھد برنت کٹھنائی

سب لوگ پریم کے مارے مورت کی بھانت شری رام چندر جی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ وہ لجاتے ہوئے سکھائے ہوئے سے بچن بولتے ہیں۔ بھرت جی کی پریتی، نمرتا اور ونے بھاو اور بڑائی سننے میں تو سُکھ دینے والی ہے پر کہنے میں کٹھن ہے۔

جاسو بلو کی بھگتی لولیسو۔ پریم مگن مُنی گن متھلیسو
مہما تاسو کہے کمی تلسی۔ بھگتی سبھاو سمتی ہیہ ہلسی

جن کی بھگتی کے تھوڑے سے انش کو دیکھ کر مُنی گن اور متھلا نریش جنک جی پریم میں مگن ہو گئے۔ اُس بھرت جی کی مہما کو میں تُلسی داس کیسے کہوں! اُن کی بھگتی اور سندر بھاؤ سے میرے ہردے میں (کوی کے ہردے میں) اچھی بُدھی کا وکاس ہو رہا ہے

آپو چھوٹی مہما بڑی جانی۔ کبی کُل کانی مانی سکچانی
کہہ نہ سکتی گُن رُچی ادھیکائی۔ متی گتی بال بچن کی نائی

میری بُدھی چھوٹی ہے اور مہما بڑی ہے۔ ایسا جان کر میری بدھی کوی کُل کی مریادا کو مان کر سکچا گئی۔ ارتھات اُسے اس مہما کا ورنن کرنے کا حوصلہ نہ ہُوا۔ بُدھی کی گنوں میں رُچی تو بڑھ رہی ہے۔ پرنتو انہیں کہنے میں اسمرتھ ہے۔ بُدھی کی گتی بالک کے بچنوں کی طرح ہو گئی (ارتھات جیسے بالک توتلی زبان میں بولتا ہے صاف صاف نہیں بول سکتا! ایسے ہی بدھی کی حالت ہو گئی۔ وہ مہما کا ورنن کس طرح کرے۔!)

بھرت بمل جسو بمل بدھو سُمتی چکور کماری
اُودت بمل جن ہردے نبھ ایک ٹک رہی نہاری

بھرت جی کا نرمل یش نرمل چندرما ہے۔ اور میری سندر بُدھی بالی چکور ہے۔ جو بھگتوں کے نرمل ہردے آکاش میں اُس چندرما (بھرت جی کا نرمل یش روپی چندرما) کو چڑھا ہوا دیکھ کر ٹکٹکی لگائے دیکھتی ہی رہ گئی ہے۔ پھر بھلا وہ ورنن کیسے کرے۔!

بھرت سبھاؤ نہ سُگم نگموں۔ لگھو متی چاپلتا کبی چھموں
کہت سُنت ستی بھاؤ بھرت کو۔ سیام رام پد ہوئی نہ رت کو

بھرت جی کے سبھاؤ کا ورنن کرنا تو ویدوں کے لئے بھی آسان نہیں ہے۔ اس لئے میری تُچھ بُدھی کی ڈھٹھائی کی کوئی لوگ کشما کریں۔ بھرت جی کے سدبھاؤ کہتے سُننے کون ایسا منش ہے جو سیتا رام جی کے چرنوں میں لولین نہ ہو جائے۔

سُمرت بھرت ہی پریمو رام کو۔ جیہی نہ سُلبھ تیہی سرس بام کو
دیکھ دیال دسا سب ہی کی۔ رام سُجان جانی جن جی کی

بھرت جی کا سمرن کرنے سے بھی جس کو رام جی کا پریم آسانی سے پراپت نہ ہوا ہو۔ مانو اس کے سمان ابھاگا پرانی اور کون ہے! دیالو اور انتریامی بھگوان شری رام چندر جی سب کی دشا دیکھکر اور بھگت بھرت جی کے ہردے کی گتی جان کر۔

دھرم دُھرین دھیر نیے ناگر۔ ستیہ سنیہہ سیل سُکھ ساگر
دیسو کالو سُلکھی سمیو سماجو۔ نیتی پریتی پالک رگھو راجو
بولے بچن بانی سربسو سے۔ ہت پرنام سُنت سسی رسو سے
تات بھرت تمہہ دھرم دُھرینا۔ لوک بید بد پریم پرپینا

دھرم دھرندھر، دھیر، نیتی میں ماہر، ستیہ پریم شیل، سُکھ کے سمندر نیتی اور پریم کا پالن کرنے والے شری رگھو سماٹ جی دیش کال اور موقع اور سماج کو دیکھکر ایسے بچن بولے جو مانو بانی کا سارا سرمایہ ہی تھے۔ انہوں نے کہا ہے تات بھرت! تم دھرم دھرندھر ہو۔ لوک اور وید دونو کو جاننے والے ہو۔ اور پریم کرنے میں تم بڑے ماہر ہو۔

کرم بچن مانس بمل تمہہ سمان تمہہ تات
گرسماج لگھو بندھو گن کُسمے کمی کہی جات

ہے بھرت! من بچن کرم سے نرمل تم اپنی مثال آپ ہی ہو گرو سماج میں اور ایسے بے وقت میں چھوٹے بھائی کے گنوں کا ورنن کس پرکار کیا جائے!

جانہو تات ترنی کل ریتی۔ ستیہ سندھ پتو کیرتی پریتی

سمئو سماجو لاج گرو جن کی۔ اُداسین ہت انہت من کی

ہے تات! تم سورج کُل کی ریتی کو ستیہ سندھ باپ پتاجی کی کیرتی اور پریم کو، سمے سماج اور گرو جنوں کی لاج اور اداسین (نرپکش) متر اور دُشمن سب کے من کی بات کو جانتے ہو۔

تمہہ ہی بدت سب ہی کر کرمو۔ آپن مور پرم ہت دھرمو
موہی سب بھانت بھروس تمہارا۔ تاپی کہیوں اوسر انو سارا

تم سب کے کرتویہ کو اور اپنے اور میرے پرم ہتکاری دھرم کو جانتے ہو۔ اگرچہ مجھے سب پرکار سے تمہارا بھروسہ ہے تو بھی موقع کے مطابق کچھ کہتا ہوں۔

تات تات بنو بات ہماری۔ کیول گرو کل کرپا سنبھاری
نترو پرجا پرجن پریوارو۔ ہم ہی سہت سبو ہوت کھیارو

ہے تات! پتاجی کے بعد ہماری بات صرف کل گرو وششٹ جی کی کرپا نے ہی سنبھال رکھی ہے۔ نہیں تو ہمارے ساتھ ہماری پرجا کُٹمب اور پریوار سب ہی خوار (ذلیل) ہوتے۔

جوں بنو اوسر اتھوا دنیسو۔ جگ کیہی کہو نہ ہوئی کلیسو
تس اُتپات تات بدھی کینہا۔ مُنی متھلیس راکھی سبو لینہا

اگر سورج اپنے اصلی وقت سے پہلے ہی غروب ہو جائے تو کہو جگت میں کس کو تکلیف نہ ہوگا۔! ہے تات! اسی پرکار پتاجی کو بے وقت ہم سے سدا کے لئے جدا کر کے ودھاتا نے غضب ڈھایا ہے۔ لیکن مُنی وششٹ جی نے اور جنک جی نے ہم سب کو بچا لیا ہے۔

راج کاج سب لاج پتی دھرم دھرنی دھن دھام
گرو پربھاو پالیہی سب ہی بھل ہوئیہی پرنیام

راج کا کام کاج، لجا، عزت، دھرم، دھرتی، دھن اور گھر ان سبھی کا پالن گرو جی کا پربھاو (روحانی بل) ہی کرے گا۔ اور انت میں ہماری سب کی بھلائی ہی ہوگی۔

سہت سماج تمہار ہمارا۔ گھر بن گرو پرساد رکھوارا
ماتو پتا گرو سوامی ندیسو۔ سکل دھرم دھرنی دھر سیسو

گھر میں اور بن میں سماج سہت تمہاری اور ہماری رکھشا گرو جی کی کرپا ہی کرے گی۔ ماتا پتا گرو اور سوامی کی آگیا کا پالن سارے دھرم روپی پرتھوی دھارن کرنے میں شیش ناگ جی کے سمان ہے۔

سو تمہہ کرہو کراوہو موہو۔ تات ترنی کل پالک ہوہو
سادھک ایک سکل سدھی دینا۔ کیرتی سگتی بھوتی مے بینی

ہے تات! تم ماتا پتا گرو اور سوامی کی آگیا کا پالن کرو اور مجھ سے بھی کرواؤ۔ اور سورج ونش کے پالنے والے بنو۔ یہ آگیا پالن روپی سادھنا سادھک کے لئے سمپورن سدھیوں کی داتا ہے! اور کیرتی، سدگتی اور دھن ومال ان تینوں کی یہ تروینی ہے۔

سو بچار سہہ سنکٹو بھاری۔ کرہو پرجا پریوار و سکھاری
بانٹی بپتی سبہیں موہی بھائی۔ تمہہ ہی اودھی بھر بڑ کٹھنائی

اسے وچار کر بھاری کشٹ سہہ کر بھی پرجا اور پریوار کو سکھی کرو۔ ہے بھائی! میری مصیبت کو سبھی نے بانٹ لیا ہے۔ پر ان سب سے بڑھ کر تمہارے لئے تو چودہ برس تک بڑی کٹھنائی ہے۔

جان تمہہ ہی مردو کہہوں کٹھورا۔ کسمے تات نہ انوچت مورا
ہوہیں کٹھائے سبندھو سہائے۔ اوڑہیں ہاتھ اسنیہو کے گھائے

تمہیں نازک سبھاؤ جان کر بھی میں کٹھور بچن کہہ رہا ہوں۔ ہے تات! مصیبت کے وقت میں ایسا کہنا میرے لئے نامناسب نہیں ہے۔ بپتا کال میں اُتم بھائی ہی مددگار ہوتے ہیں۔ تلوار کے جھلک وار کو ہاتھ ہی روکتے ہیں۔

سیوک کر پد نین سے مکھ سو صاحب ہو ہوئی
تلسی پریتی کی ریتی سن سکبی سراہیں سوئی

سیوک ہاتھ پاؤں اور آنکھوں کے سمان اور سوامی مکھ کے سمان ہونا چاہیئے۔ تلسی کہتے ہیں۔ کہ سیوک سوامی کی ایسی پریتی کی ریتی کو سن کر شریشٹھ کوی اس کی سراہنا کرتے ہیں۔

سبھا سکل سن رگھو بر بانی۔ پریم پیودھی امیں جنو سانی
سنتھل سماج سینہہ سمادھی۔ دیکھی سا چپ سارد سادی

شری رگھوناتھ جی کی بانی سن کر جو پریم ساگر سے نکلے ہوئے امرت رس سے بری پورن تھی۔ سارے سماج پر سکتہ سا طاری ہو گیا۔ سب کی پریم سمادھی لگ گئی۔ انکی اس دشا کو دیکھ کر سرسوتی جی نے چپ سی سادھ لی۔

بھرت ہی بھیو پرم سنتوشو۔ سنمکھ سوامی بمکھ دکھ دوشو
مکھ پرسن من مٹا بشادو۔ بھا جنو گونگے ہی گرا پرسادو

یہ سن کر بھرت جی بڑے سنتشٹ ہوئے سوامی کے سامنے ہوتے ہی ان کے سارے دکھ اور دوش منہ موڑ گئے۔ ان کے من کا کلیش مٹ گیا۔ چہرہ پرسن ہو گیا مانو کسی گونگے پر سرسوتی جی کی کرپا ہو گئی ہو۔ (اونھات گونگے کو قوت گویائی مل گئی)

کینہہ سپریم پرنامو بہوری۔ بولے پانی پنکرہ جوری
ناتھ بھیو سکھو ساتھ گئے کو۔ لہیوں لاہو جگ جنمو بھئے کو

انہوں نے بھرپور پریم کے ساتھ شری رام چندر جی کو پرنام کیا۔ اور اپنے کمل کے سمان سندر ہاتھوں کو جوڑ کر بولے۔ ہے ناتھ! میں نے آپکے ساتھ جانے کا سکھ پراپت کر لیا ہے۔ اونھات بن میں آپکے ساتھ جانے سے آپکی سیوا کرنے سے مجھے جتنا سکھ ملنا تھا اتنا ہی سکھ میں نے اب پراپت کر لیا ہے۔ اور میں نے سنسار میں جنم لینے کا لابھ بھی پراپت کر لیا ہے۔

اب کرپال جس آئسو ہوئی۔ کروں سیس دھر سادر سوئی
سو اولمب دیو موہی دیئی۔ اودھی پار پاؤوں جیہی سیئی

ہے کرپالو! اب جیسی بھی آگیا ہو۔ اس کو سر ماتھے پر رکھ کر آدر کے ساتھ کروں گا۔ آپ مجھے اب کوئی ایسا سہارا دیجئے جس کی سیوا کر کے میں اس چودہ سال کی میعاد کو گذار سکوں۔

دیو دیو ابھیشیک ہت گرو انوساسنو پائی
آنیوں سب تیرتھ سلیو تیہی کہہ کاہ رجائی

ہے دیو! آپ کے راج تلک کے لئے گرو جی کی آگیا پاکر میں سب تیرتھوں کا جل لیتا آیا ہوں۔ اس کے لئے آپ کی کیا آگیا ہے؟

ایکو منورتھ بڑ من ماہیں۔ سبھے سکوچ جات کہہ ناہیں
کہہو تات پربھو آئیسو پائی۔ بولے بانی سنیہہ سہائی

ہے ناتھ! میرے من میں ایک اور بڑی خواہش ہے۔ مجھے اور لجّا کے کارن وہ کہی نہیں جا سکتی۔ شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے بھائی! کہو بھرت جی نے پربھو کی آگیا پاکر پریم بھری سندر بانی سے کہا

چترکوٹ منی بھل تیرتھ بن۔ کھگ مرگ سر سری نرجھر گری گن
پربھو پد انکت ادنی بسیشی۔ آئیسو ہوئی تو آؤں دیکھی

چترکوٹ کے پوتر استھان، تیرتھ، بن، پکشی، پشو، تالاب، جھرنے۔ اور پربتوں کے سلسلے اور خاص کر آپ کے چرنوں کے نشان والی زمین ان سب کو یدی آپ آگیا دیں۔ تو میں دیکھ آؤں

اوسی اتری آئیسو سر دھرہو۔ تات بگت بھے کانن چرہو
منی پرساد بنو منگل داتا۔ پاون پرم سہاون بھراتا

شری رگھوناتھ جی بولے۔ ضرور اتری رشی کی آگیا سر پر دھارن کرو۔ اور نربھے ہو کر بن میں گھومو۔ اتری منی کی کرپا سے یہ بن سب منگلوں کا دینے والا پرم پوتر اور سندر ہے۔

رشی نایکو جہہ آئیسو دیہیں۔ راکھیہو تیرتھ جل تھل تیہیں
سنی پربھو بچن بھرت سکھو پاوا۔ منی پد کمل مدت سر ناوا

رشی راج اتری جی جہاں آگیا دیں۔ وہاں ہی تیرتھوں کا جل جو تم لائے ہو۔ ٹھیک کر رکھ دینا۔ پربھو شری رام چندر جی کے بچن سن کر بھرت جی نے سکھ پایا۔ اور پرسن ہو کر منی اتری کے چرن کملوں میں سر نوایا۔

بھرت رام سمباد سن سکل سمنگل مول
سر سوارتھی سراہی کل برشت سر تر و پھول

بھرت جی اور شری رام چندر جی کے سنواد (مکالمہ۔ بات چیت) سن کر جو سارے سندر منگلوں کا مول ہے۔ خود غرض دیوتا سورج ونش کی استتی کر کے کلپ برکش کے پھول برسانے لگے۔

دھنیہ بھرت جے رام گوسائیں۔ کہت دیو ہرشت برپائیں
منی متھلیس سبھا سب کاہو۔ بھرت بچن سن بھیو اچھاہو

"بھرت جی دھنیہ ہیں" سوامی رام جی کی جے ہو"، ایسا کہتے ہوئے دیوتا لوگ بہت ہی پرسن ہو رہے ہیں۔ بھرت جی کے بچن سن کر منی وسشٹ جی، متھلا نریش جنک جی اور ساری سبھا میں سب کسی کو بڑا ہی آنند ہوا۔

بھرت رام گن گرام سنیہو۔ پلک پرسنت راؤ بدیہو
سیوک سوامی سبھاؤ سہاون۔ نیم پیمو انتی پاون پاون

جنک جی پلکت ہو کر بھرت جی اور شری رام چندر جی کے گنوں اور انکے آپس کے پریم کی تعریف کر رہے ہیں۔ کہ سیوک اور سوامی دونو کا کیسا سندر سبھاؤ ہے۔ اور ان کے نیم اور آپس کا پریم پوترتا کو بھی ادھک پوتر کرنے والے ہیں۔

منی انو سار سراہن لاگے۔ سچو سبھا سد سب انو راگے
سن سن رام بھرت سمباد و۔ دہو سماج ہیہ ہرش بشادو

منتری اور سبھا سد پریم میں مگن ہوئے۔ اپنی اپنی بدھی انوسار سراہنا کرنے لگے۔ شری رام چندر جی اور بھرت جی کے سنواد کو سن سن کر دونو طرف کی سماج کو خوشی بھی ہوئی اور غمی بھی ہوئی (بھرت جی کے سندر سبھاؤ اور پریم کو دیکھ کر خوشی اور یہ جان کر کہ پربھو واپس ایودھیا نہیں لوٹیں گے غمی ہوئی۔

رام ماتو دکھو سکھو سم جانی۔ کہہ گن رام پربودھی رانی
ایک کہہیں رگھوبیر بڑائی۔ ایک سراہت بھرت بھلائی

کوشلیا جی نے دکھ سکھ کو برابر جان کر شری رام جی کے گنوں کا ورنن کر کے دوسری رانیوں کو سمجھایا۔ کوئی تو شری رام چندر جی کی بڑائی کرتی ہے۔ اور کوئی بھرت جی کی نیکی کی تعریف کرتی ہے۔

اتری کہیو بھرت سن سیل سمیپ سکوپ
راکھیئے تیرتھ تو یے تہہ پاون امیئے انوپ

تب اتری جی نے بھرت جی سے کہا۔ کہ پربت کے نزدیک ایک سندر کنواں ہے وہاں اس کنوئیں میں پوتر لائی اور امرت جیسے تیرتھ جل کو رکھدو۔

بھرت اتری انوساسن پائی۔ جل بھاجن سب دیئے چلائی
سانج اپیہ اتری منی سادھو۔ سہت گئے جہنہ کوپ اگادھو

بھرت جی نے اتری منی کی آگیا پاکر پانی کے سب برتن آگے بھیجدیئے۔ اور چھوٹے بھائی شتروگھن اتری منی اور سادھوؤں کے ساتھ آپ وہاں گئے۔ جہاں کہ وہ اتھاہ کنواں تھا۔

پاون پاتھ پنیہ تھل راکھا۔ پرمدت پریم اتری اس بھاشا
تات انادی سدھ تھل ایہو۔ لوپیو کال بدت نہیں کیہو

تیرتھوں کے اس پوتر جل کو اس کوئیں کی پنیہ بھومی میں رکھ دیا۔ پریم سے مگن ہوئے اتری منی نے کہا ہے تات! یہ ستھان سدا سے ہی سدھ ہے۔ کال چکر سے یہ چھپ گیا تھا۔ اسلئے کوئی اسے نہیں جانتا تھا۔

تب سیوکنہہ سرس تھل دیکھا۔ کینہہ سجل ہت کوپ بسیکھا
بدھی بس بھیو بسو اپکارو۔ سگم اگم اتی دھرم بچارو

تب بھرت جی کے سیوکوں نے اس جل ہیئے ستھان کو دیکھا۔ اور اس سندر جل کے لئے ایک خاص کنواں بنا لیا۔ دیویوگ سے وشو بھر کا اپکار (بھلا بہتری) ہوگیا۔ دھرم کا دچار جو بہت ہی کٹھن ہے اس کنوئیں کی وجہ سے آسان ہوگیا۔

بھرت کوپ اب کہہیں لوگا۔ اتی پاون تیرتھ جل جوگا
پریم سنیم نمجت پرانی۔ ہوئیہیں بمل کرم من بانی

اب آج سے اس کو لوگ بھرت جی کا کنواں کہیں گے۔ تیرتھوں کے جل کے ملاپ سے تو یہ بہت ہی پوتر ہوگیا ہے۔ اس میں پریم اور نیم پوروک نہانے سے پرانی من بچن کرم سے شدھ ہوجائیں گے۔

کہت کوپ مہما سکل گئے جہاں رگھوراو
اتری سنایو رگھوبرہی تیرتھ پنیہ پربھاو

کوئیں کی مہما کہہ کر سب لوگ شری رگھوناتھ جی کے پاس گئے۔ اور شری رگھوناتھ جی کو اتری جی نے اس تیرتھ کے پن کے پربھاو کو کہہ سنایا۔

کہت دھرم اتہاس سپریتی۔ بھیو بھور نسی سو سکھ بیتی
نتیہ نباہی بھرت دوو بھائی۔ رام اتری گرو آیسو پائی

سہت سماج ساج سب سادیں۔ چلے رام بن اٹن پیادیں
کومل چرن چلت بنو پن ہیں۔ بھئی مردو بھومی سکچی من ماہیں

پریم سے دھرم اتہاس کہتے کہتے وہ رات سکھ سے گذر گئی۔ اور سویرا ہوگیا۔ بھرت اور شتروگھن دونو نتیہ کرم کرکے شری رام چندر جی گرو وششٹ جی اور اتری منی کی آگیا پاکر سماج سہت سارے ساز و سامان سے رام بن میں گھومنے کے لئے پیدل ہی چلے۔ ان کے نازک پاؤں ہیں۔ اور جوتے کے بنا ننگے ہی چل رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر پرتھوی من ہی من میں شرمندہ ہوکر کومل (نرم) ہوگئی۔

کس کنٹک کانکریں کرائیں۔ کٹک کٹھور کبستو دراٰئیں
مہی منجل مردو مارگ کینہے۔ بہت سمیر تربدھ سکھ لینہے

کشا۔ کانٹے، کنکر اور گڑھوں آدی کڑوی سخت اور بھدی چیزوں کو پرتھوی نے چھپا لیا۔ اور ان کے لئے سندر کومل راستے بنا دیئے۔ شیتل مند اور سگندھ تین پرکار کی سکھدائک ہوا چلنے لگی۔

سمن برشی سر گھن کر چھاہیں۔ بٹپ پھول پھل ترن مردتائیں
مرگ بلوک کھگ بول سبانی۔ سیوہیں سکل رام پریہ جانی

دیوتا پھول برسا کر، بادل سایہ کر کے، درخت پھول پھل کر گھاس پھوس اپنی کوملتا سے۔ پشو دیکھ کر اور پنچھی چہچہا کر سبھی بھرت جی کی۔ شری رام جی کا پیارا جان کر سیوا کرتے ہیں۔

سلبھ سدھی سب پراکرت ہو رام کہت جمہات
رام پران پریہ بھرت کہوں یہ نہ ہوئی بڑی بات

جب سادھارن منشوں کو بھی جمائی لیتے ہوئے رام کہنے سے سب سدھیاں آسانی سے مل جاتی ہیں۔ تو رام چندر جی کے پران پیارے

بھرت جی کے لئے پرتھوی آدک کا سندر اور کومل مارگ بنانا اور بادلوں کا سایہ کرنا وغیرہ انوکاب سدھیوں کا پراپت ہونا کون سی بڑی بات ہے۔

ایسی بدھی بھر توبھرت بن ماہیں۔ نیمو پیمو لکھی منی سکچائیں
پُنیہ جل آشرم بھوجی بسبھاگا۔ کھگ مرگ ترو ترن گری بن باگا
چارو وچیتر پوتر بسیشی۔ پوچھت بھرت تو دیہ سب دیکھی
سُنی من مُدت کہت رشی راؤ۔ ہیتو نام گن پُنیہ پربھاؤ

اس پرکار بھرت جی بن میں گھوم رہے ہیں۔ اُن کے نیم اور پریم کو دیکھ کر منی لوگ شرمندہ ہوتے ہیں۔ پوتر جل استھان، پرتھوی کے الگ الگ حصے (بھوم)، پشو، گھاس، پربت بن اور باغیچے ان سب کو بہت ہی سندر شوالے، پوتر اور دِویہ دیکھ کر بھرت جی پوچھتے ہیں۔ رشی راج اتری جی من میں پرسن ہو کر اُن سب کے کارن، نام، گن اور اُتم پربھاو کو کہتے ہیں۔

کتہوں نمجن کتہوں پرناما۔ کتہوں بلوکت من ابھیراما
کتہوں بیٹھی منی آیسو پائی۔ سمرت سیا سہت دوؤ بھائی

بھرت جی کہیں اشنان کرتے ہیں اور کہیں پرنام کرتے ہیں کہیں دل کش جگہوں کو دیکھتے ہیں۔ کہیں منی کی آگیا پا کر بیٹھ کر سیتا جی سمیت شری رام اور لکشمن کا سمرن کرتے ہیں۔

دیکھی سبھاؤ سنیہہ سُسیوا۔ دیہیں اسیس مُدت بن دیوا
پھرہیں گئیں دِن پہر اڑھائی۔ پربھو پد کمل بلوکہیں آئی

اُن کے سبھاؤ، پریم اور اُتم سیوا کو دیکھ کر بن دیوتا پرسن ہو کر آشیرواد دیتے ہیں جوں جوں گھوم کر اڑھائی پہر دن گزر جانے پر واپس لوٹ پڑتے ہیں۔ اور آکر پربھو شری رام چندر جی کے چرن کملوں کا درشن کرتے ہیں۔

دیکھے تھل تیرتھ سکل بھرت پانچ دن ماجھ
کہت سُنت ہری ہر سُجسُو گیؤ دِوسُو بھئی ساجھ

سارے تیرتھ استھانوں کو بھرت جی نے پانچ دنوں میں دیکھ لیا بھگوان وشنو اور شیو جی کے سندر یش کو کہتے سنتے وہ دن بھی گزر گیا۔ اور شام ہو گئی۔

بھور نہائے سبو جُرا سماجو۔ بھرت بھومی سُر تیرہُتی راجو
بھل دن آجو جانی من ماہیں۔ رامو کرپال کہت سکچا ہیں

اگلے دن سویرے نہا کر سب سماج بھرت جی، برہمن اور راجہ جنک سمیت اکٹھا ہو گیا۔ آج یاترا کے لئے شبھ دن ہے من میں یہ وچار کر بھی کرپالو بھگوان شری رام چندر جی کہتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔

گرنرپ بھرت سبھا اولوکی۔ سکچی رام پھر اونی بلوکی
سیل سراہی سبھا سب سوچی۔ کہوں نہ رام سم سوامی سنکوچی

شری رام چندر جی نے گرو وششٹ، راجہ جنک، بھرت اور ساری سبھا کو دیکھا۔ پھر سکچا کر (شرمیلے پن سے) وہ پرتھوی کی طرف دیکھنے لگے۔ سب سبھا اُن کے شیل کی سراہنا کر کے سوچتی ہے۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان سنکوچی (شرمیلے سبھاو والا) سوامی کہیں نہیں ہے۔

بھرت سُجان رام رُکھ دیکھی۔ اُٹھ سپریم دھر دھیر بسیشی
کر ڈنڈوت کہت کر جوری۔ راکھیں ناتھ سکل رُچی موری

چتر بھرت جی رام چندر جی کے رُخ کو دیکھ کر بڑی دھیرج دھر کر پریم پورو‌ک اُٹھے ڈنڈوت پرنام کر کے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے۔ آپ نے میری سب اچھاؤں کو پورا کیا ہے۔

موہی لگ سہیو سبہیں سنتاپو۔ بہت بھانت دُکھ پاوا آپو
اب گوسائیں موہی دیئو رجائی۔ سیوؤں اودھ اودھی بھر جائی

میرے کارن سب نے دُکھ سہے، اور آپ نے بھی بہت پرکار سے دُکھ پایا۔ اب ہے سوامی! مجھے آگیا دیجئے۔ تاکہ میں جا کر چودہ برس تک ایودھیا پُری کا سیون کروں۔

جیہیں اپائے پُنی پائے جنو دیکھے دین دیال
سو سکھ دیئے اودھی لگ کوسل پال کرپال

ہے دین دیال! ہے کرپالو! ہے کوشل ناتھ! جس اُپائے سے

داس آپ کے چرنوں کا پھر درشن کر سکے۔ چودہ برس کی میعاد بھر تک کے لئے مجھے کوئی اپدیش دیجئے۔

پُرجن پرجن پرجا گوسائیں۔ سب سچی سرس سنیہہ گوسائیں
راؤر بدی بھل بھو دُکھ داہو۔ پربھو بنو بادِ پرم پد لاہو

ہے ناتھ! اودھ پور کے نواسی، کٹمبی اور پرجا سبھی آپ کے پوتر پریم رس سے بھرے ہیں۔ آپ کے واسطے تو میرے لئے جنم مرن کی آگ میں جلنا بھی اچھا ہے اور ہے پربھو! آپ کے بنا مکتی کی پراپتی بھی ویرتھ ہے۔

سوامی سُجان جان سب ہی کی۔ رُچی لالسا رہنی جن جی کی
پرنت پال پالیہی سب کاہو۔ دیو دُہو دِسی اور نباہو

ہے سوامی! آپ انتریامی ہیں۔ سب کے ہردے کی جانتے ہیں۔ مجھ سیوک کے ہردے کی رُچی، لالسا اور رہنی جانا کرتے ہیں۔ شرناگتوں کے سوامی! آپ سب کا پالن کریں گے اور ہے دیو! دونوں طرفوں کی (بن کی بھی اور اودھ پوری کی بھی) اور نباہ دیں گے۔ (ارتھات آپ چودہ برس بن میں رہ کر پتاجی کی آگیا کا پالن بھی کریں گے۔ اور اپنی کرپا سے چودہ برس تک اودھ پوری کا سیون کرنے میں بھی مجھے سمرتھ کریں گے

اس موہی سب بدھی بھور بھروسو۔ کئیں بچارو نہ سوچ کھروسو
آرتی مور ناتھ کر چھوہو۔ دوہوں مل کینہہ ڈھیٹھ ہٹھ موہو

مجھے سب پرکار سے ایسا بھاری بھروسہ ہے وچار کرنے پر تنکے کے برابر بھی سوچ نہیں رہ جاتا۔ ہے ناتھ! میری دینتا (بے چارگی بے بسی) اور آپ سوامی کے پریم ان دونوں نے مل کر مجھے زبردستی ڈھیٹھ بنا دیا ہے۔

یہ بڑ دوش دور کر سوامی۔ تج سنکوچ سکھئے انوگامی
بھرت بنے سن سبھہیں پرسنسی۔ کھیر نیر بیورن گتی ہنسی

ہے سوامی! اس مہا اپرادھ کو کشما کر کے اور سنکوچ کو چھوڑ کر آپ مجھ سیوک کو اپدیش دیجئے۔ دودھ اور جل کو الگ الگ کر دینے میں ہنس کے سمان سبھاؤ والے بھرت جی کی بنتی سن کر اس کی سبھی نے تعریف کی۔

تات تمہاری سوری پرکھن کی۔ چنتا گرہی نرپہی گھر بن کی
ماتھے پر گرو منی متھلیسو۔ ہمہی تمہہی سپنیہوں نہ کلیسو

ہے تات! تمہاری میری اور پریوار کی اور گھر کی اور بن کی ساری چنتا گرو وششٹھ جی اور مہاراج جنک جی کو ہے۔ جب تک ہمارے سر پر گرو وششٹھ جی اور منی وشوامتر جی اور متھلا پتی جنک جی کا سایہ ہے۔ ہمیں اور تمہیں سپنے میں بھی کسی پرکار کا دکھ نہیں ہے۔

مور تمہار پرم پرشارتھو۔ سوارتھو سُجسو دھرم پرمارتھو
پتو آیسو پالیہیں دوہو بھائی۔ لوک بید بھل بھوپ بھلائی

میرا تمہارا سب سے بڑا پرشارتھ، سوارتھ، سُندر یش، دھرم اور پرمارتھ اتنا ہی ہے کہ ہم دونو بھائی پتاجی کی آگیا کا پالن کریں۔ پتاجی کے کلیان سے ہی (ارتھات اس پرکار اُنکی پرتگیا کو پران کر کے) لوک اور وید دونو میں بھلا ہے۔

گرو پتو ماتو سوامی سکھ پالیں۔ چلیہوں کمگ پگ پرہیں نہ کھالیں
اس بچار سب سوچ بہائی۔ پالہو اودھ اودھی بھر جائی

گرو پتا ماتا اور سوامی کی آگیا کا پالن کرنے سے اگر بھی راستے سے بھٹک بھی جائیں تو بھی ہانی نہیں ہوتی۔ ایسا وچار کر کے سب سوچ چھوڑ کر چودہ برس تک جا کر اودھ کا پالن کرو۔

دیسو کوسو پرجن پریوارو۔ گرو پد رجہیں لاگ چھرو بھارو
تمہہ منی ماتو سچیو سکھ مانی۔ پالیہو بھومی پرجا رجدھانی

دیش، خزانہ، کٹمبی اور پریوار ان سب کا بھار تو گرو جی کے چرنوں کی رج پر ہے۔ تم تو منی وششٹھ جی، ماتا جی اور منتریوں کی شکشا مان کر پرجا اور راجدھانی کا چودہ برس تک پالن کرتے رہنا۔

مکھیا مکھ سو چاہئے کھان پان کہوں ایک

پالئی پوشئی سکل انگ تلسی سہت بیک

تلسی داس جی کہتے ہیں، کہ شری رام چندر جی نے کہا (مکھیا (چودھری. مالک) مکھ کے سمان ہونا چاہیئے. جو کھانے پینے کو ایک ہی ہے لیکن وچار کر سب انگوں کا بھلا یوگیہ (جو جس قابل ہے) پالن کرتا ہے.

راج دھرم سربسو اتنیوئی جےمن ماہہ منورتھ گوئی
بندھو پربودھ کینہہ بہو بھانتی . بنُو ادھار من توشُو نہ سانتی

راج دھرم تو بس اتنا ہی ہے. جیسے ایک ہی من میں سب منورتھ چھپے رہتے ہیں. شری رام چندر جی نے بہت پرکار بھرت جی کو سمجھایا. لیکن بغیر کسی آدھار کی پراپتی کے اُن کے من میں نہ سنتوش ہوا اور نہ شانتی.

بھرت سیل گُر سچو سماجو . سکچ سنیہہ بیبس رگھو راجو
پربھو کر کرپا پانوری دینہیں . سادر بھرت سیس دھر لینہیں

بھرت جی کے پریم اور گرو منتری اور سماج کی حاضری. یہ کچھ کر شری رگھو ناتھ جی سنکوچ اور پریم کے وش میں ہوگئے (ارتھات پربھو شری رام چندر جی اور بھرت جی کے پریم کو دیکھ کر انہیں آدھار کے روپ میں اپنی کھڑاؤں دینا چاہتے ہیں. لیکن ایسا کرتے ہوئے وہ پوجنیہ گرو اور سماج کے بڑے بوڑھوں کے سامنے شرم کھاتے ہیں. اس لئے وہ پریم اور سنکوچ کے وش ہوگئے) آخر پربھو شری رام چندر جی نے بھرت جی کو کھڑاؤں دے دیں. اور بھرت جی نے انہیں آدر کے ساتھ سر پر رکھ لیا.

چرن پیٹھ کرونا ندھان کے . جنو جُگ جامک پرجا پران کے
سمپُٹ بھرت سنیہہ رتن کے . آکھر جُگ جنو جیو جتن کے

کرپا ندھان شری رام چندر جی کی دونوں کھڑاویں مانوں پرجا کے پران کی رکھشا کیلئے دو پہریدار ہیں. بھرت جی کے پریم روپی رتن کے لئے مانوں ڈبیا ہیں. اور جیووں کے موکش اُپائے کے لئے مانو رام نام کے دو اکشر ہیں.

کل کپاٹ کر کسل کرم کے . بمل نین سیوا سُدھرم کے
بھرت مُدت اولمب لہے تیں . اس سُکھ جس سیا رام رہے تیں

یہ دونوں کھڑاویں رگھو کل کی رکھشا کے لئے مانو دونوں کواڑ ہیں. سب اُتم کرم کرنے کیلئے مانو دونوں ہاتھ ہیں. اور سیوا اور دھرم کے مانو دونوں گیان کے نرمل نیتر ہیں. بھرت جی اس آدھار (کھڑاؤں) کو لے کر بہت پرسن ہوئے انہیں ان کو سر پر دھارن کر کے اتنا سُکھ ہوا. جتنا کہ شری رام چندر و سیتا جی کے رہنے سے ہوتا.

ماگیو بداپرنامُو کر رام لئے اُر لائی
لوگ اُچاٹے امر پتی کٹل کواوسرو پائی

بھرت جی نے پرنام کر کے وداع مانگی. تب شری رام چندر جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا. اُدھر کٹل دیوراج اندر نے بُرا وقت پا کر لوگوں کے منوں کو اُچاٹ کر دیا.

سو کُچال سب کہنہ بھئی نیکی . اودھی آس سم جیونی جی کی
نتر لکھن سیارام وبوکا . ہہری مرت سب لوگ کروکا

دیو اندر کی وہ کُچال (بُری چال) بھی سب لوگوں کے لئے سکھدائک ہی ہوئی. جیسے چودہ برس کے بعد پھر بھگوان ایودھیا پدھار کر ہم سب کو درشن دیں گے، یہ آشا لوگوں کا پران آدھار تھی. ویسے ہی اندر کی یہ بُری چال بھی لوگوں کے لئے سنجیونی (اکسیر) ہوگئی. نہیں تو اگر ایودھیا نواسیوں کے من میں اُچاٹ نہ ہوتی تو وہ لکشمن جی، سیتا جی اور رام چندر جی کے ویوگ روپی بھاری روگ سے ہائے ہائے کر کے تڑپ تڑپ کر ہی مر جاتے.

رام کرپا اوریب سدھاری . بببدھ دھار بھئی گُن گوہاری
بھینٹت بُھج بھر بھائی بھرت سو . رام پریم رسُو کہہ نہ پرت سو

شری رام جی کی کرپا نے یہ اُلجھن سلجھا دی. دیوتاؤں کی سینا آئی تو تھی لوٹ مار کرنے کے لئے لیکن اُلٹا وہ ہتکاری اور سہائک (امداد گار) بن گئی. شری رام جی بڑے پریم سے بھرت جی کو بازوؤں میں لے کر بغلگیر ہوئے. رام جی کے اُس پریم رس کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا.

تن من بچن اُمنگ انُوراگا . دھیر دھرندھر دھیر جُو تیاگا
بارج لوچن موچت باری . دیکھی دسا سُر سبھا دُکھاری

تن من بچن تینوں سے ایسا پریم اُمڈ پڑا۔ کہ دھیر دھرندھر شری رام چندر جی نے بھی دھیرج کو تیاگ دیا۔ اُن کے کمل نیتروں سے پانی کی دھار بہہ نکلی۔ اُنکی دشا کو دیکھ کر دیوتاؤں کی سبھا بہت دُکھی ہو گئی۔

منی گن گرُ دھُر دھیر جنک سے۔ گیان انل من کسیں کنک سے
جے بِرنچی نرلیپ اُپائے۔ پدم پتر جمی جگ جل جائے

منی گن، گرُو وشسشٹ جی اور جنک جی جیسے دھیر دھُرندھر جو اپنے منوں کو گیان اگنی میں سونے کے سمان کس چکے تھے (ار تھات جیسے اگنی میں میلا پن جل جانے کے بعد سونا کندن بن کر نکلتا ہے۔ ویسے ہی ۰۰ من کی آسکتی موہ وغیرہ میل کو گیان اگنی میں دگدھ کر کے پرم ویراگی بن چکے تھے۔) جن کو برہما جی نے نرلیپ ہی پیدا کیا۔ جو جگت میں جل میں پیدا ہُوئے کمل کے سمان نر آسکت پیدا ہُوئے (جیسے کمل پانی میں رہتے ہُوئے بھی بھیگتا نہیں۔ پانی سے سنگ نہیں پاتا ویسے ہی جو جگت میں سب بیوہار کرتے ہُوئے نرلیپ تھے)

تیئو بلوک رگھُوبر بھرت پریتی انوپ اپار
بھئے مگن من تن بچن سہت براگ بچار

وہ شری رام چندر جی اور بھرت جی کے لاثانی اپار (غیر محدود) پریم کو دیکھ کر ویراگ اور وچار کے ہوتے ہوئے بھی تن من بچن سے پریم میں مگن ہو گئے۔

جہاں جنک گرُ گتی متی بھوری۔ پراکرت پریتی کہت بڑی کھوری
برنت رگھُوبر بھرت بیوگو۔ سُن کٹھور کوی جا نہی لوگو

جہاں جنک جی اور گرُو وششٹ جی کی بدھی کی گتی بھی بھولی ہو گئی۔ اس الوکک پریتی کو لوکک موہ کہنے پر بڑا دوش ہے۔ شری رگھُوناتھ جی اور بھرت جی کے ویوگ کا ورنن اگر میں کروں۔ تو لوگ مجھے پتھر دل کوی کہیں گے۔

سو سکوچ رس اکتھ سُبانی۔ سمئیو سنیہو سمر سُکچانی
بھینٹ بھرت رگھُوبر سمجھائے۔ پُنی رپو دَو نو ہرش ہیہ لائے

وہ سنکوچ رس اکتھنیہ ہے۔ اس لئے کوی کی سُندر بانی اس سمے اس کے پریم کا سمرن کر کے سنکچا گئی (سکڑ گئی) بھرت جی کو مل کر پربھو شری رام چندر جی نے سمجھایا۔ پھر پرسن ہو کر شترو گھن جی کو چھاتی سے لگا لیا۔

سیوک سچو بھرت رُکھ پائی۔ نج نج کاج لگے سب جائی
سُن دارُن دُکھ دُہوں سماجا۔ لگے چلن کے ساجن ساجا

سیوک اور منتریوں نے بھرت جی کا رُخ پا کر وداع ہونے کی تیاری کرنی شروع کر دی۔ یہ سُن کر دونو سماجوں میں بڑا ہی دُکھ چھا گیا۔ وہ سب واپس چلنے کے لئے ساج سجانے لگے۔ ارتھات سواریاں پالکیاں وغیرہ تیار کرنے لگے۔

پربھو پد پدم بندی دوؤ بھائی۔ چلے سیس دھر رام رجائی
منی تاپس بن دیو نہوری۔ سب سنمان بہوری بہوری

پربھو شری رام چندر جی کے چرن کملوں کی بندنا کر کے دونو بھائی بھرت اور شترو گھن اُن کی آگیا کو سر پر رکھ کر چلے۔ مُنی، تپسوی اور بن دیوتا سب کا بار بار سنمان کر کے بھرت جی اور شترو گھن جی نے اُن کی بنتی کی۔

لکھن ہی بھینٹ پرنام کر سر دھر سیا پد دھور
چلے سپریم اسیس سُنی سکل سُمنگل مُور

پھر دونو بھائی لکشمن جی کو مل کر اور انہیں پرنام کر کے اور سیتا جی کے چرنوں کی دھُول کو سر پر دھارن کر کے سمپُورن منگلوں کی مُول آشیرواد پا کر بڑے سپریم کے ساتھ ایودھیا جی کو چل پڑے۔

سانج رام نرپ ہی سر نائی۔ کینہی بہت بدھی بنے بڑائی
دیو دیا بس بڑ دُکھ پائیو۔ سہت سماج کانن ہی آئیو

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت شری رام چندر جی نے راجہ جنک جی کو سر نوا کر اُن کی بہت پرکار سے بنتی کی اور بڑائی کی۔ اور کہا۔ ہے دیو! آپ نے ہم پر دیا کر کے بڑا دُکھ اُٹھایا۔ آپ سماج سہت بن میں آئے۔

پرنگو دھاریئے ژیٹی ایسا۔ کیتہنہ دھیر دھر گو نو مہیسا
منی مہی دیوسادھو سنمانے۔ بدا کئے ہری ہر سم جانے

اب آشیرواد دے کر نگر کو پدھاریئے۔ یہ سن کر راجہ جنک جی نے دھیرج دھر کر اپنے دیش کو پرستھان کیا (روانگی کی) پھر شری رام جی نے منی برہمن اور سادھوؤں کا سنمان کیا۔ اور انہیں بھگوان وشنو اور شو جی کا روپ سمجھتے ہوئے آدر کے ساتھ وداع کیا۔

ساسو سمیپ گئے دوؤ بھائی۔ پھرے بندی پگ آسش پائی
کوشک بامدیو جابالی۔ پرجن سچو سچو سجالی

تب شری رام جی اور لکشمن جی اپنی ساس کے پاس گئے اور انکے چرنوں کی بندنا کر کے آشیرواد پا کر لوٹ آئے۔ شری وشوامتر بامدیو اور جابالی اور سداچاری نگر واسی کٹمبھی اور منتری

جتھا جوگ کر بنے پرناما۔ بدا کئے سب سانج راما
ناری پرش لگھو مدھیہ بڈیرے۔ سب سنمانی کرپاندھی پھیرے

ان سب کو یتھا یوگیہ بنیتی اور پرنام کر کے شری رام جی اور لکشمن جی نے وداع کیا۔ پھر چھوٹے درمیانے اور بڑے سبھی استھاؤں کے استری پرشوں کو آدر ستکار کر کے کرپا ندھان شری رام چندر جی نے وداع کیا۔

بھرت ماتو پد بندی پربھو شچی سنیہہ مل بھینٹ
بدا کینہہ سج پالکی سکچ سوچ سب میٹ

پھر بھرت جی کی ماتا کیکئی جی کے چرنوں کی بندنا کر کے پربھو شری رام چندر جی پوتر پریم کے ساتھ انہیں ملے۔ انکی شرمندگی اور سوچ کو سب پرکار سے دور کر کے پالکی سجا کر ان کو بھی وداع کیا۔

پرجن ماتو پت ہی مل سیتا۔ پھری پران پریہ پریم پنیتا
کری پرنامو بھینٹی سب ساسو۔ پریتی کہت کبی ہیہ نہ ہلاسو

وہ سیتا جی جن کو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔ اور جو ان سے سچا پریم کرنے والی ہیں۔ اپنے کٹمبھیوں اور ماتا پتا سے مل کر لوٹ آئیں۔ پھر پرنام کر کے سب ساسوؤں سے سیتا جی ملیں۔ انکی پریتی کا ورنن کرنے کے لئے کوی کے ہردے میں جرأت ہی نہیں ہوتی۔

سنی سکھ بھیمت آسش پائی۔ رہی سیا دھو پریتی سمائی
رگھوپتی پٹو پالکیں منگائیں۔ کری پربودھ سب ماتو چڑھائیں

ان کی شکشا سن کر سیتا جی نے من بھاتی آشیرواد پائیں۔ وہ دونو طرفوں کی یعنی سسرال کی طرف کی اور میکے کی طرف کی پریتی میں مگن ہو گئیں۔ پھر شری رام چندر جی نے پردہ دار پالکیں منگوائیں۔ اور سب ماتاؤں کو دھیرج بندھا کر ان پر چڑھایا۔

بار بار ہلی ملی دوہو بھائیں۔ سم سنیہہ جننیں پہنچائیں
ساجی باجی گج باہن نانا۔ بھرت بھوپ دل کینہہ پیانا

بار بار دونوں بھائی ماتاؤں سے سمان پریم سے مل جل کر ان کو دور تک پہنچا کر واپس لوٹ آئے۔ بھرت جی اور راجہ جنک جی کی سماجوں نے گھوڑے ہاتھی اور بھانت بھانت کی سواریاں سجا کر کوچ کیا۔

ہردے رام سیا لکھن سمیتا۔ چلے جاہیں سب لوگ اچیتا
بسہہ باجی گج پسو ہیہ ہاریں۔ چلے جاہیں پربس من ماریں

سب لوگ اپنے ہردوں میں شری رام سیتا اور لکشمن جی کو دکھ کر سکتے کی سی حالت میں چلے جا رہے ہیں۔ بیل گھوڑے ہاتھی اور پشو من میں ہارے ہوئے ہٹھ سے اپنے من کو مار کر چلے جا رہے ہیں۔

گر گرتیا پد بندی پربھو سیتا لکھن سمیت
پھرے ہرش بسمے سہت آئے پرن نکیت

سیتا جی اور لکشمن جی کے سمیت پربھو شری رام چندر جی نے گرو وسشٹ جی اور گرو پتنی ارندھتی جی کے چرنوں کی بندنا کی ان کو وداع کر کے وہ خوشی اور غمی کی ملی جلی حالت میں پرن کٹی پر لوٹ آئے۔

بدا کینہہ سنمانی نشادو۔ چلیئو ہردہ بڑ برہ بشادو
کول کرات بھیل بن چاری۔ پھرے پھرے جوہاری جوہاری

پھر بڑے آدر کے ساتھ نشادراج کو وداع کیا۔ وہ اپنے ہردے میں شری رام جی کے ویوگ کی پیڑا کو ساتھ لے کر چلا۔ پھر کول کرات بھیل وغیرہ بن میں رہنے والے لوگوں کو وداع کیا۔ وہ سب بار بار بندنا کر کے اپنے ٹھکانوں کو چلے۔

پربھو سیا لکھن بیٹھ بٹ چھائیں۔ پریہ پریجن بیوگ بلکھاہیں
بھرت سنیہہ سبھاؤ سُبانی۔ پریا انج سن کہت بکھانی

تب شری رام چندر جی سیتا جی اور لکشمن جی بڑ کے سایہ میں بیٹھ کر پیارے پریوار کے ویوگ میں تڑپنے لگے۔ بھرت جی کے پریم سبھاؤ اور پریم بھری بانی کا بار بار ورنن کر کے شری رام چندر جی لکشمن جی اور سیتا جی سے کہنے لگے۔

پریتی پرتیتی بچن من کرنی۔ شری مکھ رام پریم بس برنی
تیہی اوسر کھگ مرگ جل مینا۔ چترکوٹ چر اچر ملینا

من بچن کرم سے بھرت جی کے پریم اور وشواس کا ورنن شری رام چندر جی نے اپنے مکھ سے پریم وش ہو کر کیا۔ اس سمے پشو پنچھی اور جل کی مچھلیاں اور چترکوٹ کے سبھی جڑ چیتن، جیو دکھی ہو گئے۔

بِبُدھ بلوک دسا رگھوبر کی۔ برشی سمن کہہ گتی گھر گھر کی
پربھو پرنام کر دینہہ بھروسو۔ چلے مُدِت من ڈر نہ کھروسو

شری رگھوناتھ جی کی ایسی دشا دیکھ کر دیوتا لوگ پھولوں کی بارش کر کے اپنے اپنے گھر کی دشا کہنے لگے۔ ارتھات اپنے اپنے دُکھڑے رونے لگے۔ پربھو شری رام چندر جی نے اُن کو پرنام کر کے حوصلہ دیا۔ اُن کے من میں ذرا سا بھی ڈر نہ رہا۔ پرسن من سے وہ اپنے گھروں کو چلے۔

سانج سیا سمیت پربھو راجت پرن کٹیر
بھگتی گیانو بیراگیہ جنو سوہت دھریں سریر

چھوٹے بھائی لکشمن جی اور سیتا جی سمیت پربھو شری رام چندر جی اپنی کٹیا میں ایسے براجمان ہیں مانو بھگتی گیان اور ویراگ ساکار روپ دھارن کر کے شوبھا پا رہے ہوں۔

مُنی مہی سُر گُر بھرت بھوآلو۔ رام برہ سبو ساجو بہالو
پربھو گُن گرام گنت من ماہیں۔ سب چُپ چاپ چلے مگ جاہیں

مُنی جن، برہمن، گرو وششٹ جی، بھرت اور راجہ جنک شری رام جی کے پریم میں سمت سارے سماج کے بہاویاکل ہیں۔ پربھو کے گنوں کا من ہی من سمرن کرتے ہوئے سب لوگ چُپ چاپ راستے میں چلے جا رہے ہیں۔

جمنا اُتر پار سبو بھیئو۔ سو باسر بنو بھوجن گیئو
اُتر دیو سری دوسر باسو۔ رام سکھا سب کینہہ سُپاسو

پہلے دن سب لوگ جمنا اُتر کر پار ہو گئے۔ وہ دن بغیر کھائے ہی گذر گیا۔ دوسرے دن گنگا جی پار اُتر کر شرنگ ویر پُر میں مقام کیا۔ وہاں رام سکھا نشادراج نے سب پریوار کے آرام کے سادھن پیدا کر دیئے۔

سئی اُتر گومتیں نہائے۔ چوتھیں دِوس اودھ پُر آئے
جنک رہے پُر باسر چاری۔ راج کاج سب ساج سنبھاری

پھر سئی اُتر کر گومتی جی میں نہائے اور چوتھے دن سب ایودھیا پُری میں پہنچ گئے۔ جنک جی ایودھیا پُری میں چار دن رہے۔ اور راج کاج سمبندھی سب بندوبست کیا۔

سونپ سچو گُر بھرت ہی راجو۔ تیر ہتی چلے ساج سب ساجو
نگر ناری نر گُر سِکھ مانی۔ بسے سُکھین رام رجدھانی

پھر منتری، گرو وششٹ جی اور بھرت جی کو راج سونپ کر سارا ساز و سامان ٹھیک کر کے جنک پور کو چلے۔ نگر کے لوگ گرو وششٹ جی کی شکھشا (آگیا) مان کر شری رام جی کی راجدھانی ایودھیا پُری میں سُکھ سے بسنے لگے۔

رام درس لگ لوگ سب کرت نیم اُپباس
تج تج بھوشن بھوگ سُکھ جیئت اودھی کی آس

رام جی کے درشن کے نمت سب لوگ نیم اور برت کرنے لگے۔

وہ سب زیوروں اور بھوگ ولاس کو چھوڑ کر اس آشا پر جی رہے ہیں۔
کہ چودہ برس کی میعاد ختم ہونے پر شری رام جی کے درشن ہوں گے۔

سیوک سیو بھرت پربودھے۔ نج نج کاج پائے سکھ اودھے
پُنی سکھ دینہی بول لگھو بھائی۔ سونپی سکل ماتو سیوکائی

منتریوں اور اُتم سیوکوں کو بھرت جی نے سمجھایا۔ وہ سب سیکھ (ہدایت) پاکر اپنے اپنے کام میں لگ گئے۔ پھر چھوٹے بھائی شتروگھن جی کو بلا کر شکشا دی اور سب ماتاؤں کی سیوا کا کام انہیں سنبھال دیا۔

بھوسُر بول بھرت کر جورے۔ کر پرنام بینے بہو بہورے
اونچ نیچ کارج بھل پوچو۔ آیسُو دیب نہ کرب سنکوچو

براہمنوں کو بُلا کر بھرت جی نے ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا۔ اور اُنکی اوستھا کے انوسار بنتی اور بندنا کی کہ آپ لوگ چھوٹا بڑا بھلا بُرا کوئی بھی کام ہو اس کے لئے مجھے آگیا دینے میں کسی پرکار کا سنکوچ (التجا، ہچکچاہٹ، پس و پیش) نہ کرنا۔

پر جن پُرجن پرجا بولائے۔ سمادھان کر سبس بسائے
سانج گے گُر گیہہ بہوری۔ کر ڈنڈوت کہت کر جوری

پھر بھرت جی نے نگر نواسیوں کو اور پریوار کے لوگوں کو سب پرجا کو بُلا کر اُنکی دھیرج بندھائی اور اُن کو سُکھ پوروک بسنے کی سہولیات دیں۔ پھر چھوٹے بھائی شتروگھن جی سمیت وہ گرو جی کے گھر گئے اور ڈنڈوت پرنام کر کے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی۔

آیسُ ہوئے تو رہوں سنیما۔ بولے مُنی تن پُلک سپیما
بُجھب کہب کرب تمہہ جوئی۔ دھرم سار جگ ہوئیہی سوئی

اگر آپ آگیا دیں۔ تو میں بھی نیم سے رہوں! یہ سُن کر مُنی وششٹ جی کا شریر پُلکت ہوگیا۔ اور وہ پریم کے ساتھ کہنے لگے۔ ہے تات! تم جو ہی سمجھو گے وہی کہو گے اور وہی کرو گے جو سنسار میں دھرم کا سار ہوگا۔

سُن سکھ پائے اسیس بُر گنگ۔ بول رائی سادھ

سنگھاسن پر کھڑاؤں کا بٹھا رے نیر آپا دھ

گرو جی کی شکشا اور بڑی آشیرباد پاکر بھرت جی نے جوتشیوں کو بلایا اور شبھ دن اور شبھ مہورت سادھ کر پربھو شری رام چندر جی کی کھڑاؤں کو بغیر کسی دقّت کے سنگھاسن پر براجمان کر دیا۔

رام ماتُ گُر پد سر نائی۔ پربھو پد پیٹھ رجائیس پائی
نندی گرام کر پرن کُٹیرا۔ کینہہ نواس دھرم دُھر دھیرا

پربھو شری رام چندر جی کی ماتا کوشلیا جی کے اور گرو وششٹ جی کے چرنوں میں سر نوا کر اور پربھو شری رام چندر جی کی کھڑاؤں کی آگیا پاکر دھرم دُھرندھر شری بھرت جی نے نندی گرام میں پتوں کی کُٹیا بنائی۔ اور اس کُٹیا میں نواس کیا۔

جٹا جُوٹ سر مُنی پٹ دھاری۔ مہی کھن کُس سانتھری سنواری
اسن بسن باسن برت نیما۔ کرت کٹھن رشی دھرم سپریما

سر پر جٹاؤں کا جوڑا بنا لیا۔ مُنیوں کے سے مرگ چھالا آدک بستر دھارن کئے۔ زمین کو کھود کر کُشا کا بچھونا بنایا۔ بھوجن۔ بستر، برتن برت نیم ان سبھی باتوں میں پریم کے ساتھ رشیوں کے کٹھن دھرم کا پالن کرنے لگے۔

بھوشن بسن بھوگ سُکھ بھوری۔ من تن بچن تجے تن توری
اودھ راج سر راج سہائی۔ دسرتھ دھن سن دھند لجائی
تیہیں پُر بست بھرت بنُو راگا۔ چنچریک جمے چمپک باگا
رمہ بلاس رام انُو راگی۔ تجت بمن جمے جن بڑ بھاگی

بھرت جی نے گہنے کپڑے، بھوگ، اور سب سُکھوں کو من تن بچن سے تنکے کی طرح تیاگ دیا۔ جس اودھ کے راج کو دیو راج اندر بھی دیکھ کر رشک کرتے تھے۔ اور راجہ دسرتھ جی کی مال و دولت کو سُن کر کُبیر بھی پانی پانی ہو جاتے تھے۔ اس اودھ پوری میں بھرت جی بیرکت ہُوئے بستے ہیں۔ مانو جیسے چمپا کے باغ میں بھونرا رہتا ہے۔ شری رام چندر جی کے پیارے بڑ بھاگی بھگت لکشمی کے بھوگ ولاس اور دھن دولت کو قے کی مانند تیاگ دیتے ہیں۔

رام پیم بھاجن بھرت بڑے نہ ایہیں کرتوتی

چاتک ہنس سراہیت ٹیک بیبیک بھوتی

پھر بھرت جی تو خود شری رام چندر جی کے پریم کے پاتر ہیں۔ اُن کے لئے ایسی کرنی کون سی بڑی بات ہے؟ ارتھات اُن کا ایسے نیم برتوں کا پالن کرنا ایک سادھارن سی بات ہے۔ پرتھوی کا جل نہ پینے کا ہٹھ کرنے سے پپیہے کی اور دودھ کو پانی سے الگ کر دینے کی کلا سے ہنس کی بھی سراہنا ہوتی ہے۔ بھرت جی کی سراہنا صرف نیم اور برت کا پالن کرنے سے ہی نہیں ہوتی بلکہ اُن کی سراہنا تو شری رام جی کے پرتی سچے پریم کے کارن ہوتی ہے۔ ہٹھ پوروک کئی پرکار کے برتوں کا پالن تو لیشو پنچھی اور دُشٹ منش بھی کر پاتے ہیں۔

دیہہ دنہوں دن دوبر ہوئی۔ گھٹے تیج بل مکھ چھبی سوئی
نت نو رام پریم پن پینا۔ بڑھت دھرم دل من نہ ملینا

بھرت جی کا شریر دن بدن دُبلا ہوتا جاتا ہے۔ پر تیج اور بل نہیں گھٹتا ہے۔ چہرے کی آب ویسے ہی بنی ہوئی ہے۔ شری رام چندر جی کے پریم کا پرن نت پرتی نیا اور دڑھ ہوتا جاتا ہے۔ دھرم کا انگ بڑھتا ہے۔ اور من کبھی اُداس نہیں ہوتا۔

جیمے جل گھٹت سرد بکاسے۔ بلست بیتس نبج بکاسے
سم دم سنجم نیم اُپاسا۔ نکھت بھرت ہیہ بمل اکاسا

جیسے موسم سرما کے آنے پر جل گھٹتا ہے۔ کنتو بینت شوبھا پاتے ہیں۔ اور کمل کھلتے ہیں۔ شم دم سنیم نیم اور برت آدی بھرت جی کے نرمل ہردے آکاش کے تارا گن ہیں۔

دھرو لبسواس اودھی راکا سی۔ سوامی سُرتی سُر بیتھی بکاسی
رام پریم بدھو اچل ادوشا۔ سہت سماج سوہ نت چوکھا

وشواس ہی اُس آکاش میں دُھرو تارا ہے۔ چودہ برس کی میعاد کا دھیان پورنماشی کے سمان ہے۔ اور سوامی شری رام جی کی سمرتی کہکشاں ہے۔ شری رام جی کا پریم اچل اور دوش رہت (چندرما ہیں جو ساری اُس سے رہت) چندرما ہے۔ جو اپنی سماج سمیت نت بڑی سندر شوبھا پا رہا ہے۔

بھرت رہنی سمجھن کرتوتی۔ بھگتی برتی گن بمل بھوتی
برنت سکل سکبی سکچا ہیں۔ سیس گنیس گرا گم ناہیں

بھرت جی کا رہن سہن سمجھ، کرنی، بھگتی، ویرکت بھاؤ گن اور نرمل ٹھرائی۔ ان سب کا ورنن کرنے میں سبھی کوی ہچکچاتے ہیں۔ کیونکہ اُنکی مہما کا ورنن کرنے میں تو شیش، گنیش۔ اور سرسوتی جی کو بھی پہنچ نہیں۔ پھر پراکرت کویوں کی تو بات ہی کیا۔

نت پوجت پربھو پانوری پریتی نہ ہردے سمات
مانگ مانگ آئس کرت راج کاج بہو بھانت

وہ ہر روز پربھو شری رام چندر جی کی کھڑاؤں کا پوجن کرتے ہیں۔ اُنکے ہردے میں پریم سماتا نہیں ہے۔ کھڑاؤں سے آگیا مانگ کر وہ سب پرکار سے راج کا کام کرتے ہیں۔

پُلک گات ہیہ سیا رگھوبیرو۔ جیہہ نام جپ لوچن نیرو
لکھن رام سیا کانن بسہیں۔ بھرت بھون بس تپ تن کسہیں

بھرت جی کا شریر پریم کے مارے سدا پُلکت رہتا ہے۔ ہردے میں سدا سیتا رام جی براجتے ہیں۔ جیبھ سدا رام نام جپتی رہتی ہے نیتروں میں پریم آنسو چھائے رہتے ہیں۔ لکشمن سیتا اور رام جی تو بن میں رہتے ہیں۔ لیکن بھرت جی گھر میں ہی رہ کر تپ کا جیون بسر کر کے شریر کو سکھاتے ہیں۔

دوؤ دشی سمجھ کہت سب لوگو۔ سب بدھی بھرت سراہن جوگو
سُن برت نیم سادھو سکچاہیں۔ دیکھ دسا مُنی راج لجاہیں

دونو طرف کی دشا پر وچار کر کے سب لوگ کہتے ہیں۔ کہ بھرت جی سب پرکار سے سراہنے کے یوگیہ ہیں۔ اُنکے برت اور نیم کو دیکھ کر سادھو لوگ بھی لجاتے ہیں۔ اور اُنکی دشا کو دیکھ کر منیشور بھی شرماتے ہیں۔

پرم پنیت بھرت آچرنو۔ مدھر منج مد منگل کرنو
ہرن کٹھن کلی کلش کلیشو۔ مہاموہ رجنی دلن دنیسو

بھرت جی کا پرم پوتر آچار، مدھر، سندر اور آنند منگل کرنے والا ہے۔ کلی یگ کے کٹھن پاپوں کو ہرنے والا ہے۔ اور مہاموہ روپی رات کی

کا ناش کرنے والا مانو سورج ہے

پاپ پنج کنجر مرگ راجو۔ سمن سکل سنتاپ سماجو
جن رنجن بھنجن بھو بھارو۔ رام سنیہہ سدھا کر سارو

(بھرت جی کا آچرن) پاپ روپی ہاتھیوں کے جھنڈوں کو مار بھگانے والا سنگھ روپ ہے۔ سب دکھوں کے سماج کا ناش کرنے والا ہے بھگتوں کو شانتی دینے والا اور سنسار کے دکھوں کو دور بھگانے والا ہے۔ اور شری رام جی کے پریم روپی چندرما کا سار (آب حیات) ہے۔

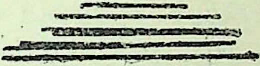
سیارام پریم پیوش پورن ہوت جنم نہ بھرت کو
منی من اگم جم نیم سم دم بشم برت آچرت کو
دکھ داہ دارد دمبھ دوش سجس مس اپہرت کو
کلی کال تلسی سے سٹھنہہ ہٹھ رام سنمکھ کرت کو

اگر شری سیتا رام جی کے پریم امرت سے پری پورن بھرت

جی کا جنم اس سنسار میں نہ ہوتا تو جو یم نیم اور شم دم آدی کٹھن برت ہیں اور جن کا پالن کرنا منی جنوں کے لئے بھی سہج نہیں۔ ایسے برتوں کا پالن پھر کون کرتا؟ اپنے سندر لیش کے بہلانے دکھ سنتاپ ردر دتا آدی دمبھ آدی دوشوں کو کون ہرن کرتا؟ اور کلجگ میں مجھ تلسی داس جیسے ادھم جیوؤں کو کون ہٹھ پوروک شری رام جی کی شرن میں لے آتا؟

بھرت چرت کر نیم تلسی جو سادر سنہیں
سیارام پد پریم اوس ہوئے بھو رس برتی

تلسی داس جی کہتے ہیں۔ جو بھرت جی کے چرت کو نیم سے آدر کے ساتھ (شردھا پوروک) سنیں گے۔ ان کو سنسار کے وشے بھوگوں سے ویراگ ہوگا۔ اور شری سیتا رام جی کے چرنوں میں پریم ہوگا۔



ماس پارائن۔ اکیسواں وشرام۔ ایودھیا کانڈ سماپت ہوا
تلسی راماین انک حصہ اول سماپت ہوا

شری رگھوناتھ چالیسہ

لیکھک کوی لوک ناتھ دل

دوہا

جے شری رگھوکل مکٹ منی راگھویندر رگھوناتھ
بسو ہردیہ میں جگت میا جنک للی کے ساتھ

دوہا

سکھد سروپ انوپ پربھو سکھ ساگر سکھ دھام
من وانچھت پھل دیجئے رگھوپتی راجہ رام

چوپائی

جے جے رگھوونش دلارے۔ رگھوکل مکٹ منی اجیالے
بھوسندھو سے تارن ہارے۔ بھگت جنوں کے پرم سہارے

جے جے شری رگھوکل بھوشن۔ جانکی ولبھ جانکی جیون
جے جے سُر نر منی من رنجن۔ بھو بھئے ہاری کھل دل گنجن

جے جے مریادا پرشوتم۔ نارائن نرپتی نروتم
رگھوکل شوبھا رگھوکل چندن۔ دشرتھ سُت دس دوش نکندن

جے رگھوناتھ کنور اودھیشور۔ جے رگھوویر پربھو کرنیشور
جے سُرپتی سُر بھوپ منوہر۔ سندر روپ انوپ منوہر

جے سیاپت پتی سُر نایک۔ جے سُکھ ساگر جے سکھدایک
جے پرن پالک ہتو سہایک۔ تم رکشک ہم جن شرنایک

پنکج سدرش نین تمہارے۔ کارے کجرارے متوارے
مدھر منوہر ادبھت نیارے۔ کرونا رس برساون ہارے

نیل امبج سم ورن تمہارا۔ نیل منی سدرش اجیارا
مکراکرت کنڈل اتی سندر۔ رتن جڑت منی بھوشت منوہر

اُر بیچ گج مکتا ولی سوہے۔ گھٹنوں تک رتناولی سوہے
شبھ وجینتی مال سہاوے۔ نرکھ اندر کا دھنش لجاوے

تلک للاٹ پہ شوبھا پاوے۔ جیوں آکاش پہ چندر سہاوے
شانتی کشما دیا کے ساگر۔ شبھ گن آگر وشوا وجاگر

مات پتا کے آگیا کاری۔ گئو براہمن رکشا ورت دھاری
تاڑکا مار سُبا ہو مارا۔ وکٹ نساچر دل سنگھارا

سنگ شلا کے چرن چھوایا۔ کی پروان ناری کی کایا
ترن سمان شو دھنش اٹھایا۔ پرشورام کا مان مٹایا

رگھوکل ریتی پہ پشپ چڑھائے۔ وچن نبھایا بن کو دھائے
کھیوٹ چرن دھوئے ہرشایا۔ نردھن نے درشن دھن پایا

اگن بان جب چلے تمارے۔ سِکھ سمان جب تم للکارے
کھنش میں کھر دوکھن سنگھارے۔ جے بن باسی راج دلارے

جب ماریچ نے جال بچھایا۔ راون نے ہرلی چھایا مایا
کر پر بھگت کھگیس جلایا۔ کرونا کر نج دھام پٹھایا

پمپا سمر پر شبوری تاری ۔ ہوئی وپر سے بھینٹ تماری
کسکندھا سُگریو اُبھارا ۔ سُرپتی سُت بالی سنگھارا

ویدرُوپی سندھو متھنے سے ۔ تم رتّی کُل میں روی سم چمکے
جے جے رتّی کُل کے اُجیالے ۔ وندنیہ پریہ اِشٹ ہمارے

بھگت بھبھیکشن شرن میں آیا ۔ سو تم کنٹھ سے اُسے لگایا
یودھا کمبھ کرن کو مارا ۔ مہابلی راون کو سنگھارا

تم نے پہنت جنوں کو تارا ۔ دکھی جنوں نے تمہیں پکارا
کہت کوی دل سانچ سکارے ۔ کرپا کرو رگھو ونش دولارے

نل نیل ہنومنت کے سوامی ۔ انگدَ جامونت کے سوامی
تم ہو وندت وید دوارا ۔ تم دینوں کا پرم سہارا

دوہا ۔ نینوں میں لس جائیے کوشلیش اودھیش
کرونا درشٹی کیجئے کرونا ندھی کرو نیش

آرتی

(لیکھک کوی دل)

جے رگھوناتھ ہرے ۔ جے جے رگھوناتھ ہرے
نام کا رس جو پیوے ۔ بھوسندھو سے ترے جے جے

کوٹل کر کملوں میں دھنش بان ساجے
شری متھلیش کُماری وام انگ ساجے جے جے

جے رگھو کل اُجیارے جے رگھو کل بھوشن
دشرتھ راج دولارے کوشلیا نندن جے جے

دینا ناتھ دیا نِدھی دینن ہت کاری
دین دیال دیا ندھی دانو سنگھاری جے جے

راگھویندر رگھو نائک رگھو کل تلک ہتی
رگھوپتی رگھو ور راگھو یودھا ۔ جسوی جے جے

نین ابھاگے چکورے چندر کی تم جیوتی
انچل میں بھر لائے شردھا کے سنبھہ موتی جے جے

گنجن نکٹ سشوبھت رتن جٹت سندر
کانن کنڈل ادھ بھٹت اُر مالا من ہر جے جے

نردھن کے انچل میں بھگتی رتن بھر دو
کہت کوی دل نندن کرونا درشٹی کر دو

نینن کی شوبھا پر روی ششی بلہاری
پریہ مکھ کی پریہ چھبی پر کوٹی مدن واری

جے جے جے

آرنیہ کانڈ

मूलं धर्मतरोर्विवेक जलधेः पूर्णेन्दुमानन्ददं
वैराग्याम्बुज भास्करं ह्यघघन ध्वान्तापहं तापहम्
मोहाम्भधर पूग पाटन विधौ स्वः सम्भवं शंकरं
वन्दे ब्रह्म कुलं कलङ्क शमनं श्रीराम भूप प्रियम्
॥ १ ॥

شلوک ۱

مُولم دھرم ترو وویک جلدھیہہ پورن اندم آنندم
ویراگیہ امبُج بھاسکرم ہی اگھگھن دھنوان تا پہم تا پہم
موہ ابھودھر پگ پاٹن ودھو سو سمبھوم شنکرم
بندے برہم کلم کلنک شمنم شری رام بھوپ پریم

ترجمہ

دھرم برکش کے مُول۔ وویک روپی سمندر کی امنگ بڑھانے والے پورن چندرما دویراگ روپی کمل بن کے کھلانے والے سُوریہ دیو۔ پاپ سے اندھکار کا ناش کرنے والے تینوں تاپوں (ادھیاتمک آدی دیوک۔ ادھی بھوتک) کو ہرنے والے۔ موہ رُوپی۔ بادلوں کی گھٹاؤ کو چھن بھن کرنے کی کریا میں آکاش سے پیدا ہوئی۔ وایو سرُوپ برہما جی کی کُل میں پیدا ہونے والے اور کلنک کا ناش کرنے والے مہاراج رام جی کے پیارے شری شنکر جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

सान्द्रानन्दपयोद सौभ गतनुं पीताम्बरं सुन्दरं
पाणौ बाण शरासनं कटिलसत्तूणीर भारं वरम्
राजीवाय तलोचनं धृतजटा जूटेन संशोभितं
सीता लक्ष्मण संयुतं पथिगतं रामाभिरामं भजे
॥ २ ॥

شلوک ۲

ساندر آنندپیو دسو بھگ تنم پیتامبرم سُندرم
پانو بان شراسنم کٹی لست تو نیر بھارم ورم
راجی وایت لوچنم دھرت جٹا جوٹین سنشو بھتم
سیتا لکشمن سنیُتم پتھیگتم رام ابھیرامم بھجے۔

ترجمہ

جن کا شریر جل سہت گھنے میگھ کے سمان سُندر اور آنند گھن ہے۔ جو سُندر پیتامبر دھارن کئے ہیں۔ جن کے ہاتھوں میں دھنُش اور بان ہیں۔ کہ اُتم ترکش کے بوجھ سے شوبھا پا رہی ہے کمل کے سمان وشال جن کے نیتر ہیں مستک پر جٹا جوٹ دھارن کئے ہیں۔ اُن شوبھائمان شری سیتا جی اور لکشمن جی سمیت مارگ پر چلے جاتے ہوئے آنند دینے والے شری رام چندر جی کو میں بھجتا ہوں۔

سورٹھا

اُما رام گن گوڑھ پنڈت مُنی پاوہیں برتی
پاوہیں موہ مُوڑھ جے ہری بمُکھ نہ دھرم رتی

ہے پاربتی! شری رام جی کے گُن گوڑھ ہیں پنڈت اور مُنی

لوگ مُن گھومی کو سمجھ کر ویراگ پراپت کرتے ہیں۔ جو بھگوان
سے بمکھ ہیں اور جن کی دہرم میں پریتی نہیں ہے۔ وہ مہا مُوڑھ
بھگوان کے گنُوں کو مَن کر موہ کو پراپت ہوتے ہیں۔

چوپائی

پُر نر بھرت پریتی میں گائی۔ متی انُو روپ انُوپ سہائی
اب پربھو چرت سنہو اتی پاون۔ کرت جے بن سُر نر منی بھاون

میں نے اپنی بدھی کے انُوسار پُر واسیوں اور بھرت جی کے
لاثانی اور سندر پریم کا گان کیا ہے۔ اب پربھو رام چندر جی کے پرم
پوتر چرتر کو سُنو جو وہ بن میں کر رہے ہیں۔ وہ چرتر دیوتا منش
اور منیوں کے من بھانے والے ہیں۔

ایک بار چُن کُسم سہائے۔ نج کر بھوشن رام بنائے
سیتہ پہرائے پربھو سادر۔ بیٹھے پھٹک سلا پر سُندر

شری رام جی نے ایک بار اپنے ہاتھوں سے سندر پھول
چن کر طرح طرح کے گہنے بنائے اور سندر شفاف شلا پر بیٹھے
ہوئے پربھو نے بڑے پریم کے ساتھ وہ گہنے سیتا جی کو پہنا دیئے۔

2

سُرپتی سُت دھر بایس بیشا۔ سٹھ چاہت رگھوپتی بل دیکھا
جمی پپیلیکا ساگر تھاہا۔ مہا منَد متی پاون چاہا

دیوراج اندر کے مہانیچ جینت نامی بیٹے نے کوّے کا شریر
دھارن کرکے پربھو شری رام چندر جی کے بل کی پریکشا کرنے کی کوشش
کی (بُرا ارادہ من میں اٹھانا) جیسے مہا مُوڑھ چیونٹی سمندر کا تھاہ
پانا چاہتی ہے۔

3

سیتا چرن چونچ ہت بھاگا۔ مُوڑھ مند متی کارن کاگا
چلا رُدھر رگھو نایک جانا۔ سینک دھنش سایک سندھانا

وہ مُوڑھ مندمتی پربھو کے بل کی پریکشا کرنے کیلئے بنا ہوا کوّا سیتا
جی کے چرنوں میں چونچ مار کر بھاگا جب خون بہہ نکلا تب شری رگھو ناتھ
نے جانا اور دھنش پر سرکنڈے کا بان چڑھایا۔

دوہا

اتی کرپال رگھو نایک سدا دین پر نیہہ
تا سن آئے کینہہ چھل مُورکھ اوگن گیہہ

دیکھو۔ جو پریم کرپالو شری رگھو ناتھ جی سدا ہی دین دکھیوں
سے پریم کرتے ہیں۔ اُن سے بھی اُس دوشوں کے بھنڈار مورکھ
جینت نے آ کر چھل کیا۔

پریرت منتر برہم سر دھاوا۔ چلا بھاج بایس بھے پاوا
دھر نج رُوپ گیئو پت پاہیں۔ رام بمکھ راکھا تیہہ ناہیں

منتر سے پریریا ہوا وہ برہم بان دوڑا۔ کوّا ڈرتا ہوا بھاگ
چلا۔ وہ اپنا اصلی رُوپ دھارن کرکے اپنے پتا کے پاس
گیا۔ لیکن شری رام جی کا ورودھی جان کر (مخالف جان کر)
دیوراج اندر نے اُسے پناہ نہ دی۔

بھا نراس اُپجی من تراسا۔ جتھا چکر بھے رشی دُرباسا
برہم دھام سو پر سب لوکا۔ پھرا شرمت بیاکُل بھے سوکا

تب وہ نراش ہو گیا۔ اس کے من میں بہت ڈر پیدا ہو گیا۔
جیسے راجہ امبریکھ کو ستانے کے کارن دشنو بھگوان کے چکر کے ڈر
کے مارے مُنی دُرباسا بھے بھیت ہوئے تھے وہ برہم لوک و
شو لوک آدی سب لوکوں میں تھکا ماندہ بھے شوک سے جہا
دیاکُل ہوا بھاگتا پھرا۔

2

کاہوں بیٹھن کہا نہ اوہی۔ راکھ کو سکئے رام کر دروہی
ماتو مرتیو پتو سمن سمانا۔ سُدھا ہوئے بش سُنو ہری جانا

پرنتو کسی نے اس کو بیٹھنے تک کو بھی نہ کہا شری رام جی
کے دروہی کو بھلا کون پناہ دے سکتا ہے۔ کاک بھشنڈی جی
کہتے ہیں۔ ہے گرُڑ! سُنئے۔ رام دروہی کے لئے اُس کی ماتا تو
موت بن جاتی ہے۔ اور پتا اس کا کال دیوتا (یم راج) کے سمان
بن جاتا ہے۔ اور اس کے لئے امرت بھی زہر بن جاتا ہے۔

3

مہتر کرے سمن ریپُو کے کرنی۔ تاں کہتہ بِبدھ ندی بیترنی

سب جگت تاہی انلھوتے تاتا۔ جو رگھو بیر بمکھ سُنو بھراتا

اس کا ہتر سینکڑوں دشمنوں کی سی کرنی کرنے لگتا ہے اس کے لیئے دیونَدی گنگا جی یم پُور کی ویترنی ندی کے سمان ہو جاتی ہے۔ ہے بھائی! سُنیئے۔ جو شری رگھو ناتھ جی سے بمکھ ہوتا ہے۔ اس کے لیئے سارا جگت اگنی سے بڑھ کر داہ کارک ہو جاتا ہے۔

(دوہا)

چھم چھم بھاجت شکرسُت بیاکُل آرت دین
تھم تھم دھاوت رام شر پاچھے پرم پربین

جیسے جیسے اندر کا پُتر جینت مہا ویاکل اور بہت ہی دین دُکھی ہوا بھاگتا جاتا ہے۔ تیسے تیسے پرم پروین رام بان اس کے پیچھے پیچھے لگا چلا آتا ہے۔

نارد دیکھا بکل جینتا۔ لاگ دیا کومل چت سنتا
دُور ہی تے پرکھو سُجھس سناہا۔ کہیہ بات بھُو بدھی سمجھاوا

نارد جی نے جینت کو مہا ویاکُل دیکھا۔ انہیں دیا آ گئی کیونکہ سادھو سنتوں کے چت بڑے کومل ہوتے ہیں۔ انہوں نے دُور ہی سے جینت کو شری رام جی کا سندیش کہہ سُنایا۔ اور اُسے بھاگتے ہوئے کو بہت پرکار سے سمجھایا۔

پُھوا تُرت رام پہیں تاہی۔ کہیسی پکار پرنت ہت پاہی
سُن مُنی بچن نائے بدر تھا۔ آوا جِہنہ کرپال رگھونا تھا

نارد جی نے سمجھا کر اُسے تُرنت شری رام چندر جی کے پاس بھیج دیا۔ اور اُسے سمجھایا کہ جا پکار کر یہ کہنا کہ ہے شرناگتوں کے رکھشک! میں آپکی شرن میں آیا ہوں میری رکھشا کیجیے جینت نے مُنی نارد کے بچن سُن کر شیس نوایا اور وہ وہاں گیا۔ جہاں کہ شری رگھو ناتھ جی کرپالو بھگوان براجمان تھے۔

اتُر سیھے گہیسی پد جائی۔ تراہی تراہی دیال رگھو رائی
اتلت بل اتلت پربھتائی۔ میں متی مند جانی نہیں پائی

بہت ہی دُکھی اور ڈرے ہوئے جینت نے جا کر شری رام جی کے چرن پکڑ لیئے۔ اور کہا۔ ہے دیالو رگھو ناتھ جی! رکھشا کیجیئے۔ آپ کے بے پناہ بل اور بے پناہ پربھاؤ کو میں مند بدھی جان نہیں پاتا تھا۔

نج کرت کرم جنت پھل پایئوں۔ اب پربھو پاہی شرن تک آئیوں
سُن کرپال اتی آرت بانی۔ ایک نین کر تجا بھوانی

میں نے اپنی کرتوت کا پھل پالیا ہے۔ ہے پربھو! میں آپکی شرن آیا ہوں۔ میری رکھشا کیجیئے۔ ہے پاربتی! کرپالو بھگوان شری رام چندر جی نے اس کی دُکھ بھری فریاد کو سُن کر اُسے ایک آنکھ سے کانا کر کے چھوڑ دیا۔

سورٹھا

کینہہ موہ بس دروہ جدپی تیہی کر بدھ اُچت
پربھو چھاڑیئو کر چھوہ کو کرپال رگھو بیر سم

اس نے اگیان وش پربھو سے دروہ کیا تھا۔ اگرچہ اُسے کو مار دینا ہی چاہیئے تھا۔ تو بھی پربھو شری رام چندر جی نے کرپا کر کے اُسے چھوڑ دیا۔ شری رگھو بیر جی کے سمان کرپالو اور کون ہوگا۔

رگھو پتی چتر کوٹ بس ناتا۔ چرت کیئے شُرتی سُدھا سماناتا
بہوری رام اس من انومانا۔ ہوئیہیں بھیر سب ہی موہی جانا

چتر کوٹ میں رہ کر شری رگھو ناتھ جی نے بہت سے چرتر کئے جو کانوں کو سکھدائک اور امرت کے سمان پرم منوہر تھے پھر کچھ سمے بعد شری رام چندر جی نے من میں وچار کیا۔ کہ مجھے سب لوگ جان گئے ہیں۔ ایودھیا نواسی اور جنک پوری نواسی بھی ہمارے ٹھکانے کو دیکھ گئے ہیں) اس لیئے یہاں لوگوں کے آنے جانے کے کارن بڑی بھیڑ رہا کریگی۔

سکل مُنِنہہ سن بدا کرائی۔ سیتا سہت چلے دو بھائی
اتری کے آشرم جب پربھو گیئو۔ سُنت مہا مُنی ہرشت بھیئو

آپ نے سب مُنیوں سے وداع مانگ کر سیتا جی سہت دونوں بھائی وہاں سے چل دیئے جب مُنی اتری جی کے آشرم گیا

پربھو گئے تو اُن کے آنے کی خبر سن کر مہا مُنی اتری جی بڑے
پرسن ہوئے۔

۳

پلکت گات اتری اُٹھ دھائے۔ دیکھ رام آتر چل آئے
کرت دنڈوت مُنی اُر لائے۔ پریم باری دوؤ جن انہوائے

پُلکت شریر ہو کر اتری جی اُٹھ دوڑے انہیں دوڑے آتے
دیکھ کر شری رام چندر جی بھی تیزی سے۔ ڈنڈوت پرنام کرتے ہوئے
ہی شری رام جی کو مُنی اتری نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور پریم آنسوؤں
کے جل سے دونو بھائیوں کو تر بہتر کر دیا۔

۴

دیکھ رام چھبی نین جُڑانے۔ سادر نج آشرم تب آنے
کری پوجا کہہ بچن سُہائے۔ دیئے مُول پھل پربھو من بھائے

شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر مُنی جی کے نیتر شیتل
ہو گئے۔ تب وہ اُن کو آدر ستکار کر کے اپنے آشرم میں لے
آئے۔ اُن کی پوجا کر کے مُنی اتری نے سُندر بچن کہہ کر پربھو
کو کند مُول پھل دیئے۔ جو پربھو شری رام چندر جی کے من کو بہت
بھائے۔

سورٹھا

پربھو آسن آسین بھر لوچن شوبھا نرکھ
مُنی بر پرم پربین جوری پانی استتی کرت

پربھو آسن پر بیٹھے ہیں۔ اُن کی شوبھا کو جی بھر کر آنکھوں سے
دیکھ کر پرم چتر منیشور۔ اتری جی ہاتھ جوڑ کر استتی کرنے لگے۔

چھند (۱)

نمامی بھگت وتسلم۔ کرپالو شیل کوملم
بھجامی تے پد امبوجم۔ اکامنام سودھام دم

ہے بھگت وتسل: ہے کرپالو! ہے کومل سبھاؤ میں
آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے نِشکام بھگتوں کو موکش پد
دینے والے! میں آپ کے چرن کملوں کو بھجتا ہوں۔

۲

نکام شیام سُندرم۔ بھوامبو ناتھ مندرم
پرپھل کنج لوچنم۔ مدادی دوش موچنم

آپ اتی انت شیام سُندر ہیں۔ بھو ساگر کو منتھن کرنے
کے لئے مندراچل روپ ہیں کھلے ہوئے کمل کے سمان
آپ کے نیتر ہیں اور آپ اہنکار آدی دوشوں کا ناش کرنیوالے
ہیں۔

۳

پرلمب باہو بکرمم۔ پربھو اپرمیئے ویبھوم
نشنگ چاپ سائکم۔ دھرم تر لوک نائکم

آپ کی لمبی بھجاؤں کا بل اور آپ کا ودھی سے اگوچر
ایشوریہ (ٹھاٹھ باٹھ) ہے آپ ترکش دھنش بان دھارن
کرنے والے تینوں لوکوں کے سوامی ہیں۔

۴

دنیش بنش منڈنم۔ مہیش چاپ کھنڈنم
منیندر سنت رنجنم۔ سُراری برند بھنجنم

سُوریہ ونش کو شوبھا دینے والے اور شوجی کے دھنش
کو توڑنے والے ہیں۔ منیشوروں اور سنتوں کو آنند دینے
والے اور دیوتاؤں کے شترُوؤں کی سینا کا ناش کرنے
والے ہیں۔

۵

منوج ویری وندتم۔ اجادی دیو سیوتم
وشُدھ بودھ وگرہم۔ سمست دوش ناشنم

کام دیو کے شترُو شوجی آپ کی بندنا کرتے ہیں۔
برہما آدی سب دیوتا آپ کی سیوا کرتے ہیں۔ شُدھ گیان
بھوشن ہیں اور سارے دوشوں کا ناش کرنیوالے ہیں۔

۶

نمامی اندرا پتم۔ سُکھاکرم ستاں گتم
بھجے سا شکتی سانوجم۔ شچی پتی پریانوجم

ہے لکشمی پتی! ہے سُکھوں کے بھنڈار!
ہے ستپُرشوں کی گتی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں ہے شچی پتی اندر کے
چھوٹے بھائی! وامن جی آپ کی آدی شکتی سیتا جی اور چھوٹے بھائی
لکشمن سمیت آپ کو میں بھجتا ہوں۔

श्री राम स्तुति

नमामि भक्त वत्सलं । कृपालु शील कोमलं ॥
भजामी ते पदाम्बुजं । अकामिनां स्वधामदं ॥ १ ॥
निकाम श्याम सुन्दरं । भवाम्बुनाथ मन्दरं ॥
प्रफुल्ल कंजें लोचनं । मदादि दोष मोचनं ॥ २ ॥
प्रलंब बाहु विक्रमं । प्रभोऽप्रमेय वैभवं ॥
निषंग चाप सायकं । धरं त्रिलोक नायकं ॥ ३ ॥
दिनेश वंश मंडनं । महेश चाप खंडनं ॥
मुनीन्द्र संत रँजनं । सुरारि वृंद भँजनं ॥ ४ ॥
मनोज वैरि वँदितँ । अजादि देव सेवितँ ॥
विशुद्ध बोध विग्रहँ । समस्त दूषणापहँ ॥ ५ ॥
नमामि इँदिरा पतिं । सुखाकरँ सताँ गतिं ॥
भजे सशक्ति सानुजँ । शची पति प्रियानुजँ ॥ ६ ॥
त्वदँघ्रि मूल ये नराः । भजँति हीन मत्सराः ॥
पतँति नो भवार्णवे । वितर्क वीचि सँकुले ॥ ७ ॥
ववक्त वासिनः सदा । भजँति मुक्तये मुदा ॥
निरस्य इन्द्रियादिकँ । प्रयान्ति ते गतिं स्वकँ ॥ ८ ॥
तमेकमब्दुतँ प्रभुँ । निरीहमीश्वरँ विभुँ ॥
जगद्गुरुँ च शाश्वतँ । तुरीयमेव केवलँ ॥ ९ ॥
भजामि भाव वल्लभँ । कुयोगिनाँ सुदुर्लभँ ॥
स्वभक्त कल्प पादपँ । समँ सुसेव्यमन्वहँ ॥ १० ॥
अनूप रूप भूपतिं । नतो ऽहमुर्विजापतिं ॥
प्रसीद मे नमामि ते । पदाब्ज भक्ति देहि मे ॥ ११ ॥
पठँति ये स्तवँ इदं । नरादरेण ते पदँ ॥
व्रजँति नात्र सँशयँ । त्वदीय भक्ति सँयुताः ॥ १२ ॥

تودھگھر مُول بیے نراہ۔ ٧ بھجنتی ہیں متسراہ
پتنتی نو بھوابونوبے: وترک نریچ سنکلے

آپ کے چرنوں کو جو لوگ حسد رہت ہوکر بھجتے ہیں وہ ترک وترک (انیک پرکار کے شک) روپی ترنگوں سے پورن سنسار روپی سمندر میں نہیں گرتے۔ (اور ہالت وہ پرم پد کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

بودکت واسنہہ سدا۔ بھجنتی مُکتئے مُدا
نرسیہ اندری آدکم۔ پریانتی تے گتم سوکم

جو ایکانت واسی گوشہ نشین۔ تنہائی میں رہنے والے) پُرش مُکتی کے لئے پرسن من ہوکر ۶ اندریوں کو جیت کر آپ کو بھجتے ہیں۔ وہ اپنے آتم سروپ کو پراپت ہوتے ہیں۔

٩
تمُ ایکم ادبھُوتم پربھُم۔ نریہم ایشورم وبھُم
جگدگرُم چا شاشوتم۔ ترئیم ایو کیولم

آپ ایک ہی ادبھوت پرکرتی سے پرے، پربھو ہیں۔ سب سنکلپوں سے رہت اور سب کے سوامی ہیں، سروویاپک اور جگت کے گرو ہیں۔ آرانت رہت و تینوں گنوں سے پرے اور ہالت نرگن ہیں۔ اور آپ اپنی ہی مہما میں پرتشٹھت ہیں۔

١٠
بھجامی بھاو ولبھم۔ کیو گینام سدُرلبھم
سوبھگت کلپ پادپم۔ سمم سُسیوم انوہم

آپ بھاؤ کے پیارے ہیں (اور ہالت آپ شردھا کے بھوکے ہیں) اور وشے بھوگوں میں لین پُرشوں کے لئے آپکی پراپتی اسمبھو ہے۔ اپنے بھگتوں کے لئے اُن کی سب کامناؤں کی پورتی کرنے والے کلپ برکش ہیں پکشپات رہت اور ہالت سم بھاو سے سب کو دیکھنے والے ہیں۔ اور سدا سُکھ پوردک سیون کرنے یوگیہ ہیں۔ اور ہالت آپکی بڑی آسانی سے سیوا کی جاسکتی ہے۔ آپ کو میں سدا بھجتا ہوں۔

١١

انوپ روپ بھوپتم۔ ستواہم اُروجا ہم
پرسیدمے نمامی تے۔ پدابج بھکتی دیہی مے

ہے لاثانی روپ والے! ہے پرتھوی کے سوامی! ہے سیتاپتی! میں آپ کو پرنام کرتا ہوں۔ مجھ پر پرسن ہو جایئے۔ میں آپکو نمسکار کرتا ہوں۔ مجھے اپنے چرن کملوں کی بھگتی دیجیے۔

١٢
پٹھنتی یے ستونگ ازم۔ نرادرین تے پدم
برجنتی ناتر سنشیم۔ تودئیہ بھکتی سنیتاہ

جو منش اس استتی کو آدر کے ساتھ (شردھا پوروک) پڑھتے ہیں۔ وہ آپکی بھگتی میں لین ہوئے نسندیہہ (یقیناً) آپکے پرم پد کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

دوہا
بنتی کر منی نائے سر کہہ کر جور بہوری
چرن سروُرہ ناتھ جن کبہوں تجے متی موری

منی نے بنتی کر کے اور پھر سر نوا کر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے ناتھ! میری بدھی آپکے چرن کملوں کو کبھی نہ چھوڑے۔

چوپائی
انسوئیا کے پدگہی سیتا۔ ملی بہور سُسیل بنیتا
رشی پتنی من سُکھ ادھکائی۔ آسشش دئیے نکٹ بیٹھائی

پھر سشیل اور نمرتا سمبھاو سیتاجی اتری جی کی پتنی ستی شرومنی انسویاجی کے چرن پکڑ کر ان سے ملیں۔ رشی کی پتنی انسویاجی کے من میں بڑا ہی آنند ہوا۔ انہوں نے سیتاجی کو آشیش دے کر اپنے پاس بٹھالیا۔

٢
دویہ بسن بھوشن پہرائے۔ جے نت نوتن امل سُہائے
کہہ رشی بدھو سرس مرد بانی۔ ناری دھرم کچھو بیاج بکھانی

اور سیتاجی کو برہم لوک کے بستر اور گہنے پہنائے۔ جو نت نئے نرمل اور سُندر بنے رہتے ہیں۔ اسکے بعد رشی پتنی انسویاجی میٹھی اور کومل بانی سے سیتاجی کو نمت بنا کر استری دھرم کا کچھ ورنن کرنے لگیں۔

۳

مات پتا بھراتا ہتکاری ۔ متپرد سب سنو راجکماری

امت دانی بھرتا بیدیہی ۔ ادھم سو ناری جو سیو نہ تیہی

ہے راجکماری ! ماتا پتا اور بھراتا یہ سب تھوڑی دور تک ہی بھلائی کرنیوالے ہیں پرنتو ہے جانکی ! پتی تو موکش روپی اننت سکھ دینے والا ہے ۔ وہ استری نیچ ہے جو پتی کی سیوا نہیں کرتی ۔

۴

دھیرج دھرم متر ارو ناری ۔ آپد کال پرکھئیہیں چاری

برِدھ روگ بس جڑ دھن ہینا ۔ اندھ بدھر کرودھی اتی دینا

دھیرج (استقلال) دھرم متر اور استری یہ چاروں مصیبت کے وقت ہی پرکھے جاتے ہیں ۔ اگر پتی بوڑھا ۔ روگی ۔ مورکھ و کنگال ۔ اندھا ۔ بہرہ ۔ کرودھی ۔ اور بہت لاچار بھی ہو

۵

ایسیہو پتی کر کئیں اپمانا ۔ ناری پاو جم پر دکھ نانا

ایک دھرم ایک برت نیما ۔ کایا بچن من پتی پد پریما

تو ایسے پتی کا بھی اپمان کرنے سے استری نرک میں گر کر طرح طرح کے دکھ پاتی ہے ۔ تن بچن اور شریر سے پتی کے چرنوں میں سچا پریم کرنا ہی استری کا ایک ماتر دھرم ہے یہی ایک برت ہے ۔ اور استری کے لئے یہی ایک نیم ہے ۔ (مطلب پتی کی سیوا کے بغیر استری کے لئے اور کوئی کرتویہ نہیں)

۶

جگ پتی برتا چار بدھی اہہیں ۔ بید پران سنت سب کہہیں

اتم کے اس بس من ماہیں ۔ سپنے ہوں آن پرش جگ ناہیں

سنسار میں پتی برتا استریاں چار پرکار کی ہیں ۔ وید پران اور سادھو مہاتما بھی ایسا ہی کہتے ہیں ۔ اُتم پتی برتا استری وہ ہے جس کے من میں سدا ایسا بھاؤ بسا رہتا ہے کہ میرے پتی کے بغیر سپنے میں بھی دوسرا پُرش نہیں ہے (اس کا من تو سدا پتی کے چرنوں میں پریم وش لین رہتا ہے ۔ پھر اُسے دوسرے پرشوں کی پرتیتی کس طرح ہو ۔ کیونکہ من ہی کی پریرنا سے اندریاں اپنے اپنے وشیوں میں پرورتی ہیں ۔ اور من ایک ہی ہے ۔ اور وہ پتی کے چرنوں میں مگن ہو چکا ہے پھر اُسے اپنے پتی کے علاوہ کسی دوسرے پرش کی پرتیتی کس طرح ہو سکتی ہے ۔

۷

مدھیم پرپتی دیکھئی کیسیں ۔ بھراتا پتا پتر نج جیسیں

دھرم بچار سمجھ کل رہہی ۔ سو نکرشٹ تریہ شرتی اس کہہی

مدھیم (درمیانہ درجہ کی) پرکار کی پتی برتا استری پرائے پرش کو ایسے دیکھتی ہے ۔ جیسے وہ اس کے بھائی ۔ پتا اور پتر ہوں ۔ ارتھات اپنے برابر کے پرشوں کو بھائی سمجھتی ہے اور اپنی عمر سے کم والوں کو اپنے پتر کے سمان اور اپنی عمر سے بڑے پرشوں کو اپنے پتا کے سمان سمجھتی ہے ۔ تیسرے درجے کی پتی برتا استری وہ ہے ۔ جو دھرم کا وچار کر کے اور اپنے کل کی مریادا نہ ٹوٹ جائے اس بھے کے کارن بچی رہتی ہے ۔ وہ ان دو پرکار کی پتی برتا استریوں سے گھٹیا درجہ کی استری ہے ۔ ایسا وید کہتے ہیں ۔

۸

بنو اوسر بھے تیں رہ جوئی ۔ جانیہو ادھم ناری جگ سوئی

پتی بنچک پرپتی رتی کرئی ۔ رورو نرک کلپ ست پرئی

جو استری من بچن کرم سے پتی کے چرنوں میں پریم نہیں کرتی پرنتو موقع نہ ملنے پر یا کسی پرکار کے بھے کے کارن دوسرے پرشوں کے سنگ سے بچ کر پتی برتا بنی رہتی ہے ۔ وہ جگت میں پتی برتا استریوں میں سب سے گھٹیا درجہ کی استری ہے ۔ پتی کو دھوکہ دینے والی استری جو پرائے پتی سے وشے آنند لوٹتی ہے ۔ وہ تو سو کلپ تک رورو نرک میں پڑی رہتی ہے ۔

۹

چھن سکھ لاگ جنم ست کوٹی ۔ دکھ نہ سمجھ تیہی سم کو کھوٹی

بنو شرم ناری پرم گتی لہئی ۔ پتی برت دھرم چھاڑ چھل گہئی

جو چھن بھر کے آنند کے لئے سو کروڑ جنم جنمانتر کے دکھوں پر وچار نہیں کرتی ۔ وہ استری سماج میں سب سے نیچ استری ہے ۔ چھل چھوڑ کر سچے بھاؤ سے پتی برت دھرم کو گرہن کرنے والی استری بنا ہی کسی سخت محنت (جپ ۔ تپ ۔ یوگ) کے موکش کو پراپت کر لیتی ہے

(۱۰)

پتی پرتیکول جنم جہں جائی ۔ بدھوا ہوئے پائے ترونائی

استری پتی کے پرتیکول چلتی ہے ۔ ارتھات پتی جو آگیا دیتا ہے ۔ اس سے بالکل اُلٹ کرتی ہے ۔ سدا ہی پتی کی آگیا کا النگھن کرتی ہے) وہ جہاں بھی جاکر جنم لیتی ہے ۔ وہیں پوری جوانی میں ودھوا ہو جاتی ہے ۔

سورٹھا

سہج اپاون ناری پتی سیوت سُبھ گتی لہئی
جس گاوت شُرتی چاری اجہوں تُلسی کا ہری ہی پریہ

سبھاؤ سے ہی اشدھ استری پتی کی سیوا کرکے سہج ہی اُتم گتی کو پراپت کر لیتی ہے ۔ پتی برت دھرم کا پالن کرنیکے کارن ہی آج بھی تلسی جی بھگوان کو پیاری ہے ۔ چار وید اُس تُلسی جی کا یش گاتے ہیں ۔

کبیرجی

پتی برتا میلی بھلی کالی کچل کُروپ
پتی برتا کے بیس پر واروں کوٹی سُروپ

سُنو سیتا تو نام سمر ناری پتی برت کرہیں
توہی پران پریہ رام کہیوں کتھا سنسار ہت

ہے سیتا ! تمہارے نام کا سمرن کرکے استریاں پتی برت دھرم کا پالن کریں گی ۔ تم کو تو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پریہ ہیں ۔ یہ کتھا تو تیرے بہانے میں نے سنسار کی بھلائی کے لئے کہی ہے ۔

سُن جانکیں پرم سُکھ پاوا ۔ سادر تاسو چرن سر ناوا
تب مُنی سن کہہ کرپا ندھانا ۔ آیسو ہوئے جاؤں بن آنا

جانکی جی نے انسویا جی کے اُپدیش کو سن کر بہت ہی سکھ پایا بڑے آدر کے ساتھ انہوں نے انسویا جی کو سر نوایا ۔ تب مُنی اتری سے کرپا ندھان شری رام جی نے کہا ۔ کہ آگیا ہو تو دوسرے بن میں جاؤں ۔

۲

سنتت مو پر کرپا کریہو ۔ سیوک جان تجیہو جن نیہو
دھرم دُھرندھر پربھو کے بانی ۔ سُنی سپریم بولے مُنی گیانی

مجھ پر آپ سدا کرپا کرتے رہنا اور سیوک جان کر پریتی نہ چھوڑنا ۔ دھرم دھرندھر پربھو شری رام چندر جی کی بانی سن کر گیانی مُنی پریم کے ساتھ بولے ۔

۳

جاسُ کرپا اج سیو سنکادی ۔ چہت سکل پرمارتھ بادی
تے تمہہ رام اکام پیارے ۔ دین بندھو مردو بچن اُچارے

جن کی کرپا کو برہما شیو اور سنک آدی تتو ودیا چاہتے ہیں ۔ ہے رام جی ! سو آپ نشکام پرشوں کے بھی پیارے اور دین بندھو بھگوان مجھ سے اس پرکار کومل بچن کہہ رہے ہیں ۔

اب جانی میں شری چترائی ۔ بھجی تمہہ ہی سب دیو بہائی
جیہی سمان اتنسیہ نہیں کوئی ۔ تاکر سیل کس نہ اس ہوئی

اب میں نے لکشمی جی کی چترائی سمجھی ۔ جنہوں نے سب دیوتاؤں کو چھوڑ کر آپ کو ہی بھجا ۔ جس (آپ) کے سمان آتنا بڑا اور کوئی نہیں ہے ۔ اُن کا ایسا شیل سوبھاؤ بھلا کیوں نہ ہو ۔

۵

کیہہ بدھی کہوں جاہُو اب سوامی ۔ کہہو ناتھ تمہہ انتر جامی
اس کہہ پربھو بلوک مُنی دھیرا ۔ لوچن جل بہہ پُلک سریرا

ہے سوامی ! میں آپکو جانے کے لئے کس پرکار کہوں ؟ ہے ناتھ آپ انتریامی ہیں ۔ آپ ہی کہیئے ! ایسا کہہ دھیر مُنی پربھو کو دیکھنے لگے ۔ اُن کا شریر پلکت ہو گیا ۔ اور نیتروں سے پریم جل بہہ نکلا ۔

چھند

تن پُلک نربھر پریم پورن نین مکھ پنکج دیئے
من گیان گُن گوتیت پربھو میں دیکھ جپ تپ کا کیئے
جپ جوگ دھرم سموہ تیں نر بھگتی انوپم پاوئی
رگھوبیر چرت پنیت نس دن داس تُلسی گاوئی

مُنی اتری جی کا شریر پُلکت ہے ۔ وہ پورن پریم پر نربھر ہیں ۔ ارتھات وہ اتی انت پریم سے بھری پورن ہیں ۔ اور نیتروں کو شری رام جی کے مکھ کمل میں لگائے ہوئے ہیں ۔ مُنی من میں

سوچ رہے ہیں۔ کہ میں نے ایسے کون سے جپ تپ کئے ہیں۔ جن کے پھل سروپ بدھ گیان اور گنوں سے انیت پربھو کے درشن ہوئے منش اس لاثانی بھگتی کو جپ یوگ اور دہرم سموہ سے پاتا ہے۔ شری رام چندر جی کے پوتر چرتر کو دن رات تلسی داس گاتا ہے۔

دوہا

کلی مل سمن دمن من رام سجس سکھ مول
سادر سنہیں جے تنہہ پر رام رہہیں انوکول

شری رام چندر جی کا سندر یش کلجگ کے پاپوں کو ناش کرنے والا دمن کو قابو میں کرنے والا۔ اور سکھ کا مول ہے۔ شری رام جی اُن پر پرسن رہتے ہیں۔ جو لوگ آدر کے ساتھ اُن کے نرمل یش کو سنتے ہیں۔

سوُرٹھا

کٹھن کال مل کوس دہرم نہ گیان نہ جوگ جپ
پرہر سکل بھروس رام ہی بھجہیں تے چتر نر

یہ کٹھن کل جگ کا سماں پاپوں کا خزانہ ہے۔ اس میں نہ دہرم ہے۔ نہ گیان ہے۔ اور نہ یوگ اور جپ ہی ہے۔ سارے بھروسے کو چھوڑ کر اس کل جگ میں جو لوگ شری رام جی کا ہی ایک ماتر بھجن کرتے ہیں۔ وہ لوگ ہی چتر ہیں۔

چوپائی

مُنی پد کمل نائے کر سیسا۔ چلے بن ہی سُر نر مُنی ایسا
آگیں رام انج پُنی پاچھیں۔ مُنی بر بیش بنے اتی کاچھیں

مُنی اتری جی کے چرن کملوں میں سیس نوا کر دیوتاؤں منشوں اور منیوں کے سوامی بن کو چل دیئے۔ آگے شری رام جی ہیں۔ اور پیچھے اُن کے چھوٹے بھائی لکشمن جی ہیں۔ دونوں ہی منیوں کا اُتم بھیس بنائے بہت ہی شوبھا پا رہے ہیں۔

۲

اُبھئے بیچ شری سوہے کیسی۔ برہم جیو بچ مایا جیسی
سرتا بن گری اوگھٹ گھاٹا۔ پتی پہچان دیہیں بر باٹا

اُن دونوں کے بیچ سیتا جی اس پرکار شوبھا پا رہی ہیں۔ جیسے برہم اور جیو کے بیچ مایا شوبھا پاتی ہے۔ ندی۔ بن پربت اور درگم (دشوار گذار) گھاٹیاں سب اپنے مالک شری رام چندر جی کو پہچان کر سُندر راستہ دے دیتے ہیں۔

۳

جہہ جہہ جاہیں دیو رگھو رایا۔ کرہیں میگھ تہہ تہہ نبھ چھایا
ملا اُسر براُدھ مگ جاتا۔ آوت ہیں رگھوبیر نپاتا

جہاں جہاں شری رام چندر جی جاتے ہیں۔ وہاں وہاں بادل آکاش پر چھایا کرتے جاتے ہیں۔ برادھ نامی راکشش رستے میں جاتے ہوئے ملا۔ سامنے آتے ہی بھگوان شری رام چندر جی نے اُسے مار گرایا۔

۴

ترت ہیں رُچر روپ تیہیں پاوا۔ دیکھ دُکھی نج دھام پٹھاوا
پُنی آئے جہہ مُنی سربھنگا۔ سُندر انج جانکی سنگا

مرتے ہی اُس راکشش نے فوراً سندر دویہ روپ دھارن کر لیا۔ اُس کو دُکھی دیکھ کر شری رام جی نے اُسے پرم دھام کو بھیج دیا۔ پھر وہ چھوٹے بھائی لکشمن جی اور جانکی جی کے ساتھ سربھنگ مُنی کے آشرم میں آئے۔

دوہا

دیکھ رام مکھ پنکج مُنی بر لوچن بھرنگ
سادر پان کرت اتی دھنیہ جنم سربھنگ

مُنی شریشٹھ کے نیتر روپی بھونرے شری رام جی کے مکھ کمل کو دیکھ کر اس کا شردھا سے پریم رس پان کر رہے ہیں۔ سربھنگ مُنی کا جنم دھنیہ ہے۔

چوپائی

کہہ مُنی سنو رگھوبیر کرپالا۔ سنکر مانس راج مرالا
جات رہیوں برنچی کے دھاما۔ سُنیوں شرون بن ایہیں راما

مُنی نے کہا ہے کرپالو رگھوبیر! ہے شو جی کے من روپی مانسرور کے راج ہنس! سُنئے میں برہم لوک کو جا رہا تھا۔ کہ اپنے کانوں سے سنا کہ شری رام جی بن کو آویں گے۔

۲

چتوت پنتھ رہیوں دن راتی۔ اب پربھو دیکھ جڑانی چھاتی
ناتھ سکل سادھن میں ہینا۔ کینہی کرپا جان جن دینا

تب سے میں دن رات آپ کی راہ دیکھتا رہوں۔ آج آپکو دیکھکر میری چھاتی ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ ہے سوامی! میں سارے سادھنوں سے ہین ہوں مجھے اپنا سیوک جان کر آپ نے آج مجھ پر بڑی کرپا کی ہے۔

۳

سو کچھو دیو نہ موہی نہورا۔ نج پن راکھیئو جن من چورا
تب لگ رہہُو دین ہت لاگی۔ جب لگ ملوں تمہہی تن تیاگی

ہے دیو! مجھ دین سیوک پر کرپا کرکے آپ نے اپنے برن کا پالن کیا ہے۔ مجھ پر یہ کوئی احسان نہیں ہے۔ ہے بھگتوں کے من کو چرانے والے! اب آپ مجھ دین کے ہت ارتھ تب تک یہاں ٹھہریئے جب تک کہ میں اپنا شریر چھوڑ کر آپ کو نہ آملوں۔

۴

جوگ جگیہ جپ تپ برت کینہا۔ پربھو کہنہ دیئی بھگتی نر لینہا
ایہی بدھی سر رچی منی سر بھنگا۔ بیٹھے ہردے چھاڑ سب سنگا

یوگ۔ یگیہ۔ جپ۔ تپ اور جو کچھ برت وغیرہ منی نے کیا تھا۔ سب بھگوت ارپن کرکے اس کے بدلے میں بھگتی کا وردان لے کر منی سر بھنگ چتا کی رچنا کرکے من سے ساری واسناؤں کا تیاگ کرکے اس چتا پر جا بیٹھے۔

دوہا

سیتا انج سمیت پربھو نیل جلد تنو سیام
مم ہیہ بسہو نرنتر سگن روپ شری رام

ہے نیل میگھ کے سمان شیام شریر والے پربھو! ہے سگن روپ شری رام جی! سیتا جی اور چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت آپ میرے ہردے میں نواس کیجیے۔

چوپائی

اس کہہ جوگ اگنی تنو جارا۔ رام کرپا بیکنٹھ سدھارا
تاتے منی ہر لین نہ بھیئو۔ پرتھم ہیں بھید بھگتی بر لیئو

ایسا کہہ کر سر بھنگ منی نے یوگ اگنی سے اپنے شریر کو بھسم کر ڈالا۔ اور شری رام جی کی کرپا سے بیکنٹھ کو چلے گئے۔ منی بھگوان میں اس کارن لین نہ ہوئے۔ کہ انہوں نے پہلے ہی بھید بھگتی کا وردان لیا تھا۔

۲

رشی نکائے منی بر گتی دیکھی۔ سکھی بھئے نج ہردے بسیشی
استتی کرہیں سکل منی بر ندا۔ جے تی پرنت ہت کرونا کندا

اس ستھان میں رہنے والے رشی سموہ نے شر بھنگ منی کی اتم گتی کو دیکھا۔ وہ دیکھ کر اپنے ہردے میں بہت ہی پرسن ہوئے۔ ساری منڈلی شری رام جی کی استتی کرکے کہہ رہی ہے۔ کہ ہے! شرناگتوں کے ہتکاری دیا کے بھنڈار ہے پربھو شری رام جی۔ آپ کی جے ہو۔

۳

پنی رگھو ناتھ چلے بن آگے۔ منی بر برند بپل سنگ لاگے
استھی سموہ دیکھ رگھو رایا۔ پوچھی منہہ لاگ اتی دایا

پھر شری رگھو ناتھ جی آگے بن میں چلے شریشٹھ منیوں کی منڈلی ان کے ساتھ ہولی۔ وہاں ایک جگہ پر ہڈیوں کے ڈھیر کو دیکھ کر شری رام جی کو بڑی دیا آئی انہوں نے منی لوگوں سے ہڈیوں کے اس ڈھیر کی بابت پوچھا۔

۴

جانت ہوں پوچھیئے کس سوامی۔ سبھ درسی تمہہ انتر جامی
نسیچر نکر سکل منی کھائے۔ سن رگھو بیر نین جل چھائے

منیوں نے کہا۔ ہے سوامی! آپ تو جانتے ہی ہیں۔ پھر ہم سے کیا پوچھ رہے ہیں۔ آپ سب کچھ جاننے والے ہیں اور سب کے ہردوں کے گپت بھاو کو بھی جاننے والے ہیں۔ راکششوں کے گروہوں نے ان منیوں کو کھا ڈالا ہے! اور یہ انہیں منیوں کی ہڈیاں ہیں۔ یہ سنتے ہی شری رگھو بیر جی کی آنکھوں میں دیا کے آنسو بھر آئے۔

(دوہا)

نسیچر ہین کروں مہی بھج اٹھائے پن کینہہ
سکل منہہ کے آشرمن جائے جائے سکھ دینہہ

شری رام چندر جی نے بھجا اٹھا کر پرتگیا کی کہ میں پرتھوی کو راکششوں سے خالی کر دوں گا۔ پھر سب منیوں کے آشرموں میں جا جا کر انہیں سکھ دیا۔

۱

منی اگست کر ششیہ سجانا ۔ نام ستیچھن رتی بھگوانا
من کرم بچن رام پد سیوک ۔ سپنے ہوں آن بھروس نہ دیوک

منی اگست جی کے ایک گیانی شِشش تھے اُن کا نام سُتیکشن تھا۔ اور اُنکی بھگوان میں پریتی تھی۔ من بچن کرم سے وہ رام جی کے چرنوں کے سیوک تھے۔ اُنہیں سپنے میں بھی بھگوان کے بغیر کسی دوسرے دیوتا پر بھروسہ نہ تھا۔

۲

پربھو آگو نو شرون سُن پاوا ۔ کرت منورتھ آتر دھاوا
ہے بدھی دین بندھو رگھورایا ۔ موسے سٹھ پر کریہیں دایا

جوں ہی اگست جی کے شِشش سُتیکشن جی نے پربھو شری رام چندر کے آنے کی خبر کانوں سے سنی۔ توں ہی من میں انیک پرکار کے منورتھ کرتے وہ دیاکل ہوکر دوڑ پڑے۔ وہ من ہی من میں کہنے لگے۔ ہے بدھاتا کیا دین بندھو شری رگھوناتھ جی مجھ سے ادھم پُرش پر بھی دیا کریں گے۔

۳

سہت انج موہی رام گوسائیں ۔ ملیہیں نج سیوک کی نائیں
موہے جیہ بھروس درڑھ ناہیں ۔ بھگتی برتی نہ گیان من ماہیں

کیا چھوٹے بھائی سمیت شری رام جی میرے سوامی مجھ سے اپنے سیوک کی طرح ملیں گے۔ میرے من میں تو پکا بھروسہ نہیں ہے کیونکہ میرے من میں نہ بھگتی ہے۔ نہ ویراگ اور نہ ہی گیان ہے۔

۴

نہیں ست سنگ جوگ جپ جاگا ۔ نہیں درڑھ چرن کمل انوراگا
ایک بانی کرونا ندھان کی ۔ سو پریہ جاکیں گتی نہ آن کی

میں نے نہ کبھی ست سنگ ہی کیا ہے۔ نہ کبھی یوگ جپ یا یگیہ ہی کئے ہیں۔ اور نہ ہی بھگوان کے چرنوں میں میری درڑھ پریتی ہے۔ ہاں دیا کے بھنڈار پربھو کا یہ ایک سبھاو ہے کہ بھگوان کے سوائے جسکو کسی اور کا سہارا نہیں ہے۔ وہ پُرش بھگوان کو پیارا ہوتا ہے۔

۵

ہوئہیں سپھل آج مم لوچن ۔ دیکھ بدن پنکج بھو موچن
نربھر پریم مگن منی گیانی ۔ کہہ نہ جائے سو دسا بھوانی

آہا! سنسار کے بندھن سے چھڑانے والے پربھو کے مکھ کمل کو دیکھکر آج میرے نیتر سپھل ہوں گے۔ شوجی کہتے ہیں۔ ہے بھوانی! گیانی منی پریم میں پوری طرح مگن ہیں۔ اُن کی دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

۶

دِسی اُرو بدسی پنتھ نہیں سُوجھا ۔ کو میں چلیؤں کہاں نہیں بُوجھا
کبہوں کہ پھر پاچھیں پنی جائی ۔ کبہوں کہ نرتیہ کرے گُن گائی

اُنہیں دشا بدشا اور راستہ کچھ بھی نہیں سُوجھتا ہے۔ میں کون ہوں۔ کہاں جا رہا ہوں۔ اس کا بھی اُنہیں گیان نہیں رہا۔ وہ کبھی پیچھے گھوم کر پھر آگے چلنے لگتے ہیں۔ اور کبھی پربھو کے گُن گاتے گاتے پریم میں مگن ناچنے لگتے ہیں۔

۷

اَبِرل پریم بھگتی منی پائی ۔ پربھو دیکھیں ترو اوٹ لکائی
اَتسیہ پریتی دیکھ رگھو بیرا ۔ پرگٹے ہردے ہرن بھو بھیرا

منی نے گوڑھ پریم بھگتی پراپت کرلی۔ پربھو شری رام جی بھگتی کے متوالے منی کی دشا درخت کی اوٹ میں کھڑے دیکھ رہے ہیں۔ انکی اتی پریتی کو دیکھ کر جنم مرن سنسار چکر کے بھئے کو ہرنے والے شری رگھوناتھ جی اُن کے ہردے میں پرگٹ ہو گئے۔

۸

منی مگ ماجھ اچل ہوئے بیسا ۔ پُلک سریر پنس پھل جیسا
تب رگھوناتھ نکٹ چل آئے ۔ دیکھ دسا نج جن من بھائے

اپنے ہردے میں سوامی کے درشن پاکر منی راستے کے بیچ ستھر ہو کر بیٹھ گئے۔ کٹھل کے پھل کے سمان اُن کے شریر میں روئیں کھڑے ہو گئے۔ تب شری رگھوناتھ جی اُن کے پاس چلے آئے اور اپنے سیوک کے پریم کو دیکھکر وہ من میں بہت ہی خوش ہوئے۔

۹

منی ہی رام بہو بھانت جگاوا ۔ جاگ نہ دھیان جنت سکھ پاوا
بھوپ روپ تب رام دُراوا ۔ ہردے چتر بھج روپ دکھاوا

شری رام چندر جی نے پریم سمادھی میں بیٹھے ہوئے منی کو بہت پرکار سے جگایا پر منی نہیں جاگے۔ پربھو کے دھیان میں انہیں آنند آرہا تھا۔ تب شری رام جی نے اپنے راج روپ کو چھپا لیا۔ اور

انکے ہردے میں اپنا چتر بھج روپ پرگٹ کیا۔

مُنی اکلائے اُٹھا تب کیسے۔ بکل ہین منی پھنی بر جیسے
آگیں دیکھی رام تن سیاما۔ سیتا انج سہت سکھ دھاما

پربھو کے چتر بھج روپ کے درشن کرکے مُنی کیسے ویاکل ہوکر اُٹھے۔ جیسے سرپوں میں سر شیٹھ مُنی دھر سرپ منی کے بنا ویاکل ہو جاتا ہے۔ اپنے سامنے سیتا جی اور لکشمن جی سہت شیام شریر سکھ ندھان پربھو شری رام چندر جی کو دیکھا۔

۱۱

پربھو لکٹ ادپر منہہ لاگی۔ پریم مگن منی بر بڑ بھاگی
بھج بسال گہہ لئے اُٹھائی۔ پرم پریتی راکھے اُر لائی

پریم میں مگن ہو گیا وہ سر شیٹھ مُنی لاٹھی کی طرح گر کر شری رام جی کے چرنوں میں لگ گئے۔ شری رام جی نے انہیں اپنے لمبے بازوؤں سے پکڑ کر اُٹھا لیا۔ اور بڑے پریم سے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔

۱۲

مُنی ہی ملت اس سوہ کر پالا۔ کنک ترو ہی جنو بھینٹ تمالا
رام بدن بلوک منی ٹھاڈھا۔ مانہو چتر ماجھ لکھ کاڑھا

کرپا نو بھگوان شری رام چندر جی مُنی کو ملتے ہوئے ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو سونے کے برکش سے تمال کا برکش لگ کر مل رہا ہو مُنی سکتے کی حالت میں مورتی بنے ہوئے شری رام جی کے مکھاربند کو کھڑے دیکھ رہے ہیں۔

دوہا

تب مُنی ہردے دھیر دھر گہہ پد بارہیں بار
نج آشرم پربھو آن کر پوجا بہبدھ پرکار

تب مُنی نے ہردے میں دھیرج دھر کر پربھو کے چرنوں کو بار بار پکڑا۔ پھر پربھو کو اپنے آشرم میں لا کر بہت پرکار اُن کا پوجن کیا۔

(چوپائی)

کہہ مُنی پربھو سنو بنتی موری۔ استتی کروں کون بدھی توری
مہما امت موری متی تھوری۔ رَبی سنمکھ کھدیوت انجوری

مُنی کہنے لگے! ہے پربھو! میری بنتی سُنئے میں کس پرکار آپکی استتی کروں۔ آپ کی مہما اگوئی پار نہیں اور میری بدھی تھوڑی ہے۔ بھلا جگنو بھی تھوڑی روشنی سے سورج کے اپار پرکاش کا بد کیسے پا سکتا ہے۔

۲

شیام تام رس دام شریرم۔ جٹا مکٹ پریدھن منی چیرم
پانی چاپ سر کٹی تونیرم۔ نومی نرنتر شری رگھو بیرم

ہے نیلے کمل کے سمان سُندر شیام شریر والے! سر پر جٹاؤں کا مکٹ اور منیوں کے مرگ چھالا آدی بستر پہنے ہوئے ہاتھوں میں دھنش بان اور کمر میں ترکش ڈالے ہوئے شری رام جی! میں آپکو سدا نمسکار کرتا ہوں۔

۳

موہ بپن گھن دہن کرشانو۔ سنت سروروہ کانن بھانو
نشی چر کری وروتھ مرگ آج۔ تراتُ سدا نو بھو کھگ باجہ

آپ موہ روپی (اگیان مئے) گھنے بن کو نشٹ کرنے کیلئے اگنی ہیں۔ سنت روپی کمل بن کو کھلانے کے لئے سورج ہیں۔ راکھشس روپی ہاتھیوں کے دلوں کو بھگانے کے لئے شیر ہیں۔ اور جنم مرن سنسار چکر روپی پنچھی کے مارنے کے لئے باز ہیں۔ ہے پربھو آپ ہماری سدا رکھشا کریں۔

۴

ارن نین راجیو سُبیشم۔ سیتا نین چکور نشیشم
ہر ہردی مانس بال مرالم۔ نومی رام اُر باہو بشالم

ہے لال کمل کے سمان سُندر نیتروں والے سُندر بھیس دھاری! سیتا جی کے نیتر روپی چکور کے چندر ما! ہے شیو جی کے من روپی مانسروور کے بال ہنس وشال ہردے اور بھجا والے شری رام چندر جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

۵

سنشیہ سرپ گرسن اُرگادہ۔ شمن سُکرکش ترک بشادہ
بھو بھنجن رنجن سُر یوتھا۔ تراتُ سدا نو کرپا وروتھا

آپ سنشا روپی سرپ کا گراس کرنے (کھا جانے) والے گرڑ جی ہیں اور واد وواد سے بڑھنے والے کلیش کا ناش کرنے والے ہیں۔ سنسار کے جنم مرن روپی دکھ کو مٹانے والے ہیں۔

آپ کرپا کے کھنڈ! ہمیشہ ہماری رکھشا کریں۔

نرگن سگن بشم سم روپم۔ گیان گرا گوتیت انوپم
املم اکھلم انودیم اپارم۔ نومی رام بھنجن مہی بھارم

پرکرتی کے گنوں سے آپ سدا انسنگ رہتے ہیں۔ اسلئے آپ نرگن ہیں۔ بھگتوں کو سکھ دینے والے اور دشٹوں کو ڈنڈ دینے والے ہیں۔ اس لئے آپ (امتیازی سلوک کرنے والے) ہیں۔ سادھو اور دشٹ اونچ اور نیچ جو بھی آپکی شرن میں آجائے۔ ان سب کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ اس لیے سم روپ (یکساں روپ) ہیں گیان وانی اور اندریوں سے اتیت ہیں۔ نرمل، سمپورن دوش رہت اور اننت ہیں۔ ہے پرتھوی کا بھار اتارنے والے شری رام جی مہاراج میں آپکو نمسکار کرتا ہوں۔

۷
بھگت کلپ پادپ آرامہ۔ ترجن کرودھ لوبھ مد کامہ
اتی ناگر بھو ساگر سیتو۔ ترات سدا دن کر کل کیتو

بھگتوں کے لئے آپ کلپ برکش کی پھلواڑی ہیں۔ کرودھ، لوبھ، اہنکار اور کام کو بھگا دینے والے ہیں۔ آپ مہا چتر ہیں۔ سنسار روپی ساگر کے پار اترنے کیلئے پل ہیں۔ ہے سوریہ کل کی دھوجا شری رام چندر جی! آپ میری رکھشا کریں۔

۸
اتلت بھج پرتاپ بل دھامہ۔ کلی مل بپل وبھنجن نامہ
دھرم ورم نرمد گن گرامہ۔ سنتت شم تنوت مم رامہ

جن کی بھجاؤں کا پرتاپ لاثانی ہے۔ جو بل کے دھام ہیں۔ جن کا نام کلیگ کے بڑے بھاری پاپوں کا ناش کرنے والا ہے۔ جو دھرم کے رکھشک ہیں۔ جن کے گن سمود آنند دینے والے ہیں۔ وہ شری رام جی سدا میرے کلیان میں اضافہ کریں۔

۹
جدپی برج ویاپک ابناشی۔ سب کے ہردے نرنتر باسی
تدپی انج شری سہت کھراری۔ بستو منسی مم کانن چاری

ہے بھائی (اگرچہ) آپ نرمل، ویاپک، اوناشی اور سب کے ہردے میں سدا نواس کرنے والے ہیں۔ تو بھی ہے شری رامچندر جی آپ سیتا جی اور چھوٹے بھائی لکشمن سمیت بن میں وچرنے والے روپ میں میرے من میں نواس کریں۔

۱۰
جے جانہیں تے جانہو سوامی۔ سگن اگن اُر انتر جامی
جو کوسل پتی راجیو نینا۔ کرہو سو رام ہردے مم اینا

آپ نرگن ہیں۔ سگن ہیں یا انترجامی ہیں۔ ایسا کہنے جو لوگ آپکو جانتے ہیں۔ وہ جانا کریں۔ مجھے اس واد وواد سے کچھ مطلب نہیں۔ جو اودھ پتی کمل نیتر شری رام جی ہیں۔ میرے ہردے میں تو آپ ہی اپنا نواس ستھان بنائیں۔

۱۱
اس ابھیمان جائے جنی بھورے۔ میں سیوک رگھوپتی پتی مورے
سن منی بچن رام من بھائے۔ بہوری ہرشی منی بر اُر لائے

میں سیوک ہوں اور شری رگھوناتھ جی میرے سوامی ہیں۔ یہ ابھیمان میرا کبھی نہ چھوٹے۔ ارتھات سدا بنا رہے۔ منی کے بچن سن کر شری رام جی من میں بہت پرسن ہوئے! اور انہوں نے پرسن ہو کر شریشٹھ منی کو چھاتی سے لگا لیا۔

۱۲
پرم پرسن جانو منی موہی۔ جو بر مانگہو دیوں سو توہی
منی کہہ میں بر کبہوں نہ جاچا۔ سمجھی نہ پری جھوٹھ کا سانچا

اور کہا۔ ہے منی! میں تم پر بہت پرسن ہوں ایسا جان کر جو ور مانگو وہی میں تمہیں دوں۔ منی ستیکشن جی نے کہا۔ میں نے تو ور کبھی مانگا ہی نہیں۔ نہ ہی مجھے معلوم ہے۔ کہ کون سا ور جھوٹا ہے اور کون سا سچا!

۱۳
تمہہی نیک لاگے رگھورائی۔ سو موہی دیہو داس سکھدائی
ابرل بھگتی برتی بگیانا۔ ہوہو سکل گن گیان ندھانا

اس لئے ہے رگھوناتھ جی! آپکو جو اچھا لگے ہے سیوکوں کے سکھ داتا! مجھے وہی ور دیجئے۔ شری رامچندر جی نے کہا۔ کہ تم گوڑھ بھگتی ویراگیہ وگیان اور سمپورن گنوں اور گیان کے بھنڈار ہو جاؤ۔

۱۴
پربھو جو دینہ سو بر میں پاوا۔ اب سو دیہو موہی جو بھاوا

تب مُنی بولے۔ پربھو نے جو ور دان دیا۔ وہ تو میں نے پا لیا اب مجھے جو اچھا لگتا ہے۔ وہ دیجئے۔

دوہا

انج جانکی سہت پربھو چاپ بان دھر رام

مم ہیہ گگن اندو اِو بسہو سدا نہکام

ہے پربھو شری رام جی! چھوٹے بھائی لکشمن اور جانکی جی سہت دھنش اور بان دھارن کئے آپ نشکام ہو کر میرے ہردہ آکاش میں چندرما کی بھانت سدا نواس کیجئے۔

چوپائی

ایوم استُتِ کر رما نواسا۔ ہرش چلے کمبھج رشی پاسا

بہت دِوس گرو درشن پائے۔ بھئے موہی ایہاں آشرم آئے

"ایسا ہی ہو،" یہ کہہ کر لکشمی نواس شری رام چندر جی پرسنّ ہو کر اگست رشی کے پاس چلے تب ستیکشن جی نے کہا۔ کہ گرو اگست جی کے درشن کئے مجھے بھی بہت سمے گذر گیا ہے۔ جب سے میں اس آشرم میں آیا ہوں۔ تب سے پھر ان کے پاس نہیں گیا ہوں۔

۲

اب پربھو سنگ جاؤں گُر پاہیں۔ تم کہہ ناتھ نہورا ناہیں

دیکھ کرپا ندھی مُنی چترائی۔ لئے سنگ بہسے دوؤ بھائی

ہے پربھو! اب میں بھی آپ کے ساتھ گرو جی کے پاس چلتا ہوں۔ ہے ناتھ! یہ میں آپ پر کوئی احسان نہیں کر رہا ہوں۔ کرپا ندھان شری رام جی نے مُنی کی چترتا دیکھ کر اُنہیں ساتھ لے لیا۔ اور دونوں بھائی شری رام اور لکشمن جی ہنسنے لگے۔

۳

پنتھ کہت نج بھگتی انوپا۔ مُنی آشرم پہنچے سُر بھوپا

ترت ستیکشن گُر پہیں گیؤ۔ کر دنڈوت کہت اس بھیؤ

راستے میں اپنی لاثانی بھگتی کا ورنن کرتے ہوئے دیوتاؤں کے راجہ شری رام چندر جی اگست مُنی کے آشرم میں پہنچے ستیکشن جلد ہی گرو کے پاس گئے۔ اور ڈنڈوت پرنام کر کے ایسا کہنے لگے۔

ناتھ کوسلادھیس کمارا۔ آئے ملن جگت آدھارا

رام انج سمیت بیدیہی۔ نس دن دیو جپت ہو جیہی

ہے ناتھ! اودھ پتی شری دشرتھ جی کے راجکمار جگت کے آدھار شری رامچندر جی چھوٹے بھائی لکشمن جی اور سیتا جی سمیت آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں جن کو ہے دیو! آپ رات دن جپا کرتے ہیں۔

۵

سُنت اگست ترت اُٹھ دھائے۔ ہر بلوک لوچن جل چھائے

مُنی پد کمل پرے دوؤ بھائی۔ رشی اتی پریتی لئے اُر لائی

یہ سُنتے ہی اگست رشی جی فوراً اُٹھ دوڑے بھگوان کو دیکھتے ہی اُن کی آنکھوں میں پریم آنسو چھا گئے۔ دونو بھائی مُنی جی کے چرن کملوں پر گر پڑے۔ رشی اگست نے بڑے پریم سے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔

۶

سادر کُسل پوچھ مُنی گیانی۔ آسن بر بیٹھارے آنی

پُنی کر بہو پرکار پربھو پوجا۔ موہی سم بھاگیہ ونت نہیں دوجا

مُنی اگست جی نے بڑے آدر کے ساتھ اُنکی کُشل پوچھ کر اُن کو سندر آسن پر لا بٹھایا۔ پھر بہت پرکار سے پربھو شری رام چندر جی کی پوجا کر کے کہا۔ ہے ناتھ! آج میرے سمان سو بھاگیہ وان (خوش نصیب) اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔

۷

جہہ لگ رہے اپر مُنی برندا۔ ہرشے سب بلوک سُکھ کندا

اگست آشرم کے ارد گرد جتنے مُنی رہتے تھے۔ وہ سب مُنی گن شری رام چندر جی آنند کند کو دیکھ کر پرسنّ ہو گئے۔

دوہا

مُنی سموہ مہہ بیٹھے سنمکھ سب کی اور

سرد اِندو تن چتوت مانہوں نکر چکور

منیشوروں کی منڈلی میں شری رام چندر جی سب کی طرف سامنے ہی براجتے ہیں۔ ایسا معلوم پڑتا ہے۔ مانو موسم سرما کے چندرما کے مکھ کو چکوروں کے جھنڈ دیکھ رہے ہوں۔

چوپائی

تب رگھوبیر کہا مُنی پاہیں۔ تم سن پربھو دراو کچھو ناہیں

تم جانہو جیہی کارن آئیوں۔ تاتے تات نہ کہہ سمجھائیوں،

تب شری رگھوناتھ جی نے مُنی اگست جی سے کہا۔ کہ ہے پربھو!

آپ سے کچھ چھپا ہوا نہیں اس لیئے میں نے آپ سے سمجھا کر کچھ نہیں کہا۔

۲

اَب سو منتر نیہہ پربھو موہی۔ جیہی پرکار ماروں مُنی دروہی
مُنی مسکانے سُن پربھو بانی۔ پوچھیہو ناتھ موہی کا جانی

ہے پربھو! اَب آپ مجھے ایسی صلاح دیجیئے جس پرکار میں منیوں کے شترو راکشسوں کو ماروں۔ پربھو شری رام چندر جی کی بانی سن کر مُنی مسکرائے اور بولے۔ ہے ناتھ! مجھ دوش کو کیا سمجھ کر آپ نے یہ پرشن کیا ہے۔

۳

تمہریں بھجن پربھاو اگھاری۔ جانیوں مہما کچھک تمہاری
اُومر ترو بسال تو مایا۔ پھل برہمانڈ انیک نکایا

ہے پاپ ناشک! آپکے بھجن کے پربھاو سے ہی میں آپکی کچھ تھوڑی سی مہما کو جانتا ہوں۔ آپکی مایا گولر کے بڑے بھاری درخت کے سمان ہے۔ انیک برہمانڈوں کے سموہ اس درخت کے پھل ہیں۔

۴

جیو چراچر جنتو سمانا۔ بھیتر بسہیں نہ جانہیں آنا
تے پھل بھچھک کٹھن کرالا۔ تو بھے ڈرت سدا سوؤ کالا

سب چراچر جیو (چر وہ جو چلتے پھرتے ہیں۔ مثلاً پشو۔ منش آدی۔ اچر درخت پتھر آدی) اس مایا روپی گولر برکش کے پھل کے اندر رہنے والے چھوٹے چھوٹے کیڑوں کے سمان ہیں جو ان برہمانڈ روپی پھل میں بستے ہیں۔ اور اس چھوٹے سے جگت کے سوا دوسرا کچھ نہیں جانتے۔ ان برہمانڈ روپی پھلوں کو کھانے والا کٹھن اور بھینکر کال ہے۔ وہ ایسا بلشالی کال بھی آپ سے سدا ڈرتا رہتا ہے۔

۵

تے تمہہ سکل لوک پتی سائیں۔ پوچھیہو موہی منج کی نائیں
یہ بر مانگیوں کرپا نکیتا۔ بسہو ہردے شری انج سمیتا

آپ وہ سارے برہمانڈوں کے سوامی ہو کر بھی مجھ سے منش کی طرح پرشن کر رہے ہیں۔ ہے کرپا ندھان! میں آپ سے یہ ور مانگتا ہوں۔ کہ آپ میرے ہردے میں شری سیتا جی اور لکشمن سمیت نواس کیجیئے۔

۶

اَبرل بھگتی برتی ست سنگا۔ چرن سروروہ پریتی ابھنگا
جدپی برہم اکھنڈ اننتا۔ انوبھو گمیہ بھجہیں جیہی سنتا

اننیہ بھگتی ویراگ، ست سنگ اور آپ کے چرنوں میں اٹوٹ پریم ان سب کی مجھکو پراپتی ہو۔ یدپی آپ پرہم اکھنڈ اور اننت ہیں۔ جو انوبھو سے جانے جاتے ہیں۔ اندجن کو سنت جن بھجتے ہیں۔

۷

اس تو روپ بکھانیوں جانیہوں۔ پھر پھر سگن برہم رتی مانیوں
سنتت داس دیہو بڑائی۔ تاتیں موہی پوچھیہو رگھو رائی

یدپی میں آپ کے ایسے روپ کو جانتا ہوں اور اس کا ورنن بھی کرتا ہوں۔ تو بھی لوٹ لوٹ کر میں آپ کے اس سندر سگن روپ میں ہی پریم جانتا ہوں۔ آپ سدا ہی اپنے سیوکوں کو بڑائی دیتے ہیں۔ اسی سے ہے رگھو ناتھ جی! آپ نے مجھ سے صلاح پوچھی ہے۔

۸

ہے پربھو پرم منوہر ٹھاؤں۔ پاون پنچ وٹی تیہی ناؤں
دنڈک بن پنیت پربھو کرہو۔ اگر شاپ منی بر کر ہرہو

ہے پربھو! پنچ وٹی نام کا ایک پرم منوہر اور پوتر استھان ہے۔ وہاں آپ نواس کر کے دنڈک بن کو پوتر کیجیئے۔ اور سریشٹھ مُنی گوتم جی کے کٹھور شاپ کو دور کیجیئے۔ (دنڈک بن گوتم جی کے شاپ سے سوکھ چکا تھا۔)

۹

باس کرہو تہہ رگھو کل رایا۔ کیجے سکل منہہ پر دایا
چلے رام منی آیسو پائی۔ ترت ہی پنچ وٹی نیارائی

ہے شری رگھو ناتھ جی۔ آپ وہاں نواس کر کے سب منیوں پر دیا کیجیئے۔ منی جی کی آگیا پا کر شری رام چندر جی وہاں سے چل دیئے اور جلدی ہی پنچ وٹی کے نزدیک پہنچ گئے۔

دوہا

گیدھ راج سے بھینٹ بھی ہو بدھی پرتی بڑھائی
گوداوری نکٹ پربھو رہے پرن گرہہ چھائی

وہاں گیدھ راج جٹایو جی سے ملاقات ہوئی۔ اُس کے ساتھ بہت پرکار سے پریم بڑھا کر گوداوری کے نزدیک، پربھو شری رام چندر جی پتّوں کی کٹیا بنا کر رہنے لگے۔

جب تے رام کینہہ تہنہ باسا۔ سُکھی بھئے مُنی بیتی تراسا
گری بن ندیں تال چھبی چھائے۔ دن دن پرتی اتی ہوئی سُہائے

جب سے شری رام چندر جی نے وہاں رہنا شروع کیا تب سے مُنی لوگ بے فکر ہو کر سُکھی ہو گئے۔ پربت، بن، ندی اور تالاب شوبھا سے چھا گئے۔ اور دن پرتی دن اُنکی شوبھا بڑھنے ہی لگی۔

کھگ مرگ بِرند آنندت رہہیں۔ مدھپ مدھُر گنجت چھبی لہہیں
سو بن برنی نہ سک اہی راجا۔ جہاں پرگٹ رگھوبیر براجا

پنکشی اور پشوؤں کے جھُنڈ وہاں آنند سے رہنے لگے۔ بھونرے میٹھی میٹھی گنجار کرتے ہوئے شوبھا پانے لگے۔ جہاں شری رگھوناتھ جی براج رہے ہیں۔ اس بن کی شوبھا کا ورنن شیش ناگ جی بھی نہیں کر سکتے۔

ایک بار پربھو سُکھ آسینا۔ لچھمن بچن کہے چھل ہینا
سُر نر مُنی سچر اچر سائیں۔ میں پوچھوں نج پربھو کی نائیں

ایک بار پربھو شری رام جی سُکھ سے بیٹھے ہوئے تھے اُس وقت لکشمن جی نے اُن سے سرل بچن کہے۔ ہے دیوتاؤں، منشوں اور مُنیوں اور چراچر کے سوامی! میں آپکو اپنا سوامی سمجھ کر آپ سے پوچھتا ہوں۔

موہی سمجھائے کہہو سوئے دیوا۔ سب تج کروں چرن رج سیوا
کہہو گیان براگ ارو مایا۔ کہہو سو بھگتی کرہو جیہیں دایا

ہے دیو! مجھے سمجھا کر وہی اُپدیش کہئے جس سے سب کچھ چھوڑ کر میں آپکی چرن رج کی ہی سیوا کروں۔ گیان ویراگ اور مایا کا پورا ورنن کیجئے۔ اور اس بھکتی کا بھی ورنن کیجئے جس کے کارن آپ بھگتوں پر دیا کرتے ہیں۔

ایشور جیو بھید پربھو سکل کہو سمجھائے
جاتیں ہوئے چرن رتی شوک موہ بھرم جائے

ہے پربھو! جو ایشور اور جیو کا بھید ہے وہ سارا سمجھا کر کہئے۔ جس سے آپکے چرنوں میں داس کا پریم ہو اور ہردے کے شوک موہ اور بھرم کا ناش ہو۔

تھوریہی مہں سب کہوں بجھائی۔ سُنہو تات متی من چت لائی
میں ارو مور تور تیں مایا۔ جیہیں بس کینہے جیو نکایا

شری رام جی نے کہا۔ ہے تات! میں مختصر طور پر ہی آپ کو سب سمجھا دیتا ہوں۔ تُم من بُدھی اور چت کو ایکاگر کر کے سُنو۔ میں اور میرا، تو اور تیرا، یہی مایا ہے۔ جس نے جیو سمودائے کو اپنے وش میں کر رکھا ہے۔ یہ سرشٹی دو پرکار کی ہے۔ ایشور سرشٹی اور جیو سرشٹی۔ "میں اور میرا تو اور تیرا" یہ جیو سرشٹی ہے جسے ہی مایا کہتے ہیں۔ یہ جیو سرشٹی ہی دُکھ کا کارن ہے۔ اس کے علاوہ جو سرشٹی ہے اُسے ایشور سرشٹی کہتے ہیں۔ مثلاً پرکرتی جیسی پالی اور جنت ستھاور استری انیادی سبھی چراچر جگت ایشور کے سنکلپ دوارا رچا گیا ہے۔ اس لئے یہ سب ایشور سرشٹی ہے۔ ایشور سرشٹی میں کوئی دُکھ سُکھ نہیں اور جب ہم ایشور سرشٹی میں اہم بھاؤ کر لیتے ہیں اور میرے تو اور تیرے کی کلپنا کر لیتے ہیں تو یہ جیو سرشٹی ہی ہمارے لئے دُکھ کا کارن بن جاتی ہے۔ ایشور سرشٹی سب کے لئے ایک جیسی ہے۔ لیکن جیو سرشٹی ہر ایک جیو کے سنکلپ کے بھید سے الگ الگ ہے۔ مثال کے طور پر ایشور کے سنکلپ سے رچی ہوئی ایک استری ہے۔ سب کو ہی وہ استری رُوپ سے پرتیت ہوتی ہے۔ پرنتو کوئی اس میں ماتا کا اہم بھاؤ کر کے اسے اپنی ماتا کے رُوپ میں دیکھتا ہے تو دوسرا اسے بہن کے رُوپ میں تیسرا پتنی کے رُوپ میں اتیادی اپنے اپنے سنکلپ سے

بھید سے اُس ایک ہی ایشور جیت سرشٹی میں کئی پرکار کی منومئے سرشٹیاں بن گئیں اور اگرو استری مرد ہے۔ تو جن کا ہیں استری میں میہ اُن کا بھاؤ ہے۔ اُن کو ہی شوک ہو گا۔ دوسروں کو نہیں۔ اس لئے یہ میرا اور تیرا بھاؤ ہی دُکھ کا مول ہے۔ اور یہی مایا ہے۔

۲

گو گوچر جہتہ لگ من جائی۔ سو سب مایا جانیہو بھائی
تیہی کر بھید سنہو تمہہ سوؤ۔ بدیا اپر اودیا دوؤ

شبد سپرش روپ رس گندھ آدی جہاں تک اندریوں کے وشے ہیں۔ اور جہاں تک من کی دوڑ ہے۔ ہے بھائی۔ اس سب کو مایا جانا۔ اس مایا کے بدیا اور اودیا دو بھید ہیں۔ اُن بھیدوں کو بھی سنو۔

۳

ایک دُشٹ اتیسہ دُکھ روپا۔ جا بس جیو پرا بھو کوپا
ایک رچے جگ گن بس جاکیں۔ پربھو پریرت نہیں نج بل تاکیں

ایک (اودیا جیو سرشٹی) دوشوں سے یکت ہے اور بہت ہی دُکھ روپ ہے۔ جس کے موہ میں پڑ کر جیو سنسار روپی اندھیرے کوئیں میں پڑا ہوا ہے۔ اور دوسری (ودیا۔ ایشور سنکلپ یا شدھ مایا) جس کے وش میں گن ہیں اور جو سارے جگت کی رچنا کرتی ہے۔ وہ پربھو سے ہی پریرت ہوتی ہے۔ اس کا اپنا بل کچھ بھی نہیں۔ (پربھو اُس کے آدھار چیشٹا ہیں اور وہ آدھیہ چیشٹا ہے اور کچھ کرنے میں پربھو کی پریرنا بغیر اسمرتھ ہے۔

۴

گیان مان جہتہ ایکو ناہیں۔ دیکھ برہم سمان سب ماہیں
کہئے تات سو پرم براگی۔ ترن سم سدھی تین گن تیاگی

گیان وہ ہے جس کا من میں پرکاش ہونے سے وہ اہنکار سے رہت ہو جاتا ہے۔ اور وہ سب کچھ چراچر جگت میں سمان روپ سے برہم کو سرویاپک دیکھتا ہے۔ اس کی درشٹی میں سب کچھ برہم ہی برہم ہے۔ ہے تات! جس نے سب سدھیوں اور تینوں گنوں کو تنکے کے سمان تیاگ دیا ہے۔ وہ پرش پرم ویراگیہ وان ہے۔

"مان اور اہنکار سے رہت۔ اہنسا، کشما، سرلتا، گرو سیوا، پوترتا، ستھرتا (مستقل مزاجی) اپنے آپ کو قابو میں رکھنا۔ (ضبط) اندریوں کے وشیوں میں ویراگ اہم بھاؤ کا تیاگ، جنم، موت، بڑھاپا اور بیماری ان چاروں میں بار بار دوش دیکھنا، کامنا رہت ہونا، پتر استری گھر وغیرہ میں لپٹ نہ ہونا۔ اور ہانی اور لابھ میں سم چت رہنا بھگوان میں اننیہ یوگ سے اٹوٹ بھگتی و ایکانت ستھان کا سیون لوگوں کی بھیڑ بھاڑ سے پرے رہنا۔ نیتہ آتما میں ستھتی اور تت گیان کے ارتھ بھوت تتو وچار کرنا۔ یہ سب گیان ہے۔ (گیتا ادھیائے ۱۳ شلوک ۷ سے ۱۱)

دوہا

مایا ایس نہ آپ کہوں جان کہئے سو جیو
بندھ موکش پرد سرب پر مایا پریرک سیو

جو مایا کو۔ ایشور کو اور نہ اپنے یتھارتھ سروپ کو جانتا ہے اُسے جیو کہنا چاہئے۔ جو جیو کے اپنے اپنے کرم انوسار بندھن اور موکش کو دینے والا۔ سب سے پرے اور مایا کا پریرک ہے۔ وہ ایشور ہے۔

چوپائی ۱

دھرم تیں برتی جوگ تیں گیانا۔ گیان موکش پرد بید بکھانا
جاتیں بیگ دروؤں میں بھائی۔ سو مم بھگتی بھگت سکھدائی

دھرم میں رُچی ہونے سے ویراگ ہوتا ہے اور یوگ (اشٹانگ یوگ یم نیم آسن آدی اشٹانگ یوگ یا بھگتی کی آشا چھوڑ کر بھگوت ارتھ کرم کرنا روپی کرم یوگ) سے گیان ہوتا ہے۔ یہ گیان ہی مکتی دینے والا ہے۔ (بندھ اگیان جنیہ ہے اس لئے اس کی نورتی گیان سے ہو سکتی ہے۔ اور کسی اپائے سے نہیں۔ اور ہے بھائی! جس سے میں اتی شیگھر جلدی ہی پرسن ہو جاتا ہوں۔ وہ میری بھگتی ہے جو بھگتوں کو سکھ دائک ہے۔

۲

سو سوتنتر اولمب نہ آنا۔ تیہی آدھین گیان بگیانا
بھگتی تات انوپم سکھ مولا۔ ملے جو سنت ہوئیں انوکولا

وہ بھگتی بالکل سوتنتر ہے۔ وہ اپنی سدھی کے لئے گیان و

وگیان یہ آدمی کسی دوسرے سادھن کے سہارے کی ضرورت نہیں رکھتی اور گیان اور وگیان تو اُس بھگتی کے آدھین ہیں۔ ہے تات! بھگتی انوپم (جو اپنی مثال آپ ہے) اور سُکھ کی مُول ہے۔ اور وہ تبھی ملتی ہے جب جیو پر کسی سنت مہاتما کی کرپا ہوتی ہے۔

۳

بھگتی کے سادھن کہوں بکھانی۔ سُگم پنتھ موہی پاوہیں پرانی
پرتھم ہی بپر چرن اتی پریتی۔ نج نج کرم نرت شُرتی ریتی

اب میں بھگتی کے سادھنوں کا ورنن کرتا ہوں بھگتی مارگ سب سے آسان مارگ ہے۔ جس سے جیو مجھ کو آسانی سے ہی پراپت کر لیتے ہیں۔ پہلے تو ویدوان برہمنوں کے چرنوں میں بہت ہی پریتی ہو۔ اور وید ریتی کے انوسار اپنے اپنے ورن آشرم دھرم کا پالن کرتا رہے۔

۴

ایہی کر پھل پنی بشے براگا۔ تب مم دھرم اپج انوراگا
شرونادک نو بھگتی درڑھاہیں۔ مم لیلا رتی اتی من ماہیں

اس کا پھل پھر وشے بھوگوں سے ویراگ ہوگا۔ ویراگ ہونے پر میرے دھرم میں پریتی بڑھ جائے گی۔ تب شرون آدی نو پرکار کی بھگتی درڑھ ہوگی۔ اور من میں میری لیلاؤں کے پرتی بہت پریم ہوگا۔ (شرون۔ کیرتن۔ وشنو سمرن۔ چرنوں کی پوجا۔ ارچن۔ بندن۔ داس بھاؤ۔ میتری بھاؤ۔ آتم نویدن۔ یہ نو پرکار کی بھگتی شریمد بھاگوت میں کہی گئی ہے۔)

۵

سنت چرن پنکج اتی پریما۔ من کرم بچن بھجن درڑھ نیما
گرو پتو ماتو بندھو پتی دیوا۔ سب موہی کہہ جانے درڑھ سیوا

سنتوں کے چرن کمل میں جس کی بہت ہی پریتی ہو اور من بچن کرم سے درڑھ نیم پوروک بھجن کرتا ہو۔ اور جو مجھ کو ہی گرو پتا ماتا بھائی سوامی اور دیوتا سب کچھ جان کر سیوا میں درڑھتا سے لگا رہے۔

۶

مم گُن گاوت پلک سریرا۔ گدگد گرا نین بہہ نیرا
کام آدی مد دمبھ نہ جاکیں۔ تات نرنتر بس میں تاکیں

میرے گُن گاتے وقت جن کے شریر میں رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بانی گدگد ہو جاتی ہے۔ نیتروں سے آنسوؤں کی دھار بہ نکلتی ہے۔ اور کام اہنکار اور پاکھنڈ آدی دوش جن میں نہیں ہیں۔ ہے بھائی میں ایسے بھگتوں کے سدا وش میں رہتا ہوں۔

دوہا

بچن کرم من مور گتی بھجن کرہیں نہکام
تنہہ کے ہردے کمل مہہ کرؤں سدا بشرام

جو کرم بچن اور من سے ایک ماتر میرے پرائن ہو چکے ہیں۔ اور جو نشکام بھاؤ سے میرا بھجن کرتے ہیں۔ اُن کے ہردے کمل میں میں سدا نواس کیا کرتا ہوں۔

چوپائی

بھگتی یوگ سن اتی سکھ پاوا۔ لچھمن پربھو چرنہہ سر ناوا
ایہی بدھی گئے کچھک دن بیتی۔ کہت براگ گیان گن نیتی

اس بھگتی یوگ کو سن کر لکشمن جی بہت سکھی ہوئے! اور انہوں نے پربھو شری رام چندر جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ اس پرکار ویراگ گیان گن اور نیتی کہتے ہوئے کچھ دن بیت گئے۔

سوپنکھا راون کے بہنی۔ دشٹ ہردہ دارن جس اہنی
پنچ وٹی سو گئی اک بارا۔ دیکھ بکل بھئی جگل کمارا

شورپنکھا نامی راون کی ایک بہن تھی۔ وہ ناگن کے سمان ڈراونی اور دشٹ سبھاؤ کی تھی۔ وہ ایک دفعہ پنچ وٹی میں گئی اور دونوں راجکماروں کو دیکھ کر کام اندھ ہو کر ویاکل ہو گئی۔

۲

بھراتا پتا پتر اُرگاری۔ پرش منوہر نرکھت ناری
ہوئے بکل سک من ہی نہ روکی۔ جمے ربی منی درو ربی ہی بلوکی

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں! ہے گرڑ جی! بھراتا، پتا اور پُتر کے سمان ہی پُرش چاہے کیوں نہ ہو۔ کام اندھ استری ایسے منوہر پُرش کو دیکھ کر بھی کام سے ویاکل ہو جاتی ہے اور من کو نہیں روک سکتی۔ جیسے سوریہ کانت منی سوریہ کو دیکھ کر پگھل جاتی ہے۔

۴

رُچِر رُوپ دھر پربھو پہیں جائی۔ بولی بچن بہت مُسکائی
تُمہ سم پُرش نہ مو سم ناری۔ یہ سنجوگ بدھی رچا بچاری

وہ سُندر رُوپ دھر کر پربھو شری رام جی کے پاس آئی اور بہت مُسکرا کر بچن بولی۔ تُمہارے سمان تو کوئی سُندر پُرش نہیں اور میرے سمان کوئی سُندری نہیں۔ بدھاتا نے خوب سوچ سمجھ کر میری اور تُمہاری جوڑی بنائی ہے۔

مم انورُوپ پُرش جگ ماہیں۔ دیکھیوں کھوج لوک تہو ناہیں
تاتیں اب لگ رہیوں کُماری۔ من مانا کچھ تُمہیں نہاری

میں نے تینوں لوکوں میں کھوج کر دیکھ لیا ہے میرے یوگ دولھا جگت بھر میں نہیں ہے۔ اس کارن وش میں ابتک کنواری ہی ہوں۔ اب تم کو دیکھ کر کچھ میرا من مانا ہے۔

سِیتہہ چِتے کہی پربھو باتا۔ اہے کنوار مور لگھو بھراتا
گئی لچھمن رِپو بھگنی جانی۔ پربھو بلوک بولے مردو بانی

سیتا جی کی طرف دیکھ کر پربھو شری رام جی نے سروپ نکھا سے یہ بات کہی۔ کہ میرا چھوٹا بھائی کنوارا ہے۔ تب وہ لکشمن جی کے پاس گئی۔ لکشمن جی نے اسے شترو کی بہن سمجھکر اور پربھو کی طرف دیکھکر کومل بچن کہے۔

سُندری سُنو میں اُنہہ کر داسا۔ پرادھین نہیں تور سُپاسا
پربھو سمرتھ کوسل پُر راجا۔ جو کچھ کریں اُنہہ سب چھاجا

ہے سُندری! سُنو۔ میں تو اُن کا سیوک ہوں مجھ پرادھین کے پاس رہنے سے تجھے کچھ آرام نہ ملیگا۔ وہ پربھو اودھ پُری کے راجہ ہیں۔ اور سو تنتر اور سمرتھ ہیں۔ وہ جو کچھ بھی کر لیں۔ اُن کے لئے سب جائز ہے۔

سیوک سُکھ چہ مان بھکھاری۔ بیسنی دھن شُبھ گتی بیبھچاری
لوبھی جس چہ چار گُمانی۔ نبھ دُہی دودھ چہت اے پرانی

سیوک سُکھ چاہے۔ بیکاری عزت... بیسنی برش دھن چاہے

اور بیبھچاری (زناکار) شُبھ گتی چاہے۔ لوبھی یش چاہے۔ اور ابھیمانی پُرش چاروں پھل دھرم ارتھ کام موکش چاہے۔ تو یہ سب پرانی آکاش کو دوہ کر دودھ لینا چاہتے ہیں۔ (ارتھات ناممکن بات کو ممکن کرنا چاہتے ہیں)

پُنی پھر رام نکٹ سو آئی۔ پربھو لچھمن پہیں بہوری پٹھائی
لچھمن کہا تو ہی سو برئی۔ جو ترن توڑ لاج پریہری

وہ لوٹ کر پھر شری رام جی کے پاس آئی۔ پربھو شری رام چندر جی نے اُسے پھر لکشمن جی کے پاس بھیج دیا۔ لکشمن جی نے کہا۔ کہ تمہیں وہی آدمی وریگا۔ جو اپنی لاج (شرم و حیا) کو تنکے کی طرح تیاگ دیگا (ارتھات تمہیں کوئی بہت ہی بے شرم بیاہ سکیگا۔

تب کھسیانی رام پہیں گئی۔ رُوپ بھینکر پرگٹت بھئی
سیتہہ سبھے دیکھ رگھو رائی۔ کہا انج سن سین بجھائی

تب وہ کھسیانی ہو کر شری رامچندر جی کے پاس آئی۔ آتے ہی اُس نے بھینکر رُوپ پرگٹ کیا۔ سیتا جی کو سہمی ہوئی دیکھکر شری رگھوناتھ جی نے لکشمن جی کو اشارہ کر کے سمجھا دیا۔

دوہا

لچھمن اتی لاگھو سو ناک کان بنو کینہی!
تاکے کر راون کہنہ منو چُنوتی دینہی!!

لچھمن جی نے بہت ہی پھرتی سے اس کے ناک اور کان سے کاٹ کر الگ کر دیئے۔ مانو سروپ نکھا کے ہاتھوں (کے ذریعہ) راون کو چنوتی (تنبیہ، وارننگ) بھیج دی ہو۔

چوپائی

ناک کان بن بھئی بکرارا۔ جنو سرو سیل گیرو کے دھارا
کھر دوشن پہیں گئی بلپاتا۔ دھگ دھگ تو پورش بل بھراتا

ناک اور کان کے بغیر وہ بڑی بھیانک شکل کی ہو گئی۔ اس کے مکھ سے خون اس پرکار بہنے لگا۔ جیسے کالے پربت پر سے لال گیرو کی دھارا بہہ رہی ہو۔ وہ چیختی چلاتی کھر اور دوشن (اپنے بھائیوں) کے پاس گئی۔ اور بولی! ہے بھائیو! لعنت ہے تمہارے بل اور پورشارتھ کو۔

تیہیں پوچھا سب کہیسی بجھائی۔ ۲ جات دھان سُن سین بنائی
دھائے نسیچر نکر برُوتھا۔ جنو سپچھ کجّل گری جُوتھا

اُن کے پوچھنے پر اُس نے سارا حال کہہ سنایا۔ سب کچھ
سن کر راکششوں نے فوج تیار کی۔ راکششوں کے گروہ کے
گروہ چڑھ دوڑے۔ مانو پنکھ والے کاجل کے پہاڑوں کے سلسلے
دوڑے ہوئے آ رہے ہیں۔

۳

نانا باہن نانا آکارا۔ نانا یدھ دھر گھور اپارا
سُوپ نکھا آگیں کر لینہی۔ اسبھ رُوپ شرتی ناسا ہینی

راکشش طرح طرح کی سواریوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔
اور بہت طرح کی شکلوں کے ہیں۔ گنتی میں بے شمار ہیں۔ اور
بے شمار بھیانک ہتھیار لگائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ناک اور
کان کٹی بدشکل منحوس سوروپ نکھا کو آگے کر لیا۔

۴

اسگن امت ہوہیں بھے کاری۔ گنہیں نہ مرتیو ببس سب جھاری
گرجہیں ترجہیں گگن اُڑاہیں۔ دیکھ کٹک بھٹ اتی ہرشاہیں

بے شمار بھیانک اشگن ہو رہے ہیں۔ پر تو موت کے بس ہوئے
وہ سب کے سب اُن اشگنوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ وہ گرجتے ہیں۔
للکارتے ہیں۔ اور آکاش میں اُڑتے ہیں۔ اتنی بڑی سینا کو دیکھ کر
یودھا لوگ بڑے خوش ہوتے ہیں۔

۵

کوؤ کہہ جیئت دھرہو دوؤ بھائی۔ دھر مارہو تیا لیہو چھڑائی
دھوریپور نبھ منڈل رہا۔ رام بلائے انج سُن کہا

کوئی کہتا ہے دونوں بھائیوں کو زندہ باندھ لو۔ اُن کی استری
کو چھین کر انہیں مار ڈالو۔ آکاش منڈل گرد و غبار سے چھا گیا۔
تب شری رام چندر جی نے لکشمن جی کو بلا کر اُن سے کہا۔

۶

لے جانکی جاہو گری کندر۔ آوا نسیچر کٹک بھینکر
رہیہو سجگ سُن پربھو کے بانی۔ چلے سہت شری سر دھنو پانی

تم جانکی جی کو لے کر کسی پربت کی غار میں چلے جاؤ۔
راکششوں کی بھیانک فوج آ رہی ہے۔ خوب ہوشیار رہنا۔
پربھو شری رام چندر جی کے بچن سن کر لکشمن جی ہاتھ میں دھنش
بان لئے شری سیتا جی سہت چلے۔

۷

دیکھ رام رپو دل چل آوا۔ بہسی کٹھن کوونڈ چڑھاوا

شری رام جی نے دشمنوں کی فوج کو چلے آتے ہوئے دیکھ کر
ہنس کر کٹھن دھنش کو چڑھایا۔

چھند

کوونڈ کٹھن چڑھائے سر جٹ جوٹ باندھت سوہ کیوں
مرکت سیل پر لرت دامنی کوٹی سوں جُگ بھجگ جیوں
کٹی کس نشنگ بسال بھج گہی چاپ بسکھ سدھار کے
چتوت منہوں مرگ راج پربھو گج راج گھٹا نہار کے

کٹھن دھنش کو چڑھا کر سر پر جٹاؤں کا جوڑا باندھتے ہوئے
شری رام چندر جی کیسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو نیلم منی کے پربت
پر چمکتی ہوئی کروڑوں بجلیوں سے دو سانپ لڑ رہے ہوں۔
کمر میں ترکش کس کر لمبے بازوؤں میں دھنش لے کر اور بان کو
سدھار کر پربھو شری رام چندر جی راکششوں کی طرف ایسے
دیکھ رہے ہیں۔ مانو شیر متوالے ہاتھیوں کے آتے ہوئے جھنڈ کو
دیکھ رہا ہو۔

سورٹھا

آئے گئے بگ میل دھرہو دھرہو دھاوت سُبھٹ
جتھا بلوک اکیل بال روی ہی گھیرت دنج

"پکڑو پکڑو" کا شور مچاتے ہوئے راکشش یودھا
بے لگام ہو کر دوڑتے ہوئے آ گئے۔ انہوں نے پربھو شری
رام چندر جی کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ جیسے نکلتے ہوئے
سورج کو اکیلا دیکھ کر مندیہہ نامی دیتت گھیر لیتے ہیں۔

چوپائی

پربھو بلوک سر سکہیں نہ ڈاری۔ تھکت بھئی رجنی چر دھاری
سچو بول بولے کھر دوشن۔ یہ کوؤ نرپ بالک نر بھوشن

دیکھ منگل مورت شری رام جی کو دیکھ کر راکشسوں
یودھا اُن پر تیر نہ چھوڑ سکے۔ وہ سب ٹکٹکی لگائے سکتہ
کی حالت میں کھڑے انہیں دیکھنے لگے۔ منتریوں کو بلا کر کھر اور
دوشن نے کہا۔ یہ راجکمار تو منشیوں کا شرنگار ہیں۔

۲

ناگ اسر سُر نر مُنی جیتے۔ دیکھے جیتے ہتے ہم کیتے
ہم بھر جنم سُنہو سب بھائی۔ دیکھی نہیں اسی سندرتائی

جتنے بھی ناگ، اسر، دیوتا، منش اور منی ہیں۔ اُن میں سے
ہم بے شمار دیکھے، جیتے اور مار ڈالے ہیں۔ پر ہے سب بھائیو!
سنو ہم نے جنم بھر میں ایسی خوبصورتی کہیں نہیں دیکھی۔

۳

جدپی بھگنی کینہی کُروپا۔ بدھ لایک نہیں پُرش انوپا
دیہو ترت نج ناری دُرائی۔ جیوت بھون جاہو دو بھائی

اگرچہ انہوں نے ہماری بہن کو بدشکل کر دیا ہے۔ تو بھی یہ روپ
لاثانی پُرش مار ڈالنے کے قابل نہیں۔ یہ اپنی چھپائی ہوئی پتنی
کو ہمیں دے دیں اور دونوں بھائی جیتے جی گھر لوٹ جاویں۔

۴

مور کہا تم تاہی سُناوہو۔ تاسو بچن سُن آتر آوہو
دوتنہہ کہا رام سن جائی۔ سُنت رام بولے مسکائی

میرا یہ کہنا تم لوگ انہیں جا کر سُنا دو۔ اور اس کا جواب
سُن کر جلد میرے پاس چلے آؤ۔ دوتوں نے جا کر شری رام چندر
جی کو اُن کا پیغام سُنایا۔ اسے سن کر شری رام چندر جی مسکرا کر
بولے۔

۵

ہم چھتری مرگیا بن کرہیں۔ تم سے کھل مرگ کھوجت پھرہیں
رِپو بلونت دیکھ نہیں ڈرہیں۔ ایک بار کالہو سن لرہیں

ہم کشتری ہیں۔ بن میں شکار کھیلنے آئے ہیں۔ اور تمہارے
جیسے دُشٹ پشوؤں کو ہم کھوجتے پھرتے ہیں۔ ہم طاقتور دشمن
کو دیکھ کر ڈرتے نہیں۔ ایک بار تو ہم کال کا بھی سامنا کر سکتے ہیں۔

۶

جدپی منج منج کُل گھالک۔ منی پالک کھل سالک بالک
جوں نہ ہوئے بل گھر پھر جاہو۔ سمر بمکھ میں ہتوں نہ کاہو

اگرچہ ہم منش ہیں۔ لیکن دنیتوں کے کُل کا ناش کرنے والے
ہیں۔ اور منیوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ ہم ہیں تو بالک۔ لیکن
دشٹوں کو ڈنڈ دینے والے بالک ہیں۔ اگر تم میں شکتی نہیں تو گھر
کو واپس لوٹ جاؤ۔ لڑائی سے بھاگے ہوئے کو میں کبھی نہیں مارتا
ہوں۔

۷

رن چڑھ کرئیے کپٹ چترائی۔ رِپو پر کرپا پرم کدرائی
دوتنہہ جائے ترت سب کہیو۔ سُنی کھر دوشن اُر اتی دہیو

رن میں چڑھ کر کپٹ چترائی کرنا اور دشمن پر دیا دکھانا
(ترس کھانا) تو بڑی بھاری بزدلی ہے۔ دوتوں نے لوٹ کر
ترنت سب باتیں کھر اور دوشن کو کہہ سنائیں۔ جسے سن کر اُن کی
چھاتی جل اُٹھی۔

چھند

اُر دہیو کہیو کہ دھرہو دھائے بکٹ بھٹ رجنی چرا
سر چاپ تومر سکتی سُول کرپان پرگھ پرسو دھرا
پربھو کینہہ دھنش ٹکور پرتھم کٹھور گھور بھیے آوہا
بھیئے بدھر بیاکُل جاتو دھان نہ گیان تیہی اوسر رہا

کھر دوشن کا ہردہ جل اُٹھا۔ تب انہوں نے للکار کر کہا کہ
پکڑ لو۔ بھیانک راکشس یودھا۔ بان، دھنش۔ تومر، شکتی،
شول تلوار پرگھ اور پھر سا دھارن کیے ہوئے دوڑ پڑے۔
پربھو رام جی نے پہلے دھنش کا بڑا کٹھور و گھور اور ڈراؤنا ٹنکار
کیا۔ جسے سن کر راکشس لوگ بہرے ہو گئے و یاکلتا کے کارن
انہیں کچھ بھی ہوش نہ رہا۔

دوہا

ساودھان ہوئے دھائے جان سبل آرات
لاگے برشن رام پر استر ششتر بہو بھانت

پھر وہ شترو کو مہا بلوان جان کر ساودھان ہو کر دوڑے
اور انیک پرکار کے استر ششتر شری رام چندر جی پر برسانے
لگے۔

۸

تنہہ کے آیدھ تِل سم کر کاٹے رگھوبیر
تان سراسن شرون لگ پُنی چھانڑے نج تیر

اُنکے ہتھیاروں کو شری رگھوبیر جی نے تل کے سمان ٹکڑے ٹکڑے کرکے کاٹ ڈالا۔ پھر دھنش کو کان تک تان کر اپنے تیر چھوڑے۔

چھند

تب چلے بان کرال۔ پھنکرت جنو بہو بیال
کوپیو سمر شری رام چلے بسکھ نسنت نکام

تب بھیانک بان ایسے چلے مانو پھنکارتے ہوئے بہت سے سرپ جا رہے ہوں۔ یدھ میں شری رام چندر جی بہت کرودھ میں ہو گئے۔ اور اُن کے دھنش سے بہت ہی زہریلے بان نکلے۔

اولوک کھر تر تیر۔ مُر چلے نسیچر بیر
بھئے کرودھ تینیو بھائی۔ جو بھاگ رن تے جائی

بھگوان کے تیز بانوں کو دیکھ کر راکشس ویر پیٹھ دکھا کر بھاگنے لگے۔ تب کھر اور دوشن اور تری سِرا تینوں بھائی غصے ہو کر جوش سے بولے۔ کہ جو ویر پیٹھ دکھا کر بھاگے گا۔

تیہی بدھب ہم نج پانی۔ پھرے مرن من مہں ٹھانی
آیدھ انیک پرکار۔ سنمکھ تے کرہیں پرہار

اُس کو ہم اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گے۔ تب من میں مرنا ٹھان کر راکشس لوٹ پڑے۔ اور سامنے ہو کر انیک پرکار کے ہتھیاروں سے شری رام جی پر وار کرنے لگے۔

رپو پرم کوپے جانی۔ پربھو دھنش سر سندھانی
چھانڑے بپل ناراچ۔ لگے کٹن بکٹ پساچ

شترو کو کرودھ سے لال پیلا جان پربھو شری رامچندر جی نے دھنش پر بان چڑھا کر بہت سے لوہے کے بان چھوڑے جن سے بھیانک راکشس کٹ کٹ کر گرنے لگے۔

اُر سیس بھج کر چرن۔ جہنہ تہنہ لگے مہی پرن
چکرت لاگت بان۔ دھر پرت کُدھر سمان

اُن کی چھاتی، سر، کھبجا، ہاتھ اور پاؤں اِدھر اُدھر پرتھوی پر گرنے لگے۔ بان لگتے ہی وہ ہاتھی کی طرح چنگھاڑتے ہیں۔ پہاڑ کے سمان کھاری دھڑ اُن کے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔

بھٹ کٹت تن ست کھنڈ۔ پُنی اُٹھت کر پاکھنڈ
نبھ اُڑت بہو بھج منڈ۔ بنو مول دھاوت رنڈ

راکشس ویروں کے شریروں کے کٹ کٹ کر سینکڑوں ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر مایا کر کے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ آکاش میں بہت سی کھبجائیں اور کٹے ہوئے سر اُڑ رہے ہیں! اور بغیر سر کے دھڑ دوڑ رہے ہیں۔

کھگ کنک کاک سرگال۔ کٹ کٹہیں کٹھن کرال
چیل اور کوّے آدی پنچھی اور گیدڑ کٹھن اور بھینکر کٹ کٹ شبد کہہ رہے ہیں۔

چھند

کٹ کٹہیں جمبک بھوت پریت پساچ کھرپر سنچہیں
بیتال بیر کپال تال بجائے جوگنی نچہیں
رگھوبیر بان پرچنڈ کھنڈہیں بھٹنہ کے اُر بھج سرا
جہنہ تہنہ پرہیں اُٹھ لرہیں دھر دھر دھرو کرہیں بھے کر گرا

گیدڑ کٹ کٹاتے ہیں۔ بھوت پریت اور چنڈال کھوپریاں بھر رہے ہیں۔ بیر بیتال ویروں کی کھوپریاں پر تال بجا رہے ہیں اور جوگنیاں ناچ رہی ہیں شری رگھوبیر جی کے پرچنڈ بان یودھاؤں کی چھاتیوں بھجاؤں اور سروں کے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں۔ اُن کے دھڑ اِدھر اُدھر گر کر پھر اُٹھتے اور لڑتے ہیں۔ اور "پکڑ لو پکڑ لو" کا بھینکر شبد کرتے ہیں۔

چھند

انتاوریں گہہ اُڑت گیدھ پساچ کر گہہ دھاوہیں
سنگرام پر باسی منہوں بہو بال گڈی اُڑاوہیں
مارے پچھارے اُر بدارے بپل بھٹ کہرت پرے

اولوک بنج دل بکل بھٹ تیسرآدی کھردوشن بھرے

راکشس ویروں کی انتڑیوں کو گیدھ لے کر اڑتے ہیں اور اُن کے دوسرے سرے کو پکڑ کر پساچ دوڑتے ہیں۔ مانو سنگرام روپی نگر کے رہنے والے بہت سے بالک پتنگ اُڑا رہے ہوں۔ بہت سے یودھا مارے گئے ہیں۔ اور بہت سے پچھاڑ دیئے گئے۔ بہت سے یودھا چھاتی میں کھائے ہوئے زخم کی پیڑا کے کارن دھرتی پر پڑے کراہ رہے ہیں۔ اپنے دل کو ویاکل دیکھ کر ترسیرا کھر اور دوشن آدی یودھا شری رام جی کی طرف مُڑے

چھند

سکتی تومر پرشو سول کرپان ایک ہی بار ہیں
کر کوپ شری رگھو بیر پر اگنت نشاچر ڈارہیں
پربھو نمش مہہ ریپو سر نوارِ پچار ڈارے سایکا
دس دس بسکھ اُر ماجھ مارے سکل نسچر نایکا

بان، شکتی، تومر، پھرسا، شول اور تلوار لے کر بہت سے راکشس غصّے سے لال پیلے ہوئے جوش سے اکٹھے ہی شری رام جی پر وار کرنے لگے۔ پربھو نے چھن بھر میں شترؤں کے بان کاٹ کر اور للکار کر اُن پر اپنے بان چھوڑے سب راکشس سینا پتیوں کے سینے میں پربھو شری رام چندر جی نے دس دس بان مارے۔

چھند

مہی پرت اُٹھ بھٹ بھرت مرت نہ کرت مایا اتی گھنی
سُر ڈرت چودہ سہس پریت بلوک ایک اودھ دھنی
سُر مُنی سبھے پربھو دیکھ مایا ناتھ اتی کوتک کر یو
دیکھہیں پرسپر رام کر سنگرام ریپو دل لر مریو

یودھا پرتھوی پر گر پڑتے ہیں۔ پھر اُٹھ کر لڑتے ہیں۔ مرتے نہیں۔ بہت پرکار کی وچتر مایا کرتے ہیں۔ دیوتا لوگ یہ دیکھ کر کہ راکشس چودہ ہزار ہیں۔ اور شری اودھ پتی اکیلے ہیں۔ پربھو شری رام چندر جی نے دیوتاؤں اور مُنیوں کو بھے بھیت دیکھا۔ پھر مایا دی پربھو نے ایک وچتر لیلا رچی۔ جس کے پربھاؤ سے راکشسوں کی سینا ایک دوسرے کو رام روپ دیکھنے لگی! اور آپس میں یدھ کر کے کٹ کٹ مر گئی۔

دوہا

رام رام کہہ تن تجہیں پاوہیں پد نربان
کر اُپائے ریپو مارے چھن مہہ کرپا ندھان

سب راکشس ایک دوسرے کو رام رام پکار کر مارتے ہیں۔ (ارتھات یہ رام ہے۔ اسے مارو اس پرکار) اور مرتے ہیں۔ اس لئے نروان پد کو پراپت ہوتے ہیں۔ کرپا ندھان شری رام جی نے یہ وچتر لیلا کر کے راکشسوں کی فوج کو چھن بھر میں مار ڈالا۔

دوہا

ہرشت برشہیں سمن سُر باجہیں گگن نسان
استتی کر کر سب چلے سوبھت بِبِدھ بمان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برساتے ہیں۔ آکاش میں نقارے بج رہے ہیں۔ پھر وہ سب استتی کر کے انیک پرکار کے بمانوں پہ سج دھج کر چلے گئے۔

چوپائی

جب رگھو ناتھ سمر ریپو جیتے۔ سُر نر مُنی سب کے بھے بیتے
تب لچھمن سیتا لے آئے۔ پربھو پد پرت ہرش اُر لائے

شری رگھو ناتھ جی کے یدھ میں شترؤں کو جیت لینے پر دیوتا منش اور مُنی سب کے بھے دور ہو گئے۔ تب لچھمن جی سیتا جی کو لے آئے۔ اُن کو اپنے پاؤں پر پڑتے دیکھ پربھو شری رام چندر جی نے پرسن ہو کر اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔

سیتا چتو سیام مر دو گاتا۔ پرم پریم لوچن نہ اگھاتا
پنچ وٹیں بسی شری رگھو نایک۔ کرت چرت سُر مُنی سکھ دائک

شری رام جی کے شیام کومل شریر کو پریم پریم کے ساتھ سیتا جی دیکھ رہی ہیں۔ دیکھتے دیکھتے اُن کے نیتر سنتشٹ ہی نہیں ہوتے اس پرکار پنچ وٹی میں رہ کر شری رگھو ناتھ جی دیوتاؤں اور

۲۳
دُھواں دیکھ کھر دُوشن کیرا۔ جائی سوپ نکھا تب راون پریرا
بولی بچن کرودھ کر بھاری۔ دلیس کوس کے سُرتی بیساری

کھر دُوشن کو بھسم ہوئے دیکھ کر سوروپ نکھا نے جا کر راون کو
مشتعل کیا۔ وہ بہت غصّے ہو کر راون کو کہنے لگی کہ تو نے تو دلیش اور
خزانے کی سُدھ بھلا دی ہے۔

۴۔۵۔۶
کرسی پان سووسی دن راتی۔ سُدھ نہیں تو سر پر آراتی
راج نیتی بنو دھن بنو دھرما۔ ہر ہی سمرپے بنو ست کرما
بدیا بنو بیبیک اُپجائیں۔ شرم کھل پڑھیں کستیں اُو پائیں
سنگ تیں جتی کمنتر تے راجہ۔ مان تے گیان پان تیں لاجا
پریتی پرنیہ بنو مد تے گُنی۔ ناسہیں بیگ نیتی اس سُنی

شراب پی کر مست ہوا دن رات پڑا سویا رہتا ہے۔ تجھے
سُدھ ہی نہیں کہ دشمن تیرے سر پر آ کھڑا ہے۔ نیتی کے بنا راج
دھرم کے بغیر دھن پراپت کرنے سے، بھگوان کو ارپن کئے بغیر سب
شبھ کرم اور وویک حاصل کئے بنا ودّیا پڑھنے سے انت میں بغیر
تھکاوٹ (مایوسی) کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ وشیوں کے سنگ
سے سنیاسی، بری صلاح سے راجہ، مان سے گیان، شراب
پینے سے شرم نمرتا کے بنا پریتی اور ابھیمان سے گُن وان جلدی
ہی نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ایسی نیتی میں نے سُنی ہے۔

سورٹھا
رپُو رُج پاوک پاپ پربھُو اہی گنئے نہ چھوٹ کر
اس کہہ بیبدھ بلاپ کر لاگی رودن کرن

دشمن، روگ، اگنی، پاپ، سوامی اور سانپ کو کبھی
چھوٹا نہ سمجھنا چاہئے۔ ایسا کہہ کر سوروپ نکھا بہت پرکار سے
ولاپ کر کے رونے لگی۔

دوہا
سبھا ماجھ پربیاکُل بہُہ پرکار کہہ روئی
تو ہی جیئت دس کندھر موری کہ اس گتی ہوئی

سبھا کے بیچ وہ ویاکُل ہو کر اور بڑے زور سے گر پڑی اور
رو رو کر کہنے لگی۔ کہ اے دس کندھر! تیرے جیتے جی کیا میری
ایسی دشا ہونی چاہئے۔

چوپائی
سُنت سبھا سد اُٹھے اکُلائی۔ سمجھائی گہہ باںہہ اُٹھائی
کہہ لنکیس کہسی نج باتا۔ کنہہ تو ناسا کان رنپاتا

سوروپ نکھا کے بچن سُنتے ہی سبھاسد ویاکُل ہو کر اُٹھے
انہوں نے بازو پکڑ کر سوروپ نکھا کو اٹھا کر اُسے سمجھایا۔ لنکا پتی
راون نے کہا کہ اپنی بات تو بتا۔ کہ تیرے ناک اور کان کس نے
کاٹ ڈالے۔

۲
اودھ نرپتی دشرتھ کے جائے۔ پُرش سنگھ بن کھیلن آئے
سمجھ پری موہی اُنہہ کے کرنی۔ رہت نسا چر کرہیں دھرنی

وہ بولی۔ اودھ کے راجہ دشرتھ کے پتر ہیں۔ جو پُرشوں میں
شیر ہیں بن میں شکار کھیلنے آئے ہیں۔ مجھے تو اُن کی کرتوت کو دیکھ کر
ایسے سمجھ پڑتی ہے۔ کہ وہ پرتھوی کو راکشسوں سے خالی کر دیں گے

۳
جِنہہ کر بھُج بل پائے دسانن۔ ابھئے بھئے بچرت مُنی کانن
دیکھت بالک کال سمانا۔ پرم دھیر دھنوی گُن نانا

ہے دش مکھ! جن کی بھجاؤں کا بل پا کر مُنی لوگ بن میں
نربھے ہو کر وچرنے (گھومنے) لگے ہیں۔ وہ دیکھنے میں تو بالک
نظر آتے ہیں۔ پر ہیں کال کے سمان۔ وہ پرم دھیرج وان
چتر اور انیک گُنوں سے یُکت ہیں۔

۴
اتُلت بل پرتاپ دوو بھراتا۔ کھل بدھ رت سُر مُنی سُکھداتا
شوبھا دھام رام اس ناما۔ تنہہ کے سنگ ناری اِک سیاما

دونوں بھائیوں کا بل اور پرتاپ لاثانی ہے وہ راکشسوں
کا بدھ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور مُنیوں کو سُکھ دینے والے
ہیں۔ وہ شوبھا کے گھر ہیں۔ اُن کا نام رام ہے۔ اُن کے ساتھ ایک
جوان سندر استری ہے۔

۵
روپ راسی بدھی ناری سنواری۔ رتی ست کوٹی تاسو بلہاری
تاسُ انج کاٹے سُرتی ناسا۔ سُن تو بھگنی کریں پرہاسا

بدھاتا نے اس استری کو ایسی روپ کی راشی بنایا ہے۔ کہ سو کروڑ رتی (کامدیو کی استری) کی سندرتا بھی اس پر نچھاور ہے۔ انہیں کے چھوٹے بھائی نے میرے کان اور ناک کاٹ ڈالے ہیں۔ انہوں نے مجھے تمہاری بہن سمجھ کر ہی میرے ساتھ یہ مذاق کیا ہے۔

کھر دوشن سن لگے پکارا۔ چھن مہہ سکل کٹک انہہ مارا
کھر دوشن تیسرا کر گھاتا۔ سن دس سیس جرے سب گاتا

میری پکار سن کر کھر اور دوشن سہائتا کرنے آئے۔ پر انہوں نے ساری فوج کو چھن بھر میں مار دیا۔ کھر دوشن اور ترشرا کا مرنا سن کر راون کے سارے انگ جل اٹھے

دوہا

سوپنکھی سمجھائے کر بل بولیسی بہو بھانت
گیو بھون اتی سوچ بس نیند پرے نہیں رات

راون سوروپ نکھا کو سمجھا کر اور بہت پرکار سے اپنے بل کا ورنن کر کے اپنے محل میں گیا۔ اسے بہت چنتا لگ گئی۔ اور اسی چنتا کے کارن رات بھر اسے نیند نہ آئی۔

چوپائی

سر نر اسر ناگ کھگ ماہیں۔ مورے انوچر کہہ کوؤ ناہیں
کھر دوشن موہی سم بلونتا۔ تنہہ کو مارے بن بھگونتا

(راون من ہی من میں سوچ رہا ہے) دیوتاؤں اور منشوں، ناگوں اور پنچھیوں میں (میرے سمان تو کیا) میرے سیوکوں کے سمان بھی کوئی بلوان نہیں ہے۔ کھر اور دوشن تو میرے ہی برابر کے بلوان یودھا تھے۔ انہیں بھگوان کے بغیر کون مار سکتا ہے۔

سر رنجن بھنجن مہی بھارا۔ جوں بھگونت لینہہ اوتارا
تو میں جائے بیر ہٹھ کروں۔ پربھو سر پران تجیں بھو ترؤں

دیوتاؤں کو سکھ دینے والے اور پرتھوی کا بھار اتارنے والے بھگوان نے ہی اگر اوتار دھارن کیا ہے تو میں جا کر ہٹھ کر کے ان سے بیر بڑھا کر لڑوں گا۔ اور پربھو کے بان سے مر کر بھو ساگر سے پار ہو جاؤں گا۔

ہوئی بھجن نہ تامس دیہا۔ من کرم بچن منتر درڑھ ایہا
جوں نر روپ بھوپ ست کوؤ۔ ہرہوں ناری جیت رن دوؤ

اس تامسی شریر سے پربھو کا بھجن تو ہو نہیں سکے گا بس من بچن کرم سے یہی ایک پکی صلاح ٹھہری اور اگر وہ منش روپ کوئی راج کمار ہوں گے، تو ان دونوں کو یدھ میں جیت کر ان کی استری چھین لاؤں گا۔

چلا اکیل جان چڑھ تہواں۔ بس ماریچ سندھ تٹ جہواں
ایہاں رام جس جگت بنائی۔ سنہو اما سو کتھا سہائی

ایسا وچار کر رتھ پر اکیلے ہی چڑھ کر راون وہاں چلا جہاں کہ سمندر کے کنارے ماریچ نامی راکشس رہتا تھا۔ شو جی کہتے ہیں، کہ ہے پاربتی! ادھر شری رام چندر جی نے جیسی جگتی بنائی سو اس سہاونی کتھا کو سنو۔

دوہا

لچھمن گئے بن ہیں جب لین مول پھل کند
جنک ستا سن بولے بہسی کرپا سکھ برند

لکشمن جی جب کند مول پھل لینے کے لئے بن میں گئے تو کرپا اور سکھ کے بھنڈار شری رام چندر جی ہنس کر سیتا جی سے بولے۔

چوپائی

سنہو پریا برت رچر سشیلا۔ میں کچھ کرب للت نر لیلا
تمہ پاوک مہہ کرہو نواسا۔ جو لگ کروں نساچر ناسا

ہے پیاری! ہے پتی برت دھرم کا پالن کرنے والی اور سندر شیل والی! سنو۔ میں اب کچھ منوہر منش لیلا کروں گا۔ تم اس وقت تک اگنی میں نواس کرو۔ جب تک کہ میں راکششوں کا ناش کروں۔

جبہیں رام سب کہا بکھانی۔ پربھو پد دھر ہیہ انل سمانی
نج پرتی بمب راکھ تہہ سیتا۔ تیسئی سیل روپ سبنیتا

جوں ہی شری رام جی نے سمجھا کر کہا۔ توں ہی سیتا جی پربھو کے چرنوں کا ہردے میں دھیان دھر کر اگنی میں سما گئیں سیتا جی

نے اپنی ہی چھایا مورتی وہاں رکھ دی۔ سیتا جی جیسا ہی شیل
روپ اور نمرتا بھاؤ اُس چھایا مورتی کا تھا۔

لچھمن ہوں یہ مرم نہ جانا۔ جو کچھ چرت رچا بھگوانا
دس مکھ گیئو جہاں ماریچا۔ نائے ماتھ سوارتھ رت نیچا

بھگوان کی اس لیلا کو لکشمن جی نے بھی نہیں جانا۔
راون وہاں گیا جہاں کہ ماریچ تھا، نیچ اور غرض کے اندھے
راون نے ماریچ کو سر نوایا۔

نون نیچ کے اتی دکھدائی۔ جیمی انکس دھنو اُرگ بلائی
بھے دایک کھل کے پریہ بانی۔ جمے اکال کے کسم بھوانی

نیچ کی عاجزی بھی دکھ دینے والی ہوتی ہے۔ جیسے انکس
جھک کر ہاتھی کو مارتا ہے۔ دھنش جھک کر ہی نشانہ مارتا ہے
سانپ جھک کر ہی کاٹتا ہے۔ اور بلی جھک کر ہی چوہے کو
پکڑتی ہے۔ دشٹوں کے میٹھے میٹھے بچن بھی بھے دینے والے
ہوتے ہیں۔ جیسے بغیر موسم کے پھول۔

دوہا

کر پوجا ماریچ تب سادر پوچھی بات
کون ہیتو من بیگر اتی اکسر آیہو تات

تب ماریچ نے راون کی پوجا کر کے عزت آدر کے ساتھ
اُن سے پوچھا ہے تات! آپ اتنا پریشان کیوں ہے!
اور آپ اکیلے کیسے آئے!

چوپائی

دس مکھ سکل کتھا تیہی آگیں۔ کہی سہت ابھیمان ابھاگیں
ہوہو کپٹ مرگ تم چھلکاری۔ جیہی بدھی ہری آنوں نرپ ناری

ابھاگے (بد قسمت) راون نے ابھیمان کے ساتھ ساری
کتھا ماریچ کے سامنے کہی اور اس سے کہا کہ تم چھل کرنے
والے کپٹ کے ہرن ہو جس اپائے سے میں اودھ کے راجہ
رام کی پتنی کو ہر لاؤں۔

تیہیں پنی کہا سنہو دس سیسا۔ تے نر روپ چراچر ایسا
تاسوں تات بیرو نہیں کیجئے۔ مارے مریئے جیائیں جیجے۔

تب ماریچ نے کہا۔ ہے دس مکھ! سنیئے وہ منش روپ میں
چراچر جگت کے ایشور ہیں۔ ہے تات! اُن سے دشمنی نہ کیجئے
اُن کے مارنے سے جب جیو مرتے ہیں۔ اُنکے جلانے سے سب
جیو جیتے ہیں۔ (ارتھات جگت کی پیدائش اور لے کے
ایک ماتر وہی سوامی ہیں) (اُنکی اچھیا سے سنسار جیتا اور
مرتا ہے)

منی مکھ راکھن گیئو کمارا۔ بنو پھر سر رگھوپتی موہی مارا
ست جوجن آئیوں چھن ماہیں۔ تن سن بیر کئیں بھل ناہیں

یہی راج کمار منی وشوا متر جی کے یگیہ کی رکشا کرنے گئے
تھے۔ اُس سمے شری رگھوناتھ جی نے بنا پھل کا بان مجھے مارا تھا۔
جس سے میں چھن بھر میں سو یوجن کی دوری پر آ گرا۔ اُن سے ویر
کرنے میں بالکل بھلائی نہیں ہے۔

بھئی مم کیٹ بھرنگ کی نائی۔ جہ تہہ میں دیکھوں دو بھائی
جوں نر تات تدپی اتی سورا۔ تنہیں بیرودھی نہ آئیہی پورا

میری دشا تو تب سے بھرنگی نام کیڑے کے منہ میں پکڑے
ہوئے جھینگر نام کے کیڑے کی طرح ہو گئی ہے۔ اب میں جہاں
تہاں شری رام اور لکشمن کو دیکھتا ہوں۔ اگر وہ منش بھی ہیں تو
بھی ہے تات! وہ بہت شور ویر ہیں۔ اُن سے ورودھ کر کے
کبھی پورا نہ پڑے گا (ارتھات اُنکا ورودھ کر کے کبھی کامیابی
نہ ہوگی)

جیہیں تاڑکا سباہو ہت کھنڈیو ہر کو دنڈ
کھر دوشن تیسرا بدھیو منج کہ اس بر بنڈ

جس نے تاڑکا اور سباہو کو مار کر شیو جی کا دھنش توڑ
دیا۔ کھر دوشن اور تریشرا کا بدھ کر ڈالا۔ بھلا منش بھی کہیں
ایسے پرچنڈ ہوتے ہیں!

جاہو بھول کل کسل بچاری۔ شنت جاد تیہی سی ہوکاری
گرو جن جیہ وہ کسی مم پو ہا۔ کہو جگ ہی سمان کو جو دہا

اس لئے آپ اپنی اور اپنے کل کی کشلتا (خیر) وچار کر گھر لوٹ جائیے۔ یہ سُن کر راون جل بھُن گیا۔ اور اُس نے ماریچ کو بہت سی گالیاں دیں۔ اور کہا۔ ارے مورکھ! تو گُرو کی طرح مجھے اپدیش دے کر سمجھاتا ہے! بتا تو سہی! میرے سمان سنسار بھر میں کون شُورویر ہے!

تب ماریچ ہردے انومانا۔ نوہی بِرودھیں نہیں کلیانا
سستری مرمی پربھو سٹھ دھنی۔ بید بندی کوی بھانس گنی

تب ماریچ نے من میں وچار کیا۔ کہ ہتھیار بند مرمی (راز دان۔ گھر کا بھیدی) سوامی۔ مورکھ۔ دھنوان۔ بید (حکیم) بھاٹ۔ کوی اور رسوئیا۔ ان نو پُرشوں سے ویر کرنے میں کلیان نہیں ہوتا۔

اُبھے بھانت دیکھا نج مرنا۔ تب تاکیسی رگھو نایک سرنا
اُتر دیت موہی بدھب بھاگیں۔ کس نہ مروں رگھو پتی سر لاگیں

دونو طرف ہی ماریچ کو اپنی موت دکھائی دی۔ تب اُس نے شری رگھوناتھ جی کی شرن میں جانے میں ہی بھلائی سمجھی اُس نے سوچا کہ اگر میں راون کا کہنا نہیں مانتا تو یہ ابھاگا مجھے ابھی مار ڈالے گا۔ اس نیچ کے ہاتھ سے مرنے کی بجائے تو یہی بہتر ہے کہ شری رگھوناتھ جی کے تیر سے مروں۔

اس جیہ جان دسانن سنگا۔ چلا رام پد پریم ابھنگا
من اتی ہرش جناوہ نہ تیہی۔ آج دیکھیہوں پرم سنیہی

ہردے میں ایسا وچار کر ماریچ راون کے ساتھ ہو گیا۔ شری رام جی کے چرنوں میں اس کی اٹوٹ پریتی ہے۔ اُس کے من میں بہت ہی آنند ہے کہ آج میں دھنیہ ہوں جو اپنے پرم پیارے کے درشن کرنے جا رہا ہوں۔ پرنتو اُس نے دل کی اُمنگ کو راون پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔

چھند: نج پرم پریتم دیکھ لوچن سپھل کر سکھ پائیہوں
شری سہت انج سمیت کرپانکیت پد من لائیہوں
نربان دایک کرودھ جاکر بھگتی ابسہی بسکری
نج پانی سر سندھانی سو موہی بدھیہی سکھ ساگر ہری

ماریچ من ہی من میں سوچ رہا ہے۔ کہ آج اپنے پرم پریتم کو دیکھ کر آنکھوں کو سپھل کر سکھ پاؤں گا۔ سیتا جی اور لکشمن سمیت شری رام چندر جی کے چرنوں میں من لگاؤں گا۔ جن کا کرودھ بھی مکتی دینے والا ہے۔ اور جن کی بھگتی اُن سوتنتر پربھو کو بھی وش میں کرنے والی ہے۔ آہا آج میں دھنیہ ہوں۔ کہ وہی سکھ ساگر بھگوان اپنے ہاتھوں سے بان دھنش پر چڑھا کر میرا بدھ کریں گے۔

دوہا

مم پاچھیں دھر دھاوت دھریں سراسن بان
پھر پھر پربھو ہی بلو کہیوں دھنیہ نہ مو سم آن

میں اپنے پیچھے دوڑتے ہوئے ہاتھوں میں دھنش بان لئے ہوئے پربھو کو مُڑ مُڑ کر دیکھوں گا۔ میرے سمان سوبھاگیہ آج اور کس کا ہے؟

چوپائی

تیہی بن نکٹ دسانن گیو۔ تب ماریچ کپٹ مرگ بھیو
اتی بچتر کچھ برنی نہ جائی۔ کنک دیہہ منی رچت بنائی

جہاں شری رگھوناتھ جی رہتے تھے۔ راون اُس بن کے نزدیک پہنچا۔ تب ماریچ کپٹ کا ہرن بن گیا۔ وہ بہت ہی نرالا تھا۔ ایسا نرالا کہ کچھ ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا شریر سنہری تھا اور منیوں سے جڑ کر بنایا ہوا تھا۔

سیتا پرم رچر مرگ دیکھا۔ انگ انگ سُمنوہر بیکھا
سُنہو دیو رگھو بیر کرپالا۔ ایہی مرگ کر اتی سندر چھالا

سیتا جی نے اس پرم سندر مرگ کو دیکھا۔ جس کے انگ انگ کا روپ اتی انت منوہر (بے حد دلکش) تھا۔ وہ شری رام جی سے کہنے لگی۔ ہے دیو! ہے کرپالو رگھو بیر! سنئے۔ اس مرگ کی چھال بہت ہی سندر ہے۔

سیتہ سندھ پربھو بدھ کر ایہی۔ آنہو چرم کہت بیدیہی
تب رگھوپتی جانت سب کارن۔ اُٹھے ہرش سُر کاج سنوارن

جانکی جی نے کہا۔ ہے ستیہ برت دھاری پربھو جی۔ اس کو مار کر اس کا چمڑا مجھے لا دیجئے۔ تب شری رگھوناتھ جی سب

کچھ جانتے ہوئے بھی دیوتاؤں کے ہت ارتھ پرسن ہو کر اُٹھے۔

مرگ بلوک کٹی پری کر باندھا۔ کرتل چاپ رُچر سر ساندھا
پربھو لچھمن ہی کہا سمجھائی۔ پھرت بپن نسچر بہو بھائی

ہرن کو دیکھکر شری رام چندر جی نے کمر میں ترکش باندھا اور ہاتھ میں دھنش لے کر اُس پر سندر بان چڑھایا۔ پھر پربھو رام چندر جی نے لچھمن جی کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے بھائی! بن میں بہت سے راکشس وغیرہ گھومتے ہیں۔

۵
سیتا کیری کریہو رکھواری۔ بدھی بیبیک بل سمے بچاری
پربھوہی بلوکی چلا مرگ بھاجی۔ دھائے رام سر اسن ساجی

تم بدھی اور وچار پوروک وقت کو اور بل کو دیکھ کر سیتا جی کی رکھوالی کرنا۔ پربھو شری رام چندر جی کو دیکھ کر ہرن بھاگ نکلا۔ شری رام چندر جی دھنش سنبھال کر اسکے پیچھے دوڑے۔

۶
نگم نیتی سو دھیان نہ پاوا۔ مایا مرگ پاچھیں سو دھاوا
کبھوں نکٹ پُنی دُور پرائی۔ کبھوں کہ پر گئے کبھوں چھپائی

وید جن کا پار نہ پا کر نیتی نیتی (یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہہ کر رہ جاتے ہیں۔ اور جن کو شو جی بھی دھیان سمادھی میں نہیں پاتے۔ ایسے تمام جو نہ بانی کا وشہ ہے اور نہ من اور بدھی کی وہاں تک پہنچ ہے۔ وہ شری رام مایا کے بنے ہوئے جھوٹے ہرن کے پیچھے دوڑے جا رہے ہیں! وہ ہرن کبھی دور بھاگ جاتا ہے۔ کبھی ظاہر ہو جاتا ہے

۷
پرگٹت دُرت کرت چھل بھوری۔ ایہی بدھی پربھوہی گیو لے دوری
تب رام کٹھن سر مارا۔ دھرنی پریو کر گھور پکارا

اس پرکار ظاہر ہوتا ہوا اور چھپتا ہوا۔ اور بہت سے چھل کرتا ہوا وہ ہرن شری رام چندر جی کو بہت دور لے گیا۔ تب شری رام جی نے نشانہ تاک ایک کٹھن بان مارا۔ وہ ہرن گھور شبد کر کے دھرتی پر گر پڑا۔

۸
لچھمن کر پرتھمہی لے ناما۔ پاچھیں سمرے سی من مہ راما
پران تجت پرگٹیسی نج دیہا۔ سمرے سی رام سمیت سنیہا

پہلے اُس نے زور سے پکار کر لچھمن کا نام لیا۔ اور پھر من میں شری رام جی کا سمرن کیا۔ پران تیاگ کرتے سمے اس نے اپنا راکشسی شریر پرگٹ کیا اور پریم اور شردھا کے ساتھ شری رام جی کا سمرن کیا۔

۹
انتر پریم تاسو پہچانا۔ منی درلبھ گتی دینہی سجانا

انتریامی پربھو شری رام جی نے اس کے ہردے کے سچے پریم کو پہچان کر اسے وہ گتی دی۔ جو منیوں کو بھی درلبھ ہے۔

بپل سمن سر برہیں گاویں پربھو گن گاتھ
نج پد دینہہ اسر کہنہ دین بندھو رگھو ناتھ

دیوتا بہت سے پھول برسا رہے ہیں اور پربھو کے گنوں کی کتھائیں گا رہے ہیں۔ کہ شری رگھو ناتھ جی دین بندھو کہلواتے ہیں اسر کو بھی اپنا پرم پد دے دیا۔

۱
کھل بدھ تُرت پھرے رگھو بیرا۔ سوہ چاپ کر کٹی تو نیرا
آرت گرا سنی جب سیتا۔ کہہ لچھمن سن پرم سبھیتا

دُشٹ ارتیچ کو مار کر شری رگھو بیر جی فوراً لوٹ پڑے۔ ہاتھ میں دھنش اور کمر میں ترکش شوبھا دے رہے ہیں۔ ادھر جب سیتا جی نے مرتے ہوئے ماریچ کے مُکھ سے نکلی ہوئی آواز "ہا لکشمن" سُنی تو بہت ہی ڈر کر لکشمن جی سے کہنے لگیں۔

۲
جاہو بیگ سنکٹ اتی بھراتا۔ لچھمن بہسی کہا سنو ماتا
بھرکٹی بلاس سرشٹی لے ہوئی۔ سپنے ہوں سنکٹ پرے کہ سوئی

تم جلدی جاؤ۔ تمہارے بھائی سنکٹ میں پڑے ہوئے تمہیں پکارتے ہیں۔ لکشمن جی نے ہنس کر کہا۔ ہے ماتا! سنو۔ جن کی بھوؤں کے اشارے سے ساری دُنیا کی لے ہو جاتی ہے کیا وہ شری رام چندر جی کبھی سپنے میں بھی سنکٹ میں پڑ سکتے ہیں۔!

۳
مرم بچن جب سیتا بولا۔ ہری پریرت لچھمن من ڈولا
بن دسی دیو سونپ سب کاہو۔ چلے جہاں راون سسی راہو

لکشمن جی کے چین سُن کر سیتا جی اُن سے بہت بُرے شبد کہنے لگیں تب بھگوان کی پریرنا سے لکشمن جی کا من بھی چنچل ہوگیا۔ وہ سیتا جی کو بن اور دِشاؤں کے دیوتاؤں کو سونپ کر وہاں چلے۔ جہاں کہ راون روپی چندرما کے لئے راہُو روپ شری رام جی تھے۔

سُون بیچ دس کندھر دیکھا۔ آوا نکٹ جتی کے بیشا[5]
جاکیں ڈر سُر اسُر ڈراہیں۔ نسی نہ نیند دِن ان نہ کھاہیں
سو دس سیس سوان کی ناہیں۔ اِت اُت چتے چلا بھڑ یہاہیں
امے کُپنتھ پگ دیت کھگیسا۔ رہ نہ تیج تن بُدھی بل لیسا

جب راون نے کُٹیا کو سُونی دیکھا۔ تو سنیاسی کے بھیس میں وہ سیتا جی کے نزدیک آیا۔ جس راون کے ڈر سے دیوتا اور دیتو کو ڈر کے مارے نہ رات کو نیند آتی اور نہ دن میں وہ پیٹ بھر اَن کھاتے ہیں۔ وہی دس سروں والا راون کُتّے کی طرح ادھر اُدھر تاڑ کر چُھپکے سے دبے پاؤں چوری کے لئے چلا۔ کاک بھشنڈ جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی! اس پرکار بُری راہ پر پاؤں رکھتے ہی شریر میں تیج۔ بُدھی اور بل ذرہ بھر بھی نہیں رہتا

آنا بِدھی کر کتھا سُہائی۔ راج نیتی بھے پریتی دکھائی[6]
کہہ سیتا سُنو جتی گوسائیں۔ بولیہو بچن دُشٹ کی ناہیں

راون نے بہت پرکار کی سُندر کتھائیں کہہ کر سیتا جی کو راج نیتی، بھے اور پریم دکھلایا۔ سیتا جی نے سب کچھ سُن کر کہا ہے جتی گوسائیں! سُنو تم تو دُشٹوں کے سے بچن بول رہے ہو۔

تب راون نج روپ دِکھاوا۔ بھئی سبھے جب نام سُناوا
کہہ سیتا دھر دھیرج گاڑھا۔ آئے گیؤ پربھو رہو کھل ٹھاڑھا

تب راون نے اپنا اصلی روپ دکھایا۔ اور جب اُس نے سیتا کو اپنا اصلی نام کہہ سُنایا۔ تو وہ ڈر کے مارے سہم گئیں۔ پھر انہوں نے گہرا دھیرج دھر کر کہا۔ او دُشٹ! ذرا ٹھہر تو سہی پربھو آگئے۔

جمے ہری بدھوی چھُدر سس چاہا۔ بھئے سی کال بس نسیچر ناہا

سُنت بچن دس سیس رسانا۔ من مہہ چرن بندی سُکھ مانا

جیسے شیر کی شیرنی کو ناچیز خرگوش چاہے، ویسے ہی ہے راکشسوں کے راجہ تو کال کے وش ہو کر میری چاہ کر رہا ہے۔ یہ بچن سُن کر راون جل بھُن گیا۔ لیکن من میں اُس نے سیتا جی کے چرنوں کی بندنا کر کے بڑا سُکھ مانا۔

دوہا

کرودھ ونت تب راون لینہہ سی رتھ بیٹھائے
چلا گگن پتھ آتر بھئے رتھ ہانک نہ جائے

تب غصّے ہو کر جوش میں آکر راون نے زبردستی سیتا جی کو اُٹھا کر رتھ پر بٹھالیا۔ اور وہ فوراً ہی آکاش مارگ سے چلا۔ وہ ڈر کے مارے اتنا سہم گیا تھا کہ اس سے رتھ ہانکا نہیں جاتا تھا۔

چوپائی

ہا جگ ایک بیر رگھورایا۔ کیہہ اپرادھ بسارے ہو دایا
آرت ہرن سرن سُکھدایک۔ ہا رگھو کُل سروج دِن نایک

سیتا جی ولاپ کرنے لگیں۔ ہے جگت کے لاثانی ویر شری رگھو ناتھ جی! آپ نے کس اپرادھ کے کارن مجھ پر دیا کرنا چھوڑ دی ہے۔ دُکھ پیڑا کے ہرنے والے شرناگتوں کو سُکھ دینے والے! ہے رگھو کُل روپی کمل کے کھلانے والے سورج۔

ہا لچھمن تمہار نہیں دوسا۔ سو پھل پائیہوں کینہوں روسا[2]
بِبِدھ بلاپ کرت بیدیہی۔ بھور کِرپا پربھو دُور سنیہی

ہے لکشمن! تمہارا اس میں کوئی دوش نہیں ہے میں نے کرودھ میں آکر تم کو بھی بُرے بھلے بچن کہے۔ سو اُس کا پھل پالیا۔ ہائے پربھو کی کرپا تو بہت ہے پرنتو وہ پریم پربھو بہت دُور رہ گئے ہیں۔ شری جانکی جی اس پرکار بہت ولاپ کر رہی ہیں

بپتی موری کو پربھہی سُناوا۔ پُروڈاس چہہ راسبھ کھاوا[3]
سیتا کے وِلاپ سُن بھاری۔ بھئے چراچر جیو دُکھاری

میری یہ وِپتا (مصیبت) پربھو جی کو کون جا کر سُنا دے۔ یگیہ کے سوم رس کو گدھا کھانا چاہتا ہے۔ سیتا جی کے بھاری

دلاپ کو سن کر جڑ چیتن سبھی جیو دکھی ہوئے۔

گیدھ راج سن آرت بانی ۔ رگھو کل تلک ناری پہچانی [4]
ادھم نساچر لینہے جائی ۔ جمے ملیچھ بس کپلا گائی

گیدھ راج جٹاؤ نے سیتا جی کی دکھ بھری بانی سنی۔ اس نے پہچان لیا کہ یہ رگھو کل تلک شری رام چندر جی کی پتنی ہیں۔ اس نے دیکھا کہ نیچ راکشس اس کو زبردستی لئے جا رہا ہے جیسے کوئی کپلا گائے کسی ملیچھ کے وش پڑ گئی ہو۔

سیتے پتری کرسی جن تراسا ۔ کرہوں جاتو دھان کر ناسا [5]
دھاوا کرودھ ونت کھگ کیسیں ۔ چھوٹے پبی پربت کہنہ جیسیں

وہ بولا، ہے سیتا پتری! ڈرو نہیں۔ میں دشٹ راکشس کا ناش کروں گا۔ یہ کہہ کر پکشی جٹاؤ کرودھ سے بھر کر راون پر ایسے جھپٹا جیسے پربت پر اندر کے ہاتھ سے چھوٹا ہوا بجر گرتا ہے

رے رے دشٹ ٹھاڈھ کن ہوہی ۔ نربھے چلیسی نہ جانہی موہی [6]
آوت دیکھ کرتانت سمانا ۔ پھر دس کندھر کر انومانا

گیدھ راج جٹایو نے جوش میں آکر للکارتے ہوئے کہا۔ او دشٹ! کھڑا کیوں نہیں ہوتا؟ نڈر ہو کر کیسے چلا جاتا ہے۔ کیا تو مجھے نہیں جانتا جٹایو کو یم راج کے سمان آتا ہوا دیکھ کر راون گھوم کر من میں سوچنے لگا۔

کی میناک کہ کھگ پتی ہوئی ۔ مم بل جان سہت پتی سوئی [7]
جانا جرٹھ جٹایو ایہا ۔ مم کر تیرتھ چھانڑیہی دیہا

کہ کیا یہ میناک پربت میری طرف لپکا آ رہا ہے۔ یا پنچھی راج گرڑ بڑھا آ رہا ہے۔ پر وہ گرڑ تو اپنے سوامی وشنو سہت میرے بل کو جانتا ہے۔ کچھ پاس آنے پر راون نے پہچان لیا۔ کہ یہ تو بوڑھا جٹایو ہے۔ یہ آج میرے ہاتھ روپی تیرتھ میں اپنا شریر چھوڑے گا۔

سنت گیدھ کرودھ آتر دھاوا ۔ کہہ سنو راون مور سکھاوا [8]
تج جانکی ہی کشل گرہ جاہو ۔ ناہیں تو اس ہوئیہی بہو باہو

یہ سن کر گیدھ راج بڑے کرودھ سے بھر کر بڑی تیزی سے دوڑا اور بولا۔ راون! میری نصیحت کو سنو۔ جانکی جی کو چھوڑ کر کشل سے (خیر منا کر) اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ نہیں تو ہے بہت بھجاؤں والے! ایسا ہوگا کہ۔

رام روش پاوک اتی گھورا ۔ ہوئیہی سکل سلبھ کل تورا [9]
اتر و نہ دیت دسانن جودھا ۔ تب ہیں گیدھ دھاوا کر کرودھا

شری رام جی کے کرودھ روپی بھیانک اگنی میں تیرا سارا کل (ونش) پتنگوں کی طرح بھسم ہو جائے گا۔ یودھا راون نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ تب گیدھ راج کرودھ کر کے راون پر لپکے۔

دھر کچ برتھ کینہہ مہی گرا ۔ سیت ہی راکھ گیدھ پنی پھرا [10]
چونچنہ مار بدارسی دیہی ۔ دنڈ ایک بھئی مورچھا تیہی

اس نے راون کے بال پکڑ کر اسے رتھ سے اتار لیا۔ راون زمین پر گر پڑا۔ گیدھ راج جٹایو سیتا جی کو ایک طرف بٹھا کر پھر واپس لوٹا۔ اور چونچیں مار مار کر اس کے شریر کو چھلنی کر ڈالا۔ اس سے گھڑی بھر کے لئے راون کو مورچھا ہو گئی۔

تب سکرودھ نسچر کھسیانا ۔ کاڈھسی پرم کرال کرپانا [11]
کاٹے سی پنکھ پرا کھگ دھرنی ۔ سمر رام کر ادبھت کرنی

کھسیانا ہو کر راون نے کرودھ کے ساتھ ایک بہت ہی بھیانک کٹار نکالی۔ اور اس کٹار سے مار کر کے جٹایو کے پنکھ کاٹ ڈالے تب گیدھ راج جٹایو شری رام جی کی وچتر لیلا کا سمرن کرتا ہوا پرتھوی پر گر پڑا۔

سیت ہی جان چڑھائے بہوری ۔ چلا اتائل تراس نہ تھوری [12]
کرت بلاپ جات نبھ سیتا ۔ بیادھ بس جنو مرگی سبھیتا

سیتا جی کو پھر رتھ پر زبردستی چڑھا کر راون بڑی تیزی کے ساتھ چلا، وہ بہت ہی زیادہ بے چین تھا۔ سیتا جی آکاش میں ولاپ کرتے ہوئے جا رہی ہیں۔ مانو شکاری کے وش میں آئی ہوئی کوئی سہمی ہوئی

ہرنی بیچ۔

رگھری پر بیٹھے کپنہہ نہاری ۔ کہہ ہری نام دینہہ پٹ ڈاری
ایہی بدھی سیت ہی لئے گیئو ۔ بن اسوک مہنہ راکھت بھیئو

سیتاجی نے آکاش مارگ سے جاتے ہوئے پربت پر بیٹھے ہوئے کچھ بندر دیکھے۔ اور ہری نام لے کر پیتر ڈال دیا۔ اس پرکار راون سیتاجی کو لے گیا اور انہیں اشوک باٹکا میں جا کر رکھا۔

ہاری پرا کھل بہہ بدھی بھئے اُرو پریتی دکھائی
تب اسوک پادپ تر راکھیسی جتن کرائی

وہ دُشٹ سیتاجی کو بہت پرکار سے بھے اور پریتی دکھا کر ہار مان گیا۔ تب سیتاجی کے رکھنے کے لئے اس نے ایک اشوک برکش کے نیچے بندوبست کر دیا۔

"نواہن پارائن" چھٹا وشرام

جیہی بدھی کپٹ کرنگ سنگ دھائے چلے شری رام
سو چھبی سیتا راکھی اُر رٹتی رہت ہری نام

جس پرکار کپٹ کے ہرن کے ساتھ شری رام جی دوڑے تھے۔ بھگوان کی اسی شوبھا کو ہردے میں دھارن کر کے وہ رام نام رٹتی رہتی ہے۔

چوپائی

رگھوپتی انج ہی آوت دیکھی ۔ باہج چنتا کینہی بسیکھی
جنک سُتا پریہر ہیہو اکیلی ۔ آیہو تات بچن مم پیلی

لکشمن جی کو آتے دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے ظاہرداری کے طور پر بہت چنتا کر کے کہا۔ ہے بھائی! تم نے جانکی جی کو اکیلی چھوڑ دیا۔ اور میری آگیا کا النگھن کر کے یہاں چلے آئے۔

۲

نسیچر نکر پھرہیں بن ماہیں ۔ مم من سیتا آشرم ناہیں
گہہ پد کمل انج کر جوری ۔ کہیو ناتھ کچھ موہی نہ کھوری

راکشسوں کے گروہ بن میں گھومتے پھرتے ہیں۔ میرے من میں ایسا آتا ہے کہ سیتا کٹیا میں نہیں ہے۔ بھگوان شری رام جی کے چرن پکڑ کر ہاتھ جوڑ کر لکشمن جی نے کہا ہے ناتھ! میرا تو کچھ بھی دوش نہیں ہے۔

۳

انج سمیت گئے پربھو تہواں ۔ گوداوری تٹ آشرم جہواں
آشرم دیکھ جانکی ہینا ۔ بھئے بکل جس پراکرت دینا

لکشمن جی سمیت پربھو وہاں گئے۔ جہاں کہ گوداوری کے کنارے اُن کا آشرم تھا۔ آشرم کو جانکی جی سے خالی دیکھ کر وہ سادھارن دنیاوی دین دکھیوں کی بھانت ویاکل ہو گئے۔

۴

ہا گُن کھان جانکی سیتا ۔ روپ سیل برت نیم پنیتا
لچھمن سمجھائے بہو بھانتی ۔ پوچھت چلے لتا ترو پانتی

ہا گُنوں کی کھان جانکی! ہا! روپ سیل برت اور نیموں میں پوتر سیتا! لکشمن جی نے بہت پرکار سے سمجھایا۔ تب شری رام جی ویاکل ہوئے بیلوں اور درختوں کی قطاروں سے سیتا جی کا پتہ پوچھتے ہوئے چلے۔

۵

ہے کھگ مرگ ہے مدھکر شرینی ۔ تم دیکھی سیتا مرگ نینی
کھنجن سک کپوت مرگ مینا ۔ مدھپ نکر کوکلا پربینا

ہے پنچھیو! ہے بھونروں کی قطارو! تم نے کہیں مرگ نینی سیتا کو دیکھا ہے؟ کھنجن، طوطا، کبوتر، ہرن، مچھلی، بھونروں کے گروہ اور سریلی کوئل۔

۶-۷

کند کلی دارم دامنی ۔ کمل سرد سسی اہی بھامنی

بران پاس منوج دھن کا ہنسا۔ کچھ کیہری پچھ گھنت پر ینسا
شری پھل کنک کیلی ہرشا ہیں۔ نیک نہ سنک سکچ من ماہیں
سنو جانکی توہی بنو آج ہرکھے سکل پائے جنو راج

کندلی، دنار، بجلی، کمل، موسم سرما کا چندرما، ناگنی، ہرن کی پھانسی، کامدیو کا دھنش، ہنس، ہاتھی اور شیر یہ سب آج اپنی تعریف سن رہے ہیں۔ بیل، سونا اور کیلا پرسن ہو رہے ہیں۔ اُن کے من میں ذرا بھر بھی شنکا اور شرم نہیں ہے۔ ہے جانکی سنو تمہارے بنا یہ سب آج ایسے پرسن ہیں۔ مانو ان کو راج مل گیا ہو۔

اوپر کی ان تین چوپائیوں کا بھاوارتھ یہ ہے۔ کہ ہے جانکی! تمہاری آنکھوں کے آگے ہرن مچھلی کمل سب لجاتے تھے۔ تمہاری ناک کے سامنے بھونرے آواز کے سامنے کوئل دانتوں کے سامنے کند کا کلی اور آنار دانہ، رنگ اور تیج کے سامنے بجلی و مکھ کے سامنے کمل اور چندرما، بینی کے سامنے ناگن اور ہرن کی پھانسی، بھوؤں کے سامنے کام دیو کا دھنش، چال کے سامنے ہنس اور ہاتھی کمر کے سامنے شیر سب شوبھا ہین تھے۔ اب تمہاری غیر حاضری میں اپنے سمان اور کسی کی شوبھا نہ دیکھ کر یہ آنند اور پرسن ہیں۔ مانو انہیں راج مل گیا ہو۔ تمہاری موجودگی میں تو کوئی انہیں پوچھتا نہیں تھا۔ لیکن آج یہ اپنی تعریف سن رہے ہیں۔

کیسے سہہ جات انکھ تو ہی پاہیں۔ پریا بیگ پر گٹسی کس ناہیں
ایہی بدھی کھوجت بلپت سوامی۔ منہوں مہا برہی اتی کامی

ہے جانکی! تم سے سب کی شوبھا کیسے سہی جاتی ہے؟ کیا تجھے اُن کی شوبھا دیکھ کر حسد نہیں ہوتا؟ ہے پیاری! تو جلدی ہی پرگٹ کیوں نہیں ہو جاتی۔ اس پرکار سوامی شری رام جی سیتا جی کو کھوجتے ہوئے ولاپ کرتے رہیں۔ مانو کوئی استری کے ویوگ سے اتی ونت دکھی کامی پرش ہو۔

پورن کام رام سکھ راسی۔ منج چرت کر آج اینا سی
آگیں پر اگیدھ پتی دیکھا۔ سمرت رام چرن جنہہ ریکھا

پورن کام، آنند کی راشی، اجنما اور ناشی شری رام جی ساد ھارن جن سمودائے کی بھانت چرتر کر رہے ہیں۔ آگے جانے پر انہوں نے گیدھ راج جٹایو کو دیکھا۔ جو شری رام جی کے چرنوں کا سمرن کر رہا تھا۔

دوہا

کرسروج سر پرسیو کرپا سندھو رگھو بیر
نرکھ رام چھبی دھام مکھ بگت بھئی سب پیر

کرپا ساگر شری رگھو ویر جی نے اپنے ہاتھ کمل سے گیدھ راج کے سر کو چھوا۔ شوبھا کے دھام شری رام جی کا مکھ دیکھ کر اس کی سب پیڑ مٹ گئی۔

چوپائی

تب کہہ گیدھ بچن دھر دھیرا۔ سنہو رام بھنجن بھو بھیرا
ناتھ دسانن یہ گتی کینہی۔ تیہیں کھل جنک سُتا ہر لینہی۔

تب گیدھ راج جٹایو نے دھیرج دھر کر یہ بچن کہے۔ ہے جنم مرن سنسار کے بھے کا ناش کرنے والے شری رام جی! سنئے۔ ہے ناتھ! میری یہ دشا راون نے کی ہے۔ اُسی دشٹ نے جانکی جی کو ہر لیا ہے۔

لے دچھن دسی گیو گوسائیں۔ بلپتی اتی کرری کی نائیں
درس لاگی پربھو راکھیوں پرانا۔ چلن چہت اب کرپا ندھانا

ہے گوسائیں! وہ سیتا جی کو لے کر دکشن کی اور گیا ہے۔ کونج کی طرح سیتا جی ولاپ کرتی ہوئی جا رہی تھی ہے پربھو! میں نے آپ کے درشن کرنے کے لئے پرانوں کو روکے رکھا تھا۔ ہے کرپا کے بھنڈار! اب پران نکلا ہی چاہتے ہیں۔

رام کہا تن راکھو تاتا۔ مکھ مسکائے کہی تیہیں باتا
جا کر نام مرت مکھ آوا۔ ادھمو مکت ہوئے شرتی گاوا

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے تات۔ اپنے شریر کو قائم رکھئے۔ تب جٹایو نے مکھ سے مسکراتے ہوئے یہ بات کہی۔ کہ مرتے سمے جس پربھو کا نام زبان پر آجانے سے مہا پاپی پرش بھی مکت ہو جاتا ہے۔ ایسا ویدوں شرتیوں نے گایا ہے۔

سو مم لوچن گوچر آگیں۔ راکھوں دیہہ ناتھ کیہہ کھانگیں
تن بھر تات جاہو مم دھاما۔ دیہوں کاہ تمہہ پورن کاما

جن کے من میں سدا دوسروں کو بھلائی کرنے کا خیال رہتا ہے۔ اُن کے لئے اِس سنسار میں کچھ بھی دُرلبھ نہیں ہے۔ ہے تات! تم اپنا شریر چھوڑ کر میرے پرم دھام کو جاؤ۔ میں تم جیسے لوگوں کو کیا دوں؟

دوہا

سیتا ہرن تات جنی کہہو پتا سن جائی
جوں میں رام تو کل سہت کہہی دسانن آئی

ہے تات! سیتا ہرن کی بات تم جا کر پتا جی سے نہ کہنا۔ بلکہ میں رام ہوں۔ تو دش مکھ راون اپنے کل سہت وہاں آکر خود ہی اپنی زبان سے کہیگا۔

(چوپائی)

گیدھ دیہہ تج دھر ہری رُوپا۔ بھوشن بہہ پٹ پیت انُوپا
شیام گات بشال بھج چاری۔ استتی کرت نین بھر باری

جٹایو نے گیدھ کا شریر تیاگ کر ہری رُوپ دھارن کیا۔ اور بہت سے زیور گہنے اور پیلے بستر پہن لئے۔ شیام شریر ہے۔ وشال چار بھجائیں ہیں۔ نیتروں میں آنند کے آنسو بھر کر وہ بھگوان کی استتی کرنے لگا۔

چھند

جے رام رُوپ انُوپ نرگن سگن گن پریرک سہی
دس سیس باہو پرچنڈ چنڈ سر منڈن مہی
پاتھود گات سروج مکھ راجیو آیت لوچنم
نت نومی رام کرپال باہو بسال بھو بھے موچنم

ہے رام جی! آپکی جے ہو۔ آپ کا رُوپ لاثانی ہے۔ آپ نرگن ہیں، سگن ہیں۔ اور مایا کے تینوں گنوں (ست رج تم) کے پریرک سرُوپ ہیں۔ دس سر والے راون کی پرچنڈ بھجاؤں کو کھنڈ کھنڈ کرنے کیلئے پرچنڈ بان دھارن کرنے والے اور پرتھوی کو سجانے والے (ادھقات پرتھوی کا بھار دُور کرنے والے) جل بھرے میگھ کے سمان سندر شیام شریر دھاری، کمل کے سمان مکھ والے اور لال کمل کے سمان نیتروں والے، وشال بھجاؤں والے اور جنم مرن رُوپی بھے سے چھڑانے والے کرپالو شری رام جی میں آپ کو سدا نمسکار کرتا ہوں۔

چھند - ۲

بلم اپرمیم اناد م اجم اویکتم ایکم اگوچرم
گوبند م گوپر دوندہر گیان گھن دھرنی دھرم
جے رام منتر جپنت سنت انت جن من رنجنم
نت نومی رام اکام پریہ کام آدی کھل دل گنجنم

آپ اتھاہ (اسیم، غیر محدود) بل والے ہیں۔ انادی، اجنما، نراکار، ادوتیہ (واحد لاشریک) من بدھی سے پرے ہیں۔ آپ پربرہم، اندریوں سے پرے۔ دُکھ سُکھ جنم مرن آدی دوندوں کو ہرنے والے۔ وگیان گھن اور پرتھوی کو دھارن کرنے والے ہیں۔ جو سنت آپ کے نام کے رام منتر کا جاپ کرتے ہیں۔ اُن اننت سیوکوں کے من کو آپ آنند دینے والے ہیں۔ آپ نشکام بھگتوں کے پیارے ہیں اور کام آدی دُشٹ پرتیوں کے دل کو ناش کرنے والے شری رام جی کو میں سدا نمسکار کرتا ہوں۔

(چھند)

جیہی شرُتی نرنجن برہم بیاپک برج اَج کہہ گاوہیں
کر دھیان گیان براگ جوگ انیک مُنی جیہی پاوہیں
سو پرگٹ کرونا کند سوبھا برند اگ جگ موہ ای!
مم ہردے پنکج بھرنگ انگ اننگ بہہ چھبی سوہ ای

جن کو ویدکی شرُتیاں۔ مایا رہت، برہم، ویاپک نردکار، اجنما کہہ کر گان کرتی ہیں۔ گیان ویراگ یوگ آدی انیک سادھنوں کو انوشٹھان کر کے مُنی جن جنھیں پراپت کرتے ہیں۔ وہی دیا کے دھام، شوبھا کے دھام پرگٹ ہو کر جڑ چیتن اسارے جگت کو (اپنی لیلاؤں دوارا) موہت کر رہے ہیں۔ میرے ہردے کمل کے بھونرا رُوپی انیک انگ انگ میں بہت سے کامدیوؤں کی سندر شوبھا پا رہی ہے۔

۴

جو اگم سگم سبھاو نرمل اسم سم سیتل سدا
پشینتی جم جوگی جتن کر کرت من گو بس سدا
سو رام رما نواس سنتت داس بس تری بھون دھنی
مم اُر بسیو سو سمن سنسرتی جاس کیرتی پاونی

(دونوں بھوگی پرشوں کے لئے) جو اگم ہیں اور (شرنا گتوں بھگتوں کے لئے جن کی پراپتی) سُگم ہے۔ نرمل سبھاو ہیں (دشٹوں کو ڈنڈ دینا اور بھگتوں کی رکھشا کرنا۔ جن کا ایسا معتیازی سلوک کرنے کا سبھاؤ ہے) وہ بشم ہیں (اور شرناگتوں کے ساتھ بھلے ہی وہ اونچ جاتی یا نیچ وادھم ہو یا شریشٹھ سب کے ساتھ سمان بھاؤ سے برتاؤ کرتے ہیں) اس لئے سم ہیں (دراستو میں بھگوان نرلیپ ہیں۔ سم دِرشٹی ہیں۔ اُنہیں نہ تو کسی سے دوستی ہے۔ جیسے اگنی ترو یگ آئے ہوئے ٹھٹھرتے پُرش کی سردی کو دور کر کے اُسے سُکھ پہنچاتی ہے۔ اور جو ٹھٹھرتوں کو نہیں اگر وہ اُسے کسی سے نہ دشمنی ہے نہ متر تا۔ اور جو اگیان وش اُس میں گر جاتے ہیں۔ اُسے بھسم بھی کر دیتی ہے۔ یا جیسے جل پیاسے کی پیاس بجھا کر ترپت کرتا ہے۔ اور اگیان وش پرانی اس میں ڈوب کر مر جاتے ہیں۔ سار روپ یہ کہ ان سارے کرموں کا کرتا جیووں کا سبھاو ہے۔ اگنی اور پانی کا کوئی دوش نہیں۔ اور نہ ہی اس امتیازی سلوک سے اگنی اور جل میں کسی پرکار کے امتیازی (بسمانتا) سلوک کرنے میں دوش آتا ہے۔ ویسے ہی منش کے کرموں کا کرتا اس کا اپنا سبھاو ہے۔ بھگوان تو اگنی اور جل کی بھانت دشٹوں کو ڈنڈ اور بھگتوں کو آنند دیتے ہوئے سدا نرلیپ اور سم ہی رہتے ہیں۔ وہ کسی کے گن دوش سے سنگ نہیں پاتے جیسے کہ گیتا میں بھی تو بھگوان نے کہا ہے "پرمیشور بھوت پرانیوں کے نہ کرتا پن کو اور نہ کرموں کو اور نہ کرموں کے پھل کے سنجوگ کو واستو میں رچتا ہے۔ کتنو پرانیوں اور لوگوں کے سبھاؤ" مانو اس شری رام جی سدا اپنے بھگتوں کے بش میں رہتے ہیں۔ وہ بھگوان میرے ہردے میں نواس کریں۔ جن کی پوتر کیرتی جنم مرن سنسار چکر کا انت کرنے والی ہے۔

دوہا

ابرل بھگتی مانگ بر گیدھ گیئو ہری دھام
تیہی کی کریا جتھو چیت، رنج کر کینہی رام

انیہ بھگتی کا ور مانگ کر گیدھ راج جٹایو پرم دھام کو سدھار گئے۔ شری رام چندر جی نے دا سکرم سنسکار آدی اُنکی سب کریائیں اپنے ہاتھوں سے کیں۔

چوپائی

کومل چت اتی دین دیالا۔ کارن بنو رگھوناتھ کرپالا
گیدھ ادھم کھگ آمش بھوگی۔ گتی دینہی جو جاچت جوگی

شری رگھوناتھ جی بہت ہی کومل (نرم) چت والے، دین دُکھیوں پر دیا کرنے والے ہیں۔ پنچھیوں میں ادھم پنچھی کو وہی شبھ گتی دی۔ جیسے یوگی لوگ مانگتے رہتے ہیں۔

۲

سُنہو اُما تے لوگ ابھاگی۔ ہری تج ہوہیں بشے انوراگی
پُنی سیتہیہ کھوجت دوؤ بھائی۔ چلے بلوکت بن بہتائی

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سُنو۔ اُن لوگوں کا کتنا دُربھاگیہ ہے جو بھگوان کو چھوڑ کر وشے بھوگوں میں پریتی رکھتے ہیں۔ پھر دونو بھائی سیتا جی کو کھوجتے ہوئے آگے چلے۔ وہ گھنے بنوں کو دیکھتے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

۳

سنکل لتا بٹپ گھن کانن۔ بہو کھگ مرگ نہہ گج پنچانن
آوت پنتھ کبندھ نپاتا۔ تیہیں سب کہی ساپ کے باتا

گھنا بن بیلوں اور درختوں سے اٹا پڑا ہے۔ اس میں بہت سے پنچھی، پشو، ہاتھی اور شیر رہتے ہیں۔ راستے میں آتے ہوئے بھگوان رام چندر جی نے کبندھ نامی راکشش کو مار ڈالا۔ اس نے اپنے شاپ (بددعا) کی ساری بات شری رام جی کو کہی۔

۴

دُرباسا موہی دینہی ساپا۔ پربھو پد پیکھ مٹا سو پاپا
سُنو گندھرب کہہوں میں توہی۔ موہی نہ سوہائے برہم کُل دروہی

وہ کہنے لگا۔ کہ دُرواسا جی نے مجھے شاپ دیا تھا۔ پربھو کے چرن کملوں کے درشن کر کے وہ میرا پاپ مٹ گیا۔ شری رام جی نے کہا۔ ہے گندھرو! سُنو۔ میں تمہیں یہ جتلا دینا چاہتا ہوں کہ برہم دیتا برہمن کُل سے ویر بھاؤ کرنے والا پُرش مجھے اچھا نہیں لگتا ہے۔

دوہا

من کرم بچن کپٹ تج جو کر بھوسر سیو
موہی سمیت برنچی سو بس تا کیں سب دیو

من بچن کرم سے کپٹ چھوڑ کر جو پرش دھرتی کے دیوتا برہم
دنیا براہمنوں کی سیوا کرتا ہے۔ وہ مجھ سمیت برہما شو آدی
سب دیوتاؤں کو اپنے وش میں کر لیتا ہے۔

کہت نج دھرم تاہی سمجھاوا۔ پربھ پد پریتی دیکھ من بھاوا
رگھوپتی چرن کمل سر ناہی۔ گیو گگن اپنی گتی پائی

شری رام جی نے بھاگوت دھرم اسے کہہ کر سمجھایا۔ اسکی
اپنے چرنوں میں پریتی دیکھ کر بھگوان شری رام جی اس پر بہت
پرسن ہوئے آخر شری رگھوناتھ جی کے چرن کملوں میں سر نوا کر
وہ اپنے گندھرو سروپ کو پا کر آکاش میں چلا گیا۔

تاہی دیئے گتی رام ادارا۔ سبری کے آشرم پگ دھارا
سبری دیکھ رام گرہ آئے۔ منی کے بچن سمجھ جیئے بھائے

اُدار (فراخدل) رام اُس کو شبھ گتی دیکر شبری کے آشرم
میں پدھارے۔ شری رام جی کو گھر میں آئے دیکھ کر منی متنگ
کے بچنوں کو یاد کر کے وہ من میں بہت ہی پرسن ہوئی۔

شبری بھیلنی تھی۔ وہ نیچ جاتی کی تھی۔ پرنتو وہ بھگوان
کی شردھالو بھاگت تھی۔ اس لئے بہت سا سماں دنڈک
بن میں چھپ کر رشیوں منیوں کی سیوا میں گذارا تھا۔ جدھر سے
رشی لوگ اشنان کرنے جاتے وہ جھاڑو لے کر رشیوں کے آنے
سے پہلے پہلے راستہ صاف کر دیتی۔ پتھریلی زمین پر ریت بچھا دیتی
تاکہ ان کے پیروں میں پتھر نہ چبھ جائیں۔ جنگل سے لکڑی کاٹ
کر وہ رشیوں کے آشرم میں چھوڑ آتی۔ بہت سا کال وہ رشیوں
منیوں کی سیوا کرتی رہی۔ آخر متنگ منی کو اس پر دیا آئی۔ انہوں
نے شبری کو بھگوان کے نام کا اپدیش کیا۔ اور اسے اپنے آشرم
میں ٹھہرنے کے لئے جگہ دی۔ برہم لوک کو جاتے ہوئے رشی اُس
سے کہہ گئے کہ تو صبر سے اس آشرم میں بھگوان کا بھجن کرتی رہنا۔
بھگوان رام تیری کٹیا پر پدھاریں گے۔ ان کے درشن پا کر تیری جنم
مرن کی پھانسی کٹ جائے گی۔ شبری بھگوان کے چرنوں کے
پریم میں مگن ہو گئی۔ شری رام جی کا انتظار کرتے کرتے اُسکا
بہت سا سماں بیت گیا۔ پربھو اب آتے ہی ہوں گے۔

کہیں ان کے پاؤں میں کانٹا نہ لگ جائے۔ یہ سوچ کر شبری ہر
روز آشرم سے دور تک راستہ جھاڑو لے کر صاف کرتی۔
اس پر پانی چھڑکتی۔ آشرم کو ہر روز گوبر سے لیپتی۔ اور مٹی گوبر
کی ایک سندر چوکی بھگوان کے بیٹھنے کے لئے تیار رکھتی۔
جنگل میں جاتی۔ اور وہاں چکھ کر دیکھ کر میٹھے پھل توڑ لاتی۔ پھر
انہیں دونوں میں بھر کر رکھتی۔ اسی طرح بہت سے دن بیت گئے
بھگوان کے ویوگ میں شبری پاگلوں کی بھانت بھگوان کے
آنے کی انتظار کرتی رہتی۔ منی متنگ کے بچنوں پر کہ بھگوان تیری
کٹیا پر پدھاریں گے۔ اسے پورن وشواس تھا۔ جیسا کہ لوگ کہا
کرتے ہیں۔ کہ تیبر اچھیا (انتہائی رغبت) اور سدھی (کامیابی)
میں کوئی انتر نہیں۔ شبری بھگوان کے درشنوں کے لئے جل بن
مین کے سمان تڑپ رہی ہیں۔ انترجامی بھگوان یہ سب کچھ
جانتے تھے انہوں نے جب شبری کے انتہ کرن میں اپنے پرتی
سچی پریتی اور درشن کی بے حد تڑپ دیکھی۔ تو وہ لچھمن سمیت شبری
کے آشرم پر آئے۔

سرسج لوچن باہو بسالا۔ جٹا مکٹ سر ادر بن مالا
سیام گور سندر دوؤ بھائی۔ سبری پری چرن لپٹائی

کمل کے سمان پربھو شری رام جی کے نیتر ہیں۔ لمبی
بھجائیں ہیں۔ سر پر جٹاؤں کا مکٹ ہے۔ ہردے پر بن مالا
پہنے ہوئے ہیں ان شیام شریر شری رام چندر جی کے اور گور شریر
لکشمن جی کے چرنوں میں شبری لپٹ گئی۔

پریم مگن مکھ بچن نہ آوا۔ پنی پنی پد سروج سر ناوا
سادر جل لے چرن پکھارے۔ پنی سندر آسن بیٹھارے

وہ پریم میں مگن ہو گئی۔ مکھ سے کوئی بچن نہیں نکلتا۔ وہ بار بار
پربھو کے چرن کملوں میں سر نوا رہی تھی۔ پانی لے کر بڑی شردھا سے
اس نے پربھو کے چرن دھوئے۔ اور پھر ان کو سندر آسن پر بٹھلایا۔

دوہا

کند مول پھل سرس اتی دیئے رام کہہ آن
پریم سہت پربھو کھائے بارمبار بکھان

پھر اس نے بہت ہی میٹھے رسیلے ذائقہ دار کند مُول اور پھل
لاکر شری رام جی کو دیئے۔ پربھو شری رام چندر جی نے بار بار
اُنکی سراہنا کرکے پریم کے ساتھ کھائے۔

چوپائی

پان جوڑ آگیں بھئی ٹھاڈھی۔ پربھوہی بلوک پریتی اتی باڑھی
کیہی بدھی استتی کروں تُمہاری۔ ادھم جاتی میں جڑمتی بھاری

پھر شبری ہاتھ جوڑکر شری رام جی کے آگے کھڑی ہوگئی۔
پربھو کے درشن کرکے اس کا پریم بہت ہی اُمڈ پڑا۔ وہ کہنے لگی۔
میں کس پرکار آپکی اُستتی کروں۔ میں نیچ جاتی اور بہت ہی موڑھ
متی ہُوں۔

ادھم تے ادھم ادھم اتی ناری۔ تنہہ مہُ میں متی مند اگھاری
کہہ رگھوپتی سُنو بھامنی باتا۔ مانیوں ایک بھگتی کر ناتا

استری ادھم سے بھی ادھم ہوتی ہے۔ اُن ادھم سے ادھم
استریوں میں بھی میں اتی انت ادھم ہوں۔ اور اُن میں بھی ہے پاپو
کے ناش کرنے والے پربھو! میں مندبدھی ہوں۔ شری رگھوناتھ
جی نے کہا۔ ہے بھامنی! میری بات سُنو۔ میں تو کیول ایک بھگتی
کا ہی رشتہ مانتا ہوں۔

جات پانت کُل دھرم بڑائی۔ دھن بل پرجن گُن چترائی
بھگتی ہین نر سوہے کیسا۔ بنو جل بارد دیکھیے جیسا

ذات پات، کُل، دھرم، بڑائی، دھن، بل، پریوار، گُن،
عقلمندی۔ ان سب کے ہونے پر بھی بھگتی سے خالی منش
کیسا لگتا ہے جیسے جل سے خالی بادل دکھائی پڑتا ہے۔

نودھا بھگتی کہو توہی پاہیں۔ ساودھان سُنو دھرو من ماہیں
پرتھم بھگتی سنتنہ کر سنگا۔ دوسری رتی مم کتھا پرسنگا

میں تجھ سے اب اپنی نو پرکار کی بھگتی کہتا ہوں۔ تو ساودھان
ہو کر سُن اور اپنے من میں دھارن کر۔ سنتوں کا ست سنگ کرنا یہ پہلی
بھگتی ہے۔ میری کتھاؤں کے پرسنگ میں پریم اور شردھا رکھنا یہ
دوسری بھگتی ہے۔

دوہا

گرُو پد پنکج سیوا تیسری بھگتی امان
چوتھی بھگتی مم گُن گن کرے کپٹ تج گان

ابھیمان چھوڑکر سرل ہردے سے گرُو کے چرن کملوں کی سیوا
کرنا تیسری بھگتی ہے۔ اور کپٹ چھوڑ کر میرے گُن سموہوں کا گان
کرنا چوتھی بھگتی ہے۔

چوپائی

منتر جاپ مم درڑھ بسواسا۔ پنچم بھجن سو بید پرکاسا
چھٹھ دم سیل برتی بہو کرما۔ نرت نرنتر سجن دھرما

رام نام کا جاپ اور مجھ میں درڑھ وشواس یہ پانچویں
بھگتی ہے۔ جو ویدوں میں پرسدھ ہے۔ اندریوں کو قابو میں کرنا،
نیک چلن ہونا، اور بہت کرموں سے ویرکت بھاؤ رکھنا اور لگاتار
سجن (نیک دھرماتما) پرشوں کا سا دھرم آچرن کرنا۔ یہ چھٹی
بھگتی ہے۔

ساتوں سم موہی مئے جگ دیکھا۔ موتیں سنت ادھک کر لیکھا
آٹھوں جتھا لابھ سنتوشا۔ سپنے ہوں نہیں دیکھے پردوشا

سارے سنسار کو سم بھاؤ سے میرا ہی رُوپ سمجھنا۔ اور سنتوں
کا مجھ سے بھی زیادہ آدر ستکار کرنا یہ ساتویں بھگتی ہے۔ جو کچھ مل جائے
اُسی میں سنتشٹ رہنا۔ اور سپنے میں بھی دوسرے کے دوشوں کو
نہ دیکھنا۔ یہ آٹھویں بھگتی ہے۔

نوم سرل سب سن چھل ہینا۔ مم بھروس ہیہ ہرش نہ دینا
نو مہنہ ایکو جنہ کیں ہوئی۔ ناری پرش سچرا چر کوئی

سرل سبھاؤ ہونا اور سب کے ساتھ کپٹ رہت برتاؤ کرنا۔ ہردے میں میرا بھروسہ رکھنا اور کسی بھی اوستھا میں
ہرش (خوشی) اور دین بھاؤ (بیچارگی، بے بسی، عاجزی) کا نہ ہو
یہ نویں بھگتی ہے۔ ان نو بھگتیوں میں سے جن کے پاس ایک
بھی ہوتی ہے۔ وہ چرا چر استری پُرش کوئی بھی ہو۔

سوئی اتسیہ پریہ بھامنی موریں۔ سکل پرکار بھگتی درڑھ توریں
جوگی برند درلبھ گتی جوئی۔ تو کہنہ آج سلبھ بھئی سوئی

ہے بھامنی ! مجھے وہی پریم پیارا ہے۔ پھر تم میں تو نو
پرکار کی بھگتی درڑھ ہے۔ اس لیئے جو گتی یوگیوں کی
منڈلی کو بھی دُرلبھ ہے۔ وہی آج تیرے لئے سُلبھ ہو گئی ہے۔

مم درشن پھل پرم انُوپا۔ جیو پاو نج سہج سروُپا
جنک سُتا کی سُدھ بھامنی۔ جانہی کہو کری برگامنی

میرے درشن کا سب سے لاثانی پھل یہ ہے۔ کہ جیو اپنے سہج
سرُوپ (اپنے آتم سرُوپ) کو پراپت ہو جاتا ہے۔ ہے بھامنی !
اب اگر تو ہاتھی کی سی سُندر چال چلنے والی جانکی جی کی کچھ خبر دے
سکتی ہو۔ تو بتاؤ۔

پمپا سرہی جاہو رگھو رائی۔ تہنہ ہوہی سُگریو متائی
سو سب کہہی دیو رگھو بیرا۔ جانت ہوں پوچھہو متی دھیرا
بار بار پربھو پد سرُو نائی۔ پریم سہت سب کتھا سُنائی

شبری نے کہا ہے رگھوناتھ جی ! آپ پمپا نامی سرووَر کو جایئے
وہاں جا کر آپکی سُگریو سے متر تا (دوستی) ہو گی۔ ہے دیو ! ہے
رگھو بیر ! وہ آپ کو سارا حال بتا دے گا۔ آپ سب کچھ جانتے
ہوئے بھی مجھ سے پوچھ رہے ہو۔ بار بار پربھو شری رام جی کے
چرنوں میں سر نوا کر پریم کے ساتھ شبری نے سب کتھا سُنائی۔

چھند

کہہ کتھا سکل بلوک ہری مُکھ ہردے پد پنکج دھرے
تج جوگ پاوک دیہہ ہری پد لین بھئی جہنہ نہیں پھرے
نر ببدھ کرم ادھرم بہو مت سوک پرد سب تیاگہو
بسواس کر کہہ داس تُلسی رام پد انُو راگہو

ساری کتھا کہہ کر بھگوان کے درشن کر کے ہردے میں اُنکے
چرن کملوں کا دھیان دھر کر اور یوگ اگنی سے اپنے شریر کو تیاگ
کر وہ بھگوان کے اُس پرم پد میں لین ہو گئی۔ جہاں سے کہ واپس
لوٹنا نہیں پڑتا۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ ہے منشو ! بہت
طرح کے کرم ادھرم اور بہت سے مت متانتر یہ سب
شوک دینے والے ہیں۔ ان کا تیاگ کر دو اور وشواس کر کے شری

رام جی کے چرنوں میں پریتی کرو۔

جاتی ہین اگھ جنم مہی مُکت کینہی اسی ناری
مہا مند من سُکھ چہسی ایسے پربھوہی بسا ری

جو نیچ جاتی کی اور پاپوں کی جنم بھومی تھی۔ ایسی استری کو
بھی جنہوں نے مُکت کر دیا۔ ارے مہا مورکھ من ! تو ایسے پربھو
کو بھول کر سُکھ چاہتا ہے۔ ! ارکھات تجھے ایسے پربھو کو
بھول کر کبھی سُکھ نہ ملے گا۔

چوپائی

چلے رام تیا گا بن سوؤ۔ اتُلت بل نر کیہری دوؤ
برہی او پربھو کرت بشادا۔ کہت کتھا انیک سنبادا

شری رام جی اس بن کو بھی چھوڑ کر آگے چلے دونوں
بھائیوں میں بے پناہ بل ہے۔ اور دونوں ہی منشوں میں شیر
ہیں۔ پربھو استری کے وِیوگ میں دُکھی پُرش کی طرح وِلاپ کرتے
ہیں اور بہت طرح کی کتھائیں اور سنواد (مکالمے) کہتے ہیں۔

لچھمن دیکھہ بپن کی سوبھا۔ دیکھت کیہی کرمن نہیں چھوبھا
ناری سہت سب کھگ مرگ برندا۔ مانہوں موری کرت ہہیں نندا

ہے لکشمن ! بن کی شوبھا کو دیکھو۔ اسے دیکھ کر کس کا
من بے چین نہ ہو گا۔ پکشی اور پشوؤں کے جھنڈ سب استریوں
سمیت ہیں۔ مانو وہ میری نندا کر رہے ہیں۔

ہم ہی دیکھہ مرگ نکر پراہیں۔ مرگیں کہہیں تم کہنہ بھے ناہیں
تمہہ آنند کرہو مرگ جائے۔ کنچن مرگ کھوجن اے آئے

ہمیں دیکھ جب ہرنوں کی ٹولیاں بھاگنے لگتی ہیں تو
ہرنیاں اُن سے کہتی ہیں۔ کہ ڈرو نہیں تم تو سادھارن ہرنوں
سے پیدا ہوئے ہو۔ اس لئے تم آنند سے وِچرو۔ یہ راجکمار
تو سونے کے ہرن کو ڈھونڈنے آئے ہیں۔

سنگ لائے کرنی کری لیہیں۔ مانہوں موہی سکھاو نو دیہیں
سا ستر سُچنتت پُنی پُنی دیکھیے۔ بھوپ سُسیوت بس نہیں لیکھیے

ہاتھی ہتھنیوں کو ساتھ لگا لیتے ہیں۔ مانو مجھے نصیحت کر رہے ہوں۔ ایک استری کو ہمیشہ ساتھ رکھنا چاہیئے۔ خوب اچھی طرح سے پڑھے ہوئے اور وچارے ہوئے شاستروں کو بھی بار بار دیکھتے رہنا چاہیئے۔ اور اچھی طرح سے جس راجہ کی سیوا کی ہو۔ اُس کو وش میں نہیں سمجھنا چاہیئے۔

راکھیئے ناری جدپی اُر ماہیں۔ جبتی ساستر نرپتی بس ناہیں
دیکھو تات بسنت سُہاوا۔ پریا ہین موہی بھے اُپجاوا

استری کو چاہے ہردے میں ہی کیوں نہ رکھا جائے۔ پرنتو نوجوان استری، شاستر اور راجہ کسی کے وش میں نہیں رہتے ہے تات! دیکھو کیسی سُہاونی بسنت ہے۔ پیاری استری کے بغیر یہ بسنت بھی مجھے ڈراؤنا معلوم ہو رہا ہے۔

دوہا

برہ بکل بل ہین موہی جانیسی نپٹ اکیل!
سہت بپن مدھکر کھگ مدن کینہہ بگ میل

مجھے استری کے ویوگ سے ویاکل، نربل اور بالکل اکیلا (تن تنہا) جان کر کامدیو نے بن بھونروں پنچھیوں کو ساتھ لے کر مجھ پر حملہ بول دیا ہے۔

دوہا

دیکھ گیو بھراتا سہت تاسو دوت سُن بات
ڈیرا کینہیو منہوں تب کٹک ہٹک من جات

پرنتو جب اُس کے دوت نے یہ دیکھ لیا۔ کہ میں اکیلا نہیں میرے ساتھ میرا بھائی بھی ہے۔ تب اپنے دوت کی بات سُن کر کامدیو نے مانو اپنے لاؤ لشکر کو روک کر ڈیرا ڈال دیا ہے۔

چوپائی

بٹپ بسال لتا اُرجھانی۔ ببدھ بتان دیئے جنو تانی
کدلی تال بر دھجا پتاکا۔ دیکھ نہ موہ دھیر من جاکا

بڑے بڑے بھاری درختوں میں بیلوں کے الجھاؤ کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مانو طرح طرح کے خیمے لگا دیئے ہیں۔ کیلا اور تاڑ سُندر دھوجا اور پتاکا کے سمان ہیں۔

کوئی دھیرج وان پُرش ہی ان کو دیکھ کر موہت نہ ہوگا۔

ببدھ بھانت پھولے ترو نانا۔ جنو بانیت بنے بہو بانا
کہنہ کہنہ سُندر بٹپ سُہائے۔ جنو بھٹ بلگ بلگ ہوئے چھائے

بے شمار درخت طرح طرح کے پھولوں سے پھولے ہوئے ہیں۔ مانو علیحدہ علیحدہ وردی پہنے ہوئے بہت سے تیر انداز ہوں۔ کہیں کہیں سُندر درخت شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو یودھا لوگوں نے علیحدہ علیحدہ چھاؤنی ڈال دی ہو۔

کوجت پک ماتہوں گج اتے۔ ڈھیک مہوکھ اونٹ بسراتے
مور چکور کیر بر باجی۔ پاراوت مرال سب تاجی

کوئلیں کوکو کر رہی ہیں۔ مانو مست جنگلی ہاتھی چنگھاڑ رہے ہوں۔ ڈھیک اور مہوکھ پنچھی مانو اونٹ اور خچر ہیں۔ مور، چکور، طوطے، کبوتر اور ہنس مانو سب سُندر گھوڑے ہیں۔

تیتر لاوک پدچر جوتھا۔ برنی نہ جائے منوج بروتھا
رتھ گری سلا دندبھی جھرنا۔ چاتک بندی گن گن برنا

تیتر اور بٹیر مانو پیدل سپاہیوں کی ٹولیاں ہیں۔ کامدیو کی سینا کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ پربتوں کی شلائیں رتھ ہیں اور جھرنے مانو نقارے ہیں۔ پپیہے بھاٹ ہیں۔ جو کامدیو کے کُل کے گُن سموہ کا ورنن کرتے ہیں۔

مدھکر مکھر بھیری سہنائی۔ تری بدھ بیاری بسیٹھیں آئی
چترنگنی سین سنگ لینہیں۔ بچرت سب ہی چنوتی دینہیں

بھونروں کی گنجار مانو بھیری اور شہنائی ہے۔ شیتل مند اور سُگندھت تین پرکار کی ہوا مانو دوت بن کر آئی ہے۔ اس پرکار چترنگنی سینا کو ساتھ لئے کامدیو مانو سب کو چنوتی (اطلاع خبرداد کرتا ہوا) دیتا ہوا پھر رہا ہے۔

لچھمن دیکھت کام انیکا۔ رہیں دھیر تنہہ کے جگ لیکا
ایہی کیں ایک پرم بل ناری۔ تیہی تیں اُبر سُبھٹ سوئے بھاری

ہے لکشمن! کام دیو کی اس سینا کو دیکھ کر جو پُرش دھیر بنے

رہتے ہیں۔ (ارتھات جن کا من چنچل نہیں ہوتا جو ستیہ مارگ سے نہیں گرتے) دُنیا میں یودھاؤں میں اُنہیں کی عزت ہوتی ہے
اس کامدیو کی فوج میں استری ہی سب سے بلوان یودھا ہے۔
اس سے جو بچ جائے۔ وہی شریشٹھ یودھا ہے۔

دوہا

تات تین اتی پربل کھل کام کرودھ اُرو لوبھ
مُنی بگیان دھام من کرہیں نمش مہُ چھوبھ

ہے تات! کام کرودھ اور لوبھ یہ تین بہت ہی بلوان دشٹ ہیں۔ یہ رگیان کے دھام مُنیوں کے من کو بھی پل بھر میں چلا ئیمان کر دیتے ہیں۔

دوہا

لوبھ کیں اچھا دمبھ بل کام کیں کیول ناری۔
کرودھ کیں پرُش بچن بل مُنی بر کہہیں بچاری

لوبھ کو اچھیا اور پاکھنڈ کا بل ہے۔ کام کو صرف استری کا بل ہے۔ کرودھ کو کڑوے بچنوں کا بل ہے۔ شریشٹھ مُنی وچار کر ایسا کہتے ہیں۔

چوپائی

گُناتیت سچراچر سوامی۔ رام اُما سب انترجامی
کامنہہ کے دینتا دکھائی۔ دھیر نہہ کیں من برتی دڑھائی

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! شری رام چندر جی پرکرتی کے تینوں گنوں ستو، رج تم سے پرے ہیں۔ وہ جڑ اور چیتن جگت کے سوامی ہیں۔ اور سب کے ہردوں کی جاننے والے ہیں۔ انہوں نے جو ۔۔ دنیاوی پرشوں کی بھانت استری کے ویوگ میں ولاپ کیا ہے۔ اس سے انہوں نے یہ دکھلایا ہے۔ کہ کامی پرش استری کے موہ میں پڑ کر کس قدر دکھی اور بے بس ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی اس لیلا سے دھیرج (دھیار وان) پرشوں کو یہ اُپدیش دیا ہے۔ کہ وہ من میں اپنے ویرکت بھاؤ کو دڑھ کریں۔ کیوں کہ انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ کامی پرش کی موہ کے کارن کیسی درگتی (بدحالی) ہوتی ہے۔

کرودھ منوج لوبھ مد مایا۔ چھوٹہیں سکل رام کی دایا
سو نر اندرجال نہیں بھولا۔ جا پر ہوئے سو نٹ انوکولا

کرودھ، کام، لوبھ، اہنکار اور مایا۔ یہ شری رام جی کی دیا سے چھوٹتے ہیں۔ (ارتھات ان سے جیو تبھی چھٹکارا پا سکتا ہے۔ جب کہ اس پر بھگوان کی وشیش کرپا ہو) جس پرش پر مایا دی بھگوان پرسن ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر مایا کے جال میں نہیں بھٹک سکتا۔ (ارتھات مایا اُسے گمراہ نہیں کر سکتی۔

اُما کہوں میں انوبھو اپنا۔ ست ہری بھجن جگت سب سپنا
پُنی پربھو گئے سرو ور تیرا۔ پمپا نام سُبھگ گمبھیرا

ہے پاربتی! میں اپنے تجربے سے بات کہتا ہوں۔ بھگوان کا بھجن کرنا ہی ستیہ ہے۔ باقی سب جگت سپنے کی طرح متھیا ہے پھر پربھو پمپا نامی سروور جو بڑا سُندر اور گہرا تھا۔ وہاں گئے۔

سنت ہردے جس نرمل باری۔ باندھے گھاٹ منوہر چاری
جہ نہہ تہہ پئیں بِبدھ مرگ نیرا۔ جنو اُدار گرہ جاچک بھیرا

اس سروور کا جل سنت مہاتماؤں کے ہردے کے سمان نرمل ہے من کو موہنے والے چار گھاٹ اس پر بندھے ہوئے ہیں طرح طرح کے پشو اس پر آ کر پانی پی رہے ہیں۔ مانو کسی مہادانی کے گھر بھکاریوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔

دوہا

پرئینی سگھن اوٹ جل بیگ نہ پائیے مرم
مایا چھن نہ دیکھیے جیسیں نرگن برہم

اس سروور میں گھنے کمل کے پتوں کی اوٹ میں جلدی جل کا پتہ نہیں ملتا۔ جیسے مایا سے ڈھکے رہنے کے کارن نرگن برہم نہیں نظر آتا۔

(دوہا)

سُکھی مین سب ایک رس اتی اگادھ جل مانہیں
جتھا دھرم سیلنہہ کے دن سکھ سنجت جاہیں

اس سروور کے بے حد گہرے پانی میں سب مچھلیاں سدا ایک سمان سکھی رہتی ہیں۔ جیسے دھرم شیل پرشوں کے سب دن سُکھ اور شانتی سے گزرتے ہیں۔

بکسے سرسج نانا رنگا۔ مدھر مکھر گنجت بہو بھرنگا
بولت جل ککٹ کل ہنسا۔ پربھو بلوک جنو کرت پرسنسا

اس میں بھانت بھانت رنگ کے کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل کے مُرغ اور راج ہنس بول رہے ہیں۔ مانو پربھو شری رام جی کو دیکھ کر اُن کی اُستتی کر رہے ہوں۔

چکرباک بک کھگ سمودائی۔ دیکھت بنے برنی نہیں جائی
سندر کھگ گن گرا سُہائی۔ جات پتھک جنو لیت بُلائی

چکر باک و بگلے آدی پنچھیوں کے گروہ دیکھتے ہی بنتے ہیں اُن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ سُندر پنچھیوں کے گروہ کی باتی بڑی سُہانی معلوم ہوتی ہے۔ مانو وہ راستے میں چلتے ہوئے مسافروں کو بُلا رہے ہوں۔

تال سمیپ منن گرہ چھائے۔ چہو دسی کانن ٹرپ سُہائے
چمپک بکُل کدمب تمالا۔ پاٹل پنس پراس رسالا

اس سرور کے پاس مُنی لوگوں نے اپنے رہنے کے لئے آشرم بنا رکھے ہیں اس کے چاروں طرف بن کے سُندر برکش ہیں چمپا، مولسری۔ کدمب و تمال و پاٹل کٹھل و ڈھاک اور رام وغیرہ۔

نو پلو کُسمت ترو نانا۔ چنچریک پٹلی کر گانا
سیتل مند سُگندھ سبھاؤ۔ سنتت بہے منوہر باؤ

بہت پرکار کے برکش نئے نئے پتوں اور پھولوں سے لدے ہوئے ہیں۔ اُن پر بھونروں کی ٹولیاں گُنجار رہی ہیں۔ سبھاؤ سے ہی شیتل و مند اور سُگندھت تین پرکار کی ہوا چلتی رہتی ہے۔

کوہو کوہو کوکل دھنی کرہیں۔ سُن رو سرس دھیان مُنی ٹرہیں

کوئلیں کوہو کوہو کا شبد کر رہی ہیں۔ اُس کی سُریلی تان کو سُن کر مُنیوں کے دھیان چھوٹ جاتے ہیں۔

پھل بھارن نمی بٹپ سب رہے بھومی نیارائے
پر اُپکاری پُرش جیسے نو ہیں سمپتی پائے

سب درخت پھلوں کے بوجھ سے جھک کر زمین پر لگ گئے ہیں۔ جیسے پر اُپکاری پُرش سمپتی پا کر نمرتا سے جھک جاتے ہیں

چوپائی

دیکھ رام اتی رُچر تلاوا۔ مجن کینہہ پرم سُکھ پاوا
دیکھی سُندر ترو بر چھایا۔ بیٹھے انج سہت رگھو رایا

بہت ہی منوہر تالاب کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے اشنان کیا۔ اور پرم سُکھ پایا۔ ایک سُندر درخت کی چھایا دیکھ کر شری رگھو ناتھ جی چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت بیٹھ گئے۔

تہن پُنی سکل دیو مُنی آئے۔ اُستتی کر نج دھام سدھائے
بیٹھے پرم پرسن کرپالا۔ کہت انج سن کتھا رسالا

پھر وہاں سے سب دیوتا اور مُنی آئے اور پربھو شری رام چندر جی کی اُستتی کر کے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ کرپالو شری رام جی پرم پرسن بیٹھے ہوئے چھوٹے بھائی لکشمن جی سے رسیلی کتھائیں کہنے لگے۔

برہ ونت بھگونت ہی دیکھی۔ نارد من بھا سوچ بسیکھی
مور ساپ کر انگی کارا۔ سہت رام نانا دُکھ بھارا

بھگوان شری رام جی کو سیتا جی کے ویوگ میں دُکھی دیکھ کر نارد جی کے من میں بہت ہی سوچ ہُوا۔ وہ من میں وچار کرنے لگے کہ میرے شاپ کو ہی لے کر بھگوان رام نانا پرکار کے دُکھوں کا بوجھ اُٹھا رہے ہیں۔

ایسے پربھو ہی بلوکیوں جائی۔ پُنی نہ بنیتی اس اوسر آئی
یہ بچار نارد کر بینا۔ گئے جہاں پربھو سُکھ آسینا

ایسے دیالو پربھو کو جا کر دیکھوں، پھر ایسا موقع ہاتھ نہیں آئے گا، ایسا وچار کر کے نارد جی ہاتھ میں بین لئے ہوئے وہاں گئے۔ جہاں کہ پربھو رام جی سُکھ اور آنند سے بیٹھے ہوئے تھے

گاوت رام چرت مرد بانی۔ پریم سہت بہو بھانت بکھانی
کرت ڈنڈوت لئے اُٹھائی۔ راکھے بہت بار اُر لائی

وہ پریم کے ساتھ کومل بانی سے بہت پرکار سے ورنن کر کے شری رام جی کے چرتر کا گان کرتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ ڈنڈوت کرتے ہوئے

دیکھ کر شری رام جی نے انہیں بہت دیر تک چھاتی سے لگائے رکھا۔

سوا گت پوچھ نکٹ بیٹھارے۔ لچھمن سادر چرن پکھارے

پربھو نے نارد جی کی کشل پوچھ کر اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور لکشمن جی نے بڑے آدر کے ساتھ نارد جی کے چرن دھوئے۔

دوہا

نانا بدھی بنتی کر پربھو پرسن جیہ جان

نارد بولے بچن تب جوری سروره پان

تب بہت پرکار سے بنتی کر کے پربھو کو من میں پرسن جان کر نارد جی اپنے ہاتھ کملوں کو جوڑ کر بچن بولے۔

سنہو اُدار سہج رگھو نایک۔ سندر اگم سُگم بر دایک

دیہو ایک بر مانگیوں سوامی۔ جدیپی جانت انتر جامی

ہے سبھاؤ سے ہی اُدار شری رگھو ناتھ جی! سنئیے۔ آپ سندر اور اگم (جن کا پار مشکل سے پایا جاتا ہے۔) ہیں اور سہج ہی بر دینے والے ہیں۔ ہے سوامی! میں آپ سے ایک بر مانگتا ہوں۔ وہ مجھے دیا کیجئے۔ اگرچہ آپ انتریامی ہیں۔ اور سب کچھ جانتے ہیں۔

جانہو مُنی تمہہ مور سبھاؤ۔ جن سن کبہوں کہ کروں دُراؤ

کون بستو اس پریہ موہی لاگی۔ جو مُنی بر نہ سکہو تمہہ مانگی

شری رام جی نے کہا۔ ہے مُنی! تم میرے سبھاؤ کو جانتے ہی ہو۔ میں بھگت جنوں سے کچھ بھی چھپا کر نہیں رکھتا ہوں۔ مجھے ایسی کون سی وستو پیاری لگتی ہے جو ہے مُنی شریشٹھ! تم مجھ سے نہیں مانگ سکتے ؟

جن کہوں کچھ ادیہ نہیں مورین۔ اس بسواس تجہو جنی بھورین

تب نارد بولے ہرشائی۔ اس بر مانگیوں کروں ڈھٹھائی

میرے پاس ایسی کوئی وستو نہیں جو میں بھگت جنوں کو نہ دے سکوں۔ ایسا وشواس بھول کر بھی نہ چھوڑنا۔ تب نارد جی پرسن ہو کر بولے۔ کہ میں یہ ور مانگنے کی ڈھٹھائی کرتا ہوں۔

جدپی پربھو کے نام انیکا۔ شرتی کہہ ادھک ایک تیں ایکا

رام سکل نامنہ تے ادھیکا۔ ہو ناتھ اگھ کھگ گن بدھیکا

اگرچہ پربھو کے بہت سے نام ہیں اور وید کہتے ہیں۔ کہ وہ سب ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ تو بھی ہے سوامی! رام سب ناموں سے بڑھ کر ہو۔ اور پاپ روپی پرندوں کے جھنڈوں کے لئے یہ جلاد کے سمان ہو۔

دوہا

راکا رجنی بھگتی تو رام نام سوئے سوم

اپر نام اُڈگن بمل بسہوں بھگت اُر بیوم

آپ کی بھگتی پورنماشی کی راتری ہے۔ اس میں رام نام بھی پورن چندرما ہو کر بھگتوں کے نرمل ہردے آکاش میں نواس کریں۔

دوہا

ایوم استو مُنی سن کہیو کرپا سندھو رگھو ناتھ

تب نارد من ہرش اتی پربھو پد نائیو ماتھ

کرپا ساگر شری رگھو ناتھ جی مُنی نارد سے کہنے لگے۔ "ایسا ہی ہو" تب نارد جی نے من میں پرسن ہو کر پربھو کے چرنوں میں سر نوایا۔

چوپائی

اتی پرسن رگھو ناتھہی جانی۔ پُنی نارد بولے مرد و بانی

رام جبہیں پریریو نج مایا۔ موہیہو موہی سنہو رگھو رایا

شری رگھو ناتھ جی کو بہت ہی پرسن جان کر شری نارد جی پھر کومل بانی سے بولے۔ ہے شری رام جی! جب آپ نے اپنی مایا کو پریرت (ترغیب) کر کے مجھے موہت کیا تھا۔

تب بیاہ میں چاہیوں کینہا۔ پربھو کیہی کارن کرے نہ دینہا

سنو مُنی توہی کہوں سہروسا۔ بھجہیں جے موہی تج سکل بھروسا

تب میں نے بیاہ کرنا چاہا تھا۔ ہے پربھو! کون سے کارن بس آپ نے مجھے بیاہ کرنے نہیں دیا؟ پربھو بولے۔ ہے مُنی! سنو! میں تمہیں بڑی خوشی کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ جو لوگ سب بھروسوں کو چھوڑ کر صرف مجھ کو ہی بھجتے ہیں

کروں سدا تنہہ کے رکھواری۔ جمی بالک راکھے مہتاری

گہہ سسو بچھ انل اہی دہائی۔ تہہ راکھے جننی ارگائی

میں سدا اُنکی ویسے ہی رکھشا کرتا ہوں، جیسے ماں اپنے ننھے بیٹے کی رکھشا کرتی ہے۔ جب ننھا زِند کر آگ یا سانپ کو پکڑنے جاتا ہے۔ تو ماتا اُسے زبردستی الگ کر کے بچا دیتی ہے۔

۴
پرودھ بھئیں تیہی سُت پر ماتا۔ پریتی کرے نہیں پاچھِل باتا
موریں پروڈھ تنیہ سم گیانی۔ بالک سُت سم داس امانی

جب ننھا سیانا ہو جاتا ہے تو اُس پر ماتا پریم تو پہلے ہی کی طرح کرتی ہے۔ لیکن پھر وہ پہلے جیسی اس کی رکھوالی کرنے والی بات نہیں رہتی (کیوں کہ وہ اپنی رکھشا آپ کرنے لگتا ہے) گیانی تو میرے سیانے پُتر کے سمان ہے اور اگیان وہت سیوک میرے ننھے پُتر کے سمان ہے۔

۵
جنہی موربل نج بل تاہی۔ دُہُو کہنہ کام کرودھ ریپو آہی
یہ بچار پنڈت موہی بھجہیں۔ پائیہوں گیان بھگتی نہیں تجہیں

میرے بھگت کو تو میرے بل کا ہی سہارا ہے۔ اور گیانی اپنے آتم بل کے آدھار پر ہے۔ پر کام کرودھ دونوں دشمن تو دونوں کے لئے ہیں۔ (گیانی کے لئے یہ مشکل ہے۔ کہ اُسے اپنے آتم بل سے ان شتروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور بھگت کے لئے یہ آسانی ہے۔ کہ وہ سب کچھ بھگوان پر چھوڑ دیتا ہے۔ ارتھات اُسکے دشمنوں کا سامنا خود بھگوان کرتے ہیں۔ اور اس طرح اس کی رکھشا کرتے ہیں۔) ایسا وچار کر کے مجھے پنڈت لوگ بھجتے ہیں۔ اور گیان پراپت کر لینے کے بعد بھی بھگتی کو نہیں چھوڑتے۔

دوہا
کام کرودھ لوبھ آدی مد پربل موہ کے دھاری
تنیہہ مہنہ اتی دارُن دُکھد مایا روپی ناری

کام کرودھ لوبھ اور اہنکار آدی اگیان کی بلوان فوج ہے ان میں مایا روپی استری تو بہت ہی بھیانک دُکھ دینے والی ہے۔

چوپائی
سنو مُنی کہہ پُران شُرتی سنتا۔ موہ بپن کہنہ ناری بسنتا
جپ تپ نیم جل آشرم جھاری۔ ہوئے گریشم سوشئے سب ناری

ہے مُنی! سُنو۔ وید پُران اور سنت کہتے ہیں۔ کہ موہ روپی بن میں استری بسنت رُت کے سمان ہے۔ جپ تپ نیم سمپورن جل کے ستھان ہیں۔ جن کو گرمی بن کر استری پوری طرح سُکھا ڈالتی ہے۔

۲
کام کرودھ مد متسر بھیکا۔ انہہ ہی ہرش پردپرشا ایکا
دُربا سنا کمُد سمُدائی۔ تنہہ کہنہ سرد سدا سُکھدائی

کام کرودھ۔ مد اور حسد آدی مینڈک ہیں۔ استری ایک ہاتھ موسم برسات روپ ہو کر عمل برسا کر انہیں پیدا کرنے والی ہے۔ وہ واسنائیں کمُدوں کے جھنڈ ہیں۔ ان کو سدا سُکھ دینے والی یہ استری ہی مانو یہ سرد رتو ہے۔

۳
دھرم سکل سرسیروہ برِندا۔ ہوئے ہم تنہی دہے سکھ مندا
پُنی ممتا جواس بہُتائی۔ پلُہے ناری سسر رتو پائی

سارے دھرم کملوں کے جھنڈ ہیں۔ یہ وشئے بھوگوں کا چین بھر کا سُکھ دینے والی استری موسم خزاں ہو کر انہیں جلا ڈالتی ہے۔ پھر ممتا روپی جواسا کا بن استری روپی سردی کے موسم کو پا کر ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔

۴
پاپ اُلوک نکر سُکھ کاری۔ ناری نِبڑ رجنی اندھیاری
بُدھی بل سیل ستیہ سب مینا۔ بنسی سم تریہ کہہیں پربینا

پاپ روپی اُلوؤں کے لئے یہ استری سُکھ دینے والی اندھیری کالی رات ہے۔ بدھی بل شیل اور ستیہ یہ سب مچھلیاں ہیں۔ اُنکے لئے یہ استری (کھانا پھنسنے والی) بنسی کے سمان ہیں۔ وچاروان پُرش ایسا کہتے ہیں۔

دوہا
اوگن مُول سُول پرد پرمدا سب دُکھ کھان
تاتے کینہہ نوارن مُنی میں یہ جیہ جان

جوان استری اوگنوں کا مُول پیڑا دینے والی اور سب دُکھوں کی کھان ہے اس لئے ہے مُنی! میں نے ایسا من میں وچار کر تم کو بیاہ کرنے سے روکا تھا۔

یہاں استری جاتی کی نندا اور گھرنا کرنے کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ کوئی تو پرمارتھ مارگ گامی پُرشوں کے

لئے وشئے بھوگ کی نندا کرتا ہے۔ وشئے بھوگوں میں سب سے پربل
وشے استری کا سنگ ہے۔ اس لئے جو پرش دن رات کام اندھ
جوان استریوں کے ہی خواب دیکھا کرتے ہیں۔ کوی ان کے لئے
یہ کلیان کاری اپدیش کرتا ہے کہ سدا چاری گرہستیوں کی بھانت
صرف سنتان اُتپتی کے لئے استری کا سنگ کریں اور زیادہ سے
زیادہ برہمچریہ برت کا پالن کریں"۔
کوی تو کیول وشئے میں دوش بتلاتا ہے۔ استری جاتی میں نہیں۔

کبیر جی کہتے ہیں۔

چلو چلو سب کوئی کہے پہونچا برلا کوئے
اک کنک اک کامنی دُرگم گھاٹی دوئے
ناری کی جھائیں پڑت اندھا ہوت بھجنگ
کبیرا تن کی کون گت جو نت ناری کے سنگ

سُن رگھوپتی کے بچن سہائے۔ منی تن پلک نین بھر آئے
کہہو کون پربھو کے اس ریتی۔ سیوک پر ممتا اَرو پریتی
شری رگھوناتھ جی کے سندر بچن سن کر منی نارد کا شریر
پلکت ہو گیا اور نینوں میں پریم آنسو اُمڈ پڑے۔ وہ من ہی من
میں کہتے ہیں۔ کہو تو کس پربھو کی ایسی ریتی ہے جس کی
اپنے بھگتوں پر اتنی ممتا اور پریتی ہو۔

جے نہ بھجہیں اس پربھو بھرم تیاگی۔ گیان رنک نر مند ابھاگی
پنی سادر بولے منی نارد۔ سُنہو رام بگیان بسارد
جو منش بھرم کو تیاگ کر پربھو رام جی کا بھجن نہیں کرتے وہ
گیان سے کنگال اور ابھاگے (بدنصیب) ہیں۔ نارد منی جی پھر
آدر کے ساتھ بولے۔ ہے وگیان میں چتر شری رام جی! سنئیے

سنتنہہ کے لچھن رگھو بیرا۔ کہہو ناتھ بھو بھنجن بھیرا
سنو منی سنتنہہ کے گن کہہوں۔ جنہہ تے میں ان کے بس رہوں
ہے رگھو بیر! ہے جنم مرن کے بھے کو دور کرنے والے سوامی!
اب آپ مجھے سنتوں کے لکشن کہئیے شری رام جی نے کہا، ہے منی!
سنو۔ میں سنتوں کے گن کہتا ہوں۔ جن گنوں کے کارن میں سنتوں
کے وش میں رہتا ہوں۔

کھٹ بکار جت انگھ اکاما۔ اچل اکنچن سچی سکھ دھاما
امت بودھ انیہہ مت بھوگی۔ ستیہ سار کوی کوبد جوگی
ساودھان مانَد مد ہینا۔ دھیر دھرم گتی پرم پربینا
وہ سنت کام، کرودھ، لوبھ، موہ اور حسد۔ ان چھ
دشمنوں کو جیتے ہوئے نشپاپ، نشکام، شیل بدھی ہمو تیاگی
شریر اور انتہ کرن دونوں سے پوتر وسکھ کے دھام و بے حد بدھیمان
نِراچھیا و کم خور ستیہ کا پالن کرنے والا۔ کوی و ودوان یوگی
وساودھان (محتاط) دوسروں کی عزت کرنے والا و اہنکار سے
رہت و دھیرج وان (مستقل مزاج) دھرم اور چلن میں چتر
اور گیان وان۔

دوہا

گن آگار سنسار دکھ رہت بگت سندیہ
تج مم چرن سروج پریہ تنہہ کہہ دیہہ نہ گیہہ
گنوں کے گھر و سنسار کے دُکھوں سے رہت اور
جن کی شنکائیں سب مٹ چکی ہیں۔ میرے چرن کملوں کو
چھوڑ کر جسے نہ اپنے شریر اور نہ ہی اپنے گھر سے پریتی ہوتی ہے۔

چوپائی

نج گن شرون سنت سکچاہیں۔ پر گن سنت ادھک ہرکھاہیں
سم سیتل نہ تیاگہیں نیتی۔ سرل سبھاو سبہی سن پریتی
جو کانوں سے اپنی تعریف سنتے ہیں شرماتے ہیں۔ اور دوسروں
کے گن سننے سے جو بہت پرسن ہو جاتے ہیں۔ جو سم (متانت) اور
شیتل ہیں۔ اور کبھی بھی انصاف کو نہیں چھوڑتے۔ جو سرل
سبھاو ہیں اور سبھی سے سمان بھاؤ سے پریم کرتے ہیں۔

جپ تپ برت دم سنجم نیما۔ گرو گوبند بپر پد پریما
شردھا چھما میتری دایا۔ مدتا مم پد پریتی امایا
جو تپ، جپ و برت، اندریوں کو قابو کئے ہوئے
سنیم اور نیم (شرعی پابندی) کے انوسار ورتتے ہیں۔ گرو،

پُرانت وِدیا اور وید وان برہمنوں کے چرنوں میں پریم رکھتے ہیں۔ جن میں شرِدّھا، کشما، مِیتری بھاو، دیا اور سنتوش آدی گن ہیں۔ اور جو میرے چرنوں میں سچا اور پوتر پریم رکھتے ہیں۔

برتی ببیک بنے بگیانا۔ بودھ جتھارتھ بید پُرانا
دمبھ مان مد کرہیں نہ کاؤ۔ بھول نہ دیہیں کمارگ پاؤ

جن میں ویراگ، وویک، نمرتا، تتو گیان اور وید پران کا سا رُوپ گیان رہتا ہے جو پاکھنڈ، ابھیمان، اہنکار کبھی نہیں کرتے۔ اور کبھی بھول کر بھی بُرے مارگ پر قدم نہیں دھرتے۔

گاوہیں سنہیں سدا مم لیلا۔ ہیتو رہت پرہت رت سیلا
مُنی سُنو سادھن کے گن جیتے۔ کہہ نہ سکہیں سارد شرتی تیتے

جو سدا میری ہی کتھا جس کو گاتے اور سنتے ہیں۔ خیال سے پرے کے ہت میں لگے رہنا ہی جن کا سبھاو ہے۔ ہے مُنی! اے سُنو۔ سنتوں کے جتنے گن ہیں ان کو سرسوتی جی اور وید بھی نہیں کہہ سکتے (سادھ کی مہما وید نہ جانے)

چھند

کہہ سک نہ سارد شیش نارد سُنت پد پنکج گہے
اُس دین بندھو کرپال اپنے بھگت گن نج مکھ کہے
سر ناۓ بار ہیں بار چرنن برہم پر نارد گئے
تے دھنیہ تلسی داس اس بہاۓ جو ہر کی رنگ رہے

سرسوتی جی اور شیش جی سنتوں کے گنوں کا ورنن نہیں کر سکتے یہ سن کر نارد جی نے بھگوان کے چرن کمل پکڑ لئے۔ دین بندھو (غریب نواز) کرپالو پربھو شری رام چندر جی نے اپنے مکھار بند سے اپنے بھگتوں کے گنوں کا ورنن کیا۔ بار بار بھگوان کے چرنوں میں سر نوا کر نارد جی برہم لوک کو چلے گئے۔ تلسی داس کہتے ہیں کہ وہ پُرش دھنیہ ہیں۔ جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر صرف پربھو کے رنگ میں ہی رنگے ہوئے ہیں۔

راون اری جس پاون گاوہیں سنہیں جے لوگ
رام بھگتی درڑھ پاوہیں بنو براگ جپ یوگ ۔۔ دوہا

جو لوگ راون کے دشمن شری رام جی کے پوتر یش کو گاویں گے اور سنیں گے۔ وہ ویراگ جپ اور یوگ کے بنا ہی شری رام جی کی درڑھ (اننیہ) بھگتی کو پراپت کرینگے۔

دوہا

دیپ سکھا سم جُبتی تن من جنی ہوسی پتنگ
بھجہی رام تج کام مد کرہی سدا ست سنگ

ہے من! جوان استریوں کا شریر دیپک کی لو کے سمان ہے۔ اس میں بھسم ہونے والا پتنگا نہ بن۔ کام اور اہنکار کو چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کر اور سادھو مہاتما پرشوں کا سدا ست سنگ کر۔

ماس پارائن۔ بائیسواں وشرام
ارنیہ کانڈ سماپت ہوا
تیسرا سوپان سماپت ہوا

چوتھا سوپان!

کشکندھا کانڈ

कुन्देन्दीवर सुन्दरावित बलौ विज्ञान धामावुभौ
शोभाढयौ वरधन्विनौ श्रुतिनुतौ गोविप्र वृन्दप्रियौ
मायामानुष रूपिणौ रघुवरौ सद्धर्मवर्मौ हितौ
सीतान्वेषण तत्परौ पथिगतौ भक्ति प्रदौ तौ हि नः
॥१॥

شلوک

کُندا ندی ور سُندرو اتی بلو وگیان دھام اُبھو
شوبھاڈھیو ور دھنوِنو شرتی نتو گو بپر بند پریو
مایا مانُش رُوپنو رگھُو ورو سد دھرم ورمو ہتو
سیتا نویش تت پرو پتھگتو بھگتی پردو تو ہی نہ

کُند پھول کے سمان سُندر گور ورن لکشمن جی اور نیل کمل کے سمان سُندر شیام ورن شری رام چندر جی جو اتی انت (بے حد) بلوان، وگیان کے دھام، شوبھا کے دھنی و شریشٹھ دھنش دھاری ہیں۔ وید جن کی پرشنسا کرتے ہیں۔ گائے اور برہمنوں کے سمُوہ کے پریمی ہیں۔ جو مایا سے منش رُوپ دھارن کئے ہوئے بہت دھرم کی رکھشا کے مثلِ کوچ رُوپ، ست کی بھلائی کرنیوالے اور سیتا جی کی کھوج میں لگے ہوئے راہ چلتے مسافر، رگھو کُل کے شریشٹھ شری رام اور لکشمن جی دونوں بھائی نشچے ہی ہمیں بھگتی دینے والے ہوں۔

ब्रह्माम्भोधि समुद्भवं कलिमल प्रध्वंसनं चाव्ययं
श्रीमच्छम्भु मुखेन्दु सुन्दरवरे संशोभितं सर्वदा
संसारामय भेषजं सुखकरं श्री जानकी जीवनं
धन्यास्ते कृतिनः पिबन्ति सततं श्री राम नामामृतम्

برہم انبھودھی سمُدبھوم کلی مل پردھونسنم چاویم
شریمت شمبھو مکھ اندو سُندر ورے سنشوبھتم سر ودا
سنسارامیے بھیشجم سُکھ کرم شری جانکی جیون تم
دھنیہ آستے کرتِنہ پبنتی ستتم شری رام نام امرتم

(وید رُوپی سمُندر سے پیدا ہوئے، کلجگ کے پاپوں کو بالکل نشٹ کر دینے والے اوناشی، شری شوجی کے سُندر چندر مکھ میں شوبھا پا رہے۔ جنم مرن رُوپی روگ کی دوائی، سب کو سکھ دینے والے اور شری جانکی جی کے جیون شری رام نام امرت کا جو نرنتر پان کرتے ہیں (ہمیشہ پیتے ہیں) وہ پنیہ آتما پُرش دھنیہ ہیں۔

شورٹھا

مُکتی جنم مہی جانی گیان کھان اگھ ہانی کر
جہہ بس شمبھو بھوانی سو کاسی سیئے کس نہ

اس کاشی جی کا سیون کیوں نہ کیا جائے! جو مکتی کی جنم بھومی ہے۔ گیان کی کھان اور پاپوں کا ناش کرنیوالی ہے۔ جہاں شوجی اور پاربتی جی بستے ہیں۔

سورٹھا

جرت سکل سُر برند بشم گرل جیہیں پان کیئے

نیہی نہ بھجیہی من مند کو کرپال سنکر سرس

بس بھاری ہلاہل زہر سے سب دیوتا گن جل رہے ہیں۔ اُس کو جنہوں نے پی لیا! اے مورکھ من۔ تو اُن شیو جی کو کیوں نہیں بھجتا! اُن کے سمان اور کرپالو کون ہے۔؟

چوپائی ۱-۲

آگیں چلے بہوری رگھورایا۔ رشی موک پربت نیارایا
تہنہ رہ سچو سہت سگریوا۔ آوت دیکھ اتل بل سیںوا
اتی سبھیت کہہ سنو ہنوماتا۔ پرش جگل بل روپ ندھانا
دھر بٹو روپ دیکھو تیں جائی۔ کہیسو جان جیہ سین بجھائی

شری رگھوناتھ پھر آگے چلے۔ رشی موک پربت نزدیک آگیا۔ وہاں اپنے وزیر کے ساتھ سگریو رہتے تھے۔ لاثانی بل کی حد شری رام جی اور لکشمن جی کو آتے دیکھ کر وہ بہت ہی ڈر کر ہنومان جی سے کہنے لگے۔ ہے ہنومان! سنو۔ یہ دونوں پرش بل اور روپ کے بھنڈار ہیں۔ تم برہمچاری کا بھیس بنا کر اُن کو جا کر دیکھو۔ اُن کے یہاں آنے کا بھید پوری طرح اپنے من میں جان کر مجھے اشارے سے سمجھا کر کہہ دینا۔

پٹھئے بالی ہوہیں من میلا۔ بھاگوں ترت تجوں یہ سیلا
بپر روپ دھر کپی تہنہ گیئو۔ ماتھ نائے پوچھت اس بھیئو

اگر وہ بالی کے بھیجے ہوئے ہوں اور بُرے ارادے سے یہاں آتے ہوں تو میں فوراً ہی اس پہاڑ کو چھوڑ کر بھاگ جاؤں یہ سن کر ہنومان جی برہمن کا بھیس بنا کر اُن کے پاس گئے۔ اور سر نوا کر اس پرکار پوچھنے لگے۔

کو تمہہ سیامل گور سریرا۔ چھتری روپ پھرہو بن بیرا
کٹھن بہومی کومل پد گامی۔ کون ہیتو بچرہو بن سوامی

ہے سانولے اور گورے شریر والے وکشتری روپ میں بن میں پھرنے والے ویرو! آپ کون ہیں؟ ہے سوامی! سخت پتھریلی زمین پر نازک پاؤں سے چلنے والے آپ کس کارن وحشی بن میں گھوم رہے

مردل منوہر سندر گاتا۔ سہت دسہ بن آتپ باتا
کو تمہہ تین دیو مہنہ کوؤ۔ نر نارائن کی تمہہ دوؤ

آپ کے سندر کومل اور منوہر انگ ہیں۔ اور آپ بن کی ناقابل برداشت سخت دھوپ اور تیز ہوا کو سہن کر رہے ہیں۔ کیا آپ برہما، وشنو، مہیش ان تینوں دیوتاؤں میں سے کوئی ہیں۔ یا آپ دونوں نر اور نارائن ہیں۔

دوہا

جگت کارن تارن بھو بھنجن دھرنی بھار
کی تمہہ اکھل بھون پتی لینہہ منج اوتار

کیا آپ جگت کے مول کارن اور سارے لوکوں کے سوامی ہیں؟ جنہوں نے پرتھوی کے بھار کو نشٹ کرنے اور لوگوں کو سنسار ساگر سے پار اُتارنے کے لئے منش اوتار دھارن کیا ہے۔

کوسلیس دسرتھ کے جائے۔ ہم پتو بچن مان بن آئے
نام رام لچھمن دوؤ بھائی۔ سنگ ناری سکماری سہائی

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہم کوشل راج شری دسرتھ جی کے پتر ہیں۔ اور پتا جی کی آگیا کا پالن کرنے کے لئے بن میں آئے ہیں۔ رام اور لچھمن ہم دونوں کا نام ہے۔ ہم دونوں بھائیوں کے ساتھ میں ایک سندر نازک بدن استری بھی تھی۔

۲

ایہاں ہری نسچر بیدیہی۔ بپر پھرہیں ہم کھوجت تیہی
آپن چرت کہا ہم گائی۔ کہہو بپر نج کتھا بجھائی

یہاں اس بیری راکشس نے جانکی جی کو ہر لیا ہے۔ ہے برہمن! ہم اسے ہی ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ ہم نے اپنا سارا احوال آپ سے کہہ دیا ہے۔ اب ہے برہمن! اپنی کتھا آپ ہمیں سمجھا کر کہئے۔

۳

پربھو پہچان پریو گہہ چرنا۔ سو سکھ اما جائے نہیں برنا
پلکت تن مکھ آو نہ بچنا۔ دیکھت رچر بیش کی رچنا

پربھو شری رام جی کو پہچان کر ہنومان جی ان کے چرنوں میں

گر پڑے، شِو جی کہتے ہیں۔ کہ ہے پاربتی! ہنومان جی کے اس وقت کے سُکھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ اُن کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہیں۔ مُکھ سے بچن نہیں نکلتا۔ وہ پربھو کے سُندر بھیس کی رچنا دیکھ رہے ہیں۔

۴

پُنی دھیرج دھر استُتی کینہی۔ ہرش ہردے نج ناتھہی چینہی
مو ر نیاؤ میں پوچھا سائیں۔ تُم پوچھہو کس نر کی نائیں

پھر ہنومان جی نے دھیرج دھر کر پربھو کی اُستتی کی۔ اپنے سوامی کو پہچان لینے پر اُن کے من میں بڑی خوشی ہوئی۔ وہ شری رام جی سے کہنے لگے۔ ہے سوامی! آپ سے میں نے اگر یہ پوچھ لیا کہ آپ کون ہیں؟ تو میں ایسا پوچھنے میں حق بجانب تھا۔ کیوں کہ میں بانر جاتی اور جڑ بدھی ہونے کے کارن اپنے سوامی کو پہچان نہ سکا۔ لیکن، سادھارن منش کی طرح انتریامی ہوتے ہوئے بھی کیسے پوچھ رہے ہیں۔

۵

تو مایا بس پھرئیوں بھُلانا۔ تاتے میں نہیں پربھو پہچانا

میں تو آپ کی مایا سے موہت ہوا بھولا بھٹکا پھرتا ہوں اس لئے میں آپ پربھو کو نہیں پہچان سکا۔

ایک میں مند موہ بس کُٹل ہردے اگیان
پُنی پربھو موہی بسار یو دین بندھو بھگوان

ایک تو میں مُوڑھ بدھی، موہ سے موہت من کا میلا اگیانی جیو ہوں۔ تس پر ہے پربھو! آپ دین بندھو بھگوان نے مجھے بھُلا دیا۔ پھر میرا ٹھکانہ کہاں ہے۔

چوپائی

جدپی ناتھ بہو اوگُن مورین۔ سیوک پربھوہی پرے جن بھورین
ناتھ جیو تو مایا موہا۔ سو نستری تمہارے ہیں چھوہا

ہے ناتھ! اگرچہ مجھ میں بہت سے اوگن (بُری صفات) ہیں۔ تو بھی آپ سیوک کو نہ بھولئے۔ ہے ناتھ! جیو آپ کی مایا سے موہت ہے۔ وہ صرف آپ کی کرپا سے ہی تر سکتا ہے۔

۲

تا پر میں رگھوبیر دوہائی۔ جانیوں نہیں کچھ بھجن اُپائی
سیوک سُت پتی مات بھروسیں۔ رہے اسوچ بنے پربھو پوسیں

اس پر ہے رگھوبیر! میں آپ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں بھجن وغیرہ کچھ نہیں جانتا۔ پتر ماتا کے اور سیوک سوامی کے بھروسے پر بے فکر رہتا ہے۔ پربھو کو سیوک کا پالن اور رکشا کرنا ہی پڑتا ہے۔

۳

اس کہہ پریو چرن اکُلائی۔ نج تن پرگٹ پریتی اُر چھائی
تب رگھوپتی اُٹھائے اُر لاوا۔ نج لوچن جل سینچ جڑاوا

ایسا کہہ کر ہنومان جی تڑپ کر پربھو کے چرنوں پر گر پڑے۔ انہوں نے اپنا اصلی شریر دھارن کر لیا۔ اُن کے ہردے میں پریم چھا گیا۔ تب انہیں اُٹھا کر شری رگھوناتھ جی نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور اپنے نیتروں کے جل سے سینچ کر ہنومان جی کو شانت کیا۔

۴

سُنو کپی جیہ مانسی جہی اُونا۔ تیں مم پریہ لچھمن تے دُونا
سم درشی موہی کہہ سب کوؤ۔ سیوک پریہ اننیہ گتی سوؤ

شری رام جی نے کہا۔ ہے کپی! تم اپنے آپ کو من میں چھوٹا نہ سمجھو۔ مجھے تو تم لکشمن جی سے دُگنے پیارے ہو۔ سب کوئی مجھے سم درشی (سب کو ایک نظر سے دیکھنے والے) کہتے ہیں پر مجھ کو اپنا بھگت پیارا ہے۔ کیوں کہ وہ ایک ماتر مجھ کو ہی اپنا پرم سہارا مانتا ہے۔

دوہا

سو اننیہ جاکیں اس متی نہ ٹرے ہنومنت
میں سیوک سچراچر روپ سوامی بھگونت

اور ہے ہنومان! اننیہ گتی وہ ہے۔ جب کہ سیوک کی سدا ایسی دھارنا بنی رہتی ہے کہ میں سیوک ہوں۔ اور یہ جڑ چیتن جگت میرے سوامی انتریامی کا روپ ہے۔

دیکھ پون سُت پتی انوکُولا۔ ہردے ہرش بیتی سب سُولا
ناتھ سیل پر کپی پتی رہ ای۔ سو سُگریو داس تو آہی

سوامی کو پرستن دیکھ کر یوں ہنومان جی من میں بہت پرسن ہو گئے۔ انکی سب پیڑا مٹ گئی۔ وہ کہنے لگے۔ ہے ناتھ! اس پربت پر بانر راج سگریو رہتے ہیں وہ بھی آپ کے سیوک ہیں۔

تیہی سن ناتھ میتری کیجیے۔ دین جان تیہی ابھے کریجے
سو سیتا کر کھوج کرائی۔ جہں تہں مرکٹ کوٹ پٹھائی

اُس کے ساتھ میل کر آپ دوستی کیجیے۔ اور اُسے بے بس جان کر نربھے کر دیجیے۔ وہ سیتا جی کی کھوج کرا دیگا۔ اور ادہر ادہر کروڑوں بندروں کو کھوج کرنے کے لیے بھیج دیوے گا۔

ایہی بدھی سکل کتھا سمجھائی۔ لیئے دوو جن پیٹھ چڑھائی
جب سگریو رام کہں دیکھا۔ اتی سے جنم دھنیہ کر لیکھا

اس پرکار سب باتیں سمجھا کر شری رام اور لکشمن جی دونو کو ہنومان جی نے اپنی پیٹھ پر چڑھا لیا۔ جب سگریو جی نے رام جی کو دیکھا۔ تو انہوں نے اپنے جنم کو بہت ہی دھنیہ مانا۔

سادر ملیو نائے پد ماتھا۔ بھینٹیو انج سہت رگھو ناتھا
کپی کر من بچار یہی ریتی۔ کرہیں بدھی موسن اے پریتی

پربھو شری رام جی کے چرنوں میں مستک ٹیک کر سگریو جی اُن سے بڑے آدر سے ملے شری رگھوناتھ جی لکشمن جی سمیت بھی اُن سے بغل گیر ہوئے۔ سگریو من میں یہ وچار کر رہے ہیں کہ ہے بدھاتا! کیا یہ مجھ سے پریم بڑھائیں گے؟ (میری دوستی قبول کریں گے)۔

دوہا

تب ہنومنت اُبھے دسی کی سب کتھا سنائی
پاوک ساکھی دیئے کر جوری پریتی درڑائی

تب ہنومان جی نے شری رام جی کی کتھا سگریو سے اور سگریو کی کتھا رام جی سے کہہ سنائی۔ اور اگنی دیو کی حضوری میں دونو طرفوں سے پرتگیا کروا کر انکی دوستی کو درڑھ (پکی) کروا دیا۔

چوپائی

کینہی پریتی کچھ بیچ نہ راکھا۔ لچھمن رام چرت سب بھاکھا
کہہ سگریو نین بھر باری۔ ملیہی ناتھ متھلیس کماری

دونوں نے من میں کچھ بھی چھپا کر نہ رکھا۔ ایک دوسرے سے سچی پریتی کی۔ پھر لکشمن جی نے شری رام جی کا سارا چرتر سگریو کو کہہ سنایا۔ سگریو نے نیتروں میں پریم آنسو بھر کر کہا۔ کہ ہے ناتھ! متھلیس کماری سیتا جی مل جائینگی۔

منتر نہہ سہت اہاں ایک بارا۔ بیٹھے رہیوں میں کرت بچارا
گگن پنتھ دیکھی میں جاتا۔ پرلبس پری بہت بلپاتا

ایک دن اسی پربت پر میں اپنے منتریوں سمیت بیٹھا کچھ وچار کر رہا تھا تب میں نے پرائے وش میں پڑی چیختی چلاتی ولاپ کرتی ہوئی سیتا جی کو آکاش مارگ میں جاتے دیکھا تھا

رام رام ہا رام پکاری۔ ہمہی دیکھ دینہیوٹ ڈاری
ماگا رام ترت تیہیں دینہا۔ پٹ اُر لائے سوچ اتی کینہا

وہ "ہا رام۔ ہا رام" پکار رہی تھی۔ ہمیں دیکھ کر اس نے ایک بستر گرا دیا تھا۔ شری رام جی نے بستر مانگا۔ تب سگریو نے فوراً لے کر دیدیا۔ بستر کو چھاتی سے لگا کر پربھو رام جی بہت ہی چنتا میں پڑ گئے۔

کہہ سگریو سنہو رگھو بیرا۔ تجہو سوچ من آنہو دھیرا
سب پرکار کرہوں سیوکائی۔ جیہی بدھی ملیہی جانکی آئی

سگریو نے کہا۔ ہے رگھو بیرا چنتا چھوڑ دیجیے۔ من میں دھیرج دھریے۔ میں سب پرکار آپکی سیوا کروں گا۔ جس اپائے سے کہ جانکی جی آپکو آ کر ملیں۔

دوہا

سکھا بچن سن ہرشے کرپا سندھو بل سیو
کارن کون بسہو بن موہی کہہو سگریو

بل کی مداد کرپا کے سمندر شری رام جی متر سگریو کے بچن سن کر بہت پرسن ہوئے اور اس سے پوچھنے لگے۔ کہ ہے سگریو! مجھے بتاؤ! تمہارے بن میں رہنے کا کیا کارن ہے۔

ناتھ بالی اور میں دوؤ بھائی۔ پریتی رہی کچھ برنی نہ جائی
مے سُت ملیا وی تیہی ناؤں۔ آوا سو پربھو ہمرے گاؤں

سُگریونے کہا۔ ہے ناتھ! بالی اور میں دو بھائی ہیں۔ ہم دونو میں اتنا پریم تھا۔ کہ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ ہے پربھو! ایک سمے مے دانو کا ایک مایاوی نامی پُتر ہمارے گاؤں میں آیا۔

اردھ راتی پُر دوار پکارا۔ بالی رِپو بَل سہے نہ پارا
دھاوا بالی دیکھ سو بھاگا۔ مَیں پُنی گیئوں بندھو سنگ لاگا

اس مایاوی نے آدھی رات کے وقت شہر کے دروازے پر آ کر للکارا۔ بالی دشمن کے للکارتے اور بل کو برداشت نہ کر سکا۔ بالی اُس کے مقابلے کے لئے دوڑا اُسے دیکھ کر مایاوی بھاگ کھڑا ہوا میں بھی بھائی کے ساتھ ہولیا۔

گِری بر گُہاں پیٹھ سو جائی۔ تب بالی موہی کہا بُجھائی
پرکھیسو موہی ایک پکھوارا۔ نہیں آؤں تب جانیسو مارا

وہ مایاوی ایک اُتّم پربت کی گپھا میں جا گھُسا۔ تب بالی نے مجھے سمجھا کر کہا۔ کہ پندرہ دن یہاں بیٹھ کر میرا انتظار کرنا۔ اگر میں ان پندرہ دنوں میں گپھا سے باہر نہ آیا تو سمجھ لینا کہ میں مارا گیا۔

ماس دِوس تہہ رہیوں کھرارِی۔ نِسری رُدھر دھار تہہ بھاری
بالی ہتیسی موہی مارہی آئی۔ سِلا دیئے تہہ چلیئوں پرائی

ہے شری رام جی! میں مہینہ بھر گپھا کے دوار پر بیٹھا رہا۔ تب اس گپھا میں سے بڑی بھاری خون کی دھار بہہ نکلی۔ تب میں نے سمجھا کہ مایاوی نے میرے بھائی بالی کو مار ڈالا ہے۔ اب آ کر مجھے مارے گا۔ اس لئے میں اس گپھا کے دوار پر ایک بڑی بھاری پتھر کی شلا رکھ کر بھاگ آیا۔

منتر نہہ پُر دیکھا بِنو سائیں۔ دینہیو موہی راج بری آئیں
بالی تاہی مارِ گرہ آوا۔ دیکھ موہی جیہ بھید بڑھاوا

منتریوں نے نگری کو بغیر راجہ کے دیکھا تو مجھکو زبردستی راج دیدیا۔ بالی مایاوی کو مار کر گھر آپہنچا۔ اس نے مجھے راجہ بنا دیکھ کر اپنے من میں بھید بھاو بڑھا لیا۔ (ارتھات اُسے یہ شک گذرا کہ سُگریو نے جان بوجھ کر راج کے لالچ سے گپھا کا دروازہ بند کر کے مجھے باہر آنے سے روکا تھا۔ تاکہ بے کھٹکے راج کرتا رہوں)

رِپو سم موہی مارسی اتی بھاری۔ ہر لینہیسی سربسو اَرو ناری
تاکیں بھئے رگھوبیر کرپالا۔ سکل بھوون میں پھِریوں بیہالا

اُس نے مجھے دشمن جان کر بہت مارا پیٹا۔ میرا سب گھر بار اور استری بھی چھین لی ہے کرپالو رگھوبیر! میں بالی کے بھے سے سارے لوکوں میں بے حال ہو کر پھرتا رہا۔

اِہاں ساپ بس آوت ناہیں۔ تدپی سبھیت رہوں من ماہیں
سُن سیوک دُکھ دین دیالا۔ پھرک اُٹھی دوئے بھُجا بِسالا

یہاں رشی مُوک پربت پر بالی شراپ کے کارن نہیں آ سکتا۔ تو بھی میں من میں ہمیشہ اُس سے ڈرتا رہتا ہوں۔ دین دیال پربھو شری رام چندر جی کی دونو وشال بھجائیں سیوک کے دُکھ کو سن کر پھڑکنے لگیں۔

دوہا

سُنو سُگریو مارہیوں بالی ایکہیں بان
برہم رُدر سرنا گت گئیں نہ اُبرہیں پران

انہوں نے سُگریو کو دھیرج بندھاتے ہوئے کہا۔ ہے سُگریو! سُنو۔ میں بالی کو ایک ہی بان سے مار ڈالوں گا۔ برہما اور رُودر کے پاس شرن لینے سے بھی اُس کے پران نہ بچ سکیں گے۔

چوپائی

جے نہ مِتر دُکھ ہوہیں دُکھاری۔ تنہہ ہی بِلوکت پاتک بھاری
نج دُکھ گِری سم رج کر جانا۔ مِتر ک دُکھ رج میرو سماتا

جو لوگ مِتر کے دُکھ سے دُکھی نہیں ہوتے۔ اُنکی شکل دیکھنے سے بڑا بھاری پاپ لگتا ہے۔ اپنے تو پہاڑ سے دُکھ کو دھول کے سمان جانتے اور مِتر کے دھول کے سمان دُکھ کو سمیرو پربت کے سمان جانے۔

جنہہ کیں اَس مَتی سہج نہ آئی۔ تے سٹھ کت ہٹھ کرت مِتائی
کُپتھ نوار سُپنتھ چلاوا۔ گُن پرگٹے اوگُن نہہ دُراوا

جن پُرشوں کو سبھاؤ سے ایسی بُدھی پراپت نہیں ہوئی۔ وہ

مورکھ متر تا (دوستی) کرنے کا کیول ہٹھ کرتے ہیں۔ متر کو بُرے مارگ سے ہٹا کر اچھے مارگ پر چلانا اور اُس کے گنوں کو چھپانا ہی متر کا کرتویہ ہے۔

۳

دیت لیت من سنکت نہ دھرئی۔ بل انومان سدا ہت کرئی
بپتی کال کرست گُن نیہا۔ شرتی کہہ سنت متر گن ایہا

دینے لینے میں من میں شنکا نہ رکھے۔ اپنی شکتی کے مطابق متر کا سدا ہت ہی کرتا رہے۔ بپتا کے سمے تو متر سے پہلے ہی سوگُنا پریم، ہمدردی کرتی چاہیئے۔ دھرماتما متر کے یہ لکشن ہیں، وید ایسا کہتے ہیں۔

۴

آگیں کہہ مردو بچن بناتی۔ پاچھیں انہت من کُٹلائی
جاکر چت اہی گتی سم بھائی۔ اس کمتر پریہریہیں بھلائی

جو منہ پر کومل بچن بنا بنا کر کہتا ہے۔ اور پیٹھ پیچھے بُرائی کرتا ہے اور من میں بُری بھاونا رکھتا ہے۔ ہے بھائی! جس کا چت سانپ کی چال کے سمان ٹیڑھا ہے۔ ایسے متر کو چھوڑ دینے میں ہی بھلائی ہے۔

سیوک سٹھ نرپ کرپن کُناری۔ کپٹی متر سول سم چاری
سکھا سوچ تیاگہو بل موریں۔ سب بدھی گھٹب کاج میں توریں

مورکھ سیوک، کنجوس راجہ، بد چلن استری۔ اور کپٹی متر یہ چاروں شول کے سمان دُکھ دینے والے ہیں۔ ہے متر! میری شکتی پر بھروسہ رکھو اور ساری چنتا کو چھوڑ دو۔ میں ہر طرح سے تمہارے کام آؤں گا۔

۶

کہہ سگریو سنہو رگھوبیرا۔ بالی مہابل اتی رن دھیرا
دُندبھی استھی تال دکھرائے۔ بنو پریاس رگھوناتھ ڈھہائے

سُگریو نے کہا۔ ہے رگھو بیر! سُنیئے۔ بالی مہا بلوان اور بہت ہی بھاری یودھا ہے۔ پھر سُگریو نے شری رام جی کو دُندبھی نامی راکشس کی ہڈیاں اور تاڑ کے برکش دکھلائے سُگریو کی تسلّی کے لئے بھگوان شری رام جی نے ایک ہی بان سے اُن سب برکشوں کو سماپت کر گرا دیا۔

۷

دیکھ امت بل باڑھی پریتی۔ بالی بدھب انہہ بھئی پرتیتی
بار بار ناوی پد سیسا۔ پربھوہی جان من ہرش کپیسا

شری رام جی کا اتھاہ بل دیکھ کر سُگریو کی پریتی بڑھ گئی اور انہیں وشواس ہو گیا، کہ پربھو رام جی بالی کو مار سکیں گے۔ وہ بار بار چرنوں میں سر نوانے لگا۔ پربھو کو پہچان کر سُگریو من میں بہت پرسن ہو رہے تھے۔

۸

اپجا گیان بچن تب بولا۔ ناتھ کرپا من بھیو الولا
سُکھ سمپتی پریوار بڑائی۔ سب پریہر کرہوں سیوکائی

جب سُگریو کے من میں گیان بڑھا تب وہ بچن بولے کہ ہے ناتھ آپ کی کرپا سے میرا من شانت ہو گیا ہے، سُکھ، مال دار، پریوار اور عزت شہرت سب کا تیاگ کر کے میں صرف آپ کی سیوا کروں گا۔

۹

اے سب رام بھگتی کے بادھک۔ کہہیں سنت تو پد اوراد ھک
سترو متر سکھ دکھ جگ ماہیں۔ مایا کرت پرمارتھ ناہیں

کیوں کہ آپ کے چرنوں کی آرادھنا کرنے والے سنت مہاتما کہتے ہیں۔ کہ یہ سُکھ سمپتی وغیرہ سب رام جی کی بھگتی کے ورودھی ہیں۔ دشمن متر سُکھ دُکھ آدی جگت میں جو دوند ہیں وہ سب مایا کا کھیل ہیں۔ واستو میں اُن کی ستا نہیں ہے۔

۱۰

بالی پرم ہت جاسو پرسادا۔ ملیہو رام تمہہ سمن بشادا
سپنیں جیہی سن ہوئے لرائی۔ جاگیں سمجھت من سکچائی

ہے شری رام جی! بالی تو میرا پرم ہِتیشی (بڑا بھاری خیر خواہ) ہے جس کی کرپا سے آپ شوک کا ناش کرنے والے پربھو مجھے ملے اور جس کے ساتھ سپنے میں بھی لڑائی ہو۔ تو جاگنے پر اُس کی یاد کر کے من میں لجا ہو گی کہ سپنے میں ناحق ہی اس سے لڑا۔

۱۱

اب پربھو کرپا کرہو یہی بھانتی۔ سب تج بھجن کروں دن راتی
سن براگ سنجت کپی بانی۔ بولے بہنسی رام دھنو پانی

ہے پربھو! اب تو آپ ایسی کرپا کیجئے کہ سب کچھ چھوڑ کر دن رات آپ کا بھجن کروں۔ سُگریو کی ویراگ بھری بانی سن کر ہاتھ میں دھنش دھارن کرنیوالے شری رام مسکراتے ہوئے بولے۔

۱۴
جو کچھ کہیو ستیہ سب سوئی۔ سکھا بچن مم مرشا نہ ہوئی
نٹ مرکٹ اِو سبھی نچاوت۔ رام کھگیس بید اس گاوت

ہے متر! تم نے جو کچھ کہا سب ٹھیک ہے لیکن میرا بچن جھوٹا نہیں ہو سکتا (ارتھات بالی کے مارنے کی جو بات جو میں نے کہی ہے وہ ضرور پوری ہوگی۔) کاک بھشنڈی جی گرڑ سے کہتے ہیں۔ کہ ہے پنچھی راج! بھگوان قلندر کے بندر کی طرح سب کو نچاتے ہیں۔ وید ایسا کہتے ہیں)

۱۴
لے سُگریو سنگ رگھوناتھا۔ چلے چاپ سائک گہہ ہاتھا
تب رگھوپتی سُگریو پٹھاوا۔ گرجیسی جائے نکٹ بل پاوا

اس کے بعد شری رگھوناتھ جی ہاتھ میں دھنش بان دھارن کرکے سُگریو کو ساتھ لئے چلے۔ تب انہوں نے سُگریو کو بالی کے پاس بھیجا۔ وہ شری رام جی کے بل کے بھروسہ پر بالی کے نزدیک جاکر گرجا اور اسے یدھ کے لئے للکارا۔

سُنت بالی کرودھ آتر دھاوا۔ گہہ کر چرن ناری سمجھاوا
سُنو پتی جنہہ ہی ملیہو سُگریوا۔ تے دوو بندھو تیج بل سیوا

سنتے ہی بالی کرودھ سے بھر کر تیزی سے دوڑا۔ اس کی استری تارا نے چرن پکڑ کر اسے سمجھانا چاہا۔ کہ ہے ناتھ! سُگریو جن سے ملے ہیں۔ وہ دونو بھائی تیج اور بل کی حد ہیں۔

۱۵
کوسلیس سُت لچھمن راما۔ کالہو جیت سکہیں سنگراما

اودھ نریش دشرتھ جی کے پتر جن سے سُگریو ملا ہے) رام اور لکشمن سنگرام میں کال کو بھی جیت سکتے ہیں۔

دوہا
کہہ بالی سنو بھیرو پریہ سم درشی رگھوناتھ
جوں کداچی موہی مارہیں تو پنی ہوؤں سناتھ

بالی نے کہا۔ ہے ڈرپوک تارا! سنو شری رگھوناتھ جی سم درشی ہیں۔ (سب کو سمان سمجھنے والے) اور اگر وہ مجھے مار بھی دیں گے تو میری مکتی ہو جائے گی۔

چوپائی
اس کہہ چلا مہا ابھیمانی۔ ترن سمان سُگریو ہی جانی
بھرے اُبھو بالی اتی ترجا۔ مُشٹیکا مار مہا دھُنی گرجا

ایسا کہہ کر ابھیمانی بالی سُگریو کو تنکے کے سمان تچھ سمجھتا ہوا چلا۔ دونو بھائی گتھم گتھا ہو گئے۔ بالی نے سُگریو کو بہت دھمکایا۔ اور اس کے ایک گھونسا مار کر گرجا۔

۲۵
تب سُگریو بکل ہوئے بھاگا۔ مُشٹی پرہار بجر سم لاگا
میں جو کہا رگھوبیر کرپالا۔ بندھو نہ ہوئے مور یہ کالا

تب سُگریو گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ بالی کا گھونسا اسے بجر کے سمان لگا۔ اس نے شری رگھوبیر جی سے آکر کہا۔ ہے کرپالو رگھوبیر! میں نے آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ بالی میرا بھائی نہیں۔ کنتو میرا کال ہی ہے۔

ایک روپ تمہہ بھراتا دوؤ۔ تیہی بھرم تیں نہیں مارئیوں سوؤ
کر پرسا سُگریو سریرا۔ تن بھا کلس گئی سب پیرا

شری رام جی نے کہا۔ تم دونوں بھائی ایک ہی شکل و صورت جیسے ہیں۔ اسی بھرم کے کارن میں نے بالی کو نہیں مارا (ایسا نہ ہو کہ اس کے بدلے دھوکے سے تم مارے جاؤ) پھر شری رگھوناتھ جی نے سُگریو کے شریر پر ہاتھ پھیرا جس سے اس کا شریر بجر جیسا ہو گیا۔ اور ساری پیڑا جاتی رہی۔

۴
میلی کنٹھ سمن کے مالا۔ پٹھوا پنی بل دئی بسالا
پنی نانا بدھی بھئی لڑائی۔ بٹپ اوٹ دیکھیں رگھورائی

تب شری رام جی نے سُگریو کے گلے میں پہچان کرنے کے لئے پھولوں کی مالا پہنا دی اور اسے بڑا بھاری بل دے کر پھر بالی کے پاس بھیجا۔ پھر سُگریو اور بالی میں بہت طرح سے لڑائی ہوئی۔ شری رگھوناتھ جی درخت کی اوٹ میں کھڑے دیکھ رہے تھے

دوہا

بہو چھل بل سُگریو کر ہیہ ہارا بھے مان
مارا بالی رام تب ہردہ ماجھ سر تان

سُگریو نے بہت سے داؤ پیچ کئے۔ لیکن آخرکار وہ ہمت ہار کر من میں ہار گیا۔ تب شری رام جی نے تان کر بالی کی چھاتی میں بان مارا۔

پرا بکل مہی سر کے لاگیں۔ پنی اٹھ بیٹھ دیکھ پربھو آگیں
سیام گات سر جٹا بنائیں۔ ارن نین سر چاپ چڑھائیں

بان کے لگتے ہی بالی تڑپ کر پرتھوی پر گر پڑا۔ لیکن پربھو رام جی کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر بالی پھر اٹھا۔ پربھو کا سانولا شریر ہے سر پر جٹا بنائے ہیں۔ لال نیتر ہیں اور دھنش پر بان چڑھائے ہوئے ہیں۔

۲
پنی پنی چتئے چرن چت دینہا۔ سپھل جنم مانا پربھو چینہا
ہردہ پریتی مکھ بچن کٹھورا۔ بولا چتئے رام کی اورا

بار بار بالی نے شری رام جی کی طرف دیکھا۔ اور اپنے من کو اُنکے چرنوں میں لگا دیا۔ پربھو کو پہچان کر اپنے جنم کو اس نے سپھل مانا۔ اس کے ہردے میں بھگوان کے پرتی پریم ہے۔ پرنتو مکھ میں کٹھور بچن تھے۔ وہ شری رام جی کی طرف دیکھ کر بولا۔

۳
دھرم ہیتو اوتریہو گوسائیں۔ مارہو موہی بیادھ کی نائیں
میں بیری سگریو پیارا۔ اوگن کون ناتھ موہی مارا

ہے سوامی! آپ نے دھرم کی رکھشا کرنے کے لئے اوتار لیا ہے۔ پھر مجھے شکاری کی طرح دھوکے سے چھپ کر کیوں مارا؟ مجھ میں کیا دوش ہے۔ جو آپ نے دشمن سمجھ کر مجھے مار ڈالا۔ اور سگریو کو اپنا متر سمجھ کر اس کی مدد کی۔

۴
انج بدھو بھگنی ست ناری۔ سنو سٹھ کنیا سم اے چاری
انہہ ہی کدرشٹی بلوکے جوئی۔ تاہی بدھیں کچھ پاپ نہ ہوئی

شری رام جی نے کہا۔ ہے مورکھ! سنو۔ چھوٹے بھائی کی استری، بہن، پُتر کی استری اور کنیا، یہ چاروں سمان ہیں جو انکی طرف بُری نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کو مار دینے میں کچھ بھی دوش نہیں ہے۔

۵
موڑھ توہی اتیہ ابھیمانا۔ ناری سکھاون کرسی نہ کانا
مم بھج بل آشرت تیہی جانی۔ مارا چہسی ادھم ابھیمانی

ہے موڑھ۔ تجھے اپنے بل پر بے حد ابھیمان ہے۔ تو نے اپنی استری کی بات بھی کان دھر کر نہیں سُنی۔ سُگریو کو میری بھجاؤں کے بل کی شرن میں آیا ہوا جان کر بھی۔ ہے نیچ ابھیمانی! تو نے اس کو مارنا چاہا۔

دوہا

سنہو رام سوامی سن چل نہ چاتری مور
پربھو اجہوں میں پاپی انت کال گتی تور

بالی نے کہا ہے شری رام جی سُنئے۔ آپ سوامی ہیں۔ اس لئے آپ کے سامنے میری چترائی نہیں چل سکتی۔ ہے پربھو! انت کال میں آپکی شرن میں آکر بھی میں پاپی ہی رہ گیا؟

چوپائی

سنت رام اتی کومل بانی۔ بالی سیس پرسیو رنج پانی
اچل کروں تن راکھہو پرانا۔ بالی کہا سنو کرپا ندھانا

شری رام جی نے بالی کی بہت ہی کومل بانی سُن کر اسکے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ اور کہا۔ میں تمہارے شریر کو اچل کر دیتا ہوں۔ تم اپنے پرانوں کو نہ چھوڑو۔ تب بالی نے کہا۔ ہے کرپا ندھان! سُنئے۔

۲
جنم جنم منی جتن کراہیں۔ انت رام کہہ آوت ناہیں
جاسو نام بل شنکر کاسی۔ دیت سب ہی سم گتی اناسی

مُنی لوگ جنم جنمانتر انیک پرکار کے سادھن کرتے رہتے ہیں۔ پھر بھی مرنے کے سمے اُن کے مُکھ سے رام نام نہیں نکلتا۔ جن کے نام کے بل سے شری شوجی کاشی میں سب کو سمان روپ سے مکتی دیتے ہیں۔

(۳)
مم لوچن گوچر سوئی آوا۔ بہوری کہ پربھو اس بنہی بناوا

وہ بھگوان رام خود میری آنکھوں کے سامنے پرگٹ ہو گئے ہیں۔ ہے پربھو! پھر ایسا شبھ اوسر ہاتھ نہ آئے گا

چھند

سوئین گوچہ جا سوگن نیت نیتی کہہ شرتی گاوہیں
جیت پون من گو نرس کر منی دھیان کبہو نک پاوہیں
موہی جان اتی ابھیمان بس پربھو کہیو راکھو شریرہی
اس کون سٹھ ہٹھ کاٹ سرتر بار کرہی بھور ہی

ویدنیتی نیتی (یہ بھی نہیں۔ یہ بھی نہیں) کہہ کر جن کا سدا گن گان کرتے ہیں۔ منی لوگ پران من اور اندریوں کو جیت کر اور وشیوں سے نرآسکت کر کے دھیان کرتے ہوئے کبھی کبھار جن کی جھلک پاتے ہیں۔ وہی پربھو آپ ساکشات میرے سامنے کھڑے ہیں۔ آپ نے مجھے بہت ہی شریر ابھیمانی جان کر کہا۔ کہ تم اپنا شریر رکھ لو۔ بھلا ایسا کون مورکھ ہوگا۔ ہٹھ سے کلپ برکش کو اکھاڑ کر اس سے ببول کانٹے دار جھاڑی) کے درخت کو باڑ کرے گا۔

چھند

اب ناتھ کر کرونا بلوکہو دیہو جو بر مانگیوں
جہیں جونی جنموکرم بس تہہ رام پد انو راگیوں
یہ تنیہ مم سم بنے بل کلیان پر د پربھو لیجیئے
گہہ بانہہ سر نر نائے اپن داس انگد کیجیئے

ہے ناتھ! اب آپ مجھ پر دیا درشٹی کیجیئے۔ اور مجھے منہ مانگا وردان دیجیئے۔ کہ میں اپنے کرموں کے انوسار جس بھی یونی میں جنم لوں۔ وہیں میں شری رام جی آپ کے چرنوں میں پریم کروں۔ ہے کلیان کاری پربھو! یہ میرا بیٹا انگد ہے۔ جو نرتا اور بل میں میرے سمان ہی ہے۔ آپ اسے سویکار کیجیئے۔ اور اس کی بانہہ پکڑ کر اسے اپنا سیوک بنایئے۔

دوہا
رام چرن درڑھ پریتی کر بالی کینہہ تن تیاگ
سمن مال جمے کنٹھ تے گرت نہ جانئے ناگ

جیسے ہاتھی کو اپنے گلے سے پھولوں کی مالا گراتے سمے

ذرا سی بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ ویسے ہی شری رام جی کے چرنوں میں درڑھ پریتی کر کے بالی نے اپنے شریر کو سہج ہی تیاگ دیا۔

چوپائی - ۱ - ۲

رام بالی نج دھام پٹھاوا۔ نگر لوگ سب بیاکل دھاوا
نانا بدھی بلاپ کر تارا۔ چھوٹے کیس نہ دیہہ سنبھارا
تارا بکل دیکھ رگھورایا۔ دینہہ گیان ہر لینہی مایا
چھت جل پاوک گگن سمیرا۔ پنچ رچت اتی ادھم سریرا

شری رام جی نے بالی کو اپنے پرم دھام کو بھیج دیا۔ نگر کے لوگ سب ویاکل ہو کر دوڑے آئے۔ بالی کی استری تارا انیک پرکار سے ولاپ کرنے لگی۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اور اسے اپنے شریر کی ذرا بھی سدھ نہ تھی۔

تارا کو شوک سے ویاکل دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے اسے گیان اپدیش کر کے اس کے موہ کو دور کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ پرتھوی، جل، اگنی، آکاش اور ہوا ان پانچ تتووں سے یہ بہت ہی ناچیز شریر رچا گیا ہے۔

پرگٹ سو تن تو آگے سووا۔ جیو نتیہ کیہی لاگ تمہہ رووا [۳]
اپجا گیان چرن تب لاگی۔ لینہیسی پرم بھگتی بر مانگی

وہ شریر تو صاف طور پر تمہارے سامنے سویا پڑا ہے۔ اور جیو آتما نتیہ (اوناشی) ہے۔ پھر تم کس کے لیئے شوک کر رہی ہو (ارتھات جس شریر کو تم بالی سمجھ کر پتی روپ سے دیکھتی تھی۔ وہ پنچ بھوتوں سے رچا ہوا ہے۔ وہ تو تیرے ہی سامنے پڑا ہے۔ پھر تم کیوں روتی ہو؟ اور اگر اس شریر کے سوامی جیو آتما کو اپنا پتی مانتی ہو۔ تو جیو امر ہے۔ اس لیئے بھی تمہارا رونا دھونا ویرتھ ہے) یہ سن کر تارا کے من میں گیان کا پرکاش ہو گیا۔ تب وہ بھگوان کے چرنوں میں گر پڑی۔ اور ان سے پرم بھگتی کا وردان مانگ لیا۔

اماں دارو جوشت کی نائیں۔ سبہی نچاوت رام گوسائیں
تب سگریو ہی آئیسو دینہا۔ مرتک کرم بدھی وت سب کینہا

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی سوامی شری رام چندر جی سب

سنسار کو کٹھ پتلی کی بھانت نچاتے ہیں۔ تب شری رام جی نے سُگریو کو آگیا دی۔ تو اُس نے اپنے بھائی کا مرتک کام کیا۔

۵

رام کہا انُج ہی سمجھائی۔ راج دیہو سُگریو ہی جائی
رگھوپتی چرن نائے کر ماتھا۔ چلے سکل پریرت رگھوناتھا

تب شری رام چندرجی نے لکشمن کو سمجھا کر کہا۔ کہ تم جا کر سُگریو کو کشکندھا کا راج سنبھال دو۔ شری رگھوناتھ جی کی آگیا پا کر سب لوگ اُن کے چرنوں میں مستک نوا کر چلے۔

دوہا

لچھمن ترت بولائے پُرجن بپر سماج
راج دِینہہ سُگریو کہنہ انگد کہنہ جُب راج

لکشمن جی نے فوراً ہی سب نگر نواسیوں کو اور برہمنوں کے سماج کو بُلا لیا۔ اور اُنکے سامنے سُگریو کو راج پد دیدیا اور انگد کو یُوراج پد (جانشین) دیا۔

چوپائی

اُما رام سم ہت جگ ماہیں۔ گرو پت مات بندھو پربھو ناہیں
سُر نر مُنی سب کے یہ ریتی۔ سوارتھ لاگ کریں سب پریتی

ہے پاربتی! شری رام چندرجی کے سمان ہت کرنے والا گرو، پتا، ماتا، بھائی اور سوامی اس سنسار میں کوئی نہیں ہے۔ دیوتا منش اور مُنی سب کی یہی ریتی ہے۔ کہ مطلب براری کے لئے سب پریم کرتے ہیں۔

۲

بالی تراس بیاکل دن راتی۔ تن بہہ برن چنتا جر چھاتی
سوئی سُگریو کینہہ کپی راؤ۔ اتی کرپال رگھوبیر سبھاؤ

جو بالی کے بھے سے دن رات پریشان رہتا تھا۔ جس کے شریر میں بہت سے زخم ہو گئے تھے اور جس کی چھاتی چنتا سے جلتی رہتی تھی۔ اُسی سُگریو کو انہوں نے بانروں کا راجہ بنا دیا۔ شری رام چندرجی کا سبھاؤ تو بہت ہی کرپالو ہے۔

۳

جانت ہوں اس پربھو پرہرہیں۔ کاہے نہ بپتی جال نر پرہیں
پُنی سُگریو ہی لینہہ بولائی۔ بہہ پرکار نرپ نیتی سکھائی

جو لوگ جانتے ہوئے بھی ایسے پربھو کو تیاگ دیتے ہیں۔ وہ پھر کیوں مصیبتوں کے جال میں نہ پھنسیں! پھر رام جی نے سُگریو کو بلا لیا اور انہیں بہت پرکار سے راج نیتی کا اپدیش کیا۔

۴

کہہ پربھو سُنو سُگریو ہریسا۔ پُر نہ جاؤں دس چار بریسا
گت گریکھم برشا رِتو آئی۔ رہہوں نکٹ سیل پر چھائی

پھر پربھو نے کہا۔ ہے بانر راج سُگریو! سُنو میں چودہ برس تک گاؤں میں نہیں جاؤں گا۔ موسم گرما ختم ہو گیا ہے اور برسات کا موسم آ گیا ہے۔ اس لئے میں تمہارے پاس اس پربت پر ٹھہروں گا۔

انگد سہت کرہو تم راجو۔ سنتت ہردے دھریہو مم کاجو
جب سُگریو بھون پھر آئے۔ رام پربرشن گری پر چھائے

تم انگد سمیت راج کرو۔ اور اپنے ہردے میں میرے کام کا بھی سدا خیال رکھنا اس کے بعد سُگریو گھر لوٹ آئے تب شری رام جی پربرشن پربت پر جا ٹکے۔

دوہا

پرتھم ہیں دیون گری گہا راکھیو رُچر بنائے
رام کرپانِدھی کچھ دن باس کریں گے آئے

پہلے ہی دیوتاؤں نے اُس پربت میں ایک سُندر گپھا بنائی ہوئی تھی۔ اُنہوں نے سوچ رکھا تھا کہ کرپا ندھان بھگوان شری رام چندرجی کچھ دن یہاں آ کر ٹھہریں گے۔

چوپائی

سُندر بن کُسمِت اتی شوبھا۔ گُنجت مدھپ نکر مدھو لوبھا
کند مُول پھل پتر سُہائے۔ بھئے بہت جب تے پربھو آئے

پھولوں سے لدا ہوا سندر بن بڑی ہی شوبھا پا رہا ہے۔ شہد کے لالچ سے بھونروں کی ٹولیاں گنجار کر رہی ہیں۔ جب سے پربھو اس بن میں آئے ہیں۔ تب سے بن میں سُندر کند مُول پھل اور پتے بہت زیادہ پیدا ہو گئے۔

۲

دیکھ منوہر سیل انوپا۔ رہے تہہ انُج سہت سُر بھوپا
مدھکر کھگ مرگ تن دھر دیوا۔ کریں سدھ مُنی پربھو کے سیوا

منوہر (دلکش) اور لاثانی بہت کو دیکھ کر دیوتاؤں کے راجہ شری رام جی اپنے چھوٹے بھائی لکشمن سمیت وہاں ٹھہر گئے۔ دیوتا، سدھ اور منی کھیشروں، پنچھیوں، پشوؤں کے شریر دھارن کر کے پربھو کی سیوا کرنے لگے۔

منگل روپ بھیؤ بن تب تے۔ کینہہ نواس رما پتی جب تے
پھٹک سلا اتی سبھر سہائی۔ سکھ آسین تہاں دوؤ بھائی

جب سے لکشمی پتی شری رام جی نے وہاں نواس کیا۔ تب سے وہ بن منگل روپ ہو گیا وہاں ایک سندر چمک دار پتھر کی سلا تھی اس پر دونوں بھائی سکھ سے بیٹھ گئے۔

کہت انج سن کتھا انیکا۔ بھگتی برتی نرپ نیتی بیبیکا
برشا کال میگھ نبھ چھائے۔ گرجت لاگت پرم سہائے

شری رام چندر جی بھگتی، ویراگ، راج نیتی اور گیان سمبندھی انیک پرکار کی کتھائیں لکشمن جی سے کہنے لگے۔ برسات کے موسم میں آکاش پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور وہ گرجتے ہوئے بہت ہی سندر لگتے ہیں۔

دوہا

لچھمن دیکھو مورگن ناچت بارد پیکھ
گرہی برتی رت ہرش جس بشنو بھگت کہنہ دیکھ

ہے لکشمن! دیکھو، یہ مورگن بادلوں کو دیکھ کر کیسے خوشی میں ناچ رہے ہیں۔ جیسے ویراگ وان گرہستی کسی وشنو بھگت کو دیکھ کر پرسن ہوتے ہیں۔

چوپائی ۱

گھن گھمنڈ نبھ گرجت گھورا۔ پریا ہین ڈرپت من مورا
دامنی دمک رہ نہ گھن ماہیں۔ کھل کے پریتی جتھا تھر ناہیں

آکاش میں بادل گھمنڈ کر بڑے زور سے گرج رہے ہیں۔ ان کی اس گھور گرجنا کو سن کر پیاری سیتا جی کے بغیر میرا من ڈر رہا ہے۔ چنچل بجلی چمک کر بادلوں میں ٹھہرتی نہیں۔ اور تھوڑا سی چمکتی ہے۔ پھر چھپ جاتی ہے۔ جیسے دشٹ سبھاؤ منش کی پریتی ٹھہرتی نہیں ہے۔

برکھہیں جلد بھومی نیارائیں۔ جتھا نوہیں بدھ بدیا پائیں
بوند اگھات سہیں گری کیسیں۔ کھل کے بچن سنت سہہ جیسیں

بادل زمین پر جھک جھک کر بارش برسا رہے ہیں۔ جیسے ودیا پا کر ودوان نمرتا بھاؤ سے جھک جاتے ہیں۔ بوندوں کی چوٹیں پربت کیسے سہن کر رہے ہیں۔ جیسے کہ سنت لوگ دشٹوں کے مندے بچن سہن کرتے ہیں۔

چھدر ندیں بھر چلیں تورائی۔ جس تھوریہوں دھن کھل اترائی
بھومی پرت بھا ڈھابر پانی۔ جنو جیوہی مایا لپٹانی

چھوٹی ندیوں میں جل نہیں سما رہا۔ وہ جل سے بھر بھر کر اچھل کر اپنے کناروں کو ڈبوتی ہوئی بہہ رہی ہیں۔ جیسے ست چت آنند سروپ شدھ جیو مایا کے سنگ سے میلا ہو جاتا ہے۔

سمٹ سمٹ جل بھرہیں تلاوا۔ جمے سدگن سجن پہیں آوا
سرتا جل جل ندھی مہنہ جائی۔ ہوئے اچل جمے جن ہر پائی

جل اکٹھا ہو کر تالابوں میں کیسے بھر رہا ہے جیسے شبھ گن (نیک صفات) ایک ایک کر کے نیک پرشوں کے پاس چلے جاتے ہیں۔ ندیوں کا جل سمندر میں جا کر اس پرکار شانت ہو جاتا ہے۔

دوہا

ہرت بھومی ترن سنکل سمجھ پریہں نہیں پنتھ
جمے پاکھنڈ باد تیں گپت ہوہیں سد گرنتھ

گھنے گھاس سے پرتھوی ہری بھری ہو گئی ہے۔ کہ راستہ ہی دکھائی نہیں پڑتا۔ جیسے پاکھنڈ مت کے پرچار سے وید آدک سچے گرنتھ چھپ جاتے ہیں۔

چوپائی

دادر دھن چہو دسا سہائی۔ بید پڑہیں جنو بٹو سمدائی
نو پلو بھئے بٹپ انیکا۔ سادھک من جس ملیں بیبیکا

مینڈکوں کی آواز چاروں طرف سے آ رہی ایسی سہانی لگتی ہے۔ جیسے ودیارتھیوں کے گروہ وید منتر پڑھ رہے ہوں۔ انیکوں

درختوں میں نئے نئے پتے نکل آئے ہیں جس سے وہ ایسے سرسبز ہوکر خوش نظر آتے ہیں۔ جیسے سادھک کا من گیان پراپت ہوجانے پر ہو جاتا ہے۔

ارک جواس پات بنو بھیو۔ جس سراج کھل اُدیم گیو۔
کھوجت کتہوں ملے نہیں دھوری۔ کرے کرودھ جمے دھرم ہی دوری

مدار اور جواس کے پتے جھڑ گئے ہیں۔ جیسے دھرماتما راجہ کے راج میں دشٹوں کی سرگرمیاں جاتی رہتی ہیں۔ دھول تو کہیں دیکھنے کو بھی نہیں ملتی۔ جیسے کرودھ دھرم کو دور کر دیتا ہے۔

سسی سمپن سوہ مہی کیسی۔ اُپکاری کے سمپتی جیسی ۳
نسی تم گھن کھدیوت براجا۔ جنو دمبھن کر ملا سماجا

اَن سے ہری بھری دھرتی کیسے شوبھا پا رہی ہے۔ جیسے پر اُپکاری پُرش کا دھن و مال۔ رات کے گھنے اندھیرے میں جگنو شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو پاکھنڈیوں کا سماج آ جٹا ہو۔

مہا برشٹی چل پھوٹ کیاریں۔ جمے سُتنتر بھئیں بگرہیں ناریں ۴
کرشی نراوہیں چتر کسانا۔ جمے بدھ تجہیں موہ مد ماتا

بھاری بارش سے کھیتوں کی کیاریں پھوٹ چلی ہیں۔ جیسے آزاد ہوکر استریاں بگڑ جاتی ہیں۔ چتر کسان کھیتوں میں نلائی کر کے گھاس پھوس کو فصل سے باہر نکال کر پھینک رہے ہیں۔ جیسے بدھیمان لوگ موہ، اہنکار اور مان کا تیاگ کر دیتے ہیں۔

دیکھیت چکر باک کھگ ناہیں۔ کلی ہی پائے جمے دھرم پراہیں ۵
اوشر برشے ترن نہیں جاما۔ جمے ہری جن ہیہ اپج نہ کاما

چکوا چکوی پنچھی تو کہیں دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ جیسے کلجگ کو پاکر دھرم بھاگ جاتا ہے۔ صحرا میں بھی بارش ہوتی ہے۔ پر وہاں گھاس تک نہیں جمتی۔ جیسے ایشور بھگت کے ہردے میں کام پیدا نہیں ہوتا۔

ببدھ جنتو سنکل مہی بھراجا۔ پرجا باڑھ جمے پائے سراجا ۶
جہتہ تہنہ رہے پتھک تھک نانا۔ جمے اندری گن اپجیں گیانا

طرح طرح کے کیڑوں مکوڑوں سے بھری ہوئی پرتھوی کیسے شوبھا پا رہی ہے۔ جیسے اچھے راج کو پاکر پرجا بڑھتی ہے (خوشحال ہوتی ہے) بہت پانی کے بڑھنے سے مسافر لوگ ادھر ادھر تھک کر ٹھہر گئے ہیں۔ جیسے گیان وچار کے بڑھنے پر اندریوں کی وِشیوں کی اور گتی رک جاتی ہے۔

کبہوں پربل بہہ ماروت جہنہ تہنہ میگھ بلا ہیں
دوہا جمے کپوت کے اپجیں کل سدھرم نسا ہیں

کبھی کبھی بڑے زور کی ہوا چلنے لگتی ہے اور بادل ادھر اُدھر غائب ہوجاتے ہیں۔ جیسے دراچاری پُتر کے پیدا ہونے سے کُل کے اتم دھرم کرم نشٹ ہوجاتے ہیں۔

کبہوں دوس جہنہ نمیر تم کبہونک پرگٹ پتنگ
دوہا بنسے اپجے گیان جمے پائے کسنگ ستسنگ!!

گھنے بادلوں کے کارن کبھی تو دن میں ہی گھور اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور کبھی سورج پرگٹ ہوجاتا ہے۔ جیسے بری صحبت پاکر گیان نشٹ ہوجاتا ہے۔ اور اچھی صحبت (ست سنگ) پانے پر پیدا ہوتا ہے۔

چوپائی

برشا بگت سرد رت آئی۔ لچھمن دیکھہو پرم سہائی ۱
پھولیں کاس سکل مہی چھائی۔ جنو برشا کرت پرگٹ بڑھائی

ہے لکشمن! دیکھو۔ برکھا رُت چلی گئی۔ اور پرم سندر سرد رُت آگئی۔ پھولے ہوئے کاس سے ساری پرتھوی چھا گئی ہے۔ مانو برکھا رُت نے کاس روپی سفید بالوں کو پرگٹ کر کے اپنے بڑھاپے کو جتلا دیا ہو۔

اُدت اگست پنتھ جل سوشا۔ جمے لوبھی سوشئے سنتوشا ۲
سرتا سر نرمل جل سوہا۔ سنت ہردے جس گت مد موہا

اگست (ستارے کا نام) نے آکاش میں چڑھتے ہی راستوں کے جل کو ایسے سکھا ڈالا جیسے سنتوش لوبھ کو سکھا ڈالتا ہے۔ ندیوں میں اور تالابوں میں نرمل جل ایسے شوبھا پا رہا ہے۔ جیسے اہنکار اور

اگیان سے رہت سنت مہاتماؤں کا ہردہ نرمل ہوا سوہتا ہے۔

۳

رس رس سوکھ سرت سر پانی۔ ممتا تیاگ کریں جمے گیانی
جان سرد رتو کھنجن آئے۔ پائے سمے جمے سکرت سہائے

ندیوں اور تالابوں کا جل دھیرے دھیرے سوکھ رہا ہے۔ جیسے گیانی پرش ممتا (موہ) کا تیاگ کرتے ہیں۔ سرد رتو کو جان کر کھنجن پچھی آ گئے۔ جیسے وقت پانے پر پُن کرم اپنا پھل دینے کیلئے پرگٹ ہو جاتے ہیں۔

۴

پنک نہ رینو سوہ اس دھرنی۔ نیتی نپن نرپ کے جس کرنی
جل سنکوچ بکل بھئیں مینا۔ ابدھ کٹمبی جمے دھن ہینا

نہ کیچڑ ہے نہ دھول۔ دھرتی صاف ستھری کیسی شوبھا پا رہی ہے۔ جیسے نیتی میں ماہر راجہ کی کرنی شوبھا پاتی ہے۔ پانی کو سوکھتے دیکھکر مچھلیاں ویاکل ہو رہی ہیں۔ جیسے کوئی مورکھ گرہستی دھن کے بنا ویاکل ہوتا ہے۔

۵

بنو گھن نرمل سوہ اکاسا۔ ہرجن اِو پرہر سب آسا
کہُں کہُں برشٹی سارَدی تھوری۔ کوؤ ایک پاو بھگتی جمے موری

بغیر بادلوں کے صاف آسمان ایسا شوبھا پا رہا ہے۔ جیسے ایشور کا بھگت سب آشاؤں کو چھوڑ کر شوبھا پاتا ہے۔ کسی کسی استھان میں سرد موسم کی بھی تھوڑی تھوڑی بوندا باندی ہو رہی ہے۔ جیسے کوئی ہی ورلا پرش میری بھگتی کو پاتا ہے۔

دوہا

چلے ہرشِ تج نگر نرپ تاپس بنک بھکھاری
جمے ہری بھگتی پائے شرم تجہیں آشرمی چاری

موسم کھلا پا کر راجہ لوگ فتحیابی کے لئے، تپسوی تپ کرنے کے لئے، بیوپاری بیوپار کے لئے اور بھکاری بھکشا کے لئے اپنے اپنے گھر کانوں سے پرسن ہو کر چل دیئے۔ جیسے بھگوان کی بھگتی پا کر چاروں آشرم والے اپنے اپنے آشرموں کے کٹھن سادھنوں کی تکلیف کو چھوڑ دیتے ہیں۔

۱

سکھی مین جے نیر اگادھا۔ جمے ہری شرن نہ ایکو بادھا
پھولیں کمل سوہ سر کیسا۔ نرگن برہم سگن بھئیں جیسا

جو مچھلیاں اتھاہ جل (سمندر) میں ہیں۔ وہ سکھی ہیں۔ جیسے بھگونت شرن میں آ جانے پر ایک بھی دکھ نہیں رہتا۔ کمل کے پھولوں سے تالاب کیسے شوبھا پا رہا ہے۔ جیسے نرگن برہم سگن ہونے پر شوبھا پاتا ہے۔

۲

گنجت مدھکر مکھر انوپا۔ سندر کھگ رو نانا روپا
چکرباک من دکھ نسی پیکھی۔ جمے درجن پر سمپتی دیکھی

بھونرے لاثانی شبد کرتے ہوئے گونج رہے ہیں۔ اور پنچھیوں کی طرح طرح کی سندر آواز آ رہی ہے۔ چکوا چکوی رات کو دیکھکر من میں بہت دکھی ہیں۔ جیسے دشٹ سبھاؤ منش دوسروں کی خوشحالی کو دیکھکر دکھی ہوتا ہے۔

۳

چاتک رٹت ترشا اتی اوہی۔ جمے سکھ لہے نہ سنکر دروہی
سرداتپ نسی سسی اپہرئی۔ سنت درس جمے پاتک ٹرئی

پپیہا پی پی کی رٹ لگاتا ہے۔ اسے بڑی پیاس ہے۔ جیسے شری شنکر جی کے دروہی (مخالف) کو کبھی سکھ نہیں ملتا۔ وہ سکھ کے لئے چلاتا ہے۔ رات کو چندرما سرد رتو کے تاپ کو ہر لیتا ہے۔ جیسے سنتوں کے درشن سے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔

۴

دیکھ اندو چکور سمدائی۔ چتوہیں جمے ہرجن ہری پائی
مسک دنس بیتے ہم تراسا۔ جمے دوج دروہ کئیں کل ناسا

چندرما کو دیکھکر چکور منڈلی اس پرکار ٹکٹکی لگائے اس کی اور دیکھ رہی ہے۔ جیسے بھگوان کا بھگت بھگوان کے درشن پا کر ٹکٹکی لگائے ان کی اور دیکھتا ہے۔ مچھر اور ڈانس سردی کے بھے سے اس پرکار نشٹ ہو گئے۔ جیسے ویدوان برہمنوں کے ساتھ ویر کرنے سے کل کا ناس ہو جاتا ہے۔

دوہا

بھومی جیو سنکل رہے گئے سرد رتو پائے
سدگرو ملیں جاہیں جمے سنسے بھرم سمدائے

جیسے میگھ کے گرو کے مل جانے پر سب تمغہ کا اور بھرم سموہ کا ناش ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی برسات میں پرتھوی پر جو کیڑے مکوڑے پیدا ہو گئے تھے۔ وہ سب سرد رتو کے آنے پر نشٹ ہو گئے۔

کتہوں رہنو جوں جیوت ہوئی۔ [۲] تات جتن کر آنیہوں سوئی
سگریو ہوں سدھ مور بساری۔ پاوا راج کوس پر ناری

سیتا جی کہیں بھی ہوں۔ اگر وہ زندہ ہونگی۔ تو ہے تات! میں کوشش کر کے انہیں ضرور لاؤں گا۔ راج خزانہ و دارالحکومت اور استری پاکر سگریو نے بھی میری سدھ بھلا دی۔

جیہیں سایک مارا میں بالی۔ [۳] تیہیں سر ہتوں موڑھ کہنہ کالی
جاسو کرپا چھوٹہیں مد موہا۔ تا کہنہ اُما کہ سپنے ہوں کوہا

جس بان سے میں نے بالی کو مارا تھا۔ کل اسی بان سے اس موڑھ سگریو کو ماروں گا۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جن کی کرپا سے ابھیمان اور موہ چھوٹ جاتے ہیں۔ اُن بھگوان کو کہیں سپنے میں بھی کرودھ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو بھگوان کی نرلیلا کا ایک چمتکار ہے۔

جانہیں یہ چرت مُنی گیانی۔ [۴] جنہہ رگھوبیر چرن رتی مانی
لچھمن کرودھ ونت پربھو جانا۔ دھنش چڑھائے گہے کر بانا

بھگوان شری رگھوبیر جی کی اس لیلا کو وہ مُنی گیانی لوگ جانتے ہیں۔ جنہوں نے بھگوان کے چرنوں میں پریتی جوڑلی ہے۔ لکشمن جی نے جب شری رام چندر جی کو غصے میں دیکھا۔ تو انہوں نے دھنش اٹھا کر بان ہاتھ میں پکڑ لیا۔

دوہا
تب انج ہی سمجھاو رگھوپتی کرونا سیئو
بھے دیکھائے لے آوہو تات سکھا سگریو

تب دیا کی سیما (حد) شری رگھوناتھ جی نے چھوٹے بھائی لکشمن جی کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے تات! متر سگریو کو صرف ذرا دھمکا کر یہاں لے آؤ۔ (ارتھات اُسے کوئی کشٹ نہ پہنچانا)

ایہاں پون سُت ہردے بچارا۔ [۱] رام کاج سگریو بسارا
نکٹ جائے چرننہہ سر ناوا۔ چار ہو بدھی تیہی کہی سمجھاوا

اُدھر پون کمار شری ہنومان جی نے وچار کیا۔ کہ سگریو نے شری رام جی کے کام کو بھلا دیا ہے۔ اُنہوں نے سگریو کے پاس جا کر چرنوں میں سر نوایا اور چاروں پرکار کی نیتی کہہ کر انہیں سمجھایا۔

سُن سگریو پرم بھے مانا۔ [۲] بشے موہ سر لینہو گیانا
اب مارت سُت دوت سموہا۔ پٹھوہو جہنہ تہنہ بانر جوہا

ہنومان جی کے بچن سُن کر سگریو بہت ڈر گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ وشیوں نے میرے گیان کو ہر لیا ہے۔ اب ہے پون کمار! جہاں جہاں بانروں کے دل رہتے ہیں۔ وہاں دوتوں کے سموہ کو بھیجو۔

کہہو پاکھ مہنہ آو نہ جوئی۔ [۳] مورے کر تاکر بدھ ہوئی
تب ہنومنت بلائے دوتا۔ سب کر کر سنمان بہوتا!

اور سب بانروں کے دلوں کو کہلا بھیجا۔ کہ پندرہ دن کے اندر اندر جو نہ آئے گا۔ وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا۔ تب ہنومان جی نے دوتوں کو بلا کر سب کا بہت آدر کیا۔

بھے ارو پریتی نیتی دکھرائی۔ [۴] چلے سکل چرننہہ سر نائی
ایہی اوسر لچھمن پُر آئے۔ کرودھ دیکھ جہنہ تہنہ کپی دھائے

اور انہیں بھے، پریتی اور نیتی بھی دکھلائی، سب دوت چرنوں میں سر نوا کر چلے اتنے میں لکشمن جی بھی نگر میں آ پہنچے۔ اُن کو غصے ہوا دیکھ کر بانر ادھر اُدھر بھاگے۔

دوہا
دھنش چڑھائے کہا تب جار کروں پُر چھار
بیاکل نگر دیکھ تب آئیو بالی کمار

لکشمن جی نے دھنش چڑھا کر کہا۔ کہ نگر کو جلا کر ابھی راکھ کئے دیتا ہوں۔ تب نگر کی گھبراہٹ دیکھ کر بالی پتر انگد جی اُن کے پاس آئے۔

چوپائی

چرن نائے سر بنتی کینہی۔ [۱] لچھمن ابھے بانہہ تیہی دینہی
کرودھ ونت لچھمن سُن کانا۔ کہہ کپیس اتی بھے اکلانا

لکشمن جی کے چرنوں میں سر نوا کر انگد نے بنتی کی تب

لکشمن جی نے کھیچا اُٹھا کر کہا۔ کہ ڈرو نہیں۔ سُگریو نے اپنے کانوں سے لکشمن جی کو کرودھ بھرا سُن کر ڈر کے مارے گھبرا کر کہا۔

سُنو ہنومنت سنگ لے تارا۔ کر بنتی سمجھاؤ کُمارا ۲
تارا سہت جائے ہنومانا۔ چرن بندی پربھو سجس بکھانا

ہے ہنومان! سُنو۔ تم اپنے ساتھ تارا کو لے کر لکشمن جی کے پاس جا کر بنتی کر کے سمجھا بُجھا کر انہیں شانت کرو۔ ہنومان جی نے تارا سمیت جا کر لکشمن جی کے چرنوں کی بندنا کی اور پربھو شری رام جی کے سُندر یش کا ورنن کیا۔

کر بنتی مندر لے آئے۔ چرن پکھارے پلنگ بیٹھائے ۳
تب کپیس چرنہہ سر ناوا۔ گہہ بھُج لچھمن کنٹھ لگاوا

وہ دونو بنتی کر کے لکشمن جی کو راج محل میں لے آئے۔ اُن کے چرن دھو کر انہیں پلنگ پر بیٹھایا۔ تب سُگریو نے لکشمن جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ بھُجا پکڑ کر اُسے لکشمن جی نے گلے لگا لیا

ناتھ بشے سم مد کچھ ناہیں۔ مُنی من موہ کری چھن ماہیں ۴
سُنت بنیت بچن سُکھ پاوا۔ لچھمن تیہی بہو بدھی سمجھاوا

سُگریو نے کہا۔ ہے ناتھ! وشے کے برابر اور کوئی مد نہیں ہے۔ یہ تو چھن بھر میں مُنیوں کے من کو بھی موہت کر دیتا ہے۔ سُگریو جی کے بنتی بھرے بچنوں کو سُن کر لکشمن جی بڑے پرسن ہوئے۔ اور اُن کو بہت پرکار سے سمجھایا۔

پون تنے سب کتھا سُنائی۔ جیہی بدھی گئے دوت سمدائی ۵

تب جس پرکار دُوتوں کے سمودائے چاروں طرف کو بھیجے گئے تھے۔ وہ سب سماچار ہنومان جی نے لکشمن جی کو کہہ سُنایا۔

دوہا
ہرش چلے سُگریو تب انگد آدی کپی ساتھ
رام انج آگیں کر آئے جہنہ رگھو ناتھ

تب انگد وغیرہ بانروں کو ساتھ لے کر اور شری رام چندر جی کے چھوٹے بھائی لکشمن جی کو آگے کر کے سُگریو پرسن ہوئے چل دیئے۔ اور جہاں پر کہ شری رگھوناتھ جی تھے۔ وہاں آ پہنچے۔

چوپائی
نائے چرن سر کہہ کر جوری۔ ناتھ موہی کچھ ناہیں کھوری ۱
اتِسیہ پربل دیو تو مایا۔ چھوٹے رام کرہو جوں دایا

شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں سر نوا کر اور ہاتھ جوڑ کر سُگریو نے کہا۔ ہے ناتھ! میرا کچھ بھی دوش نہیں ہے۔ ہے دیو! آپکی موہنی مایا بہت ہی بلوان ہے۔ وہ تبھی چھوٹتی ہے جب آپکی دیا درشٹی ہو۔

بشے بس سُر نر مُنی سوامی۔ میں پانور پشو کپی اتی کامی ۲-۳
ناری نین سر جاہی نہ لاگا۔ گھور کرودھ تم نسی جو جاگا
لوبھ پاس جہیں گر نہ بندھایا۔ سو نر تمہ سمان رگھو رایا
یہ گن سادھن تیں نہیں ہوئی۔ تمہری کرپا پاوے کوئی کوئی

ہے سوامی! دیوتا منش، اور مُنی سبھی وشیوں کے آدھین ہیں۔ پھر میں تو پامر پشو مہا نیچ بندر جاتی سبھاو سے ہی کام اندھ ہوں۔ استری کا تیر نگاہ جس کو نہیں لگا۔ اور جو کرودھ روپی بھینکر اندھیری رات میں بھی جاگتا رہتا ہے۔ ارتھات جو کرودھ کے قابو میں نہیں آتا۔ اور جس کے گلے میں لوبھ روپی پھانسی نہیں پڑی۔ ارتھات جو کبھی لوبھ کے وش میں نہیں ہوا۔ ایسا منش تو پھر آپ کا ہی روپ ہے منش میں ایسا گن سادھنوں سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جس پر آپ کی کرپا ہوگی۔ وہ ہزاروں میں سے کوئی اسے پراپت کرتا ہے۔

تب رگھوپتی بولے مُسکائی۔ تمہ پریہ موہی بھرت جمی بھائی ۴
اب سوئے جتن کرہو من لائی۔ جیہیں بدھی سیتا کی سُدھ پائی

تب شری رگھوناتھ جی مسکرا کر بولے۔ ہے بھائی! تم مجھے بھرت جی کی طرح پیارے ہو۔ غور کر کے وہی اُپائے کرو۔ جس اُپائے سے سیتا جی کی کچھ خبر ملے۔

دوہا
ایہی بدھی ہوت تب بہا آئے بانر جوتھ
نانا برن سکل دسی دیکھئے کپیس برُوتھ

اس پرکار بات چیت ہو رہی تھی۔ کہ اتنے میں بانروں کے

گروہ کے گروہ آ گئے۔ وہ بہت ہی رنگوں کے تھے۔ اور جدھر دیکھو سب دشاؤں میں بانروں کے دل کے دل دکھائی دینے لگے۔

چوپائی

بانر کٹک اُما میں دیکھا۔ سو مورکھ جو کرن چہ لیکھا
آئے رام پد ناوہیں ماتھا۔ نرکھ بدن سب ہوہیں سناتھا

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! بانروں کے اس اپار لشکر کو میں نے دیکھا تھا۔ اُس کی جو گنتی کرنا چاہے وہ مورکھ ہے۔ سب بانر آ آ کر شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکاتے ہیں۔ اور اُنکے سندر مکھ کو دیکھ کر اور اپنے آپ کو اُن کی شرن میں محفوظ دیکھکر پرسن ہوتے ہیں۔

اس کپی ایک نہ سینا ماہیں۔ رام کسل جیہی پوچھی ناہیں
یہ کچھ نہیں پربھو کے ادھکائی۔ بسو روپ بیاپک رگھورائی

اُس لشکر میں ایک بھی ایسا بانر نہ تھا جس سے شری رام جی نے اُس کی کُشل نہ پوچھی ہو۔ پربھو شری رام جی کے لئے یہ کچھ بڑی بات نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ وشو روپ اور سرو دیاپک ہیں۔ ارتھات وہ سب روپوں میں اور سب ستھانوں میں موجود ہیں۔

ٹھاڈے جہنہ تہنہ آئیس پائی۔ کہہ سگریو سب ہی سمجھائی
رام کاج ارو مور نہورا۔ بانر جوتھ جاہو چہوں اورا

سب بانر آگیا پاکر اِدھر اُدھر کھڑے ہو گئے۔ تب سگریو نے سب کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے بانرو! تم سیتا جی کی سدھ کے لئے چاروں طرفوں میں جاؤ۔ یہ شری رام جی کا کام ہے۔ اور مجھ پر تم لوگوں کا احسان ہے۔

جنک سُتا کہنہ کھوجہو جائی۔ ماس دوس مہنہ آیہو بھائی
اودھی میٹ جو بنو سدھ پائیں۔ آوے بنیہی سو موہی مرائیں

جانکی جی کی تلاش کرو۔ ہے بھائی! مہینے بھر میں واپس لوٹ آنا۔ جو مہینے بھر کی میعاد گذار کر بنا پتہ لگائے ہی لوٹ آئے گا اُسے مروانا ہی پڑے گا۔

دوہا

بچن سنت سب بانر جہنہ تہنہ چلے ترنت

تب سگریو بولائے انگد نل ہنو منت

سگریو کی آگیا پاتے ہی سب بانر ادہر اُدھر چاروں طرفوں میں چل پڑے۔ تب سگریو نے انگد نل اور ہنومان آدی مکھیہ یودھاؤں کو بلوایا۔

چوپائی

سُنہو نیل انگد ہنومانا۔ جامونت متی دھیر سُجانا
سکل سبھٹ مل دچھن جاہو۔ سیتا سدھ پوچھیہو سب کاہو

ہے دھیر بدھی اور چتر نیل و انگد، ہنومان اور جامونت! تم سب شریشٹھ ویر دکھن کی طرف جاؤ۔ اور جو جہاں ملے سب کسی سے سیتا جی کا پتہ پوچھو۔

من کرم بچن سو جتن بچارہو۔ رام چندر کر کاج سنوارہو
بھانو پیٹھ سیئے اُر آگی۔ سوامی ہی سرب بھاؤ چھل تیاگی

من بچن اور کرم سے سیتا جی کا پتہ لگانے کا ہی اُپائے سوچنا اس پرکار شری رام جی کے اس کام کو سپھل کرنا۔ سورج کو پیٹھ سے اور اگنی کو سامنے سے سیون کرنا چاہئے لیکن سوامی کی سیوا تو چھل چھوڑ کر من بچن کرم سب طرح سے سچے بھاؤ سے کرنی چاہئے۔

تج مایا سیئے پرلوکا۔ مٹہیں سکل بھو سنبھو سوکا
دیہہ دھرے کر یہہ پھل بھائی۔ بھجئے رام سب کام بہائی

سنسار کے دشئے بھوگوں از نیاوی عیش و عشرت کو چھوڑ سوامی کی سیوا کرنا آدی شبھ سادھنوں کا انشٹھان کرنے پرلوک کو سدھارنا چاہئے۔ جس سے جنم مرن روپی سنسار ساگر سے پیدا ہونے سنتاپ مٹ جائیں۔ ہے بھائی! جنم لینے کا یہی اُتم پھل ہے۔ کہ سب کاموں کو چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کیا جائے۔

سوئے گنگیہ سوئی بڑ بھاگی۔ جو رگھوبیر چرن انوراگی
آئیس مانگ چرن سر ناوی۔ چلے ہرش سمرت رگھورائی

وہی گُن وان ہے اور وہی سوبھاگیہ وان (خوش قسمت) ہے۔ جو شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں پریتی رکھتا ہے۔ آگیا مانگ کر اور چرنوں میں سر جھکا کر شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے۔

انگد آدی ویر پرسن ہو کر چلے۔

۵
پاچھیں پون تنیہ سرو ناوا۔ جان کاج پربھو نکٹ بلاوا
پرسا سیس سروُرہ پانی۔ کرمُدریکا دینہی جن جانی

سب کے پیچھے پون کمار شری ہنومان جی نے سر نوایا۔ شری رام جی نے کار یہ کا وچار کر کے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ اپنا ہاتھ کمل ہنومان جی کے سر پر پھیرا۔ اور انہیں اپنا سیوک جان کر اپنے ہاتھ کی انگوٹھی اوتار کر دی

۶
بہو پرکار سیتہی سمجھائیہو۔ کہہ بل برہ بیگ تمہ آئیہو
ہنومت جنم سپھل کرمانا۔ چلیئو ہردے دھر کرپانِدھانا

شری رام جی نے ودا کرتے وقت ہنومان جی کو کہا۔ کہ تم بہت پرکار سے سیتا جی کو سمجھانا۔ میرے بل کا ورنن کر کے انہیں دھیرج دینا۔ اور انکے ویوگ میں جو میری اوستھا ہوتی ہے۔ وہ بھی سب کہہ دینا۔ یہ سب کام پورا کر کے جلدی واپس آنا۔ ہنومان جی نے اپنا جنم سپھل سمجھا۔ اور کرپا ندھان پربھو شری رام جی کا دھیان ہردے میں دھارن کر کے چل دیئے۔

۷
جدپی پربھو جانت سب باتا۔ راج نیتی راکھت سُر تراتا

دیوتاؤں کے سنکٹ دور کرنے والے پربھو انتر یامی شری رام چندر جی اگرچہ سب کچھ جانتے ہیں۔ تو بھی راج نیتی کی مریادا کا پالن کرنے کے لئے وہ اِدھر اُدھر بانروں کو بھیج رہے ہیں۔

دوہا
چلے سکل بن کھوجت سرتا سر گری کھوہ
رام کاج لیلین من بسرا تن کر چھوہ

سب بانر بن، ندی اور پربتوں کی غاروں میں سیتا جی کو کھوجتے چلے جا رہے ہیں۔ من شری رام جی کی سیوا میں لولین ہے (مگن ہے مستغرق ہے) کسی کو اپنے شریر کی بھی سدھ نہیں رہی ہے۔

۱
کتہوں ہوئے نسچر سے بھینٹا۔ پران لیہیں ایک ایک چپیٹا
بہو پرکار گری کانن ہیرہیں۔ کوؤ منی ملت تاہی سب گھیرہیں

راستے میں اگر کوئی راکشش مل جاتا ہے۔ تو ایک ایک تھپیڑے سے ہی اس کی جان نکال لیتے ہیں۔ پہاڑوں اور بنوں کو بہت پرکار کھوج رہے ہیں۔ کوئی منی مل جاتا ہے۔ تو اُس سے سیتا جی کا پتہ پوچھنے کے لئے گھیر لیتے ہیں۔

۲
لاگی ترشا اتیسہ اکلانے۔ ملے نہ جل گھن گہن بھلانے
من ہنومان کینہہ انومانا۔ مرن چہت سب بنو جل پانا

اتنے میں سب کو بہت ہی پیاس لگ گئی۔ پیاس کے مارے سب تڑپنے لگے۔ جل کہیں نہیں ملتا۔ گھنے جنگل میں راستہ بھول گئے ہنومان جی نے من میں وچار کیا۔ کہ پانی کے بنا سب بانر مرا ہی چاہتے ہیں۔

۳
چڑھ گری سکھر چہوں دس دیکھا۔ بھومی بور ایک کوتک پیکھا
چکرباک بک ہنس اڑاہیں۔ بہوتک کھاگ پرسہیں ماہیں

انہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر چاروں طرف دیکھا۔ تو انہیں زمین کے اندر ایک گپھا میں ایک اچنبھا دکھائی دیا۔ اُسکے اوپر چکوے، بگلے اور ہنس اُڑ رہے ہیں اور بہت سے پنچھی اُس گپھا کے اندر چلے جاتے ہیں۔

۴
گری تے اتر پون ست آوا۔ سب کہہ لئے سوئی بیبر دکھاوا
آگیں کے ہنومنت ہی لینہا۔ پیٹھے بیبر بلنب نہ کینہا

پون کمار شری ہنومان جی پربت سے اُتر آئے اور سب کو لے جا کر انہوں نے وہ گپھا دکھلائی۔ سب نے ہنومان جی کو آگے کر لیا۔ اور اس گپھا میں جانے میں ذرا دیر نہ کی۔

دوہا
دیکھ جائے اپون بر بر بگسِت بہو کنج
مندر ایک رچر تہہ بیٹھی ناری تپ پنج

اندر جا کر انہوں نے ایک سندر باغیچہ اور تالاب دیکھا۔ جس میں کہ بہت سے کمل کھِلے ہوئے ہیں۔ وہاں ایک سندر مندر ہے جس میں ایک تپسیہ کی راشی استری بیٹھی ہے۔

چوپائی

دُور تے تاہی سُنبہہ سِر ناوا ۔ پُوچھیں نِج برتانت سُناوا
تیہیں تب کہاکرہُو جل پانا ۔ کھاہُو سُرس سُندر پھل نانا

دُور سے ہی سب بانروں نے اسے سر نوایا اور اُس کے پُوچھنے پر اپنا سارا حال کہہ سُنایا ۔ تب اُس نے کہا کہ تم سب جل پان کرو اور طرح طرح کے سُندر اور میٹھے پھل کھاؤ ۔

۲
مجن کینہہ مدھر پھل کھائے ۔ تاسُ نکٹ پُنی سب چل آئے
تیہیں سب اپنی کتھا سُنائی ۔ مَیں اب جاب جہاں رگھورائی

سب نے اشنان کر کے میٹھے پھل کھائے ۔ تب سب پھر اُس کے پاس چلے آئے ۔ تب اُس نے بانروں کو اپنی ساری کتھا کہہ سُنائی اور کہا کہ میں اب شری رگھوناتھ جی کے پاس جاؤں گی ۔

۳
مُودہو نین بِبر تج جاہو ۔ پیہہو سیت ہی ان پچھتاہو
نین مُود پُنی دیکھہیں بیرا ۔ ٹھاڈھے سکل سِندھو کے تیرا

تم لوگ اپنی آنکھیں بند کر لو ۔ اور گپھا کو چھوڑ کر باہر جاؤ ۔ ہمت نہ ہارو ۔ تم سیتا جی کو پا جاؤ گے ۔ انہوں نے آنکھیں بند کر لیں اور جب کھول کر دیکھا ۔ تو کیا دیکھتے ہیں ۔ کہ وہ سب سمندر کے کنارے پر کھڑے ہیں ۔

۴
سو پُنی گئی جہاں رگھوناتھا ۔ جائے کمل پد نائے سی ماتھا
نانا بھانت بنے تیہیں کینہی ۔ ان پاینی بھگتی پربھو دینہی

وہ خود شری رام جی کے پاس گئی ۔ اس نے جا کر پربھو کے چرن کملوں میں سر نوایا ۔ اور بہت طرح سے بنتی کی ۔ پربھو شری رام چندر جی نے اُسے اپنی اچل بھگتی دی ۔

بدری بن کہنہ سو گئی پربھو آگیا دھر سیس
دوہا ۔ اُر دھر رام چرن جُگ جے بندت اج ایس

پربھو کی آگیا کو سر پر دھر کر اور شری رام جی کے دونوں چرنوں کا دھیان ہردے میں دھر کر جن چرنوں کی بندنا برہما اور شو جی بھی کرتے ہیں ۔ وہ بدری کا آشرم کو چلی گئی ۔

چوپائی
ایہاں بچار ہیں کپی من ماہیں ۔ بیتی اودھی کاج کچھ ناہیں
سب مِل کہہیں پرسپر باتا ۔ بنو سُدھ لیئیں کرب کا بھراتا

ادھر بانر وچار کر رہے ہیں ۔ کہ مہینہ تو ختم ہونے کو آیا ۔ پر کام کچھ بھی نہیں ہُوا ۔ سب مِل کر آپس میں باہا بات کرنے لگے کہ ہے بھائی ! اب تو سیتا جی کا کچھ پتہ لگائے بغیر لوٹ کر بھی کیا کریں گے ۔

۲
کہہ انگد لوچن بھر باری ۔ دُہُوں پرکار بھئی مرتُو ہماری
ایہاں نہ سُدھ سیتا کے پائی ۔ اُہاں گئیں مارہی کپی رائی

انگد نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا ۔ کہ دونو طرح ہی ہماری موت ہے ۔ اِدھر تو سیتا جی کا کچھ پتہ نہیں مِلا ۔ اور واپس جانے پر سُگریو مار ڈالیں گے ۔

۳
پِتا بدھے پر مارت موہی ۔ راکھا رام نہور نہ او ہی
پُنی پُنی انگد کہہ سب پاہیں ۔ مرن بھئیو کچھ سنسیہ ناہیں

سُگریو تو پتا جی کے مارے جانے پر ہی مجھے مار ڈالتے ۔ پر نتو شری رام جی نے میری رکھشا کی ہے ۔ اس میں مجھ پر سُگریو کا کوئی احسان نہیں ہے ۔ انگد بار بار سب سے کہہ رہے ہیں ۔ کہ اب مرنا ہی ہو گا ۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے ۔

۴
انگد بچن سُنت کپی بیرا ۔ بول نہ سکہیں نین بہہ نیرا
چھن ایک سوچ مگن ہوئے رہے ۔ پُنی اس بچن کہت سب بھئے

انگد کے بچن سُن کر سب بانر ویر چُپ رہ گئے ۔ کچھ بول نہ سکے ۔ چھن بھر کے لئے ۔ سب چنتا میں مگن ہو گئے ۔ پھر سب ایسا بچن کہنے لگے ۔

۵
ہم سیتا کے سُدھ لینہیں بنا ۔ نہیں جیہیں جُبراج پربینا
اس کہہ لون سندھو تٹ جائی ۔ بیٹھے کپی سب دربھ ڈسائی

ہے قابل یوراج ! ہم لوگ سیتا جی کی تلاش کئے بنا واپس نہیں لوٹیں گے ۔ ایسا کہہ کر سب نکٹ سمندر کے کنارے پر جا کر کُشا

بچھا کر بیٹھ گئے۔

جاموونت انگد دُکھ دیکھی۔ کہیں کتھا اُپدیس بسیکھی
تات رام کہنہ نرجن مانہو۔ نرگُن برہم اجت اج جانہو

جاموونت انگد کو دُکھی دیکھ کر اُسے بہت کتھا اور اپدیش کہنے لگے۔ ہے تات! شری رام جی کو تم سادھارن منش نہ سمجھو۔ وہ نرگُن اجے (ناقابل تسخیر) ابدا جنما برہم ہیں۔ ایسا سمجھو۔

ہم سب سیوک اتی بڑبھاگی۔ سنتت سگُن برہم انوراگی

ہم اُن کے سیوک ہیں۔ یہ ہمارا بڑا ہی سوبھاگیہ ہے۔ کہ ہم سدا اُن کے سگُن روُپ شری رام جی میں پریتی رکھتے ہیں۔

دوہا
نج اچھا پربھو اوترے سُر مہی گو دوِج لاگ
سگُن اُپاسک سنگ تہہ رہیں موچھ سب تیاگ

اپنی اچھیا سے پربھو۔ دیوتاؤں، پرتھوی گائے اور برہمنوں کے ہت ارتھ اوتار لیتے ہیں۔ وہاں سگُن اُپاسک سب پرکار کے موکھش سُکھ کو تیاگ کر سدا اُن کی سیوا کے لئے ساتھ رہتے ہیں۔

چوپائی
ایہی بدھی کتھا کہیں بہو بھانتی۔ گری کندرا سُنی سمپاتی
باہیر ہوئے دیکھ بہو کیسا۔ موہی اہار دینہہ جگدیسا

اس پرکار جاموونت بہت پرکار سے کتھائیں کہہ رہے ہیں انکی سب باتیں سمپاتی نے پہاڑ کی غار میں سُنیں۔ باہر نکل کر اُس نے بہت سے بانر دیکھے۔ تب انہوں نے بھگوان کا دھنیاد کیا۔ کہ جنہوں نے اُسے بیٹھے بٹھائے کو ہی گھر پر کھانے کے لئے بھوجن بھیج دیا۔

آج سب ہی کہنہ بھچھن کروُں۔ دِن بہو چلے اہار بِنو مروُں
کبہوُں نہ مِل بھر اُدر اہارا۔ آج دینہہ بدھی ایکہیں بارا

آج ان سب کو کھا جاؤں گا۔ بھوکے مرتے بہت دن گذر گئے۔ پیٹ بھر کر کبھی کھانا بھی نصیب نہ ہوا۔ آج بدھاتا نے مجھے ایک بار ہی بہت سا بھوجن دے دیا۔

ڈرپے گیدھ بچن سُن کانا۔ اب بھا مرن سنیہ ہم جانا
کپی سب اُٹھے گیدھ کہنہ دیکھی۔ جاموونت من سوچ بسیکھی

گیدھ کے بچن کانوں سے سُنتے ہی سب بانر ڈر گئے۔ کہ اب سچ مچ ہی موت آ گئی۔ اُس سمپاتی گیدھ کو دیکھ کر بانر سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔ جاموونت کے من میں بہت سوچ ہُوا۔

کہہ انگد بچار من ماہیں۔ دھنیہ جٹایُو سم کوؤ ناہیں
رام کاج کارن تن تیاگی۔ ہری پُر گیئو پرم بڑبھاگی

انگد نے من میں وچار کر کہا۔ آہا! جٹایُو کے سمان کوئی بھی دھنیہ نہیں ہے۔ شری رام جی کے کاریہ میں سیوا کرتا ہوا اپنا شریر چھوڑ کر وہ بھاگیہ شالی بھگوان کے پرم دھام کو چلا گیا۔

سُن کھگ ہرش سوک جُت بانی۔ آوا نکٹ کپنہہ بھے مانی
تنتہہ ابھے کر پوچھیسی جائی۔ کتھا سکل تنتہہ تاہی سُنائی

خوشی اور غم سے ملے جلے بچنوں کو سُن کر سمپاتی پنچھی بانروں کے نزدیک آیا۔ بانر سب ڈر گئے۔ اُن کو تسلی دے کر اُن کا ڈر دُور کر کے اُس نے اُن سے جٹایُو کا سارا حال پوچھا تب انہوں نے ساری کتھا اُسے کہہ سُنائی۔

سُن سمپاتی بندھو کے کرنی۔ رگھوپتی مہما بہو بدھی برنی

بھائی جٹایُو کی اُتم کرنی کو سُن کر سمپاتی نے بہت پرکار سے شری رگھوناتھ جی کی مہما کا ورنن کیا۔

دوہا
موہی لے جاہو سندھو تٹ دیوں تلانجلی تاہی
بچن سہائے کربی میں پیہہو کھوجہو جاہی

اُس نے کہا۔ کہ مجھے تم سمندر کے کنارے لے جاؤ۔ تاکہ میں اپنے بھائی جٹایُو کو تلانجلی دیدوں۔ اُس سیوا کے بدلے میں تمہاری مدد کروُں گا جس سے سیتا جی کو پا جاؤ گے۔

چوپائی

اج گر یا کر ساگر نیرا۔ کہہ نج کتھا سنہو کپی ویرا
ہم دوو بندھو پرتھم ترنائی۔ گگن گئے رَبی نکٹ اُڑائی

سمندر کے کنارے پر جا کر اپنے چھوٹے بھائی جٹایو کی کریا کر کے سمپاتی اپنی کتھا کہنے لگا ہے بانر ویرو! سنو جٹایو اور میں دونو بھائی ایک بار اپنی چڑھتی جوانی کی اوستھا میں آکاش میں اُڑ کر سورج کے نزدیک چلے گئے۔

۲
تیج نہ سہہ سک سو پھر آوا۔ میں ابھیمانی رَبی نیاراوا
جرے پنکھ اتی تیج اپارا۔ پریوں بھومی کر گھور چکارا

جٹایو سورج کی گرمی کو سہہ نہ سکا۔ اس لئے وہ پیچھے کو لوٹ آیا۔ لیکن میں ابھیمانی تھا اس لئے سورج کے پاس چلا گیا۔ بے حد تپش سے میرے پر جل گئے۔ اور میں چیخ مار کر زمین پر گر پڑا۔

۳
منی ایک نام چندرما اوہی۔ لاگی دیا دیکھ کر موہی
بہو پرکار تیہیں گیان سناوا۔ دیہہ جنت ابھیمان چھڑاوا

وہاں چندرما نام کے ایک منی تھے۔ اُن کو مجھ پر دیا آئی۔ انہوں نے بہت پرکار سے مجھے گیان اپدیش کر کے میرا دیہہ کا ابھیمان چھڑا دیا۔

۴
تریتا برہم منج تن دھری ہی۔ تاس ناری نسیچر پتی ہری ہی
تاس کھوج پٹھئی پربھو دوتا۔ تنہہ ہی ملیں تیں ہوب پنیتا

انہوں نے کہا کہ تریتا یگ میں برہم منش شریر دھارن کریں گے۔ اُن کی استری کو راکشسوں کا راجہ ہر لے جائے گا۔ اُنکی کھوج کے لئے پربھو دوت بھیجیں گے اُن سے ملنے پر تو پوتر ہو جائیگا

۵
جمہیں پنکھ کرسی جن چنتا۔ تنہہ ہی دکھائے دیہو تیں سیتا
منی کی گرا ستیہ بھئی آجو۔ سن مم بچن کرہو پربھو کاجو

تیرے پر [illegible] آئیں گے چنتا [illegible] اُن دوتوں کو تو سیتا جی کو دکھا دینا۔ منی کے وہ بچن آج سچ ہو گئے۔ اب میرے بچن سن کر تم پربھو کا کام کرو۔

گری ترکوٹ اوپر بس لنکا۔ تہہ رہ راون سہج اسنکا
تہہ اسوک اُپبن جہہ رہئی۔ سیتا بیٹھ سوچ رت اہئی

ترکوٹ پربت پر لنکا بسی ہوئی ہے۔ وہاں سبھاؤ سے ہی نڈر راون بستا ہے۔ وہاں اشوک نام کی ایک پھلواڑی ہے۔ وہاں سیتا جی رہتی ہیں۔ اس وقت سیتا جی چنتا میں مگن ہیں۔

دوہا

میں دیکھوں تم ناہیں گیدھ ہی درشٹی اپار
بوڑھ بھیوں نہ ت کرتیوں کچھک سہائے تمہار

میں سیتا جی کو دیکھ رہا ہوں لیکن تم نہیں دیکھ سکتے کیونکہ گیدھ کی نظر بے حد تیز ہوتی ہے۔ میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں۔ نہیں تو تمہاری اور بھی ضرور کوئی مدد کرتا۔ (چوپائی)

جو ناگھئے ست جوجن ساگر۔ کرے سو رام کاج متی آگر
موہی بلوک دھرہو من دھیرا۔ رام کرپا کس بھیو سریرا

جو سو یوجن (چار سو کوس) سمندر لانگھ سکے گا اور بدھیمان ہوگا۔ وہی شری رام جی کا یہ کام کر سکے گا۔ گھبراؤ نہیں۔ میری طرف دیکھ کر حوصلہ رکھو۔ دیکھو رام جی کی کرپا سے میرا پروں کے بغیر بے حال شریر پر نکلنے پر کیسا سندر ہو گیا۔

۲
پاپیو جا کر نام سمر ہیں۔ اتی اپار بھو ساگر تر ہیں
تاس دوت تم تج کدرائی۔ رام ہردے دھر کرہو اپائی

پاپی پرانی بھی جن کے نام کا سمرن کر کے اتی دکھداتا سنسار ساگر کو تر جاتے ہیں تم اُن کے دوت ہو۔ اس لئے بزدلی چھوڑ کر شری رام جی کا دھیان ہردے میں دھر کر حوصلہ رکھ کر کوشش میں لگ جاؤ۔

۳
اس کہہ گرڑ گیدھ جب گیئو۔ تن کے من اتی بسمے بھیو
نج نج بل سب کاہو بھاکھا۔ پار جائے کر سنسے راکھا

[illegible] سمپاتی

چلا گیا۔ تب اُن بانروں کے من میں تعجب ہوا۔ سب باندر اپنا اپنا بل کہنے لگے۔ پر سمندر پار جانے میں سبھی نے بس و پیش کیا۔

جرٹھ بھیوں اب کہہ جھیسا۔ نہیں تن رہا پرتھم بل لیسا
جبہیں تری کرم بھئے کھراری۔ تب میں ترن رہیوں بل بھاری

رچھ راج جاموت کہنے لگے۔ میں اب بڈھا ہو گیا ہوں۔ شریر میں وہ پہلے کی طاقت نہیں رہی۔ جب شری رام چندر جی نے بامن اوتار لیا تھا۔ تب میں جوان تھا۔ اور مجھ میں بہت بڑا بل تھا

بلی باندھت پربھو بڑھیو سو تن برنی نہ جائے
دوہا اُبھے گھری مہہ دیں سات پردچھن دھائے

راجہ بلی کو باندھتے وقت جب پربھو نے اپنے شریر کو اتنا بڑھایا کہ جس کی حد کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ تب میں نے دو ہی گھڑی میں پھلانگ کے اُس شریر کی سات پرکرما (ارد گرد گھومنا) کر لی تھیں

انگد کہے جاؤں میں پارا۔ جیہ سنشے کچھ پھرتی بارا
جاموت کہہ تم سب لائک۔ پٹھیے کہے سب ہی کر نایک

انگد نے کہا۔ میں پار تو چلا جاؤں گا لیکن واپس لوٹنے میں مجھے کچھ اپنے بل پر شک ہے۔ جاموت نے کہا۔ کہ تم ہم سب کے سوامی ہو۔ اس لئے ہم سیوک اپنے چھوٹے جی آپ کو کیسے بھیج سکتے ہیں۔

کہے ریچھ پتی سنو ہنومانا۔ کا چپ سادھ رہیو بلوانا
پون تنیہ بل پون سمانا۔ بدھی بیبیک بگیان ندھانا

ریچھ راج جاموت نے ہنومان جی سے کہا۔ ہے ہنومان! ہے مہا بلوان! سنو۔ تم نے یہ کیا چپ سادھ رکھی ہے؟ تم پون کے بیٹے ہو اور بل میں پون کے سمان ہو۔ بدھیمان، وچاروان اور گیان کے بھنڈار ہو۔

کون سو کاج کٹھن جگ ماہیں۔ جو نہیں ہوئے تات تم پاہیں
رام کاج لگ تو اوتارا۔ سنت ہی بھیو پربت آکارا

ہے تات دنیا میں کوئی بھی ایسا مشکل کام نہیں۔ جو تم نہ کر سکو۔ تمہارا تو اوتار ہی شری رام جی کے کاریہ کے لئے ہوا ہے یہ سُن کر ہنومان جی پربت کے سمان بڑے بھاری شریر والے ہو گئے۔

کنک برن تن تیج براجا۔ مانہوں اپر گرنہہ کر راجا
سنگھ ناد کر بارہیں بارا۔ لیلہیں ناگھیوں جل ندھی کھارا

اُن کا سنہری رنگ ہے۔ شریر پر تیج شوبھا پا رہا ہے۔ مانو دوسرا پربتوں کا راجہ سمیرو ہو۔ ہنومان جی نے بار بار شیر کی گرج نا کر کے کہا۔ میں اس کھارے سمندر کو کھیل ہی میں پار کر سکتا ہوں۔

سہت سہائے راون ہی ماری۔ آنیوں اہاں ترکوٹ اپاری
جاموت میں پوچھیوں توہی۔ اُچت سکھاون دیجہو موہی

اور راون کو اُن کے ساتھیوں سمیت مار کر ترکوٹ پربت کو یہاں اُٹھا کر لا سکتا ہوں۔ ہے جاموت! میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم مجھے کوئی واجب نصیحت کیجئے۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔

اتنا کرہو تات تم جائی۔ سیتہی دیکھ کہو سدھ آئی
تب نج بھج بل راجو نینا۔ کوتک لاگ سنگ کپی سینا

جاموت نے کہا۔ ہے تات! تم تو فقط اتنا ہی کام کرو۔ کہ سیتا جی کو دیکھ کر لوٹ کر اُن کا پتہ دو۔ تب اپنی بھجاؤں کے بل سے کمل نیتر شری رام جی خود ہی راکشسوں کا خاتمہ کر کے سیتا جی کو لے آئیں گے۔ بانروں کی سینا تو اُن کے ساتھ صرف کھیل تماشہ کے لئے ہوگی۔

چھند

کپی سین سنگ سنگھار نسچر رام سیتہی آنہیں
تریے لوک پاون سجس سُر منی نارد آدی بکھانہیں
جو سنت گاوت کہت سمجھت پرم پد نر پاوئی
رگھو بیر پد پاتھوج مدھکر داس تلسی گاوئی

بانروں کی فوج ساتھ لے شری رام جی راکشسوں کا سنگھار

کر کے سیتا جی کو لے آئیں گے۔ تب دیوتا اور منی نارد آدی تینوں
لوکوں کو پوتر کرنے والے بھگوان کے سُندر یش کا ورنن کریں گے
جس کو سُن کر، گا کر، اور کہہ کر اور سمجھ کر منش موکھش کو پاتے ہیں
اور جس کو شری رام جی کے چرن کملوں کا بھونرا سیوک تلسی داس
گاتا ہے۔

دوہا

بھو بھیشج رگھوناتھ جس سُنہیں جے نر ارو ناری
تنہہ کر سکل منورتھ سدھ کر ہیں تر سراری

شری رگھوناتھ جی کا سُندر یش جنم مرن روپی روگ کی اکسیر
دوائی ہے۔ جو پُرش اور استری اسے سُنیں گے۔ اُنکے سب منورتھوں
کو تہ شرا راکشس کے شتر و شری رام جی پورا کریں گے۔

سورٹھا

نیل اُتپل تن سیام کام کوٹی شوبھا ادھک
سُنئے تاسُ گُن گرام جاسُ نام اگھ کھگ بدھک

نیل کمل کے سمان شیام جن کا شریر ہے۔ کروڑوں
کامدیوں سے بھی بڑھ کر جن کی شوبھا ہے۔ اور جن کا نام پاپ
روپی پنچھی کے مارنے کے لئے شکاری کے سمان ہے۔ اُن شری
رام جی کے گنوں کے سموہ کو ضرور سُننا چاہیئے۔

ماس پارائن تیئیسواں وشرام۔ کشکندھا کانڈ سماپت۔ چوتھا سوپان سماپت ہُوا

پنچم سوپان
سُندر کانڈ

शान्तं शाश्वतम प्रमेयमनघं निर्वाण शान्ति प्रदं
ब्रह्मा शम्भु फणीन्द्र सेव्यमनिशं वेदान्त वेद्यं विभुम
रामाख्यं जगदीश्वरं सुर गुरं माया मनुष्यं हरिं
वन्देऽहं करुणाकरं रघुवरं भूपाल चूडामणिम
॥ १ ॥

شانتم شاشوتم اپرمیم انگھم نروان شانتی پردم
برہما شمبھو پھنی اندر سیوتم انشم ویدانت ویدیم وِبھم
راماکھیم جگدیشورم سُرگرم مایا منیشم ہرم
بندے اہم کرونا کرم رگھو ورم بھوپال چوڑا منیم!

شانت، سناتن (جو سدا سے ہو) ویرمانوں سے
پرے، پاپ رہت، موکھش روپ۔ پرم شانتی دینے والے
برہما شو اور شیش جی جن کی سدا سیوا میں رہتے ہیں۔
ویدانت واکیوں سے جاننے یوگیہ سرو ویاپک، رام کہلانے
والے، جگت کے سوامی، دیوتاؤں میں سب سے بڑے مایا
سے منش روپ دھارن کرنے والے سب پاپوں کے
ہرنے والے، دیا ندھان رگھو کل میں سریشٹھ اور راجاؤں
کے سرتاج شری رام جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

नान्या स्पृहा रघुपते हृदयेऽस्मदीये
सत्यं वदामि च भवानखिलान्तरात्मा
भक्तिं प्रयच्छ रघु पुङ्गव निर्भरां मे
कामादि दोषरहितं कुरु मानसं च

شلوک

نانیا سپرہا رگھوپتے ہردے اسمدیئے
سینتم بدامی چا بھوان کھل انتر آتما
بھکتم پریچھ رگھوپنگو نربھرام مے
کام آدی دوش رہتم کرو مانسم چا

ہے رگھوناتھ جی! میرے ہردے میں اس کے علاوہ اور کوئی اچھیا نہیں ہے۔ میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ اور آپ بھی سب کے انتر آتما ہونے کے ناطے سب کچھ جانتے ہی ہیں۔ وہ اچھیا یہ ہے۔ کہ ہے رگھوکل شریشٹھ! مجھے اپنی پورن بھگتی دیجئے اور میرے انتہ کرن کو کام آدی دوشوں سے رہت کیجئے۔

अतुलित बलधामं हेम शैलाभदेहं
दनुज वन कृशानुं ज्ञानिनामग्रगण्यम्
सकल गुण निधानं वानराणामधीशं
रघु पति प्रियभक्तं वातजातं नमामि
॥ ३ ॥

شلوک

اتُلت بل دھامم ہیم شیل آبھد یہم
دنج بن کرشانم گیانی نام اگر گنیم
سکل گن ندھانم بانرانام ادھیشم
رگھوپتی پریہ بھکتم وات جاتم نمامی

جو بے پناہ بل کے بھنڈار میں۔ سونے کے پربت کے سمان چمکتا ہوا جن کا شریر ہے۔ راکشس روپی بن کو بھسم کرنے کے لئے جو پرچنڈ اگنی روپ ہیں، گیانیوں میں جن کی سب سے پہلے گنتی ہے۔ جو سارے گنوں کے خزانہ ہیں۔ بانروں کے سوامی ہیں۔ اور شری رگھوناتھ جی کے پریہ بھگت ہیں اُن شری ہنومان جی کو میں پرنام کرتا ہوں۔

چوپائی

جاموَنت کے بچن سہائے۔ سُن ہنومنت ہردے اتی بھائے
تب لگ موہی پرکھیہو تمہ بھائی۔ سہہ دُکھ کند مُول پھل کھائی

جاموَنت کے سُندر بچن سُن کر ہنومان جی من میں بڑے پرسن ہوئے۔ وہ کہنے لگے ہے بھائی! تم لوگ دُکھ سہہ کر اور کند مُول پھل کھا کر تب تک یہاں رہ کر میری انتظار کرنا۔

جب لگ آوؤں سیتہے دیکھی۔ ہوئہی کاج موہی ہرش بسیکھی
یہ کہہ نائے سبنہہ کہہ ماتھا۔ چلیئو ہرش ہیہ دھر رگھوناتھا

جب تک میں سیتا جی کو دیکھ کر لوٹ نہ آؤں میرے من میں بڑا آنند ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ کٹھن کام ضرور پورا ہوگا۔ یہ کہہ کر اور سب کو مستک نوا کر من میں شری رگھوناتھ جی کا دھیان کر کے شری ہنومان جی پرسن ہو کر چلے۔

سندھو تیر ایک بھودھر سُندر۔ کوتک کود چڑھیئو تا اُوپر
بار بار رگھوبیر سنبھاری۔ ترکیو پون تنیہ بل بھاری

سمندر کے کنارے پر ایک سُندر پہاڑ تھا۔ ہنومان جی آسانی سے ہی کود کر اُس کے اوپر جا چڑھے۔ پھر بار بار شری رگھوبیر جی کا سمرن کر کے مہا بلوان پون کمار پہاڑ کے اوپر سے بڑے زور سے اُچھلے۔

جیہہ گر چرن دیئے ہنومنتا۔ چلیئو سو گا پاتال ترنتا
جمہ اموگھ رگھوپتی کر بانا۔ ایہی بھانت چلیئو ہنومانا

جس پربت پر چرن دھر کر ہنومان جی کودے وہ فوراً ہی پاتال میں دھنس گیا۔ جیسے شری رگھوناتھ جی کا اموگھ بان چلتا ہے۔

اُسی تیزی کے ساتھ ہنومان جی چلے۔

۲

جل نِدھی رگھوپتی دُوت بچاری۔ تیَں میناک ہوہی شرم ہاری

شری رام جی کے دُوت کو پہچان کر سمندر نے اپنے اندر رہنے والے میناک نامی پربت سے کہا کہ ہے میناک! تُو ہنومان جی کی تھکاوٹ دُور کرنے والا ہو۔ ارتھات انہیں اپنے اوپر آرام کرنے دے۔

دوہا

ہنومان تیہی پرسا کر پُنی کینہہ پرنام
رام کاج کینہیں بنو موہی کہاں بشرام

ہنومان جی نے اُسے ہاتھ سے چُھو کر پرنام کر کے کہا۔ ہے بھائی! شری رام جی کے کام کو پُورا کئے بغیر مجھے آرام کہاں۔

۱

جات پَون سُت دیونہہ دیکھا۔ جانَیں کہنہ بل بُدھی بسیکھا
سُرسا نام انہہ کے ماتا۔ پٹھنہہ آئے کہی تیہیں باتا

دیوتاؤں نے پَون کمار شری ہنومان جی کو جاتے ہوئے دیکھا۔ اُنکے بل اور بُدھی کی پرکھ کرنے کے لئے انہوں نے سُرسا نامی ساپنوں کی ماتا کو بھیجا۔ اُس نے آکر ہنومان جی سے یہ بات کہی۔

۲

آج سُرنہہ موہی دینہہ اہارا۔ سُنت بچن کہہ پَون کمارا
رام کاج کر پھر میں آوؤں۔ سیتا کی سُدھ پربھوہی سُناؤں

آج دیوتاؤں نے مجھے آہار (بھوجن) دیا ہے اُس کے بچن سُن کر پَون کمار شری ہنومان جی نے کہا۔ شری رام چندر جی کا کام کر کے میں لوٹ آؤں۔ اور سیتا جی کا پتہ پربھو کو بتا دوں۔

۳

تب تو بدن پیٹھہوں آئی۔ ستیہ کہوں موہی جان دے مائی
کونیہوں جتن دیئے نہیں جانا۔ گرسسی نہ موہی کہیؤ ہنومانا

تب میں آکر تمہارے منہ میں گھُس جاؤں گا۔ تم مجھے شوق سے کھا لینا۔ ہے ماتا! میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ مجھے اب جانے دے وہ ہنومان کو کسی بھی اُپائے سے جانے نہیں دیتی۔ اور ہنومان جی اُس سے پرارتھنا کر رہے ہیں۔ کہ مجھے نہ کھا۔ اور مجھے اپنا کام کرنے

جوجن بھر تیہی بدن پسارا۔ کپی تن کینہہ دُگن بستارا
سورہ جوجن مکھ تیہیں ٹھئیو۔ ترت پَون سُت بتیس بھیئو

اُس نے چار کوس میں اپنا مُنہ پھیلایا۔ تب ہنومان جی نے اپنے شریر کو دُگنا یعنی آٹھ کوس بڑا کر لیا۔ پھر اُس نے سولہ یوجن بھر مکھ پھیلایا۔ ہنومان جی فوراً بتیس یوجن کے ہو گئے۔

۵

جس جس سُرسا بدن بڑھاوا۔ تاسُ دُون کپی رُوپ دِکھاوا
ست جوجن تیہی آنن کینہا۔ اتی لگھو رُوپ پَون سُت لینہا

جُوں جُوں سُرسا مکھ کو پھیلاتی گئی۔ ہنومان جی بھی اُس سے دُگنا بڑا رُوپ کر دکھلاتے گئے۔ آخر اُس سرسا نے سو یوجن بھر مکھ پھیلایا۔ تب ہنومان جی نے بہت ہی چھوٹا رُوپ بنا لیا۔

۶

بدن پیٹھ پُنی باہیر آوا۔ ماگا بدا تاہی سر ناوا
موہی سُرنہہ جیہی لاگ پٹھاوا۔ بُدھی بل مرم تور میں پاوا

اور اس کے مکھ میں گھُس کر فوراً ہی باہر نکل آئے۔ تب اُسے سر نوا کر وداع مانگی۔ اس نے کہا جس کام کے لئے مجھے دیوتاؤں نے بھیجا تھا۔ سو وہ میں نے تمہارے بُدھی بل کی پریکشا کر لی ہے۔

دوہا

رام کاج سب کرہیو تمہہ بل بُدھی نِدھان
آسش دیئے گئی سو ہرش چلیو ہنومان

ہے بل اور بُدھی کے بھنڈار ہنومان! تم شری رام جی کا سب کام پورا کرو گے۔ یہ آشیرواد دے کر وہ چلی گئی۔ تب ہنومان جی پرسن ہو کر آگے چلے۔

نسیچر ایک سندھو مہنہ رہئی۔ کر مایا نبھ کے کھگ گہئی
جیو جنتو جے گگن اُڑاہیں۔ جل بلوک تنہہ کے پرچھائیں
گہے چھاہہ سک سو نہ اُڑائی۔ ایہی بدھی سدا گگن چر کھائی
سوئے چھل ہنومان کہنہ کینہا۔ تاسُ کپٹ کپی ترت ہی چینہا

اس سمندر میں ایک راکشسی رہتی تھی۔ وہ مایا کر کے آکاش میں اُڑتے ہوئے پنچھیوں کو پکڑ لیتی تھی۔ آکاش میں جو جیو جنتو اُڑتے تھے۔

وہ جل میں اُن کے عکس کو دیکھ کر پکڑ لیتی تھی۔ جس سے وہ پنچھی پھر اُڑ نہ سکتے تھے اور جل میں گر جاتے تھے۔ اس پرکار وہ جل چر اُڑنے والے پنچھیوں کو سدا کھایا کرتی تھی۔ اس نے ہنومان جی سے بھی وہی چھل کیا۔ ہنومان جی نے فوراً ہی اُس کے کپٹ کو جان لیا۔

۳

تاہی مار ماروت سُت بیرا۔ باردھی پار گیئو متی دھیرا
تہاں جائے دیکھی بن شوبھا۔ گنجت چنچریک مدھو لوبھا

اُس کو مار کر پون کمار دھیر بدھی ویر ہنومان سمندر کے پار چلے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے بن کی شوبھا دیکھی۔ شہد کے لالچی بھونرے گنجار کر رہے تھے۔

۴

نانا ترو پھل پھول سُہائے۔ کھگ مرگ برند دیکھ من بھائے
سیل بسال دیکھ ایک آگیں۔ تا پر دھائے چڑھیو بھے تیاگیں

طرح طرح کے درخت پھل پھولوں سے لدے ہوئے شوبھا پا رہے ہیں۔ پنچھیوں اور پشوؤں کی ٹولیوں کو دیکھ کر ہنومان جی بہت پرسن ہوئے۔ سامنے ایک بھاری پہاڑی کو دیکھ کر ہنومان جی بے دھڑک اس پر دوڑ کر جا چڑھے۔

۵

اُما نہ کچھ کپی کے ادھکائی۔ پربھو پرتاپ جو کال ہی کھائی
گری پر چڑھ لنکا تیہیں دیکھی۔ کہہ نہ جائے اتی دُرگ بسیکھی

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! اُس میں ہنومان جی کی کچھ بڑائی نہیں۔ یہ پربھو شری رام چندر جی کا ہی پرتاپ ہے۔ جو کال کو بھی کھا جاتا ہے۔ پربت پر چڑھ کر ہنومان جی نے لنکا دیکھی۔ بہت ہی بڑا قلعہ ہے۔ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

۶

اتی اُتنگ جل ندھی چہُہ پاسا۔ کنک کوٹ کر پرم پرکاسا

وہ قلعہ بہت ہی اونچا ہے۔ چاروں طرف سے سمندر سے گھرا ہوا ہے۔ اُس کے اردگرد سونے کی چاردیواری کا بہت ہی پرکاش ہو رہا ہے۔

چھند

کنک کوٹ بچتر منی کرت سُندر آئتنا گھنا
چوہٹ ہٹ سُبٹ بیتھیں چارُ پُر بہہ بدھی بنا

گج باجی کھچر نکر پد چر رتھ برُو تھنہہ کو گنے
بہُہ رُوپ نسچر جوتھ اتی بل سین برنت نہیں بنے

سونے کی چار دیواری عجیب و غریب رتنوں سے جڑی ہوئی ہے۔ اس کے اندر بہت سے سُندر گھر ہیں۔ چوراہے، بازار، سڑکیں اور گلیاں بہت ہی سُندر ہیں۔ سُندر نگر بہت پرکار سے سجا ہوا ہے۔ ہاتھی گھوڑے خچروں کے جھنڈ۔ پیدل چلنے والوں اور رتھوں کے سموہ کی گنتی نہیں کی جا سکتی۔ طرح طرح کے شکلوں کے راکشسوں کے گروہ ہیں۔ مہا بلوان راکشسی فوج کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھند

بن باگ اُپبن باٹکا سر کوپ باپیں سوہہیں
نر ناگ سُر گندھرب کنیا رُوپ منی من موہہیں
کہُں مال دیہہ بسال سیل سمان اتی بل گرجہیں
نانا اکھارنہہ بھڑہیں بہُہ بدھی ایک ایکنہہ ترجہیں

بن، باغ، باغیچے، پھلواڑیاں، تالاب، کوئیں اور باؤلیاں شوبھا پا رہی ہیں۔ منش، ناگ، دیوتا اور گندھرو جاتی کی کنیائیں اپنی خوبصورتی سے منیوں کے من کو بھی موہ رہی ہیں۔ کہیں پہاڑ جیسے بھاری شریر والے بڑے ہی بلوان پہلوان گرج رہے ہیں۔ وہ انیکوں اکھاڑوں میں آپس میں کُشتیاں لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کو للکار رہے ہیں۔

چھند

کر جتن بھٹ کوٹنہہ بکٹ تن نگر چہُہ دسی رچھہیں
کہُں مہش مانش دھینو کھر اج کھل نسا چر بھچھہیں
ایہی لاگ تلسی داس انہہ کی کتھا کچھ ایک ہے کہی
رگھُبیر سر تیرتھ سریرنہہ تیاگ گتی پیہیں سہی

وِکرال شریر والے کروڑوں یودھا چوکنے ہو کر چاروں طرف سے لنکا کی رکھوالی کر رہے ہیں۔ کہیں دُشٹ راکشس بھینسوں منشوں، گائیوں، گدھوں اور بکروں کو کھا رہے ہیں۔ تلسی داس جی نے راکشسوں کی تھوڑی سی کتھا اس لئے کہی ہے کہ یہ سب

شری رام جی کے بان روپی تیر بدھ میں اپنے شریروں کو تیاگ کر شبھ گتی پائیں گے۔

دوہا

پُر رکھوارے دیکھ بہو کپی من کینہ بچار
اتی لگھو روپ دھروں نسی نگر کروں پیسار

نگر کے اور گرد پہرے داروں کی اتنی بڑی تعداد کو دیکھ کر ہنومان جی نے وچار کیا۔ کہ بہت ہی چھوٹا سا روپ دھارن کر کے رات کے وقت لنکا میں داخل ہو جاؤں

چوپائی

مسک سمان روپ کپی دھری۔ لنکہ چلیو سمر نرہری
نام لنکنی ایک نسیچری۔ سو کہہ چلیسی موہی نندری

مچھر کے سمان چھوٹا سا روپ دھارن کر کے ہنومان جی منش روپ دھارن کرنے والے بھگوان شری رام جی کا سمرن کر کے لنکا کو چلے۔ لنکا کے بڑے دروازے پر لنکنی نام کی ایک راکشسی رہتی تھی۔ وہ بولی۔ تم کون ہو جو مجھ سے پوچھے بغیر بڑھے چلے جا رہے ہو۔

جانہی نہیں مرم سٹھ مورا۔ مور ا ہار جہاں لگ چورا۔
مٹھیکا ایک مہا کپی ہنی۔ رودھر بمت دھرتی ڈھنمنی

ہے مورکھ! تو نے میرا بھید نہیں جانا۔ جہاں تک جتنے بھی چور ہیں۔ وہ سب میرا بھوجن ہیں۔ مہا کپی ہنومان جی نے اُس کے کس کر ایک مکا مارا۔ وہ خون کی الٹی کرتی ہوئی دھرتی پر گر پڑی۔

پنی سنبھار اُٹھی سنو لنکا۔ جور پانی کر بنے سنسد کا
جب راون ہی برہم بر دینہا۔ چلت برنچی کہا موہی چینہا
بکل ہوسی تیں کپی کے مارے۔ تب جانیسو نسیچر سنگھارے
تات مور اتی پُنیہ بہوتا۔ دیکھیوں نین رام کر دوتا

وہ لنکنی راکشسی پھر سنبھل کر اٹھی اور ڈرتی ہوئی ہاتھ جوڑ کر ہنومان جی سے بنتی کرنے لگی۔ اور کہنے لگی کہ جب برہما جی نے راون کو ور دان دیا تھا۔ تب چلتے وقت انہوں نے مجھے کہا تھا۔ کہ راکشسوں کے ناش کے وقت کی پہچان یہ ہے کہ جب تو بندر کے مارنے سے ویاکُل ہو جائے۔ تب تو جان لینا کہ راکششوں کا ناش ہونے والا ہے۔ ہے تات! میرے بہت ہی پُنیہ تھے۔ جو میں اپنی آنکھوں سے آپ کو یعنی شری رام جی کے دوت کو دیکھ رہی ہوں۔

دوہا

تات سورگ اپبرگ سُکھ دھریے تلا ایک انگ
تول نہ تاہی سکل مل جو سُکھ لو ست سنگ

ہے تات! سورگ اور مُکتی کے سب سُکھوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے تو وہ دوسرے پلڑے میں رکھے ہوئے چھن بھر کے بھی ست سنگ سے ملے ہوئے سُکھ کی برابری نہیں کر سکتے۔

چوپائی

پربس نگر کیجے سب کاجا۔ ہردے راکھ کوسل پُر راجا
گرل سُدھا رپو کرہیں متائی۔ گوپد سندھو انل سِتلائی

اپنے ہردے میں اودھ نریش شری رام جی کا دھیان دھر کر تم لنکا میں داخل ہو کر سب کام کرو۔ اس پُرش کے لئے زہر امرت بن جاتی ہے۔ دشمن متر تا کرنے لگتے ہیں۔ اور سمندر گائے کے کھر کے برابر ہو جاتا ہے۔

گرڑ سمیر رینو سم تاہی۔ رام کرپا کر چتوا جاہی
اتی لگھو روپ دھریو ہنومانا۔ پیٹھا نگر سمر بھگوانا

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی! اس کے لئے سمیر پربت مٹی کی کنکر کے سمان ہو جاتا ہے۔ جیسے شری رام جی نے ایک بار کرپا کر کے دیکھ لیا (اور کھات جس پر ایک دفعہ کرپا درشٹی کی) تب ہنومان جی نے بہت ہی چھوٹا روپ دھارن کیا۔ اور بھگوان شری رام جی کا سمرن کر کے لنکا میں داخل ہو گئے۔

مندر مندر پرتی کر سودھا۔ دیکھے جہں تہں اگنت جودھا
گیئو دسانن مندر ماہیں۔ اتی بچتر کہہ جات سو ناہیں

انہوں نے ایک ایک محل کی تلاش کی۔ وہاں بے شمار یودھا دیکھے پھر وہ راون کے محل میں گئے۔ وہ بہت ہی نرالا تھا جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔

سین کئیں دیکھا کپی تیہی۔ مندر مہہ نہ دیکھ بیدیہی

بھون ایک پُنی دیکھ سُہاوا۔ ہری مندر تہنہ بھِن بناوا

ہنومان جی نے محل میں راون کو سوئے ہوئے دیکھا،
لیکن محل میں جانکی جی نہیں دکھائی دی پھر ایک سُندر محل دکھائی دیا۔ اس محل میں بھگوان کا ایک الگ مندر بنا ہوا تھا۔

دوہا

رام آیادھ انکت گرہ سوبھا برنی نہ جائے
نو تُلسیکا برند تہنہ دیکھ ہرش کپی رائے

اس محل پر شری رام جی کے دھنش بان کی تصویریں کھُدی ہوئی تھیں۔ اُن کی شوبھا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں نئے نئے تُلسی کے لگے ہوئے بہت سے پودوں کو دیکھ کر کپی راج شری ہنومان جی بہت پرسن ہوئے۔

لنکا نسیچر نکر نواسا۔ اہاں کہاں سجّن کر باسا
من مہنہ ترک کریں کپی لاگا۔ تیہیں سمے بھبیشنُو جاگا

لنکا تو راکشسوں کے سموہ کا نواس ستھان ہے (ارتھات لنکا راکشسوں کی بستی ہے) یہاں بھگوان کے بھگت کی رہائش کہاں۔! ہنومان من میں اس پرکار دلیل بازی کرنے لگے۔ اُسی سمے بھبیشن جی جاگ پڑے۔

رام رام تیہیں سُمرن کینہا۔ ہردے ہرش کپی سجّن چینہا
ایہی سن ہٹھ کر پہچانی۔ سادھو تے ہوئے نہ کارج ہانی

بھبیشن نے رام نام کا سمرن کیا۔ ہنومان جی اُنہیں سادھو پُرش جان کر بڑے پرسن ہوئے۔ ہنومان جی من میں وچار کرنے لگے۔ کہ ان سے میں ضروری جان پہچان کروں گا۔ کیونکہ سادھو پرش سے کار یہ کی کبھی ہانی نہیں ہوتی بلکہ اُلٹا لابھ ہی ہوتا ہے۔

بپر روپ دھر بچن سُنائے۔ سُنت بھبیشن اُٹھ تہنہ آئے
کر پرنام پوچھی کُشلائی۔ بپر کہہو نج کتھا بجھائی

برہمن کا روپ دھر کر ہنومان جی نے انہیں پکارا بھبیشن جی سنتے ہی اُٹھ کر وہاں آ گئے۔ پرنام کرکے اُن کی کُشل پوچھی۔

اور کہا کہ ہے برہمن! اپنی کتھا سمجھا کر کہیئے۔

کی تمہہ ہری داسنہہ مہنہ کوئی۔ مورے ہردے پریتی اتی ہوئی
کی تمہہ رام دین انوراگی۔ آئیہو موہی کرن بڑبھاگی

کیا آپ کوئی بھگوان کے بھگت ہیں۔ کیوں کہ آپ کو دیکھ کر میرے ہردے میں بہت پریتی بڑھ رہی ہے۔ یا آپ دین دُکھیوں کے پریمی خود شری رام جی ہیں۔ جو مجھے گھر بیٹھے بٹھائے کو کرتارتھ کرنے آئے ہیں۔

دوہا

تب ہنومنت کہی سب رام کتھا نج نام
سُنت جگل تن پُلک من مگن سُمر گُن گرام

تب ہنومان جی نے شری رام جی کی ساری کتھا کہہ کر اپنا نام بتایا سُنتے ہی دونوں کے شریروں کے روئیں کھڑے ہو گئے۔ اور شری رام جی کے گُنوں کا سمرن کرکے دونوں کے من پریم میں مگن ہو گئے۔

چوپائی

سُنہو پون سُت رہنی ہماری۔ جمی دسننہہ مہنہ جیبھ بچاری
تات کبھُوں موہی جان اناتھا۔ کر ہیں کرپا بھانوکل ناتھا

ہے پون کمار میرے رہن سہن کے ڈھنگ کو سُنو۔ میں یہاں لنکا میں ایسے ہی رہتا ہوں۔ جیسے دانتوں کے بیچ بچاری جیبھ رہتی ہے۔ ہے تات! مجھے اناتھ جان کر کیا کبھی سوریہ کُل کے سوامی شری رام چندر جی مجھ پر کرپا کریں گے۔

تامس تن کچھ سادھن ناہیں۔ پریتی نہ پد سروج من ماہیں
اب موہی بھا بھروس ہنومنتا۔ بنو ہری کرپا ملہیں نہیں سنتا

میرا راکشس شریر ہے۔ جس سے مجھ سے کچھ سادھن نہیں کیا جاتا اور نہ شری رام جی کے چرن کملوں میں پریم ہی ہے۔ لیکن ہے ہنومان: اب مجھے بھروسہ ہو گیا ہے۔ کہ شری رام جی کی مجھ پر کرپا ہو گی۔ کیونکہ آپ جیسے سنتوں کے درشن بنا اُن کی کرپا کے نہیں ہوتے۔

جوں رگھوبیر انو گرہ کینہا۔ تو تمہہ موہی درس ہٹھ دینہا

سُنہو بھبیشن پربھو کے ریتی۔ کریں سدا سیوک پر پریتی

جب شری رگھوناتھ جی نے مجھ پر کرپا کی ہے۔ تبھی تو آپ نے مجھے گھر بیٹھے بٹھائے کو اپنی مرضی سے آ کر درشن دیئے۔ ہنومان جی نے کہا۔ ہے بھبیشن جی! سُنیئے۔ پربھو کی ریتی یہ ہے۔ کہ وہ اپنے سیوک سے سدا ہی پریتی کیا کرتے ہیں۔

کہہو کون میں پرم کُلینا۔ کپی چنچل سبھہیں بدھی ہینا
پرات لیئے جو نام ہمارا۔ تیہی دن تاہی نہ ملے آہارا

بھلا کہیئے! میں کونسا اُتم پرانی ہوں جاتی کا چنچل سبھاو بانر اور سب پرکار سے نیچ ہوں۔ صبح سویرے جو ہم بانروں کا نام بھی لیتا ہے۔ اُسے سارا دن روٹی نصیب نہیں ہوتی۔

دوہا

اس میں ادھم سکھا سُنو موہو پر رگھو بیر
کینہی کرپا سُمرِ گُن بھرے بلوچن نیر

ہے متر! سُنو۔ ایسا نیچ میں بانر ہوں پر شری رگھو بیر جی نے تو مجھ پر بھی کرپا ہی کی ہے۔ بھگوان کے گنوں کا سمرن کرتے ہی ہنومان جی کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔

جانتہوں اس سوامی بساری۔ پھرہیں تے کاہے نہ ہوہیں دُکھاری
ایہی بدھی کہت رام گُن گراما۔ پاوا انرواچیہ بشراما

جو ایسے کرپالو شری رگھوناتھ جی جیسے سوامی کو بھلا کر سنسار میں وشے بھوگوں کے پیچھے بھٹکتے پھرتے ہیں۔ پھر بھلا وہ کیوں نہ دُکھی ہوں! (ارتھات اُن کا دُکھی ہونا سبھاوک ہی ہے) اس پرکار شری رام جی کے گن گنوں کو کہتے ہوئے ان دونو نے ایسا وشرام پایا جس کا ورنن کرنے میں زبان اسمرتھ ہے۔

پُنی سب کتھا بھبیشن کہی۔ جیہی بدھی جنک سُتا تہہ رہی
تب ہنومنت کہا سُنو بھراتا۔ دیکھی چہیوں جانکی ماتا

شری جانکی جی جس پرکار لنکا میں اپنے دن کاٹتی تھیں وہ سب سماچار بھبیشن جی نے ہنومان جی کو کہہ سُنایا۔ تب ہنومان جی نے کہا۔ ہے بھائی سنو۔ میں ماتا جانکی جی کے درشن کرنا چاہتا ہوں۔

جُگتی بھبیشن سکل سُنائی۔ چلیؤ پون سُت بدا کرائی
کر سوئی روپ گیئو پُنی تہواں۔ بن اسوک سیتا رہ جہواں

بھبیشن نے ہنومان جی کو سیتا جی کے درشن کا ڈھنگ بتلا دیا۔ تب ہنومان جی وداع ہو کر چلے۔ پھر وہی پہلے کا سا مچھر جتنا چھوٹا روپ دھر کر وہاں گئے۔ جہاں اشوک بن میں سیتا جی رہتی تھیں۔

دیکھی منہی مہہ کینہہ پرناما۔ بیٹھہیں بیت جات نسی جاما
کرس تن سیس جٹا ایک بینی۔ جپتی ہردے رگھوپتی گن شرینی

سیتا جی کو دیکھ کر ہنومان جی نے انہیں من ہی من میں پرنام کیا۔ انہیں بیٹھے بیٹھے رات کے چاروں پہر بیت جاتے ہیں۔ شریر بہت دُبلا ہو گیا ہے۔ سر پر جٹاؤں کی ایک لٹ ہے۔ ہردے میں شری رگھوناتھ جی کے گُن گنوں کا سمرن کرتی رہتی ہیں۔

دوہا

نج پد نین دیئیں من رام پد کمل لین
پرم دُکھی بھا پون سُت دیکھ جانکی دین

شری جانکی جی اپنی آنکھوں کو اپنے چرنوں میں لگائے ہوئے ہیں (ارتھات سر جھکائے نیچے کو دیکھ رہی ہیں) اور اُن کا من شری رام جی کے چرن کملوں میں لین ہے۔ جانکی جی کو بے بس دیکھ کر پون پُتر ہنومان جی بہت ہی دُکھی ہوئے۔

چوپائی

تر و پلو مہہ رہا لکائی۔ کرے بچار کروں کا بھائی
تیہی اوسر راون تہہ آوا۔ سنگ ناری بہو کیئیں بناوا

ہنومان جی درخت کے پتوں میں چھپ کر بیٹھے رہے۔ وہ وچار کرنے لگے۔ کہ ہے بھائی! کیا کروں! اتنے میں راون وہاں آیا۔ اُس کے ساتھ بہت سی استریاں ہار شرنگار کیئے ہوئے تھیں۔

بہو بدھی کھل سیتے سمجھاوا۔ سام دان بھے بھید دیکھاوا
کہہ راون سُنو سُمکھی سیانی۔ مندودری آدی سب رانی
تو انوچری کرؤں پن مورا۔ ایک بار بلوک مم اورا

ترن دھر اوٹ کہت بیدیہی ۔ سمر اودھ پتی پرم سنیہی

اُس دُشٹ نے سیتا جی کو بہت پرکار سمجھایا۔ سام، دان، بھے اور بھید دکھلایا۔ راون نے کہا۔ ہے سندر مکھی! ہے چتر! سنو! مندودری وغیرہ سب رانیوں کو میں تمہاری داسی بناؤں گا۔ یہ میری پرتگیا ہے۔ تو ایک بار میری طرف دیکھ تو سہی! تب تنکے کی اوٹ کر کے جانکی جی نے اپنے پریتم اودھ نریش شری رام چندر جی کا سمرن کر کے راون سے کہا۔

سنو دس مکھ کھدیوت پرکاسا ۔ کبہوں کہ نلینی کرے بکاسا
اس من سمجھ کہت جانکی ۔ کھل سدھ نہیں رگھوبیر بان کی

ہے دس مکھ! سُن۔ جگنو کی روشنی سے کیا کبھی کملنی کھل سکتی ہے! تو اپنے لیے بھی ایسا ہی من میں سمجھ لے۔ جانکی جی نے پھر کہا۔ ہے دُشٹ! تجھے شری رگھوناتھ جی کے بان کی خبر نہیں۔

سٹھ سونے ہر آنیہی موہی ۔ ادھم نلج لاج نہیں توہی

ارے پاپی! تو مجھے اکیلی دیکھ کر ہر لایا۔ ارے نیچ بے شرم! تجھے شرم نہیں آتی۔

دوہا

آپ ہی سُن کھدیوت سم رامہی بھانو سمان
پرُش بچن سُن کاڑھ اس بولا اتی کھسیان

اپنے کو جگنو کے سمان اور شری رام جی کو سورج کے سمان سُن کر اور سیتا جی کے جگر تراش بچنوں کو سُن کر راون تلوار نکال کر شرمندہ ہوا بڑے غصے ہو کر سیتا جی سے بولا۔

چوپائی

سیتا تیں مم کرت اپمانا ۔ کٹہوں تو سر کٹھن کرپانا
ناہیں تو سپدی مان مم بانی ۔ سُمکھی ہوت نہ تا جیون ہانی

سیتا! تو نے میری بے عزتی کی ہے۔ میں اس کٹھور تلوار سے تیرا سر کاٹ ڈالوں گا۔ نہیں تو جلدی میری بات مان لے۔ ہے سندر مکھی! نہیں تو تیرے جیون کی ہانی ہوگی۔

سیام سروج دام سم سندر ۔ پربھو بھج کری کر سم دسکندھر
سو بھج کنٹھ کہ تو اسی گھورا ۔ سنو سٹھ اس پروان پن مورا

سیتا جی نے کہا۔ ہے دسکندھر! پربھو کی بھجا کمل کی مالا کے سمان سندر اور ہاتھی کی سونڈ کے سمان بڑی اور طاقتور ہے یا تو وہ بھجا ہی میرے گلے میں پڑے گی یا تیری بھیانک تلوار۔ ہے دُشٹ! سُن۔ یہ میرا سچا پرن ہے۔

چندرہاس ہرو مم پری تاپم ۔ رگھوپتی برہ انل سنجاتم
سیتل نسِت بہسی بر دھارا ۔ کہہ سیتا ہرو مم دکھ بھارا

سیتا جی تلوار سے کہتی ہیں۔ ہے تلوار! شری رگھوناتھ جی کے ویوگ کی اگنی سے پیدا ہوئی میری جلن کو تو دور کر دے۔ تیری دھار بڑی شیتل اور چمکدار اور سر تیکشن ہے۔ تو میرے دکھ کے بوجھ کو ہر لے۔

سنت بچن پنی مارن دھاوا ۔ میتنیاں کہہ نیتی بجھاوا
کہیسی سکل نسیچر ہی بولائی ۔ سیت ہی بہو بدھی تراسہو جائی

سیتا جی کے بچن سنتے ہی راون مارنے کو دوڑا تب دانو کی پتری مندودری نے نیتی کہہ کر راون کو سمجھایا۔ تب راون نے راکشسیوں کو بلوا کر کہا کہ جا کر سیتا کو بہت پرکار سے بھے دکھلاؤ۔

ماس دوس مہنہ کہا نہ مانا ۔ تو میں مارب کاڑھ کرپانا

اگر یہ ایک مہینے میں میرا کہنا نہ مانے گی۔ تو میں تلوار نکال کر اس کو مار دوں گا۔

دوہا

بھون گیئو دس کندھر اہاں پساچنی برند
سیت ہی تراس دکھاوہیں دھرہیں روپ بہو مند

یہ کہہ کر راون راج محل کو چلا گیا۔ یہاں راکشسیوں کی منڈلی بہت سے ڈراؤنے روپ دھر کر سیتا جی کو ڈرانے لگی۔

ترجٹا نام راکچھسی ایکا ۔ رام چرن رتی نپن بیبیکا
سبنہو بول سنائے سی سپنا ۔ سیتہی سیئے کرہو ہت اپنا

اُس راکشسی منڈلی میں ترجٹا نام کی ایک راکشسی تھی۔ وہ شری رام جی کے چرنوں میں پریم رکھتی تھی۔ اور گیان وان تھی۔ اس نے سب راکشسوں کو بلا کر اپنا سُپنا سنایا۔ اور کہا کہ تم سب سیتاجی کی سیوا کر کے اپنا کلیان کر لو۔

سپنیں بانر لنکا جاری۔ جاتُ دھان سینا سب ماری
کھر آروڑھ نگن دس سیسا۔ مُنڈت سر کھنڈت بھج بیسا
ایہی بدھی سو دچھن دسی جائی۔ لنکا منہوں بِبھیشن پائی
نگر پھری رگھوبیر دوہائی۔ تب پربھو سیتا بول پٹھائی

سپنے میں شری رام جی کے بھیجے ہوئے ایک بندر نے لنکا جلا ڈالی اور راکشسوں کی ساری فوج کو مار دیا۔ راون سر مُنڈے ہوئے اپنی بیس بھجا کٹائے بالکل ننگا گدھے پر سوار ہوا دکھن (یم پُری کی طرف) کو جارہا ہے۔ لنکا کا راج بِبھیشن نے پالیا ہے۔ نگر میں شری رام جی کی دوہائی پھر گئی۔ تب پربھو نے سیتا کو بلا لیا۔

یہ سپنا میں کہیوں پکاری۔ ہوئی ہی ستیہ گئیں دن چاری
تاس بچن سُن تے سب ڈریں۔ جنک سُتا کے چرننہ پڑیں

میں دعویٰ سے کہتی ہوں۔ کہ میرا یہ سُپنا چند دنوں کے بعد سچا ہو کر رہے گا۔ اس کے بچن سُن کر سب راکشسنیاں ڈر گئیں۔ اور سب جانکی جی کے چرنوں پر جا گریں۔

دوہا

جہں تہں گئیں سکل تب سیتا کر من سوچ
ماس دوس بیتیں موہی مارہی نسیچر پوچ

تب وہ راکشسنیاں اِدھر اُدھر چلی گئیں سیتا جی من ہی من سوچ کرنے لگیں۔ کہ ایک مہینہ گذر جانے پر نیچ راکشس مجھے مار دیگا۔

چوپائی

ترجٹا سن بولیں کر جوری۔ مات بپتی سنگنی تیں موری
تجوں دیہہ کرو بیگ اُپائی۔ دُسہ بِرہ اب نہیں سہہ جائی

ہاتھ جوڑ کر سیتا جی ترجٹا سے کہنے لگیں! ہے ماتا تو میری مصیبت کی ساتھی ہے۔ جلدی ہی کوئی ایسا اُپائے کر کہ جس سے میں اپنے شریر کو چھوڑ سکوں۔ پریتم کا وِیوگ اب مجھ سے سہن نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اسہیہ (ناقابل برداشت) ہو گیا ہے۔

آنُ کاٹھ رچ چتا بنائی۔ مات انل پنی دیہی لگائی
ستیہ کری مم پریتی سیانی۔ سُنئے کو شرون سُول سم بانی

لکڑیاں لاکر چتا بنا کر سجا دے۔ ہے ماتا! پھر اس چتا میں آگ لگا دے۔ میرے تئیں جو تیری پریتی ہے۔ اس کو سچا کر دکھا راون کے شول کے سمان دُکھدائک بچنوں کو کانوں سے کون سُنے۔

سُنت بچن پد گہہ سمجھائیسی۔ پربھو پرتاپ بل سُجس سُنائیسی
نسی نہ انل مل سُنو سُکماری۔ اس کہہ سو نج بھون سدھاری

سیتا جی کے بچن سُن کر ترجٹا نے اُن کے چرن پکڑ کر سمجھایا اور پربھو شری رام جی کا پرتاپ دبل اور سُندر یش سنایا۔ اُس نے کہا۔ ہے نازک بدن سیتا! سُنو۔ رات کے وقت آگ نہیں مل سکتی۔ ایسا کہہ کر وہ اپنے گھر گئی۔

کہہ سیتا بدھی بھا پرتیکُولا۔ ملیہی نہ پاوک مٹیہی نہ سُولا
دیکھیت پرگٹ گگن انگارا۔ اوَنی نہ آوت ایکیو تارا

سیتا جی من ہی من کہنے لگیں۔ بدھاتا ہی اُلٹ ہو گیا۔ نہ آگ ملیگی اور نہ یہ بِرہ پیڑا مٹے گی۔ آکاش میں انگارے صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ پر یہ تو زمین پر ایک بھی تارا نہیں آتا۔

پاوک مے سسی سروت نہ آگی۔ مانہوں موہی جان ہت لاگی
سُنہی بنئے مم بٹپ اسوکا۔ ستیہ نام کرو ہرو مم سوکا

اگنی مئے چندر ما بھی مجھے قسمت کی ماری جان کر آگ نہیں برساتا۔ ہے اشوک کے درخت! میری پرارتھنا سُنو۔ میرا شوک ہر لو۔ اور اپنا اشوک (شوک سے رہت) نام سچا کر کے دکھلاؤ۔

نوتن کسلے انل سمانا۔ دیہی اگنی جن کری ندانا
دیکھ پرم برہاکل سیتا۔ سو چھن کپی ہی کلپ سم بیتا

تیرے نئے نئے کومل پتے اگنی کے سمان ہیں۔ اسلئے تو مجھے اگنی دے۔
مجھ برہمن کے برہ روگ کا انت نہ دیکھ سیتا جی کو شری رام جی کے ویوگ میں
پرم ویاکل دیکھ کر ہنومان جی کو وہ تھوڑا سا سماں کلپ کے سمان گذرا۔

(سورٹھا) کپی کر ہردے بچار دینہہ مدرکا ڈار تب
جنو اسوک انگار دینہہ ہرش اٹھ کر گہیو

تب ہنومان جی ہردے میں وچار کر سیتا جی کے سامنے درخت کے پتوں میں سے گرا کر انگوٹھی ڈالدی۔ مانو اشوک برکش نے سیتا جی کو من چاہا انگارہ دیدیا ہو۔ سیتا جی نے فوراً اٹھ کر پرسن ہو کر انگوٹھی کو ہاتھ میں لے لیا۔

تب دیکھی مدرکا منوہر۔ رام نام انکت اتی سندر
چکت چتو مدری پہچانی۔ ہرش بشاد ہردے اکلانی

اس منوہر انگوٹھی کو سیتا جی نے دیکھا اس پر رام نام لکھا ہوا تھا۔ سیتا جی نے انگوٹھی کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ وہ بڑی حیران ہوئیں۔ اور انگوٹھی کو دیکھکر وہ دکھ اور سکھ کے وش ہو کر تڑپ اٹھیں۔

جیت کو سکے اجے رگھورائی۔ مایا تیں اس رچ نہیں جائی
سیتا من بچار کر نانا۔ مدھر بچن بولیو ہنومانا

وہ سوچنے لگیں کہ شری رگھوناتھ جی تو اجے (جو جیتے نہ جا سکیں) ہیں۔ انکو کون جیت سکتا ہے؟ لہذا حقیقت یہ انگوٹھی یہاں کیسے آئی۔ رگھوناتھ جی کو جیت کر جبراً ان سے انگوٹھی چھین کر تو کوئی نہیں لا سکتا) اور کسی مایا (جادوگری) سے بھی یہ دویہ انگوٹھی بنائی نہیں جا سکتی۔ سیتا جی من میں انیک پرکار کے وچار کر رہی ہیں۔ اتنے میں ہنومان جی میٹھے بچن بولے

رام چندر گن برنیں لاگا۔ سنتہی سیتا کر دکھ بھاگا
لاگیں سنیں شرون من لائی۔ آدہو تیں سب کتھا سنائی

وہ شری رام جی کے گنوں کا ورنن کرنے لگے۔ سنتے ہی سیتا جی کی پیڑا ہٹ گئی۔ وہ من لگا کر کانوں سے پربھو کے گنوں کو سننے لگیں۔ ہنومان جی نے شروع سے لے کر ساری کتھا سیتا جی کو کہہ سنائی۔

شرون امرت جیہیں کتھا سہائی۔ کہی سو پرگٹ ہوت کن بھائی
تب ہنومنت نکٹ چل گیو۔ پھر بیٹھیں من بسمے بھیو

سیتا جی بولیں! کانوں کے لئے امرت روپ جس نے یہ سندر کتھا کہی۔ ہے بھائی! وہ تو پرگٹ کیوں نہیں ہوتا۔ تب ہنومان جی پاس چلے گئے۔ انہیں دیکھ کر سیتا جی پیٹھ دیکر بیٹھ گئیں۔ اور (بندر کو دیکھکر) انکے من میں بڑا اچرج ہوا۔

رام دوت میں مات جانکی۔ ستیہ سپتھ کرونا ندھان کی

یہ مدریکا مات میں آنی۔ دینہہ رام تمہہ کہنہ سہیدانی

ہنومان جی نے کہا۔ ہے جانکی ماتا! میں شری رام جی کا دوت ہوں۔ کرپا ندھان شری رام جی کی مجھے سچی قسم ہے۔ ہے ماتا! یہ انگوٹھی میں ہی لایا ہوں۔ شری رام جی نے آپکے لئے یہ بطور نشانی بھیجی ہے۔

نر بانر ہی سنگ کہو کیسیں۔ کہی کتھا بھی سنگتی جیسیں

سیتا جی نے پوچھا نر اور بانر کا میل کہو کیسے ہوا؟ تب ہنومان جی نے جیسے میل ملاپ ہوا تھا۔ وہ سب کتھا کہہ سنائی۔

(دوہا) کپی کے بچن سپریم سن اپجا من بسواس
جانا من کرم بچن یہ کرپا سندھو کر داس

ہنومان جی کے ایسے پریم بھرے بچن سیتا جی کے من میں یہ وشواس ہوا کہ من بچن اور کرم سے یہ بانر کرپا کے سمندر شری رام جی کا سیوک ہے۔

ہری جن جان پریتی اتی گاڑھی۔ سجل نین پلکاولی باڑھی
بوڑت برہ جلدھی ہنومانا۔ بھئے ہو تات مو کہنہ جل جانا

اسے بھگوان کا سیوک جان کر سیتا جی کو اس پر بہت گہرا پریم ہو گیا۔ نیتروں میں آنسو امڈ آئے۔ اور شریر بے حد پلکت ہو گیا۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے تات ہنومان! رام کے ویوگ روپی سمندر میں ڈوبتی ہوئی مجھکو تم پار لگانے کے لئے جہازی ہو گئے۔

اب کہو کسل جاؤں بلہاری۔ انج سہت سکھ بھون کھراری
کومل چت کرپال رگھورائی۔ کپی کیہی ہیتو دھری نٹھرائی

میں بلہاری جاتی ہوں۔ اب لکشمن جی سہت سکھ کے دھام کھر کے شترو شری رام جی کی کشل کہو۔ شری رگھوناتھ جی تو نرم دل اور کرپالو ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ انہوں نے مجھ سے اتنی سنگدلی اختیار کر لی ہے۔

سہج بانی سیوک سکھ دائک۔ کبہونک سرت کرت رگھونایک
کبہوں نین مم سیتل تاتا۔ ہوئہیں نرکھ سیام مردو گاتا

وہ اپنی سبھاوک عادت سے ہی سیوکوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ کیا شری رگھوناتھ جی کبھی میری بھی یاد کیا کرتے ہیں؟ ہے تات! کیا کبھی انکے کومل گنوں کو دیکھکر میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔؟

بچن نہ آو نین بھرے باری۔ اہہ ناتھ ہوں نپٹ بساری
دیکھ پرم برہا کل سیتا۔ بولا کپی مردو بچن بنیتا

منہ سے بچن نہیں نکلتا۔ نیتروں میں ویوگ کے آنسو امڈ

پڑے۔ وہ بڑے دُکھ سے بولیں۔ ہا ناتھ! آپ نے مجھے بالکل ہی بھلا دیا۔ سیتا جی کو برہ سے نہایت دُکھی دیکھ کر ہنومان جی نمر اور کومل بچن بولے۔

ماتُ کُسل پربھو انج سمیتا۔ تو دُکھ دُکھی سُکر پا نکیتا
جنی جننی مانہو جیہ اُونا۔ تمہہ تے پربھو رام کی دُونا

ہے ماتا! سُندر کرپا کے دھام پربھو شری رام جی لکشمن سمیت شریر سے تو کُشل ہیں۔ لیکن آپ کے دُکھ سے دُکھی ہیں۔ ہے ماتا! تو اپنے من میں اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھ شری رام جی کے ہردے میں آپ سے دُوگنا پریم ہے۔

دوہا

رگھوپتی کر سندیس اب سنو جننی دھر دھیر
اس کہہ کپی گدگد بھیو بھرے بلوچن نیر

ہے ماتا! اب حوصلہ رکھ کر شری رگھوناتھ جی کا سندیش سنو ایسا کہہ کر شری ہنومان جی گدگد ہو گئے اُن کے نیتروں میں پریم کے آنسو بھر آئے۔

چوپائی

کہیو رام بیوگ تو سیتا۔ مو کہنہ سکل بھئے بپریتا
نو ترو کسلے منہوں کر سا نو۔ کال نسا سم نسی سسی بھانو

ہنومان جی بولے کہ شری رام جی نے کہا ہے۔ ہے سیتا! تمہارے وِیوگ میں میرے لئے سبھی پدارتھ اُلٹ ہو گئے ہیں۔ برکشوں کے نرم پتے مانو اگنی کے سمان داہ کارک ہو گئے ہیں۔ رات کال راتری کے سمان اور چندرما سوریہ کے سمان ہو گیا ہے۔

کُبلے بن کنت بن سر سا۔ بارد تپت تیل جنُ برسا
جے ہت رہے کرت تیئی پیرا۔ ارگ سواس سم تری بدھ سمیرا

کمل کے بن بھالوں کے بن کے سمان ہو گئے ہیں۔ بادل مانو کھولتا ہوا تیل برساتے ہیں۔ جو بھلائی کرنے والے تھے۔ وہ اب دُکھ دینے لگے ہیں۔ تین پرکار کی شیتل مند اور سگندھت وایو سانپ کے مُکھ سے نکلے ہوئے زہریلے اور گرم سانس کے سمان ہو گئی ہے۔

کہیہو تیں کچھ دُکھ گھٹ ہوئی۔ کاہی کہوں نہ جان نہ کوئی
تتو پریم کر مم ارُو تورا۔ جانت پریا ایکُ من مورا

کہنے سے بھی دُکھ کچھ گھٹ جاتا ہے۔ پر میں کس سے کہوں! یہ دُکھ کوئی دوسرا جانتا نہیں۔ ہے پیاری! میرے اور تیرے پریم کے تتو کو ایک صرف میرا ہی من جانتا ہے۔

سو من سدا رہت تو ہی پاہیں۔ جان پریتی رسُ اتنے ہی ماہیں
پربھو سندیس سُنت بیدیہی۔ مگن پریم تن سُدھ نہیں تیہی!

اور میرا وہ من سدا تیرے ہی پاس رہتا ہے۔ بس میرے پریم کا سار اتنے میں ہی جان لینا۔ پربھو کے سندیش کو سُنکر شری جانکی جی پریم میں مگن ہو گئیں۔ اور انہیں اپنے شریر کی بھی سُدھ نہ رہی۔

کہہ کپی ہردے دھیر دھرو ماتا۔ سمر رام سیوک سُکھ داتا
اُر آنہو رگھوپتی پربھتائی۔ سُن مم بچن تجہو کدرائی

ہنومان جی نے کہا ہے ماتا! من میں حوصلہ رکھو اور بھگتوں کو سُکھ دینے والے پربھو شری رام جی کا سمرن کرو۔ اپنے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کی بڑائی کو یاد کر کے اور میرے بچن سُنکر رونا دھونا چھوڑ دو۔

دوہا

نسیچر نکر پتنگ سم رگھوپتی بان کرسانُ
جننی ہردہ دھیر دھرو جرے نسا چر جانُ

شری رگھوناتھ جی کے بان اگنی رُوپ ہیں اور راکشسوں کے دَل اس اگنی میں بھسم ہونے والے ہیں۔ ہے ماتا! آپ من میں دھیرج رکھو اور راکششوں کو بھسم ہُوا ہی سمجھو۔

جوں رگھوبیر ہوت سُدھ پائی۔ کرتے نہیں بلمب رگھورائی
رام بان رُبی اُئیں جانکی۔ تم برو تھ کہنہ جات نہ جانکی

شری رام چندر جی نے اگر تمہارے یہاں ہونے کی خبر پائی ہوتی تو وہ کبھی دیر نہ کرتے۔ ہے جانکی جی! شری رام جی کے بان رُوپی سورج کے طلوع ہونے پر راکششوں کی فوج رُوپی اندھیرا کہاں رہ سکتا ہے!

اب ہیں ماتُ تیں جاؤں لوائی۔ پربھُو آئسُ نہیں رام دوہائی [2]
کچھک دوس جننی دھرُو دھیرا۔ کپنہہ سہت آئہیں رگھوبیرا

ہے ماتا! میں تو ابھی آپ کو یہاں سے لے جاؤں لیکن رام جی کی قسم مجھے اُن کی ایسی آگیا نہیں ہے۔ ہے ماتا! کچھ دن اور حوصلہ رکھو۔ بانر فوج لے کر شری رام جی یہاں آویں گے۔

نسیچر مارِ توہی لے جیہیں۔ تہنہ پر نارد آدی جس گیہیں [3]
ہیں سُت کپی سب تمہہی سمانا۔ جاتُ دھان اتی بھٹ بلوانا

اور راکشسوں کو مار کر آپ کو لے جاویں گے۔ نارد آدی رشی مُنی تینوں لوکوں میں اُن کا یش گان کریں گے۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے پُتر! سب بانر تمہارے ہی سمان چھوٹے چھوٹے ہوں گے۔ اور راکشس تو بڑے بلوان یودھا ہیں۔

موریں ہردے پرم سندیہا۔ سُن کپی پرگٹ کینہی نج دیہا [4]
کنک بھودھر آکار سریرا۔ سمر بھینکر اتی بل بیرا

اس لئے میرے ہردے میں یہ بڑا بھاری سندیہہ ہے کہ تم بانر ان راکشسوں کو کیسے جیت سکو گے۔ یہ سُن کر ہنومان جی نے اپنا اصلی شریر پرگٹ کیا۔ سونے کے پربت جیسا چمکدار وکرال وشال شریر تھا۔ جو یدھ میں بھینکر اور مہا بلوان اور ویر تھا۔

سیتا من بھروس تب بھیئو۔ پنی لگھو روپ پون سُت لیئو [5]

تب سیتا جی کے من میں تسلی ہو گئی۔ پھر ہنومان جی نے وہی اپنا چھوٹا سا رُوپ دھارن کر لیا۔

دوہا

سُنو ماتا ساکھامرگ نہیں بل بدھی بسال
پربھُو پرتاپ تیں گرڑہی کھائے پرم لگھو بیال

ہے ماتا! سُنئے ہم پشو بانر جاتی میں بل اور بُدھی نہیں ہوتی۔ لیکن بھگوان کے پرتاپ سے چھوٹا سا ناچیز سانپ بھی گرڑ کو کھا سکتا ہے۔ ارتھات نربل بھی مہا بلوان کو مار سکتا ہے۔

چوپائی

من سنتوش سُنت کپی بانی۔ بھگتی پرتاپ تیج بل سانی
آسِش دینہی رام پریہ جانا۔ ہوہو تات بل سیل ندھانا

بھگتی پرتاپ، تیج اور بل سے بھری پورن ہنومان جی کی بانی کو سُن کر سیتا جی کے من میں تسلی ہوئی۔ انہوں نے ہنومان جی کو شری رام جی کا پیارا جان کر آشیرواد دی۔ کہ ہے تات! تم بل اور شیل کے خزانہ ہو۔

اجر امر گن ندھی سُت ہوہو۔ کرہوں بہت رگھونایک چھوہو [2]
کرہوں کرپا پربھو اس سُن کانا۔ نربھر پریم مگن ہنو مانا

ہے پُتر! تم اجر امر اور گنوں کے خزانہ ہو۔ شری رگھوناتھ جی تم پر بہت کرپا کریں۔ "پربھو تم پر بہت کرپا کریں"۔ یہ بچن کانوں سے سُن کر ہنومان جی بے حد (اننیہ) پریم میں مگن ہو گئے۔

بار بار نائیسی پد سیسا۔ بولا بچن جوڑ کر کیسا [3]
اب کرت کرتیہ بھیوں میں ماتا۔ آسِش تو اموگھ بکھیاتا

ہنومان جی نے بار بار سیتا جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ اور پھر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے ماتا! اب میں کرتارتھ ہو گیا۔ آپ کی آشیرواد اٹل ہے یہ بات پرسدھ ہے۔

سنہو مات موہی اتیسیہ بھوکھا۔ لاگ دیکھ سُندر پھل رُوکھا [4]
سُنو سُت کریں بپن رکھوادی۔ پرم سبھٹ رجنی چر بھاری

ہے ماتا! سُنو۔ ان سُندر پھل والے درختوں کو دیکھ کر مجھے بہت ہی بھوک لگ گئی ہے۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے بیٹا! سُنو اس بن کی بڑے بڑے بھاری راکشس یودھا رکھوالی کرتے ہیں۔

تنہہ کر بھے ماتا موہی ناہیں۔ جوں تم سکھ مانہو من ماہیں [5]

ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! اگر آپ پرسن ہو کر مجھے آگیا دیں تو اُن راکشسوں کا تو مجھے ذرا بھر بھی ڈر نہیں ہے۔

دوہا

دیکھ بدھی بل نپن کپی کہیو جانکیں جاہو
رگھوپتی چرن ہردے دھر تات مدھر پھل کھاہو

ہنومان جی کو بدھی اور بل میں ماہر جان کر جانکی جی نے کہا۔ ہے تات۔ جاؤ۔ شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کا ہردے میں دھیان کرکے میٹھے پھل کھاؤ۔

چوپائی

چلیؤ نائے سِر پیٹھیؤ باگا۔ پھل کھائیسی ترُو توریں لاگا
رہے تہاں بہُ بھٹ رکھوارے۔ کچھُ مارسیی کچھ جائے پکارے

ہنومان جی نے سیتا جی کو پرنام کیا اور پھر باغ میں جا گھُسے۔ پھل کھانے لگے۔ اور پیڑوں کو توڑنے لگے۔ وہاں بہُت سے یودھا رکھوالے تھے۔ اُن میں سے کچھ تو ہنومان جی نے مار دیئے اور جو بچ نکلے۔ انہوں نے جا کر راون سے فریاد کی۔

ناتھ ایک آوا کپی بھاری۔ تیہیں اسوک باٹکا اُجاری
کھائیسی پھل اَرو بِٹپ اُپارے۔ رچھک مَرد مرد مہی ڈارے

ہے ناتھ! ایک بڑا بھاری بندر آیا ہے۔ اس نے اشوک باٹکا کو اُجاڑ دیا ہے۔ اُس نے پھل کھا کر درختوں کو اُکھاڑ پھینکا ہے اور رکھوالوں کو مسل مسل کرکے زمین پر ٹپک دیا ہے۔

سُن راون پٹھئے بھٹ نانا۔ تِنہہ ہی دیکھ گرجیؤ ہنومانا
سب رجنی چر کپی سنگھارے۔ گئے پکارت کچھ ادھ مارے

یہ سُن کر راون نے بہت سے یودھا بھیجے۔ اُن کو دیکھ کر ہنومان جی گرجے۔ انہوں نے سب راکشسوں کو مار دیا۔ کچھ ادھ مؤوں نے جا کر روتے ہوئے پھر فریاد کی۔

پُنی پٹھیؤ تیہیں اچھ کمارا۔ چلا سنگ لے سُبھٹ اپارا
آوت دیکھ بٹپ گہہ ترجا۔ تاہی نپاتی مہا دھُنی گرجا

پھر راون نے اپنے پُتر اکشے کمار کو بھیجا۔ وہ اپنے ساتھ بہت سی گنتی کے یودھاؤں کو لے کر چلا۔ اُسے آتے دیکھ کر ہنومان جی نے ہاتھ میں ایک درخت اُٹھا کر لڑنے کے لئے للکارا۔

کچھُ مارسیی کچھ مردیسی کچھ ملیسی دھر دھُور
کچھ پنی جائے پکارے پربھُو مرکٹ بل بھُور دوہا

اُن میں سے کچھ یودھاؤں کو تو ہنومان جی نے مار دیا۔ کچھ کو مسل ڈالا۔ اور کچھ کو لاتوں سے دھُول میں ملا دیا۔ کچھ بچے کھچے روتے پیٹتے ہوئے جا کر پھر راون سے فریاد کرنے لگے۔ کہ ہے سوامی! بندر بہت ہی بلوان ہے۔

سُن سُت بدھ لنکیس رسانا۔ پٹھئے سی میگھ ناد بلوانا
مارسی جنی سُت باندھیسو تاہی۔ دیکھئے کپی کہاں کر آہی

پُتر کا مرنا سُن کر راون غصّے سے لال پیلا ہو گیا۔ پھر اُس نے اپنے مہا بلوان پُتر میگھ ناد کو بھیجا۔ اور اس نے کہا کہ ہے بیٹا! اس بانر کو مارنا نہیں بلکہ باندھ کر لے آنا۔ تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ وہ کہاں کا بانر ہے۔

چلا اندر جیت اَتُلت جودھا۔ بندھو نِدھن سُن اُپجا کرودھا
کپی دیکھا دارُن بھٹ آوا۔ کٹکٹائے گرجا اَرُو دھاوا

اندر کو جیتنے والا لاثانی یودھا میگھ ناد چلا۔ اپنے بھائی کے مارے جانے کی خبر سُن کر وہ بہت کرودھ میں تھا۔ ہنومان جی نے دیکھا کہ اب کی تو بڑا بھاری بھیانک یودھا آیا ہے۔ تب وہ کٹ کٹا کر (دانت پیس کر) گرجے اور دوڑے۔

اتی بسال ترُو ایک اُپارا۔ برتھ کینہہ لنکیس کمارا
رہے مہا بھٹ تاکے سنگا۔ گہہ گہہ کپی مردئے نج انگا

انہوں نے ایک بڑا بھاری درخت اُکھاڑ لیا۔ اور اُس سے وار کرکے میگھ ناد کو بغیر رتھ کے کر دیا۔ (اس کا رتھ توڑ ڈالا۔ اور رتھ کے گھوڑے مار ڈالے) اس کے ساتھ جو بڑے بڑے یودھا تھے اُن کو ہنومان جی نے پکڑ پکڑ کر اپنے شریر سے مسل ڈالا۔

تِنہہ ہی نپات تاہی سن باجا۔ بھڑے جگل مانہوں گج راجا
مُٹھیکا مار چڑھا ترُو جائی۔ تاہی ایک چھن مُور چھا آئی

اُن سب کو مار کر پھر ہنومان جی میگھ ناد سے بھڑ گئے۔ مانو دو مہا بلی ہاتھی لڑ رہے ہیں۔ ہنومان جی نے میگھ ناد کے زور

سے ایک گھونسا مارا۔ اور کود کر درخت پر جا چڑھے میگھ ناتھ کو کچھ ذرا سی دیر کے لئے مورچھا آ گئی۔

اُٹھ بہوری کینہسی بہو مایا۔ جیت نہ جائے پربھنجن جایا

مورچھا سے اُٹھ کر میگھ ناد نے بہت سی مایا رچی لیکن پون کمار ہنومان جی کسی پرکار بھی جیتے نہیں جاتے۔

برہم استر تیہیں سان دھا کپی من کینہہ بچار
دوہا جوں نہ برہم سر مانیوں مہما مٹے اپار

انت میں میگھ ناد نے تنگ آ کر برہم استر چلانے کا نسچے کر لیا۔ تب ہنومان جی نے من میں وچار کیا کہ اگر میں برہم استر کو نہ مانوں تو اس کی اپار مہما مٹ جائیگی۔

برہم بان کپی کہنہ تیہیں مارا۔ پرتہوں بار کٹک سنگھارا
تیہیں دیکھا کپی مورچھت بھیؤ۔ ناگ پاس باندھیسی لے گیؤ

اُس نے ہنومان جی کو برہم بان مارا۔ جس کے لگتے ہی وہ زمین پر گر پڑے۔ لیکن گرتے ہوئے بھی انہوں نے بہت سی سینا مار ڈالی۔ جب اس نے ہنومان جی کو مورچھت ہوتے دیکھا۔ تب وہ اُن کو ناگ پاش میں باندھ کر اپنے پتا راون کے پاس لے گیا۔

جاسُ نام جپ سنہو بھوانی۔ بھو بندھن کاٹہیں نر گیانی
تاسُ دُوت کہ بندھ ترو آوا۔ پربھو کارج لگ کپی ہیں بندھاوا

شنو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی سُنو۔ جس سوامی کا نام جپ کر گیانی لوگ مہا کٹھن بندھن روپی سنسار سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اُس سوامی کا دُوت بھلا کیسے کسی کے بندھن میں آ سکتا ہے۔ ہنومان جی نے تو اپنے آپ ہی پربھو کے کاریہ کے لئے اپنے آپ کو بندھوا لیا۔

کپی بندھن سُن نسچر دھائے۔ کوتک لاگ سبھا سب آئے
دس مکھ سبھا دیکھ کپی جائی۔ کہہ نہ جائے کچھ اتی پربھتائی

بندر کا بندھا جانا سُن کر راکشس لوگ تماشہ دیکھنے کیلئے راج دربار میں دوڑے آئے۔ ہنومان جی نے جا کر راون کا دربار دیکھا۔ جس کے ٹھاٹھ باٹھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

کر جوریں سُر دِسپ بنیتا۔ بھرکُٹی بلوکت سکل سبھیتا
دیکھ پرتاپ نہ کپی من سنکا۔ جمے اہی گن مہنہ گرُڑ اسنکا

ناتھ جوڑے ہوئے سب دگپال ارتھات اِندر ورُن کبیر آدی سب دیوتا بڑی نمرتا کے ساتھ سہمے ہوئے راون کی جنبش ابرو کو دیکھ رہے ہیں۔ اس کا ایسا پرتاپ دیکھ کر بھی ہنومان جی کے من میں ذرا بھی ڈر نہ ہوا۔ وہ ایسے نڈر اور بیدھڑک ہو کر راج دربار میں کھڑے ہیں۔ جیسے سانپوں کے گروہ میں گرڑ جی نڈر ہوتے ہیں۔

کپی اہی بلوک دساتن ہسا کہہ دُر باد
دوہا سُت بدھ سُمرت کینہہ پُن اپجا ہردے بشاد

ہنومان جی کو دیکھ کر راون گالیاں دیتا ہوا خوب ہنسا۔ پھر جب اپنے پُتر اکشے کمار کی اس کے ہاتھوں مرتیو ہو جانے کی یاد آئی۔ تو اُس کے ہردے میں بہت کلیش بڑھا۔

چوپائی

کہہ لنکیس کون تیں کیسا۔ کیہی کیں بل گھالیہی بن کھیسا
کی دھوں شرون سنیہی نہیں موہی۔ دیکھیوں اتی اسنگ سٹھ توہی

لنکا پتی راون نے کہا۔ ارے بندر! بتا تو کون ہے۔ کس کے بل پر تُو نے بن کو اُجاڑ کر ویران کر دیا۔ کیا کبھی تو نے میرا نام نہیں سُنا! میں تجھے بہت ہی نڈر دیکھ رہا ہوں۔

مارے نسچر کیہیں اپرادھا۔ کہہ سٹھ توہی نہ پران کی بادھا
سُنو راون برہما نڈ نکایا۔ پائے جاسُ بل برجتی مایا

کس اپرادھ سے تُو نے راکششوں کو مارا؟ ارے مُورکھ! بتا۔ کیا تجھے اپنے پرانوں کا ڈر نہیں ہے؟ ہنومان جی نے کہا۔ ہے راون! اُس جن کا بل پا کر مایا انت کوٹی برہمانڈوں کے سموہوں کو رچتی ہے۔

جاکیں بل برنچی ہری ایسا ۔ پالت سرجت ہرت دس سیسا
جا بل سیس دھرت سہہ سانن ۔ انڈکوس سمیت رگری کانن

ہے راون! جن کے بل کے آدھار پر برہما وشنو مہیش سرشٹی کی پیدائش ۔ پرورش اور فناہ کرتے ہیں ۔ جن کے بل پر ہزاروں مکھ والے شیش ناگ جی پربت اور بنوں سمیت برہمانڈ کو اپنے سر پر دھارن کرتے ہیں ۔

دھرے جو بدھ دیہہ سر تراتا ۔ تمہ سے سٹھنہ سکھاون داتا
ہرکودنڈ کٹھن جیہیں بھنجا ۔ تیہی سمیت نرپ دل مدگنجا
کھر دوشن ترسرا ارو بالی ۔ بدھے سکل اتلت بل سالی

جو دیوتاؤں کی رکھشا کے لئے طرح طرح کے شریر دھارن کرتے ہیں ۔ اور جو تمہارے جیسے مورکھوں کو نصیحت دینے والے ہیں ۔ جنہوں نے شوجی کے مہا کٹھن دھنش کو توڑ ڈالا اور اس کے ساتھ ہی سارے راجاؤں کی منڈلی کا غرور بھی توڑ ڈالا ۔ جنہوں نے کھر دوشن ترشرا اور بالی کو مار ڈالا ۔ جو لاثانی بلوان یودھا تھے ۔

دوہا
جا کے بل لولیس تیں جتیہو چراچر جھاری
تاس دوت میں جا کر ہر آنیہو پریہ ناری

جن کے بل کے تھوڑے سے انش کو پاکر تم نے چراچر جگت کو جیت لیا ہے ۔ اور جن کی پیاری پتنی کو تم ہر لائے ہو ۔ ہے راون! میں انہیں کا دوت ہوں ۔

چوپائی

جانیوں میں تمہار پربھتائی ۔ سہس باہو سن پری لرائی
سمر بالی سن کر جس پاوا ۔ سنی کپی بچن ہسی بہراوا

میں تمہاری شہرت اور بڑائی کو خوب جانتا ہوں ۔ سہسباہو کے ساتھ تمہارا یدھ کر کے جیسا کچھ یش کر کے تم نے پراپت کیا تھا ۔ وہ میں سب کچھ جانتا ہوں ۔ ہنومان جی کے ان طنزیہ بچنوں کو سن کر راون نے ان کی بات کو ہنس کر ٹال دیا ۔

۲ - ۳

کھائیوں پھل پربھو لاگی بھوکھا ۔ کپی سبھاو تیں توریوں روکھا
سب کیں دیہہ پرم پریہ سوامی ۔ مارہیں موہی کمارگ گامی
جنہہ موہی مارے تے میں مارے ۔ تیہی پر باندھیوں تنیہ تمہارے
موہی نہ کچھ باندھے کی لاجا ۔ کینہہ چہوں نج پربھو کر کاجا

ہے راکشس راج! مجھے بھوک لگی تھی ۔ اس لئے میں نے پھل کھائے ۔ درختوں کو توڑنا اور مروڑنا یہ تو بندروں کا سبھاؤ ہی ہے ۔ اس لئے میں درختوں کو اپنے جاتی سبھاؤ سے پرورش ہو کر توڑا ۔ ہے راکشسوں کے راجہ! اپنی دیہہ سبھی کو پیاری ہوتی ہے ۔ بدچلن راکشس جب مجھے مارنے لگے ۔ تب انہوں نے مجھے مارا ۔ ان کو میں نے بھی مارا ۔ اتنے میں تمہارے پتر میگھناد نے مجھے باندھ لیا ۔ مجھے اپنے بندھے جانے کی ذرا بھی شرم نہیں ہے ۔ کیوں کہ جس طرح بھی ہو میں تو اپنے سوامی کا کام کرنا چاہتا ہوں ۔

بنتی کریوں جوری کر راون ۔ سنہو مان تج مور سکھاون
دیکھہو تمہہ نج کلہی بچاری ۔ بھرم تج بھجہو بھگت بھے ہاری

ہے راون! میں ہاتھ جوڑ کر تم سے بنتی کرتا ہوں تم ابھیمان چھوڑ کر میری نصیحت کو سنو ۔ تم اپنے اتم ونش کا وچار کر کے دیکھو اور بھرم کو چھوڑ کر بھگتوں کے بھے کو دور کرنے والے بھگوان شری رام جی کا بھجن کرو ۔

۵

جاکیں ڈراتی کال ڈیرائی ۔ جو سر اسر چراچر کھائی
تاسوں بیرو کبھوں نہیں کیجے ۔ مورے کہیں جانکی دیجے

دیوتا ۔ راکشس اور جڑ چیتن سارے جگت کو کھا جانے والا کال دیو بھی جن کے بھے سے ڈرتا ہے ۔ ان سے کبھی ویر نہ کرنا چاہیئے میرا کہنا مانو اور سیتا جی شری رام جی کو دے دو ۔

دوہا
پرنتپال رگھونایک کرونا سندھو کھراری
گئیں سرن پربھو راکھیہیں تو اپرادھ بساری

کھر کے شترو شری رگھوناتھ جی تو دیا کے سمندر ہیں ۔ اور شرناگتوں کے پالک ہیں ۔ ان کی شرن میں جانے پر وہ تمہیں تمہارا

قصور معاف کر کے شرن میں رکھ لیں گے۔

چوپائی

رام چرن پنکج اُر دھرہو۔ لنکا اچل راج تمہہ کرہو
رشی پلست جس بمل ینکا۔ تیہی سسی مہنہ جنی ہوہو کلنکا

شری رام جی کے چرن کملوں کو اپنے ہردے میں دھارن کرو۔ اور لنکا کا اچل راج کرو۔ آپ کے پُورو ج رشی پلست جی کا یش نرمل چندما کے سمان ہے۔ تم اس چندرما میں کلنک نہ ہو۔

رام نام بنو گرانہ سوہا۔ دیکھ بچار تیاگ مدموہا
بسن ہین نہیں سوہ سُراری۔ سب بھوشن بھوشت برناری

رام نام کے بنا بانی شوبھا نہیں پاتی۔ ابھیمان اور موہ کو تیاگ کر وچار کر دیکھو ہے دیوتاؤں کے دشمن! سب گہنوں سے سجی ہوئی استری بھی کپڑوں کے بنا شوبھا نہیں پاتی۔ ویسے ہی رام نام کے بنا بانی بھی شوبھا نہیں پاتی۔

رام بمکھ سمپتی پربھتائی۔ جائے رہی پائی بنو پائی
سجل مُول جنہہ سرتنہہ ناہیں۔ برش گئیں پنی تبہیں سکھاہیں

رام بمکھ پُرش کی بڑائی اور دھن دولت رہا ہوا بھی چلا جاتا ہے۔ اس کا پانا نہ پانے کے برابر ہے۔ جن ندیوں کے پیچھے کوئی جل ندھی نہیں ہے یعنی جو صرف بارش کے پانی سے ہی بہہ نکلتی ہیں۔ وہ برسات کے خاتمہ پر فوراً ہی پھر سُوکھ جاتی ہیں۔

سُنو دس کنٹھ کہوں پن رُپی۔ بمکھ رام تراتا نہیں کوپی
شنکر سہس بشنو اج توہی۔ سکہیں نہ راکھ رام کر دروہی

ہے دش مکھ! سنو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رام بمکھ کی رکھشا کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ شری رام جی کے ساتھ ویر کرنے والے تم جیسوں کو ہزاروں شنکر، وشنو اور برہما بھی نہیں بچا سکتے۔ (پھر یہ راکشس سینا تو بھلا کس گنتی میں ہے۔)

دوہا
موہ مُول بہہ سُول پرد تیاگہو تم ابھیمان
بھجہو رام رگھو نایک کرپا سندھو بھگوان

دُ موہ ہی جس کی جڑ ہے۔ ایسے بہت دُکھ دینے والے اندھکار مئے ابھیمان کو تیاگ دو۔ اور رگھو کل کے سوامی کرپا ندھان بھگوان شری رام جی کا بھجن کرو۔

چوپائی

جدپی کہی کپی اتی ہت بانی۔ بھگتی بیبک برتی نے سانی
بولا بہسی مہا ابھیمانی۔ ملا ہم ہی کپی گر بڑ گیانی

اگرچہ ہنومان جی نے بہت ہی بھلے کی بات کہی۔ جو بھگتی، گیان، ویراگ اور نیتی سے بھری پُورن تھی۔ تو بھی مہا ابھیمانی راون بہت ہنس کر بولا کہ ہمیں یہ بندر بڑا ہی گیانی گرو ملا ہے۔

مرتیو نکٹ آئی کھل توہی۔ لاگیسی ادھم سکھاون موہی
اُلٹا ہوئیہی کہہ ہنومانا۔ متی بھرم تور پرگٹ میں جانا

ہے دشٹ! تیری موت نزدیک آپہنچی ہے جو تُو مجھے نصیحت دینے لگا۔ ہنومان جی نے کہا۔ کہ میری موت نہیں کنتو تیری ہی موت آئی ہے۔ تیری بدھی ٹھکانے نہیں رہی تجھے تو ایسا ہی جان پڑتا ہے۔ اسی لئے تم اُلٹا سمجھ رہے ہو۔ موت کا سامان تو خود کئے بیٹھے ہو اور دوسروں کو موت کے نزدیک پہنچا ہوا بتلاتے ہو۔

سُن کپی بچن بہت کھسیانا۔ بیگ نہ ہرہو مُوڑھ کر پرانا
سُنت نسا چر مارن دھائے۔ سچو نہ سہت بھیشن آئے

ہنومان جی کے بچن سُنکر راون بہت ہی کھسیانہ ہو گیا۔ وہ جوش میں راکشسوں کو مخاطب ہو کر بولا۔ ارے اس مُوڑھ کی جان جلدی ہی کیوں نہیں نکال لیتے۔ سنتے ہی راکشس اُسے مارنے دوڑے۔ اتنے میں منتریوں کے سمیت وہاں بھیشن جی آپہنچے۔

نائے سیس کری بنے بہوتا۔ نیتی برودھ نہ مارئیے دُوتا
آن ڈنڈ کچھ کرئیے گوسائیں۔ سبہیں کہا منتر بھل بھائیں

انہوں نے سر نوا کر بہت ہی نمر بھاو سے راون سے کہا۔ کہ دُوت کو جان سے مارنا نیتی کی مریادا کے خلاف ہے۔ ہے سوامی! اسے کچھ اور سزا دینی چاہئے۔ سب نے کہا ہاں مہاراج!

یہ صلاح اچھی ہے۔

۵

سُنت بِہسی بولا دسکندھر ۔ انگ بھنگ کر پٹھیے بندر

یہ سُنتے ہی راون ہنس کر بولا۔ ٹھیک ہے بندر کو اس کا کوئی انگ کاٹ کر واپس بھیج دیا جائے۔

کپی کیں ممتا پُونچھ پر سبھی کہیوں سمجھائے
تیل بور بیٹ باندھ پُنی پاوک دیہو لگائے

میں تم سب کو سمجھا کر کہتا ہوں کہ بندر کی ممتا پُونچھ پر ہوتی ہے (ارتھات بندر کو اپنی پونچھ پیاری ہوتی ہے)۔ اس لئے تیل میں کپڑا بھگو کر اس کی پونچھ پر باندھ کر پھر آگ لگا دو۔

چوپائی

پُونچھ ہین بانر تہنہ جائیہی ۔ تب سٹھ نج ناتھہی لے آئیہی
جنہہ کے کینہہ سی بہت بڑائی ۔ دیکھیوں میں تنہہ کے پربھتائی

جب یہ بانر اپنی پونچھ کے بنا اپنے سوامی کے پاس جائیگا تب یہ مورکھ اپنے سوامی کو ساتھ لے آئیگا۔ جن کی اس نے بہت بڑائی کی ہے۔ میں بھی اُن کے سامرتھ کو دیکھ لوں گا۔

۲

بچن سُنت کپی من مسکانا ۔ بھئے سہائے سارد میں جانا
جاتُ دھان سُن راون بچنا ۔ لاگے رچھیں مورھ سوئے رچنا

ہنومان جی یہ بچن سُن کر مسکرا دیئے اور من ہی من میں کہنے لگے۔ کہ میں جان گیا۔ کہ سرسوتی دیوی راون کے مُنہ چڑھ کر ایسے بچن کہلوا کر میری مددگار ہوئی ہے۔ راون کے بچن سُن کر راکشس مورکھ لوگ پونچھ کو آگ لگانے کی تیاری کرنے لگے۔

۳

رہا نہ نگر بسن گھرت تیلا ۔ باڑھی پُونچھ کینہہ کپی کھیلا
کوتک کہنہ آئے پُر باسی ۔ مارہیں چرن کرہیں بہُہ ہانسی

ہنومان جی نے ایسا کھیل کیا کہ وہ اپنی پونچھ کو بڑھاتے گئے حتی کہ لپیٹتے لپیٹتے نگر بھر میں سارا کپڑا اور تیل ختم ہو گیا۔ نگر واسی لوگ تماشا دیکھنے آئے۔ وہ اپنے پاؤں سے ہنومان جی کو ٹھوکر مارتے ہیں اور اُنکی بہت ہنسی اُڑاتے ہیں۔

باجہیں ڈھول دیہیں سب تاری ۔ نگر پھیری پُنی پونچھ پرجاری
پاوک جرت دیکھ ہنومنتا ۔ بھیو پرم لگھو روپ ترنتا

ڈھول بجتے ہی سب لوگ تالیاں بجا رہے ہیں۔ سارے نگر میں گھما کر ہنومان جی کی پونچھ کو آگ لگا دی گئی۔ آگ جلتی دیکھ کر ہنومان جی فوراً ہی چھوٹے روپ کے ہو گئے۔

۵

نبُک چڑھیو کپی کنک اٹاریں ۔ بھئیں سبھیت نِساچر ناریں

اس طرح بندھن سے نکل کر ہنومان جی سونے کی اٹاریوں پر جا چڑھے۔ اُن کو دیکھ کر راکشسوں کی استریاں ڈر کے مارے سہم گئیں۔

دوہا

ہری پریرت تیہی اوسر چلے مرت اُنچاس
اٹہاس کر گرجا کپی بڑھ لاگ اکاس

بھگوان کی پریرنا سے اُس سمے اُنچاس ہوائیں چلنے لگیں۔ ہنومان جی بڑے زور سے قہقہہ لگا کر گرجے۔ اور بڑھ کر آکاش سے جا لگے۔

چوپائی

دیہہ بسال پرم ہرو آئی ۔ مندر تیں مندر چڑھ دھائی
جرے نگر بھا لوگ بیہالا ۔ جھپٹ لپٹ بہُہ کوٹی کرالا

پھر وشال روپ ہو کر بڑی پھرتی سے وہ ایک مکان سے دوڑ کر دوسرے مکان پر چڑھ جاتے ہیں۔ سارا نگر جل رہا ہے۔ لوگ بے حال تڑپنے لگے۔ کروڑوں آگ کی بھیانک لپٹیں بھڑ بھڑا رہی ہیں۔

۲

تات مات ہا سُنئیے پکارا ۔ ایہی اوسر کو ہم ہی اُبارا
ہم جو کہا یہ کپی نہیں ہوئی ۔ بانر روپ دھریں سُر کوئی

چاروں طرف ہا ہا کار مچ گئی۔ ہا تات! ہا ماتا! اسوقت کون ہمیں بچاوے گا۔ ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ بندر نہیں ہے۔ بندر کے روپ میں کوئی دیوتا ہے۔

۳

سادھو اوگیا کر پھل ایسا ۔ جرے نگر اناتھ کر جیسا
جارا نگر نمش ایک مانہیں ۔ ایک بِبھیشن کر گرہ ناہیں

سادھو کے انادر کرنے کا یہ پھل ہے۔ کہ سارا نگر اس پرکار
جل رہا ہے۔ جیسے کہ اس کا کوئی مالک نہیں ہے۔ ہنومان جی نے
چھن بھر میں ہی ساری لنکا جلا ڈالی۔ ایک بھبیشن کا گھر بچا دیا۔

تاکر دُوت انل جیہیں سرجا۔ جرانہ سو تیہی کارن گرجا
الٹ پلٹ لنکا سب جاری۔ کود پرا پنی سندھو مجھاری

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی جس پربھو نے اگنی کی رچنا
کی۔ بھلا اُن کے دُوت ہنومان جی خود کیسے اگنی سے جلتے!
اس کارن انہیں ذرا بھی سینک نہ لگا۔ ہنومان جی نے اُلٹ پلٹ
کر سب لنکا جلا دی۔ اور خود پھر سمندر میں کود پڑے۔

دوہا
پونچھ بجھائے کھوئے شرم دھر لگھو روپ بہور
جنک سُتا کے آگیں ٹھاڑھ بھیئو کر جور

پونچھ کی اگنی بجھا کر تھکاوٹ کو دور کر کے اور چھوٹا سا
روپ دھارن کر کے ہنومان جی شری جانکی کے آگے ہاتھ جوڑ کر
کھڑے ہو گئے۔

مات موہی دیجے کچھ چینہا۔ جیسیں رگھونایک موہی دینہا
چوڑامنی اُتار تب دیئو۔ ہرش سمیت پون سُت لیئو

(ہنومان جی نے کہا) ہے ماتا! جیسے یہاں آتے سمے
شری رگھوناتھ جی نے مجھے آپ کے واسطے نشانی کے طور پر انگوٹھی دی
تھی۔ ویسے ہی اب یہاں سے جاتے سمے آپ بھی اُن کے لئے
اپنی کوئی نشانی دیں۔ تب سیتا جی نے ہاتھ سے اُتار کر چوڑامنی
دی۔ ہنومان جی نے پرسن ہو کر اُسے لے لیا۔

کہیو تات اس مور پرناما۔ سب پرکار پربھو پورن کاما
دین دیال برد سنبھاری۔ ہرہو ناتھ مم سنکٹ بھاری

ہے تات! جا کر میرا اُن سے پرنام کہنا۔ اور یہ بھی کہنا کہ آپ
تو سب پرکار سے پورن کام ہیں۔ لیکن تو بھی دین دکھیوں پر دیا کرنے
میں ہی آپ کی شان ہے۔ اس لئے ہے ناتھ اپنے دین دیال سبھاؤ
کے کارن آپ میرے سنکٹ کو دور کیجئے۔

تات سکر سُت کتھا سنائیہو۔ بان پرتاپ پربھو ہی سمجھائیہو
ماس دوس مہں ناتھ نہ آوا۔ تو پنی موہی جیئت نہیں پاوا

ہے تات! پران ناتھ کو جا کر اندر کے پتر جے انت کی کتھا
(واقعہ) سُنانا اور پربھو کو اُن کے بان کے پرتاپ کی یاد دہانی کرانا۔
اگر پران ناتھ ایک مہینے میں نہ آئیں گے تو پھر مجھے جیتی نہ پائیں گے۔

کہو کپی کیہی بدھی راکھوں پرانا۔ تمہہ تات کہت اب جانا
توہی دیکھ سیتل بھئی چھاتی۔ پنی موکہں سوئی دن سو راتی

ہے ہنومان! کہو میرے جینے کا کیا سہارا ہے۔ تمہیں دیکھ کر
چھاتی ٹھنڈی ہوئی تھی۔ پرنتو اب تم بھی جانا چاہتے ہو میرے لئے
پھر وہی غم کے دن اور آہ بھری راتیں۔

جنک سُتہ سمجھائے کر بہو بدھی دھیرج دینہہ
چرن کمل سر نائے کپی گون رام پہیں کینہہ

ہنومان جی نے جانکی جی کو سمجھا کر بہت پرکار سے تسلی دی۔
اور پھر اُن کے چرن کملوں میں پرنام کر کے شری رام جی کے
پاس چلے۔

چلت مہا دُھن گرجے سی بھاری۔ گربھ سرویں سن نسچر ناری
ناگھ سندھو اہی پار ہی آوا۔ سبد کلکلا کپنہہ سُناوا

چلتی بار ہنومان جی اتنی بڑی بھاری آواز سے گرجے۔
کہ اُس گرج کو سُن کر راکشسوں کی استریوں کے گربھ گرنے
لگے۔ سمندر لانگھ کر وہ اُس پار آ گئے۔ اور انہوں نے بانروں کو
کلکلا شبد سُنایا (خوشی کا شبد)

ہرشے سب بلوک ہنومانا۔ نوتن جنم کپنہہ تب جانا
مکھ پرسن تن تیج براجا۔ کینہیسی رام چندر کر کاجا

ہنومان جی کو دیکھ کر سبھی بانر پرسن ہو گئے۔ سب نے ایسا
نیا جنم سمجھا۔ ہنومان جی کا چہرہ پرسن ہے۔ شریر میں تیج شوبھا پا رہا
ہے۔ سب نے سمجھ لیا۔ کہ ہنومان جی رام جی کا کاریہ سپھل کر آئے ہیں۔

ملے سکل اتی بھے سکھاری ۔ تپہت بن پاوجے جادی
چلے ہرش رگھونایک پاسا ۔ پوچھت کہت نول اتہاسا

اُٹھ کر سب بانر ہنومان جی سے ملے اور وہ بہت ہی سُکھی ہوئے ۔ ماؤ جل کے بغیر تڑپتی مچھلی کو پانی مل گیا ہو سب پرسن ہو کر راہ میں نئے نئے اتہاس کہتے سُنتے وہ شری رام جی کے پاس چلے ۔

تب مدھوبن بھیتر سب آئے ۔ انگد سمت مدھو پھل کھائے
رکھوارے جب برجن لاگے ۔ مُشٹی پرہار ہنت سب بھاگے

تب سب لوگ مدھوبن میں آئے ۔ انگد کی صلاح سے سب میٹھے میٹھے پھل کھانے لگے ۔ جب انہیں بن کے رکھوالوں نے روکا تو اُن کو مکّے مار مار کر بھگا دیا ۔

جائے پکارے تے سب بن اُجار جُب راج
سُنِ سُگریو ہرش کپی کر آئے پربھو کاج

سب رکھوالوں نے جا کر بانر راج سُگریو سے فریاد کی ۔ کہ یُوراج انگد نے سب بن اُجاڑ دیا ہے ۔ یہ سُن کر سُگریو جی بڑے پرسن ہوئے ۔ انہیں یہ تسلّی ہو گئی کہ بانر پربھو شری رام جی کا کاریہ کر آئے ہیں ۔

جوں نہ ہوت سیتا سُدھ پائی ۔ مدھوبن کے پھل سکہیں کہ کھائی
ایہی بدھی من بچار کر راجا ۔ آئے گئے کپی سہت سماجا

اگر انہوں نے سیتا جی کا پتہ نہ پایا ہوتا تو کیا وہ مدھوبن کے پھل کھا سکتے تھے ؟ اس پرکار راجہ سُگریو من میں وچار کر ہی رہے تھے کہ اتنے میں ہنومان جی سماج سہت وہاں آ پہنچے ۔

آئے سبنہہ ناوا پد سیسا ۔ ملیو سبنہہ اتی پریم کپیسا
پوچھی کُسل کُسل پد دیکھی ۔ رام کرپا بھا کاج بسیکھی

سب نے آ کر سُگریو جی کے چرنوں میں سر نوایا ۔ بانر راج سُگریو سب سے پریم کے ساتھ ملے ۔ اُن کی کُشل پوچھی ۔ انہوں نے کہا کہ ہے ناتھ ! آپ کے چرنوں کو دیکھ کر سب کُشل ہی ہے ۔ شری رام جی کی کرپا سے ہمیں پربھو کے کاج میں بڑھ کر کامیابی حاصل ہوئی ہے ۔

ناتھ کاج کینہیو ہنومانا ۔ راکھے سکل کپنہہ کے پرانا
سُنِ سُگریو بہوری تیہی ملیہو ۔ کپنہہ سہت رگھوپتی پہیں چلیہو

ہے ناتھ ! ہنومان جی نے ہی سب کاریہ سپھل کیا ہے ! اور اس پرکار کاریہ سپھل کر کے ہم سب بانروں کو جیون دان دیا ہے ۔ یہ سُن کر سُگریو پھر ہنومان جی سے ملے ۔ اور پھر بانروں سمیت شری رگھوناتھ جی کے پاس چلے ۔

رام کپنہہ جب آوت دیکھا ۔ کئیں کاج من ہرش بسیکھا
پھٹک سِلا بیٹھے دو بھائی ۔ پرے سکل کپی چرننہہ جائی

شری رام جی نے جب دیکھا ۔ کہ بانر کاریہ کو سپھل کیے پرسن ہوئے چلے آ رہے ہیں ۔ تو انہیں بڑا آنند ہوا دونوں بھائی پتھر کی شفّاف شلا پر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ وہاں سب بانر جا کر اُنکے چرنوں پر گر پڑے ۔

پریتی سہت سب بھیٹے رگھوپتی کرونا پنج
پوچھی کُسل ناتھ اب کُسل دیکھ پد کنج

دیا کے بھنڈار شری رگھوناتھ جی پریم کے ساتھ انہیں گلے لگا کر ملے اور اُنکی کُشل پوچھی ۔ بانروں نے کہا ۔ ہے ناتھ ! آپکے چرن کملوں کو دیکھ کر سب کُشل ہے ۔

جاموونت کہہ سُنو رگھورایا ۔ جا پر ناتھ کرہو تمہہ دایا
تاہی سدا سبھ کُسل نرنتر ۔ سُر نر مُنی پرسن تا اوپر

جاموونت نے کہا ۔ ہے رگھوناتھ جی ! سُنئے ۔ جس پر آپ دیا کرتے ہیں ۔ اُس کے لئے سدا ہی شُبھ کلیان اور منگل ہے ۔ دیوتا منش اور مُنی سبھی اُس پر پرسن ہو جاتے ہیں ۔

سوئی بجئی بنئی گن ساگر ۔ تاسُ سُجس ترے لوک اُجاگر
پربھو کی کرپا بھئیو سب کاجو ۔ جنم ہمار سپھل بھا آجو

وہ فاتح ہے وہی حلیم و نرم سبھاؤ۔ نمرتا والا) ہے۔
اور وہی گنوں کا سمندر بن جاتا ہے۔ اُس کا سُندر ریش (بڑائی عظمت) تینوں لوکوں میں روشن ہوتا ہے۔ پربھو کی کرپا سے سب کاریہ سپھل ہُوا۔ اور ہمارا بھی جنم سپھل ہو گیا۔

ناتھ پون سُت کینہہ جو کرنی۔ سہسُوں مُکھ نہ جائے سو برنی
پون تنیہ کے چرت سہائے۔ جاموَنت رگھوپتی ہی سُنائے

ہے ناتھ! پَون کمار ہنومان جی نے جو کارنامے کئے ہیں۔ ان کا بیان تو ہزار زبان سے بھی نہیں ہو سکتا۔ جب جاموَنت جی نے شری رگھوناتھ جی کے سُندر چرتر سُنائے۔

سُنت کرپاندھی من اتی بھائے۔ پُنی ہنومان ہرش ہیہ لائے
کہہو تات کیہی بھانت جانکی۔ رہت کرت رچھیا سو پران کی

تو اُن کے چرتر سُن کر شری رام جی من میں بہت ہی پرسن ہوئے انہوں نے پرسن ہو کر ہنومان جی کو پھر چھاتی سے لگا لیا اور کہا۔
ہے تات! کہو۔ جانکی جی کس پرکار رہتی ہیں۔ اور راکشسوں کے گروہوں کے بیچ کس پرکار اپنی جان کی رکھشا کرتی ہیں۔

نام پاہرو دِوس نِشی دھیان تمہار کپاٹ
لوچن نج پد جنترت جاہیں پران کیہی باٹ

ہنومان جی نے کہا۔ کہ آپ کا نام رات دن پہرہ دینے والا ہے۔ اور آپکا دھیان ہی کواڑ ہیں۔ نیتروں کو اپنے چرنوں میں لگائے رہتی ہے۔ مانو یہی قفل ہے۔ پھر پران کس راستے سے نکلیں؟

چلت موہی چوڑامنی دینہی۔ رگھوپتی ہردے لائے سو لینہی
ناتھ جگل لوچن بھر باری۔ بچن کہے کچھ جنک کماری

چلتے سمے جانکی جی نے مجھے چوڑامنی اُتار کر دی۔ شری رگھوناتھ جی نے اُسے لیکر ہردے سے لگا لیا۔ اور پھر دونوں آنکھوں میں آنسو بھر کر جانکی جی نے مجھے یہ بچن کہے۔

انج سمیت گہیہو پربھو چرنا۔ دین بندھو پرنتارتی ہرنا
من کرم بچن چرن انوراگی۔ کیہیں اپرادھ ناتھ ہوں تیاگی

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت پربھو کے چرن پکڑ کر میری طرف سے کہنا۔ کہ آپ دین بندھو ہیں۔ اور شرن میں آئے ہوؤں کے دُکھ کو دُور کرنے والے ہیں۔ میں من بچن کرم سے آپ کے چرنوں سے پریم کرتی ہوں۔ پھر ہے سوامی! آپ نے مجھے کس اپرادھ کے کارن تیاگ دیا ہے۔

اوگن ایک مور میں مانا۔ بچھرت پران نہ کینہہ پیانا
ناتھ سو نینہہ کو اپرادھا۔ نسرت پران کرہیں ہٹھ بادھا

ہاں! اپنا ایک دوش میں مانتی ہوں۔ کہ آپکے وِیوگ ہوتے ہی میرے پران کیوں نہ نکل گئے۔ ہاں کنتو ہے ناتھ! یہ تو آنکھوں کا دوش ہے۔ جو آپکے پھر درشن کرنے کی آشا میں ہٹھ کر کے پرانوں کو نکلنے سے روک رہی ہیں۔

برہ اگنی تن تول سمیرا۔ سواس جرے چھن ماہیں سریرا
نین سروہیں جل نج ہت لاگی۔ جریں نہ پاو دیہہ برہاگی

برہ (ہجر) اگنی ہے۔ شریر رُوئی ہے اور سانس وایو ہے۔ اس پرکار ہوا رُوئی اور اگنی کا میل ہو جانے پر شریر تو چھن بھر میں بھسم ہو سکتا ہے۔ پرنتو نیتر ... ... اپنی آشا کو پُوری کرنے کے لئے اپنی بھلائی کی خاطر آنسو برساتے رہتے ہیں۔ جس سے برہ اگنی بھی شریر کو جلانے میں اسمرتھ ہو جاتی ہے۔

سیتا کے اتی بپتی بسالا۔ نہیں کہیں بھل دین دیالا

سیتا جی کی مصیبت بہت ہی بڑی ہے اُس کا بیان نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ سُننے سے آپ بہت دُکھی ہوں گے۔

نمش نمش کرونا ندھی جاہیں کلپ سم بیت
بیگ چلیئے پربھو آنیے بھج بل کھل دل جیت

ہے دیاندھان پربھو! اُن کا تو ایک ایک سکینڈ کلپ کے سمان گذرتا ہے۔ اس لئے ہے سوامی! جلدی چلیئے اور اپنی بھجا بل (قوت بازو) سے راکشسوں کے لشکر کو جیت کر سیتا جی کو لے آیئے۔

سُن سیتا دُکھ پربھو سُکھ اَینا۔ بھر آئے جل راجو نینا
بچن کایا من مم گتی جاہی۔ سُپنے ہوں جیئے بپتی کی تاہی

سیتا جی کے دُکھ سُن کر سُکھ دھام پربھو شری رام جی کے کمل نیتروں میں آنسو بھر آئے۔ وہ بولے۔ کہ من بچن اور کرم سے جس کا ایک مات مَیں ہی آشرے ہوں۔ اُسے کیا کبھی سپنے میں بھی مصیبت ہوسکتی ہے۔

کہہ ہنومنت بپتی پربھو سوئی۔ جب تو سمرن بھجن نہ ہوئی
کیتک بات پربھو جاتُ دھان کی۔ ریپوہی جیت آنبی جانکی

ہنومان جی نے کہا۔ ہے پربھو! مصیبت تو تب ہی ہے۔ جب کہ آپ کا بھجن سمرن نہ ہو۔ ہے پربھو! راکشس بیچارے تو کس گنتی میں ہیں۔ آپ شترو کو جیت کر جانکی جی کو لے آئیے۔

سُنو کپی توہی سمان اُپکاری۔ نہیں کوؤ سُر نر مُنی تن دھاری
پرتی اُپکار کروں کا تورا۔ سنمکھ ہوئے نہ سکت من مورا

بھگوان کہنے لگے۔ ہے ہنومان! سُنو تیرے سمان میری بھلائی کرنے والا دیوتاؤں ومنشوں اور مُنیوں میں کوئی بھی شریر دھاری نہیں ہے۔ میں تمہارے اس احسان کا بدلہ کس طرح چکاؤں۔ میرا تو من بھی تیرے سامنے نہیں ہوسکتا۔

سُنو سُت توہی اُرن میں ناہیں۔ دیکھیوں کر بچار من ماہیں
پُنی پُنی کپی ہی چتو سُر تراتا۔ لوچن نیر پلک اتی گاتا

ہے پُتر! میں نے اپنے من میں خوب اچھی طرح سے وچار کر دیکھ لیا ہے۔ کہ تیرے احسان کا قرضہ میں کبھی بھی ادا نہیں کرسکتا دیوتاؤں کی رکھشا کرنے والے پربھو بار بار ہنومان جی کو دیکھ رہے ہیں۔ اُن کے نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور شریر بے حد پُلکت ہے۔

سُن پربھو بچن بلوک مُکھ گات ہرش ہنومنت
چرن پریؤ پریماکُل تراہی تراہی بھگونت

پربھو شری رام جی کے بچن سُن کر اور اُن کے چہرے اور انگوں کو دیکھ کر ہنومان جی بہت ہی پرسنّ ہوئے اور پریم کے مارے ویاکُل ہو گئے۔ "ہے پربھو میری رکھشا کرو، میری رکھشا کرو۔" ایسا کہتے ہوئے اُن کے قدموں پر گر پڑے۔

بار بار پربھو چہے اُٹھاوا۔ پریم مگن تیہی اُٹھب نہ بھاوا
پربھو کر پنکج کپی کیں سیسا۔ سُمر سو دسا مگن گوریسا

پربھو شری رام جی بار بار ہنومان جی کو اُٹھانا چاہتے ہیں۔ پرنتو پریم میں ڈوبے ہوئے ہنومان جی اُٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ پربھو کے ہاتھ کمل ہنومان جی کے سر پر ہیں۔ اس پریم دشا کو دیکھ کر شو جی پریم مگن ہو گئے۔

ساودھان من کر پُنی سنکر۔ لاگے کہن کتھا اتی سُندر
کپی اُٹھائے پربھو ہردے لگاوا۔ کر گہہ پرم نکٹ بیٹھاوا

پھر من کو سنبھال کر شو جی مہاراج بہت ہی سُندر کتھا کہنے لگے۔ ہنومان جی کو اُٹھا کر پربھو جی نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔

ہے ہنومان! بتاؤ جس لنکا کی رکھشا راون جیسے مہا بلی کرتے ہیں۔ اس قلعہ نما سُندر لنکا کو تم نے کس طرح جلا ڈالا۔ ہنومان جی پربھو کو پرسنّ ہوا جان کر ابھیمان سے رہت ہو کر بچن بولے۔

ساکھا مرگ کے بڑ منُسائی۔ ساکھا تیں ساکھا پر جائی
ناگھ سندھو ہاٹک پُر جارا۔ نسچر گن بدھ بپن اُجارا

ہے سوامی! سُنیئے۔ بندر کا ایک شاخ سے کود کر دوسری شاخ پر چلے جانا ہی سب سے بڑا پُرشارتھ ہے۔ سمُندر کو پھاندنا لنکا کو جلا کر خاکستر کرنا، راکشسوں کو مار کر باغ اور بن کو اُجاڑنا۔

سو سب تو پرتاپ گھوسائی۔ ناتھ نہ کچھ موری پربھتائی

یہ سب جو کچھ مجھ سے کرنی ہوئی ہے۔ سو ہے رگھو ناتھ جی! یہ تو آپکا ہی پرتاپ ہے۔ اس میں میری بڑائی تو کچھ بھی نہیں ہے۔ (ادھکھات میں ناچیز بانر ایسے مہان کارنامے کیسے کر سکتا ہوں)۔

تا کُہنہ پربھُو کچھُ اگم نہیں جا پر تمہہ اُن کُول
تو پربھاو بڑوانل ہی جار سکے کھل تُول

ہے پربھُو جس پر آپکی دیا درشٹی ہو۔ اس کے لئے کچھُ بھی کٹھن نہیں ہے۔ آپکے پربھاو سے رُوئی جیسی ناچیز وستو جو فوراً جل اُٹھتی ہے بھی بڑوانل (سمندر کی آگ) کو نشچے ہی جلا سکتی ہے۔ ارتھات آپ کے پرتاپ سے ناممکن بھی ممکن ہو سکتا ہے

ناتھ بھگتی اتی سُکھدائنی۔ دیہو کرپا کر انپائنی
سُن پربھُو پرم سرل کپی بانی۔ ایوم استُو تب کہیو بھوانی

ہے سوامی! مجھے مہا آنند دینے والی اپنی اننیہ بھگتی کرپا کرکے دیجئے۔ ہنومان جی کے بہت ہی سیدھے سادھے بچنوں کو سُنکر شری رامچندر جی نے کہا۔ کہ ایسا ہی ہو۔

اُما رام سُبھاؤ جیہیں جانا۔ تاہی بھجن تج بھاو نہ آنا
یہ سمباد جاسُ اُر آوا۔ رگھوپتی چرن بھگتی سو پاوا

ہے پاربتی! جس نے شری رام جی کے سبھاو کو جان لیا۔ اُسے اُن کا بھجن چھوڑکر دوسری کوئی بات بھی اچھی نہیں لگتی۔ یہ ہنومان جی اور شری رام جی کا سمواد جس کے ہردے میں آ گیا۔ مانو وہی شری رگھُوناتھ جی کے چرنوں کی بھگتی کو پا گیا۔

سُن پربھُو بچن کہہیں کپی برِندا۔ جے جے جے کرپال سُکھ کندا
تب رگھوپتی کپی پتی ہی بولاوا۔ کہا چلیں کر کرہُو بناوا

پربھو کے بچن سُن کر بانر دل کہنے لگے۔ ہے کرپالو آنند کند شری رام جی! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ تب شری رگھوناتھ جی نے کپی راج سُگریو جی کو بُلوایا اور کہا۔ کہ چلنے کی تیاری کرو۔

اب بلمبھ کیہی کارن کیجے۔ تُرت کپنہہ کہُنہ آئیس دیجے
کوتک دیکھ سُمن بہہ برشی۔ نبھ تیں بھون چلے سُر ہرشی

اب دیر کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ بانروں کو جلدی کوچ کا حکم دو۔ بھگوان کی اس لیلا کو دیکھ کر آکاش سے پھُول برساتے

ہیں۔ دیوتا لوگ من میں پرسن ہوکر اپنے اپنے لوک کو چلے۔

کپی پتی بیگ بولائے آئے جُوتھپ جُوتھ
نانا برن اتُل بل بانر بھالُو برُوتھ

بانر راج سُگریو نے جلدی ہی بانروں کو بلایا۔ وہ جھُنڈ دل کے جھُنڈ آ گئے۔ بانر اور بھالُوؤں کے جھُنڈ طرح طرح کے رنگوں کے ہیں اور اُن میں بے حد شکتی ہے۔

پربھُو پد پنکج ناوہیں سیسا۔ گرجہیں بھالُو مہابل کیسا
دیکھی رام سکل کپی سینا۔ چِتئے کرپا کر راجو نینا

وہ سب پربھُو شری رام جی کے چرنوں میں سر جھُکاتے ہیں۔ مہابلوان بھالو اور بانر گرج رہے ہیں۔ شری رام جی نے بانروں کے لاؤ لشکر کو دیکھا۔ تب اپنے کمل نیتروں سے اُن پر کرپا درشٹی کی۔

رام کرپا بل پائے کپیندا۔ بھئے پچھ جُت منہُوں گرندا
ہرش رام تب کینہہ پیانا۔ سگُن بھئے سُندر سُبھ نانا

شری رام جی کی کرپا کا بل پاکر بانر ایسے بلوان معلوم ہوتے ہیں۔ مانو پروں والے سمیرو پربت ہوں۔ تب شری رام جی نے پرسن ہوکر کوچ کیا۔ طرح طرح کے سُندر اور شُبھ شگن ہونے لگے۔

جاسُ سکل منگل مے کیتی۔ تاسُ پیان سگُن یہ نیتی
پربھُو پیان جانا بیدیہیں۔ پھرک بام انگ جنُ کہہ دیہیں

جن کی کیرتی سب منگلوں سے پری پُورن ہے۔ اُنکی روانگی کے وقت شُبھ شگنوں کا ہونا تو کیول لیلا ماتر ہی ہے۔ پربھو کے کوچ کرنے کو شری جانکی جی نے بھی جان لیا۔ اُنکے بائیں انگ پھڑک پھڑک کر مانو اُنہیں پربھُو کے آجانے کی اطلاع دے رہے ہوں۔

جوئے جوئے سگُن جانکی ہی ہوئی۔ اسگُن بھئیو راون ہی سوئی
چلا کٹک کو برنے پارا۔ گرجہیں بانر بھالُو اپارا

جانکی جی کو جو جو شگُن ہو رہے ہیں۔ راون کو وہی وہی اشگن

ہو رہے ہیں۔ سینا چلی۔ اُس کا ورنن کوئی نہیں کر سکتا۔ بے شمار بانر اور بھالو گرج رہے ہیں۔

نکھ آیدھ گری پادپ دھاری۔ چلے گگن مہی اچھا چاری
کیہری ناد بھالو کپی کرہیں۔ ڈگمگاہیں دگ گج چکرہیں

ناخن، پربت اور درخت ہی اُنکے ہتھیار ہیں۔ وہ اپنی مرضی مطابق آکاش میں اور پرتھوی پر چلتے ہیں۔ شیر کے سمان بانر گرج رہے ہیں۔ اُنکی گرجنا سُن کر دشاؤں کے ہاتھی ڈگمگا کر چنگھاڑ رہے ہیں۔

چکرہیں دگ گج ڈول مہی گری لول ساگر کھر بھرے
من ہرش سبھ گندھرب سُر مُنی ناگ کِنّر دُکھ ٹرے
کٹکٹہیں مرکٹ بکٹ بھٹ بہو کوٹی کوٹنہہ دھاوہیں
جے رام پربل پرتاپ کوسل ناتھ گُن گن گاوہیں

دشاؤں کے ہاتھی چنگھاڑ رہے ہیں پرتھوی ڈول رہی ہے پربت چنچل ہو گئے (کانپنے لگے) سمندر میں کھلبلی مچ گئی۔ گندھرو، دیوتا، مُنی، ناگ اور کِنّر سب من ہی من پرسن ہو ئے کہ اب دُکھوں کا انت ہوا ہی چاہتا ہے۔ بے شمار، کرال بانر یودھا کٹکٹا رہے ہیں۔ اور کروڑوں دوڑ رہے ہیں۔ وہ کوشل پتی شری رام جی کے پرتاپ اور بل کے گُن گان کر رہے ہیں۔ اور اُن کا جے کار بُلا رہے ہیں۔

سہہ سک نہ بھار اُدار اہی پتی بار بارہیں موہ ای
گہہ دسن پُنی پُنی کمٹھ پرشٹ کٹھور سو کمے سوہ ای
رگھوبیر رُچیر پریان پرستھتی جان پرم سُہاونی
جنُو کمٹھ کھرپر سرپ راج سو لکھت اِبچل پاونی

اُدار دل سیش ناگ بھی بانر سینا کا بوجھ برداشت نہ کر سکے۔ وہ بار بار گھبرا اُٹھتے ہیں۔ وہ بار بار کچھپ کی کٹھور پیٹھ کو دانتوں سے پکڑتے ہوئے ایسا شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو شری رام چندر جی کی سُندر روانگی کو پرم سُندر جان کر اُس کی اچل پوتر کتھا تاریخ (جنیہ یگ وغیرہ) کو سیش جی کچھپ کی پیٹھ پر لکھ رہے ہوں۔

ایہی بدھی جائے کرپا ندھی اُترے ساگر تیر

جہنہ تہنہ لاگے کھان پھل بھالو بپل کپی بیر

اس پرکار کرپاندھان شری رام چندر جی سمندر کے کنارے پر جا کر سینا سمیت اُترے بے شمار، بندر اور بھالو ادھر اُدھر پھل کھانے لگے۔

اُہاں نساچر رہہیں سسنکا۔ جب تیں جار گئیو کپی لنکا
نج نج گرہ سب کرہیں بچارا۔ نہیں نسیچر کُل کیر اُبارا

جب سے ہنومان جی لنکا کو جلا کر گئے تب سے لنکا میں رہنے والے راکشس سہم گئے۔ وہ سب اپنے اپنے گھروں میں وچار کرتے ہیں کہ اب راکشس کُل کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں رہی۔

جاسُ دُوت بل برنی نہ جائی۔ تیہی آئیں پُر کون بھلائی
دُوتنہہ سن سُن پُرجن بانی۔ مندودری ادھک اکلانی

جن کے ایک دُوت میں ہی بے پناہ بل ہے کہ جو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ وہ سوامی جب خود لنکا پر چڑھ دوڑیں گے۔ تو پھر ہمارا کیا ٹھکانا ؟ نگر کے لوگوں کی اس سہمی ہوئی حالت کو جاسوسوں سے سُن کر راون کی پٹ رانی مندودری ویاکل ہو اُٹھی۔

رہسی جوڑ کر پتی پگ لاگی۔ بولی بچن نیتی رس پاگی
کنت کرش ہری سن پریہر ہو۔ مور کہا اتی ہت ہردے دھر ہو

وہ ایکانت میں ہاتھ جوڑ کر پتی کے چرنوں پڑ کر نیتی سے پوری پُورن بچن بولی۔ ہے پتی دیو! شری ہری سے دشمنی چھوڑ دیجئے۔ اور میرے کہنے کو بہت ہی بھلا کرنے والا جان کر اپنے من میں دھارن کیجئے۔ (ارتھات اپنے من میں یہ نشچے کر لیجئے۔ کہ میرے کہنے کے مطابق چلنے سے ہی آپکا کلیان ہوگا۔)

سمجھت جاسُ دُوت کی کرنی۔ سروہیں گربھ رجنی چر گھرنی
تاسُ ناری نج سچو بولائی۔ پٹھوہو کنت جو چہہو بھلائی

جن کے ایک دُوت کی کرتوت کو یاد کرکے ہی راکشسوں کی استریوں کے گربھ گر جاتے ہیں اُنکی استری کو ہے ناتھ! اپنے منتری کو بُلا کر اُس کے ساتھ واپس بھیج دیجئے۔ اسمیں ہی آپکی بھلائی ہے۔

تو کل کمل بن دُکھ دائی ۔ سیتا بیت نسا سم آئی
سنہو ناتھ سپنا ہو دیجئے ۔ بہت تمہار سمبھواج کیجئے

آپکے کل رُوپی کمل کے بن کو دُکھ دینے والی سیتا جاڑے کی راتری کا روپ ہو کر آئی ہے۔ ہے ناتھ! سُنئے۔ سیتا جی کو واپس بھیجے بغیر شوجی اور برہماجی کے لئے بھی آپ کا بھلا نہیں ہو سکتا۔

رام بان اہی گن سرس نکر نسا چر بھیک !
جب لگ گرست نہ تب لگ جتن کرہُو تج ٹیک

شری رام جی کے بان سانپوں کے گروہ کے سمان ہیں۔ اور راکشسوں کے دَل مینڈک کے سمان ہیں جب تک وہ رام بان رُوپی سانپ راکشس رُوپی مینڈکوں کو ہڑپ نہیں کر لیتے۔ تب تک آپ ہٹھ (ضد) چھوڑ کر بچاؤ کا کوئی اُپائے کر لیجئے۔

شروَن سُنی سٹھ تا کر بانی ۔ بہسا جگت بدت ابھیمانی
سبھے سُبھاو ناری کر ساچا ۔ منگل مہُ بھئے من اتی کاچا

مُورکھ اور دُنیا کا مشہور ابھیمانی راون اپنے کانوں سے مندودری کی بانی سُن کر ہنسا اور کہنے لگا۔ کہ استری جاتی کا سبھاو سچ مچ ہی ڈرپوک ہوتا ہے۔ آنند منگل میں بھی یہ ڈرتی ہیں۔ مندودری! تمہارا دل تو بہت تھوڑا ہے۔

جوں آوے مرکٹ کٹکائی ۔ جیہیں بچارے نسیچر کھائی
کمپہیں لوکپ جاکیں تراسا ۔ تاسُ ناری سبھیت بڑ ہاسا

اگر یہاں بانروں کی سینا آئے گی۔ تو بچارے راکشس اُنہیں کھا کر اپنا جیون نرباہ کریں گے۔ جس کے ڈر کے مارے لوکپال تک کانپتے ہیں۔ اس کی ناری ڈرتی ہو۔ یہ بڑی ہنسی کی بات ہے۔

اس کہی بہس تاہی اُر لائی ۔ چلیو سبھا ممتا ادھکائی
مندودری ہردے کر چنتا ۔ بھیو کنت پر بدھی بپریتا

راون ایسا کہہ کر ہنسا اور مندودری کو چھاتی سے لگا لیا۔ پھر وہ دربار کو چلا گیا۔ اُس کے من میں بہت ہی اہنکار تھا۔ مندودری من میں سوچ کرنے لگی۔ کہ میرے پتی دیو کا ستارہ گردش میں ہے۔

بیٹھیو سبھا خبر اس پائی ۔ سندھو پار سینا سب آئی
بُوجھیسی سچو اُچت مت کہہُو ۔ تے سب ہنسے مشٹ کر رہہُو

راون جونہی دربار میں جا کر بیٹھا۔ اُسے خبر ملی۔ کہ سمندر کے اُس پار بانر سینا آ گئی ہے۔ اُس نے اپنے وزیروں سے مشورہ پوچھا تب وہ سب ہنسے اور کہنے لگے۔ کہ چُپ سادھ کر بیٹھے رہو۔

جتیہو سُرا سُر تب شرم ناہیں ۔ نر بانر کیہی لیکھے ماہیں

آپ نے سہج میں ہی دیوتاؤں اور راکشسوں کو جیت لیا۔ بیچارے منش اور ریچھ بندر تو بھلا کس گنتی میں ہیں۔

سچو بید گُرو تین جوں پریہ بولہیں بھئے آس !
راج دھرم تن تین کر ہوئے بیگ ہیں ناس

وزیر، وید اور گُرو یہ تینوں اگر کسی بھئے یا لوبھ کے کارن راجہ، روگی اور شاگرد کو بالترتیب اُن کی من بھاونی بات کہیں۔ (یا رتھات اُن کے ہتھیار کو نہ دیکھ کر اُن کو خوش کرنے کے لئے اگر تینوں میٹھی میٹھی چاپلوسی کی باتیں کریں) تو سمجھو راجہ کے راج کا، شاگرد کے دھرم کا اور روگی کے شریر کا جلد ہی ناش ہو جاتا ہے۔

سوئے راون کہہ بنی سہائی ۔ استُتی کرہیں سُنائے سُنائی
اوسر جان بھبھیشن آوا ۔ بھراتا چرن سیس تیہیں ناوا

راون کو بھی ایسے ہی خوشامدی منتریوں سے واسطہ پڑا ہوا ہے جو اُس کے سامنے اُسے سُنا سُنا کر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اتنے میں موقع غنیمت جان کر بھبھیشن جی راج دربار میں آ گئے۔ انہوں نے بڑے بھائی راون کے چرنوں میں سر نوایا۔

پُنی سر نائے بیٹھ نج آسن ۔ بولا بچن پائے انوساسن
جوں کرپال پوچھیہو موہی باتا ۔ متی انوروپ کہیوں ہت تاتا

دوسری بار سر نوا کر وہ اپنی جگہ پر جا بیٹھے اور آگیا پا کر ببھیشن بولے۔ ہے کرپالو! جب آپ نے مجھ سے صلاح پوچھی ہے۔ تو ہے تات! میں اپنی بدھی کے مطابق آپ کے بھلے کی بات کہتا ہوں۔

جو آپن چاہے کلیانا۔ سُجس سُمتی سُبھ گتی سُکھ نانا
سو پرناری لِلار گوسائیں۔ تجئو چوتھ کے چند کی نائیں

جو پرش اپنا کلیان، بڑائی، شدھ بدھی و شبھ گتی اور طرح طرح کے سُکھ چاہتا ہو۔ ہے سوامی! اُسے چاہیے کہ پرائی استری کے مُکھ کو دیکھنا چوتھ کے چندرما کی طرح دوشت سمجھ کر تیاگ دے۔

چودہ بھون ایک پتی ہوئی۔ بھوت دروہ تشٹے نہیں سوئی
گن ساگر ناگر نر جوؤ۔ الپ لوبھ بھل کہے نہ کوؤ

چودہ لوگوں کا بھی بھلے ہی کوئی راجہ کیوں نہ ہو۔ وہ بھی جیووں سے ویر کر کے رہ نہیں سکتا ہے۔ جو منش گنوں کا سمندر اور چتر ہو۔ اسے اگر تھوڑا سا بھی لالچ ہو جائے تو بھی اسے کوئی بھلا نہیں کہتا۔

کام کرودھ مد لوبھ سب ناتھ نرک کے پنتھ
سب پری ہر رگھو بیرہی بھجہو بھجہیں جیہی سنت

ہے سوامی! کام کرودھ، اہنکار اور لالچ یہ سب نرک کے دوار ہیں۔ ان سب کو چھوڑ کر شری رگھوناتھ جی کا بھجن کرنا چاہیے جن کا بھجن کہ مہاتما پُرش کرتے ہیں۔

تات رام نہیں نر بھوپالا۔ بھونیشور کالہو کر کالا
برہم انامے اج بھگونتا۔ بیاپک اجت انادی اننتا

ہے تات! شری رام چندر جی منشوں کے راجہ ہی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ سبھی لوکوں کے ایشور اور کال کے بھی کال ہیں۔ وہ نرو کار اچھا، دیاپک ما یجے، انادی اور اننت برہم ہیں۔

گو دوج دھینو دیو ہتکاری۔ کرپا سندھو مانش تن دھاری
جن رنجن بھنجن کھل براتا۔ بید دھرم رچھک سنو بھراتا

کرپا ساگر بھگوان نے دھرتی، برہمن، گائے اور دیوتاؤں

کی بھلائی کرنے کے لئے ہی مانش شریر دھارن کیا ہے۔ ہے بھائی! سنیئے۔ وہ بھگتوں کو آنند دینے والے، دشٹوں کے دلوں کا ناش کرنے والے اور وید مریادا کی رکھشا کرنے والے ہیں۔

تاہی بیر و تج نائیے ماتھا۔ پرنت آرتی بھنجن رگھو ناتھا
دیہو ناتھ پربھو کہنہ بیدیہی۔ بھجہو رام بنو ہیتو سنیہی

ہے ناتھ! ویر تیاگ کر کے انہیں سر جھکا کر ڈنڈوت پرنام کیجیے۔ وہ شری رام جی شرناگتوں کے دُکھوں کا ناش کرنیوالے ہیں۔ آپ جانکی جی کو انہیں سونپ دیجیے۔ اور نشکام بھاؤ سے پریم کرنے والے بھگوان شری رام چندر جی کا بھجن کیجیے۔

سرن گئیں پربھو تاہو نہ تیاگا۔ بسو دروہ کرت اگھ جیہی لاگا
جاسُ نام ترے تاپ نساون۔ سوئے پربھو پرگٹ سمجھ جیہ راون

جیسے ساری دنیا سے دروہ (غداری و دشمنی) کرنے کا پاپ لگا ہے بھگوان کی شرن میں آئے ہوئے ایسے پامر پرانی کا بھی تیاگ نہیں کرتے جن کا نام ادھی بھوتک ادھی دیوک اور ادھیاتمک تینوں تاپوں کا ناش کرنے والا ہے۔ وہ ہی پربھو شری رام جی کے روپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔ ہے کلیانی! ایسا من میں نشچے کیجیے۔

بار بار پد لاگیوں بنے کروں دس سیس
پریہر مان موہ مد بھجہو کوسلا دھیس

ہے دس مُکھ! میں بار بار آپکے پاؤں پڑتا ہوں اور پرارتھنا کرتا ہوں کہ آپ ابھیمان اہنکار، موڑھ پن کو چھوڑ کر اودھ پتی شری رام چندر جی کا بھجن کیجیے۔

منی پلست نج شیشیہ سن کہہ پٹھئی یہ بات
ترت سو میں پربھو سن کہی پائے سواوسر تات

منی پلست جی نے اپنے شاگرد کے ہاتھ یہ بات کہلا بھیجی ہے۔ اور موقع غنیمت جان کر وہی میں نے شریمان جی سے کہہ دی ہے۔

مالیہ ونت اتی سچو سیانا۔ تاسُ بچن سن اتی سکھ مانا

تات انج تو نیتی بھبوشن ۔ سو اُر دھرہو جو کہت بھبھیشن

راون کا ایک مالیہ وان نامی بہت ہی بدھی مان منتری تھا۔ بھبھیشن جی کے بچن سُن کر وہ بہت پرسن ہُوا۔ اس نے راون سے کہا۔ ہے تات! آپکے چھوٹے بھائی تو عدل اور انصاف کے گہنے ہیں۔ جو کچھ بھبھیشن جی کہہ رہے ہیں۔ اُسے آپ ہردے میں دھارن کر لیجئے۔

رپو اتکرش کہت سٹھ دوؤ ۔ دور نہ کرہو اہاں ہے کوؤ
مالیہ ونت گرہ گئیو بہوری ۔ کہے بھبھیشن پُنی کر جوری

راون نے کہا۔ ارے مورکھو تُم دونوں میرے سامنے میرے دشمن کے پرتاپ اور بل کے گن گان کر رہے ہو۔ یہاں کوئی ہے؟ جو انہیں میری آنکھوں سے دور کر دے۔ تب یہ سُنکر مالیہ وان تو اپنے گھر چلے گئے۔ اور بھبھیشن جی پھر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے۔

سمتی کُمتی سب کیں اُر رہہیں ۔ ناتھ پُران نگم اس کہہیں
جہاں سُمتی تہہ سمپتی نانا ۔ جہاں کُمتی تہہ بپتی ندانا

ہے ناتھ! وید اور پرانوں کا ایسا مت ہے کہ اچھی بدھی اور بُری بدھی سب کے ہردے میں رہتی ہے۔ جہاں اچھی بدھی ہے وہاں تو طرح طرح کے سُکھ کے ساز و سامان ہوتے ہیں اور جہاں بُری بدھی ہے وہاں انت میں دُکھ ہی دُکھ ہوتا ہے۔

تو اُر کُمتی بسی بپریتا ۔ ہت انہت مانہو رپو پریتا
کال رات نسیچر کُل کیری ۔ تیہی سیتا پر پریتی گھنیری

آپ کے ہردے میں اُلٹی بدھی بس گئی ہے جس سے آپ دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست سمجھ رہے ہو۔ جو سیتا راکشسوں کے لئے کال کے سمان ہے۔ اُس سیتا پر آپکی بڑی پریتی ہے۔

تات چرن گہہ مانگیؤں راکھہو مور دُلار
سیتا دیہو رام کہُ اہت نہ ہوئے تمہار

ہے تات! میں آپ کے پاؤں پڑ کر آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ آپ مجھ بالک کی ضد کو مان لیجئے۔ سیتا کو شری رام جی کو سونپ دیجئے۔ بس اسی میں ہی تمہاری بھلائی ہے۔

بدھ پُران شرتی سمت بانی ۔ کہی بھبھیشن نیتی بکھانی
سُنت دسانن اُٹھا رسائی ۔ کھل توہی نکٹ مرتیو اب آئی

پنڈتوں، پرانوں و ویدوں کا جو مانا ہوا مت ہے۔ وہ بھی نیتی بھبھیشن جی نے وستار سے کہی۔ پر اُسے سُن کر آگ بگولا ہو کر راون اُٹھا اور بولا۔ ارے دُشٹ! تیری موت نزدیک آپہنچی ہے۔

جیئے سدا سٹھ مور جیاوا ۔ رپو کر پچھ مُوڑھ توہی بھاوا
کہسی نہ کھل اس کو جگ ماہیں ۔ بھج بل جاہی جتا میں ناہیں

ہے مُورکھ! تو میرا انّ کھا کر جیتا ہے۔ اور دشمن کی طرفداری کرنا ہی تجھے اچھا لگتا ہے۔ اے دُشٹ! بتا تو سہی جگت بھر میں ایسا کون ہے۔ جس کو اپنی قوت بازو سے میں نے نہ جیتا ہو۔

مم پُر بسی تپسن پر پریتی ۔ سٹھ مِل جائے تنہہ کہہ نیتی
اس کہہ کینہسی چرن پرہارا ۔ انج گہے پد بارہیں بارا

بستا تو میرے نگر میں ہے اور پریتی کرتا ہے تپسیوں سے! مورکھ کہیں کا۔ جا انہیں سے جا مل اور اُن کو جا کر ہی نیتی کا اُپدیش کر۔ ایسا کہہ کر راون نے بھبھیشن کے ایک لات ماری لیکن بھبھیشن نے مار کھا کر بھی بار بار راون کے چرن پکڑے۔

اُما سنت کی اِہ بڑائی ۔ مند کرت جو کرے بھلائی
تمہہ پتُ سرس بھلیہیں موہی مارا ۔ رام بھجیں ہت ناتھ تمہارا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سنت کی یہی مہما ہے کہ وہ بُرائی کرنے والے کی بھی بھلائی کرتے ہیں۔ بھبھیشن نے کہا۔ آپ میرے پتا کے سمان ہیں۔ اچھا کیا جو آپ نے مجھے مارا۔ لیکن ہے ناتھ! شری رام جی کا بھجن کرنے میں ہی آپ کی بھلائی ہے۔

سچو سنگ لے نبھ پتھ گئیو ۔ سبہی سنائے کہت اس بھئیو

اتنا کہہ کر اور اپنے منتری کو ساتھ لے کر بھبھیشن جی آکاش

مارگ میں گئے سا اور سب کو سُنا کر وہ ایسا کہنے لگے۔

رامُ ستیہ سنکلپ پربھو سبھا کال بس توری
میں رگھوبیر سرن اب جاؤں دیہو جن کھوری

شری رام جی ستیہ سنکلپ پربھو ہیں اور ہے راون! تمہاری سبھا کال کے وش ہے۔ اس لئے میں اب شری رگھوناتھ جی کی شرن میں جاتا ہوں۔ مجھے دوش نہ دینا۔

اس کہہ چلا بھبھیشن جبہیں۔ آیو ہین بھئے سب تبہیں
سادھو اوگیا ترت بھوانی۔ کر کلیان اکھل کے ہانی

ایسا کہہ کر جوں ہی بھبھیشن جی چلے توں ہی سب راکشسوں کے سر پر موت منڈلانے لگی۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سادھو کا کیا گیا انادر سارے کلیان کا ناش کر دیتا ہے۔

راون جبہیں بھبھیشن تیاگا۔ بھیئو بھو بنو تبہیں ابھاگا
چلیئو ہرش رگھونایک پاہیں۔ کرت منورتھ بہہ من ماہیں

جب سے راون نے بھبھیشن کو تیاگ دیا تب سے وہ ابھاگا ایشوریہ سے ہین ہو گیا۔ (ارتھات اُس کی ساری شان و شوکت جاتی رہی) بھبھیشن پرسن ہو کر شری رگھوناتھ جی کے پاس چلے۔ راستے میں وہ من میں طرح طرح کے منورتھ کرتے آتے ہیں

دیکھہوں جائے چرن جل جاتا۔ ارُن مردل سیوک سکھ داتا
جے پد پرس تری رشی ناری۔ دنڈک کانن پاون کاری

وہ من ہی من کہہ رہے ہیں۔ کہ میں جا کر بھگوان کے کومل کمل کے سمان سُندر لال رنگ کے اور بھگتوں کو سُکھ دینے والا اُن چرنوں کے درشن کروں گا۔ جن کے چھونے سے ہی رشی ناری اہلیہ تر گئی اور جنہوں نے دنڈک بن کو پوتر کر دیا۔

جے پد جنک سُتا اُر لائے۔ کپٹ کرنگ سنگ دھر دھائے
ہر اُر سر سروج پد جیئی۔ اہو بھاگیہ میں دیکھہوں تیہی

جن چرنوں کو جانکی جی نے اپنے ہردے میں دھارن کر رکھا ہے جو کپٹ کے ہرن کے ساتھ زمین پر بھاگے تھے۔ جو چرن شری شو جی کے ہردے رُوپی سروور کے کمل ہیں۔ میرا دھنیہ بھاگ ہے کہ آج میں ادھم راکشس جاتی اُن چرنوں کے درشن کروں گا۔

جنہہ پائنہہ کے پادُکہہ بھرت رہے من لائے
تے پد آج بلوکہوں اِنہہ نینہہ اب جائے

جن چرنوں کی کھڑاوؤں میں بھرت جی نے من لگا رکھا ہے۔ وہ چرن میں آج جا کر ان آنکھوں سے دیکھوں گا۔

ایہی بدھی کرت سپریم بچارا۔ آئیہ سپد سندھو ایہیں پارا
کپنہہ بھبھیشن آوت دیکھا۔ جانا کوؤ رپو دوت بسیشا

اس پرکار پریم کے ساتھ وچار کرتے ہوئے بھبھیشن جی جلدی ہی سمندر کے پار آ گئے بانروں نے بھبھیشن کو آتے دیکھا تو انہوں نے جانا کہ یہ کوئی دشمن کا جاسوس ہے۔

تاہی راکھ کپیس پہیں آئے۔ سماچار سب تاہی سنائے
کہہ سگریو سنہو رگھو رائی۔ آوا ملن دسانن بھائی

اُنہیں پہرے داروں کے پاس سونپ کر وہ سگریو کے پاس آئے اور انہیں سب سماچار کہہ سنایا۔ سگریو نے شری رام جی کے پاس جا کر کہا۔ ہے رگھوناتھ جی! سُنئے۔ راون کا بھائی آپ سے ملنے آیا ہے۔

کہہ پربھو سکھا بوجھیئے کاہا۔ کہے کپیس سُنہو نر ناہا
جانی نہ جائے نسا چر مایا۔ کام روپ کیہی کارن آیا

پربھو شری رام جی نے سگریو سے کہا ہے متر! تمہارا کیا خیال ہے، کہ بھبھیشن کس لئے یہاں آیا ہے۔ بانر راج سگریو نے کہا مہاراج! سُنئے۔ راکشسوں کی مایا وچتر ہوتی ہے۔ اُن کا جاننا بڑا کٹھن ہے۔ اپنی اچھا سے طرح طرح کے رُوپ بدلنے میں سامرتھ یہ کپٹی راکشس نہ معلوم کس کارن یہاں آیا ہے۔

بھید ہمار لین سٹھ آوا۔ راکھیئے باندھ موہی اس بھاوا
سکھا نیتی تمہہ نیک بچاری۔ مم پن سرناگت بھئے ہاری

مجھے تو ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ یہ موڑھ ہماری سینا کا بھید لینے آیا ہے۔ اس لئے میری رائے ہے کہ اُسے باندھ کر رکھا جائے
شری رام جی نے کہا۔ ہے متر! تم نے نیتی تو اچھی وچاری ہے۔ پرنتو شرن میں آئے ہوؤں کے بھئے کو دُور کرنا یہ میرا استان پرن ہے۔

سُن پربھو بچن ہرش ہنومانا۔ سرناگت بچھل بھگوانا

پربھو کے بچن سُن کر ہنومان جی بڑے پرسن ہوئے۔ وہ من ہی من میں کہنے لگے۔ کہ پربھو شرناگتوں پر پتا کے سمان پیار کرنے والے ہیں

سرناگت کہنہ جے تجہیں نج انہت انومان
تے نر پامر پاپ مئے تنہہ بلوکت ہان

شری رام جی پھر بولے۔ کہ جو منش اپنی ہانی کا وچار کر کے شرن میں آئے ہوئے کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ وہ منش پاپی اور پامر ہیں۔ ایسے پرشوں کو دیکھنے میں بھی ہانی ہے۔ (ارتھات ایسے پرش کا درشن بھی نہ کرنا چاہیئے)

کوٹ بپر بدھ لاگہیں جاہو۔ آئیں سرن تجہوں نہیں تاہو
سنمکھ ہوئے جیو موہی جبہیں۔ جنم کوٹ اگھ ناہیں تبہیں

جیسے کروڑوں برہمنوں کے مارنے کا پاپ لگا ہو۔ شرن میں آنے پر میں اُسے کبھی نہیں تیاگتا۔ جیو جوں ہی میرے سنمکھ (سامنے) ہو جاتا ہے۔ توں ہی اُس کے کروڑوں جنموں کے پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں

پاپ ونت کر سہج سبھاؤ۔ بھجن مور تیہی بھاو نہ کاؤ
جوں پے دُشٹ ہرے سوئے ہوئی۔ مور سنمکھ آؤ کہ سوئی

پاپی کا یہ سہج سبھاؤ ہوتا ہے۔ کہ اُسے میرا بھجن کبھی اچھا نہیں لگتا۔ اگر وبھیشن سچ مچ دُشٹ ہردے کا ہوتا۔ تو کیا وہ میرے سامنے آسکتا تھا؟

نرمل من جن سو موہی پاوا۔ موہی کپٹ چھل چھدر نہ بھاوا
بھید لین پٹھوا دس سیسا۔ تبہوں نہ کچھ بھے ہانی کپیسا

جو پرش شدھ من والا ہوتا ہے۔ وُہی مجھے پراپت کرتا ہے

مجھے کپٹ چھل اور چھدر بالکل نہیں بھاتے۔ اگر اسے راون نے بھید لینے کے لئے بھی بھیجا ہو۔ تو بھی ہے بانر راج! اُس کے آنے میں کچھ بھے اور ہانی نہیں

جگ مہنہ سکھا نسا چر جیتے۔ لچھمن ہنے نمش مہنہ تے تے
جوں سبھیت آوا سرنائی۔ رکھیہوں تاہی پران کی نائی

ہے متر! سنسار بھر میں جتنے بھی راکشس ہیں لکشمن جی اُن کو چھن بھر میں مار سکتے ہیں۔ اور اگر وہ ڈر کا مارا ہوا میری شرن میں آیا ہے۔ تو میں اُسے پرانوں کے سمان رکھوں گا

اُبھے بھانت تیہی آنہو ہنس کہہ کرپا نکیت
جے کرپال کہی چلے انگد ہنو سمیت

کرپا کے دھام شری رام جی نے ہنس کر کہا وہ شرن میں آیا ہو دونوں حالتوں میں اُسے یہاں لے آؤ۔ تب انگد اور ہنومان جی کو ساتھ لئے سگریو جی "کرپالو شری رام جی کی جے ہو" ایسا جے کار کرتے ہوئے چلے۔

سادر تیہی آگیں کر بانر۔ چلے جہاں رگھوپتی کرونا کر
دُورہی تے دیکھے دُو بھراتا۔ نینا نند دان کے داتا

شری وبھیشن جی کو آگے کر کے اُن کا بڑا آدر ستکار کرتے ہوئے بانر پھر وہاں چلے۔ جہاں دیا کے بھنڈار شری رگھوناتھ جی تھے۔ آنکھوں کو سُکھ دینے والے دونوں بھائیوں کو وبھیشن جی نے دُور ہی سے دیکھا۔

بہوری رام چھبی دھام بلوکی۔ رہیو ٹھٹکا ایک ٹک پل روکی
بھج پرلمب کنجارن لوچن۔ سیامل گات پرنت بھے موچن

پھر شوبھا کے دھام شری رام جی کو دیکھ کر تو ٹھٹک کر ٹکٹکی لگائے دیکھتے رہ گئے اُن کے لمبے بازو ہیں لال لال کمل کے سمان سندر نیتر ہیں۔ اُن کا سانولا شریر ہے۔ جو شرناگتوں کے بھے کا ناش کرنے والا ہے۔

سنگھ کندھ آیت اُر سوہا۔ آنن امت مدن من موہا

نین نیر پلکت اتی گاتا۔ من دھر دھیر کہی مردُو باتا

اُن کے کندھے شیر کے کندھوں کے سمان ہیں۔ چوڑی چھاتی بہت شوبھا دے رہی ہے۔ چہرہ بے شمار کامدیوں کے من کو موہت کرنے والا ہے۔ اُن کے روپ کو دیکھ کر بھبیشن جی کی آنکھوں میں پریم کے آنسو اُمڈ آئے اور شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پھر من میں دھیرج دھر کر بھبیشن جی کومل بچن بولے۔

ناتھ دسانن کر میں بھراتا۔ نسیچر بنس جنم سُر تراتا
سہج پاپ پریہ تامس دیہا۔ جتھا اُلوک ہی تم پر نیہا

ہے ناتھ! میں دس مُکھ راون کا چھوٹا بھائی ہوں۔ ہے دیوتاؤں کی رکھشا کرنے والے پربھو! میرا جنم راکشس کُل میں ہُوا ہے۔ میرا شریر تموگُن مئے ہے۔ اور سبھاو سے ہی مجھے بُرے کاموں سے رغبت ہے۔ جیسے اُلّو کو اندھیرے سے سبھاوک پریم ہے۔

شرون سُجس سُن آیئوں پربھو بھنجن بھو بھیر
تراہی تراہی آرتی ہرن سرن سُکھد رگھوبیر

ہے پربھو! آپ جنم مرن کے بھے کا ناش کرنے والے ہیں۔ آپکے اس سُندیش کو کانوں سے سُن کر میں آیا ہوں۔ ہے دین دُکھیوں کے دُکھوں کو دُور کرنے والے اور شرناگتوں کو سُکھ دینے والے شری رگھوبیر جی! میری رکھشا کیجیے۔ میری رکھشا کیجیے۔

اس کہہ کرت دنڈوت دیکھا۔ تُرت اُٹھے پربھو ہرش بسیشا
دین بچن سُن پربھو من بھاوا۔ بھُج بسال گہہ ہردے لگاوا

یہ بچن کہہ کر بھبیشن جی نے پربھو شری رام جی کو دنڈوت پرنام کیا۔ شری رام جی اُن کو دنڈوت پرنام کرتے دیکھ کر بہت پرسن ہو کر فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اُن کے دین بچن پربھو کے من کو بہت ہی بھائے۔ اُنھوں نے اپنی وشال بھجاؤں سے انہیں پکڑ کر اپنی چھاتی سے لپٹا لیا۔

انج سہت مل ڈھگ بیٹھاری۔ بولے بچن بھگت بھے ہاری
کہو لنکیس سہت پریوارا۔ کُسل کُٹھاہر باس تمہارا

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت شری رام جی بھبیشن کو گلے لگا کر ملے۔ انہیں اپنے پاس بٹھا کر بھگتوں کے بھے کو دُور کرنے والے پربھو شری رام جی یہ بچن بولے۔ کہ ہے لنکاپتی! پریوار کی اور اپنی کُشل کہو۔ بڑی تکلیف دہ جگہ پر تمہاری رہائش ہے۔

کھل منڈلی بسہو دن راتی۔ سکھا دھرم نبہے کیہی بھانتی
میں جانیؤ تمہاری سب ریتی۔ اتی نے نپُن نہ بھاو انیتی

تم دن رات دُشٹوں کی منڈلی میں بسنے ہو۔ ہے متر! کہو۔ تم ایسی بُری صحبت پر کیسے اپنے دھرم کا پالن کرتے ہو؟ میں تمہارے رہن سہن اور چلن کو سب جانتا ہوں۔ تم بے حد دھرم پرائن ہو۔ اور ادھرم سے تمہیں سخت نفرت ہے۔

بر بھل باس نرک کر تاتا۔ دُشٹ سنگ جن دیئے بدھاتا
اب پد دیکھ کُسل رگھورایا۔ جوں تمہ کینہ جان جن دایا

ہے تات! نرک میں رہنا دُشٹوں کے سنگ میں رہنے سے کہیں بہتر ہے۔ ودھاتا کسی کو دُشٹوں کی صحبت نہ دے۔ بھبیشن جی نے کہا۔ ہے رگھوناتھ! اب آپ کے چرنوں کو دیکھ کر کُشل ہوں۔ جو آپ نے مجھے اپنا سیوک جان کر کرپا کی ہے۔

تب لگ کُسل نہ جیو کہہ سپنے ہوں من بسرام
جب لگ بھجت نہ رام کہہ سوک دھام تج کام

تب تک جیو کی نہ تو کُشل ہے اور نہ ہی اُس کے من کو سپنے میں بھی کبھی شانتی مل سکتی ہے۔ جب تک وہ دُکھ کے گھر وشے واسنا کو چھوڑ کر ہے رام جی! آپ کا بھجن نہیں کرتا۔

تب لگ ہردے بسبت کھل نانا۔ لوبھ موہ مچھر مد مانا
جب لگ اُر نہ بسبت رگھوناتھا۔ دھرے چاپ سایک کٹی بھاتھا

جب تک آپ دھنش بان اور کمر میں ترکش دھارن کئے ہوئے جیو کے ہردے میں نہیں بستے۔ تب تک ہے رگھوناتھ جی! لوبھ، موہ، حسد، ابھیمان، اہنکار آدی انیک پرکار کے دُشٹ جیو کے ہردے میں ڈیرہ لگائے بستے ہیں۔

ممتا تُرن تمی اندھیاری ۔ راگ دویش اُلوک سُکھ کاری

تب لگ بست جیو من ماہیں ۔ جب لگ پربھو پرتاپ رَبی ناہیں

ممتا رُوپی مہا اندھیری رات جو راگ دویش رُوپی الوؤں کو سُکھ دینے والی ہے۔ تبھی تک جیو کے ہردے میں بستی ہے۔ جب تک کہ پربھو آپ کا پرتاپ رُوپی سورج طلوع نہیں ہوتا۔

اب میں کُسل مٹے بھے بھارے ۔ دیکھ رام پد کمل تمہارے

تمہ کرپال جا پر انوُ کُولا ۔ تاہی نہ بیاپ تری بدھ سُولا

ہے شری رام جی! آپ کے چرن کملوں کو دیکھ کر میرے بھاری بھے دُور ہو گئے ہیں۔ اب میں کُشل سے ہوں۔ ہے کرپالو! جس جیو پر آپ دیا درشٹی کرتے ہیں۔ وہ تینوں پرکار کے سنسارک دُکھوں (ادھی بھوتک، ادھی دیوک ادھیاتمک) سے چھوٹ جاتا ہے۔

میں نسیچر اتی ادھم سبھاؤ ۔ سُبھ آچرن کینہہ نہیں کاؤ

جاسُ رُوپ مُنی دھیان نہ آوا ۔ تیہیں پربھو ہرشی ہردے موہی لاوا

میں مہا نیچ سبھاو کا راکشس ہوں۔ میں نے کبھی بھی کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ جن کے رُوپ کو مُنی لوگ دھیان لگا کر بھی نہیں دیکھ پاتے اُن پربھو شری رام جی! آپ نے مجھے پرسن ہو کر چھاتی سے لپٹا لیا ہے۔

اہو بھاگیہ مم امِت اتی رام کرپا سُکھ پُنج

دیکھیوُں نین برنچی سِو سیبیہ جُگل پد کنج

ہے کرپا اور سُکھ کے بھنڈار شری رام جی! میرا کتنا بڑا دھنیہ بھاگ ہے۔ جو میں نے آپ کے دونوں چرن کملوں کے درشن پائے جن چرن کملوں کی کہ برہما اور شو جی سدا سیوا کیا کرتے ہیں۔

سُنہو سکھا نج کہؤں سبھاؤ ۔ جان بھُسُنڈی سمبھو گریجاؤ

جوُ نر ہوئے چراچر دروہی ۔ آوے سبھے سرن تک موہی

ہے مِتر! سُنو۔ اب میں تمہیں اپنا سبھاو کہتا ہوں۔ جسے کاک بھُسنڈی، شو اور پاربتی جی جانتے ہیں۔ جو کوئی منش چر چینن جگت کا ویری بھی ہو۔ اگر وہ بھی اپنے باپ سے ڈر کر میری شرن میں آ جائے۔

تج مد موہ کپٹ چھل نانا ۔ کرؤں سدیہ تیہی سادھو سمانا

جننی جنک بندھو سُت دارا ۔ تن دھن بھون سُہرد پریوار

اور اہنکار موہ اور طرح طرح کے کپٹ چھل کو تیاگ دے۔ تو میں اُسے بہت ہی جلدی سادھو کے سمان کر دیتا ہوں۔ ماتا پتا، بھائی، پُتر، استری، شریر، دھن، گھر، مِتر اور پریوار۔

سب کے ممتا تاگ بٹوری ۔ مم پد من ہی باندھ برٹوری

سم درسی اِچھا کچھ ناہیں ۔ ہرش سوک بھے نہیں من ماہیں

ان سب کے ممتا رُوپی تاگوں کو اکٹھا کر کے (سمیٹ کر) اور اُنکی ایک ڈوری بنا کر جو اس ڈوری سے اپنے من کو میرے چرنوں میں باندھ دیتا ہے۔ جو سم درشی ہے۔ جسے کچھ خواہش نہیں ہے۔ اور جس کے من میں خوشی غمی اور ڈر نہیں ہے۔

اس سجن مم اُر بس کیسیں ۔ لوبھی ہردے بسے دھن جیسیں

تمہ سارکھے سنت پریہ مورے ۔ دھروں دیہ نہیں آن نہورے

ایسا نیک پُرش میرے ہردے میں ایسا بستا ہے جیسا کہ لالچی کے ہردے میں دھن بستا ہے تمہارے جیسے سنت ہی مجھے پیارے ہیں ایسے سنتوں کے پریم کے کارن ہی میں شریر دھارن کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے شریر دھارن کرنے کا اور کوئی مطلب نہیں ہے۔

سگُن اُپاسک پرہت نرت نیتی درڑھ نیم

تے نر پران سمان مم جنہہ کیں دوِج پد پریم

جو برہم کے سگُن رُوپ کے اُپاسک ہیں۔ دوسروں کی بھلائی کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ دھرم اور نیم کا پوری طرح پالن کرتے ہیں۔ جنہیں دھرم شیل برہمنوں سے پریم ہے۔ وہ منش مجھے پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔

سُنو لنکیس سکل گن تورے ۔ تاتیں تمہہ اتسیہ پریہ مورے

رام بچن سُن بانر جوُتھا ۔ سکل کہہیں جے کرپا برُوتھا

ہے لنکاپتی! سنو۔ یہ سب گن تم میں ہیں۔ اس لئے تم مجھے بے حد پیارے ہو۔ شری رام جی کے بچن سن کر سب بانر دل کہنے لگے۔ ہے کرپا کے بھنڈار شری رام جی! آپ کی جے ہو۔

سنت بھبیشن پربھو کے بانی۔ نہیں اگھات شرون امرت جانی
پد انبج گہہ بار ہیں بارا۔ ہرُدے سمات نہ پریم اپارا

پربھو کی بانی کانوں کے لئے امرت جان کر بھبیشن جی سنتے سنتے ترپت ہی نہیں ہوتے (اربھات اُن کا من بھرتا ہی نہیں۔ انکی بانی سننے کی خواہش اُن کی بڑھتی ہی جاتی ہے) وہ بار بار پربھو کے چرن کملوں کو پکڑتے ہیں۔ اور اُن کے ہردے میں اپار پریم سماتا نہیں ہے۔

سنہو دیو سچراچر سوامی۔ پرنت پال اُر انتر جامی
اُر کچھ پرتھم باسنا رہی۔ پربھو پد پریتی سرت سو بہی

بھبیشن جی نے کہا۔ ہے دیو! ہے جڑ چیتن جگت کے سوامی! ہے شرناگتوں کی پالنا کرنے والے اور سب کے ہردوں کے جاننے والے پربھو! سنئے۔ میرے ہردے میں پہلے کچھ واسنا تھی۔ وہ پربھو کے چرنوں کے پریم روپی دریا میں بہہ گئی۔

اب کرپال نج بھگتی پاونی۔ دیہو سدا سو من بھاونی
ایوم استو کہہ پربھو رن دھیرا۔ ماگا ترت سندھو کر نیرا

اب تو ہے کرپالو! مجھے اپنی پوتر بھگتی دیجیئے۔ جو سدا شو جی کے من کو پیاری لگتی ہے۔ "ایسا ہی ہو" کہہ کر رن دھیر پربھو شری رام جی نے فوراً سمندر کا جل لانے کو کہا۔

جدپی سکھا تو اِچھا ناہیں۔ موہ درش اموگھ جگ ماہیں
اس کہہ رام تلک تیہی سارا۔ سمن برشٹی نبھ بھئی اپارا

اور بھبیشن جی سے یوں کہنے لگے۔ کہ ہے متر! اگرچہ تمہاری کوئی خواہش نہیں ہے تو بھی میرا درشن کیا نشپھل نہیں جاتا۔ ایسا کہہ شری رام جی نے اُن کو راج تلک کر دیا۔ آکاش سے اُسی وقت پھولوں کی بھاری بارش ہوئی۔

راون کرودھ انل نج سواس سمیر پرچنڈ

جمرت بھبیشن راکھیو دینہیو راج اکھنڈ

راون کا کرودھ مانو اگنی ہے اور بھبیشن کے مُکھ سے اُس کے ہت ارتھ نکلے ہوئے بچن مانو ہوا ہے۔ جس سے وہ اگنی پرچنڈ جوالائیں جلتے ہوئے بھبیشن کو پربھو شری رام چندر جی نے بچا لیا۔ اور انہیں لنکا کا اکھنڈ راج دیا۔

جو سمپتی سو راون ہی دینہہ دئے دس ماتھ
سوئے سمپدا بھبیشن ہی سکچ دینہہ رگھوناتھ

جو سمپتی (جائداد) شو جی نے راون کو اپنے دسوں سروں کا بلیدان کرنے پر دی تھی۔ وہی سمپتی بھگوان شری رگھوناتھ جی نے بھبیشن کو بہت شرماتے ہوئے دی۔

اس پربھو چھاڑ بھجہیں جے آنا۔ تے نر پسو بنو پونچھ بشانا
نج جن جان تاہی اپناوا۔ پربھو سبھاؤ کپی کل من بھاوا

ایسے پرم کرپالو پربھو شری رام جی کو چھوڑ کر جو منش دوسرے دیوتاؤں کو بھجتے ہیں۔ وہ بنا سینگ اور پونچھ کے پشو ہیں۔ اپنا سیوک جان کر شری رام جی نے بھبیشن کو اپنا لیا۔ سب بانروں کے من کو پربھو کا سبھاؤ بہت ہی اچھا لگا۔

پُنی سربگیہ سرب اُر باسی۔ سرب روپ سب رہت اُداسی
بولے بچن نیتی پرتی پالک۔ کارن منج دنج کل گھالک

پھر سب کچھ جاننے والے۔ سب کے ہردوں میں نواس کرنے والے۔ سب روپوں میں ظاہر ہونے والے اور سب سے نرلیپ اُداسین پربھو جنہوں نے بھگتوں کی رکشا کرنے کے نمت منش شریر دھارن کیا ہوا ہے اور جو راکشسوں کی کل کا ناش کرنے والے ہیں۔ وہ شری رام جی مریادا پرشوتم یہ بچن بولے۔

سنو کپیس لنکاپتی بیرا۔ کیہی بدھی تریئے جلدھی گمبھیری
سنکل مکر اُرگ جھش جاتی۔ اتی اگادھ دُستر سب بھانتی

ہے بانر راج سگریو اور لنکاپتی بھبیشن! سنو اس گہرے

سمندر کو کس طرح پار کیا جائے یہ تو بڑے بڑے مچھ، سانپ اور مچھلیوں آدی انیک بھانت کے جل جیوؤں سے بھرا پڑا ہے۔ یہ اتھاہ سمندر پار کرنے میں سب پرکار سے کٹھن ہے۔

کہہ لنکیس سنہو رگھو نایک۔ کوٹی سندھو سوشک تو سایک
جدپی تدپی نیتی اس گائی۔ بنئے کریئے ساگر سن جائی

تب بھبیشن جی بولے کہ ہے رگھو ناتھ جی! سنئیے۔ یوں تو آپکا بان ہی ایسے کروڑوں سمندروں کو سکھا دینے کی شکتی رکھتا ہے۔ تو بھی نیتی ایسی کہی گئی ہے کہ پہلے جاکر سمندر سے پرارتھنا کی جائے۔

پربھو تمہار کل گر جلدھی کہہ ہی اُپائے بچار
بنو پرایس ساگر تر ہی سکل بھالو کپی دھار

ہے پربھو! سمندر راجہ سگر کے پُتروں کا کھودا ہوا آپکا کل گرو ہے۔ وہ وچار کر آپ کو پار جانے کا کوئی ڈھنگ بتلا دیگا تب ریچھ اور بانروں کی ساری فوج بنا کسی محنت کے سمندر کے پار اُتر جائے گی۔

سکھا کہی تمہہ نیک اُپائی۔ کریئے دیو جوں ہوئے سہائی
منتر نہ یہ لچھمن من بھاوا۔ رام بچن سن اتی دکھ پاوا

شری رام جی نے کہا۔ ہے متر! تم نے اچھا ڈھنگ بتلایا۔ اگر بدھاتا مددگار ہوں تو یہی کیا جائے۔ یہ صلاح لکشمن جی کے من کو نہ بھائی۔ شری رام جی کے بچن سن کر تو وہ بہت ہی بے چین ہو گئے۔

ناتھ دیو کر کون بھروسا۔ سوشیئے سندھو کریئے من روسا
کاور من کہنہ ایک ادھارا۔ دیو دیو آلسی پکارا

لکشمن جی نے کہا ہے ناتھ! بدھاتا کا کیا بھروسہ ہے۔ آپ من میں کرودھ کیجئے۔ اور سمندر کو سکھا ڈالیئے۔ دیو (بدھاتا یا قسمت) کے آدھین تو وہ ہوتا ہے۔ جو کائر ہو اور اس میں کام کرنے کی ہمت نہ ہو۔ کاہل آدمی ہی قسمت قسمت کی پکار کیا کرتے ہیں۔

سنت ہنسی بولے رگھو بیرا۔ ایسے ہیں کرب دھرہو من دھیرا
اس کہہ پربھو انج ہی سمجھائی۔ سندھو سمیپ گئے رگھو رائی

یہ سن کر شری رگھو بیر جی ہنس کر بولے ہے بھائی! من میں دھیرج رکھو ایسے ہی کیا جائے گا۔ ایسا کہہ کر چھوٹے بھائی کو سمجھا کر شری رگھو ناتھ جی سمندر کے نزدیک گئے۔

پرتھم پرنام کینہہ سر ناٹی۔ بیٹھے پُنی تٹ دربھ ڈسائی
جبہیں بھبیشن پربھو پہیں آئے۔ پاچھیں راون دوت پٹھائے

انہوں نے پہلے سر جھکا کر پرنام کیا۔ پھر کنارے پر کُشا بچھا کر بیٹھ گئے ادھر جونہی بھبیشن جی شری رام جی کے پاس آئے تھے۔ توں ہی راون نے اُن کے پیچھے دو جاسوس بھیجے تھے۔

سکل چرت تنہہ دیکھے دھرے کپٹ کپی دیہہ
پربھو گن ہردے سراہیں سرناگت پر نیہہ

دھوکے سے بانر روپ دھارن کر کے انہوں نے بانر سینا کی سب لیلائیں دیکھیں۔ وہ اپنے من میں پربھو کے گنوں کی اُستتی اور شرناگتوں کے تئیں اُن کے پریم کی سراہنا کرنے لگے۔

پرگٹ بکھانہیں رام سبھاؤ۔ اتی سپریم گا بسر دراؤ
رپو کے دوت کپنہہ تب جانے۔ سکل باندھ کپیس پہیں آنے

پھر وہ کھلے عام بھی بہت پریم کے ساتھ شری رام جی کے سبھاؤ کی بڑائی کرنے لگے۔ وہ پریم میں اتنے مگن ہو گئے کہ اپنے اصلی راکشس سروپ کو چھپا نہ سکے۔ انہیں کپٹ کے بھیس کی یاد ہی نہ رہی۔ تب بانروں نے اُن کو دشمن کے جاسوس سمجھ کر باندھ لیا اور سگریو کے پاس لے آئے۔

کہہ سگریو سنہو سب بانر۔ انگ بھنگ کر پٹھو نسیچر
سن سگریو بچن کپی دھائے۔ باندھ کٹک چہو پاس پھرائے

سگریو نے کہا۔ سب بانرو! سنو راکشس جاسوسوں کے انگ بھنگ کر کے لنکا کو بھیج دو۔ سگریو کے بچن سن کر بانر دوڑے۔

جاسوسوں کو باندھ کر اپنی فوج کے چاروں طرف اُن کو گھمایا۔

بہُو پرکار مارن کپی لاگے۔ دین پکارت تدپی نہ تیاگے
جو ہمار ہر ناسا کانا۔ تیہی کوسلادھیس کے آنا

بانر اُن جاسوسوں کو بہت طرح مارنے لگے۔ گڑگڑا کر مِنّت کرنے پر بھی بانروں نے اُن کو چھوڑا نہیں۔ تب جاسوسوں نے پکار کر کہا۔ جو ہمارے ناک کان کاٹے گا۔ اُسے اودھ پتی شری رام جی کی قسم ہے۔

سُن لچھمن سب نکٹ بولائے۔ دیا لاگ ہنس ترت چھوڑائے
راون کر دیجھو یہ پاتی۔ لچھمن بچن باچُ کُل گھاتی

یہ سُنکر لکشمن جی نے اُن سب کو اپنے پاس بُلایا۔ اُنہیں اُن جاسوسوں کی حالت زار دیکھ کر بڑی دیا آئی۔ ہنس کر اُنہوں نے بانروں کے ہاتھوں سے اُن جاسوسوں کو چھڑا دیا۔ اور اُنہیں کہا کہ لنکا میں جا کر تم راون کے ہاتھ میری یہ چٹھی دے دینا۔ اور کہنا۔ ہے کُل کا ناش کرنے والے! لکشمن کے بچنوں پر وچار کرو۔

کہیو مکھاگر مُوڑھ سن مم سندیسُ اُدار
سیتا دیئے ملیہو نہ تو آوا کال تمہار

اور اپنی زبانی بھی اُس مُوڑھ سے میرا یہ بہت بھرا پیغام کہہ دینا کہ سیتا جی کو دے کر شری رام جی سے صُلح کرو۔ نہیں تو سمجھو کہ تمہاری موت آ پہنچی۔

ترت نائے لچھمن پد ماتھا۔ چلے دُوت برنت گُن گاتھا
کہت رام جس لنکا آئے۔ راون چرن سیس تنہہ نائے

لکشمن جی کے چرنوں میں سر جھکا کر شری رام جی کے گُن گان کرتے ہوئے جاسوس لنکا کو چلے۔ شری رام جی کی بڑائی کرتے کرتے وہ نگر میں پہنچے۔ اور اُنہوں نے راون کے چرنوں میں آ کر سر جھکایا

بہس دسانن پُوچھی باتا۔ کہسِ نہ سُک آپنی کُسلاتا
پُنی کہُ خبر بِبھیشن کیری۔ جاہی مرتیو آئی اتی نیری

پس مُسکرا کر راون نے اُن سے ہنس کر بات پوچھی۔ اے سُک! اپنی کُشل کیوں نہیں کہتا؟ پھر اُس بِبھیشن کا حال چال سُناؤ جس کی موت بہت نزدیک آ پہنچی ہے۔

کرت راج لنکا سٹھ تیاگی۔ ہوئی جو کر کیٹ ابھاگی
پُنی کہُ بھالو کیس کٹکائی۔ کٹھن کال پریرت چلی آئی

مُورکھ نے راج کرتے ہوئے لنکا کو تیاگ دیا۔ اب وہ بھی ریچھ بانروں کے ساتھ بدنصیب گھُن کا کیڑا بنے گا۔ ارتھات جیسے جَو کے ساتھ گھُن بھی پس جاتا ہے۔ ویسے ہی ریچھ بندروں کے ساتھ وہ بھی مارا جائے گا۔ کہو! بانروں اور ریچھوں کی فوج کا کیا حال ہے۔ جو بھیانک موت کے گھیرے ہوئے یہاں چلے آئے۔

جنہہ کے جیون کر رکھوارا۔ بھیئو مردُل چت سندھو بچارا
کہُ تپسنہہ کے بات بہوری۔ جنہہ کے ہردے تراس اتی موری

اور جن کے جیون کا محافظ نرم دل سمُندر بیچارہ بن گیا ہے (ارتھات اب تک راکشسوں نے اُس بانر سینا کو ڈکار جانا تھا۔ اب تک جو وہ جیتے ہیں تو سمندر کی مہربانی سے۔ کیونکہ سمندر کی رکاوٹ کی وجہ سے راکشس اُنہیں کھا نہ سکے) پھر اُن دونو تپسیوں بھائیوں کا حال چال سُناؤ۔ جن کے من میں دن رات میرا بڑا ہی ڈر بنا رہتا ہے۔

کی بھئی بھینٹ کہ پھر گئے شردن سُجس سُن مور
کہسی نہ رپُو دل تیج بل بہت چکِت چت تور

اُن سے تمہاری بھینٹ ہُوئی یا وہ کانوں سے میرے پرتاپ کو سُن کر ہی لوٹ گئے۔ تو دُشمن کی فوج کے تیج اور بل کا سماچار کیوں نہیں کہتا۔ تیرا چت تو گھبرایا ہوا جان پڑتا ہے۔

ناتھ کرپا کری پوچھیہو جیسیں۔ مانہو کہا کرودھ تج تیسیں
ملا جائے جب انُج تمہارا۔ جاتہیں رام تلک تیہی سارا

جاسوس نے کہا۔ ہے ناتھ آپ نے جیسے کرپا کر کے پوچھا ہے۔ ویسے ہی کرودھ کو شانت کر کے میرے بچنوں پر وشواس



No. 1286

सेत बन्धन

S. S. Brijbasi & Sons
Bombay-3

جب آپ کا چھوٹا بھائی ببھیشن شری رام جی سے جا کر ملا۔ تب
اُس کے پہنچتے ہی شری رام جی نے اُس کو لنکا کا راج تلک کر دیا۔

راون دُوت ہم ہی سُن کانا۔ کپنہہ باندھ دینہے دُکھ نانا
شرون ناسکا کاٹیں لاگے۔ رام سپتھ دینہیں ہم تیاگے

جو نہی بانروں نے سُنا کہ ہم راون کے جاسوس ہیں۔
تُوں ہی اُنہوں نے ہمیں پکڑ کر طرح طرح کے کشٹ دیئے۔
پھر وہ ہمارے ناک اور کان کاٹنے لگے۔ آخر شری رام جی
کی قسم دلانے پر انہوں نے ہم کو چھوڑا۔

پوچھیہو ناتھ رام کٹکائی۔ بدن کوٹی ست برن نہ جائی
نانا برن بھالو کپی دھاری۔ بکٹانن بسال بھے کاری

ہے ناتھ! آپ نے شری رام جی کے لشکر کا حال پوچھا،
سو وہ تو سو کروڑوں زبانوں سے بھی بیان نہیں کیا جا سکتا۔ طرح
طرح کے رنگوں کی بھالوؤں اور بانروں کی فوج ہے جو بڑے
ڈراؤنی شکل والے اور وکرال شریر والے ہیں۔

جیہیں پُر دہیو ہتیو سُت تورا۔ سکل کپنہہ مہہ تیہی بل تھورا
امت نام بھٹ کٹھن کرالا۔ امت ناگ بل بپل بسالا

جس بانر نے لنکا جلائی تھی اور آپ کے پتر اکشے کمار کو مارا تھا
وہ تو سب بانروں میں تھوڑے بل کا بندر ہے۔ بیشمار نام والے
بڑے ہی وکرال بھیانک اور سخت جان یودھا ہیں۔ اُن میں بے
شمار ہاتھیوں کا بل ہے۔ اور سب ہی بڑے بڑے قد آور ہیں۔

دوبد مینْد نیل نل انگد گد بکٹاسِس
ددھی مکھ کیہری نسٹھ سٹھ جامونت بلراس

دوید، مینْد، نیل، نل، انگد، بکٹاسیہ،
ددھی مکھ، کیسری، نشٹھ، سٹھ اور جا
جامونت یہ سبھی یودھا بل کی راشی ہیں۔

اے کپی سب سگریو سمانا۔ انہہ سم کوٹنہہ گنے کو نانا
رام کرپا اتُلت بل تنہہ ہیں۔ ترن سمان ترے لوک ہی گنہیں

یہ سب بانر بل میں سُگریو کے سمان ہیں اور گنتی میں ان
جیسے کروڑوں ہیں۔ ان بے شمار بانروں کی گنتی بھلا کون کر سکتا ہے۔
شری رام جی کی کرپا سے ان بانروں میں اتھاہ بل ہے۔ وہ لنکا تو
کیا، تینوں لوکوں کو تنکے کے سمان تچھ سمجھتے ہیں۔

اس میں سُنا شرون دسکندھر۔ پدم اٹھارہ جوتھپ بندر
ناتھ کٹک مہہ سو کپی ناہیں۔ جو نہ تمہہ جیتے رن ماہیں

ہے دسکندھر! میں نے اپنے کانوں سے سُنا ہے۔ کہ اٹھارہ
پدم تو اکیلے بندروں کے سیناپتی ہیں۔ ہے ناتھ! بانر سینا میں
ایسا ایک بھی بندر نہیں جو آپ کو یدھ میں نہ جیت سکے۔

پرم کرودھ میجنہیں سب ہاتھا۔ آیسُ پے نہ دیہیں رگھوناتھا
سوکھہیں سندھ سہت جھکھ بیالا۔ پوریں نہ تو بھر کدھر بسالا

بانر بڑے کرودھ سے ہاتھ مل رہے ہیں کہ شری رگھوناتھ جی
ہمیں آگیا نہیں دیتے۔ جو آگیا پاویں تو اس سمندر کو مچھلیوں سانپوں
سمیت سکھا ڈالیں یا بڑے بڑے پربتوں سے اس سمندر کو بھر
کر پور دیویں۔

مردی گرد ملوہیں دس سیسا۔ ایسیئے بچن کہیں سب کیسا
گرجہیں ترجہیں سہج اسنکا۔ مانہوں گرسن چہت ہی لنکا

اور راون کو مسل کر خاک میں ملا دیں گے۔ سب بانر
ایسے ہی بچن کہہ رہے ہیں۔ سب سبھاؤ سے ہی نڈر ہیں۔ گرجتے
ہیں للکارتے ہیں۔ مانو آپ ہی لنکا کو نگل ہی جانا چاہتے ہیں۔

سہج سُور کپی بھالو سب پُنی سر پر پربھو رام
راون کال کوٹی کہُہ جیت سکہیں سنگرام

سب بانر اور ریچھ سبھاؤ سے ہی شُور ویر ہیں۔ پھر اُن کے
سر پر شری رام چندر جی ہیں۔ ہے راون! وہ یدھ میں کروڑوں
کالوں کو بھی جیت سکتے ہیں۔

رام تیج بل بدھی بپُلائی۔ سیش سہس ست سکہیں نہ گائی
سک سر ایک سوکھ شت ساگر۔ تو بھرات ہی پوچھیو نے ناگر

شری رام جی کے تیج اور بل بُدھی کی مہما کا ورنن تو لاکھوں شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ وہ ایک ہی بان سے ایسے سینکڑوں سمندروں کو سُکھا سکتے ہیں۔ پر مریادا پرشوتم شری رام جی نے مریادا کی رکھشا کے لئے آپ کے بھائی بھبیشن جی سے پوچھا۔

تاس بچن سُن ساگر پاہیں۔ مانگت پنتھ کرپا من ماہیں
سُنت بچن بہسا دس سیسا۔ جوں اس متی سہائے کرت کیسا

بھبیشن جی کے بچن سُن کر شری رام چندر جی سمندر سے راستہ مانگ رہے ہیں۔ اُن کے من میں بڑی کرپا ہے۔ جس کے کارن وہ سمندر کی ہستی کو ملیامیٹ کرنا نہیں چاہتے۔ جاسوس کے بچن سُن کر راون خوب قہقہے لگا کر ہنسا اور کہنے لگا۔ کہ جب اُنکی ایسی بُدھی ہے تبھی تو بانروں کو اپنا ساتھی بنایا ہے۔

سہج بھیرو کر بچن درڑھائی۔ ساگر سن ٹھانی مچلائی
مُوڑھ مرشا کا کرسی بڑائی۔ رِپو بل بُدھی تھاہ میں پائی

سبھاؤ سے ہی بانر دل بھبیشن کے بچنوں پر وشواس کر کے اُنہوں نے سمندر سے بالکوں کی طرح ہٹھ کر کے راستہ مانگا ہے۔ ارے مُوڑھ! چُپ رہ۔ فضول کیوں اُنکی بڑائی کرتا ہے! بس میں نے دشمن کی بل اور بُدھی کو جان لیا ہے۔

سچو سبھیت بھبیشن جاکیں۔ بجے بِھبُوتی کہاں جگت تاکیں
سُن کھل بچن دوُت رس باڑھی۔ سمے بچار پتر کا کاڑھی

جس کا بھبیشن جیسا ڈرپوک منتری ہو۔ اُسے دُنیا میں فتح ونصرت کہاں! دُشٹ راون کے بچن سُن کر جاسوس کو کرودھ بڑھ آیا اُس نے موقع غنیمت جان کر لچھمن جی کی چِٹھی نکالی۔

رامانج دینہی یہ پاتی۔ ناتھ بچائے جُڑاؤ چھاتی
بہسی بام کر لینہی راون۔ سچو بول سٹھ لاگ بچاون

اور اُس چِٹھی کو راون کے حضور میں پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہے ناتھ! یہ رام جی کے چھوٹے بھائی لکشمن جی نے آپکو چِٹھی بھیجی ہے۔ اسے پڑھ کر اپنی چھاتی ٹھنڈی کیجئے۔

راون نے ہنس کر اُس چِٹھی کو بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ اور منتری کو بُلا کر وہ مُورکھ اُسے پڑھوانے لگا۔

باتنہہ منہی رجھائے سٹھ جن گھالسی کُل کھیس
رام برودھ نہ اُبرسی شرن بشنو اج ایس

اُس چِٹھی میں لکشمن جی نے راون کو لکھ بھیجا تھا۔ کہ اے مُورکھ! باتوں باتوں میں ہی من میں بھُول کر تو اپنے کُل کا ستیاناش نہ کر۔ شری رام جی کا ورودھ کر کے تو تو برہما وشنو اور شو جی کی شرن گئے بھی نہیں بچنے پائے گا۔

کی تج مان انج اوں پربھو پد پنکج بھرنگ
ہوہیں کہ رام سرانل کھل کُل سہت پتنگ

یا تو ابھیمان چھوڑ کر اپنے چھوٹے بھائی بھبیشن کی طرح پربھو شری رام جی کی شرن میں آکر اُن کے چرن کملوں کا بھونرا بن جا۔ اور نہیں تو ہے دُشٹ! رام جی کی بان روپی پرچنڈ جوالا میں اپنے پریوار سمیت بھسم ہونے والا پتنگا بن جا۔

سُنت سبھے من مکھ مُسکائی۔ کہت دسانن سبہی سنائی
بھومی پرا کر گہت اکاسا۔ لگھو تاپس کر باگ بلاسا

چِٹھی کے مضمون کو سُنتے ہی راون من میں ڈر گیا۔ لیکن بظاہر مُسکراتا ہوا وہ اپنی سبھا کو سُنا کر کہنے لگا۔ کہ جیسے کوئی پرتھوی پر پڑا ہوا آکاش کو ہاتھوں سے ڈینگیں مار کر پکڑنا چاہتا ہو ویسے ہی یہ چھوٹا تپسوی "چھوٹا مُنہ بڑی بات کرتا ہے"۔

کہہ سُک ناتھ ستیہ سب بانی۔ سمجھو چھاڑ پرکرت ابھیمانی
سُنہو بچن مم پرہر کرودھا۔ ناتھ رام سن تجہو ورودھا

شُک جاسوس نے کہا۔ ہے ناتھ! جو کچھ چِٹھی میں لکھا ہے۔ سب سچ ہے۔ آپ اپنے سبھاؤ کے ابھیمان کو چھوڑ کر اس پر اچھی طرح سے وچار کیجئے۔ میرے بچن سُنئے اور کرودھ کو تیاگ دیجئے ہے ناتھ! شری رام جی کے ساتھ ویر کرنا چھوڑ دیجئے۔

اتی کومل رگھوبیر سُبھاؤ۔ جدپی اکھل لوک کر راؤ

مِلت کبھ پاتھ پربھو کرہیں۔ اڑ اپرادھ نہ ایکئو دھر تاہی

اگرچہ شری رگھوبیر جی سارے لوگوں کے ایشور ہیں۔ تو بھی اُنکا سبھاو بے حد نرم ہے۔ ملتے ہی پربھو آپ پر کرپا کریں گے۔ اور اپنے من میں آپ کے ایک اپرادھ کو نہیں رکھیں گے۔

جنک سُتا رگھوناتھ ہی دیجئے۔ اتنا کہا مور پربھو کیجے

جب تمہیں کہا دین بید یہی۔ چرن پرہار کینہہ سٹھ تیہی

جانکی جی کو شری رگھوناتھ جی کو دے دیجئے۔ ہے پربھو! میری اس بنتی کو مان لیجئے۔ جب اس جاسوس نے جانکی جی کو دینے کو کہا۔ تب دُشٹ راون نے اُس کو لات ماری۔

نائے چرن سر چلا سو تہاں۔ کرپا سندھو رگھوناتھ جہاں

کر پرنام نج کتھا سُنائی۔ رام کرپا اپنی گتی پائی

وہ راون سے ٹھوکریں کھا کر بھبھیشن کیطرح اُس کے چرنوں میں سر جھکا کر وہاں چلا جہاں شری رگھوناتھ جی تھے۔ اُن کو پرنام کرکے اس نے سب اپنی کتھا سُنائی۔ اور شری رام جی کی کرپا سے اپنے پوروجنم کے مُنی کے سروپ کو پاکر اُتم گتی پائی۔

رشی اگست کیں ساپ بھوانی۔ راچھس بھیو رہا مُنی گیانی

بندی رام پد بارہیں بارا۔ مُنی نج آشرم کہُ پگ دھارا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! وہ جاسوس گیان وان مُنی تھا۔ اگست رشی کے شاپ سے راکشس بن گیا تھا۔ بار بار شری رام جی کے چرنوں میں پرنام کرکے وہ دوبارہ مُنی ہو کر اپنے آشرم کو چلا گیا۔

بنئے نہ مانت جلدھی جڑ گئے تین دن بیت

بولے رام سکوپ تب بھئے بنو ہوئے نہ پریت

ادھر سمندر سے راستے کے لئے پرارتھنا کرتے بھگوان شری رام جی کو تین دن گذر گئے۔ لیکن جڑ سمندر بنتی نہیں مانتا۔ تب شری رام جی غصے سے بول اُٹھے۔ کہ ڈر کے بغیر پریتی نہیں ہوتی۔

(ارتھات جڑ جیو ڈر کے مارے ہی پریم کیا کرتے ہیں نہیں تو کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔)

لچھمن بان سراسن آنو۔ سوشوں بارِدھی بسکھ کریسا نو

سٹھ سن بنئے کُٹل سن پریتی۔ سہج کرپن سن سُندر نیتی

ہے لکشمن! میرا دھنش بان لاؤ۔ میں اگنی بان سے ابھی سمندر کو سکھا ڈالوں گا۔ مورکھ سے بنتی، کُٹل سے پریتی، سبھاؤ سے ہی کنجوس کو فراخدلی کا اپدیش دینا۔

ممتارت سن گیان کہانی۔ اتی لوبھی سن برتی بکھانی

کرودھی ہی سم کامی ہی ہری کتھا۔ اوسر بیج بئیں پھل جتھا

موہ ممتا میں ڈوبے ہوئے پرش سے گیان اپدیش کرنا۔ مہالالچی سے تیاگ کی باتیں کہنا۔ کرودھی سے شانتی کا اپدیش کہنا۔ اور کامی پرش سے بھگوان کی کتھا کہنا یہ سب بنجر کھیت میں بیج ڈالنے کے سمان نشپھل جاتے ہیں۔

اس کہہ رگھوپتی چاپ چڑھاوا۔ یہ مت لچھمن کے من بھاوا

سندھان تیو پربھو بسکھ کرالا۔ اُٹھی اودھی ار انتر جوالا

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی نے دھنش چڑھایا۔ یہ بات لچھمن جی کے من کو بہت بھائی۔ جوُں ہی شری رام جی نے دھنش پر اگنی روپ بھیانک بان چڑھایا۔ توں ہی سمندر کے ہردے میں اگنی کی جوالا اُٹھی۔

مکر ارگ جھکش گن اکلانے۔ جرت جنتو جل ندھی جب جانے

کنک تھار بھر منی گن نانا۔ بپر روپ آئیو تج مانا

مچھ۔ سانپ اور مچھلیوں کے گروہ تڑپ اُٹھے جب سمندر نے اپنے ہردے میں بسنے والے جیوؤں کو اگنی سے جلتے ہوئے دیکھا۔ تب وہ سونے کے تھال میں طرح طرح کے رتنوں کو بھر کر اہنکار چھوڑ کر برہمن کا روپ بنا کر شری رام جی کے پاس آیا۔

کاٹہیں پئے کدری پھرے کوٹ جتن کوؤ سینچ

بنئے نہ مان کھگیس سنو ڈاٹہیں پئے نو نیچ

دوہا

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی سُنئے۔ چاہے کوئی کروڑ

اپائے کر گئے کیلے کے پیڑ کو سینچا پھرے لیکن وہ تو کاٹنے پر ہی پھلتا پھولتا ہے۔ نیچ بنتی نہیں مانتا۔ وہ تو ڈانٹنے سے ہی جھکتا ہے (ارتھات سختی کرنے پر ہی سیدھی راہ پر آتا ہے)

سبھے سندھو گہہ پد پربھو کیرے۔ چھمہو ناتھ سب اوگن میرے
گگن سمیر انل جل دھرنی۔ انہہ کی ناتھ سہج جڑ کرنی

ڈر کے مارے سمندر نے پربھو کے چرن پکڑ کر کہا۔ ہے ناتھ! آکاش، ہوا، اگنی، جل اور پرتھوی۔ ان پانچوں مہابھوتوں کی کرنی تو سبھاؤ سے ہی جڑ ہے۔

تب پریرت مایا اپجائے۔ سرشٹی ہیتو سب گرنتھن گائے
پربھو آئیس جیہی کہہ جس اہئی۔ سو تیہی بھانتی رہے سکھ لہئی

آپکی پریرنا سے مایا نے ان پانچوں بھوتوں کو پیدا کیا ہے۔ اور یہ پانچوں ہی جڑ سرشٹی کے کارن کہے گئے ہیں۔ ایسا ہی سبھی گرنتھوں کا مت ہے۔ جس کے لئے آپکی جیسی آگیا ہو وہ اسی پرکار رہ کر ارتھات آپکی آگیا انوسار اپنا جیون گذارتا ہوا سکھ پاتا ہے۔

پربھو بھل کینہہ موہی سکھ دینہی۔ مرجادا پنی تمہری کینہی
ڈھول گنوار سودر پسو ناری۔ سکل تاڑنا کے ادھیکاری

پربھو نے اچھا کیا جو مجھے شکشا دی لیکن ہے پربھو! جیووں کا سبھاؤ بھی تو آپ کا ہی بنایا ہوا ہے۔ ڈھول، گنوار، شودر، پشو اور استری یہ سب سزا کے ہی ادھیکاری ہیں۔

بہت سے شخص جو اس چوپائی کے اصلی معنوں پر دھیان نہیں دیتے۔ تلسی داس جی پر ناری جاتی کا اپمان کرنے کا دوش لگاتے ہیں۔ لیکن یہ ان کا دوش لگانا ویرتھ ہے۔ کیونکہ اس چوپائی سے کوی اپنی اور یہ سمبھتا کا مت پرگٹ نہیں کرتے بلکہ وہ تو جو سمندر کے مکھ سے یہ بات کہتے ہیں یعنی مورکھ جانیوں کا ایسا مت ہے۔ اور جاتی کا نہیں۔

پربھو پرتاپ میں جاب سکھائی۔ اترہے کٹک نہ موری بڑائی
پربھو آگیا اپیل سرتی گائی۔ کروں سو بیگ جو تمہہی سوہائی

پربھو کے پرتاپ سے میں سوکھ جاؤں گا۔ اور آپکی فوج پار اتر جائے گی۔ لیکن اس میں میری کوئی بڑائی نہ رہیگی۔ تو بھی ہے پربھو آپکی آگیا اٹل ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔ اب آپکو جو اچھا لگے۔ میں فوراً ہی وہی کروں۔

سنت بنیت بچن اتی کہہ کرپال مسکائے
جیہی بدھی اترے کپی کٹک سو کہو اپائے

سمندر کے ایسے آرت بچن سن کر کرپالو شری رام جی نے مسکرا کر کہا۔ ہے تات! جس طرح بانروں کی فوج پار اتر جائے وہ ڈھنگ بتلائیے۔

ناتھ نیل نل کپی دوؤ بھائی۔ لرکائیں رشی آسش پائی
تنہہ کیں پرس کئیں گری بھارے۔ ترہیں جلدھی پرتاپ تمہارے

سمندر نے کہا۔ ہے سوامی! نل اور نیل دو بانر بھائی ہیں۔ انہوں نے بچپن میں ہی رشی سے آشیرواد پایا تھا۔ وہ جس بھی بھاری سے بھاری پہاڑ کو چھو دیں گے وہ آپ کے پرتاپ سے سمندر پر تیر جائے گا۔

میں پنی اُر دھر پربھو پربھتائی۔ کریہوں بل انومان سہائی
ایہی بدھی ناتھ پیودھی بندھائیے۔ جیہیں یہ سجس لوک تہُن گائیے

میں بھی آپکی مہما کو اپنے ہردے میں دھارن کر کے اپنی شکتی انوسار آپکی جہاں تک ہو سکے سہائتا کروں گا۔ اس پرکار ہے ناتھ! اس سمندر کے اوپر پل بندھوائیے۔ جس سے تینوں لوک میں آپکا سندر یش گایا جاوے۔

ایہی سرہم اترتٹ باسی۔ ہتہو ناتھ کھل نر اگھ راسی
سن کرپال ساگر من پیرا۔ ترتہیں ہری رام رن دھیرا

اس بان سے میرے دکھنی کنارے پر بسنے والے پاپوں کے راشی دشٹ منشیوں کا ناش کیجئے کرپالو بھگوان رن دھیر شری رام جی نے سمندر کے من کی پیڑا کو سن کر اسے فوراً ہی ہر لیا۔

دیکھ رام بل پورش بھاری۔ ہرش پیونِدھی بھیو سکھاری
سکل چرت کہہ پربھو سنا وا۔ چرن بندی پاتھودھی سدھاوا

شری رام کے بھاری بل اور پراکرم کو دیکھ کر سمندر بہت ہی پرسن ہوگیا۔ ان دشٹوں کا سارا حال پربھو کو سنا کر انکے چرنوں میں پرنام کر کے سمندر چلا گیا۔

تج بھون گو تیو بندھو شری رگھوپتی ہی یہت بھا ئیو
یہ چرت کلی مل ہر جتھا متی داس تلسی گا ئیو
سکھ بھون سنسیہ سمن دون بشاد رگھوپتی گن گنا
تج سکل آس بھروس گا وہی سن ہی سنتت سٹھ منا

سمندر اپنے گھر چلا گیا. شری رگھوناتھ جی کو اُس کی یہ صلاح بہت اچھی لگی. یہ چرتر کلجگ کے پاپوں کو ہرنے والا ہے. اسے تلسی داس نے اپنی بدھی کے انوسار گایا ہے. سکھ کے دھام،

شھ کا دُن کا ناش کرنیوالے ہوہ کلیشوں کو دُور کرنے والے شری رگھوناتھ جی کے سموہ کو ہے مُورکھ من! تو سب آشا اور بھروسے کو چھوڑ کر سدا گا اور سُن۔

سکل سُمنگل دایک رگھو نایک گن گان
سا در سُنہیں تے ترہیں بھو سندھو بنا جل جان

شری رگھوناتھ جی کا گُن گان سارے سُندر منگلوں کا داتا ہے. جو اسے آدر کے ساتھ سنیںگے وہ بنا کسی جہاز کے ہی جنم مرن سنسار ساگر سے تر جائیںگے۔

ماس پارائن چوبیسواں وشرام پانچواں سوپان سماپت ہوا. سُندر کانڈ سماپت!

چھٹا سوپان

لنکا کانڈ

رام کام اری سیویم بھو بھے ہرم کال متیبھ سنگھم
یوگیندرم گیان گمیسم گُن ندھا نم اجتم نرگنم نروکارم
مایا تیتم سُر یشم کھل بدھ نرتم برہم ورند یکدیوم
بندے کندا و داتم سروج نینم دیوم اُروِیش روپم

کام دیو کے شتر و شری شوجی جن کی سیوا کرتے ہیں. جو بھے کو ہرنے والے ہیں. کال روپ متوالے ہاتھی کے لئے شیر روپ، یوگیوں کے سوامی، گیان سے جاننے والے گنوں کی کھان، اجے نرگن نروکار، مایا سے پرے. دیوتاؤں کے ایشور، راکشسوں کے سنگھار میں لگے ہوئے برہمن منڈلی کے ایک ماتر دیوتا نیل میگھ کے سمان سُندر سروج کمل سے نیتر والے اور پرتھوی کے راجہ کے روپ میں پرم دیو شری رام جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

شنکھ اندو آبھم اتیو سُندرم تنم شارد دُول چرم امبرم
کال ویال کرال بھوشنم دھرم گنگ شش انک پریم
کاشی ایشم کلی کلمش وگھ شمنم کلیان کلپ درمم
نومی ایڈیم گریجا پتم گن ندھم کند رہیم شنکرم

شنکھ اور چندرما کی چمک کے سمان بہت ہی سُندر شریر والے، شیر کی کھال کا بستر دھارن کرنے والے، کال کے سمان ڈراونے سانپوں کو گہنوں کی طرح پہننے والے، گنگا اور چندرما کے پریمی. کاشی کے سوامی. کل یگ کے پاپوں کے سموہ کا ناش کرنیوالے. کلیان کے کلپ برکش، استتی کرنے یوگیہ، پاربتی جی کے پتی. گنوں کی کھان. کام دیو کا ناش کرنے والے شری شوجی مہاراج کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

یو دواتی ستام شمبھو کیو لیم اپی ڈر لبھم
کھلا تام ڈنڈ کرت دیو سوشنکر شم تنوت مے

جو سیتہ پرشوں کو بہت کٹھنتا سے پراپت ہونے والی کیولیہ مکتی تک کو دے ڈالتے ہیں۔ اور جو دشٹوں کو ڈنڈ دینے والے ہیں۔ وہ شبوجی کلیان کاری میری شانتی کو بڑھائیں۔

لو نمیش پرماتو جگ برش کلپ سر چنڈ
بھجسی نہ من تیہی رام کو کال جاس کو ڈنڈ

لو (کال کی بہت تھوڑی ماترا چھن) نمیش (آنکھ جھپکنے تک کا کال) پرماتو جگ برس اور کلپ جن کے پرچنڈ بان ہیں۔ اور کال جن کا دھنش ہے۔ بے من! تو اُن شری رام جی کا بھجن کیوں نہیں کرتا!

سندھو بچن سن رام سچو بول پربھو اس کہہو
اب بلمب کیہی کام کرہو سیتو اترے کٹک

سمندر کے بچن سُن کر پربھو شری رام جی نے منتریوں کو بلا کر کہا۔ کہ دیر کس لئے کر رہے ہو! پل تیار کرو۔ تاکہ فوج پار اُترے۔

سنہو بھانو کل کیتو جاموںت کر جور کہہ
ناتھ نام تو سیتو نر چڑھ بھو ساگر ترہیں

تب جاموںت نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے رگھو کل کی کیرتی بڑھانے والے پربھو! سُنئے۔ ہے ناتھ! پل تو آپکا پوتر نام ہے جس پر چڑھ کر منش جنم مرن روپی سنسار سمندر سے پار ہو جاتا ہے۔

یہ لگھو جلدھی ترت کت بارا۔ اس سُن پنی کہہ پون کمارا
پربھو پرتاپ بڑوانل بھاری۔ سوشیو پرتھم پیونِدھی باری

پھر بھلا یہ چھوٹا سا سمندر پار کرنے میں بھلا کیا دیر لگے گی؟ ایسا سُن کر پھر ہنومان جی نے کہا۔ کہ پربھو کا پرتاپ بھاری بڑوانل (سمندر کی آگ) ہے۔ جس نے پہلے ہی سمندر کے جل کو سکھا دیا ہے۔

تو رِپو ناری رُدن جل دھارا۔ بھریو بہوری بھیو تیہیں کھارا
سن اتی اکتی پون سُت کیری۔ ہرشے کپی رگھوپتی تن ہیری

لیکن یہ سوکھا ہوا سمندر آپکے دشمنوں کی استریوں کے آنسوؤں کی دھارا سے پھر بھر گیا۔ اسی لئے یہ کھارا بھی ہو گیا۔ ہنومان جی کے اس ارتھ النکار کو سن کر بانر شری رگھوناتھ جی کی طرف دیکھ کر پرسن ہو گئے۔

جاموںت بولے دوؤ بھائی۔ نل نیل ہی سب کتھا سنائی
رام پرتاپ سمر من ماہیں۔ کرہو سیتو پریاس کچھ ناہیں

جاموںت نے نل اور نیل دونو بھائیوں کو بلا کر انہیں ساری کتھا کہہ سنائی۔ اور کہا کہ من میں شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے پل تیار کرو۔ تمہیں کچھ تکلیف بھی اٹھانی نہیں پڑیگی۔

بول لئے کپی نکر بہوری۔ سکل سنہو بنتی کچھ موری
رام چرن پنکج اُر دھرہو۔ کوتک ایک بھالو کپی کرہو

پھر انہوں نے بانروں کے گروہ کو بلا لیا اور کہا کہ آپ سب لوگ میری کچھ بنتی سن لیجئے! اور اپنے من میں شری رام جی کے چرن کملوں کا دھیان دھر لیجئے۔ اور سب ریچھ اور بانر ایک تماشا کیجئے۔

دھاوہو مرکٹ بکٹ برودھا۔ آنہو بٹپ گرہ کے جوتھا
سُنی کپی بھالو چلے کرہو ہا جے رگھوبیر پرتاپ سموہا

ہے وکٹ بانروں کے جھنڈو! آپ سب دوڑ جاؤ اور درختوں اور پربتوں کو اکھاڑ لاؤ۔ یہ سُن کر بانر اور بھالو شری رگھوناتھ جی کے پرتاپ سموہ کی جے پکارتے ہوا کرتے ہوئے چلے۔

اتی اُتنگ گری پادپ لیل ہیں لیہیں اُٹھائے
آن دیہیں نل نیل ہی رچہیں تے سیتو بنائے

بانر اور ریچھوں کے گروہ جھٹ پٹ کھیل تماشے کی طرح درختوں اور اونچے پربتوں کو اکھاڑ کر اٹھا لیتے ہیں اور نل نیل کو دیتے ہیں۔ وہ انہیں اچھی طرح ترتیب دے کر سندر پل بناتے ہیں۔

سیل بسال آن کپی دیہیں۔ کندک اِو نل نیل تے لیہیں
دیکھ سیتو اتی سُندر رچنا۔ بہسی کرپاندھی بولے بچنا

بانر بڑے بڑے بھاری پربت لا کر دیتے ہیں۔ اور نل نیل گیند

کی طرح انہیں پکڑ لیتے ہیں۔ پل کی بے حد سندر بناوٹ کو دیکھکر کرپا ندھان شری رام چندر جی ہنس کر بچن بولے۔

پرم رمیہ اُتم یہ دھرنی۔ مہما اَمِت جائے نہیں برنی
کریہوں ایہاں سمبھو تھاپنا۔ مورے ہردے پرم کلپنا

یہاں کی زمین بڑی ہی سُندر ہے۔ اس کی بے حد بڑائی کا بیان نہیں ہو سکتا۔ میرے ہردے میں ایک بڑی بھاری آرزو ہے۔ کہ میں یہاں شوجی کی ستھاپنا کروں۔

سُن کپیس بہُ دُوت پٹھائے۔ مُنی بر سکل بول لے آئے
لنگ تھاپ بِدھی وت کر پوجا۔ سو سمان پریہ موہی نہ دوجا

یہ سُن کر بانر راج سُگریو نے بہت سے دُوت بھیجے۔ وہ سب چیدہ چیدہ مُنیوں کو لے آئے۔ شولنگ کی پوجا کر کے ودھی انوسار اس کا پوجن کیا۔ اور بھگوان شری رام جی نے کہا۔ کہ شوجی کے سمان مجھے دوسرا کوئی پیارا نہیں ہے۔

سِو دروہی مم بھگت کہاوا۔ سو نر سپنے ہوں موہی نہ پاوا
سنکر بمکھ بھگتی چہہ موری۔ سو نارکی موڑھ مَتی تھوری

جو شوجی سے ویر بھاو رکھتا ہُوا میرا بھگت کہلاتا ہے۔ وہ سپنے میں بھی مجھے نہیں پا سکتا۔ شوجی سے بمکھ ہو کر جو میری بھگتی چاہتا ہے۔ وہ نرک گامی مُورکھ اور تھوڑی عقل کا مالک ہے۔

سنکر پریہ مم دروہی سِو دروہی مم داس
تے نر کرہیں کلپ بھر گھور نرک مہُنہ باس

جن کو شوجی پریہ ہیں اور مجھ سے ویر بھاو رکھتے ہیں یا جو میرے سیوک ہیں اور شوجی سے ویر بھاؤ رکھتے ہیں۔ ایسے منش کلپ بھر گھور نرک میں پڑے سڑتے ہیں۔

جے رامیسور درسن کرہیں۔ تے تن تج مم لوک سدھرہیں
جو گنگا جل آن چڑھائیہی۔ سو ساجُجیہ مُکتی نر پائیہی

جو منش اس رامیشور جی کا درشن کرینگے۔ وہ شریر چھوڑ کر میرے لوک کو جائیں گے۔ اور جو گنگا جل لا کر اس پر چڑھائیں گے۔ وہ منش مجھے ایکن بھاؤ سے پراپت ہو جائیں گے۔

ہوئے اکام جو چھل تج سیہی۔ بھگتی موری تیہی سنکر دیہی
مم کرت سیتو جو درسن کریہی۔ سو بنو شرم بھو ساگر تریہی

جو نشکام بھاؤ سے چھل کپٹ چھوڑ کر شُدھ من سے شری رامیشور جی کی سیوا کرینگے۔ انہیں شنکر جی میری بھگتی دیں گے۔ اور جو میرے بنائے ہوئے پل کا درشن کریگا۔ وہ بنا کسی محنت کے جنم مرن سندھار ساگر سے پار ہو جائے گا۔

رام بچن سب کے جیہ بھائے۔ مُنی بر نج نج آشرم آئے
گرجا رگھوپتی کے یہ ریتی۔ سنتت کرہیں پرنت پر پریتی

شری رام جی کے بچن سب کے من کو بھائے۔ اس کے بعد مُنی شریشٹھ سب اپنے اپنے آشرموں کو لوٹ آئے (شوجی کہتے ہیں) ہے پاربتی! شری رگھوناتھ جی کی یہ ریتی ہے۔ کہ وہ سدا شرناگتوں سے پریم کرتے ہیں۔

باندھا سیتو نیل نل ناگر۔ رام کرپا جس بھیو اجاگر
بوڑہیں آنہی بورہیں جیئی۔ بھئے اپل بوہت سم تیہی

ماہر فن نل اور نیل نے پل باندھا۔ شری رام جی کی کرپا سے انکا یہ نرمل یش سب جگہ پھیل گیا۔ جو پتھر خود ڈوبتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی ڈبو دیتے ہیں۔ (ازکفات جن کا سبھاوک خاصہ ہی ڈوبنا اور ڈبونا ہے) وہ پتھر جہاز کے سمان ہو گیا۔ جو کہ خود تیرتا ہے اور دوسروں کو پار لے جاتا ہے۔ دیکھو بھگوان کی کیسی وچتر لیلا ہے۔

مہما یہ نہ جلدھی کی برنی۔ پاہن گُن نہ کپنہ کی کرنی

یہ تو نہ سمندر کی بڑائی کہی گئی ہے۔ نہ پتھروں کا گُن ہے اور نہ ہی بانروں کی کوئی کاریگری ہے۔

شری رگھوبیر پرتاپ تے سندھو ترے پاکھان
تے متی مند جے رام تج بھجہیں جاہے پربھو آن

شری رگھوناتھ جی کے پرتاپ سے پتھر بھی سمندر کی سطح پر

تیر گئے۔ ایسے شری رام جی کو چھوڑ کر جو کسی دوسرے سوامی کو جا کر بھجتے ہیں۔ وہ مورکھ ہیں۔

باندھ سیتو اتی سدرڑھ بناوا۔ دیکھ کر پاندھی کے من بھاوا
چلی سین کچھ برنی نہ جائی۔ گرجہیں مرکٹ بھٹ سمدائی

نل اور نیل نے بڑا ہی مضبوط پل باندھا کر پاندھان شری رام جی اسے دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ سینا پل پر چلنے لگی۔ اس کا کچھ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ بانر یودھاؤں کے دل کے دل گرج رہے ہیں۔

سیتو بندھ ڈھگ چڑھ رگھو رائی۔ چیتو کرپال سندھو بہتائی
دیکھن کہنہ پربھو کرونا کندا۔ پرگٹ بھئے سب جل چر بندا

کرپالو شری رام جی سیتو (پل) بندھ کے کنارے پر چڑھ کر سمندر کی پھیلاوٹ کو دیکھنے لگے۔ دیا کے مول پربھو رام جی کو دیکھنے کیلئے سب جل میں رہنے والے جیو جنتوؤں کے گروہ جل کی سطح پر آ کر پرگٹ ہو گئے۔

مکر نکر نانا جھش بیالا۔ ست جوجن تن پرم بسالا
السیئو ایک تنہہ ہی جے کھاہیں۔ ایکنہہ کیں ڈرتے پی ڈیرا ہیں

بہت طرح کے مگرمچھ، گھڑیال، مچھلیاں اور سانپ تھے۔ جن کے سو سو یوجن کے بہت بڑے وشال شریر تھے۔ کچھ ان میں ایسے بھی جل چر تھے جو ان کو بھی کھا جائیں۔ کسی کسی کے ڈر سے تو یہ بھی ڈر رہے تھے۔

پربھو ہی بلو کہیں ٹرہیں نہ ٹارے۔ من ہرشت سب بھئے سکھارے
تنہہ کی اوٹ نہ دیکھئے باری۔ مگن بھئے ہری روپ نہاری

وہ تب پربھو کے درشن کر رہے ہیں۔ ہٹانے سے وہ ہٹتے نہیں۔ سب کے من پرسن ہیں۔ اور سب ہی سکھی ہو رہے ہیں۔ وہ اتنی بڑی تعداد میں جل کی سطح پر چھائے ہوئے ہیں کہ ان کی اوٹ میں جل دکھائی نہیں دیتا۔ وہ سب بھگوان کا روپ دیکھ کر آنند میں مگن ہو گئے۔

چلا کٹک پربھو آئیس پائی۔ کو کہہ سک کپی دل بپلائی

پھر کٹک شری رام جی کی آگیا پا کر بانر سینا چلنے لگی۔ بانر سینا کی بے شمار تعداد کا ورنن کون کر سکتا ہے۔؟

سیتو بندھ بھئے بھیر اتی کپی نبھ پنتھ اڑاہیں
اپر جل چرنہہ اوپر چڑھ چڑھ پارہی جاہیں

پل پر بڑی بھاری بھیڑ ہو گئی۔ اس لئے کچھ بانر آکاش میں اڑنے لگے۔ اور دوسرے کتنے ہی بانر بڑے بڑے بھاری شریر والے جل چر جیووں کی پیٹھ پر چڑھ چڑھ کر پار جا رہے ہیں۔

اس کوتک بلوک دوؤ بھائی۔ بہنسی چلے کرپال رگھو رائی
سین سہت اترے رگھو بیرا۔ کہہ نہ جائے کپی جوتھپ بھیرا

کرپالو بھگوان شری رگھو ناتھ جی اپنے بھائی لکشمن جی سہت یہ تماشہ دیکھ کر ہنستے ہوئے چلے۔ شری رگھو بیر جی سینا سمیت پار ہو گئے۔ بانر دل کے یودھاؤں اور سپہ سالاروں کی اتنی بھیڑ بھاڑ ہے کہ جس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

سندھو پار پربھو ڈیرا کینہا۔ سکل کپنہہ کہنہ آئیس دینہا
کھاہو جائے پھل مول سہائے۔ سنت بھالو کپی جہنہ تہنہ دھائے

پربھو شری رام جی نے سمندر کے پار ڈیرے ڈال دیئے۔ پھر سب بانروں کو آگیا دی کہ جا کر سندر پھل پھول کھاؤ۔ یہ سنتے ہی ریچھ بانر ادھر ادھر کو دوڑے۔

سب بانرو پھرے رام ہت لاگی۔ رت اڑو کبرت کال گنتی تنیا گی
کھاہیں مدھر پھل بٹپ ہلاویں۔ لنکا سنمکھ سکھر چلاویں

شری رام جی کی بھلائی کا خیال کرتے ہوئے سب درخت موسم بے موسم وغیرہ وقت کی چال کو چھوڑ کر پھل پھولوں سے لد گئے۔ بانر دل بیٹھے بیٹھے پھل کھا رہے ہیں۔ اور درختوں کو ہلا رہے ہیں اور پہاڑوں کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو لنکا کی طرف پھینک رہے ہیں۔

جہنہ کہنہ پھرت نسا چر پاویں۔ گھیر سکل بہہ ناچ نچاویں
دسنن کاٹ ناسکا کانا۔ کہہ پربھو سجس دیہیں تب جانا

ادھر اُدھر گھومتے اگر اُن کو کوئی راکشس مِل جاتا ہے۔ تو وہ اُسے سارے مل کر گھیر کر خوب ناچ نچاتے ہیں۔ دانتوں سے اُس کے کان اور ناک کاٹ لیتے ہیں۔ اور جب وہ شری رام جی کی بڑائی کا واسطہ دیتے ہیں تب اُن کو چھوڑ دیتے ہیں۔

جنہہ کر ناسا کان نپاتا۔ تنہہ راون ہی کہی سب باتا
سُنت شرون بارِدھی بندھانا۔ دس مکھ بول اُٹھا اکلانا

جن راکشسوں کے ناک اور کان کاٹ ڈالے گئے انہوں نے جا کر راون سے سب حال کہہ سُنایا۔ سمندر میں پُل بندھ جانے کی خبر کانوں سے سن کر راون تڑپ اُٹھا۔ اور اپنے دسوں مکھوں سے بول اُٹھا۔

باندھیو بن ندھی نیر ندھی جلدھی سندھو بارِیش
ستیہ تویندھی کمپتی اُودھی پیودھی ندیس

بن ندھی، نیر ندھی، جلدھی، سندھو، بارِیش، تویندھی، کمپتی، اودھی، پیودھی ندیش (یہ سب سمندر کے نام ہیں) کو کیا سچ مچ ہی باندھ لیا۔

نج بکلتا بچاری بھوری۔ ہنسی گیہہ گرہ کر بھے بھوری
مندودری سُنیو پربھو آیو۔ کوتکہیں پاتھودھی بندھایو

پھر اپنی ویاکلتا پر وچار کرتا ہوا بظاہر ہنستا ہوا اور بھے کو بھلا کر راون محل میں گیا۔ جب مندودری نے سُنا کہ پربھو شری رام چندر جی آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے ہنسی کھیل میں ہی سمندر پر پُل باندھ لیا ہے۔

کر گہہ پتی ہی بھون نج آنی۔ بولی پرم منوہر بانی
چرن ناٹ سر انچل روپا۔ سُنہو بچن پیا پرہر کوپا

تب وہ ہاتھ پکڑ کر پتی کو اپنے محل میں لا کر پرم منوہر بچن بولی۔ چرنوں میں سر جھکا کر اس نے اپنا آنچل پھیلا دیا۔ (ادھات دامن پھیلا کر بنتی کرنے لگی) اور کہا۔ ہے پران ناتھ! کرودھ کو چھوڑ دیجئے۔ اور میرے بچنوں کو سنیئے۔

ناتھ بیر و کیجے تاہی سوں۔ بدھی بل سکیے جیت جاہی سوں
تمہہی رگھوپتی انتر کیسا۔ کھل کھدیوت دن کرہی جیسا

ہے ناتھ! دشمنائی اُس سے کرنی چاہئے جسے بدھی اور طاقت سے جیت سکیں۔ آپ میں اور شری رگھوناتھ جی میں اتنا ہی فرق ہے۔ جتنا کہ جگنو اور سورج میں۔

اتی بل مدھو کیٹبھ جیہیں مارے۔ مہابیر دِتی سُت سنگھارے
جیہہ بل باندھ سہس بھج مارا۔ سوئے اوترِیو ہرن مہی بھارا

جنہوں نے وشنو روپ میں مہابلوان مدھو اور کیٹبھ دیتیوں کو مارا۔ باراہ اور نرسنگھ روپ میں دِتی کے پتروں ہرنیاکش اور ہرنیہ کشپ کا سنگھار کیا۔ اور بامن روپ میں اوتار لے کر جنہوں نے راجہ بلی کو باندھا۔ اور پرشورام کے روپ میں سہسر باہو کو مارا۔ وہ ہی بھگوان پرتھوی کا بھار دُور کرنے کے لئے شری رام چندر جی کے روپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔

تاسُ بِرودھ نہ کیجئے ناتھا۔ کال کرم جو جاکیں ہاتھا

ہے ناتھ! جن کے ہاتھ میں کال کرم اور جیو ہیں۔ اُن ایشور سے ورودھ نہ کیجئے

دوہا: رام ہی سونپ جانکی ناے کمل پد ماتھ
سُت کہہ راج سمرپ بن جائیے بھجیے رگھوناتھ

شری رام جی کے چرن کملوں میں سر جھکا کر جانکی کو اُن کے حوالے کر دیجئے اور پتر کو راج دے کر خود بن میں جا کر شری رگھوناتھ جی کا بھجن کیجئے۔

ناتھ دین دیال رگھورائی۔ باگھو سنمکھ گئیں نہ کھائی
چاہئے کرن سو سب کر بیتے۔ تمہہ سُر اسُر چراچر جیتے

ہے پران ناتھ! شرن میں گئے ہوئے کو تو باگھ بھی نہیں کھاتا۔ پربھو شری رام چندر جی تو دین دیال ہیں۔ وہ ضرور آپ کو کشما کر دیں گے۔ جو کچھ آپ نے کرنا تھا۔ وہ سب کچھ کر لیا آپ نے سب دیوتا راکشس اور چر اچر سبھی کو جیت لیا ہے۔

سنت کہہیں اس نیتی دسانن۔ چوتھے پن جائیہی نرپ کانن
تاس بھجن کیجیے تہہ بھرتا۔ جو کرتا پالک سنگھرتا

ہے دس مکھ! مہاتما لوگ ایسی نیتی کہتے ہیں۔ کہ بڑھاپے میں راجہ کو راج چھوڑ کر بن میں چلا جانا چاہیئے۔ ہے پران ناتھ۔ وہاں بن میں آپ بھگوان کا بھجن کیجیے۔ جو کہ سرشٹی کو پیدا کرتے ہیں۔ پالتے ہیں۔ پھر خود ہی اُن کا سنگھار کرتے ہیں۔

سوئی رگھوبیر پرنت انوراگی۔ بھجہو ناتھ ممتا سب تیاگی
مُنی بر جتن کرہیں جیہی لاگی۔ بھوپ راج تج ہوہیں براگی

ہے ناتھ۔ انہیں شرناگتوں کے پریمی رگھوبیر جی کا بھجن آپ سب ممتا چھوڑ کر کیجیے۔ جن کے لئے سریشٹھ مُنی جپ یوگ آدک سادھن کرتے ہیں۔ اور راجہ راج کو چھوڑ کر ویراگی ہو جاتے ہیں۔

سوئی کوسلادھیس رگھورایا۔ آیو کرن توہی پر دایا
جوں پیا مانہو مور سکھاون۔ سُجس ہوئے تہہ پُراتی پاون

وہی اودھ پتی شری رگھوناتھ جی آپ پر دیا کرنے آئے ہیں۔ ہے پران ناتھ! اگر آپ میری اس بنیتی کو مان لیں گے۔ تو تینوں لوکوں میں آپکا پرم پوتر اور سُندر یش پھیل جائے گا۔

اس کہہ نین نیر بھر گہہ پد کمپت گات
ناتھ بھجہو رگھوناتھ ہی اچل ہوئے اہی وات

ایسا کہہ کر مندودری نے آنکھوں میں آنسو بھر کر پتی کے چرن پکڑ کر کانپتے ہوئے شریر سے کہا۔ ہے سوامی! اگر آپ شری رگھوناتھ جی کا بھجن کریں۔ تو میرا سُہاگ اٹل ہو جائے۔

تب راون مے سُتا اُٹھائی۔ کہے لاگ کھل نج پربھتائی
سُنو تیں پریا برتھا بھے مانا۔ جگ جودھا کو موہی سمانا

تب راون نے مندودری کو اُٹھایا۔ اور وہ دُشٹ پھر اُس سے اپنی بڑائی کہنے لگا۔ ہے پیاری! سُن تو ویرتھ ہی ڈرتی ہے۔ سنسار میں میرے سمان کوئی بھی یودھا نہیں ہے۔

بُرن کُبیر پون جم کالا۔ بھج بل جتیو سکل دگ پالا
دیو دنج نر سب بس مورین۔ کون ہیتو اُپجا بھے تو دین

ورُن۔ کبیر، پون، یم اور کال ان سبھی دگپالوں کو میں نے اپنی قوت بازو سے جیت لیا ہے۔ دیوتے۔ دیتہ و مُنش سب میرے وش میں ہیں۔ پھر تمہارے ڈرنے کی کیا وجہ ہے۔

نانا بدھی تیہی کہینی بجھائی۔ سبھا بہوری بیٹھ سو جائی
مندودری ہردے اس جانا۔ کال بسیہ اُپجا ابھیمانا

مندودری کو بہت پرکار سمجھا کر راون پھر راج دربار میں جا کر بیٹھ گیا۔ مندودری نے ہردے میں نشچے کر لیا۔ کہ کال کے وش ہونے سے پتی کو ابھیمان ہو گیا ہے۔

سبھا آئے منتر نہہ تیہیں بُوجھا کرب کون بدھی رپو سے تُوجھا
کہہیں سچو شنو کشیچر ناہا۔ بار بار پربھو پوچھو کا ہا

راج دربار میں جا کر راون نے وزیروں سے صلاح مشورہ پوچھا کہ دشمن کے ساتھ کس طرح لڑائی کرنی چاہیئے۔ منتری کہنے لگے۔ ہے راکشس راج! ہے پربھو! سُنیئے۔ آپ بار بار کیا پوچھتے ہیں۔

کہہو کون بھے کریئے بچارا۔ نر کپی بھالو اہار ہمارا

کہیئے بھلا ایسا کون سا بڑا ڈر ہے جس کے کارن کہ ہم وچار کریں۔ مُنش، بندر اور ریچھ تو ہمارا بھوجن ہیں۔

سب کے بچن شرون سُن کہہ پرہست کر جوری
نیتی برودھ نہ کریئے پربھو منتر نہہ متی اتی تھوری

کانوں سے سب منتریوں کے بچن سُن کر راون کا پُتر پرہست ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے پربھو! نیتی کے برخلاف کچھ بھی نہیں کرنا چاہیئے یہ وزیر بہت ہی تھوڑی عقل کے مالک ہیں۔

کہہیں سچو سٹھ ٹھکر سوہاتی۔ ناتھ نہ پُر آو ایہی بھانتی
باردھی ناگھ ایک کپی آوا۔ تاسُ چرت من کہہ سب گاوا

یہ سبھی مورکھ وزیر چاپلوسی اور خوشامد کر رہے ہیں۔ ہے ناتھ ان باتوں سے پورا نہیں پڑے گا۔ سمندر کو پھاند کر ایک ہی بندر آیا تھا۔ اس کے کارنامے ابھی تک لوگ اپنے من میں یاد کیا کرتے ہیں۔

کھشدھا نہ رہی تمہہی تب کاہو۔ جارت نگرو کس نہ دھر کھاہو
سنت نبک اکیں دکھ پاوا۔ بچن اتی ہت پربھو ہی سناوا

جب بندر تمہاری خوراک ہی ہیں۔ تو جب ایک بندر بے دھڑک ہوکر ساری لنکا کو جلا رہا تھا۔ تو کیا اس وقت تم میں سے کسی کو بھی بھوک نہ رہی تھی۔ ان وزیروں نے سوامی! آپکو ایسی صلاح دی ہے جو سننے میں ہی بھلی معلوم ہوتی ہے لیکن جس سے آگے چل کر دکھ پانا ہوگا۔

جیہیں بارِیس بندھایو ہیلا۔ اترئیو سین سمیت سبیلا
سو بھکش منج کھاب ہم بھائی۔ بچن کہیں سب گال پھلائی

جنہوں نے کھیل تماشے میں ہی سمندر پر پل باندھ لیا۔ اور اپنی فوج سمیت سنبیلا پربت پر ڈیرا آن جمایا۔ کہو وہ منش ہیں؟ جسے کہتے ہو ہم کھا جائیں گے۔

تات بچن مم سنو اتی آدر۔ جنی من گنہو موہی کر کادر
پریہ بانی جے سنہیں جے کہہیں۔ ایسے نرنکائے جگ اہہیں

ہے تات! میرے بچنوں کو دھیان سے سنئے۔ مجھے اپنے من میں بزدل نہ سمجھ لینا۔ سنسار میں میٹھی میٹھی باتیں کہنے اور سننے والے پرش بے شمار ملتے ہیں۔

بچن پرم ہت سنت کٹھورے۔ سنہیں جے کہہیں تے نر پربھو تھورے
پرتھم بسیٹھ پٹھیو سنو نیتی۔ سیتا دیئے کرہو پنی پریتی

ہے پربھو! سننے میں جو بچن کڑوے ہوتے ہوں لیکن انت میں وہ پرم ہتکاری ہوں۔ ایسے بچن کہنے والے اور سننے والے منش سنسار میں تھوڑے ہوتے ہیں۔ اب نیتی یہ ہے۔ کہ پہلے اپنے ایلچی کو بھیجئے اور پھر سیتا شری رام جی کے حوالے کرکے ان کے ساتھ میل ملاپ کر لیجئے۔

ناری پائے پھر جاہیں جوں تو نہ بڑھائیے رار
ناہیں تو سنمکھ سمر ہی تات کریئے ہٹھ مار

اگر وہ استری کو پا کر بغیر لڑائی جھگڑائی کے واپس لوٹ جائیں تب تو ان کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہ بڑھائیے۔ اگر وہ نہ لوٹیں اور لڑنے پر آمادہ ہی رہیں تو یدھ بھومی میں ڈٹ کر ان سے لڑائی کیجئے

یہ مت جوں مانہو پربھو مورا۔ ابھے پرکار سجس جگ تورا
ست سن کہہ دس کنٹھ رسائی۔ اس متی سٹھ کیہیں تو ہی سکھائی

ہے پربھو! اگر آپ میری اس صلاح کو مانیں گے۔ تو لوک اور پرلوک دونوں پرکار سے ہی آپکی بڑائی ہوگی۔ راون غصے میں بھر کر اپنے پتر سے کہنے لگا۔ ارے مورکھ! تجھے ایسا الٹا اپدیش کس نے دیا ہے۔؟

اب ہی تے ارسنسیہ ہوئی۔ بینو مول ست بھے ہو گھموئی
سن پت گرا پرش اتی گھورا۔ چلا بھون کہہ بچن کٹھورا

ابھی سے تمہارے ہردے میں بھے ہو رہا ہے؟ ارے نالائق! تو تو بانس کی جڑ میں گھموئی جیسا تجھ پر کشٹ پیدا ہوا۔ پتا کے بے حد کڑوے اور سخت بچنوں کو سن کر پرہست یہ کڑے بچن کہتا ہوا گھر کو چلا گیا۔

ہت مت توہی نہ لاگت کیسیں۔ کال بیس کہنہ بھیشج جیسیں
سندھیا سمے جان دس سیسا۔ بھون چلیو نرکھت بھج بیسا

آپ کو بھلی صلاح ایسے ہی اچھی نہیں لگتی جیسے موت کے وش میں آئے ہوئے بیمار کو دوا اچھی نہیں لگتی۔ سندھیا کا وقت جان کر راون اپنی بیس بھجاؤں کو دیکھتا ہوا (ابھیمان سے بھرا ہوا) محل کو چلا۔

لنکا سکھر اوپر آگارا۔ اتی بچتر تہہ ہوئے اکھارا
بیٹھ جائے تیہیں مندر راون۔ لاگے کنر گن گن گاون

لنکا کی چوٹی پر ایک بہت ہی نرالا محل تھا وہاں ناچنے گانے

کیا لکھا پڑھا لگتا تھا راون اس محل میں جا کر بیٹھ گیا کنّر اُن کے
گن گن گان کرنے لگے۔

باجہیں تال پکھاؤج بینا۔ نرتیہ کرہیں اپچھرا پربینا

تال مردنگ اور بین بج رہے ہیں۔ ناچ گھر میں چتر اپسرائیں
ناچ رہی ہیں۔

سُنا سیر سنت سہرس سو سنتت کرے بلاس
پرم پربل رپو سیس پر تدپی سوچ نہ تراس

وہاں وہ سدا ہی سینکڑوں اندریوں کے سمان بھوگ
ولاس کرتا رہتا ہے۔ اگرچہ اس کے سر پر مہا بلوان دشمن کھڑا
ہے۔ تو بھی نہ تو اس کو کچھ چنتا ہے اور نہ ہی کچھ ڈر ہے۔

اِہاں سُبیل سیل رگھوبیرا۔ اُترے سین سہت اتی بھیرا
سکھر ایک اُتنگ اتی دیکھی۔ پرم رمیہ سم سُبھر بسیشی

ادھر سُبیل پربت پر شری رگھوناتھ جی بڑی بھاری سینا
کے ساتھ اُترے، پربت کی ایک بہت اونچی دمنوہر ہموار اور
صاف چوٹی دیکھ کر۔

تہہ تروکسلیے سمن سُہائے۔ لچھمن رچ نج ہاتھ ڈسائے
تا پر رُچر مردُل مرگ چھالا۔ تہیں آسن آسین کرپالا

وہاں لکشمن جی نے برکشوں کے نرم نرم پتّے اور سُندر
پھول اپنے ہاتھوں سے سنوار کر بچھا دیئے۔ اُن پر سُندر اور نرم
نرم مرگ چھالا بچھادی۔ اُس آسن پر پربھو شری رام چندر جی
بیٹھ گئے۔

پربھو کرت سیس کپیس اُچھنگا۔ بام دہن دسی چاپ نشنگا
دُہو کر کمل سُدھارت بانا۔ کہہ لنکیس منتر لگ کانا

سُگریو کی گود میں پربھو اپنا سر رکھے ہوئے ہیں۔ بائیں طرف
دھنش اور دائیں طرف ترکش رکھے ہوئے ہیں۔ اپنے ہاتھ کملوں
سے وہ اپنے بانوں کو سنوار رہے ہیں۔ اور بھبھیشن اُن کے کانوں سے
لگ کر آہستہ آہستہ کوئی مشورہ کر رہے ہیں۔

بڑ بھاگی انگد ہنومانا۔ چرن کمل چاپت بدھی نانا
پربھو پاچھیں لچھمن بیراسن۔ کٹی نشنگ کر بان سراسن

سو بھاگیہ وان انگد اور ہنومان پربھو کے چرن کملوں کو
بہت طرح سے دبا رہے ہیں۔ لکشمن جی کمر میں ترکش کسے اور
ہاتھ میں دھنش بان لئے بہادرانہ شان سے پربھو شری رام جی
کے پیچھے بیٹھے ہیں۔

ایہی بدھی کرپا روپ گن دھام رام آسین
دھنیہ تے نر ایہیں دھیان جے رہت سدا لے لین

اس پرکار دیا، روپ اور گنوں کی کھان پربھو شری رام
جی براجمان ہیں۔ وہ پرش دھنیہ ہیں۔ جو پربھو کے اس روپ
میں سدا لو لگائے رہتے ہیں۔

پُورب دسا بلوک پربھو دیکھا اُدت مینک!
کہت سب ہی دیکھہو سسی ہی مرگ پتی سرس اسنک

پُورب کی طرف پربھو شری رام جی نے چاند چڑھا ہوا دیکھا۔
تب وہ سب سے کہنے لگے۔ چندرما کو تو دیکھو۔ کیسے شیر کی طرح
بے دھڑک ہے۔

پُورب دسی گری گُہا نواسی۔ پرم پرتاپ تیج بل راسی
مت ناگ تم کُنبھ بداری۔ سسی کیسری گگن بن چاری

پُورب دشا روپی پربت کی گپھا میں رہنے والا یہ چندرما
پرم پرتاپ وان تیج اور بل کی راشی ہے۔ اندھکار روپی
مست ہاتھی کے مستک کو کاٹ کر یہ چندرما روپی شیر آکاش
روپی بن میں بے دھڑک گھوم رہا ہے۔

بتھرے نبھ مکتاہل تارا۔ نسی سُندری کیر سنگارا
کہہ پربھو سسی مہہ میچکتائی۔ کہہو کاہ نج نج متی بھائی

آکاش میں جو تارا گن ادھر اُدھر بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ مانو
موتیوں کے سمان ہیں۔ جو راتری روپ سُندر استری کا شرنگار ہیں۔
شری رام جی نے کہا۔ بھائیو! اپنی اپنی بدھی کے انوسار وچار کر
کہو کہ جو یہ چندرما میں سیاہی نظر آ رہی ہے۔ وہ کیا ہے؟

کہہ سُگریو سنہو رگھورائی۔ سسی مہہ پرگٹ بھومی کے چھائی

مارتھو راہو سسی ہی کہہ کوئی۔ اُر مہنہ پری سیا متا سوئی

سُگریو نے کہا۔ ہے رگھوناتھ جی سُنئے چندرما میں پرتھوی کا سایہ دکھائی دے رہا ہے۔ کسی نے کہا۔ چندرما کو راہو نے مارا تھا۔ وہی چوٹ کا کالا داغ اس کی چھاتی پر پڑا ہوا ہے۔

کوؤ کہہ جب بدھی رتی مُکھ کینہا۔ سار بھاگ سسی کر ہر لینہا
چھدر سو پرگٹ اندو اُر ماہیں۔ تیہی مگ دیکھئے نبھ پرچھاہیں

کوئی کہتا ہے۔ کہ جب کام دیو کی استری کے چہرے کو برہما جی نے بنایا۔ تب انہوں نے چندرما کے اُتم حصے کو نکال لیا۔ جس سے رتی کا مُکھ تو سُندر بن گیا۔ لیکن چندرما کی چھاتی میں سوراخ ہو گیا۔ وہ سوراخ چندرما کی چھاتی میں اب تک ہے۔ اور اس کے بیچ میں سے آکاش کی کالی چھایا نظر آ رہی ہے۔

پربھو کہہ گرل بندھو سسی کیرا۔ اتی پریہ نج اُر دینہہ بسیرا
بِش سنجت کر نکر پساری۔ جارت برہ ونت نر ناری

پربھو شری رام جی نے کہا۔ زہر چندرما کا بہت پیارا بھائی ہے۔ اس لئے چندرما نے زہر کو اپنی چھاتی میں جگہ دے رکھی ہے۔ وہ زہر سے بھی ہوئی اپنی کرنوں کے سموہ کو پھیلا کر وِیوگ سے ستائے ہوئے استری اور پُرش کو جلاتا رہتا ہے۔

کہہ ہنومنت سنہو پربھو سسی تمہارا پریہ داس۔
تو مُورت بدھو اُر بست سوئے سیا متا ابھاس

ہنومان جی نے کہا۔ ہے پربھو! چندرما آپ کا پیارا سیوک ہے۔ آپ کی سُندر سانولی مورتی چندرما کے ہردے میں بسی ہے۔ وہی سانولے رنگ کی جھلک چندرما میں نظر آ رہی ہے۔

نواہن پارائن ساتواں وشرام

پون تنہہ کے بچن سُن بہنسے رام سُجان
دچھن دِس اولوک پربھو بولے کرپا ندھان

پون کمار ہنومان جی کے بچن سُن سروگیہ شری رام جی ہنسے پھر دکھن کی طرف دیکھ کر کرپا ندھان شری رام جی بولے۔

دیکھ بِبھیشن دچھن آسا۔ گھن گھمنڈ دامنی بلاسا
مدھر مدھر گرجے گھن گھورا۔ ہوئے برشٹی جن اپل کٹھورا

ہے بِبھیشن! دیکھو دکھن کی طرف گھنے بادل کیسے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اور بجلی چمک رہی ہے۔ بادلوں کی گھنگھور گھٹائیں میٹھے میٹھے سُر سے گرج رہی ہیں۔ کہیں کٹھور اولوں کی برشا نہ ہو۔

کہت بِبھیشن سنہو کرپالا۔ ہوئے نہ تڑت نہ بارد مالا
لنکا سِکھر اُپر آگارا۔ تہہ دس کندھر دیکھ اکھارا

بِبھیشن بولے۔ ہے کرپالو پربھو! سُنئے یہ نہ تو بجلی ہے اور نہ بادلوں کی گھٹا ہے۔ لنکا کی چوٹی پر ایک محل ہے۔ وہاں دس مُکھ راون اکھاڑا دیکھ رہا ہے۔

چھتر میگھ ڈمبر سر دھاری۔ سوئی جنو جلد گھٹا اتی کاری
مندودری شرون تاٹنکا۔ سوئی پربھو جنو دامنی دمنکا

ہے پربھو! راون نے سر پر جو نیلا چھتر دھارن کر رکھا ہے وہی مانو بادلوں کی نہایا کالی گھٹا ہے۔ مندودری کے کرن پھول کانوں میں ہل رہے ہیں۔ مانو وہی بجلی چمک رہی ہے۔

باجہیں تال مردنگ انوپا۔ سوئی رو مدھر سنہو سر بھوپا
پربھو مسکان سمجھہ ابھیمانا۔ چاپ چڑھائے بان سندھانا

ہے دیوتاؤں کے سوامی! اس اکھاڑے میں جو لاثانی تال اور مردنگ بج رہے ہیں۔ وہی مانو بادلوں کی میٹھی گرج ہے۔ راون کا ابھیمان سن کر پربھو مسکرائے اُنہوں نے دھنش سنبھال کر اس پر بان چڑھا لیا۔

چھتر مکٹ تاٹنک تب ہتے ایکہیں بان
سب کے دیکھت مہی پرے مرم نہ کوؤ جان

بھگوان نے ایک ہی بان سے راون کے چھتر مکٹ اور مندودری کے کرن پھول کاٹ ڈالے۔ سب کے دیکھتے دیکھتے وہ زمین پر آپڑے۔ لیکن اس کا بھید کسی نے بھی نہیں جانا۔

اس کوتک کر رام سر پربیسو آئے نشنگ
راون سبھا سسنک سب دیکھ مہارس بھنگ

ایسا تماشہ کر کے شری رام جی کا بان پلٹ کر ترکش میں آن گھسا۔ راون کی ساری سبھا رنگ میں بھنگ دیکھ کر سہم گئی۔

کمپ نہ بھومی نہ مرت بسیشا۔ استر سستر کچھ نین نہ دیکھا
سوچہیں سب نج ہردے مجھاری۔ اسگن بھیو بھینکر بھاری

نہ تو زمین کانپی اور نہ آندھی ہی چلی آنکھوں سے نہ کسی استر شستر کو ہی دیکھا۔ پھر یہ چھتر مکٹ اور کرن پھول کیسے کٹ کر گر پڑے۔ سب اپنے اپنے ہردوں میں سوچ رہے ہیں۔ کہ بڑا بھینکر اسگن ہو گیا ہے

دس مکھ دیکھ سبھا بھے پائی۔ بہس بچن کہہ جگتی بنائی
سیہو گرے سنتت سبھ جاہی۔ مکٹ پرے کس اسگن تاہی

سبھا کو سہمی ہوئی دیکھ کر دس مکھ راون ہنسا اور کیتی رچ کر یہ بچن کہنے لگا۔ کہ جس کے لئے سدا سروں کا کٹ کر گرنا بھی شبھ ہوتا رہا ہے۔ بھلا اس کے لئے مکٹ کا گرنا کیسے اسگن ہو سکتا ہے۔!

سین کرہو نج گرہ جائی۔ گونے بھون سکل سرنائی
مندودری سوچ اُر بسیو۔ جب تے شرون پرمہی کھسیو

سب اپنے اپنے گھروں میں جا کر آرام کرو۔ یہ سن کر سب نے سر جھکا کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ جب سے کانوں کے کرن پھول کٹ کر زمین پر گر پڑے تھے تب سے مندودری کے من میں بہت چنتا ہو گئی۔

سجل نین کہہ جگ کر جوری۔ سنہو پران پتی بنتی موری
کنت رام برودھ پرہرہو۔ جان منج جن ہٹھ من دھرہو

آنکھوں میں آنسو بھر کر اور دونوں ہاتھ جوڑ کر راون سے کہنے لگی۔ ہے پران ناتھ! میری پرارتھنا سنیئے۔ ہے پتی دیو! شری رام جی سے ویر بھاؤ کرنا چھوڑ دیجئے۔ انہیں سادھارن منش سمجھ کر من میں فضول ہٹھ نہ کیجئے۔

بسو روپ رگھو بنس منی کرہو بچن بسواس
لوک کلپنا بید کر انگ انگ پرتی جاس

میرے ان بچنوں پر یقین کیجئے۔ کہ رگھو کل کے سرتاج شری رام جی وشو روپ بھگوان ہیں۔ وید اُن کے سمبندھ میں یہ کلپنا کرتے ہیں۔ کہ سب لوک اُن کا ایک ایک انگ ہے۔

پد پاتال سیس اج دھاما۔ اپر لوک انگ انگ بشراما
بھرکٹی بلاس بھینکر کالا۔ نین دواکر کچ گھن مالا

پاتال اُس وراٹ بھگوان کے چرن ہیں برہم لوک سر ہے۔ اور بیچ کے لوک اُن کے درمیان کے مختلف انگ ہیں۔ بھینکر کال اُن کی جنبش ابرو ہے۔ سورج انکی آنکھ ہے بادلوں کا سمود اُن کے بال ہیں۔

جاسُ گھران اسونی کمارا۔ نسی اُرو دوس نمیش اپارا
شرون دسا دس بید بکھانی۔ مارت سواس نگم نج بانی

اشونی کمار اُن کی ناک ہے۔ رات اور دن مانو انکی پلکوں کا

کھولنا اور مُوندنا ہے۔ دس اطراف اُن کے کان ہیں۔ وید اُنکی
بانی ہے۔ وایو سانس کا آنا جانا ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔

ادھر لوبھ جم دسن کرالا۔ مایا ہاس باہو دِگپالا
آنن انل امبو پتی جیہا۔ اُتپتی پالن پرلے سمیہا

لالچ اُن کا ہونٹ ہے۔ یم راج اُن کے بھیانک دانت
ہیں۔ مایا اُن کی ہنسی ہے۔ دِگپال بازو ہیں۔ اگنی اُن کا مُکھ ہے۔
ورن جیبھ ہے۔ پیدائش و پرورش اور فنا یہ اُن کی کریڑا ہے۔

روم راجی اسٹادس بھارا۔ استھی سیل سرتا نس جارا
اُدر اُدھی ادھگو جاتنا۔ جگ مے پربھو کا بہو کلپنا

اٹھارہ قسم کے بے شمار نباتات اُنکے روم ہیں۔ پربت
اُنکی ہڈیاں ہیں۔ ندیاں اُنکی انتڑیاں ہیں۔ سمندر پیٹ ہے
نرک جنکی نیچے کی اندریاں ہیں۔ یہ وِشو اتر بھگوان کی اننت
کلپنا ہے۔

اہنکار سِو بُدھی اج من سسی چِت مہان
منج باس سچر اچر رُوپ رام بھگوان

شوجی جن کا اہنکار ہے۔ برہما بُدھی ہے چندرما من ہے
وشنو چِت ہے۔ اُنہیں چر اچر رُوپ بھگوان شری رام جی
نے منش رُوپ میں نواس کیا ہے۔

اس بچار سُنو پران پتی پربھو سن بیرُو بہائے
پریتی کرہُو رگھوبیر پد مم اہی وات نہ جائے

ہے پران ناتھ! سُنئے۔ ایسا وچار کر پربھو شری رام جی سے
ویر کرنا چھوڑ دیجئے۔ اور اُن کے چرنوں میں پریم کیجئے۔ تاکہ میرا
سُہاگ بنا رہے۔

بہنسا ناری بچن سُن کانا۔ اہو موہ مہما بلوانا
ناری سبھاؤ ستیہ سب کہہیں۔ اوگن آٹھ سدا اُر رہہیں

اپنی پیاری پتنی کے بچن کانوں سے سُن کر راون ہنس کر
کہنے لگا۔ اوہو! موہ کی مہما بڑی بلوان ہے۔ استری کے سبھاؤ کے
بارے میں سب سچ ہی کہتے ہیں کہ آٹھ دوش اِن کے ہردے میں
سدا رہتے ہیں۔

ساہس انرت چپلتا مایا۔ بھے ابیبیک اسوچ ادایا
رِپو کر رُوپ سکل تیں گاوا۔ اتی بسال بھے موہی سُناوا

ہٹھ، جھوٹ، چنچلتا، کپٹ، ڈر، اگیان، ناپاک پن۔
نردیتا (بے رحمی) یہ آٹھ دوش ہیں جو استری کے سبھاؤ میں
سدا بنے رہتے ہیں۔ تو نے دشمنوں کا وِشو رُوپ گایا ہے۔
اور مجھ کو سُنا کر بڑا بھاری ڈر دکھایا ہے۔

سو سب پریا سہج بس مورے۔ سمجھ پرا پرساد اب تورے
جانیؤں پریا توری چترائی۔ ایہی بدھی کہہو موری پربھتائی

ہے پیاری۔ یہ سب چراچر وشو تو سبھاؤ سے ہی میرے
وش میں ہے۔ تیری کرپا سے مجھے اب جان پڑا ہے۔ ہے پریہ!
میں تیری چترائی کو جانتا ہوں۔ تو نے اس پرکار میری مہما کا ورنن کیا
ہے۔

تو بتیت کہی گوڑھ مرگ لوچنی۔ سمجھت سکھد سُنت بھے موچنی
مندودری من مہہ اس ٹھیئو۔ پیا ہی کال بس متی بھرم بھیئو

ہے مرگ نینی! تو نے بہت ہی گوڑھ بات کہی ہے۔ جو وچار
نے پر سُکھ دینے والی اور سُننے پر نڈر بنا دینے والی ہے۔ مندودری
نے من میں یقین کر لیا۔ کہ کال کے وش میں ہو کر پتی دیو کی عقل ماری
گئی ہے۔

دوہا

ایہی بدھی کرت بنود بہو پرات پرگٹ دس کندھ
سہج اسنک لنک پتی سبھا گیئو مد اندھ

اس پرکار کریڑا کرتے کرتے راون کو سویرا ہو گیا۔ تب سبھاؤ
سے ہی نڈر اور اہنکاری راون سبھا میں گیا۔

سورٹھا

پھُولے پھرے نہ بیت جدپی سدھا برشہیں جلد
مُورکھ ہردے نہ چیت جوں گرو ملہیں برنچی سم

جیسے بادلوں کے امرت رُوپی جل برسانے سے بھی بیت کا پیڑ
پھلتا پھُولتا نہیں۔ ویسے ہی برہما جیسے مہا گیانی گرو کے گیان

اُپدیش کرنے پر بھی مورکھ کے ہردے میں گیان نہیں ہوتا۔

اہاں پرات جاگے رگھو رائی۔ پوچھا مت سب سچو بولائی
کہہو بیگ کا کریئے اُپائی۔ جاموَنت کہہ پد سِر ناَئی

اِدھر سبیل پربت پر صبح ہونے پر شری رگھوناتھ جی جاگے اور سب منتریوں کو بُلا کر صلاح مشورہ پُوچھنے لگے۔ کہ جلدی کیا اُپائے کیا جائے۔؟ جاموَنت نے شری رام جی کے چرنوں میں سر جھُکا کر کہا۔

سُنو سرب گیہ سکل اُر باسی۔ بُدھی بل تیج دھرم گُن راسی
منتر کہہوں نج متی انوسارا۔ دُوت پٹھایئے بالی کمارا

ہے سروگیہ سرو انتریامی پربھو! ہے بُدھی بل تیج دھرم اور گنوں کی راشی! سُنئیے! میں اپنی بُدھی کے مطابق صلاح دیتا ہوں۔ میری بُدھی یہ کہتی ہے۔ کہ بالی کمار انگد کو اپنی طرف سے دُوت بنا کر راون کے دربار میں بھیجا جائے۔

نیک منتر سب کے من مانا۔ انگد سن کہہ کرپا ندھانا
بالی تنیہ بُدھی بل گُن دھاما۔ لنکا جاہو تات مم کاما

جاموَنت کی نیک صلاح سب کے من کو اچھی لگی۔ تب کرپاندھان انگد سے کہنے لگے۔ ہے بل بُدھی اور گنوں کے بھنڈار بالی کُمار! ہے تات! تم میرے کام کے لئے لنکا جاؤ۔

بہت بُجھائے تمہہ ہی کا کہیوں۔ پرم چتُر میں جانت اہیوں
کاج ہمار تاسُ ہت ہوئی۔ رِپو سن کرہو بتکہی سوئی

بہت سمجھا بُجھا کر تمہیں کیا کہوں! یہ جانتا ہوں کہ تم بے حد چتُر ہو۔ تم جا کر راون سے وہی بات کرنا جس میں کہ اس کی بھلائی ہو اور ہمارا کاریہ سدھ ہو۔

پربھو آگیا دھر سیس چرن بندہی انگد اُٹھیو
سوئی گُن ساگر ایس رام کرپا جا پر کرہو

پربھو کی آگیا کو سر دھر کر اور اُن کی چرن بندنا کر کے انگد اُٹھا۔ اور یہ کہنے لگا۔ ہے شری رام جی! آپ کی جس پر کرپا ہو وہی گنوں کا سمندر ہو جاتا ہے۔

سوئم سدھ سب کاج ناتھ موہی آدر دییو
اس بچار جُب راج تن پُلکت ہرشت ہییو

ہے ناتھ! آپ کا کام تو اپنے آپ ہی سدھ ہے۔ مجھے تو آپ آدر دے رہے ہیں ایسا وچار کر یوراج انگد من میں پرسن ہو گیا۔ اور اُس کا شریر مارے آنند کے پلکت ہو گیا۔

بندی چرن اُر دھر پربھُتائی۔ انگد چلیو سبہی سِر ناَئی
پربھو پرتاپ اُر سہج اسنکا۔ رن بانکرا بالی سُت بانکا

چرنوں کی بندنا کر کے اور پربھو کی مہما کو ہردے میں دھارن کر کے باقی سب کو سر نوا کر انگد لنکا کو چلے۔ پربھو کے پرتاپ کو ہردے میں دھارن کئے ہوئے رن دھیر بالی کُمار بانکے ویر کی طرح سے نڈر ہیں۔

پُر پیٹھت راون کر بیٹا۔ کھیلت ہا سو ہو گے بھیٹا
باتہیں بات کرش بڑھ آئی۔ جُگل اتُل بل پُنی ترُنائی

جب انگد جی لنکا میں داخل ہوئے تو انہیں راون کا کوئی ایک پُتر کھیلتا ہوا اتفاقیہ مل گیا۔ باتوں باتوں میں دونو میں جھگڑا ہو گیا۔ دونوں ہی لاثانی بلوان تھے۔ اور ساتھ ہی دونو ہم عمر جوان تھے۔

تیہیں انگد کہہ لات اُٹھائی۔ گہہ پد پٹکیو بھومی بھوائی
نسچر نکر دیکھ بھٹ بھاری۔ جہہ تہہ چلے نہ سکہیں پکاری

اُس نے انگد کے مارنے کو لات اُٹھائی انگد نے اس کا وہی پیر پکڑ کر زمین پر اس کو پٹک کر مار گرایا۔ راکشسوں کے گروہ بھاری یودھا کو دیکھ کر ادھر اُدھر بھاگ گئے۔ ڈر کے مارے کسی نے شور بھی نہ مچایا۔

ایک ایک سن مرم نہ کہہیں۔ سمجھ تاسُو مدھ چُپ کر رہہیں
بھیئو کولاہل نگر مجھاری۔ آوا کپی لنکا جیہیں جاری

کوئی ایک دوسرے کو اصلی بھید نہیں بتلاتا۔ راون کا پتر مارا ہوا جان کر ڈر کے مارے سب چپ سادھ لیتے ہیں۔ لنکا بھر میں شور و غل مچ گیا۔ کہ جس بندر نے لنکا جلائی تھی وُہی پھر آگیا ہے۔

اب دھوں کہا کریہی کرتار۔ انی سبھیت سب کرہیں بچارا
بنو پوچھیں مگ دیہیں دکھائی۔ جیہی بلوک سوئی جائے سکھائی

ڈر کے مارے سہمے ہوئے راکشس وچار کر رہے ہیں۔ کہ نہ جانے بدھاتا۔ اب کیا گل کھلائے گا۔ وہ بنا پوچھے ہی انگد کو راستہ بتلا دیتے ہیں۔ انگد جس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے ہیں وہ ڈر کے مارے سوکھ جاتا ہے۔

گیئو سبھا دربار تب سُمر رام پد کنج
سنگھ ٹھون اِت اُت چتو دھیر بیر بل پنج

شری رام جی کے چرن کملوں کا سمرن کرتے ہوئے انگد راون کے راج دربار کے دوار پر پہنچے۔ اور وہ دھیر ویر اور بل کے راشی انگد شیر کی طرح بہادرانہ شان سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے۔

ترت نساچر ایک پٹھاوا۔ سماچار راون ہی جناوا
سُنت بہنسی بولا دس سیسا۔ انہو بول کہاں کر کیسا

فوراً ہی انگد نے راون کے پاس ایک راکشس کو بھیج کر اپنے آنے کی اطلاع کر دی۔ سُنتے ہی راون ہنس کر بولا۔ اُسے بُلا لاؤ۔ دیکھیں وہ کہاں کا بندر ہے۔

آئیس پائے دوت بہو دھائے۔ کپی کنجر ہی بول لے آئے
انگد دیکھ دسانن ویسیں۔ سہت پران کجل گری جیسیں

راون کی آگیا پاکر بہت سے دوت دوڑے اور ہاتھی کے سے بل والے بندر انگد کو بُلا لائے۔ انگد نے راون کو ایسے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ جیسے کہ جیتا جاگتا سُرمے کا پہاڑ ہو۔

بھجا بٹپ سر سرنگ سمانا۔ روما وَلی لتا جنو نانا
مکھ ناسکا نین اُرو کانا۔ گری کندرا کھوہ انومانا

اُس کے بازو درختوں کے سمان تھے۔ سر پربت کی چوٹی کے سمان تھا۔ شریر کے روم ایسے تھے مانو بیلیں اُگی ہوئی ہوں منہ ناک آنکھیں اور کان پربتوں کے غاروں اور گپھاؤں کے سمان دکھائی دیتے ہیں۔

گیئو سبھا میں نبک نہ مُرا۔ بالی تنیہ اتی بل بانکرا
اُٹھے سبھا سد کپی کہنہ دیکھی۔ راون اُر بھا کرودھ بسیشی

مہابلوان ویر بانکے بالی کمار انگد جی ذرا بھی نہ جھجکے۔ وہ بے دھڑک راون کے دربار میں چلے گئے۔ بانر کو دیکھ کر ساری سبھا اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ دیکھ کر راون کے من میں بڑا کرودھ ہُوا۔

جتھا مت گج جوتھ مہنہ پنچانن چل جائے
رام پرتاپ سُمر من بیٹھ سبھا سر نائے

جیسے مست ہاتھیوں کے گروہ میں شیر بے دھڑک ہو کر چلا جاتا ہے۔ ویسے ہی شری رام جی کے پرتاپ کا من میں سمرن کر کے بے دھڑک ہو کر انگد سر نوا کر راج سبھا میں بیٹھ گئے۔

کہہ دس کنٹھ کون تیں بندر۔ میں رگھوبیر دوت دسکندھر
مم جنک ہی توہی رہی متائی۔ تو ہت کارن آئیوں بھائی

راون نے کہا۔ ارے بندر! تو کون ہے؟ انگد نے کہا۔ ہے دسکندھر! میں شری رگھوبیر جی کا دوت ہوں۔ میرے پتا اور تمہاری آپس میں دوستی تھی۔ اس لئے ہے بھائی! میں تمہاری ہی بھلائی کے لئے آیا ہوں۔

اُتم کُل پلست کر ناتی۔ سو برنچی پوجیہو بہو بھانتی
بر پائیو کینہو سب کاجا۔ جیتیہو لوکپال سب راجا

تمہارا اُتم کُل ہے۔ پلست رشی کے تم پوترے ہو۔ شو جی اور برہما جی کی تم نے بہت پرکار سے پوجا کی ہے۔ اُن سے وردان پا کر سب کاریہ سدھ کر لئے اور سب لوکپالوں اور راجاؤں کو تم نے جیت لیا ہے۔

نرپ ابھیمان موہ بس کمبا۔ ہر آنیہو سیتا جگدمبا

اب بجھ کہا سنہو تمہہ مورا۔ سب پراد ھمہ ہی پربھو مورا

راج کے ابھیمان سے یا اگیان وش ہو کر تم جگت ماتا

سیتا جی کو ہر لائے ہو۔ اب تم میری نیک صلاح سنو! اس کے مطابق چلنے سے پربھو شری رام جی تمہارے سب قصوروں کو معاف کر دیں گے۔

دسن گہہو ترن کنٹھ کٹھاری۔ پریجن سہت سنگ نج ناری

سادر جنک سُتا کر آگیں۔ ایہی بدھی چلیہو سکل بھے تیاگیں

دانتوں میں تنکا پکڑ کر گلے میں کلہاڑی ڈال کر اور اپنے سارے پریوار اور رانیوں کو ساتھ لے کر آدر کے ساتھ جانکی جی کو آگے کر کے سب بھے چھوڑ کر شری رام جی کے پاس چلو۔

پرنتپال رگھو بنس منی تراہی تراہی اب موہی

آرت گرا سنت پربھو ابھے کرے گو توہی

ان کے پاس جا کر دین دکھیوں کی طرح بنتی کرو۔ کہ ہے شرناگتوں کے پالک رگھو بنس کے سرتاج میری رکھشا کیجیے۔ درد بھری فریاد سن کر پربھو شری رام جی تمہیں نربھے کر دیں گے۔

رے کپی پوت بول سنبھاری۔ موڑھ نہ جانیہی موہی سراری

کہو نج نام جنک کر بھائی۔ کیہی ناتیں مانیے متائی

راون نے کہا اے بندر کے بچے! منہ سنبھال کر بول۔ اے مورکھ! کیا تو مجھ دیوتاؤں کے شترو کو نہیں جانتا۔ اے بھائی اپنا اور اپنے باپ کا نام تو بتا۔ تو کس سمبندھ سے میرے ساتھ دوستی جتلاتا ہے۔

انگد نام بالی کر بیٹا۔ تاسوں کبہوں بھئی ہی بھیٹا

انگد بچن سنت سکچانا۔ رہا بالی باتر میں جانا

انگد نے کہا۔ میرا نام انگد ہے۔ اور میں بالی کا پتر ہوں۔ ان سے کبھی آپ کی ملاقات ہوئی تھی! انگد کے بچن سن کر راون کچھ شرما گیا۔ اور بولا ہاں مجھے یاد ہے بالی نام کا ایک بندر تھا۔

انگد تہیں بالی کر بالک۔ اپجیہو بنس انل کل گھالک

گربھ نہ گیہو ویرتھ تمہہ جائیہو۔ نج مکھ تاپس دوت کہائیہو

اے انگد کیا تو ہی بالی کا پتر ہے؟ اے کل کا ناش کرنے والے۔ تو تو اپنے کل روپی بانس کو بھسم کرنے کے لئے اگنی روپ پیدا ہوا۔ تم اپنی ماتا کے گربھ میں ہی کیوں نہ نشٹ ہو گئے؟ تو تو ویرتھ ہی جنما جو اپنے منہ سے تپسویوں کا دوت کہلانے میں فخر محسوس کرتا ہے۔

اب کہہ کسل بالی کہہ اہئی۔ بہنسی بچن تب انگد کہئی

دن دس گئیں بالی پہیں جائی۔ پوچھیہو کسل سکھا ار لائی

اب بالی کی کسل تو بتا؟ وہ آج کل کہاں ہے یہ بچن سن کر انگد نے ہنس کر جواب دیا۔ چند روز بعد تم بھی بالی کے پاس جا کر انہیں گلے لگا کر انکی کشل پوچھ لینا۔

رام بِرودھ کسل جس ہوئی۔ سو سب توہی سنائیہی سوئی

سنو سٹھ بھید ہوئے من تاکیں۔ شری رگھو بیر ہردے نہیں جاکیں

شری رام جی سے ویر کرنے پر جیسی کشل ہوتی ہے وہ سب حال بالی تمہیں خود سنا دے گا۔ اے مورکھ! سن۔ دشمن کے دلوں میں پھوٹ ڈالو اور راج کرو کی بھید نیتی اس شخص پر اپنا پربھاو ڈالتی ہے۔ جس کے ہردے میں شری رگھو ویر جی نہ ہوں۔

ہم کل گھالک ستیہ تمہہ کل پالک دس سیس

اندھیو بدھر نہ اس کہہیں نین کان تو بیس

سچ ہے۔ میں تو کل کا ناش کرنے والا ہوں اور ہے راون! تم کل کے رکھشک ہو۔ یہ بات تو اندھے اور بہرے بھی نہیں کہتے۔ تمہارے تو بیس آنکھیں اور بیس کان ہیں۔

سو برچی سرمتی سمدائی۔ چاہت جاس چرن سیو کائی

تاس دوت ہوئے ہم کل بورا۔ ایسیہوں متی ار بہر نہ تورا

شیو جی، برہما جی اور منیوں کی منڈلیاں جن کے چرنوں کی سیو

کرنا چاہتی ہیں۔ اُن کی دوُت ہو کر میں نے اپنی کل کو ڈبو دیا!
ارے ایسی بدھی ہونے پر تیرا ہردہ پھٹ کیوں نہیں جاتا۔

سُن کٹھور بانی کپی کیری۔ کہت دسانن نین تریری
کھل تو کٹھن بچن سب سہیوں۔ نیتی دہرم میں جانت اہیوں

انگد کے کٹھور بچنوں کو سُن کر راون آنکھیں ترچھی کر کے کہنے لگا۔ ارے دُشٹ! میں تیرے سب کٹھور بچن اس لئے سہہ رہا ہوں کہ میں نیتی اور دہرم کو جانتا ہوں۔ (دوُت کو مارنا راج نیتی میں دوش مانا گیا ہے۔ اس لئے راون کہہ رہا ہے کہ نیتی کا لحاظ کرتے ہوئے میں تمہاری سخت کلامی کو سُن کر برداشت کر رہا ہوں۔ اور تمہیں کچھ ڈنڈ نہیں دیتا۔

کہہ کپی دھرم سیلتا توری۔ ہم ہوُں سُنی کرت پر تریا چوری
دیکھی نین دوُت رکھواری۔ بوُڑ نہ مرہُو دہرم برت دھاری

انگد نے کہا۔ میں بھی تمہاری دہرم شیلتا سُن رکھی ہے۔ تم نے پرائی استری کی چوری کی ہے۔ بس یہی تمہاری دہرم شیلتا ہے۔ اور دوُت کی رکھشا کی بات تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے۔ تم ایسے دہرم برت دھاری ڈوب کر مر کیوں نہیں جاتے!

کان ناک بنُو بھگنی نہاری۔ چھما کینہہ تُمہہ دہرم بچاری
دھرم سیلتا تو جگ جاگی۔ پاوا درس ہم ہوُں بڑ بھاگی

اپنی بہن کے ناک اور کان کٹے ہوئے دیکھ کر بھی تُم نے دہرم کا وچار کر کے ہی تو معاف کر دیا تھا۔ تمہاری دہرم شیلتا تو سنسار بھر میں مشہور ہے۔ ہم بھی خوش قسمت ہیں جو ایسے دہرماتما کے درشن پائے۔

جنی جلپسی جڑ جنتو کپی سٹھ بلوک مم باہُو
لوکپال بل بپُل سسی گرسن ہیتُو سب راہُو

راون نے کہا۔ ارے جڑ جنتو بندر! بک بک نہ کر۔ ارے موُرکھ! میری ان بھجاؤں کو دیکھ۔ یہ سب لوکپالوں کے مہابل روُپی چندرما کو گرسنے کے لئے راہو ہی ہیں۔

پُنی نبھ سر مم کر نکر کملنہہ پر کر باس
سوبھت بھیو مرال اِو سمبھُو سہت کیلاس

کیا تو نے سُنا نہیں کہ آکاش روُپی تالاب میں میری ان بھجاؤں روُپی کملوں پر رہ کر شیو جی سمیت کیلاش ہنس کی طرح شوبھا کو پراپت ہُوا تھا۔

تُمہرے کٹک ماجھ سُنو انگد۔ موسن بھڑی کون یودھا بد
تو پر بھو ناری برہ بل ہینا۔ انُج تاسُ دُکھ دُکھی ملینا

ارے انگد! سُن۔ بتا تیری فوج میں ایسا کون سا یودھا ہے۔ جو میرے ساتھ ٹکر لے سکے گا؟ تیرا سوامی تو ناری کے وِیوگ میں اپنا بل کھو چکا ہے۔ اور اُس کا چھوٹا بھائی اُس کے دُکھ کو دیکھ کر دُکھی اور اُداس ہے۔

تُمہہ سگریو کوُل درم دوُو۔ انُج ہمار بھیرو اتی سوُو
جامونت منتری اتی بوڑھا۔ سو کہ ہوئی اب سمر آروڑھا

تم اور سُگریو تو دونو ندی کے کنارے کے درخت ہو۔ میرا چھوٹا بھائی ببھیشن جو ہے وہ تو سبھاؤ سے ہی ڈرپوک ہے منتری جامونت بہت بوڑھا ہو گیا ہے۔ وہ اب

اگلا مضمون صفحہ ۵۲۵ پر پڑھیئے

(نوٹ) یہ مضمون متعلق صفحہ 654/655 کا ہے۔

❀ भगवान शिव से प्रार्थना ❀

नमामीश मीशान निर्वाण रूपं।
विभु व्यापकं ब्रह्म वेद स्वरूपं॥
निजं निर्गुणं निर्विकल्पं निरीहं।
चिदाकाश माकाश वासं भजे ऽहं॥ (१)

निराकारमोंकार मूलं तुरीयं।
गिराज्ञान गोतीत मीशं गिरीशं॥
करालं महाकाल कालं कृपालं।
गुणागार संसार पारं नतो ऽहं॥ (२)

तुषाराद्रि संकाश गौरं गंभीरं।
मनोभूत कोटि प्रभाश्री शरीरं॥
स्फुरन्मौलि कल्लो लिनी चारुगंगा।
लसद्भाल बालेन्दु कंठे भुजंगा॥ (३)

चलत्कुंडलं भ्रू सुनेत्रं विशालं।
प्रसन्नाननं नील कंठं दयालं॥
मृगाधीश चर्माम्बरं मुण्डमालं।
प्रियं शंकरं सर्वनाथं भजामि॥ (४)

प्रचंडं प्रकृष्टं प्रगल्भं परेशं।
अखंडं अजं भानु कोटि प्रकाशं॥
त्रयः शूल निर्मूलनं शूलपाणिम्।
भजे ऽहं भवानी पतिं भावगम्यं॥ (५)

कलातीत कल्याण कल्पान्तकारी।
सदा सज्जनानन्द दाता पुरारी॥
चिदानन्द सन्दोह मोहापहारी।
प्रसीद प्रसीद प्रभो मन्मथारी॥ (६)

न यावद् उमानाथ पादार विन्दं।
भजन्तीह लोके परे वा नराणां॥
न तावत्सुखं शान्ति सन्ताप नाशं।
प्रसीद प्रभोसर्व भूताधि वासं॥ (७)

न जानामि योगं जपं नैव पूजां।
नतो ऽहं सदा सर्वदा शम्भु तुभ्यं
जरा जन्म दुःखौघ तातप्य मानं।
प्रभो पाहि आपन्ननामीश शंभो (८)

لڑائی میں ڈٹ کر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

سلیپ کرم جانہیں نل نیلا ۔ ہے کپی ایک مہابل سیلا
آوا پربھو تنکو جیہیں جارا ۔ سنت بچن کہہ بالی کمارا

نل اور نیل جو دونو بھائی ہیں۔ وہ تو صنعت کار ہیں۔ بھلا وہ لڑنا کیا جانیں ؟ ہاں جو بانر یہاں پہلے آکر لنکا جلا گیا ہے۔ وہ زبردست مہابلوان ہے۔ یہ بچن سنکر بالی کمار انگد بولے۔

ستیہ بچن کہو نسیچر ناہا ۔ ساچیہوں کیس کینہہ پُر داہا
راون نگر الپ کپی دہئی ۔ سن اس بچن ستیہ کو کہیئی

ہے راکشش راج! اچھی بات کہو۔ کیا اُس بانر نے سچ مچ ہی لنکا کو جلا دیا ؟ راون جیسے مہابلی کی لنکا کو ایک تچھ بندر نے جلا دیا اس بات کو کون سچی مانے گا ؟

جو اتی سبھٹ سراہیہو راون ۔ سو سگریو کیر لگھو دھاون
چلے بہت سو بیر نہ ہوئی ۔ پٹھوا خبر لین ہم سوئی

ہے راون! جس بندر کو تم بہت بل شالی یودھا مان کر اُس کی استتی کر رہے ہو۔ وہ تو سگریو کا ایک چھوٹا سا دوڑ کر چلنے والا ہرکارہ ہے وہ چلتا تو خوب ہے لیکن وہ یودھا نہیں ہے اُس کو تو ہم نے صرف سیتا جی کی خبر لانے کے لئے بھیجا تھا۔

ستیہ نگر کپی جارو بن پربھو آئیس پائے
پھر نہ گئیو سگریو پہیں تیہی ڈر رہا لکائے

کیا سچ مچ ہی پربھو کی آگیا پائے بغیر اُس بانر نے لنکا کو جلا ڈالا ؟ شاید یہی کارن ہے کہ وہ واپس لوٹ کر سگریو کے پاس نہیں گیا اور ڈر کے مارے کہیں چھپ گیا۔

ستیہ کہیہی دسکنٹھ سب موہی نہ سن کچھ کوہ
کوؤ نہ ہمارے کٹک اس توسن لرت جو سوہ

ہے راون! تم نے سب کچھ سچ ہی کہا ہے۔ تمہارے بچن سن کر مجھے کچھ بھی غصہ نہیں ہے۔ در اصل ہماری فوج میں کوئی بھی ایسا یودھا نہیں ہے۔ جو تمہارے ساتھ لڑائی کرکے شوبھا پائے۔

پریتی برودھ سمان سن کریئے نیتی اس آہی
جوں مرگ پتی بدھ مینڈکنہہ بھل کہ کہے کو تاہی

پریتی اور ویر برابر والوں سے ہی کرنا چاہئے نیتی ایسی ہی ہے شیر اگر مینڈک کو مارے تو کیا اُسے کوئی بھلا کہیگا ؟

جدپی لگھوتا رام کہنہہ توہی بدھیں بڑ دوش
تدپی کٹھن دسکنٹھ سنو چھتر جاتی کر روش

اگرچہ تمہارے مارنے میں شری رام جی کی کسر شان ہے۔ اور بڑا دوش ہے۔ تو بھی ہے راون! سنو کھشتری جاتی کا کرودھ بڑا کٹھن ہوتا ہے۔

بکر اکتی دھن بچن سر ہردے ودھیو رپو کیس
پرتی اتر سنسہہ منہو کاڑھت بھٹ دس سیس

ٹیڑھے ترچھے کٹھن روپی دھنش سے بچن روپی بان مار کر انگد نے راون کی چھاتی کو جلا ڈالا۔ یودھا دس مکھ راون انگد کے بچن روپی بانوں کو اپنی چھاتی سے ترکی بہ ترکی جواب روپی جمبور (کیل نکالنے کا اوزار) سے مانو نکال رہا ہے۔

ہنس بولیو دس مول تب کپی کا بڑگن ایک
جو پرتی پالے تاسو ہت کرے اُپائے انیک

تب دس مکھ راون ہنس کر بولا۔ بندر میں ایک بڑی انوکھی صفت ہے کہ جو اُسے پالتا ہے۔ اُس کی بھلائی کے لئے وہ بے شمار کوشش کرتا ہے۔

دھنیہ کیس جو نج پربھو کاجا ۔ جہہ تہہ ناچے پر ہر لاجا
ناچ کود کر لوگ رجھائی ۔ پتی ہت کرئے دھرم نپنائی

بندر دھنیہ ہے۔ جو اپنے پربھو کے کام کے لئے ادھر اُدھر شرم و حیا چھوڑ کر ناچتا ہے۔ ناچ کود کر لوگوں کو خوش کرتا ہے اپنے سوامی کی بھلائی کرنا بندر کے دھرم کی چترائی ہے۔

انگد سوامی بھگت تو جاتی ۔ پربھو گن کس نہ کہسی اہی بھانتی
میں گن گاہک پرم سجانا ۔ تو کٹ رٹنی کرئیوں نہیں کانا

ہے انگد تیری جاتی سوامی بھگت ہے۔ پھر بھلا تو اُس جلتی سبھاؤ کے کارن کیوں نہ اس پرکار اپنے سوامی کے گن گائے ؟ میں گنوں کی قدر کرنے والا ہوں۔ اور بے حد سمجھدار ہوں۔ اس لئے تیری جلی کٹی باتوں پر بالکل دھیان نہیں دیتا ہوں۔

کہہ کپی تو گن گاہک تائی ۔ ستیہ پون سُت موہی سنائی
بن بدھنس سُت بدھ پر جارا ۔ تدپی نہ تیہیں کچھ کرت اپکارا

انگد نے کہا۔ تمہاری گُنوں کی قدر دانی تو مجھے ہنومان جی نے سچ

کہہ سنائی تھی۔ اُس نے اشوک باٹکا کو اجاڑ دیا اور تمہارے پتر کو مار

پھر لنکا جلائی۔ لیکن تم ایسے گُنوں کے قدر دان نکلے کہ اپنے من میں یہی سمجھتے

رہے کہ ہنومان نے تمہاری کچھ بھی ہانی نہیں کی ہے۔

سوئی بچار تو پر کرتی سُہائی۔ دسکندھر میں کیتی ڈھٹھائی

دیکھیئوں آئے جو کچھ کپی بھاشا۔ تمہریں لاج نہ روش نہ ماکھا

تمہارے ایسے سُندر سبھاؤ کو دیکھ کر ہی ہے راون! میں

نے ڈھٹھائی کی ہے جو کچھ ہنومان جی نے مجھے کہا تھا۔ اُسے میں نے

اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ تم میں نہ حیا ہے۔ نہ غصہ ہے اور نہ

پچھتاوا ہی ہے۔

جوں اس متی پت گنہائے کیسا۔ کہہ اس بچن ہنسا دس سیسا

پت ہی کھائے کھا نشچل پنچ تو ہی۔ اب ہیں سمجھ پرا کچھ موہی

جب تیری ایسی بُدھی ہے۔ تبھی تو تو باپ کو کھا گیا۔ ایسا

بچن کہہ کر راون ہنسا۔ انگد نے کہا۔ پتا کو کھا کر تمہیں بھی کھا ڈالتا۔ لیکن

اب کچھ اور ہی بات میرے من میں آ گئی ہے۔

بالی بمل جس بھاجن جانی۔ ہتیئوں نہ تو ہی ادھم ابھیمانی

کہو راون راون جگ کیتے۔ میں نج شروَن سنے سُنو جیتے

میرے پتا کے نرمل یش کا تو پاتر ہے اے راون تھا۔ جب تک

تم زندہ ہو۔ تب تک میرے پتا بالی کی یہ بڑائی ہوتی ہی رہے گی کہ اس

راون کو بالی نے برسوں اپنے قید میں رکھا۔ تمہاری وجہ سے میرے باپ

کا نام مشہور ہے) اس لئے میں تمہیں نہیں مارتا۔ ارے نیچ ابھیمانی

راون! یہ تو بتا کہ جگت میں کتنے راون ہیں؟ میں نے جتنے راون اپنے

کانوں سے سُن رکھے ہیں۔ اتنے ہی مجھ سے سُن لے۔

بلی ہی جتن ایک گیئو پتالا۔ راکھیئو باندھ سسنہ نے سالا

کھیلہیں بالک مارہیں جائی۔ دیا لاگ بلی دینہہ چھوڑائی

ایک راون راجہ بلی کو پاتال میں جیتنے گیا تھا وہاں بچوں نے اُسے

پکڑ کر اصطبل میں باندھ دیا تھا۔ بالک کھیلتے تھے اور جا جا کر اُسے

ٹھوکریں مارتے تھے۔ راجہ بلی کو اُس کی اس دُردشا پر ترس آیا۔ تب

انہوں نے اُسے چھڑا دیا۔

ایک بہوری سہسبھج دیکھا۔ دھائے دھرا جمے جنتو بسیشا

کوتک لاگ بھون لے آوا۔ سو پلست مُنی جائے چھڑاوا

پھر ایک راون کو سہسر باہو نے دیکھا۔ اُس نے دوڑ کر اُسے

ایک عجیب و غریب جانور سمجھ کر پکڑ لیا۔ تماشے کے طور پر وہ اُسے

دکھلاوے کے لئے گھر لے آیا۔ تب پلست مُنی نے اُسے جا کر چھڑایا

ایک کہت موہی سکچ اتی رہا بالی کی کانکھ

انہہ مہہ راون میں کون ستیہ بدہی تج ماکھ

ایک راون کا ذکر کہتے میں مجھے شرم آتی ہے۔ وہ بہت دنوں

تک بالی کی کانکھ میں رہا۔ ان میں سے تم کون سے راون ہو۔ غصہ

چھوڑ کر سچ سچ کہو۔

سُنو سٹھ سوئی راون بل سیلا۔ ہر گری جان جاسُ بھج لیلا

جان اُماپتی جاسُ سُرائی۔ پوجیئوں جیہی سر سُمن چڑھائی

راون نے کہا۔ ارے مورکھ! سُن۔ میں وہی بلوان راون ہوں

جس کی بھجاؤں کی لیلا کو کیلاش پربت جانتا ہے۔ جس کی شور ویرتا

کو شِو جی جانتے ہیں۔ جن کو اپنے سر کاٹ کاٹ کر پھولوں کی طرح

چڑھا کر میں نے پوجا تھا۔

سر سروج نج کرنہہ اُتاری۔ پوجیئوں امت بار تر پُراری

بھج بکرم جانہیں دگ پالا۔ سٹھ اجہوں جنہہ کے اُر سالا

اپنے سر روپی کملوں کو اُتار کر اپنے ہاتھوں سے اُتار اُتار کر

میں نے بے شمار دفعہ ترپُراری شِو جی کی بھینٹ کر کے پوجا کی ہے

ارے مورکھا! میری قوتِ بازو کو دِگپال بھی جانتے ہیں۔ جن کے

ہر دے میں اب تک بھی اُن کی وجہ سے پیڑا ہو رہی ہے۔

جانہیں دگج اُر کٹھنائی۔ جب جب بھِڑوں جائے برِیائی

جِنہہ کے دسن کرال نہ پھوٹے۔ اُر لاگت مولک اولوٹے

دشاؤں کے ہاتھی میری چھاتی کی کٹھورتا کو جانتے ہیں۔ جب جب

کبھی میں زبردستی اُن سے جا ٹکرایا۔ تو اُن کے بھیانک دانت

جو کبھی نہ ٹوٹے۔ میری چھاتی میں لگتے ہی وہ مولی کی طرح

ٹوٹ گئے۔

جاسُ چلت ڈولتی ام دھرنی۔ چڑھت مت گج جیمی لگھو ترنی

سوئی راون جگ بدت پرتاپی۔ سُنیہی نہ شروَن الیک پرلاپی

جس کے چلنے سے دھرتی اس پرکار کانپتی ہے جیسے مست

ہاتھی کے چڑھنے چھوٹی ناؤ کا نپتی ہے۔ میں تو وہی شہرہ آفاق بلوان راون ہوں۔ ارے جھوٹا بکواس کرنے والے! کیا تو نے اپنے کانوں سے میرا نام اور کارنامے کبھی نہیں سُنے؟

تیہی راون کہہ کہسی نر کر رہی بکھان
رے کپی بربر کھرب کھل اب جانا تو گیان

اُس بلوان اور شہرہ آفاق راون کو تو تو چھوٹا کہتا ہے اور اُس کے مقابلے میں ایک منش کی بڑائی کرتا ہے۔ ارے دُشٹ ناچیز جنگلی بندر! اب میں نے تیرا گیان جان لیا۔

سُن انگد سکوپ کہہ بانی۔ بول سنبھار ادھم ابھیمانی
سہس باہو بھج گہن اپارا۔ دہن انل سم جاسُ کُٹھارا
جاسُ پرسُو ساگر کھر دھارا۔ بوڑے نرپ اگنت بہو بارا
تاسُ گرب جیہی دیکھت بھاگا۔ سو نر کیوں دس سیس ابھاگا

راون کے بچن سُنکر انگد کرودھ کے ساتھ بولے۔ ارے نیچ ابھیمانی! منہ سنبھال کر بول جن کی کُٹھار (کلہاڑا) سہس باہو کی پربل بھُجاؤں روپی بن کو جلا دینے کے لئے پرچنڈ اگنی کے سمان تھی۔ جن کے کلہاڑہ روپی سمندر کی دھار میں بے شمار راجے بہت بار ڈوب گئے۔ اُن پرشو رام جی کا غرور جنہیں دیکھتے ہی بھاگ گیا ارے ابھاگے دس مکھ! وہ کیا منش ہیں۔

رام منج کس رے سٹھ بنگا۔ دھنوی کام ندی پنی گنگا
پسو سُر دھین کلپترو رُکھا۔ ان دان اور رس پیوکھا

ارے مورکھ! ارے سٹھ! شری رام چندر جی کیا منش ہیں؟ گنگا جی کیا ندی ہے؟ کام دھینو کیا پشو ہے؟ کلپ برکش کیا درخت ہے؟ ان کیا دان ہے؟ امرت کیا رس ہے؟ (ارتھات ان دان کیا سادھارن دان کے سمان ہے یا امرت کیا سادھارن رسوں کے سمان ہے)

بینتہ کھگ اہی سہس بانن۔ چنتا منی پُنی اُپل دسانن
سُنو منی مند لوک بیکنٹھا۔ لابھ کہ رگھوپتی بھگتی اکنٹھا

گروڑ جی کیا پنچھی ہیں؟ شیش جی کیا سرپ ہے؟ چنتا منی کیا پتھر ہے؟ ارے مورکھ دس مکھ! بیکنٹھ بھی کیا لوک ہے؟ اور شری رگھوناتھ جی کی اکھنڈ بھگتی بھی کیا کوئی دنیاوی لابھ جیسا لابھ ہے۔

سین سہت تو مان متھ بن اُجار پُر جار
کس رے سٹھ ہنومان کپی گئیو جو تو سُت مار

سینا سمیت تیرے ابھیمان کو چور کر کے اشوک باٹکا کو اُجاڑ کر لنکا کو جلا کر خاک سیاہ کر کے اور تیرے پتر اکشے کمار کو مار کر بھی جو صحیح سلامت لنکا سے صاف نکل گیا۔ کیا وہ ہنومان بندر ہے؟

سُنو راون پرہر چترائی۔ بھجسی نہ کرپا سندھو رگھورائی
جوں کھل بھئے رام کر دروہی۔ برہم رُدر سک راکھ نہ توہی

ارے راون! چترائی چھوڑ کر سُن کرپا ساگر بھگوان شری رام جی کا تو بھجن کیوں نہیں کرتا؟ ارے دُشٹ! اگر تو شری رام جی کا ویری ہی بنا رہے گا۔ تو تجھے برہما اور رُدر بھی نہیں بچا سکیں گے

مُوڑھ برتھا جن مارسی گالا۔ رام بیر اس ہوئیہی حالا
تو سر نکر کپنہہ کے آگیں۔ پرہیں دھرنی رام سر لاگیں

ارے مُوڑھ! کیوں فضول ڈینگیں مارتا ہے۔ شری رام جی کے ساتھ ویر کرنے سے تیرا ایسا حال ہو گا کہ تیرے سارے سر شری رام جی کا بان لگتے ہی بندروں کے آگے دھرتی پر گر پڑیں گے۔

تے تو سر کندک سم نانا۔ کھیلہیں بھالو کیس چوگانا
جبہیں سمر کوپیہی رگھو نایک۔ چھُٹہیں اتی کرال بہو سایک

تیرے ان انیکوں سروں سے ریچھ اور بانر گیند کی طرح چوگان کی بازی کھیلیں گے۔ جب شری رگھوناتھ جی یدھ میں کرودھ کریں گے۔ اور اُن کے بہت سے مہا کرال بان چھُوٹیں گے۔

تب کہ چلیہی اس گال تمہارا۔ اس بچار بھجو رام اُدارا
سُنت بچن راون پرجرا۔ جرت مہانل جنُ گھرت پرا

تب تیری ساری شیخی کرکری ہو جائے گی۔ ایسا وچار کر کے پالیہ پربھو شری رام جی کا بھجن کر۔ انگد کے بچن سُنکر راون بہت ہی جل بھُن گیا۔ مانو جلتی ہوئی اگنی میں گھی کی آہوتی پڑ گئی ہو۔

کُنبھ کرن اس بندھو مم سُت پرسدھ سکرار
مور پراکرم نہیں سُنیہی جتیوں چراچر جھار

بولا۔ ارے مُورکھ! کُنبھ کرن جیسا مہا بلی میرا بھائی ہے

اندر کا دشمن مشہور میگھناد جیسا بل شالی میرا بیٹا ہے۔ اور میرے پراکرم کو تو تو نے سنا ہی نہیں۔ جس نے کر سارے جڑ چیتن سنسار پر وجے پائی ہے۔

سیتو ساگر ابر گ جدِ سہائی۔ باندھا نید ڈھو یہی پربھتائی
نا گھیں کھگ انیک بار لیا۔ سُور نہ ہو ہیں تے سنُو سب کیبا

رے دُشٹ! بندروں کی مدد سے رام نے سمندر پر پل باندھ لیا۔ بس یہی اُس کی بڑائی بنے نہ! سمندر کو بے شمار پنچھی بھی پار کر جاتے ہیں۔ پر اتنے ہی سے وہ یودھا نہیں ہو جاتے۔ ارے مُورکھ بندر سُن!

مم بھج ساگر بل جل پُورا۔ جہِنہ بوڑے بہہ سُر نر سُورا
بیس پیودھی اگادھ اپارا۔ کو اس بیر جو پا ئیہی پارا

میرا ایک ایک بازو بل روپی جل سے بھرا ہوا بھرپور سمندر ہے۔ اس بل بھرپور سمندر میں بے شمار یودھا۔ دیوتا اور منش ڈوب چکے ہیں۔ بتا! ایسا کون سا یودھا ہے جو ان اتھاہ اور اپار بیس سمندروں کا پار پا سکے۔

دگپال لنہہ میں نیر بھراوا۔ بھُوپ سجس کھل موہی سناوا
جوَں پے سمر سُبھٹ تو ناتھا۔ پنی پنی کہسی جاسُ گن گاتھا

ارے دُشٹ! دگپال تو میرا پانی بھرتے ہیں اور تو مجھے ایک منش راجہ کی بڑھائی سُنا رہا ہے۔ اگر تیرا سوامی جس کے گن بار بار گا رہا ہے میدان جنگ میں لڑنے والا یودھا ہے۔

تو بسیٹھ بھُوت کیہی کا جا۔ رپُو سن پریتی کرت نہیں لاجا
ہر گری متھن نرکھُ مم باہُو۔ پنی سٹھ کپی نج پربھُو ہی سراہُو

تو پھر وہ دوت کس لئے بھیجتا ہے۔ کیا دشمن کے ساتھ پریتی کرنے سے اُسے شرم نہیں آتی پہلے کیلاش پربت کو بلونے والے میرے ان بازوؤں کی طرف نگاہ کر۔ پھر ارے مُورکھ بندر اپنے سوامی کی تعریف کرنا۔

سُور کون راون سرس سو کر کاٹ جیہیں سیس
ہنے انل اتی ہرش بہہ بار ساکھ گورِیس

راون کے سمان شُور ویر کون ہے۔ جس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے سر کاٹ کاٹ کر بار بار پرسنتا سے اگنی میں ہوم دیئے۔ شو جی اس بات کے گواہ ہیں۔

جرت بلوکیتوں جبہیں کپالا۔ بدھی کے لکھے انک نج بھالا
نرکیں کر آپن بدھ بانچی۔ ہنسیو جان بدھی گرا سانچی

مستکوں کے جلتے وقت جب میں نے اپنی پیشانی پر بدھاتا کے لکھے ہوئے اکشر دیکھے۔ کہ نر کے ہاتھ میری موت ہوگی یہ پڑھ کر بدھاتا کی جھوٹی تحریر پر مجھے بڑی ہنسی آئی۔

سوؤ من سمجھ تراس نہیں مورے۔ لکھا برنچی جرٹھ متی بھورے
آن بیر بل سٹھ مم آگیں۔ پنی پنی کہسی لاج نپی تیاگیں

برہما کے لکھے ہوئے ایسے اکشروں کو یاد کر کے بھی میں ذرا نہیں ڈرتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ بوڑھے برہما نے غلطی سے ایسا لکھ دیا ہے۔ ارے مُورکھ! تو میرے سامنے دوسرے ویر کی ویرتا کے بار بار گن گاتا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے تجھے ذرا شرم و حیا نہیں آتی۔

کہہ انگد سلج جگ ماہیں۔ راون توہی سمان کو ناہیں
لاجونت تو سہج سبھاؤ۔ نج مکھ نج گن کہسی نہ کاؤ

انگد نے کہا۔ ارے راون! تیرے سمان بے شرم سنسار بھر میں کوئی نہیں ہے۔ شرم و حیا تو تیرے سبھاؤ میں داخل ہے تو اپنی زبان سے اپنے گنوں کی تعریف کر کے اپنے منہ میاں مٹھو کبھی نہیں بنتا۔

سر اُر و سیل کتھا چت رہی۔ تاتے بار بیس نیں کہی
سو بھج بل راکھیہو اُر گھالی۔ جیتیہو سہسباہُو بلی بالی

سر کاٹنے اور کیلاش اُٹھانے کی ایک کتھا تیرے من میں باقی رہ گئی تھی۔ سو تو نے بیسیوں بار اس کی ڈینگ ماری ہے اپنی اس قوت بازو کو تو نے ابھی تک اپنے من میں چھپا رکھا ہے۔ جس قوت بازو سے کہ تو نے سہسباہو بلی اور بالی کو جیتا تھا۔

سُنو ملتی مند وہی اب پُورا۔ کاٹیں سیس کہ ہوئیے سُورا
اندر جال کہتہ کہیئے نہ بیرا۔ کاٹے نج کر سکل سریرا

اے مُوڑھ متی! سُن۔ اب اس سر کاٹنے اور پربت

اُٹھا لینے کے قصّہ کو ختم کر سر کاٹنے میں کوئی بہادری نہیں ہے
اندر جال کا تماشہ کرنے والے اپنے ہی ہاتھوں اپنے سارے شریر
کو کاٹ کر دکھا دیتا ہے۔ اُسے کوئی بہادر نہیں کہتا۔

جرہیں پتنگ موہ بس بھار بہہیں کھر پر نبد
تے نہیں سُور کہاوہیں سمجھ وکچھو منتی مند

ارے بے عقل! ذرا سوچ کر تو دیکھ پروانے اگنی پر
موہت ہو کر اُس میں جل مرتے ہیں۔ گدھوں کے گروہ بوجھ
اُٹھا کر چلتے ہیں۔ پر ان گنوں کے کارن وہ بہادر نہیں کہلاتے۔

اب جن بت بڑھاو کھل کہی۔ سُنو مم بچن مان پر بہری
دس مکھ میں نہ بیٹھیں آنیوں۔ اس بچار رگھو بیر پٹھا نیوں

ارے دُشٹ! زیادہ بات کو مت بڑھا۔ میرا بچن
سُن اور اہنکار کو چھوڑ دے۔ ہے دس مکھ! میں دُوت بن کر
نہیں آیا ہوں۔ شری رگھو ناتھ جی نے ایسا وچار کر مجھے بھیجا ہے
بار بار اس کے کر پالا۔ نہیں گجار جس بد ھیں سیر کالا
من مہہ سمجھ بچن پر بھو کیرے، سہیئل کٹھور بچن سٹھ تیرے

کرپالو شری رام جی بار بار ایسا کہتے ہیں کہ گیدڑ کے
مارنے میں شیر کی شان نہیں ہے۔ ارے مورکھ! پربھو کے
ان بچنوں کو یاد کر کے ہی میں نے تیری جلی کٹی باتوں کو
برداشت کیا ہے۔

ناہیں تو کر مکھ بھنجن تورا۔ بے جا تیئوں بیدیہی برجورا
جانیوں تو بل ادھم سُراری۔ سُونیں ہری آن ہی پرناری

نہیں تو میں تیرا منہ توڑ دیتا اور زبردستی یہاں سے
سیتا جی کو لے جاتا۔ ارے نیچ! دیوتاؤں کے دشمن! تیری
بہادری تو مجھ پر تبھی ظاہر ہو گئی جب تو پرائی استری کو اکیلی
پا کر چوری سے اُٹھا لایا۔

تبیں نسیچر پتی گرب بہوتا۔ میں رگھو پتی سیوک کر دوتا
جوں نہ رام اپمان ہی ڈروں۔ تو ہی دیکھت اس کونک کروں

تو راکششوں کا مہا ہنکاری راجہ ہے۔ میں شری رگھوناتھ
جی کے سیوک سگریو کا دُوت ہوں۔ اگر مجھے شری رام جی
کی آگیا بھنگ کرنے کا ڈر نہ ہوتا۔ تو میں تیرے دیکھتے دیکھتے

ایسا تماشہ کرتا۔

تو ہی پٹک مہی سین ہت چوپٹ کر تو گاؤں کو
تو جبُتہہ سمیت سٹھ جنک سُتہ ہی سے جاؤں

کہ تجھے زمین پر پٹک دیتا۔ تیری فوج کو مار دیتا۔ تیرے
نگر کو خاکستر کر دیتا۔ تیری جوان رانیوں سمیت جانکی جی کو
لے جاتا۔

جوں اس کروں تدپی نہ بڑائی۔ مُوئیہی بدھیں نہیں کچھ منسائی
کول کام بس کرپن بموڑھا۔ اتی دریدر اجسی اتی بوڑھا
سدا روگ بس سنتت کرودھی۔ بشنو بمکھ شرتی سنت ورودھی
تن پوشک نندک اگھ کھانی۔ جیوت سوسم چودہ پرانی

لیکن ایسا کرنے میں بھی میری کوئی بڑائی نہ تھی کیونکہ
کہ مرے ہوئے کو مارنے میں کچھ بہادری نہیں ہے۔ بام مارگی
کامی، کنجوس، موڑھ، مہا کنگال، بدنام، بہت بوڑھا، دائم
المریض۔ ہر وقت کرودھ سے بھرا ہوا۔ بھگوان وشنو سے بمکھ
وید اور مہاتماؤں کا مخالف، پیٹو۔ نندا کرنے والا اور پاپوں
کی کھان ارتھات مہاپاپی یہ چودہ پرانی جیتے ہی مرے ہوئے
کے سمان ہیں۔

اس بچار کھل بدھیئوں نہ تو ہی۔ اب جن رس اُپجاوسی موہی
سُنی سکوپ کہہ نسیچر ناتھا۔ ادھر دسن دس میجت ہاتھا

ارے دُشٹ! ایسا وچار کر کے میں تجھے نہیں مارتا
لیکن اب تو مجھ میں کرودھ پیدا نہ کر یعنی مجھے غصّہ نہ چڑھا۔
راکشس راج راون انگد کے ان بچنوں کو سُن کر دانتوں میں
ہونٹ کاٹتا اور ہاتھ ملتا ہوا کرودھ سے بولا۔

رے کپی ادھم مرن اب چہسی۔ چھوٹے بدن بات بڑی کہسی
کٹ جلپسی جڑ کپی بل جاکیں۔ بل پرتاپ بدھی تیج نہ تاکیں

ارے نیچ بندر! تو اب مرنا ہی چاہتا ہے۔ چھوٹے
منہ بڑی بات کرتا ہے۔ ارے مورکھ بندر! تو جن کے بل
بوتے پر جلی کٹی بکواس کر رہا ہے۔ اُن میں بل، پرتاپ، بدھی
یعنی تیج کچھ بھی نہیں ہے۔

اگن امان جان تیہی دینھ پتا بن باس

سوُدکھ ارو جبنتی برہ بہی نسی دن مم تر اسس

اُسے گُن ہین (صفات سے عاری) اور بے آبرو سمجھ

کرہی تو پتا نے بن باس دیدیا۔ اُسے ایک تو وُہ بن باس کا

دُکھ ہے دُوسرے جولان استری کے وِیوگ کی پیڑا ہے۔ اور

تیسرے رات دن اُسے میرا بھے کھائے جارہا ہے۔

جنہہ کے بل کر گرب تو ہی ایسے منج انیک

کھاہیں نا چر دوس بنسی موُڑھ سمجھو تج ٹیک

جن کے بل کا تجھے گھمنڈ ہے۔ ایسے بے شمار

منشوں کو تو راکشس دن رات کھایا کرتے ہیں۔ ارے موُڑھ!

ہٹھ چھوڑ کر وچار کر۔

جب تیہیں کینہہ رام کے نندا۔ کرودھ ونت اتی بھیو کپندا

ہری ہر نندا سُنے جو کانا۔ ہوئے پاپ گو گھات سمانا

جب اُس نے شری رام جی کی نندا کی۔ تب تو کپی انگد غصہ

سے لال پیلے ہو گئے۔ کیوں کہ شاستر ایسا کہتے ہیں۔ کہ جو

کوئی بھگوان وشنو اور شوجی کی نندا اپنے کانوں سے سُنتا ہے

اُسے گئو بدھ کے سمان پاپ لگتا ہے۔

کٹکٹان کپی کنجر بھاری۔ دُہو بھج ڈنڈ تمک مہی ماری

ڈولت دھرنی سبھا سد کھسے۔ چلے بھاج بھے مارُت گرسے

مہا زبردست انگد نے بہت زور سے کٹ کٹ شبد کیا۔

اور زور سے اپنے دونو ہاتھ زمین پر دے مارے زمین کانپنے

لگی۔ راج درباری اپنی اپنی کرسیوں پر سے گر پڑے اور ڈر کے

مارے گرست ہو کر یعنی بہت ڈر کے مارے بھاگ گئے۔

گرت سنبھار اُٹھا دشکندھر۔ بھُوتل پرے مُکٹ اتی سُندر

کچھ تیہیں لے نج سرنہہ سنوارے۔ کچھ انگد پربھو پاس پبارے

راون گرتے گرتے سنبھل کر اُٹھا۔ اُس کے سُندر مُکٹ

زمین پر گر پڑے۔ کچھ تو اُس نے اُٹھا کر سروں پر سنوار کر رکھ لئے۔

اور کچھ انگد نے اُٹھا کر پربھو رام جی کے پاس پھینک دیئے۔

آوت مُکٹ دیکھ کپی بھاگے۔ دِنہیں لُوک پرن بِدھی لاگے

کی راون کر کوپ چلائے۔ کُلس چار آوت اتی دھائے

مُکٹوں کو آتے دیکھ کر ڈر کے مارے باندر بھاگے اور کہنے

لگے۔ ہے بدھاتا کیا دن میں ہی تارے ٹوٹنے لگے؟ کیا

راون نے غصے ہو کر چار بجر چلائے ہیں۔ جو بڑی تیزی سے

چلے آرہے ہیں۔

کہہ پربھو ہنس جن ہردے ڈراہو۔ لوک نہ اشن کیتُو نہیں راہو

اسے کریٹ دسکندھر کیرے۔ آوت بالی تنیہہ کے پریرے

پربھو نے اُن سے ہنس کر کہا۔ من میں ڈرو نہیں۔ یہ نہ

تو تارہ مل کا ٹوٹنا ہے نہ بجر ہی ہے۔ اور نہ ہی کیتو یا راہو ہے

یہ تو راون کے سر کے مُکٹ ہیں۔ جو کہ بالی کمار انگد نے ہماری

طرف اُٹھا کر پھینک دیئے ہیں۔

ترک پون سُت کر گہے آن دھرے پربھو پاس

کوتک دیکھیں بھالو کپی دن کر سرس پرکاس

ہنومان جی نے اُچھل کر اُن مُکٹوں کو پکڑ لیا۔ اور پربھو

شری رام چندر جی کے آگے لا کر دھر دیئے۔ ریچھ اور باندر تماشہ

دیکھنے لگے۔ اُن کا پرکاش سُورج کے پرکاش کے سمان تھا۔

اُہاں سکوپ دسانن سب سن کہت رسائے

دھرہو کپی ہی دھر مار ہو سُن انگد مُسکائے

اُدھر دربار میں کرودھ سے جل بھُن کر راون نے للکار کر

کہا۔ کہ بندر کو پکڑ لو اور پکڑ کر مار ڈالو۔ یہ سُنکر انگد مُسکرا دیئے۔

ابھی پہنچتی ہیگ ہجھٹ سب وِدھا ہو، کھا تو بھالو کپی جہنہ جہنہ پاوہو

مرکٹ ہین کر تُجھ ہی جبا ئی **جبت فرہر تُہنا بس و دھ بھائی**

راون پھر بولا۔ اس پرکار سب بودھا فوراً کرو اور جہاں

بھی ادھر اُدھر بندروں سے خالی کر دو۔ اور جا کر اُن دونو تپسویوں

کو زندہ پکڑ لو۔

بہنی سکوپ بولیئو جُب راجا۔ گال بجاوت تو ہی نہ لاجا

مرد گر کاٹ نلج کُل گھاتی۔ بل بلوک بہرت نہیں چھاتی

یُوراج انگد راون کے بچن سُنکر کرودھ سے بھر لوبے۔

ارے بے شرم! تجھے ڈینگ مارتے شرم کیوں نہیں آتی ارے

بے حیا! ارے کُل گھاتی! خود کشی کر کے مر جا۔ میرے بل کو

دیکھ کر بھی تیری چھاتی نہیں پھٹتی۔

رے ترپا چور کُمارگ کامی۔ کھل مل راسی مند متی کامی

سنیہ بانت جلپسی ورُ بادا۔ بھئے سی کال بس کھل منجادا!

ارے استری چور! ارے بُرے راہ پر چلنے والے!

ارے دُشٹ، پاپ کی راشی ارے مند بُدھی! تو سرسام

کا روگی ہُوا کیا بکواس کر رہا ہے۔ ارے دُشٹ راکشس!

تو موت کے وش ہو گیا۔

پاکو پھل یاوہ ہیں کو آ گیں۔ بانر بھالو چپیٹہہ لاگیں

رام منج لوبت اس بانی۔ گرہیں نہ تو رسنا ابھیمانی

اس کا پھل تو آگے پائے گا۔ جب بانر اور ریچھوں کے

گھونسے تیرے مکھ پر لگیں گے۔ رام منش ہیں؟ ایسے بچن کہتے

ہوئے ارے نیچ ابھیمانی! تیری زبان نہیں گر جاتی؟

گرہیں رسنا سنیہ ناہیں۔ سرنہہ سمیت سمر مہی ماہیں

زبان تو گرے گی ہی۔ اس میں کچھ شک نہیں لیکن یدھ

بھومی میں یہ سروں کو ساتھ لئے گرے گی۔

سو نر کیوں دسکندھ بالی بدھیو جیہیں ایک سر

بیسہوں لوچن اندھ دھگ تو جنم کنجاتی جڑ

ہے دسکندھر! جس نے ایک بان سے مہا بلوان بالی کو

مار ڈالا وہ منش کیسے ہو سکتے ہیں؟ ارے بد ذات جاہل!

بیس آنکھیں رکھتا ہوا بھی تو اندھا ہے۔ دھکار ہے تیرے جنم

لینے پر!

تو سونت کیس پیاس ترشت رام سایک نکر

تجیؤ تو ہی تیہی تراس کٹ جلپک نیچ ادھم

شری رام جی کے بان سمُوہ تیرے خون کے پیاسے

ہیں۔ اس لئے اس ڈر کے مارے کہ کہیں وہ پیاسے نہ رہ جائیں

میں تجھے ارے کڑوا بکواس کرنے والے مہا نیچ راکشس!

چھوڑتا ہوں۔

میں تو دسن توڑبے لایک۔ آئسُ موہی نہ دینہہ رگھو نایک

اسی رس ہوت دسو مکھ توروں۔ لنکا گہی سمندر مہنہ بوروں

تیرے دانت توڑنے کی مجھ میں شکتی ہے پر کیا کروں؟

مجھے شری رگھو ناتھ جی کی ایسی آگیا نہیں ہے۔ مجھے غصہ تو ایسا

آ رہا ہے کہ تمہارے دسوں مکھوں کو توڑ دوں۔ اور تیری لنکا کو

پکڑ کر سمندر کی تہہ میں ڈبو دوں۔

گُولر پھل سمان تو لنکا۔ بسہو مدھیہ تمہہ جنتو اسنکا

میں بانر پھل کھات نہ بارا۔ آئسُ دینہہ نہ رام اُدارا

میرے لئے تیری لنکا تو گولر کے پھل کے سمان ہے۔

اُس لنکا روپی گولر کے پھل میں تم سب ناچیز کیڑے مکوڑے

بس رہے ہو۔ میں بندر ہوں۔ اس لئے اس لنکا روپی گولر پھل

کو کھانے میں مجھے کیا دیر تھی؟ لیکن دیا ساگر شری رام جی

نے مجھے ایسا کرنے کی آگیا نہیں دی۔

جگتی سُنت راون مسکائی۔ موڑھ سکھیہی کہنہ بہت جھٹھائی

بالی نہ کبہوں گال اس مارا۔ ملی تپسنہ تیں بھئے سی لبارا

انگد کے اس کتھن کو سُنکر راون مسکرایا اور بولا۔ ارے

موڑھ! بہت جھوٹ بولنا تو نے کہاں سے سیکھ لیا؟ بالی

تو کبھی ایسی شیخی نہ بگھارتا تھا۔ تو تپسویوں سے مل کر جھوٹا

ہو گیا ہے۔

سا چپیٹوں بس لبار بھج بیسہا۔ جوں نہ اُپاریوں تو دس جیہا

سمجھ رام پرتاپ کپی کوپا۔ سبھا ماجھ پن کر پد روپا

انگد نے کہا۔ ارے بیس بازوؤں والے راون! میں

سچ مچ ہی جھوٹا ہوں۔ کیوں کہ میں نے تمہاری دس زبانیں نہیں

اُکھاڑ ڈالیں۔ شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے انگد

غصے سے لال پیلے ہو گئے۔ انہوں نے بھرے دربار میں پرتگیا

کر کے بڑی مضبوطی سے زمین پر اپنے پاؤں کو گاڑ دیا۔

جوں مم چرن سکسی سٹھ ٹاری۔ پھرہیں رام سیتا میں ہاری

سُنہو سبھٹ سب کہہ دس سیسا۔ پد گہہ دھرنی پچھارہو کیسا

اور کہا۔ ارے مُورکھ! اگر تیری لنکا بھر میں کوئی بھی یہ

اس پاؤں کو ہٹا دیوے تو شری رام جی فوج سمیت لوٹ جائیں

گے۔ میں سیتا کو ہار گیا۔ راون نے کہا۔ بہادر و! سنو۔ اس ڈھیٹھ

بندر کے پاؤں پکڑ کر اسے زمین پر پٹک دو۔

اندر جیت آدک بلوانا۔ ہرش اُٹھے جہنہ تہنہ بھٹ نانا

جھپٹہیں کر بل بپُل اُپائی۔ پد نہ ٹرے بیٹھہیں سر نائی

میگھ ناد آدی بہت سے بلوان یودھا ادھر اُدھر سے

پرسن ہو کر اُٹھے۔ وہ طرح طرح کے ڈھنگ کر کے اُس کے پاؤں
پر جھپٹے۔ لیکن انگد کا پاؤں نہ ہلا سکے۔ تب سب کھسیانے ہو کر
سر جھکا کر بیٹھ گئے۔

بھی اُٹھ جھپٹہیں سُر آراتی۔ ٹرے نہ کیس چرن اِہی بھانتی
پُرش کجوگ جیسے اُرگاری۔ موہ بٹپ نہیں سکہیں اُپاری

دیوتاؤں کے شترو راکشس پھر اُٹھ کر جھپٹے۔ لیکن پہلے
کی طرح انگد کے پاؤں کو نہ ہلا سکے۔ ہے سانپوں کے دشمن گرڑ
جی! انگد کا پاؤں اُن سے ویسے ہی نہیں اُکھڑتا۔ جیسے کامی پُرش
سے موہ رُوپی (راگیان روپی) درخت نہیں اُکھڑنے پاتا۔

کوٹنہہ میگھ ناد سم سُبھٹ اُٹھے ہرشائے
جھپٹہیں ٹرے نہ کپی چرن پُنی بیٹھہیں سر نائے

کروڑوں ویر یودھا جو میگھ ناد کے سمان بلوان تھے۔
پرسن ہو کر اُٹھے۔ وہ بار بار پاؤں پر جھپٹتے ہیں۔ لیکن انگد کا پاؤں
ہلنے نہیں پاتا۔ تب شرم کے مارے کھسیانے ہو کر سب سر
جھکا کر بیٹھ گئے۔

بھومی نہ چھاڑت کپی چرن دیکھت رپو مد بھاگ
کوٹ بگھن تے سنت کر من جمی نیتی نہ تیاگ

انگد کا پاؤں ویسے ہی پرتھوی کو نہیں چھوڑتا جیسے کہ
کروڑوں وگھن پڑنے پر بھی مہاتماؤں کا من دھرم مارگ سے
چلایمان نہیں ہوتا۔ یہ دیکھ کر راون کا ابھیمان چور چور ہو گیا

کپی بل دیکھ سکل ہیہ ہارے۔ اُٹھا آپ کپی کیں پُنی چارے
گہت چرن کہہ بالی کمارا۔ مم پد گہیں نہ تور اُبارا

انگد کا بل دیکھ کر سب راکشس یودھا ہمت ہار بیٹھے۔
انگد کے بار بار للکارنے پر راون خود طیش کھا کر اُٹھا۔ جب وہ
بالی کمار انگد کا پاؤں پکڑنے لگا۔ تب انگد نے کہا۔ میرے
پاؤں پکڑنے سے تیرا بچاؤ نہ ہو گا۔

گہسی نہ رام چرن سٹھ جائی۔ سُنت پھرا من اتی سکچائی
بھئیو تیج ہت شری سب گئی۔ مدھیہ دوس جمی سسی سوہی

رے مورکھ! تو جا کر شری رام جی کے چرن کیوں نہیں پکڑتا
یہ سُنکر بہت ہی شرمندہ ہو کر راون لوٹ گیا۔ اُس کی ساری
شوبھا جاتی رہی۔ وہ ایسا پھیکا پڑ گیا۔ جیسے دوپہر کے وقت
چندرما شوبھا ہین دکھائی دیتا ہے۔

سنگھاسن بیٹھیو سر نائی۔ مانہوں سمپتی سکل گنوائی
جگد آتما پران پتی راما۔ تاسُ بمکھ کمہیں لہے بشراما

وہ سر جھکا کر سنگھاسن پر جا بیٹھا۔ مانو ساری دولت لُٹا
کر بیٹھا ہو۔ شری رام چندر جی کُل سنسار کے آتما اور پرانوں کے سوامی ہیں
پھر اُن سے بمکھ رہنے والا کیسے شانتی کو پراپت کر سکتا ہے؟

اُما رام کی بھرکُٹی بلاسا۔ ہوئے بسو پُنی پاوے ناسا
ترن تے کُلس کُلس ترن کرئی۔ تاسُ دوت پن کہو کیمی ٹرئی

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جن شری رام چندر جی کی جنبش
ابرو سے سنسار پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر ناش کو پراپت ہوتا ہے
جو تنکے کو بجر اور بجر کو تنکا بنا دیتے ہیں۔ کہو! اُن کے دوت کا
پرن کیسے ٹل سکتا ہے؟

پُنی کپی کہی نیتی بدھی نانا۔ مان نہ تاہی کال نکٹ آنا
رپو مد متھی پربھو سجس سنائیو۔ یہ کہہ چلیو بالی نرپ جائیو

پھر انگد نے بہت پرکار سے راون کو نیتی کا اُپدیش کیا
لیکن اُس کے سر پر تو موت منڈلا رہی تھی۔ اس لئے وہ نہ مانا
دشمن کے ابھیمان کو چکنا چور کر کے اور پربھو شری رام چندر جی کی
سُندر مہما سُنا کر بالی کمار انگد یہ کہہ کر چل دیا۔

ہتوں نہ کھیت کھیلائے کھیلائی۔ توہی ابہیں کا کروں بڑائی
پرتھمہیں تاسُ تنیہ کپی مارا۔ سو سُن راون بھیو دکھارا

کہ پہلے سے ہی اپنی بڑائی کیا کروں۔ رن بھومی میں تجھے
خوب کھلا کھلا کر ماروں گا۔ دربار کو جاتے سمے انگد نے راستے
میں راون کے جس پتر کو مارا تھا۔ اُس کی موت کی خبر سُن کر راون
بہت دُکھی ہو گیا۔

جاتو دھان انگد پن دیکھی۔ بھئے بیاکُل سب بھئے بسیشی
انگد کے پرن کو کامیاب دیکھ کر سب راکشس ڈر کے
مارے بہت ہی بیاکل ہو گئے۔

رپو بل دھرش ہرشی کپی بالی تنیہ بل پنج
پُلک سریر نین جل گہے رام پد کنج

دو دشمن کے بل کو توڑ کر جی کی راکششی بالی پتر انگد نے پرسن ہو کر
شری رام جی کے چرن کمل آ کر پکڑ لئے۔ اُن کا شریر آنند کے مارے
پُلکت ہے۔ اور آنکھوں میں پریم کے آنسو بھرے ہوئے ہیں۔

سانجھ جان دسکندھر بھون گیؤ بلکھائی
مندودری راون ہی بہوری کہا سمجھائی

شام کا وقت جان کر دسکندھر راون بہت ہی اداس ہو
کر محل میں گیا۔ مندودری نے راون کو سمجھا کر پھر کہا،

کنت سمجھ من تجہو کمتی ہی۔ سو نہ سمر تمہہ رگھوپتی ہی
راماج لگھو ریکھ کھچائی۔ سو نہیں ناگھیہو اس منسائی

پران ناتھ! من میں سوچ سمجھ کر اپنی اُلٹی بدھی کو چھوڑ دیجئے
شری رگھوناتھ جی سے یدھ کر کے آپ شوبھا نہیں پا سکتے ہو۔ اُن کے
چھوٹے بھائی نے سیتا ہرن کے وقت ایک ذرا سی لکیر کھینچ دی تھی۔
آپ اس لکیر کو بھی نہیں لانگھ سکے تھے۔ ایسی تو آپ کی مردانگی ہے

پیا تمہہ تاہی جتب سنگراما۔ جاکے دوت کیہ یہ کاما
کوتک سندھو ناگھی تو لنکا۔ آئیو کپی کیہری اسنکا

ہے پیارے! جس کے دوت کے ایسے کارنامے
ہیں۔ کیا آپ انہیں یدھ میں جیت سکو گے؟ کھیل میں ہی سمندر
پھاند کر شیر کے سمان نڈر ہو کر وہ ہنومان بے دھڑک آپ کی لنکا
میں آ گھسا۔

رکھوارے ہتے بپن اجارا۔ دیکھت تمہہی اچھ تیہیں مارا
جارِ سکل پر کینہیسی چھارا۔ کہاں رہا بل گرب تمہارا

رکھوالوں کو مار کر اشوک بن کو اُجاڑ ڈالا۔ آپ کے دیکھتے
دیکھتے ہی اس نے اکشے کمار کو مار ڈالا۔ لنکا کو جلا کر خاکستر کر دیا
اُس سمے آپ کے بل کا ابھیمان کہاں چلا گیا تھا۔

اب پتی مرشا گال جنی مارہو۔ مور کہا کچھ ہردے بچارہو
پتی رگھوپتیہی نرپتی جنی مانہو۔ اگ جگ ناتھ اتل بل جانہو

ہے سوامی! اب فضول شیخی نہ بگھاریئے۔ میرے کہنے پر
کچھ من میں وچار کیجئے۔ ہے پتی! آپ شری رگھوناتھ جی کو صرف
راجہ ہی نہ سمجھئے۔ بلکہ انہیں سنسار جنگم جگت کے سوامی اور بے پناہ
بل شالی جانئے۔

بان پرتاپ جان ماریچا۔ تاسو کہا نہیں مانیہی نیچا
جنک سبھا اگنت بھوپالا۔ رہے تمہو بل اتل بسالا

شری رام جی کے بان کے پرتاپ کو تو ماریچ بھی جانتا تھا۔
لیکن آپ نے تو اس کا کہنا بھی نہ مانا۔ جنک کی سبھا میں بے
شمار راجہ مہاراجہ جمع تھے۔ وہاں لاثانی جوان آپ بھی موجود تھے۔

بھنج دھنش جانکی بیاہی۔ تب سنگرام جیتیہو کن تاہی
سُرپتی سُت جانے بل تھورا۔ راکھا جیئت آنکھ گہی پھورا

وہاں شوجی کے دھنش کو توڑ کر شری رام جی نے جانکی کو
بیاہا۔ اس وقت آپ نے جنگ کر کے انہیں کیوں نہ جیت لیا۔
اِندر کا پتر جینت اُن کے بل کو تھوڑا سمجھا جاتا ہے۔ شری
رام چندر جی نے اسے پکڑ کر اس کی ایک آنکھ نکال دی اور اسے
چھوڑ دیا۔

سُوپ نکھا کے گتی تمہہ دیکھی۔ تدپی ہردے نہیں لاج بیسیکھی

سُروپ نکھا کی حالت تو آپ نے دیکھ ہی لی ہے۔ تو
بھی اُن سے لڑائی کا ارادہ کرتے ہوئے آپ کو ذرا بھی شرم نہیں آتی

بدھ براد کھر دوشن ہی لیلا ہتیو کبندھ
بالی ایک سر ماریو تیہی جانہو دسکندھ

جنہوں نے براد کھر دوشن کو مار کر لیلا سے ہی کبندھ
کو بھی مار دیا۔ اور ایک ہی تیر سے بالی جیسے مہا بلی کو ہلاک کر دیا
ہے دسکندھر! وہ منش کیسے ہو سکتے ہیں؟ آپ اُن کی مہما کو جانئے

جیہیں جلناتھ بندھایو ہیلا۔ اُترے پربھو دل سہت سبیلا
کارُنیک دنکر کل کیتو۔ دوت پٹھایو تو ہت ہیتو

جنہوں نے کھیل ہی میں سمندر پر پل باندھ لیا اور جو رگھو
اپنی فوج کے ساتھ سبیلا پہاڑ پر آ گئے ہیں۔ سورج کل کی شان اُن
شری رام جی نے جو دیا کے سمندر ہیں آپ کی بھلائی کے لئے
دوت بھیجا۔

سبھا ماجھ جیہیں تو بل متھا۔ کری بروتھ مہں مرگ پتی جتھا
انگد ہنومنت انچر جاکے۔ رن بانکُرے بیر اتی بانکے

جس نے بھری سبھا میں آپ کے بل کو ایسے چکنا چور
کر دیا۔ جیسے ہاتھیوں کے جھنڈ میں گھس کر شیر انہیں تتر بتر کر دیا

ہے۔ انگد اور ہنومان جیسے بلوان بانکے یودھا جن کے سیوک ہیں۔

تیہی کنتھ پیا پُنی پتی زکھہو۔ مُدھا مان ممتا مد بہہو کو
اہمہ کنت کرت رام برودھا۔ کال بِبس مِن اُپج نہ بودھا

ہے پتی! اُن کو آپ بار بار منش کہتے ہیں۔ مان و ممتا اور اہنکار کو فضول ہی اپنے آپ لادے پھرتے ہیں۔ ہے پریتم! آپ نے شری رام جی سے دُشمنی کر لی ہے۔ موت کے وش ہونے کے کارن آپ کے من میں کچھ بھی گیان پیدا نہیں ہوتا۔

کال ڈنڈ گہہ کاہو نہ مارا۔ ہرے دھرم بل بدھی بچارا
نکٹ کال جیہی آوت سائیں۔ تیہی بھرم ہوئے تمہارہی نائیں

کال ہاتھ میں ڈنڈا لے کر کبھی کسی کو نہیں مارتا۔ وہ جس کو مارنا چاہتا ہے۔ اُس کا دھرم بل و بدھی اور گیان کو ہر لیتا ہے۔ ہے ناتھ! جس کی موت نزدیک آ جاتی ہے۔ اُسے آپ کی طرح ہی بھرم ہو جاتا ہے۔

دوئے سُت مرے دہیو پُر جھوں ہو پیا دیہہو
کرپا سندھو رگھوناتھ بھج ناتھ بمل جس لیہو

آپ کے دو بیٹے مارے گئے۔ لنکا آپ کی جل گئی۔ اب بھی سمجھ جائیے۔ اور ہر روز کے ہو رہے۔ ان امنگلوں کو ختم کیجئے یعنی سیتا کو شری رام کو دے کر اُن سے مِترتا کر لیجئے۔ اے ناتھ! کرپا کے سمندر شری رگھوناتھ جی کا بھجن کر کے سنسار میں اُتم بڑائی حاصل کیجئے۔

ناری بچن سُن بسکھ سمانا۔ سبھا گیئو اُٹھ ہوت بہانا
بیٹھ جائے سنگھاسن پھولا۔ اتی ابھیمان تراس سب بھولا

استری کے بان کے سمان بچنوں کو سُنکر راون صبح ہوتے ہی اُٹھ کر دربار میں چلا گیا۔ اور مہا ابھیمان کے کارن سب ڈر کو بھلا کر سنگھاسن پر بڑی اینٹھ سے جا بیٹھا۔

ایہاں رام انگد ہی بلاوا۔ آئے چرن پنکج سر ناوا
اتی آدر سمیپ بیٹھاری۔ بولے ہنس کرپال کھراری

اُدھر سبیلہ پربت پر شری رام جی نے انگد کو بلایا۔ انہوں نے آکر شری رام جی کے چرن کملوں میں سر جھکایا۔ بہت ہی آدر کر کے پھر شری رام جی نے انہیں اپنے پاس بٹھایا۔ پھر کھر کے دُشمن شری رام چندر جی ہنس کر کہنے لگے۔

بالی تنیہ کوتک اتی موہی۔ تات ستیہ کہو پوچھیوں توہی
راون جاتو دھان کُل ٹیکا۔ بھج بل اتُل جاسُ جگ لیکا

ہے بالی کمار! مجھ کو آشچریہ ہے۔ ہے تات! اسی لئے میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔ سچ سچ کہنا جو راون راکشش کُل کا سرتاج ہے۔ جس کے لاثانی قوتِ بازو کا لوہا دنیا مانتی ہے۔

تاسُ مکٹ تمہیں رچلائے۔ کہہو تات کونی بدھی پائے
سُنو سرو گیہ پرنت سکھ کاری۔ مکٹ نہ ہوہیں بھوپ گُن چاری

اُس کے چار مکٹ تم نے ہمارے پاس پھینکے تھے۔ بتاؤ وہ تم نے کیسے حاصل کئے تھے۔ انگد نے کہا۔ ہے سروگیہ۔ ہے شرناگتوں کو سکھ دینے والے! سُنئے وہ مکٹ نہیں ہیں۔ بلکہ راجاؤں کے چار گُن ہیں۔

سام دان اُرو ڈنڈ بِبھیدا۔ نرپ اُر بسہیں ناتھ کہہ بیدا
نیتی دھرم کے چرن سُہائے۔ اس جیہ جان ناتھ پہیں آئے

ہے ناتھ! وید کہتے ہیں کہ سام، دان، ڈنڈ اور بھید یہ چار راجاؤں کے من میں بستے ہیں۔ یہ نیتی دھرم کے چار سُندر چرن ہیں۔ چونکہ راون میں دھرم ہی نہیں ہے۔ تو دھرم کے چار سُندر چرن اُس کے پاس کیسے رہ سکتے تھے۔ ایسا من میں وچار کر کے وہ چاروں چرن آپ کے پاس چلے آئے۔

دھرم ہین پربھو پد بمکھا کال بِبس دس سیس
تیہی پریہر گُن آئے سنہو کوسلادھیس تو

ہے لوو بھی! دس مکھ راون دھرم سے رہت۔ آپ کے چرنوں سے بمکھ اور موت کے وش میں ہے۔ اس لئے وہ گُن اس کو چھوڑ کر آپ کے پاس چلے آئے۔

پرم چتُرتا شروَن سُن بِہنسے رام اُدار
سماچار پنی سب کہے گڑھ کے بالی کمار

انگد کی یہ چتُرتا کانوں سے سُنکر پربھو رام ہنس پڑے پھر بالی کمار نے لنکا میں جو کچھ ہوا تھا، وہ سارا حال پربھو کو کہہ سُنایا۔

رپو کے سماچار جب پائے۔ رام سچو سب نکٹ بلائے

لنکا بانکے چار دوارا۔ کیہی بدھی لاگیئے کر ہُو بچارا

دشمن کے سارے سماچار کو سن کر شری رام چندر جی نے سب منتریوں کو اپنے پاس بُلایا اور اُن سے کہا۔ کہ لنکا کے چار وکٹ دروازے ہیں۔ اُن پر کس پرکار چڑھائی کی جائے؟ اس پر سب وچار کرو۔

تب کپیس ریچھیس بھبیشن۔ سُمر ہردے دن کرکُل بھوشن
کرِ بچار تنہہ منتر ودِڑھاوا۔ چار اَنی کپی کٹک بناوا

تب بانر راج سگریو، ریچھ راج جاموَنت اور بھبیشن نے اپنے من ہی من سُورج کُل کے سرتاج پربھو شری رام چندر جی کا سمرن کر کے وچار کیا۔ اُنہوں نے وچار کر کے پختہ فیصلہ کر لیا بانروں کی فوج کے چار دَل بنائے۔

جتھا جوگ سیناپتی کینھے۔ جُوتھپ سکل بول تب لیتھے
پربھو پرتاپ کہہ سب سمجھائے۔ سُن کپی سنگھ ناد کر دھائے

اور اُن کے لئے قابل سپہ سالار مقرر کئے پھر سب سیناپتیوں (سپہ سالاروں) کو بُلا کر پربھو کا پرتاپ کہہ کر سب کو سمجھایا جس کو سُن کر بانر شیر کے سمان گرج کر چڑھ دوڑے

ہرشت رام چرن سرناویں۔ گہہ گری سکھر بیر سب دھاویں
گرجہیں ترجہیں بھالو کپیسا۔ جے رگھو بیر کوسلادھیسا

وہ پرسن ہو کر شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکاتے ہیں اور پربتوں کے بڑے بڑے ٹکڑے لے کر سب ویر لنکا کی طرف دوڑتے ہیں۔ ادھر بھی شری رگھو ویر جی کی جے پکارتے ہوئے بھالو اور بانر یودھا گرجتے ہیں اور لڑنے کے لئے راکشسوں کو للکارتے ہیں۔

جانت پرم دُرگ اَتی لنکا۔ پربھو پرتاپ کپی چلے اسنکا
گھٹاٹوپ کر چہُں دسی گھیری۔ مُکھہیں نسان بجاوہیں بھیری

لنکا کو ناقابلِ تسخیر جانتے ہوئے بھی بانر سینا پربھو شری رام جی کے پرتاپ سے بے دھڑک ہو کر چڑھ دوڑی۔ بادلوں کی گھٹاؤں کی طرح بانر سینا نے لنکا کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور بانر منہ سے ہی نقارے اور ترُہی بجانے لگے۔

جے تی رام جے لچھمن جے کپیس سگریو

گرجہیں سنگھ ناد کپی بھالو مہابل سیتوا

لنکا میں بھاری کھلبلی مچ گئی۔ مہا اہنکاری راون نے بانروں کی چڑھائی کی خبر سُن کر کہا۔ بانروں کی ڈھٹھائی تو دیکھو۔ یہ کہتے ہوئے ہنس کر اُس نے راکشس فوج کو بُلا لیا۔

آئے کپیس کال کے پریرے۔ چھُدھا ونت سب نسچر میرے
اس کہہ اٹہاس سٹھ کینہا۔ گرہ بیٹھے آہار بدھی دینہا

اور اُن سے جوش بھرے شبدوں میں کہنے لگا۔ کہ موت کے گھیرے ہوئے بندر یہاں آ گئے ہیں۔ میرے راکشس سبھی بھوکے ہیں۔ بدھاتا نے گھر بیٹھے بٹھائے راکششوں کو خوراک بھیج دی ہے ایسا کہہ کر مُورکھ راون قہقہہ لگا کر ہنسا۔

سبھٹ سکل چارہُں دِسی جاہُو۔ دھر دھر بھالو کپیس سب کھاہُو
اُما راون ہی اَس ابھیمانا۔ جِمی ٹٹیبھ کھگ سوت اُتانا

اور للکار کر بولا۔ کہ سب یودھا چاروں طرفوں میں جاؤ اور ریچھ بانر سب کو پکڑ پکڑ کر کھاؤ (شو جی کہتے ہیں) اے پاربتی! راون کو ایسا ابھیمان تھا۔ جیسے ٹیٹہری جانور اوپر کو پاؤں کر کے سوتا ہے مانو وہ آکاش کو تھام لے گا۔

چلے نساچر آیسُ مانگی۔ گہہ کر بھنڈی پال برساتگی
تومر مُدگر پرسُ پرچنڈا۔ سُول کرپان پرگھ گری کھنڈا

آگیا مانگ کر اور اپنے ہاتھوں میں گوپھن۔ برچھی، تومر، مدگر تیز کلہاڑے۔ شُول، تلوار، پرگھ اور پربتوں کے ٹکڑے لے کر راکشس چلے

جِمی ارُن اُپل نکر نہاری۔ دھاوہیں سٹھ کھگ مانس اہاری
چونچ بھنگ دُکھ تنہہ ہی نہ سُوجھا۔ تمی دھائے منُج جاد اَبوجھا

جیسے مانس کھانے والے پنچھی لال پتھروں کو خون سے لتھڑے ہوئے گوشت کے ٹکڑے سمجھ کر اُن پر ٹوٹ پڑتے ہیں اُنہیں یہ سوجھتا ہی نہیں کہ ان لال پتھروں پر چونچ لگنے سے چونچ ٹوٹ کر ہمارے لئے دُکھ کا باعث ہوگی۔ ویسے ہی یہ بے سمجھ راکشس دوڑے۔

نانا یدھ سر چاپ دھر جاتو دھان بل بیر
کوٹ کنگورنہہ چڑھ گئے کوٹ کوٹ رندھیرا

طرح طرح کے ہتھیار وغیرہ بان دھارن کئے کروڑوں جنگی
نشچر راکشس یودھا قلعے کی چار دیواری کے برجوں پر چڑھ گئے۔

کوٹ کنگورن سوہہیں کیسے۔ میرو کے سرنگنی جنُ گھن بیسے
باجہیں ڈھول نسان جُھجاؤ۔ سُن دھُن ہوت بھٹنہ من چاؤ

چار دیواری کے برجوں پر راکشس ایسے شوبھا پا رہے ہیں
مانو سمیرو پربت کی چوٹی پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ جُھجاؤ ڈھول
اور نقارے بج رہے ہیں۔ جن کی آواز سُنکر یودھاؤں کے من میں
جوش بڑھتا ہے۔

باجہیں بھیری نپھیری اپارا۔ سُن کادر جاہیں درارا
دیکھنہ جائے کپنہہ کے ٹھٹا۔ اتی بسال تن بھالو سبھٹا

بے شمار نفیری اور نقارے بج رہے ہیں۔ جنہیں سُنکر بزدلوں
کے ہردے پھٹ جاتے ہیں۔ راکشسوں نے جاکر بڑے بڑے
وکرال شریروں والے مہا یودھا بانر اور ریچھوں کے دَل دیکھے۔

دھاوہیں گنہیں نہ اوگھٹ گھاٹا۔ پربت پھوڑ کرہیں گہہ باٹا
کٹکٹاہیں کوٹنہہ بھٹ گرجہیں۔ دسن اوٹھ کاٹہیں اتی ترجہیں

ریچھ بانر دوڑتے ہیں۔ اونچی اونچی دشوار گزار گھاٹیوں کو کچھ
نہیں گنتے۔ پربت کاٹ کاٹ کر راستہ بنا لیتے ہیں۔ کروڑوں یودھا
کٹکٹا رہے ہیں اور گرج رہے ہیں۔ دانتوں سے ہونٹھ کاٹتے ہیں
اور للکارتے ہیں۔

اُت راون اِت رام دوہائی۔ جے تی جے تی جے پری لرائی
نشچر شکھر سموہ ڈھاہیں۔ کود دھرہیں کپی پھیری چلاوہیں

اُدھر راون اور اِدھر شری رام جی کی دوہائی بولی جا رہی ہے
جے۔ جے۔ جے کی دھن ہوتے ہی لڑائی چھڑ گئی۔ راکشس پہاڑوں کے
کنگوروں سے اوپر سے گراتے ہیں۔ بندر اُچھل کر انہیں پکڑ لیتے ہیں اور
واپس انہیں کی طرف پھینک دیتے ہیں۔

دھر کدھر کھنڈ پرچنڈ مرکٹ بھالو گڑھ پہ ڈارہیں گو
جھپٹہیں چرن گہہ پٹک مہی بھج چلت بہوری پچارہیں
اتی ترل ترن پرتاپ ترپہیں تمک گڑھ چڑھ چڑھ گئے
کپی بھالو چڑھ مندرنہہ جہں تہں رام جس گاوت بھئے

پہاڑوں کے ٹکڑے لے کر ریچھ اور پرچنڈ بانر قلعے پر
ڈالتے ہیں۔ وہ راکشسوں پر جھپٹتے ہیں اور ان کے پاؤں پکڑ کر انہیں
زمین پر پٹک کر بھاگ جاتے ہیں۔ اور پھر للکارتے ہیں۔ چپل
اور بڑے تیجسوی بانر اور ریچھ بڑی پھرتی سے اچھل کر قلعہ پر چڑھ
گئے اور پورا اُدھر مندروں پر چڑھ کر شری رام جی کا یش گانے لگے۔

ایک ایک نشچر گہہ پُنی کپی چلے پرائے
اوپر آپ ہیٹھ بھٹ گرہیں دھرنی پر آئے

پھر ایک ایک راکشس کو پکڑ کر وہ بندر دوڑ چلے۔ اوپر آپ
اور نیچے راکشس یودھا اس پرکار وہ چار دیواری پر سے زمین پر آ
گرتے ہیں۔

رام پرتاپ پربل کپی جوتھا۔ مردہیں نشچر سبھٹ بروتھا
چڑھے دُرگ پنی جہں تہں بانر۔ جے رگھوبیر پرتاپ دوالکر

شری رام چندر جی کے پرتاپ سے مہا بلوان بانروں کے
دل راکشسوں کے دلوں کو مسل رہے ہیں۔ بانر پھر ادھر ادھر قلعہ پہ
جا چڑھے اور سورج کے سمان پرتاپ وان پربھو شری رام جی کی جے
پکار رہے تھے۔

چلے نسا چر نکر پرائی۔ پربل پون جمی گھن سمدائی
ہاہاکار بھیئو پُر بھاری۔ رووہیں بالک آتر ناری

راکشسوں کے گروہ ویسے ہی بھاگ گئے۔ جیسے بادلوں کی
گہری گھٹائیں تیز ہوا کے چلنے سے تتر بتر ہو جاتی ہیں۔ لنکا میں بھاری
کہرام مچ گیا۔ بالک استریاں دیاکل ہو کر رونے لگیں۔

سب مِلی دیہیں راونہی گاری۔ راج کرت ایہہ مرتیو ہنکاری
نج دل بچل سنی تیہں کانا۔ پھیری سبھٹ لنکیس رساتا

سب مل کر راون کو گالیاں دے رہے ہیں کہ راج کرتے کرتے
اس نے اپنے آپ موت کو دعوت دے دی ہے۔ راون نے
جب اپنی فوج کو گھبرا کر بھاگتی ہوئی سُنا۔ تب وہ بھاگتے ہوئے
یودھاؤں کو لوٹا کر غصے ہو کر بولا۔

جو رن بمکھ سُنا میں کانا۔ سو میں ہتب کرال کرپانا
سربس کھائے بھوگ کری نانا۔ سمر بھومی بھئے بلبھ پرانا

اگر میں نے اپنے کانوں سے پیٹھ دکھا کر بھاگتا ہوا
سُن لیا تو اسے خود ہی بھیانک تلوار سے ماروں گا۔ میرا سب کچھ

کیا طرح طرح کے گُچھے اُٹھا سب من بھُومی میں تمہیں پران پیارے ہو گئے ہیں ؟

سُن بچن سکل ویرانے ۔ چلے کرودھ کر سبھٹ لجانے
سنمُکھ مرن بیر کے سوبھا ۔ تب تِنہہ تجا پران کر لوبھا

راون کی سخت کلامی سُنکر سب ویر بڑے شرمندہ ہو کر غصّہ میں بھر کر وہ پھر لوٹ چلے۔ لڑائی میں دُشمن کے سامنے ڈٹ کر لڑتے لڑتے مر جانے میں ہی ویر کی شان ہے۔ یہ سوچ کر اُنھوں نے پرانوں کی ممتا چھوڑ دی۔

بہُ آیُدھ دھر سُبھٹ سب بھِرے پچار پچار ۔
بیاکُل کِئے بھالو کپی پرگھ تِرسُولنہہ مار

بہت سے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر راکشس یودھا للکار للکار کر بانر سینا سے جا بھڑے۔ اُنھوں نے پرگھوں اور ترشولوں سے مار مار کر سب بانروں اور بھالوؤں کو بیاکل کر دیا۔

بھے اتر کپی بھاگن لاگے ۔ جدپی اُما جیتہیں آگے
کوؤ کہہ کہاں انگد ہنومنتا ۔ کہاں نل نیل دُوِد بلونتا

شو جی کہتے ہیں۔ اے پاروتی! بانر بھے کے مارے ویاکل ہو کے بھاگنے لگے۔ اگرچہ آگے چل کر وہ ہی فتح پائیں گے۔ کوئی کہتا ہے۔ انگد ہنومان کہاں ہیں؟ طاقتور نل نیل اور دُوِد کہاں ہیں۔

نج دل بِکل سُنا ہنومانا ۔ پچھم دوار رہا بلوانا
میگھناد تہہ کرے لڑائی ۔ ٹوٹ نہ دوار پرم کٹھنائی

ہنومان جی نے جب اپنے دل کو گھبرایا ہوا سُنا۔ اُس وقت وہ طاقتور قلعے کے مغربی دروازے پر تھے۔ وہاں اُن سے میگھناد جنگ کر رہا تھا۔ وہ دروازہ بڑا کٹھن تھا۔ اس لئے ٹوٹنے میں نہیں آتا۔

پون تنے بھاتی کرودھا ۔ گرجیو پربل کال سم جودھا
کُود لنک گڑھ اُوپر آوا ۔ گہہ گِری میگھناد کہنہ دھاوا

تب پون کمار ہنومان جی کے من میں بڑا بھاری کرودھ ہوا۔ وہ کال کے سمان بھینکر یودھا بڑے زور سے گرجا۔ اور کُود کر لنکا کے قلعے پر جا چڑھا۔ اور پہاڑ اُٹھا کے میگھناد کی طرف لپکا۔

بھنجیو رتھ سارتھی نپاتا ۔ تاہی ہردے مہہ ماریسی لاتا
دوسریں سُوت بِکل تیہی جانا ۔ سیندن گھال تُرت گرہ آنا

اُس کا رتھ توڑ کر اُس کے سارتھی کو مار گرایا۔ پھر میگھناد کو دیاکُل جان کر اُسے رتھ میں ڈال کر فوراً گھر لے آیا۔

انگد سُنا پون سُت گڑھ پہ گیئو اکیل ۔
رن بانکُرا بالی سُت تَرک چڑھیو کپی کھیل

اِدھر انگد نے سُنا۔ کہ پون کمار ہنومان جی اکیلے ہی قلعہ پر گئے ہیں۔ تو رن میں بانکا بالی کمار کھیل کی طرح اُچھل کر قلعے پر چڑھ گئے۔

جُدھ بِرُودھ کرُدھ دوؤ بندر ۔ رام پرتاپ سمرِ اُر انتر
راون بھون چڑھے دوؤ دھائی ۔ کرہیں کوسلادھیس دوہائی

وہ دونوں بانر یودھا کرودھ میں بھر کر دُشمنوں کے مقابلے میں لڑنے کے لئے شری رام جی کے پرتاپ کو ہردے میں سمرن کر کے راون کے محل پر چڑھ دوڑے اور شری رام جی کی دوہائی بولنے لگے۔

کلس سہت گہہ بھون ڈھاوا ۔ دیکھ نِسا چرپتی بھے پاوا
ناری برند کر پیٹ ہیں چھاتی ۔ اب دوؤ کپی آئے اُتپاتی

وہ کلش سمیت پکڑ کر محل کو گرانے لگے۔ یہ دیکھ کر راکشس راج راون سہم گیا۔ سب استریاں ہاتھوں سے چھاتی پیٹنے لگیں۔ اور کہنے لگیں کہ اب کی دفعہ دو اُتپاتی (اُدھم کرنے والے) بندر آگئے۔

کپی لیلا کر تِنہہ ہی ڈرپاویں ۔ رام چندر کر سُجس سُناویں
پُنی کر گہہ کنچن کے کھمبھا ۔ کہیسی کرئیے اُتپات ارمبھا

وہ کھیل کھیل سے اُنھیں ڈراتے ہیں۔ اور شری رام چندر جی کی اُتم مہما سُناتے ہیں۔ پھر سونے کے کھمبوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر آپس میں کہتے ہیں کہ اب اُپدرو کرنا شروع کیا جائے۔

گرج پرے رِپُو کٹک مجھاری ۔ لاگے مردے بھج بل بھاری
کاہو کی لات چپیٹنہہ کیہو ۔ بھجہو نہ رامہی سو پھل لیہو

وہ دونوں گرج کر دُشمن کی فوج کے درمیان کُود پڑے۔ اور اپنی بھاری قوتِ بازو سے راکشسوں کو کچلنے لگے۔ کسی کو لاتیں اور کسی کو تھپیڑ مارتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جو تم نے شری رام جی کا بھجن نہیں کیا سو اب اُس کا پھل بھگتو۔

ایک ایک سوں مردہیں توڑ چلاوہیں مُنڈ ۔
راون آگیں پرہیں تے جنُ پھوٹہیں دودھی کُنڈ

ایک کو دوسرے سے رگڑ کر اُن کے سر توڑ کر پھینکتے ہیں۔ وہ

سر جھکا کر راکھشسوں کے سامنے گر کر ایسے پھٹتے ہیں۔ جیسے دہی کے کونڈے
پھوٹ رہے ہیں۔

مہا مہا مکھیا جے پادیں۔ تے پدگہہ پربھو پاس چیلا دیں
کہے بھبیشن تنہہ کے ناما۔ دیہیں رام تنہہ ہرنج دھاما

جن بڑے بڑے بہادر یودھاؤں کو وہ پکڑتے ہیں۔ اُن
کے پاؤں پکڑ کر وہ شری رام جی کے پاس پھینک دیتے ہیں۔ بھبیشن
جی اُن کے نام بتلاتے ہیں۔ تو شری رام چندر جی دیا کر کے انہیں بھی
پرم پد دیتے ہیں۔

کھل منج دو جامش بھوگی۔ پاویں گتی جو جاچت جوگی
اُما رام مردوچت کروتا کر۔ بیر بھاو سمرت موہی نسیچر

مہا دُشٹ راکھشس برہمنوں کا مانس کھانے والے بھی وہ اُتم
گتی پاتے ہیں۔ جو یوگیوں کے لئے بھی دُرلبھ ہے۔ شوجی کہتے ہیں
ہے پاربتی! شری رام جی بڑے ہی کومل چت اور دیالو ہیں سمجھتے
ہیں کہ راکھشس نے بھی بیر اسمرن کیا ہے۔ ویر بھاو سے ہی ہی
شردھا سے نہیں۔

دیہیں پرم گتی سو جیہ جانی۔ اس کرپال کو کہو بھوانی کہ
اس پربھو سُن نہ بھجہیں بھرم تیاگی۔ نرمتی مند تے پرم ابھاگی

ایسا ہردے میں وچار کر کے وہ انہیں بھی پرم گتی دیتے ہیں
ہے پاربتی! کہو تو۔ ایسے کرپالو اور کون ہیں؟ پربھو کے ایسے کرپا سبھاو
کو بھی سُن کر جو موہ چھوڑ کر اُن کا بھجن نہیں کرتے وہ مہا مورکھ اور
بد قسمت پرانی ہیں۔

انگد اور ہنومنت پربسیا۔ کینہہ درگ اس کہہ اودھیسا
لنکا دو کپی سوہیں کیسیں۔ متھیں سندھو دو مندر جیسیں

شری رام جی کہنے لگے۔ کہ انگد اور ہنومان قلعے میں داخل
ہو گئے ہیں۔ دونوں بانر لنکا کو نشٹ بھرشٹ کرتے ہوئے ایسے
شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو دو مندراچل سمندر کو بلو رہے ہوں۔

بھج بل رپو دل دل مل دیکھ دوس کرانت
کودے جگل بگت شرم آئے جہنہ بھگونت

اپنی قوت بازو سے دشمن کے دلوں کو کچل کر اور یہ دیکھ
کر کہ دن ختم ہو گیا ہے۔ ہنومان اور انگد دونوں کود پڑے۔ اور

تھکاوٹ اُتار کر وہاں آ گئے۔ جہاں کہ شری رام چندر جی براجمان تھے۔

پربھو پد کمل سیس تنہہ نائے۔ دیکھے سبھٹ رگھوپتی من بھائے
رام کرپا کر جگل نہارے۔ بھئے بگت شرم پرم سکھارے

اُنھوں نے پربھو کے چرنوں میں سر جھکایا۔ دونوں مہا یودھوں
کو دیکھ کر شری رام جی من میں بڑے پرسنّ ہوئے۔ شری رام جی نے
اُن دونوں پر دیا درشٹی کی۔ جس سے وہ تھکاوٹ رہت اور بے حد
سکھی ہوئے۔

گئے جان انگد ہنومانا۔ پھرے بھالو مرکٹ بھٹ نانا
جاتودھان پردوش بل پائی۔ دھائے کر دس سیس دوہائی

انگد اور ہنومان جی کو گئے جان کر سب بانر بھالو یودھا واپس
لوٹ پڑے۔ شام کی تاریکی کا فائدہ اُٹھا کر دھوکا دینے کر راکھشس
فوج پھر بازوئیں پر چڑھے دوڑی اور راون کی دوہائی بولنے لگی۔

نسیچر انی دیکھ کپی پھرے۔ جہنہ تہنہ کٹکٹائے بھٹ بھرے
دوؤ دل پربل پچار پچاری۔ لرت سبھٹ نہیں مانہیں ہاری

راکھشسوں کی فوج چڑھی آتی دیکھ کر بانر لوٹ پڑے اور
وہ راکھشسوں سے کٹ کٹ شبد کرتے ہوئے گتھم گتھا ہو
گئے۔ دونوں ہی دل کے یودھا مہا بلوان ہیں۔ وہ ایک دوسرے
کو لڑنے کے لئے للکارتے ہیں۔ لڑتے لڑتے کوئی بھی ہار
نہیں مانتا۔

مہابیر نسیچر سب کارے۔ نانا برن بلی مکھ بھارے
سبل جگل دل سم بل جودھا۔ کوتک کرت لرت کر کرودھا

سبھی راکھشس یودھا مہا بلوان اور سیاہ رنگ کے ہیں۔ اور بانر
بڑے ڈیل ڈول بھاری شریروں والے طرح طرح کے رنگوں کے ہیں۔
دونوں طرف کی سینا بلوان اور یودھا برابر کی ٹکر کے ہیں۔ وہ کھیل
تماشے کرتے طرح طرح کے کرتب دکھاتے ہوئے بڑے
کرودھ سے لڑتے ہیں۔

پرابٹ سرد پیود گھنیرے۔ لرت منہوں مارت پریرے
انپ اکمپن اور اتی کایا۔ بچلت سین کینہی انھ مایا

دونوں طرفوں کے یودھا آپس میں لڑتے ہوئے ایسے معلوم
ہوتے ہیں۔ جیسے کہ برسات اور موسم سرما کے بہت

بادل ہو اکے پریرے ہوئے اُڑ رہے ہوں۔ اکمپن اور اتی کایا نامی راکشس سینا کے وہ سینا پتی تھے۔ اُنہوں نے جب دیکھا کہ راکشس سینا بے دل ہو گئی ہے تو اُنہوں نے بانر سینا کو بچھاڑنے کے لئے ایک مایا رچی۔

بھیو نمش گھنہ اتی اندھیارا۔ برشتی ہوئے رُدھر اُپل چھارا

پل بھر میں وہاں سخت تاریکی چھا گئی اور خون پتھروں اور خاک کی بارش ہونے لگی۔

دیکھ نبیڑ تم دسہوں دس کپی دل بھیو کھبھار
ایکہی ایک نہ دیکھئی جہنہ تہنہ کرہیں پکار

دسوں طرفوں میں سخت اندھیرا دیکھ کر بانر سینا میں بھگدڑ پڑ گئی۔ ایک کو دوسرا دکھائی نہیں دیتا۔ سب ادھر اُدھر چیخ و پکار کر رہے ہیں۔

سکل مرم رگھو نایک جانا۔ لئے بول انگد ہنومانا
سماچار سب کہہ سمجھائے۔ سنت کوپ کپی کُنجر دھائے

شری رگھو ناتھ جی نے سب بھید کو جان لیا اور انگد اور ہنومان کو بُلا کر سب بات سمجھا دی سُنتے ہی ہاتھی کے سمان بلی طاقتور شریشٹھ انگد اور ہنومان غیض کھا کر دوڑے۔

پُنی کرپال ہنس چاپ چڑھاوا۔ پاوک سایک سپد چلاوا
بھیو پرکاس کتہوں تم ناہیں۔ گیان اُدے جمے سنشے جاہیں

پھر کرپالو بھگوان شری رام جی نے ہنس کر دھنش چڑھا کر فوراً آگنی بان چلا دیا۔ جس سے چاروں طرف روشنی ہو گئی۔ کہیں اندھیرا نہ رہا۔ جیسے گیان کے پرکاش ہونے پر سب شنکائیں مٹ جاتی ہیں۔

بھالو بلی مکھ پائے پرکاسا۔ دھائے ہرش بگت شرم تراسا
ہنومان انگد رن گاجے۔ ہانک سُنت رجنی چر بھاجے

ریچھ اور بندر روشنی پا کر تازہ دم اور بے خوف ہو کر پرستن ہو کر دوڑے۔ ہنومان اور انگد رن میں جوش سے گرج اُٹھے۔ اُن کی آواز سُن کر راکشس سینا بھاگ کھڑی ہوئی۔

بھاگت بھٹ پٹکہیں دھر دھرنی۔ کرہیں بھالو کپی ادبھت کرنی
گہہ پد ڈارہیں ساگر ماہیں۔ مکر اُرگ جھش دھر دھر کھاہیں

بھاگتے ہوئے راکشس یودھاؤں کو بانر اور ریچھ پکڑ کر پرتھوی پر پٹک دیتے ہیں اور حیران کن کرتب دکھلاتے ہیں۔ اُن کے پاؤں پکڑ کر سمندر میں پھینکتے ہیں۔ وہاں مگرمچھ، سانپ اور مچھلیاں اُنہیں پکڑ پکڑ کر کھاتے ہیں۔

کچھ مارے کچھ گھائل کچھ گڑھ چڑھے پرائے
گرجہیں بھالو بلی مکھ رپو دل بل بچلائے

کچھ مارے گئے۔ کچھ زخمی ہوئے۔ کچھ بھاگ کر قلعے پر چڑھ گئے۔ ریچھ اور بندر دُشمن دَل کو اپنے بل سے ہٹا کر گرج رہے ہیں۔

نسا جان کپی چاریو انی۔ آئے جہاں کوسلا دھنی
رام کرپا کر جتوا سبھی۔ بھئے بگت شرم بانر تبہی

رات پڑی ہوئی جان کر بانر سینا کے چاروں دَل وہاں آئے۔ جہاں کہ اودھ پتی شری رام چندر جی تھے۔ شری رام جی نے سب پر کرپا درشٹی کی۔ جس سے سب بانر تازہ دم ہو گئے۔

اُہاں دساننں سچو ہنکارے۔ سب سُن کہیسی سبھٹ جے مارے
آدھا کٹک کپنہ سنگھارا۔ کہہو بیگ کا کریئے بچارا

اُدھر لنکا میں دس مکھ راون نے اپنے سب منتریوں کو بلایا۔ اور جو جو یودھا مارے گئے تھے۔ وہ سارا حال اُنہیں کہہ سنایا۔ اُس نے کہا کہ بانر سینا نے آدھی راکشس فوج کھا یا کر دیا ہے۔ اس لئے آپ لوگ جلدی وچار کیجئے کہ اب کیا اُپائے کیا جائے۔

مالیہ ونت اتی جرٹھ نسا چر۔ راون مات پتا منتری بر
بولا بچن نیتی اتی پاون۔ سُنہو تات کچھ موہ سکھاون

مالیہ ونت نام کا ایک بہت ہی بوڑھا منتری تھا۔ وہ راون کی ماتا کا پتا (نانا) تھا اور شریشٹھ منتری تھا۔ وہ بہت پوتر نیتی بھرے بچن بولا۔ کہ ہے تات! کچھ میری بات بھی سُنو۔

جب تے تمہہ سیتا ہر آنی۔ اسگن ہوہیں نہ جاہیں بکھانی
بید پُران جاس جس گایو۔ رام بمکھ کا ہو سکھ نہ پایو

جب سے تم سیتا کو ہر لائے ہو۔ تب سے اتنے

اِسنگل ہو رہے ہیں۔ کہ جن کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ وید اور پرانوں
نے جن کی مہما کو گایا ہے۔ اُن شری رام جی سے مُکھ موڑ کر کبھی
کسی نے سُکھ نہیں پایا ہے۔

ہرنیاکچھ بھراتا سہت مدھو کیٹبھ بلوان
جیہیں مارے سوئی اوتریو کرپا سندھو بھگوان

جنہوں نے ہرنیاکشپ سہت ہرنیاکش کو اور بلوان
مدھو کیٹبھ کو مارا تھا۔ وہی کرپا کے سمندر بھگوان شری رام
جی کے روپ میں اوتار دھار کر پرگٹ ہوئے ہیں۔

ماس پارائن

چھبیسواں وشرام

کال روپ کھل بن دہن گناگار گھن بودھ
سو برنچی جیسی سیوہیں تا سوں کون برودھ

وہ کال روپ دُشٹ روپی بن کو بھسم کرنے والے
گنوں کے بھنڈار اور گیان گھن ہیں۔ شو جی اور برہما
جی بھی جن کی سیوا کرتے ہیں۔ اُن سے دشمنی کیسی؟

پرہر بیر دیوہ بیدیہی۔ بھجو کرپا ندھی پرم سنیہی
تاکے بچن بان سم لاگے۔ کری مکھ کری جاہی ابھاگے

اِس لئے اُن کے ساتھ بَیر کرنا چھوڑ دو اور جانکی
جی کو اُن کے حوالے کر دو۔ پھر کرپا کے بھنڈار پرم پیارے
شری رام جی کا بھجن کرو۔ مالیہ ونت کے بچن راون کو بان کی طرح
لگے۔ وہ بولا۔ ارے بدنصیب! منہ کالا کر کے یہاں سے چلا جا
بُوڑھا جانکے سی نہ تو مرتیوں تو سی۔ اب جن میں دیکھا کسی مری
تیہیں لینے من اس انومانا۔ بدھ سینہ تب کرپا ندھانا
تو بُڈھا ہو گیا ہے۔ نہیں تو تجھے ابھی مار ڈالتا۔ اب
میری آنکھوں کے سامنے سے دور ہو جا۔ مجھے اپنا منہ نہ دکھا
راون کے اِن درچنوں کو سُنکر مالیہ ونت نے من میں یقین کر
لیا کہ کرپا ندھان شری رام جی اب راون کو مارنا ہی چاہتے ہیں۔

سو اُٹھ گئیو کہت دُربادا۔ تب سکوپ بولیو گھن نادا
کوتک پرات دیکھئے ہو مورا۔ کرہوں بہت کہوں کا تھورا

وہ راون کو دُرباچن کہہ کر اُٹھ کر چلا گیا۔ تب میگھ ناد جوش
میں آکر بولا۔ سویرے میرے ہاتھ کا کرتب دیکھنا۔ میں بہت
کچھ کروں گا۔ جو کچھ بھی کہ کرنے والا ہوں کا میں
ورنن کروں وہ تھوڑا ہوگا۔ (در حقیقت میں اتنا کچھ کروں گا
کہ میرے بیان سے باہر ہے)

سُن سُت بچن بھروسا آوا۔ پریتی سمیت انک بیٹھاوا
کرت بچار بھیو بھنو سادا۔ لاگے کپی پُنی چہوں دوارا

بیٹے کے بچن سُنکر راون کو اپنی فتح کا یقین ہو گیا۔ اُس
نے پریم کے ساتھ میگھ ناد کو گود میں بٹھا لیا۔ وچار کرتے
کرتے ہی سویرا ہو گیا۔ بانر سینا پھر چاروں دروازوں پر آ لگی۔

کوپ کپنہہ دُرگھٹ گڑھ گھیرا۔ نگر کولاہل بھیو گھنیرا
بِبدھ آیدھ کر نسیچر دھائے۔ گڑھ تے پربت سکھر ڈھہائے

بانروں نے جوش میں آکر دُرگم قلعے کو گھیر لیا۔ نگر بھر میں
کہرام مچ گیا۔ راکشس بہت طرح کے ہتھیار لے کر دوڑے
اور اُنہوں نے قلعے پر سے پہاڑوں کے ٹکڑے بانر سینا پر گرائے

ڈھاہے مہی دھر سکھر کوٹنہہ بِبدھ بِدھ گولا چلے
گھہرات جمی پبی پات گرجت جنو پرلے کے بادلے
مرکٹ بکٹ بھٹ جُٹت کٹت نہ لٹت تن جرجر بھئے
گہہ سیل تیہی گڑھ پر چلاوہیں جہہ سو تنہہ نسیچر ہئے

اُنہوں نے پربتوں کے کروڑوں ٹکڑوں کو گرایا۔ بھانت
بھانت کے گولے چلنے لگے۔ وہ گولے سے پھٹ کر ایسے لگتے ہیں
جیسے بجلی گر رہی ہو۔ یودھا ایسے گرج رہے ہیں۔ مانو پرلے
کال کے بادل ہوں۔ وِکٹ بانر یودھا ڈٹ کر لڑتے ہیں کٹ
جاتے ہیں۔ اُن کے جسم چھلنی ہو جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی
وہ حوصلہ نہیں ہارتے۔ وہ پہاڑ اُٹھا کر قلعہ پر پھینکتے ہیں
پہاڑوں کے نیچے آکر جو راکشس جس جگہ پر تھا۔ وہیں
کھڑا رہ جاتا ہے۔

میگھ ناد سُن شرون اس گڑھ پُنی چھینکا آئے
اُتر ہو بھیر ڈُرگ تیں سنکھ چلیہو بجائے

میگھ ناد نے جب اپنے کانوں سے سُنا کہ بانروں نے پھر قلعہ کو گھیر لیا ہے۔ تو وہ بہادر یودھا قلعے سے اُترا اور ڈنکا بجا کر اُن کے سامنے چلا۔

کہہ کوسلادھیس دوؤ بھراتا۔ دھنوی سکل لوک بکھیاتا
کہہ نل نیل دوِید سُگریوا۔ انگد ہنومنت بل سیںوا

میگھ ناد نے پُکار کر کہا۔ شہرہ آفاق دھنش دھاری اودھ پتی دونو بھائی کہاں ہیں؟ نل نیل۔ دُوِد سُگریو اور بل کی حد انگد اور ہنومان کہاں ہیں۔

کہاں بِبھیشن بھراتا دروہی۔ آج سب ہی ہٹھ مارؤں اوہی
اس کہہ کٹھن بان سندھانے۔ اتیسیہ کرودھ شرون لگ تانے

بھائی سے غداری کرنے والا بِبھیشن کہاں ہے؟ آج میں سب کو اور اُس دُشٹ بِبھیشن کو تو ضرور ہی ماروں گا۔ ایسا کہہ کر اُس نے دھنش پر کٹھن بان چڑھا کر جوش میں آکر اُسے کان تک کھینچا۔

سر سمُوہ سو چھاڑے لاگا۔ جن سپچھ دھاوہیں بہو ناگا
جہاں تہاں پرت دیکھئیے بانر۔ سنمکھ ہوئے نہ سکے تہی اوسر

وہ ایک ساتھ بہت سے بان چھوڑنے لگا۔ وہ بان کیا تھے۔ مانو بہت سے پنکھوں والے سانپ دوڑتے جا رہے ہوں۔ اِدھر اُدھر بانر گھائل ہو کر اور مر کر گرتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ اُس وقت کوئی بھی بانر یودھا میگھ ناد کا سامنا نہ کر سکا۔

جہاں تہاں بھاگ چلے کپی ریچھا۔ بسری سب ہی جُدھ کے ایچھا
سو کپی بھالو نہ رن مہاں دیکھا۔ کینہیسی جیہی نہ پران اویشا

ریچھ اور بانر اِدھر اُدھر بھاگ نکلے۔ سب کو یُدھ کرنے کی خواہش بھول گئی۔ رن بھومی میں ایسا کوئی بانر اور ریچھ دکھائی نہ پڑتا تھا۔ جس کو میگھ ناد کے بانوں نے قریب المرگ نہ کر دیا ہو۔

دس دس سر مارے سبی پرے بھومی کپی بیر
سنگھ ناد کر گرجا میگھ ناد بل دھیر

پھر اُس نے سب کو دس دس بان مارے۔ بانر یودھا لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے بلوان اور دھیر میگھ ناد شیر کی طرح گرجنے لگا۔

دیکھ پون سُت کٹک بہالا۔ کرودھ ونت جنُ دھایو کالا
مہا سیل ایک ترُت اپارا۔ اتی رس میگھ ناد پر ڈارا

ساری بانر فوج کو دیا کُل دیکھ کر پون سُت ہنومان جی کرودھ میں بھر کر ایسے دوڑے مانو کال بڑھا آ رہا ہو۔ اُنھوں نے فوراً ہی ایک بڑا بھاری پہاڑ اُکھاڑا اور بڑے طیش میں بھر کر اُسے میگھ ناد پر پھینک دیا۔

آوت دیکھ گیئو نبھ سوئی۔ رتھ سارتھی ترگ سب کھوئی
بار بار پچار سنُومانا۔ نکٹ نہ آو مرم سو جانا

پہاڑ کو آتا دیکھ کر میگھ ناد خود تو آکاش میں اُڑ گیا لیکن اُس کے رتھ سارتھی اور گھوڑے چور چور ہو گئے۔ ہنومان جی اُسے بار بار طاقت آزمائی کے لئے للکارتے ہیں۔ لیکن وہ نزدیک نہیں آتا۔ کیوں کہ وہ ہنومان جی کے بل کے بھید کو جانتا تھا۔

رگھو پتی نکٹ گیئو گھن تاوا۔ نانا بھانت کرسی درباوا
استر ستر آیدھ سب ڈارے۔ کوتک ہی پربھو کاٹ نوارے

تب میگھ ناد شری رگھو ناتھ جی کے پاس گیا۔ اور طرح طرح کی گالیاں بکنے لگا۔ اُس نے اُن پر طرح طرح کے استر شستر اور انیک پرکار کے ہتھیار چلائے۔ لیکن پربھو نے کھیل میں سب کو کاٹ کر پھینک دیا۔

دیکھ پرتاپ موڑھ کھسیانا۔ کرے لاگ مایا بدھی نانا
جمے کوؤ کرے گرڑ سے کھیلا۔ ڈرپاوے گہہ سوتپ سپیلا

شری رام چندر جی کے پرتاپ کو دیکھ کر میگھ ناد کھسیانہ ہو گیا۔ پھر وہ بھانت بھانت کی مایا کرنے لگا۔ جیسے کوئی شخص سانپ کا چھوٹا بچہ ہاتھ میں لے کر گرڑ کو ڈرا کر اُن سے کھیل کرے

جاسُ پربل مایا بس سو برنچی بڑ چھوٹ
تاہی دکھاوے نسیچر نج مایا متی کھوٹ

شِو جی سے لے کر برہما جی تک جتنے بھی بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے پرانی ہیں۔ وہ سب جن پربھو کی مہا بلوان مایا کے وش میں ہیں۔ نیچ بُدھی میگھ ناد اُن پربھو کو بھی اپنی مایا دکھلاتا ہے۔

نبھ چڑھہ برش بپل انگارا۔ مہی تے پرگٹ ہوہیں جل دھارا
نانا بھانت پساچ پساچی۔ مارُو کاٹُو دھنی بولہیں ناچی

آکاش میں اونچے چڑھ کر وہ بہت سے انگارے برسانے لگا۔ پرتھوی سے جل کی دھارائیں پرگٹ ہونے لگیں۔ بھانت بھانت کے بھوت اور بھوتنیاں "مارو کاٹ ڈالو" کی آواز کرنے لگیں۔

بِشٹا پُوبہ رُدھِر کچ ہاڑا۔ برشئے کبہُوں اُپل بہُو چھاڑا
برش دھُوری کینہہ سی اندھیارا۔ سوجھ نہ آپن ہاتھ پسارا

وہ کبھی تو وِشٹھا (گندگی) پیپ، خون، بال اور ہڈیاں برساتا تھا اور کبھی بہت سے پتھروں کی بارش کرتا تھا۔ پھر اُس نے دھول برسا کر ایسا اندھیرا کر دیا، کہ اپنا ہاتھ پسارا بھی نہیں سوجھتا تھا۔

کپی اُکلانے مایا دیکھیں۔ سب کر مرن بنا ایہی لیکھیں
کوتک دیکھی رام مسکائے۔ بھئے سبھیت سکل کپی جانے

مایا دیکھ کر بانر فوج دل چھوڑ بیٹھی۔ سبھی سوچنے لگے کہ اسطرح میگھناد کی مایا چلتی رہی، تو اس حساب سے تو سب کی موت ہوئی سمجھو۔ یہ تماشہ دیکھ کر شری رام چندر جی مسکرائے۔ اُنھوں نے جان لیا۔ کہ بانر دل ڈر کے مارے سہم گئے ہیں۔

ایک بان کاٹی سب مایا۔ جمے دن کر ہر تمر نکایا
کرپا درشٹی کپی بھالو بلوکے۔ بھئے پربل رن رہہیں نہ روکے

تب شری رام جی نے ایک ہی بان سے مایا کاٹ ڈالی۔ مانو سورج نے مہا اندھکار کو نشٹ کر دیا ہو۔ پھر اُنھوں نے بانر اور بھالوؤں پر کرپا درشٹی کی جس سے وہ ایسے پربل ہو گئے۔ کہ لڑائی سے روکنے پر بھی نہیں رُکتے تھے۔

آیس مانگ رام پہیں انگد آدی کپی ساتھ
لچھمن چلے کرُودھ ہوئے بان سراسن ہاتھ

شری رام جی کی آگیا مانگ کر لچھمن جی کرودھ میں بھر کر ہاتھوں میں دھنش بان لئے ہوئے انگد اور دُوسرے بانر یودھاؤں کو ساتھ لے کر چلے۔

چھتج نین اُر باہو بسالا۔ ہم گری نبھ تن کچھُ ایک لالا
اِہاں دسانن سبھٹ پٹھائے۔ نانا استر سستر گہہ دھائے

اُن کے لال نیتر ہیں۔ چھاتی چوڑی ہے۔ اور بازو لمبے ہیں ہماچل پربت کے سمان چمکتا ہُوا گورے رنگ کا شریر ہے جس میں کچھ لالی بھی ملی ہُوئی ہے۔ ادھر راون نے بھی بڑے بڑے یودھا بھیجے۔ جو بہت سے استر سستر لے کر دوڑے۔

بھُودھر نکھ بٹپ آیُدھ دھاری۔ دھائے کپی جے رام پکاری
بھڑے سکل جوریہی سن جوری۔ اِت اُت جے اِچّھا نہیں تھوری

بانر ہاتھوں میں پہاڑ اور درخت رُوپی ہتھیار لئے اور تیز ناخنوں سے مسلح ہو کر شری رام چندر جی کی جے پکارتے ہوئے دوڑے بانر اور راکشس ایک سے ایک گتھم گتھا ہو گئے۔ اِدھر اُدھر دونوں میں اپنی اپنی فتح کی بڑی زبردست خواہش بنی ہوئی ہے۔

مُٹھکنہہ لاتنہہ دانتنہہ کاٹہیں۔ کپی جے سیل مار پنی ڈاٹہیں
مارُو مارُو دھرُو دھرُو دھرُو مارُو۔ سیس توری گہہ بھجا اُپارو

بانر مُکوں اور لاتوں سے مارتے ہیں۔ دانتوں سے کاٹتے ہیں۔ وجے شیل بانر اُنہیں مار کر پھر ڈانٹتے ہیں۔ مارو۔ مارو، پکڑو۔ پکڑو پکڑ کر مار ڈالو۔ سر توڑ دو۔ اور بازو پکڑ کر اُکھاڑ ڈالو۔

اس رو پُوری رہی نو کھنڈا۔ دھاوہیں جہنہ تہنہ رُنڈ پرچنڈا
دیکھہیں کوتک نبھ سُر برندا۔ کبہُوں کھید کبہُوں انندا

نو کھنڈوں پر ایسی آواز گونج رہی ہے۔ پرچنڈ دھڑ اِدھر اُدھر دوڑ رہے ہیں۔ آکاش میں دیوتاؤں کے گروہ یہ لڑائی کا تماشا دیکھ رہے ہیں۔ اُنہیں کبھی تو دُکھ (جب راکشس قابو پاتے ہوئے نظر آئیں) اور کبھی آنند (جب بانروں کا پلڑا بھاری دکھائی دے) ہوتا ہے۔

رُدھِر گاڑ بھر بھر جمیو اُوپر دھُور اُڑائے
جنُ انگار راسنہہ پر مرتک دھُوم رہیو چھائے

خون سے گڑھے بھر گئے۔ اور اُس پر دھول اُڑ اُڑ کر پڑ رہی ہے وہ دردناک منظر ایسا ہے۔ مانو انگاروں کے ڈھیر پر موت کا دھواں چھا رہا ہو۔

گھائل بیر براجہیں کیسے۔ کُسمت کنسُک کے تروُ جیسے
لچھمن میگھناد دوَو جودھا۔ بھرہیں پرسپر کرِاتی کرودھا

گھائل ہوئے یودھا پرتھوی پر پڑے ہوئے شوبھا پا رہے ہیں۔ جیسے پھُولے ہوئے ٹیسو کے پیڑ ہوں۔ لکشمن اور میگھناد دونو بہادر ویر طیش میں آ کر ایک دوسرے سے بھڑ رہے ہیں۔

ایک ہی ایک سکے نہیں جیتی ۔ نسیچر چھل بل کرے انیتی
گمرودھ ونت تب بھیئو انستا ۔ بھنجبھو رتھ سارتھی نرنتا

ایک دوسرے کو جیت نہیں سکتا۔ میگھ ناد بہت داؤ پیچ اور دھرم ودھ کرنی کرتا ہے ۔ تب شری لکشمن جی بہت جوش میں بھر گئے۔ انھوں نے میگھ ناد کے رتھ کو فوراً توڑ ڈالا اور سارتھی کو مار دیا۔

نانا ودھی پرہار کر سیشا ۔ راچھس بھیئو پران اوسیشا
راون سُت نج من انو مانا ۔ سنکٹھ بھیئو ہری ہہی مم پرانا

لکشمن میگھ ناد پر طرح طرح کے وار کرنے لگے جس سے میگھ ناد قریب المرگ ہو گیا۔ تب میگھ ناد نے اپنے من میں سوچا کہ اب تو میرے پران ہی لے گا۔ بڑا بھاری سنکٹ آن پہنچا۔

بیر گھاتنی چھاڑ یسی سانگی ۔ تیج پُنج لچھمن اُر لاگی
مُورچھا بھئی سکتی کے لاگیں ۔ تب چلی گیئو نکٹ بھے تیاگیں

تب میگھ ناتھ نے ویر گھاتنی (بہادروں کو ہلاک کرنیوالی) شکتی لچھمن پر دے ماری۔ وہ تیج پورن شکتی لچھمن جی کی چھاتی میں لگی۔ شکتی کے لگتے ہی لچھمن جی کو مورچھا آ گئی۔ تب میگھ ناد بیدھڑک ان کے نزدیک چلا گیا۔

میگھ ناد سم کوٹ سہت جودھا رہے اُٹھائیے
جگت آدھار اسیش کیمے اٹھے چلے کھسیائیے

لچھمن جی کے شریر کو سو کروڑ میگھ ناد کے سمان بلوان یودھا اُٹھانے لگے۔ لیکن جگت کے آدھار سروپ شری لکشمن جی اُن سے کیسے اُٹھائے جا سکتے تھے؟ تب وہ ہار مان کر شرمندہ ہو کر چلے گئے۔

سُنو گری جا کرودھ انل جاسو ۔ جارے بھُون چاری دس آسو
سک سنگرام جیت کو تاہی ۔ سیوہیں سُر نر اگ جگ جاہی

شِو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سُنو جن کی کرودھ اگنی چودہ لوکوں کو ایک آن میں بھسم کر دیتی ہے۔ اور جن کی سیوا دیوتا منش اور سب جڑ چیتن پرانی کرتے ہیں۔ اُن لکشمن جی کو بھلا سنسار میں کون جیت سکتا ہے۔

یہ کوتوہل جانے سوئی ۔ جا پر کرپا رام کے ہوئی

سو جپیا بھئی پھر دوؤ باہنی ۔ لگے سنبھارن نج نج انی
اس لیلا کو وہی جان سکتا ہے۔ جس پر کہ شری رام جی کی کرپا ہو۔ شام ہونے پر دونوں طرف کی سینا واپس لوٹ پڑی۔ اور دونوں طرف کے سینا پتی اپنی اپنی سینا کی دیکھ بھال کرنے لگے۔

بیاپک برہم اجت بھُونیشور ۔ لچھمن کہاں بوجھ کرونا کر
تب لگ لے آئیو ہنومانا ۔ انج دیکھ پربھو اتی دکھ مانا

ویاپک، برہم، اجے، برہمانڈ کے سوامی اور دیا کے بھنڈار شری رام چندر جی نے پوچھا لکشمن کہاں ہے؟ تب تک ہنومان جی انہیں اٹھا کر لے آئے۔ چھوٹے بھائی کو اس مردہ حالت میں دیکھ کر پربھو بہت ہی دکھی ہوئے۔

جاموونت کہہ بید سُشینا ۔ لنکا رہے کو پٹھئی لینا
دھر لگھو رُوپ گیئو ہنومنتا ۔ آنیئو بھون سمیت ترنتا

جاموونت نے کہا۔ کہ لنکا میں سکھین نامی وید رہتا ہے اُس کو یہاں لانے کے لئے کسی کو بھیجنا چاہیئے۔ ہنومان جی چھوٹا روپ دھر کر گئے اور سکھین وید کو سمیت اُس کے گھر کے فوراً ہی اُٹھا لائے۔

رام پدار بند سر نائیو آئے سُشین ۔
کہا نام گری اوشدھی جاہو پون سُت لین

سکھین وید نے آتے ہی شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں سر نوایا اور کہا۔ کہ ہے ہنومان! درونا چل پربت پر سے سنجیونی بوٹی لینے جاؤ۔

رام چرن سرسج اُر راکھی ۔ چلا پربھنجن سُت بل بھاکھی
اُہاں دُوت ایک مرم جناوا ۔ راون کال نیمی گرہ آوا ۔

شری رام جی کے چرن کملوں کا ہردے میں دھیان کر کے پون کمار ہنومان جی اپنی طاقت کا سب کو یقین دلا کر چلے۔ اُدھر کسی جاسوس نے راون کو یہ اطلاع پہنچا دی۔ تب راون کال نیمی کے گھر آیا۔

دس مکھ کہا مرم تیہی سُنا ۔ پنی پُنی کال نیمی سر دُھنا
دیکھت تمہہی نگر جیہیں جارا ۔ تاسُ پنتھ کو روکن پارا

راون نے اُس کو سارا حال کہہ سنایا۔ کال نیمی سُنکر سر پیٹنے لگا۔ اُس نے راون کو کہا۔ کہ آپ کے دیکھتے دیکھتے جو مہا ویر

لنکا کو جلا کر صاف نکل گیا۔ اُس کا راستہ کون روک سکتا ہے ؟

بھج رگھوپتی کروہت اپنا۔ چھاڑ ہو نانتھ مرشا جلپنا
نیل کنج تن سندر سیاما۔ ہردے راکھو لوچن ابھیراما

اس لئے شری رگھوناتھ جی کا بھجن کر کے اپنا کلیان کرو۔

ہے ناتھ! جھوٹی بک بک چھوڑ دو۔ آنکھوں کو سُکھ دینے والے نیل کمل کے سمان سُندر شیام شریر کا اپنے ہردے میں دھیان دھرو۔

میں تیں مور موڑھتا تیاگو۔ مہا موہ نسی سوتت جاگو
کال بیال کر بھچھک جوئی۔ سپنے ہُوں سمر کہ جیتئے سوئی

اہنکار، ممتا، موہ کو تیاگ دو۔ اگیان رُوپی رات میں سو رہے ہو۔ سو جاگ اُٹھو۔ جو کال رُوپی سانپ کو بھی ہڑپ کرنے والا ہے۔ کیا کبھی وہ خواب میں بھی لڑائی میں جیتا جا سکتا ہے :-

سُن دس کنٹھ رسان اتی تیہہ من کینہہ بچار
رام دُوت کر مروں برو یہ کھل رت مل بھار

کال نیمی کی اِن باتوں کو سُنکر راون آگ بگولا ہو گیا۔ تب کال نیمی نے من ہی من میں وچار کیا کہ دُشٹ تو مہا پاپوں میں ڈوبا ہُوا ہے۔ اِس لئے اِس کے ہاتھوں سے مرنے کی بجائے تو یہ کہیں بہتر ہے۔ کہ شری رام جی کے دُوت کے ہاتھوں مارا جاؤں۔

اس کہہ چلا رچیسی مگ مایا۔ سر مندر بر باگ بنایا
مارُت سُت دیکھا شبھ آشرم۔ مُنی ہی بوجھ جل پیوں جائے شرم

وہ من میں ایسا وچار کر کے چلا۔ اور راستے میں مایا رچائی۔ تالاب مندر اور سُندر باغ بنایا۔ ہنومان جی نے سُندر آشرم دیکھ کر سوچا کہ مُنی سے پُوچھ کر جل پی لُوں جس سے تھکاوٹ دُور ہو جائے

راچھس کپٹ بیش تہنہ سوہا۔ مایا پتی دُوت ہی چہہ موہا
جائے پون سُت نائیو ماتھا۔ لاگ سو کہے رام گن گاتھا

راکشس وہاں کپٹ سے مُنی کا بھیس بنائے شوبھا پا رہا تھا۔ وہ مُورکھ اپنی مایا سے مایا کے سوامی شری رام جی کے دُوت کو موہ میں ڈالنا چاہتا تھا۔ پون کمار ہنومان جی نے اُس کے چرنوں میں جا کر سر جھکایا۔ وہ کپٹی شری رام جی کے گنوں کی کتھائیں کہنے لگا۔

ہوت مہا رن راون رام ہیں۔ جتیہیں رام نہ سنشیہ یا مہیں
اہاں بھئیں میں دیکھیں ہوں بھائی۔ گیان درشٹی بل موہی ادھیکائی

وہ بولا۔ راون اور رام میں بڑا گھمسان کا رن پڑا ہے۔ بلاشک و شُبہ شری رام جی ہی جیتیں گے۔ میں یہاں بیٹھا ہی سب یدھ کا حال دیکھ رہا ہُوں۔ ہے بھائی! مجھ میں دِویہ درشٹی کی بڑی شکتی ہے۔

ماگا جل تیہیں دینہہ کمنڈل۔ کہہ کپی نہیں اگھاؤں تھوڑیں جل
سر مجن کر آتُر آوہو۔ دچھّا دیئوں گیان جیہیں پاوہو

ہنومان جی نے اُس سے جل مانگا۔ تو اُس نے کمنڈل دے دیا۔ ہنومان جی نے کہا کہ اتنے تھوڑے جل سے میری پیاس نہیں بجھے گی۔ تب وہ بولا۔ تالاب میں نہا کر فوراً یہاں چلے آؤ میں تب تمہیں گُرو منتر دُوں گا۔ جس سے تم گیان کو پراپت کر لو گے۔

سر پیٹھت کپی پد گہا مکریں تب اکلان
ماری سو دھر دویہ تن چلی گگن چڑھ جان

تالاب میں پاؤں رکھتے ہی ایک مچھلی نے ہنومان جی کے پاؤں کو پکڑ لیا۔ تب تو ہنومان جی گھبرائے۔ ہنومان جی نے اُس مچھلی کو مار ڈالا۔ تب وہ دِویہ شریر پا کر بمان پر چڑھ کر آکاش کو چلی۔

کپی تو درس بھئیوں نشپاپا۔ مٹا تات مُنی بر کر ساپا
مُنی نہ ہوئے یہ نسیچر گھورا۔ مانہو ستیہ بچن کپی مورا

اُس نے کہا۔ ہے ہنومان! آپ کے درشن سے میں پاپ رہت ہو گئی۔ ہے تات! اُتم مُنی شری کا شراپ مٹ گیا۔ ہے بانر! یہ مُنی نہیں ہے۔ بلکہ ایک بھیانک راکشس ہے۔ میرا بچن سچ مانو۔

اس کہہ گئی اپچھرا جبہیں۔ نسیچر نکٹ گئیو کپی تبہیں
کہہ کپی مُنی گُر دچھنا لیہو۔ پاچھیں ہم ہی منتر تمہ دیہو

ایسا کہہ کر وہ اپسرا جو مُنی کے سراپ سے مچھلی بنی ہوئی تھی۔ اپنے اصلی رُوپ کو پا کر چلی گئی۔ اُس وقت ہنومان جی راکشس کال نیمی کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کہ ہے مُنی! پہلے گُرو دکشنا لے لیجئے اور پیچھے مجھے گُرو منتر دیجئے۔

سر لنگور لپیٹ پچھارا۔ نج تن پرگٹسی مرتی بار اُو
رام رام کہہ چھاڑسی پرانا۔ سُن من ہرش چلیئو ہنومانا

ہنومان جی نے اُس کے سر کو اپنی پُونچھ میں لپیٹ کر اُسے مار دیا۔ مرتے وقت اُس نے اپنا اصلی راکشس رُوپ پرگٹ

کیا۔ اور رام رام کہہ کر پران تیاگ، دیئے۔ اُس کے منہ سے رام رام کا شبد سُن کر ہنومان جی بہت پرسنّ ہوئے۔ اور آگے چل پڑے

دیکھا سیل نہ اوشدھ چینہا۔ سہسا کپی اُپار گری لینہا
گہہ گری نسی نبھ دھاوت بھیؤ۔ اودھ پُری اُوپر کپی گیئو

ہنومان جی ورونا چل پربت پر پہنچے۔ لیکن سنجیونی بُوٹی کو نہ پہچان سکے۔ تب اُنہوں نے ایک دم پہاڑ کو ہی اکھاڑ لیا۔ پہاڑ کو لے کر ہنومان جی رات کو ہی آکاش مارگ سے دوڑ کر چلے۔ اور اجودھیا پوری کے اوپر پہنچ گئے۔

دیکھا بھرت بسال اتی نسیچر من انومان
بنو پھر سایک مار یئو چاپ سَتروَن لگ تان

بھرت جی نے آکاش میں بہت ہی بڑے بھاری شریر دھاری کو دیکھا۔ تب اُنہوں نے من میں سوچا۔ کہ یہ کوئی راکشس ہے، اُنہوں نے کانوں تک دھنش کو کھینچ کر بنا پھل کا ایک بان مارا۔

پریو مُورچھا ہی لاگت سایک۔ سُمرت رام رام رگھونایک
سُن پریہ بچن بھرت تب دھائے۔ کپی سمیپ اتی آتر آئے

بان لگتے ہی ہنومان جی رام رام کہہ کر بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ رام رام کے پیارے بچنوں کو سُنکر بھرت جی دوڑے اور بڑے بے قرار ہو کر ہنومان جی کے پاس آئے۔

بِکل بلوک کیس اُر لاوا۔ جاگت نہیں بہہ بھانت جگاوا
مُکھ ملین من بھئے دُکھاری۔ کہت بچن بھر لوچن باری

ہنومان جی کو بیاکُل دیکھ کر بھرت جی نے اُنہیں چھاتی سے لگا لیا۔ اُنہوں نے بہت طرح سے ہنومان جی کو جگایا لیکن وُہ جاگتے نہ تھے۔ تب بھرت جی کا چہرہ اُداس ہو گیا۔ وُہ من میں بڑے دُکھی ہوتے۔ اور نیتروں میں آنسو بھر کر یہ بچن بولے۔

جیہیں بِدھی رام بِمُکھ موہی کینہا۔ تیہیں پُنی یہ دارُن دُکھ دینہا
جوں موریں من بچ اُرو کایا۔ پریتی رام پد کمل امایا

جس بدھاتا نے مجھے شری رام جی سے بیمُکھ کیا۔ اُنہوں نے ہی اب یہ پھر ناقابل برداشت دُکھ دیا ہے۔ اگر من بچن اور شریر سے شری رام جی کے چرن کملوں میں میرا نشکام اور سچا پریم ہو۔

تَوں کپی ہو وُ بگت شرم سُولا۔ جوں موپر رگھوپتی انوکُولا
سُنت بچن اُٹھ بیٹھ کپیسا۔ کہہ جے جے تی کوسلادھیسا

اور شری رگھوناتھ جی مجھ پر پرسنّ ہوں۔ تو یہ بانر پیڑا سے رہت ہو کر تازہ دم ہو جائے۔ یہ بچن سُنکر ہنومان جی اودھ پتی شری رام چندر جی کی جے ہو۔ جے ہو کہتے ہوئے اُٹھ بیٹھے۔

لینہہ کپی ہی اُر لائے پُلکت تن لوچن سجل
پریتی نہ ہردے سمائے سُمر رام رگھوکُل تلک

بھرت جی نے ہنومان جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ اُن کا شریر پریم کے مارے پُلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنند کے آنسو چھلک پڑے۔ شری رگھوناتھ جی کا سمرن کر کے بھرت جی کے ہردے میں پریم اُچھل اُچھل پڑتا تھا۔

تات کُسل کہو سُکھ ندھان کی۔ سہت اُنج اُرو مات جانکی
کپی سب چرِت سماس بکھانے۔ بھئے دُکھی من مہہ پچھتانے

بھرت جی بولے۔ ہے تات! لکشمن جی اور جانکی جی سمیت سُکھ ندھان شری رام چندر جی کی کُشل کہو۔ شری ہنومان جی نے سب حال مختصراً کہہ سُنایا۔ بھرت جی سُنکر بہت دُکھی ہوئے اور من میں پچھتانے لگے۔

اہہ دَیو میں کت جگ جائیوں۔ پربھو کے ایکہو کاج نہ آئیوں
جانِ کواوسر من دھر دھیرا۔ پُنی کپی سن بولے بل بیرا

ہا دیو! میں جگت میں دیر تھا ہی پیدا ہوا۔ جو پربھو شری رام جی کے ایک بھی کام نہ آیا۔ پھر وہ نے دھونے کا وقت نہ جان کر من میں دھیرج دھر کر مہابلوان بھرت جی بولے۔

تات گہر ہوئیہی تو ہی جاتا۔ کاج نسائیہی ہوت پربھاتا
چڑھ مم سایک سیل سمیتا۔ پٹھووں تو ہی جہہ کرپانکیتا

ہے تات! تمہیں جانے میں دیر ہو جائے گی۔ اور سورج نکلتے ہی کام بگڑ جائے گا۔ اس لئے تم پربت سمیت میرے بان پر چڑھ جاؤ۔ مَیں تمہیں کرپا کے دھام شری رام جی کے پاس پہنچائے دیتا ہوں۔

سُن کپی من اُپجا ابھیمانا۔ مورین بھار چلیہی کمے باتا
رام پربھاو بچار بہوری۔ بندی چرن کہہ کپی کر جودی

بھرت جی کی یہ بات سُنکر ہنومان جی کے من میں ابھیمان
پیدا ہُوا کہ میرے بوجھ سے یہ بان بھلا کیسے چلے گا؟ لیکن پھر شری
رام جی کی مہما کا وچار کر کے اُنہوں نے بھرت جی کی چرن بندنا کر
کے ہاتھ جوڑ کر یہ بچن کہے۔

تو پرتاپ اُر راکھ پربھو جیہوں ناتھ ترنت
اس کہہ آئیس پائے پد بندی چلیہ ہنومنت

ہے ناتھ! ہے پربھو! میں آپ کے پرتاپ کا ہردے
میں دھیان دھر کر فوراً چلا جاؤں گا۔ ایسا کہہ کر اور بھرت جی سے
آگیا پا کر اُن کی چرن بندنا کر کے ہنومان جی چلے۔

اُہاں رام لچھمن ہی نہاری۔ بولے بچن منج انوساری
اردھ رات گئی کپی نہیں آیو۔ رام اُٹھائے انج اُر لائیو

اُدھر لچھمن جی کو دیکھ کر شری رام جی سادھارن منشوں کی
طرح بچن بولے۔ آدھی رات گزر گئی۔ ابھی تک ہنومان جی نہیں
آئے۔ یہ کہہ کر شری رام چندر جی نے چھوٹے بھائی لکشمن کو
اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔

سکہو نہ دکھت دیکھ موہی کاؤ۔ بندھو سدا تو مردل سبھاؤ
مم ہت لاگ تجیہو پت ماتا۔ سہیہو بپن ہم آتپ باتا

اور بولے۔ ہے بھائی! تم مجھے کبھی دُکھی نہ دیکھ سکتے
تھے۔ تمہارا بڑا ہی کومل سبھاؤ تھا۔ میرے سُکھ کے لئے تم
نے ماتا پتا کو چھوڑا۔ اور بن میں جاڑا گرمی اور تیز ہوا سب کچھ
برداشت کیا۔

سو انوراگ کہاں اب بھائی۔ اُٹھہو نہ سُن مم بچن بکلائی
جوں جنتیو بن بندھو بچھوہو۔ پتا بچن منتیو نہیں اوہو

ہے بھائی! اب وہ پریم کہاں گیا؟ جو میرے دُکھ بھرے
بچنوں کو سُنکر اُٹھتے نہیں۔ اگر مجھے پہلے ہی سے پتہ ہوتا کہ بن
میں بھائی کا بچھوڑا ہوگا۔ تو میں پتا کے بچنوں کو بھی نہ مانتا۔

ست بت ناری بھون پریوارا۔ ہوہیں جاہیں جگ بارہیں بارا
اس بچار جیہ جاگہو تاتا۔ ملے نہ جگت سہودر بھراتا

پتر، دھن، استری، گھر، پریوار یہ بار بار سنسار
میں ہوتے ہیں اور جاتے ہیں۔ لیکن دُنیا میں ماں جائے
بھائی نہیں ملتے۔ ہردے میں ایسا وچار کر کے ہے تات! جاگو۔

جتھا پنکھ بنو کھگ اتی دینا۔ منی بنو پھنی کری بر کر ہینا
اس مم جیون بندھو بنو توہی۔ جوں جڑ دیو جیاوے موہی

جیسے پروں کے بغیر پنچھی، منی کے بغیر سانپ اور
سونڈ کے بغیر ہاتھی بہت ہی دین دُکھی اور بے بس ہو جاتے ہیں
ہے بھائی! اگر مورکھ قسمت مجھے کبھی زندہ رکھے تو تمہارے
بغیر میرا جیون بھی ویسا ہی دردناک ہوگا۔

جیہوں اودھ کون مُنہ لائی۔ ناری ہیت پریہ بھائی گنوائی
برو اپجس سہتیوں جگ ماہیں۔ ناری ہانی بسیش چھت ناہیں

استری کے لئے پیارے بھائی کو کھو کر میں اودھ پوری
میں کون سا منہ لے کر جاؤں گا؟ ہے بھائی! اس سے تو سیتا
جی کے چھن جانے کی بدنامی سہن کرنا میرے لئے کہیں اچھا
اور آسان تھا۔ کیوں کہ استری کے چھن جانے کی ہانی تمہارے
جُدا ہو جانے کی ہانی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔

اب اپلوک سوک ست تورا۔ سہیہ نٹھر کٹھور اُر مورا
نج جننی کے ایک کمارا۔ تات تاسُ تمہ پران آدھارا

ہے بھائی! میرا بے رحم اور کٹھور ہردہ یہ بدنامی اور تمہارے
وِیوگ کا دُکھ دونوں ہی سہن کرے گا۔ لیکن ہے تات! تم اپنی ماتا
کے ایک ہی پتر اور پران آدھار ہو۔

سونپیسی موہی تمہہ ہی گہہ پانی۔ سب بدھی سکھد پرم ہت جانی
اُتر کاہ دیہوں تیہی جائی۔ اُٹھ کن موہی سکھاوہو بھائی

سب پرکار سے مجھے سُکھ دینے والا اور میری بہت ہی بھلائی
کا خیال کر کے اُنہوں نے تیرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سونپا تھا۔ میں اب جا
کر انہیں کیا جواب دوں گا۔ ہے بھائی! تم اُٹھ کر مجھے کیوں نہیں
سمجھاتے۔

بہو بدھی سوچت سوچ بموچن۔ سروت سلل راجو دل لوچن
اُما ایک اکھنڈ رگھو رائی۔ نر گتی بھگت کرپال دیکھائی

جن کا سمرن کر کے سب چنتا دُور ہو جاتی ہے وہ چنتا
کو چھڑانے والے پربھو بہت طرح سے سوچ کر رہے ہیں۔ ان
کے کمل کی پنکھڑیوں کے سمان سُندر نیتروں سے شوک کے

آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی ہے۔ شیو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! شری رگھوناتھ جی ایک واحد اور اکھنڈ ہیں۔ بھگت پر کرپا کرنے والے بھگوان نے لیلا کر کے منش کی حالت دکھلائی ہے۔

پربھو پرلاپ سن کان بکل بھئے بانر نکر
آئے گیؤ ہنومان جمی کرونا مہہ بیر رس

پربھو کے لیلا مانو سے کئے گئے ورلاپ کو کانوں سے سنکر بانر دل ویاکل ہو گئے۔ اتنے میں ہنومان جی آ پہنچے۔ مانو رس اور دیا کے پرسنگ میں ویرتا کا پرسنگ آ گیا ہو۔

ہرش رام بھینٹیو ہنومانا۔ اتی کرتگیہ پربھو پرم سجانا
ترت بید تب کینہہ اپائی۔ اٹھ بیٹھے لچھمن ہرشائی

شری رام جی پرسن ہو کر ہنومان جی کو گلے لگا کر ملے۔ پربھو پرم چتر اور بہت ہی احسان مند ہیں۔ تب فوراً ہی سکھین وید نے دوائی تیار کر کے لکشمن جی کو پلائی۔ وہ فوراً ہی پرسن ہو کر اٹھ بیٹھے۔

ہردے لائی پربھو بھینٹیو بھراتا۔ ہرشے سکل بھالو کپی براتا
کپی پنی بید تہاں پہنچاوا۔ جیہی بدھی تبہیں تاہی لے آوا

پربھو شری رام جی لکشمن جی کو چھاتی سے لگا کر ملے۔ بھالو اور بانروں کے دل سب پرسن ہو گئے۔ پھر ہنومان جی جس طرح پہلے سکھین وید کو لنکا سے لائے تھے۔ اسی پرکار اسے وہاں پہنچا آئے۔

یہ برتانت دسانن سنیو۔ اتی بشاد پنی پنی سر دھنیو
بیاکل کنبھ کرن پہیں آوا۔ بیدھ جتن کر تاہی جگاوا

یہ سماچار جب راون نے سنا۔ تو وہ کلیش کے مارے بار بار سر پیٹنے لگا۔ وہ گھبرایا ہوا کنبھ کرن کے پاس آیا۔ اور بہت سے اپائے کر کے اس نے اس کو نیند سے جگایا۔

جاگا نسیچر دیکھئے کیسا۔ مانہوں کال دیہہ دھر بیسا
کنبھ کرن بوجھا کہو بھائی۔ کاہے تو مکھ رہے سکھائی

کنبھ کرن اٹھ بیٹھا۔ وہ ایسا دکھائی دیتا ہے۔ مانو کال مجسم روپ ہو کر بیٹھا ہو۔ کنبھ کرن نے راون سے پوچھا۔ کہو بھائی۔ تمہارے مکھ کیوں سوکھ رہے ہیں۔

کتھا کہی سب تیہیں ابھیمانی۔ جیہی پرکار سیتا ہر آنی
تات کپنہہ سب نسیچر مارے۔ مہا مہا یودھا سنگھارے

ابھیمانی راون نے سیتا جی کے ہرن سے لے کر اب تک کی ساری کتھا کہہ کر سنائی۔ اور کہا۔ ہے تات! بانروں نے سب راکشس مار ڈالے۔ بڑے بڑے مکھیا یودھاؤں کو بھی ہلاک کر دیا۔

درمکھ سر رپو منج اہاری۔ بھٹ اتی کایہ اکمپن بھاری
اپر مہودر آدک بیرا۔ پرے سمر مہی سب رندھیرا

درمکھ، دیوانتک، نرانتک، اتی کایا، اکمپن اور مہودر وغیرہ مشہور مشہور ویر سبھی یدھ میں کام آ چکے ہیں۔

سن دسکندھر بچن تب کنبھ کرن بلکھان
جگدمبا ہر آنی اب سٹھ چاہت کلیان

تب راون کے بچن سنکر کنبھ کرن تڑپ کر بولا۔ ارے مورکھ! جگت ماتا جانکی جی کو چھین کر اب تو اپنی بھلائی چاہتا ہے۔

بھل نہ کینہہ تیں نسیچر ناہا۔ اب موہی آئے جگائیہی کاہا
اجہوں تات تیاگ ابھیمانا۔ بھجہو رام ہوئیہی کلیانا

ہے راکشس راج! تم نے اچھا نہیں کیا۔ اب مجھے جگانے سے کیا مطلب؟ ہے تات! اب بھی ابھیمان چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کرو۔ بس اسی میں تمہارا کلیان ہے۔

ہیں دس سیس منج رگھونایک۔ جاکے ہنومان سے پایک
اہہ بندھو میں کینہہ کھوٹائی۔ پرتھمہیں موہی نہ سنائے ہی آئی

ہے دس مکھ! جن کے ہنومان جیسے سیوک ہیں۔ وہ رگھوناتھ جی کیا منش ہیں؟ ہائے بھراتا! تو نے بہت برا کیا۔ پہلے ہی آ کر یہ سارا حال مجھے کیوں نہ بتایا؟

کینہیو پربھو برودھ تیہی دیوک۔ سو برنچی سر جاکے سیوک
نارد منی موہی گیان جو کہا۔ کہتیو تو ہی سمے نرباہا

ہے سوامی! تم نے اس پرم دیوتا سے دشمنی سہیڑلی ہے جس کے شیو برہما آدی دیوتا سیوک ہیں۔ نارد منی نے مجھے جو گیان کہا تھا۔ وہ میں تجھے سناتا۔ لیکن اب تو وقت ہی ہاتھ سے نکل گیا۔

اب بچھرانک بھینٹ موہی بھائی۔ لوچن سپھل کروں میں جائی
سیام گات سرسیر وہ لوچن۔ دیکھوں جائے تاپ ترے لوچن

ہے بھائی! اب تو آخری بار مجھ سے بغلگیر ہو کر مل لے۔ میں جا کر اپنے نیتر سپھل کروں تینوں تاپوں کو چھڑانے والے شیام شریر کمل نیتر بھگوان شری رام جی کے جا کر درشن کروں۔

رام روپ گن سمرت مگن بھیئو چھن ایک
راون مانگیئو کوٹ گھٹ مد اُر وہیش انیک

شری رام جی کے روپ اور گنوں کا سمرن کر کے وہ پل بھر کے لئے اُن کے پریم میں مگن ہو گیا۔ پھر اُس نے راون سے کروڑوں شراب کے بھرے ہوئے گھڑے اور بے شمار بھینسے منگوائے۔

مہش کھائے کر مدرا پانا۔ گرجا بجر اگھات سمانا
کنبھ کرن دُرمد رن رنگا۔ چلا دُرگ تج سین نہ سنگا

بھینسے کھا کر اور شراب پی کر وہ بجلی کے سمان گرجا۔ وہ لڑائی کے نشے میں بدمست ہو کر قلعہ چھوڑ کر چلا۔ اُس کے ساتھ فوج نہ تھی۔

دیکھ بھبیشن آگیں آئیو۔ پریو چرن نج نام سنائیو
انج اُٹھائے ہردہ تیہی لائیو۔ رگھوپتی بھگت جان من بھائیو

کنبھ کرن کو دیکھ کر بھبیشن جی آگے آئے اپنا نام بتلا کر وہ اُن کے چرنوں پر گر پڑے۔ چھوٹے بھائی کو اُٹھا کر کنبھ کرن نے چھاتی سے لگا لیا اور شری رگھو ناتھ کا بھگت جان کر وہ اُن پر بہت پرسن ہوئے۔

تات لات راون موہی مارا۔ کہت پرم ہت منتر بچارا
تیہیں گلانی رگھوپتی پہیں آئیوں۔ دیکھ دین پربھو کے من بھائیوں

ہے تات! میں نے راون کو نیک صلاح دی تھی۔ لیکن اُس نے میرے لات ماری۔ اُسی ہانی کے مارے میں شری رگھو ناتھ جی کے پاس آیا۔ مجھے دین دُکھی دیکھ کر پربھو مجھ پر بہت پرسن ہوئے۔

سنو سُت بھیئو کال بس راون۔ سو کہ مان اب پرم سکھاون
دھنیہ دھنیہ تیں دھنیہ بھبیشن۔ بھیئے ہو تات نسیچر کل بھوشن

کنبھ کرن نے کہا۔ ہے بیٹا! راون تو کال کے وش ہو گیا ہے۔ وہ اب کسی کی نصیحت کیا مانے گا (اِن دنوں اُس کے سر پر موت ناچ رہی ہے۔ اِس لئے اگر کوئی اُسے بھلے کی بات کہتا ہے۔ تو وہ اُسے بُری معلوم ہوتی ہے) ہے بھبیشن! تو دھنیہ ہے۔ دھنیہ ہے۔ ہے تات! تو راکشس کل کا سرتاج ہو گیا۔

بندھو بنس تیں کینہ اُجاگر۔ بھجیہو رام سوبھا سکھ ساگر

ہے بھائی! تو نے اپنے کُل کو چار چاند لگا دیئے۔ جو شوبھا اور سُکھ کے سمندر شری رام جی کے بھجن میں لگ گیا۔

بچن کرم من کپٹ تج بھجیہو رام رن دھیر
جاہو نہ نج پر سوجھ موہی بھیئوں کال بس بیر

من بچن اور کرم سے کپٹ چھوڑ کر رن دھیر شری رام جی کا بھجن کرو۔ ہے بھائی! اب تم چلے جاؤ۔ میں کال کے وش ہوں۔ مجھے اپنا پرایا اِس وقت کچھ نہیں سوجھتا۔

بندھو بچن سن چلا بھبیشن۔ آئیو جہہ ترے لوک بھوشن
ناتھ بھودھر آکار سریرا۔ کنبھ کرن آوت رن دھیرا

بھائی کے بچن سن کر بھبیشن جی لوٹ گئے۔ تینوں لوکوں کے سرتاج شری رام چندر جی کے پاس آ کر اُنہوں نے کہا۔ ہے ناتھ! پربت کے سمان وکرال شریر والا لڑاکا ویر کنبھ کرن آ رہا ہے۔

ایتنا کپنہہ سُنا جب کانا۔ کلکلائے دھائے بلوانا
لئے اُٹھائے ٹپ اُدبھو دھر۔ کٹکٹائے ڈارہیں تا اُوپر

باندروں نے جب کنبھ کرن کے آنے کی خبر سنی تو وہ سب باند یودھا پرسن ہو کر دوڑے۔ درخت اور پہاڑ اُنہوں نے اکھاڑ کر اُٹھا لئے اور کرودھ سے دانت پیس کر کنبھ کرن کے اُوپر پھینکنے لگے۔

کوٹ کوٹ گری سکھر پرہارا۔ کریہیں بھالو کپی ایک ایک بارا
مُریو من تن ٹریو نہ ٹاریو۔ جمے گج ارک پھلن کو ماریو

ریچھ اور باندروں نے ایک ساتھ ہی کروڑوں پہاڑوں کے ٹکڑے (تودوں) کو کنبھ کرن پر پھینکا لیکن کروڑوں واروں سے نہ تو من میں وہ ذرا گھبرایا اور نہ ہی شریر سے ڈگمگایا۔ وہ باندر اور بھالوؤں کے واروں کو کچھ بھی خیال میں نہ لاتے ہوئے برابر بڑھا چلا آ رہا ہے۔ جیسے کہ سورج مکھی پھولوں کی مار سے مست ہاتھی پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔

تب مارُت سُت مُٹھیکا ہینو۔ پریو دھرنی بیاکل سر دھُنیو
پُنی اُٹھ تیہیں ماریو ہنومنتا۔ گھُرمت بھوتل پریو ترنتا

تب ہنومان جی نے کنبھ کرن کے ایک زور سے گھونسا مارا۔ جس سے دیاکل ہو کر وہ پرتھوی پر گر پڑا۔ پھر کنبھ کرن نے سنبھل کر ہنومان جی کو مارا۔

ہنومان جی چکر کھا کر زمین پر گر پڑے۔

پُنی نل نیل ہی اتہی پچھاڑے سی۔ جھنٹ جھنٹ پٹک پٹک مارسی
چلی بلی انکھ سین پرائی۔ اتی بھے ترسیت نکو سموہائی

پھر اُس نے نل نیل کو بھی دھرتی پر دے مارا۔ اور دوسرے بے شمار بانر اور بھالو یودھاؤں کو پٹک پٹک کر زمین پر گرا دیا۔ بانر فوج بھاگ چلی۔ اُس کے بھے کے مارے سب ڈر گئے۔ کوئی سامنے نہیں ٹھہرتا۔

انگد آدی کپی مورچھت کر سمیت سگریو
کانکھ داب کپی راج کہنہ چلا امت بل سینو

بے حد بلوان کنبھ کرن نے سگریو سمیت انگد وغیرہ بانر یودھاؤں کو مورچھت کر دیا۔ اور پھر سگریو کو اپنی بغل میں دبا کر وہ لنکا کو چلا۔

اُما کرت رگھوپتی نرلیلا۔ کھیلت گرڑ جیسے اہی گن میلا
بھرکٹی بھنگ جو کالہی کھائی۔ تاہی کہ سوہے ایسی لرائی

شوجی کہتے ہیں۔ اے پاربتی! شری رگھوناتھ جی ویسے ہی منش لیلا کر رہے ہیں۔ جیسے کہ گرڑ سانپوں کی ٹولیوں میں مل کر کھیلتا ہو۔ جو اپنی جنبش ابرو (بھنووں کے اشارے ماتر) سے کال کو بھی ڈکار جاتے ہیں۔ انہیں کہیں ایسی لڑائی شوبھا دیتی ہے۔

جگ پاونی کیرتی بستری ہیں۔ گائے گائے بھو ندھی نر تری ہیں
مورچھا گئی مارت سُت جاگا۔ سگریو ہی تب کھوجن لاگا

بھگوان اس طرح لیلا کر کے سنسار کو پوتر کرنے والی اپنی کیرتی (شہرت) پھیلا رہے ہیں۔ جس کو گا گا کر منش سنسار ساگر سے پار اُتر جائیں گے۔ ہنومان جی کی مورچھا کھل گئی۔ جاگ کر وہ سگریو کو ڈھونڈنے لگے۔

سگریو ہو کے مورچھا بیتی۔ نبک گیو تیہی مرتک پرتیتی
کاٹے سی دسن ناسکا کانا۔ گرج اکاش چلیو تیہیں جانا

سگریو کی بھی مورچھا کھل گئی۔ کنبھ کرن نے تو انہیں مرا ہوا ہی جانا تھا۔ وہ موقع پا کر بغل سے کود گئے۔ انہوں نے اپنے دانتوں سے کنبھ کرن کی ناک اور کان کاٹ ڈالے۔ تب گرج کر آکاش کو چلے۔ تب کنبھ کرن نے جانا۔

گہیو چرن گہہ بھومی پچھارا۔ اتی لاگھو اُٹھ پربھو تیہی مارا
پُنی آئیو پربھو پہیں بلوانا۔ جے تی جے تی جے کرپا ندھانا

اُس نے سگریو کے پاؤں پکڑ کر اُسے زمین پر پٹک دیا۔ بڑی پھرتی سے اُٹھ کر سگریو نے اُس کو پھر مارا۔ تب بلوان سگریو پربھو کے پاس آئے اور بولے۔ کرپا ندھان پربھو کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔

ناک کان کاٹے جیہہ جانی۔ پھرا کرودھ کر بھئی من گلانی
سہج بھیم پُنی بنو شرتی ناسا۔ دیکھت کپی دل اپجی تراسا

جب کنبھ کرن نے اپنے ناک اور کان کٹے ہوئے دیکھے۔ تو وہ بڑا کھسیانا ہوا۔ وہ غصے میں بھر کر پھر بانر سینا کی طرف لوٹا۔ ایک تو اُس کی شکل قدرتی ہی ڈراؤنی تھی۔ لیکن ناک اور کان کٹ جانے سے تو وہ بہت ہی ڈراؤنی شکل کا ہو گیا۔ جس کو دیکھ کر بانر دل ڈر کے مارے سہم گئے۔

جے جے جے رگھوبنس منی دھائے کپی دے ہوہ
ایک ہی بار تاسُ پر چھاڑیو گری نرجھر جوہ

رگھوکل کے سرتاج شری رام جی کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ ایسا پکار کر ہجوم کر کے بانر دوڑے۔ اور سب نے ایک ہی ساتھ اُس پر بہت سے پہاڑوں کے شکھروں اور درختوں کو اُکھاڑ کر گرایا۔

کنبھ کرن رن رنگ بردھا۔ سنمکھ چلا کال جن کرودھا
کوٹ کوٹ کپی دھر دھر کھائی۔ جن ٹیڑی گری گہار سمائی

لڑائی کے نشے میں بدمست کنبھ کرن بانر سینا کے مقابلے کے لئے یوں بڑھا۔ مانو غیض میں آ کر خود کال ہی بڑھا چلا آ رہا ہے۔ وہ کروڑ کروڑ بانروں کو ایک ساتھ ہی پکڑ پکڑ کر کھانے لگا۔ بانر اُس کے منہ میں ایسے گھس رہے ہیں مانو پربت کی گپھا میں ٹڈیاں گھس رہی ہوں۔

کوٹنہہ گہہ سریر سن مردا۔ کوٹنہہ مینج ملو مہی گردا
مکھ ناسا شرونہہ کیں باٹا۔ نسر پراہیں بھالو کپی ٹھاٹا

کروڑوں بانروں کو پکڑ کر اُس نے شریر سے ہی مسل دیا۔ کروڑوں کو ہاتھوں سے بھینچ کر دھرتی کی خاک میں ملا دیا۔ پیٹ میں گئے ہوئے بانر اور بھالو اُس کے منہ ناک اور کانوں کے چھیدوں سے نکل نکل کر بھاگ رہے ہیں۔

رن مد مت نساچر دَرپا۔ بسو گرسہی جن ایہی بدھی اَرپا
مرے سبھٹ سب پھرہی نہ پھیرے۔ سوجھ نہ نین سنہہ نہیں ٹیرے

لڑائی کے نشے میں بدمست راکشس اس طرح دکھائی دیتا ہے گویا ودھاتا نے سارا سنسار ہی اُس کے کھانے کے لئے ارپن کر دیا ہو۔ سب یودھا بھاگ گئے وہ لوٹائے نہیں

نہیں ہوتے۔ انہیں آنکھوں سے کچھ سجھائی نہیں پڑتا۔ اور نہ ہی پکارنے
پر کانوں سے سنتے ہیں۔

کنبھ کرن کپی فوج بِڈاری۔ سُن دھائی رجنی چر دھاری ۲۸
دیکھ رام بِکل کٹکائی ۲۸۔ رِپُو انیک نانا بدھی آئی

کنبھ کرن نے بانر فوج کو تتر بتر کر دیا۔ یہ سن کر راکشس فوج
بھی چڑھ دوڑی۔ شری رام چندر جی نے جب دیکھا۔ کہ بانر سینا حوصلہ
چھوڑ بیٹھی ہے۔ اور دشمن کی بھانت بھانت کی فوج چڑھ دوڑی ہے

سنُو سگریو بِبھیشن انج سنبھارہو سَیبن
میں دیکھہوں کھل بل دل ہی بولے راجیونین

تب کمل نیتر شری رام چندر جی بولے۔ ہے سگریو بِبھیشن
اور لکشمن! سنو۔ میں تو دشٹ کنبھ کرن سے طاقت آزمائی کرتا ہوں
اور تم سب مل کر راکشس فوج کو سنبھالو۔

کر سارنگ ساج کٹی بھاتھا۔ اری دل دلن چلے رگھوناتھا
پرتھم کینہہ پربھو دھنش ٹنکورا۔ رِپُو دل بدھر بھیئو سُن سورا

ہاتھوں میں شارنگ دھنش اور کمر میں ترکش کس کر شری
رگھوناتھ جی دشمن دل کو کچلنے چلے۔ پربھو نے پہلے تو دھنش کا ٹنکار
کیا۔ جس کی ڈراؤنی آواز سنتے ہی راکشس دل بہرہ ہو گیا۔

ستیہ سندھ چھانڑے سر لچھّا۔ کال سرپ جنُ چلے سپچھّا
جہنہ تہنہ چلے بِپُل ناراچا۔ لگے کٹن بھٹ بکٹ پساچا

ستیہ برت دھاری شری رام چندر جی نے ایک لاکھ بان چھوڑے
وہ بان ایسے چلے مانو پنکھ والے کال روپی سانپ چلے ہوں۔ ادھر ادھر
بہت سے بان چھوڑے۔ جس سے مہا وکٹ راکشس دل کے یودھا
کٹنے لگے

کٹہیں چرن اُر سر بھجدنڈا۔ بہتک بیر ہوہیں ست کھنڈا
گھرم گھرم گھائل مہی پرہیں۔ اٹھ سنبھار سُبھٹ پنی لرہیں

ان کے پاؤں، چھاتی، سر اور لمبے بازو کٹ رہے ہیں۔
بہت سے بہادروں کے سو سو ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ زخمی ہو کر یودھا
چکرا چکرا کر زمیں پر گر رہے ہیں۔ ان میں سے شریشٹھ یودھا پھر سنبھل
کر اٹھتے اور لڑتے ہیں۔

لاگت بان جلد جمی گاجہیں۔ بہتک دیکھ کٹھن سر بھاجہیں
رُنڈ پرچنڈ مُنڈ بنو دھاوہیں۔ دھرُ دھرُ مارُ مارُ دھنی گاوہیں

بان لگتے ہی وہ بادل کی طرح گرجتے ہیں۔ بہت سے تو کٹھن
بانوں کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ بنا سر کے پرچنڈ دھڑ دوڑ رہے
ہیں۔ اور پکڑ لو۔ پکڑ لو، مارو، مارو کا شبد کرتے ہوئے چلا رہے ہیں۔

چھن مہنہ پربھو کے سائکنہ کاٹے بکٹ پساچ
پنی رگھوبیر نشنگ مہنہ پربیسے سب ناراچ

چھن بھر میں ہی پربھو کے بانوں نے راکششوں کو کاٹ
کر گرا دیا۔ پھر وہ سبھی بان لوٹ کر شری رام جی کے ترکش میں گھس گئے

کنبھ کرن من دیکھ بچاری۔ ہتِ چھن ماجھ نسا چر دھاری
بھا اتی کرودھ مہابل بیرا۔ کیو مرگ نایک ناد گمبھیرا

کنبھ کرن نے من میں وچار کر کے دیکھا کہ چھن بھر میں ہی
شری رام چندر جی نے راکشس سینا کو مار ڈالا۔ تب وہ مہابلی یودھا غصہ
میں آگ بگولا ہو گیا۔ اور دھاڑ کر شیر کے سمان گرجا۔

کوپ مہی دھر لئے اپاری۔ ڈارے جہنہ مرکٹ بھٹ بھاری
آوت دیکھ سَیل پربھو بھارے۔ سرنہہ کاٹ رج سم کر ڈارے

وہ کرودھ میں بھر کر پہاڑ اکھاڑ لایا۔ اور جہاں بھاری بانر یودھا
تھے۔ وہاں اسے گرا دیا۔ شری رام جی نے بڑا بھاری پربت آتے دیکھ
کر اسے اپنے بانوں سے چور چور کر کے مٹی بنا کر زمین پر گرا دیا۔

پنی دھنُ تان کوپ رگھونایک۔ چھانڑے اتی کرال بہو سائک
تن مہنہ پربسی نسر جاہیں۔ جنُ دامنی گھن ماجھ سماہیں

رگھوناتھ جی نے پھر غصے میں بھر کر دھنش کو تان کر بہت سے
بھیانک بان چھوڑے۔ وہ بان کنبھ کرن کے شریر میں گھس کر ایسے
نکل جاتے ہیں۔ جیسے کہ بجلی بادل میں چھپ جاتی ہے۔

سونت سروت سوہ تن کارے۔ جنُ کجل گری گیرو پنارے
بکل بلوک بھالو کپی دھائے۔ ہنسا جبہیں نکٹ کپی آئے

اس کے کالے شریر سے خون نکلتا ہوا ایسے شوبھا پا رہا
ہے۔ مانو کاجل کے پہاڑ سے لال گیرو کے پرنالے بہہ رہے ہوں۔
اسے ویاکل دیکھ کر بھالو اور بانر دوڑے جب وہ اس کے نزدیک
آئے۔ تب وہ ہنسا۔

مہاناد کر گرجا کوٹ گہ کپیس

مہی پٹکے گج راج اِو سینہہ کرے دس بس

اور گھور شبد کر کے گرجا۔ اور کروڑ کروڑ بانروں کو پکڑ کر ایراونت ہاتھی کی طرح پٹک پٹک کر زمین پر گرانے لگا۔ اور راون کی قسم کھانے لگے

بھاگے بھالو بلی مکھ جوتھا۔ برک بلوک جیمی میش برونتھا
چلے بھاگ کپی بھالو بھوانی۔ بکل پکارت آرت بانی

یہ دیکھ کر بانر اور بھالوؤں کے دل ایسے ڈر کر بھاگے جیسے بھیڑیے کو دیکھ کر بھیڑوں کا جھنڈ بھاگ جاتا ہے۔ شوجی کہتے ہیں۔ ہے بھوانی! بانر اور بھالو چیخ و پکار کرتے بھاگ کھڑے ہوئے۔

یہ نسیچر دکال سم اہی۔ کپی کل دیس پرن اب چاہی
کرپا باری دھر رام کھراری۔ پاہی پاہی پرنتارتی ہاری

وہ کہنے لگے کہ یہ راکشس یودھا تو قحط کے سمان ہے۔ جو بانر کل روپی دیش میں پڑنا چاہتا ہے۔ ہے کھر کے دشمن شری رام جی ہے کرپا کی بارش برسانے والے رگھوناتھ جی! ہماری رکشا کیجیے۔

سکرن بچن سنت بھگوانا۔ چلے سدھا سر آسن بانا
رام سین نج پاچھیں گھالی۔ چلے سکوپ مہابل شالی

ان کے درد بھرے بچنوں کو سن کر بھگوان شری رام جی دھنش بان سنبھال کر چلے۔ مہابل شالی شری رام جی نے بانر فوج کو اپنے پیچھے کر لیا اور وہ کرودھ میں بھر کر چلے۔

کھینچ دھنش سر ست سندھانے۔ چھوٹے تیر سریر سمانے
لاگت سر دھاوا رس بھرا۔ کدھر ڈگمگت ڈولت دھرا

انہوں نے دھنش بان کھینچ کر سو بان مارے وہ بان چھوٹتے ہی کنبھ کرن کے شریر میں گھس گئے۔ بانوں کے لگتے ہی وہ آگ بگولا ہو کر دوڑا۔ اس کے دوڑنے سے پربت ڈگمگانے لگے اور زمین تھرتھرانے لگی۔

لینہہ ایک تہیں سیل اپاٹی۔ رگھوکل تلک بھجا سوئی کاٹی
دھاوا بام باہو گری دھاری۔ پربھو سوؤ بھجا کاٹ مہی پاری

اس نے ایک پہاڑی اکھاڑ لی۔ رگھوکل کے سرتاج شری رام جی نے اس کا وہ بازو کاٹ ڈالا۔ تب وہ اپنے بائیں بازو میں پہاڑ کو اٹھا کر دوڑا۔ پربھو شری رام جی نے وہ بازو بھی کاٹ کر زمین پر ڈال دیا

کاٹیں بھجا سوہ کھل کیسا۔ پچھ ہین مندر گری جیسا
اُگر بلوکن پربھو ہی بلوکا۔ گرسن چہت مانہوں تریلوکا۔

بازوؤں کے کٹ جانے پر وہ دشٹ ایسی شوبھا پانے لگا مانو بغیر پروں کے مندراچل پربت ہو۔ اس نے ڈراؤنی آنکھوں سے پربھو شری رام جی کی طرف دیکھا۔ مانو تینوں لوکوں کو نگل جانا چاہتا ہو

کر چکار گھور اتی دھاوا بدن پسار
گگن سدھ سر تراست ہاہا ہیت پکار

وہ بڑے زور سے چنگھاڑ کر منہ پھیلا کر شری رام جی کی طرف کو لپکا۔ آکاش میں سدھ اور دیوتا ڈر کے مارے ہا! ہا! ہا! اس پرکار پکارنے لگے۔

سبھئے دیو کرونا ندھی جانیو۔ شرون پرجنت سراسن تانیو
بسکھ نکر نسیچر مکھ بھرےئو۔ تدپی مہابل بھومی نہ پریؤ

دیا ندھان شری رام چندر جی نے دیوتاؤں کو ڈرے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے دھنش بان کو کان تک کھینچا اور کنبھ کرن کے منہ کو بہت سے بانوں سے بھر دیا۔ تو بھی وہ مہابلی راکشس یودھا دھرتی پر نہ گرا۔

سر ہہ بھرا مکھ سنمکھ دھاوا۔ کال ترون سجیو جنو آوا
تب پربھو کوپ تیبر سر لینہا۔ دھر تے بھن تاس سر کینہا

مکھ میں بان بھرے ہوتے ہی وہ پربھو شری رام جی کی طرف دوڑا۔ مانو کال روپی جیتا جاگتا ترکش ہی آرہا ہے۔ تب پربھو نے غصے میں بھر کر ایک بہت ہی تیکھے بان سے اس کے سر کو دھڑ سے جدا کر دیا۔

سو سر پریو دسانن آگیں۔ بکل بھیو جمی پھن منی تیاگیں
دھرنی دھسے دھر دھاو پرچنڈا۔ تب پربھو کاٹی کینہہ دو کھنڈا

وہ سر راون کے سامنے جا گرا۔ جیسے منی چھین جانے سے سانپ ویاکل ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی کنبھ کرن کے سر کو دیکھ کر راون تڑپ اٹھا۔ کنبھ کرن کا پرچنڈ دھڑ دوڑا جس سے زمین نیچے کو دھنسنے لگی۔ تب پربھو نے کاٹ کر اس کے دھڑ کے دو ٹکڑے کر دیے۔

پرے بھومی جمی نبھ تیں بھودھر۔ ہیٹھ داب کپی بھالو نشاچر
تاسو تیج پربھو بدن سمانا۔ سر منی سبہیں اچنبھو مانا

جیسے آکاش سے پہاڑ گرا ہو۔ ایسے ہی کنبھ کرن کے شریر

کے ٹکڑے کٹ کر پرتھوی پر گرے۔ اُن کے نیچے بہت سے بھالو باندر اور راکشس دب گئے۔ کنبھ کرن کے شریر سے تیج نکل کر پربھو شری رام جی کے مُکھ میں سما گیا۔ یہ دیکھ کر دیوتا اور منی لوگوں کو بہت بڑا اچنبھا ہُوا۔

سُر دُندبھیں بجاوہیں ہرشہیں۔ اُستتی کرہیں سُمن بہہ برشہیں
کر بنتی سُر سکل سدھائے۔ تیہی سمے دیو رشی آئے

نقارے بجا بجا کر دیوتا خوشیاں مناتے ہیں۔ اور پربھو شری رام کی تعریف کرتے ہوئے پھولوں کی برسا کرتے ہیں۔ بنتی کر کے سب دیوتا چلے گئے۔ اتنے میں دیو رشی نارد جی آ گئے۔

گگن اُپر ہری گُن گن گائے۔ رُچر بیر رس پربھو من بھائے
بیگ ہتہو کھل کہہ منی گئے۔ رام سمر مہی سوبھت بھئے

آکاش پر سے ہی نارد جی نے پربھو شری رام جی کی ویرتا کے سُندر گُن گائے جسے سُن کر پربھو پرسن ہوئے۔ منی یہ کہہ کر چلے گئے کہ جلدی دُشٹ راون کو مار دیجئے۔ اس وقت شری رام چندر جی یدھ بھومی میں آ کر شوبھا پانے لگے۔

سنگرام بھومی براج رگھوپتی اتُل بل کوسل دھنی
شرم بندو مُکھ راجیو لوچن ارُن تن سونت کنی
بھج جُگل پھیرت سر سرا سن بھالو کپی چہو دس بنے
کہہ داس تُلسی کہہ نہ سک چھبی شیش جیہی آنن گھنے

لاثانی یودھا اور دھرم پتی شری رگھوناتھ جی رن بھومی میں براج رہے ہیں۔ مُکھ پر پسینے کی بُوندیں ہیں۔ کمل کے سمان نیتروں میں کچھ لالی آ گئی ہے۔ شریر پر خون کے قطرے ہیں۔ اپنی دونوں بھجاؤں میں دھنش بان گھما رہے ہیں۔ اُن کے چاروں طرف ریچھ اور بانر سجے کھڑے ہیں۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ جن کے ہزار مُکھ ہیں ایسے شیش جی بھی پربھو کی اس شوبھا کا ورنن نہیں کر سکتے۔

نسیچر ادھم ملاکر ناہی دینہہ نج دھام
گرجا تے نر مندمتی جے نہ بھجہیں شری رام

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جو کنبھ کرن نیچ راکشس اور پاپوں کی کھان تھا۔ اُسے بھی رام جی نے پرم دھام دے دیا۔ اس لئے وہ شخص بہت ہی مورکھ مند متی ہیں جو اُن شری رام جی کو نہیں بھجتے۔

دن کے انت پھرین دوؤ انی۔ سمر بھئی سُبھٹن سرم گھنی
رام کرپا کپی دل بل باڑھا۔ جمہے ترن پائے لاگ اتی ڈاڑھا

دن ختم ہونے پر دونوں کی فوجیں لوٹ چلیں۔ آج کے یُدھ میں یودھا لوگ بہت ہی تھک گئے۔ لیکن بانر ریچھ تو شری رام جی کی کرپا سے پھر تر و تازہ ہو گئے۔ ان کا بل بڑھ گیا۔ جس پرکار گھاس پھوس ڈالنے سے اگنی بہت بڑھ جاتی ہے۔

چھیجہیں نسیچر دن اُرو راتی۔ نج مُکھ کہیں سُکرت جیہی بھانتی
بہو بلاپ دسکندھر کرئی۔ بندھو سیس پُنی پُنی اُر دھرئی

جس پرکار اپنے منہ سے اپنے نیک کرموں کی بڑائی کرنے سے نیک کرموں کا پھل گھٹتا ہے۔ ویسے ہی راکشس دن رات گھٹتے جاتے ہیں۔ راون بہت بلاپ کر رہا ہے۔ اور بار بار کنبھ کرن کے سر کو اپنی چھاتی سے لگاتا ہے۔

روہیں ناری ہردے ہت پانی۔ تاسُ تیج بل بپُل بکھانی
میگھ ناد تیہی اوسر آئیؤ۔ کہہ بہو کتھا پتا سمجھائیو

اُس کے تیج اور بل کو یاد کر کے استریاں دو ہتّھڑ مار مار کر چھاتی پیٹتی ہیں۔ اتنے میں میگھ ناد آیا۔ اس نے بہت سی کتھائیں کہہ کر راون کو سمجھایا۔

دیکھیہو کال موری منساتی۔ ابہیں بہت کا کروں بڑائی
اشٹ دیو سے بل رتھ پائیوں۔ سو بل تات نہ توہی دکھائیوں

وہ کہنے لگا۔ کل کو میری مردانگی کے جوہر دیکھنا۔ ابھی پہلے ہی بہت بڑائی کیا کروں۔ میں نے اپنے اشٹ دیو سے جو بل اور رتھ پایا ہے۔ وہ بل اور رتھ ابھی تک آپ کو بھی میں نے نہیں دکھایا۔

ایہی بدھی جلپت بھیو بہانا۔ چہوں دوار لاگے کپی نانا
ات کپی بھالو کال سم بیرا۔ اُت رجنی چر اتی رن دھیرا

اس پرکار شیخی بگھارتے ہوئے سویرا ہو گیا۔ لنکا کے چاروں دروازوں پر پھر بانر دل ڈٹ گیا۔ اُدھر کال کے سمان بہادر یودھا بانر اور بھالو ہیں اور اُدھر رن دھیر راکشس ہیں۔

لرہیں سُبھٹ نج نج جے ہیتو۔ برنی نہ جائے سمر کھگ کیتو

دونوں طرف کے بہادر اپنی اپنی فتح کے لئے لڑ رہے ہیں۔ ہے گرڑ جی۔ اُن کے یُدھ کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

میگھ ناد مایا ہئے رتھ چڑھ گیئو اکاس
گرجیئو اٹہاس کر بھئے کپی کٹک ہی تراس

میگھ ناد اسی مایا مئے رتھ پر چڑھ کر آکاش میں چلا گیا اور بڑے زور سے قہقہہ لگا کر گرجا جس سے بانر سینا ڈر گئی۔

سکتی سول تروار کرپانا۔ استر سستر کلس آیدھ ناناٹو
ڈار سے پرسُ پرگھ پاشانہ۔ لاگیو برشتی کرے بہو بانا

وہ شکتی، ترشول، تلوار، کرپان وغیرہ استر شستر اور بجر وغیرہ بہت سے ہتھیار وغیرہ سے بانر سینا پر وار کرنے لگا۔ اور بہت سے بانوں کی بارش کرنے لگا۔

دس دِسی رہے بان نبھ چھائی۔ مانہوں مگھا میگھ جھر لائی
دھرُ دھرُ مارُ سُنیئے دھن کانا۔ جو مارے تیہی کو نہ جانا

دسوں طرفوں میں آکاش میں بان چھا گئے۔ مانو مگھا نکھشتر کے بادلوں نے جھڑی لگادی ہو۔ "پکڑو، پکڑو"۔ "مارو، مارو" کی آوازیں کانوں سے سنائی دے رہی ہیں۔ پر جو مار رہا ہے۔ وہ کسی کو نظر نہیں آتا۔

گہہ گِری ترُو آکاش کپی دھاوہیں۔ دیکھہیں تیہی نہ دکھت پھر آوہیں
اَبگھٹ گھاٹ بات گِری کندر۔ مایابل کینہیسی سر پنجر

پہاڑوں اور درختوں کو لے کر بانر آکاش میں دوڑتے ہیں لیکن اُسے دیکھ نہیں پاتے وہ پھر دکھی ہو کر ناکام لوٹ آتے ہیں دشوار گذار گھاٹیوں، راستوں اور پربتوں کی غاروں تک میگھ ناد نے اپنی مایا کی شکتی سے بانوں سے بھر دیا۔

جاہیں کہاں بیاکل بھئے بندر۔ سُرپتی بندی پرے جنُ مندر
مارُت سُت انگد نل نیلا۔ کینہیسی بکل سکل بل سیلا

بانر گھبرا گئے۔ کہیں جانے کو راستہ نہیں ملتا۔ مانو پربت اندر کی قید میں پڑے ہوں۔ ہنومان۔ انگد، نل، نیل وغیرہ سبھی نکھ بکھ باز یودھاؤں کو میگھ ناد نے دیاکل کر دیا۔

پنی لچھمن سُگریو بِبھیشن۔ سرنہہ مار کینہیسی جرجر تن
پنی رگھوپتی سے جوجھے لاگا۔ سر چھانڈے ہوئیں لاگہیں ناگا

پھر اُس نے لکشمن جی، سُگریو، ببھیشن کو بان مار کر اُن کے شریروں کو چھلنی کر دیا۔ پھر وہ شری رگھوناتھ جی سے لڑنے لگا۔

وہ جو بان چھوڑتا ہے وہ سانپ ہو کر پربھو کے شریر میں لگتے ہیں۔

بیال پاس بس بھئے کھراری۔ سُوبس اننت ایک ابیکاری
نٹ اِوْ کپٹ چرت کر نانا۔ سدا سوتنتر ایک بھگوانا

جو بھگوان سوتنتر (مختار مطلق) اننت، ایک اور نروِکار ہیں، وہ کھر کے دشمن شری رام چندر جی بھی ناگ پاش (زنجیر) میں بندھ گئے۔ شری رام جی تو سدا سوتنتر اور ادوتیہ (واحد) بھگوان ہیں۔ وہ مایا دی کی بھانت طرح طرح کی لیلا دکھا رہے ہیں۔

رن سوبھا لگ پربھوہی بندھایو۔ ناگ پاس دیونہ بھئے پایو

یُدھ کی شوبھا بڑھانے کے لئے پربھو شری رام جی نے اپنے کو ناگ پاش میں بندھا لیا۔ پربھو کو ناگ پاش سے بے بس دیکھ کر دیوتا لوگ سہم گئے۔

گرجا جاسُ نام جپ مُنی کاٹہیں بھو پاس
سو کہ بندھ تر آوے بیاپک بسو نواس

(شوجی کہتے ہیں) ہے پاربتی! جن کا نام جپ کر مُنی سنسار کے جنم مرن کے بندھن کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ وہ سرو ویاپک اور جگت نواس پربھو شری رام جی کیا کبھی کسی بندھن میں بندھ سکتے ہیں؟

چرت رام کے سگُن بھوانی۔ ترک نہ جاہیں بُدھی بل بانی
اس بچار جے تگیہ برا گی۔ رام ہیں بھجہیں ترک سب تیاگی

ہے بھوانی! شری رام جی کی سگن لیلاؤں کو بُدھی اور بانی کی شکتی سے ترک و ترک (دلیل بازی۔ بحث مباحثہ) کر کے نہیں جانا جا سکتا۔ اور نہ اُن کی لیلا مہما بُدھی اور بانی کی شکتی سے باہر ہے۔ وہ تو کیول شردھا سے ہی سمجھ میں آسکتی ہے ایسا وچار کر کے تتو دیتا اور ویراگیہ وان پُرش سب ترک و ترک کو چھوڑ کر شردھا سے اُن کا بھجن ہی کرتے ہیں۔

بیاکل کٹک کینہہ گھن نادا۔ پنی بھا پرگٹ کہے دُرباد ا
جاموَنت کہہ کھل رہو ٹھاڑھا۔ سُن کرتاہی کرودھ اتی باڑھا

میگھ ناد نے بانر سینا کو دیاکل کر دیا۔ پھر وہ ظاہر ہو گیا اور گالیاں بکنے لگا۔ اس پر جاموَنت نے کہا۔ ارے دُشٹ! کھڑا رہ۔ یہ سُن کر میگھ ناد کو بہت ہی کرودھ چڑھا۔

بُوڑھان سٹھ چھاڑ نیوں توہی ۔ لاگے سی ادھم بچارے تہی
اس کہہ ترل ترسُول چلائیو ۔ جاموَنت کر گہہ سَمّے دھائیو

ارے مُوڑھ کہ ابھی تجھے بوڑھا جان کر چھوڑ رہا تھا۔ اب تو مجھ کو ہی للکارنے لگا؟ ایسا کہہ کر میگھناد نے چمکتا ہوا ترسُول چلایا۔ جاموَنت اُسی ترسُول کو ہاتھ میں لے کر دوڑے۔

مارے سی میگھناد کے چھاتی ۔ پرا بھومی گھر مت سُر گھاتی
پنی رسان کہہ چرن پھرائیو ۔ مہہ پچھاڑ نج بل دکھرائیو

اور اُسے میگھناد کی چھاتی میں مارا۔ میگھناد چکرا کر زمین پر گر پڑا۔ جاموَنت نے پھر کرودھ میں بھر کر اُس کے پاؤں پکڑ کر اُسے گھمایا۔ اور زمین پر پٹک کر اُسے اپنا بل دکھلایا۔

بَر پرساد سو مرے نہ مارا ۔ تب گہہ پد لنکا پر ڈارا
اِہاں دیو رِشی گرڑ پٹھایو ۔ رام سمیپ سپدِ سو آئیو

لیکن اپنے اشٹ دیو کے پائے ہوئے وردان کے پرتاپ سے وہ مارے نہیں مرتا۔ تب جاموَنت نے اُس کے پاؤں پکڑ کر اُسے لنکا پر دے مارا۔ اُدھر دیو رِشی نارد جی نے گرڑ جی کو بھیجا۔ وہ فوراً ہی شری رام جی کے پاس پہنچے۔

کھگ پتی سب دھر کھائے مایا ناگ برُوتھ
مایا بگت بھئے سب ہرشے بانر جُوتھ

پنچھی راج گرڑ جی سب مایا کے سانپوں کے دلوں کو پکڑ کر کھا گئے۔ تب سب بانروں کے جھنڈ مایا سے رہت ہو کر پرسن ہو گئے۔

گہہ گری پادپ اُپل نکھ دھائے کیس رسائے
چلے تمی چر بکل تر گڑھ پر چڑھے پرائے

پربت، درخت، پتھر اور ناخن دھارن کئے بانر آگ بگولا ہو کر دوڑے۔ راکشس بہت ہی ویاکل ہو کر بھاگ گئے۔ اور قلعہ پر چڑھ گئے۔

میگھناد کے مُور چھا جاگی ۔ پت ہی بلوک لاج اتی لاگی
ترت گئیو گری بر کندرا ۔ کروں اجے مکھ اس من دھرا

میگھناد کی موہ چھا ٹوٹی۔ تب پتا جی کو اپنے سامنے دیکھ کر اُسے بڑی شرم آئی۔ وہ من میں ایسا وچار کر کے کہ یگیہ کر کے میں ایسا بل پراپت کروں کہ مجھے کوئی بھی نہ جیت سکے۔ پربت کی گپھا میں یگیہ کرنے کے لئے چلا گیا۔

اِہاں بِبھیشن منتر بچارا ۔ سُنہو ناتھ بل اتُل اُدارا
میگھناد مکھ کرے اپاون ۔ کھل مایا وی دیو ستاون

اِدھر بِبھیشن نے صلاح وچار کر شری رگھوناتھ جی سے کہا: ہے ناتھ! ہے لاثانی فراخدل پربھو! سُنئے۔ دیوتاؤں کو ستانے والا مایاوی دُشٹ میگھناد ایک اپوتر یگیہ کر رہا ہے۔

جوں پربھو سِدھ ہوئے سو پائیہی ۔ ناتھ بیگ پنی جیت نہ جائیہی
سُن رگھوپتی اتِسیہ سُکھ مانا ۔ بولے انگد آدی کپی نانا

ہے ناتھ! اگر وہ یگیہ سمپورن ہو گیا۔ تو ہے پربھو! پھر میگھناد پر فتح پانا آسان نہیں ہوگا۔ یہ سُن کر شری رگھوناتھ جی نے بہت ہی سُکھ مانا اور انگد وغیرہ بہت سے بانروں کو بُلا کر کہا۔

لچھمن سنگ جاہو سب بھائی ۔ کرہو بدھنس جگیہ کر جائی
تُم لچھمن مارہیو رن اوہی ۔ دیکھ سبھے سُر دُکھ اتی موہی

ہے بھائی! تم سب یودھا لکشمن جی کے ساتھ جاؤ اور جا کر یگیہ کو نشٹ کر ڈالو۔ ہے لکشمن! یدھ میں تم میگھناد کو مارنا۔ دیوتاؤں کو سہمے ہوئے دیکھ کر مجھے بہت دُکھ ہو رہا ہے۔

مارہو تیہی بل بدھی اُپائی ۔ جیہیں چھیجے نسیچر سُنو بھائی
جاموَنت سُگریو بِبھیشن ۔ سین سمیت رہیہو تینو جن

ہے بھائی! سُنو۔ اُس کو اِس طرح بل اور بُدھی سے مارنا جس سے کہ اُس دُشٹ راکشس کا ناش ہو۔ ہے جاموَنت، سُگریو اور بِبھیشن! تم تینوں فوج کو ساتھ لئے اُن کے ساتھ رہنا۔

جب رگھوبیر دینہہ انُوسا سن ۔ کٹی نشنگ کس ساج سرا سن
پربھو پرتاپ اُر دھر رن دھیرا ۔ بولے گھن اِو گرا گمبھیرا

اِس پرکار جب شری رگھوویر جی نے آگیا دی۔ تب کمر میں ترکش کس کر اور دھنش بانوں کو سنبھال کر رن دھیر لکشمن جی پربھو کے پرتاپ کو ہردے میں دھارن کر کے بادل کے سمان گرج کر یہ بچن بولے۔

جوں تیہی آج بدھیں بنو آوؤں ۔ توں رگھوپتی سیوک نہ کہاوؤں
جوں شت سنکر کرہیں سہائی ۔ تدپی ہتیوں رگھوبیر دوہائی

اگر میں اُسے آج بنا مارے آؤں۔ تو شری رگھوناتھ جی کا سیوک نہ کہاؤں۔ اگر سینکڑوں مہادیو بھی اُس کی مدد کو آئیں تو بھی ہے رگھوویر!

آپ کی قسم کھاتا ہوں کہ آج میں اُسے ضرور مار ڈالوں گا۔

رگھوپتی چرن نائے سر و چلیو ترنت اننت
انگد نیل میندنل سنگ سبھٹ ہنومنت

شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں سر جھکا کر سیش اوتار شری لکشمن جی فوراً چل دیئے۔ اُن کے ساتھ انگد، نل، مینید، نیل، ہنومان وغیرہ کئی کے بانر یودھا تھے۔

جائے کپنہہ سو دیکھا بیسا۔ آہوتی دیت رُدھر ارو بھینسا
کینہہ کپنہ سب جگیہ بدھنسا۔ جب نہ اُٹھے تب کرہی پرسنسا

بانروں نے جا کر دیکھا کہ میگھ ناد بیٹھا ہُوا خون اور بھینسوں کی آہوتی دے رہا ہے۔ بانروں نے سب یگیہ نشٹ کر ڈالا۔ لیکن میگھ ناد نہ اُٹھا تب بانر اُس کی تعریف کرنے لگے۔

تدپی نہ اُٹھے دھریسہہ کچ جائی۔ لاتنہہ ہتی ہتی چلے پرائی
لے ترسول دھاوا کپی بھاگے۔ آئے جہہ راماتج آگے

جب وہ پھر بھی نہ اُٹھا۔ تب بانروں نے اُس کے بال پکڑ لئے اور لاتوں سے مار مار کر بھاگنے لگے۔ پھر میگھ ناد ترسول لے کر دوڑا تب بانر دوڑ کر لکشمن جی کے پاس آ گئے۔

آوا پرم کرودھ کر مارا۔ گرج گھور رو بارہیں بارا ٭
کوپ مُرت سُت انگد دھائے۔ ہتی ترسول اُر دھرنی گرائے

وہ آگ بگولا ہو کر آیا اور بھینکر شبد کر کے گرجنے لگا۔ ہنومان جی اور انگد کرودھ کر کے اُس پر پیچے۔ اُس نے اُن کی چھاتی میں ترسول مار کر انہیں دھرتی پر گرا دیا۔

پربھو کہنہ چھاڑے سی سُول پرچنڈا۔ سر ہتی کرت اننت جُگ کھنڈا
اُٹھ بہوری مارُت جُب راجا۔ ہتہیں کوپ تیہی گھاؤ نہ باجا

پھر اُس نے لکشمن جی پر پرچنڈ ترسول دے مارا۔ لکشمن جی نے بان مار کر ترسول کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ انگد اور ہنومان اُٹھ کر جوش میں بھر کر اُسے مارنے لگے۔ لیکن میگھ ناد پر اُن کی مار کا ذرا بھی اثر نہ ہُوا۔

پھرے بیر ریپو مرے نہ مارا۔ تب دھاوا کر گھور چکارا ٭
آوت دیکھ کرودھ جن کالا۔ لچھمن چھاڑے بسکھ کرالا ٭

میگھ ناد مارے نہیں مرتا۔ یہ دیکھ کر سب بانر یودھا مایوس ہو کر لوٹ گئے۔ تب وہ گھور گرجنا کر کے دوڑا۔ اُسے کال کے سمان طیش میں بڑھا آتا دیکھ کر لکشمن جی نے بھیانک بان چھوڑے۔

دیکھیسی آوت پبی سم بانا۔ ترت بھیو کھل انتر دھانا
ببدھ بیش دھر کرے لرائی۔ کبہنو نک پرگٹ کبہو نک دُرجائی

جب اُس نے بجر کے سمان بانوں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ تب وہ دُشٹ ترنت ہی غائب ہو گیا۔ پھر وہ طرح طرح کے رُوپ دھارن کر کے لڑنے لگا۔ وہ کبھی ظاہر ہو جاتا تھا۔ اور کبھی چھُپ جاتا تھا

دیکھا اجے رپو ڈرپے کیسا۔ پرم کرودھ تب بھیو اہیسا
لچھمن من اس منتر دڑھاوا۔ ایہہ پاپی ہی میں بہت کھیلاوا

دُشمن کو ناقابلِ فتح خیال کر کے بانر ڈر گئے۔ تب سیش اوتار شری لکشمن جی آگ بگولا ہو گئے۔ اُنہوں نے اپنے من میں یہ فیصلہ کر لیا کہ اس پاپی کو میں اب بہت کھلا چکا۔ اب زیادہ دیر اسے زندہ نہ رہنے دیا جائے

سمر کوسلادھیش پرتاپا۔ سر سندھان کینہہ کر داپا ٭
چھاڑا بان ماجھ اُر لاگا۔ مرتی بار کپٹ سب تیاگا

اودھ پتی شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے لکشمن جی نے اپنی بہادری پر ناز کر کے میگھ ناد کے بان مارا۔ وہ بان اُس کی چھاتی میں لگا۔ مرتے وقت اُس نے سب کپٹ اور فریب چھوڑ دیا۔

راماتج کہنہ رام کہنہ اس کہہ چھاڑے سی پران
دھنیہ دھنیہ تو جننی کہہ انگد ہنومان

رام کے چھوٹے بھائی لکشمن کہاں ہے؟ رام کہاں ہیں؟ ایسا کہہ کر اُس نے پران چھوڑ دیئے۔ انگد اور ہنومان جی کہنے لگے۔ تیری ماتا دھنیہ ہے۔ دھنیہ ہے جس نے ایسا بیٹا پیدا کیا جس کے مُنہ سے مرتے سمے رام کا شبد نکلا۔

بنو پرپاس ہنومان اُٹھا لیو۔ لنکا دوار راکھ پنی آئیو۔
تاسُ مرن سُن سُر گندھرو ا۔ چڑھ بمان آئے نبھ سروا

ہنومان جی نے بڑی آسانی سے میگھ ناد کو اُٹھا لیا اور اُس کی لاش کو لنکا کے دروازے پر رکھ کر لوٹ پڑے۔ اُس کے مرنے کی خبر سُن کر دیوتا اور گندھرو سب بمانوں پر چڑھ کر آکاش میں آ گئے۔

برشی سُمن دُندبھیں بجاوہیں۔ شری رگھوناتھ بمل جس گاوہیں
جے اننت جے جگد ادھارا۔ تمہہ پربھو سب دیو نہہ نستارا

وہ پھول برسا کر نقارے بجاتے ہیں۔ اور شری رگھوناتھ جی

کے زبل تیش گانے ہیں۔ ہے اننت! ہے جگت کے آدھار! آپ کی
جے ہو جے ہو۔ ہے پربھو! آپ نے سب دیوتاؤں کا کلیان کیا ہے

استتی کر سُر سِدھ سدھائے۔ لچھمن کرپاسندھو پہیں آئے
سُت بدھ سُنا دسانن جب ہیں۔ مورچھت بھیئو پرئو مہی تب ہیں

دیوتا اور سِدھ استتی کر کے چلے گئے۔ تب لکشمن جی کرپا ساگر
بھگوان شری رام جی کے پاس آئے۔ راون نے جب میگھ ناد کے
مرنے کی خبر سنی۔ تب وہ بے ہوش ہو کر پرتھوی پر گر پڑا۔

مندودری رُدن کر بھاری۔ اُر تاڑن بہو بھانتی پکاری
نگر لوگ سب بیاکل سوچا۔ سکل کہیں دسکندھر پوچا

مندودری بہت ویاکل ہو کر رونے پیٹنے لگی وہ بار بار چھاتی
کو پیٹتی ہے اور سخت آہ و زاری کرتی ہے۔ لنکا کے لوگ شوک کے
مارے ویاکل ہو گئے۔ سبھی راون کو نیچ کہنے لگے۔

تب دس کنٹھ بِبدھ بدھی سمجھائیں سب نار
نسوَر روپ جگت سب دیکھو ہردے بچار

تب راون نے سب استریوں کو طرح طرح کے اپدیش کر
کے سمجھایا۔ کہ یہ سب سنسار ناشوان روپ ہے ہردے میں وچار
کر دیکھو۔

تنہہ ہی گیان اپدیسا راون۔ آپن مند کتھا شُبھ پاون
پر اپدیس کشل بہتیرے۔ جے آچرہیں تے نر نہ گھنیرے

راون نے ان کو گیان کا اپدیش کیا۔ وہ خود تو نیچ ہے لیکن
اس کی کتھا (اپدیش) شبھ اور پوتر ہے۔ دوسروں کو اپدیش کرنے
میں تو بہت سے لوگ ماہر ہوتے ہیں۔ لیکن اس اپدیش کے مطابق
خود عمل کرنے والے دنیا میں بہت ہی کم ملتے ہیں۔

نسا سِران بھیئو بھنُسارا۔ لگے بھالو کپی چار ہوں دوارا
سبھٹ بولائے دسانن بولا۔ رن سنمکھ جب کر من ڈولا

رات گذر گئی۔ سویرا ہو گیا۔ ریچھ اور بانر دل لنکا کے دروازوں
پر آ ڈٹے۔ یودھاؤں کو بلا کر دس مکھ راون نے کہا جس کا من دشمن کے
سامنے لڑنے سے ڈرتا ہو۔

سو ابھیں بَرو جاؤ پرائی۔ سنجگ بِمکھ بھئیں نہ بھلائی
نج بھج بل میں بیر و بڑھاوا۔ دیہوں اُتر جو رپو چڑھ آوا

بہتر ہے وہ پہلے ہی یہاں سے بھاگ جائے۔ اگر یدھ میں جا
کر کوئی بھاگا۔ تو پھر اچھا نہ ہوگا۔ میں نے اپنی قوت بازو کے بھروسے
پر دشمنی بڑھائی ہے۔ جو دشمن لنکا پر چڑھ آیا ہے میں اچھی طرح اسے
مزا چکھاؤں گا۔

اس کہہ مرت بیگ رتھ ساجا۔ باجے سکل جُجھاؤ باجا
چلے بیر سب اتلت بلی۔ جنُ کجّل کے آندھی چلی

ایسا کہہ کر اس نے ہوا کی طرح تیز چلنے والا رتھ تیار کیا۔ لڑائی
کے باجے بجنے لگے۔ سب لاثانی یودھا بانر سینا کی طرف ایسے چلے
مانو کاجل کی آندھی چلی آرہی ہو۔

اسگن امت ہوہیں تیہی کالا۔ گنے نہ بھج بل گرب بسالا

اس وقت بے شمار اشگن ہونے لگے۔ لیکن چونکہ راون کو
اپنی قوت بازو پر بڑا ناز تھا اس لئے وہ کبھی بھی اشگن کو خاطر میں
نہ لایا۔

اتی گرب گنے نہ سگن اسگن سروہیں آیُدھ ہاتھ تے
بھٹ گرت رتھ تے باجی گج چکرت بھاجہیں ساتھ تے
گومائے گیدھ کرال کھر رو سوان بولہیں اتی گھنے
جنُ کال دوت الوک بولہیں بچن پرم بھیاونے

اپنے گھمنڈ کے بل میں چور راون شگن اشگن کی پرواہ نہیں کرتا۔
ہتھیار ہاتھوں سے گر رہے ہیں۔ یودھا رتھ سے گر پڑتے ہیں۔ ہاتھی اور
گھوڑے ساتھ چھوڑ کر چنگھاڑتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں۔ گیدڑ
گیدھ۔ کتے اور گدھے منحوس شبد کر رہے ہیں۔ الو نہایت ڈراؤنی آواز
میں بول رہے ہیں۔ مانو یم کے دوت اس کی موت کا سندیش دے
رہے ہیں۔

تاہی کہ سمپتی سگن سبھ سپنے ہوں من بسرام
بھوت دروہ رت موہ بس رام بمکھ رتی کام

جو جیووں کو ستانے میں ہی لگا رہتا ہے جو اگیان میں اندھا ہو کر
شری رام جی سے دشمنی کرتا ہے۔ اور جو وشے بھوگوں میں اندھا ہو چکا
ہے۔ اس کو کیا کبھی خواب میں بھی خوشحالی، اچھے شگن اور من کی شانتی
مل سکتی ہے۔

چلیو نسا چر کٹک اپارا۔ چترنگنی انی بہو دھارا

بیبدھ بھانت باہن رتھ جانا۔ بکل برن تباک نہ سوج نانا

الکشسوں کا لڑا جاری لشکر چلا، جتنی سینا کے ہٹنے سے
دل ہیں۔ طرح طرح کی سواریاں اور رتھ ہیں۔ بہت سے نشان اور طرح طرح کے جھنڈے ہیں۔

چلے مست گج جوتھ گھنیرے۔ پرابٹ جلد مرت جنو پھریرے
بجن برن برد بیت نکایا۔ سمر سور جانہیں بہو مایا

مست ہاتھیوں کے بہت سے جھنڈ چلے۔ مانو موسم برسات کے کالے بادل ہوا سے اڑائے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ رنگ برنگی وردی پہنے ہوئے سپاہیوں کے دل بڑھے چلے آ رہے ہیں۔ جو لڑنے میں بہت لائق ہیں اور بہت پرکار کے داؤ پیچ جانتے ہیں۔

اتی بچتر باہنی براجی۔ بیر بسنت سین جنو ساجی
چلت کٹک دگ سندھر ڈگہیں۔ چھبھت پیودھی کدھر ڈگمگہیں

جتنی نرالی راکشس فوج دکھائی دے رہی ہے۔ مانو بسنت نے خود اپنے ہاتھوں سے اس فوج کو آراستہ کیا ہو۔ جب سینا چلی تو دشاؤں کے ہاتھی گرنے لگے۔ سمندر میں تلاطم آ گیا اور پہاڑ ڈگمگانے لگے۔

اٹھی رینو روی گیو چھپائی۔ مرت تھکت بسدھا اکلائی
پنو نیسان گھور رو باجہیں۔ پرلے سمے کے گھن جنو گاجہیں

اتنی دھول اٹھی کہ سورج کا منہ ڈھک گیا۔ ہوا تھم گئی۔ پرتھوی کانپ اٹھی۔ ڈھول اور نقارے ایسی گرج دار آواز سے بج رہے ہیں۔ مانو قیامت کے بادل گرج رہے ہوں۔

بھیری نپھیر باج سہنائی۔ مارو راگ سبھٹ سکھدائی
کیہری ناد بیر سب کرہیں۔ نج نج بل پورش اچرہیں

بھیری، نفیری اور سہنائی بج رہی ہیں، سپاہیوں کو جوش دینے والے مارو راگ بج رہے ہیں۔ سب بہادر شیر کی طرح گرج رہے ہیں اور اپنی اپنی مردانگی کو بڑھ چڑھ کر بیان کر رہے ہیں۔

کہے دسانن سنہو سبھٹا۔ مردہو بھالو کپن کے ٹھٹا
ہوں مارہوں بھوپ دو بھائی۔ اس کہہ سنمکھ فوج ربنگائی

راون نے کہا۔ اے لاثانی بہادرو! سنو۔ تم ریچھ اور بندروں کے لشکر کو کچل ڈالو اور میں خود دونوں راجکمار بھائیوں کو ماروں گا۔ یہ

کہہ کر اس نے اپنے سامنے آہستہ آہستہ اپنی فوج کو کوچ کرنے کو کہا۔

یہ سدھ سکل پونہ جب پائی۔ دھائے کر رگھوبیر دوہائی

جب بندروں نے راون کی فوج کے آنے کی خبر سنی تب وہ شری رگھوبیر جی کی قسم کھا کر دوڑے۔

دھائے بسال کرال مرکٹ بھالو کال سمان تے
مانہوں سپچھ اڑاہیں بھودھر برند نانا بان تے
نکھ دسن سیل مہا درم آیدھ سبل سنک نہ مانہیں
جے رام راون متّ گج مرگ راج سجس بکھانہیں

وہ خوفناک کال کے سمان بھیانک بندر اور بھالو دوڑے۔ مانو پنکھ والے پربتوں کے ٹیلے اڑ رہے ہوں۔ وہ طرح طرح کے بھاؤ کئے ہیں۔ ناخن، دانت، پہاڑ اور بھاری درخت ہی ان کے ہتھیار ہیں۔ وہ بلوان ہیں اور من میں نڈر ہیں۔ راون روپی مست ہاتھی کے لئے شیر روپ شری رام جی کی جے پکارتے ہیں۔ اور ان کی مہما کے گن گاتے ہیں۔

دوہو دسی جے جے کار کر نج نج جوری جان
بھرے بیر اتی رام ہی ات راون ہی بکھان

دونوں طرف کے بہادر اپنے اپنے سوامی کی جے پکارتے ہوئے اور بندر شری رام جی کی بڑائی اور ادھر راکشس راون کی بڑائی کے گن گاتے ہوئے اپنی اپنی ٹکر کے یودھاؤں سے گتھم گتھا ہو گئے۔

راون رتھی برتھ رگھوبیرا۔ دیکھ بھبیشن بھیو ادھیرا
ادھک پریتی من بھا سندیہا۔ بندی چرن کہ سہت سنیہا

راون کو رتھ پر سوار اور شری رام کو رتھ کے بغیر دیکھ کر بھبیشن جی پریشان ہو گئے۔ شری رام جی میں ادھک پریم ہونے کے کارن ان کے من میں یہ شک گذرا کہ پیدل بنا رتھ کے رتھ پر سوار راون کا کیسے مقابلہ کریں گے۔ شری رام جی کے چرنوں کی بندنا کر کے وہ پریم کے ساتھ کہنے لگے۔

ناتھ نہ رتھ نہیں تن پد تراتا۔ کیہی بدھی جتب بیر بلوانا
سنہو سکھا کہہ کرپا ندھانا۔ جیہیں جے ہوئے سو سیندن آنا

ہے ناتھ! آپ کے پاس نہ چڑھ کر لڑنے کے لئے رتھ ہے نہ ہی شریر پر کوچ (زرہ بکتر) ہے اور نہ پاؤں میں جوتے ہی ہیں۔ آپ اس مہا بلوان راون کو کس طرح جیتیں گے؟ کرپا ندھان بھگوان شری رام جی بولے۔ ہے سکھا! سنو جس رتھ پر سوار ہو کر فتح ہوتی ہے۔ وہ رتھ اور ہی ہے

سُورج دھیرج تیہی رتھ چاکا ۔ ستیہ سیل درڑھ دھوجا پتاکا

بل ببیک دم پرہت گھوڑے ۔ چھما کرپا سمتا رج جوڑے

بہادری استقلال اُس رتھ کے پہیئے ہیں ۔ سچائی اور نیک چلن اُس

کا نشان اور جھنڈا ہیں ۔ شکتی، وچار، اندریوں پر قابو اور پرُاپکار (خلق خدا

کی بھلائی) یہ چار اُس رتھ میں جُتے ہوئے گھوڑے ہیں ۔ یہ چاروں گھوڑے

کشما (معاف کرنا) کرپا اور سمتا روپی (سمہ رُوپی) رسّی سے اُس رتھ میں

جُتے ہوئے ہیں ۔

ایس بھجن سارتھی سُجانا ۔ برت چرم سنتوش کرپانا

دان پرشُ بُدھی شکتی پرچنڈا ۔ بر بگیان کٹھن کو دنڈا

ایشور کا بھجن اُس رتھ کا بدھیمان سارتھی ہے ۔ ویراگیہ ڈھال ہے

اور سنتوش (صبر) تلوار ہے ۔ دان پرسا (کلہاڑا) ہے ۔ بُدھی پرچنڈ

شکتی ہے ۔ شریشٹھ وگیان (ستیہ تتو کا صحیح گیان) کٹھن دھنش ہے ۔

امل اچل من تروں سماتا ۔ سم جم نیم سلی مکھ نانا

کوچ ابھید بپر گر پوجا ۔ ایہی سم بجے اپائے نہ دوجا

شُدھ اور ستھر من ترکش کے سمان ہے ۔ شم (من کو قابو میں کرنا)

یم (اہنسا، ستیہ، چوری نہ کرنا یعنی کسی کا حق نہ چُرانا، من بچن کرم سے برہم

چریہ برت دھارن کرنا، اپری گرہ یعنی شریر نباہ سے بغیر بھوگ سامگری

جمع نہ کرنا) نیم (باہر اور اندر کی صفائی، سنتوش یعنی صبر و قناعت، برت

آدی تپ، سوادھیائے یعنی ویدانت شاستروں کا پڑھنا، ایشور پرنی دھان

یعنی ایشور ارپن بُدھی) یہ بہت سے بان ہیں ۔ برہمنوں اور گروؤں کی پوجا پوشیدہ

زرہ بکتر ہے ۔ اس کے بغیر فتح کا کوئی ذریعہ نہیں ہے ۔

سکھا دھرم مئے اس رتھ جاکیں ۔ جیتن کہہ نہ کتہوں رپو تاکیں

ہے متر! ایسا دھرم مئے رتھ جس کے پاس ہے ، اُس کے لئے

جیتنے کو کہیں دشمن ہی نہیں ہے ۔ مطلب وہ سب دشمنوں پر فتح پا چکا ہے

مہا اجے سنسار رپو جیت سکئے سو بیر

جاکیں اس رتھ ہوئے درڑھ سُنہو سکھا متی دھیر

ہے دھیر بُدھی والے متر! سُنو ۔ مستقل مزاج اور سنت (سنتو)

جس کے پاس ایسا مضبوط اور پائدار رتھ ہو ، وہ بہادر اصل جنم رُوپی سنسار

جیسے بھاری دشمن کو بھی جیت سکتا ہے ۔ جس پر فتح پانا بہت ہی کٹھن ہے ۔

سُنت پربھو بچن ببھیشن ہرکھ گہے پد کنج

ایہی مس موہی اُپدیسیہو رام کرپا سُکھ پنج

پربھو کے بچن سُنکر ببھیشن بڑے پرسن ہوئے اور انہوں نے

اُن کے چرن کمل پکڑ لئے اور کہنے لگے ۔ ہے کرپا اور آنند کے بھنڈار شری

رام چندر جی! آپ نے اسی بہانے مجھے انمول اُپدیش دیا ہے ۔

اُت پچار دسکندھر ایت انگد ہنومان

لرت نساچر بھالو کپی کر بج نج پربھو آن

اُدھر راون للکار رہا ہے اور اِدھر سے انگد اور ہنومان للکار رہے

ہیں ۔ راکشس اور بانر اپنے اپنے سوامی کی قسم کھا کر لڑ رہے ہیں ۔

سُر برہم آدی سِدھ مُنی نانا ۔ دیکھت رن نبھ چڑھے بمانا

ہم ہُو اُما رہے تیہیں سنگا ۔ دیکھت رام چرت رن رنگا

برہما آدی دیوتا اور بہت سے سِدھ اور مُنی بمانوں پر چڑھ کر

آکاش سے یُدھ دیکھنے لگے ۔ شو جی کہتے ہیں ۔ ہے پاربتی! میں بھی اُسی منڈلی

کے ساتھ تھا اور شری رام جی کے یُدھ کی رنگ لیلا دیکھ رہا تھا ۔

سُبھٹ سمر رس دُہو دِسی ماتے ۔ کپی جے سیل رام بل تاتے

ایک ایک سن بھر ہیں پچار ہیں ۔ ایک ایک مردی مہی پار ہیں

دونوں طرف کے یودھا لڑائی کے نشے میں متوالے ہو رہے ہیں ۔

بانروں میں تو شری رام جی کے پرتاپ کا بل ہے ۔ اس لئے وہ جیت

رہے ہیں ۔ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوتے ہیں ۔ لڑنے کے لئے

للکارتے ہیں ۔ اور ایک دوسرے کو کُچل کُچل کر زمین پر پٹک دیتے ہیں ۔

مارہیں کاٹہیں دھرہیں پچھارہیں ۔ سیس توری سیسنہ سن مارہیں

اُدر بدارہیں بھجا اُپارہیں ۔ گہی پد اَونی پٹک بھٹ ڈارہیں

وہ مارتے ہیں ، کاٹتے ہیں ، پکڑتے ہیں اور پچھاڑتے ہیں ۔ سر توڑ

کر انہیں سروں سے دوسروں کو مارتے ہیں ۔ پیٹ پھاڑتے ہیں ۔ بازو

اُکھاڑتے ہیں ۔ اور یودھاؤں کے پاؤں پکڑ کر انہیں دھرتی پر پٹک دیتے ہیں ۔

نسیچر بھٹ مہی گاڑہیں بھالو ۔ اوپر ڈھار دیہیں بہو بالو

بیر بلی مکھ یُدھ بِرُدھے ۔ دیکھیت بِپُل کال جنُ کرُدھے

بھالو ویر راکشس یودھاؤں کو زمین میں گاڑ دیتے ہیں ۔ اُن کے

اوپر بہت سی ریت ڈال دیتے ہیں ۔ بانر یودھا اپنے دشمنوں کے خلاف

غصے میں بھرے ہوئے ایسے دکھائی دیتے ہیں ۔ مانو کرُودھ سے

لال آنکھیں کئے ہوئے بہت سے یم ہوں ۔

گھرو دھے کرتانت سمان کپی تن سروت سونت راجہیں
مردہیں نساچر کٹک بھٹ بلونت گھن جمے گاجہیں
مارہیں چپیٹنہہ ڈاٹ داتنہہ کاٹ لاتنہہ میجہیں
چکرہیں مرکٹ بھالو بل کرہیں جیہیں کھل چھیجہیں

یم کے سمان غصّے میں لال پیلے ہوئے بانر یودھا خون بہتے ہوئے شریر دل سے شوبھا پا رہے ہیں۔ وہ مہابلوان بانر یودھا راکشس فوج کو کچلتے ہیں اور بادلوں کی طرح جوش میں بھرے ہوئے گرجتے ہیں۔ تھپڑ مارتے ہیں۔ ڈانٹتے ہیں۔ دانتوں سے کاٹتے ہیں۔ اور لاتیں مار کر انہیں مسل ڈالتے ہیں۔ بھالو اور بانر چنگھاڑتے ہیں۔ اور ایسے داؤ پیچ کرتے ہیں جس سے دُشٹ راکشس نشٹ ہو جائیں۔

دھر گال پھاڑہیں اُر بدارہیں گل انتاوری میلہیں
پرہلادپتی جنُ بیبدھ تن دھر سمر آنگن کھیلہیں
دھر مارُ کاٹُ پچھاڑُ گھور گرا گگن مہی بھر رہی
جے رام جو ترن تے کُلِس کر کُلِس تے کر ترن سہی

وہ راکشسوں کے گال پکڑ کر پھاڑ ڈالتے ہیں۔ پیٹ چیر ڈالتے ہیں اُن کی انتڑیاں نکال کر گلے میں ڈال لیتے ہیں۔ مانو پرہلاد کے سوامی نرسنگھ بھگوان بہت سے شریر دھارن کر کے رن بھومی میں کھیل رہے ہوں۔ پکڑو، مارو، کاٹو اور پچھاڑو وغیرہ گھور شبدوں سے آکاش اور پرتھوی گونج اٹھی۔ شری رام چندر جی کی جے ہو۔ جو سچ مچ تنکے جیسی تُچھ اور نربل وستو کو بجر کے سمان شکتی شالی بنا دیتے ہیں۔ اور بجر جیسی شکتی شالی وستو کو تنکے کے سمان تُچھ اور بل ہین بنا دیتے ہیں۔

نج دل بچلت دیکھیسی بیس بھُجا دس چاپ
رتھ چڑھ چلیو دسانن پھرہُو پھرہُو کر داب

اپنے لشکر کو بھاگتے دیکھ کر بیس بازوؤں میں دس دھنش لے کر رتھ پر سوار راون بڑے اہنکار سے اپنی فوج کو ڈانٹتا ہوا اور یہ کہتا ہوا کہ "لوٹو لوٹو" لڑنے کے لئے آگے بڑھا۔

دھائیو پرم کرُودھ دسکندھر۔ سنمکھ چلے ہوہ دے بندر
گہہ کر پادپ اُپل پہارا۔ ڈاریہنہ تا پر ایکہیں بارا

راون آگ بگولا ہو کر دوڑا۔ بانر ہُو ہُو کرتے ہوئے اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے بڑھے انہوں نے ہاتھوں میں درخت، پتھر اور پہاڑ لے کر راون پر ایک ہی بار ڈال دیئے

لاگہیں سیل بجر تن تاسو۔ کھنڈ کھنڈ ہوئے پھوٹہیں آسو
چلا نہ اچل رہا رتھ روپی۔ رن دُرمد راون اتی کوپی

راون کے بجر جیسے شریر میں لگتے ہی پربت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پھوٹ جاتے ہیں۔ مہا کرودھی لڑائی کے نشے میں بدمست راون اپنے رتھ کو روک کر اچل کھڑا رہا۔

اِت اُت جھپٹ دپٹ کپی جودھا۔ مردے لاگ بھیو اتی کرودھا
چلے پرائے بھالو کپی ناتھا۔ تراہی تراہی انگد ہنومانا

پھر کرودھ میں بھر کر ادھر اُدھر جھپٹ جھپٹ کر وہ بانر یودھاؤں کو کچلنے لگا۔ ہے انگد! ہے ہنومان! ہماری رکشا کرو۔ ہماری رکشا کرو۔ پکارتے ہوئے بہت سے بانر اور بھالو بھاگ کھڑے ہوئے۔

پاہی پاہی رگھو بیر گوسائیں۔ یہ کھل کھائے کال کی نائیں
تیہہ دیکھے کپی سکل پرانے۔ دسہوں چاپ سائک سندھانے

ہے رگھو بیر! ہے گوسائیں! "ہمیں بچاؤ" "ہمیں بچاؤ" یہ دُشٹ کال کی طرح ہمیں کھا رہا ہے۔ اُس نے دیکھا کہ سب بانر بھاگ چلے۔ تب دسوں دھنشوں پر اُس نے بان چڑھائے۔

سندھان دھنُ سر نکر چھاڑیسی اُرگ جمے اُڑ لاگہیں
رہے پور سر دھرنی گگن دسی بدسی کہہ کپی بھاگہیں
بھیو اتی کولاہل بکل کپی دل بھالو بولہیں آتر سے
رگھو بیر کرونا سندھو آرت بندھو جن رچھک ہرے

اُس نے دھنشوں پر چڑھا کر بہت سے بان چھوڑے۔ وہ بان سانپوں کی طرح چھاتی میں جا لگتے ہیں۔ دھرتی اور آکاش میں دسوں اطراف میں بان بھر رہے ہیں۔ بندر بھاگ کر کہاں جائیں۔ کہرام مچ گیا۔ بانر اور بھالو دل گھبرا کر پکارنے لگے۔ ہے رگھو بیر! ہے دین بندھو! ہے بھگتوں کی رکشا کرنے والے بھگوان!

نج دل بکل دیکھی کٹی کس نکھنگ دھنُ ہاتھ
لچھمن چلے کرُودھ ہوئے نائے رام پد ماتھ

اپنی سینا کو ویاکل دیکھ کر، کمر میں ترکش کس کر اور ہاتھ میں دھنش لے کر شری رام جی کے چرنوں میں مستک ٹیک کر لکشمن جی جوش

میں آکر چلے۔

رے کپل کا ماری کپی بھالو۔ مہمی ملوکٹ آور میں کالو
گھوجت ہنیوں تو ہی مت گھلاتی۔ آج نپاتی جڑاؤں چھاتی

لکشمن جی راون کے پاس جا کر بولے ارے دشٹ! ابچارے
بانر اور بھالو قبل کو کیا مار رہا ہے؟ میری طرف دیکھ۔ میں تیرا کال
ہوں۔ راون نے کہا۔ ارے میگھ ناد کے قاتل! میں تجھے کھوج رہا تھا
تھا۔ آج تجھے مار کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کروں گا۔

اس کہہ چھاڑیسی بان پرچنڈا۔ لچھمن کئے سکل ست کھنڈا
کوٹن آیدھ راون ڈارے۔ تل پروان کر کاٹ نوارے

ایسا کہہ کر اس نے پرچنڈ بان چھوڑے۔ لکشمن جی نے سب
کے سینکڑوں ٹکڑے کر ڈالے۔ راون نے اور بھی بہت سے ہتھیار
چلائے۔ لچھمن جی نے انہیں تل کے سمان کاٹ کر پرے پھینک دیا

پنی رنچ بانن کینہہ پرہارا۔ سیندن بھنج سارتھی مارا
ست ست سر مارے دس بھالا۔ گری سرن جنو پرویس بیالا

پھر اپنے بانوں سے راون پر وار کیا جس سے اس کے رتھ کو
توڑ دیا اور سارتھی کو مار ڈالا۔ راون کے دسوں سروں میں لکشمن جی
نے سو سو بان مارے۔ وہ بان اس کے سروں میں ایسے گھس
گئے۔ مانو پہاڑوں کی چوٹیوں میں سانپ گھس رہے ہوں۔

پنی ست سر مارا اُر ماہیں۔ پرپو دھرنی تل سدھ کچھ ناہیں
اٹھا پربل پنی مورچھا جاگی۔ چھاڑیسی برہم دینہی جو ساگی

پھر سو بان اس کی چھاتی میں مارے۔ وہ زمین پر بے ہوش
ہو کر گر پڑا۔ پھر بیہوشی کے دور ہونے پر مہابلی راون اٹھا اور اس نے لچھمن
جی پر برہما کی دی ہوئی برہم شکتی چھوڑی۔

سو برہم دت پرچنڈ سکتی۔ انت اُر لاگی سہی
پرپو بیر بکل اٹھا دس کنٹھ اتل بل مہما رہی
برہمانڈ بھون براج جاکیں ایک سر جمی رج کنی
تیہی چہہ اٹھاون مودھ راون جان نہیں تربھون دھنی

برہما کی دی ہوئی وہ پرچنڈ شکتی سیدھی لکشمن جی کی چھاتی میں لگی
دیر لکشمن جی ویاکل ہو کر دھرتی پر گر پڑے۔ تب راون انہیں اٹھانے
لگا۔ اس نے لاثانی بل کی سب سنجی کر کری ہر گئی وہ انہیں اٹھا نہ سکا

جن کے ایک ہی سر پر مٹی کے ایک ذرہ کے سمان برہمانڈ پڑا رہتا
ہے۔ ان شیش اوتار شری لکشمن جی کو مورکھ راون اٹھانا چاہتا
ہے۔ وہ تینوں لوکوں کے سوامی لکشمن جی کی مہما کو نہیں جانتا تھا۔

دیکھ پون ست دھایو بولت بچن کٹھور
آوت کپہی ہنیو تینہہ مشٹ پرہار گھور

یہ دیکھ کر پون کمار شری ہنومان جی کٹھور بچن بولتے ہوئے
دوڑے۔ ہنومان جی کے آتے ہی راون نے ان پر بہت بھیانک
گھونسے کا وار کیا۔

جانو ٹیک کپی بھومی نہ گرا۔ اٹھا سنبھار بہت رس بھرا
مٹھکا ایک تاہی کپی مارا۔ پرپو سیل جنو بجر پرہارا

ہنومان جی زمین پر تو نہ گرے لیکن ان کے گھٹنے ٹک گئے
گرودھ سے بھر کر وہ سنبھل کر اٹھے۔ انہوں نے راون کو ایک
گھونسا مارا۔ وہ ایسا گر پڑا مانو بجلی گرنے سے پربت گر پڑا ہو۔

مورچھا گئے بہوری سو جاگا۔ کپی بل بپل سراہن لاگا
دھگ دھگ مم پورش دھگ موہی۔ جو تیں جیت رہسی سرد روہی

بے ہوشی دور ہونے پر راون جاگا۔ اور ہنومان جی کے بھاری
بل کی تعریف کرنے لگا۔ ہے ہنومان تو دھنیہ ہے۔ تیرے بل کو دھنیہ
ہے۔ جو تو نے ایک ہی گھونسے سے مجھ جیسے مہابلی بجر کے سمان
شریر دھاری کو بے ہوش کر کے پرتھوی پر گرا دیا۔ ہنومان جی نے
کہا! میری مردانگی کو دھتکار ہے دھتکار ہے۔ اور مجھے بھی دھتکار ہے
جو ہے دیوتاؤں کے دشمن! تو میرا گھونسا کھا کر بھی زندہ رہ گیا۔

اس کہہ لچھمن کہہ کپی لیایو۔ دیکھ دسانن بسمے پایو
کہہ رگھوبیر سمجھ جیہہ بھراتا۔ تمہ کرتانت بھچھک سر تراتا

ایسا کہہ کر اور لکشمن جی کو اٹھا کر ہنومان جی شری رگھوناتھ
جی کے پاس لے آئے۔ یہ دیکھ کر راون بھونچکا رہ گیا۔ شری رگھوناتھ
جی نے لکشمن جی سے کہا۔ ہے بھائی! من میں وچار کرو۔ تم کال
کو بھی کھا جانے والے ہو اور دیوتاؤں کی رکھشا کرنے والے ہو۔

سنت بچن اٹھ بیٹھ کرپالا۔ گئی گگن سو سکتی کرالا
پنی کودنڈ بان گہہ دھائے۔ رپو سمکھ اتی آتر آئے

شری رام جی کے بچن سن کر لکشمن جی اٹھ بیٹھے۔ وہ

جیسا کہ برہم شکتی آکاش کو چلی گئی۔ لکشمن جی پھر دھنش بان لے کر دوڑے اور بڑی تیزی سے دشمن کے سامنے آکر ڈٹ گئے۔

آتر بہوری بھنج سیندن سوت ہت بیاکل کیو
گریو دھرنی دسکندھر بکل تر بان ست بیدھیو ہیو
سارتھی دوسر گھالی رتھ تیہی تُرت لنکا لے گیو
رگھوبیر بندھو پرتاپ پنج بہوری پربھو چرنن نیو

پھر اُنہوں نے بڑی پھرتی سے راون کے رتھ کو چُور چُور کر دیا اور اُس کے سارتھی کو مار دیا۔ راون کو بھی بہت بیاکل کر دیا۔ سو بانوں سے راون کی چھاتی کو چھلنی کر دیا جس سے وہ بیاکل ہو کر زمین پر گر پڑا۔ تب دوسرا سارتھی اُسے رتھ میں ڈال کر فوراً ہی لنکا کو لے گیا۔ پرتاپ کے بھنڈار شری رگھوبیر جی کے بھائی لکشمن جی نے پربھو شری رام جی کے چرنوں میں پرنام کیا۔

اُہاں دسانن جاگ کر کرے لاگ کچھ جگیہ
رام برودھ بجے چہت سٹھ ہٹھ بس اتی اگیہ

اُدھر لنکا میں جب راون مورچھا سے جاگا تو وہ ایک یگیہ کرنے لگا۔ وہ مورکھ اور اگیانی اور ضدی شری رام جی سے دشمنی کر کے اُن پر فتح پانا چاہتا ہے۔

ایہاں ببھیشن سب سدھ پائی۔ سپدی جائے رگھوپتی ہی سنائی
ناتھ کرے راون ایک جاگا۔ سدھ بھئیں نہیں مرہی ابھاگا

اِدھر ببھیشن کو یہ سب خبر مل گئی۔ اُنہوں نے فوراً ہی شری رام چندر جی کو سارا حال کہہ سنایا کہ ہے ناتھ! راون ایک یگیہ کر رہا ہے۔ اُس کے یگیہ کے نردگھن پورا ہونے پر وہ بدنصیب آسانی سے نہیں مرے گا۔

پٹھوہو ناتھ بیگ بھٹ بندر۔ کرہیں بدھنس آو دسکندھر
پرات ہوت پربھو سبھٹ پٹھائے۔ ہنومد آدی انگد سب دھائے

ہے ناتھ! جلدی ہی بہادر یودھاؤں کو بھیجئے جو کہ جا کر یگیہ کو بھنگ کر دیں۔ تاکہ راون لڑائی کرنے کے لئے کھلے میدان میں آ جائے۔ سویرا ہوتے ہی پربھو شری رام جی نے بہادر بانر یودھاؤں کو بھیجا۔ ہنومان اور انگد وغیرہ سبھی گنتی کے بانر یودھا دوڑے۔

کوتک کود چڑھے کپی لنکا۔ پیٹھے راون بھون اسنکا
جگیہ کرت جبہیں سو دیکھا۔ سکل کپنہ بھا کرودھ بسیکھا

بانر کھیل تماشے ہی میں کود کر لنکا پر جا چڑھے اور بے دھڑک راون کے محل میں گھس گئے۔ جب اُنہوں نے راون کو یگیہ کرتے دیکھا۔ تو اُنہیں بہت ہی غصہ آیا۔

رن تے نلج بھاج گرہ آوا۔ اہاں آئے بک دھیان لگاوا
اس کہہ انگد مارا لاتا۔ چتو نہ سٹھ سوارتھ من راتا

اُنہوں نے کہا اے بے شرم! تو رن بھومی سے بھاگ کر گھر آ کر بگلا بھگت بن کر دھیان لگا کر بیٹھ گیا ہے۔ ایسا کہہ کر انگد نے لات ماری۔ لیکن راون اپنے دھیان میں مست رہا۔ وہ اپنے سوارتھ میں ڈوبا ہوا تھا۔ اُس نے بانروں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا۔

نہیں چتو جب کر کوپ کپی گہی دسن لاتنہ مارہیں
دھر کیس ناری نکاری باہر تے اتی دین پکارہیں
تب اُٹھیو کرودھ کرتانت سم گہی چرن بانر ڈارئی
ایہی بیچ کپنہ بدھنس کرت مکھ دیکھ من مہہ ہارئی

جب راون نے اپنے دھیان کو بھنگ نہ کرتے ہوئے اُن کی طرف نہ دیکھا تو غصے میں بھر کر اُسے وہ دانتوں سے کاٹنے لگے۔ اور لاتوں سے مارنے لگے۔ اُس کی رانیوں کے بال پکڑ کر وہ گھر کے باہر نکال لائے۔ وہ بہت ہی دکھی ہو کر فریاد کرنے لگیں۔ تب راون کال کے سمان آگ بگولا ہو کر اُٹھا۔ اور بانروں کو پاؤں سے پکڑ پکڑ کر زمین پر ٹپکنے لگا۔ اتنے میں ہی بانروں نے یگیہ کو بھنگ کر دیا۔ یہ دیکھ کر راون اپنے من میں نا اُمید ہو گیا۔

جگیہ بدھنس کسل کپی آئے رگھوپتی پاس
چلیو نساچر کرودھ ہوئی تیاگ جیون کے آس

یگیہ کو نشٹ کر کے سبھی چتر بانر شری رگھوناتھ جی کے پاس آ گئے۔ تب راون زندگی کی اُمید چھوڑ کر غصے میں ہو کر چلا۔

چلت ہوہیں اتی اسبھ بھینکر۔ بیٹھہیں گیدھ اُڑائے سر نہ پر
بھئیو کال بس کاہو نہ مانا۔ کہیسی بجاؤ جدھ نسانا

اُسے کوچ کرنے کے وقت بہت سے اشگن ہونے لگے۔ اُس کے سر پر چیلیں منڈلانے لگیں۔ چونکہ وہ موت کا گھیرا ہوا تھا۔ اس لئے اُس نے کسی بھی اشگن کا وچار نہیں کیا۔ اور اُس نے کہا یُدھ کا ڈنکا بجاؤ۔

چلی تمیچر انی اپارا۔ بہو گج رتھ پداتی اسوارا
پربھو سنمکھ دھائے کھل کیسیں۔ سلبھ سموہ انل کہن جیسیں

راکشسوں کا یہ شور لشکر چلا۔ جس میں بہت سے ہاتھی، رتھ
پیدل اور گھوڑ سوار ہیں۔ وہ دُشٹ پربھو کے سامنے گھمنڈ سے۔ مانو
جمنی کی طرف بنگلے پنکھے پھیلا رہے ہوں۔

اہاں دیو شبد اَستتی کینھی۔ واروں بھنی ہم ہی نہیں دینھی
اب جن رام کھیلاوہو اینھی۔ اتیسیہ دُکھت ہوت بیدیہی

اُدھر دیوتاؤں نے اُستتی کی۔ کرپا ساگر! اِن سے ہم کو بہت
دُکھی کر رکھا ہے۔ اب آپ اسے زیادہ نہ کھیلائیے۔ اُدھر جانکی جی بھی
بہت دُکھی ہو رہی ہیں۔

دیو بچن سُن پربھو مسکانا۔ اُٹھ رگھوبیر سُدھارے بانا
جٹا جوٹ درڑھ باندھیں ماتھے۔ سوہیں سُمن بیچ بیچ گانتھے

دیوتاؤں کے بچن سنکر پربھو شری رام جی مسکرا دیئے۔ پھر اٹھ کر
انہوں نے بان سنبھالے۔ انہوں نے جٹاؤں کے جوڑے کو مضبوط کر
کر باندھ لیا۔ اس کے بیچ میں گوندھے ہوئے پھول شوبھا پا رہے ہیں۔

ارُن نین باردتن سیاما۔ اکھل لوک لوچن ابھیراما
کٹی تٹ پریکر کسیو نشنگا۔ کر کودنڈ کٹھن سارنگا

اُن کے لال نیتر ہیں۔ بادلوں کے سمان شیام شریر ہے۔ وہ سب
لوگوں کی آنکھوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ پربھو نے کمر میں پھینٹا اور ترکش
باندھ لیا اور ہاتھوں میں کٹھور سارنگ دھنش لے لیا۔

سارنگ کر سندر نشنگ سلی مکھا کر کٹی کسیو
بھج دنڈ پین منوہرایت اُردھر اشر پد لسیو
کہہ داس تلسی جبہیں پربھو سر چاپ کر پھیرن لگے
برہمانڈ دگ گج کچھپ اہی مہی سندھو بھودھر ڈگمگے

پربھو نے سارنگ دھنش ہاتھ میں لے لیا اور کمر میں بانوں کی
کھان سندر ترکش باندھ لیا۔ ان کے بازو لمبے ہیں۔ چھاتی منوہر اور چوڑی ہے۔
اس پر برہمن بھرگو جی کے چرنوں کے نشان شوبھا پا رہے ہیں۔ تلسی داس
جی کہتے ہیں کہ جب ہی پربھو دھنش بان کو ہاتھوں میں لے کر گھمانے لگے۔ تُوں
ہی برہمانڈ دشاؤں کے ہاتھی، کچھپ، شیش جی، پرتھوی، سمندر اور پربت
سبھی ڈگمگانے لگے۔

شوبھا دیکھ ہرش سُر برشہیں سُمن اپار
جے جے جے کرونا ندھی چھبی بل گُن آگار

بیکلاں کی شوبھا دیکھ کر دیوتا پرسن ہو کر پھول برسانے لگے اور
خوشی سے شنکھ اور گھنٹہ کے دھام کر پاندھل بجا کر شری رام کی جے ہو۔ جے ہو
ہے جے ہو۔ ایسا جے جے کار کرنے لگے۔

اتہیں بیچ نشاچر انی۔ کسمسات آئی اتی گھنی
دیکھ چلے سنمکھ کپی بھٹا۔ پرلے کال کے جن گھن گھٹا

اتنے میں ہی راکشسوں کا بھاری لشکر بیقراری کے عالم میں
آگے بڑھ آیا۔ اس کو دیکھ کر بانر یودھا اس پر کا آگے چلے۔ جیسے قیامت
کے بادلوں کی گھٹائیں ہوں۔

بہُ کرپان تروار چمنکہیں۔ جن دہ دِسی دامنی دمنکہیں
گج رتھ ترگ چکار کٹھورا۔ گرجہیں منہُوں بلاہک گھورا

بہت سے کرپان اور تلواریں چمکنے لگیں۔ مانو دسوں اطراف میں بجلیاں
چمک رہی ہوں۔ ہاتھی، رتھ اور گھوڑوں کی کٹھور آواز ایسی معلوم ہوتی ہے۔
مانو بادل گرج رہے ہوں۔

کپی لنگور بپل نبھ چھائے۔ منہُوں اِندر دھنُش اُئے سہائے
اُٹھے دھُور مانہُوں جل دھارا۔ بان بُند بھئے برشٹی اپارا

بانروں کی بہت سی لمبی لمبی مونچھیں آکاش میں چھائی ہوئی ہیں۔
مانو سندر اندر دھنش پرگٹ ہو گیا ہو۔ دھول ایسی اٹھ رہی ہے۔ مانو
جل کی دھارا ہو۔ اس میں سے بان روپی بوندوں کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہو۔

دُہوں دِسی پربت کرہیں پہارا۔ بجرپات جنُ بارہیں بارا
رگھوپتی کوپ بان جھری لائی۔ گھائل بھئے نسیچر سمدائی

دونوں طرف کے یودھا ایک دوسرے پر پربت گراتے ہیں۔ مانو
بجلی بار بار گر رہی ہے۔ شری رام چندر جی نے جوش میں آ کر بانوں کی جھڑی لگا
دی۔ جس سے راکشس فوج زخمی ہو گئی۔

لاگت بان بیر چکرہیں۔ گھُرم گھُرم جہن تہن مہی پرہیں
سروہیں سیل جنُ نرجھر بھاری۔ سونت سر کادر بھئے کاری

بان لگتے ہی بہادر چلا کر اور چکر کھا کر ادھر ادھر زمین پر گر پڑتے
ہیں۔ ان کے شریروں سے خون ایسے نکل رہا ہے۔ مانو پربتوں سے بھاری
چشموں میں سے جل بہہ رہا ہے۔ خون کی یہ بہتی ہوئی ندی بزدلوں کے من کو خوف
زدہ کرنے والی ہے۔

کادر بھینکر رُدھر سرتا چلی پرم اپاونی

دو ہُوکُل دل رتھ رہت چکر ابرت بہت مجھے گونی
جل جنتو گج پر چ تُرنگ کھر بھیدھ باہن کو گنے
مُر سکتی تو مر سرپ چاپ ترنگ چرم کمٹھ گھنے

بزدلوں کے من کو ہلانے دینے والی بہت ہی ناپاک خون کی ندی
بہی۔ دونوں دل اُس کے دونوں کنارے ہیں۔ سلطنت ریت ہے اور پہیے بھنور ہیں۔
وہ ندی بہت ہی بھیانک بہہ رہی ہے۔ ہاتھی، پیدل، گھوڑے، گدھے وغیرہ
بے شمار سواریاں جن کی گنتی نہیں کی جا سکتی ہی اُس ندی کے جل جنتو ہیں۔ عالی
شکتی اور تومر سانپ ہیں۔ دھنش اُس ندی کی لہریں ہیں اور ڈھال بہت
سے کچھوے ہیں۔

ربیر بیہریں جن تیرتر دمنیاتھ بہے ہیں تو
کادر دیکھ ڈر ہیں تہنہ سبھٹنہ کے من چین

ویر زمین پر اس طرح گر رہے ہیں سالو ندی کنارے کے برکش اکھڑ کر
ندی میں گر رہے ہوں۔ بہت سے مانس کے تودے بہہ رہے ہیں۔ مانو وہ چین
ہیں۔ بزدل جہاں اسے دیکھ کر ڈرتے ہیں۔ وہاں مہابلی یودھاؤں کے من میں
آنند ہوتا ہے۔

مجہیں بھوت پشاچ بیتالا۔ پرمتھ مہا جھوٹنگ کرالا
کاک کنک لے بھجا اڑا ہیں۔ ایک تے چھین ایک لے کھا ہیں

بھوت پشاچ اور بیتال، بڑے بڑے جھونٹوں والے جہاں بھینکر
جھونٹنگ اور بھیرون کے گن اُس ندی میں ڈبکی لگاتے ہیں۔ کوے اور چیلیں بازو
اُٹھا کر اُڑتے ہیں۔ وہ آپس میں ایک دوسرے سے چھین کر کھا جاتے ہیں۔

ایک کہہیں ایسیو سونگھا ئی۔ سٹھہو تمہارہ دردر نہ جائی
کہنہرت بھٹ گھائل تٹ گرے۔ جہنہ تہنہ منھوں ارد جل پرے

کوئی ایک کہتے ہیں ارے مورکھوں! خدا کی اتنی بہتات ہے
پھر بھی تمہارا من نہیں بھرتا۔ گھائل یودھا سمندر کے کنارے پڑے کراہ رہے
ہیں۔ مانو ادہر ادہر دھ جل راشی کو آخری بلدان کرا کر نسے اور دھ جل کھینچ رہے
پڑے ہوں۔

کھینچہیں گیدھ آنت تٹ بھئے۔ جنُ بنسی کھیلت چت دئیے
بہہ بھٹ بہہیں چڑھے کھگ جاہیں۔ جنُ ناورِ کھیلہیں سر ماہیں

گیدھ آنتیں کھینچ رہے ہیں۔ مانو مچھلیاں پکڑنے والے ایکاگر من ہو
کر بنسی سے مچھلی پکڑ رہے ہوں۔ بہت سے یودھا بہے جا رہے ہیں اور پنچھی

ان کے اوپر چڑھ کر تیر رہے ہیں۔ مانو ندی میں اخبرنا وسمجھ کر کھیل رہے ہوں۔

جوگنی بھر بھر کھپر سنچہیں۔ بھوت پشاچ بدھو نہو نچہیں
بھٹ کپال کرتال بجا دہیں۔ چامنڈا نانا بدھی گا وہیں

جوگنیاں کھپروں میں بھر بھر لہو اکٹھا کر رہی ہیں۔ بھوت پشاچ عورتیں
آکاش میں ناچ رہی ہیں۔ چامنڈا بہادروں کی کھوپریوں کا کرتال بجا رہی ہیں
اور بہت طرح سے گا رہی ہیں۔

جمبک نکر کٹکٹ کٹہیں۔ کھاہیں ہُوا ہیں اگھا ہیں دپٹہیں
کوٹنہہ رنڈ منڈ بنو ڈولہیں۔ سیس پرے مہی جے جے بولہیں

گیدڑوں کے گروہ کٹ کٹ شبد کرتے ہوئے مردہ لاشوں کو
کاٹ کر کھاتے ہیں۔ جہاں تہاں گھومتے ہیں اور جب پیٹ بھر جاتا ہے
تو دوسرے کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں۔ کروڑوں دھڑ بنا سر کے گھوم رہے
ہیں اور سر زمین پر پڑے جے جے بول رہے ہیں۔

بولہیں جو جے جے منڈ رنڈ پر چنڈ سر بنو دھاوہیں
کھپرنہ کھگ الجھ جُجھہیں سبھٹ بھٹنہ ڈھاوہیں
بانر نسا چر نکر مردہیں رام بل درپت بھئے
سنگرام انگن سبھٹ سووہیں رام سر نکرنہہ ہئے

کٹے ہوئے سر جے جے بول رہے ہیں پرچنڈ دھڑ بغیر سروں کے دوڑ
رہے ہیں۔ پرندے کھوپڑیوں میں الجھ کر مانس نوچ رہے ہیں ایک دوسرے سے لڑ رہے
ہیں۔ مہابلی یودھا دوسرے یودھاؤں کو پچھاڑ رہے ہیں۔ شری رام جی کے
بل سے ابھیمان میں بھرے ہوئے بانر راکشسوں کے دلوں کو کچل رہے ہیں۔ شری
رام جی کے بانوں سے مرے ہوئے بہادر یودھا رن بھومی میں سو رہے ہیں۔

راون ہردے بچارا بھا نسیچر سنگھارا
میں اکیل کپی بھالو بہو مایا کروں اپارا

راون نے من میں وچارا کہ راکشسوں کا ناش ہو گیا ہے میں اکیلا
رہ گیا ہوں اور بانر اور بھالو بے شمار ہیں۔ اس لئے مجھے اب کوئی چتر مایا رچنی چاہئے

دیوتنہہ پربھو ہی پیادیں دیکھا۔ اپجا اُر اتی چھوبھ بسیشا
سُرپتی رچ رتھ تُرنت پٹھاوا۔ ہرش سہت ماتل لے آوا

دیوتاؤں نے جب دیکھا کہ پربھو بنا رتھ کے پیدل ہی یدھ کر رہے
ہیں۔ تو ان کے من میں بڑی بھاری بے چینی ہوئی۔ تب راجہ اندر نے فوراً اپنا
رتھ بھیجا۔ جس کا سارتھی پرسن ہو کر اس رتھ کو پربھو کے پاس لے آیا۔

تیج پنج رتھ دویہ انوپا۔ ہرش چڑھے کوسل پُر بھوپا ॥
چنچل ترگ منوہر چاری۔ اجر امر من سم گتی کاری ॥

اُس انوکھے سُوبھ شانتی اور تیجو سے رتھ پر کوسل پوری کے راجا رام
چندر جی پرسن ہو کر رتھ پر چڑھے۔ اُس رتھ میں چار سُندر اجر امر اور من
کی گتی کے سمان تیز گام گھوڑے جُتے ہوئے تھے۔

رتھ آرُوڑھ رگھوناتھ ہی دیکھی۔ دھائے کپی بل پائے بسیشی
سہی نہ جائے کپنہ کے ماری۔ تب راون مایا بستاری

شری رگھوناتھ جی کو رتھ پر سوار دیکھ کر بانروں کے حوصلے دُگنے ہو
گئے۔ وہ دوڑ کر ٹوٹ پڑے۔ ان کی مار برداشت نہیں کی جاتی۔ تب راون نے
مایا پھیلائی۔

سو مایا رگھوبیر ہی باچی۔ لچھمن کپنہ سو مانی سانچی
دیکھی کپنہ نشاچر انی۔ انج سہت بہو کوسلا دھنی

صرف رگھوناتھ جی ہی اُس مایا سے بچے کہ جان پائے۔ باقی
سب بانروں نے اور لکشمن جی نے بھی اسے سچ سمجھا۔ بانروں نے
راکشس فوج میں بہت سے رام و لکشمن دیکھے۔

بہو رام لچھمن دیکھی مرکٹ بھالو من اتی اپڈرے
جنو چتر لکھت سمیت لچھمن جہن سو تہ ٹھاڑھ تہ کھرے
نج سین چکت بلوکی ہنسی سر چاپ سج کوسل دھنی
مایا ہری ہری نمکھ ہرشی سکل مرکٹ انی

بہت سے رام لکشمن دیکھ کر بندر اور بھالو من میں اس مایا سے
بہت ہی ڈر گئے۔ وہ لکشمن جی سمیت جہاں تھے وہاں ہی تصویر کی بھانت
بے حس و حرکت کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔ اپنی سینا کو ایسے حیرت دیکھ کر کوشل
کو ہرنے والے بھگوان شری رام جی نے ہنس کر دھنش پر بان چڑھایا اور پل
بھر میں ساری مایا ہر لی۔ بانر فوج بڑی پرسن ہوئی۔

بہوری رام سب تن چتے بولے بچن گمبھیر
دوند یدھ دیکھہو سکل شرمت بھے اتی بیر

پھر شری رام چندر جی سب کی طرف دیکھ کر گمبھیر (سنجیدہ) بچن
بولے۔ ہے بہادرو! تم سب لڑتے لڑتے بہت تھک گئے ہو۔ اب تم
سب میرا اور راون کا دوند یدھ دیکھو۔

اس کہہ رتھ رگھوناتھ چلاوا۔ بپر چرن پنکج سر ناوا ॥

تب لنکیس کرودھ اُر چھاوا۔ گرجت ترجت سنمکھ دھاوا

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی نے برہمنوں کے چرن کملوں میں سر نوا
کر رتھ آگے بڑھایا۔ تب راون کی چھاتی کرودھ سے جل اُٹھی۔ وہ گرجتا اور
للکارتا ہوا پربھو کی طرف کو بڑھا۔

جیتیہو جے بھٹ سنجگ ماہی۔ سنو تاپس میں تنہ سم ناہی
راون نام جگت جس جانا۔ لوکپ جاکیں بندی خانا

اور جوش میں آکر بولا۔ ہے تپسوی! سن تم نے جن جنگ جو
یودھاؤں کو جیتا ہے۔ میں اُن جیسا نہیں ہوں۔ میرا نام راون ہے
دنیا ساری میرا لوہا مانتی ہے۔ سارے لوکپال میرے قید خانے میں پڑے ہیں۔

کھر دوشن برادھ تم مارا۔ بدھیو بیادھ اِو بالی بچارا
نسیچر نکر سُبھٹ سنگھاریہو۔ کنبھ کرن گھن نادہی ماریہو

تم نے کھر، دوشن اور برادھ کو مار ڈالا۔ اور بیچارے بالی کو شکاری
کی طرح دھوکے سے مار دیا۔ بڑے بڑے راکشس ویروں کو ہلاک کر ڈالا۔
کمبھ کرن اور میگھناد کو بھی مارا۔

آج بیر سب لیؤں نباہی۔ جو رن بھوپ بھاج نہیں جاہی
آج کرؤں کھل کال حوالے۔ پریہو کٹھن راون کے پالے

ارے راجا! اگر تم یدھ میں ڈٹے رہے اور بھاگ نہ کھڑے
ہوئے۔ تو آج میں سب کا بدلہ نکال لوں گا۔ آج میں یقیناً تمہیں یم
کے حوالے کر دوں گا۔ آج تمہیں راون جیسے سخت اور بلی یودھا سے
واسطہ پڑا ہے۔

سن دربچن کال بس جانا۔ بہنسی بچن کہہ کرپا ندھانا
ستیہ ستیہ سب تو پربھوتائی۔ جلپسی جن دیکھاؤ منساہی

راون کے اِن دُربچنوں کو سُن کر شری رام جی نے اُس کو موت کے
وش میں جانا۔ تب کرپا ندھان پربھو ہنس کر بولے۔ تمہاری ساری بڑائی
جیسا کہ تم نے کہا ہے بالکل ٹھیک ہے۔ پر فضول بک بک نہ کرو۔ اپنی
مردانگی کے جوہر دکھاؤ۔

جن جلپنا کر سُجس ناسہی نیتی سُنہی کرہی چھما ॥
سنسار مہہ پرش تری بدھ پاٹل رسال پنس سما ॥
ایک سمن پرد ایک سمن پھل ایک پھلے کیول لاگہیں
ایک کہہیں کہہیں کریں اپر ایک کریں کہت نہ باگہیں

جیوتو بلکہ کرکے اپنے سندیہی کا ناش کرو۔ منت کرتا ہوں۔ تمہیں نیتی
کہتا ہوں۔ سنو! سنسار میں گلاب، آم اور کٹہل کی طرح تین طرح کے پُرش ہوتے
ہیں۔ گلاب صرف پھول دیتا ہے پھل نہیں دیتا۔ آم کا درخت پھل اور پھول دونوں
دیتا ہے۔ اور کٹہل میں صرف پھل ہی لگتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک پرکار کے پُرش
تو وہ ہوتے ہیں جو صرف کہتے ہیں پر کرتے نہیں۔ دوسری قسم کے وہ ہیں۔ جو
کہتے بھی ہیں اور کرتے بھی ہیں۔ اور تیسری قسم کے وہ ہیں جو کام کر کے دکھلا
دیتے ہیں۔ زبانی گپ نہیں ہانکتے۔

رام بچن سن ہنسا موہی سکھاوت گیان
بیر کرت نہیں تب تے اب لاگے پریہ پران

شری رام جی کے بچن سن کر راون خوب ہنسا اور بولا مجھے گیان
سکھاتے ہو۔ دشمنی کرتے وقت سے نہیں ڈرے۔ اب تمہیں اپنے پران پیارے ہو
لگے ہیں۔

کہہ دُربچن کرُدھ دسکندھر۔ کلس سمان لاگ چھانڑے سر
نانا کار سلی مکھ دھائے۔ دسی اور بدی گگن مہی چھائے

دُربچن کہہ کر دسکندھر کرودھ میں آ کر بجر کے سمان بھیانک بان چھوڑنے
لگا۔ طرح طرح کے بان دوڑے اور دشا بدشا اوپر سب جگہ بانوں
سے چھا گئی۔

پاوک سر چھانڑیو رگھوبیرا۔ چھن مہں جرے نسا چر تیرا
چھاڑسی تیبر سکتی کھسیائی۔ بان سنگ پربھو پھیر چلائی

شری رگھوویر جی نے اگنی بان چھوڑا۔ راون کے سب بان بھسم
ہو گئے۔ تب اس نے کھسیانا ہو کر بہت ہی بھیانک شکتی چھوڑی۔ جسے
شری رام جی نے بان سے بیندھ کر واپس بھیج دیا۔

کوٹنہ چکر ترسول پچارے۔ بنو پرایس پربھو کاٹ نوارے
نپھل ہوہیں راون سر کیسیں۔ کھل کے سکل منورتھ جیسیں

اس نے کروڑوں چکر اور ترسول چلائے۔ لیکن پربھو شری رام جی
نے بڑی آسانی سے ان کو کاٹ گرایا۔ جیسے دشٹ پُرش کے سب منورتھ
نشپھل ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی راون کے سب بان نشپھل گئے۔

تب ست بان سارتھی مارسی۔ پرے بھومی جے رام پکارسی
رام کرپا کر سوت اٹھاوا۔ تب پربھو پرم کرودھ کہہ پاوا

تب اس نے شری رام جی کے سارتھی کو سو بان مارے۔ وہ شری
رام جی کی جے پکار کرتا ہوا گر پڑا۔ شری رام جی نے کرپا کر سارتھی کو اٹھایا۔ تب
پربھو شری رام جی سخت طیش میں آگئے۔

بھئے کرُدھ جُدھ برُدھ رگھوپتی تون سایک کسمسے
کودنڈ دھن اتی چنڈ سن منوجاد سب مارت گرسے
مندودری اُر کمپ کمپتی کمٹھ بھو بھودھر ترسے
چکرہیں دگج دسن گہہ مہی دیکھ کوتک سُر ہنسے

یُدھ میں دشمن کے خلاف پربھو شری رام جی بہت طیش میں آ
گئے۔ ان کے بان ترکش سے باہر آنے کے لئے تڑپنے لگے۔ ان کے دھنش کی
گھور ٹنکار سن کر منش آہاری راکشس سہم گئے۔ مندودری کی چھاتی دھڑکنے
لگی۔ سمندر، کچھوپ، زمین اور پہاڑ ڈر گئے۔ دشاؤں کے ہاتھی زمین کو
دانتوں سے پکڑ کر چنگھاڑنے لگے۔ یہ اچنبھا دیکھ کر دیوتا لوگ ہنسے۔

تانیو چاپ شرون لگ چھانڑے بسکھ کرال
رام مارگن گن چلے لہلہات جنُ بیال

تب شری رام جی نے دھنش کو کانوں تک کھینچ کر بھیانک بان
چھوڑے۔ ان کے بان ایسے چلے مانو لہراتے ہوئے سانپ جا رہے ہوں۔

چلے بان سپچھ جنُ اُرگا۔ پرتھمہیں ہتیو سارتھی ترگا
رتھ بھنج ہت کیتو پتاکا۔ گرجا اتی انتربل تھاکا

بان ایسے چلے مانو پنکھ والے سانپ اڑ رہے ہوں۔ انہوں نے
پہلے سارتھی اور گھوڑوں کو مار ڈالا۔ پھر رتھ کو چور چور کر کے نشان اور جھنڈے
کو نشٹ کر دیا۔ تب راون جوش سے گرجا۔ لیکن من میں وہ تھک چکا تھا۔

ترت آن رتھ چڑھ کھسیانا۔ استر شستر چھانڑیسی بدھی نانا
بپھل ہوہیں سب اُدیم تاکے۔ جمی پر دروہ نرت منسا کے

وہ کھسیانا ہو کر پھر دوسرے رتھ پر سوار ہو کر طرح طرح کے استر
شستر چلانے لگا۔ اس کی کوششیں ضائع ہو گئیں جیسے دوسرے کی برائی
سوچنے والے پُرش کی ساری کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں۔

تب راون دس سول چلاوا۔ باجی چاری ماری گراوا
ترگ اٹھائے کوپ رگھونائک۔ کھینچ سراسن چھانڑے سایک

تب راون نے دس ترسول چلائے۔ اور شری رام چندر جی کے
چاروں رتھ کے گھوڑوں کو پرتھوی پر مار گرایا۔ گھوڑوں کو اٹھا کر شری رگھوناتھ
جی نے جوش میں آ کر دھنش کھینچ کر بان چھوڑے۔

راون سر سروج بن چاری ۔ چلی رگھوبیر سلی مکھ دھاری
دس دس بان بھال دس مارے ۔ نسر گئے چلے رُدھر پنارے

راون کے سر رُوپی کمل بن میں بِچرنے والے شری رگھوناتھ جی کے
بان رُوپی بھونروں کی قطار بہ چلیں ۔ شری رام جی نے اُس کے دسوں سروں میں
دس دس بان مارے ۔ جو سروں کے آر پار ہو گئے اور خون کی دھار بہنے لگی ۔

سروت رُدھر دھایو بلوانا ۔ پربھو پنی کرت دھنُش سر سندھانا
تیس تیر رگھوبیر پہارے ۔ بھُجنہ سمیت سیس مہی پارے

خون بہتے ہوئے مہابلی راون دوڑا ۔ پربھو نے پھر دھنش پر بان چڑھایا
انہوں نے تیس بان چھوڑے اور راون کے دسوں سر سمیت بیسوں بازوؤں کو
کاٹ کر پرتھوی پر گرا دیا ۔

کاٹتہیں پنی بھئے نبینے ۔ رام بہوری بھُجا سر چھینے
پربھو بہو بار باہُو سر ہئے ۔ کٹت جھٹت پنی نُوتن بھئے

سر اور ہاتھ کٹتے ہی پھر نئے پیدا ہو گئے ۔ شری رام جی نے پھر بھجاؤں
اور سروں کو کاٹ گرایا ۔ اس طرح پربھو نے بہت دفعہ بھجائیں اور سر
کاٹے لیکن ہر بار ہی کٹ کر دوبارہ نئے پیدا ہو جاتے ہیں ۔

پنی پنی پربھو کاٹت بھُج سیسا ۔ اتی کوتکی کوسلا دھیسا
رہے چھائے نبھ سر اُد باہو ۔ مانہُو امت کیتو اور راہو ۔

پربھو بار بار اُس کی بھجاؤں اور سروں کو کاٹ رہے ہیں ۔ اودھپتی
شری رام جی بڑے مایادھاری ہیں ۔ آکاش میں سر اور بازو ایسے چھا گئے
مانو بے شمار راہو اور کیتو ہوں ۔

جنو راہو کیتو انیک نبھ پتھ سروت سونت دھاوہیں
رگھوبیر تیر پرچنڈ لاگہیں بھومی گرن نہ پاوہیں
ایک ایک سر سر نکر چھیدے نبھ اُڑت اِمی سوہہیں
جنو کوپ دنکر کر نکر جہنہ تہنہ بِدھنتد پوہہیں

مانو بے شمار راہو اور کیتو خون گراتے ہوئے آکاش کے راستے
میں دوڑ رہے ہوں ۔ شری رام جی کے پرچنڈ بان کے لگنے کے کارن
وہ زمین پر گرنے نہیں پاتے ۔ ایک ایک تیر سے بہت سر بیندھے
ہوئے آکاش میں اُڑتے ہوئے ایسے شوبھا پا رہے ہیں ۔ مانو کرودھ کر
کے سورج کی کرنیں اِدھر اُدھر راہوؤں کو بیندھ رہی ہوں ۔

جمے جمے پربھو ہرت تاسُو سر تمے تمے ہوہیں اپار
سیوت بِشے بِبردھ جیمے نت نت نوتن مار

پربھو رام جیسے جیسے اُس کے سروں کو کاٹتے ہیں ، ویسے ہی ویسے
وہ بے شمار بڑھتے جاتے ہیں ۔ جیسے مشے بھوگ کرنے سے کام چیشٹا
دن بدن نئی سے نئی بڑھتی ہی جاتی ہے ۔

دس مکھ دیکھ سرن کے بادھی ۔ بسر امرن بھئی رِس گاڑھی
گرجیو موڑھ مہا ابھیمانی ۔ دھایو دسہو سراسن تانی

سروں کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر راون کو اپنی موت بھول گئی ۔ وہ
کرودھ سے آگ بگولا ہو گیا ۔ پھر وہ مہا ابھیمانی مُوڑھ گرجا اور دسوں دھنش
کو تان کر دوڑا ۔

سمر بھومی دسکندھر کوپیو ۔ برشی بان رگھوپتی رتھ توپیو
ڈنڈ ایک رتھ دیکھ نہ پریو ۔ جنو نہار مہہ دنکر دُریو

میدان جنگ میں راون جوش سے بھر گیا ۔ اُس نے بانوں کی بارش
کر کے شری رگھوناتھ جی کے رتھ کو ڈھک دیا ۔ ایک گھڑی تک رتھ نہیں
نظر نہیں آیا ۔ مانو کُہر میں سورج چھُپ گیا ہو ۔

ہاہاکار سُرنہہ جب کینہا ۔ تب پربھو کوپ کار مُک لینہا
سر نوارِ رپو کے سر کاٹے ۔ تے دس بِسی دسی مہی پاٹے

جب دیوتاؤں نے گھبرا کر ہاہاکار کیا تب پربھو شری رام جی
نے کرودھ کر کے دھنش اُٹھایا ۔ راون کے بانوں کو ہٹا کر انہوں نے پھر
اُس کے سر کاٹے اور اُن سروں کو کاٹ کر اُن سے دشاؤں ، نیچے اُوپر
سب جگہ ڈھک دی ۔

کاٹے سر نبھ مارگ دھاوہیں ۔ جے جے دھُن کر بھے اپجاوہیں
کہہ لچھمن سُگریو کپیسا ۔ کہہ رگھوبیر کوسلا دھیسا

کاٹے ہوئے سر آکاش کے راستوں میں اُڑ رہے ہیں اور جے جے
کی اونچی آواز کر کے بھئے پیدا کر رہے ہیں ۔ کہ لکشمن اور بانر راج سُگریو کہاں ہیں
اور اودھپتی رگھوبیر کہاں ہیں ۔

کہہ رام کہہ سر دھائے دیکھ مرکٹ بھج چلے
سندھان دھن رگھو بنس منی ہنس سرنہہ سر بیدھے بھلے
سر مالِکا کر کالکا گہہ برند برندنہہ بہو ملیں
کر رُدھر سر مجن منہو سنگرام بٹ پوجن چلیں

" رام کہاں ہیں ؟ " یہ کہہ کر سروں کے جھنڈ کے جھنڈ دوڑے ۔ انہیں دیکھ کر بانر

بھاگ چلے۔ تب وبھیشن کو کھینچ کر گھُٹنوں کے سہارے شری رام چندر جی نے
ہنس کر اُن سروں کو تیروں سے بیندھ ڈالا۔ ہاتھوں میں سروں کی مالائیں
لے کر کالیں جوگنیں اکٹھی ہو کر خون کی ندی میں اشنان کرنے چلیں۔ ماتو پیتا
اُلٹی ہٹ برکش رد کا درخت، اُکی پوجا کرنے جا رہی تھیں۔
پنی دس کنٹھ کرودھ ہنسے چھانٹری سکتی پرچنڈ
چلی بھبیشن سنمکھ منہوں کال کر دنڈ
تب راون نے جوش میں بھر کر پرچنڈ شکتی چھوڑی وہ بھبیشن
کی طرف یم راج کے ڈنڈے کے سمان بڑھی۔
آوت دیکھ سکتی اتی گھورا۔ پرنتارتی بھنجن پن مورا۔
تُرت بھبیشن پاچھیں میلا۔ سنمکھ رام سہیو سوئی سیلا
بھگوان شری رام چندر جی نے جب اُس مہا بھیانک شکتی
کو بھبیشن کی طرف آتے دیکھا تب انھوں نے من میں یہ وچار کر کے شرناگتوں
کے دکھ کے ناش کرنے کا میں نے پرن ٹھان رکھا ہے بھبیشن کو پیچھے
کر کے وہ بھیانک شکتی اپنے اُوپر سہہ لی۔
لاگ سکتی مورچھا کچھ بھئی۔ پربھو کرت کھیل سُر بہہ بکلئی
دیکھ بھبیشن پربھو شرم پایو۔ گہہ کر گدا کرودھ ہے دھایو
شکتی کے لگتے ہی پربھو کو کچھ مورچھا ہو گئی۔ پربھو نے تو یہ لیلا
کی تھی۔ پر دیوتا لوگ گھبرا گئے۔ پربھو کو تھکا ہوا جان کر بھبیشن جی طیش
میں آ کر ہاتھوں میں گدا لے کر دوڑے۔
رے کبھاگیہ سٹھ مند کبدھ تے ہیں سُر نر منی ناگ جُدھ وتے
سادر سو کھنڈ سیس چڑھائے۔ ایک ایک کے کوٹنہہ پائے
اور بولے۔ او بد قسمت دُمُتر کمینے بدبُدھی والے! اُو نے دیوتاؤں
منشوں، منیوں، ناگوں سبھی سے دُشمنی بڑھائی۔ تُو نے شردھا سے شو جی کو
سر چڑھائے اسی لئے ایک ایک سر کے بدلے کروڑوں سر پائے۔
تیہی کارن کھل اب لگ باچیو۔ اب تو کال سیس پرناچیو
رام بمکھ سٹھ چہسی سمپدا۔ اس کہہ ہنسی ماجھ اُر گدا
اسی وجہ سے رے دُشٹ! تو اب تک زندہ ہے لیکن اب
تیری موت تیرے سر پر ناچ رہی ہے۔ ارے مورکھ! شری رام جی کی
مخالفت کر کے خوشحالی چاہتا ہے؟ ایسا کہہ کر بھبیشن نے راون کی
چھاتی میں گدا ماری۔

اُر ماجھ گدا پرہار گھور کٹھور لاگت مہی پرئیو
دس بدن سونت سروت پنی سنبھار دھایو رس بھرئیو
دوؤ بھرے اتی بل مل جدھ وردھ ایک ایکہی ہنے
رگھبیر بل درپت بھبیشن گھال نہیں تاکہہ گنے
چھاتی میں کٹھور گدا کے بھاری دار سے چوٹ لگتے ہی راون زمین
پر گر پڑا۔ اُس کے دسوں سروں سے خون بہنے لگا۔ اپنے آپ کو پھر
سنبھال کر وہ غصے میں بھرا ہوا دوڑا۔ دونو مہا طاقتور یودھا آپس میں گتھم
گتھا ہو گئے۔ مل یُدھ میں ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے ہوئے وہ مارنے
لگے۔ شری رگھوبیر جی کے بل کے گھمنڈ میں بھبیشن جی راون جیسے شہ یودھا
کو بھی پاسنگ کے برابر نہیں گنتے۔
اُما بھبیشن راون ہی سنمکھ چتو کہ کاؤ
سو اب بھرت کال جیوں شری رگھبیر پربھاؤ
شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جو بھبیشن راون کے سامنے ڈر کے
مارے آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھ سکتا تھا۔ وہ اب کال کے سمان اُس سے
بھڑ رہا ہے۔ یہ شری رگھوبیر جی کا ہی پربھاؤ ہے۔
دیکھا شرمت بھبیشن بھاری۔ دھایو ہنومان گری دھاری
رتھ ترنگ سارتھی نپاتا۔ ہردے ماجھ تیہی مارسی لاتا
بھبیشن جی کو بہت ہی تھکا ہوا دیکھ کر ہنومان جی پہاڑ اُٹھا کر دوڑے
اور اس کے وار سے رتھ گھوڑے اور سارتھی کو مار ڈالا۔ اور راون کی چھاتی
میں لات ماری۔
ٹھاڑھ رہا اتی کمپت گاتا۔ گئیو بھبیشن جہہ جن تراتا
پنی راون کپی ہنیو پچاری۔ چلیو گگن کپی پونچھ پساری
راون کھڑا رہا لیکن اس کا شریر تھر تھر کانپنے لگا۔ اتنے میں
بھبیشن سیوکوں کی رکشا کرنے والے بھگوان شری رام جی کے پاس گئے
پھر راون نے للکارتے ہوئے ہنومان جی کو مارا۔ وہ پونچھ کو پھیلا کر آکاش
میں چلے گئے۔
گہسی پونچھ کپی سہت اُڑانا۔ پنی پھر بھڑیو پربل ہنوماناؤ
لرت آکاش جگل سم جودھا۔ ایکہی ایک ہنت کر کرودھا
راون نے ہنومان جی کی پونچھ پکڑ لی۔ وہ راون کو بھی ساتھ لئے ہوئے
آکاش میں اُڑے۔ مہابلوان ہنومان گھوم کر پھر راون سے بھڑ گئے۔ برابر کے

دونوں یودھا آکاش میں لڑتے ہوئے جوش میں بھر کر ایک دوسرے کو مارنے لگے ۔

سوہہیں نبھ جھل بل بہو کر ہیں ۔ کجبل گری سمیرو جنُ لر ہیں ۔ بُدھی بل نسیچر پرے نہ پاریو ۔ تب مارت سُت پربھو سنبھاریو

دونوں یودھا داؤ پیچ کرتے ہوئے آکاش میں لڑتے ایسے شوبھا پا رہے ہیں ۔ مانو کاجل کا پہاڑ اور سمیرو پربت لڑ رہے ہوں ۔ جب بدھی اور بل سے راون گرتے نہ گرا ۔ تب شری ہنومان جی نے پربھو شری رام چندر جی کا سمرن کیا ۔

سنبھار شری رگھوبیر دھیر پچار کپی راون ہنیو ۔
مہی پرت پُنی اُٹھ لرت دیونہ جگل کہہ جے جے بھنیو
ہنومنت سنکٹ دیکھ مرکٹ بھالو کرو دھاتر چلے
رن مت راون سکل سُبھٹ پرچنڈ بھج بل دل ملے

شری رگھوبیر جی کا سمرن کر کے دھیر ہنومان جی نے للکار کر راون کو مارا ۔ وہ دونوں زمین پر گر پڑے ۔ اور اٹھ کر پھر لڑنے لگے ۔ دیوتاؤں نے دونوں کی بہادری کی داد دی ۔ ہنومان جی کو سنکٹ میں دیکھ کر بانر اور بھالو غصہ میں ویاکل ہو کر دوڑے ۔ لیکن لڑائی کے نشے میں متوالے راون نے سارے بانر اور بھالو یودھاؤں کو اپنے پرچنڈ بازوؤں کی شکتی سے کچل کر پیس ڈالا ۔

تب رگھوبیر پچارے دھائے کیس پرچنڈ
کپی بل پربل دیکھ تیہیں کینہ پرگٹ پاکھنڈ

تب شری رگھوبیر جی کے للکارنے پر مہا جوان بانر دوڑے ۔ بانروں کے بھاری بل کو دیکھ کر راون نے مایا رچائی ۔

انتردھان بھیئو چھن ایکا ۔ پنی پرگٹے کھل روپ انیکا
رگھوپتی کٹک بھالو کپی جیتے ۔ جہہ تہہ پرگٹ دساَنن تیتے

پل بھر کے لئے راون غائب ہو گیا ۔ پھر اس دُشٹ نے اپنے بہت سے روپ پرگٹ کئے شری رگھوناتھ جی کے لشکر میں جتنے ریچھ بانر تھے ۔ اتنے ہی راون [illegible] طرف ظاہر ہو گئے ۔

دیکھے کپن امت دس سیسا ۔ جہہ تہہ بھجے بھالو اور کیسا
بھاگے بانر دھرہی نہ دھیرا ۔ ترا ہی ترا ہی لچھمن رگھوبیرا

بانروں نے بے شمار دس مکھوں والے راون دیکھے ۔ بھالو اور بانر ادھر ادھر ڈر کے مارے بھاگ چلے ۔ وہ ایسے بھاگے کہ دھیرج ہی نہیں

دھرتے ہیں اور پکارتے جاتے ہیں ۔ کہ ہے لکشمن ! ہے رگھوبیر ! ہمیں بچائیے ۔

دہ دسی دھاوہی کوٹنہ راون ۔ گرجہیں گھور کٹھور بھیاون
ڈرے سکل سُر چلے پرائی ۔ جے کے آس تجہو اب بھائی

دسوں اطراف میں کروڑوں راون دوڑ رہے ہیں ۔ اور کٹھور اور گھور بھیانک گرجنا کرتے ہیں ۔ ڈر کے مارے سب دیوتا یہ کہتے ہوئے بھاگ چلے ۔ کہ ہے بھائی ! اب فتح کی امید نہ رکھو ۔

سب سُر جتے ایک دسکندھر ۔ اب بہو بھئے تکہو گری کندر
رہے برنچی سمبھو منی گیانی ۔ جنہہ جنہہ پربھو مہما کچھ جانی

ایک ہی راون نے سب دیوتاؤں کو جیت لیا تھا ۔ اب تو بے شمار راون ہو گئے ہیں ۔ اس لئے ہے بھائی ! اب کہیں پہاڑوں کی غاروں میں پناہ لو ۔ برہما جی ، شیو جی اور گیانی منی جو پربھو شری رام جی کی مہما کو جانتے ہوئے ڈٹے رہے ۔ وہ ذرا نہ گھبرائے ۔

جانا پرتاپ تے رہے نربھے کپنہ رپو مانے پھرے
چلے بچل مرکٹ بھالو سکل کرپال پاہی بھے آترے
ہنومنت انگد نیل نل اتی بل لرت رن بانکرے
مردہی دسانن کوٹ کوٹنہ کپٹ بھو بھٹ انکرے

جو شری رام جی کی مہما کو جانتے تھے ۔ وہ بے دھڑک ڈٹے رہے ۔ بانروں نے تو مایا کے راونوں کو سچ مچ کے راون جانا ۔ اس لئے ڈر کر سب بانر اور بھالو گھبرا گئے ۔ اور ہے کرپالو شری رام جی ! ہمیں بچاؤ اس پکار کے ساتھ ویاکل ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے لیکن مہا جوان رن کے بانکے ویر ہنومان ، انگد ، نل ، نیل لڑتے ہیں ۔ اور کپٹ بھومی سے پیدا ہونے کی بھانت پیدا ہوئے ۔ کروڑوں کروڑوں یودھا راونوں کو کچلتے ہیں ۔

سُر بانر دیکھے بکل ہنسیو کوسلادھیش
سج سارنگ ایک سر ہتے سکل دس سیس

دیوتاؤں اور بانروں کی گھبراہٹ دیکھ کر اودھ پتی شری رام چندر جی ہنسے ۔ اور سارنگ دھنش پر ایک بان چڑھا کر ان مایا کے راونوں کو مار ڈالا ۔

پربھو چھن مہہ مایا سب کاٹی ۔ جمی رَبی اُئے جاہیں تم پھاٹی
راون ایک دیکھ سُر ہرشے ۔ پھرے سمن بہو پربھو پر برشے

چھن بھر میں پربھو شری رام جی نے سب مایا کاٹ ڈالی جیسے

سُوریہ کے طلوع ہونے ہی تاریکی نشٹ ہو جاتی ہے ویسے ہی سب
راکھشس نشٹ ہو گئے۔ اب ایک ہی لنکا پتی راون کو دیکھ کر دیوتا خوش
ہوئے۔ اور انہوں نے لوٹ کر پربھو پر پھولوں کی بہت سی بارش کی۔

بھج اُٹھائے رگھوپتی کپی پھیرے۔ پھر ایک اک تب ٹیرے
پربھو بل پائے بھالو کپی دھائے۔ ترل تمک سنجگ مہی آئے

شری رام جی نے بازو کے اشارے سے سب بانروں کو
لوٹایا۔ تب وہ ایک دوسرے کو پکار کر لوٹ آئے۔ پربھو کا بل
پا کر بھالو اور کپی دوڑے، چنچل بانر جوش میں بھرے ہوئے اچھل اچھل
کر رن بھومی میں آ گئے۔

استتی کرت دیوتنہ دیکھیں۔ بھئیوں ایک میں انہ کے لیکھیں
سٹھہو سدا تم مور مرائیل۔ اس کہہ کوپ گگن پر دھائیل

راون نے دیوتاؤں کو جب شری رام جی کی استتی کرتے دیکھا
تو اُس نے سوچا کہ دیوتا سمجھتے ہیں کہ میں صرف ایک ہی راون رہ گیا ہوں
اس لئے خوشی سے تعلیں بجا رہے ہیں۔ وہ غصے سے بھر کر بولا اے
مورکھو! تم تو سدا سے ہی میری مار کا نشانہ بنے ہو۔ ایسا کہہ کر وہ
طیش کھا کر آکاش میں چڑھ کر دیوتاؤں کی طرف لپکا۔

ہاہاکار کرت سر بھاگے۔ کھل ہو جاہو کہتہ ہو دیں لاگے
دیکھ بکل سر انگد دھایو۔ کود چرن گہہ بھومی گرایو

ہاہاکار کرتے ہوئے دیوتا بھاگے۔ راون نے ان کو للکارتے
ہوئے کہا اے دُشٹو! میرے سامنے سے تم کہاں بھاگ جاؤ گے
دیوتاؤں کو ویاکُل دیکھ کر انگد دوڑے اور اچھل کر راون کے پاؤں پکڑ
کر اُسے دھرتی پر گرا دیا۔

گہہ بھومی پریو لات ماریو بالی ست پربھو پہیں گیو
سنبھار اُٹھ دس کنٹھ گھور کٹھور رو گرجت بھئیو
کر داپ چاپ چڑھائے دس سندھان سر بہہ برکھئی
کئے سکل بھٹ گھائل بھئے آکل دیکھ نج بل ہرشئی

اُسے زمین پر گرا کر لات مار کر بالی کمار انگد پربھو رام جی کے
پاس چلے گئے۔ راون سنبھل کر اُٹھا اور بڑے زور سے بھیانک آواز
سے گرجنے لگا۔ بل کے گھمنڈ میں بھر کر اُس نے دسوں دھنشوں کو کھینچ
کر بہت سے بانوں کی بارش کی۔ جس سے اُس نے سب بانر اور
بھالو یودھا زخمی اور خوف زدہ کر دیئے۔ ایسا اقبال دیکھ کر راون
بہت ہی پرسن ہوا۔

تب رگھوپتی راون کے سیس بھجا سر چاپ
کاٹے بہت بڑھے پنی جیمے تیرتھ کر پاپ

تب شری رگھوناتھ جی نے راون کے سر بازو، بان اور
دھنش کاٹ ڈالے لیکن وہ پھر بہت بڑھ گئے۔ جیسے تیرتھ میں
کئے ہوئے پاپوں کا بُرا پھل بڑھتا ہی جاتا ہے۔

سر بھج باڑھ دیکھ رپو کیری۔ بھالو کپنہ رس بھئی گھنیری
مرت نہ مورکھ کٹے ہوں بھج سیسا۔ دھائے کوپ بھالو بھٹ کیسا

دشمن کے سروں اور بازوؤں کو بڑھتے دیکھ کر بھالو اور بانروں
کو بہت غصہ ہوا۔ یہ مورکھ بازو اور سر کٹنے پر بھی نہیں مرتا۔ ایسا
کہہ کر بانر اور بھالو یودھا طیش کھا کر دوڑے۔

بالی تنے ماروت نل نیلا۔ بانر راج دوید بل سیلا
بٹپ مہی دھر کریں پرہارا۔ سوئی گری ترو گہہ کپنہ سو مارا

بالی کمار انگد، ہنومان، نل اور نیل، بانر راج سگریو اور
مہابلوان دوِوِد وغیرہ یودھا راون پر درختوں اور پہاڑوں سے وار
کرتے ہیں۔ اور وہ اُنہیں پہاڑوں اور درختوں کو پکڑ کر بانروں کو
مارتا ہے۔

ایک نکھنہ رپو بپش بداری۔ بھاگ چلہیں ایک لاتنہ ماری
تب نل نیل سرنہ چڑھ گیو۔ نکھنہ للار بدارت بھیو

کوئی بانر اس کے شریروں کو اپنے تیز ناخنوں سے پھاڑ کر
بھاگ جاتا ہے۔ نل اور نیل راون کے سروں پر چڑھ گئے اور ناخنوں
سے اُس کی پیشانی پھاڑنے لگے۔

رودھر دیکھ بشاد اُر بھاری۔ تنہہ دھرن کہنہ بھجا پساری
گہے نہ جاہیں کرنہ پر پھرہیں۔ جنو جگ مدھپ کمل بن چرہیں

بہتا ہوا خون دیکھ کر اُسے من میں بڑا دکھ ہوا۔ اس نے نل نیل
کو پکڑنے کے لئے ہاتھ پھیلائے۔ لیکن وہ قابو میں نہیں آتے ہاتھوں
کے اوپر ہی پھرتے ہیں۔ مانو دو بھونرے کمل کے بن میں کھیل رہے ہوں

کوپ کود دؤ دھر لیسی بہوری۔ مہی پٹکت بھجے بھجا مروری
پنی سکوپ دس دھنش کر لینہے۔ سر نہہ مار گھائل کپی کینہے

تب کرودھ میں آ کر راون نے اچھل کر اُن دونوں کو پکڑ لیا۔ جب وُہ اُنہیں ہاتھوں سے پرتھوی پر ٹپکنے لگا۔ تب وُہ دونو اُس کے باندوں کو مروڑ کر جھٹ کر بھاگ گئے۔ پھر اُس نے دسوں دھنش لئے اور بانروں کو بانوں سے مار کر زخمی کر دیا۔

ہنومد آدی مورچھت کر بندر۔ پائے پردوش ہرش دسکندھر
مورچھت دیکھ سکل کپی بیرا۔ جاموونت دھایو رن دھیرا

ہنومان وغیرہ سب بانر یودھاؤں کو بے ہوش کر کے اور شام کا وقت دیکھ کر راون پرسن ہُوا۔ سارے بانروں کو بیہوش دیکھ رن دھیر جاموونت دوڑے۔

سنگ بھالو بھودھر ترو دھاری۔ مارن لگے پچاری پچاری
بھیو کرودھ راون بلوانا۔ گہہ پد مہی پٹکے بھٹ نانا

جاموونت کے ساتھی بھالو یودھا پربت لے کر برکشوں کو اُٹھا کر للکار للکار کر راون کو مارنے لگے۔ مہابلوان راون جوش میں بھر کر اُن کے پاؤں پکڑ پکڑ کر اُنہیں زمین پر ٹپکنے لگا۔

دیکھ بھالو پتی نج دل گھاتا۔ کوپ ماجھ اُر مارے سی لاتا

اپنے دل کا گھات ہوتا دیکھ کر جاموونت نے غصے سے بھر کر راون کی چھاتی میں لات ماری۔

اُر لات گھات پرچنڈ لاگت بکل رتھ تے مہی پرا
گہہ بھالو بیس ہوں کر منہوں کملنہ بسے نسی مدھکرا
مورچھت بلوک بہوری پد ہت بھالو پتی پربھ پہں گیو
نسی جان سیندن گھال تیہی تب سوت جتن کرت بھیو

چھاتی میں لات کی زبردست چوٹ کھا کر راون ویاکل ہو کر رتھ سے زمین پر گر پڑا۔ اُس نے اپنے بیس ہاتھوں میں بھالوؤں کو پکڑ رکھا تھا۔ مانو رات کے وقت بھونرے کملوں میں ٹھہرے ہوئے ہوں۔ اُسے بے ہوش دیکھ کر اور اُس کی چھاتی میں ایک اور لات مار کر بھالو راج جاموونت پربھو شری رام جی کے پاس گئے رات کا وقت دیکھ کر سارتھی نے راون کو رتھ میں ڈال لیا۔ اور لنکا کو لے جاتا ہُوا اُسے ہوش میں لانے کی تدبیر کرنے لگا۔

مورچھا بگت بھالو کپی سب آئے پربھو پاس
نسیچر سکل راون ہی گھیر رہے اتی تراس

مورچھا دُور ہونے پر سب بھالو اور بانر پربھو شری رام جی کے پاس آئے اور سب راکشسوں نے خوف زدہ ہو کر راون کو گھیر لیا۔

ماس پاراین

چھبیسواں وشرام

تیہی نسی سیتا پہں جائی۔ ترجٹا کہہ سب کتھا سنائی
سر بھج بادھ سنت رپو کیری۔ سیتا اُر بھئی تراس گھنیری

اُسی رات سیتا جی کے پاس جا کر ترجٹا نے یدھ کی ساری کتھا کہہ سنائی۔ شترو کے سروں اور بازوؤں کے بار بار بڑھنے کی خبر سُن کر سیتا جی کے من میں بڑا ڈر ہوا۔

مکھ ملین اُپجی من چنتا۔ ترجٹا سن بولی تب سیتا
ہوئی کہا کہسی کن ماتا۔ کیہی بدھ مریہی بسو دکھداتا

سیتا جی کا چہرہ اُداس ہو گیا۔ اُن کے من میں بہت فکر ہُوا۔ وُہ ترجٹا سے بولیں۔ ہے ماتا! بتاؤ اب کیا ہوگا؟ ساری دُنیا کو دکھ دینے والا ظالم راون کس طرح مرے گا؟

رگھوپتی سر سر کٹیہو نہ مرئی۔ بدھی بپریت چرت سب کرئی
مور ابھاگیہ جیاوت اوہی۔ جیہیں ہوں ہری پد کمل بچھوہی

شری رگھوناتھ جی کے بانوں سے سر کٹنے پر بھی یہ دُشٹ نہیں مرتا۔ ودھاتا ساری لیلا ہم سے اُلٹ ہی کر رہا ہے۔ میری بد قسمتی ہی راون کو زندہ رکھے ہُوئے ہے۔ اور اسی نے ہی مجھے پربھو کے چرن کملوں سے جدا کر رکھا ہے۔

جیہیں کرت کپٹ کنک مرگ جھوٹھا۔ اجہوں سو دیو موہی پر روٹھا
جیہیں بدھی موہی دکھ دُسہ سہائے۔ لچھمن کہں کٹو بچن کہائے

اس میری پھوٹی تقدیر نے ہی کپٹ کا جھوٹا سونے کا مرگ بنایا تھا۔ وہی اب تقدیر بھی مجھ پر روٹھی ہوئی ہے۔ جس ودھاتا نے مجھے ناقابل برداشت دُکھ دئے اور میری زبان سے لچھمن جی کو کڑوے

بچن ابلاشے ۔

رگھوپتی بِرہ بِشن بھر بھاری ۔ تک تک مار بار بہُت ماری ؏
ایشہوں دُکھ جور اکھ مم پرانا ۔ سوئی بِدھی تاہی جیاو نہ آنا

جو شری رگھوناتھ جی کے ویوگ روپی زہر سے بھرے تیروں سے تک تک کے بار بار مار رہا ہے ۔ اور اتنے کشٹ دینے پر بھی مجھے زندہ رکھتا ہے ۔ وہی بدھاتا اس راون کو زندہ رکھ رہا ہے ۔ وہی بدھاتا اس راون کو زندہ رکھے ہوئے ہے ۔ دوسرا کوئی نہیں ۔

بہُہ بدھی کر بلاپ جب لاگی ۔ کرُنا سُرت کرپا ندھا نگی ؏
کہہ ترجٹا سنو راجکماری ۔ اُر سر لاگت مرے سراری ؏

جانکی جی کرپاندھان شری رام جی کی یاد کر کے بہت بلاپ کر رہی ہیں ۔ ترجٹا نے کہا ۔ ہے راجکماری! سنو ۔ دیوتاؤں کا دشمن راون ہردے میں بان لگتے ہی مر جائے گا ۔

پربھو تاتے اُر ہتے نہ تیہی ۔ ایہی کے ہردے بستی بیدیہی ؏

لیکن پربھو اس کے ہردے میں اس لئے بان نہیں مارتے کہ اس کے ہردے میں آپ جانکی جی بستی ہیں ۔

ایہی کے ہردے بس جانکی جانکی اُر مم باس ہے
مم اُدر بھون انیک لاگت بان سب کر ناس ہے
سُن بچن ہرش بشاد من اتی دیکھ پُنی ترجٹا کہا
اب مرے ہی رپو ایہی بدھی سن سُندری تج سنسیا

اس کے ہردے میں جانکی کا نواس ہے اور جانکی کے ہردے میں میرا (شری رام جی) کا نواس ہے ۔ اور میرے ہردے میں انیک برہمانڈ ہیں ۔ اس لئے راون کے ہردے میں بان مارتے ہی سب برہمانڈوں کا ناش ہو جائے گا ۔ اس لئے پربھو اس کے ہردے میں بان نہیں مارتے ۔ یہ سُنکر سیتا جی کے من میں آنند بھی ہوا اور دُکھ بھی ہوا ۔ یہ دیکھ کر ترجٹا نے پھر کہا ۔ ہے سُندری! اس بڑے بھاری بھرم کو چھوڑ دو ۔ اب جس طرح دشمن مرے گا ۔ وہ بھی سنو ۔

کاٹت سِر ہوئیہی بِکل چھوٹ جائے ہی تو دھیان
تب راون ہی ہردے مہہ مارہیں رام سُجان

سروں کے بار بار کٹنے سے جب راون ویاکل ہو جائے گا اور اس کے ہردے سے تیرا دھیان چھوٹ جائے گا ۔ تب انتر یامی رام راون کے ہردے میں بان ماریں گے ۔

اس کہہ بہُت بھانت سمجھائی ۔ پُنی ترجٹا نج بھون سدھائی
رام سبھاو سُمر بیدیہی ۔ اُپجی برہ بیتھا اتی تیہی

ایسا کہہ کر اور بہت طرح سے سیتا جی کو سمجھا کر ترجٹا پھر اپنے گھر چلی گئی ۔ شری رام جی کے سبھاؤ کو یاد کر کے سیتا جی کو بہت ہی شری رام جی کی جدائی کا دُکھ ہوا ۔

نسی ہی سسی ہی نندتی بہُہ بھانتی ۔ جُگ سم بھئی سراتی نہ راتی
کرت بلاپ من ہی من بھاری ۔ رام برہ جانکی دکھاری

بہت طرح وہ رات کو اور چاند کو برا کہنے لگی ۔ رات یُگ کے برابر لمبی ہو گئی ۔ ختم ہونے میں نہیں آتی ۔ شری رام چندر جی کی جدائی سے دُکھی ہو کر جانکی جی من ہی من میں ولاپ (گریہ و زاری) کر رہی ہیں ۔

جب اتی بھیو برہ اُر داہو ۔ پھرکیو بام نین ارو باہو
سگن بچار دھری من دھیرا ۔ اب ملہیں کرپال رگھو بیرا

جب جدائی کے مارے ان کے ہردے میں بہت جلن بڑھی ۔ تب اُن کی بائیں آنکھ اور بایاں بازو پھڑک اٹھے ۔ شگون (اچھی علامات) سمجھ کر سیتا جی نے من میں دھیرج دھری کہ کرپالو شری رگھویر ضرور ہی جلدی ملیں گے ۔

اِہاں ادھ نسی راون جاگا ۔ نج سارتھی سن کھیجن لاگا ؏
سٹھ رن بھومی چھڑائسی موہی ۔ دھگ دھگ ادھم مند متی توہی

ادھر لنکا میں آدھی رات کو راون جاگا ۔ اور سارتھی کو جھنجھلا کر کہنے لگا ۔ ارے مورکھ! تو نے رن بھومی سے مجھے کیوں الگ کر دیا؟ ارے نیچ! مُورکھ بدھی! تجھ پر لعنت ہے ۔ لعنت ہے ۔

تیہیں پدگہہ بہُہ بدھی سمجھاوا ۔ بھور بھئیں رتھ چڑھی پُنی دھاوا
سُن آگونو دسانن کیرا ۔ کپی دل کھر بھر بھیو گھنیرا

سارتھی نے پاؤں پکڑ کر راون کو بہت طرح سے سمجھایا ۔ سویرا ہونے کی دیر تھی کہ وہ رتھ پر چڑھ کر پھر دوڑا ۔ راون کے آنے کی خبر سنکر بانر دل میں کھلبلی مچ گئی ۔

جہہ تہہ بھودھر بٹپ اُپاری ۔ دھائے کٹکٹائی بھٹ بھاری

بانر یودھا ادھر ادھر سے پربت اور پہاڑ اکھاڑ کر طیش میں بھر کر کٹکٹ کرتے ہوئے دوڑے ۔

دھائے جو مرکٹ بکٹ بھالو کرال کر بھودھر دھرا
اتی کوپ کریں پرہار مارت بھج چلے رجنی چرا
بچلائے دل بلونت کیسہہ گھیر پھر راون لیو
چہوں دسی چپیٹہہ مار نکھنہہ بدار تن بیاکل کیو

مہابلوان اور وکرال بانر اور بھالو یودھا ہاتھوں میں پربت لئے ہوئے دوڑے۔ وہ غصہ سے آگ بگولا ہو کر وار کرتے ہیں۔ ان کی مار سے راکشس بھاگ کھڑے ہوئے۔ بلوان بانروں نے راکشس فوج میں کھلبلی ڈال کر پھر راون کو گھیر لیا۔ چاروں طرف سے تھپڑ مار کر اور تیز ناخنوں سے اس کی کھال کاٹ کاٹ کر اسے بیاکل کر دیا۔

دیکھ مہا مرکٹ پربل راون کینہہ بچار
انترہت ہوئے نمش مہنہ کرت مایا بستار

مہابلوان بانروں کو دیکھ کر راون نے وچار کیا۔ پھر اس نے چھپ کر پل بھر میں مایا پھیلائی۔

جب کینہہ تیہیں پاشنڈ۔ بھئے پرگٹ جنتو پرچنڈ
بیتال بھوت پشاچ۔ کر دھرے دھنش ناراچ

جب اس نے مایا رچی۔ تب بھینکر جیو پرگٹ ہو گئے۔ بیتال، بھوت اور پشاچ ہاتھوں میں دھنش بان لئے ہوئے بھومی میں پرگٹ ہوئے۔

جوگنی گہیں کرپال۔ ایک ہاتھ منج کپال
کر سدیہ سونت پان۔ ناچہیں کریں بہو گان

کال جوگنیں ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں منش کی کھوپڑی لئے تازہ خون پی کر ناچنے لگیں اور طرح طرح کے بھدے گیت گانے لگیں۔

دھر مارو بولہیں گھور۔ رہی پور دھنی چہوں اور
مکھ بائے دھاوہیں کھان۔ تب لگے کیس پران

وہ پکڑو، مارو وغیرہ ڈراؤنی آوازیں بول رہی ہیں۔ چاروں طرفیں ایسی ڈراؤنی آوازوں سے گونج اٹھیں۔ وہ منہ پھیلا کر کھانے کو دوڑتی ہیں۔ تب بانر بھاگنے لگے۔

جہہ جاہیں مرکٹ بھاگ۔ تہہ برت دیکھہیں آگ
بھئے بکل بانر بھالو۔ پنی لاگ برشے بالو

بانر بھاگ کر جہاں بھی جاتے ہیں۔ وہاں آگ جلتی دیکھتے ہیں۔ بانر اور بھالو بیاکل ہو گئے پھر ان کے اوپر گرم ریت برسنے لگی۔

جہاں تہہ تھکت کر کیس۔ گرجیہ بہوری دس سیس
لچھمن کپیس سمیت۔ بھئے سکل بیر اچیت

بانروں کو ادھر اُدھر ایسے موہت کر کے راون پھر گرجا۔ لکشمن جی اور سگریو سمیت سب یودھا بیہوش ہو گئے۔

ہا رام ہا رگھوناتھ۔ کہہ سبھٹ میجہیں ہاتھ
ایہی بدھی سکل بل توڑ۔ تیہیں کینہہ کپٹ بہوڑ

ہا رام۔ ہا رگھوناتھ! کہہ کر بلوان یودھا ہاتھ ملتے ہیں۔ اسی پرکار سب کی طاقت کو نشٹ کر کے راون نے پھر دوسری مایا رچائی۔

پرگٹیسی بپل ہنومان۔ دھائے گہے پاشان
تنہہ رام گھیرے جائے۔ چہوں دسی برود ہہ بنائے

پھر اس نے بہت سے ہنومان پرگٹ کئے جو پتھر لے کر دوڑے۔ انہوں نے چاروں طرف اکٹھے ہو کر شری رام چندر جی کو جا گھیرا۔

مارہو دھرہو جن جائے۔ لٹکہیں پونچھ اٹھائے
دہ دسی لنگور براج۔ تیہیں مدھیہ کوسل راج

وہ پونچھ اٹھا کر کٹ کٹ کرتے ہوئے پکارنے لگے۔ "مارو" "مارو" "پکڑو" "جانے نہ پاوے" ان کی پونچھ دسوں دشاؤں میں براج رہی ہے اور ان کے بیچ میں اودھ پتی شری رام چندر جی ہیں۔

تیہیں مدھیہ کوسل راج سندر شیام تن سوبھا لہی
جن اندر دھنش انیک کی برباڑ تنگ تمال ہی
پربھو دیکھ ہرش بشاد ار سر دیو جے جے جے کری
رگھوبیر ایکہیں تیر کوپ نمیش مہنہ مایا ہری

ان مایا کے بہت سے ہنومانوں کے گھیرے میں اودھ پتی شری رام جی سندر شیام شریر سے ایسے شوبھا پا رہے ہیں جیسے تمال کا درخت بے شمار اندر دھنشوں کے سندر گھیرے میں گھرا ہوا شوبھا

باولا ہو۔ پربھو کو دیکھ کر دیوتا پرسن ہوئے لیکن اس مایا سے گھبرا کر وہ اپنے ہردے سے بھگوان شری رام! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ ایسا جے کار کرنے لگے۔ تب شری رگھوبیر جی نے غصہ کھا کر اپنے ایک ہی بان سے چھن بھر میں راون کی ساری مایا کاٹ ڈالی۔

مایا ہٹت بھی بھالو ہرشے گری گہر سب بھٹ پھرے
سر نکر چھاڑے رام راون ہاتھ مہر یکا ہی گرے
شری رام راون سمر چرت انیک کلپ جو گاوہیں
ست سیش سارد نگم کبی تیؤ تدپی پار نہ پاوہیں

مایا دور ہو جانے پر بھالو اور بانر پرسن ہو گئے۔ تب ہاتھوں میں پربت اور درخت اٹھا کر وہ سب دوڑے۔ شری رام جی نے بے شمار بان چھوڑے جس سے راون کے ہاتھ اور سر پھر کٹ کٹ کر زمین پر گر پڑے۔ اگر سینکڑوں سیش، سرسوتی، وید اور کوی لوگ شری رام اور راون کے یدھ کی لیلا کو بے شمار کلپوں تک گاتے رہیں۔ تب بھی وہ اس کی تھاہ نہیں پا سکتے۔

تاکے گن گن کچھ کہے جڑ متی تلسی داس
جیمی نج بل انورپ تے ماکھی اڑے اکاس

اسی یدھ کی لیلا کے کچھ گنوں کے سمود کا ورنن مجھ جیسے مند بدھی کوی نے (تلسی داس نے) کیا ہے۔ جیسے مکھی اپنے بل کے مطابق آکاش میں اڑتی ہے۔

کاٹے سر بھج بار بہو مرت نہ بھٹ لنکیس
پربھو کریڑت سر سدھ منی بیاکل دیکھ کلیس

سر اور بازو راون کے بہت بار کٹ گئے۔ لیکن وہ بہادر یودھا مرتے میں نہیں آتا۔ پربھو شری رام جی تو لیلا کر رہے ہیں لیکن منی، سدھ اور دیوتا پربھو کی لیلا کو نہ سمجھتے ہوئے انہیں بے چین اور دکھی سمجھ کر گھبرا گئے۔

کاٹت بڑھہیں سیس سمدائی۔ جمی پرتی لابھ لوبھ ادھیکائی
مرے نہ رپو شرم بھیو بسیشا۔ رام بھیشن تن تب دیکھا

جیسے جیسے دھن بڑھتا ہے توں توں لالچ بڑھتا جاتا ہے۔ ویسے ہی جوں جوں راون کے سر کٹتے ہیں توں توں وہ بڑھتے جاتے ہیں۔ راون مرنے میں نہیں آتا۔ بہت جتن کئے گئے۔ تب شری رام چندر جی نے بھیشن کی طرف دیکھا۔

اُما کال مر جاکیں اچھا۔ سو پربھو جن کر پریتی پریچھا
سنو سربگیہ چراچر نایک۔ پرنت پال سر منی سکھدایک

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جن کی اچھیا ماتر سے کال بھی مر جاتا ہے۔ وہ پربھو بھگت کے پریم کا امتحان لے رہے ہیں۔ بھیشن جی نے کہا۔ ہے سربگیہ! ہے چراچر جگت کے ایشور! ہے دیوتا اور منیوں کو سکھ دینے والے اور شرناگتوں کا پالن کرنے والے پربھو! سنئے۔

نابھی کنڈ پیوش بس یاکیں۔ ناتھ جیئت راون بل تاکیں
سنت بھیشن بچن کرپالا۔ ہرش گہے کر بان کرالا

راون کی نابھی کنڈ میں امرت کا نواس ہے۔ ہے سوامی! راون اسی کے بل پر زندہ ہے۔ بھیشن کے بچن سنتے ہی کرپالو شری رام جی بہت پرسن ہوئے۔ تب انہوں نے ہاتھوں میں بھیانک بان لئے۔

اسبھ ہون لاگے تب نانا۔ رووہیں کھر سرکال بہو سوانا
بولہیں کھگ جگ آرتی ہیتو۔ پرگٹ بھئے نبھ جہں تہں کیتو

اس وقت طرح طرح کے اشگن (بری علامات) ہونے لگے۔ بہت سے گدھے گیدڑ اور کتے رونے لگے۔ آتر چیل وغیرہ بھی بول کر آنیوالی مصیبت کا اظہار کرنے لگے۔ آکاش میں ادھر ادھر کیتو تارے (دمدار تارے) پرگٹ ہو گئے۔

دس دسی داہ ہون اتی لاگا۔ بھیو پرب بنو رَبی اپراگا
[illegible] ودری اُر کمپتی [illegible]۔ پرتما [illegible] مگ [illegible]

دسوں طرفوں میں آگ جلنے لگی۔ بغیر یوگ کے ہی سورج گرہن ہونے لگا۔ مندودری کی چھاتی بڑے زور سے دھڑکنے لگی۔ مورتیاں اپنی آنکھوں کے راستے آنسو برسانے لگیں۔

پرتما رودہیں پبی پات نبھ اتی بات بہہ ڈولتی مہی
برشہیں بلاہک رُدھر کچ رج اسبھ اتی سک کو کہی
اتپات امت بلوک نبھ سر بکل بولہیں جے جے
سر سبھے جان کرپال رگھوپتی چاپ سر جوڑت بھئے

مورتیاں رونے لگیں۔ آکاش سے بار بار بجلی گرنے لگی۔ تیز آندھی

چھنے لگی۔ زمین ہلنے لگی۔ بادل، خون، بال اور دھول برسانے لگے۔ اتنے زیادہ اَمنگل ہونے لگے کہ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ ان بے شمار اُپدروں کو دیکھ کر آکاش میں دیوتا دیاکُل ہو کر "شری رام جی کی جے ہو" "جے ہو" پکار اُٹھے۔ دیوتاؤں کو سہمے ہوئے دیکھ کر کرپالو بھگوان شری رام چندر جی دھنش پر بان چڑھانے لگے۔

کھینچ سراسن شروَن لگ چھاڑے سر ایکتیس
رگھوُنایک سایک چلے مانہوں کال پھنیس

کانوں تک دھنش کو تان کر پربھو شری رام جی نے اکتیس بان چھوڑے وہ شری رگھوناتھ جی کے بان کال رُوپی سانپ ہو کر چلے۔

سایک ایک نابھی سر سوشا۔ اپر لگے بھج سر کر روشا
لے سر باہُو چلے ناراچا۔ سر بھج ہین رُنڈ مہی ناچا

ایک بان نے راون کے نابھی کُنڈ کے امرت کو سکھا ڈالا دوسرے تیس بان کرودھ کر کے اُس کے سروں اور بازوؤں میں لگے۔ بان سروں اور بھجاؤں کو اُڑا کر چلے۔ سروں اور بھجاؤں کے بغیر دھڑ زمین پر ناچنے لگا۔

دھرنی دھسے دھر دھاو پرچنڈا۔ تب سر ہت پربھو کرت دُوئی کھنڈا
گرجیو مرت گھور رو بھاری۔ کہاں رام رن ہتوں پچاری

دھڑ بہت تیزی سے دوڑا جس سے زمین دھنسنے لگی۔ تب پربھو نے بان چھوڑ کر اُس دھڑ کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ مرتے وقت راون بڑے جوش سے گرج کر بولا۔ رام کہاں ہیں؟ میں انہیں للکار کر یُدھ میں ماروں گا۔

ڈولی بھومی گرت دسکندھر۔ چھبھت سندھو سر دگج بھودھر
دھرنی پریو دوَو کھنڈ بڑھائی۔ چاپ بھالو مرکٹ سمدائی

راون کے گرتے ہی زمین کانپ گئی۔ سمندر ندیاں، دِشاؤں کے ہاتھی اور پہاڑ دیاکُل ہو گئے۔ راون دھڑ کے دو ٹکڑوں کو پھیلا کر بھالو اور بانروں کے دَلوں کو اپنے نیچے دباتا ہوا زمین پر گر پڑا۔

مندودری آگیں بھج سیسا۔ دھر سر چلے جہاں جگدیشا
پرویسے سب نشنگ مہنہ جائی۔ دیکھ سُر دُندبھیں بجائی

راون کے بازوؤں اور سروں کو مندودری کے آگے رکھ کر شری رام جی کے بان جہاں پر کہ جگت ایشور شری رام چندر جی تھے وہاں آ گئے اور اُن کے ترکش میں گھُس گئے۔ یہ دیکھ کر دیوتاؤں نے نقارے بجائے۔

تاسُ تیج سمان پربھو آنن۔ ہرشے دیکھ سنبھو چترانن
جے جے دھُن پوری برہمنڈا۔ جے رگھوبیر پربل بھج ڈنڈا

راون کا تیج پربھو کے مُکھ میں آ کر سما گیا۔ یہ دیکھ کر شوجی اور چترمُکھ برہما جی بڑے پرسن ہوئے۔ برہمانڈ بھر میں جے جے کی دھن چھا گئی لمبی اور مہان شکتی شالی بھجاؤں والے شری رگھوبیر جی کی جے ہو۔

برشہیں سُمن دیو مُنی برندا۔ جے کرپال جے جے تی مکندا

دیوتا اور منیوں کے سماج پھول برسانے لگے اور جے کار کرنے لگے۔ کرپالو بھگوان! آپ کی جے ہو۔ ہے مُکتی کے دینے والے پربھو آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔

جے کرپا کند مکند دوند ہرن سرن سکھ پرد پربھو
کھل دل بدارن پرم کارن کارونیک سدا بِبھو
سُر سُمن برشہیں ہرش سنکل باج دُندبھی گہہ گہی
سنگرام انگن رام انگ اننگ بہُ سو بھا لہی

ہے کرپا کے مُول! ہے موکش داتا! ہے سُکھ دُکھ جنم مرن آدی دوندوں کے ہرنے والے۔ ہے شرناگتوں کو سُکھ دینے پربھو! ہے دُشٹوں کے دَل کو کچلنے والے۔ ہے سَرو دیاپک! آپ کی جے ہو۔ دیوتا پرسن ہو کے پھول برساتے ہیں گھَم گھَم نقارے بج رہے ہیں۔ رن بھومی میں شری رام جی کے انگوں (اعضاؤں) نے بہت سے کام دیوتاؤں کی شوبھا پراپت کی۔

سر جٹا مکٹ پرسون بچ بچ اتی منوہر راجہیں
جنُ نیل گِری پر تڑت پٹل سمیت اُڈگن بھراجہیں
بھج ڈنڈ سر کو دنڈ پھیرت رُدھر کن تن اتی بنے
جنُ رائے منیں تمال پر بیٹھیں بپل سکھ آپنے

سر پر جٹاؤں کا مکٹ ہے۔ اُس کے بیچ بیچ میں بہت ہی منوہر پھول شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو نیل گِری پہاڑ پر بجلیوں کی ٹولی سمیت تارا گن شوبھا پا رہے ہوں۔ شری رام جی اپنی لمبی بھجاؤں سے بان اور دھنش پھیرا رہے ہیں۔ شریر پر لال لال خون کے چھینٹے کیسے سُندر

لگتے ہیں۔ مالا تمال کے پیڑ پر بہت سندر چڑیاں اپنے مہا آنند میں ڈوبی ہوئی بیٹھی ہوں۔

کرپا درشٹی کر برشٹی پربھو ابھے کیئے سُر برند
بھالو کپیس سب ہرشتے جے سُکھ دھام مکند

کرپا درشٹی کی بارش کرکے پربھو شری رام جی نے سب دیو سماج کو نربھے (بے خوف) کر دیا۔ بانر اور بھالو پرسن ہو گئے۔ اور سُکھ کے دھام مکتی داتا پربھو! آپ کی جے ہو۔ ایسا پکارنے لگے۔

پتی سر دیکھت مندودری۔ مورچھت بِکل دھرنی کھس پری
جبتی برند روت اُٹھ دھائیں۔ تیہی اُٹھائے راون پہیں آئیں

پتی کے سر کو دیکھتے ہی مندودری ویاکُل اور مورچھت ہو کر دھرتی پر گر پڑی۔ دوسری استریاں روتی ہوئی اُٹھ دوڑیں اور اُسے اُٹھا کر راون کے پاس لے آئیں۔

پتی گتی دیکھ تے کرہیں پکارا۔ چھوٹے کچ نہیں بپش سنبھارا
اُرتاڑنا کرہیں بدھی نانا۔ رووت کرہیں پرتاپ بکھانا

پتی کی دشا دیکھ کر وہ رونے پیٹنے لگیں۔ بال کھل گئے شریر کی کچھ سُدھ نہیں رہی۔ وہ بہت طرح سے چھاتی پیٹتی ہیں اور راون کے پرتاپ کو یاد کرتی ہیں۔

تو بل ناتھ ڈول نت دھرنی۔ تیج ہین پاوک سسی ترنی
سیش کمٹھ سہہ سکہیں نہ بھارا۔ سو تن بھومی پر یو بھر چھارا

وہ کہتی ہیں ہے ناتھ! تمہارے بل سے دھرتی سدا کانپتی رہتی تھی۔ اگنی، چندرما اور سورج تمہارے تیج کے سامنے تیج ہین ہیں۔ سیش ناگ اور کچھپ بھی آپ کے جسم شریر کا بھار سہہ نہیں سکتے تھے۔ وہی تمہارا شریر آج زمین پر مٹی سے لتھڑا ہوا پڑا ہے۔

برن کبیر سُریس سمیرا۔ رن سنمکھ دھر کاہُوں نہ دھیرا
بھج بل جیتیہو کال جم سائیں۔ آج پریہو اناتھ کی نائیں

ورن، کبیر، اندر اور وایو۔ ان چاروں دیوتاؤں میں سے کسی نے بھی آپ کے سامنے رن میں دھیرج دھارن نہیں کیا۔ ارتھات کوئی بھی آپ کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ نہ کر سکا۔ ہے سوامی! آپ نے اپنی قوت بازو سے کال اور یم راج کو بھی جیت لیا تھا آج وہی آپ بے یار و مددگار زمین پر پڑے ہوئے ہیں۔

جگت بدت تمہاری پربھتائی۔ سُت پرجن بل برنی نہ جاتی
رام بمکھ اس حال تمہارا۔ رہا نہ کوؤ کل روون ہارا

دنیا بھر میں آپ کی عظمت کا ڈنکا بجتا تھا۔ آپ کے بیٹوں اور پریوار کے بہادروں کے بل کا تو بیان ہی نہیں ہو سکتا آپ کی یہ بدحالی شری رام جی کے ساتھ دشمنی کرنے کی وجہ سے ہوئی ہے کہ آج آپ کے خاندان میں کوئی رونے والا بھی نہیں رہا۔

تو بس بدھی پرپنچ سب ناتھا۔ سبھے دسپ نت نامہیں ماتھا
اب تو سر بھج جمبک کھاہیں۔ رام بمکھ یہ انوچت ناہیں

ہے ناتھ! برہما کی ساری سرشٹی آپ کے آدھین تھی لوک پال ڈر کے مارے سدا آپ کے آگے ماتھا رگڑتے تھے۔ اب آپ کے سروں اور بازوؤں کو گیدڑ کھا رہے ہیں۔ شری رام جی کا ورودھ کرنے کے ایسی بُری حالت ہونی ہی تھی یہ کوئی غیر قدرتی بات نہیں ہے۔

کال بیبس پتی کہا نہ مانا۔ اگ جگ ناتھ منج کر جانا

ہے پتی! کال کے وش ہونے کے کارن آپ نے میرا کہا نہ مانا۔ اور چر اچر جگت کے ایشور شری رام جی کو منش ہی جانا

جانیو منج کر دنج کانن دہن پاوک ہری سویم
جیہی نمت سو بر برہمادی سُر پیہ بھجیہ نہیں کرونا مَیم
آجنم تے پر دروہ رت پاپو گھمے تو تن ایم ئہ
تمہہ ہو دیو بِج دھام رام نمامی برہم نرامیم

راکشسوں روپی بن کو بھسم کرنے والے اگنی سروپ خود شری بھگوان کو آپ نے سادھارن منش سمجھا۔ شو اور برہما آدی۔ دیوتاؤں کے سرتاج بھی جن کو نمسکار کرتے ہیں۔ ہے پریتم! اُن دیامئے بھگوان کو آپ نے نہیں بھجا۔ جنم سے لے کر ہی آپ کا شریر دوسروں کی بُرائی کرنے میں لگا رہا اور عمر بھر آپ کا شریر پاپوں کا اڈہ بنا رہا۔ لیکن پھر بھی جن نردکار بھگوان شری رام جی نے آپ کو پرم پد دیا۔ اُن کو میں نمسکار کرتی ہوں۔

اہ ناتھ رگھوناتھ سم کرپا سندھو نہیں آن
جوگ برند درلبھ گتی توہی دینہی بھگوان

ہا ناتھ! شری رگھوناتھ جی کے سمان کرپا کا سمندر اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ جن بھگوان نے آپ کو وہ اتم گتی دی۔ جو یوگیوں کے سماج کو درلبھ ہے۔

مندودری بچن سن کانا۔ سُر منی سِدھ سبنہہ سکھ مانا
اَج مہیش نارد سنکادی۔ جے منی بر پرمارتھ بادی

مندودری کے بچن کانوں سے سُنکر دیوتا منی اور سِدھ سبھی نے سکھ مانا، برہما، شِو نارد اور سنک آدی اور بھی تو دنیا منیشور تھے۔

بھری لوچن رگھوپتی ہی نہاری۔ پریم مگن سب بھئے سکھاری
دُکھ کرت دیکھیں سب ناری۔ گیؤ بھبیشن من دُکھ بھاری

وہ سب آنکھیں بھر کر پربھو کے درشن کر کے پریم میں مگن ہو گئے۔ اور بہت ہی پرسن ہوئے اپنے گھر کی سب استریوں کو روتی پیٹتی دیکھ کر بھبیشن جی من میں بہت دُکھی ہوئے اور اُن کے پاس گئے۔

بندھو دسا بلوک دکھ کینہا۔ تب پربھو انج ہی آئس دینہا
لچھمن تیہی بہُو بدھی سمجھایو۔ بہوری بھبیشن پربھو پہیں آئیو

اُنہوں نے بڑے بھائی کی حالت دیکھ کر بہت دُکھ پایا۔ تب پربھو شری رام چندر جی نے چھوٹے بھائی لچھمن جی کو آگیا دی لکشمن جی نے انہیں بہت طرح سمجھایا۔ تب بھبیشن پربھو کے پاس لوٹ آئے۔

کرپا درشٹی پربھو تاہی بلوکا۔ کرہو کریا پرہری سب سوکا
کینہہ کریا پربھو آئس مانی۔ بدھی دت دیس کال جیہ جانی

پربھو شری رام جی نے بھبیشن کو کرپا درشٹی سے دیکھا اور کہا۔ کہ شوک چھوڑ کر راون کے مرتک شریر کا انتم سنسکار کرو۔ پربھو کی آگیا پاکر اور من میں دیش اور کال کا وچار کر کے بھبیشن جی نے بدھی پوروک سب کریا کی۔

مندودری آدی سب دیئی تلانجلی تاہی
بھون گئیں رگھوپتی گُن گن برنت من ماہی

مندودری وغیرہ سب استریاں راون کو تلانجلی دے کر اور من میں شری رگھوناتھ جی کے گُن گان کرتی ہوئی محل کو گئیں۔

آئے بھبیشن پُنی سِر نایو۔ کرپا سندھو تب انج بولایو
تمہہ کپیس انگد نل نیلا۔ جاموَنت ماروتی نے سیلا
سب مل جاہو بھبیشن سنا تھا۔ سارہو تلک کہیہ رگھوناتھا
پتا بچن میں نگر نہ آوؤں۔ آپ سرس کپی انج پٹھاوؤں

سب کریا کرم کر کے بھبیشن نے آکر پھر شری رام جی کو سر نوایا تب کرپا ساگر بھگوان نے لکشمن جی کو بُلایا اور کہا۔ کہ تم بانر راج سُگریو انگد نل، نیل، جاموَنت اور ہنومان سب نیتی کار لوگ مل کر بھبیشن کے ساتھ جاؤ۔ اور انہیں لنکا کا راج تلک کرو۔ پتا جی کے بچنوں کی وجہ سے میں آبادی پر نہیں جا سکتا۔ اس لئے اپنے ہی سمان بانر اور چھوٹے بھائی لکشمن جی کو بھیجتا ہوں۔

تُرت چلے کپی سُن پربھو بچنا۔ کینہی جائے تلک کی رچنا
سادر سنگھاسن بیٹھاری۔ تلک سار استُتی انوساری

پربھو کی آگیا پاکر بانر فوراً چلے اور جاکر راج تلک کا سارا انتظام کیا۔ آدر کے ساتھ بھبیشن جی کو تخت پر بٹھا کر اُن کا راج تلک کیا۔ اور پھر اُنکی تعریف کے گُن گائے۔

جوری پانی سبہیں سِر نائے۔ سہت بھبیشن پربھو پہیں آئے
تب رگھوبیر بول کپی لینہے۔ کہہ پریہ بچن سُکھی سب کینہے

سبھی نے ہاتھ جوڑ کر لنکا پتی بھبیشن جی کو سر نوایا۔ اس کے ساتھ بھبیشن جی کے ساتھ سب پربھو شری رام جی کے پاس آئے۔ تب پربھو شری رام جی نے سب بانروں کو بُلا لیا اور پیارے پیارے بچن کہہ کر سب کو سُکھی کیا۔

کیئے سُکھی کہہ بانی سُدھا سم بل تمہارے ریپو ہیو
پایو بھبیشن راج تہُنہ پر جس تمہارو نت نیو
موہی سہت سبھ کیرتی تمہاری پرم پریتی جو گائے ہیں
سنسار سندھو اپار بِن پریاس نر پائے ہیں

امرت کے سمان میٹھے بچن کہہ کر بھگوان نے سب کو سُکھی کیا اور کہا کہ تمہارے ہی بل سے ہی نے راون جیسے مہابلی دشمن پر فتح پائی ہے۔ اور بھبیشن نے راج پایا۔ اس کے کارن تمہاری بڑائی تینوں

لوگوں میں تب بھی رہیگی۔ جو لوگ شردھا کے ساتھ پریم سے ساتھ تمہاری شدھ برائی کے گُن گائیں گے۔ وہ اس مہا سنسار ساگر جنم مرن روپی سنسار) کو سہج میں ہی پار کر جائیں گے۔

پربھو کے بچن پُشرون سُن نہیں اگھاہِں کپی پنج
بار بار سِر ناوہِں گہہِں سکل پد کنج

پربھو کے بچن سُن سُن کر باز دل ترپت ہی نہیں ہوتے وہ سب بار بار سر جھکاتے ہیں اور پربھو کے چرن کملوں کو پکڑتے ہیں۔

پُنی پربھو بول لیئو ہنومانا۔ لنکا جاہُو کہیو بھگوانا
سماچار جانکی ہی سناؤہو۔ تاسُ کشل لے تمہہ چل آوہو

پربھو شری رام جی نے پھر ہنومان جی کو بلایا۔ اور کہا۔ کہ تم لنکا میں جاؤ۔ اور سیتا جی کو سب حال سناؤ۔ اور اُن کی (خیریت) کشل سے کر چلے جاؤ۔

تب ہنومنت نگر مہں آئے۔ سُن نسیچری نسا چر دھائے
بہو پرکار تنہہ پوجا کینہی۔ جنک سُتا دیکھائے پنی دینہی

تب ہنومان جی نگر میں آئے۔ اُن کے آنے کی خبر سُنکر اُن کا سواگت کرنے کے لئے راکشس راکشیوں سمیت دوڑے۔ اُنہوں نے بہت طرح سے ہنومان جی کی پوجا کی۔ اور پھر اُنہیں شری جانکی جی کے درشن کرائے۔

دُور ہی تے پرنام کپی کینہا۔ رگھوپتی دوت جانکیں چینہا
کہہُو تات پربھو کرپا نکیتا۔ کُشل انج کپی سین سمیتا

ہنومان جی نے دُور سے ہی سیتا جی کو پرنام کیا۔ جانکی جی نے پہچان لیا۔ کہ یہ وہی شری رگھوناتھ جی کا دُوت ہے۔ انہوں نے پوچھا ہے تات! کرپا کے دھام پربھو لکشمن جی اور بانر فوج سمیت خیریت سے تو ہیں؟

سب بدھی کُشل کوسلا دھیسا۔ ماتُ سمر جیتیو دس سیسا
اچل راج بھبھیشن پایو۔ سُن کپی بچن ہرش اُر چھایو

ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! اودھ پتی شری رام جی ہر طرح سے خیریت سے ہیں۔ اُنہوں نے یدھ میں دس مکھ راون کو جیت لیا ہے۔ اور بھبھیشن نے لنکا کا اچل راج پایا ہے۔ ہنومان جی کے بچن سُنکر سیتا جی کا ہردے آنند سے بھرپور ہو گیا۔

اتی ہرش من تن پُلک لوچن سجل کہہ پنی پنی رما
کا دیؤں توہی ترے لوک مہہ کپی کمپی نہیں بانی سما
سُنو مات میں پایو اکھل جگ راج آج نہ سنسیم
رن جیت رپو دل بند ھو جُت پسیامی رام انامیم

شری جانکی جی کا من خوشی سے بلیوں اچھل پڑا اُن کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے آنکھوں میں پریم اور آنند کے آنسو بھر آئے وہ بار بار ہنومان جی سے کہتی ہیں۔ ہے ہنومان! میں تمہیں کیا دُوں؟ اس سماچار کے برابر تو تینوں لوکوں میں کچھ ہے ہی نہیں! ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! میں نے نسندیہہ (بلا شک و شبہ) آج ساری دُنیا کا راج پا لیا ہے۔ جو میں یدھ میں دشمن کی فوج کو جیت کر لکشمن سمیت نرنکار پربھو شری رام چندر جی کے درشن کر رہا ہوں۔

سُنو سُت سکل گُن سکل تو ہر دہ بسہوں ہنومنت
سانو کول کوسل پتی رہہوں سمیت انمنت

جانکی جی نے کہا۔ ہے پتر! سنو۔ سارے گُن تمہارے ہردے میں نواس کریں! اور ہے ہنومان! سیش اوتار لکشمن جی سمیت اودھ پتی پربھو تم پر سدا پرسن رہیں۔

اب سوئی جتن کرہو تمہہ تاتا۔ دیکھوں نین سام مرد گاتا
تب ہنومان رام پہیں جائی۔ جنک سُتا کے کشل سُنائی

ہے تات! تم اب وہی جتن کرو۔ جس سے میں اپنی آنکھوں سے پربھو کے کومل شیام شریر کے درشن کروں۔ تب ہنومان جی نے شری رام جی کے پاس جا کر جانکی جی کی خیریت کی خبر سنائی۔

سُنی سندیش بھانو کُل بھوشن۔ بول لئے جب راج بھبھیشن
ماروت سُت کے سنگ سدھاوہو۔ سادر جنک سُتا لے آوہو

سورج ونش کے سرتاج شری رام جی نے سیتا جی کا پیغام سُن کر یوراج انگد اور بھبھیشن کو بلا کر کہا۔ تم سب ہنومان جی کے ساتھ جاؤ اور جانکی جی کو آدر کے ساتھ لے آؤ۔

ترت ہی سکل گئے جہاں سیتا۔ سیو ہیں سب نسیچریں بنیتا
بیگ بھبھیشن تنہہ ہی سکھائیو۔ تنہہ بہو بدھی مجن کروائیو

وہ سب فوراً ہی سیتا جی کے پاس گئے۔ سب راکشسیاں

نمرتا سے اُنکی سیوا کر رہی تھیں۔ ببھیشن جی نے جلدی ہی راکشسیوں
کو سمجھا دیا انہوں نے بہت اچھی طرح سیتا جی کو اشنان کرایا۔

بھہ پرکار بھوشن پہرائے۔ سبھگ سُرچر سباج پنی لیائے
تا پر ہرش چڑھی بیدیہی۔ سمر رام سُکھ دھام سنیہی

بہت پرکار سے سیتا جی کو گہنے پہنائے گئے۔ تب ببھیشن
جی ایک سُندر پالکی سجا کر لے آئے سیتا جی سُکھ کے دھام پرنیم
شری رام جی کا سمرن کر کے پرسن ہو کر پالکی پر سوار ہو گئیں۔

بیت پانی رچھک چہُ پاسا۔ چلے سکل من پرم ہلاسا
دیکھن بھالو کپیس سب آئے۔ رچھک کوپ نوارن دھائے

پالکی کے چاروں طرف ہاتھوں میں چھڑی لئے رکھشک (محافظ)
چلے۔ سب کے من اُمنگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ بھالو اور باز
سب سیتا جی کے درشن کرنے کے لئے آئے تب راکشس کرودھ کر
کے اُنہیں پیچھے ہٹانے لگے۔

کہہ رگھوبیر کہا مم مانہو۔ سیتہ ہی سکھا پیادیں آنہو
دیکھہوں کپی جننی کی ناہیں۔ بہسی کہا رگھوناتھ گوسائیں

جگت کے سوامی شری رگھوناتھ جی نے ہنس کر کہا۔ ہے مترا
میرا کہنا مانو اور سیتا کو پیدل لے آؤ۔ تاکہ بانر ماتا کے سمان اُن
کے درشن کر لیں۔

سُن پربھو بچن بھالو کپی ہرشے۔ نبھ تے سُرن سُمن بہُ برشے
سیتا پرتھم انل مہنہ راکھی۔ پرگٹ کینہی چہہ انتر ساکھی

پربھو شری رام جی کے بچن سُن کر بھالو اور بانر بہت پرسن ہو گئے
آکاش سے دیوتاؤں نے بہت سے پھولوں کی بارش کی۔ سیتا ہرن کے
وقت چونکہ اصلی سیتا اگنی میں پرویش کر گئی تھیں اس لئے لیلا کر کے
بھگوان انتریامی اصلی سیتا کو پرگٹ کرنا چاہتے ہیں۔

تیہی کارن کرونا ندھی کہے کچھک دُربادہ
سُنت جاتو دھانیں سب لاگیں کرے بشاد

اسی کارن دیا کے بھنڈار شری رام جی نے لیلا ماتر سے سیتا جی
کو کچھ کڑوے بچن کہے جنہیں سُن کر سب راکشسیاں بہت ہی دُکھی ہوئیں
پربھو کے بچن سیس دھر سیتا۔ بولی من کرم بچن پُنیتا
لچھمن ہوہُ دھرم کے نیگی۔ پاوک پرگٹ کرہُ تم بیگی

پربھو کے بچن کو سر پر دھارن کر کے من بچن کرم سے پوتر سیتا
جی بولیں۔ ہے لکشمن! اس ساتنی برت دھرم کی پریکشا میں تم میرے
مددگار بنو۔ اور جلدی ہی آگ تیار کرو۔

سُن لچھمن سیتا کے بانی۔ برہ بببیک دھرم نیتی سانی
لوچن سجل جوڑ کر دوؤ۔ پربھو سن کچھ کہہ سکت نہ اوؤ

سیتا جی کی بانی سن کر جو بیوگ، وچار دھرم اور نیتی سے پُر
تھی، لکشمن جی کے نیتروں میں شوک کے آنسو بہہ نکلے۔ وہ دونو
ہاتھ جوڑے کھڑے رہے۔ اور پربھو شری رام جی سے کچھ کہہ نہ سکے۔

دیکھ رام رُکھ لچھمن دھائے۔ پاوک پرگٹ کاٹھ بہُ لائے
پاوک پربل دیکھ بیدیہی۔ ہردے ہرش نہیں بھئے کچھ تیہی

پھر شری رام جی کا رُخ دیکھ کر لچھمن جی دوڑے اور آگ جلا کر بہت
سی لکڑیاں لا کر اُسے خوب پرچنڈ کیا۔ آگ کی تیز لپٹیں دیکھ کر جانکی
جی کے من میں بڑا آنند ہوا۔ وہ ذرا بھی نہ ڈریں۔

جو من بچن کرم مم اُر ماہیں۔ تج رگھوبیر آن گتی ناہیں۔
تو کرسان سب کے گتی جانا۔ مو کہنہ ہوؤ شری کھنڈ سمانا

سیتا جی بولیں۔ ہے اگنی دیو! تو سب کے من کی گتی کو جانتا
ہے۔ اگر من بچن کرم سے میرے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کے بغیر
کوئی دوسرا آدھار نہیں ہے۔ ارتھات من بچن کرم سے ایک ماتر
میرا شری رگھوناتھ جی ہی آشرہ بنے رہے ہوں تو ہے اگنی دیو تو میرے
لئے چندن کے سمان شیتل ہو جا۔

شری کھنڈ سم پاوک پربیس کیئو سُمر پربھو میتھلی
جے کوسلیس مہیس بندت چرن رتی اتی نرملی
پرتی بمب اَرو لوکک کلنک پرچنڈ پاوک مہنہ جرے
پربھو چرت کاہُوں نہ لکھے نبھ سُر سِدھ مُنی دیکھیں کھرے

جن پربھو کے چرنوں کی بندنا شری مہادیو جی کرتے ہیں۔ اور جن
کے چرنوں میں سیتا جی کا خالص اور سچا پریم ہے۔ اُن پربھو شری رام جی کا
سمرن کر کے اور اُن اودھ پتی شری رام جی کی جے بول کر جانکی جی نے
چندن کے سمان شیتل ہوئی اگنی میں پرویش کیا۔ سیتا جی کا عکسی روپ
(مایا سے سیتا۔ چھایا مورتی) اور اُن کے سمبندھ میں ہونے والی لوک چرچا
دونوں اگنی کی لپٹوں میں بھسم ہو گئے پر پربھو کی اس لیلا کو کوئی نہ سمجھا۔ دیوتا

سِدھ لوگ بھی آکاش میں کھڑے ہو کر پربھو کی اِس لیلا کو دیکھ رہے ہیں۔

دھر رُوپ پاوک پانی گہہ شری سنیہ شرُتی جگ بدت جہ
جِمِے چھیر ساگر اِندرا جیمی سمرپی آنی سو
سو رام بام بھاگ راجتی رچر اَتی سو بھا بھلی
نو نیل نیرج نکٹ مانہُوں کنک پنکج کی کلی

تب اگنی دیو نے شریر دھارن کر کے وید اور جگت میں پرسدھ اصلی سیتا جی کا ہاتھ پکڑ کر اُنہیں شری رام جی کے ویسے ہی حوالے کیا۔ جیسے کہ ساگر کھشیر نے وشنو بھگوان کے حوالے شری لکشمی جی کو کیا تھا۔ وہ سیتا جی شری رام چندر جی کے بائیں پہلو میں شوبھا پانے لگیں۔ اُن کی سُندر شوبھا بہت ہی منوہر ہے۔ مانو نئے کھلے ہوئے نیل کمل کے پاس سنہری کمل کی کلی شوبھا پا رہی ہو۔

برشہیں سُمن ہرشِت سُر باجہیں گگن نسان
گاوہیں کنّر سُر بدھو ناچہیں چڑھیں بمان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔ آکاش میں نقارے بجنے لگے۔ کِنّر گانے لگے۔ دیو استریاں بمانوں پر چڑھ کر ناچنے لگیں۔

جنک سُتا سمیت پربھُ شوبھا اَمِت اپار
دیکھ بھالو کپی ہرشے جے رگھوپتی سُکھ اپار

شری جانکی جی سمیت پربھو شری رام جی کی اَنت اور اپار شوبھا کو دیکھ کر بھالو اور بانر بہت پرسن ہو گئے۔ اور سُکھ کے سار سروپ شری رگھوناتھ جی کی جے پکارنے لگے۔

تب رگھوپتی انوساسن پائی۔ ماتل چلیو چرن سر نائی
آئے دیو سدا سوارتھی۔ بچن کہہیں جنو پرمارتھی

تب شری رگھوناتھ جی کی آگیا پا کر اِندر کا سارتھی ماتل اپنے رتھ کو لے کر پربھو کے چرنوں میں سر جھکا کر چلا گیا۔ اس کے بعد سدا کے سوارتھی (اغرض کے بندے) دیوتا آئے۔ وہ ایسے بچن کہنے لگے۔ مانو تو گیانی ہوں۔

دین بندھو دیال رگھورایا۔ دیو کینہہ دیونہہ پر دایا
بسو دروہ رت یہ کھل کامی۔ نج اگھ گیو کمارگ گامی

ہے دین بندھو! ہے دیالو شری رگھوناتھ جی! ہے دیوتاؤں کے دیو! آپ نے دیوتاؤں پر بڑی دیا کی۔ دُنیا کی بُرائی میں لگا ہوا دُشٹ کام اندھ اور گمراہ راون اپنے ہی پاپوں سے نشٹ ہو گیا۔

تمہہ سم رُوپ برہم اَبناسی۔ سدا ایک رس سہج اُداسی
اکل اگن اج انگھ انامئے۔ اجت اموگھ سکتی کرونامئے

آپ سم رُوپ، برہم، اوناشی، نِتیہ، ایک رس اور سبھاو سے ہی اُداسین (نرپکش) ہیں۔ اکھنڈ، نرگُن، اجنما، نشپاپ (پاپ سے رہت) نردکار۔ اجے (جو جیتا نہ جا سکے) اموگھ شکتی (جن کی شکتی کبھی وِیرتھ نہیں ہوتی) اور دیامئے ہیں۔

مین کمٹھ سُوکر نرہری۔ بامن پرشو رام بپُو دھری
جب جب ناتھ سُر نہہ دُکھ پایو۔ نانا تنُ دھر تمہہ نسایو

آپ نے مچھ، کچھ، سور، نرسنگھ، بامن اور پرشورام کے شریر دھارن کئے۔ ہے ناتھ! جب جب دیوتاؤں نے دُکھ پایا۔ تب تب بہت سے شریر دھارن کر کے آپ نے ہی اُن کے دُکھ کا ناش کیا۔

یہ کھل ملن سدا سُر دروہی۔ کام لوبھ مد رت اتی کوہی
ادھم سرومنی تو پد پاوا۔ یہ ہمرے من بسمئے آوا

راون دُشٹ، ملین من والا، دیوتاؤں سے سدا دُشمنی کرنے والا۔ کامی، لوبھی، اہنکاری اور مہا کرودھی تھا۔ ایسے نیچوں کے سرتاج مہا نیچ راون نے بھی آپ کا پرم پد پا لیا۔ یہ دیکھ کر ہمارے من میں بڑا آشچرج ہے۔

ہم دیوتا پرم ادھیکاری۔ سوارتھ رت پربھو بھگتی بساری
بھو پرواہ سنتت ہم پرے۔ آپ پربھو پاہی سرن انو سرے

ہم دیوتا پرم پد پانے کے اُتم ادھیکاری ہیں۔ لیکن خود غرضی میں اندھے ہو کر ہم آپ کی بھگتی کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اس لئے جنم مرن رُوپی سنسار کے اتھاہ پرواہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اب ہے پربھو! ہم آپ کی شرن میں آ پڑے ہیں۔ ہماری رکھشا کیجئے۔

کر بنتی سُر سِدھ سب رہے جہاں تہاں کر جور
اتی سپریم تن پُلک بدھی اَستتی کرت بہور

ایسی بنتی کر کے دیوتا اور سِدھ سب اِدھر اُدھر ہاتھ جوڑ کر کھڑے رہے۔ تب بہت ہی پریم کے ساتھ پُلکت شریر ہو کر برہما جی شری رام جی کی استتی کرنے لگے۔

جے رام سدا سُکھ دھام ہرے۔ رگھو نایک سایک چاپ دھرے
بھو بارن دارن سنگھ پربھو۔ گن ساگر ناگر ناتھ بِبھو

اے منیٔ سنگھ کے دھام اور دکھوں کے ہرنے والے ہری!
اے وشنو دھاری شری رگھوناتھ جی! آپ کی جے ہو۔ اے پربھو جنم مرن روپی ہاتھی کو پھاڑنے کے لئے آپ شیر کے سمان ہیں۔ اے ناتھ! آپ گنوں کے سمندر، سرو گیہ اور سرو ویاپک ہیں۔

تن کام انیک انوپ چھبی۔ گن گاوت سدھ منیندر کبی
جس پاون راون ناگ مہا۔ کھگ ناتھ جتھا کر کوپ گہا

آپ کے شریر کی لاثانی شوبھا بے شمار کامدیوؤں کے سمان ہے۔ سدھ منیشور اور کوی آپ کے گن گاتے رہتے ہیں۔ آپ کا یش پوتر ہے۔ راون روپی بھینکر ناگ کو گرڑ کی طرح کرودھ کر کے آپ نے پکڑ لیا۔

جن رنجن بھنجن سوک بھیم۔ گت کرودھ سدا پربھو بودھ مئیم
اوتار ادار اپار گنم۔ مہی بھار بھنجن گیان گھنم

اے پربھو! بھگت جنوں کو آپ آنند دینے والے ہیں شوک اور بھئے کا ناش کرنیوالے ہیں۔ کرودھ سے رہت ہیں اور سدا گیان سروپ ہیں۔ یہ آپ کا اوتار مہا اُتم اور انتہا گنوں والا پرتھوی کا بھار دور کرنے والا اور گیان کا بھنڈار ہے۔

اج ویاپکم ایکم انادی سدا۔ کرونا کر رام نمامی مدا
رگھو بنس وبھوشن دوشن ہا۔ کرت بھوپ وبھیشن دین رہا

اوتار لے کر بھی آپ اپنے واستوک سروپ میں اجنما ویاپک واحد اور انادی ہیں۔ اے دیا کے بھنڈار شری رام جی! میں پرسن ہو کر آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ اے رگھوکل کے سرتاج! اے راون کے بھائی دوشن کو مارنے والے! وبھیشن دین دکھی تھا۔ اسے آپ نے لنکا کا راجہ بنا دیا۔

گن گیان ندھان امان اجم۔ نت رام نمامی وبھوم برجم
بھج دنڈ پرچنڈ پرتاپ بلم۔ کھل برند نکند مہا کشلم

آپ گیان اور گنوں کے خزانہ ہیں۔ مان رہت ہیں۔ اجنما ہیں ویاپک اور نروکار ہیں۔ میں آپ کو سدا ہی نمسکار کرتا ہوں۔ آپ کی لمبی بھجاؤں کا پرتاپ اور بل بہت تیز ہے۔ دشٹوں کے لشکر کو ناش کرنے کے فن میں آپ بہت ہی ماہر ہیں۔

بن کارن دین دیال ہتم۔ چھبی دھام نمامی رما سہتم

بھو تارن کارن کاج پرم۔ من سمبھو دارن دوشن ہرم

آپ دین دکھیوں پر بنا کارن ہی دیا کرنے والے اور ان کی بھلائی کرنے والے ہیں۔ شوبھا کے بھنڈار ہیں۔ میں شری جانکی جی سمیت آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ آپ جنم مرن روپی سنسار ساگر سے پار اتارنے والے ہیں۔ کارن پرکرتی اور کاریہ جگت دونوں سے پرے ہیں۔ من میں پیدا ہونے والے بھیانک دوشوں کو ناش کرنے والے ہیں۔

سر چاپ منوہر ترون دھرم۔ جل جارن لوچن بھوپ برم
سکھ مندر سندر شری رمنم۔ مد مار مدھا ممتا سمنم

آپ سندر دھنش بان اور ترکش دھارن کرنے والے ہیں۔ لال کمل جیسے سندر سہاونے آپ کے نیتر ہیں۔ راجاؤں کے سرتاج ہیں۔ سکھ کے دھام ہیں۔ آپ سندر ہیں اور شری لکشمی جی کے پران پیارے ہیں۔ اہنکار، کام اور جھوٹی ممتا کو ناش کرنیوالے ہیں۔

انودیہ اکھنڈ نہ گوچر گو۔ سب روپ سدا سب ہوئے نہ گو
اتی بید بدنتی نہ دنت کتھا۔ روی آتپ بھنم ابھن جتھا

آپ بے داغ ہیں۔ اکھنڈ ہیں اور اندریوں کے وشے نہیں ہیں۔ اپنی مایا سے سب روپوں میں پرگٹ ہو کر بھی اپنے حقیقی سروپ میں آپ نراکار ہی ہیں۔ ایسا ویدوں کا مت ہے یہ کوئی کپول کلپنا نہیں ہے۔ جیسے سورج اور سورج کی روشنی الگ الگ ہیں اور نہیں بھی ہیں۔ ویسے سب نام روپ جگت کے آپ ادھار سروپ بھی ہیں۔ اور ان سے الگ بھی ہیں۔

کرت کرتھ وبھو سب بانر اے۔ نرکھنتی تو آنن سادر اے
دھگ جیون دیو سریر ہرے۔ تو بھگتی بنا بھو بھول پرے

اے سرو ویاپک پربھو! یہ سب بانر دھنیہ ہیں۔ جو شردھا کے ساتھ آپ کے مکھ اربند کو دیکھتے ہیں۔ اور ہمارے ان دیو شریروں کو دھکار ہے۔ جو آپ کی بھگتی بھول کر سنسار کے بندھن میں پڑے ہوئے ہیں۔

اب دین دیال دیا کریئے۔ متی موری بھید کری ہریئے
جیہی تے بپریت کریا کرئیے۔ دکھ سو سکھ مان سکھی چریئے

ہے وینند یال! اب دیا کیجئے۔ اور اپنے آپ کو پربھو سے جدا سمجھنے والی جو میری بدھی ہے۔ جس بدھی سے میں اُلٹے کرم کرتا ہوں۔ دُکھ روپی سنسار میں وِشیے بھوگوں کو ہی سکھ اور آنند کے سادھن مان کر اُن میں لین رہتا ہوں۔ ایسی میری اُلٹی بدھی کو ہر لیجئے۔

کھل کھنڈن منڈن رمیہ چھما۔ پد پنکج سیوت سمبھو اُما
نرپ نایک دے بردان ملام۔ چرن امبُج پریم سدا سبھدم

آپ دشٹوں کو چور چور کرتے والے اور پرتھوی کا سندر سنگار ہیں۔ شِو جی اور پاربتی جی آپ کے چرن کملوں کی سیوا کرتے ہیں۔ ہے راجاؤں کے سرتاج! مجھے یہ وردان دیجئے کہ آپ کے چرن کملوں میں سدا میرا سچا پریم ہو۔

بنے کینہہ چترآنن پریم پُلک اتی گات

شوبھا سِندھ بلوکت لوچن نہیں اگھات

اس پرکار برہما جی نے پُلکت شریر ہو کر پریم بھری بنتی کی۔ شوبھا کے سمندر شری رام جی کے درشن کرتے کرتے اُن کی آنکھیں تھکتی ہی نہیں۔

تیہی اوسر وسِشٹھ تہہ آئے۔ تینہہ بلوک نین جل چھائے
انُج سہت پربھو بندن کینہا۔ آسیرباد پِتا تب دینہا

اُسی سمے وشِشٹھ جی وہاں آئے۔ شری رام جی کو دیکھ کر اُن کی آنکھوں میں پریم آنسو ڈبڈبا آئے۔ چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت پربھو شری رام جی نے اُن کی بندنا کی۔ اور تب وسِشٹھ جی نے اُن کو آشیرواد دیا۔

تات سکل تو بیٹیہ پربھاؤ۔ جیتیہوں اجے نساچر راؤ
سُوہ سنت بچن پرنتی اتی بادھی۔ نین سلل روما ولی ٹھاڈھی

ہے تات! یہ سب آپ کے نیک کرموں کا پربھاؤ ہے جو میں نے راکشس راج راون جیسے ناقابل فتح دشمن پر فتح پائی ہے

پُتر کے بچن سُن کر وشِشٹھ جی کا پریم بہت ہی بڑھ گیا۔ اُن کی آنکھوں میں پریم جل چھا گیا اور شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے

رگھوپتی پرہتم پریم الو مانا۔ چتئے پہتی دھیہہ ولدھر گیانا

تاتے اُما موچھ نہیں پائیو۔ دشرتھ بھید بھگتی من لائیو

شری رگھوناتھ جی نے پِتا کے تئیں پہلے پریم کو دھیان گرتیا کی طرف دوبدو درشٹی سے دیکھ کر ہی انہیں اپنے سروپ کا مداوھ گیان کرا دیا۔ ہے پاربتی! دشرتھ نے بھید بھگتی میں اپنا من لگایا تھا۔ اس لئے اُنہوں نے موکھش پد نہیں پایا۔

سگن اُپاسک موچھ نہ لیہیں۔ تنہہ کہنہ رام بھگتی نج دیہیں
بار بار کر پربھو ہی پرناما۔ دشرتھ ہرش گئے سُر دھاما

بھگوان کے سگُن روپ کی اُپاسنا کرنے والے بھگت موکھش پد کی اچھیا بھی نہیں کرتے۔ اُن کو شری رام جی اپنی بھگتی دیتے ہیں۔ پربھو شری رام جی کو بار بار پرنام کر کے دشرتھ پرسن ہو کر دیولوک کو چلے گئے۔

انُج جانکی سہت پربھو کُسل کوسلا دھیس

سوبھا دیکھ ہرش من اُستتی کر سُرالیس

چھوٹے بھائی لکشمن جی اور جانکی جی سمیت پرم کُشل پربھو اودھ پتی شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر دیوراج اندر پرسن ہو کر اپنے من میں اُستتی کرنے لگے۔

جے رام سوبھا دھام۔ دایک پرنت بسرام
دھرت ترون بر سر چاپ۔ بھُج دنڈ پربل پرتاپ

ہے شوبھا کے دھام! شرناگتوں کو سکھ آرام دینے والے سندر ترکش بان اور ترکش دھارن کئے ہوئے۔ مہا شکتی شالی پرتاپی لمبی بھجاؤں والے شری رام چندر جی آپ کی جے ہو۔

جے دوشن اری کھراری۔ مردن نساچر دھاری
یہ دُشٹ مار یُو ناتھ۔ بھئے دیو سکل سناتھ

ہے کھر اور دوشن کے شترو اور راکشس دل کو ناش کرنے والے! آپ کی جے ہو۔ ہے ناتھ اس مہا دُشٹ راون کو مار کر آپ نے سب دیوتاؤں کو بےخوف اور محفوظ کر دیا۔

جے ہرن دھرنی بھار۔ مہما اُدار اپار
جے راون اری کرپال۔ کئے جاتو دھان بہال

ہے دھرتی کا بھار دور کرنے والے! ہے اپار اور اُتم

اور اُتم مہما والے! ہے راون کے شترو اور کرپالو بھگوان! آپ کی جے ہو۔ آپ نے راکشس دَل کو بے حال کر دیا۔

لنکیش اتی بل گرب۔ کئے بسیہ سُر گندھرب
منی سِدّھ نر کھگ ناگ۔ ہٹھ پنتھ سب کیں لاگ

لنکاپتی راون کو اپنی طاقت کا بہت ہی گھمنڈ تھا۔ اُس نے دیوتا اور گندھرو سب کو ہی اپنے آدھین کر رکھا تھا۔ اور وہ منی سِدّھ، منش، پنچھی اور ناگ وغیرہ سبھی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا تھا۔

پر دروہ رت اتی دُشٹ۔ پائیو سو پھلُ پاپشٹ
اب سنہو دین دیال۔ راجیو نین بسال

وہ سدا دوسروں کی بُرائی کرنے میں مگن رہتا تھا۔ اور مہا دُشٹ تھا۔ اُس پاپی نے ویسا ہی پھل پایا۔ ہے دین دیال! سنئے۔ ہے کمل کے سمان بڑے نیتروں والے بھگوان! میری بنتی سنئے۔

موہی رہا اتی ابھیمان۔ نہیں کوؤ موہی سمان
اب دیکھ پربھو پد کنج۔ گت مان پرد دُکھ پنج

مجھے بہت ہی ابھیمان تھا کہ میرے سمان دوسرا کوئی نہیں ہے۔ پر اب آپ کے چرن کملوں کو دیکھ کر دُکھوں کو دینے والا میرا وہ ابھیمان جاتا رہا۔

کوؤ برہم نرگن دھیاد۔ اویکت جیہی شرتی گاد
موہی بھاد کوسل بھوپ۔ شری رام سگن سروپ

کوئی اُن نرگن برہم کا دھیان کرتے ہیں، جنہیں وید نراکار کہتے ہیں۔ لیکن ہے شری رام جی! مجھے تو آدھیتی سروپ آپ کا سگن روپ ہی بھاتا ہے۔

بیدیہی انج سمیت۔ مم ہردہ کرہو نکیت
موہی جانئے نج داس۔ دے بھگتی رمانواس

شری جانکی جی اور چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت میرے من کو آپ اپنا نواس استھان بنائیے۔ ہے لکشمی نواس! مجھے اپنا سیوک سمجھ کر اپنی انینہ بھگتی دیجئے۔

دے بھگتی رمانواس ترانس ہرن سرن سُکھ دائکم
سُکھ دھام رام نمامی کام انیک چھبی رگھو نائکم

سُر برند رنجن دوند بھنجن منج تن اتُلت بلم
برہما آدی سنکر سیبیہ رام نمامی کرُنا کوملم

ہے لکشمی نواس! ہے شرناگتوں کے بھئے کو دور کر کے اُنہیں سُکھ دینے والے پربھو مجھے اپنی بھگتی دیجئے۔ ہے سُکھ کے دھام! ہے بہت سُندر کامدیوؤں کی شوبھا والے شری رگھوناتھ جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے دیو سماج کو سُکھ دینے والے! ہے دُکھ، سُکھ، جنم مرن روپی دوندوں کو ناش کرنے والے منش شریر دھاری لاثانی طاقت والے پربھو! برہما اور شو جی بھی آپ کی سیوا کرتے ہیں۔ ہے دیا مئے! ہے کومل سبھاؤ والے میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

اب کر کرپا بلوک موہی آئیس دیہو کرپال
کاہ کروں سُن پریہ بچن بولے دین دیال

ہے کرپالو! اب مجھ پر کرپا درشٹی سے دیکھ کر آگیا دیجئے۔ کہ میں آپ کی کیا سیوا کروں؟ اِندر کے پیارے بچن سُن کر دین دیال پربھو شری رام جی بولے۔

سُنو سُرپتی کپی بھالو ہمارے۔ پرے بھومی نسیچرنہہ جے مارے
مم ہت لاگِ تجے اِنہہ پرانا۔ سکل جیاؤ سُریس سجانا

ہے دیو اندر! سنئے۔ ہمارے بھالو اور باندر جنہیں راکشسوں نے مار ڈالا ہے۔ مُردہ حالت میں زمین پر پڑے ہیں۔ اُنہوں نے میری بھلائی کے لئے ہی اپنے پران تیاگ دیئے ہیں۔ ہے مہا چتر دیوراج! ان سب کو پھر سے زندہ کیجئے۔

سُنو کھگیس پربھو کے یہ بانی۔ اتی اگادھ جانہیں منی گیانی
پربھو سک ترِی بھون مار جیائی۔ کیول سکرہی دینہہ بڑائی

کاک بھُشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی! سُنئے۔ پربھو شری رام جی کے یہ بچن بہت ہی گُوڑھ ہیں۔ ان کو گیانی منی ہی سمجھ سکتے ہیں۔ پربھو شری رام جی تینوں لوکوں کو مار کر زندہ کر سکتے ہیں۔ باندر اور بھالوؤں کو زندہ کرنے کے لئے اندر کو آگیا دے کر تو اُنہوں نے صرف دیوراج اندر کا مان بڑھایا ہے۔

سُدھا برش کپی بھالو جیائے۔ ہرش اُٹھے سب پربھو پہں آئے

سُدھا برشٹی بھے دُہو دَل اوپر۔ جئے بھالو کپی نہیں رجنی چر

اندر نے امرت برشا کر کے بانروں اور بھالوؤں کو زندہ کر دیا۔ وہ سب پرسن ہو کر اٹھے اور پربھو شری رام جی کے پاس آئے۔ امرت کی بارش دونوں دلوں پر ہوئی لیکن ریچھ بانر ہی زندہ ہوئے، راکشش نہیں۔

راما کار بھئے تنہہ کے من۔ مُکت بھئے چھوٹے بھو بندھن
سُر انس کپی سب اور ریچھا۔ جئے سکل رگھوپتی کی اچھا

شری رام چندر جی سے ویربھاو رکھنے کے کارن راکشسوں کے من میں ہر وقت شری رام جی کی مورت بسی رہتی تھی۔ اس لئے سنسار بندھن سے چھوٹ کر وہ سب مُکت ہو گئے۔ اور بانر دیوتاؤں کے انش روپ تھے۔ انہیں تو وہ بھگوں سے ہی پرپتی تھی۔ اس لئے شری رگھوناتھ جی کی اچھا سے وہ سب زندہ ہو گئے۔

رام سرس کو دین ہتکاری۔ کینہے مُکت نسا چر جھاری
کھل مل دھام کام رت راون۔ گتی پائی جو منی بر پاو ن

شری رام جی جیسا دین دُکھیوں کا ہمدرد بھلا اور کون ہو سکتا ہے؟ جنہوں نے سارے راکشسوں کو مُکت کر دیا۔ دُشٹ پاپوں کا گھر کام اندھ راون نے بھی وہ اُتم گتی پائی جو منیشوروں کے لئے دُرلبھ ہے۔

سُمن برشِ سب سُر چلے چڑھ چڑھ رچر بمان
دیکھ سُو اوسر پربھو پہیں آئیو سمبھو سُجان

پھولوں کی بارش کر کے اپنے اپنے سُندر بمانوں پر چڑھ کر سب دیوتا دیولوک کو چلے۔ تب شبھ موقع جان کر چتُر شو جی پربھو شری رام چندر جی کے پاس آئے۔

پرم پریتی کر جوڑ جگ نلن نین بھر باری
پُلکت تن گدگد گرا بنے کرت تری پراری

پرم پریم سے ہاتھ جوڑ کر کمل نیتروں میں آنسو بھر کر پُلکت شریر اور گدگد بانی سے تری پراری شو جی پربھو سے بنتی کرنے لگے۔

مام ابھی رکھشیہ رگھوکل نایک، دھرت برچاپ رُچر کر سایک
موہ مہا گھن پٹل پربھنجن۔ سنسیہ بپن انل سُر رنجن

ہے شری رگھوناتھ جی! ہاتھوں میں سُندر دھنش بان دھارن کئے ہوئے آپ میری رکھشا کیجئے۔ آپ مہا اگیان روپی گھنے بادلوں کی گھٹاؤں کو اڑانے کے لئے آندھی ہیں۔ شنکاؤں کے بن کو بھسم کرنے کے لئے اگنی ہیں۔ اور دیوتاؤں کو آنند دینے والے ہیں۔

اگُن سگن گن مندر سُندر۔ بھرم تم پربل پرتاپ دواکر
کام کرودھ مد گج پنچانن۔ بسہو نرنتر جن من کانن

آپ نرگن ہیں، سگن بھی ہیں۔ سُندر گنوں کے بھنڈار ہیں۔ پرم سُندر ہیں۔ اگیان روپی اندھیرے کو ناش کرنے والے تیجسوی اور پرتاپی سورج ہیں۔ کام کرودھ مد روپی ہاتھیوں کا ناش کرنے کے لئے آپ شیر کے سمان ہیں۔ ہے پربھو! آپ اس سیوک کے من روپی بن میں سدا نواس کیجئے۔

بشے منورتھ پُنج کنج بن۔ پربل تُشار اُدار پار من
بھو باردھی مندر پرم در۔ بارئے تارئے سنسرت دُستر

وشے کاماناؤں کے سموہ روپی کمل بن کا ناش کرنے کے لئے آپ کُہرا کے کا جاڑا ہیں۔ آپ اُدار دل اور من کے شکتی سے پرے ہیں۔ سنسار سمندر کو منتھن کرنے کے لئے آپ مندراچل پربت ہیں۔ آپ ہمارے جنم مرن روپی بھاری بھے کو دُور کیجئے۔ اور اس مہا کٹھن روپی سنسار ساگر سے پار کیجئے۔

سیام گات راجیو بلوچن۔ دین بندھو پرنارتی موچن
اُنج جانکی سہت نرنتر۔ بسہو رام نرپ مم اُر انتر
مُنی رنجن مہی منڈل منڈن۔ تُلسی داس پربھو تراس کھنڈن

ہے شیام شریر! ہے کمل نیترا! ہے دین بندھو اور شرناگتوں کو دُکھ کے جال سے چھڑانے والے! ہے شری رام چندر جی! آپ لکشمن اور جانکی سمیت سدا میرے ہردے کے اندر نواس کیجئے۔ آپ بھگتوں کو سُکھ دینے والے ہیں۔ اور

پرتھوی منڈل کے شرنگار ہیں۔ تلسی داس کے سوامی ہیں۔ اور جنم مرن روپی بھاری بھے کو چور چور کرنے والے ہیں۔

ناتھ جبہیں کوسل پرس ہو ئیہی تلک تمہار
کرپا سندھو میں آئب دیکھن چرن ادار

ہے ناتھ! جب اجودھیا پوری میں آپ کا راج تلک ہوگا تب ہے کرپا کے سمندر! میں آپ کے ادار چرن کو اُس وقت دیکھنے کے لئے آؤں گا۔

کر بنتی جب سمبھو سدھائے۔ تب پربھو نکٹ بھبھیشن آئے
نائے چرن سر کہہ مردو بانی۔ بنے سنہو پربھو سارنگ پانی

جب بنتی کر کے شو جی چلے گئے۔ تب بھبھیشن جی پربھو شری رام جی کے پاس آئے۔ انہوں نے پربھو کے چرنوں میں سر جھکا کر میٹھی بانی سے کہا۔ ہے شارنگ دھنش دھاری پربھو! میری پرارتھنا سنئے:

سکل سنل پربھو راون مار یو۔ پاون جس تری بھون بستار یو
دین ملین ہین متی جاتی۔ مو پر کرپا کینہہ بہو بھانتی

آپ نے کل پریوار سمیت اور فوج سمیت راون کو ہلاک کر دیا۔ اور تینوں لوکوں میں اپنے پوتر یش کو پھیلایا۔ مجھ جیسے دین پاپی، بدھی ہین اور نیچ راکشس پر آپ نے بہت کرپا کی ہے۔

اب جن گرہ پنیت پربھو کیجے۔ مجن کریئے سمر شرم چھیجے
دیکھ کوس مندر سمپدا۔ دیہو کرپال کپنہ کہنہ مُدا

اب ہے ناتھ! آپ اس سیوک کے محل کو پوتر کیجئے۔ اور وہاں جا کر اشنان کر کے یدھ کی ساری تھکاوٹ کو دور کیجئے۔ خزانہ مال و متاع پر کرپا درشٹی کیجئے۔ اور اُن کو پرسن ہو کر اپنی مرضی انوسار بانروں میں بانٹ دیجئے۔

سب بدھی ناتھ موہی اپنائیے۔ پنی موہی سہت اودھ پرجائیے
سنت بچن مردو دین دیالا۔ سجل بھئے دو نین بسالا

ہے ناتھ! مجھے سب طرح سے آپ اپنا سیوک بنا لیجئے۔ مجھے ساتھ لے کر اجودھیا پوری کو پدھاریئے۔ بھبھیشن کے کومل بچن سن کر دینا دیال پربھو شری رام جی کے وشال نیتروں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔

تور کوس گرہ مور سب ستیہ بچن سنو بھرات
بھرت دسا سمرت موہی نمش کلپ سم جات

شری رام جی نے کہا۔ ہے بھراتا۔ سنئے میں بالکل سچ سچ کہتا ہوں۔ تمہارا خزانہ اور گھر سب میرا ہی ہے۔ لیکن بھرت کی حالت کو یاد کر کے مجھے ایک ایک پل یگ کے برابر گزر رہا ہے

تاپس بھیش گات کرس جپت نرنتر موہی
دیکھوں بیگ سو جتن کرو سکھا نہورں توہی

تپسوی کے بھیس میں کمزور شریر سے بھرت سدا میرا نام کا جپ کر رہا ہے۔ ہے متر! تم کوئی ایسا اُپائے کرو جس سے میں بھرت کو جلدی دیکھ سکوں۔ اس کام کے لئے میں تمہارا بہت ہی مشکور ہوں گا۔

بیتیں اودھی جاؤں جوں جیت نہ پاؤں بیر
سمرت انج پریتی پربھو پنی پنی پلک سریر

اگر میں چودہ برس کی میعاد ختم ہو جانے کے بعد ایک دن کی بھی دیر کر کے جاؤں تو بھرت کو زندہ نہ پاؤں گا۔ چھوٹے بھائی بھرت جی کے سچے پریم کا سمرن کر کے شری رام جی کے شریر کی رومیں بار بار کھڑی ہو رہی ہیں۔

کرہو کلپ بھر راج تم موہی سمرت من ماہیں
پنی مم دھام پاہو جہاں سنت سب جاہیں

شری رام جی نے پھر کہا۔ ہے بھبھیشن! تم کلپ بھر راج کرنا۔ من میں سدا میرا سمرن کرتے رہنا۔ پھر تم میرے اُس پرم دھام کو پا جاؤ گے۔ جہاں کہ سب سنت مہاتما جاتے ہیں۔

سنت بھبیشن بچن رام کے ، ہرش گہے پد کرپا دھام کے
بانر بھالو سکل ہرشانے ، گہے پربھو پد گن بمل بکھانے

شری رام چندر جی کے بچن سنتے ہی بھبیشن نے
پرسنن ہو کر کرپا کے دھام شری رام چندر جی کے پاؤں پکڑ
لئے ۔ سبھی بھالو اور بانر پرسنن ہو گئے ۔ اور پربھو کے پاؤں
پکڑ کر اُن کے سندر گنوں کا گان کرنے لگے ۔

بہوری بھبیشن بھون سدھایو ۔ منی گن بسن بمان بھرایو
لے پشپک پربھو آگیں راکھا ۔ ہنس کر کرپاسندھو تب بھاکھا

پھر بھبیشن جی راج محل کو گئے ۔ اور رتنوں سے بھر کر اور
بستروں سے بھر کر پشپک بمان کو پربھو شری رام جی کے سامنے
لا کر رکھا تب کرپا کے سمندر شری رام چندر جی نے ہنس
کر کہا ۔

چڑھ بمان سنو سکھا بھبیشن ۔ گگن جائے برشہو پٹ بھوشن
نبھ پر جائے بھبیشن تب ہی ۔ برش دیئے منی امبر سبھی

ہے متر بھبیشن ! سنو ۔ تم بمان پر چڑھ کر آکاش
میں جا کر بستروں اور رتنوں اور گہنوں کو برساؤ ۔ پربھو کی
آگیا پاتے ہی بھبیشن جی نے بمان پر چڑھ کر آکاش سے
سب منی اور بستروں کی بارش کر دی ۔

جوئی جوئی من بھاوے سوئی لیہیں ۔ منی مکھ میل ڈار کپی دیہیں
ہنسے رام شری انج سمیتا ۔ پرم کوتکی کرپا نکیتا

جس کے من کو جو پسند آتا ہے ۔ وہ وہی لے لیتا ہے
منیوں کو منہ میں ڈال کر ، پھر یہ جان کر کہ یہ کوئی کھانے کی
چیز نہیں ۔ بانر زمین پر پھینک دیتے ہیں ۔ یہ تماشہ دیکھ کر
پرم مایا وی کرپا ندھان پربھو شری رام جی لکشمن جی اور سیتا
جی سمیت ہنسنے لگے ۔

منی جیہی دھیان نہ پاوہیں نیتی نیتی کہہ بید
کرپاسندھو سوئی کپنہ سن کرت انیک بنود

دھیان یوگ کر کے بھی منی جن جن بھگوان کو نہیں
پاتے ۔ وید جن کو نیتی نیتی (یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہتے ہیں

وہی کرپا کے سمندر شری رام چندر جی بانروں کے ساتھ طرح
طرح کے کھیل تماشے کر رہے ہیں ۔

اُما جوگ جپ دان تپ نانا مکھ برت نیم
رام کرپا نہیں کرہیں تسی جس نشکیول پریم

شو جی کہتے ہیں ۔ ہے پاربتی ! بہت طرح کے یوگ
جپ ، دان ، تپ ، یگیہ ، برت اور نیم کر لے پر بھی شری
رام چندر جی ویسی کرپا نہیں کرتے جیسی دو انینہ (بیجوگ) پریم
ہونے پر کرتے ہیں ۔

بھالو کپنہ پٹ بھوشن پائے ۔ پہر پہر رگھوپتی پہیں آئے
نانا جنس دیکھ سب کیسا ۔ پنی پنی ہنست کوسلادھیسا

بھالو اور بانروں نے کپڑے پائے اور گہنے پہنے
تب وہ گہنے کپڑوں سے سج دھج کر شری رگھوناتھ جی کے
پاس آئے ۔ بہت سی جاتیوں کے بانروں کو دیکھ کر اودھ
پتی رام بار بار ہنس رہے ہیں ۔

چتئے سبنہ پر کینہی دایا ۔ بولے مردل بچن رگھورایا
تمہرے بل میں راون مار یو ۔ تلک بھبیشن کہنہ پنی سار یو

شری رگھوناتھ جی نے سب کو کرپا درشٹی سے دیکھ
کر سب پر دیا کی ۔ پھر مدھ کومل بچن بولے ہے بانر اور بھالو گو دھاؤ !
تمہاری طاقت سے ہی میں نے راون کو جیتا اور مارا ہے اور
بھبیشن کو لنکا کا راج تلک کیا ۔

نج نج گرہ اب تمہہ سب جاہو ۔ سمر یہو موہی ڈر پہو جن کاہو
سنت بچن پریماکل بانر ۔ جوڑ پانی بولے سب سادر

اب تم سب اپنے اپنے گھر جاؤ ۔ میرا سمرن کرتے
رہنا کسی سے ڈرنا نہیں ۔ یہ بچن سن کر بانر پریم کے مارے
دیاکل ہو گئے اور ہاتھ جوڑ کر بڑے ادب سے بولے

پربھو جوئی کہہو تمہہ ہی سب سوہا ۔ ہمرے ہوت بچن سن موہا
دین جان کپی کئے سناتھا ۔ تم ترے لوک ایس رگھوناتھا

ہے پربھو ! آپ جو کچھ بھی کہیں ۔ وہ سب آپ کو سہاتا
ہے ۔ لیکن آپ کے بچن سن کر ہم کو موہ ہوتا ہے ۔ ہے رگھوناتھ

جی! آپ تینوں لوکوں کے ایشور ہیں۔ ہم بانروں کو دین دُکھی جان کر ہی آپ نے ہم سب کو نونہال کیا ہے۔

مُن پربھو بچن لاج ہم مر ہیں۔ مسک اُٹھوں کوگ بنی بت کہہ ہیں
دیکھ رام رخ بانر ریچھ۔ پریم مگن نہیں گرہ کے اچھا

ہے پربھو! آپ کے بچن سُن کر ہم شرمندگی کے مارے مرے رہے ہیں۔ کیا کبھی تاچیز مچھر بھی کشتی راج گرڑ کا کچھ اُپکار کر سکتا ہے؟ اپنے اوپر شری رام جی کو پرسن دیکھ کر بانر اور بھالو پریم میں مگن ہو گئے۔ وہ پربھو کو چھوڑ کر بالکل گھر نہیں جانا چاہتے۔

پربھو پریرت کپی بھالو سب رام روپ اُر راکھ

ہرش بشاد سہت چلے بنے بیادھ بدھی بھانتی

لیکن پربھو کے سمجھانے پر سب بانر اور بھالو شری رام چندر جی کے روپ کا ہردے میں دھیان دھر کر اور بہت طرح سے بنتی کر کے خوشی (اس لئے کہ ہمیں بھگوان کی سیوا کرنے کا شبھ موقع ملا تھا) اور غم (اس لئے کہ اب ہم بھگوان سے جدا ہو رہے ہیں) کے ملے جلے جذبات سے گھر کو چلے۔

کپی پتی نیل ریچھ پتی انگد نل ہنومان

سہت بھبیشن اپر جے جوتھپ کپی بلوان

بانر راج سگریو، نیل، جاموَنت، انگد، نل اور ہنومان اور بھبیشن سمیت اور بھی جو جوان بانر سینا پتی ہیں۔

کہہ نہ سکیں کچھ پریم بس بھر بھر لوچن باری

سنمکھ چتو ہیں رام تن نین نمیش نواری

پریم کے مارے وہ کچھ بول نہ سکے۔ ان کے نیتروں سے ویوگ کے آنسوؤں کی جھڑی لگ رہی ہے۔ وہ سب ٹکٹکی لگائے سکتے کی حالت میں شری رام جی کے مُکھ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

اتسیہ پریتی دیکھ رگھورائی۔ لینھے سکل بمان چڑھائی
من مہں بپر چرن سر نایو۔ اُتر دیسی ہی بمان چلایو

اُن کے انتہائی پریم کو دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے اُن سب کو بمان پر چڑھا لیا۔ اس کے بعد من ہی من میں برہمنوں کے چرنوں میں سر نوا کر اُتر کی طرف بمان کو چلایا۔

چلت بمان کولاہل ہوئی۔ جے رگھوبیر کہے سب کوئی
سنگھاسن اتی اُچیہ منوہر۔ شری سمیت پربھو بیٹھے تاپر

بمان چلتے ہی بڑا شور و غل ہوا۔ سب کوئی شری رگھوویر جی کی جے کہہ رہے ہیں۔ بمان میں ایک بہت ہی اونچا منوہر سنگھاسن تھا۔ اس پر شری رام چندر جی سیتا سمیت بیٹھ گئے۔

راجت رام سہت بھامنی۔ میر و شرنگ جنو گھن دامنی
رُچر بمان چلیو اتی آتُر۔ کینہی سمن برشٹی ہرشے سر

پتنی کے ساتھ شری رام جی ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو سمیرو پربت کی چوٹی پر بجلی کے ساتھ نیلا بادل براجمان ہو۔ سندر بمان بڑی تیز رفتار سے چلا۔ دیوتا پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔

پرم سکھد چل ترِبدھ بیاری۔ ساگر سر سر نرمل باری
سگن ہوہیں سندر چہوں پاسا۔ من پرسن نرمل نبھ آسا

تین پرکار کی (شیتل، مند، سگندھت) پرم سکھ دینے والی ہوا چلنے لگی۔ سمندر، تالاب اور ندیوں کا جل نرمل ہو گیا۔ چاروں طرف سندر شگن ہونے لگے۔ سب کے من پرسن ہیں آکاش اور اطراف نرمل ہیں۔

کہہ رگھوبیر دیکھو رن سیتا۔ لچھمن اہاں ہتیو اندر جیتا
ہنومان انگد کے مارے۔ رن مہی پرے نسا چر بھارے

شری رگھوویر جی نے کہا۔ ہے سیتا! دیکھو۔ یہاں اس جگہ رن بھومی میں لکشمن نے اندر کو جیتنے والے میگھناد کو مارا تھا۔ ہنومان اور انگد کے مارے ہوئے یہ بڑے بڑے بھاری آکار والے راکشس لوگ رن بھومی میں پڑے ہیں۔

کنبھ کرن راون دوو بھائی۔ اہاں ہتے سر منی دُکھدائی

دیوتاؤں اور منیوں کو دُکھ دینے والے کنبھ کرن اور راون دونوں بھائی یہاں مارے گئے۔

اہاں سیتو باندھیوں اَرُ تھاپیوں سو شکھ دھام

سنتیا سہت کر پانڈھی سمجھو ہی کینہہ پرنام ۔ ۔

میں نے یہاں سمندر پر پل بندھوایا۔ اور سکھ کے دھام شری شوجی کی مورتی کی ستھاپنا کی۔ اس کے بعد کرپانِدھان شری رام جی نے سیتا سمیت شوجی کو پرنام کیا۔

جہاں جہاں کرپاسندھو بن کینہہ باس بشرام

سکل دیکھائے جانکی ہی کہے سبنہہ کے نام

بن میں جہاں جہاں کرپاساگر شری رام جی نے رہائش آرام کیا تھا۔ وہ سب جگہیں پربھو نے جانکی جی کو دکھائیں اور سب کے نام بتلائے۔

ترت بمان تہاں چل آوا۔ ڈنڈک بن جہنہ پرم سہاوا
کمبھج آدی منی نایک نانا۔ گئے رام سب کیں استھانا

بمان جلدی ہی وہاں پہنچا جہاں کہ پرم سندر ڈنڈک بن تھا۔ اور یہاں اگست آدی بہت سے منیشور رہتے تھے۔ شری رام سب منیوں کے آشرموں میں گئے۔

سکل رشنہہ سن پائے اسیسا۔ چترکوٹ آئے جگدیسا
تہنہ کر منہنہ کیر سنتوشا۔ چلا بمان تہاں تے چوکھا

سب رشیوں سے آشیرواد پاکر جگت کے سوامی شری رام جی چترکوٹ پہنچے۔ وہاں اپنے درشنوں سے سب منیوں کو سنتشٹ کر کے پھر بمان پر وہاں سے آگے تیزی کے ساتھ چلے۔

بہوری رام جانکی ہی دیکھائی۔ جمنا کلی مل ہرنی سہائی
پنی دیکھی سرسری پنیتا۔ رام کہا پرنام کرو سیتا

پھر رام جی نے کلیگ کے پاپوں کو ناش کرنے والی سندر جمنا جی کے درشن سیتا جی کو کرائے۔ پھر پوتر گنگا جی کے درشن کئے شری رام جی نے کہا۔ ہے سیتا! گنگا جی کو پرنام کرو۔

تیرتھ پتی پنی دیکھو پریاگا۔ نرکھت جنم کوٹ اگھ بھاگا
دیکھو پرم پاونی پنی بینی۔ ہرنی سوگ ہری لوک نسینی
پنی دیکھو اودھ پری اتی پاونی۔ تری بدھ تاپ بھو روگ نساونی

پھر تیرتھ راج پریاگ کو دیکھو جس کو دیکھنے سے کروڑوں جنموں کے پاپ بھاگ جاتے ہیں۔ پھر پرم پوتر تروینی جی کو دیکھو۔ جو سب کلیشوں کو دور کرتی ہے۔ اور برہم لوک کو لے جانے کے لئے سیڑھی کے سمان ہے۔ پھر پرم پوتر اجودھیا پری کو دیکھو۔ جو ادھیاتمک، ادھی دیوک، ادھی بھوتک تینوں پرکار کے دکھوں اور جنم مرن روپی روگ کا ناش کرنے والی ہے۔

سیتا سہت اودھ کہنہ کینہ کرپال پرنام

سجل نین تن پلکت پنی پنی ہرشت رام ۔

پھر سیتا جی سمیت شری رام چندر جی کرپالو پربھو نے اودھ پری کو پرنام کیا۔ نیتروں میں آنسو بھر کر پلکت شریر ہو کر شری رام جی اودھ پری کو دیکھ کر بار بار پرسن ہو رہے ہیں۔

پنی پربھو آئے تری بینی ہرشت مجن کینہہ

کپنہہ سہت بپرنہہ کہنہ دان بیبدھ بدھی دینہہ

پھر تروینی میں آکر پرسن ہو کر پربھو شری رام جی نہائے اور بانروں سمیت برہمنوں کو طرح طرح کے دان دیئے۔

پربھو ہنومنت ہی کہا بجھائی۔ دھر بٹ روپ اودھ پر جائی
بھرت ہی کسل ہماری سنائیہو۔ سماچار لے تمہہ چل آئیہو

اس کے بعد پربھو شری رام جی نے ہنومان جی کو سمجھا کر کہا کہ تم برہمچاری کا بھیس بنا کر اجودھیا پری کو جاؤ۔ بھرت جی کو ہماری خیریت کا پتہ دے کر جلدی چلے آنا۔

ترت پون ست گونت بھیئو۔ تب پربھو بھردواج پہیں گیئو
نانا بدھی منی پوجا کینی۔ استتی کر پنی آسش دینی

پون کمار شری ہنومان جی شری رام جی کی آگیا پاکر فوراً روانہ ہو پڑے۔ تب پربھو شری رام چندر جی بھردواج منی کے پاس آئے۔ منی نے بھگوان شری رام جی کی بہت طرح سے پوجا کی۔ اور پھر انہیں آشیرواد دیا۔

منی پد بندی جگل کر جوری۔ چڑھ بمان پربھو چلے بہوری
اہاں نشاد سنا کہ پربھو آئے۔ ناو ناو کہنہ لوگ بولائے

دونوں ہاتھ جوڑ کر شری رام جی نے منی بھردواج کے چرنوں میں پرنام کیا۔ پھر بمان پر چڑھ کر آگے چلے۔ ادھر جب نشادراج

نے سُنا کر پربھو آ گئے۔ تب اُس نے سب لوگوں کو بُلا کر ناؤ تیار کرنے کو کہا۔

سُر سری ناگھہ جان تب آیو۔ اُتر ئیو ٹھٹ پربھو آئیسُ پایو
تب سِتیا پُوجی سُر سری۔ بُہہ پرکار پُنی چرننہہ پری

اتنے ہیں ہی بمان گنگا جی کو پار کر آیا۔ پربھو کی آگیا پا کر بمان کنارے پر اُترا۔ تب سِتیا جی نے بہت پرکار گنگا جی کی پُوجا کی۔ اور گنگا جی کے پاؤں پر گر پڑیں۔

دینہہ اسیس ہرش من گنگا سُندری تو اہی وات ابھنگا
سُنت گُہا دھائیو پریماکُل۔ آئیو نکٹ پرم سُکھ سنکل

گنگا جی نے پرسن ہو کر سِتیا جی کو آشیرواد دیا۔ ہے سُندری! تمہارا سُہاگ اٹل ہو۔ بھگوان کے کنارے پر اُترنے کی خبر سُن کر نشادراج گوہ پریم میں بے قرار ہو کر دوڑا۔ پریم آنند میں بھرپور ہو کر پربھو کے پاس آیا۔

پربھوہی سہت بلوک بیدیہی۔ پریو اُفنی تن سُدھ نہیں تیہی
پریتی چِرم بلوک رگھوراؤ۔ ہرش اُٹھائے لئیو اُر لائی

اور شری جانکی جی سمیت پربھو رام چندر جی کو دیکھ کر وہ آنند میں مگن ہو کر زمین پر گر پڑا اُسے شریر کی کچھ سُدھ نہ رہی۔ شری رگھوناتھ جی نے اُس کے انتہائی پریم کو دیکھ کر اُسے اُٹھایا اور اپنی چھاتی سے لپٹا لیا۔

لیئو ہرے لائے کرپاندھان سُجان رائے رماپتی
بیٹھار پرم سمیپ بُوجھی کُشل سو کر بینتی
اب کُشل پدپنکج بلوک برنچی سنکر سیبیہ جے
سُکھ دھام پُورن کام رام نمامی رام نمامی تے

کرپا ندھان، چھتریوں کے سرتاج، لکشمی پتی بھگوان شری رام جی نے گوہ کو اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ اور بالکل اپنے پاس بٹھا کر اس کی خیریت پُوچھی۔ وہ بنتی کرنے لگا۔ کہ آپ کے جن چرن کملوں کی سیوا برہما جی اور شیو جی کرتے ہیں، اُن کے درشن کر کے ہیں مہا آنند میں مگن۔ ہے ست سنکلپ سُکھ کے دھام شری رام جی! میں

آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ نمسکار کرتا ہوں۔

سب بھانت ادھم نشاد سو ہری بھرت جیوں اُر لائیو
متی مند تلسی داس سو پربھو موہ بس بسرائیو
یہ راون اری چرتر پاون رام پد رتی پرد سدا
کام آدی ہر بگیان کر سُر سِدھ مُنی گاویں مُدا

سب پرکار سے نیچ اُس نشادراج گوہ کو بھرت جی کی طرح پربھو شری رام جی نے سینے سے لگا لیا۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ مجھ نیچ بُدھی نے اگیان کے وش ہو کر اُس پربھو کو بھُلا دیا ہے۔ راون کے دُشمن شری رام جی کا پوتر کرنے والا چرتر سدا اُن کے چرنوں میں پریم پیدا کرنے والا ہے۔ یہ وشیے واسنا کو دُور کرنے والا اور تو لو دھو کر اپنے والا ہے۔ دیوتا سِدھ اور مُنی پرسن ہو کر اسے گاتے ہیں۔

سمر بجے رگھوبیر کے چرت جے سُنہیں سُجان
بجے بببک بِبھوتی نت تنہہ ہی دیہیں بھگوان

جو چتر پُرش شری رام جی کی راون پر فتح پانے کی لیلا کو سُنتے ہیں، اُن کو بھگوان سدا فتح گیان اور مال و متاع دیتے ہیں۔

یہ کلی کال ملائتن من کر دیکھو بچار تو تو
شری رگھوناتھ نام تج ناہن آن ادھار

ارے من! تو وچار کر کے دیکھ۔ یہ کلجگ پاپوں کا گھر ہے۔ اس کلجگ میں شری رگھوناتھ جی کے نام کو چھوڑ کر اُن پاپوں سے خلاصی پانے کا دوسرا اور کوئی سہارا نہیں ہے

ماس پارائن۔ ستائیسواں وشرام

چھٹا سوپان سماپت ہُوا

لنکا کانڈ سماپت ہُوا



No. 615

اُتر کانڈ

ساتواں سوپان

شلوک

کیکی کنٹھ ابھنیلم سُر ور بلسِت بِپر پاد ابج چہنم
شوبھاڈھیم پیت وسترم سرسج نینم سر دو اُپرسنم
پانو ناراچ چاپم کپی نکر یُتم بندھنا سیو یمانم
نومی ایڈھیم جانکی اِیشم رگھو ورم اِیشم پُشپک آروڑھ رامم

مور کی گردن کی چمک کے سمان شیام رنگ، دیوتاؤں میں سر شیشٹھ، برہمن بھرگو کے پاؤں کے نشان سے شوبھا پا رہی سُندر چھاتی والے، شوبھا سے بھرپُور، پیلے وستر پہنے، کمل نیتر سدا پرم پرسن ہاتھوں میں دھنش اور بان دھارن کئے ہوئے، بانروں کی ٹولی کو ساتھ لئے ہوئے، لکشمن جی جن کی سیوا کرتے ہیں، تعریف کے قابل جانکی جی کے سوامی، رگھو کل کے سرتاج، پُشپک بمان پر چڑھے ہوئے شری رام چندر جی کو میں سدا نمسکار کرتا ہوں۔ ۱

کوسلیندر پد کنج منجلو ، کومل اوچ مہیش بندتو
جانکی کر سروج لالِتو ، چنتکیہ من بھرنگ سنگنو

اودھ پوری کے سوامی شری رام جی کے سُندر اور کومل دونو چرن کملوں کو برہما جی اور شو جی پرنام کرتے ہیں۔ اور جانکی جی اپنے کملوں کے سمان سُندر ہاتھوں سے جن کی سیوا کیا کرتی ہیں، وہ چرن کمل اُن کا سمرن کرنیوالے بھگتوں کے من روپی بھونرے کے سدا کے ساتھی ہیں۔ ان نشانات سمرن کرنیوالے بھگتوں کا من روپی بھونرا سدا اُن چرن کملوں میں لبا رہتا ہے۔ ۲

کُند اندو در گور سُندرم ، امبکا پتم ابھیشٹ سدھدم
کارونیک کل کنج لوچنم ، نومی شنکرم اننگ موچنم

کُند کے پھول، چندرما اور شنکھ کے سمان سُندر گورے رنگ والے، جگت ماتا شری پاربتی جی کے پتی، من چاہے پھلوں کے دینے والے، دین دُکھیوں پر دیا کرنیوالے، سُندر کمل کے سمان نیتروں والے اور کامدیو سے چھڑانے والے بھگوان شو جی مہاراج کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

دوہا

رہا ایک دن اودھی کراتی آرت پُر لوگ
جہنہ تہنہ سوچہیں ناری نر کرِس تن رام بیوگ

چودہ[۱۴] سال کے پورا ہو جانے میں جب ایک دن باقی رہ گیا۔ تو بھگوان شری رام جی کے ایودھیا پدھارنے کی کوئی خبر نہ پاکر ایودھیا کے لوگ بہت بے چین ہو گئے۔ شری رام جی کے ویوگ میں دُبلے ہوئے ایودھیا کے نر ناری اِدھر اُدھر سوچ میں

مگن ہیں۔

سگن ہوہیں سندر سکل من پرسن سب کیر
پربھو آگون جناو جن نگر رمیہ چہو پھیر

اتنے میں ہی سب سندر شگن ہونے لگے، سب کے من پرسن ہو گئے۔ ایودھیا پوری بھی چاروں طرف سے پریم سہاونی ہو گئی مانو یہ سب علامات پربھو کے پدھارنے کی خبر دے رہی ہیں

کوسلیا آدی ماتن من آنند اس ہوئے
آیو پربھو شری انج جت کہن چہت اب کوئے

کوشلیا آدی سب ماتاؤں کے من میں ایسا آنند ہو رہا ہے جیسے اب کوئی آ کر سیتا جی اور لکشمن جی سمیت پربھو شری رام چندر جی کے پدھارنے کا شبھ سندیش کہنا ہی چاہتا ہو۔

بھرت نین بھج دچھن پھرکت بارہی بار
جان سگن من ہرش اتی لاگے کرن بچار

بھرت جی کی داہنی آنکھ اور داہنی بازو بار بار پھڑک رہے ہیں اسے شبھ شگن جان کر من میں پرسن ہو کر بھرت جی وچار کرنے لگے

چوپائی

رہیو ایک دن اودھی ادھارا، سمجھت من دکھ بھیو اپارا
کارن کون ناتھ نہیں آیو، جان کٹل کدھوں موہی بسرایو

آہا! لکشمن جی بڑے دھنیہ اور خوش نصیب ہیں جو شری رام چندر جی کے چرنار بند سے کبھی الگ نہیں ہوئے۔ مجھے تو کپٹی اور کٹل جان کر پربھو اپنے ساتھ نہیں لے گئے۔ ۳

جوں کرنی سمجھے پربھو موری، نہیں نستار کلپ شت کوری
جن اوگن پربھو مان نہ کاؤ، دین بندھو اتی مردل سبھاؤ

اگر پربھو میری کرنی (عملوں) پر وچار کریں تو سو کروڑ کلپوں تک بھی میرا چھٹکارہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن مجھے صرف اسی ایک بات کا بھروسہ ہے کہ دین بندھو بے حد نرم سوبھاؤ والے پربھو اپنے سیوکوں کے عیبوں کی طرف نہیں دیکھتے۔ ۲

مورے جیہ بھروس درڑھ سوئی، ملیہیں رام سگن شبھ ہوئی
بیتیں اودھی رہیں جوں پرانا، ادھم کون جگ موہی سمانا

کیونکہ شبھ شگن ہو رہے ہیں اس لئے مجھے پکا وشواس ہے کہ شری رام جی ضرور ملیں گے۔ لیکن اگر میعاد پوری ہونے پر بھی پربھو نہ ملے اور میں زندہ رہا۔ تو دنیا میں میرے برابر نیچ اور کون ہوگا؟ ۴

دوہا

رام برہ ساگر مہہ بھرت مگن من ہوت
بپر روپ دھر پون سُت آئے گیو جن پوت

شری رام جی کے ویوگ روپی سمندر میں بھرت جی کا من ڈوب رہا تھا۔ اسی سمے پون کمار شری ہنومان جی برہمن کا روپ بنائے وہاں اس پرکار آ گئے مانو انہیں ڈوبنے سے بچانے کے لئے کشتی آ گئی ہو۔

بیٹھے دیکھ کُساسن جٹا مکٹ کرس گات
رام رام رگھوپتی جپت سروت نین جل جات

ہنومان جی نے دیکھا کہ بھرت جی کشاسن پر بیٹھے ہیں، سر پر جٹاؤں کا مکٹ ہے، شریر دبلا ہو گیا ہے۔ وہ اپنے مکھ سے "رام رام رگھوپتی" کا جپ کر رہے ہیں اور کمل کے سمان سندر آنکھوں سے پریم آنند بہا رہے ہیں۔

چوپائی

دیکھت ہنومان اتی ہرشیو، پلک گات لوچن جل برشیو
من مہہ بہت بھانت سکھ مانی، بولیو شرون سدھا سم بانی

انہیں دیکھتے ہی ہنومان جی بہت پرسن ہو گئے۔ ان کا شریر پلکت ہو گیا اور نینوں سے پریم آنند بہنے لگے۔ من میں بہت پرکار سے سکھ مان کر وہ کانوں کے لئے امرت کے سمان میٹھی بانی بولے

جاس برہ سوچیہو دن راتی، رٹہو نرنتر گن گن پانتی
رگھوکل تلک سجن سکھ داتا، آئیو کشل دیو منی تراتا

جن کے ویوگ میں آپ دن رات گھل رہے ہیں اور جن کے گن گنوں کی قطاروں کو آپ ہمیشہ رٹتے رہتے ہیں۔ وہ سجن پرشوں کو

سکھ دینے والے اور دیوتاؤں اور منی جنوں کے رکھشک (محافظ) رگھوکُل کے سرتاج شری رام چندر جی بخیریت آ گئے ہیں۔ ۲

رِپُو رَن جیت سُجس سُر گاوَت ، سیتا سہت اَنُج پربھو آوت
سُنت بچن بسرے سب دُوکھا ، تِرشاونت جمی پائے پیوشا

دشمن کو یدھ میں جیت کر سیتا جی اور لکشمن جی سمیت پربھو شری رام جی آ رہے ہیں۔ دیوتا اُن کے سندر یش کا گان کر رہے ہیں۔ یہ سُن کر بھرت جی کے من کا سارا سنتاپ مٹ گیا۔ مانو کسی پیاسے پُرش کو امرت مل گیا ہو۔ ۳

کو تمہ تات کہاں تے آئے ، موہی پرم پریہ بچن سُنائے
مارُت سُت میں کپی ہنومانا ، نام مور سُنو کرپا ندھانا

بھرت جی نے پُوچھا۔ ہے تات! تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ تم نے مجھے بہت ہی پیارے آنند دینے والے بچن سنائے۔ ہنومان جی نے کہا۔ ہے کرپاندھان! سنئے۔ میں پون کا پُتر ہوں اور جاتی کا بانر ہوں۔ میرا نام ہنومان ہے۔ ۴

دین بندھو رگھوپتی کر کنکر ، سُنت بھرت بھینٹیو اُٹھ سادر
مِلت پریم نہیں ہردے سماتا ، نین سروت جل پُلکت گاتا

دین بندھو شری رگھوناتھ جی کا میں سیوک ہوں۔ یہ سُن کر بھرت جی کو مل کر اتنا پریم بڑھا کہ ہردے میں سماتا ہی نہیں۔ آنکھوں سے پریم اور آنند کے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور شریر کی رُوئیں کھڑی ہو گئیں۔ ۵

کپی تو درس سکل دُکھ بیتے ، ملے آج موہی رام پریتے
بار بار بوجھی کُسلاتا ، تو کہہ دیہوں کاہ سُنو بھراتا

بھرت جی نے کہا۔ ہے ہنومان! تمہارے درشن کر کے میرے سارے کلیش مٹ گئے ہیں۔ مانو مجھے آج شری رام جی مل گئے۔ بھرت جی نے بار بار ہنومان جی سے شری رام جی کی خیریت پُوچھی اور کہا ہے بھائی! سنو۔ اس منگل سندیش کو سنانے کا معاوضہ تمہیں کیا دوں؟ ۶

ایہی سندیس سرس جگ ماہیں ، کر بچار دیکھیوں کچھ ناہیں
ناہِن تات اُرِن میں توہی ، اب پربھو چرت سُناوہو موہی

اس سندیش کا معاوضہ دینے کے لئے اس کے برابر دُنیا میں کوئی بھی پدارتھ نہیں ہے۔ میں نے یہ وچار کر دیکھ لیا ہے۔ اس لئے ہے تات! تمہارے اس احسان کا بدلہ میں کسی طرح نہیں چکا سکتا۔ اب مجھے تم پربھو کا حال سناؤ۔ ۷

تب ہنومنت نائے پد ماتھا ، کہے سکل رگھوپتی گُن گاتھا
کہُو کپی کبہوں کرپال گوسائیں ، سمِرہیں موہی داس کی ناہیں

تب ہنومان جی نے بھرت جی کے چرنوں میں سر جھکایا اور انہیں شری رگھوناتھ جی کی ساری گُن گاتھا کہی۔ بھرت جی نے پُوچھا۔ ہے ہنومان! کہو کہ کرپالو سوامی شری رام چندر جی کبھی اس داس کو بھی یاد کیا کرتے ہیں؟

چھند

نج داس جیوں رگھوبنس بھوشن کبہوں مم سمِرن کریو
سُن بھرت بچن بنیت اتی کپی پُلک تن چرنن پریو
رگھوبیر نج مُکھ جاس گُن گن کہت اگ جگ ناتھ جو
کاہے نہ ہوئے بنیت پرم پُنیت سدگن سندھو سو

رگھوونش کے سرتاج شری رام چندر جی اپنے سیوکوں کی طرح کیا کبھی میرا سمِرن کیا کرتے ہیں؟ بھرت جی کے انتہائی منکسر بچن سُن کر ہنومان جی کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور وہ بھرت جی کے چرنوں میں گر پڑے۔ وہ من ہی من میں کہنے لگے۔ کہ جو چراچر جگت کے سوامی ہیں۔ وہ شری رگھوبیر جی بھی اپنے مُکھاربند سے جن کے گُن گنوں کا ورنن کیا کرتے ہیں۔ وہ بھرت جی ایسے کومل سبھاؤ، پرم پوتر سچے گنوں کے سمندر کیوں نہ ہوں؟

دوہا

رام پران پریہ ناتھ تمہیں ستیہ بچن مم تات
پُنی پُنی ملت بھرت سُنی ہرش نہ ہردے سمات

ہنومان جی نے کہا ہے ناتھ! آپ شری رام جی کو پرانوں سے سمان پیارے ہو۔ ہے تات! میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ یہ سُنکر بھرت جی بار بار ہنومان جی کو گلے لگاتے ہیں۔ اُن کے ہردے میں آنند سماتا ہی نہیں (ارتھات وہ خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتے)۔ ۲

سورٹھا

بھرت چرن سر نائے تُرت گئیو کپی رام پہیں
کہی کُسل سب جائے ہرش چلیو پربھو جان چڑھی

پھر بھرت جی کے چرنوں میں سر جھکا کر ہنومان جی فوراً ہی شری رام جی کے پاس واپس لوٹ آئے اور جا کر بھرت جی کی خیریت کی خبر کہہ سنائی تب پربھو پرسن ہو کر بمان پر سوار ہو کر چلے۔

چوپائی

ہرش بھرت کوسل پُر آئے ، سماچار سب گُرہی سنائے
پُنی مندر مہہ بات جنائی ، آوت نگر کُسل رگھورائی

ادھر بھرت جی پرسن ہو کر ایودھیا پوری میں آئے اور انہوں نے گورو جی کو سب شبھ سماچار کہہ سنایا۔ پھر راج محل میں شبھ خبر بھیجی کہ شری رام جی بخیریت ایودھیا پوری میں پدھار رہے ہیں

سُنت سکل جننی اُٹھ دھائیں ، کہہ پربھو کُسل بھرت سمجھائیں
سماچار پر باسنہہ پائے ، نر ارُو ناری ہرش سب دھائے

یہ منگل خبر سنتے ہی سب مائیں اُٹھ دوڑیں۔ بھرت جی نے پربھو کی خیریت کہہ کر سب کو سمجھایا۔ ایودھیا پور کے واسیوں نے جب یہ سماچار پایا۔ تو سب استری پُرش پرسن ہو کر دوڑے ۲۔

دِدھی دُربا روچن پھل پھولا ، نو تُلسی دل منگل مُولا
بھر بھر ہیم تھار بھامنی ، گاوت چلیں سندھر گامنی

شری رام چندر جی کا سواگت کرنے کے لئے دہی، دُوب گوروچن، پھل، پھول اور منگل کے مول نئے تُلسی دل وغیرہ منگل مئے وستوؤں کو سونے کے تھالوں میں بھر بھر کر سہاگن استریاں ہاتھی کی سی مست چال سے گیت گاتی ہوئی چلیں۔ ۳

جے جیسہیں تیسہیں اُٹھ دھاویں ، بال بِردھ کہہ سنگ نہ لاویں
ایک ایکنہہ کہہ بُوجھہیں بھائی ، تمہہ دیکھے دیال رگھورائی

جو جس حالت میں تھا وہ اسی حالت میں اُٹھ دوڑا دیر ہو جانے کے ڈر سے بچوں اور بوڑھوں کو کوئی اپنے ساتھ نہیں لے جا رہا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ ہے بھائی! تم نے دیالو شری رگھوناتھ جی کو دیکھا ہے؟ ۴

اودھ پُوری پربھو آوت جانی ، بھئی سکل سوبھا کے کھانی
بہئے سُہاون تری بدھ سمیرا ، بھئے سرجو اتی نرمل نیرا

پربھو کو آتے جان کر ایودھیا پوری سمپورن شوبھاؤں کی کھان ہو گئی۔ تینوں طرح کی شیتل مند سُگندھت ، شُدھ وایو بہنے لگی۔ سرجُو ندی کا جل بہت ہی نرمل ہو گیا۔ ۵

دوہا

ہرشت گُرپرجن انُج بھوسُر برند سمیت
چلے بھرت من پریم اتی سنمکھ کِرپا نکیت

گورو وششٹ جی، کُٹمبی، چھوٹے بھائی شترگھن اور برہمن منڈلی سمیت پرسن ہو کر بھرت جی انتہائی پریم بھرے من سے کرپا ندھان شری رام چندر جی کی پیشوائی کے لئے چلے۔ ۲

بہتک چڑھیں اٹارنہہ نِرکھہیں گگن بمان
دیکھ مدھر سُر ہرشت کرہیں سُمنگل گان

بہت سی استریاں جو اٹاریوں پر چڑھی ہوئی آکاش میں بمان دیکھ رہی ہیں اور اُسے دیکھ کر خوشی کے مارے میٹھے سُندر سُریلے منگل گیت گا رہی ہیں۔ ۳

راکا سسی رگھوپتی پُر سندھو دیکھ ہرشان
بڑھیو کولاہل کرت جُن ناری ترنگ سمان

شری رگھوناتھ جی پورنماشی کے چندرماں ہیں۔ اودھ پور سمندر ہے۔ جو اُس پورن چندرماں کو دیکھ کر خوشی کے مارے شور و غُل کرتا ہوا اُس کی اور بڑھ رہا ہے۔ ادھر اُدھر دوڑتی ہوئی ہنس مکھ استریاں مانو اُس سمندر کی لہریں ہیں۔ ۳

چوپائی

اہاں بھانو کُل کمل دواکر ، کپنہہ دِکھاوت نگر منوہر
سُنو کپیس انگد لنکیسا ، پاون پُوری رُچِر یہ دیسا

ادھر سورج کُل روپی کملوں کو کھلانے والے سوریہ شری رام چندر جی بمان پر سے بانروں کو منوہر نگر دکھلا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ ہے

بانر راج سگریو، انگد اور لنکا پتی ببھیشن! سنو یہ پوری بڑی پونر ہے اور یہ دلیش بڑا مشہور ہے۔

جدپی سب بیکنٹھ بکھانا ، بید پران بدت جگ جانا
اودھ پوری سم پریہ نہیں سوئو ، یہ پرسنگ جانے کوئو کوئو

اگرچہ سب نے بیکنٹھ کی تعریف کی ہے، وید پران بھی ایسا ہی کہتے ہیں اور دنیا بھی ایسا ہی مانتی ہے۔ لیکن اجودھیا پوری کے سمان مجھے بیکنٹھ بھی پیارا نہیں ہے۔ اس بھید کو کوئی کوئی گیانی لوگ ہی جانتے ہیں ۲

جنم بھومی مم پوری سہاونی ، اتر دیسی بہہ سرجو پاونی
جا مجّن تے بنہیں پریاسا ، مم سمیپ نر پاوہیں باسا

یہ سہاونا نگر میرا جنم استھان ہے۔ اس کے شمال کی طرف پوتر کرنے والی سرجو ندی بہہ رہی ہے۔ جس میں اشنان کرنے سے منش بنا کسی محنت کے سامیپیہ مکتی (جس میں جیو کا بھید بھاو بنا رہتا ہے لیکن اسے بھگوان کے پاس نواس کرنے کی اتم گتی ملتی ہے) کو پراپت ہو جاتا ہے۔ ۳

اتی پریہ موہی اہاں کے باسی ، مم دھاما داپوری سکھ راسی
ہرشے سب کپی سن پربھو بانی ، دھنیہ اودھ جو رام بکھانی

یہاں کے رہنے والے بھی مجھ کو بہت پیارے ہیں۔ یہ پوری سکھ کی راشی ہے اور میرے پرم دھام کو دینے والی ہے۔ پربھو کے بچن سن کر سب بانر پرسن ہو گئے اور کہنے لگے کہ دھنیہ یہ نگر اجودھیا پوری ہے جس کی بڑائی خود بھگوان اپنے مکھار بند سے کر رہے ہیں۔ ۴

دوہا

آوت دیکھ لوگ سب کرپا سندھو بھگوان
نگر نکٹ پربھو پریریو اتریو بھومی بمان

جب کرپا کے سمندر بھگوان شری رام چندر جی نے سب لوگوں کو آتے دیکھا۔ تب پربھو کی مرضی پا کر بمان نگر کے نزدیک زمین پر اتر آیا۔ ۴

اتر کہیو پربھو پشپک ہی تمہ کبیر پہیں جاہو
پریرت رام چلیو سو ہرش برہ اتی تاہو

بمان سے اتر کر پربھو شری رام جی نے پشپک بمان سے کہا کہ تم کبیر کے پاس جاؤ۔ شری رام جی کی پریرنا سے وہ چلا۔ اسے اپنے سوامی کبیر کے پاس جانے کی بھی خوشی ہو رہی تھی اور دوسری طرف بھگوان شری رام جی کے بیوگ کا دکھ بھی بہت تھا۔ ۴

چوپائی

آئے بھرت سنگ سب لوگا ، کرس تن شری رگھوبیر بیوگا
بامدیو بسشٹ منی نایک ، دیکھے پربھو مہی دھر دھنو سایک

بھرت جی کے ساتھ سب لوگ آئے۔ شری رگھوبیر جی کے بیوگ سے سب کے شریر دبلے پتلے ہو رہے ہیں۔ جب پربھو شری رام جی نے منیشور بامدیو اور وششٹ جی کو آتے دیکھا تو اپنے دھنش بان پرتھوی پر رکھ دیئے۔

دھائے دھرے گرو چرن سروروہ ، انج سہت اتی پلک تنوروہ
بھینٹ کسل بوجھی منی رایا ، ہمریں کسل تمہاریہیں دایا

اور چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت دوڑ کر گرو جی کے چرن کمل پکڑ لئے۔ پریم کے مارے ان کے شریر رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں۔ منی راج وششٹ جی نے اٹھا کر انہیں گلے لگا لیا اور ان کی کشل پوچھی۔ پربھو شری رام جی نے کہا کہ آپ کی دیا میں ہی ہماری کشل (خیریت) ہے

سکل دوجنہ مل نایو ماتھا ، دھرم دھرندھر رگھوکل ناتھا
گہے بھرت پنی پربھو پد پنکج ، نمت جنہہ سر منی سنکر اج

دھرم دھرندھر رگھوکل کے سوامی شری رام چندر جی نے پھر سب برہمنوں سے مل کر انہیں ڈنڈوت پرنام کیا۔ پھر بھرت جی نے پربھو کے چرن کمل پکڑ لئے۔ جن چرن کملوں کو دیوتا منی شو جی اور برہما جی بھی سدا نمسکار کرتے ہیں۔ ۳

پرے بھومی نہیں اٹھت اٹھائے ، بر کر کرپا سندھو اٹھائے
سیامل گات روم بھئے ٹھاڑھے ، نو راجیو نین جل باڑھے

بھرت جی پربھو کے چرنوں پر پرتھوی پر پڑے ہیں اٹھانے سے اٹھتے نہیں۔ تب کرپا ساگر شری رام چندر جی نے انہیں زبردستی اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔ ان کے سانولے شریروں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور دونوں بھائیوں کے کمل نیتروں میں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ ۴

چھند

راجیو لوچن سروت جل تن للت پلکاولی بنی
اتی پریم ہرشے لگائے انج ہی ملے پربھو تری بھون دھنی
پربھو ملت انج ہی سوہ موپہیں جاتی نہیں اپما کہی
جن پریم اُرو سنگار تن دھر ملے بر سشما لہی

کمل کے سمان سندر نیتروں سے پریم آنسو بہہ رہے ہیں۔ دونو کے سندر شیام شریروں میں پریم کے مارے کھڑی ہوئی رومیں شوبھا پا رہی ہیں۔ تینوں لوکوں کے بلیو شری رام چندر جی چھوٹے بھائی بھرت جی کو انتہائی پریم سے سینے لگا کر ملے۔ چھوٹے بھائی بھرت جی سے ملتے ہوئے پربھو کیسی شوبھا پا رہے ہیں جس کی اپما دشا ہت امجھ سے کہی نہیں جاتی۔ مانو پریم اور شرنگار شریر دھارن کر کے مل رہے ہوں۔ اور اُتم شوبھا پا رہے ہوں۔ ۱

بوجھت کرپا ندھی کشل بھرت ہی بچن بیگ نہ آوئی
سنو سوا سو سکھ بچن من تے بھن جان جو پاوئی
اب کشل کوسل ناتھ آرت جان جن درسن دئیو
بوڑت برہ بارس کرپا ندھان موہی کر گہہ لیئو

کرپا ندھان شری رام چندر جی بھرت جی سے اُن کی خیریت پوچھتے ہیں۔ لیکن آنند کے مارے بھرت جی کے مُنہ کے بچن جلدی نہیں نکلتے۔ ہے پاربتی! سنو، بھرت جی کے اُس وقت کے آنند کا کیا ٹھکانا۔ وہ پرم سکھ من اور بچن سے پرے ہے۔ اُسے تو وہی جانتا ہے۔ جو اُسے پاتا ہے۔ بھرت جی نے کہا۔ ہے اودھ پتی! آپ نے مجھے دکھی دین جان کر درشن دیئے۔ اس لیئے اب سب طرح سے خیریت ہی ہے۔ ویوگ کے سمندر میں ڈوبتے ہوئے مجھ داس کو آپ کرپا ندھان پربھو نے ہاتھ پکڑ کر بچا لیا۔ ۲

دوہا

پنی پربھو ہرشت ستروہن بھینٹے ہردے لگائی
لچھمن بھرت ملے تب پرم پریم دوؤ بھائی

پھر پرسن ہو کر پربھو شری رامچندر جی شترگھن جی کو گلے سے لگا کر بغلگیر ہوئے۔ تب لکشمن جی اور بھرت جی دونو بھائی پرم پریم سے بغلگیر ہوئے۔ ۵

چوپائی

بھرت انج لچھمن پنی بھینٹے، دسہ برہ سمبھو دکھ میٹے
سیتا چرن بھرت سر نادا، انج سمیت پرم سکھ پاوا

پھر لکشمن جی شترگھن جی بغلگیر ہوئے اور اس پرکار مل کر ویوگ سے ناقابل برداشت دکھ کو دور کیا۔ پھر شترگھن جی سمیت بھرت جی نے سیتا جی کے چرنوں میں سر نوایا اور دونو بھائیوں نے پرم سکھ پایا۔ ۱

پربھو بلوک ہرشے پُرباسی، جنت ویوگ بپتی سب ناسی
پریم آتر سب لوگ نہاری، کوتک کینہہ کرپال کھراری

اجودھیا پوری کے لوگ پربھو شری رام جی کے درشن کر کے بہت بہت پرسن ہوئے۔ اُن کے ویوگ سے پیدا ہوئے اُن کے سب کلیش مٹ گئے۔ سب لوگوں کو پریم سے تڑپتے ہوئے دیکھ کر کے دشمن کرپالو بھگوان شری رام جی نے ایک اچنبھا کیا۔

امت روپ پرگٹے تیہی کالا، جتھا جوگ ملے سب ہی کرپالا
کرپا درشٹی رگھوبیر بلوکی، کیئے سکل نرناری بسوکی

اُسی وقت کرپالو شری رام چندر جی نے اپنے آپ کو بہت سے روپوں میں پرگٹ کیا اور سب سے ایک ساتھ یتھا یوگیہ ملے۔ شری رگھوبیر جی نے کرپا درشٹی سے دیکھ کر نگر کے سب استری پرشوں کو شوک سے رہت کر کے پرم سکھ دیا۔ ۲

چھن مانہہ سبہی ملے بھگوانا، اُما مرم یہ کاہوں نہ جانا
ایہی بدھی سب ہی سکھی کر راما، آگے چلے سیل گن دھاما

بھگوان چھن بھر میں سب سے مل کر فارغ ہو گئے۔ ہے پاربتی! اس بھید کو کسی نے نہیں جانا۔ اس پرکار سب کو سکھی کر کے شیل اور گنوں کے دھام پربھو شری رام چندر جی آگے بڑھے۔ ۳

کوسلیا آدی مات سب دھائی، نرکھ بچھ جن دھینو لوائی

کوشلیا آدی سب ماتائیں پربھو کو دیکھ کر اس طرح بے قرار ہو

دوڑیں، جیسے نئی بیاہی ہوئی گائیں اپنے بچھڑوں کو دیکھ کر دوڑی ہوں۔ ۵

چھند

جنو دھینو بالک بچھ تج گرہ چرن بن پربس گئیں

دن انت پر رکھ سروت تھن ہنکار کر دھاوت بھئیں

اتی پریم پربھو سب ماتو بھیٹیں بچن مرود بہو بدھی کہے

گئی بشم بپتی بیوگ بھو تنہہ ہرش سکھ اگنت لہے

مانو نئی بیاہی ہوئی گائیں پرادھین ہو کر اپنے چھوٹے چھوٹے بچھڑوں کو گھر پر چھوڑ کر جنگل میں چلی گئی ہوں اور شام کے وقت بچھڑوں سے ملنے کے لئے تھنوں سے دودھ گراتی ہوئی ہنکار کر کے گھر کی طرف دوڑی ہوں۔ پربھو نے انتہائی پریم سے سب ماتاؤں سے مل کر اُن سے بہت پرکار کے کومل بچن کہے۔ بیوگ سے پیدا ہوا کلیش دور ہو گیا اور سب نے بھگوان کو پا کر بے حد سکھ اور آنند پایا۔

دوہا

بھیٹیو تنیہ سمترا رام چرن رتی جان

رام ہی ملت کیکئی ہردے بہت سکچان

سمترا جی اپنے پتر لکشمن جی کی شری رام چندر جی کے چرنوں میں پریتی جان کر اُن سے ملیں۔ شری رام جی سے ملتے وقت کیکئی اپنے من میں بہت شرمندہ ہوئی۔ ۶

لچھمن سب ماتنہ مل ہرشے آسش پائی

کیکئی کہہ پنی پنی ملے من کر چھوبھ نہ جائی

لکشمن جی سب ماتاؤں سے ملے اور اُن کا آشیرواد پا کر بڑے پرسن ہوئے۔ وہ کیکئی سے بار بار ملے لیکن اُن کے من کا غصہ نہیں جاتا۔ ۶

چوپائی

سا سنہہ سبھن ملی بیدیہی، چرننہہ لاگ ہرش اتی تیہی

دیہیں اسیس بوجھ کسلاتا، ہوئے اچل تمہار اہی واتا

جانکی جی سب ساسوؤں سے ملیں اور اُن کے چرنوں میں لگ کر انہیں بہت ہی خوشی ہوئی۔ سب ساسوئیں اُن کی خیریت پوچھ کر انہیں آشیرواد دے رہی ہیں کہ تمہارا سہاگ اٹل ہو۔ ۱

سب رگھوپتی مکھ کمل بلوکہیں، منگل جان نین جل روکہیں

کنک تھار آرتی اتارہیں، بار بار پربھو گات نہارہیں

سب ماتائیں شری رگھوناتھ جی کے مُکھ کمل کو دیکھتی ہیں۔ اُن کی آنکھیں پریم آنسوؤں سے بھری ہوئی ہیں۔ لیکن منگل سمے جان کر وہ آنسوؤں کو آنکھوں کے اندر ہی اندر روکے ہوئے ہیں۔ سونے کے تھال سے آرتی اتارتی ہیں اور بار بار پربھو کے سُندر شیام شریر کو دیکھتی ہیں۔ ۲

نانا بھانت نچھاوری کرہیں، پرمانند ہرش اُر بھرہیں

کوسلیا پنی پنی رگھوبیر ہی، چتوت کرپا سندھو رندھیر ہی

اور انیک پرکار کی سُندر وستوئیں گہنا، کپڑا، منی آدی اُن پر نچھاور کر رہی ہیں۔ سب کے ہردوں میں پرم آنند اور خوشی بھر رہی ہے۔ کوشلیا جی بار بار کرپا ساگر رندھیر شری رگھوبیر جی کو دیکھ رہی ہیں۔ ۳

ہردے بچارتی بارہیں بارا، کون بھانت لنکاپتی مارا

اتی سکمار جگل میرے بارے، نسیچر سبھٹ مہابل بھارے

وہ بار بار من میں وچار کرتی ہیں کہ انہوں نے لنکاپتی راون کو کیسے مارا۔ میرے یہ دونوں بالک نازک بدن ہیں اور راکشش تو بڑے بھاری مہابلوان یودھا تھے۔ ۴

دوہا

لچھمن اور سیتا سہت پربھو ہی بلوکت مات

پرمانند مگن من پنی پنی پلکت گات

لکشمن جی اور سیتا جی سمیت پربھو شری رامچندر جی کو کوشلیا جی دیکھ رہی ہیں۔ اُن کا من پرم آنند میں ڈوبا ہوا اور شریر بار بار پلکت ہو رہا ہے۔ ۷

چوپائی

لنکاپتی کپیس نل نیلا، جاموَنت انگد سبھ سیلا

ہنومدادی سب بانر بیرا، دھرے منوہر منج سریرا

لنکاپتی وبھیشن، بانر راج سگریو، نل، نیل، جاموَنت، انگد اور

بھُولن وغیرہ سبھی اُتم سوبھا والے بانر و ریچھوں نے منشوں کے منوہر شریر دھارن کر لئے ۔۱

بھرت سنیہہ سیل برت نیما ۔ سادر سب برنہیں اَتی پریما
دیکھ نگر باسنہہ کے ریتی ۔ سکل سراہہیں پربھو پد پریتی

وہ سب بھرت جی کے پریم، سشیل، برت اور نیموں کی بڑی شردھا اور بے حد پریم سے تعریف کر رہے ہیں۔ اور نگر واسی لوگوں کے پریم اور انکساری کو دیکھ کر اور پربھو کے چرنوں میں اُن کے پریم کو دیکھ کر وہ اُن کے سشیل کی سراہنا کر رہے ہیں ۔۲

پنی رگھوپتی سب سکھا بولائے ۔ منی پد لاگہو سکل سکھائے
گرو بسشٹ کل پوجیہ ہمارے ۔ اِنہہ کی کرپا دنج رن مارے

پھر شری رگھوناتھ جی نے سب سکھاؤں کو بلایا اور سب کو نصیحت کی کہ منی وششٹ جی کے چرنوں میں نمسکار کرو۔ یہ گورو وششٹ جی ہمارے کُل کے پوجیہ گورو ہیں۔ ان کی کرپا سے ہی یدھ میں ہم نے راکشسوں کو مار گرایا ہے ۳

اے سب سکھا سنہو منی میرے ۔ بھئے سمر ساگر کہہ بیرے
مم ہت لاگ جنم اِنہہ ہارے ۔ بھرتہو تے موہی ادھک پیارے

شری رام جی نے گرو وششٹ جی کو مخاطب ہو کر کہا ہے منی جی سنئے یہ سب میرے سکھا ہیں، میرے لئے یہ یدھ روپی سمندر سے پار لگانے والے جہاز ہیں، میری بھلائی کے لئے انہوں نے اپنا جیون ارپن کر دیا ہے یہ مجھے بھرت سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ ۴

سنی پربھو بچن مگن سب بھئے ۔ نمکش نمکش اُپجت سکھ نئے

پربھو کے بچن سنکر سب پریم مگن ہو گئے۔ اس طرح پل پل میں نئے سے نیا سکھ بڑھ رہا ہے۔ ۵

دوہا

کوسلیا کے چرنہہ پنی تنہہ نایو ماتھ
آسش دینہے ہرش تمہہ پریہ مم جمے رگھوناتھ

پھر اُن لوگوں نے کوشلیا جی کے چرنوں میں ڈنڈوت پرنام کیا۔ کوشلیا جی نے پرسن ہو کر انہیں آشیرواد دی کہ تم سبھی رگھوناتھ جی کے سمان پیارے ہو۔ ۸

سمن برشٹی نبھ سنکُل بھون چلے سکھ کند

چِڑھی اٹار نہہ دیکھہیں نگر ناری نر برند

جب آنند کند بھگوان شری رام چندر جی اپنے محل کو چلے تو آکاش پھولوں کی بارش سے بھر گیا استری پرشوں کے گروہ کے گروہ چوباروں پر چڑھ کر شری رام جی کے درشن کر رہے ہیں۔ ۸

چوپائی

کنچن کلس بچتر سنوارے ۔ سبہیں دھرے سج نج نج دوارے
بندن وار پتاکا کیتو ۔ سبنہہ بنائے منگل ہیتو

نگر میں پُرواسیوں نے آنند سے جان کر طرح طرح کے سُندر کلش سجا کر اپنے گھروں کے دروازوں پر رکھے۔ سُندر پتوں کی جھالریں، نشان اور جھنڈے سب لوگوں نے شگن منگل کے لئے بنا کر لگائے۔ ۱

بیتھیں سکل سگندھ سنچائیں ۔ گج منی رچ بہہ چوک پرائیں
نانا بھانت سمنگل ساجے ۔ ہرش نگر نسان بہہ باجے

خوشبودار تیل، گج مکتاؤں سے سجا کر بہت سے چوک پرائے گئے بھانت بھانت کے سُندر منگل ساج سجائے گئے اور خوشی اور آنند کے مارے نگر میں بہت سے نقارے بجنے لگے۔ ۲

جہنہ تہنہ ناری نچھاور کرہیں ۔ دیہیں اسیس ہرش اُر بھرہیں
کنچن تھار آرتی نانا ۔ جُبتیں سجیں کرہیں شبھ گانا

ادھر اُدھر استریاں اپنے دروازوں پر سُندر وستوئیں نچھاور کر رہی ہیں۔ سہاگن استریاں سورن کے تھالوں میں بہت طرح سے آرتی سجا کر خوشی اور منگل سے سُندر گیت گا رہی ہیں۔ ۳

کرہیں آرتی آرتی ہر کیں ۔ رگھوکُل کمل بپن دنکر کیں
پُر سوبھا سمپتی کلیانا ۔ نگم سیش سارد بکھانا

دُکھوں کے ناشک اور سُورج کُل روپی کمل بن کو کھِلانے والے سُوریہ شری رام چندر جی کی آرتی کر رہی ہیں۔ نگر کی شوبھا، خوشحالی اور کلیان کا درنن وید، شیش جی اور سرسوتی جی کرتے ہیں۔

تیؤ یہ چرت دیکھ ٹھگ رہہیں ۔ اُما تاسُ گن نر کمے کہہیں

تو وہ بھی نگر کی وچتر شوبھا کو دیکھ کر ششدر کی حالت میں ہو جاتے ہیں۔ (شیو جی کہتے ہیں) ہے پاربتی! پھر بھلا بیچارہ منش تو ان گنوں کا بیان کیسے کر سکتا ہے؟ ۵

ناری کُمد مَیں اودھ سر رگھوپتی برہ دنیس
است بھئیں بگست بھئیں نرکھ رام راکیس

اودھ کی استریاں کمُدنی ہیں - ایودھیا تالاب ہے - اور شری رگھوناتھ جی کا ویوگ سورج ہے - اس ویوگ روپی سورج ہے - اس ویوگ روپی سورج کی گرمی سے وہ استری روپی کمدنی مرجھا گئی تھیں - اب اُس ویوگ روپی سورج کے غروب ہونے پر شری رام روپی چندرما کو دیکھ کر وہ پھر کھل اُٹھیں - ۹

ہوہیں سگن شبھ بِبِدھ بِدھ باجہیں گگن نسان
پُر نر ناری سناتھ کر بھون چلے بھگوان

طرح طرح کے شبھ شگن ہو رہے ہیں - آکاش میں نقارے بج رہے ہیں - نگر کے استری پُرشوں کو نہال کر کے بھگوان شری رام چندر جی محل کو چلے - ۹

چوپائی

پربھو جانی کیکئی لجانی ، پرتھم تاسُ گرہ گئے بھوانی
تاہی پربودھ بہت سکھ دینہا ، پنی نج بھون گون ہری کینہا

شو جی کہتے ہیں ، ہے پاربتی! یہ جان کر کہ کیکئی اپنے من میں نادم ہے ، پربھو پہلے اُس کے ہی محل میں گئے اور اسے سمجھا کر بہت سکھ دیا ، اس کے بعد بھگوان اپنے راج محل کو گئے ۔ ۱

کرپا سندھو جب مندر گئے ، پر نر ناری سکھی سب بھئے
گرو بسشٹ دوج لئے بولائی ، آج سُگھری سُدن سُکھدائی

کرپا ساگر بھگوان شری رام جی جب اپنے محل کو گئے تب نگر کے استری پُرش سب سُکھی ہوئے - اُس سمے گرو وشسٹ جی نے برہمنوں کو بُلا لیا اور کہا کہ آج شُبھ گھڑی ، شُبھ دن وغیرہ شُبھ یوگ ہے - ۲

سب دوج دیہو ہرش انوشاسن ، رام چندر بیٹھیں سنگھاسن
منی بسشٹ کے بچن سہائے ، سُنت سکل بپرن اتی بھائے

اس لئے آپ سب برہمن پرسن ہو کر آگیا دیجئے - تاکہ شری رام چندر جی تخت پر بیٹھیں - منی وشسٹ جی کے سہاونے بچن سنتے ہی سب برہمن منڈلی پرسن ہو گئی - ۳

کہہیں بچن مردو بپر انیکا ، جگ ابھرام رام ابھشیکا
اب منی بر بلمب نہیں کیجے ، مہاراج کہنہ تلک کرتیجے

برہمن سماج کومل بچن کہنے لگی کہ شری رام جی کا راج تلک ساری دنیا کو آنند دینے والا ہے - ہے منی راج! اب دیر نہ کیجئے اور جلدی ہی مہاراج شری رام جی کو راج تلک کیجئے - ۴

دوہا

تب منی کہیو سمنتر سن سُنت چلیو ہرشائے
رتھ انیک بہو باجی گج تُرت سنوارے جائے

تب وشسٹ جی نے سمنتر جی سے کہا ، وہ سُنتے ہی پرسن ہو کر چلے ، انہوں نے جا کر فوراً ہی بہت سے رتھ ، گھوڑے اور ہاتھی سجائے - ۱۰

جہں تہں دھاون پٹھے پنی منگل درب منگائے
ہرش سمیت بسشٹ پد پنی سر نائیو آئے

اور ادھر ادھر دوتوں کو بھیج کر منگل وستوئیں منگوا کر پھر پرسن ہو کر گرو وشسٹ جی کے چرنوں میں آکر سر نوایا - ۱۰

نواہن پارائن

آٹھواں وشرام

چوپائی

اودھ پُری اتی رُچر بنائی ، دیوتھ سُمن برشٹی جھر لائی
رام کہا سیوکنہ بلائی ، پرتھم سکھنہ انہواؤ جائی

ایودھیا پوری بہت ہی سُندر سجائی گئی ، دیوتاؤں نے پھولوں کی بارش کی جھڑی لگا دی - شری رام چندر جی نے سیوکوں کو بُلا کر کہا کہ تم پہلے میرے متروں کو اشنان کراؤ - ۱

سُنت بچن جہں تہں جن دھائے ، سُگریوادی تُرت انہوائے

پنی گُرو ناتھ جی بھرت ہنکارے، ریچ کر رام جٹا نرپ آرے

یہ بچن سُنتے ہی سیوک ادھر اُدھر دوڑے اور سگرپو آدی کو اشنان کرایا۔ پھر دیا کے بھنڈار شری رام چندر جی نے بھرت جی کو بُلوایا۔ اور اُن کی جٹاؤں کو اپنے ہاتھوں سے کھولا ۔ ۲

انہوائے پربھو تینیو بھائی، بھگت بچھل کرپال رگھورائی
بھرت بھاگیہ پربھو کو ملنائی، شیش کوٹی ست سکہیں نہ گائی

اس کے بعد بھگت وتسل رگھوؤں سے بیٹوں کی طرح پیار کرنے والے، کرپالو پربھو شری رگھوناتھ جی نے تینوں بھائیوں کو اشنان کرایا۔ سو کروڑ شیش بھی بھرت جی کی خوش قسمتی اور پربھو شری رام جی کی ملائمت کو بیان نہیں کر سکتے ۔ ۲

پنی ریچ جٹا رام بہرائے، گُر انوساسن مانگ نہائے
کر مجن پربھو بھوشن ساجے، انگ اننگ دیکھ ست لاجے

پھر شری رام چندر جی نے اپنی جٹاؤں کو کھولا اور گورو جی سے آگیا مانگ کر اشنان کیا۔ اشنان کر کے پربھو نے گہنے پہنے اُن کے شریر کی شوبھا کو دیکھ کر سینکڑوں کامدیو بھی شرم کے مارے پانی پانی ہو گئے ۔ ۴

دوہا

ساسنہہ سادر جانکی ہی مجن نرت کرائے
دیبہ بسن بر بھوشن انگ انگ سجے بنائے

رنواس میں ساسوؤں نے جانکی جی کو آدر کے ساتھ فوراً اشنان کرایا اور اُن کے انگ انگ میں دیو بستر اور سُندر گہنے بہت اچھی طرح سے پہنا دیئے ۔ ۱۱

رام بام دسی سوبھتی رما روپ گن کھان
دیکھ مات سب ہرشیں جنم سپھل نج جان

گنوں اور روپ کی کھان شری سیتا جی شری رام چندر جی کے بائیں طرف شوبھا پا رہی ہیں انہیں دیکھ کر سب مائیں اپنے جنم کو سپھل مان کر پرسن ہو گئیں ۱۱

سنو کھگیس تیہی اوسر برہما سو منی برند

چڑھ بمان آئے سب سُر دیکھن سکھ کند

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں، اے پکشی گرُڑ! سنیئے اُس وقت برہما جی، شیو جی اور منیوں کا سماج اور سب دیوتا بمانوں پر چڑھ کر آنند کند بھگوان شری رام جی کے درشن کرنے کے لئے وہاں آ گئے،

چوپائی

پربھو بلوک منی من انوراگا، ترت دبیہ سنگھاسن ماگا
روی سم تیج سو برن نہ جائی، بیٹھے رام دوجنہہ سر نائی

پربھو شری رام جی کو دیکھ کر منی وششٹ جی کے من میں پریم اُمڈ آیا۔ اُنہوں نے جھٹ پٹ دویہ سنگھاسن منگوایا جس کا سورج کے سمان تیج تھا اُس تیج کی سُندرتا کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ برہمنوں کو پرنام کر کے شری رام چندر جی اُس پر براجمان ہو گئے ۔ ۱

جنک سُتا سمیت رگھورائی، پیکھ پرہرشے منی سمدائی
بید منتر تب دوجنہہ اچارے، نبھ سر منی جے جے تی پکارے

شری جانکی جی سمیت شری رگھوناتھ جی کو دیکھ کر منیوں کی منڈلی بہت ہی پرسن ہوئی۔ تب برہمنوں نے وید منتروں کا اچارن کیا۔ آکاش میں دیوتا اور منی جے ہو، جے ہو، ایسا جیکار کرنے لگے

پرتھم تلک بسشٹ منی کینہا، پنی سب بپرنہہ آئیس دینہا
سُت بلوک ہرشیں مہتاری، بار بار آرتی اُتاری

پھر برہمن منڈلی کو تلک لگانے کی آگیا دی۔ پتر کو دیکھ کر سب مائیں پرسن ہو کر بار بار آرتی اُتار رہی ہیں ۔ ۳

بپرنہہ دان بیدھ بدھ دینہے، جاچک سکل اجاچک کینہے
سنگھاسن پر تری بھون سائیں، دیکھ سُرنہہ دندبھیں بجائیں

اُنہوں نے برہمنوں کو طرح طرح کی قیمتی وستوئیں دان میں دیں اور بھکاریوں کو اتنا دان دیا کہ وہ مالا مال ہو گئے۔ اُنہیں پھر مانگنے کی بالکل ضرورت نہ رہی۔ شری رام جی کو سنگھاسن پر براجمان دیکھ کر دیوتاؤں نے نقارے بجائے ۔ ۴

چھند

نبھ دندبھیں باجہیں بپل گندھرب کنّر گاوہیں
ناچہیں اپچھرا بند پرمانند سُر منی پاوہیں

بھرت آدی انج بھبھیشن انگد ہنومان آدی سمیت

گہیں چھتر چامر بیجن دھنُش اسی چرم سکتی برا جتے

آکاش میں بہت سے نقارے بج رہے ہیں گندھرو اور کنر گا رہے ہیں اپسراؤں کی ٹولیاں کی ٹولیاں ناچ رہی ہیں۔ دیوتا اور منی پرم آنند پا رہے ہیں۔ بھرت لچھمن شترگھن بھبھیشن انگد ہنومان آدی سمیت سب چھتر، چنور، پنکھا، دھنُش تلوار، ڈھال اور شکتی لئے ہوئے شوبھا پا رہے ہیں۔

شری سمیت دِن کر بنس بھوشن کام بہو چھبی سو ہتی

نو امبو دھر برگات ابیر پیت سُر من موہتی

مکٹ انگد آدی بچتر بھوشن انگ انگنہ پرتی سجے

امبھوج نین بسال اُر بھج دھنیہ نر نرکھنتی جے

شری سیتا جی سمیت سورج ونش کی شوبھا سے چھائے ہوئے ہیں، نئے پانی بھرے بادلوں کے سمان سُندر شیام شریر پر پیلے وستر ایسی شوبھا پا رہے ہیں کہ ان کو دیکھ کر دیوتاؤں کے من بھی موہت ہو رہے ہیں، مکٹ، بازو بند وغیرہ عجیب و غریب زیوروں سے شیام شریر کا انگ سجا ہوا ہے، کمل کے سمان سُندر نین ہیں، چوڑی چھاتی ہے۔ لمبی بھجائیں ہیں وہ پُرش دھنیہ ہیں جنہوں نے اس سمے پربھو شری رام جی کی شوبھا کو دیکھا ہے۔ ۲

دوہا

وہ شوبھا سماج سُکھ کہت نہ بنے کھگیس

برنہیں سارد سیش شرتی سو رس جان مہیش

ہے گروڑ جی! وہ شوبھا، وہ سماج اور وہ سُکھ کہتے نہیں بنتا۔ سرسوتی جی، شیش جی اور وید سدا اس کا ورنن کرتے ہیں۔ اور اس کا سار شیو جی ہی اچھی طرح جانتے ہیں۔ ۱۲

بھِن بھِن استتی کر گئے سُر نج نج دھام

بندی بیش بھید تب آئے جہں شری رام

الگ الگ سب دیوتا استتی کر کے اپنے اپنے ٹھکانوں کو چلے گئے۔ تب بھاٹوں کا روپ دھارن کر کے وید شری رام جی کے پاس آئے۔ ۱۲

پربھو سروگیہ کینہہ اتی آدر کرپاندھان

لکھیو نہ کاہوں مرم کچھ لگے کرن گن گان

کرپاندھان شری رام چندر جی سروگیہ بھگوان ہیں۔ انہوں نے ویدوں کو بھاٹوں کے روپ میں پہچان لیا۔ ان کا بڑا آدر کیا۔ اس بھید کو کسی نے بھی نہ جانا۔ وید گن گان کرنے لگے۔ ۱۲

چھند

جے سگن نرگن روپ انوپ بھوپ سرومنے

دسکندھر آدی پرچنڈ نسیچر پربل کھل بھج بل ہنے

اوتار نر سنسار بھار بھنج دارن دکھ دہے

جے پرنتپال دیال پربھو سنجکت سکتی نما ہے

ہے سگن اور نرگن روپ، ہے انوپم سروپ (جس روپ کا ثانی اور کوئی نہیں ہے) ہے راجاؤں کے سرتاج! آپ نے اپنی قوتِ بازو سے راون جیسے پرچنڈ مہا بلوان دُشٹ راکشس مارڈالے منش شریر میں اوتار لے کر آپ نے سنسار کے بھار کو نشٹ کر کے بھاری دکھوں کا ناش کر ڈالا ہے۔ شرناگتوں کی رکشا کرنیوالے دیالو پربھو! آپ کی جے ہو شکتی سروپ سیتا جی سمیت ہم آپ شکتیمان پربھو کو پرنام کرتے ہیں۔

تو بشم مایا بس سُراسُر ناگ نر اگ جگ ہرے

بھو پنتھ بھرمت امت دِوس نسی کال کرم گُنن بھرے

جے ناتھ کر کرُنا بلوکے تری بدھ دکھ تے نر بہے

بھو کھید چھیدن دچھ ہم کہنہ رچھ رام نما مہے

ہے ہری! آپ کی پربل مایا کے وش سب دیوتا

راکشس، ناگ، منش اور جڑ چیتن بھی کال کرم اور گنوں سے بھرے ہوئے دن رات کبھی نہ ختم ہونے والے آواگمن کے چکر میں بھٹک رہے ہیں ہے ناتھ! ان میں سے جن کو آپ نے کرپا درشٹی کرکے دیکھ لیا۔ وہ ادھیاتمک، ادھی دیوک اور ادھی بھوتک تینوں پرکار کے دکھوں سے چھوٹ گئے ہے جنم مرن کے کلیشوں کا ناش کرنے میں کشل (ماہر) شری رام جی! ہماری رکشا کیجئے۔ ہم آپ کو نمسکار کرتے ہیں۔ ۲

جے گیان مان بمت تو بھوہرن بھگتی نہ آدری

تے پائے سر درلبھ پدادپی پرت ہم دیکھت ہری

بسواس کر سب آس پرہر داس تو جے ہوئے رہے

جپ نام تو بنو شرم ترہیں بھو ناتھ سو سمرامہے

جو پرش کورے گیان کے ابھیمان میں مست ہوکر سنسار بندھن سے چھڑانے والی آپ کی بھگتی کا آدر نہیں کرتے ہے ہری! جو گیان پد دیوتاؤں کو بھی درلبھ ہے اُس کو پاکر بھی وہ اس ادھیہ استھتی سے نیچے گرتے دیکھے گئے ہیں۔ لیکن جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر آپ پر دڑھ وشواس کرکے ایک ماتر آپ کے چرنوں کا داس ہو رہتے ہیں۔ وہ آپ کے نام کا ہی سمرن کرکے بنا کسی کرم اپاسنا آدی کٹھن سادھنوں کے سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ ایسے آپ کا ہم سمرن کرتے ہیں۔ ۳

جے چرن سو اج پوجیہ رج سبھ پرس منی پتنی تری

نکھ نرگتا منی بندتا ترے لوک پاونی سرسری

دھوج کلس انکس جت بن بھرت کنٹک کن لہے

پد کنج دوند مکند رام رمیس نتیہ بھجامہے

برہما جی اور شیو جی جن چرنوں کی پوجا کرتے ہیں جن چرنوں کی شبھ دھول کو چھوکر گوتم رشی کی پتنی اہلیا ترگئی۔ جن چرنوں کے ناخنوں سے وہ پرم پوتر پاپنی گنگا جی بہہ نکلیں۔ جن کی منی بندنا کرتے ہیں اور جو تینوں لوکوں کو پوتر کرنے والی ہے۔ جو چرن دھوجا (نشان)، بجر (بجلی) انکش اور کمل ان نشانوں سے یکت ہیں۔ جو چرن بن میں گھومتے وقت کانٹے چبھنے سے گٹھے پڑ گئے ہیں ہے مکتی داتا! ہے رام! ہے سوامی! ہم آپ کے انہی دونوں چرن کملوں کو نت بھجتے رہتے ہیں۔ ۴

اویکت مولم انادی ترو توچ چاری نگماگم بھنے

شٹ کندھ ساکھا پنچ بیس انیک پرن سمن گھنے

پھل جگل بدھی کٹ مدھر بیلی اکیل جہی آشرت رہے

پلوت پھولت نول نت سنسار بٹپ نما مہے

وید شاستروں میں کہا ہے کہ سنسار ایک برکش ہے۔ پرکرتی اس برکش کی چھال کی چار تہیں (چار گرنتھ، سوئین پرستھتی تریا) ہیں۔ چھ تنے (بھوک، پیاس، جنم، مرن، دکھ، شوک اور روگ) ہیں۔ پچیس تنو (پانچ مہابھوت، اہنکار، بدھی، اویکت، دس اندریاں، من، پانچ اندریوں کے وشے، اچھا، دویش، سکھ، دکھ، سنگھات، چیتنا اور دھرتی) اس برکش کی شاخائیں ہیں۔ (دیکھو بھگوت گیتا ادھیائے ۱۳ شلوک ۵ و ۶) اس کے بے شمار پتے اور پھول ہیں جیسا کہ کڑوے اور میٹھے دو پرکار کے پھل لگے ہیں جس پر ایک ہی بیل ہے (سو بھاو کرم روپی سنسکار) جو اسی کے آشرے رہتا ہے جس میں نت نئے پتے اور پھول نکلتے رہتے ہیں۔ ایسے سنسار برکش سروپ کو ہم نمسکار کرتے ہیں۔ ۵

جے برہم اجم ادویتم انوبھو گمیہ من پر دھیاوہیں

تے کہہوں جانہوں ناتھ ہم تو سگن جس نت گاوہیں

کرونا اتن پربھو سد گنا کر دیو یہ بر مانگہیں

من بچن کرم بکار تج تو چرن ہم انورا گہیں

برہم جیسا ہے الوہیت (لافانی، وحدت) ہے جو صرف انُبھو سے ہی جانا جاتا ہے اور من سے پرے ہے جو برہم کے ایسے سروپ کا دھیان کرتے ہیں وہ بھی ایسا کہیں اور جانیں لیکن ہے ناتھ! ہم تو آپ کے سگن سروپ کی بڑائی کے ہی گن گاتے ہیں۔ ہے دیا کے بھنڈار پربھو! ہے سدگنوں کی کھان! ہے دیو! ہم آپ سے یہ ور مانگتے ہیں کہ من، بچن اور کرم سے وکاروں کو چھوڑ کر آپ کے چرنوں میں ہی پریم کریں۔

دوہا

سب کے دیکھت بیدنہ بنتی کینہہ اُدار

انتردھان بھئے پُنی گئے برہم آگار

ویدوں نے سب کے دیکھتے دیکھتے یہ اُدار (اُتم وشِشٹھ) بنتی کی۔ پھر وہ چھپ گئے اور برہم لوک کو چلے گئے۔ ۱۳

بینتہ سنو سمبھو تب آئے جہنہ رگھوبیر

بنے کرت گدگد گرا پُورت پُلک سریر

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی! سنئے تب شیو جی شری رام چندر جی کے پاس آئے اور گدگد بانی سے استتی کرنے لگے۔ پریم کے مارے اُن کے شریر کی ساری رُوئیں کھڑی ہو گئیں

چوپائی

جے رام رما رمن سمنم، بھو تاپ بھیاکُل پاہی جنم

اودھیس سُریس رمیس بھو، سرناگت مانگت پاہی پربھو

ہے رام! ہے لکشمی پتی! ہے جنم مرن کے سنتاپ کا ناش کرنے والے! آپ کی جے ہو۔ سنسار کے بھاری بھے سے ویاکُل اس سیوک کی رکشا کیجئے۔ ہے اودھ پتی! ہے رما پتی! ہے پربھو! ہے دیوتاؤں کے سوامی! میں آپ کی شرن میں آیا ہوں اور آپ سے یہی مانگتا ہوں کہ ہے پربھو! میری رکشا کیجئے!

دس سیس بناسن بیس بھجا، کرت دُور مہا مہی بھور رُجا

رجنی چر بند پتنگ رہے، سر پاوک تیج پرچنڈ دہے

ہے دس سروں اور بیس بھجاؤں والے راون کا ناش کر کے پرتھوی کا بھاری ابھیوگ دُور کرنے والے اور پرتھوی کے مہا روگوں کا ناش کرنے والے شری رام جی! راکشسوں کے دل پتنگے تھے۔ وہ سب آپ کے بان روپی اگنی کی تیز لپٹوں میں بھسم ہو گئے۔ ۲

مہی منڈل منڈن چارُ ترم، دھرت سائک چاپ نشنگ برم

مد موہ مہا ممتا رجنی، تم پُنج دواکر تیج انی

آپ پرتھوی منڈل کا سندر شرنگار ہیں۔ آپ سر پر بان، دھنش اور ترکش دھارن کئے ہوئے ہیں۔ مہا اہنکار، موہ اور ممتا روپی اندھکار کے ناش کرنے کے لئے آپ سورج کی روشن اور تیز کرنوں کے سموہ ہیں۔ ۳

من جات کرات نپات کئے، مرگ لوگ کُبھوگ سرین ہئے

ہت ناتھ اناتھن پاہی ہرے، بشیا بن پانور بھول پرے

ہے رام! ہے شری رام! کرات (جنگلی شکاری) نے منش روپی ہرنوں کے سینوں میں کُبھوگ روپی تیر مار کر انہیں مار گرایا ہے۔ ہے ناتھ! ہے ہری! وشے روپی بن میں بھٹکے ہوئے ان پامر (مہا نیچ) پرانیوں کی رکشا کیجئے۔ ۴

بہو روگ بیوگنہ لوگ ہئے، بھو دنگھر نرادر کے پھل ئے

بھو سندھُو اگادھ پرے نر تے، پد پنکج پریم نہ جے کرتے

لوگ بہت سے روگوں اور کلیشوں کے مارے ہوئے ہیں۔ یہ سب آپ کے چرنوں کا آدر نہ کرنے کا پھل ہے۔ جو منش آپ کے چرن کملوں میں پریم نہیں کرتے وہ گہرے سنسار سمندر میں غوطے کھا رہے ہیں۔ ۵

اتی دین ملین دُکھی نت ہیں، جنہ کیں پد پنکج پریتی نہیں

اولمب بھگونت کتھا جنہ کیں، پریہ سنت اننت سدا تنہ کیں

جنہیں آپ کے چرن کملوں میں پریم نہیں ہے وہ سدا ہی بہت دُکھی، لاچار اور اداس رہتے ہیں۔ جنہیں آپ کی لیلا کی کتھاؤں

کا ہی ایک ماتر سہارا ہے۔ اُن کو سنت مہاتما اور بھگوان سدا پیارے لگتے ہیں۔ ۹

نہیں راگ نہ لوبھ نہ مان مدا، تنہ کے سم ویبھو وا بپدا
ایہی تے تو سیوک ہوت مدا، مُنی تیاگت جوگ بھروس سدا

اُن میں نہ وِشے واسنا ہوتی ہے۔ نہ لالچ ہی ہوتا ہے اور نہ وہ اپنی بڑائی ہی چاہتے ہیں۔ اور نہ ہی اُن میں ابھیمان ہوتا ہے۔ دُکھ اور سُکھ اُن کو یکساں ہیں۔ اسی لئے مُنی لوگ کٹھن یوگ آدک سادھنوں کا سہارا چھوڑ کر بڑے پرسنن ہو کر آپ کے سیوک بن جاتے ہیں۔

کر پریم نرنتر نیم لیئے، پد پنکج سیوت شُدھ ہیئے
سم مان نرادر آدر ہی، سب سنت سُکھی بچرنت مہی

وہ پریم کے ساتھ نیم پوروک (باقاعدہ طور پر) پورے شُدھ (صاف) من سے آپ کے چرن کملوں کی سیوا کرتے رہتے ہیں۔ مان اپمان (عزت بےعزتی) کو یکساں سمجھ کر وہ سب سنت مہاتما سُکھی ہو کر پرتھوی پر وچرتے ہیں۔ ۸

مُنی مانس پنکج بھرنگ بھجے، رگھوبیر مہا رنادھیر اجے
تو نام جپامی نمامی ہری، بھو روگ مہاگد مان اری

ہے منیوں کے من رُوپی کمل کے بھنورے۔ ہے مہا رندھیر اور اجے (جو جیتا نہ جا سکے) شری رگھوویر جی! میں آپ کو بھجتا ہوں ہے ہری! میں آپ کا نام جپتا ہوں اور آپ کو ڈنڈوت پرنام کرتا ہوں۔ آپ جنم مرن رُوپی روگ کی اکسیر دوا ہیں۔ اور سب ہنکار (خودی) کے آپ دشمن ہیں۔ ۹

گُن سیل کرپا پرم آئتنم، پرنمامی نرنتر شری رمنم
رگھونند نکندیہ دوند گھنم، مہی پال بلوکیہ دین جنم

آپ گُن شیل (سُندر سوبھاؤ) اور کرپا کے پرم دھام ہیں۔ میں آپ کو سدا پرنام کرتا ہوں، ہے رگھونندن! آپ جنم مرن، سُکھ دُکھ، راگ دویش آدی دوندوں کے سموہ کا ناش کیجئے۔ ہے پرتھوی کی پالنا کرنے والے پربھو! اس دین سیوک پر بھی کرپا درشٹی کیجئے۔ ۱۰

دوہا

بار بار بر مانگیوں ہرش دیہو شری رنگ
پد سروج انپائنی بھگتی سدا ست سنگ

میں آپ سے بار بار یہی وردان مانگتا ہوں، کہ مجھے آپ کے چرن کملوں میں انپائنی بھگتی اور آپ کے بھگتوں کا سدا ست سنگ پراپت ہو۔ ہے لکشمی پتی! پرسن ہو کر مجھے یہ ور دیجئے۔

برن اماپتی رام گُن ہرش گئے کیلاش
تب پربھو بندھن دوائے سب بدھی سُکھ پرد باس

شری رام چندر جی کے گنوں کا ورنن کر کے پرسن ہو کر شری شو جی کیلاش پربت کو چلے گئے۔ تب پربھو شری رام جی نے بانر سینا کو آرام دہ ڈیرے رہائش کے لئے دلا دیئے۔ ۱۴

چوپائی

سُنو کھگپتی یہ کتھا پاونی، تری بدھ تاپ بھو بھے داونی
مہاراج کر سُبھ ابھیشیکا، سُنت لہیں نربرت بیبیکا

ہے گرڑ جی! سنئے۔ یہ کتھا سب کو پوتر کرنے والی ہے۔ یہ ادھیاتمک، ادھی دیوک، ادھی بھوتک تینوں پرکار کے دُکھوں کا ناش کرنے والی اور جنم مرن کے بھے سے چھڑانے والی ہے۔ مہاراج شری رام چندر جی کے شُبھ راج تلک کی کتھا سُن کر منش ویراگ اور گیان کو پراپت کرتے ہیں۔ ۱

جے سکام نر سُنہیں جے گاوہیں، سُکھ سمپتی نانا بدھی پاوہیں
سُر دُرلبھ سُکھ کر جگ ماہیں، انت کال رگھوپتی پر جاہیں

اور جو منش من میں کسی سنسارک پدارتھ کی آشا کرتے ہوئے سکام بھاؤ سے بھی اس کتھا کو سُنتے اور گاتے ہیں۔ وہ طرح طرح کے سُکھ اور مال و دولت پاتے ہیں۔ وہ سنسار میں دیوتاؤں کو بھی مشکل سے حاصل ہونے والے سُکھوں کو بھوگ کر انت سمے میں شری رگھوناتھ جی کے پرم دھام کو جاتے ہیں۔ ۲

سُنہیں بمکتی برت امرشی، لہیں بھگتی گتی سمپتی نئی
کھگپتی رام کتھا میں برنی، سو متی بلاس تراس دکھ ہرنی

جسے جیون مکت، ویراگیہ وان اور وشئی لوگ سنتے ہیں وہ بالترتیب بھگتی، مکتی اور نت نئے بھوگ ولاس پاتے ہیں۔ ہے پکشی راج! میں نے شری رام جی کی کتھا اپنی بدھی کی طاقت کے مطابق کہہ

ستاتی ہے۔ یہ کتھا تمام مرن کے بھے اور دُکھ کو مٹانے والی ہے ۴

بھگتی ببیک سہت گیان، مترتھی برتی گرنتھ گنانا
نِت نو منگل کوسل پُری، ہرشت رہیں لوگ سب گری

یہ ویراگ، گیان اور بھگتی بھاو کو درڑھ کرنے والی ہے اور

موہ روپی ندی سے پار ہونے کے لئے سُندر ناؤ ہے۔ اجودھیا پوری

میں نت نئے منگل ہونے لگے سبھی وہاں کے لوگ سُکھی رہنے لگے ۴

نت نئی پریتی رام پد پنکج، سب کیں جنہہ ہی نمت سو نمی اج
منگن بہو پرکار پہراۓ، دوجنہہ ان نانا بدھی پاۓ

شری رام جی کے جن چرن کملوں میں شو جی منیشور لوگ اور

برہما جی سدا سر جھکاتے ہیں۔ اُن میں اجودھیا پوری کے لوگوں کی

نت نئی پریتی ہو رہی ہے، بھکاریوں کو بہت طرح کے مستر اور زیور

پہنائے گئے اور برہمنوں نے بھی طرح طرح کے دان پائے ۵

دوہا

برہمانند مگن کپی سب کیں پر بھو پد پریتی
جات نہ جانے دوس تنہہ گئے ماس تمٹ بیتی

بانر سب برہم آنند میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ سب کی پربھو

شری رام جی کے چرنوں میں پریتی ہے دن گزرتے انہیں معلوم ہی نہ

ہوئے۔ بس اسی طرح باتوں ہی باتوں میں چھ ماہ گزر گئے ۔ ۱۵

چوپائی

بسرے گرہ سپنے ہوں سُدھ ناہیں، جمے پر درہ سنت من ماہیں
تب رگھوپتی سب سکھا بولاۓ، آئے سبنہہ سادر سر ناۓ

انہیں اپنے گھر بھول ہی گئے سپنے میں بھی اُن کی یاد نہیں آتی

جیسے سنت مہاتماؤں کے دل میں کبھی بھی دوسروں کی بُرائی کرنے کا

خیال نہیں آتا۔ تب شری رگھوناتھ جی نے سب بانر سکھاؤں کو بُلایا

وہ سب آئے اور شردھا سے پربھو کو ڈنڈوت پرنام کیا ۱

پرم پریتی سمیپ بیٹھارے، بھگت سکھد مردو بچن اُچارے
تمہہ اتی کینہی موری سیوکائی، مکھ پر کیہی بدھی کروں بڑائی

شری رام چندر جی نے اُن کو بڑے پریم سے اپنے پاس

بٹھایا اور بھگتوں کو سُکھ دینے والے کومل بچن کہے کہ تم لوگوں نے میری

بڑی سیوا کی ہے۔ تمہارے منہ پر میں کس طرح تمہاری بڑائی کروں ۲؟

تاتے موہی تمہہ اتی پریہ لاگے، مم ہت لاگ بھون سکھ تیاگے
انج راج سمپتی بیدہی، دیہہ گیہہ پریوار سنیہی

سب مم پریہ نہیں تمہہ ہی سماناء، مرشا نہ کہیوں موریہ بانا
سب کیں پریہ سیوک یہ نیتی، موریں ادھک داس پر پریتی

میری بھلائی کے لئے تم لوگوں نے اپنے گھروں کے سُکھوں کو

تیاگ دیا۔ اس لئے تم لوگ مجھے پرم پیارے لگ رہے ہو۔ چھوٹے

بھائی، راج، مال و متاع، جانکی، اپنا شریر، گھر، پریوار اور دوست یہ سب

مجھے پیارے ہیں۔ پرنتو تم ان سے بھی بڑھ کر پیارے ہو۔ جھوٹ کہنے

کی عادت نہیں ہے۔ سیوک سبھی کو پیارے لگتے ہیں۔ یہ نیتی ہے۔

پر میرا تو اپنے سیوکوں پر سبھاؤ ہی بہت زیادہ پریم ہے ۔ ۳-۴

دوہا

اب گرہ جاہو سکھا سب بھجیہو موہی درڑھ نیم
سدا سرب گت سرب ہت جان کرہو اتی پریم

ہے مترو! اب آپ سب اپنے اپنے گھر جاؤ۔ بڑے

درڑھ نیم سے مجھے بھجتے رہنا۔ مجھے سدا سرو ویاپک اور سب کا ہت

کرنیوالا جان کر مجھ میں بہت زیادہ پریتی کرنا ۔ ۱۶

چوپائی

سُن پربھو بچن مگن سب بھئے، کو ہم کہاں بسر تن گئے
ایک ٹک رہے جوڑ کر آگے، سکہیں نہ کچھ کہہ اتی انوراگے

پربھو کے بچن سُن کر سب پریم میں مگن ہو گئے۔ ہم کون ہیں

اور کہاں ہیں؟ ایسی دیہہ کی کسی کو بھی ہوش نہ رہی۔ وہ پربھو کے

سامنے ہاتھ جوڑ کر ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہیں۔ بہت ہی پریم کے کارن

وہ کچھ کہہ نہیں سکتے ۔ ۱

پرم پریم تنہہ کر پربھو دیکھا، کہا بدھ بدھی گیان بسیشا
پربھو سنمکھ کچھ کہن نہ پارہیں، پنی پنی چرن سروج نہارہیں

پربھو نے اپنے تئیں جب اُن کی پرم پریتی دیکھی تب بہت

طرح سے انہیں گیان اُپدیش کر کے سمجھایا پربھو کے سامنے وہ کچھ کہہ

نہ سکے۔ بار بار پربھو کے چرن کملوں کو دیکھ رہے ہیں ۔ ۲

تب پربھو بھوشن بسن منگائے ۔ نانا رنگ انوپ سُہائے
سُگریو ہی پرتھم ہی پہرائے ۔ بسن بھرت نج ہاتھ بنائے
تب پربھو نے طرح طرح کے رنگوں کے لاثانی سندر گہنے
اور کپڑے منگوائے ۔ سب سے پہلے سگریو کو بھرت جی نے اپنے ہاتھوں
سے بنا سنوار کر وستر اور گہنے پہنائے ۔ ۲
پربھو پریرت لچھمن پہرائے ۔ لنکاپتی رگھوپتی من بھائے
انگد بیٹھ رہا نہیں ڈولا ۔ پریتی دیکھ پربھو تاہی نہ بولا
پھر پربھو شری رام چندر جی کی آگیا پاکر لکشمن جی نے لنکاپتی
بھبھیشن کو گہنے کپڑے پہنائے ۔ جو شری رگھوناتھ جی کے من کو بہت ہی
بھلے ۔ انگد بالکل بے حس و حرکت بیٹھے رہے ۔ اُن کے پریم کو دیکھ کر
پربھو نے اُن کو نہیں بُلایا ۔ ۳

دوہا

جاموَنت نیل آدی سب پہرائے رگھوناتھ
ہیے دھر رام سروپ سب چلے نائے پد ماتھ
جاموَنت اور نیل وغیرہ یودھاؤں کو شری رگھوناتھ جی نے
خود اپنے ہاتھ سے گہنے کپڑے پہنائے ۔ وہ سب اپنے ہردے میں شری
رام چندر جی کے روپ کا دھیان دھر کے اُن کے چرنوں میں ڈنڈوت
پرنام کر کے چلے ۔ ۱۷

تب انگد اُٹھ نائے سر سجل نین کر جور
اتی بنیت بولت بچن منہوں پریم رس بور
تب انگد اُٹھے ۔ اُنہوں نے پربھو کے چرنوں میں سر جھکایا
آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بے حد ملائمت بھرے
ہوئے اور پریم رس میں ڈوبے ہوئے بچن بولے ۔ ۱۸

چوپائی

سنو سروگیہ کرپا سکھ سندھو ۔ دین دیاکر آرت بندھو
مرتی بیر ناتھ موہی بالی ۔ گیؤ تمہارے ہی کوچھیں گھالی
ہے سروگیہ! ہے کرپا اور سکھ کے سمندر! ہے دین دکھیوں
پر دیا کرنے والے دیالو! ہے دین بندھو بھگوان! مرتے وقت میرا پتا
بالی مجھے آپ کی گود میں ڈال گیا تھا ۔ ۱
اسرن سرن برد سنبھاری ۔ موہی جن تجہو بھگت ہتکاری
موریں تمہہ پربھو گر پت ماتا ۔ جاؤں کہاں تج پد جلجاتا
اس لئے ہے بھگتوں کے ہتکاری پربھو! میں بے پناہ ہوں
اور بے پناہوں کو پناہ دینا آپ کا نیم ہے اپنی اس نیم کی ریتی کو
یاد کر کے مجھے تیاگئے نہیں ۔ میرے تو سوامی گرو پتا ماتا اور سب کچھ
آپ ہی ہیں ۔ ہے پربھو! میں آپ کے چرن کملوں کو چھوڑ کر کہاں
جاؤں ۔ ۲
تمہہ ہی بچار کہہو نرناہا ۔ پربھو تج بھون کاج مم کاہا
بالک گیان بدھی بل ہینا ۔ راکھہو سرن ناتھ جن دینا
ہے مہاراج! آپ ہی وچار کر کہئے کہ آپ کو چھوڑ کر گھر میں
میرا کیا کام ہے ۔ ہے ناتھ! میں بدھی گیان اور بل سے ہین بالک
ہوں ۔ اس دین سیوک کو اپنی شرن میں رکھئے ۔ ۳
نیچ ٹہل گرہ کے سب کریہوں ۔ پد پنکج بلوک بھو تریہوں
اس کہہ چرن پریو پربھو پاہی ۔ اب جن ناتھ کہہو گرہ جاہی
میں گھر کی ادنے سے ادنے سیوا کروں گا ۔ اور آپ کے چرن
کملوں کے درشن کر کے سنسار ساگر سے پار ہو جاؤں گا ۔ ایسا کہہ کر
وہ شری رام جی کے چرنوں میں گر پڑے اور بولے ہے پربھو! میری
رکشا کیجئے ۔ ہے ناتھ! اب مجھے گھر جانے کو نہ کہئے ۔ ۴

دوہا

انگد بچن بنیت سن رگھوپتی کرونا سینو
پربھو اُٹھائے اُر لائیو سجل نین راجیو
انگد کے عاجزانہ بچن سُن کر دیا کی حد شری رگھوناتھ جی نے
اُن کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا ۔ پربھو کی آنکھوں میں پریم آنسو
اُمڈ آئے ۔ ۱۸

نج اُر مال بسن منی بالی تنیہ پہرائے
بدا کینہہ بھگوان تب بہو پرکار سمجھائے
تب بھگوان نے اپنے ہردے کی مالا وستر اور رتن جڑت

زیورات بالی کمار انگد کو پہنا کر اور بہت پرکار سے سمجھا کر وداع کیا۔ ۱۸

چوپائی

بھرت انج سومتر سمیتا ۔ پٹھون چلے بھگت کرت چیتا
انگد ہردے پریم نہیں تھورا ۔ پھر پھر چتو رام کیں اورا

بھگت کی کرنی کو یاد کر کے بھرت جی چھوٹے بھائی لکشمن جی اور شتروگھن سمیت انگد کو کچھ دور تک چھوڑنے چلے۔ انگد کے من میں بے حد پریم ہے۔ وہ پھر پھر کر شری رام جی کی طرف دیکھتے ہیں۔ ۱

بار بار کر دنڈ پرناما ۔ من اس رہن کہہیں موہی راما
رام بلوکن بولن چلنی ۔ سمر سمر سوچت ہنس ملنی

اور بار بار دنڈوت پرنام کرتے ہیں۔ من میں اُن کے بار بار یہ خیال آتا ہے کہ شری رام جی اب بھی مجھے یہاں رہنے کو کہہ دیں۔ وہ شری رام جی کی کرپا دیشٹی، سندر بانی، سندر چال اور ہنس کر ملنے کی ریتی کو یاد کر کے وِیوگ کا خیال کر کے دکھی ہو رہے ہیں۔ ۲

پربھو رُخ دیکھ بنے بہو بھانتی ۔ چلیو ہردے پد پنکج راکھی
اتی آدر سب کپی پہنچائے ۔ بھائن سہت بھرت پنی آئے

لیکن پربھو کا رُخ دیکھ کر بہت سے عاجزانہ بچن کہہ کر اور ہردے میں پربھو کے چرن کملوں کا دھیان دھر کر وہ چلے۔ بڑے آدر کے ساتھ بندروں کو کچھ دیر تک پہنچا کر بھائیوں سمیت بھرت جی واپس آ گئے

تب سگریو چرن گہہ ناتا ۔ بھانت بنے کینہے ہنومانا
دن دس کر رگھوپتی پد سیوا ۔ پنی تو چرن دیکھ ہوں دیوا

تب ہنومان جی نے سگریو کے چرن پکڑ کر انیک پرکار سے بنتی کی اور کہا۔ اے دیو! کچھ دن شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی سیوا کر کے پھر میں آ کر آپ کے چرنوں کے درشن کروں گا۔ ۳

پنیہ پنج تمہ پون کمارا ۔ سیوہو جائے کرپا آگارا
اس کہہ کپی سب چلے ترنتا ۔ انگد کہے سنہو ہنومنتا

سگریو نے کہا ہے پون کمار! تم پنیہ کے ڈھیر ہو۔ جا کر کرپا ندھان شری رام جی کی سیوا کرو۔ سب بانر ایسا کہہ کر فوراً چل پڑے۔ تب انگد نے کہا۔ اے ہنومان! سنو۔ ۵

دوہا

کہیو دنڈوت پربھو سیں تمہ ہی کہوں کر جور
بار بار رگھونایک ہی سُرت کرایہو مور

میں تم سے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں۔ پربھو سے میرا دنڈوت پرنام کہنا اور شری رگھوناتھ جی کو تم میری یاد کراتے رہنا۔ ۱۹

اس کہہ چلیو بالی ست پھر آیو ہنومنت
تاس پریتی پربھو سن کہی مگن بھئے بھگونت

ایسا کہہ کر بالی کمار انگد چلے، تب ہنومان جی واپس ایودھیا لوٹ آئے اور آ کر پربھو سے انگد کے پریم کا ورنن کیا جسے سن کر بھگوان پریم میں مگن ہو گئے۔ ۱۹

کلسہو چاہ کٹھور اتی کومل کسم ہو چاہ
چت کھگیس رام کر سمجھ پرے کہو کاہ

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں ہے گروڑ جی! شری رام جی کا چت بجر سے بھی کٹھور ہے اور پھول سے بھی نرم ہے تب کہیے۔ وہ کس کی سمجھ میں آ سکتا ہے؟ ۱۹

چوپائی

پنی کرپال لیو بول نشادا ۔ دینہے بھوشن بسن پرسادا
جاہو بھون مم سمرن کرہو ۔ من کرم بچن دھرم انوسرہو

پھر کرپالو پربھو شری رام چندر جی نے نشاد راج گوہ کو بلا لیا اور اُسے گہنوں اور کپڑوں کے تحفے دیئے۔ اور کہا کہ تم بھی گھر جاؤ، وہاں میرا سمرن کرتے رہنا اور من بچن اور کرم سے دھرم کے انوسار کرتویہ کا پالن کرتے رہنا۔ ۱

تمہ مم سکھا بھرت سم بھراتا ۔ سدا رہیہو پور آوت جاتا
بچن سنت اپجا سکھ بھاری ۔ پریو چرنن بھر لوچن باری

تم میرے مِتر ہو اور بھرت کے سمان میرے عزیز بھائی ہو۔ ایودھیا میں کبھی کبھی آتے جاتے رہنا۔ یہ بچن سن کر نشاد راج کو

بڑا بھاری سُکھ ہوا۔ نیتروں میں آنند اور پریم کے آنسو اُمڈ آئے اور وہ پربھو کے چرنوں پر گر پڑا۔ ۲

چرن نلِن اُر دھر گرہ آوا ۔ پربھو سبھاؤ پرجنہہ سُناوا
رگھوپتی چرت دیکھ پُرباسی ، پُنی پُنی کہہیں دھنیہ سُکھ راسی

پھر بھگوان کے چرنوں کا دھیان ہردے میں دھر کر وہ گھر آیا اور آکر اپنے پریوار والوں سے پربھو کے سُندر شِیل اور سبھاؤ کی تعریف کر کے سُنائی۔ شری رگھوناتھ جی کے اس چرتر کو دیکھ کر اودھ پور واسی بار بار کہتے ہیں کہ سکھ کے بھنڈار شری رام چندر جی دھنیہ ہیں۔ ۳

رام راج بیٹھیں ترے لوکا ، ہرشت بھئے گئے سب سوکا
بیر نہ کر کاہو سن کوئی ، رام پرتاپ بِشمتا کھوئی

شری رام چندر جی کے تخت پر بیٹھنے سے تینوں لوک پرسن ہو گئے۔ اُن کے سارے دُکھ اور فکر مٹ گئے۔ کوئی کسی سے دشمنی نہیں کرتا۔ شری رام چندر جی کے پرتاپ سے سب کے دلوں سے بھید بھاؤ مٹ گیا۔ ۴

دوہا

برن آشرم نج نج دھرم نرت بید پتھ لوگ
چلہیں سدا پاوہیں سُکھ ہی نہیں بھے سوگ نہ روگ

سب لوگ اپنے اپنے ورن اور آشرم میں وید مریادا کے مطابق اپنے اپنے کرتویہ کا پالن کر کے سُکھ پاتے ہیں۔ نہ کسی کو کوئی دُکھ ہے نہ ڈر ہے اور نہ ہی کوئی روگ ہے۔ ۲۰

چوپائی

دیہک دیوک بھوتک تاپا ، رام راج نہیں کاہو بیاپا
سب نر کرہیں پرسپر پریتی ، چلہیں سو دھرم نرت شرتی نیتی

رام راج میں شاریرک (شریر میں کوئی روگ وغیرہ ہو جانے سے جو دُکھ ہوتا ہے) دیوک (انتہائی گرمی، سردی، بارش و بھونچال وغیرہ سے جو دُکھ ہوتا ہے) اور بھوتک (سانپ، شیر، دُشٹ سبھاؤ منشوں اتیادی دوسرے شریروں کی وجہ سے جو دُکھ ہوتا ہے) تینوں تاپ کسی کو بھی نہیں ستاتے۔ سب منش آپس میں سنیہ

سنگرہ ہیں اور وید مریادا کے مطابق اپنے اپنے کرتویہ کا پالن کرتے ہیں۔ ۱

چارو چرن دھرم جگ ماہیں ، پورن رہا سپنے ہوں اگھ ناہیں
رام بھگتی رت نر ارو ناری ، سکل پرم گتی کے ادھکاری

ستیہ (سچائی) شوچ (اندر اور باہر کی صفائی) دیا اور دان ان چاروں چرنوں سے دھرم سنسار میں پری پورن ہو رہا ہے، سپنے میں بھی پاپ دیکھنے میں نہیں آتے۔ پُرش اور استری سبھی شری رام جی کی بھگتی میں لین ہیں اور سارے ہی موکش پد کے ادھیکاری ہیں۔ ۲

الپ مرتیو نہیں کونیو پیرا ، سب سُندر سب برج سریرا
نہیں دریدر کوئی دُکھی نہ دینا ، نہیں کوئی ابدھ نہ لچھن ہینا

چھوٹی عمر میں کسی کی موت نہیں ہوتی۔ نہ ہی کسی کو کوئی پیڑا ہوتی ہے۔ سبھی کے شریر تندرست اور سُندر ہیں۔ نہ کوئی غریب ہے۔ نہ کوئی دُکھی ہے اور نہ ہی کوئی لاچار ہے۔ نہ ہی کوئی مورکھ ہے اور نہ ہی کوئی کُلکشنوں سے عاری ہے۔ ۳

سب نِردمبھ دھرم رت پُنی ، نر ارو ناری چتر سب گُنی
سب گن گیہ پنڈت سب گیانی ، سب کرتگیہ نہیں کپٹ سیانی

کوئی پاکھنڈی نہیں ہے۔ سب دھرم پرائن اور پنیہ آتما ہیں۔ پُرش اور استری سبھی چتر اور گُن وان ہیں۔ سبھی لوگ گُنوں کو جاننے والے (ارتھات سنیہ اسنیہ کا نرنے کرنے والے) پنڈت اور گیان وان ہیں۔ سبھی احسان مند ہیں۔ مکّار اور دھوکے باز کوئی نہیں ہے۔ ۴

دوہا

رام راج نبھ گیس سُنو سچراچر جگ ماہیں
کال کرم سبھاؤ گُن کرت دُکھ کاہو ہی ناہیں

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ اے پنچھی راج گرڑ! سنئے شری رام جی کے راج میں جتنے جڑ چیتن جیو سنسار میں ہیں۔ اُن میں سے کسی کو بھی کال، کرم، سبھاؤ اور گُنوں سے پیدا ہونے دُکھ نہیں ستاتے

چوپائی

بھومی سپت ساگر میکھلا ، ایک بھوپ رگھوپتی کوسلا

بھون انیک رُوم پرتی جاسُو ، یہ پربُھتا کچھ بہت نہ تاسُو

اودھ پتی شری رگھو ناتھ جی سات سمندروں کی کردھنی (کمر بندھ) والی پرتھوی کے ایک مانز راجہ ہیں۔ اُن کے ایک ایک رُوم میں بے شمار برہمانڈ ہیں۔ پھر اگر وہ سات دویپوں کے راجہ ہیں تو اس میں اُن کی کونسی بڑائی ہے بلکہ اُن کی کسرِ شان ہے۔ ۱

سو مہما سمجھت پربھو کیری ، یہ برنت ہینتا گھنیری
سوؤ مہما کھگیس جنہہ جانی ، پھیر انہیں چرت نہہ ہوں رتی مانی

بھگوان شری رام جی کے وراٹ سروپ کی مہما کو سمجھ کر یہ کہنا کہ وہ سات دویپوں والی تو ہین کرنے کے برابر ہے۔ لیکن اے پکچھی راج! جنہوں نے وہ مہما جان بھی لی ہے۔ وہ بھی شری رام جی کی سنسارک راج لیلا میں بڑا پریم مانتے ہیں۔ ۲

سوؤ جانے کر پھل یہ لیلا ، کہیں مہا منی بردم سیلا
رام راج کر سُکھ سمپدا ، برن نہ سکے پھنیس سارد ا

کیونکہ اُسی مہما کا پھل یہ لیلا ہے، جتیندریہ منی راج ایسا کہتے ہیں۔ شیش ناگ اور سرسوتی جی بھی رام جی کے سُکھ اور سمپتی (خوشحالی) کو بیان نہیں کر سکتے۔ ۳

سب اُدار سب پر اُپکاری ، بپر چرن سیوک نر ناری
ایک ناری برت سب جھاری ، تے من بچ کرم پتی ہتکاری

سبھی نر اور ناری فراخدل ہیں۔ سبھی پر اُپکاری ہیں۔ وید دان اور ودھیمان برہمنوں کے چرنوں کے سب داس ہیں۔ منش سماج میں سب ایک پتنی برت دھرم والے ہیں (ان کا ایک اپنی استری کے بغیر کسی دوسری استری پر من بچن بکرم سے کبھی بھی کام درشٹی نہیں کرتے) اس پرکار استریاں بھی من بچن اور کرم سے اپنے پتی کا ہت کرنے والی ہیں۔ ۴

دوہا

ڈنڈ جتنہہ کر بھید جہنہ نرتک نرتیہ سماج
جیتہو منہی سنئے اس رامچندر کیں راج

شری رام چندر جی کے راج میں ڈنڈ صرف سنیاسیوں کے ہاتھ میں ہے اور بھید ناچنے گانے والوں کی منڈلی میں ہے جیت

کا شبد صرف من کے جیتنے کے لئے ہی سنائی دیتا ہے (راج نیتی میں سترو دشمن پر فتح پانے کے لئے) سام (دشمن کو خوش کر کے صلح کر لینا) دان (کچھ دے کر قابو کر لینا)، بھید (دشمن کے دل میں پھوٹ پیدا کر کے اُسے قابو میں کر لینا) اور ڈنڈ (جب اور کوئی اُپائے نہ رہے۔ تب بالآخر اُسے طاقت سے دبا دینا) یہ چار اُپائے بتلائے گئے ہیں۔ رام راج میں کوئی دشمن ہی نہیں ہے۔ اس لئے جیتنا شبد صرف من جیتنے کے ہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کوئی اپرادھی چور اور ڈاکو ہے ہی نہیں۔ اس لئے ڈنڈ کا شبد سنیاسیوں کے ہاتھ کے ڈنڈے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے سبھی پرجا دل سے شری رام جی کی سیوک ہے۔ اس لئے بھید شبد کا استعمال ناچ اور گانے والی منڈلیوں میں سر تال کے بھید کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔ ۲۲

چوپائی

پھولہیں پھرہیں سدا ترو کانن ، رہیں ایک سنگ گج پنچانن
کھگ مرگ سہج ویر بسرائی ، سبنہہ پرسپر پریتی بڑھائی

بنوں میں درخت سدا پھولتے پھلتے ہیں۔ ہاتھی اور شیر ایک ساتھ رہتے ہیں۔ پشو اور پنچھی سبھی نے اپنے اپنے سبھاوک ویر بھاؤ کو چھوڑ دیا ہے اور سب آپس میں پریم بھاؤ سے رہتے ہیں۔ ۱

کوجہیں کھگ مرگ نانا برندا ، ابھے چرہیں بن کرہیں انندا
سیتل سربھی پون بہہ مندا ، گنجت الی لے چل مکرندا

پنچھی چہچہاتے ہیں۔ پشوؤں کی ٹولیاں کی ٹولیاں بن میں بے خوف آنند سے گھومتی ہیں۔ شیتل مند اور سگندھت تین پرکار کی ہوا چلتی رہتی ہے۔ بھونرے پھولوں کے رس کو لے کر چلتے ہوئے گنجار کرتے ہیں۔ ۲

لتا بٹپ مانگیں مدھو چوہیں ، من بھاوتو دھینو پے سروہیں
سسی سمپن سدا رہ دھرنی ، ترتیا بھئے کرت جگ کے کرنی

مانگنے سے ہی بیلیں اور برکش شہد دے دیتے ہیں۔ گائیں من چاہا دودھ دیتی ہیں۔ زمین ہری بھری کھیتی سے سرسبز رہتی ہے۔ ترتیا جگ میں ست جگ کی کرنی ہو گئی۔

بگٹیں گرنہہ ببدھ منی کھانی ، جگدآتما بھوپ جگ جانی

بہرنا سکل بہیں بربا ری ، سنتیل اَل سبا دسکھ کاری

ہمارے جگت کے آتما بھگوان شری رام چندر جی پرتھوی کے راجہ ہیں۔ یہ جان کر پربتوں نے طرح طرح کی منیوں رتنوں ، کی کانیں ظاہر کر دیں۔ ندیاں بہی اُتم شیتل ، نرمل اور سکھ دینے والا میٹھا جل بہنے لگا۔ ۴

ساگر نج مرجادا رہہیں ، ڈارہیں رتن تٹنہ نر لہہیں

سرسج سنکل سکل تڑاگا ، اتی پرسن دس دسا بھاگا

سمندر (اپنی مریادا رحد) میں رہتے ہیں۔ وہ کناروں پر رتن پھینک دیتے ہیں جنہیں منش اٹھا لیتے ہیں۔ سارے تالاب کملوں سے بھرپور ہیں۔ دسوں اطراف کے ملکوں میں بے حد خوشی اور شانتی ہے۔ ۵

بدھو مہی پور میو کھنہہ ربی تپ جیتنہہ کاج

مانگیں باردو دیہیں جل رامچندر کیں راج

شری رام چندر جی کے راج میں چندرما اپنی امرت مئی کرنوں سے پرتھوی کو امرت سے بھرپور کر دیتا ہے۔ سورج ضرورت کے مطابق گرمی دیتا ہے اور بادل مانگنے سے ہی جل برسا دیتے ہیں۔ ۲۳

چوپائی: کوٹنہہ باجی میگھ پربھو کینہے ، دان انیک دوجنہہ کہنہ دینہے

شرتی پتھ پالک دھرم دھرندھر ، گُن اتیت ارو بھوگ پُرندر

پربھو شری رام چندر جی نے کروڑوں اشومیدھ یگیہ کئے اور برہمنوں کو بہت سا دان دیا۔ شری رام چندر جی ویدمارگ کے پالنے والے دھرم دھرندھر ، پرکرتی کے تینوں گنوں سے پرے اور نرلیپ رہتے ہوئے سورگ کے راجہ اندر جیسے سکھ بھوگتے ہیں۔ ۱

پتی انوکول سدا رہ سیتا ، سوبھا کھان سُشیل بنیتا

جانت کرپا سندھو پربھتائی ، سیوت چرن کمل من لائی

سوبھا کی کھان ، سوشیل اور منکسر المزاج سیتا جی سدا اپنے پتی کی مرضی کے مطابق چلتی ہیں۔ وہ کرپا ساگر بھگوان شری رام جی کی مہما کو جانتی ہیں اور من لگا کر اُن کے چرن کملوں کی سیوا کرتی ہیں۔ ۲

جدپی گرہ سیوک سیوکنی ، بپل سدا سیوا بدھی گنی

نج کر گرہ پریچر جا کرئی ، رام چندر آئسُ انوسرئی

اگرچہ گھر میں بہت سی داس داسیاں ہیں۔ اور وہ سب سیوا کرنے میں ماہر ہیں۔ تو بھی شری سیتا جی گھر کی ساری سیوا اپنے ہی ہاتھوں سے کرتی ہیں اور شری رام چندر جی کی آگیا کا پالن کرتی ہیں۔

جیہی بدھی کرپا سندھو سکھ مانئے ، سوئی کر شری سیوا بدھی جانئے

کوسلیادی ساسُ گرہ ماہیں ، سیوئے سبنہہ مان مد ناہیں

جس پرکار شری رام چندر جی کو سکھ ملے سیتا جی وہی کچھ کرتی ہیں کیونکہ وہ سیوا کے ڈھنگ کو جانتی ہیں۔ گھر میں کوشلیا وغیرہ سب ساسوؤں کی شری سیتا جی سیوا کرتی ہیں۔ اُن میں ابھیمان اور اہنکار نام کو بھی نہیں۔ ۳

اُما رما برہمادی بندتا ، جگدمبا سنتت منندتا

شیو جی کہتے ہیں ، ہے پاربتی ! برہما آدی دیوتا جن سیتا جگدمبا (جگت کی ماتا) جی کی بندنا کرتے ہیں۔ وہ سیتا جی سدا آنند مگن رہتی ہیں۔

دوہا- جاسُ کرپا کٹاچھ سُر چاہت چتونہ سوئے

رام پدار بند رتی کرت سبھاوہی کھوئے

جن آدی شکتی سیتا جی کی کرپا درشٹی کو برہما دی آدی دیوتا چاہتے رہتے ہیں لیکن وہ اُن کی طرف دیکھتیں بھی نہیں۔ وہ آدی شکتی جی اپنے اس سبھاؤ کو چھوڑ کر شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں سدا پریتی کرتی ہیں۔ ۲۴

چوپائی: سیوہیں سانوکول سب بھائی ، رام چرن رتی اتی ادھکائی

پربھو مکھ کمل بلوکت رہہیں ، کبہوں کرپال ہم ہی کچھ کہہیں

سب بھائی شری رام جی کی مرضی موافق اُن کی سیوا کرتے ہیں۔ شری رام جی کے چرنوں میں بڑھ چڑھ کر اُن کا پریم ہے۔ وہ سدا پربھو کے کمل جیسے سندر مکھ کی طرف دیکھتے رہتے ہیں کہ کرپالو شری رام جی ہمیں سیوا کرنے کی آگیا دیں۔

رام کرہیں بھراتنہہ پر پریتی ، نانا بھانت سکھاوہیں نیتی

ہرشت رہیں نگر کے لوگا ، کرہیں سکل سُر دُرلبھ بھوگا

شری رام چندر جی بھی بھائیوں پر بڑی پریتی کرتے ہیں اُنہیں طرح طرح کی نیتی کا اُپدیش کرتے رہتے ہیں۔ نگر کے لوگ سدا پرسن

رہتے ہیں اور دیوتاؤں کو بھی کٹھنتا سے پراپت ہونے والے بھوگوں کو بھوگتے ہیں۔ ۲

اولنسی بدھی ہی مناوت رہیں شری رگھوبیر چرن رتی جہیں
وومے سُت سُندر سیتا جائے، لوکس بید پرانتھ گائے

وہ دن رات برہما جی سے پرارتھنا کرتے رہتے ہیں اور اُن سے شری رگھوویر جی کے چرنوں میں پریتی چاہتے ہیں۔ لو اور کش دو پُتر سیتا جی کو پیدا ہوئے۔ جن کا بید اور پرانوں نے ورنن کیا ہے۔

دوؤ بجئی بنئی گُن مندر، ہر پرتی بمب منہوں اتی سُندر
دووے وو سُت سب بھراتہ کیرے، بھئے روپ گُن شیل گھنیرے

وہ دونوں ہی مشہور فاتح، منکسر المزاج اور گُنوں کے گھر ہیں اور بے حد خوبصورت ہیں۔ مانو ہری جی کے ہی عکس سروپ ہیں۔ باقی بھائیوں کے بھی دو دو پُتر پیدا ہوئے جو بڑے ہی سُندر گُن وان اور نیک سبھاؤ تھے۔ ۳

دوہا۔ گیان گرا گوتیت اج مایا من گُن پار!
سوئے سچدانند گھن کر نر چرت اُدار

جو بدھی، بانی اور اندریوں سے پرے ہیں۔ اجنما ہیں، مایا من اور گُنوں سے پرے ہیں، وہ سچدانند گھن بھگوان اُتم منش لیلا کرتے ہیں۔

بید پُران بسشٹ بکھانے۔ سُنیں رام جدیپ سب جانیں
پراتہ کال سرجو کر مجن۔ بیٹھیں سبھا سُندر دِج سجن

صبح سویرے سرجو ندی میں اشنان کر کے برہمنوں اور نیک پُرشوں کے ساتھ بلوان سبھا میں بیٹھتے ہیں گورو وششٹ جی وید اور پرانوں کی کتھائیں کہتے ہیں اور سب کچھ جانتے ہوئے بھی مریادا پرشوتم رام بھلا ماتر شردھا سے سُنتے ہیں۔ ۱

انُجنہہ سنجت بھوجن کرہیں، دیکھ سکل جننی سُکھ بھرہیں
بھرت ستروہن دونؤ بھائی، سہت پون سُت اُپون جائی
بوجھہیں بیٹھ رام گُن گاہا، کہہ ہنومان سُمتی اوگاہا
سُنت بِمل گُن اتی سُکھ پاوہیں، بہوری بہوری کر بنے کہاوہیں

شری رام چندر جی کو ساتھ لے کر بھوجن کرتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر سبھی ماتائیں آنند سے بھر پور ہو جاتی ہیں۔ بھرت جی اور شتروگھن جی دونوں بھائی ہنومان جی کے ساتھ باغیچوں میں جا کر اور وہاں بیٹھ کر شری رام جی کے گُنوں کی کتھائیں پوچھتے ہیں۔ اور ہنومان جی اپنی سُندر بدھی سے اُن گُنوں میں اپنے آپ کو کھو کر اُن کا ورنن کرتے ہیں۔ شری رام چندر جی کے نرمل گُنوں کو سُن کر دونوں بھائی بہت ہی پرسن ہوتے ہیں۔ اور ہنومان جی سے بار بار بنتی کر کے اُن گُنوں کی مہما کو سنتے ہیں۔ ۲

سب کہیں گرہ گرہ ہوہیں پُراتا، رام چرت پاون بدھی نانا
نر اُو ناری رام گُن گانہیں، کرہیں دوس نسی جات جانہیں

نگر میں گھر گھر میں پرانوں اور بھگوان کی طرح طرح کی پوتر لیلاؤں کی کتھا ہوتی ہے۔ پُرش اور استری سبھی شری رام چندر جی کا گُن گان کرتے ہیں اور وہ سب آنند میں اتنے مگن رہتے ہیں۔ کہ دن رات گزرتے انہیں معلوم نہیں ہوتے۔ ۴

دوہا:۔ اودھ پُوری باسنہہ کر سُکھ سمپدا سماج
سہس سیش نہیں کہہ سکیں جہنہ نرپ رام براج

جہاں بھگوان شری رام چندر جی خود راجہ ہو کر شوبھا پا رہے ہیں۔ اُس اودھ پُوری کے نواسیوں کے سُکھ اور خوشحالی کا ورنن تو ہزاروں شیش بھی نہیں کر سکتے۔ ۲۶

چوپائی:۔ نارد آدی سنکادی منیسا، درسن لاگ کوسلا دھیسا
دن پرتی سکل اجودھیا آوہیں، دیکھ نگر براگ بسراوہیں

نارد اور سنک آدی منیشور سب اودھ پتی شری رام جی کے درشن کے لئے ہر روز ایودھیا آتے ہیں اور اُس دیو نگری کو دیکھ کر ویراگیہ بھول جاتے ہیں۔ ۱

جات روپ منی رچت اٹاریں، نانا رنگ رچر گچ ڈھاریں
پُر چہنہ پاس کوٹ اتی سُندر، رچے کنگورا رنگ رنگ بر

رتنوں سے جڑی ہوئی سنہری اٹاریاں ہیں۔ ایک رنگ اور خوبصورتی کے ڈھانچے میں ڈھلی ہوئی اُن کی چھتیں ہیں۔ نگر کے چاروں طرف سُندر چار دیواری ہے جس پر سُندر رنگ برنگے برج ہیں۔ ۲۰

نو گرہ نکر انیک بنائی۔ جنُ گھیری امراوتی آئی
مہی بہہ رنگ رچیت گچ کانچا۔ جو بلوک منی برمن ناچا

مانو نو گرہوں نے بہت بھاری لاؤ لشکر اکٹھا کر کے آ کر امراوتی کو گھیر لیا ہو۔ زمین پر سڑکوں میں طرح طرح کے قیمتی پتھروں کے فرش

لگے ہوئے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر سریشٹھ منیوں کے من بھی موہے جاتے ہیں۔ ۳

ڈھول دھام اُوپر نبھ چُمبت کلس منہوں روی سسی دُوتی نندت
بہو منی رچت جھروکھا بھراجہیں، گرہ گرہ پرتی منی دیپ براجہیں

اُجل محل اتنے اُونچے ہیں کہ آکاش کو چوم رہے ہیں۔ محلوں پر کے کلش اپنی سُندرتا سے سورج چندرما کے پرکاش کا بھی نرادر کر رہے ہیں۔ بہت سے رتن جڑت جھروکے شوبھا پا رہے ہیں اور ہر ایک گھر میں منیوں کے دیپک شوبھا پا رہے ہیں۔ ۴

چھند:۔ منی دیپ راجہیں بھون بھراجہیں دیہری بدرم رچی
منی کھمبھ بھیت برنچی برچی کنک منی مرکت کھچی
سُندر منوہر مندرائت اجر رُچر پھٹک رچے
پرتی دوار دوار کپاٹ پُرٹ بنائے بہو بجر نہہ کھچے

گھروں میں منیوں کے دیپک شوبھا پا رہے ہیں۔ مونگوں کی بنی ہوئی دہلیزیں چمک رہی ہیں۔ منیوں سے جڑی ہوئی سونے کی دیواریں ایسی سُندر ہیں مانو خود برہما جی نے اپنے ہاتھوں سے بنا سنوار کر رچا ہے۔ محل سُندر اور منوہر ہیں۔ سُندر سنگِ مرمر کے بنے ہوئے آنگن ہیں۔ ہر ایک گھر کے دروازے پر بہت سے تراشے ہوئے ہیروں سے جڑے ہوئے سونے کے کواڑ ہیں۔

دوہا۔ چارُ چتر سالا گرہ گرہ پرتی لکھے بنائے
رام چرت جے نرکھ منی تے من لیہیں چورائے

گھر گھر میں سُندر چترشالائیں (تصویر گھر) ہیں۔ جن میں شری رام جی کے چرتر بڑی سُندرتا کے ساتھ سنوار کر بنائے ہوئے ہیں۔ جو دیکھنے پر منی لوگوں کے چت کو للچا لیتے ہیں۔ ۲۷

چوپائی۔ سُمن باٹکا سبہیں لگائیں، بِبِدھ بھانت کر جتن بنائیں
لتا للت بہو جات سُہائیں، پھولہیں سدا بسنت کی نائیں

سبھی لوگوں نے الگ الگ قسموں کی پھلواڑیاں بنا کر سنوار کر لگا رکھی ہیں۔ جن میں بہت سی قسموں کی سُندر منوہر بیلیں سدا بسنت کی طرح پھولتی رہتی ہیں۔

گنجت مدھکر مکھر منوہر، مارُت ترِبدھ سدا بہ سُندر
نانا کھگ بالکنہ جیائے، بولت مدھر اُڑات سُہائے

جن پر منوہر شبد سے بھونرے گنجار کرتے ہیں۔ سدا تینوں پرکار کی سُندر وایو چلتی رہتی ہے۔ بچوں نے طرح طرح کے پنچھی پال رکھے ہیں۔ جو میٹھے سُر سے چہچہاتے ہیں۔ اور جب اُڑتے ہیں تو بہت ہی سُندر لگتے ہیں۔ ۲

مور ہنس سارس پاراوت، بھونن پر سوبھا اتی پاوت
جہہ تہہ دیکھہیں نج پرچھائیں، بہو بدھی کوجہیں نرت کرا ہیں

مور ہنس سارس اور کبوتر گھروں کے اُوپر بڑی ہی شوبھا پاتے ہیں۔ وہ پنچھی اِدھر اُدھر شفاف چھتوں اور دیواروں میں جب اپنے سایہ کو دیکھتے ہیں تو وہ بہت پرکار سے میٹھی تان سے چہچہاتے ہیں اور خوشی میں ناچتے ہیں۔ ۳

سُک سارِکا پڑھاوہیں بالک، کہو رام رگھوپتی جن پالک
راج دوار سکل بدھی چارُو، بیتھیں چوہٹ رُچر بجارُو

بالک طوطے اور مینا کو پڑھاتے ہیں۔ کہ کہو "رام" "رگھوپتی جن پالک" راج دوار سب پرکار سے سُندر ہے۔ گلیاں، چوراہے اور بازار بھی سُندر ہیں۔ ۴

چھند

بازار رُچر نہ بنے برنت بستو بنو گتھ پائیے
جہہ بھوپ رما نواس تہہ کی سمپدا کیے گائیے
بیٹھے بجاج صراف بنک انیک منہوں کبیر تے
سب سُکھی سب سچرت سُندر ناری نر سسو جر ٹھ جے

بازار اتنے سُندر ہیں کہ اُن کی سُندرتا کا درنن کرتے نہیں بنتا۔ وہاں چیزیں بغیر ہی دام کے مِل جاتی ہیں۔ جہاں خود لکشمی پتی بھگوان شری رام چندر جی راجہ ہوں وہاں کی سمپتی کا درنن کس طرح ہو سکتا ہے۔ بزاز، صراف وغیرہ بیوپاری بیٹھے ہوئے ایسے جان پڑتے ہیں۔ مانو بہت سے کبیر ہوں۔ استری و پُرش، بچے اور بوڑھے جو بھی ہیں۔ وہ سب سُندر، سداچاری اور سُکھی ہیں۔

دوہا:۔ اُتر دِسی سرجُو بہہ نرمل جل گمبھیر
باندھے گھاٹ منوہر سولپ پنک نہیں تیر

اُتر کی طرف سرجو ندی بہہ رہی ہے۔ جس کا جل نرمل اور گہرا ہے۔ اُس پر منوہر گھاٹ بنے ہوئے ہیں۔ کناروں پر ذرا بھر

بھی کبھی پٹر دیکھنے میں نہیں آتا - ۲۸

چوپائی:۔ دُور پھر اِک رچ سُو گھاٹا ، جہنہ جل پیئیں باجی گج ٹھاٹا
پنی گھٹ پرم منوہر نانا ، تہاں نہ پُرش کر ہیں اِسنانا

کچھ دُوری پر ایک الگ سُندر گھاٹ ہے - جہاں گھوڑوں اور ہاتھیوں کے جُھنڈ کے جُھنڈ پانی پیا کرتے ہیں - جل بھرنے کے لئے بہت سے الگ سُندر گھاٹ ہیں - جو دیکھنے میں بڑے ہی منوہر ہیں - وہاں پُرش نہاتے ہیں ۱۰

راج گھاٹ سب بدھی سُندر بر ، مجّہیں تہاں برن چاروں نر
تیر تیر دیوتنہ کے مندر ، چہنشہ دِسی ہا نہ کے اُپبن سُندر

راج گھاٹ سب پرکار سے سُندر اور اُتم ہے - جہاں چار ورنوں کے پُرش اشنان کرتے ہیں - سرجُو کے کنارے دیو مندر ہیں - جن کے چاروں طرف سُندر باغیچے ہیں - ۲

کہنہ کہنہ سرِتا تیر اُداسی ، بسہیں گیان رت مُنی سنیاسی
تیر تیر تلسکا سُہائی ، برند برند بہو منہہ لگائی

کہیں کہیں سرجُو کے کنارے پر اُداسین ، گیان وان ، مُنی اور سنیاسی رہتے ہیں - تلسی کے بہت سے سُندر پودے مُنیوں نے کنارے پر لگا رکھے ہیں - ۳

پُر شوبھا کچھ برن نہ جائی ، باہر نگر پرم رُچرائی
دیکھت پُری اکھل اگھ بھاگا ، بن اُپبن باپکا تڑاگا

نگر کی شوبھا تو کہی ہی نہیں جاسکتی - نگر کے باہر بھی بہت سُندرتا ہے - اس پُوری کے درشن کرتے ہی سارے پاپ بھاگ جاتے ہیں - وہاں بن باغیچے باؤلیاں اور تالاب شوبھا پا رہے ہیں ۴

چھند:۔ باپیں تڑاگ انُوپ کُوپ منوہرایت سوہہیں
سوپان سُندر نیر نِرمل دیکھ سُر مُنی موہہیں
بہو رنگ کنج انیک کھگ کوجہیں مدھپ گُنجا ہیں
آرام رمیہ پِک آدی کھگ رُو جن پتھک ہنکارہیں

بے مثال سُندر باؤلیاں ، تالاب اور کنوئیں شوبھا دے رہے ہیں - جن کی سُندر سیڑھیوں اور نِرمل جل کو دیکھ کر دیوتا اور مُنی بھی موہت ہو جاتے ہیں - انیک رنگ کے کمل تالابوں میں کھلے ہوئے ہیں - بہت سے پنچھی چہچہا رہے ہیں اور بھونرے گُنجار کر رہے ہیں - بے حد دلکش باغیچے کوئل وغیرہ پنچھیوں کی سُندر آواز سے مانو راہگیروں کو بُلا رہے ہیں -

دوہا:۔ رمانا تھ جہنہ راجا سو پُر برن کہ جائے
انیما دِک سُکھ سمپدا رہیں اوودھ سب چھائے

خود لکشمی کے سوامی جہاں کے راجہ ہوں - اُس نگر کی شوبھا کا ورنن کس طرح کیا جاسکتا ہے ؟ انیما آدی سِدھیاں اور سب سُکھ سمپتی اجودھیا میں چھا رہی ہے - ۲۹

چوپائی:۔ جہنہ تہنہ نر رگھوپتی گُن گاویں ، بیٹھ پرسپر اِیہی سکھاویں
بھجہو پرنت پرتپال رام ہی ، شوبھا شیل رُوپ گُن دھام ہی

لوگ ادھر اُدھر شری رگھوناتھ جی کے گُن گاتے ہیں اور بیٹھ کر آپس میں ایک دُوسرے کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ شرناگتوں کی پالنا کرنے والے بھگوان شری رام چندر جی کا بھجن کرو - شوبھا شیل رُوپ اور گُنوں کے بھنڈار شری رام جی کو بھجو - ۱

جلج بلوچن سیامل گاتہی ، پلک نین اِو سیوک تراتہی
دھرت سر رچر چاپ تُونیر ہی ، سنت کنج بن ربی رن دھیر ہی

کمل نین شیام شریر شری رام جی کا بھجن کرو - جو بھگتوں کی اس طرح رکشا کرتے ہیں جس طرح کہ پلکیں آنکھوں کی ، اُن شری رام جی کا بھجن کرو - سنت رُوپی کمل بن کے لئے سُورج رُوپی رن دھیر شری رام جی کا بھجن کرو - ۲

کال کرال بیال کھگ راجہی ، نمت رام کام ممتا جہی
لوبھ موہ مرگ جُوتھ کرات ہی ، منسج کری ہری جن سکھدات ہی

کال رُوپی وکرال سانپ کو کھا ڈالنے والے شری رام رُوپی گرُڑ جی کو بھجو - نشکام بھاو سے پرنام کرتے ہی ممتا کا ناش کرنے والے شری رام جی کو بھجو ، لوبھ ، موہ رُوپی پشوؤں کی ٹولیوں کے ناش کرنے والے شری رام رُوپی بھیل کو بھجو - کام دیو رُوپی ہاتھی کے لئے سنگھ رُوپ اور بھگتوں کو سُکھ دینے والے شری رام جی کو بھجو - ۳

سنشیہ سوک نبڑ تم بھانو ہی ، دنج گہن گھن دہن کرسانو ہی
جنک سُتا سمیت رگھو بیر ہی ، کس نہ بھجہو بھنجن بھو بھیر ہی

شنکا اور شوک رُوپی گھپ اندھکار کو ناش کرنے والے سُورج رُوپ شری رام جی کو بھجو - راکشس رُوپی گھنے بن کو بھسم کرنے

والے اگنی سروپ شری رام جی کو بھجو۔ جنم مرن کے بھئے کو ناش کرنے والے شری جانکی جی سمیت شری رگھوویر جی کا بھجن کیوں نہیں کرتے ہو ۔ ۴

بھو بھاسنا مسک ہم راسی ہی، سدا ایک رس اج انابھی ہی
مُنی رنجن بھنجن مہی بھاری، تُلسی داس کے پربھو ہی واہی

بہت سے واسنا روپی مچھروں کے ناش کرنے والے شری رام روپی برف کے ڈھیر کو بھجو، سدا ایک رس اجنما اور ناشی پربھو شری رام جی کو بھجو۔ منیوں کو آنند دینے والے اور دھرتی کے بھار کو دور کرنے والے شری رام جی کو بھجو۔ تلسی داس کے دیالو پربھو شری رام جی کو بھجو۔ ۵

دوہا:- ایہی بدھی نگر ناری نر کرہیں رام گن گان؛
سانو کول سب پر رہیں سنتت کرپا ندھان

اس پرکار نگر کے استری پُرش شری رام جی کے گن گان کرتے ہیں۔ اور کرپا ندھان شری رام جی سدا سب پر بے حد پرسن رہتے ہیں۔ ۳۰

چوپائی:- جب تے رام پرتاپ کھگیسا، اُدت بھیو اتی پربل دنیسا
پور پرکاس رہیو تہوں لوکا، بہتنہ سکھ بہتن من سوکا

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ اے پنچھی راج گرڑ جی! جب سے رام پرتاپ روپی مہان تیجسوی سوریہ طلوع ہوا ہے۔ تب سے تینوں لوکوں میں پورن پرکاش بھر گیا ہے۔ اس سے بہت سے جیوؤں کو سکھ اور بہت سے جیوؤں کے من میں شوک ہوا۔ ۱

جنہہ سوک تے کہیئیں بکھانی، پرتھم اودیا نسا نسانی
اگھ الوک جہنہ تہنہ لکانے، کام کرودھ کیرو سکچانے

جن جیوؤں کو شوک ہوا اُن کا بیان کرتا ہوں۔ چاروں طرف پرکاش بڑھنے سے پہلے تو اگیان روپی اندھیری رات کا ناش ہوا۔ پاپ روپی اُلو جہاں تہاں چھپ گئے۔ اور کام کرودھ روپی کمدنیاں مرجھا گئیں۔ ۲

بھانت بھانت کے کرم گن، کال ادر سبھاؤ یہ چکور
ہیں۔ جو شری رام روپی سوریہ کے پرکاش میں کبھی سکھ نہیں پاتے حسد، مان، موہ اور اہنکار روپی چوروں کی رام روپی سوریہ کے پرکاش میں دال نہیں گلتی۔ ۳

دھرم تڑاگ گیان وگیانا، اے پنکج بکسے بدھی نانا
سکھ سنتوش براگ ببیکا، بگت سوک اے کوک انیکا

دھرم روپی تالاب میں گیان وگیان روپی طرح طرح کے کمل کھل اُٹھے۔ سکھ، سنتوش، ویراگیہ اور وویک روپی بہت سے چکوے شوک رہت ہو گئے۔ ۴

دوہا:- یہ پرتاپ ربی جاکیں اُر جب کرے پرکاس
پچھلے باڑھہیں پرتھم جے کہے تے پاوہیں ناس

جس کے ہردے میں یہ شری رام پرتاپ روپی سوریہ پرکاش کرتا ہے۔ اُن کے ہردے میں دھرم، گیان، وگیان، سکھ، سنتوش، ویراگیہ اور وویک بڑھ جاتے ہیں۔ اور پہلے کہے ہوئے اودیا، پاپ، کام، کرودھ، کرم، کال، گن، سبھاؤ، حسد، آدی نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ۳۱

چوپائی:- بھراتنہہ سہت رام ایک بارا، سنگ پرم پریہ پون کمارا
سُندر اُپبن دیکھن گئے، سب ترو کُسمت پلو نئے

ایک بار بھائیوں سمیت شری رام چندر جی پرم پیارے پون کمار شری ہنومان جی کو ساتھ لئے سندر باغیچہ دیکھنے گئے۔ وہاں کے سارے درخت پھولے ہوئے تھے اور اُن میں نئے نئے اور کونپلیں نکلی ہوئی تھیں۔ ۱

جان سمے سنک آدک آئے، تیج پنج گن سیل سُہائے
برہمانند سدا لے لینا، دیکھت بالک بہو کالینا

موقع غنیمت جان کر سنک آدی منی آئے۔ جو تیج کے ڈھیر، سندر گُن اور شیل والے ہیں۔ وہ سدا برہم آنند میں ڈوبے رہتے ہیں۔ دیکھنے میں تو وہ بالک ہی جان پڑتے ہیں لیکن وہ بڑی عمر کے ہیں۔ ۲

روپ دھرے جنو چاریو بیدا، سمدرسی منی بگت بھیدا
آسا بسن بیسن یہ تنہہ ہیں، رگھوپتی چرت ہوئے تہہ سُنہیں

اُن کا رُوپ کیا ہی سُندر ہے۔ مانو بھاؤں ویدہی مَنش شریر دھارن کئے ہوئے ہوں۔ وہ مُنی سمسم دشتی ہیں اور اُن کا بھید بھاؤ بالکل دُور ہو گیا ہے۔ اُن کا من پربھو پر وشواس ہے۔ مانو وہی اُن کے بستر ہیں۔ جہاں شری رگھوناتھ کی لیلاؤں کی سُندر کتھا ہوتی ہے۔ وہاں جا کر وہ اپنے منہ سے ہی سُنتے ہیں۔ بس ایک مانو اُن کو بھی مشغول رہتا ہے۔ ۳

تہاں رہے سنک آدی بھوانی، جہنہ گھٹ سمبھو مُنی بر گیانی
رام کتھا مُنی بر بہو برنی، گیان جونی پاوک جمے ارنی

یگیہ جی کہتے ہیں۔ ہے بھوانی! ایک سمے سنک آدی مُنی اگستت مُنی کے آشرم میں رہتے تھے۔ سریشٹھ مُنی اگستت جی نے شری رام کی لیلاؤں کی بہت سی کتھائیں کہی تھیں جو اُنی لکڑی کے سمان گیان رُوپی اگنی کو پیدا کرتی ہیں۔ ۴

دوہا: دیکھ رام مُنی آوت ہرش دنڈوت کینہے
سواگت پوچھ پیت پٹ پربھو بیٹھن کہنہ دینہے

سنک آدی مُنیوں کو آتے دیکھ کر شری رام چندر جی نے پرسن ہو کر ڈنڈوت کی اور اُن کا سواگت کر کے اُن کی خیریت پوچھ کر پربھو نے بیٹھنے کے لئے اپنا پیتامبر بچھا دیا۔ ۳۲

چوپائی: کینہہ ڈنڈوت تینوں بھائی، سہت پون سُت سُکھ ادھکائی
مُنی رگھوپتی چھبی اتُل بلوکی، بھئے مگن من سکے نہ روکی

پھر ہنومان جی سمیت تینوں بھائیوں نے ڈنڈوت کی۔ سب کو بڑا آنند ہو رہا ہے۔ مُنی رگھوناتھ جی کی بے مثال شوبھا کو دیکھ کر اسی میں مگن ہو گئے۔ وہ من کو روک نہ سکے۔ ۱

سیامل گات سروُرہ لوچن، سُندرتا مندر بھو موچن
ایک ٹک رہے نمیش نہ لاوہیں، پربھو کر جوریں سیس نواوہیں

سنسار بندھن سے چھڑانے والے شیام شریر کمل نین سُندرتا کے دھام شری رام چندر کو مُنی ٹکٹکی لگائے سکتے کی حالت میں کھڑے دیکھتے رہ گئے۔ وہ آنکھوں کی پلک بھی نہیں مارتے اور پربھو ہاتھ جوڑ کر سر جھکا رہے ہیں۔ ۲

تنہہ کے دسا دیکھ رگھوبیرا، سروت نین جل پلک سریرا
کر گہہ پربھو مُنی بیٹھارے، پرم منوہر بچن اُچارے

اُن کی پریم مگن دشا کو دیکھ کر شری رگھوناتھ جی کی آنکھوں سے پریم کے آنسو بہنے لگے اور اُن کا شریر پُلکت ہو گیا۔ اس کے بعد پربھو نے ہاتھ پکڑ کر سریشٹھ مُنیوں کو بٹھایا اور پرم منوہر بچن کہے۔ ۳

آج دھنیہ میں سُنہو مُنیسا، تمہرے درس جاہیں اگھ کھیسا
بڑے بھاگ پائب ست سنگا، بنہیں پریاس ہوہیں بھو بھنگا

ہے مُنیشور! سُنئے۔ آج میں دھنیہ ہوں۔ آپ کے درشن کر کے میرے سارے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں۔ ست سنگ بڑے ہی اچھے بھاگ سے ملتا ہے۔ جس سے بنا ہی پریاس آدی سخت مشکلوں کے سنسار بندھن چھوٹ جاتا ہے۔ ۴

دوہا: سنت سنگ اپبرگ کر کامی بھو کر پنتھ
کہہیں سنت کبی کوبد شرتی پُران سد گرنتھ

مُکتی کا ست سنگ مُکتی کا مارگ ہے اور کامی پُرشوں کا سنگ جنم مرن کے بندھن میں ڈالنے والا مارگ ہے۔ سنت کوی پنڈت اور وید پُران سد گرنتھوں کا ایسا ہی مت ہے۔ ۳۳

چوپائی: سُن پربھو بچن ہرش مُنی چاری، پُلکت تن استتی انُسّاری
جے بھگونت اننت انامے، انگھ انیک ایک کرونا مئے

پربھو کے بچن سُن کر چاروں مُنی پرسن ہو کر پُلکت شریر سے اُن کی استتی کرنے لگے۔ ہے بھگوان! آپ کی جے ہو۔ آپ اننت نروکار نشپاپ، انیک روپوں میں پرگٹ ہونے پر بھی ایک اور دیا سے بھگوان ہیں۔ ۱

جے نرگُن جے جے گُن ساگر، سُکھ مندر سُندر اتی ناگر
جے اندرا رمن جے بھو دھر، انوپم اج انادی سوبھاکر

ہے نرگُن آپ کی جے ہو۔ اے گُنوں کے سمندر آپ کی جے ہو، جے ہو۔ آپ سُکھ کے گھر سُندر اور مہاچتر ہیں۔ ہے لکشمی پتی! آپ کی جے ہو۔ ہے پرتھوی کو دھارن کرنے والے پربھو! آپ کی جے ہو۔ آپ لاثانی، اجنما، انادی اور شوبھا کے خزانہ ہیں۔

گیان ندھان امان مان پرد، پاون سجس پُران بید بد
تگیہ کرتگیہ اگیتا بھنجن، نام انیک انام نرنجن

آپ گیان کے بھنڈار ہیں، بنا مان کے رہتے ہیں۔ دوسروں کو بڑائی دینے والے ہیں۔ وید اور پُران آپ کے پوتر سُندر

نیش کا گن گان کرنے ہیں۔ آپ تتو کے جاننے والے ہیں اور دوسروں کی سیوا کا بدلہ چکانے والے ہیں۔ اگیان کو ناش کرنے والے ہیں ہے مایا اتیت! آپ کے اننت نام ہیں۔ لیکن واستو میں آپ سب ناموں سے پرے ہیں۔ ۲

سرب سرب گت سرب اُرالئے۔ بسی سدا ہم کہہ پریپالیئے
دُوند بپتی بھو پھند بھنجیئے۔ ہردی بس رام کام مد گنجیئے

آپ وشو رُوپ ہیں۔ سرو ویاپک ہیں۔ اور سب کے ہردے آکاش میں بسنے والے انتریامی پربھو ہیں۔ آپ ہماری رکشا کیجئے۔ سُکھ دُکھ، جنم مرن، لابھ ہانی آدی دُونددوں کے پھندے کو کاٹ ڈالئے اور ہمارے ہردوں میں بس کر کام اور اہنکار کا ناش کر دیجئے

دوہا:۔ پرمانند کر پاینین من پرپوُرن کام
پریم بھگتی انپائینی دیہو ہمہی شری رام

آپ پرمانند سرُوپ، کرپا کے گھر اور من کی کاموں کو پورا کرنے والے ہیں۔ ہے شری رام جی! ہم کو اپنی سُنہر اور درلبھ پریم بھگتی دیجئے۔ ۳۴

چوپائی:۔ دیہو بھگتی رگھوپتی انپاونی، تری بدھ تاپ بھو داپ نساونی
پرنت کام سُر دھینو کلپ تُرو، ہوئی پرسن دیجئے پربھو یہ بر

ہے رگھوناتھ جی! آپ ہمیں بہت ہی پوتر کرنے والی اور تینوں پرکار کے تاپوں سے چھڑانے والی اور سنسار کے آواگون کو نشٹ کرنے والی بھگتی دیجئے۔ ہے شرناگتوں کی کاموں کو پورا کرنے والے کام دھینو رُوپ اور کلپ برکش سرُوپ پربھو! پرسن ہو کر آپ ہمیں یہ وردان دیجئے۔

بھو بارد ھی کمبھج رگھو نایک، سیوت سُلبھ سکل سُکھ دائک
من سمبھو دارن دُکھ داریے، دین بندھو سمتا بستاریے

ہے رگھوناتھ! سنسار ساگر کو سُکھا ڈالنے والے آپ اگست منی ہیں۔ سیوا کرنے میں آپ سُلبھ ہیں اور سب سُکھوں کے دینے والے ہیں۔ ہے دین بندھو! من میں پیدا ہوئے بھاری دُکھوں کا ناش کیجئے اور ہمارے انتہ کرن میں سم درشتی کے بھاؤ کو بڑھائیے

آس تراس ارشادی نوارک، نے بیک برتی انستارک
بھوپ مولی منی منڈن دھرنی، دیہی بھگتی سنسرتی سرنی

آپ وشئے بھوگ کی کامنا، بھئے اور حسد وغیرہ بُرے بھاؤں کو بڑھانے والے ہیں سب ہی دور ہو جاؤں کے مہاراج! ہے پرتھوی کے شرنگار شری رام جی! جنم مرن کے انادی پرواہ رُوپی ندی کے لئے ناؤ سرُوپ اپنی بھگتی ہمیں دیجئے۔ ۳

منی من مانس ہنس نرنتر، چرن کمل بندت اج سنکر
رگھو کل کیتو سیتو سرتی رچھک، کال کرم سبھاؤ گن بھچھک

ہے منیوں کے من رُوپی مانسرور میں سدا نواس کرنے والے ہنس رُوپ پربھو! برہما اور شیو جی بھی آپ کے چرن کملوں کی بندنا کرتے ہیں۔ آپ رگھو کل کے کیتو اور وید مریادا کی رکشا کرنے والے ہیں۔ کال، کرم، سبھاؤ اور گُن آدی بندھنوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ ۴

تارن ترن ہرن سب دُوشن، تلسی داس پربھو تربھون بھوشن

آپ ترن تارن دُوسروں کو تارنے والے ہیں اور سب دوشوں کو دور کرنے والے ہیں۔ آپ تلسی داس جی کے پربھو ہیں اور تینوں لوکوں کا شرنگار ہیں۔ ۵

دوہا:۔ بار بار استتی کری پریم سہت سر نائے
برہم بھون سنک آدی گے اتی ابھیشٹ بر پائے

پریم کے ساتھ بار بار پربھو کی استتی کر کے اور سر نوا کر اور اپنا من چاہا وردان پا کر سنک آدی منی برہم لوک کو گئے۔ ۳۵

چوپائی:۔ سنک آدی بدھی لوک سدھائے، بھراتنہہ رام چرن سر نائے
پوچھت پربھوہی سکل سکچاہیں، چتوہیں سب مارت سُت پاہیں

سنک آدی منی برہم لوک کو جب چلے گئے تب بھائیوں نے شری رام جی کے چرنوں میں سر نوائے۔ سب بھائی پربھو سے پوچھتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔ اس لئے سب ہنومان جی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

سنی چہیں پربھو مکھ کے بانی، جو سُن ہوئے سکل بھرم ہانی
انترجامی پربھو سبھ جانا، پوچھت کہہو کاہ ہنومانا

وہ پربھو کے مکھار بند سے کچھ سُننا چاہتے ہیں جسے سُن کر سارے بھرموں کا ناش ہو جائے۔ انترجامی پربھو شری رام جی من سب کے دل کی بات جان گئے اور ہنومان جی سے پوچھنے لگے

کہو ہنومان! کیا بات ہے؟

چوپائی: کہہ تب ہنومنتا، سنہو دین دیال بھگونتا
ناتھ بھرت کچھ پوچھن چہہیں، پرشن کرت من سکچت اہہیں

تب ہنومان جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے دین دیال بھگوان! سنئے، ہے سوامی! بھرت جی آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں لیکن پرشن کرتے ہوئے آپ کے سامنے لجاتے (شرماتے) ہیں۔ ۳

تمہ جانہو کپی مور سبھاؤ، بھرتہی موہی کچھ انتر کاؤ
سن پربھو بچن بھرت گہے چرنا، سنہو ناتھ پرنتارتی ہرنا

بھگوان شری رام جی نے کہا ہے ہنومان! تم میرے سبھاؤ کو جانتے ہی ہو۔ مجھ میں اور بھرت میں کچھ بھی بھید نہیں ہے۔ پربھو کے بچن سنکر بھرت جی نے ان کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے ناتھ! ہے شرناگتوں کے دکھوں کو مٹانے والے! سنئے

دوہا: ناتھ نہ موہی سندیہ کچھ سپنیہوں سوک نہ موہ
کیول کرپا تمہاری ہی کرپانند سندوہ

ہے ناتھ! نہ تو مجھے کوئی شنکا ہے اور نہ ہی کبھی سپنے میں بھی شوک اور موہ ہے۔ ہے کرپا اور آنند کے بھنڈار! یہ صرف آپ کی کرپا کا ہی پھل ہے۔ ۳۶

چوپائی: کروں کرپاندھی ایک ڈھٹھائی، میں سیوک تمہ جن سکھدائی
سنتنہ کے مہما رگھورائی، بہو بدھی بید پرانہہ گائی

تو بھی ہے کرپاندھان! میں آپ سے ایک بات پوچھنے کی گستاخی کرتا ہوں میں سیوک ہوں اور آپ سیوک کو سکھ دینے والے ہیں۔ ہے رگھو ناتھ جی! وید اور پرانوں نے سنتوں کی مہما بہت طرح سے گائی ہے

شری مکھ تمہ پنی کینہہ بڑائی، تنہہ پر پربھوہی پریتی ادھکائی
سنا چہؤ پربھو تنہہ کر لچھن، کرپاسندھو گن گیان بچچھن

آپ نے بھی اپنے شری مکھ سے ان کی بڑائی کی ہے اور ہے پربھو! ان پر آپ کا پریم بھی بہت رہتا ہے۔ ہے سوامی! میں ان کے لکشن (صفات) سننا چاہتا ہوں۔ آپ کرپا کے سمندر ہیں اور گن اور گیان میں ماہر پنڈت ہیں۔ ۲

سنت اسنت بھید بلگائی، پرنتپال موہی کہہو بجھائی
سنتنہ کے لچھن سنو بھراتا، اگنت شرتی پران بکھیاتا

ہے شرناگتوں کی پالنا کرنے والے، سنت اور اسنت دونو کے بھید الگ الگ کرکے مجھے سمجھایئے۔ شری رام جی نے کہا ہے بھائی! سنتوں کے گن بے شمار وید اور پرانوں میں کہے گئے ہیں۔ ۳

سنت اسنتنہ کے اس کرنی، جمی کٹھار چندن آچرنی
کاٹے پرسو ملے سنو بھائی، نج گن دیئے سگندھ بسائی

سنتوں اور اسنتوں کی کرنی ایسی ہے جیسے کلہاڑے اور چندن کا آچرن (عمل) ہوتا ہے۔ ہے بھائی سنو! کلہاڑا اپنے کٹھور سبھاؤ کے کارن چندن کو کاٹتا ہے لیکن چندن اپنے سادھو سبھاؤ و گن اس کلہاڑے کو اپنا گن دے کر اس کے بھی خوشبو لگا دیتا ہے۔ ۴

دوہا: تاتے سر سبنہہ چڑھت جگ بلبھ شری کھنڈ
انل داہی پیٹت گھن ہیں پرسو بدن یہ ڈنڈ

اسی گن کے کارن چندن دیوتاؤں کے سروں پر چڑھتا ہے اور سب کو پیارا لگتا ہے اور شری کھنڈ کہلاتا ہے اور کلہاڑے کے منہ کو یہ ڈنڈ ملتا ہے کہ اس کو آگ میں تپا کر پھر گھنوں سے پیٹتے ہیں۔ ۳۷

چوپائی: بشے الپٹ سیل گناکر، پر دکھ دکھ سکھ سکھ دیکھے پر
سم ابھوت رپو بمد براگی، لوبھامرش ہرش بھے تیاگی

سنت وشیوں میں لپت نہیں ہوتے، سشیل اور شبھ گنوں کی کھان ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کے دکھ سے دکھی اور دوسروں کے سکھ سے سکھی ہوتے ہیں۔ وہ سب سے ہی سمان بھاؤ سے پریم کرتے ہیں۔ وہ کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے۔ ان میں اہنکار نہیں ہوتا۔ وہ ویرکت ہوتے ہیں۔ لوبھ، کرودھ، ہرش اور ڈر سے رہت ہوتے ہیں!

کومل چت دینہہ پر دایا، من بچ کرم مم بھگتی امایا
سب ہی مان پرد آپ امانی، بھرت پران سم مم تے پرانی

وہ بڑے نرم سبھاؤ ہوتے ہیں۔ دین دکھیوں پر دیا کرتے ہیں۔ من، بچن اور کرم سے شردھا رکھتے ہوئے وہ میری بھگتی کرتے ہیں۔ سب کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن خود مان اور بڑائی سے رہت ہیں۔ ہے بھرت! ایسے سادھو پرش مجھے پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔ ۲

بھجت کام نام برانش، سانتی برتی بنتی مدتا ئین
سیتلتا سرلتا میتری، دوج پد پریتی دہرم جنیتری

وہ سب کاماؤں سے رہت ہو کر میرے ہی نام کے آسرے رہتے ہیں۔ شانتی ویراگیہ، ملائمت اور پرسنتا (سنتوش، صبر، تسلی) کے گھر ہوتے ہیں۔ اُن میں شیتلتا (سنجیدگی)، سرلتا (سادگی) اور سب کے تئیں متربھاو ہوتا ہے اور وید دان برہمنوں کے چرنوں میں پریتی رکھتے ہیں جو کہ دہرم کی ماتا ہے ۲۔

لے سب لچھن بسہیں جاس اُر، جانیہو تات سنت سنتت پھر
سم دم نیم نیتی نہیں ڈولہیں، پرش بچن کبہوں نہیں بولہیں

جن کے انتہ کرن میں یہ گُن رہتے ہیں۔ اُس کو سدا سچا سنت جانو جو شم (من پر قابو پانا) دم (اندریوں پر قابو پانا) نیم اور نیتی (دہرم مریادا) سے کبھی ڈانوا ڈول نہیں ہوتے اور مُکھ سے کبھی کٹھور بچن نہیں کہتے ۔۳

دوہا۔ نندا استتی اُبھے سم ممتا مم پد کنج
تے سجن مم پران پریہ گُن مندر سکھ پنج

جو دوسروں سے اپنی بڑائی کئے جانے پر خوش نہیں ہوتے اور نندا کی جانے پر من میں کرودھ نہیں کرتے۔ دونوں حالتوں میں (مان اور اپمان) میں سم بھاو رکھتے ہیں۔ اور میرے چرن کملوں میں بے حد پریتی کرتے ہیں۔ وہ گُنوں کے گھر اور سُکھ کے ڈھیر وہ پُرش مجھے پرانوں کے سمان پیارے ہیں ۔۳۸

چوپائی۔ سُنہو اسنتنہ کیر سبھاؤ، بھولہوں سنگتی کریہ نہ کاؤ
تنہ کر سنگ سدا دکھدائی، جمی کپل ہی گھالے ہرہائی

اب دُشٹوں کا سبھاؤ سُنو کبھی بھول کر بھی اُن کی صحبت نہ کرنا اُن کی صحبت سدا دُکھ دینے والی ہوتی ہے، جیسے ہرجائی (بُری نسل کی گئو) گائے کپلا (اچھی نسل کی گائے) گائے کو اپنے سنگ (صحبت) سے نشٹ کر ڈالتی ہے!

کھلنہ ہر دے اتی تاپ بسیشی، جرہیں سدا پر سمپتی دیکھی
جہں کہیں نندا سُنہیں پرائی، ہرشہیں منہو پری ندھی پائی

دُشٹوں کے من میں بہت جلن رہتی ہے۔ وہ دوسروں کی خوشحالی کو دیکھ کر سدا جلتے رہتے ہیں۔ جہاں کہیں دوسرے کی نندا سُن پاتے ہیں

وہاں ایسے خوشی سے اُچھل پڑتے ہیں۔ گویا راستہ میں پڑا ہوا دھن کا خزانہ مل گیا ہو ۲

کام کرودھ مد لوبھ پرائن، نردے کپٹی کٹل ملائن
ویر اکارن سب کاہو سوں، جو کر ہت انہت تاہو سوں

وہ کام کرودھ لوبھ اور اہنکار میں ہی سدا ڈوبے رہتے ہیں بے رحم، دھوکے باز، مکار اور پاپوں کے گھر ہوتے ہیں۔ بلا وجہ ہی سب سے ویر بھاو رکھتے ہیں۔ جو اُن کی بھلائی بھی کرے۔ اُس کے ساتھ بھی وہ بُرائی ہی کرتے ہیں ۔۳

جھوٹھے لینا جھوٹھے دینا، جھوٹھے بھوجن جھوٹھ چبینا
بولہیں مدھر بچن جمی مورا، کھائے مہا اہی ہردے کٹھورا

اُن کا لین دین بھوجن آدی بیوہار سب جھوٹھا ہوتا ہے دوسروں کی حق تلفی کر کے بڑی ڈینگ مارتے ہیں کہ ہم نے لاکھوں کمائے دیئے پھوٹی کوڑی بھی نہیں۔ لیکن اپنے آپ کو حاتم طائی ظاہر کرتے ہیں۔ گھر میں تو چنے بھی کھانے کو نہ ملیں۔ اور باہر آکر ڈینگیں مارتے ہیں کہ ہم نے فلاں فلاں بھوجن پائے۔ دل تو بڑے بڑے لذیذ بھوجنوں کے لئے للچاتا رہتا ہے۔ لیکن دوسرے کے سامنے خشک روٹی کھا کر دکھلاتے ہیں کہ ہمیں لذیذ بھوجن سے ویراگ ہے۔ سار یہ کہ وہ سبھی باتوں میں جھوٹھ کا آشرے لے کر اپنے آپ کو پارسا ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے مور بڑے میٹھے بچن بولتا ہے لیکن اس کا ہردہ اتنا کٹھور ہوتا ہے کہ اجگر سانپ کو بھی نگل جاتا ہے۔ ویسے ہی یہ دُشٹ پُرش اُوپر سے میٹھے میٹھے بچن بولتے ہیں۔ لیکن اندر سے زہر قاتل ہوتے ہیں ۔۴

دوہا۔ پر دروہی پر دار رت، پر دھن پر اپباد
تے نر پامر پاپ مے، دیہہ دھرے منجاد

وہ دوسروں سے سدا ویر بھاو ہی رکھتے ہیں۔ پرائی استری اور پرائے دھن کو بڑی للچائی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے رہتے ہیں دوسروں کی نندا سُننے اور کرنے میں اُنہیں بڑا مزہ آتا ہے۔ وہ پامر اور پاپی پُرش منش شریر دھارن کئے ہوئے راکشس ہی ہیں ۳۹

لوبھے اوڈھن لوبھے ڈاسن، سسن اُدر پر جم پُر تراسن
کاہو کی جوں سنہیں بڑائی، سواس لہیں جن جوڑی آئی

لوبھ ہی اُن کا اوڑھنا ہے اور لوبھ ہی اُن کا بچھونا ہے۔ لشٹوؤں کی طرح جمع کرنے اور پیٹ بھرنے کا ہی انہیں ایک ماتر شغل رہتا ہے۔ نرک بھی اُن سے خوف کھاتا ہے وہ نرک کی سزا جزا سے نہیں ڈرتے جب وہ کسی کی بڑائی سُن پاتے ہیں۔ تو ایسی سرد آہ بھرتے ہیں۔ مانو بخار چڑھ آیا ہو۔ ا

جب کا ہُو کے پُجھیں نہیں، سُکھی بھئے مانہوں جگ نرپتی
سوارتھ رتنا پروار بروُدھی، لمپٹ کام لوبھا اتی کرودھی

جب وہ کسی پر مصیبت آئی ہوئی دیکھتے ہیں۔ تو ایسے خوش ہوتے ہیں۔ مانو جیسے وہ ترلوکی کے راجہ بن گئے ہوں۔ وہ ہمیشہ اپنے ہی سوارتھ میں لگے رہتے ہیں ماں یہیں اپنے ہی عیش و آرام سے کام ہے پروار جائے بھاڑ میں۔ انہیں پروار سے ذرا بھی ہمدردی نہیں ہوتی۔ کام اور لوبھ میں ڈوبے ہوئے اور نہایت کرودھی ہوتے ہیں۔

ماتُ پِتا گُر وِپر نہ مانہیں، آپ گئے اَرُ گھالیں آنہیں
کرہیں موہ بس دروہ پراوا، سنت سنگ ہری کتھا نہ بھاوا

وہ ماتا پتا گرو اور برہمن کسی کو بھی نہیں مانتے۔ آپ تو گئے گذرے ہی ہیں۔ لیکن دوسروں کا بھی ناش کرتے ہیں۔ اگیان میں اندھے ہوئے دوسروں کی برائی میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں سنتوں کی صحبت اور بھگوان کی کتھا نہیں بھاتی۔ ۳

اوگُن سندھو مند متی کامی، بید بدوُشک پردھن سوامی
بِپر دروہ پر دروہ بسیشا، دمبھ کپٹ جیہ دھریں سُبیشا

وہ اوگنوں (بری صفات) کے سمندر، احمق، بدھی اور کامی ہوتے ہیں۔ وہ ویدوں کی نندا کرنے والے ہوتے ہیں اور دوسروں کے مال و متاع پر زبردستی قبضہ کیا چاہتے ہیں۔ دشمنی تو وہ ہر کسی سے ہی کرتے ہیں۔ لیکن دھرم مارگ دکھلانے والے وید وان برہمنوں سے تو انہیں خاص چڑ ہوتی ہے۔ اُن کے انتہ کرن میں تو پاکھنڈ اور دغا بازی بھری رہتی ہے۔ لیکن ظاہرداری کے لئے سُندر بھیس دھارن کئے رہتے ہیں (وہ بھیڑئے کے لباس میں بھیڑیے ہوتے ہیں) ۴

دوہا۔ ایسے ادھم منُج کھل کرت جُگ ترتیا ناہیں
دواپر کچھک برند بہو ہوئیں کلجگ ماہیں

ایسے نیچ اور دشٹ منش ست جگ اور ترتیا میں نہیں ہوتے۔ دواپر میں تھوڑی تعداد میں ہوں گے۔ لیکن کلجگ میں تو اُن کے گروہ کے گروہ ہوں گے (اور نتیجتاً انکی اکثریت ہوگی)؟

چوپائی: پر ہت سرس دھرم نہیں بھائی۔ پر پیڑا سم نہیں ادھمائی
نِرنے سکل پُران بید کر، کہیوں تات جانہیں کو بدھ نر

ہے بھائی! دوسروں کی بھلائی کرنے کے برابر اور کوئی دھرم نہیں ہے اور دوسروں کو دُکھ پہنچانے کے برابر کوئی ادھرم نہیں ہے۔ ہے تات! سارے ویدوں اور پرانوں کا یہ نچوڑ ہے اس بات کو پنڈت لوگ جانتے ہیں۔ ا

نر سریر دھر جے پر پیرا، کرہیں تے سہہیں مہا بھو بھیرا
کرہیں موہ بس نر اگھ ناتا، سوارتھ رت پرلوک نسانا

منش شریر دھارن کر کے جو لوگ دوسروں کو ستاتے ہیں وہ بڑے بھاری نرک کے عذاب کو سہتے ہیں۔ اگیان کے وش میں ہو کر خود غرضی میں اندھے ہوئے منش بے شمار پاپ کرتے ہیں جس سے اُن کا پرلوک نشٹ ہو جاتا ہے۔ ۲

کال رُوپ تِنہہ کہنہ میں بھراتا، سبھ ارُ اسبھ کرم پھل داتا
اس بچار جے پرم سیانے، بھجہیں موہی سنسرتی دُکھ جانے

ہے بھائی! میں اُن کے لئے کال روپ ہوں اور اُن کے اچھے بُرے کرموں کا پھل دینے والا ہوں یا ایسا وچار کر پرم چتر لوگ سنسار کے پرواہ کو اننت اور دُکھ روپ جان کر ایک ماتر میرا ہی بھجن کرتے ہیں۔ ۳

تیاگہیں کرم سُبھاسبھ دایک، بھجہیں موہی سُر نر مُنی نایک
سنت اسنتنہ کے گُن بھاشے، تے نہ پرہیں بھو جنہہ لکھ راکھے

اس لئے وہ شبھ اشبھ (اچھے اور بُرے) پھل دینے والے وہ دیوتا، منش اور منیوں کے سوامی مجھ کو ہی ایک ماتر بھجتے ہیں۔ اس پرکار میں نے سنتوں اور اسنتوں کے گن کہے ہیں۔ جن لوگوں نے ان گنوں پر اچھی طرح سے وچار کر کے سوچ سمجھ لیا ہے۔ وہ جنم مرن کے چکر میں نہیں پڑتے۔ ۴

دوہا: سُنہو تات مایا کرت گُن ارُ دوش انیک
گُن یہ اُبھے نہ دیکھیہیں دیکھے سو ابیبیک

ہے تات! اسنو مایا سے رچے ہوئے انیک گن اور دوش ہیں۔ سچا گیان تو یہ ہے کہ ان گنوں اور اوگنوں دونوں ہی کو اُلانگھ جائے اور مایا سے اتیت ہو جائے۔ کیونکہ گنوں اور اوگنوں میں پھنسنا ہی مایا میں پھنسنا ہے اور یہی اگیان ہے۔ اسے ہی بندھن کہتے ہیں۔ گن اور اوگن دونوں ہی سنسار چکر میں بھرماتے رہتے ہیں۔ اچھے کرم اچھا پھل دینے کے لئے اور بُرا کرم بُرا پھل دینے کے لئے بار بار جیو کو سنسار چکر میں گھماتے رہتے ہیں۔ جیو جب گیان اگنی میں سبھی پرکار کے کرموں اور گن اوگنوں کو بھسم کر دیتا ہے۔ تب گن اتیت ہو کر موکش پد کو پراپت ہوتا ہے۔ مکتی گیان سے ملتی ہے کرم سے نہیں۔ کرم اچھا ہو یا بُرا سب سنسار بندھن کا ہی ہیتو ہے۔ اچھا کرم سونے کی زنجیر ہے اور بُرا کرم لوہے کی، اور جیو کو باندھتے ہیں دونو سمان ہی۔ اس لئے موکش چاہنے والے پرشوں کو چاہئے کہ وہ ان گنوں سے اوپر اُٹھ جائیں)

چوپائی۔ شری مکھ بچن سنت سب بھائی۔ ہرشے پریم نہ ہردہ سمائی۔
کرہیں سے اتی بار ہیں بارا۔ ہنومان ہیہ ہرش اپارا۔

اُن کے ہردہ میں پریم نہیں سماتا۔ وہ بار بار بڑی بنتی کرتے ہیں۔ ہنومان جی کے ہردہ میں تو مہا آنند بھرا ہوا ہے۔ ۱

پنی رگھوپتی نج مندر گئے۔ ایہی بدھی چرت کرت نت نئے
بار بار نارد منی آوہیں۔ چرت پنیت رام کے گاوہیں

اس کے بعد شری رگھوناتھ جی اپنے محل کو چلے گئے۔ اس پرکار وہ ہر روز نئی سے نئی لیلا کرتے ہیں۔ نارد منی ایودھیا میں بار بار آتے ہیں اور شری رام جی کے پوتر چرتروں کا گن گان کرتے ہیں۔ ۲

نت نو چرت دیکھ منی جاہیں۔ برہم لوک سب کتھا کہاہیں
سُن برنچی اتیسے سکھ ماہنیں۔ پنی پنی تات کرہو گن گاہیں

نارد منی ایودھیا سے شری رام جی کی نئی سے نئی لیلاؤں کو دیکھ کر ہر روز جاتے ہیں اور سب کتھا برہم لوک میں جا کر سناتے ہیں۔ برہما جی سن کر بہت سکھ مانتے ہیں اور کہتے ہیں ہے تات! بار بار شری رام چندر جی کے گنوں کا گان کرو۔ ۲

سنک آدک نارد ہی سراہیں۔ جدپی برہم نرت منی آہیں

سُن گن گان سمادھی بساری۔ سادر سنہیں پرم ادھیکاری

سنک آدی منی نارد جی کی سراہنا کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ سنک آدی منی برہم نشٹھ ہیں۔ تو بھی پربھو کے گن گان سن کر اُن کی سمادھی چھوٹ جاتی ہے۔ وہ پرم ادھیکاری منی شری رام جی کی کتھا کو بڑی شردھا سے سنتے ہیں۔ ۴

دوہا۔ جیون مکت برہم پر چرت سنہیں تج دھیان
جے ہری کتھا نہ کرہیں رتی تنہ کے ہیہ پاشان

جیون مکت اور برہم نشٹھ سنک آدی منی بھی اپنی دھیان سمادھی کو چھوڑ کر شری رام جی کی لیلا کی کتھا کو سنتے ہیں۔ یہ جان کر بھی جو لوگ ان کی کتھا سے پریم نہیں کرتے۔ اُن کے ہردے تو سچ مچ پتھر کے سمان کٹھور اور جڑ ہیں۔ ۴۲

ایہی تن کر پھل بشے نہ بھائی۔ سورگ سو لپ انت دکھ دائی

ہے بھائی! اس درلبھ منش شریر کا پھل وشے بھوگ نہیں ہے سورگ کے وہ یہ بھوگ بھی تچھ اور آخیر میں دکھ دینے والے ہیں۔ پھر سنسار کے وشے بھوگوں کی تچھتا کا تو کہنا ہی کیا۔ اس لئے جو منش شریر پا کر وشیوں میں من لگا دیتے ہیں، وہ مورکھ امرت کو چھوڑ کر وش لے لیتے ہیں

تاہی کبہو بھل کہے نہ کوئی۔ گنجا گرہے پرس منی کھوئی
آکر چار لچھ چوراسی۔ جونی بھرمت یہ جیو ابناسی

جو پارس منی کو کھو کر اُس کے بدلے میں گھونگچی لے لے۔ اُس کو کبھی کوئی بھلا نہیں کہتا۔ دیکھو چار کھان کی ذات، جو جیو انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ امر یعنی انڈج آدی (۲) سویدج، جو پسینے سے پیدا ہوتے ہیں، جیسے جوں آدی (۳) جرایج، جو جیر سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے منش اور پشو آدی (۴) اُدبھج، جو پرتھوی سے اُگتے ہیں (جیسے بناسپتی آدی) جو دا سی لاکھ یونیوں میں یہ اوناشی جیو چکر لگاتا رہتا ہے۔ ۲

پھرت سدا مایا کر پریرا۔ کال کرم سبھاو گن گھیرا
کبہو کرکرونا نر دیہی۔ دیت ایش بنو ہیتو سنیہی

یہ جیو مایا کا بھرمایا ہوا کال کرم سبھاو اور گنوں سے گھرا ہوا سدا بھٹکتا رہتا ہے۔ ایشور جو بنا ہی کارن جیووں پر دیا کرنے والے ہیں کبھی دیا کر کے منش کا شریر دیتے ہیں۔

نرتن بھوبار سبھی ہیں بیرو، سنسکار سُرت انگ کرہ سیر
کرن دھار سد گرو ور دو ناوا، دُرلبھ ساج سلبھ کر پاوا

اس سنسار ساگر کو پار کرنے کے لئے یہ منش شریر بیڑا ہے
میری کرپا اس کی مطابق سمت کی ہوا ہے۔ سچے گرو اس مضبوط بیڑے
ملاح ہیں۔ اس بیڑے کا راس سب ساز و سامان جیو کو بھگوت کرپا سے سہج
ہی میں مل گیا ہے۔

دوہا: جو نہ ترے بھو ساگر نر سماج اس پائے
سو کرت نندک مند متی آتما ہن گتی جائے

جو منش ایسے ساز و سامان کو پا کر بھی اس سنسار سمندر کو پار نہ کریں
وہ احسان فراموش اور مند بدھی آتم گھاتی کی گتی کو پراپت ہوتا ہے ۴۴

چوپائی: جو پرلوک ایہاں سکھ چہہو، سن ہم بچن ہردے درڑھ گہہو
سلبھ سکھد مارگ یہ بھائی، بھگتی موری پران شرتی گائی

اگر اس لوک میں اور پرلوک میں سکھ چاہتے ہو۔ تو میرے بچن سن
کر انہیں درڑھتا سے ہردے میں دھارن کرو۔ یہ میری بھگتی کا راستہ آسان
اور سکھدائک ہے۔ وید اور پرانوں نے اس بھگتی مارگ کا ورنن کیا ہے ۱

گیان اگم پرتیوہ انیکا، سادھن کٹھن نہ من کہنہ ٹیکا
کرت کشٹ بہو پاوے کوؤ، بھگتی ہین موہی پریہ نہیں سوؤ

گیان مارگ دُرگم (دشوار گذار) ہے۔ اس میں انیک وگھن (خلل
رکاوٹیں) ہیں۔ اس کے سادھن بھی مہا کٹھن ہیں۔ اس میں من کو ایکاگر
کرنے کے لئے کوئی سہارا نہیں ہے بڑے کشٹ اٹھا کر کوئی ۔۔لا پرش
اس مارگ سے بھی تر جاتا ہے تو بھی بھگتی رہت ہونے سے وہ مجھ
کو پیارا نہیں ہوتا۔ ۲

بھگتی سُتنتر سکل سکھ کھانی، بنو ست سنگ نہ پاوہیں پرانی
پنیہ پنج بنو ملہیں نہ سنتا، ست سنگتی سنسرتی کر انتا

بھگتی سوتنتر ہے اور سب سکھوں کی کھان ہے۔ لیکن ست سنگ
کے بنا جیو اسے نہیں پا سکتے۔ اور پنیہ سمودائے سے جنم جنمانتر کے
پن کرم جب ایک ساتھ پھل دینے لگیں) کے بنا سنتوں کا سنگ نہیں
ملتا ہے۔ ست سنگ سے ہی جنم مرن چکر کا انت ہوتا ہے۔ ۳

پنیہ ایک جگ مہہ نہیں دوجا، من کرم بچن بپر پد پوجا
سانو کول تہی پر منی دیوا، جو تج کپٹ کرے دوج سیوا

جگت میں پُن ایک ہی ہے۔ دوسرا نہیں۔ وہ یہ ہے کہ من
کرم اور بچن سے وِدوان اور گیانی براہمنوں کے چرنوں کی پوجا کرنا
(براہمن شبد کی تشریح ہم پہلے کر چکے ہیں۔ جو سچے بھاو اور شردھا
سے براہمنوں کی سیوا کرتا ہے اُس پر ہی منی اور دیوتا پرسن ہوتے ہیں ۴

دوہا: اورو ایک گپت مت سب ہی کہوں کر جور
شنکر بھجن بنا نر بھگتی نہ پاوے مور

اور بھی ایک مارگ ہے جو پوشیدہ راز ہے۔ اُسے میں سب
سے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں۔ وہ یہ کہ شیو جی کے بھجن بنا منش میری بھگتی
نہیں پاتا ہے۔ ۴۵

چوپائی: کہہو بھگتی پتھ کون پریاسا، جوگ نہ مکھ جپ تپ اپواسا
سرل سبھاو نہ من کٹلائی، جتھا لابھ سنتوش سدائی

کہو تو بھلا بھگتی مارگ میں کون سی بات مشکل ہے۔ اس میں نہ
تو یوگ کی شم دم، پرانایام آدی کٹھن سادھنا ہے۔ نہ یگیہ، تپ
اور کٹھن برت کی ضرورت ہے۔ اس میں تو فقط یہی کرنا پڑتا ہے
کہ سبھاو میں سادگی ہو۔ من میں کسی پرکار کی کٹلائی (دھوکہ بازی
ریاکاری) نہ ہو، اور جو کچھ ملے اسی پر قناعت کرے۔

مور داس کہائے نر آسا، کرئے تو کہو کہا وشواسا
بہت کہوں کا کتھا بڑھائی، ایہی آچرن بسیہ میں بھائی

میرا بھگت کہا کر بھی جو پراکرت منشوں کا آسرا تاکتا رہتا ہے
تو تم ہی کہو۔ اُس کا کیا وشواس ہے؟ (ارتھات سچا بھگت وہی
ہے۔ جو اپنی جیون یاترا میں سرو شکتیمان پربھو پر ہی اٹل وشواس رکھے
اور کسی بھی دنیاوی جیو پر مدد کے لئے تکیہ نہ لگائے بیٹھے) زیادہ بات
بڑھانے سے کیا حاصل۔ ہے بھائیو! میں تو ایسے درڑھ وشواسی
بھگتوں کے وش میں ہوں۔ ۲

بیر نہ بگرہ آس نہ تراسا، سکھ مے تاہی سدا سب آسا
انارمبھ انکیت امانی، انگھ اروش دچھ بگیانی

جو نہ کسی سے ویر کرے نہ لڑائی جھگڑا کرے۔ نہ کسی کی
آشا اور نہ ہی کسی کا ڈر رکھتے۔ اُس کے لئے سبھی اطراف سکھ ہی سکھ
ہے۔ جو پھل کی اچھیا سے کرم نہیں کرتا۔ جو گھر بار کی ممتا سے
رہت ہے (ارتھات اُن میں اہم بھاو نہیں کرتا) جو اپنی بڑائی

اور تعریف نہیں چاہتا۔ پاپ ہین ہے، کرودھ نہیں کرتا۔ بھگتی کرنے میں چتر اور وگیان وان ہے۔ ۳

پریتی سدا سجن سنسرگا ، ترن سم وشئے سورگ اپبرگا
بھگتی پچھ ہٹھ نہیں سٹھتائی ، دشٹ ترک سب دور بہائی

جو سنتوں کے سنگ سے سدا پریتی رکھتا ہے اور اس لوک اور سورگ کے بھوگ حتےٰ کہ بھگتی کے سامنے موکش سکھ کو بھی تنکے کے سمان سمجھتا ہے، جو بھگتی مت کی زور و شور سے تعریف کرتا ہے لیکن دوسرے متوں کے کھنڈن کی مورکھتائی نہیں کرتا، جو فضول بحث مباحثے کو تیاگ چکا ہے۔ ۴

دوہا: مم گن گرام نام رت گت ممتا مد موہ
تاکر سکھ سوئے جانئے پرمانند سندوہ

جو ممتا، مد اور موہ سے رہت ہو کر ایک ماتر میرے گن گنوں اور میرے نام پر ہی رک چکا ہے، اُس کا سکھ وہی جانتا ہے جو پرم آنند راشی پرم سکھوں کے ڈھیر کو پارتھات پرماتما سے ایک روپ ہو کر جو آنند ملتا ہے اُسے پرم آنند کہتے ہیں اُکو پراپت ہے۔ ۴۶

چوپائی: سنت سدھا سم بچن رام کے ، گہے سبن پد کرپا دھام کے
جننی جنک گرو بندھو ہمارے ، کرپا ندھان پران تے پیارے

شری رام جی کے امرت کے سمان بچن سن کر سب نے کرپا کے گھر شری رام جی کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے کرپا ندھان! آپ ہمیں پرانوں سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ ہمارے سب کچھ ماتا پتا گورو بھائی آپ ہی ہیں۔ ۱

تن دھن دھام رام ہتکاری ، سب بدھی تم پرنتارتی ہاری
اس سکھ تم ہو نہیں کوئ ، ماتا پتا سوارتھ رت اوؤ

ہے شرناگتوں کے دکھوں کو ہرنے والے پربھو! ہمارے تن دھن، گھر بار سب کچھ ایک ماتر آپ ہی ہیں اور ہمارے سب سے بڑھ کر بھلائی کرنے والے بھی آپ ہی ہیں۔ ایسا امرت مئے اپدیش آپ کے بغیر اور کوئی نہیں دے سکتا۔ ماتا پتا تک بھی سوارتھ میں ڈوبے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی پرم ہتکاری نہیں اور نہ ہی ایسی امرت مئی شکشا دے سکتے ہیں۔ ۲

مہتو رہت جگ جگ اپکاری ، تم تمہار سیوک اسراری
سوارتھ میت سکل جگ ماہیں ، سپنیہوں پربھو پرمارتھ ناہیں

ہے راکشسوں کے شترو! سنسار میں بنا کام بھاو سے بھلائی کرنے والے یا تو آپ ہیں اور یا آپ کے سیوک۔ باقی تو سبھی غرض کے بندے ہیں۔ اُن میں تو سپنے میں بھی پرمارتھ بھاو نہیں ہے۔ ۳

سب کے بچن پریم رس سانے ، سن رگھوناتھ ہردے ہرشانے
نج نج گرہ گئے آیسو پائی ، برنت پربھو بت کہی سہائی

سب کے پریم رس سے بھرپور بچن سن کر شری رگھوناتھ جی من میں بہت پرسن ہوئے۔ تب سب آگیا پا کر اور پربھو شری رام جی کی سندر بات چیت کی تعریف کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو گئے۔ ۴

دوہا: اما اودھ باسی نر ناری کرتارتھ روپ
برہم سچدانند گھن رگھوناتھ جنہہ بھوپ

شو جی کہتے ہیں ہے پاربتی! ایودھیا پوری کے رہنے والے سب استری پُرش تو مکت روپ ہی ہیں۔ جہاں کے خود سچدانند گھن برہم شری رگھوناتھ جی راجہ ہیں۔ ۴۷

چوپائی: ایک بار بسشٹ منی آئے ، جہاں رام سکھ دھام سہائے
اتی آدر رگھونایک کینہا ، پد پکھار پادوک لینہا

ایک دفعہ منی وششٹ جی سندر سکھ کے دھام شری رام چندر جی کے پاس آئے۔ شری رگھوناتھ جی نے اُن کا بہت ہی آدر کیا۔ اُن کے چرن دھو کر چرن امرت لیا۔ ۱

رام سنہو منی کہہ کر جوری ، کرپاسندھو بنتی کچھ موری
دیکھ دیکھ آچرن تمہارا ، ہوت موہ مم ہردے اپارا

منی نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے کرپا کر پربھو! میری کچھ بنتی سنئے۔ آپ کی منش لیلاؤں کو دیکھ دیکھ کر میرے من میں بے حد موہ اور بھرم ہوتا ہے۔ ۲

مہما امت بید نہیں جانا ، میں کیہی بھانت کہوں بھگوانا
اپروہتیہ کرم اتی مندا ، بید پران سمرتی کر نندا

ہے بھگوان! آپ کی مہما کی کوئی حد نہیں۔ وید بھی اُس کا

پار نہ پاسکے۔ پھر میں اُسے کس پرکار کہہ سکتا ہوں؟ پروہت کا پیشہ بہت ہی نیچا ہے۔ وید پُران اور سمرتی گرنتھ سبھی اس کی نندا کرتے ہیں۔ ۳

جب نہ لینا میں تب بدھی ہوئی، کہا لابھ آگیں سُت تُو ہی
پرماتما برہم نر رُوپا، ہوئیہی رگھُوکل بھوشن بھوپا

میں اس پروہت کے پیشے کو لیتا نہیں تھا۔ تب برہما جی نے مجھے سمجھا کر کہا کہ ہے بیٹا! آگے چل کر تمہیں اس سے لابھ ہوگا۔ خود پرماتما برہم منش شریر میں اوتار لے کر رگھُوکل کے سرتاج راجہ ہوں گے۔ ۴

دوہا:۔ تب میں ہردے بچارا جوگ جگیہ برت دان
جاکہنہ کر سے سو بھیتُول دھرم نہ ایہی سم آن

تب میں نے اپنے من میں وچار کیا کہ جس بھگونت پراپتی کے لئے مہا کٹھن یوگ، یگیہ، جپ، برت اور دان کئے جاتے ہیں۔ اگر اُن ایشور کو میں اس پروہتائی کے کرم کر کے سہج میں ہی پا جاؤں تو اس کے برابر دُوسرا کوئی دھرم نہیں ہوگا۔ ۴۸

چوپائی:۔ جپ تپ نیم جوگ نج دھرما، شرتی سمبھو نانا شبھ کرما
گیان دیا دم تیرتھ مجن، جہہ لگ دھرم کہت شرتی سجن
آگم نگم پُران انیکا، پڑھیں سُنے کر پھل پربھو ایکا
تو پد پنکج پریتی نرنتر، سب سادھن کر یہ پھل سُندر

جپ، تپ، نیم، لوگ اپنے اپنے ورن آشرم کے دھرم ویدمیں کہے ہوئے انیک شبھ کرم، گیان، دیا، دم (اِندریوں پر قابو پانا) اور تیرتھ اشنان وغیرہ وغیرہ جہاں تک وید اور مہاتما لوگوں نے دھرم کہے ہیں اور شاستروں، ویدوں اور پرانوں آدی انیک گرنتھوں کو پڑھنے سُننے کا پھل ایک ہی ہے اور سب سادھنوں کا بھی یہی ایک سُندر پھل ہے کہ آپ کے چرنوں میں سدا پریم بنا رہے۔ ۲

چھوٹے مل کہ مل ہی دھوئیں، گھرت کہ پاؤ کوئے باری بلوئیں
پریم بھگتی جل بنو رگھُورائی، ابھینتر مل کبہوں نہ جائی

میل کے ساتھ دھونے سے میل دُور نہیں ہوتی، جل کو متھنے سے کبھی گھی نہیں مل سکتا۔ اسی پرکار ہے رگھُوناتھ آپ کی پریم بھگتی

رُوپی نرمل جل کے بغیر انتہ کرن کی میل کبھی دُور نہیں ہوسکتی۔ ۳

سوئی سرگیہ گیہ سوئی پنڈت، سوئی گن گرہ بگیان اکھنڈت
دچھ سکل لچھن جت سوئی، جاکیں پد سروج رتی ہوئی

وہی سروگیہ (سب جاننے والا) ہے۔ وہی تتو بیتا رحق شناس ہے اور وہی پنڈت ہے۔ وہی گُنوں کا بھنڈار اور اکھنڈ گیان والا ہے وہی چتر اور سب سُندر لکشنوں والا ہے، جس کا کہ آپ کے چرنوں میں بے حد پریم ہے۔ ۴

دوہا:۔ ناتھ ایک بر ماگیؤ رام کرپا کر دیہو
جنم جنم پربھو پد کمل کبہوں گھٹے جن نیہو

ہے ناتھ! ہے شری رام جی! میں آپ سے ایک ور دان مانگتا ہوں، کرپا کر کے دیجئے۔ ہے پربھو! جنم جنمانتر میں بھی میرا پریم آپ کے چرن کملوں میں کبھی نہ گھٹے۔ ۴۹

اس کہہ منی بسشٹ گرہ آئے، کرپا سندھو کے من اتی بھائے
ہنومان بھرت آدک بھراتا، سنگ لئے سیوک سکھ داتا

ایسا کہہ کر منی وشسٹ جی اپنے گھر آئے۔ پربھو شری رام جی اُن پر بڑے پرسن ہوئے۔ پھر سیوکوں کو سُکھ دینے والے شری رام جی نے ہنومان اور بھرت وغیرہ سب بھائیوں کو ساتھ لیا۔ ۱

پُنی کرپال پُر باہر گئے، گج رتھ ترگ منگاوت بھئے
دیکھ کرپا کر سکل سراہے، دیئے اچت جنہہ جنہہ تئی چاہے

اور کرپالو شری رام جی نگر کے باہر گئے۔ وہاں انہوں نے ہاتھی رتھ گھوڑے منگوائے۔ کرپا درشٹی سے دیکھ کر پربھو نے سب کی سراہنا کی۔ پھر جس نے جو مانگا۔ مناسب سمجھ کر اُس کو وہی دیا۔ ۲

ہرن سکل شرم پربھو پائی، گئے جہاں سیتل امرائی
بھرت دینہہ نج بسن ڈسائی، بیٹھے پربھو سیویں سب بھائی

سب دُنیا بھر کی تھکاوٹوں کو دُور کرنیوالے پربھو شری رام جی نے تھکاوٹ محسوس کی۔ تب وہ شیتل آموں کے باغیچے میں گئے وہاں بھرت جی نے اپنا بستر بچھا دیا۔ پربھو اُس پر بیٹھ گئے اور سب بھائی اُن کی سیوا کرنے لگے۔ ۳

مارت سُت تب مارت کرئی، پُلک بپش لوچن جل بھرئی
ہنومان سم نہیں بڑبھاگی، نہیں کوؤ رام چرن انوراگی

اُس سمے پون کمار شری ہنومان جی پربھو کو پنکھا کرنے لگے اُن کا شریر پُلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے ہنومان جی کے سمان نہ تو کوئی خوش قسمت ہے اور نہ ہی کوئی شری رام جی کے چرنوں کا پریمی ہے۔ ۴

گریجا جاسُ پریتی سیوکائی، بار بار پربھو نج مُکھ گائی

ہے پاربتی! جن کے پریم اور سیوا کی سراہنا خود بار بار پربھو شری رام جی نے اپنے شری مُکھ سے کی ہے۔ ۵

دوہا: تیہیں اوسر مُنی نارد آئے کرتل بین
گاون لگے رام کل کیرتی سدا نبین

اِتنے میں نارد جی ہاتھ میں بین لئے وہاں آئے اور شری رام جی کی نت نئی رہنے والی کیرتی کے گُن گان کرنے لگے۔ ۵۰

چوپائی: مام اولوکیہ پنکج لوچن، کرپا بلوکن سوچ بموچن
نیل تام رس شیام کام اری، ہردے کنج مکرند مدھپ ہری

ہے کرپا درشٹی سے ہی شوک کو مٹانے والے کمل نیتر پربھو! مجھ پر بھی کرپا درشٹی کیجئے۔ ہے ہری! آپ نیل کمل کے سمان شیام ستر اور کامدیو کے دشمن شوجی کے ہردے کمل کے پریم رس کو پان کرنیوالے بھونرے ہیں۔ ۱

جاتو دھان برودھ بل بھنجن، مُنی سجن رنجن اگھ گنجن
بھومسُر سسی نو برند بلاہک، اسرن سرن دین جن گاہک

آپ راکششوں کی سینا کے بل کو چُور چُور کرنیوالے ہیں۔ منیوں اور سنت مہاتماؤں کو آنند دینے والے اور پاپیوں کو ناش کرنے والے ہیں۔ برہمن روپی کھیتی (دھان) کے لئے آپ نئے بادلوں کی گھٹائیں ہیں۔ شرن میں آئے ہوؤں کو شرن دینے والے اور دین دکھیوں سیوکوں کے آپ گاہک ہیں۔ ۲

بھج بل بھار مہی کھنڈت، کھردوشن رادھ بدھ پنڈت
راون اری سُکھ روپ بھوپ بر، جے دسرتھ کُل کمُد سدھا کر

اپنے قوت بازو سے پرتھوی کے بڑے بھاری بھار کو چُور چُور کرنیوالے ہیں۔ کھر دوشن اور ورادھ کو مارنے میں چتُر راون کے دشمن، راجاؤں کے سرتاج، آنند سروپ اور دشرتھ جی نے کُل رُوپی کمُد کے چندرماں شری رام جی! آپ کی جے ہو۔

سجس پُران بدت نگما گم، گاوت سُر مُنی سنت سماگم
کارنیک بیلیک سد کھنڈن، سب بدھی کُسل کوسلا منڈن

آپ کا سُندر یش وید اور پرانوں آدی شاستروں میں پرگٹ ہے۔ دیوتا، منی اور سنت جن مل کر گاتے ہیں۔ آپ دیا کرنے والے اور جھوٹے مد کا ناش کرنیوالے ہیں۔ آپ سب پرکار سے سمرتھ ہیں اور ایودھیا پوری کے شرنگار ہیں۔ ۴

کلی مل متھن نام ممتا ہن، تُلسی داس پربھو پاہی پرنت جن

آپ کا نام کلجگ کے پاپوں کو متھ ڈالنے والا ہے اور ممتا کا ناش کرنے والا ہے، ہے تُلسی داس کے پربھو! شرناگت جن کی رکشا کیجئے۔ ۵

دوہا: پریم سہت مُنی نارد برن رام گُن گرام
سوبھا سندھ ہردے دھرے گئے جہاں بدھی دھام

پریم کے ساتھ شری رام جی کے گُن گُنوں کا ورنن کر کے مُنی نارد جی شوبھا کے سمندر پربھو شری رام جی کا ہردے میں دھیان دھر کر برہم لوک کو چلے گئے۔ ۵۱

چوپائی: گرجا سُنہو بسد یہ کتھا، میں سب کہی موری متی جتھا
رام چرت ست کوٹی اپارا، شرتی سارد نہ برنے پارا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! اسُنو، یہ نرمل کتھا میں نے اپنی بدھی کے مطابق کہی ہے۔ شری رام جی کے چرتر اربوں ہی بلکہ بے شمار ہیں۔ جن کا ورنن وید اور سرسوتی جی بھی نہیں کر سکتے۔ ۱

رام اننت اننت گُنانی، جنم کرم اننت نامانی
جل سیکر مہی رج گنی جاہیں، رگھوپتی چرت نہ برن سراہیں

پربھو شری رام جی اننت ہیں۔ اُن کے گُن بھی اننت ہیں اُن کے جنم، کرم نام بھی اننت ہیں جل کے قطروں اور پرتھوی کے ذروں کی گنتی کرنا ناممکن ہو سکتا ہے، لیکن شری رگھوناتھ جی کے چرتر ورنن کرنے سے ختم ہی نہیں ہوتے۔ ارتھات اُن کا ورنن کرنا ناممکن ہے۔ ۲

بمل کتھا ہری پد دائنی، بھگتی ہوئے سُن اَنپائنی
اُما کہیوں سب کتھا سُہائی، جو بھسنڈی کھگ پتی ہی سنائی

یہ نرمل کتھا بھگوان کے پرم پد کو دینے والی ہے۔ اس کے
سُننے سے وِردّھ بھگتی کی پراپتی ہوتی ہے۔ ہے پاربتی! میں نے
شری رام جی کی اننت کتھاؤں میں سے وہ سُندر کتھا کہی ہے
جو کاک بھُشنڈی جی نے پنچھی راج گرڑ جی کو سنائی تھی۔ ۳

کچھُک رام گُن کہیوں بکھانی، اب کا کہوں سو کہہو بھوانی۔
سُن شُبھ کتھا اُما ہرشانی، بولی اتی بنیت مرِدو بانی

میں نے شری رام جی کے تھوڑے سے ہی گنوں کا ورنن کیا
ہے۔ ہے پاربتی! کہو۔ اب اور کیا سُننا چاہتی ہو؟ شری رام جی
کی شُبھ کتھا سُن کر پاربتی جی بہت پرسن ہوئیں اور بڑی بنیتی
کرتی ہوئی کومل بانی بولیں۔ ۴

دھنیہ دھنیہ میں دھنیہ پُراری، سُنیوں رام گن بھو بھے ہاری

ہے تری پُراری! میں دھنیہ ہوں، دھنیہ ہوں، دھنیہ ہوں
جو میں نے جنم مرن کے بھے کا ناش کرنے والے شری رام جی
کے گُن سُنے۔ ۵

دوہا: تمہری کرپا کرپایتن اب کرت کرتیہ نہ موہ۔
جانیوں رام پرتاپ پربھو چدانند سندوہ۔

ہے کرپا کے گھر! اب آپ کی کرپا سے میرے سب
منورتھ سپھل ہو گئے اور میرا سارا بھرم دور ہو گیا۔ ہے پربھو!
میں چدانند گھن پربھو کے پرتاپ کو جان گئی۔ ۵۲

ناتھ تواننن سسی سروت کتھا سدھا رگھو بیر
شروَن پٹنہ من پان کر نہیں اگھات متی دھیر

ہے ناتھ! آپ کے مکھ چندر ما سے جو شری رام کتھا روپی
امرت برستا ہے۔ اس کو کانوں کی راہ سے پی کر میرا من ترپت
ہی نہیں ہوتا ہے۔ ۵۲

چوپائی۔ رام چرت جے سُنت اگھاہیں، رس بیشیش جانا تنہ ناہیں
جیون مُکت مہامنی جیؤ، ہری گُن سُنہیں نرنتر تیؤ

شری رام جی کے چرتر کو سُن کر جو اکتا جاتے ہیں سمجھو انھوں
نے اس کے اصلی رس کو جانا ہی نہیں۔ جو جیون مُکت مہامنی ہیں وہ
بھی بھگوان کی لیلا سدا سُنتے رہتے ہیں۔ ۱

بھو ساگر چہ پار جو پاوا، رام کتھا تا کہہ دِرڑھ ناوا
بشئن کہ شُبھ ہری گُن گراما، شروَن سُکھد اروَ من ابھیراما

جو جنم مرن روپی سنسار سمندر سے پار اُترنا چاہتے ہیں ان
کے لئے شری رام جی کی کتھا مضبوط ناؤ ہے۔ شری ہری کے
گُنوں کی کتھا تو وِشے بھوگی پُرشوں کے لئے بھی کانوں کو سُکھ
دینے والی اور من کو آنند دینے والی ہے۔ ۲

شروَن ونت اس کو جگ ماہیں، جاہی نہ رگھوپتی چرت سوہاہیں
تے جڑ جیو نج آتمک گھاتی، جنہہ نہ رگھوپتی کتھا سوہاتی

سنسار میں کان والا ایسا کون پُرش ہے جسے شری رگھوناتھ
جی کی لیلا کی کتھا اچھی نہ لگتی ہو۔ جنہیں شری رگھوناتھ جی کی کتھا
اچھی نہیں لگتی۔ اُن ابھاگے جڑ (مورکھ) جیووں کو آتم ہتیارے
ہی جاننا چاہئے۔ ۲

ہری چرتر مانس تمہہ گاوا، سُن میں ناتھ امت سُکھ پاوا
تمہہ جو کہی یہ کتھا سہائی، کاگ بھشنڈی گرڑ پرتی گائی

ہے ناتھ! یہ جو شری رام چرتر مانس آپ نے کہا۔ اُسے سُن کر
ہے ناتھ! میں نے بڑا ہی سُکھ پایا۔ آپ نے جو یہ کہا کہ یہ سُندر
کتھا کاک بھشنڈی جی نے گرڑ جی سے کہی تھی، ۴

برتی گیان بگیان درِڑھ رام چرن اتی نیہہ
بایس تن رگھوپتی بھگتی موہی پرم سندیہہ

سو وہ کوّے کی یونی پا کر بھی ویراگیہ گیان اور وگیان میں
دِرڑھ ہیں۔ اُن کی شری رام جی کے چرنوں میں بے حد پریتی ہے اور
انہیں شری رگھوناتھ جی کی بھگتی بھی حاصل ہے۔ ایک کوّے
میں یہ سامرتھ کہاں۔ اِس بات کی مجھے بھاری شنکا ہو رہی ہے ۵۴

نر سہسر مہہ سُنہو پُراری، کوؤ ایک ہوئے دھرم برت دھاری
دھرم سیل کوٹک مہہ کوئی، بشے بمکھ براگ رت ہوئی

ہے تری پُراری! سُنئے۔ ہزاروں منشوں میں کوئی ایک ورلا
ہی دھرم برت دھاری ہوتا ہے اور کروڑوں دھرم شیل پُرشوں
میں کوئی ورلا ہی ایک وِشے بھوگوں کا تیاگی اور ویراگیہ وان
ہوتا ہے۔ ۱

کوٹ برکت مدھے شُرتی کہئی، سمیک گیان سکرت کوئی لہئی
گیان ونت کوٹک مہہ کوئی، جیون مُکت سکرت جگ سوئی

شرتی کہتی ہے کہ کروڑوں ورکت پرشوں میں سے کوئی ایک
ورلا پرش ہی سچا گیان وان ہوتا ہے اور کروڑوں گیان وان پرشوں
میں سے جگت میں کوئی ورلا ہی جیون مکت ہوتا ہے۔

تنہہ سہسر مہہ سب سکھ کھانی، درلبھ برہم لین وگیانی
دھرم شیل برکت ار گیانی، جیون مکت برہم پر پرانی
سب تے سو درلبھ سر رایا، رام بھگتی رت گت مدمایا
سو ہری بھگتی کاگ کمے پائی۔ وسو ناتھ موہی کہہو سمجھائی

ہزاروں جیون مکتوں میں بھی سب سکھوں کی کھان برہم
میں لین وگیان وان پرش اور بھی درلبھ ہیں۔ دھرم شیل ویراگیوان
گیانی، جیون مکت اور برہم لین ان سب میں بھی ہے۔ مہادیو جی!
وہ پرش درلبھ ہے۔ جو اہنکار اور مایا سے رہت ہو کر شری رام جی
کی بھگتی کو کوتے نے کیسے پایا؟ مجھے سب سمجھا کر کہئے ۔ ۴

رام پرائن گیان رت گناگار متی دھیر
ناتھ کہہو کیہی کارن پائیو کاگ سریر

ہے ناتھ! کہئے۔ ایسا شری رام جی کا بھگت گیانی، گنوں
کا دھام اور دھیر بدھی ہو کر اس نے کوتے جیسے ادھم شریر
کو کس کارن وش پایا؟

یہ پربھو چرت پوتر سہاوا، کہہو کرپال کاگ کہہ پاوا
تمہہ کیہی بھانت سنا مدناری، کہہو موہی اتی کوتک بھاری

ہے کرپالو! بتائیے، اس کوتے نے پربھو کا یہ پوتر اور
سندر چرتر کہاں سے پایا، اور ہے کامدیو کے شترو! یہ بھی
بتلائیے، آپ نے اسے کس پرکار سنا مجھے اس بات پر بڑا بھاری
اچنبھا ہوا ہے۔ ۱

گرڑ مہاگیانی گن راسی، ہری سیوک اتی نکٹ نواسی
تیہی کیہی ہیتو کاگ سن جائی، سنی کتھا منی نکر بہائی

گرڑ جی تو مہاگیانی اور گنوں کے گھر ہیں، بھگوان کے بھگت
اور ان کے بالکل ہی نزدیک رہنے والے ہیں، انھوں نے منی
سماج کو چھوڑ کر کس کارن وش کوتے کے پاس جا کر یہ ہری کتھا
سنی؟ ۲

کہہو کون بدھی بھا سنبادا، دوؤ ہری بھگت کاگ ارگادا

گوری گرا سن سرل سہائی، بولے سو سادر سکھ پائی

کہئے۔ کاگ بھشنڈی اور گرڑ ان دونوں بھگوت بھگتوں کی
بات چیت آپس میں کس پرکار ہوئی؟ پاربتی جی کے سرل اور سندر
بچنوں کو سن کر شو جی بڑے پرسن ہوئے۔ اور وہ بڑے آدر کے
ساتھ بولے۔ ۳

دھنیہ ستی پاون متی توری، رگھوپتی چرن پریتی نہیں تھوری
سنہو پرم پنیت اتہاسا، جو سن سکل لوک بھرم ناسا

ہے ستی! تو دھنیہ ہے۔ تمہاری بڑی ہی پوتر بدھی ہے
رگھوناتھ جی کے چرنوں میں بھی تمہارا بے حد پریم ہے۔ اب وہ
پرم پوتر کتھا سنئے، جسے سن لینے سے سارے لوک کے بھرم
کا ناش ہو جاتا ہے۔ ۴

اپجے رام چرن بسواسا، بھو ندھی تر نر بنہیں پریاسا

اور شری رام جی کے چرنوں میں وشواس پیدا ہوتا ہے،
اور منش بنا ہی کسی کڑے سادھنوں کے سنسار ساگر سے
تر جاتا ہے۔ ۵

ایسے پرشن بہنگ پتی کینہہ کاگ سن جائی
سو سب سادر کہہو سنہو اما من لائی

پنچھی راج گرڑ جی نے بھی کاگ بھشنڈی جی کے پاس جا
کر ایسا ہی سوال کیا تھا۔ ہے پاربتی! میں وہ سب شردھا کے
ساتھ کہوں گا۔ تم غور سے سنو۔ ۵۵

میں جمے کتھا سنی بھو موچنی، سو پرسنگ سنو سمکھی سلوچنی
پرتھم دچھ گرہ تو اوتارا، ستی نام تب رہا تمہارا

اس سنسار بندھن سے چھڑانے والی کتھا کو جس پرکار
میں نے سنا ہے۔ ہے سندر مکھی اور سندر نیتروں والی پاربتی!
وہ پرسنگ سنو۔ پہلے تمہارا جنم پرجاپتی دکش کے گھر ہوا تھا۔ اور
تمہارا نام ستی تھا۔

دچھ جگیہ تو بھا اپمانا، تمہ اتی کرودھ تجے تب پرانا
مم انوچرنہ کینہہ مکھ بھنگا، جانہو تمہ سو سکل پرسنگا

دکش کے یگیہ میں تمہارا نرادر ہوا تھا۔ تب تم نے کرودھ
میں آ کر اپنے پران تیاگ دیئے تھے، اور تب میرے گنوں نے

(سیوکوں نے) یگیہ کو نشٹ کر دیا تھا۔ وہ سارا پرسنگ تم جانتی ہی ہو۔ ۲

تب اتی سوچ بِبَس مَن موریں، دُکھی بھئیوں بیوگ پریہ توریں
سُندر بن گری سرت نِرانگا، کوتُک دیکھت پھریوں بیراگا

تب میرے من میں بڑی چنتا ہوئی۔ ہے پریہ! تب تمہارے وِیوگ میں میں بہت دکھی ہو گیا۔ میں ورکت ہو سُندر بن، پہاڑ، ندی اور تالابوں کے مناظر دیکھتا ہوا گھومتا پھرتا تھا۔

گری سُمیر اُتّر دِسِ دُوری، نیل سیل ایک سُندر بھوُری
تاسو کنک سَیل سُبھ سوہائے، چار چار مورے من بھائے

سُمیرو پربت کے دکھن کی طرف بہت دُور ایک بہت ہی سُندر نیل پربت ہے، اُس کی سُندر سونے سے (سنہری) چوٹیاں ہیں۔ ان میں سے چار سُندر چوٹیاں میرے من کو بہت ہی پیاری لگیں۔ ۳

تِنہ پر ایک ایک بٹپ بِسالا، بٹ پیپر پاکری رسالا
سیل اُپر سر سُندر سوہا، منی سوپان دیکھ من موہا

اُن چاروں چوٹیوں میں ایک چوٹی پہ برگد کا، دوسری پر پیپل کا، تیسری پر پاکر کا اور چوتھی پر آم کا ایک بھاری درخت ہے۔ پربت کے اوپر ایک سُندر تالاب شوبھا پا رہا ہے جس کی منی جڑت سیڑھیوں کو دیکھ کر من موہت ہو جاتا ہے۔ ۵

سیتل امل مدھر جل، جلج بِپُل بہو رنگ
کوجت کل رو ہنس گن، گُنجت منجُل بھرنگ

اُس کا جل شیتل، نرمل اور میٹھا ہے اور اُس میں رنگ برنگے کمل کھلے ہوئے ہیں۔ ہنس گن میٹھے سُر سے بول رہے ہیں اور بھونرے سُندر گُنجار کر رہے ہیں۔ ۵۶

تیہِں گری رُچِر بسے کھگ سوئی، تاسُ ناس کلپانت نہ ہوئی
مایا کرت گُن دوش انیکا، موہ منوج آدی اببیکا

رہے بیاپ سمست جگ ماہیں، تیہی گری نکٹ کبھوں نہیں جاہیں
تہں بسی ہری ہی بھجے جیمی کاگا، سو سنو اُما سہت انورا گا

اُس سُندر پربت پر وہی پنچھی کاگ بھشنڈی رہتا ہے جو پرلے کال میں بھی اُس کا ناش نہیں ہوتا۔ مایا سے رچے ہوئے

بے شمار گُن دوش، موہ، کام آدی اگیان جو سارے جگت میں چھا رہے ہیں، اُس پہاڑ کے نزدیک کبھی پھٹک تک نہیں سکتے۔ وہاں رہ کر جس پرکار وہ کاک بھگوان کا بھجن کرتا ہے۔ ہے اُما! اُسے شردھا کے ساتھ سنو۔ ۲۰۱

پیپر ترو تر دھیان سو دھرئی، جاپ جگیہ پاکری تر کرئی
آم چھانہ کر مانس پوجا، تج ہری بھجن کاج نہیں دوجا

وہ پیپل کے درخت کے نیچے دھیان کرتا ہے، پاکر کے نیچے جپ یگیہ کرتا ہے، آم کی چھایا میں مانسک پوجا کرتا ہے۔ بھگوان کے بھجن کے بغیر اُسے اور کام نہیں ہے۔ ۲

بر تر کہہ ہری کتھا پرسنگا، آوہیں سنہیں انیک بہنگا
رام چرت بچتر بدھی نانا، پریم سہت کر سادر گانا

برڑ کے درخت کے نیچے وہ شری ہری کی کتھاؤں کا پرسنگ کہتا ہے۔ وہاں بے شمار پنچھی آکر ہری کتھا سُنتے ہیں۔ شری رام جی کی سُندر لیلا کو وہ بہت طرح سے پریم کے ساتھ شردھا سے گان کرتا ہے۔ ۴

سُنہیں سکل متی بمل مرالا، بسہیں نرنتر جے تہیں تالا
جب میں جائے سو کوتک دیکھا، اُر اپجا آنند بسیشا

سب نرمل بدھی والے ہنس جو اُس تالاب پر سدا رہتے ہیں اُسے سُنتے ہیں۔ جب میں نے جا کر یہ اچنبھا دیکھا۔ تب میرے من میں بڑا آنند بڑھا۔ ۵

تب کچھ کال مرال تن، دھر تہں کینہ نواس
سادر سُن رگھوپتی گُن، پُنی آئیوں کیلاس

تب میں ہنس کا رُوپ دھارن کر کے کچھ وقت وہاں ٹھہرا اور شری رگھوناتھ جی کے گُنوں کو آدر کے ساتھ سُن کر پھر واپس کیلاش کو چلا آیا۔ ۵۷

گرجا کہیوں سو سب اتہاسا، میں جیہی سمے گئیوں کھگ پاسا
اب سو کتھا سُنہو جیہی ہیتو، گئیو کاگ پہیں کھگ کُل کیتو

ہے پاربتی! میں نے وہ سب اتہاس کہا کہ جس وقت میں کاگ بھشنڈی کے پاس گیا تھا۔ اب وہ کتھا بھی سنو جس کارن کہ کاگ بھشنڈی کے پاس پنچھی کُل کے کیتو گرڑ جی گئے تھے۔ ۱

جب رگھوناتھ کینھ رن کریڑا، سمجھت چرت ہوت موہی بریڑا

اندرجیت کر آپ بندھایو، تب نارد منی گرڑ پٹھایو

مجھے بھگوان کی اُس یُدھ لیلا کی یاد آتے ہی بڑی لجا آتی ہے

جب اُنھوں نے اپنے آپ کو میگھناد کے ہاتھوں سے بندھوا لیا

تب نارد منی جی نے گرڑ جی کو بھیجا۔ ۲

بندھن کاٹ گیو اُرگادا، اُپجا ہردے پرچنڈ وشادا

پربھو بندھن سمجھت بہو بھانتی، کرت بچار اُرگ آراتی

ناگ پھانس کو کاٹ کر سانپوں کے بھکشک گرڑ جی جب

گئے تب اُن کے من میں بڑا بھاری کلیش بڑھا پربھو کے بندھن

کو یاد کر کر کے سانپوں کے دشمن گرڑ جی بہت طرح سے وچار کرنے

لگے۔ ۳

بیاپک برہم برج باگیسا، مایا موہ بار پرم ایسا

سو اوتار سُنیوں جگ ماہیں، دیکھیوں سو پربھاو کچھ ناہیں

جو دیاپک، نِردکار، بانی کے پتی اور مایا موہ سے اتیت

پر برہم پرمیشور ہیں میں نے سُنا تھا کہ اُنھوں نے ہی شری رام جی

کے روپ میں اوتار لیا ہے۔ پر میں نے اُن کا پربھاو تو کچھ

نہیں دیکھا۔ ۴

بھو بندھن تے چھوٹہیں نر جپ جاکر نام،

کھرب نساچر باندھیو ناگ پاس سوئی رام

جن کا نام جپ کر منش سارے بندھن سے چھوٹ

جاتے ہیں۔ اُن شری رام جی کو ایک ناچیز راکشس نے ناگ بندھن سے

باندھ لیا۔ ۵۸

نانا بھانت منھی سمجھاوا، پرگٹ نہ گیان ہردے بھرم چھاوا

کھید کھن من ترک بڑھائی، بھئیو موہ بس تمھرے ہی نائی

گرڑ جی نے بہت طرح سے من کو سمجھایا لیکن اُن کے من

میں گیان پرگٹ نہ ہوا بلکہ اگیان اور بڑھ گیا۔ شنکا کے اس دُکھ سے

دُکھی ہو کر من میں دلیل بازی کر کے وہ تمھاری ہی طرح بھرم وش

ہو گئے۔ ۱

بیاکُل گیو دیورشی پاہیں، کہیسی جو سنسے نج من ماہیں

سُن نارد ہی لاگ ناتی دایا، سُنو کھگ پربل رام کی مایا

دیاکُل ہو کر وہ دیورشی نارد جی کے پاس گئے۔ اُن کے من میں

جو شنکا تھی۔ وہ اُنھوں نے نارد جی کو کہہ سنائی۔ یہ سُن کر نارد جی کو اُن

پر بڑی دیا آئی۔ وہ کہنے لگے۔ ہے پکشی گرڑ! سنئے۔ شری رام جی کی

مایا بڑی ہی بلوان ہے

جو گیانھ کر چت اپہرائی، برییائیں موہ من کرئی

جیہیں بہو بار نچاوا موہی، سوئی بیاپی بہنگ پتی توہی

جو گیانیوں کے چت کو بھی اچھی طرح ہر لیتی ہے۔ اور اُن

کے من کو زبردستی بھرم میں ڈال دیتی ہے۔ جس نے مجھ کو بھی بہت دفعہ ناچ

نچایا ہے۔ ہے پکشی راج! وہی مایا تم پر چھا گئی ہے۔ ۲

مہا موہ اُپجا اُر توریں، مٹہی نہ بیگ کہیں کھگ میریں

چتر آنن پہیں جاہو کھگیسا، سوئی کریہو جیہی ہوئے ندیسا

ہے گرڑ! تیرے انتہ کرن میں بڑا بھاری موہ پیدا ہو گیا ہے۔

یہ میرے سمجھانے سے جلدی دُور نہ ہو گا۔ تم برہما جی کے پاس جاؤ۔ اور

جیسی وہ آگیا دیں۔ ویسا ہی کرنا۔ ۴

اس کہہ چلے دیورشی کرت رام گن گان

ہری مایا بل برنت پنی پنی پرم سجان

ایسا کہہ کر پرم چتر دیورشی نارد شری رام جی کے گن گاتے

اور بھگوان کی مایا کی مہاشکتی کا ورنن کرتے ہوئے چلے۔ ۵۹

تب کھگ پتی برنچی پہں گیئو، نج سندیہ سناوت بھیئو

سُن برنچی رام ہی سر ناوا، سمجھ پرتاپ پریم اتی چھاوا

تب پکشی راج گرڑ برہما جی کے پاس گئے اور اُنھوں نے

اپنی شنکا برہما جی کو کہہ سنائی۔ اُسے سُن کر برہما جی نے شری رام جی

کو سر نوایا اور اُن کے پرتاپ کو سمجھ کر اُن کے ہردے میں بے حد

پریم چھا گیا۔ ۱

من مہہ کرے بچار بدھاتا، مایا بس کبی کووِد گیاتا

ہری مایا کر امت پربھاوا، بپل بار جیہیں موہی نچاوا

برہما جی من ہی من میں وچار کرنے لگے۔ کہ کوی پنڈت

اور گیانی سبھی مایا کے وش میں ہیں۔ شری بھگوان کی مایا کا پربھاو

اپار ہے۔ جس نے مجھ کو بھی بارہا ناچ نچایا ہے۔ ۲

اگ جگ مے جگ ہم اُپراجا، نہیں آچرج موہ کھگ راجا

تب بولے بدھی گر اُسہائی، جان جہیں رام پر بھُتائی

یہ سدا چرچتن سنسار میرا رچایا ہُوا ہے۔ جب یہ کبھی بھی پُتلی بابا ناچ نچاتی ہے۔ تب اگر پنچھی راج گرڑ کو موہ ہو گیا تو اس میں حیرانی کی کیا بات ہے تب بھگوان مہادیو جی سُندر بانی بولے۔ کہ شری رام جی کی مہما کو شری مہادیو جی ہی جانتے ہیں۔ ۳

بنیتیہ سنکہ جہیں جا ہو، تات انت پوچھو جن کا ہو
تہہ ہو نہیں تو سنیہ ہانی، چلیہو ہنگ سُنت ہم بانی

ہے گرڑ! اتم شوجی کے پاس جاؤ۔ ہے تات! اور کسی سے نہ پوچھنا۔ تمہاری سب شنکاؤں کا ناش وہیں ہو گا۔ مہما جی کے بچن سُنتے ہی گرڑ جی چل دیئے۔ ۵۹

پرم آتر بہنگ پتی آئیو تب مو پاس
جات رہیوں کبیر گرہ رہیو اُما کیلاس

تب بڑی بے تابی سے پنچھی راج گرڑ میرے پاس آئے۔ ہے اُما! اُس وقت میں کبیر جی کے گھر جا رہا تھا۔ اور تم کیلاش پر تھیں۔ ۶۰

تیہی مم پد سادر سر ناوا، پنی آپن سندیہ سُناوا
سُن تا کر بنتی مر دو بانی، پریم سہت میں کہیوں بھوانی

گرڑ جی نے آدر کے ساتھ میرے چرنوں میں سر جھکایا اور اپنے دل کی شنکا کہہ سنائی۔ اُن کی بنتی اور کومل بانی کو سُن کر میں نے پریم کے ساتھ اُن سے کہا۔

ملیہو گرڑ مارگ مہنہ موہی، کون بھانت سمجھاؤں توہی
تبہیں ہوئے سب سنیہ بھنگا، جب بہہ کال کریئے ست سنگا

ہے گرڑ! تم مجھے راستہ میں ملے ہو۔ راستہ میں میں تمہیں کس طرح سمجھاؤں؟ سب شنکاؤں کا ناش تو تب ہو جب بہت دنوں تک ست سنگ کیا جائے۔ ۲

سُنئے تہاں ہری کتھا سہائی، نانا بھانت منہہ جو گائی
جیہی مہنہ آدی مدھیہ اوسانا، پربھو پرتی پادیہ رام بھگوانا

اور اُس ست سنگ میں سُندر ہری کتھا سنی جائے جسے منیشوروں نے بہت طرح سے گایا ہے۔ اور جس طرح کے شروع، درمیان اور آخر میں بھگوان شری رام جی ہی وچار نے یوگیہ پربھو ہیں۔ ۳

نت ہری کتھا ہوت جہنہ بھائی، پٹھوؤں تہاں سنہو تم جائی
جائی ہی کا سُنت سکل سنتیہا، رام چرن ہوئیہی اتی نیہا

ہے بھائی! جہاں ہر روز شری رام جی کی کتھا ہوتی ہے، تم کو وہاں بھیجتا ہوں۔ تم جا کر اُسے سنو۔ اُسے سُنتے ہی تمہارا سب بھرم دور ہو جائے گا۔ اور شری رام جی کے چرنوں میں بے حد پریم ہو جائے گا۔ ۴

بنو ست سنگ نہ ہری کتھا تیہی بنو موہ نہ بھاگ
موہ گئیں بنو رام پد ہوئے نہ درڑھ انو راگ

ست سنگ کے بغیر سُننے کو ہری کتھا نہیں ملتی اور اُس کے سُنے بغیر موہ دور نہیں ہوتا۔ موہ کا ناش ہوئے بغیر شری رام جی کے چرنوں میں سچا پریم نہیں ہوتا۔ ۶۱

ملہیں نہ رگھوپتی بنو انوراگا، کیئیں جوگ تپ گیان براگا
اُتر دس سُندر گری نیلا، تہہ رہ کاگ بھشنڈی سُشیلا

چاہے جتنے بھی یوگ، تپ، گیان اور ویراگ کر دیکھیں پریم کے بغیر شری رگھوناتھ جی نہیں ملتے اُتر کی طرف ایک سُندر نیل پربت ہے وہاں پرم سوشیل کاک بھشنڈی جی رہتے ہیں۔ ۱

رام بھگتی پتھ پرم پربینا، گیانی گُن گرہ بہو کالینا
رام کتھا سو کہے نرنترا، سادر سُنہیں ببدھ بہنگ بر

وہ رام جی کی بھگتی کے مارگ میں چتر اور ماہر ہیں۔ وہ گیان وان اور گنوں کے گھر ہیں اور بہت لمبی عمر کے ہیں۔ وہ ہر روز لگاتار شری رام جی کی کتھا کہتے ہیں۔ جسے طرح طرح کے سُندر پنچھی شردھا سے سُنتے ہیں۔ ۲

جائے سُنہو تہنہ ہری گن بھوری، ہوئیہی موہ جنت دکھ دوری
میں جب تیہی سب کہا بجھائی، چلیہو ہرش مم پد سر نائی

وہاں جا کر شری ہری کے گُن گنوں کو سُنو۔ تمہارا موہ سے پیدا ہُوا کلیش مٹ جائے گا۔ میں نے جب سب کچھ سمجھا کر اُسے کہا تب وہ میرے چرنوں میں سر جھکا کر پرسن ہو کر چلا گیا۔ ۳

تاتے اُما نہ میں سمجھاوا، رگھوپتی کرپا مرم میں پاوا
ہوئیہی کینہہ کبہوں ابھیمانا، سو کھوئے چہہ کرپا ندھانا

ہے پاربتی! میں نے اُس کو اس لئے نہیں سمجھایا کہ میں

شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے بھید جان گیا تھا۔ گرڑ نے کبھی
بھیمان کیا ہوگا۔ جس کو کرپا کے بھنڈار شری رام جی دُور کرنا چاہتے ہیں۔
کچھ تیہی تے پتی میں نہیں راکھا، سمجھے کھگ کھگہی کے بھاکھا
پربھو مایا بلونت بھوانی، جاہی نہ موہ کون اس گیانی
اور دوسرے اس کارن بھی شِو نے اُسے اپنے پاس نہیں
رکھا کہ پنچھی پنچھی ہی کی بولی سمجھتے رہتے ہیں۔ ہے پاربتی! پربھو شری رام
جی کی مایا بڑی بلوان ہے۔ ایسا کونسا گیان وان ہے جس کو یہ موہ
نہ لیوے؟

گیانی بھگت سرومنی تری بھوَن پتی کر جان
تاہی موہ مایا نر پامر کرہیں گمان

جو گرڑ جی گیانی بھگتوں میں سب کے سرتاج اور تینوں لوکوں کے
سوامی شری بھگوان کا واہن ہیں۔ اُن کو بھی مایا میں ڈال دیا۔ اسے
دیکھ کر بھی پامر منش اپنی چترائی پر گھمنڈ کرنے سے نہیں ٹلتے۔ ۱۱

ماس پارائن

اٹھائیسواں وشرام

سو بر جی کہتا موہے کو ہے بیرا آن
اس جیہ جان بھجہیں منی مایا پتی بھگوان

یہ مایا جب برہما جی اور شِو جی کو بھی موہ لیتی ہے۔ تو دوسرے
جیوؤں کا تو کہنا ہی کیا۔ من میں ایسا جان کر ہی منی لوگ مایا کے
سوامی بھگوان کو بھجا کرتے ہیں۔ ۶۲

گئیو گرڑ جہہ بسے بھشنڈا، متی اکنٹھ ہری بھگتی اکھنڈا
دیکھ سیل پرسن من بھیؤ، مایا موہ سوچ سب گیؤ

گرڑ جی تب تیز بدھی والے انیہ بھگوت بھگت کاک بھشنڈی
کے پاس گئے۔ اس پربت کو دیکھ کر اُن کا من پرسن ہو گیا اور سب موہ
مایا اور چنتا مٹ گئی۔

کر تڑاگ مجن جل پانا، بٹ تر گئیو ہردے ہرشانا
برِدھ برِدھ بہنگ تہہ آئے، سنے رام کے چرت سہائے

تالاب میں اشنان اور جل پی کر وہ من میں پرسن ہو کر بڑ کے
درخت کے نیچے گئے۔ وہاں شری رام جی کے سُندر چرتر سُننے کے
لئے بوڑھے بوڑھے پنچھی تب آئے ہوئے تھے۔ ۲

کتھا آرمبھ کرے سوئی چاہا، تیہی سمے گئیو کھگ ناہا
آوت دیکھ سکل کھگ راجا، ہرشیؤ بایس سہت سماجا

کاک بھشنڈی کتھا شروع کرنے ہی لگے تھے کہ اتنے میں
پنچھی راج گرڑ وہاں جا پہنچے۔ پنچھیوں کے راجہ گرڑ جی کو آتے دیکھ کر
کاک بھشنڈی سمیت سارا پنچھی سماج پرسن ہو گیا۔ ۳

اتی آدر کھگ پتی کر کینہا، سواگت پوچھ سو آسن دینہا
کر پوجا سمیت انوراگا، مدھر بچن تب بولیؤ کاگا

اُنہوں نے پنچھی راج گرڑ جی کا بہت ہی آدر کیا۔ اُن کی
خیریت پوچھ کر بیٹھنے کے لئے سُندر آسن دیا پھر پریم سہت اُن
کی پوجا کر کے کاک بھشنڈی جی میٹھے شبدوں میں بولے۔ ۴

ناتھ کرتارتھ بھیؤ میں تو درسن کھگ راج
آئسو دیہو سو کروں اب پربھو آئیہو کیہی کاج

ہے ناتھ! ہے پنچھی راج! آپ کے درشن کر کے میں کرتارتھ
ہو گیا ہوں۔ ہے پربھو! اب جو آپ کی آگیا ہو۔ وہی کروں۔ آپ
کس کارن کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں؟ ۶۳

سدا کرتارتھ روپ تمہہ کہہ مردو بچن کھگیس
جیہی کے استتی سادر نج مکھ کینہ مہیس

پنچھی راج گرڑ جی نے کومل بچن کہے۔ آپ تو سدا ہی کرتارتھ
روپ ہیں۔ جن کی بڑائی خود شری شِو جی مہاراج نے آدر کے ساتھ
اپنے مُکھ سے کی ہے۔ ۶۳

سُنہو تات جیہی کارن آئیوں، سو سب بھیؤ درس تو پائیوں
دیکھ پرم پاون تو آشرم، گئیو موہ سنسیہ نانا بھرم

ہے تات! سُنئے میں جس کارن سے آیا ہوں وہ تو سب آپ
کے پرم پوتر آشرم کو دیکھ کر ہی میرا موہ، شنکا اور طرح طرح کے
بھرم سب دُور ہو گئے۔ ۱

اب شری رام کتھا اتی پاونی، سدا سُکھد دُکھ پنج نسانی
ساودھان تات سُنا وُنہ موہی، بار بار بنوؤں پربھو توہی

اب ہے تات! شری رام جی کی بہت ہی پوتر کرنیوالی اور سدا سُکھ دینے والی اور دُکھوں کے سمُوہ کا ناش کرنے والی کتھا مجھ کو شردھا کے ساتھ سُنائیے۔ ہے پربھو! میں بار بار آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ ۲

سُنت گُرڑ کے گرا بنیتا، سرل سپریم سُکھد سپُنیتا
بھیو تاسُ من پرم اُچھاہا، لاگ کہے رگھوپتی گن گاہا

گرڑ جی کے ملائمت بھرے سرل، سُندر، سُکھ دینے والے اور بے حد پوتر بچنوں کو سُنتے ہی کاک بھشنڈی جی کے من میں بڑا بھاری اُتساہ (حوصلہ) ہوا، اور وہ شری رگھوناتھ جی کے گُنوں کی کتھا کہنے لگے۔

پرتھمہیں اتی انوراگ بھوانی، رام چرت سر کہیسی بکھانی
پنی نارد کر موہ اپارا، کہیسی بہوری راون اوتارا

ہے پاربتی! پہلے تو انہوں نے بڑے ہی پریم سے شری رام چرت مانسرور کا ورنن کیا، پھر نارد جی کے اپار موہ کی کتھا کہی اور پھر راون کے جنم کا حال کہہ سُنایا۔ ۳

پربھو اوتار کتھا پنی گائی، تب سسو چرت کہیسی من لائی

پھر شری رام جی کے اوتار لینے کی کتھا گا کر سُنائی پھر بڑی شردھا اور پریم سے من لگا کر شری رام جی کی بال لیلا کا ورنن کیا۔

بال چرت کہہ بِبِدھ بِدھی من مہہ پرم اُچھاہ
رشی آگون کہیسی پنی شری رگھوبیر بیاہ

بڑے اُتساہ بھرے من کے ساتھ اُنہوں نے بہت پرکار سے پربھو شری رام جی کی بال لیلا کی کتھا کہی پھر رشی وشوامتر جی کے ایودھیا میں آنے کا پرسنگ کہہ کر شری رگھوبیر جی کے بیاہ کا ورنن کیا۔ ۴

بہوری رام ابھیشیک پرسنگا، پنی نرپ بچن راج رس بھنگا
پُرباسنہہ کر برہ بشادا، کہیسی رام لچھمن سنبادا

پھر شری رام جی کے راج تلک کا پرسنگ کہا، پھر راجہ دسرتھ کے بچن سے رنگ میں بھنگ پڑ جانے کی کتھا کہی۔ پھر نگر واسیوں کا شری رام جی کے ویوگ کا خیال کر کے دُکھی ہونے اور رونے پیٹنے کا حال کہہ سُنایا اور پھر رام اور لکشمن کی آپس میں جو بات چیت ہوئی وہ ساری کتھا کہہ سُنائی۔ ۱

بپن گون کیوٹ انوراگا، سُرسری اُتر نواس پریاگا
بالمیک پربھو ملن بکھانا، چترکوٹ جمی بسے بھگوانا

شری رام جی کا بن میں جانا، نشاد راج کا اُن کے پرتی پریم گنگا جی سے پار اُتر کر پریاگ راج میں مقام کرنا، والمیک اور پربھو شری رام جی کا ملاپ اور اُن کی آگیا سے چترکوٹ میں جس پرکار بھگوان جی کا ٹھہرنا ہوا، یہ سب پرسنگ کہہ سُنایا۔ ۲

سچو آگون نگر نرپ مرنا، بھرت آگون پریم بہو برنا
کری نرپ کریا سنگ پُرباسی، بھرت گئے جہاں پربھو سُکھ راسی

منتری سمنتر جی کا شری رام جی کو بن پہنچا کر واپس ایودھیا آنا اور اُن کے رام جی کے پرتی بے حد پریم کا ورنن کیا۔ پھر بھرت جی نے راجہ دسرتھ کی انتیشٹی کریا کر کے نگر واسیوں کو ساتھ لے کر جس پرکار سُکھ کے دھام پربھو شری رام جی کے پاس روانگی کی تھی۔ وہ سب حال کہہ سُنایا۔ ۳

پنی رگھوپتی بہو بدھی سمجھائے، لے پادُکا اودھ پُر آئے
بھرت رہن سُرپتی سُت کرنی، پربھو ارو اتری بھینٹ پنی برنی

پھر شری رام جی کے بہت طرح سمجھانے بجھانے پر کھڑاؤں لے کر بھرت جی کے واپس لوٹ آنے کا پرسنگ کہا۔ بھرت جی کا نندی گرام میں تپ کا جیون بسر کرنا۔ اندر پُتر جینت کی نیچ کرنی اور پربھو شری رام جی اور اتری منی کا ملاپ۔ یہ سارا پرسنگ بیان کیا۔ ۴

کہہ برادھ بدھ جیہی بدھی دیہہ تجی سربھنگ
برنی سُتیچھن پریتی پنی پربھو اگست ست سنگ

پھر جس پرکار برادھ مارا گیا اور شربھنگ جی نے شریر تیاگ کیا۔ وہ پرسنگ کہہ سُنایا۔ پھر سُتیکشن جی کے پریم کا ورنن کر کے پربھو شری رام جی اور اگست جی کے ست سنگ کا سارا حال کہہ سُنایا۔ ۳۵

کہہ ڈنڈک بن پاونتائی، گیدھ میتری پنی تیہیں گائی

پنی پربھو پنچ بٹی کرت باسا، بھنجی سکل سنبھہ کی تراسا

پھر پربھو شری رام جی کے جانے سے ڈنڈک بن کا پوتر ہو جانا۔ گیدھ راج کے ساتھ پربھو کی جٹائی کا پرسنگ بھنڈی جی نے گایا۔ پھر جس پرکار پربھو نے پنچ وٹی میں منیم کر کے سب منی منڈلی کے بیچ بھاشن کیا۔ وہ ساری کتھا کہہ سنائی۔ ۱

پنی لچھمن اپدیس انوپا، شوپ نکھا جمے کینہہ کرو پا
کھر دوشن بدھ بہوری بکھانا، جمے سب مرم دساتن جانا

پھر پربھو شری رام جی نے لکشمن جی کو جو لاثانی اپدیش دیا تھا وہ ساری کتھا کہی۔ پھر جس طرح شروپ نکھا کے ناک کان کاٹ کر اُسے بدشکل کیا تھا۔ وہ سارا حال کہہ سنایا۔ پھر کھر اور دوشن کے مارے جانے کا پرسنگ کہا۔ اور راون کا شروپ نکھا سے سب سماچار سننا یہ ساری کتھا کہی۔ ۲

دسکندھر ماریچ بت کہی، جیہی بدھی بھئی سو سب تیہیں کہی
پنی مایا سیتا کر ہرنا، شری رگھوبیر برہ کچھ برنا

پھر راون اور ماریچ کی آپس کی بات چیت کہی۔ پھر مایا کی سیتا کا ہرن اور اُن کے وجوگ میں شری رام جی کے دیاکل ہونے کا پرسنگ کہا۔ ۳

پنی پربھو گیدھ کریا جمے کینہی، بدھی کبندھ سبری گتی دینہی
بہوری برہ برنت رگھوبیرا، جیہی بدھی گئے سروبر تیرا

پھر پربھو شری رام جی نے گیدھ راج جٹایو کا جس طرح سے انتیشٹی سنسکار کیا تھا۔ اور کبندھ کا بدھ کر کے شبری کو اُتم گتی دی تھی۔ وہ سب کتھا کہی۔ پھر جس طرح سیتا جی کے وجوگ میں تڑپتے ہوئے بھگوان پمپا سر کے کنارے گئے۔ وہ سارا پرسنگ کہا۔

پربھو نارد سنباد کہہ ماروتی ملن پرسنگ
پنی سگریو متائی بالی پران کر بھنگ

پھر پربھو شری رام جی اور نارد کی آپس کی بات چیت اور ہنومان جی کے ملنے کا پرسنگ کہہ کر سگریو سے مترتا اور بالی کے پران ناش کی ساری کتھا کہہ سنائی۔

کپی ہی تلک کر پربھو کرت سیل پربرشن باس
برنن برشا سرد ارو رام روش کپی تراس

سگریو کو کشکندھا کا راج تلک دیا اور پربھو کا پربرشن پربت پر مقام کرنا۔ یہ سارا حال کہہ سنایا۔ پھر جس پرکار پربھو نے موسم برسات اور خزاں کا بیان کیا تھا اور سگریو سے کبھی ناراضگی ظاہر کی تھی جس سے کہ سگریو بے حد ڈر گیا تھا۔ وہ ساری کتھا کہی۔ ٦٦

جیہی بدھی کپی پتی کیس پٹھائے، سیتا کھوج سکل دس دھائے
بیبر پربیس کینہہ جیہی بھانتی، کپنہہ بہوری ملا سمپاتی

جس پرکار بانر راج سگریو نے بانروں کو بھیجا اور وہ سیتا جی کی تلاش میں سب طرفوں کو گئے۔ جس پرکار اُنہوں نے بل میں پرویش کیا اور پھر جیسے بانروں کو جٹایو کا بھائی سمپاتی ملا۔ وہ سب کتھا کہی۔ ۱

سنی سب کتھا سمیر کمارا، ناگھت بھیئو پیودھی اپارا
لنکا تیہی پربیس جمے کینہا، پنی سیت ہی دھیرج جمے دینہا

سمپاتی سے ساری کتھا سُن کر پون کمار ہنومان جی جس طرح اپار سمندر کو چھلانگ لگا کر پار ہوئے اور پھر جیسے اُنہوں نے لنکا میں پرویش کیا اور پھر جیسے سیتا جی کو دھیرج بندھائی یہ ساری کتھا کہی۔ ۲

بن اُجار راون ہی پربودھی، پُر دہ ناگھیئو بہوری پیودھی
آئے کپی سب جہنہ رگھورائی، بیدیہی کی کسل سُنائی

اشوک بن کو اُجاڑ کر راون کو سمجھا کر اور لنکا کو آگ میں بھسم کر کے پھر جیسے اُنہوں نے سمندر کو پار کیا اور جس پرکار سب بانر شری رگھوناتھ جی کے پاس آئے اور آ کر اُنہیں شری جانکی جی کی خیریت کی خبر دی وہ ساری کتھا کہی۔ ۳

سین سمیت جتھا رگھوبیرا، اُترے جائے باری ندھی تیرا
ملا بھبھیشن جیہی بدھی آئی، ساگر نگرہ کتھا سنائی

پھر جس طرح سینا سمیت شری رگھو ویر جی سمندر کے کنارے پر جا اُترے اور جس پرکار بھبھیشن جی اُن سے آن ملے۔ وہ سب اور سمندر پر پل باندھنے کی ساری کتھا کہی۔ ۴

سیتو باندھ کپی سین جمے اُتری ساگر پار
گئیو بسیٹھی بیر بر جیہی بدھی بالی کمار

پل باندھ کر جس پرکار بانر فوج سمندر کے پار اُتری اور

جس پرکار بالی کماندھان ہنومان سُت بچ کر گئے۔ وہ سب کتھا کہی ۲۷

نسیچر کیس لڑائی بہوتسی بیدھ پرکار
کنبھکرن گھن ناد کر بل پورش سنگھار

پھر راکشسوں اور بانروں کی لڑائی کا انیک پرکار سے
ورنن کر کے کنبھکرن اور میگھناد کے بل ساہس اور اُن کے مرنے
کی کتھا کہی۔ ۳۷

نسیچر نِکر مرن بدھی نانا، رگھوپتی راون سمر بکھانا
راون بدھ مندودری سوکا، راج بھبھیشن دیو اسوکا

پھر راکشسوں کے لشکر کا مرنا اور شری رگھوناتھ جی اور
راون کے انیک پرکار کے یدھ کا ورنن کیا۔ راون کا مرنا اور مندودری
کا شوک میں ولاپ کرنا۔ بھبھیشن کا راج گدی پر بیٹھنا اور دیوتاؤں
کا شوک رہت ہو جانا یہ سارا پرسنگ کہا ۱۔

سیتا رگھوپتی ملن بہوری، سُر نہ کینہہ استتی کر جوری
پُنی پشپک چڑھ کپنہ سمیتا، اودھ چلے پربھو کرپا نکیتا

پھر سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی کے ملاپ کا پرسنگ
کہا۔ اور جس پرکار دیوتاؤں نے ہاتھ جوڑ کر استتی کی اور پھر بانروں
سمیت جس پرکار پشپک بمان پر چڑھ کر کرپا ندھان پربھو اودھ
پوری کو چلے۔ وہ ساری کتھا کہی۔ ۲

جیہی بدھی رام نگر نج آئے، بایس بسد چرت سب گائے
کہیسی بہوری رام ابھیشیکا، پُر برنت نرپ نیتی انیکا

پھر جس پرکار بھگوان رام اجودھیا میں آئے۔ وہ سب اُتم
کتھا کاک بھشنڈی جی نے ورنن کی۔ پھر شری رام جی کے
راج تلک کی کتھا کہی۔ اور اجودھیا پوری کا اور انیک پرکار
کی راج نیتی کا ورنن کیا۔ ۳

کتھا سمست بھشنڈ بکھانی، جو گیہہ مین تم سن کہی بھوانی
سُن سب رام کتھا کھگ ناہا، کہت بچن من پرم اچھاہا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! اس پرکار بھشنڈی جی نے
گروڑ جی کو وہ ساری کتھا کہہ سنائی جو میں نے تم سے کہی تھی
ساری رام جی کی کتھا کو سن کر پکشی راج گروڑ جی من میں بہت
پرسن ہو کر بچن کہنے لگے۔ ۴

گیو موہ سندیہ سب بھاگیو، رگھوپتی چرت
بھئیو رام پد نیہ تو پرساد بایس تلک

شری رگھوناتھ جی کی سندر لیلا کی کتھا میں نے سنی
جس سے میری شنکائیں مٹ گئی ہیں کاک شرومنی! آپ کی
مہربانی سے شری رام جی کے چرنوں میں میرا پریم ہو گیا۔ ۶۸

موہی بھئیو اتی موہ پربھو بندھن رن مہہ نرکھ
چدانند سندوہ رام بکل کارن کون

پربھو شری رام جی کو ناگ پھانس میں بندھا ہوا دیکھ کر
مجھے بے حد موہ ہو گیا تھا۔ کہ شری رام چندر جی تو سچدانند گھن
ہیں۔ وہ کیوں بیاکل ہیں۔ ۶۸

دیکھ چرت اتی نر انوساری، بھئیو ہردے مم سنسے بھاری
سوئی بھرم اب ہت کر میں مانا، کینہہ انوگرہ کرپا ندھانا

ساوھارن منشوں جیسا بھگوان کا آچرن دیکھ کر میرے
من میں بڑی بھاری شنکا ہو گئی تھی۔ یہ شنکا واستو میں میری
بھلائی کے لئے ہی ہوئی۔ میں ایسا سمجھتا ہوں۔ کرپا ندھان
پربھو نے میرے من میں شنکا پیدا کر کے اور اس کے نوارن
ارتھ آپ کے حکم سے ہری چرتر سننے کا سوبھاگیہ پراپت کرا کے)
مجھ پر بڑی بھاری کرپا کی ہے ۱۔

جو اتی آتپ بیاکل ہوئی، ترو چھایا سکھ جانے سوئی
جوں نہیں ہوت موہ اتی موہی، ملتیوں تات کون بدھی توہی

جو دھوپ سے سخت بیاکل ہو جاتا ہے۔ وہی درخت
کے سایہ کے سکھ آرام کو جانتا ہے۔ ہے تات! اگر مجھے اتنا بڑا
موہ نہ ہوتا۔ تو میں آپ سے کس پرکار ملتا؟ ۲

سنتوں کے ہری کتھا سہائی، اتی بچتر بہو بدھی تم گائی
نگماگم پُران مت ایہا، کہیں سدھ مُنی نہیں سندیہا

اور جیسے بادھوت سندر ہری کتھا سنتا۔ جو کہ آپ نے
بہت پرکار سے گا کر سنائی ہے۔ وید، شاستر اور پرانوں کا یہی مت
ہے اور سدھ اور منی بھی یہی کہتے ہیں۔ اس میں ذرا بھر بھی شک نہیں ہے ۲

سنت بسدھ ملہیں پر تیہی، چتوہیں رام کرپا کر جیہی
رام کرپا تو درسن بھئیو، تو پرساد سب سنسے گیو

سچّے سنت مہاتما اُس پُرش کو ہی ملتے ہیں۔ جس پر کہ شری رام جی کی کرپا درشٹی ہو۔ شری رام جی کی کرپا سے آپ کے درشن ہوئے اور آپ کی کرپا سے میری ساری شنکا مٹ گئی۔ ۴

سُن بہنگ پتی بانی سہت بنے انُوراگ
پُلک گات لوچن سجل من ہرشیو اتی کاگ

پکشی راج گرڑجی کی ملائمت اور پریم بھری بانی سُن کر کاک بھشنڈی جی کا شریر پُلکت ہو گیا آنکھوں میں پریم آنسو ڈبڈبا آئے۔ اور وہ من میں بہت پرسن ہوئے۔ ۶۹

شروتا سُمتی سُسیل سچی کتھا رسک ہری داس
پائے اُما اتی گوپیم اپی سجن کرہیں پرکاس

ہے پاربتی! اچھا تما پُرش جب سندر بدھیمان سوشیل اور پوتر کتھا سے پریم کرنے والے ہری سیوک کو پاتے ہیں تو سب کے سامنے نہ پرگٹ کرنے والے گوڑھ رہسیہ کو بھی وہ ان پر پرگٹ کر دیتے ہیں۔ ۶۹

بولیو کاک بھشنڈی بہوری، نبھگ ناتھ پر پرتی نہ تھوری
سب بدھی ناتھ پوجیہ تمہہ میرے، کرپا پاتر رگھو نایک کیرے

کاک بھشنڈی جی پھر بولے۔ پکشی راج گرڑجی پر اُن کا بہت پریم تھا۔ ہے ناتھ! آپ سب پرکار سے میرے پوجیہ ہیں اور شری رگھوناتھ جی کے کرپا پاتر ہیں۔ ا

تمہہی نہ سنسیہ موہ نہ مایا، مو پر ناتھ کینہہ تمہہ دایا
پٹھے موہ مس کھگ پتی توہی، رگھوپتی دینہہ بڑائی موہی

آپ کو نہ تو کوئی شنکا ہے نہ موہ ہی ہے۔ اور نہ ہی مایا ہی ہے ہے ناتھ! آپ نے تو مجھ پر دیا کی ہے۔ ہے پکشی راج! موہ کا بہانہ کر کے آپ شری رگھوناتھ جی کے بھیجے ہوئے میری عزت افزائی کے لئے یہاں آئے ہیں۔ ۲

تمہہ نج موہ کہی کھگ سائیں، سو نہیں کچھ آچرج گوسائیں
نارد بھو برنچی سنک آدی، جے منی نایک آتم بادی

ہے پکشی راج! آپ نے اپنا موہ کہا۔ سو ہے گوسائیں! یہ کچھ اچنبھے کی بات نہیں ہے۔ نارد جی، شوجی، برہماجی اور سنک آدی جو آتمو دیتا ہیں۔ ۳

موہ نہ اندھ کینہہ کیہی کیہی، کو جگ کام نچاوہ نہ جیہی
ترسناں کیہی نہ کینہہ بورا ہا، کیہی کر ہردہ کرودھ نہیں داہا

اُن میں سے اس موہ نے کس کس کو موہت نہیں کیا؟ جگت میں ایسا کون ہے جس کو کام نے نہ نچایا ہو؟ ترشنا نے کس کو پاگل نہیں بنایا؟ کرودھ اگنی نے کس کے ہردے میں جلن پیدا نہیں کی؟ ۴

گیانی تاپس سُور کبی کو بد گُن آگار
کیہی کے لوبھ بڈمبنا کینہہ نہ ایہیں سنسار

گیانی، تپسوی، شورویر، کوی، پنڈت اور گنوان (گنوں کا بھنڈار) ایسا کون ہے جس کا لوبھ نے خاکہ نہ اُڑایا ہو۔ ۷۰

شری مد بکر نہ کینہہ کیہی پربھتا بدھر نہ کاہی
مرگ لوچن کے نین سر کو اس لاگ نہ جاہی

دولت کے گھمنڈ نے کس کو بد مزاج نہیں بنایا؟ حکومت کے نشے نے کس کو بہرہ نہیں کیا؟ ایسا کون ہے۔ جسے مرگ نینی (چشم آہو) سندری کے نین بان (تیر نگاہ) نے زخمی نہ کیا ہو؟ ۷۰

گُن کرت سنیہ پات نہیں کیہی، کوؤ نہ مان مد تجیو نبیہی
جوبن جور کیہی نہیں بلکاوا، ممتا کیہی کر جس نہ نساوا

گنوں کا کیا ہوا سرسام کسے نہیں ہوا؟ ایسا کوئی نہیں ہے جسے مان اور مد نے بغیر اپنی لاگ لگائے کورا چھوڑا ہو۔ جوانی کے بخار نے کس کو جوش نہیں دلایا؟ اور ممتا نے کس کے یش (مان عزت) کا ناش نہیں کیا؟

مچھر کاہی کلنک نہ لاوا، کاہی نہ سوک سمیر ڈلاوا
چنتا سانپنی کو نہیں کھایا، کو جگ جاہی نہ بیاپی مایا

حسد نے کس کو کلنکت نہیں کیا؟ شوک روپی ہوا نے کس کے من کو ڈانواں ڈول نہیں کیا؟ چنتا روپی ناگن نے کس کو نہیں کھا لیا؟ سنسار میں ایسا کون ہے۔ جس پر مایا نہ چھائی ہو؟ ۲

کیٹ منورتھ دارو سریرا، جیہی نہ لاگ گھن کو اس دھیرا
سُت بت لوک ایشنا تینی، کیہی کے متی انہہ کرت نہ ملینی

منورتھ گھن کا کیڑا ہے۔ اور شریر روپی لکڑی کو یہ منورتھ روپی گھن نہ لگا ہو، پتر، دھن اور شہرت ان تینوں پر بل اچھیاؤں

نے کس کی بُدھی کو نہیں بگاڑ دیا ہے ؟ ۳

بیہ سب مایا کر پربل پرارا ، پربل امت کو برنے پارا
سوچر انن جاہی ڈیراہیں ، اپر جیو کیہی لیکھے ماہیں

یہ سب مایا کا اتنا طاقتور کٹمب ہے کہ جس کی اپار شکتی کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ شیو جی اور برہما جی تک بھی اس سے ڈرتے ہیں۔ تب دوسرے جیووں کی گنتی ہی کیا ہے ۴

بیاپ رہیو سنسار مہنہ مایا کٹک پرچنڈ
سیناپتی کام آدی بھٹ دمبھ کپٹ پاکھنڈ

مایا کی پرچنڈ سینا سنسار میں چھائی ہوئی ہے ، کام ، کرودھ آدی اس کے سیناپتی ہیں اور دمبھ و کپٹ اور پاکھنڈ جیسا بلوان یودھا ہیں۔ ۷۱

سو داسی رگھوبیر کے سمجھیں متھیا سوپی
چھوٹ نہ رام کرپا بنو ناتھ کہیو پد روپی

وہ مایا شری رگھوبیر جی کی داسی ہے اگرچہ وچار کرنے پر تو وہ متھیا ہی ٹھہرتی ہے لیکن سروپ سے متھیا ہونے پر بھی رام جی کی کرپا بنا اس سے چھٹکارا نہیں ملتا۔ ہے ناتھ! یہ میں پرتگیا کر کے کہتا ہوں (بطاقت دعویٰ سے کہتا ہوں) ۷۱

جو مایا سب جگ ہی نچاوا ، جاسُ چرت لکھ کاہوں نہ پاوا
سوئی پربھو بھرو بلاس کھگ راجا ، ناچ نٹی اِو سہت سماجا

جو مایا ساری دنیا کو نچاتی ہے اور جس کے چرتر (لیلا) کو کوئی بھی نہیں دیکھ پاتا ہے ، ہے پکشی راج گرڑ جی! وہی مایا شری رام جی کی بھرکُٹی کے اشارے ہی سے اپنے سماج سمیت نٹ کی طرح ناچتی ہے۔

سوئی سچدانند گھن راما ، اج بگیان روپ بل دھاما
بیاپک بیاپیہ اکھنڈ اننتا ، اکھل اموگھ شکتی بھگونتا

شری رام جی وہی سچدانند گھن ہیں۔ جو اجنما ، وگیان سروپ روپ اور بل کے گھر ہیں۔ وہ ویاپک ، وشو روپ ، اکھنڈ ، اننت ، سمپورن ، اموگھ شکتی (جس شکتی کا کبھی وار خالی نہ جاتا ہو) بیکت بھگوان ہیں۔

اگن ادبھر گرا گوتیتا ، سب درسی انوَدیہ اجیتا ،

نرمم نراکار نرموہا ، نتیہ نرنجن سکھ سندوہا ،

وہ نرگن ہیں ، سب سے بڑے ہیں۔ بانی اور اندریوں سے پرے ہیں۔ درشیہ جگت کے ایک مانر درشٹا ہیں ، نردوش اجے ، ممتا سے رہت نراکار ، گیان سروپ ، انتیہ ، مایا انیت اور سکھ کی راشی ہیں۔ ۲

پرکرتی پار پربھو سب اُرباسی ، برہم نریہہ برج ابناسی
اہاں موہ کر کارن ناہیں ، ربی سنمکھ تم کبھوں کہ جاہیں

وہ پرکرتی سے پرے ہیں۔ سب کے ایک مات سوامی ہیں اور سب کے ہردوں میں بستے ہیں۔ وہ اچھا رہت ، نروکار ، ابناشی برہم ہیں۔ ان شری رام جی میں موہ کا کارن نہیں ہے ، کیا تاریکی کی گھٹا ہیں کبھی سورج کے سامنے ٹھہر سکتی ہیں ۔ ۴

بھگت ہیتو بھگوان پربھو رام دھریو تنو بھوپ
کئے چرت پاون پرم پراکرت نر انو روپ

بھگوان پربھو شری رام جی نے بھکتوں کے ہت ارتھ راجہ کا شریر دھارن کیا اور سادھارن منشوں کی طرح پرم پوتر چرتر کئے ،،

جتھا انیک بیش دھر نرتیہ کرے نٹ کوئے
سوئی سوئی بھاو دکھاوے آپن ہوئے نہ سوئے

جیسے کوئی ایکٹر بہت سے بھیس دھارن کر کے ناچ کرتا ہے اور ویسے ہی ویسے بھاو دکھلاتا ہے۔ جیسا کہ اس کا سروپ بنا ہوا ہے (اگر وہ راجہ کا بھیس دھارن کرتا ہے تو راجاؤں جیسی لیلا کرتا ہے اور اگر چور کا بھیس دھارن کرتا ہے ، تو چور کا پارٹ ادا کرتا ہے) پر آپ اپنے اصلی سروپ میں تو وہ ویسے کا ویسا ہی بنا رہتا ہے اس کے اصلی سروپ میں تو کوئی انتر نہیں ہوتا۔ ۷۲

اسی رگھوپتی لیلا اُرگاری ، دنج بموہن جن سکھ کاری
جے متی ملن بشے بس کامی ، پربھو پر موہ دھریں اِمی سوامی

ہے گرڑ جی! شری رگھوناتھ جی کی بھی ایسی ہی لیلا ہے جو راکشسوں کو موہ میں ڈالتی ہے اور بھکتوں کو سکھ دینے والی ہے۔ ہے سوامی! جو منش ملن بدھی والے ، وشیوں میں اندھے کامی پرش ہیں وہی پربھو پر اس پرکار موہ کا آروپ (دوش لگایا) کرتے ہیں۔ ۱

نین دوش جا کہہ جب ہوئی ، پیت برن سسی کہہ کہہ سوئی

جب جیہی دس بھرم ہونے گھگیا، سو کہنہ پچھم اُدیو ونیسا ؎

جب کسی کو نتر دوش (خلل بصارت، یرقان وغیرہ) ہوتا ہے۔ تب وہ چندرما کو پیلے رنگ کا کہتا ہے، ہے پنچھی راج گرڑ! جب کسی کو دشا کا بھرم ہو جاتا ہے۔ تب وہ کہتا ہے کہ سورج پچھم سے نکلا ہے۔ ۲

نوکارُوڑھ چلت جگ دیکھا، اچل موہ بس آپ ہی لیکھا
بالک بھرم ہیں نہ بھرم ہیں گرہادی، کہہیں پرسپر متھیا بادی

ناؤ چڑھا ہوا پُرش جیسے موہ وش اپنے آپ کو تو ستھر (ساکن) سمجھتا ہے اور دُنیا کی دوسری چیزوں کو چلتی ہوئی (متحرک) دیکھتا ہے۔ بالک گھومتے ہیں۔ پر گھر وغیرہ نہیں گھومتے۔ پر وہ ایک دوسرے کو جھوٹا ٹھہراتے ہیں۔ ۳

ہری بشیک اس موہ بہنگا، سپنے ہوں نہیں اگیان پرسنگا
مایا بس متی مند ابھاگی، ہردے جمنکا بہو بدھی لاگی

ہے گرڑ جی! بھگوان کے وشے میں موہ کی کلپنا بھی ایسی ہی ہے۔ بھگوان میں تو اگیان کا پرسنگ سپنے میں بھی نہیں ہے۔ لیکن جو مایا کے وش، مند بدھی بدنصیب ہیں اور جن کے ہردے میں طرح طرح کے اگیان روپی پردے پڑے ہوئے ہیں۔ ۴

تے سٹھ ہٹھ بس سنسیہ کرہیں، نج اگیان رام پر دھرہیں
وہ مورکھ ہٹھ کے وش ہو کر ایسی شنکا کیا کرتے ہیں اور اپنا اگیان شری رام جی پر دھرتے ہیں جیسے دوش تو اُلو کی اپنی آنکھوں میں ہے۔ لیکن وہ دن کو ہی اندھیری رات مانتا ہے) ۵

کام کرودھ مد لوبھ رت گرہ آسکت دکھ روپ
تے کمے جانہیں رگھوپتی ہی مورکھ پرے تم کوپ

جو کام کرودھ، مد اور لوبھ میں پریتی لگائے ہوئے ہیں اور دکھ روپ گرہست میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ شری رگھوناتھ جی کو کیسے جان سکتے ہیں؟ وہ مورکھ تو اندھیرے کنوئیں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ۷۳

جیسے گیتا میں بھی بھگوان نے کہا ہے: ہے ارجن! اگیانی لوگ میرے پرم اوناشی اور سروتم بھاؤ کو نہ جانتے ہوئے مجھ امورتی مان (نراکار) کو منش شریر میں آیا ہوا مورتی مان (ساکار)

سمجھتے ہیں۔" ۷۔۲۴

"جس پرکار شدھ پرکاش سارے لوک کی آنکھ ہوتا ہوا بھی لوگوں کی آنکھوں سے باہری دوش سے لپت نہیں ہوتا اسی پرکار ایک اکیلا آتما سب بھوتوں کا انتر آتما ہوتا ہوا بھی بھوتوں کے باہری دکھوں سے لپت نہیں ہوتا" ۲۰۔۵۔۱۱ کٹھ ۲۰، ۵، ۱۱

"ایک ہی دیو سب بھوتوں میں گوڑھ و سروویاپی اور سب کا انتر آتما ہے۔ وہی کرموں کا ادھار سب پرانیوں میں بسا ہوا سب کا ساکشی، سب کو چیتنا دینے والا اور سب اُپادھیوں کے دوشوں سے رہت شدھ اور نرگن ہے" شوتیا شوتر اپنشد ۶۔۱۱

نرگن روپ سلبھ اتی سگن جان نہیں کوئے
سگم اگم نانا چرت سُن منی من بھرم ہوئے

بھگوان کا نرگن روپ تو سہج ہی میں سمجھ میں آ جاتا ہے۔ لیکن سگن روپ کو کوئی نہیں جانتا۔ سگن روپ دھارن کر کے لیلا مانز سے بھگوان نانا پرکار کے ایسے سہج اور کٹھن چرتر کرتے ہیں کہ جن کو سن کر منیشوروں کے من کو بھی بھرم ہو جاتا ہے۔

سنو کھگیس رگھوپتی پربھتائی، کہیوں جتھا متی کتھا سہائی
جیہی بدھی موہ بھئیو پربھو موہی، سو سب کتھا سناؤں توہی

ہے پکشی راج گرڑ جی! شری رگھوناتھ جی کی مہما سنئے۔ میں اپنی بدھی کے مطابق یہ سندر کتھا کہتا ہوں۔ ہے پربھو! مجھے جس پرکار بھرم ہوا، وہ سب کتھا بھی آپ کو سناتا ہوں۔ ۱

رام کرپا بھاجن تم تاتا، ہری گن پریتی موہی سکھداتا
تاتے نہیں کچھ تمہیں دُراؤں، پرم رہسیہ منوہر گاؤں ۲

ہے تات! آپ شری رام جی کی کرپا کے پاتر ہیں۔ شری بھگوان کے گنوں میں آپ کی پریم ہے۔ جو گن کہ مجھ کو سکھ دینے والے ہیں۔ بھگوان کے گنوں میں آپ کی پریتی کو دیکھ کر میں آپ سے کچھ بھی چھپا نہیں رکھتا اور گوڑھ بھید کی باتیں آپ کو گا کر سناتا ہوں۔ ۲

سنہو رام کر سہج سبھاؤ، جن ابھیمان نہ راکھہیں کاؤ
سنسرت مول سول پردنانا، سکل سوک دایک ابھیمانا

شری رام جی کا سہج سبھاؤ سنئے! وہ اپنے بھگتوں میں کبھی بھی ابھیمان نہیں رہنے دیتے کیونکہ ابھیمان جنم مرن روپی

سنسار کا مول کارن ہے اور طرح طرح کے کلیشوں اور سب شوکوں

اور رنج و غم کا دینے والا ہے ۔ ۳

تاتے کرہیں کرپا ندھی دوری، سیوک پر ممتا اتی تھوری

جیسے شیو تن برن ہوئے گوسائیں، مات چداو کمٹن کی نائیں

چونکہ بھگتوں سے شری رام جی کو بہت ہی پریم ہے اس

لئے کرپا ندھان بھگوان شری رام بھگتوں کے اس دُکھدائک الجھیان

کو دُور کر دیتے ہیں سے سوامی! جیسے جب بچے کے شریر میں پھوڑا

ہو جاتا ہے تو ماتا اُس پھوڑے کو تیز نشتر سے چرا ڈالتی ہے اگرچہ بظاہر

ماتا کی یہ کرنی بڑی کٹھور معلوم ہوتی ہے مگر تو یہ بالک پر اُس کے بے حد

پریم کے کارن اُس کی بھلائی کے لئے ہی ہوتی ہے ۔ ۴

جدپی پرتھم دکھ پاوے روو بے بال ادھیر

بیادھی ناس ہت جننی گنت نہ سو سسو پیر

اگرچہ نشتر لگتے وقت بچہ دُکھ پاتا ہے اور بے حال ہو کر

روتا پیٹتا ہے تو بھی اُس روگ کو ناش کرنے کے خیال سے ماتا

بچے کے رونے پیٹنے کی طرف بالکل دھیان نہیں دیتی اور پھوڑے

کو چیر ڈالتی ہے ۔ ۷۴

تمے رگھوپتی نج داس کر ہرہیں مان ہت لاگ

تلسی داس ایسے پربھوہی کس نہ بھجیہ بھرم تیاگ

اسی پرکار شری رگھوناتھ جی بھگتوں کے ہت اور نمت اُن کے

ابھیمان کو ہر لیتے ہیں، تلسی داس جی کہتے ہیں کہ ایسے پربھو کو سب موہ

سے رہت ہو کر کیوں نہیں بھجتے؟ ۷۴

رام کرپا اپنی جڑتائی، کہیوں کھگیس سنہو من لائی

جب جب رام منج تن دھر ہیں، بھگت ہیتو لیلا بہو کر ہیں

ہے پنچھی راج گرڑ جی! اب شری رام چندر جی کی کرپا اور اپنی

مُورکھتا کا بیان کرتا ہوں، من لگا کر سنئے جب جب شری رام چندر

جی منش شریر دھارن کرتے ہیں اور بھگتوں کے ہت ارتھ بہت

سی لیلا کرتے ہیں۔

تب تب اودھ پوری میں جاؤں، بال چرت بلوک ہرشاؤں

جنم مہا اتسو دیکھیوں جائی، برش پانچ تہہ رہوں لوبھائی

تب تب ہی ایودھیا پوری جاتا ہوں اور اُن کی لیلا کو دیکھ

کر پرسن ہوتا ہوں۔ میں وہاں جا کر شری رام جی کا جنم اتسو دیکھتا ہوں اور

بھگوان کی بال لیلا کو دیکھنے کے لئے للچایا ہوا پانچ برس تک وہاں

رہتا ہوں ۔ ۲

اشٹ دیو مم بالک راما، سوبھا بپش کوٹ ست کاما

نج پربھو بدن نہاری نہاری، لوچن سپھل کروں اُرگاری

ہے گرڑ جی! اُن کے شریر میں ہزاروں کامدیوؤں کی شوبھا ہے

اُن بالک رام اپنے اشٹ دیو پربھو کا مُکھ دیکھ کر میں اپنے نیتروں

کو سپھل کرتا ہوں ۔ ۳

لگھو بایس بپو دھری ہری سنگا، دیکھیوں بال چرت بہو رنگا

چھوٹے سے کوّے کا شریر دھر کر اور بھگوان کے ساتھ

ساتھ پھر کر میں اُن کی طرح طرح کی بال لیلاؤں کو دیکھتا ہوں ۴

لرکائیں جہہ جہہ پھر ہیں، تہہ تہہ سنگ اڑاؤں

جوٹھن پرے اجر جہہ سو اٹھائے کر کھاؤں

بال اوستھا میں بھگوان رام جہاں جہاں پھرتے ہیں وہاں

وہاں میں بھی اُن کے ساتھ ساتھ اُڑتا ہوں اور آنگن میں اُن

کے کھانے کی جو جوٹھن ادھر اُدھر پڑی ہوتی ہے وہ میں

اٹھا کر کھاتا ہوں ۷۵

ایک بار اتی سب چرت کئے رگھو بیر

سمرت پربھو لیلا سوئے پلکت بھیو شریر

ایک بار شری رگھوبیر جی نے سب بال لیلا انتہائی

خوبی سے کی۔ پربھو کی اُس لیلا کا سمرن کرتے ہی پریم کے مارے

کاک بھسنڈی جی کی شریر کی روئیں کھڑی ہو گئیں ۔ ۷۵

کہے بھسنڈ سنہو کھگ نائک، رام چرت سیوک سکھدائک

نرپ مندر سندر سب بھانتی، کھچت کنک منی نانا جاتی

بھسنڈی جی کہنے لگے۔ ہے پنچھی راج! سنئے شری

رام جی کی لیلا سیوکوں کو سُکھ دینے والی ہے، ایودھیا کا راج

محل سب پرکار سے سندر ہے جس سورن محل میں طرح طرح

کی قسموں کے رتن جڑے ہوئے ہیں۔ ۱

برن نہ جائے رُچر انگنائی، جہہ کھیلہیں نت چاریو بھائی

بال بنود کرت رگھورائی، بچرت اجر جننی سکھدائی

اُس محل کے سُندر آنگن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا جہاں
پر کر چاروں بھائی ہر سَند کھیلتے ہیں۔ شری رگھوویر جی ماتا کو سکھ
دینے والی بال کریڑا کرتے ہیں۔ اور آنگن میں وچر (گھوم) رہے
ہیں۔ ۱

مرکت مردُول کلیور سیاما، انگ انگ پرتی چھبی بہُ کاما
نور اجیو ارُن مردُو چرنا، پدج رُچر نکھ سسی دُت ہرنا
نیل منی کے سمان سُندر چمکیلا نازک شیام شریر ہے۔
جس کے انگ انگ میں بہت سے کام دیوؤں کی شوبھا چھائی
ہوئی ہے۔ سنئے کھلے ہوئے کمل کے سمان لال لال نازک پاؤں
ہیں۔ سُندر انگلیاں ہیں اور ناخن اپنے تیج سے چندرماں کی چمک
کو ہرتے ہیں۔ ۲

للت انگ کلس آدک چاری، نوپُر چارُ مدھُر رَو کاری
چارُو پُٹ منی رچت بنائی، کٹی کنکنی کل مُکھر سہائی
تلوے میں بجر، انکش، دھوجا اور کمل، یہ چاروں سُندر
ریکھائیں ہیں، چرنوں میں میٹھا شبد کرنے والے سُندر نوپُر (پاؤں
کا زیور) ہیں۔ رتنوں سے جڑت سُندر سونے کی کردھنی کا شبد
بہت ہی سُہاونا لگ رہا ہے۔ ۳

ریکھا ترے سُندر اُدر نابھی رُچر گمبھیر
اُر آیت بھراجت بِبدھی بال بھوشن چیر
چھاتی پر سُندر تین ریکھائیں ہیں۔ نابھی سُندر اور
گہری ہے۔ چھاتی چوڑی ہے اور اُس پر انیک پرکار کے بچّوں
کے زیور اور لباس شوبھا پا رہے ہیں۔ ۷۶

ارُن پان نکھ کرج منوہر، باہُو بسال بِبھوشن سُندر
کندھ بال کیہری در گریوا، چارُ چِبُک آنن چھبی سیوا
لال کمل کے سمان سُندر ہاتھ ہیں۔ ناخن اور انگلیاں
من کو موہنے والی ہیں اور لمبے بازوؤں پر سُندر زیور سجے ہوئے
ہیں۔ شیر کے بچے کے سمان سُندر اور دشال کندھے ہیں۔ اور
شنکھ کے سمان کنٹھ ہے۔ ٹھوڑی سُندر اور چہرہ تو شوبھا کی
حد ہی ہے۔ ۱

کل بل بچن ادھر ارُنارے، دُئے دُئے دسن بسد برارے

للت کپول منوہر ناسا، سکل سُکھد سسی کر سم ہاسا
توتلے بچن ہیں۔ ہونٹ لال لال ہیں، صاف، سُندر
اور چھوٹے چھوٹے اوپر اور نیچے دو دو دانت ہیں۔ سُندر
منوہر گال ہیں۔ منوہر ناک ہے اور سب سُکھوں کو دینے والی
چندرما کی کرنوں کے سمان سُندر مسکراہٹ ہے۔ ۲

نیل کنج لوچن بھو موچن، بھراجت بھال تلک گوروچن
بکٹ بھرکُٹی سم شرون سہائے، کُنچت کچ میچک چھبی چھائے
نیل کمل کے سمان سُندر نیتر ہیں جو جنم مرن روپی بندھن
سے چھڑانے والے ہیں۔ ماتھے پر گوروچن کا تلک شوبھا پا رہا ہے
بھوویں ٹیڑھی ہیں۔ کان دونوں ایک جیسے اور سُندر ہیں۔ کالے
گھنگھرالے بالوں کی شوبھا چھا رہی ہے۔

پیت جھین جھنگلی تن سوہی، کلکن چتون بھاوت موہی
رُوپ راسی نرپ اجر بہاری، ناچہیں نج پرتی بمب نہاری
پیلے رنگ کا اور باریک کرتہ شریر پر شوبھا پا رہا ہے اُن
کی کلکاری اور چِتوَن تو میرے من کو بہت ہی بھاتی ہے راج محل
میں وچرتے ہوئے رُوپ کے بھنڈار شری رام جی اپنی پرچھائیں
کو دیکھ کر ناچتے ہیں۔ ۴

موہی سن کرہیں بِبدھ بدھی کریڑا، برنت موہی ہوت اتی برِیڑا
کلکت موہی دھرن جب دھاوہیں، چلیوں بھاگ تب پُوپ دکھاوہیں
اور مجھ سے بہت پرکار کے کھیل کرتے ہیں۔ جن کا ورنن
کرتے مجھے لجّا آتی ہے، کلکاری مار کر جب وہ مجھے پکڑنے دوڑتے
تب میں بھاگ جاتا۔ یہ دیکھ کر پربھو مجھے میٹھی پوری دکھلاتے
تھے۔ ۵

آوت نِکٹ ہنسہیں پربھو بھاجت رُدن کراہیں
جاؤں سمیپ گہن پد پھر پھر چتے پراہیں
میرے نزدیک آنے پر پربھو ہنستے ہیں اور بھاگ جانے
پر روتے ہیں۔ اور میں جب اُن کے چرنوں کو چھونے کے لئے
پاس جاتا ہوں تب وہ پچھلے پاؤں میری طرف دیکھتے ہوئے
بھاگ جاتے ہیں۔ ۷۷

پراکرت سسو اِو لیلا دیکھ بھیو موہی موہ

کون چرتر کرت پربھو سچدانند سندرہ ؎

سادھا ان بھگوان جیسی اُن کی لیلا کو دیکھ کر مجھے شنکا ہوئی کہ سچدانند گھن پربھو کے اِن چرتروں میں کیا رہسیہ ہے؟

ایتنا من آنت کھگ رایا، رگھوپتی پریرت بیاپی مایا
سو مایا نہ دکھد موہی کاہیں، آن جیو اوسنسرت ناہیں

ہے پنچھی راج! من میں اس شنکا کے اُٹھتے ہی شری رگھوناتھ جی کی پریرنا سے پریری ہوئی مایا مجھ پر چھا گئی۔ لیکن وہ مایا مجھے نہ تو دکھ آنک جان پڑی اور نہ ہی دوسرے جیووں کی بھانت مجھے جنم مرن سنسار بندھن میں ڈالنے والی ہوئی کیوں کہ میں امرہوں

ناتھ اہاں کچھ کارن آنا، سنہو سو ساودھان ہری جانا
گیان اکھنڈ ایک سیتابر، مایا بسیہ جیو سچراچر

ہے ناتھ! یہاں کچھ اور ہی کارن ہے۔ وشنو بھگوان کے واہن گرڑ جی! اُسے ایکاگر من ہو کر سنئے۔ ایک سیتاپتی شری رام جی اکھنڈ گیان سروپ ہیں۔ اور سب جڑ چیتن جیو ہیں۔ وہ مایا کے آدھین ہیں۔ ۲

جوں سب کیں رہ گیان ایکرس، ایسور جیو ہی بھید کہہ کس
مایا بسیہ جیو ابھیمانی، ایس بسیہ مایا گن کھانی

اگر سب جیووں کو اکھنڈ گیان رہے تو بتاؤ پھر جیو اور ایشور میں بھید ہی کیا رہ گیا؟ ابھیمانی جیو مایا کے وش میں ہیں اور تینوں گنوں کی کھان مایا ایشور کے وش میں ہے۔ ۳

پربس جیو سوبس بھگونتا، جیو انیک ایک شری کنتا
مدھا بھید جدپی کرت مایا، بنو ہری جائے نہ کوٹ اُپایا

جیو پرتنتر ہے اور بھگوان سوتنتر ہیں۔ جیو انیک ہیں اور لکشمی پتی بھگوان رام ایک ہیں۔ اگرچہ جیو اور بھگوان میں یہ بھید مایا کی اپادھی کی وجہ سے ہے اس لئے اسست ہے تو بھی بھگوان کے بھجن بنا کروڑوں اُپائے کرنے پر بھی یہ اُپادھی کرت بھید دور نہیں ہوتا۔ ۴

رام چندر کے بھجن بنو جو چہہ پد نربان
گیان ونت اپی سو نر پشو بنو پوچھ بشان

شری رام چندر جی کے بھجن بنا جو موکش پد چاہتا ہے وہ منش گیان وان ہونے پر بھی پونچھ اور سینگوں کے بغیر پشو ہے۔ ۸۔

راکاپتی شوڈس اُتھہیں تارا گن سمدائی
سکل گرنہہ دو لائیے بنو ربی رات نہ جائی

سولہ کلا سمپورن چندرما سب تاراؤں کی منڈلی کے ساتھ چڑھ جائے اور سب پربتوں میں داوانل (بڑی بھیانک بن کی آگ) لگا دی جائے۔ تو بھی سورج کے چڑھے بغیر رات نہیں کہی جا سکتی۔

ایسیہیں ہری بنو بھجن کھگیسا، مٹے نہ جیون کیر کلیسا
ہری سیوک ہی نہ بیاپ اودیا، پربھو پریرت بیاپے تیہی بدیا

ہے پنچھی راج! اسی پرکار شری ہری کے بھجن بنا جیووں کا کلیش نہیں مٹ سکتا۔ ہری بھگتوں پر اودیا کا کچھ پربھاؤ نہیں پڑتا کیونکہ پربھو کی پریرنا سے اُن پر ودیا کا پرکاش ہو جاتا ہے۔ ۱

بھگوان نے گیتا میں بھی کہا ہے "جو بھگت جن پریم پوروک سدا میرا بھجن کرتے ہیں۔ میں انہیں وہ بدھی یوگ دیتا ہوں۔ جس سے وہ مجھے پہنچ جاتے ہیں۔ اُن کے ہرت اندر میں اودیا سے بڑھے ہوئے اندھکار کو آتم بھاؤ میں سنتھت ہوا جگمگاتے گیان دیپک سے ناش کرتا ہوں۔" ۱۰۔۱۰۔۱۱

تاتے ناس نہ ہوئے داس کر، بھید بھگتی بادھے بہنگ بر
بھرم تیں چکت رام موہی دیکھا، بہنسے سو سنو چرت بسیشا

ہے پنچھی راج! اس لئے داس کا ناش نہیں ہوتا اور بھید بھگتی بڑھتی ہے۔ شری رام جی نے جب مجھے موہ سے پریشان دیکھا۔ تب وہ ہنسے۔ وہ ادبھت چرتر سنئے۔ ۲

تیہی کوتک کر مرم نہ کاہوں، جانا انج نہ مات پتا ہوں
جانو پانِ دھائے موہی دھرنا، سیامل گات ارن کر چرنا

اس تماشے کا بھید کسی نے نہ جانا۔ نہ تو چھوٹے بھائیوں کو کچھ پتہ چلا اور نہ ماتا پتا کو ہی۔ زانو اور ہاتھوں کے بل وہ شیام شریر لال ہاتھ اور پاؤں والے پربھو شری رام مجھے پکڑنے کو دوڑے۔ ۳

تب میں بھاگ چلیئوں اُرگاری، رام گہن کہنہ بھجا پساری

جمے جمے دُور اُڑاؤں اکاسا، تہنہ بھج ہر دیکھیوں نج پاسا

بے سانپوں کے دُشمن گرڑ جی! تب میں بھاگ چلا۔ شری رام جی نے مجھے پکڑنے کے لئے بازو بڑھایا۔ میں جیسے جیسے دُور آکاش میں اُڑتا گیا۔ ویسے ہی ویسے شری ہری کے بازو کو اپنے نزدیک پاتا تھا۔ ۴

برہم لوک لگ گیئوں میں چلتئوں پاچھ اُڑات
جگ انگل کر بیچ سب اُم بھج ہی موہی تات

میں برہم لوک تک گیا اور اُڑتے اُڑتے جب میں پیچھے کی طرف دیکھتا تو بے تات! شری رام جی کے بازو اور مجھ میں صرف دو ہی انگل کا فاصلہ تھا۔ ۹

سپتا برن بھید کر جہاں لگیں گتی موری
گیئوں تہاں پربھو بھج نرکھ بیاکل بھئیوں بہوری

ساتوں پردوں کو چھید کر کے جہاں تک کہ میری گتی تھی۔ وہاں تک میں گیا۔ پر وہاں بھی پربھو کے بازو کو دیکھ کر میں بیاکل ہو گیا۔ ۷۹

مُوندیوں نین تربست جب بھئیوں، پُنی چتوت کوسل پُر گیئوں
موہی بلوک راہ مُسکاہیں، بہنست ترت گیئوں مکھ ماہیں

جب میں ڈر گیا۔ تب میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ پھر آنکھیں کھول کر دیکھا۔ تو اپنے کو ایودھیا میں پہنچا ہوا پایا۔ مجھے دیکھ کر رام مُسکرانے لگے۔ اُن کے ہنستے ہی میں فوراً اُن کے مُکھ میں گھس گیا۔ ۱

اُدر ماجھ سُنو انڈج رایا، دیکھیوں بہو برہمانڈ نکایا
اتی بچتر تہنہ لوک انیکا، رچنا ادھک ایک تے ایکا

ہے پکشی راج! میں نے اُن کے پیٹ میں بہت سے برہمانڈوں کے مجموعہ دیکھے۔ اُن برہمانڈوں میں بے شمار نرالے لوک تھے جن کی رچنا ایک دوسرے سے بڑھ کر تھی۔ ۲

کوٹنہ چترآنن گوریسا، اگنت اُڈگن روی رجنیسا
اگنت لوکپال جم کالا، اگنت بھودھر بھومی بسالا
ساگر سر سر بپن اپارا، نانا بھانت سرشٹی بستارا
سُر منی سدھ ناگ نر کنر، چار پرکار جیو سچراچر

کروڑوں برہما جی اور شو جی، بے شمار تارا گن، سورج چندرما، بے شمار لوکپال، یم اور کال، بے شمار پربت اور دھرتی، سمندر، ندی، تالاب اور اپار بن اور اس کے علاوہ بھی انیک پرکار کی سرشٹی کا پھیلاؤ دیکھائی دیتا، منی، سدھ ناگ، منش اور کنر اور چاروں پرکار کے سویدج انڈج، اُدبھج و جرایج جڑ چیتن جیو دیکھے۔ ۳۰۴

جو نہیں دیکھا نہیں سُنا جو منہوں نہ سمائے
سو سب ادبھت دیکھیوں برنی کون بدھی جائے

جو نہ کبھی دیکھا سُنا تھا۔ اور جس کا من میں خیال بھی نہ آ سکتا تھا۔ وہ سب عجیب و غریب دُنیا میں نے دیکھی اُس کا ورنن کس پرکار کیا جائے۔ ۸۰

ایک ایک برہمانڈ مہنہ رہیوں برش ست ایک
ایہی بدھی دیکھت پھرئیوں میں انڈ کٹاہ انیک

میں ایک ایک برہمانڈ میں ایک ایک سو برس تک رہا۔ اس پرکار میں بے شمار برہمانڈوں کو دیکھتا پھرا۔ ۸۰۔۱

لوک لوک پرتی بھن بدھاتا، بھن بشنو شو منو دِس تراتا
نر گندھرب بھوت بیتالا، کنر نسیچر پشو کھگ بیالا

ہر ایک لوک میں الگ الگ برہما، الگ الگ وشنو، شو منو، دگپال، نر، منش، گندھرو، بھوت، دیتال، کنر، راکشس پشو، پنچھی اور سانپ تھے۔

دیو دنج گن نانا جاتی، سکل جیو تہنہ آن ہی بھانتی
مہی سر ساگر سر گری نانا، سب پرپنچ تہنہ آنے آنا

اور وہاں بہت سی جاتیوں کے دیوتا اور دیئت تھے۔ سبھی جیو وہاں دوسری ہی طرح کے دیکھے، بہت سی بھومیاں، ندیاں سمندر، تالاب، پربت وغیرہ سرشٹی کی رچنا اور ہی بھانت کی دیکھی ۲

انڈ کوس پرتی پرتی نج روپا، دیکھیوں جنس انیک انوپا
اودھ پُری پرتی بھون نیاری، سرجو بھن بھن نر ناری

ہر ایک برہمانڈ میں میں نے اپنا روپ دیکھا اور بہت سے بے مثال چیزیں دیکھیں۔ ہر ایک بھون میں الگ الگ ایودھیا پوری، الگ الگ سرجو ندی اور الگ الگ قسم کے نر ناری تھے۔

بسِرشٹھ کوسلیا سُنیو تاتا، جیہہ جُڑ روپ بھرت آدِک بھراتا
پرتی برہمانڈ رام اوتارا، دیکھیوں بال بنود اپارا!

ہے تات! سُنیئے، وسِرشٹھ، کوشلیا اور بھرت جی وغیرہ بھائی بھی جُدا جُدا شکلوں کے تھے۔ میں ہر ایک برہمانڈ میں رام اوتار اور اُن کی اپار بال کریڑا کو دیکھتا پھر رہا ہوں۔ ۴

بھِنّ بھِنّ مَیں دیکھ سب اتی بچتر ہری جان
اگنت بھون پھِریوں پربھو رام نہ دیکھیو آن

ہے ہری واہن! میں نے سبھی کچھ جُدا جُدا اور بے حد عجیب و غریب دیکھا۔ میں بے شمار برہمانڈوں میں گھوما پر شری رام چندر جی کو میں نے دوسری طرف نہیں دیکھا۔ ۸۱

سوئی سسِشُپن سوئی سوبھا سوئی کرپال رگھوبیر
بھون بھون دیکھت پھِروں پریرِت موہ سمیر

سب جگہ وہی لڑکپن، وہی شوبھا اور وہی کرپال شری رگھوبیر۔ اس پرکار موہ رُوپی ہوا کی پریرنا سے میں بھون بھون میں (لوک لوک میں) دیکھتا پھرتا تھا۔ ۸۱

بھرمت موہی برہمانڈ انیکا، بیتے منہوں کلپ سَت ایکا
پھِرت پھِرت نج آشرم آیوں، تہہ پُنی رہہ کچھ کال گنوایوں

ان بے شمار برہمانڈوں میں گھومتے گھومتے مجھے مانو ایک سو کلپ گزر گئے۔ پھرتا پھرتا میں اپنے آشرم میں آیا اور کچھ کال وہاں رہ کر گزارا۔ ۱

نج پربھو جنم اودھ سُنی پایوں، نربھر پریم ہرش اُٹھ دھایوں
دیکھیوں جنم مہوتسو جائی، جیہی بِدھی پرتھم کہا میں گائی

پھر جب میں نے اپنے پربھو شری رام جی کے اودھ پوری میں جنم لینے کی خبر پائی۔ تب پریم سے بھرپور ہوا میں پرسن ہو کر اُٹھ دوڑا۔ جا کر میں نے جنم اُتسو دیکھا۔ جس کا میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ ۲

رام اُدر دیکھیوں جگ نانا، دیکھت بنئی نہ جائی بکھانا
تہہ پُنی دیکھیوں رام سُجانا، مایا پتی کرپال بھگوانا

شری رام جی کے پیٹ میں میں نے بہت سی دنیا (مخلوق) دیکھیں۔ جو دیکھتے ہی بنتی ہیں۔ کہنے میں نہیں آ سکتیں۔

وہاں پھر میں نے سروگیہ مایا پتی کرپالو بھگوان شری رام جی کو دیکھا۔ ۳

کرؤں بچار بہوری بہوری، موہ کلِل بیاپت متی موری
اُبھے گھڑی مہہ میں سب دیکھا، بھئیو بھرمت من موہ بسیشا

میں بار بار وچار کرتا تھا۔ میری بُدھی موہ رُوپی دلدل میں پھنس گئی تھی۔ یہ سب کچھ میں نے دو ہی گھڑی میں دیکھا من میں بے حد موہ کے کارن میں تھک گیا۔ ۴

دیکھ کرپال بکل موہی، بہنسے تب رگھوبیر
بہنستہیں مکھ باہیر آئیوں سُنو متی دھیر

مجھے وِیاکُل دیکھ کر تب کرپالو شری رگھوبیر جی ہنس پڑے سُنیئے دھیر بُدھی گرڑ جی! سُنیئے، اُن کے ہنستے ہی میں منہ سے باہر نکل آیا۔ ۸۲

سوئی لرکائی مو سن کرن لگے پُنی رام
کوٹ بھانتی سمجھاوہُوں من نہ لہے بشرام

شری رام جی پھر میرے ساتھ وہی پہلے کا سا لڑکپن کرنے لگے۔ من کو میں کروڑوں طرح سے سمجھاتا تھا لیکن وہ شانتی نہیں پاتا تھا۔ ۸۲

دیکھ چرت یہ سو پربھُتائی، سمجھت دیہہ دسا بسرائی
دھرنی پریوں مکھ آو نہ باتا، ترا ہی ترا ہی آرت جن تراتا

یہ بال لیلا دیکھ کر اور اُن کے وشو سروپ کی مہما کو یاد کر کے میں شریر کی سُدھ بُھول گیا۔ میرے منہ سے کوئی بات نہ نکلتی تھی "ہے دین دُکھیوں کے رکشک! میری رکشا کیجئے۔ میری رکشا کیجئے" ایسا کہتا ہوا میں دھرتی پر گر پڑا۔ ۱

پریم آکُل پربھو موہی بلوکی، نج مایا پربھُتا تب روکی
کر سروج پربھو مم سر دھریو، دین دیال سکل دُکھ ہریو

مجھے اس طرح پریم سے وِیاکُل دیکھ کر پربھو شری رام چندر جی نے اپنی مایا کو روک لیا اور میرے سر پر پربھو نے اپنا ہاتھ کمل رکھا اور اس طرح دین دیال بھگوان شری رام جی نے میرے سارے دُکھ کو ہٹا دیا۔ ۲

کینہہ رام موہی بگت بموہا، سیوک سکھد کرپا سندوہا

پربھتا پرشم بچار بچاری۔ من مہنہ ہوئے ہرش اتی بھاری
سبھو کمل کے سُکھد انا اور کرپا کے بھنڈار شری رام جی نے
مجھے بالکل موہ سے چھڑا دیا۔ اُن کی پہلے والی مہما کو وچار کر میرے من
میں بڑا بھاری آنند ہوا۔ ۳

بھگت بچھلتا پربھو کے دیکھی۔ اُپجی مم اُر پریتی لبیشی
سجل نین پُلکت کر جوری۔ کینہوں بہو بدھی بنے بہوری

بھگتوں کے تئیں پربھو کے پریم کو دیکھ کر میرے من میں بے
حد پریم بڑھا۔ پھر آنکھوں میں پریم کے آنسو بھر کر اور پُلکت شریر
ہو کر میں نے ہاتھ جوڑ کر بہت طرح سے بنتی کی۔ ۴

سُن سپریم مم بانی دیکھ دین نج داس
بچن سُکھد گمبھیر مردو بولے رمانواس

تب پریم کے ساتھ میری بنتی کو سُن کر اور اپنے سیوک کو
دین دیکھ کر لکشمی نواس شری رام جی سُکھدائک گمبھیر اور کومل بچن بولے

کاک بھشنڈی ماگُ بر اتی پرسن موہی جان
انِماد کِ سدھی اپر ردھی موچھ سکل سُکھ کھان

ہے کاک بھشنڈی! تو مجھے بے حد پرسن جان کر وردان
مانگ لے۔ انما آدک آٹھ سدھیاں، ردھیاں اور سمپورن آنند اور
وشانتی کی کھان موکھش لے۔

گیان بیبک برتی بگیانا۔ منی دُرلبھ گُن جے جگ نانا
آج دیئوں سب سنسیہ ناہیں۔ ماگُ جو توہی بھاو من ماہیں

گیان، وچار، ویراگیہ، تتو گیان اور وہ انیکوں گُن جو منیوں
کو بھی کٹھنتا سے ملتے ہیں۔ یہ میں تجھے آج سب دوں گا۔
اس میں سندیہ نہیں، جو تیرا دل چاہے۔ وہ وردان مانگ لے۔

سُن پربھو بچن ادھک انوراگیوں۔ من انومان کرن تب لاگیوں
پربھو کہہ دین سکل سُکھ سہی۔ بھگتی آپنی دین نہ کہی

پربھو کے بچن سُن کر میں پریم سے بہت ہی بھرپور ہو
گیا۔ تب میں اپنے من میں سوچنے لگا کہ پربھو نے سب
سُکھوں کے دینے کی بات کہی ہے۔ یہ تو سب ٹھیک ہے
لیکن اپنی بھگتی دینے کا ذکر نہیں کیا۔ ۲

بھگتی ہین گُن سب سُکھ ایسے۔ لون بنا بہو بنجن جیسے
بھجن ہین سُکھ کونے کا جا۔ اس بچار بولیوں کھگ راجا

جیسے نمک کے بغیر بہت طرح کے بھوجن کے پدارتھ
پھیکے ہیں۔ ویسے ہی بھگتی کے بغیر سب گُن اور سب سُکھ بے مزا
ہیں۔ بھجن کے بغیر سُکھ کس کام کا ہے؟ ہے پنچھی راج! یہ وچار
کر میں بولا۔

جوں پربھو ہوئے پرسن بر دیہو۔ مو پر کرہو کرپا اور نیہو
من بھاوت بر مانگیوں سوامی۔ تمہ اُدار اُر انتر جامی

ہے پربھو! اگر آپ پرسن ہو کر مجھے ور دینا چاہتے ہیں
اور مجھ پر کرپا اور پریم کرتے ہیں۔ تو ہے سوامی! میں اپنا من چاہا
وردان مانگتا ہوں۔ آپ تو بڑے اُدار اور ہردے کے بھید
کی جاننے والے پربھو ہیں۔ ۴

اَبرل بھگتی بسُدھ تو شرتی پُران جو گاو
جیہی کھوجت جوگیس منی پربھو پرساد کوئو پاو

وید اور پُران آپ کی جس کھنی اور شُدھ بھگتی کو گاتے ہیں
جسے یوگیشور منی تلاش کرتے رہتے ہیں اور اُن میں سے بھی
پربھو (آپ) کی کرپا سے کوئی ہی پاتا ہے۔ ۳۴

بھگت کلپترو پرنت ہت کرپا سندھو سکھ دھام
سوئی نج بھگتی موہی پربھو دیہو دیا کر رام

ہے بھگتوں کو سب من چاہے پدارتھ دینے والے
کلپ برکش روپ پربھو! ہے شرناگتوں کے ہتکاری! ہے
کرپا ساگر! ہے سُکھ کے دھام شری رام جی! مجھ پر دیا کر کے مجھے
وہی بھگتی دیجئے۔

ایوم استو کہہ رگھوکل نایک۔ بولے بچن پرم سُکھدائک
سنو بایس تیں سہج سیانا۔ کاہے نہ ماگسی اس وردانا

"ایسا ہی ہو" کہہ کر شری رگھوناتھ جی پرم سکھ دینے
والے بچن بولے۔ ہے کاگ! سُن تو سبھاو سے ہی چتر ہے
پھر ایسا وردان کیوں نہ مانگتا؟

سب سُکھ کھان بھگتی تیں ماگی۔ نہیں جگ کوؤ توہی سم بڑبھاگی
جو منی کوٹ جتن نہیں لہہیں۔ جے جپ جوگ انل تن دہہیں

تو نے سب سُکھوں کی کھان بھگتی مانگ لی۔ تمہارے برابر

دُنیا میں کوئی بھی خوش قسمت نہیں۔ منی لوگ بھی جس میری بھگتی کو جپ، یوگ اور پنچ اگنی سے شریر کو تپانا آدی کروڑوں ساد ھنوں کا انوشٹھان کرنے پر بھی نہیں پاتے - ۲

رکھیئوں دیکھ توری چترائی، مانگیہو بھگتی موہی اتی بھائی
سنو بہنگ پرساد اب مورین، سب سبھ گُن بسہیں اُر تورین

وہی بھگتی تُو نے مانگی۔ ہیں تمہاری اس چترائی پر بڑا پرسن ہوں۔ تمہاری یہ بات مجھے بہت ہی اچھی لگی ہے۔ ہے پنچھی! سنو میری کرپا سے سب شبھ گُن تیرے ہردے میں بسیں گے - ۳

بھگتی، گیان، بگیان برانگا، جوگ چرتر رہسیہ بہھاگا
جانب نہیں سب ہی کر بھیدا، مم پرساد نہیں سادھن کھیدا

بھگتی، گیان، تتو گیان، ویراگیہ، یوگ اور میری لیلاؤں کے گوڑھ بھید اور بھاگوں (حصّوں) کے بھید کو تُو میری کرپا سے جان جائے گا تجھے اور کسی سادھن کا کشٹ نہیں ہوگا - ۴

مایا سمبھو بھرم سب اب نہ بیاپ ہی توہی
جانیسو برہم انادی اج اگن گنا کر موہی

مایا سے پیدا ہوا کوئی بھی بھرم اب تجھ کو نہ ستائے گا مجھے انادی، اجنما، نرگُن اور گُنوں کی کھان برہم جاننا - ۵،۷

موہی بھگت پریہ سنتت اس بچار سنو کاگ
کایا بچن من مم پد کر بسو اچل انُراگ

ہے کاگ! سن مجھے بھگت سدا پیارے ہیں ایسا وچار کر من، بچن اور شریر سے میرے چرنوں میں اٹل پریم کرنا - ۸

اب سُنو پریم بمل مم بانی، ستیہ سُگم نگمادی بکھانی
نج سدھانت سناؤں توہی، سنو من دھر سب تج بھجو موہی

اب تم میری سچی، سُگم (سمجھنے میں آسان) اور وید شاستروں میں کہی ہوئی پرم پوتر بانی کو سنو۔ میں تجھے اپنا مت سناتا ہوں۔ اُسے سُن کر من میں دھارن کرو اور سب کچھ چھوڑ کر میرا بھجن کرو - ۱۰

مم مایا سمبھو سنسارا، جیو چراچر ببدھ پرکارا
سب مم پریہ سب مم اُپجائے، سب تے ادھک منج موہی بھائے

یہ سارا سنسار میری ہی مایا سے پیدا ہوا ہے۔ اس میں جو بے شمار طرح طرح کے جڑ چیتن جیو ہیں۔ وہ سبھی مجھے پیارے ہیں۔ کیونکہ سبھی میرے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ لیکن ان میں سے منش مجھ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں - ۲

تنہہ مہہ دوج دوج مہہ شرتی دھاری، تنہہ مہہ نگم دھرم انوساری
تنہہ مہہ پریہ برکت پنی گیانی، گیانی ہو تے اتی پریہ بگیانی

اُن منشوں میں بھی برہمن، برہمنوں میں بھی وید پاٹھی اور اُن وید پاٹھیوں میں بھی خود ویدک دھرم پر چلنے والے، اُن میں بھی ویراگیہ وان مجھے پیارے ہیں ویراگیہ وانوں میں پھر (مجھ کو آتما جاننے والے) گیانی اور گیانیوں میں بھی آتم انوبھوی مہاتما بے حد پیارے ہیں - ۳

تنہہ تے پنی موہی پریہ نج داسا، جیہی گتی موری نہ دوسری آسا
پُنی پُنی ستیہ کہئوں توہی پاہیں، موہی سیوک سم پریہ کوؤ ناہیں

اُن گیانی مہاتماؤں سے بھی مجھے اپنا سیوک پیارا ہے جو مجھ کو چھوڑ کر اور کوئی آشا نہیں رکھتا جس کا ایک ماتر میں ہی آدھار ہوں۔ میں تجھے بار بار سچ کہتا ہوں۔ کہ مجھے اپنے سیوک کے سمان اور کوئی پیارا نہیں ہے - ۴

بھگتی ہین برنچی کن ہوئی، سب جیوہو سم پریہ موہی سوئی
بھگتی ونت اتی نیچو پرانی، موہی پران پریہ اس مم بانی

بھگتی کے بنا بھلے ہی برہما ہو۔ وہ مجھے دوسرے سادھارن جیوؤں کے سمان ہی پیارا ہے۔ لیکن بھگتی مان مہا نیچ پرانی بھی مجھے پرانوں کے سمان پیارا ہے یہ میرا مت ہے - ۵

سُچی سوسیل سیوک سُمتی کہہ کاہی لاگ
شُرتی پران کہہ نیتی اس سادھان سنو کاگ

نبادُ، پوتر، سوشیل، سندر بدھی والا سیوک کس کو پیارا نہیں لگتا؟ وید اور پُران ایسی ہی نیتی کہتے ہیں۔ ہے کاگ! سادھان ہو کر سن - ۶،۸

ایک پتا کے بپُل کمُارا، ہو ہیں پرتھک گُن سیل اچارا
کوؤ پنڈت کوؤ تاپس گیاتا، کوؤ دھن ونت سُور کوؤ داتا
کوؤ سرگیہ دھرم رت کوئی، سب پر پت ہی پریتی سم ہوئی
کوؤ پتو بھگت بچن من کرما، سپنے ہوں جان نہ دوسر دھرما

ایک پتا کے بہت سے پتر ہوتے ہیں۔ اور اُن کے گُن سبھاؤ اور آچار الگ الگ ہوتے ہیں، کوئی پنڈت ہے تو کوئی تپسوی ہے کوئی گیان وان ہے تو کوئی دھنوان ہے، کوئی شُور ویر ہے تو کوئی دان ویر ہے کوئی سب ودیاؤں کا گیاتا ہے تو کوئی دھرماتما ہے پتا کی سب پر ایک جیسی ہی پریتی ہے۔ لیکن ان میں سے اگر کوئی من، بچن، کرم سے پتا کا ہی بھگت ہے۔ اور اُن کی سیوا کرنے کے علاوہ سپنے میں بھی کوئی دوسرا دھرم نہیں جانتا۔ ۱۔۲

سو سُت پریہ پت پران سمانا، جدپی سو سب بھانت اپانا

ایہی بدھی جیو چراچر جے تے، تری جگ دیو نر اسُر سمیتے

وہ پتر پتا کو پرانوں کے سمان ہی پیارا ہوتا ہے چاہے وہ سب پرکار سے اگیانی ہی ہو۔ اسی پرکار پشو، پنچھی، دیو، منش اور راکشسوں سمیت جتنے بھی جڑ چیتن جیو ہیں۔ ۳

اکھل بسو یہ مور اُپایا۔ سب پر موہی برابری دایا،

تِنہ مہنہ جو پرہر مد مایا۔ بھجے موہی من بچ اُدھ کایا

یہ سب سرشٹی میری ہی پیدا کی ہوئی ہے۔ اس لئے سب پر میری برابر دیا ہے۔ لیکن ان میں سے جو اہنکار اور مایا کو چھوڑ کر من بچن اور شریر سے ایک ماتر میرا ہی بھجن کرتا ہے۔ ۴

پُرش نپنسک ناری وا جیو چراچر کو ئے

سرب بھاؤ بھج کپٹ تج موہی پرم پریہ سوئے

وہ پُرش ہو یا مخنث ہو، استری ہو یا جڑ چیتن کوئی بھی جیو ہو، کپٹ چھوڑ کر سچے بھاؤ سے جو بھی میرا بھجن کرتا ہے وہی مجھے پرم پیارا ہے۔ ۸۷

ستیہ کہئیوں کھگ توہی سُچی سیوک مم پران پریہ تو

اس بچار بھجو موہی پرہر آس بھروس سب

ہے پنچھی! میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ سچا سیوک مجھے پرانوں کے سمان پیارا ہے۔ ایسا وچار کر سب آشا بھروسہ چھوڑ کر ایک ماتر میرا ہی بھجن کر۔ ۸

کبہوں کال نہ بیاپ ہی توہی، سمِر بسو بھجیسو نرنتر موہی

پربھو بچن امرت سُن نہ اگھاؤں، تن پلکت من اتی ہرشاؤں

تجھے کبھی مرتیو نہیں ستا سکیگی (اتھات تو امر رہے گا) سدا

میرا سمرن اور بھجن کرتے رہنا۔ پربھو کے امرت بھرے بچن سُنکر میں ترپت ہی نہیں ہوتا تھا۔ میرا شریر پُلکت تھا اور من میں بہت ہی پرسن ہو رہا تھا۔ ۱

سو سُکھ جانے من ارُد کانا۔ نہیں رسنا پہیں جائے بکھانا

پربھو سوبھا سُکھ جا ہیں نینا۔ کہہ کمے سکہیں تنہہ ہی نہیں بینا

وہ سُکھ من اور کان ہی جانتے ہیں۔ جیبھ سے اُس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ پربھو کی شوبھا کے اس سُکھ کو آنکھیں ہی جانتی ہیں۔ لیکن وہ اس سُکھ کا ورنن کیسے کر سکتی ہیں؟ کیونکہ وہ بولنے میں سامرتھ نہیں رکھتیں۔ ۲

بہُہ بدھی موہی پربودھ سُکھ دیئی، لگے کرن سسُو کوتک تیئی

سجل نین کچھ مُکھ کر رُکھا، چتئے مات لاگی اتی بھوکھا

مجھے بہت پرکار سے اچھی طرح سمجھا کر اور سُکھ دے کر پربھو شری رام جی پھر وہی بال لیلا کرنے لگے نیتروں میں جل بھر کر اور کچھ مُنہ کو روکھا سا بنا کر وہ ماتا کی اور دیکھنے لگے۔ مانو اشارے سے سمجھا رہے ہوں کہ بہت بھوک لگی ہے۔ ۳

دیکھ مات آتُر اُٹھ دھائی۔ کہہ مردو بچن لئے اُر لائی

گود راکھ کرا و پے پانا۔ رگھوپتی چرت للت کر گانا

یہ دیکھ کر ماتا فوراً اُٹھ دوڑی اور میٹھے میٹھے بچن کہہ کر انہوں نے پربھو کو چھاتی سے لپٹا لیا۔ گود میں ڈال کر دودھ پلانے لگی اور شری رگھوناتھ جی کی منوہر لیلائیں گانے لگیں۔ ۴

جیہی سُکھ لاگ پُراری اسُبھ بیش کرت سو سُکھ

اودھ پُوری نر ناری تیہی سُکھ مہنہ سنتت مگن

جس سُکھ (آنند) کے لئے سب کو سُکھ دینے والے شری شو جی نے امنگل بھیس دھارن کیا۔ اس سُکھ میں اودھ کے نر ناری سدا مگن رہتے ہیں۔ ۸۸

سوئی سُکھ لولیس جنہ بارک سپنیہوں لہیو

تے نہیں گنن ہریہا کھگیس برہم سُکھہی سجن سُمتی

اس سُکھ کے انش ماتر کو بھی جنہوں نے ایک بار سپنے میں بھی حاصل کر لیا۔ ہے پکشی راج! وہ سُندر بدھی والے نیک پُرش برہم لوک کے سُکھ کو بھی اس کے مقابلے میں کچھ نہیں گنتے۔ ۸۸

ہیں بنی اودھ رشیوں کچھ کالا ، وبھیتیں بال بنود رسالا
مام پرساد بھگتی بر پائیوں ، پربھو پد بندی نج آشرم آئیوں
میں کچھ تھوڑی دیر اور ایودھیا پوری میں رہا اور شری رام جی
کی دل لبھانے والی بال لیلائیں دیکھتا رہا ۔ شری رام جی کی کرپا سے
میں نے بھگتی کا وردان پایا ۔ آخر پربھو کے چرنوں میں ڈنڈوت
کرکے میں اپنے آشرم میں آ گیا ۔ ١

تب تے موہی نہ بیاپی مایا ، جب تے رگھو نایک اپنایا
یہ سب گپت چرت میں گادا ، ہری مایا جیسے موہی نچادا
اس پرکار جب سے شری رگھوناتھ جی نے مجھے اپنا
سیوک قبول کرلیا ۔ تب سے آج تک مجھ پر کبھی بھی مایا کا پربھاؤ
نہیں پڑا ۔ جیسے جیسے شری ہری کی مایا نے مجھے ناچ نچایا ۔ وہ
سب گپت چرتر (پر اسرار کہانی) میں نے کہا ۔ ٢

نج انوبھو اب کہوں کھگیسا ۔ بنو ہری بھجن نہ جاہیں کلیسا
رام کرپا بنو سنو کھگ رائی ، جانی نہ جائے رام پربھتائی
ہے پنچھی راج گرڑ ! اب میں آپ سے اپنے ذاتی تجربے
کی بات کہتا ہوں کہ شری ہری کے بھجن کے بغیر کبھی کلیش نہیں
مٹتے ، ہے پنچھی راج ! سنئے شری رام جی کی کرپا کے بغیر ان کی مہما
نہیں جانی جاتی ۔ ٣

جانیں بنو نہ ہوئے پرتیتی ، بنو پرتیتی ہوئے نہیں پریتی
پریتی بنا نہیں بھگتی دڑھائی ، جمے کھگ پتی جل کے چکنائی
ہے پنچھی راج ! مہما کو جانے بغیر ان پر وشواس (اعتقاد)
نہیں جمتا ۔ بنا وشواس کے پربھو کے چرنوں میں پریم نہیں ہوتا ۔
اور پریم کے بغیر بھگتی ویسے ہی مستحکم نہیں ہوتی ۔ جیسے کہ جل چکنائی
پر نہیں ٹھہرتا ۔ ٤

بنو گرو ہوئے کہ گیان گیان کہ ہوئے براگ بنو
گاوہیں بید پران سکھ کہ لہئے ہری بھگتی بنو
گرو کے بغیر کہیں گیان ہو سکتا ہے ؟ اور گیان کہیں ویراگ
کے بغیر ہو سکتا ہے ؟ اسی طرح وید اور پران کہتے ہیں ۔ کہ شری
ہری کی بھگتی کے بنا کیا کبھی سکھ مل سکتا ہے ؟ ٨٩

کوؤ بشرام کہ پاؤ تات سہج سنتوش بنو
چلے کہ جل بنو ناو کوٹ جتن پچ پچ مریئے
ہے تات ! سہاؤگ سنتوش کے بغیر کیا کوئی آرام پا سکتا
ہے ؟ چاہے کروڑوں جتن کرکے پچ پچ مریئے (خون پسینہ
ایک کریئے) پھر بھی کیا کبھی جل کے بغیر ناؤ چل سکتی ہے ؟

بنو سنتوش نہ کام نساہیں ۔ کام اچھت سکھ سپنے ہوں ناہیں
رام بھجن بنو مٹہیں کہ کاما ، تھل بہین ترو کبھوں کہ جاما
سنتوش کے بغیر کامنا کا ناش نہیں ہوتا اور کامنا کے مٹے
بغیر کبھی سپنے میں بھی سکھ نہیں ہو سکتا اور شری رام جی کے بھجن
بغیر کامنائیں کبھی نہیں مٹ سکتیں ۔ جیسے کہ پرتھوی کے بغیر پیڑ
نہیں اُگتا ہے ۔ ۵

بنو بگیان کہ سمتا آوے ۔ کوؤ اوکاس کہ نبھ بنو پاوے
شردھا بنا دھرم نہیں ہوئی ۔ بنو مہی گندھ کہ پاوے کوئی
تتو گیان کے بنا کیا کبھی بھید بھاؤ مٹ کر سمتا آ سکتی ہے
آکاش کے بنا کیا کوئی اوکاش (خلا) پا سکتا ہے ؟ شردھا کے
بغیر کوئی گندھ پا سکتا ہے ؟ ٦

بنو تپ تیج کہ کر بستارا ۔ جل بنو رس کہ ہوئے سنسارا
سیل کہ بل بنو بدھ سیوکائی ۔ جمے بنو تیج نہ روپ گوسائیں
تپ کے بغیر کیا کبھی تیج بڑھ سکتا ہے ؟ جل تتو کے
بغیر کیا سنسار میں رس ہو سکتا ہے ؟ بڑھیا لوگوں کی سیوا بغیر
کیا سداچار پراپت ہو سکتا ہے ؟ ہے سوامی ! جیسے بنا تیج کے
روپ نہیں ہوتا ہے اور روپ کا ادھشٹاتری دیوتا اگنی ہے ۔ اگنی
تتو کے بغیر سنسار میں روپ نہیں رہ سکتا) ٧

نج سکھ بنو من ہوئے کہ تھیرا ، پرس کہ ہوئے بہین سمیرا
کونیؤ سدھی کہ بنو بسواسا ، بنو ہری بھجن نہ بھو بھے ناسا
آتم سکھ کے بغیر من نہیں ٹھہرتا ۔ وایو تتو کے بغیر سپرش
(چھونا) نہیں ہو سکتا ، وشواس اور شردھا بغیر کوئی سدھی نہیں
ہو سکتی ۔ اور شری ہری کے بھجن کے بغیر جنم مرن روپی سنسار
کے بھے کا ناش نہیں ہو سکتا ۔ ٨

بنو بسواس بھگتی نہیں تیہی بنو دروہیں نہ رام
رام کرپا بنو سپنے ہوں جیو نہ لہہ بشرام

وشواس اشردھا کے بغیر بھگتی نہیں ہوتی بھگتی کے بغیر شری رام جی پرسنن نہیں ہوتے۔ اور شری رام جی کی کرپا کے بغیر جیو سپنے میں بھی شانتی نہیں پاتا۔ ۹۰

اَس بچار متی دھیر تج کُترک سنسیہ سکل
بھجہو رام رگھوبیر کرونا کر سُندر سکھد

ہے دھیر بدھی! ایسا وچار کر سب شنکاؤں اور کُترک (فضول واد وواد) کو چھوڑ کر دیا ندھان سندر اور سکھ دینے والے شری رگھوبیر جی کا بھجن کیجئے۔ ۹۰

نج متی سرس ناتھ میں گائی، پربھو پرتاپ مہما کھگ رائی
کہیُو نہ کچھ کر جگتی بسیشی، یہ سب میں نج نینن دیکھی

ہے سوامی! میں نے اپنی بدھی کے مطابق پربھو شری رام جی کے پرتاپ اور مہما کا گان کیا ہے۔ ہے پنچھی راج! میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا کہا ہے، میں نے کوئی بات دلیل بازی سے بڑھا چڑھا کر نہیں کی ہے۔ ۱

مہما نام رُوپ گُن گاتھا، سکل امت اننت رگھوناتھا
نج نج متی مُنی ہری گُن گاوہیں، نگم سیش سِو پار نہ پاوہیں

شری رگھوناتھ جی کی مہما، نام، رُوپ اور گنوں کی کتھا سبھی اننت اور اتھاہ ہے، مُنی لوگ اپنی اپنی بدھی کے مطابق شری ہری کا گُن گان کرتے ہیں۔ وید شیش اور شوجی بھی اُن کا پار نہیں پا سکتے۔ ۲

تمہہی آدی کھگ مسک پرجنتا، نبھ اُڑاہیں نہیں پاوہیں انتا
تمہِ رگھوپتی مہما اوگاہا، تات کبھوں کوؤ پاو کہ تھاہا

آپ سے لے کر مچھر تک جتنے پنچھی آکاش میں اُڑتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی آکاش کا انت نہیں پا سکتا، اسی پرکار ہے تات! شری رگھوناتھ جی کی مہما اتھاہ ہے۔ کیا کبھی کوئی اُس کی تھاہ پا سکتا ہے؟

رام کام ست کوٹ سبھگ تن۔ دُرگا کوٹ امت اری مردن
سکر کوٹ ست سرس بلاسا۔ نبھ ست کوٹ امت اوکاسا

شری رام جی کا شریر اربوں کامدیوؤں کے سمان سُندر ہے وہ اننت کوٹی درگا دیوی کے سمان دشمنوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ اربوں اندروں کے سمان اُن کا بھوگ ایشوریہ ہے۔ اربوں آکاش کے برابر شری رام جی کا پھیلاؤ ہے۔ ۲

مرُت کوٹ ست بپل بل، روی ست کوٹ پرکاس
سسی ست کوٹ سُشیتل، سمن سکل بھو تراس

اربوں پون دیو کے سمان اُن میں مہان بل ہے اربوں سُوریہ دیو کے سمان اُن کا پرکاش ہے۔ اربوں چندرماں کے سمان وہ شیتل اور سنسار کے سارے بھے کا ناش کرنے والے ہیں۔ ۹۱

کال کوٹ ست سرس اتی دُستر دُرگ دُرنت
دھوم کیتو ست کوٹ سم دُرادھرش بھگونت

اربوں کال کے سمان وہ مہا کٹھن، دُرگم دُشوار گذار اور مہا پرچنڈ ہیں۔ وہ بھگوان اربوں پچھل تاروں کے سمان بھینکر ہیں۔ ۹۱

پربھو اگادھ ست کوٹ پتالا۔ سمن کوٹ ست سرس کرالا
تیرتھ امت کوٹ سم پاون۔ نام اکھل اگھ پوگ نساون

اربوں پاتال کے سمان پربھو اتھاہ ہیں۔ اربوں یم راج کے سمان بھیانک ہیں۔ اننت کوٹی تیرتھوں کے سمان وہ پوتر کرنے والے ہیں۔ اُن کا نام سمپُورن پاپوں کے سموہ کا ناش کرنے والا ہے۔ ۱

ہم گری کوٹ اچل رگھوبیرا۔ سندھو کوٹ ست سم گمبھیرا
کام دھینو ست کوٹ سماناں۔ سکل کام دایک بھگوانا

شری رگھوبیر جی کروڑوں ہمالیہ پربت کے سمان اچل ہیں وہ اربوں سمندروں کے سمان گہرے ہیں۔ بھگوان اربوں کام دھینو کے سمان سب من چاہے پدارتھوں کے دینے والے ہیں۔ ۲

سارد کوٹ امت چترائی۔ بدھی ست کوٹ سرشٹی نپنائی
بشنو کوٹ سم پالن کرتا۔ رُدر کوٹ ست سم سنگھرتا

وہ اننت کوٹی سرسوتی کے سمان چتر ہیں۔ اربوں برہما کے سمان سرشٹی کی رچنا کرنے میں ماہر ہیں اور اربوں رُدر کے سمان سرشٹی کی پرلے کرنے والے ہیں۔ ۳

دھند کوٹ ست سم دھنوانا۔ مایا کوٹ پرپنچ ندھانا

بھار دھرلت بسنت کی ڈالی بھیا، نر بھشی نردنم پر بھو سیوگ لیبا ؎

وہ اربوں کبیروں کے سمان دھنوان ہیں۔ کروڑوں مایا کے سمان سرشٹی کے خزانے ہیں۔ شیش جی سے بھی کروڑ گنا دھرتی کا بھار اُٹھانے والے ہیں۔ وہ پربھو جگت بشو سبھی بالوں میں اسیم (غیر محدود) اور لاثانی ہیں۔ ۹۱

نروپم نہ اُپما آن رام سمان رام نگم کہے
جمے کوٹ ست کھدیوت سم ربی کہت اتی لگھتا لہے
ایہی بھانت نج نج متی بلاس منیس ہری ہی بکھانہیں
پربھو بھاو گاہک اتی کرپال سپریم سُن سُکھ ماہنہیں

شری رام جی بے مثال ہیں۔ اُن کو دُنیا کی کسی بھی چیز سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی۔ وید کہتے ہیں کہ وہ اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ دُنیا کی کسی بھی بڑی سے بڑی وستو کو کروڑوں اربوں گنا کر کے بھی بھگوان کی مہما کا بیان کرنا ایک طرح سے اُن کا گھٹانا کرنے کے برابر ہے۔ جیسے اربوں جگنوؤں کے سمان سورج کو کہنے سے سورج کی بڑائی نہیں بلکہ الٹی ہانی ہے۔ اسی پرکار اپنی اپنی بدھی کے وکاس (بڑھاؤ) کے انوسار منیشور لوگ شری ہری کا ورنن کرتے ہیں۔ پربھو اسے اپنا گھٹانا جان کر بھی کرودھ نہیں کرتے بلکہ وہ اس ورنن کو پریم کے ساتھ سُن کر سُکھ مانتے ہیں کیونکہ وہ تو شردھا کے بھوکے ہیں۔

رام امت گن ساگر تھاہ کہ پاوے کوئے
سنتنہ سن جس کچھ سنیوں تمہہ سنایوں سوئے

شری رام چندر جی انتھاہ گنوں کے سمندر ہیں۔ اُن کا پار کوئی نہیں پا سکتا ہے۔ سنتوں، مہاتماؤں سے میں نے جو کچھ سُنا ہے۔ وہ ہی میں نے آپ کو کہہ سنایا ہے۔ ۹۲

بھاو بسیہ بھگوان سُکھ ندھان کرونا بھون
تج ممتا مد مان بھجیئے سدا سیتا رون

سُکھ کے بھنڈار اور دیا کے بھگوان شری رام جی پریم کے وش میں ہیں۔ اِس لیئے اہنکار، ممتا اور مان کا تیاگ کر کے سدا شری سیتا پتی رام جی کا ہی بھجن کرنا چاہیئے۔

سُن بھشنڈی کے بچن سُہائے، ہرشت کھگ پتی پنکھ پھلائے
نین نیر من اتی ہرشانا، شری رگھوپتی پرتاپ اُر آنا

کاگ بھشنڈی کے سُندر سُہاونے بچنوں کو سُن کر پکشی راج گروڑ جی نے پرسنن ہو کر اپنے پر پھیلا لئے، اُن کی آنکھوں میں پریم اور آنند کے آنسو اُمڈ آئے۔ من بہت ہی پرسن ہو گیا۔ اُنہوں نے شری رگھوناتھ جی کے پرتاپ کو ہردے میں دھارن کیا۔ ۱

پاچھل موہ سمجھ پچھتانا، برہم انادی منج کر مانا
پنی پنی کاگ چرن سر نادا، جانی رام سم پریم بڑھاوا

وہ اپنے پچھلے موہ کو یاد کر کے پچھتاتے کہ میں نے انادی برہم کو منش کر کے مانا تھا۔ بار بار کاگ بھشنڈی جی کے چرنوں میں سر نوایا اور اُنہیں شری رام جی کے سمان جان کر اُن سے پریم بڑھایا اور بولے۔

گرو بنو بھو ندھی ترے نہ کوئی، جوں برنچی شنکر سم ہوئی
سنسے سرپ گرسیو موہی تاتا، دُکھد لہر کترک بہو براتا

گرو کے بنا کوئی سنسار ساگر سے نہیں تر سکتا۔ بھلے ہی وہ برہما اور شیو جی کے سمان ہی کیوں نہ ہو۔ ہے تات! مجھے شک کا روپی سانپ نے کاٹ کھایا تھا۔ اُس کی وش سے بہت سی کترک روپی زہریلی دُکھدائک لہریں اُٹھتی رہیں۔ ۲

تو سروپ گارڑی رگھو نائک، موہی جیایت جن سُکھ دائک
تو پرساد مم موہ نساتا، رام رہسیہ انوپم جانا

آپ گروڑی سروپ (وش اُتارنے والا) ہیں جو بھگتوں کو سُکھ دینے والے شری رگھوناتھ جی نے میرے پرانوں کی رکھشا کرنے میں نمت بنایا۔ آپ کی کرپا سے میرے سارے بھرم کا ناش ہو گیا ہے اور میں نے شری رام جی کی بے مثال مہما کے بھید کو جان لیا ہے۔ ۳

تاہی پرسنس بِبِدھ بدھی سیس نائے کر جور
بچن بنیت سپریم مرد بولیو گرڑ بہور

کاگ بھشنڈی جی کی گروڑ جی نے بہت طرح سے تعریف کی پھر سر نوا کر اور ہاتھ جوڑ کر پریم کے ساتھ بنتی کر کے اتی مدھر بچن بولے۔

پربھو اپنے ابیبک تے بوجھیوں سوامی توہی
کرپا سندھو سادر کہہ جان داس نج موہی

ہے پربھو! ہے سوامی! میں اپنے اگیان کے کارن آپ سے

پوچھتا ہوں۔ ہے کرپا کے سمندر! آپ مجھے اپنا سیوک جان کر پریم پوروک کہئے۔ ۹۳

تمہہ سرگیہ نگیہ نم پار اسمتی سوسیل سرل آچارا
گیان برتی بگیان نواسا۔ رگھو نائک کے تمہہ پریہ داسا

آپ سب کچھ جاننے والے ہیں۔ تتو دیتا ہیں اور اگیان سے پرے ہیں۔ اتم بدھی والے، سوشیل اور سرل آچار والے ہیں، گیان ویراگیہ اور تتو گیان کے بھنڈار ہیں اور شری رگھو ناتھ جی کے پیارے سیوک ہیں۔

کارن کون دیہہ یہ پائی۔ تات سکل موہی کہہو بجھائی
رام چرت سر سندر سوامی۔ پایہو کہاں کہہو نبھ گامی

پھر کیسی کارن وش آپ نے کوّے کا شریر پایا؟ ہے تات! سب کچھ سمجھا کر کہئے۔ ہے سوامی! ہے آکاش میں اڑنے والے! یہ سندر رام چرت مانس آپ نے کہاں سے پایا سو کہئے۔ ۲

ناتھ سنا میں اس سو پاہیں۔ مہا پرلے ہوں ناس تو ناہیں
مدھا بچن نہیں الیسور کہئی۔ سوؤ مورے من سنسیہ اہئی

ہے ناتھ! میں نے شو جی مہاراج سے سنا ہے کہ مہا پرلے میں بھی آپ کا ناش نہیں ہوتا اور شو جی کے بچن کبھی جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے میرے من میں سندیہہ ہے کہ۔ ۳

اگ جگ جیو ناگ نر دیوا۔ ناتھ سکل جگ کال کلیوا
انڈ کٹاہ امت لے کاری۔ کال سدا دُرتکرم بھاری

ناگ، نر، دیوتا آدک جتنے بھی جڑ چیتن جیو ہیں، اور دیوا آدک جتنے بھی لوک ہیں وہ سب موت کا نوالہ ہیں۔ بے شمار برہمانڈوں کا سنگھار کرنے والا کال بڑا ہی وکرال ہے۔ اس کے پنجے سے کوئی بھی نہیں چھوٹ سکتا۔ ۴

تمہہ ہی نہ بیاپت کال اتی کرال کارن کون
موہی سو کہہو کرپال گیان پربھاؤ کہ جوگ بل

ایسا وہ مہا بھینکر کال بھی آپ پر کچھ پربھاو نہیں ڈال سکتا۔ اس کا کیا کارن ہے؟ ہے کرپالو! مجھے بتلائیے یہ گیان کا پربھاؤ ہے یا یوگ کا بل ہے؟ ۹۴

پربھو تو آشرم آئیں مور موہ بھرم بھاگ
کارن کون سو ناتھ سب کہہو سہت انوراگ

ہے پربھو! آپ کے آشرم میں آتے ہی میرا سب موہ اور بھرم بھاگ گیا۔ اس کا کیا کارن ہے۔ ہے ناتھ! یہ سب پریم کے ساتھ کہئے۔ ۹۴

گرڑ گرا سن پرسو کاگا۔ بولیو اُما پرم انوراگا
دھنیہ دھنیہ تو متی اُرگاری۔ پرسن تمہار موہی اتی پیاری

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! گرڑ جی کی بانی سن کر کاک بھشنڈی جی بڑے پرسن ہوئے اور بڑے پریم سے کہنے لگے ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! دھنیہ ہے، آپ کی بدھی دھنیہ ہے آپ کے پرشن (سوال) مجھے بہت ہی پیارے لگتے ہیں۔ ۱

سن تو پرسن سپریم سہائی۔ بہت جنم کے سدھ موہی آئی
سب نج کتھا کہوں میں گائی۔ تات سنہو سادر من لائی

آپ کے سندر پریم بھرے پرشن کو سن کر مجھے اپنے بہت سے پہلے جنموں کی یاد آ گئی ہے۔ میں آپ کو وستار سے اپنے سب جنموں کی کتھا کہتا ہوں۔ ہے تات! شردھا سے من لگا کر سنئے۔ ۲

جپ تپ مکھ سم دم برت دانا۔ برت بیک جوگ بگیانا
سب کر پھل رگھوپتی پد پریما۔ تیہی بنو کوؤ نہ پاوے چھیما

انیک جپ، تپ، یگیہ، شم دم (من اور اندریوں کو نگرہ) برت دان، ویراگیہ، گیان، چار یوگ، آتم تتو کا گیان ان سب کا پھل شری رگھو ناتھ جی کے چرنار بندوں میں پریم ہوتا ہے اس کے بغیر کوئی کلیان نہیں پا سکتا۔ ۳

ایہیں تن رام بھگتی میں پائی۔ تاتے موہی ممتا ادھکائی
جیہیں تیں کچھ نج سوارتھ ہوئی۔ تیہی پر ممتا کر سب کوئی

میں نے اسی کوّے کے شریر میں شری رام جی کی بھگتی پائی ہے۔ اس لئے مجھے اس دیہہ پر بڑی ممتا ہے جس سے اپنا کچھ مطلب سدھ ہو اس پر سبھی ممتا کرتے ہیں۔ ۴

پنّگاری اس نیتی شرتی سمت سجن کہہیں
اتی نیچہو سن پریتی کریئے جان نج پرم ہت

ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! ویدوں میں ایسی نیتی ہے اور مہاتما پرش بھی کہتے ہیں کہ اپنا پرم ہت جان کر نیچ سے بھی

پریم کرسہ ؛ ۹۵

پاٹ لیٹ نہیں ہوئے تیجی نہیں پاٹمبر رُچر
کرم پالیے سبُ کوئی پریم اپاون پران سم

ریشم کیڑے سے بنتا ہے۔ اُس ریشم سے سُندر ریشمی کپڑے بنتے ہیں۔ اسی لئے ہی اُس اپاون ریشم کے کیڑے کو بھی سب کوئی پرانوں کے سمان پالتے ہیں۔ ۹۵

سوارتھ سانچ جیو کہ ایہا۔ من کرم بچن رام پد نیہا
سوئی پاون سوئی سُبھگ سریرا۔ جو تن پائے بھجئے رگھوبیرا

جیو کے لئے سچا سوارتھ یہی ہے کہ من، کرم، بچن سے اُس کی شری رام جی کے چرنوں میں پریتی ہو۔ وہی شریر سُندر اور پرم پوتر ہے جس شریر کو پاکر کہ شری رام جی کا بھجن کیا جاتا ہے

رام بمکھ لہہ بدھی سم دیہی۔ کبی کوبد نہ پرسنسہیں تیہی
رام بھگتی ایہیں تن اُر جامی۔ تاتے موہی پرم پریہ سوامی

شری رام جی سے بمکھ ہو کر برہما جیسا سُندر شریر حاصل کر لیا جائے تو بھی کوی اور ودوان لوگ اُس کی تعریف نہیں کرتے۔ اس کاگ شریر میں ہی میرے ہردے میں رام بھگتی پیدا ہوئی ہے اس لئے ہی ہے سوامی! یہ دیہہ مجھے پرم پریہ ہے۔ ۲

تجؤں نہ تن نج اچھا مرنا۔ تن بنو بید بھجن نہیں برنا
پرتھم موہ موہی بہت بگووا۔ رام بمکھ سکھ کبھوں نہ سووا

میرا مرنا میری اپنی اچھیا پر ہے، میں اس لئے اپنا شریر نہیں چھوڑتا کہ وید ایسا کہتے ہیں کہ شریر کے بغیر بھجن نہیں ہو سکتا۔ پہلے موہ نے میری بُری طرح مٹی پلید کی تھی۔ شری رام جی سے بمکھ ہو کر مجھے کبھی آرام سے سونا نصیب نہیں ہوا۔ ۳

نانا جنم کرم پنی نانا۔ کئے جوگ جپ تپ مکھ دانا
کون جون جنمیو جہاں ناہیں۔ میں کھگیس بھرم بھرم جگ ماہیں

میں نے بے شمار جنم پائے، اور بھانت بھانت کے یگ، جپ، تپ، یگیہ، دان آدی کرم کئے۔ ہے گرڑ جی! اس دنیا میں ایسی کون سی یونی ہے جس میں میں نے اس آواگون کے چکر میں گھومتے ہوئے جنم نہ لیا ہو۔ ۴

دیکھیوں کر سب کرم گوسائیں۔ سُکھی نہ بھیوں ابہیں کی نائیں

سُدھ موہی ناتھ جنم بہو کیری۔ سبو پرساد مٹی موہ نہ گھیری

ہے سوامی! میں نے کرم کر کے دیکھ لئے۔ اس کاگ شریر کی طرح میں نے کسی یونی میں بھی کبھی سُکھ نہیں پایا۔ ہے ناتھ! مجھے اپنے بہت سے پُورو جنموں کی یاد ہے۔ کیونکہ شری شو جی کی کرپا سے میری بُدھی کو موہ نے نہیں گھیرا۔ ۵

پرتھم جنم کے چرت اب کہؤں سُنہو بہگیس
سن پربھو پد رتی اُپجے جاتیں مٹہیں کلیس

ہے پکشی راج! سُنئے۔ اب میں اپنے پُورو جنم کے حالات کہتا ہوں جنہیں سُن کر آپ کی پربھو کے چرنوں میں پریتی بڑھے گی جس پریتی سے کہ سب کلیش مٹ جاتے ہیں۔ ۹۶

پُورب کلپ ایک پربھو جگ کلجگ مل مُول
نر اُرو ناری اُدھرم رت سکل نگم پرتی کُول

ہے پربھو! پُورو کے ایک کلپ میں پاپوں کی جڑ کلجگ نامی ایک یُگ تھا۔ جس میں سب استری پُرش ادھرم سے پریتی کرنے والے اور ویدوں کے ورودھی (مخالف) تھے۔

تیہیں کلجگ کوسل پُر جائی۔ جنمت بھیوں سُودر تن پائی
سو سیوک من کرم اُرو بانی۔ آن دیو نندک ابھیمانی

اُس کلجگ میں میں ایودھیا پُوری میں جا کر شودر کے شریر میں جنما۔ میں من بچن اور کرم سے شو جی کا سیوک تھا۔ اور اُن کے علاوہ دُوسرے دیوتاؤں کی نندا کرنے والا ابھیمانی منش تھا۔ ۱

دھن مد مت پرم باچالا۔ اُگر بُدھی اُر دمبھ بسالا
جدپی رہیوں رگھوپتی رجدھانی۔ تدپی نہ کچھ مہما تب جانی

میں دھن کے نشے میں بدمست اور بہت ہی بکواسی تھا میری بدھی تامسی تھی اور میرے ہردے میں بڑا بھاری پاکھنڈ تھا۔ اگرچہ میں شری رگھوناتھ جی کی راجدھانی میں رہتا تھا۔ تو بھی اُس سمے میں نے اُن کی مہما کو کچھ بھی نہیں سمجھا۔

اب جانا میں اودھ پربھاوا۔ نگما گم پران اس گاوا
کوتیہوں جنم اودھ بس جوئی۔ رام پرائن سو پرہوئی!

اب میں نے ایودھیا پوری کے پربھاو کو جانا ہے۔ وید شاستر اور پُرانوں نے ایسا گایا ہے کہ جو جیو کسی بھی یونی میں ایودھیا

پُوری میں رہے گا۔ وہ ضرور ہی شری رام جی کا بھگت ہو جائے گا۔ ۳۰

اودھ پربھاو جہاں تب پرانی۔ جب اُر بسہیں رام دھنو پانی
سو کلی کال کٹھن اُرگاری۔ پاپ پرائن سب نر ناری

اودھ کا پربھاو پرانی تبھی جانتا ہے۔ جب ہاتھوں میں دھنش دھارن کرنے والے شری رام جی اُس کے ہردے میں بستے ہیں۔ ہے گرڑ جی! وہ کلجگ بڑا کٹھن تھا۔ اُس میں سبھی نر ناری پاپوں میں ہی لین رہتے تھے۔

کلی مل گرسے دھرم سب گُپت بھئے سدگرنتھ
دمبھنہہ نج متی کلپ کر پرگٹ کیئے بہو پنتھ

کلجگ کے پاپوں نے سب دھرموں کا ناش کر دیا۔ وید آدی سدگرنتھ سب چھپ گئے۔ پاکھنڈی، چالاک لوگوں نے اپنی منو کلپنا سے بہت پنتھ پرگٹ کر دیئے۔ ۹۷

بھئے لوگ سب موہ بس لوبھ گرسے سبھ کرم
سنو ہری جان گیان ندھی کہئوں کچھک کلی دھرم

سب لوگ اگیان میں اندھے ہو گئے۔ لالچ نے سب شبھ کرموں کا ناش کر دیا۔ ہے گیان کے بھنڈار شری ہری کے واہن گرڑ جی! اب کلجگ کے کچھ دھرم کہتا ہوں۔ ۹۷

برن دھرم نہیں آشرم چاری۔ شرُتی برودھ رت سب نر ناری
دوِج شرُتی بیچک بھوپ پرجاسن۔ کوؤ نہیں مان نگم انوساسن

کلجگ میں نہ ورن دھرم ہی رہتا ہے اور نہ برہمچریہ آدی چاروں آشرم ہی رہتے ہیں۔ سب استری پُرش ویدوں کی مخالفت کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ برہمن ویدوں کو بیچنے والے اور راجہ پرجا کو ہڑپ کرنے والے ہوتے ہیں۔ کوئی بھی وید مریادا کو نہیں مانتا۔

مارگ سوئی جا کہُنہ جوئی بھاوا۔ پنڈت سوئی جو گال بجاوا
متھیا آرنبھ دمبھ رت جوئی۔ تا کہُنہ سنت کہے سب کوئی

جو جس کو اچھا لگے وہی مارگ ہے۔ جو بڑھ چڑھ کر شیخی بگھارے وہی پنڈت ہے۔ جو متھیا آڈمبر رچتا ہے اور پاکھنڈ کرنے میں لگا رہتا ہے اُس کو ہی سب کوئی سنت کہتے ہیں۔ ۲۰

سوئی سیان جو پردھن ہاری۔ جو کر دمبھ سو بڑ آچاری
جو کہہ جھوٹھ مسخری جانا۔ کلجگ سوئی گُن ونت بکھانا

جو پرایا دھن ہڑپ کر جائے وہی چتُر مانا جاتا ہے۔ جو جھوٹ بولتا ہے اور دوسروں کا مذاق اُڑاتا ہے۔ کلجگ میں وہی گُنوان سمجھا جاتا ہے۔ ۳

نرآچار جو شرُتی پنتھ تیاگی۔ کلجگ سوئی گیانی سو براگی
جاکیں نکھ اَرو جٹا بسالا۔ سوئی تاپس پرسدھ کلی کالا

کلجگ میں جو وید مارگ کا تیاگ کر کے بے عمل ہو کر نکمے بیٹھے رہتے ہیں وہی گیانی اور ویراگیہ وان پُرش سمجھے جاتے ہیں۔ جس کے لمبے لمبے ناخن اور بڑی بڑی جٹائیں ہیں۔ کلجگ میں وہی تپسوی کہلاتے ہیں۔ ۴

اسُبھ بیش بھوشن دھرے بھچھّ ابھچھ جے کھاہیں
تیئی جوگی تیئی سدھ نر پوجیہ تے کلجگ ماہیں

جو امنگل بھیس اور امنگل بھوشن زیور یعنی کنڈل آدی دھارن کرتے ہیں اور کھانے کے قابل اور کھانے کے ناقابل سب چیزیں ہڑپ کر جاتے ہیں۔ وہی یوگی اور سدھ کہلاتے ہیں اور کلجگ میں ایسے پُرشوں کا مان اور پُوجا ہوتی ہے۔ ۹۸

جے اپکاری چار نر تے گورو مانیہ تیئی
من کرم بچن لبار تیئی بکتا کلی کال مہُنہ

پرائی ہانی کرنا ہی جن کا شیوہ ہے۔ اُن کی ہی بڑی عزت ہوتی ہے اور وہی پُوجنیہ مانے جاتے ہیں۔ جو من، بچن، کرم سے جھوٹ بولنے والے ہیں۔ وہی کلجگ میں اچھے مقرر سمجھے جاتے ہیں۔ ۹۸

ناری بِبس نر سکل گوسائیں۔ ناچہیں نٹ مرکٹ کی نائیں
سودر دوِجنہ اپدیسہیں گیانا۔ میل جنیؤ لیہیں کدانا

ہے گوسائیں! سبھی مرد زن مرید ہوتے ہیں اور بازیگر کے بندر کی طرح عورتوں کے اشارے پر ناچتے ہیں۔ برہمنوں کو شودر گیان اُپدیش کرتے ہیں اور گلے میں جنیؤ ڈال کر دان کو دان لیتے ہیں۔ ۱

سب نر کام لوبھ رت کرودھی۔ دیو بپر شرُتی سنت برودھی
گُن مندر سُندر پتی تیاگی۔ بھجہیں ناری پر پُرش ابھاگی

سبھی پُرش کام اور لالچ میں اندھے اور کرودھی ہوتے ہیں، دیوتا، برہمن، وید، سنت مہاتماؤں کے مخالف ہوتے ہیں۔ بدنصیب استریاں گُنوں کے مندر سُندر پتی کو چھوڑ کر دوسرے پُرشوں کا چنتن

کرتی ہیں۔

سوبھاگنیں بھوشن ہینا، بدھونہ کے سنگار نبینا
گرو ششِ بدھر اندھ کا لیکھا، ایک نہ سُنے ایک نہیں دیکھا

سُہاگن استریاں ہار سنگار سے رہت ہیں، اور بدھوائیں
نت نئے ہار شرنگار کرتی ہیں۔ گرو اور ششش کا اندھے بہرے کا
سا حساب ہوتا ہے۔ گرو تو وید شاستروں کو نہ جاننے کے کارن
گیان چکشو سے رہت اندھا ہوتا ہے۔ اور چیلا شردھا سے
رہت ہونے کے کارن گرو کی کسی بات پر کان ہی نہیں دیتا۔
اس لئے وہ بہرا ہے - ۳

ہرے ششیہ دھن سوک نہ ہرئی، سو گرو گھور نرک مہنہ پرئی
ماتُ پِتا بالکنہ بولاوہیں، اُدر بھرے سوئی دھرم سکھاوہیں

جو گرو اپنے چیلے کا دھن تو ہڑپ کرلے لیکن اس کے ہردے
کے سنتاپ کو گیان اُپدیش سے دور نہ کرے۔ وہ گرو گھور نرک
میں گرتا ہے۔ ماتا پتا اپنے بچوں کو بُلا کر وہی دھرم اُپدیش دیتے
ہیں جس سے کہ پیٹ بھرے (ارتھات پیٹ بھرنا ہی دھرم
ہے ایک ماتر اُن کو یہی دھرم سکھلاتے ہیں) ۴

برہم گیان بنو ناری نر کہہیں نہ دوسری بات
کوڑی لاگ لوبھ بس کرہیں بپر گرو گھات

سب استری پرش واچک برہم گیانی ہیں۔ وہ برہم گیان
کے بنا دوسری کوئی بات تو نہیں کرتے لیکن عمل اُن کا ایسا ہے کہ
لالچ میں اندھے ہو کر کچھ کوڑی کے لئے برہمن اور گرو کو مار ڈالتے
ہیں - ۹۹

بادہیں شودر دوجنہ سن ہم تمہ تے کچھ گھاٹ
جانے برہم سو بپر بر آنکھ دکھاوہیں ڈاٹ

شودر برہمنوں سے بحث مباحثہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ
ہم تم سے کس بات میں کم ہیں۔ جو برہم کو جانتا ہے وہی اُتم برہمن
ہے (ارتھات اُنہیں کوئی تتو گیان تو ہوتا نہیں۔ زبانی جمع خرچ
کر کے کچھ اِدھر اُدھر کے شلوک بول کر اپنے آپ کو برہم گیانی کہلاتے
ہیں اور ابھیمان میں بھر کر کہتے ہیں کہ ہم برہم گیان جانتے ہیں اس
لئے ہم برہمن ہیں) ایسا ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے وہ انہیں آنکھیں
دکھلاتے ہیں - ۹۹

پر تریا لمپٹ کپٹ سیانے، موہ دروہ ممتا لپٹانے
تیئی ابھید باوی گیانی نر، دیکھا میں چرتر کلجگ کر

جو پرائی استری کے موہ میں آسکت، کپٹ کرنے میں ماہر
اور اگیان، دویش (دوسروں سے نفرت) اور ممتا میں ڈوبے ہوئے
ہیں۔ وہ ہی منش ابھید وادی گیانی (وحدت کا پرچار کرنے والے)
مانے جاتے ہیں۔ میں نے اس کلجگ نامی یگ میں یہ چرتر دیکھا

آپ گئے اُرو تنہہو گھالہیں - جے کہہ ست مارگ پرتی پالہیں
کلپ کلپ بھر ایک ایک نرکا - پرہیں جے دوشہیں شرتی کرتر کا

آپ تو خود گئے گزرے ہی ہیں۔ پرنتو جو کہیں ست مارگ
پر چلتے ہیں وہ اُن کو بھی نشٹ کر دیتے ہیں۔ جو ترک کر کے ویدوں
کی نندا کرتے ہیں۔ وہ لوگ کلپ کلپ بھر ایک ایک نرک میں
پڑے رہتے ہیں - ۲

جے برن ادھم تیلی کمہارا - سوپچ کرات کول کلوارا
ناری موئی گرہ سمپتی ناسی - موند منڈائے ہو ہیں سنیاسی

تیلی، کمہار، چنڈال، بھیل، کول اور کلوار وغیرہ چھوٹے ورن
کے لوگ استری کے مرنے پر یا نردھن ہو جانے پر سر منڈا کر
سنیاسی ہو جاتے ہیں - ۳

تے بپرنہ سن آپ پجاوہیں، اُبھے لوک نج ہاتھ نساوہیں
بپر نرچھر لولپ کامی، نراچار سٹھ برشلی سوامی

وہ برہمنوں سے اپنی پوجا کرواتے ہیں۔ لوک اور پرلوک کو
اپنے ہاتھوں سے ہی نشٹ کرتے ہیں۔ کلجگ کے برہمن ان پڑھ
لوبھی، کامی اور بے عمل ہوتے ہیں۔ اور مورکھ اور نیچ جاتی کی پاپن
استری کے پتی ہوتے ہیں - ۴

سودر کرہیں جپ تپ برت نانا، بیٹھ برآسن کہہیں پرانا
سب نر کلپت کرہیں آچارا، جائے برن انیتی اپارا

شودر طرح طرح کے جپ و تپ اور برت کرتے ہیں اُتم
آسن پر بیٹھ کر پُران پڑھتے ہیں۔ سب منش من مانا آچرن کرتے
ہیں۔ کلجگ کی اس اپار انیتی (ادھرم) کا ورنن نہیں کیا جاسکتا ۵

بھئے برن سنکر کلی بھن سیتو سب لوگ

کریں پاپ پاوہیں دُکھ بھے رج سوک بیوگ

کلجگ میں سب لوگ ورن سنکر (حرام کی اولاد) اور وید مریادا سے الگ ہو گئے ہیں۔ وہ پاپ کرتے ہیں، اور اُن کے نتیجہ کے طور پر دُکھ، بھے، روگ، شوک اور پیاری وستوؤں سے جُدائی پاتے ہیں۔ ۱۰۰

شرُتی سمّت ہری بھگتی پتھ سنجت برتی بیبیک
تیہیں نہ چلہیں نر موہ بس کلپہیں پنتھ انیک

ویدوں میں کہا ہوا ویراگیہ اور گیان سے یُکت جو ایشور بھگتی کا مارگ ہے، اگیان وش منش اُس مارگ پر تو چلتے نہیں اور طرح طرح کے نئے سے نئے مت متانتروں کی کلپنا کرتے ہیں۔ ۱۰۰

بہو دام سنوارہیں دھام جتی۔ بشیا ہر لینہہ نہ رہی برتی
تپسی دھن ونت دریدر گرہی۔ کلی کوتک تات نہ جات کہی

سنیاسی لوگ بہت دھن خرچ کر کے گھر سجاتے ہیں۔ اُن میں ویراگیہ نہیں رہا، اُسے وشیوں نے چھین لیا ہے۔ تپسوی لوگ تو کلجگ میں دھن وان ہیں اور گرہستی لوگ کنگال ہیں۔ اے تات! کلجگ کی عجیب لیلا کچھ کہی نہیں جاتی۔

کُل ونتی نکارہیں ناری ستی۔ گرہ آنہیں چیری نبری گتی
سُت مانہیں مات پتا تب لَوں۔ ابلانن دیکھ نہیں جب لَوں

کُل وتی اور ستی استری کو پُرش گھر سے نکال دیتے ہیں اور شرم حیا کو چھوڑ کر داسی کو گھر میں ڈال لیتے ہیں۔ پُتر ماتا پتا کو تبھی تک مانتے ہیں، جب تک کہ استری (زوجہ، بیوی) کی شکل نہیں دیکھی۔ ۲

سسرار پیاری لگی جب تیں۔ رپو روپ کٹمب بھئے تب تیں
نرپ پاپ پرائن دھرم نہیں۔ کر ڈنڈ بڈمب پرجا نتہیں

جب سے سسرال سے پیار بڑھا، تب سے کٹمبی دشمن روپ ہو گئے۔ راجے پاپ آچاری ہو گئے۔ اُن میں دھرم نہیں رہا۔ وہ پرجا کو نت آئے دن ستاتے ہیں اور اُن کی ہنسی اڑاتے ہیں۔

دھن ونت کُلین ملین اپی۔ دِوِج چنہہ جنیو اُگھار تپی
نہیں مان پُران نہ بیدہی جو۔ ہری سیوک سنت سہی کلی سو

دھنوان خاندانی مانے جاتے ہیں خواہ وہ نہایت ہی چال چلن برے ہوں۔ برہمنوں کی پہچان صرف جنیو مانر ہی رہ گیا ہے اور ننگے بدن تپسویوں کی پہچان رہ گئی ہے۔ جو وید اور پرانوں کو نہیں مانتے۔ کلجگ میں وہ ہی ایشور بھگت اور سچے مہاتما کہلاتے ہیں۔ ۴

کبی برند اُدار دُنی نہ سُنی۔ گُن دُوشک برات نہ کوپی گُنی
کلی بار ہیں بار دُکال پرے۔ بنو انّ دُکھی سب لوگ مرے

شاعر لوگوں کے تو گروہ کے گروہ ہو گئے۔ پر داتا لوگوں کی تو کہیں آواز ہی سنائی نہیں دیتی۔ گنوں میں دوش لگانے والے تو بہت ہیں، پر گنوان کوئی بھی نہیں ہے۔ کلجگ میں بار بار قحط پڑتا ہے اور سب لوگ انّ کے بنا دُکھی ہو کر پران چھوڑتے ہیں۔ ۵

سُنو کھگیس کلی کپٹ ہٹھ دمبھ دویش پاکھنڈ
مان موہ مارادی مد بیاپ رہے برہمانڈ

اے پنچھی راج گرڑ! سُنیے۔ کلجگ میں کپٹ، ہٹھ، مِتھیاچاری، حسد، پاکھنڈ، مان، موہ، اہنکار اور کام کرودھ آدی دوگنوں سے برہمانڈ چھا گیا۔

تامس دھرم کرہیں نر جپ تپ برت مکھ دان
دیو نہ برشہیں دھرنی بئے نہ جاہیں دھان

سب لوگ جپ، تپ، برت، یگیہ اور دان تامسی بھاو سے کرتے ہیں۔ دیوتا پرتھوی پر جل نہیں برساتے اور بویا ہوا اناج پیدا نہیں ہوتا۔ ۱۰۱

ابلا کچ بھوشن بھور چھدھا۔ دھن ہین دُکھی ممتا بہدھا
سکھ چاہہیں مُوڑھ نہ دھرم رتا۔ مت تھوری کٹھور نہ کوملتا

کلجگ میں استریوں کا شرنگار ایک مانر بال ہی رہ گئے ہیں اور کوئی زیور نہیں رہا۔ اُن کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ وہ دھن سے خالی ہیں اور بہت طرح کی ممتا کے کارن دُکھ اٹھاتی ہیں۔ وہ مورکھ سکھ چاہتی ہیں لیکن دھرم میں پریتی نہیں رکھتیں۔ اُن کی بدھی بہت تھوڑی ہے، سبھاو کٹھور ہے۔ نمرتا نام کو نہیں ۱۰

نر پیڑت روگ نہ بھوگ کہیں۔ ابھیمان برودھ اکارن ہیں
لگھو جیون سنبت پنچ دسا۔ کلپانت نہ ناس گمان اسا

روگ سے منش دُکھی ہیں۔ سُکھ کا نام و نشان نہیں ملتا۔ بغیر کارن کے ہی ابھیمان اور ورودھ (دشمنی) کرتے ہیں۔ پانچ دس برس کا (چند سالوں کا) تھوڑا سا جیون ہے اور گھمنڈ اتنا بڑھا ہوا

ہے۔ مانو پرے کال میں بھی اُن کا ناش نہیں ہو گا (پنچ دسا کا ارتھ پچاس سال بھی ہو سکتا ہے یعنی پچاس سال تھوڑی سی عمر ہے ایسا ارتھ ہو گا۔ پرنتو بھاوارتھ میں کوئی انتر نہیں ہے)

کلی کال بہال کیئے منجا۔ نہیں مانت کوئی انجا تنجا
نہیں توش بچار نہ سیتلتا۔ سب جاتی کجاتی بھئے منگتا

کلجگ نے سب لوگوں کو بے حال کر دیا ہے نہ کوئی بہن کو مانتا ہے نہ بیٹی کو۔ لوگوں میں نہ تو صبر ہے نہ گیان ہے اور نہ ہی من میں شانتی ہے۔ ذات اور بے ذات سب مانگنے والے ہی ہو گئے۔ ٣

اِرشا پرُوشاچھر لولپتا۔ بھر پوُر رہی سمتا بگتا
سب لوگ بیوگ بسوک ہیئے۔ برن آشرم دھرم اچار گئے

حسد، سخت کلامی اور لالچ سنسار میں پھیل گئے ہیں سمتا (سب کو برابر سمجھنا مانو اُنہ رشٹی) چلی گئی ہے سب لوگ ڈیوگ اور بے حد شوک سے مرے پڑے ہیں۔ ورن آشرم دھرم سمبندھی سب آچار مٹ گئے۔

دم دان دیا نہیں جانپنی۔ جڑتا پربنچتا اتی گھنی
تن پوشک ناری نر سگرے۔ پرنندک جے جگ مو بگرے

دم (اندریوں پر قابو پانا) دان، دیا اور سمجھداری کسی میں نہیں رہی۔ مُورکھ پن اور دوسروں کو ٹھگنا یہ بہت ہی بڑھ گیا ہے استری اور پرش سارا وقت شریر کے پالن پوشن (ارتھات پیٹ کے دھندوں میں) میں ہی لگاتے ہیں۔ دوسروں کی نندا کرنے والوں کا ہی سنسار میں بول بالا ہے۔ ٥

سنو بیال ادی کال کلی مل اوگن آگار
گنو بہت کلجگ کر بنو پریاس نستار

ہے سانپوں کے دُشمن گرڑ جی! سُنئیے کلجگ پاپ اور اوگنوں کا گھر ہے۔ لیکن اس کلجگ میں ایک بڑا بھاری گُن بھی ہے۔ وہ گُن یہ ہے کہ اس کلجگ میں بغیر کسی محنت کے سنسار بندھن سے مکتی مل سکتی ہے۔ ١٠٢

کرت جگ تریتا دواپر پوجا مکھ اور جوگ
جو گتی ہوئے سو کلی ہری رام تے پاوہیں لوگ

ست یگ، تریتا اور دواپر میں جو اُتم گتی پُوجا یگیہ اور یوگ سادھنوں سے ملتی ہے۔ وہی اُتم گتی کلجگ میں صرف بھگوان کا نام سمرن سے ہی لوگ پا جاتے ہیں۔ ١٠٢

کرت جگ سب جوگی بگیانی۔ کر ہری دھیان ترہیں بھو پرانی
تریتا بیدھ جگیہ نر کرہیں۔ پربھوہی سمرپ کرم بھو ترہیں

ست یگ میں سب یوگی اور آتم دنیا ہوتے ہیں۔ اس یگ میں بھگوان کا دھیان کر کے سب پرانی سنسار ساگر سے تر جاتے ہیں۔ تریتا یگ میں لوگ طرح طرح کے یگیہ کرتے ہیں اور اُن کو پربھو کے ارپن کر کے سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ ١

دواپر کر رگھوپتی پد پوجا۔ نر بھو ترہیں اپائے نہ دوجا
کلجگ کیول ہری گن گاہا۔ گاوت نر پاوہیں بھو تھاہا

دواپر میں لوگ شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی پُوجا کر کے سنسار ساگر سے پار ہو جاتے تھے۔ دوسرا کوئی اُپائے نہیں ہے اور کلجگ میں تو صرف شری رگھوناتھ کے گنوں کی کتھاؤں کا گان کرتے ہی اس سنسار ساگر کا پار پا جاتے ہیں۔ ٢

کلجگ جوگ نہ جگیہ نہ گیانا۔ ایک آدھار رام گن گانا
سب بھروس تج جو بھج رامہی۔ پریم سمیت گاو گن گرامہی

کلجگ میں نہ تو یوگ ہے نہ یگیہ ہے اور نہ ہی گیان ہے۔ شری رام جی کے گُن گان کا ہی ایک ماتر سہارا ہے۔ سب بھروسوں کو چھوڑ کر ایک ماتر جو شری رام جی کا بھجن کرتا ہے اور پریم کے ساتھ اُن کے گُن سمُوہ کا گان کرتا ہے۔ ٣

سوئی بھو تر کچھ سنسیہ ناہیں۔ نام پرتاپ پرگٹ کلی ماہیں
کلی کر ایک پنیت پرتاپا۔ مانس پنیہ ہوہیں نہیں پاپا

وہی بھو ساگر سے تر جاتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کلجگ میں نام کی مہما پرگٹ ہے اور کلجگ میں ایک پوتر بڑائی اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ ششن من میں اگر پنیہ کرموں کا چنتن کرتا ہے تو اس کا اُسے شبھ پھل ملتا ہے لیکن اگر پاپ کرموں کا چنتن کرتا ہے تو اُسے پاپ نہیں لگتا (ارتھات مانسک پُن تو ہوتا ہے لیکن مانسک پاپ نہیں ہوتا)

کلجگ سم جگ آن نہیں جوں نر کر بسواس

گائے رام گن کن بمل بھو تر نہیں پر یاس

اگر منش وشواس کرے تو کلجگ کے سمان دوسرا کوئی بھی یگ نہیں۔ کیونکہ اس یگ میں شری رام جی کے نرمل گنوں کا گان کرنے سے ہی سنسار ساگر تر جاتا ہے اور یوگ، تپ آدی کٹھن سادھن نہیں کرنے پڑتے۔

پرگٹ چار پد دھرم کے کل مہنہ ایک پردھان
جین کین بدھی دینہے دان کرے کلیان

ستیہ، دیا، تپ اور دان دھرم کے چار چرن پرسدھ ہیں جن میں کلجگ میں ایک دان روپی چرن ہی پردھان ہے، خواہ وہ کیسی طرح کیا جائے۔ دان کلیان ہی کرتا ہے۔ ۱۰۳

نت جگ دھرم ہوہیں سب کیرے، ہردے رام مایا کے پریرے
شدھ ستو سمتا بگیانا۔ کرت پربھاو پرسن من جانا

شری رام جی کی مایا کی پریرنا سے سب کے ہردے میں سبھی یگوں کے دھرم نت ہوتے رہتے ہیں۔ شدھ ستوگن، سمتا، گیان اور من کا شانت ہوتا۔ یہ ست یگ کا پربھاو جانے

ستو بہت رج کچھ رتی کرما۔ سب بدھی سکھ تریتا کر دھرما
بہہ رج ستو لیپ ستہ کچھ تامس۔ دواپر دھرم ہرش بھے مانس

ستوگن کی زیادتی ہو۔ کچھ رجوگن کا انش ملا ہوا ہو۔ کچھ تموگن بھی ملا ہوا ہو۔ من میں آنند بھی ہو اور اس آنند کے چھن جانے کا ڈر بھی ہو۔ یہ دواپر کا دھرم ہے۔ ۲

تامس بہت رجوگن تھورا۔ کل پربھاو برودھ چہنہ اورا
بدھ جگ دھرم جان من ماہیں۔ تج ادھرم رتی دھرم کراہیں

تموگن بہت ہو، رجوگن تھوڑا ہو۔ چاروں طرف ورودھ ہی پھیلا ہوا ہو۔ تو اسے کلجگ کا پربھاو سمجھنا چاہئے۔ بدھیمان لوگ ہر ایک یگ کے الگ الگ دھرموں کو من میں پہچان کر ادھرم کا تیاگ کرتے ہیں اور دھرم سے پریم کرتے ہیں۔

کال دھرم نہیں بیاپہیں تاہی، رگھوپتی چرن پریتی اتی جاہی
نٹ کرت بکٹ کپٹ کھگ رایا، نٹ سیوک ہی نہ بیاپے مایا

جس کا شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں بے حد پریم ہے اس پر ان یگوں کے دھرموں کا پربھاو نہیں پڑتا ہے پنچھی راج!

بازیگر کا کیا ہوا کپٹ چرتر (جادوگری، اندر جال) بڑا ہی کٹھن ہوتا ہے۔ لیکن وہ دیکھنے والوں پر ہی پربھاو ڈالتا ہے۔ بازیگر کے اپنے سیوک پر وہ بازیگری جادوگری کوئی اثر نہیں ڈالتی ہے

ہری مایا کرت دوش گن بنو ہری بھجن نہ جاہیں
بھجئے رام تج کام سب اس بچار من ماہیں

ایسے ہی شری ہری جی کی مایا کے رچائے ہوئے گن اور دوش ہری بھجن کے بغیر دور نہیں ہوتے من میں ایسا وچار کرکے سب کامناؤں کو چھوڑ کر سچے ہردے سے شری رام جی کا بھجن کرنا چاہئے۔ ۱۰۴

تیہیں کلی کال برش بہو بسیؤں اودھ بہگیس
پرئیو دکال بپتی بس تب میں گیئوں بدیس

ہے پنچھی راج گرڑ! میں اس کلجگ میں بہت سال اودھیا میں رہا۔ ایک بار سخت قحط پڑ گیا۔ تب میں مصیبت کا مارا کسی دوسرے دیش کو چلا گیا۔ ۱۰۴

گیئوں اجینی سنو اُرگاری۔ دین ملین درد دکھاری
گئیں کال کچھ سمپتی پائی۔ تہہ پنی کرؤں سمبھو سیوکائی

ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! سنئے میں لاچار، اداس کنگال اور دکھی ہو کر اجین نگری میں آیا۔ کچھ وقت گذر جانے کے بعد کچھ دولت پائی۔ وہاں پھر میں نے ہی شری شِو جی مہاراج کی سیوا کرنے لگا۔

بپر ایک بیدک سِو پوجا۔ کرے سدا تیہی کاج نہ دوجا
پرم سادھو پرمارتھ بندک۔ سمبھو اُپاسک نہیں ہری نندک

وہاں ایک وید ودیا کے انوسار شِو جی کی پوجا کرنے والے برہمن رہتے تھے۔ انہیں شِو پوجا کے بغیر اور کوئی کام نہیں تھا۔ وہ بہت ہی نیک اور پرمارتھ تتو کو جاننے والے تھے۔ شِو جی کے اپاسک تو تھے لیکن شری ہری کی نندا کرنے والے نہ تھے۔ ۲

تیہی سیوؤں میں کپٹ سمیتا۔ دوج دیال اتی نیتی نکیتا
باہج نمر دیکھ موہی سائیں۔ بپر پڑھاو پتر کی نیائیں

میں کپٹ کے ساتھ اس برہمن کی سیوا کرتا تھا۔ برہمن بڑے ہی رحم دل اور نیتی کے گھر تھے۔ ہے سوامی! ظاہر طور پر

میری سیوا اور بھکتی کو دیکھ کر وہ مجھے اپنے بیٹے کی طرح پیار سے پڑھاتے تھے۔ ۳

شمبھو منتر مہی دوج بر دینہا۔ شبھ اپدیس بیدھ بدھی کینہا
جپئیوں منتر سیو مندر جائی۔ ہردے دمبھ اہم اتی ادھکائی

اُن برہمن شریشٹھ نے مجھ کو شری شوجی کا منتر دیا۔ اور بہت طرح سے نیک اپدیش کیا۔ میں شومندر میں جاکر منتر جپتا۔ میرے انتہ کرن میں پاکھنڈ اور اہنکار بڑھ گیا۔ ۴

ہر کھل مل سنکل منی نیچ جاتی بس موہ
ہری جن دوج دیکھیں جرئیں کرئیں بشنو کر دروہ

میں دشٹ پاپوں سے بھری ہوئی بدھی والا نیچ جاتی موہ کے وش ہو شری ہری کے بھگتوں کو دیکھ کر حسد کے مارے جلا کرتا اور بشنو بھگوان کے تئیں ویر بھاو رکھتا۔ ۵۔ ۱

گر نت موہی پربودھ دکھت دیکھ آچرن مم
موہی آپجے اتی کرودھ دمبھی نیتی کی بھاوئی

گرو جی مجھے ہر روز اچھی طرح سے سمجھاتے تھے۔ وہ میرے آچرن کو دیکھ کر بے حد دکھی تھے۔ مجھے اُن کی نصیحت پر بڑا غصہ آتا تھا۔ پاکھنڈی پرش کو کیا کبھی دھرم اپدیش اچھا لگتا ہے؟

ایک بار گر لینہہ بولائی۔ موہی نیتی بہو بھانت سکھائی
سیو سیوا کر پھل نت سوئی۔ ابرل بھگتی رام پد ہوئی

ایک بار گرو جی نے مجھے بلا لیا۔ اور بہت طرح سے دھرم اپدیش کیا اور کہا ہے بیٹا! شوجی کی سیوا کا پھل ایک مات یہی ہے۔ کہ شری رام جی کے چرنوں میں گوڑھ بھگتی ہو۔ ۱

رام ہی بھجہیں تات سیو دھاتا۔ نر پامر کے کیتک باتا
جاس چرن اج سو انوراگی۔ تاسُ دروہ سکھ چہسی ابھاگی

بیٹے تات! برہما سے نیچ پرانی کی تو بات ہی کیا ہے شری رام جی کا بھجن تو شوجی اور برہما جی تک کرتے ہیں۔ جن کے چرنوں کے شوجی اور برہما جی اُپاسک ہیں سے بدنصیب! تو اُن سے ویر کر کے سکھ چاہتا ہے۔

ہر کہنہ ہری سیوک گر کہیؤ۔ سُن کھگ ناتھ ہردے مم دہیؤ
ادھم جاتی میں بدیا پائیں۔ بھئیوں جتھا اہی دودھ پیائیں

ہے پنچھی راج! گرو جی کے مکھ سے یہ بات سن کر کہ شوجی شری ہری کے سیوک ہیں۔ میرا کلیجہ جل اٹھا۔ میں نیچ جاتی کا ودیا پڑھ کر ایسا ہو گیا تھا۔ جیسے دودھ پلانے سے سانپ اور زہریلا ہو جاتا ہے۔ ۲

مانی کٹل کبھاگیہ کجاتی۔ گر کر دروہ کرئیوں دن راتی
اتی دیال گر سولپ کرودھا۔ پنی پنی موہی سکھاو سبودھا

ابھیمانی، کٹل، بدقسمت اور بدذات میں رات دن گرو جی سے کینہ رکھتا۔ گرو جی ایسے دیالو تھے کہ وہ مجھ پر ذرا بھی کرودھ نہ کرتے تھے۔ اور بار بار مجھے اچھی نصیحت کر کے سمجھاتے تھے۔ ۳

جیہی تے نیچ بڑائی پاوا۔ سو پر تھمہیں ہت تاہی نساوا
دھوم انل سمبھو سنو بھائی۔ تیہی بجھاو گھن پدوی پائی

نیچ منش جس سے بڑائی پاتا ہے وہ سب سے پہلے اسی پر ہاتھ صاف کر کے اُسے نشٹ کرتا ہے۔ ہے بھائی! سنئے آگ سے پیدا ہوا دھواں بادل کا مرتبہ پا کر اسی اگنی کو بجھا دیتا ہے۔ ۵

رج مگ پری نرادر رہئی۔ سب کر پد پرہار نت سہئی
مرت اڑاو پرتھم تیہی بھرئی۔ پنی نرپ نین کرئیٹ پرئی

دھول راہ میں بے عزت پڑی رہتی ہے اور سب کے پاؤں کی مار کو ہر روز سہتی ہے۔ جب ہوا اُسے اڑاتی ہے تو سب سے پہلے وہ ہوا کو گرد آلودہ کر دیتی ہے۔ اور پھر راجاؤں کی آنکھوں اور تاج پر پڑتی ہے۔ ۶

سنو کھگ پتی اس سمجھ پرسنگا۔ بدھ نہیں کرہیں ادھم کر سنگا
کبی کوبد گاوہیں اسی نیتی۔ کھل سن کلہہ نہ بھل نہیں پریتی

ہے پنچھی راج گرو جی! اسلئے ان سب باتوں پر دھیان کر کے بدھیمان لوگ نیچ لوگوں کا سنگ نہیں کرتے۔ شاعر اور پنڈت لوگ ایسی نیتی کہتے ہیں کہ دشٹ کے ساتھ نہ تو لڑائی جھگڑا ہی اچھا ہوتا ہے اور نہ پریم کرنا ہی اچھا ہے۔ ۷

اداسین نت رہئے گوسائیں۔ کھل پریہرئے سوان کی نائیں
میں کھل ہردے کپٹ کٹلائی۔ گر ہت کہئے نہ موہی سوہائی

ہے گوسائیں! اُن سے تو سدا اداسین ہی رہنا چاہیئے۔

دُشٹ کو کتے کی طرح دُور سے ہی تیاگ دینا چاہئے۔ مَیں دُشٹ
تھا۔ میرے ہردے میں کپٹ اور کٹلتا بھری تھی۔ اِس لئے
اگرچہ گروجی مجھے میری بھلائی کے لئے ہی نصیحت کرتے تھے۔
لیکن وُہ مجھے اچھی نہیں لگتی تھی۔ ۸

ایک بار ہر مندر جپت رہیوں سِو نام
گرو آیو ابھیمان تے اُٹھ نہیں کینہہ پرنام

ایک بار مَیں شِو مندر میں شِو جی کے نام کا سمرن کر رہا تھا
کہ اتنے میں گروجی وہاں آئے لیکن ابھیمان کے مارے مَیں نے
اُٹھ کر گروجی کو پرنام نہ کیا۔ ۱۰۶

سو دیال نہیں کہیو کچھ اُر نہ روش لولیس
اتی اگھ گرو اپمان سہہ نہیں سکے مہیس

گروجی دیالو تھے۔ اِس لئے اُنہوں نے تو کچھ کہا اور نہ ہی
اُن کے ہردے میں انش ماتر بھی کرودھ تھا۔ پر گروجی کے اپمان
کے اس مہاپاپ کو شِو جی سہہ نہ سکے۔ ۱۰۶

مندر ماجھ بھئی نبھ بانی۔ رے ہت بھاگیہ اگیہ ابھیمانی
جدیپ تو گر کیں نہیں کرودھا۔ اتی کرپال چت سمیک بودھا
تدپی ساپ سٹھ دیہوں توہی۔ نیتی برودھ سوہائے نہ موہی
جَوں نہیں دنڈ کروں کھل تورا۔ بھرشٹ ہوئے شرتی مارگ مورا

مندر میں آکاش بانی ہوئی۔ اے بدقسمت مورکھ ابھیمانی!
اگرچہ تیرے گرو کو تیری اس کرتوت پر کرودھ نہیں ہے، وُہ بید
رحمدل ہیں۔ اور یتھارتھ گیان وان ہیں۔ تو بھی اے مورکھ!
تجھ کو مَیں شاپ دُوں گا۔ کیونکہ نیم مریادا کا ورودھ مجھے منظور
نہیں ہے۔ اے دُشٹ! اگر مَیں تجھے سزا نہ دُوں تو میرا ویدک
مارگ بھرشٹ ہو جائے گا۔

جے سٹھ گر سن اِرشا کرہیں۔ رورو نرک کوٹ جگ پرہیں
تری جگ جونی پنی دھرہیں سریرا۔ ایت جنم بھر پاوہیں پیرا

جو مورکھ گرو سے کینہ رکھتے ہیں۔ وہ کروڑوں جُگوں تک رورو
نرک میں پڑے رہتے ہیں۔ پھر وہاں سے نکل کر وہ پشو پنچھی
آدک ترینگ یونیوں میں دیہہ دھارن کرتے ہیں اور دس ہزار
جنموں تک دُکھ بھوگتے رہتے ہیں۔

بیٹھ رہیسی اجگر اِو پاپی۔ سرپ ہوہی کھل مل متی بیاپی
مہا بٹپ کوٹر مہہ جائی۔ رہو ادھم ادھوگتی پائی

اے پاپی! تو گرو کے سامنے اژدھے کی طرح بیٹھا
رہا۔ رے دُشٹ! تیری بدھی پر سانپ کے سبھاؤ نے غلبہ
پا لیا ہے۔ اِس لئے تو سانپ ہو جا۔ اور اے مہا نیچ! اُس سانپ
کی نیچ یونی کو پا کر کسی بڑے بھاری درخت کی کھوہ میں جا کر رہ

ہاہاکار کینہہ گرو داُرن سن سو ساپ
کمپت موہی بلوک اتی اُر اپجا پرتاپ

شِو جی کے اس بھیانک شاپ کو سُن کر گروجی ہاہاکار
کرنے لگے۔ مجھے کانپتا ہوا دیکھ کر اُن کے ہردے میں بید
کلیش بڑھا۔ ۱۰۷

کر ڈنڈوت سپریم دُوِج سِو سنمکھ کر جور
بنے کرت گدگد سور سمجھ گھور گتی مور

پریم کے ساتھ ڈنڈوت کر کے وہ برہمن شری شِو جی
مہاراج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر میری بھیانک گتی کو دھیان کر گدگد
بانی سے بنتی (پرارتھنا) کرنے لگے۔ ۱۰۷

نمامیش میشان نروان روپم۔ وبھم ویاپکم برہم وید سوروپم
نجم نرگنم نروکلپم نریہم۔ چداکاش آکاش واسم بھجے ہم

ہے مکتی روپ، ویاپک، برہم اور وید سروپ ایشان!
دِشا کے ایشور اور سب کے مالک شری مہادیو جی! مَیں آپ
کو نمسکار کرتا ہوں۔ آپ سوکیہ سوروپ (خود بیدا) ہیں۔ نرگن ہیں
نروکلپ (بھید رہت) اچھا رہت، چدا آکاش روپ آکاش
ہیں۔ آپ آکاش میں بھی ویاپک ہیں۔ آپ کو مَیں بھجتا ہوں

نراکارم اونکار مُولم تُریم۔ گرا گیان گوتیت میشم گریشم
کرالم مہاکال کالم کرپالم۔ گناگار سنسار پارم نتوا ہم

نراکار اونکار کے مول، تُریہ گنوں سے پرے، بانی
گیان اور اندریوں سے پرے کیلاش کے سوامی، وکرال (بھیانک)
مہاکال کے بھی کال، کرپالو گنوں کے گھر، سنسار سے پرے
آپ ایشور کو مَیں نمسکار کرتا ہوں۔ ۲

تُشار ادری سنکاش گورم گمبھیرم۔ منو بھوت کوٹی پربھا شری شریرم

سپھرن مولی کلولنی چارو گنگا، لسد بھال بال اندو کنٹھے بھجنگا

جو ہمالیہ پربت کے سمان گورے رنگ کے اور گمبھیر ہیں جن کے سر پر کروڑوں کام دیوؤں کی چمک دمک ہے۔ جن کے سر پر سندر ندی گنگا جی براجتی ہیں۔ جن کی پیشانی پر بال چندرما (دوج کا چندرما) شوبھا پا رہا ہے۔ اور گلے میں سانپوں کے ہار ہیں ۳۔

چلت کنڈلم بھرو سنیترم وشالم۔ پرسنن آننم نیل کنٹھم دیالم
مرگادھیش چرمامبرم منڈ مالم۔ پریم شنکرم سرو ناتھم بھجامی

جن کے کانوں میں کنڈل جھول رہے ہیں۔ بھوئیں سندر ہیں اور بڑی بڑی آنکھیں ہیں۔ جو پرسن مکھ، نیل کنٹھ اور دیالو ہیں۔ شیر کے چمڑے کے کپڑے اور منڈ مالا پہنے ہوئے ہیں۔ اُن سب کے پیارے اور سب کے ایشور شری شنکر جی کو میں بھجتا ہوں۔ ۴

پرچنڈم پرکرشٹم پرگلبھم پریشم۔ اکھنڈم اجم بھانو کوٹی پرکاشم
ترے شول نرمولنم شول پانم۔ بھجے ہم بھوانی پتم بھاؤ گمیم

رودر روپ، اتم، تیجسوی، پرمیشور، اکھنڈ، اجنما، کروڑوں سورجوں کے سمان پرکاش والے، تینوں پرکار کے سنتاپوں کو جڑ سے اکھاڑنے والے، ترشول ہاتھوں میں دھارن کئے، شردھا اور سچے پریم سے ملنے والے پاربتی جی کے پتی شری شنکر جی مہاراج کو میں بھجتا ہوں۔ ۵

کلاتیت کلیان کلپانت کاری۔ سدا سجن آنند داتا پراری
چدانند سندوہ موہاپہاری۔ پرسید پرسید پربھو منمتھاری

کلاؤں سے پرے، کلیان کرنے والے، پرلے کرنے والے، نیک پرشوں کو سدا سکھ دینے والے، تری پور دیتیہ کے شترو، سچدانند گھن، موہ کا ناش کرنے والے اور من کو متھن کرنے والے کام دیو کے شترو شری مہادیو جی! مجھ پر پرسن ہو جائیے۔ پرسن ہو جائیے۔ ۶

نہ یاوت اوما ناتھ پادار وندم۔ بھجنتیہ لوکے پرے وا نرانام
نہ تاوت سکھم شانتی سنتاپ ناشم۔ پرسید پربھو سرو بھوتا دھی واسم

جب تک آپ پاربتی جی کے پتی کے چرن کملوں کو منش نہیں بھجتے، تب تک اُنہیں لوک اور پرلوک میں نہ تو سکھ اور شانتی ہی ملتی ہے اور نہ اُن کے کلیشوں کا ناش ہوتا ہے

ہے سب جیوؤں کے ہردے میں نواس کرنے والے پربھو! مجھ پر پرسن ہو جائیے۔ ۷

نہ جانامی یوگم جپم نیو پوجام۔ نتو ہم سدا سرودا شمبھو تبھیم
جرا جنم دکھو گھ تا تپیمانم۔ پربھو پاہی آپن نمامیش شمبھو

میں نہ تو یوگ جانتا ہوں نہ جپ ہی جانتا ہوں اور نہ پوجا ہی جانتا ہوں۔ ہے شمبھو! میں تو سدا ہی آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے پربھو! بڑھاپے اور جنم کے دکھ سموہ سے تپتے ہوئے مجھ دین دکھی کی رکشا کیجئے۔ ہے ایشور! ہے شمبھو! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

رودراشٹکم ادم پروکتم دوجین ہرتوشئے
یے پٹھنتی نرا بھکتیا تیشام شمبھو پرسیدتی

بھگوان رودر (شنکر) کی پرسنتا کے لئے یہ آٹھ چھند اشٹک[1] میں کاک بھشنڈی کے پورو جنم کے گورو برہمن نے کہے ہیں۔ جو منش بھگتی بھاؤ سے اسے پڑھتے ہیں۔ اُن پر بھگوان شمبھو پرسن ہوتے ہیں۔ ۹

سنی بنتی سرگیہ سو دیکھی بپر انوراگ
پنی مندر نبھ بانی بھئی دوج بر بر ماگ

سرو گیہ شو جی مہاراج نے برہمن کی بنتی سنی اور اُن کے سچے پریم کو دیکھا۔ تب مندر میں آکاش بانی ہوئی کہ ہے اُتم برہمن! ور دان مانگو۔ ۱۰۸

جوں پرسن پربھو مو پر ناتھ دین پر نیہ
نج پد بھگتی دیئی پربھو پنی دوسر بر دیہو

برہمن نے کہا۔ ہے پربھو! اگر آپ مجھ پر پرسن ہیں اور مجھ دین پر آپ کا پریم ہے تو ہے ناتھ! پہلے اپنے چرنوں کی بھگتی دے کر پھر دوسرا ور دان دیجئے۔ ۱۰۸

تو مایا بس جیو جڑ سنتت پھرے بھلان
تیہی پر کرودھ نہ کریئے پربھو کرپا سندھو بھگوان

ہے پربھو! آپ کی مایا کے وش ہو کر یہ جڑ جیو سدا بھولا بھٹکا پھرتا ہے ہے کرپا ساگر بھگوان! اُس پر کرودھ نہ کیجئے۔ ۱۰۸

سنکر دین دیال اب ایہی پر ہوہو کرپال

[1] اشٹک۔ بھگوان شو کی استتی سنسکرت میں ... (ہر چھند میں آٹھ [illegible])

ساپ انوگرہ ہوئے جیہیں ناتھ نھو رہیں کال

ہے دینیال بھگوان شنکر جی! اب اس پر کرپا کیجئے جس سے ہے ناتھ! تھوڑے ہی وقت میں شاپ کے پربھاو سے یہ چھوٹ جائے۔

ایہی کرہوئے پرم کلیانا۔ سوئی کرہو اب کرپاندھانا
بپر گرا سن پرہت سانی۔ ایوم استوتی بھئی نبھ بانی

ہے کرپاندھان! اب آپ وہی کچھ کیجئے جس سے اس کا پرم کلیان ہو۔ دوسروں کی بھاونا سے بھری پورن برہمن کے بچنوں کو سنکر پھر آکاش بانی ہوئی: "ایسا ہی ہو۔" ا

جدپی کینہ ایہیں دارن پاپا۔ میں پنی دینہہ کوپ کر ساپا
تدپی تمہار سادھتا دیکھی۔ کرہوں ایہی پر کرپا بسیکھی

اگرچہ اس نے بڑا بھاری پاپ کیا ہے۔ اور میں نے بھی کرودھ کے مارے اسے شاپ دیا ہے۔ تو بھی تمہاری نیکی کا خیال کرتے مجھے ہیں اس پر بہت زیادہ کرپا کروں گا۔ ۲

چھما سیل جے پر اُپکاری۔ تے دوج موہی پریہ جتھا کھراری
موہ شراپ دوج بیرتھ نہ جائیہی۔ جنم سہس اوسیہ یہ پائیہی

ہے برہمن! جو لوگ کشما والے اور دوسروں کی بھلائی کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ مجھے گھر کے دشمن شری رام جی کے سمان پیارے ہوتے ہیں۔ ہے برہمن! میرا شاپ ویرتھ نہیں جا سکتا۔ یہ ہزار جنم تو ضرور ہی پائے گا۔ ۳

جنمت مرت دسہہ دکھ ہوئی۔ اہی سو لیشو نہیں بیاپ ہی سوئی
کونیؤں جنم مٹے ہی نہیں گیانا۔ سن ہی سودر مم بچن پرمانا

لیکن جنمتے اور مرتے وقت جو ناقابل برداشت دکھ ہوتا ہے اس کو وہ دکھ ذرا بھر بھی محسوس نہ ہوگا۔ اور نہ ہی کسی جنم میں اس کا گیان مٹے گا۔ ہے شودر! میرے پرمانک بچنوں کو سن۔ ۴

رگھوپتی پری یں جنم تو بھیؤ۔ بنی تیں مم سیوا من دئیو
پری بسی پر بھاو انوگرہ مورے۔ رام بھگتی اپجی ار تورے

ایک تو تیرا جنم شری رگھوناتھ جی کی نگری میں ہوا پھر تو نے میری سیوا میں من لگایا۔ ایودھیا پوری کے پربھاو اور میری کرپا سے تیرے ہردے میں رام جی کے تئیں بھگتی پیدا ہوگی۔

سنو مم بچن ستیہ اب بھائی۔ ہری توشن برت دوج سیوکائی
اب جن کرہی بپر اپمانا۔ جانیہو سنت اننت سماناہا

ہے بھائی! اب میری سچی بات سن بھگوان کو پرسن کرنے کے لئے برہمنوں کی سیوا ہی سب سے اتم سادھن ہے۔ اب کبھی برہمنوں کی ہتک نہ کرنا سنتوں کو اننت بھگوان کا ہی روپ سمجھنا۔ ۶

اندر کلس مم سول بسالا۔ کال دنڈ ہری چکر کرالا
جو انہہ کر مارا نہیں مرے۔ بپر دروہ پاوک سو جرے

اندر کے بجر اور میرے وشال ترشول، کال کے ڈنڈ اور شری ہری کے سدرشن چکر کے مارے بھی جو نہیں مرتا۔ وہ بھی برہمنوں سے ویر کرنے کی اگنی میں بھسم ہو جاتا ہے۔ ۷

اس بیبک راکھیہو من ماہیں۔ تمہہ کہہ جگ درلبھ کچھ ناہیں
اورو ایک آسش موری۔ اپرت ہت گتی ہوتہہی توری

من میں ایسا وچار رکھنا۔ پھر تمہارے لئے دنیا میں کچھ بھی درلبھ نہیں ہوگا۔ میرا ایک اور بھی آشیرواد ہے کہ تجھے ہر جگہ ہی کامیابی ہوگی (اپرت ہت شبد کے دو ارتھ ہیں "لیجے" اور "نہ رکا ہوا" اس واسطے یا تو یہ ارتھ ہو سکتا ہے کہ ہر جگہ تیری جے ہوگی یا یہ کہ تو ہر جگہ بے روک ٹوک جا سکے گا)

سن سو بچن ہرش گر الیوم استوتی بھاش
مہی پر لوبدھ گئیہ گرہ سنبھو چرن ار راکھ

شیو جی کی اس آکاش بانی کو سنکر گرو جی مہاراج پرسن ہو گئے اور "ایسا ہی ہو" کہہ کر مجھے بہت سمجھا کر اور شیو جی کے چرنوں کا دھیان ہردے میں کرتے ہوئے اپنے گھر گئے۔ ۱۰۹

پریرت کال بندھ گری جائے بھیؤں میں بیال
پنی پر یاس بنو تن تجیؤں گئیں کچھ کال

کال کی پریرنا سے میں بندھیاچل میں جا کر سانپ بنا پھر کچھ کال کے بعد بغیر کسی تکلیف کے میں نے وہ سانپ کا شریر چھوڑ دیا۔ ۱۰۹

جوئی تن دھرئیوں تجئیوں پنی اناپاس ہری جان
جمی نوتن پٹ پہرے نر پرہرے پران

ہے وشنو بھگوان کے واہن گروڑ جی! میں جو بھی شریر دھارن

کرنا۔ مُکت ہناکسی کِشٹ کے دیہ کو آسانی سے چھوڑ دیتا ہے جیسے منش پُرانے کپڑوں کو تیاگ کر نئے کپڑے پہن لیتا ہے۔ ۱۰۹

سہو اَکھِمی شری تنہی اُدہ مکی نہیں پاوا کلیس
اُبُھی یا بُدھِ سمی ودھر مٹیوں بیدھ دھن گیان نہ تنگیو کہیں

شنو جی نے وید مریادا کی رکشا کی اور مجھے کوئی دُکھ نہیں ہُوا۔ اِس پرکار سے پنچھی راج! ایشور نے بہت سی یونیاں دھارن کیں لیکن میرا یونی میں ہی گیان بنا رہا۔ ۱۰۹

تِری جگ دیو نر جو تن دھرئیوں تہہ تہہ رام بھجن انوسرئیوں
ایک شول موہی بسر نہ کاؤ، گُرو کر کومل سِیل سبھاؤ

پنچھی! دیوتا یا منش جس یونی میں بھی میں گیا، اُسی اُسی شریر میں میں شری رام جی کا بھجن کرتا رہا۔ لیکن میرے ہردے سے یہ چبھن نہ گئی کہ کومل سوشیل سبھاؤ گرو کا میں نے اپمان کیا۔ ۱

چرم دیہہ دوِج کے میں پائی۔ سُر درلبھ پُران شُرتی گائی
کھیلؤں تہوں بالکنہہ میلا۔ کرئیوں سکل رگھو نائک لیلا

میں نے آخری دیہہ برہمن کی پائی۔ جیسے دیوتا اور پُران دُرلبھ بتلاتے ہیں۔ میں اُس برہمن شریر میں جب بالکوں میں مل کر کھیلتا تو شری رگھوناتھ جی کے ہی چرتر کیا کرتا۔ ۲

پرودھ بھئیں موہی پتا پڑھاوا۔ سمجھیوں سُنیوں گنیوں نہیں بھاوا
من تے سکل باسنا بھاگی۔ کیول رام چرن لے لاگی

میرے پتا سیانا ہونے پر مجھے پڑھانے لگے میں سمجھتا سُنتا اور وِچار تا تو تھا لیکن مجھے وہ پڑھائی اچھی نہیں لگتی تھی میرے من سے ساری واسنائیں بھاگ گئیں۔ صرف شری رام جی کے ہی چرنوں میں لو لگ گئی۔ ۳

کہو کھگیس اس کون ابھاگی، کھری سیو سُر دھینو ہی تیاگی
پریم مگن موہی کچھُ نہ سوہائی۔ ہارئیو پتا پڑھائے پڑھائی

ہے پنچھی راج! کہئے۔ ایسا کون بدقسمت پرانی ہو گا۔ جو کام دھینو کو چھوڑ کر گدھی کی سیوا کرے گا۔ پریم میں مگن ہونے کے کارن مجھے کوئی بھی بات اچھی نہ لگتی تھی۔ پتا جی پڑھا پڑھا کر ہار گئے۔ ۴

بھئے کال بس جب پتو ماتا۔ میں بن گئیوں بھجن جن ترا تا
جہہ جہہ بپن منیشور پاوؤں۔ آشرم جائی جائی سر ناوؤں

جب میرے پتا اور ماتا کی مرتیو ہو گئی۔ تب بھگتوں کے رکشک بھگوان شری رام جی کا بھجن کرنے کے لیے میں بن میں چلا گیا۔ جہاں جہاں بن میں میں منیشور کو پاتا۔ وہاں وہاں اُن کے آشرموں میں جا کر سر جھکاتا۔

بوجھئیوں تنہہ ہی رام گُن گاہا۔ کہہیں سُنئیوں ہرشت کھگ ناہا
سُنت پھرئیوں ہری گُن انوبادا۔ اویا ہت گتی سمبھو پرسادا

ہے گرڑ جی! اُن سے میں شری رام جی کے گُنوں کی کتھائیں پوچھتا۔ وہ سُناتے اور میں پرسن ہو کر سُنتا۔ اِس پرکار میں سدا سب جگہ شری ہری کے گُنوں کی کتھائیں پوچھتا۔ وہ سُناتے اور میں پرسن ہو کر سُنتا۔ اِس پرکار میں سدا سب جگہ شری ہری کے گُنوں کی بڑائی سُنتا پھرتا۔ شِو جی کی کرپا سے میں ہر جگہ بے روک ٹوک جا سکتا تھا۔ ۱

چھوٹی تِری بدھ ایشنا گاڑھی۔ ایک لالسا اُر اتی باڑھی
رام چرن بارج جب دیکھوں۔ تب نج جنم سپھل کر لیکھوں

میری دھن، پُتر اور شہرت تینوں پرکار کی گھنی واسنائیں مٹ گئیں اور ہردے میں ایک ہی لالسا بے حد بڑھی ہوئی تھی کہ جب شری رام جی کے چرن کملوں کو دیکھوں۔ تب اپنے جنم کو سپھل سمجھوں۔ ۷

جیہی پوچھیوں سوئی منی اس کہئی۔ ایسور سرب بھوت مئے اہئی
نرگُن مت نہیں موہی سوہائی۔ سگُن برہم رتی اُر ادھکائی

جن سے میں پوچھتا۔ وہ سب منی ایسا کہتے کہ ایشور سب جیووں میں دیاپک ہے یا سب دُنیا ایشور سروپ ہی ہے۔ یہ نرگُن مت مجھے اچھا نہیں لگتا تھا۔ میرے ہردے میں تو سگُن برہم کے تئیں بے حد پریم بڑھ گیا تھا۔ ۸

گرو کے بچن سمرت کر رام چرن من لاگ۔
رگھوپتی جس گات پھرئیوں چھن چھن نو انوراگ۔

گرو کے بچنوں کو یاد کر کے میرا من شری رام جی کے چرنوں میں لگ گیا۔ میرے من میں چھن چھن میں پربھو شری رام جی کے پریم کی نئی نئی ترنگیں اُٹھتیں۔ اور میں اُن کا سندر یش گاتا پھرتا تھا۔ ۱۱۰

میرو دِسکھر بٹ چھایا منی لومس آسین

دیکھ چرن سِر ناٸیو بچن کہیو اتی دین

میرو پربت کی چوٹی پر بڑ کے سائے تلے لومش نامی مُنی بیٹھے تھے۔ اُنہیں دیکھ کر میں نے اُن کے چرنوں میں سر جھکایا اور بڑی آدھینتا سے دین بچن کہے۔

سُن مم بچن بنیت مردو مُنی کرپال کھگ راج
موہی سادر پوچھت بھئے دوج آیہو کیہی کاج

ہے پنچھی راج! میرے بے حد عاجزانہ اور ملائمت بھرے بچن سُن کر پالو مُنی مجھ سے بڑے آدر کے ساتھ پوچھنے لگے۔ ہے برہمن! آپ یہاں کس مطلب کے لئے آئے ہو؟ ۱۱۰

تب میں کہا کرپانِدھی تمہہ سرگیہ سُجان
سگن برہم ارادھن موہی کہہو بھگوان

تب میں نے کہا۔ ہے کرپانِدھان! آپ سب کچھ جاننے والے ہیں۔ اور چتر ہیں۔ ہے بھگوان! آپ مجھے سگن برہم کی ارادھنا کا اپدیش کیجئے۔ ۱۱۰

تب مُنیس رگھوپتی گُن گاتھا۔ کہے کچھک سادر کھگ ناتھا
برہم گیان رت مُنی بگیانی۔ موہی پرم ادھیکاری جانی
لاگے کرن برہم اپدیسا۔ اج ادویت اگُن ہردیسا
اکل انیہہ انام اروپا۔ انوبھو گمیہ اکھنڈ انوپا
من گوتیت امل اَبناسی۔ نِروِکار نِرودھی سُکھ راسی
سو تیں تاہی تو ہی نہیں بھیدا۔ باری بیچ اِو گاوہیں بیدا

تب ہے پنچھی راج! مُنیشور نے مجھے شری رگھو ناتھ جی کے گُنوں کی کچھ کتھائیں شردھا کے ساتھ کہہ سنائیں۔ پھر وہ برہم گیان میں لین تتو دیتا مُنی مجھے اُتم ادھکاری جان کر برہم گیان کا اپدیش کرنے لگے کہ وہ برہم اجنما، ادویت (واحد لاشریک) نرگُن اور ہردے کا سوامی ہے۔ کلا تیت دار بخات کسی بھی بُدھی آدی کلا سے اُس کا پار نہیں پایا جا سکتا) کامنا رہت، نام رہت، رُوپ رہت یعنی نراکار، انوبھو سے جاننے یوگیہ، اکھنڈ اور بے مثال ہے۔ وہ من اور اندریوں سے پرے ہے۔ نرمل اور ناشی ہے۔ نِروِکار سیما رہت (غیر محدود) اور سُکھ کا گھر ہے۔ وید ایسا کہتے ہیں کہ ایک ماتر وہ برہم ہی تیرے آتما ہیں۔ جیسے سمندر اور اُس کی لہر میں کوئی بھید نہیں ویسے ہی تیرے آتما اور برہم میں کوئی بھید نہیں تو آتم سروپ سے وہ برہم ہی ہے۔ ۱۰، ۲، ۳

بِبِدھ بھانت موہی مُنی سمجھاوا۔ نرگُن مت مم ہردے نہ آوا
پُنی میں کہیوں ناٸی پد سیسا۔ سگن اُپاسن کہہو مُنیسا

مُنیشور نے مجھے بہت طرح سے اپدیش کر کے سمجھانا چاہا۔ لیکن یہ نرگُن مت میری سمجھ میں نہیں بیٹھا میں نے پھر مُنی کے چرنوں میں سر جھکا کر کہا۔ ہے مُنیشور! مجھے سگن برہم کی اُپاسنا کا اپدیش کیجئے

رام بھگتی جل مم من مینا۔ کِمی بلگائی مُنیس پربینا
سوئی اُپدیس کہہو کر دایا۔ نج نینہہ دیکھوں رگھو رایا

میرا من شری رام جی کی بھگتی روپی جل کی مچھلی ہے۔ ہے چتر مُنیشور! پھر یہ من کیسے اُن سے الگ ہو سکتا ہے۔ آپ کرپا کر کے مجھے وہی اپدیش کیجئے جس سے کہ میں شری رگھو ناتھ جی کے درشن اپنی آنکھوں سے کر سکوں۔ ۵

بھر لوچن بلوک اودھیسا۔ تب سُنہوں نرگُن اُپدیسا
مُنی پُنی کہہ ہری کتھا انوپا۔ کھنڈ سگن مت اگُن نروپا

پہلے اپنی آنکھوں سے جی بھر کر شری اجودھیا ناتھ کے درشن کروں۔ تب نرگن برہم کا اپدیش سنوں گا۔ مُنی نے پھر بے مثال ہری کتھا کہی اور سگن مت کا کھنڈن کر کے نرگُن مت کا منڈن کیا۔ ۶

تب میں نرگُن مت کر دوری۔ سگن نروپوں کر ہٹھ بھوری
اُتر پرتی اُتر میں کینہا۔ مُنی تن بھئے کرودھ کے چینہا

تب میں نرگُن مت کا کھنڈن کر کے سگن مت کا منڈن کرنے لگا۔ میں نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اس سے مُنی کے شریر میں کرودھ کے چینہہ (نشانیاں) پیدا ہو گئے۔ ۷

سُنو پربھو بہت اوگیا کیئیں۔ اُپج کرودھ گیانہہ کے ہیئیں
اتی سنگھرشن جوں کر کوئی۔ انل پرگٹ چندن تے ہوئی

ہے پربھو! سنئے، بار بار اپمان کرنے پر گیانیوں کے من میں بھی کرودھ بڑھ جاتا ہے۔ اگر کوئی چندن کی لکڑی کو بار بار رگڑتا ہی جائے۔ تو اُس سے بھی اگنی پرگٹ ہو جاتی ہے۔ ۸

بار مبار سکوپ مُنی کرے نروپن گیان
میں اپنیں من بیٹھ تب کرؤں بِبِدھ انومان

منی کرودھ کے ساتھ تلخی کی حالت میں تھی) بار بار مجھ کو
گیان سمجھانے لگے۔ تب میں بیٹھا بیٹھا اپنے من میں طرح طرح کے
خیالی پلاؤ کرنے لگا۔ ۱۱۱

کرودھ کہ دویت بدھی بنو دویت کہ بنو اگیان
مایا بس پرچھن جڑ جیو کہ ایس سمان

کہ بنا دوئی کے خیال کے کرودھ کیسا اور اگیان کے بغیر دوئی
کا خیال کیسے ہو سکتا ہے؟ مایا کے وش رہنے والا جڑ اور تچھ جیو
کیا کبھی ایشور کے برابر ہو سکتا ہے؟ ۱۱۱

کبھوں کہ دکھ سب کر ہت تاکیں۔ تیہی کہ دریدر پرس منی جاکیں
پر دروہی کی ہو ہیں نسنکا۔ کامی پنی کہ رہہیں اکلنکا
سب کی بھلائی کرنے والے کو کیا کبھی دکھ ہو سکتا ہے؟
جس کے پاس پارس منی ہو اس کے پاس کیا کبھی کنگالی ٹھہر سکتی ہے؟
دوسروں سے ویر بڑھانے والا کیا کبھی نڈر اور بے دھڑک رہ سکتا ہے؟
اور کامی اندھا کیا کبھی بے داغ رہ سکتا ہے؟

بنس کہ رہ دوج اہت کینہیں۔ کرم کہ ہو ہیں سوروپ ہی چینہیں
کاہو سمتی کہ کھل سنگ جامی۔ شبھ گتی پاؤ کہ پر تریا گامی
برہمن کا برا کرنے سے کیا کبھی ونش رہ سکتا ہے؟ کیا آتم گیان
ہو جانے پر کاموں میں رغبت رہ سکتی ہے؟ بروں کی صحبت سے
کیا کبھی کسی کی اُتم بدھی ہوئی ہے؟ کیا پرائی استری کے پاپن کام ورتی
سے جانے والا کبھی اُتم گتی پا سکتا ہے؟

بھو کہ پریں پرماتما بندک۔ سکھی کہ ہو ہیں کبہوں ہری نندک
راج کہ رہتی نیتی بنو جانیں۔ اگھ کہ رہہیں ہری چرت بکھانیں
پرماتما کے سروپ کو جاننے والا کیا کبھی جنم مرن سلسلہ
میں پڑ سکتا ہے؟ کیا بھگوان کی نندا کرنے والا پرش کبھی سکھی رہ سکتا
ہے؟ کیا نیتی کو جانے بغیر راج ہو سکتا ہے؟ بھگوان کی لیلا کی کتھاؤں
کا ورنن کرنے پر کیا کبھی پاپ نزدیک پھٹک سکتا ہے؟ ۲

پاوں جس کہ پنیہ بنو ہوئی۔ بنو اگھ اجس کہ پاوے کوئی
لابھ کہ کچھ ہری بھگتی سمانا۔ جیہی گاوہیں شرتی سنت پرانا
بنا پن کرم کئے کیا کبھی پوتر یش مل سکتا ہے؟ بنا پاپ کئے
بھی کیا کوئی بدنام ہو سکتا ہے؟ شری ہری کی بھگتی کے برابر جس کی
مہما کو وید سنت اور پران گاتے ہیں۔ کیا کوئی دوسرا لابھ بھی ہے؟

ہانی کہ جگ ایہی سم کچھ بھائی۔ بھجئے نہ رام ہی نر تن پائی
اگھ کہ پشنتا سم کچھ آنا۔ دھرم کہ دیا سرس ہری جانا
منش جنم پاکر بھی شری رام جی کا بھجن نہ کرنا کیا اس کے برابر
بھی دنیا میں کوئی دوسری ہانی ہے؟ چغلی کرنے کے برابر کیا کوئی دوسرا
پاپ ہے؟ اور ہے وشنو بھگوان کے واہن! دیا کے برابر کیا کوئی
دوسرا دھرم ہے؟ ۵

ایہی بدھی اہت جگتی من گنئوں۔ منی اپدیس نہ سادر سنیوں
پنی پنی سگن پچھ میں روپا۔ تب منی بولیو بچن سکوپا
اس پرکار من میں میں بے شمار دلیلیں چھانٹتا تھا اور شردھا
کے ساتھ منی کے اپدیش کو نہیں سنتا تھا۔ بار بار میں سگن پکش کا منڈن
کرتا تھا تب منی کرودھ کے ساتھ بچن بولے۔ ۶

موڑھ پرم سکھ دیہوں نہ مانس۔ اتر پرتی اتر بہو آنس
ستیہ بچن وشواس نہ کرہی۔ بایس اِو سب ہی تے ڈرہی
ارے موڑھ! میں تجھے سب سے اُتم اپدیش دیتا ہوں، تو
بھی تو اسے نہیں مانتا۔ بہت سی دلیلیں چھانٹتا ہے اور ترکی بہ ترکی جواب
دیتا ہے، میرے ستیہ بچنوں پر وشواس نہیں کرتا۔ کوے کی طرح سبھی
سے ڈرتا ہے۔ ۷

سٹھ سوپچھ تو ہردے وسالا۔ سپد ہو ہی پچھی چنڈالا
لینہ شراپ میں سیس چڑھائی۔ نہیں کچھ بھے نہ دینتا آئی
ارے مورکھ! تیرے ہردے میں اپنے پکش کا بڑا بھاری
ہٹھ ہے (اور تمام) تو اپنے مت کو سدھ کرنے کے لئے بڑا
بھاری ہٹھ کر رہا ہے) اس لئے تو جلدی چنڈال پنچھی کوا ہو جا۔ میں
نے منی کے شاپ کو آنند کے ساتھ سر پر چڑھا لیا۔ مجھے نہ تو
کچھ بھے تھا اور نہ ہی اس شاپ کا کوئی دکھ تھا۔

تُرت بھئیوں میں کاگ تب پنی منی پد سر نائی
سمر رام رگھوبنس منی ہرشت چلیوں اڑائی
تب میں فوراً ہی کوا ہو گیا۔ پھر منی کے چرنوں میں سر جھکا
کر اور رگھوکل کے سرتاج شری رام جی کا سمرن کر کے میں پرسن ہو کر
اُڑ چلا۔ ۱۱۲

اُما جے رام چرن رت بگت کام مد کرودھ
نج پربھو مئے دیکھہیں جگت کیہی سن کریہی برودھ

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جنہیں شری رام جی کے چرنوں میں پریم ہے اور کام، اہنکار اور کرودھ سے جو رہت ہیں۔ جو جگت کو بھگوت سروپ ہی دیکھتے ہیں۔ پھر وہ کس سے کرودھ کریں۔ جب کہ کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔ ۱۱۲

سنو کھگیس نہیں کچھ رشی دوشن۔ اُر پریرک رگھوبنس بھوشن۔
کرپاسندھو منی گر بھوری۔ لینہی پریم پرچھا موری

ہے پنچھی راج! سنئے اس میں رشی جی کا کوئی دوش نہیں ہے رگھوکل کے سرتاج شری رام جی سب کے ہردوں میں پریرنا کرنے والے ہیں۔ کرپاساگر بھگوان شری رام نے منی کی بدھی کو بھولی کر دیا اور اس طرح میرے پریم کی پریکشا (آزمائش) لی۔ ۱

من بچ کرم موہی نج جن جانا۔ منی متی پنی پھیری بھگوانا
رشی مم مہت سیلتا دیکھی۔ رام چرن بسواس بسیشی

من، بچن اور کرم سے جب بھگوان نے مجھے اپنا سچا سیوک جانا۔ تب انہوں نے منی کی بدھی کو پھر پلٹ دیا۔ رشی نے جب میری اتنی بڑی بھاری سہن شیلتا اور تحمل (قوت برداشت) اور شری رام جی کے چرنوں پر میرا بے حد وشواس دیکھا۔ ۲

اتی بسمے پنی پنی پچھتائی۔ سادر منی موہی لینہہ بولائی
مم پرتیوش بہو بدھی کینہا۔ ہرشت رام منتر تب دینہا

تب تو ان کو بڑا دُکھ ہوا۔ انھوں نے بار بار پچھتا کر مجھے آنند کے ساتھ اپنے پاس بُلا لیا۔ بہت طرح سے میری دھیرج بندھائی اور پرسن ہو کر مجھے رام منتر دیا۔ ۳

بالک روپ رام کر دھیانا۔ کہیو موہی منی کرپا ندھانا
سندر سُکھد موہی اتی بھاوا۔ سو پرتھمہیں میں تمہہی سُناوا

پھر کرپاندھان منی نے بالک روپ شری رامچندر جی کا دھیان کرنے کو کہا سُندر اور سُکھ دینے والا شری رام جی کا یہ دھیان مجھے بہت ہی اچھا لگا۔ وہ میں پہلے ہی آپ کو سُنا چکا ہوں ۴

منی موہی کچھک کال تہہ راکھا۔ رام چرت مانس تب بھاکھا
سادر موہی یہ کتھا سنائی۔ پنی بولے منی گرا سہائی

منی نے کچھ وقت تک مجھے اپنے پاس رکھا تب اُنہوں نے شری رام چرت مانس مجھ سے کہا بڑے آدر کے ساتھ مجھے یہ کتھا سنائی۔ تب پھر منی سُندر بانی بولے۔ ۵

رام چرت سر گپت سہاوا۔ سمبھو پرساد تات میں پاوا
توہی نج بھگت رام کر جانی۔ تاتیں میں سب کہیوں بکھانی

ہے تات! یہ سُندر اور گپت (پراسرار) رام چرت مانس میں نے شری شو جی کی کرپا سے پایا تھا۔ تجھے شری رام جی کا نج بھگت جان کر ہی میں نے تمہیں اس کی کتھا وستار سے کہہ سنائی ہے

رام بھگتی جنہہ کیں اُر ناہیں۔ کبہوں نہ تات کہیئے تنہہ پاہیں
منی موہی بہو بدھ بھانت سمجھاوا۔ میں سپریم منی پد سر ناوا

ہے تات! جن کے ہردے میں شری رام جی کی بھگتی نہیں ہے۔ اُن کے سامنے اسے کبھی بھی نہ کہنا۔ منی نے مجھے بہت طرح سے سمجھایا۔ تب میں نے بڑے پریم کے ساتھ منی کے چرنوں میں سر نوایا۔ ۶

نج کر کمل پرس مم سیسا۔ ہرشت آسش دینہہ منیسا
رام بھگتی ابرل اُر توریں۔ بسہی سدا پرساد اب موریں

منی نے اپنے کمل کے سمان سُندر ہاتھوں کو میرے سر پر پھیرا اور پرسن ہو کر مجھے آشیرواد دی کہ اب میری کرپا سے تیرے ہردے میں شری رام چندر جی کی گوڑھ بھگتی سدا بنی رہیگی۔ ۸

سدا رام پریہ ہوہو تمہہ سبھ گن بھون امان
کام روپ اچھا مرن گیان براگ ندھان

تم سدا شری رام جی کے پیارے ہو، اور شبھ گنوں کے دھام اور مان رہت ہو، تم اپنی مرضی مطابق روپ دھارن کرنے میں شکتی والے، اپنی مرضی سے اپنا شریر چھوڑنے والے اور گیان وبراگیہ کے بھنڈار رہو گے۔ ۱۱۳

جیہیں آشرم تمہہ بسب پنی سمرت شری بھگونت
بیاپ ہی تہہ نہ اوِدیا جوجن ایک پر جنت

جس استھان میں تم بھگوان کا سمرن کرتے ہوئے رہا کرو گے اس استھان میں چار کوس کی دوری تک مایا اور موہ نہیں پھٹک سکیں گے۔

کال کرم گن دوش سبھاؤ۔ کچھ دکھ تمہیں نہ بیاپہی کاؤ
رام رہسیہ للت بدھی نانا۔ گپت پرگٹ اتہاس پرانا
کال، کرم، گن، دوش اور سبھاؤ سے پیدا ہونے والے سب دکھوں میں سے تمہیں کوئی بھی دکھ نہ ستا سکیگا۔ طرح طرح کے شوندر شری رام جی کی گپت اور پرگٹ ہیں۔

بنو شرم تمہہ جانب سب بھوؤ۔ نت نو نیہہ رام پد ہوؤ!
جو اچھا کریہو من ماہیں۔ ہری پرساد کچھ دُرلبھ ناہیں
تم اُن سب کو سہج ہی میں پا جاؤ گے۔ شری رام جی کے چرنوں میں تمہارا نت نیا پریم بڑھتا رہے گا۔ جو تم من میں اچھیا کرو گے۔ شری ہری کی کرپا سے تمہارے لئے تمہاری اچھیا پورتی کے لئے کچھ بھی دُرلبھ نہ ہوگا۔

سُن منی آسیش سُن متی دھیر۔ برہم گرا بھئی گگن گمبھیرا
ایوم استو تو بچ منی گیانی۔ یہ مم بھگت کرم من بانی
ہے دھیر بدھی گرڑ جی! منی کے اس آشیرواد کو سُنکر آکاش میں گمبھیر (سنجیدہ) برہم بانی ہوئی کہ ہے گیانی منی! جو کچھ تم نے بچن کہے ہیں۔ سب سچے ہوں گے۔ یہ کرم، من اور بچن سے میرا بھگت ہے۔

سُن نبھ گرا ہرش موہی بھیو۔ پریم مگن سب سنسے گیو
کر بنتی منی آئیس پائی۔ پد سروج پنی پنی سر نائی
ہرش سہت ایہی آشرم آئیوں۔ پربھو پرساد دُرلبھ بر پائیوں
اہاں بست موہی سن کھگ ایسا۔ بیتے کلپ سات اور بیسا
آکاش بانی سُنکر میں پرسن ہو گیا میں پریم میں مگن ہو گیا اور میرے سب شک و شبہات دُور ہو گئے اس کے بعد منی کی بار بار بنتی کر کے اُن کی آگیا پا کر اور اُن کے چرن کملوں میں بار بار سر جھکا کر پرسن ہو کر میں یہاں اس آشرم میں آیا۔ پربھو شری رام جی کی کرپا سے میں نے دُرلبھ ور پالیا ہے۔ ہے پکشی راج! مجھے یہاں رہتے ہوئے ستائیں کلپ گزر گئے ہیں۔ ۵-۳

کرہوں سدا رگھوپتی گن گانا۔ سادر سنہیں بہنگ سُجانا
جب جب اودھ پوری رگھوبیرا۔ دھرہی بھگت ہت منج سریرا
تب تب جائے رام پر رہیوں۔ سسو لیلا بلوک سُکھ لہیوں

یہی انٹر رگھو رام سسو روپا۔ پنج آشرم آویوں کھگ بھوپا
یہاں میں سدا شری رگھوناتھ جی کے گُن گان کرتا رہتا ہوں۔ چتر پنچھی شردھا سے سُنتے ہیں۔ ایودھیا پوری میں بھگتوں کی بھلائی کے لئے جب جب شری رگھو ویر جی شریر دھارن کرتے ہیں۔ تب تب میں جا کر ایودھیا پوری میں رہتا ہوں اور اُن کی بال لیلاؤں کو دیکھ کر آنند کو پراپت ہوتا ہوں۔ ہے پنچھی راج! پھر شری رام جی کے بال سروپ کا دھیان ہردے میں دھارن کر کے میں اپنے آشرم میں آ جاتا ہوں۔ ۶-۷

کتھا سکل میں تمہیں سُنائی۔ کاگ دیہہ جیہی کارن پائی
کہیوں تات سب پرسن تمہاری۔ رام بھگتی مہما اتی بھاری
جس طرح میں نے کوّے کا شریر پایا۔ وہ سب کتھا میں نے آپ کو کہہ سنائی۔ ہے تات! میں نے آپ کے سب پرشنوں کے اُتر کہہ دیئے ہیں۔ یہ سب کچھ شری رام جی کی بھگتی کی مہما کا ہی پرتاپ ہے۔ ۸

تاتے یہہ تن موہی پریہ بھیو رام پد نیہہ
نج پربھو درسن پائیوں گئے سکل سندیہہ
مجھے اس کوّے کے شریر سے اس لئے پیار ہے کہ اس شریر میں ہی مجھے شری رام جی کے چرنوں میں پریم پراپت ہوا۔ اس شریر میں ہی میں نے اپنے پربھو کے درشن پائے اور میری سب شنکائیں مٹ گئیں۔ ۱۱۴

ماس پارائن
اُنتیسواں وشرام

بھگتی پچھ ہٹھ کر رہیوں دینہہ مہا رشی ساپ
منی دُرلبھ بر پائیوں دیکھہو بھجن پرتاپ
بھگتی پکش پر ہٹھ کر کے میں ڈٹا رہا جس سے مہرشی لوم

نے مجھے کرودھ میں آ کر شاپ دیا۔ لیکن بھجن کا پرتاپ تو دیکھئے کہ میں نے وہ اُتم وردان پایا جو مُنیوں کو بھی دُرلبھ ہے ۴۔
جے اس بھگتی جان پر ہیں۔ کیول گیان ہیتو شرم کر ہیں
تے جڑ کام دھینو گرہ تیاگی۔ کھوجت آک پھرہیں پے لاگی
جو بھگتی کی ایسی مہما کو جان کر بھی اُسے چھوڑ دیتے ہیں اور صرف گیان پراپتی کے لئے ہی جتن کرتے رہتے ہیں۔ وہ مورکھ گھر پر کام دھینو کو چھوڑ کر دودھ کے لئے مدار کے پیڑ کو کھوجتے پھرتے ہیں ۔ ۱
سُنو کھگیس ہری بھگتی بہائی۔ جے سکھ چاہیں آن اُپائی
تے سٹھ مہا سندھ بن ترنی۔ پیر پار چاہیں جڑ کرنی
ہے پکھشی راج! سُنئیے۔ جو ہری بھگتی کو چھوڑ کر دوسرے سادھنوں سے آنند حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ مورکھ جڑ عقلوں والے مانو بنا جہاز کے تیر کر مہا ساگر کو پار کرنا چاہتے ہیں۔ ۲
سُنی بھسُنڈی کے بچن بھوانی۔ بولیو گرڑ ہرش مردو بانی
تو پرساد پربھو مم اُر ماہیں۔ سنشے سوک موہ بھرم ناہیں
شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! کاک بھسُنڈی جی کے بچن سُن کر گرڑ جی پرسن ہو کر کومل بانی سے بولے ۔۔۔ پربھو! آپ کی مہربانی سے میرے ہردے میں اب سنشے شوک موہ اور بھرم کچھ بھی نہیں رہ گیا ہے ۳
سُنیوں پُنیت رام گُن گراما۔ تمہری کرپا لہیوں بشراما
ایک بات پربھو پوچھوں توہی۔ کہہُ بجھائے کرپا ندھی موہی
آپ کی کرپا سے شری رام جی کے پوتر گُنوں کو سُن کر مجھے بڑی شانتی حاصل ہوئی ہے۔ اب ہے پربھو! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ ہے کرپا کے خزانے! مجھے سمجھا کر کہئیے۔ ۴
کہہیں سنت مُنی بید پُرانا۔ نہیں کچھ دُرلبھ گیان سمانا
سوئی مُنی تمہ سن کہیو گوسائیں۔ نہیں آدریہو بھگتی کی نائیں
سنت مُنی، وید اور پُران کہتے ہیں کہ گیان کے سمان دُرلبھ کچھ بھی نہیں ہے۔ ہے گوسائیں! وہی گیان مُنی نے آپ سے کہا لیکن آپ نے اُس کا بھگتی کے سمان آدر نہیں کیا۔ ۵

گیان ہی بھگتی ہی انتر کیتا۔ سکل کہو پربھو کرپا نکیتا
سُن اُرگاری بچن سکھ مانا۔ سادر بولیو کاگ سُجانا
ہے کرپا کے گھر! ہے پربھو! گیان اور بھگتی میں کتنا انتر (فرق) ہے۔ سب مجھ سے کہئیے۔ گرڑ جی کے بچن سُن کر کاک بھسُنڈی جی بڑے پرسن ہوئے اور وہ چتر کاگ آدر کے ساتھ کہنے لگے۔ ۶
بھگتی ہی گیان ہی نہیں کچھ بھیدا۔ اُبھئے ہرہیں بھو سمبھو کھیدا
ناتھ مُنیس کہہیں کچھ انتر۔ ساودھان سوؤ سُنو بہنگ بر
بھگتی اور گیان میں کچھ بھی بھید نہیں ہے۔ سنسار سے پیدا ہوئے کلیشوں کو دونوں ہی ہر لیتے ہیں۔ ہے ناتھ! مُنیشور ان دونوں میں کچھ بھید بتلاتے ہیں۔ ہے پکھشی سریشٹھ! اُسے ساودھان ہو کے سُنئیے۔ ۷
گیان براگ جوگ بگیانا۔ اے سب پُرش سُنہو ہری جانا
پُرش پرتاپ پربل سب بھانتی۔ ابلا ابل سہج جڑ جاتی
ہے ہری کے واہن! سُنئیے۔ گیان، ویراگیہ، یوگ اور گیان یہ سب پُرش ہیں۔ پُرش کا پرتاپ سب طرح سے ہی بلوان ہوتا ہے اور ابلا (استری یا مایا) سہج سبھاؤ سے ہی جڑ اور نربل ہوتی ہے ۸
پُرش تیاگ سکے ناری ہی جو برکت متی دھیر
نو کامی بشئے بس بمکھ جو پد رگھوبیر
جو ویراگیہ وان اور دھیر بدھی پرش ہیں وہ ہی استری کا تیاگ کر سکتے ہیں نہ کہ وہ کامی پُرش جو وشیوں میں اندھے ہو کر اُن کا غلام بنے ہوئے شری رگھوویر جی کے چرنوں سے بمکھ ہیں ۱۵
سوؤ مُنی گیان ندھان مرگ نینی بدھو مکھ نرکھ
بیبس ہوئے ہری جان ناری بشنو مایا پرگٹ
وہ گیان ندھان مُنی بھی مرگ نینی (چشم آہو) چاند مکھ استری کو دیکھ کر موہت ہو جاتے ہیں سے ہی ہری واہن! سنسار میں بشنو بھگوان کی مایا ہی استری روپ سے پرگٹ ہے ۱۵
اِہاں نہ پچھ پات کچھ راکھیو۔ بید پُران سنت مت بھاشیوں
موہ نہ ناری ناری کیں اندپا۔ پنّگ گاری یہ ریتی انوپا

یہاں میں نہ تو بھگتی کا اور نہ گیان کا ہی کچھ پکشپات (طرفداری)
کرتا ہوں۔ وید پران اور سنتوں کا ہی مت پیش کرتا ہوں۔ ہے
سائیوں کے دشمن گرڑ جی! یہ ایک نرالی ریت ہے کہ ایک استری
کے روپ پر دوسری استری موہت نہیں ہوتی ۱۰

مایا بھگتی سنہو تم دو دو۔ ناری ورگ جانے سب کوئی
پنی رگھوبیر ہی بھگتی پیاری۔ مایا کھلو ترنکی بچاری

آپ سُنئے مایا اور بھگتی یہ دونوں ہی استری جاتی ہیں اسے
سب کوئی جانتے ہیں۔ پھر شری رگھوویر جی کو بھی بھگتی پیاری ہے
مایا بچاری تو یقیناً ناچنے والی نٹی ہے ۲۰

بھگتی ہی سانوکول رگھورایا۔ تاتے تیہی ڈرپتی اتی مایا
رام بھگتی نروپم نروپادھی۔ لبسے جاسُ اُسدا اوادھی

شری رگھوناتھ جی بھگتی پر بڑا پرسن رہتے ہیں۔ اسی کارن
سے مایا بھگت سے بے حد ڈرتی رہتی ہے۔ جس کے من میں شری
رام جی کی بے مثال نروگھن بھگتی بنا کسی روک ٹوک کے بستی ہے ۳۰

تیہی بلوک مایا سکچائی۔ کر نہ سکے کچھ نج پربھتائی
اس بچار جے منی بگیانی۔ جاچہیں بھگتی سکل سکھ کھانی

اُسے دیکھ کر مایا شرما جاتی ہے۔ وہ اُس پر اپنا کچھ پربھاو
نہیں ڈال سکتی۔ ایسا وچار کر ہی جو آتم ویتا منی بھی ہیں وہ بھی سب
سکھوں کی کھان بھگتی کی ہی یاچنا (مانگنا) کرتے ہیں ۴۰

یہ رہسیہ رگھوناتھ کر بیگ نہ جانے کوئے
جو جانے رگھوپتی کرپا سپنیہوں موہ نہ ہوئے

شری رگھوناتھ جی کے اس گوڑھ بھید کو کوئی جلدی
نہیں جان پاتا۔ جو پُرش شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے اسے جان
جاتا ہے اُسے تو سپنے میں بھی موہ نہیں ہوتا ۱۱۶

اورؤ گیان بھگتی کر بھید سنہو سپربین
جو سُن ہوئے رام پد پریتی سدا ابچھین

ہے چتر گرڑ جی! گیان اور بھگتی میں جو اور بھید ہے وہ
بھی سُنئے جس کے سُننے سے شری رام کے چرنوں میں سدا اٹوٹ
پریتی ہو جاتی ہے ۱۱۶

سنہو تات یہ اکتھ کہانی۔ سمجھت بنے نہ جائے بکھانی

اِیشور انس جیو ابناسی۔ چیتن امل سہج سکھ راسی

ہے تات! اس اکتھنیہ (نہ کہنے یوگیہ) کہانی کو سُنئے۔ یہ
سمجھتے ہی بنتی ہے کہی نہیں جا سکتی جیو ایشور کا ہی انش ہے۔ یہ
ابناشی ہے، چیتن و شدھ ہے، اور سبھاو سے ہی آنند سروپ ہے۔

سو مایا بس بھیو گوسائیں۔ بندھیو کیر مرکٹ کی نائیں
جڑ چیتن گرنتھی پر گئی۔ جدپی مرشا چھوٹت کٹھنئی

ہے گوسائیں! وہ طوطے اور بندر کی طرح خود ہی مایا کے وش
ہو کر لتقات مایا کے موہ میں پھنس کر بندھ گیا (طوطے اور بندر کو
گلے میں رسّی باندھ کر اگر بہت دیر رکھیں۔ اور اس کے بعد ان کے
گلے سے رسّی کھول لیں۔ تو وہ بھاگتے نہیں۔ انہیں یہ متھیا بھرم
بنا رہتا ہے کہ ہمارے گلے میں اب بھی رسّی بندھی ہوئی ہے) اس
پرکار جڑ مایا اور چیتن جیو میں آپس میں گانٹھ پڑ گئی۔ اگرچہ ان دونوں میں
یہ گانٹھ (یہ رشتہ) متھیا ہی ہے۔ (کیونکہ جڑ اور چیتن کا ملاپ ستیہ
نہیں ہو سکتا۔ جڑ جڑ ہی رہتا ہے اور چیتن چیتن ہی۔ ستوگن اور گتی کی
بھانت الگ الگ سوبھاو سے ہی دور دور ہونے کے کارن ان کا
سنجوگ ستیہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں پُرش اور شدھ نیند کی بھانت متھیا
سمبندھ ہو سکتا ہے) تو بھی اس گانٹھ کھلنے میں بڑی مشکلات ہیں)

تب تے جیو بھیو سنساری۔ چھوٹ نہ گرنتھی نہ ہوئے سکھاری
شرتی پران بہو کہیو اپائی۔ چھوٹ نہ ادھک ادھک اُرجھائی

تب سے ہی جیو سنساری ہو گیا۔ اب نہ تو یہ متھیا گانٹھ
کھلتی ہے اور نہ ہی یہ سکھی ہوتا ہے وید پرانوں میں بہت سے اپائے
کہے ہیں۔ پر وہ گانٹھ (یتھارتھ گیان نہ ہونے کے کارن) کھلتی نہیں
بلکہ اُلٹی زیادہ سے زیادہ اُلجھتی جاتی ہے ۳۰

جیو ہردے تم موہ بسیشی۔ گرنتھی چھوٹ کمے پرے نہ دیکھی
اس سنجوگ الیس جب کرئی۔ تبہوں کداچت سو نروارئی

جیو کے ہردے میں موہ روپی مہا اندھکار چھا رہا ہے اس
لئے یہ گانٹھ اسے نظر ہی نہیں آتی پھر کھلے تو کیسے جب تک جیو اس
گانٹھ کو نہیں دیکھ پاتا۔ اتھوات جب تک وہ مایا روپی جڑ شریر
کے ساتھ اپنے سنجوگ کو سچا سمجھ کر شریری بن بیٹھا ہے تب تک
یہ متھیا گانٹھ یعنی متھیا سنجوگ بھی نہیں چھوٹتا۔ کیونکہ متھیا وستو

تبھی دور ہوتی ہے۔ جب کہ اُس کے ستیہ ادھشٹھان کا گیان ہو جائے
جیسے سراب کا بھرم تبھی دور ہوتا ہے۔ جب کہ اُس کے ادھشٹھان
صحرا کی ریت کا یتھارتھ گیان ہو جائے اور نفات اس گانٹھ کا
نظر نہ آنا ہی اودیا یا مایا ہے۔ جب اس کا پتہ چل گیا تو پھر یہ گانٹھ رہتی
ہی نہیں۔ کیا سپنے کا پتہ چل جانے پر سپنا رہ سکتا ہے) جب کبھی
ایشور (آگے کہا جانے والا) ایسا سنجوگ ملا دیتے ہیں۔ تب بھی
وہ شناز ونا سمبی گانٹھ کھل پاتی ہے ۔ ۴۔

ساتوک شردھا دھینو سہائی۔ جو ہری کرپا ہردے بس آئی
جپ تپ برت جم نیم اپارا۔ جے شرتی کہہ شبھ دھرم آچارا

اگر شری ہری کی کرپا سے ساتوکی شردھا روپی گائے ہردے روپی
گھر میں آکر بس جائے۔ اور بے شمار جپ تپ برت یم اور نیم آدی
شبھ دھرم اچرن جو ویدوں نے کہے ہیں ۔ ۵

تیئی تن ہرت چرے جب گائی۔ بھاؤ بچھ سسو پائے پنہائی
نو لی نورتی پاتر بسواسا۔ نرمل من اہیر نج داسا

انہیں دھرم اور آچرن روپی ہرے گھاس کو وہ شردھا روپی گائے
کھائے اور آستک بھاؤ روپی چھوٹے بچھڑے کو پا کر وہ گائے پنہا جائے
(گائے کو دودھ دینے پر راضی کرنا) سنساری وشیوں اور بھوگوں
سے نورتی نام رسّی کے پچھلے پاؤں باندھے جائیں۔ وشواس دودھ
دوہنے کا برتن ہے۔ وفق میں کہا ہوا سیوک من اُس دودھ کو دوہنے
والا گوجر ہے۔

پرم دھرم مے پیہ دوہی بھائی۔ اوٹے انل اکام بنائی
توش مرت تب چھما جڑاوے۔ دھرتی سم جاون دے جماوے

اس پرکار اُس شردھا روپی گائے سے پرم دھرم مئے
دودھ دوہ کر اُسے نشکام بھاؤ روپی اگنی پر اچھی طرح اٹاوے پھر شما
اور صبر روپی ہوا میں اُس دودھ کو ٹھنڈا کرے اور دھیرج اور شم (من
نگرہ) روپی کھٹائی ڈال کر اُس دودھ کو جما دے۔

مدتا متھے بچار متھانی۔ دم ادھار رجو ستیہ سبانی
تب متھ کاڑھ لیہی نونیتا۔ بمل براگ سبھگ سپنیتا

پھر مدتا روپی دودھ متھنے کے برتن میں آتم وچار روپی
متھانی سے دم (اندریاں نگرہ) روپی پائے کے سہارے ستیہ روپی
اور شُبھ بانی روپی رسّی سے اُس جمے ہوئے دودھ کا منتھن کرے،
اور اُسے اس پرکار متھ کر اس میں سے شدھ شبھ اسہات بیراگ
روپی مکھن نکالے۔ ۸

جوگ اگنی کر پرگٹ تب کرم سبھا سبھ لائی
بدھی سراوے گیان گھرت ممتا مل جر جائی

تب یوگ روپی آگ جلا کر اور اُس اگنی میں سارے شبھ
اور اشبھ (نیک و بد) کرموں کو جلا کر جب اُس ویراگ روپی مکھن
میں سے ممتا روپی میل جل جائے۔ تب بچے ہوئے گیان روپی گھی کو
بدھی سے ٹھنڈا کرے۔ ۱۱۷

تب بگیان روپنی بدھی بسد گھرت پائی
چت دیا بھر دھرے درڑھ سمتا دیٹ بنائی

تب وگیان روپی بدھی اُس گیان روپی گھی کو پا کر اُس سے چت
روپی دیپک کو بھر کر سمتا کی دیوٹ بنا کر اُس پر مضبوطی سے اُس چت
روپی دیپک کو رکھ دے۔

تین اوستھا تین گن تیہی کپاس تے کاڑھی
تول تریہ سنوار پنی باتی کرے سگاڑھی

تینوں اوستھائیں (جاگرت، سوپن اور سشپتی) اور تینوں
گن روپی (ست۔ رج۔ تم) کپاس سے تریہ اوستھا روپی روئی کو
نکال کر اُس کی خوب سنوار کر بتی بنا دے۔ ۱۱۷

ایہی بدھی لیسے دیپ تیج راسی بگیان مے
جاتہیں جاس سمیپ جرہیں مدآدک سلبھ سب

اس پرکار تیج کے پنج وگیان مئے دیپک کو جلا دے جس کے
نزدیک جاتے ہی مد آدی پتنگے جل جائیں۔ ۱۱۷

سوہم اسمی اتی برتی اکھنڈا۔ دیپ سکھا سوئی پرم پرچنڈا
آتم انوبھو سکھ سپرکاسا۔ تب بھیو مول بھید بھرم ناسا

"سوہم اسمی" (وہ نفات برہم میں ہی ہوں) یہ جو
کبھی نہ ٹوٹنے والی اکھنڈ ورتی ہے وہی پرم پرچنڈ دیپک کی لاٹ
ہے۔ اس پرکار جب آتم انوبھو کے آنند کا سُندر پرکاش پھیلتا ہے
تب سنسار کی جڑ روپی بھرم کا ناش ہو جاتا ہے۔

پربل اودیا کر پریوارا۔ موہ آدی تم مٹے اپارا

تب سوئی بدھی پائے اُجیارا ۔ اُر گرہ بیٹھ گرنتھی نِروارا ۔
ادھیا جوان اور ہاسکے پریوار موہ وغیرہ کا بے حد اندھیرا کا فور
ہوجاتا ہے۔ تب وہی آتم انوبھو رُوپی بدھی آتم پرکاش پاکر ہردہ
آکاش میں بیٹھ کر اُس جڑ چیتن کی مستقیا گانٹھ کو کھولتی ہے جیسا کہ
منڈک اُپنشد میں بھی کہا ہے) "اُس برہم تتو کا ساکشات کار ہونے پر
اس جیو کی ہردہ گرنتھی ٹوٹ جاتی ہے۔ سارے سنشے نشٹ ہو جاتے
ہیں اور سارے کرم بھی نورت ہو جاتے ہیں ۔ منڈک ۲-۲-۸
چھورن گرنتھی پاو جوں سوئی ۔ تب یہ جیو کرتارتھ ہوئی ۔
چھورت گرنتھی جان کھگ رایا ۔ بگھن انیک کرے تب مایا ۔
جب وہ گیان رُوپی بدھی اُس گرنتھی کو کھولے تب ہی
یہ جیو کرتارتھ (نہال) اس کے مقصد سپھل ہوتے ہیں) ہوتا ہے
لیکن ہے پکشی راج گرڑ جی! اگانٹھ کو کھلتی ہوئی دیکھ کر مایا بے شمار
بگھن ڈالتی ہے ۔ ۲
ردھی سدھی پریرے بہو بھائی ۔ بدھی ہی لوبھ دکھاوہیں آئی
کل بل چھل کر جاہیں سمیپا ۔ انچل بات بجھاویں دیپا
ہے بھائی! پھر وہ مایا بہت سی ردھیوں اور سدھیوں
کو بھیجتی ہے ۔ جو گیان رُوپی بدھی کو طرح طرح کے سبز باغ دکھاتی
ہیں اور کل بل اور چھل کر کے نزدیک جا کر اپنے دامن کی ہوا سے اُس
گیان دیپک کو بجھا دیتی ہیں ۔ ۴
ہوئے بدھی جوں پرم سیانی ۔ تنہہ تن چتو نہ انہت جانی
جوں تیہہ بگھن بدھی نہیں بادھی ۔ تو بہوری سُر کرہیں اُپادھی
اگر بدھی بہت ہوشیار ہے ۔ تو وہ ان ردھیوں سدھیوں کو نقصان
کاری جان کر اُن کی طرف تاکتی بھی نہیں۔ اس پرکار اگر مایا کے ان
بگھنوں سے بدھی بچ گئی تو پھر دیوتا بگھن ڈالتے ہیں ۔ ۵
اندری دوار جھروکھا نانا ۔ تہہ تہہ سُر بیٹھے کر تھانا
آوت دیکھہیں بشے بیاری ۔ تے ہٹھ دیہیں کپاٹ اُگھاری
اندریوں کے دوار اس جسم رُوپی گھر کی بہت سی کھڑکیاں
ہیں ۔ وہاں وہاں دیوتا اپنا اپنا اڈا جمائے بیٹھے ہیں ۔ جوں ہی وہ دیو
وشے رُوپی ہوا کو آتے دیکھتے ہیں ۔ توں ہی اُسے اندر سے جانے کے
لئے وہ سب اندری رُوپی کواڑوں کو کھول دیتے ہیں ۔ ۶

جب سو پربھنجن اُر گرہ جائی ۔ تبہیں دیپ بگیان بجھائی
گرنتھی نہ چھوٹ مٹا سو پرکاسا ۔ بدھی بکل بھئی بشے بتاسا
جوں ہی وہ وشے رُوپی آندھی ہردے آکاش میں جاتی ہے
توں ہی وہ گیان رُوپی دیپک بجھ جاتا ہے ۔ گانٹھ بھی کھلنے نہ پائی
اور وہ گیان رُوپی پرکاش بھی مٹ گیا ۔ وشے رُوپی ہوا سے بدھی بیاکل
ہو گئی ۔
اندرین سُرنہ گیان سوہائی ۔ بشے بھوگ پر پریتی سدائی
بشے سمیر بدھی کرت بھوری ۔ تیہی بدھی دیپ کو بار بہوری
اندریوں اور دیوتاؤں کو گیان بھاتا نہیں ہے وہ تو سدا
وشے بھوگوں میں ہی پریتی رکھتے ہیں اور بدھی کو بھی وشے رُوپی ہوا نے
پاگل بنا دیا ۔ تب پھر اُس دیپک کو پہلے کی بھانت اتنا کڑا پریشرم
کر کے دوبارہ کون جلا وے ؟ ۸
تب پھر جیو بِبدھ بِدھی پاوے سنسرتی کلیس
ہری مایا اتی دُستر تری نہ جائے بہگیس
اس پرکار دیپک کے گل ہو جانے پر جیو طرح طرح کے جنم مرن
وغیرہ کے دُکھ پاتا ہے ۔ ہے پکشی راج! ہری کی مایا بڑی وِکٹ ہے
وہ آسانی سے نورت نہیں ہوتی ۔ ۱۱۸
کہت کٹھن سمجھت کٹھن سادھت کٹھن بِبیک
ہوئے گھنا چھر نیائے جوں پنی پرتیوہ انیک
گیان کہنے میں بھی کٹھن ہے ۔ سمجھنے میں بھی کٹھن ہے اور سادھن
میں بھی کٹھن ہے ۔ اگر کبھی اپنے آپ ہی دیو یوگ سے (اتفاقیہ) یہ گیان
ہو بھی جاتا ہے ۔ تو پھر اُسے سنبھال رکھنے میں بے شمار بگھن ہیں ۔ ۱۱۸
گیان پنتھ کرپان کے دھارا ۔ پرت کھگیس ہوئے نہیں بارا
جو نربگھن پنتھ نربہئی ۔ سو کیولیہ پرم پد لہئی
گیان مارگ دو دھاری تلوار ہے ۔ ہے پکشی راج! اس مارگ
سے گرتے دیر نہیں لگتی ۔ جو بغیر کسی بگھن کے اس راستے کو طے کر پاتے
وہی موکش رُوپی پرم پد کو پاتا ہے ۔
اتی درلبھ کیولیہ پرم پد ۔ سنت پران نگم آگم بد
رام بھجن سوئی مکتی گوسائیں ۔ انچھت آوے بری آئیں
سنت ، پران ، وید اور شاستر سب یہی کہتے ہیں کہ موکش پد بہی

پرم پد بے حد دُرلبھ ہے۔ لیکن ہے گوسائیں! ام سی موکش روپی پرم پد شری رام جی کے بھجن کرنے سے بنا چاہنے کے بھی اپنے آپ آ دھمکتی ہے
جیسے تھل بنو جل رہا نہ سکائی۔ کوٹ بھانت کوؤ کرے اپائی
تتھا موچھ سکھ سنو کھگ رائی۔ رہ نہ سکے ہری بھگتی بہائی
جیسے زمین کے بغیر جل نہیں ٹھہر سکتا۔ خواہ کوئی کروڑوں طرح کے اپائے کیوں نہ کرے۔ ہے پنچھی راج! سنئے۔ ویسے ہی موکش آنند بھی ہری بھگتی کو چھوڑ کر کہیں نہیں رہ سکتا۔ ۳

اس بچار ہری بھگت سیانے۔ مکتی نرادر بھگتی لبھانے
بھگتی کرت بنو جتن پریاسا۔ سنسرتی مول اودیا ناسا
ایسا وچار کر بدھیمان ہری بھگت بھگتی پر شیدا ہو کے مکتی کو ٹھکراتے ہیں۔ بھگتی کرنے سے جنم مرن سنسار کی جڑ اودیا بغیر کسی جتن اور کڑی محنت کے اپنے آپ ہی نشٹ ہو جاتی ہے ۴

بھوجن کرئیے ترپتی ہت لاگی۔ جمی سو اسن پچوے جٹھر آگی
اس ہری بھگتی سگم سکھدائی۔ کو اس موڑھ نہ جاہی سہائی
جیسے بھوجن کو ترپتی کے لئے کیا جاتا ہے اور اس بھوجن کو جٹھر اگنی (حرارت غریزی) اپنے آپ بغیر کھانے والے کی چیشٹا کے) پچا ڈالتی ہے۔ ایسے ہی ہری بھگتی بھی اپنے آپ ہی موکش آنند کو لا دیتی ہے۔ ایسی آسان اور پرم سکھ دینے والی ہری بھگتی جسے اچھی نہ لگے ایسا موڑھ کون ہوگا؟ ۵

سیوک سیبہ بھاؤ بنو بھو نہ ترئیے اُرگاری
بھجہو رام پد پنکج اس سدھانت بچاری
ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! سیوک اور سوامی کے بھاؤ کے بغیر سنسار روپی سمندر پار نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا سدھانت وچار کر شری رام جی کے چرن کملوں کا بھجن کیجئے۔ ۱۱۹

جو چیتن کو جڑ کرے جڑہی کرے چیتنیہ
اس سمرتھ رگھو نایکہی بھجہیں جیو تے دھنیہ
جو چیتن کو جڑ کرتے ہیں۔ اور جڑ کو چیتن کرتے ہیں ایسے سرو شکتیمان پرمیشور شری رگھو ناتھ جی کا جو جیو بھجن کرتے ہیں۔ وہ دھنیہ ہیں۔ ۱۱۹

کہیؤں گیان سدھانت بجھائی۔ سنہو بھگتی منی کے پربھتائی
رام بھگتی چنتامنی سندر۔ بسے گرڑ جا کے ار انتر

میں نے گیان کا سدھانت آپ کو سمجھا کر کہا ہے۔ اب بھگتی روپی رتن کی مہما سنئے۔ شری رام جی کی بھگتی سندر چنتامنی ہے۔ ہے گرڑ جی! یہ بھگتی جس کے ہردے میں بستی ہے ۱
پرم پرکاس روپ دن راتی۔ نہیں کچھ چہئیہ دیا گھرت باتی
موہ دریدر نکٹ نہیں آوا۔ لوبھ بات نہیں تاہی بجھاوا
وہ دن رات پرم پرکاش سروپ رہتا ہے اُسے دیپک گھی یا بتی کچھ بھی نہیں چاہئے (کیونکہ منی سویم پرکاش ہے) موہ اور دریدرتا (کنگالی) اُس کے نزدیک نہیں آتے (کیونکہ جس کے پاس منی ہو اُس کے پاس موہ یعنی اندھیرا اور کنگالی کیسے رہ سکتی ہے) اور لالچ روپی ہوا اُس منی کو بجھا نہیں سکتی۔
پربل اودیا تم مٹ جائی۔ ہارہیں سکل سلبھ سمدائی
کھل کام آدی نکٹ نہیں جاہیں۔ بسے بھگتی جاکے ار ماہیں
اس بھگتی روپی منی کے پرکاش سے اودیا روپی مہابلوان اندھیرا مٹ جاتا ہے۔ اور اہنکار آدی پتنگوں کے سمودائے ہار مان جاتے ہیں۔ جس کے ہردے میں بھگتی بستی ہے۔ کام آدک دشٹ تو اُس کے پاس بھی نہیں پھٹک سکتے۔ ۳
گرل سدھا سم اری ہت ہوئی۔ تیہی منی بنو سکھ پاو نہ کوئی
بیاپہیں مانس روگ بھاری۔ جنہ کے بس سب جیو دکھاری
زہر اُس کے لئے امرت اور دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ اس منی کے بغیر کوئی سکھ نہیں پا سکتا۔ جن بھاری مانس روگوں کے وش میں ہو کر سب جیو دکھی ہو رہے ہیں۔ وہ مانس روگ اسے نہیں ستاتے۔ ۴
رام بھگتی منی ار بس جاکیں۔ دکھ لولیس نہ سپنیہوں تاکیں
چتر سرومنی تیئی جگ ماہیں۔ جے منی لاگ سجتن کراہیں
شری رام بھگتی روپی منی جس کے ہردے میں بستی ہے۔ اُسے سپنے میں بھی لیش ماتر دکھ نہیں ہوتا۔ دنیا میں وہ ہی پُرش عقلمندوں میں سرتاج ہیں۔ جو اس بھگتی روپی منی کو حاصل کرنے کے لئے جتن کرتے ہیں۔ ۵
سو منی جدپی پرگٹ جگ اہئی۔ رام کرپا بنو نہیں کوؤ لہئی
سگم اپائے پائے کیرے۔ نر ہت بھاگیہ دیہیں بھٹ بھیرے

اگرچہ وہ منی جگت میں پرگٹ ہے۔ پر شری رام جی کی کرپا کے بنا اُسے کوئی پا نہیں سکتا۔ اُس کے پانے کے اُپائے بھی آسان ہی ہیں لیکن بدقسمت منش اُنہیں ٹھکرا دیتے ہیں۔ ۶

پاون پربت بید پُرانا۔ رام کتھا رچر آکر نانا
مرمی سجن سُمتی کُداری۔ گیان براگ نین اگاری

وید پُران پوتر پربت ہیں۔ شری رام جی کی بہت طرح کی کتھائیں اُن پربتوں میں سُندر کھانیں (کانیں) ہیں۔ بھگونت بھگت اُن کے بھید کو جاننے والے ہیں اور سُندر بُدھی کدال ہے گرو جی اگیان اور ویراگیہ وہ اُن کی آنکھیں ہیں۔

بھاو سہت کھوجے جو پرانی۔ پاو بھگتی منی سب سُکھ کھانی
مور من پربھو اس بسواسا۔ رام تے ادھک رام کر داسا

جو پرانی شردھا کے ساتھ تلاش کرتا ہے وہ سب سُکھوں کی کھان بھگتی روپی منی کو پا جاتا ہے۔ ہے پربھو! میرے من میں تو ایسا وشواس ہے کہ شری رام جی کے بھگت شری رام جی سے بھی بڑھ کر ہیں۔

رام سندھو گھن سجن دھیرا۔ چندن تَرُو ہری سنت سمیرا
سب کر پھل ہری بھگتی سُہائی۔ سو بِنُو سنت نہ کاہو پائی

شری رام جی سمندر ہیں تو دھیر سنت بادل ہیں۔ شری ہری چندن کے درخت ہیں تو سنت ہوا ہیں۔ سب سادھنوں کا پھل سُندر ہری بھگتی ہی ہے۔ اُسے سنتوں کے بنا کسی نے نہیں پایا۔ (سنت بادل اس لئے ہیں کہ وہ بادلوں کی بھانت شری رام تتو جل کو سب کہیں برساتے ہیں اور وہ ہوا اس لئے ہیں کہ ہوا کی بھانت وہ رام روپی چندن برکش کی سُگندھ کو سب کہیں پہنچاتے ہیں)

اَس بچار جو کر ست سنگا۔ رام بھگتی تیہی سُلبھ بہنگا

ایسا وچار کر جو بھی سنتوں کا ست سنگ کرتا ہے۔ ہے گرڑ جی! اُس کے لئے شری رام جی کی بھگتی کا پانا بڑا ہی آسان ہے۔

برہم پیودھی مندر گیان سنت سُر آہیں
کتھا سُدھا متھ کاڈھہی بھگتی مدھرتا جاہیں

وید سمندر ہے۔ گیان مندراچل پربت ہے۔ سنت دیوتا ہیں، جو اُس گیان روپی مندراچل پربت کی مِتھانی سے اس وید روپی سمندر کا منتھن کر کے اس میں سے کتھا روپی امرت نکالتے ہیں جس میں بھگتی روپی مادھریہ ہے۔ ۱۲۰

برتی چرم اَس گیان مدلوبھ موہ رِپو مار
جے پائیے سو ہری بھگتی دیکھ کھگیس بچار

ویراگیہ کی ڈھال سے اور گیان کی تلوار سے مد لوبھ اور موہ روپی دشمنوں کو مار کر جو فتح حاصل کرتی ہے وہ ہری بھگتی ہی ہے۔ ہے پنچھی راج! اُسے وچار کر دیکھئے۔ ۱۲۰

پُنی سپریم بولیو کھگ راؤ۔ جَوں کرپال موہی اُپر بھاؤ
ناتھ موہی نج سیوک جانی۔ سپت پرشن مم کہہو بکھانی

پنچھی راج گرڑ پھر پریم کے ساتھ بولے۔ ہے کرپالو! اگر آپ کو مجھ سے پریم ہے۔ تو ہے ناتھ! مجھے اپنا سیوک جان کر میرے سات پرشنوں کے اُتّر وستار سے کہئے۔

پرتھمہیں کہہ ناتھ متی دھیرا۔ سب تے دُرلبھ کون سریرا
بڑ دُکھ کون کون سُکھ بھاری۔ سو سنچھیپہیں کہہو بچاری

ہے ناتھ! ہے دھیر بدھی! پہلے تو آپ یہ بتلائیے کہ سب سے دُرلبھ کون سا شریر ہے؟ پھر سب سے بڑا دُکھ کون سا ہے اور بڑا سُکھ کون سا ہے وہ بھی وچار کر مختصر طور سے کہئے۔ ۲۰

سنت اسنت مرم تُمہ جانہو۔ تِنہ کر سہج سُبھاو بکھانہو
کون پُنیہ شرُتی بدت بِسالا۔ کہہو کون اگھ پرم کرالا

سنت اور اسنت دونوں کے بھید کو آپ جانتے ہی ہیں اُن دونوں کے سبھاوک گنوں کا ورنن کیجئے پھر یہ بھی بتلائیے کہ ویدوں میں کہا ہوا سب سے بڑا پُنیہ کون سا ہے اور سب سے بڑا بھینکر پاپ کون سا ہے۔

مانس روگ کہہو سمجھائی۔ تُمہ سرگیہ کرپا ادھکائی
تات سُنہو سادر اتی پریتی۔ میں سنچھیپ کہوں یہ نیتی

پھر مانس روگوں کو سمجھا کر کہئے۔ آپ سب کچھ جانتے ہیں اور مجھ پر آپ کی بڑی بھاری کرپا بھی ہے کاک بھشنڈی جی بولے ہے تات! شردھا اور پریم کے ساتھ سُنئے! میں یہ نیتی مختصر طور سے کہتا ہوں۔ ۲

نانن سم نہیں کونیو دیہی۔ جیو چراچر جاچت تیہی
نرک سورگ اپبرگ نسینی۔ گیان براگ بھگتی سبھ دینی
منش شریر کے سمان کوئی شریر نہیں ہے چراچر سبھی جیو منش
شریر کی مانگ کرتے ہیں۔ یہ منش شریر ہی گیان ویراگیہ اور بھگتی
مل سکتی ہے) ۵

سو تن دھر ہری بھجہی نہ جے نر۔ ہوہیں بشے رت مند مند تر
کانچ کرچ بدلیں تے لیہیں۔ کر تے ڈار پرم منی دیہیں
ایسے منش شریر کو پا کر بھی جو لوگ شری ہری کا بھجن نہیں کرتے
اور نیچ سے نیچ وشے بھوگوں میں ڈوبے رہتے ہیں۔ وہ تو ایسے پُرش
ہیں جو پارس منی کو ہاتھ سے پھینک کر اس کے بدلے کانچ کا
ٹکڑا اٹھا لیتے ہیں۔ ۶

نہیں دردر سم دکھ جگ ماہیں۔ سنت ملن سم سکھ جگ ناہیں
پر اپکار بچن من کایا۔ سنت سہج سبھاؤ کھگرایا
سنسار میں کنگالی سے بڑھ کر کوئی دکھ نہیں ہے اور سنتوں
کے ملنے کے برابر کوئی سکھ نہیں ہے اور ہے پکشی راج! من بچن
اور شریر سے دوسروں کی بھلائی کرنا ہی سنتوں کا سہج سبھاؤ ہے
سنت سہہیں دکھ پرہت لاگی۔ پر دکھ ہیتو اسنت ابھاگی
بھورج ترو سم سنت کرپالا۔ پرہت نت سہہ بپتی بسالا
سنت دوسروں کے ہت کے لئے دکھ سہتے ہیں اور بدقسمت
اسنت (برے آدمی) دوسروں کو دکھ پہنچانے کے لئے دکھ سہتے
ہیں۔ کرپالو سنت بھوج درخت کے سمان دوسروں کی بھلائی
کے لئے بھاری سے بھاری بپتا سہتے ہیں۔

سن اِو کھل پر بندھن کرئی۔ کھال کڈھائے بپتی سہہ مرئی
کھل بنو سوارتھ پر اپکاری۔ اہی موشک اِو سنو اُرگاری
سن کی طرح دشٹ لوگ دوسروں کو باندھتے
ہی ہیں۔ دوسروں کو بندھن میں ڈالنے کے لئے اپنی کھال کھچوا
کر تکلیف سہہ کر مر جاتے ہیں۔ ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی!
سنئے دشٹ بنا کسی غرض کے سانپ اور چوہے کی طرح
دوسروں کو ہانی پہنچاتے ہیں۔ ۹

پر سمپدا بناس نسا ہیں۔ جے سسی ہت ہم اُپل بلا ہیں
دشٹ اُدے جگ آرتی ہیتو۔ جتھا پرسدھ ادھم گرہ کیتو
وہ دوسروں کی خوشحالی کا ناش کر کے خود بھی نشٹ ہو
جاتے ہیں۔ جیسے اولے کھیتی کا ناش کر کے خود بھی نشٹ ہو جاتے
ہیں۔ دشٹوں کا بڑھنا (پھلنا پھولنا) مہا بدنام نیچ کیتو گرہ
(دمدار ستارہ) کے بڑھنے کے سمان دوسروں کے دکھ کا ہی
کارن ہوتا ہے۔ ۱۰

سنت اُدے سنتت سکھکاری۔ بسو سکھد جمی اِندو تمہاری
پرم دھرم شرتی بدت اہنسا۔ پر نندا سم اگھ نہ گریسا
سنتوں کا بڑھنا پھولنا سدا ہی سکھ دائک ہوتا ہے جیسے
سورج اور چندرما کا طلوع ہونا وشو بھر کے لئے سکھ دینے والا
ہے۔ ویدوں میں اہنسا (من بچن کرم سے کسی کو نہ ستانا) پرم
دھرم مانا گیا ہے اور دوسروں کی نندا (عیب جوئی) کے برابر بھاری
پاپ نہیں ہے۔

ہر گر نندک دادر ہوئی۔ جنم سہس پاو تن سوئی
دوِج نندک بہو نرک بھوگ کری۔ جگ جنمے بایس سریر دھری
شری جی مہاراج اور گرو کی نندا کرنے والا منش اگلے
جنم میں مینڈک کی یونی کو پراپت ہوتا ہے۔ اور ہزار جنموں
تک اسے مینڈک کی یونی میں ہی بھٹکنا پڑتا ہے۔ برہمنوں کی
نندا کرنے والا منش بہت سے نرک بھوگ کر پھر کوا ہو کر دنیا
میں جنمتا ہے۔ ۱۲

سُر شرتی نندک جے ابھیمانی۔ رورو نرک پرہیں تے پرانی
ہوہیں الوک سنت نندا رت۔ موہ نسا پریہ گیان بھانو گت
جو ابھیمانی پرش وید اور دیوتاؤں کی نندا کرتے ہیں وہ
رورو نرک میں گرتے ہیں۔ سنتوں کی نندا میں لگے ہوئے پرش
اُلو کی یونی کو پراپت ہوتے ہیں۔ جن کے لئے گیان روپی سوریہ
استہ ہو جاتا ہے اور اگیان روپی رات ہی انہیں پریہ ہوتا
ہے۔ ۱۳

سب کے نندا جے جڑ کرہیں۔ تے چمگادڑ ہوئے اوترہیں
سنہو تات اب مانس روگا۔ جنہ تے دکھ پاوہیں سب لوگا
جو مورکھ منش سب کی ہی نندا کرتے ہیں وہ اگلے جنم

ہیں جیسا کہ ... کی ... کو برداشت کرتے ہیں۔ سو ہے ناتھ! سنئے۔ اب مانس
روگ کہتا ہوں۔ جن سے سب لوگ دکھ پاتے ہیں ۱۴۔

موہ سکل بیادھن کر مولا ۔ تنہہ تے پنی اپجہیں بہو سولا
کام بات کپھ لوبھ اپارا ۔ کرودھ پت نت چھاتی جارا

اگیان سب روگوں کی جڑ ہے۔ ان روگوں سے پھر بہت
دکھ پیدا ہوتے ہیں۔ کام بات (باؤ کا روگ) ہے لوبھ بڑھی ہوئی
بلغم ہے اور کرودھ پت (صفرا) ہے جو سدا چھاتی کو جلایا کرتا
ہے ۱۵۔

پریتی کرہیں جوں تینیو بھائی ۔ اپجے سنیپات دکھدائی
بشے منورتھ درگم ناتا ۔ تے سب سول نام کو جاتا

اگر کہیں یہ تینوں بھائی (کام، لوبھ اور کرودھ لو بات،
کف اور پت) مل جاتے ہیں تو دکھدائک سنیپات کا روگ ہو
جاتا ہے۔ جو طرح طرح کی کٹھنتا سے پراپت ہونے والے وشیوں
کی منوکامنائیں ہیں وہ سب ان روگوں سے بڑھنا تھا دردیں ہے
وہ بے شمار ہیں جن کی گنتی کوئی نہیں کر سکتا ۱۶۔

ممتا داد کنڈو ارشائی ۔ ہرش بشاد گرہ بہتائی
پر سکھ دیکھ جرن سوئی چھئی ۔ کشٹ دشٹتا من کٹلئی

ممتا داد ہے۔ حسد خارش ہے۔ خوشی اور غمی گلے کے
گھنگھر (کنٹھ مالا آدی) بڑھے ہوئے روگ ہیں۔ دوسروں کی
خوشحالی کو دیکھ کر جو من میں جلن ہوتی ہے وہ دق کا روگ ہے
من کا دشٹ پن اور عیاری ہی کوڑھ ہے ۱۷۔

اہنکار اتی دکھد ڈمرو آ ۔ دمبھ کپٹ مد مان نہرو آ
ترشنا ادر برھی اتی بھاری ۔ تری بدھ ایشنا ترن تجاری

اہنکار بہت دکھ دینے والے گنٹھیا کا روگ ہے۔ ترشنا
بڑا بھاری جلودر روگ ہے۔ تین پرکار کی (دھن، پتر اور شہرت)
بڑھی ہوئی خواہشات ہی تیز بخار کا روگ ہے ۱۸۔

جگ بدھ جور متسر ابیکا ۔ کہہ لگ کہوں کروگ انیکا

ڈاہ اور حسد کیتا ہی دو پرکار کے بخار ہیں۔ میں کہاں تک کہوں
اس پرکار کے بھیانک روگ بے شمار ہیں ۱۹۔

ایک بیادھ بس نرمرہیں ۔ اسادھ بہو بیادھی
پیڑہیں سنتت جیو کہہ سو کمی لہے سمادھی

ایک ہی بیماری سے لاچار ہو کر منش مر جاتا ہے۔ پھر یہ
تو بہت سے کٹھن روگ ہیں۔ یہ سب روگ سدا ہی جیو کو کشٹ
دیتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں پھر بھلا وہ کیسے شانت
چت رہ سکتا ہے؟ ۲۰

نیم دھرم آچار تپ گیان جگیہ جپ دان
بھیشج پنی کوٹنہہ نہیں روگ جاہیں ہری جان

نیم (مسند جیا اشنان آدی) دھرم، اچھے آچار، تپ، گیان
یگیہ، جپ اور دان وغیرہ کروڑوں دوائیاں ہیں۔ لیکن ہری! انہیں
ان سے یہ روگ دور نہیں ہوتے ۲۱۔

ایہی بدھی سکل جیو جگ روگی ۔ سوک ہرش بھے پریتی بیوگی
مانس روگ کچھک میں گائے ۔ ہیں سب کیں لکھ برلینہ پائے

اس پرکار دنیا کے سب لوگ بیمار روگی ہیں۔ جو شوک
(غمی)، ہرش (خوشی)، ڈر، پریم اور ویوگ کے دکھ سے جنم جنمانتر
تڑپتے رہتے ہیں۔ میں نے کچھ ہی مانس روگوں کا ورنن کیا ہے۔ یہ
روگ سبھی کو بڑا دکھ دیتے ہیں لیکن کوئی ورلا پرش ہی ان کو
جان پاتا ہے ۱۔

جانے تے چھیجہیں کچھ پاپی ۔ ناس نہ پاوہیں جن پرتاپی
بشے کپتھیہ پائے انکرے ۔ منی ہوں ہردے کا نر باپرے

یہ پراپی جلانے والے پاپی روگ جاننے مات سے
کچھ کم تو پڑ جاتے ہیں لیکن بالکل نشٹ نہیں ہو جاتے۔ بشے
روپی ناقص غذا پا کر یہ منیوں کے ہردے میں بھی بڑھ آتے ہیں پھر
سادھارن منشوں کا تو کہنا ہی کیا ۲۔

رام کرپا ناسہیں سب روگا ۔ جوں ایہی بھانت بنے سنجوگا
سدگر بید بچن بسواسا ۔ سنجم یہ نہ بشے کے آسا

اگر شری رام جی کی کرپا ہو اور ان کی کرپا سے اس پرکار
کا سنجوگ (اتفاق، میل) بن جائے تو ان روگوں کا ناش ہو
سچے گرو روپی وید کے بچنوں پر شردھا ہو، وشیوں کی آشا چھوڑنے
کا ہی پرہیز ہو ۳۔

رگھوپتی بھگتی سجیون موری ۔ انوپان شردھا متی پوری

ایہی بدھی بھلیہیں سو روگ نساہیں۔ ناہیں تے جتن کوٹ نہیں جاہیں

شری رگھوناتھ جی کی بھگتی سنجیونی بوٹی ہو شردھا مئے بدھی اس رام بھگتی روپی سنجیونی بوٹی کے ساتھ کھایا یا پیا جانے والا انوپان (دوائی کے ساتھ یا شہد یا شربت آدی وستو گرہن کی جاتی ہے) جب جب کبھی ایسا سنجوگ بن جائے۔ تب بھلے ہی یہ روگ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ نہیں تو کروڑوں اپائے کرنے سے بھی یہ روگ دور نہیں ہوتے

جانئے تب من نیروج گوسائیں۔ جب اُر بل براگ ادھکائی
سمتی چھدھا باڑھے نت نئی۔ بشئے آس دربلتا گئی

ہے گوسائیں! جب ہردے میں ویراگیہ کا بل بڑھ جائے اور وشیوں کی آشا روپی کمزوری دور ہو کر شدھ بدھی روپی بھوک ہر روز بڑھتی رہے۔ تب ان روگوں سے من کو صحت یاب جاننا چاہیئے۔ ۵

بمل گیان جل جب سو نہائی۔ تب رہ رام بھگتی اُر چھائی
شو اج سک سنکادک نارد۔ جے منی برہم بچار بسارد

اس پرکار سب روگوں کے دور ہونے پر جب منش گیان روپی صاف پانی میں غسل صحت کرتا ہے۔ تب اُس کے ہردے میں رام بھگتی چھا جاتی ہے۔ شو جی، برہما جی، شکدیو، سنک آدی اور نارد آدی برہم گیانی جتنے منی ہیں۔ ۶

سبت کہت کھگ نائک ایہا۔ کریئے رام پد پنکج نیہا
شرتی پران سب گرنتھ کہاہیں۔ رگھوپتی بھگتی بنا سکھ ناہیں

ہے پنچھی راج اُن کا سب کا یہ مت ہے کہ شری رام جی کے چرن کملوں میں پریتی کرنی چاہیئے۔ وید، پران اور سبھی گرنتھ کہتے ہیں کہ شری رگھوناتھ جی کی بھگتی کے بغیر سکھ نہیں ہے۔ ۷

کمٹھ پیٹھ جامہیں برو بارا۔ بندھیا سُت برو کاہو مارا
پھولہیں نبھ برو بہو بدھی پھولا۔ جیو نہ لہہ سکھ ہری پرتی کولا

بھلے ہی کچھوے کی پیٹھ پر بال اُگ آئیں اور بانجھ کا لڑکا بھلے ہی کسی کا خون کر ڈالے۔ آکاش میں بھلے ہی رنگ برنگے پھول کھل اُٹھیں (یہ ناممکن امر ممکن ہو جائے) لیکن شری ہری سے بمکھ ہو کر جیو کو سکھ کی پراپتی ناممکن ہے۔ ۸

ترشا جائے برو مرگ جل پانا۔ برو جامہیں سس سیس بشانا
اندھکار برو روی ہی نساوے۔ رام بمکھ نہ جیو سکھ پاوے

سراب کے جل پینے سے بھلے ہی پیاس بجھ جائے۔ خرگوش کے سر پر بھلے ہی سینگ نکل آویں۔ اندھیرا بھلے ہی سورج کا ناش کر ڈالے (ان ناممکنات کا ممکن ہونا بھی بالفرض محال مان لیں) لیکن شری رام جی سے بمکھ ہو کر سکھ کی پراپتی کرنا جیو کے لیے سراسر اسمبھو ہے۔ ۹

ہم تے انل پرکٹ برو ہوئی۔ بمکھ رام سکھ پاو نہ کوئی

برف سے بھلے ہی اگنی پرچنڈ ہو جائے (یہ انہونی بات بھی اگر ہو گئی مان لی جائے) لیکن شری رام جی کے بمکھ ہو کر جیو سکھ کو پراپت کر سکے یہ بالکل ناممکن ہے۔ کوئی جیو شری رام جی سے بمکھ ہو کر سکھ حاصل نہیں کر سکتا۔ ۱۰

باری متھیں گھرت ہوئے برو سکتا تے برو تیل
بنو ہری بھجن نہ بھو تریئے یہ سدھانت اپیل

جل کو متھنے سے بھلے ہی مکھن نکل آوے اور ریت کو پیرنے سے بھلے ہی تیل نکل آوے (نا ممکنات اسمبھو کو سمبھو مان لیا جائے) لیکن شری ہری کے بھجن کے بغیر سنسار روپی سمندر کبھی نہیں ترا جا سکتا یہ نیم اٹل ہے۔ ۱۲۲

مسکہی کرے برنچی پربھو اجہی مسک تے ہین
اس بچار تج سنسے رام ہی بھجہیں پربین

پربھو مچھر کو برہما کر سکتے ہیں اور برہما کو مچھر سے بھی تچھ بنا سکتے ہیں۔ ایسا وچار کر سب شنکا، کو دور کر کے چتر پرش شری رام چندر جی کا ہی بھجن کیا کرتے ہیں۔ ۱۲۲

شلوک: بنشچتم بدامی تے نہ انیتھا بچانسی مے
ہرم نرا بھجنتی یے اتی دسترم ترنتی تے

میں بالکل اچھی طرح سے نشچے کی ہوئی بات آپ سے کہتا ہوں۔ میرے بچن متھیا (جھوٹے) نہیں ہیں کہ جو منش شری ہری کا بھجن کرتے ہیں۔ وہ ہی اس مہا دکٹ مایا کو آسانی سے تر جاتے ہیں۔ ۱۲۲

کہیوں ناتھ ہری چرت انوپا۔ بیاس سماس سوئتی انوروپا
شرتی سدھانت ایہے اُرگاری۔ رام بھجئے سب کاج بساری

ہے ناتھ! میں نے اپنی بُدھی کے مطابق کہیں تو وستار
اور کہیں سنکشیپ مختصراً میں شری ہری کی بے مثال لیلا
کا ورنن کیا ہے۔ ہے سادھوؤں کے دشمن گرو جی! ویدوں کا یہی
مت ہے کہ سب کاموں میں ممتا کو چھوڑ کر ایک مات شری رام
جی کا ہی بھجن کرنا چاہئے۔ ۱

پربھو رگھوپتی تج سیئے کا ہی۔ موہی سے سٹھ پر ممتا جاہی
تمہ بگیان روپ نہیں موہا۔ ناتھ کینہ موپر اتی چھوہا

پربھو شری رگھوناتھ جی کو چھوڑ کر اور کس کا بھجن کیا جائے
جن کا مجھ سے مُوڑھ پر بھی پریم ہے؟ ہے ناتھ! آپ وگیان
روپ ہیں۔ آپ کو موہ نہیں ہے۔ آپ نے تو مجھے شری
رام جی کی کتھا کہنے کا شبھ اوسر دے کر اُلٹی مجھ پر ہی کرپا کی ہے ۲

پوچھیہو رام کتھا اتی پاونی۔ سنک سنک آدی شمبھو من بھاونی
ست سنگتی دُرلبھ سنسارا۔ نمش دنڈ بھر ایکو بارا

آپ نے مجھ سے وہ پرم پوتر رام کتھا پوچھی جو سنک جی
سنک آدی اور شیو جی کے من کو بھی پیاری لگتی ہے۔ سنسار میں
گھڑی بھر کا یا پل بھر کا بھی ست سنگ ملنا کٹھن ہے۔

دیکھو گروڑ نج ہردے وچاری۔ میں رگھوبیر بھجن ادھیکاری
سکن ادھم سب بھانت اپاون۔ پربھو کینہ مہی بدت جگ پاون

ہے گروڑ جی! اپنے ہردے میں وچار کر دیکھئے کہ کیا میں
کوا پنچھیوں میں سب سے نیچ اور اپوتر پنچھی ہے شری رام جی
کے بھجن کا ادھیکاری ہوں؟ لیکن ایسا ہونے پر بھی (ارتھات
نیچ کوا ہونے پر بھی) پربھو نے مجھ اشدھ پرانی کو بھی جگت کو
پوتر کرنے والا پرسدھ اُتم پرانی کر دیا۔ ۴

آجو دھنیہ میں دھنیہ اتی جدیپی سب بدھی ہین
نیچ جن جانی رام موہی سنت سماگم دین

اگرچہ میں سب طرح سے نیچ ہوں۔ تو بھی آج میں دھنیہ
ہوں اور اتی اتنت دھنیہ ہوں۔ جو شری رام جی نے
مجھے اپنا بھگت جان کر آپ جیسے سنتوں کے درشن کرنے کا
شبھ اوسر دیا۔ ۱۲۳

ناتھ جتھامتی بھاشیوں راکھیوں نہیں کچھ گوئی
چرت سندھو رگھونایک تھاہ کہ پاوے کوئی

ہے ناتھ! میں نے اپنی بُدھی کے مطابق سب شری رام
کتھا کہی ہے۔ میں نے آپ سے کچھ بھی چھپا کر نہیں رکھا لیکن
شری رگھوناتھ جی کی لیلا تو اتھاہ اور بے انت سمندر
ہے۔ اس کا انت کون پا سکتا ہے؟ ۱۲۳

سمر رام کے گن گن ناتا۔ پنی پنی ہرش بھسنڈی سجانا
مہما نگم نیتی کر گائی۔ اتلت بل پرتاپ پربھتائی

شری رام جی کے بے شمار گن گنوں کا سمرن کر کر کے
چتر کاک بھسنڈی بار بار پرسن ہو رہے ہیں۔ جن کی مہما
ویدوں نے "یہ بھی نہیں" "یہ بھی نہیں" ایسا کہہ کر گائی ہے
جن کا بل پرتاپ اور بڑائی لا ثانی ہے۔ ۱

سو اج شو جیہ چرن رگھورائی۔ موپر کرپا پرم مردلائی
اس سبھاؤ کہنہ سنتوں نہ دیکھوں۔ کیہی کھگیس رگھوپتی سم لیکھوں

جن شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی شو جی اور برہما جی
پوجا کرتے ہیں۔ اُن کی مجھ جیسے ادھم جیو پر بھی کرپا ہوتی
اُن کی انتہائی نرم مزاجی ہے۔ ایسا نرم سبھاؤ نہ کہیں سنا
ہے اور نہ ہی دیکھا ہے۔ اس لئے ہے پنچھی راج! میں شری
رگھوناتھ جی کے سمان اور کس کو گنوں؟ (ارتھات اُن جیسا
اور سوامی کون ہو سکتا ہے)۔ ۲

سادھک سدھ مکت اُداسی۔ کبی کووید کرتگیہ سنیاسی
جوگی سُور سُتاپس گیانی۔ دھرم نرت پنڈت بگیانی

سادھک، سدھ، جیون مکت، اُداسین، کوی
پنڈت، کرموں کے گیاتا، سنیاسی، یوگی، شورویر، مہا تپسوی
گیانی، دھرم پرش، پنڈت، اور وگیانی مہاتما

ترہیں نہ بنو سیئیں مم سوامی۔ رام نمامی نمامی نمامی
سرن گئیں موسے اگھ راسی۔ ہوہیں شدھ نمامی اوناسی

یہ سب میرے سوامی شری رام جی کا بھجن کئے بغیر بھوساگر
سے نہیں تر سکتے۔ میں انہیں شری رام کو بار بار نمسکار کرتا ہوں
جن کی شرن میں جانے پر مجھ جیسے پاپوں کے گھر بھی شدھ
ہو جاتے ہیں۔ میں اُن اوناشی پربھو کو نمسکار کرتا ہوں۔ ۳

جاسُن نام بھو بھنجن ہرن گھور ترے شُول
سو کرپال موہی تو پر سدا رہیو انوکُول

جن کا نام جنم مرن رُوپی روگوں کا ناش کرنے والی اکسیر دوائی ہے اور اوجھیا تمک وادھی دیوک اور ادھی بھوتک تینوں پر کار کے دکھوں کو دُور کرنے والا ہے۔ وہ کرپالو شری رام چندر جی مجھ پر اور آپ پر سدا پرسن رہیں۔ ۱۲۴

سُن بھُشنڈی کے بچن سُبھ دیکھ رام پد نیہہ
بولیو پریم سہت گرا گرُڑ بگت سندیہہ

کاگ بھُشنڈی جی کے مُبارک بچن سُن کر اور شری رام جی کے چرنوں میں اُن کے بے حد پریم کو دیکھ کر سندیہہ رہت گرُڑ جی (جن کی سب شنکائیں مٹ گئی تھیں ایسے گرُڑ جی) پریم بھرے بچن بولے۔

میں کرت کرتیہ بھئیوں تو بانی۔ سُن رگھوبیر بھگتی رس سانی
رام چرن نوتن رتی بھئی۔ مایا جنت بپتی سب گئی

شری رگھوبیر جی کی بھگتی رس سے بھری ہوئی آپ کی بانی کو سُن کر میرے سب منورتھ سپھل ہو گئے شری رام جی کے چرنوں میں میری پریتی تازہ ہو گئی اور مایا سے بڑھی ہوئی بپتا (دکھ درد) سب بھاگ گئی۔ ۱

موہ جلدھی بوہت تمہہ بھئے۔ موکہہ ناتھ ببدھ سُکھ دئے
موہِ بیں ہوئے نہ پرتی اُپکارا۔ بندیو توہہ بار ہیں بارا

موہ رُوپی سمندر سے پار لے جانے والے آپ میرے لئے جہاز ہوئے۔ ہے ناتھ! مجھے آپ نے بہت طرح کے سُکھ دیئے۔ میں اس کا کچھ بدلا نہیں چکا سکتا۔ میں تو بار بار آپ کے چرنوں کی بندنا ہی کرتا ہوں۔ ۲

پُورن کام رام انوراگی۔ تمہہ سم تات نہ کوؤ بڑبھاگی
سنت بٹپ سرتا گری دھرنی۔ پرہت ہیتو سبنہ کے کرنی

آپ پُورن کام ہیں اور شری رام جی کے پریمی ہیں۔ ہے تات! آپ کے برابر کوئی بھی خوش نصیب نہیں ہے۔ سنت درخت، ندی، پہاڑ اور زمین ان سب کی کریا دُوسروں کی بھلائی کے لئے ہی ہوتی ہے۔

سنت ہردے نونیت سمانا۔ کہا کبنہ پر کہئے نہ جانا
نج پرتاپ دُروے نونیتا۔ پر دُکھ دروہی سنت سپنیتا

کوی لوگوں نے کہا ہے کہ سنتوں کا ہردہ مکھن کے سمان کومل ہوتا ہے۔ لیکن اُن کویوں نے یہ بات نہ جان کر نہیں کہی کیونکہ مکھن اور سنت کی کوئی اُپما ہی نہیں مکھن تو اپنے کو آنچ لگنے سے پگھلتا ہے۔ لیکن پرم پوتر سنت دُوسرے پرانیوں کے دکھ سے پگھل جاتے ہیں۔ ۳

جیون جنم سپھل مم بھئیو۔ تو پرساد سنسیہ سب گئیو
جانیہو سدا موہی نج کنکر۔ پنی پنی اُما کہے بہنگ بر

میرا جیون اور جنم سپھل ہو گیا۔ آپ کی کرپا سے ساری شنکائیں مٹ گئیں۔ مجھے سدا اپنا سیوک جاننا۔ شیو جی کہتے ہیں ہے پاربتی! پکچھی سرتاج گرُڑ جی بار بار ایسا کہہ رہے ہیں۔ ۵

تاسو چرن سر نائے کر پریم سہت متی دھیر
گیو گرُڑ بیکنٹھ تب ہردے راکھ رگھوبیر

شردھا کے ساتھ کاگ بھُشنڈی کے چرنوں میں سر نوا کر اور ہردے میں شری رگھوبیر جی کا دھیان دھر کر دھیر بُدھی شری گرُڑ جی بیکنٹھ دھام کو چلے گئے۔ ۱۲۵

گرجا سنت سماگم سم نہ لابھ کچھ آن
بنو ہری کرپا نہ ہوئے سو گاوہیں بید پُران

ہے پاربتی! بھگتوں کے ست سنگ کے سمان اور دُوسرا کوئی لابھ نہیں ہے اور وہ ست سنگ شری ہری کی کرپا کے بنا پراپت نہیں ہو سکتا۔ وید اور پُرانوں کا ایسا مت ہے۔ ۱۲۵

کہیو پرم پنیت اتہاسا۔ سُنت شرون چھوٹہیں بھو پاسا
پرنت کلپتر کرُونا پُنجا۔ اُپجے پریتی رام پد کنجا

میں نے تم سے یہ پرم پوتر کتھا کہی ہے جسے کانوں سے سُنتے ہی سنسار بندھن چھوٹ جاتا ہے۔ یہ رام کتھا شرنا گتوں کی منو کامناؤں کو پورا کرنے والا کلپ برکش ہے۔ اور اسے سُن کر ہردہ میں شری رام جی کے چرن کملوں میں پریتی پیدا ہو جاتی ہے۔ ۱

من کرم بچن جنت اگھ جائی۔ سُنہیں جے کتھا شرون من لائی
تیرتھاٹن سادھن سمدائی۔ جوگ براگ گیان نپنائی

جو کانوں سے من لگا کر اِس رام کتھا کو سُنتے ہیں اُن کے من بچن اور کرم سے پیدا ہوئے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں تیرتھ یاترا یوگ، ویراگیہ گیان میں مہارت ۲۰

تاناکرم دھرم برت تانا، سنجم دم جپ تپ مکھ نانا
بھوت دیا دوج گرسیوکائی، بدیا بنے بیبیک بڑائی
جہنہ لگ سادھن بید بکھانی، سب کر پھل ہری بھگتی بھوانی
سو رگھوناتھ بھگتی شرتی گائی، رام کرپا کاہوں ایک پائی

طرح طرح کے شبھ کرم، دھرم، برت اور دان بھانت بھانت کے سنجم (ضبط) دم جپ، تپ، اگیہ، پرانیوں پر دیا برہمن اور گرو کی سیوا، ودیا، عاجزی اور اچھے وچاروں کا ہونا آدی جہاں تک سادھن ویدوں نے بتلائے ہیں۔ سب پاربتی! اُن سب کا پھل شری ہری کی بھگتی ہی ہے۔ ویدوں میں گائی ہوئی شری رگھوناتھ جی کی بھگتی کو شری رام جی کی کرپا سے کسی ورلے پُرش نے ہی پایا ہے ۲۱۔ ۱۔ ۴

منی دُرلبھ ہری بھگتی نر پاوہی بنہیں پریاس
جے یہ کتھا نرنتر سُنہی مانی بسواس

جو پُرش سدا شردھا سے اس کتھا کو سُنتے ہیں۔ وہ شری رام جی کی بھگتی کو جو کہ منیوں کے لئے بھی دُرلبھ ہے۔ بنا کسی محنت کے سہج ہی میں پا جاتے ہیں ۱۲۶۔

سوئی سرگیہ گنی سوئی گیانا، سوئی مہی منڈت پنڈت داتا
دھرم پرائن سوئی کُل تراتا، رام چرن جا کر من راتا

جن کا من شری رام جی کے چرنوں میں لین ہے وہی سب کچھ جاننے والے ہیں۔ وہی منی اور گیانی ہیں۔ وہی پرتھوی کے شرنگار وپنڈت اور دانی پُرش ہیں۔ وہی دھارمک پُرش ہیں اور وہی کُل کے رکشک ہیں۔

نیتی نپن سوئی پرم سیانا، شرتی سدھانت نیک تہیں جانا
سوئی کبی کوبد سوئی رن دھیرا، جو چھل چھاڑ بھجے رگھوبیرا

سچے سبھاؤ سے جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر ایک ساتھ شری رگھوویر جی کا ہی بھجن کرتے ہیں۔ وہی نیتی میں ماہر ہیں۔ وہی پرم چتر ہیں۔ اُنہوں نے ہی ویدوں کے سدھانت کو ٹھیک سمجھا ہے

وہی کوی پنڈت اور شورویر ہیں۔

دھنیہ دیس سو جہہ سُرسری، دھنیہ ناری پتی برت اُنسری
دھنیہ سو بھوپ نیتی جو کرئی، دھنیہ سو دوج نج دھرم نہ ٹرئی

وہ دیش دھنیہ ہے جہاں کہ شری گنگا جی ہیں۔ وہ استری دھنیہ ہے۔ جو پتی برت دھرم کا پالن کرنے والی ہے۔ وہ راجہ دھنیہ ہے جو انصاف کرتا ہے۔ وہ برہمن دھنیہ ہے جو اپنے دھرم سے نہیں گرتا ۳

سو دھن دھنیہ پرتھم گتی جاکی، دھنیہ پنیہ رت متی سوئی پاکی
دھنیہ گھری سوئی جب ست سنگا، دھنیہ جنم دوج بھگتی ابھنگا

وہ دھن دھنیہ ہے جس کی پہلی گتی ہو (دھن کی تین گتیاں ہوتی ہیں۔ دان۔ بھوگ۔ ناش۔ بالاتفاق جو دان دینے میں کام آتا ہے) وہ بدھی دھنیہ اور پوتر ہے جو پنیہ کرموں میں لگی ہوئی ہے۔ وہ گھڑی دھنیہ ہے جس میں سنتوں کے ست سنگ کا لابھ ہو وہ جنم دھنیہ ہے جس میں دیدوان برہمن مہاتماؤں کی اکھنڈ بھگتی ہے

سو کُل دھنیہ اُما سُنو جگت پوجیہ سپنیت
شری رگھوبیر پراین جیہں نر اُپج بینیت

ہے پاربتی! وہ کُل دھنیہ ہے اور سنسار بھر میں پوجنیہ اور پرم پوتر ہے جس میں شری رگھوویر جی کی بھگتی رس میں ڈوبے ہوئے عاجز بھگت پیدا ہوں۔

متی انورُوپ کتھا میں بھاشی، جدیپی پرتھم گپت کر راکھی
تو من پریتی دیکھ ادھکائی، تب میں رگھوپتی کتھا سُنائی

میں نے اپنی بدھی کے مطابق رام کتھا کہی ہے۔ اگرچہ پہلے میں نے اسے چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ اب تمہارے من میں زیادہ ہوئی پریتی کو دیکھ کر میں نے تجھے شری رگھوناتھ جی کی کتھا سُنائی ہے!

یہ نہ کہئے سٹھہی ہٹھ سیلہی، جو من لائی نہ سُن ہری لیلہی
کہئے نہ لوبھی کرودھی کامی ہی، جو نہ بھجے سچراچر سوامی ہی

یہ کتھا اُن سے نہ کہنا جو دُشٹ اور دھرم کے باغی ہوں۔ ہٹھیلے ہوں اور شری رام جی کی لیلا کو من لگا کر نہ سُنتے ہوں۔ لوبھی کرودھی اور کامی پُرش اور چراچر جگت کے سوامی شری رام جی کا بھجن نہ کرتے ہوں۔ یہ کتھا ایسے پُرشوں کو نہیں سُنانی چاہئے ۲۰

دوج وروہی ہی نہ سنا ہے کبھوں ۔ شرپتی سیرس ہمی نیپ جیہوں
رام کتھا کے تیئی اودھیکاری ۔ جنہہ کیں ست سنگتی اتی پیاری

برہمنوں کے ورودھی (مخالف) کو اگر وہ دیوانوں کے سمان

الیثور یہ کا سوامی بھی کیوں نہ ہو تب بھی یہ کتھا اُسے کبھی نہ سنانی

چاہیئے ۔ شری رام جی کی کتھا کے سننے کے اودھیکاری وہ پرش ہیں

جنھیں ست سنگ سے بے حد پریم ہے ۔ ۳

گرو پد پریتی نیتی رت جیئی ۔ دوج سیوک اودھیکاری تیئی
تاکہنہ یہ بیش سکھدائی ۔ جاہی پران پریہ شری رگھو رائی

جنھیں گرو کے چرنوں میں پریم ہے ۔ جو سدا دھرم پرائن ہیں اور

برہمنوں کے سیوک ہیں ۔ وہ ہی اس کتھا کے ادھیکاری ہیں ۔

جسے شری رگھوناتھ جی پرانوں کے سمان پیارے ہیں ، اُس

کے لئے تو یہ کتھا بہت ہی سکھ دینے والی ہے ۔ ۴

رام چرن رتی جو چہہ اتھوا پد نربان
بھاو سہت سو یہ کتھا کو شرون پٹ پان

جو پرش شری رام جی کے چرنوں میں پریتی چاہتا ہے یا

مُکتی پد کو پراپت ہونا چاہتا ہے ۔ وہ شردھا کے ساتھ اس کتھا

کو اپنے کان روپی دونوں سے پان کرے ۔ ۱۲۸

رام کتھا گرجا میں برنی ۔ کل مل سمن منو مل ہرنی
سنسرتی روگ سجیون موری ۔ رام کتھا گاویں شرتی سُندری

ہے پاربتی ! کلجگ کے پاپوں کا ناش کرنیوالی اور من کی

میل کو دور کرنے والی شری رام کتھا کا میں نے ورنن کیا ہے ۔ وید

اور ودوان پُرش ایسا کہتے ہیں کہ یہ رام کتھا جنم مرن روپی روگ کا

ناش کرنے والی سنجیونی بوٹی ہے ۔ ۱

یہی مہنہ رُچر سپت سوپانا ۔ رگھوپتی بھگتی کیر پنتھانا
اتی ہری کرپا جاہی پر ہوئی ۔ پاؤں دیئی ایہیں مارگ سوئی

اس میں سات سندر سیڑھیاں ہیں ۔ جو شری رگھوناتھ

جی کی بھگتی کو پراپت کرنے کے مارگ ہیں ۔ ان سیڑھیوں پہ

وہی پاؤں دھرتا ہے ۔ جس پر کہ شری رام چندر جی کی بے حد

کرپا ہو ۔ ۲

من کامنا سدھی نر پاوا ۔ جو یہ کتھا کپٹ تج گاوا

کہیں سنہیں انو مودن کرہیں ۔ تے گوپد او بھوندھی ترہیں

جو کپٹ چھوڑ کر شردھا بھاؤ سے اس رام کتھا کو گاتے

ہیں ۔ وہ منش اپنے منورتھوں کو سپھل کرتے ہیں ۔ جو لوگ سنتے

اور اس کی وہ باکھیا کرتے ہیں ۔ وہ اس سنسار سمندر کو گائے کے

کھُر سے بنے ہوئے گڑھے کے سمان پار کر جاتے ہیں ۔

سن سب کتھا ہردے اتی بھائی ۔ گرجا بولی گرا سہائی
ناتھ کرپا مم گت سندیہا ۔ رام چرن اُپجیو نو نیہا

یہ سب کتھا سن کر پاربتی جی بہت پرسن ہوئیں اور وہ سندر بانی میں

کہنے لگیں کہ ناتھ ! آپ کی کرپا سے میرا بھرم نشٹ ہو گیا ہے اور شری رام

جی کے چرنوں میں تازہ پریم پیدا ہو گیا ہے ۔ ۴

میں کرت کرتیہ بھئیوں اب تو پرساد بسیس
اُپجی رام بھگتی درڑھ بیتے سکل کلیس

ہے وِشو ناتھ ! آپ کی کرپا سے میں کرتارتھ ہو گئی ۔

مجھ میں درڑھ رام بھگتی پیدا ہو گئی ہے ۔ اور میرے سارے

کلیش نشٹ ہو گئے ہیں ۔ ۱۲۹

یہ سبھ سمبھو اُما سمبادا ۔ سکھ سمپادن سمن بشادا
بھو بھنجن گنجن سندیہا ۔ جن رنجن سجن پریہ ایہا

شِو جی اور پاربتی جی کا یہ سمباد (بات چیت) کلیان

کاری ، سکھوں کو بڑھانے والا اور شوک کا ناش کرنے والا ہے

جنم مرن کے بندھن کو کاٹنے والا اور شنکاؤں کا ناش کرنے والا

ہے ۔ بھگتوں کو سکھ دینے والا اور سریشٹھ پُرشوں کا پیارا ہے !

رام اُپاسک جے جگ ماہیں ۔ ایہی سم پریہ تنہہ کیں کچھ ناہیں
رگھوپتی کرپا جتھا متی گاوا ۔ میں یہ پاون چرت سہاوا

سنسار میں جتنے بھی شری رام جی کے اُپاسک ہیں اُن

کو اس کتھا کے سمان کچھ بھی پیارا نہیں ہے ۔ شری رگھوناتھ جی کی کرپا

سے اپنی بدھی کے مطابق میں نے یہ پوتر کرنے والا سندر چرتر گایا ہے

یہیں کلی کال نہ سادھن دوجا ۔ جوگ جگیہ جپ تپ برت پوجا
رام ہی سمریئے گائیے رام ہی ۔ سنتت سنیئے رام گن گرام ہی

تلسی داس جی کہتے ہیں ۔ اس کلجگ میں یوگ یگیہ ، جپ تپ

برت اور پوجا آدی کوئی دوسرا سادھن نہیں ہے۔ بس شری رام جی کا ہی سمرن کرنا چاہئے۔ اُن کے ہی گُن گانے چاہئیں اور اُن کے ہی گُن گنوں کی کتھا سدا سُننی چاہئیے۔ ۱۳

جائیں پتت پاون پُرانا، گاوہیں کوی شُرتی سنت پُرانا
تاہی بھجہو من تج کٹلائی۔ رام بھجیں گتی کیہیں نہیں پائی

پتت ادھاروں (دھدھر شٹ)، پاپیوں کو بھی پوتر کرنا جن کا خاص سبھاو ہے۔ ایسا کوی، وید اور پُران گاتے ہیں۔ اُن شری رام جی کا ہی سچے بھاو سے کپٹ چھوڑ کر بھجن کرنا چاہئے۔ شری رام جی کا بھجن کر کے کس نے پرم گتی نہیں پائی۔ ۱۴

پاپی کہیں گنی پتت پاون رام بھج سُنو سیٹھ ہما کو
گنکا اجامل بیادھ گیدھ گج آدی کھل تارے گھنا
آبھیر جمن کرات کھس سوپچ آدی اتی اگھ روپ جے
کہہ نام بار ایک تیپی پاون ہوہیں رام نما می تے

ارے مورکھ من! اُس پتت پاپیوں کو بھی پوتر کرنے والے شری رام جی کے بھجن سے کس نے پرم گتی نہیں پائی؟ گنکا، اجامل، شکاری، گدھ جٹایو، گج (ہاتھی) آدی بہت سے دُشٹوں کو اُنہوں نے تار دیا۔ گوالے، یون، بھیل، کھس، چنڈال وغیرہ جو پاپ روپ اور نیچ ہیں، وہ بھی ایک بار جن کا نام لے کر پوتر ہو جاتے ہیں۔ اُن شری رام جی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔ ۱

رگھو بنس بھوشن چرت یہ نر کہیں سُنہیں جے گاوہیں
کلی مل منو مل دھوئے بنو شرم رام دھام سدھاوہیں
ست پنچ چوپائیں منوہر جان جو نر اُر دھرے
دارن اودیا پنچ جنت بکار شری رگھوبر ہرے

جو منش رگھوکُل کے سرتاج شری رام جی کی لیلا کی کتھا کو کہتے ہیں، سنتے ہیں اور گاتے ہیں، وہ کلجگ کے پاپوں اور من کی میل کو دھو کر بغیر کسی کڑی محنت کے شری رام جی کے پرم دھام کو چلے جاتے ہیں۔ ہمارے رام چرت مانس کی تو بات ہی کیا۔ جو صرف پانچ سات چوپائیوں کو منوہر جان کر اور سمجھ کر ان کے ارتھ کو ہردے میں دھارن کر لیتے ہیں، اُن کے مشعبہ سپرش روپ رس گندھ اِن پانچ وشیوں سے پیدا ہونے والے وکاروں کو شری رام جی ہر لیتے ہیں

سُندر سُجان کرپا ندھان اناتھ پر کر پریتی جو
سو ایک رام اکام ہت نربان پرد سم آن کو
جاکی کرپا لولیس تے متی مند تُلسی داس ہوں
پایو پرم بشرام رام سمان پربھو ناہیں کہوں

جو سوامی سُندر، سرد گیہ، کرپا ندھان اور اناتھوں سے پریم کرتے ہیں، سو تو ایک شری رام چندر سوامی ہی ہیں۔ اُن کے سمان نشکام بھاو سے بھلائی کرنے والا، نشکامی اور مکتی دینے والا دوسرا اور کون ہے؟ جن کی کرپا کے ایک انش سے ہی مند بدھی تُلسی داس نے پرم شانتی پراپت کر لی۔ اُن شری رام جی کے سمان پربھو کہیں بھی نہیں ہیں۔ ۲

مو سم دین نہ دین ہت تمہ سمان رگھوبیر
اس بچار رگھوبنس منی ہرہو بشم بھو بھیر

ہے شری رگھوبیر! میرے سمان تو کوئی دین نہیں ہے۔ اور آپ کے سمان کوئی دین دُکھیوں کی بھلائی کرنے والا نہیں ہے۔ ایسا وچار کر ہے رگھوکُل کے سرتاج! میرے جنم مرن کے بھیانک دُکھ کو دُور کر دیجئے۔ ۱۳۰

کامی ہی ناری پیاری جمی لوبھی ہی پریہ جمی دام
تمی رگھوناتھ نرنتر پریہ لاگہو موہی رام

جیسے کامی پُرش کو استری پیاری لگتی ہے اور لالچی پُرش کو جیسے دھن پیارا لگتا ہے، ویسے ہی ہے رگھوناتھ جی! ہے رام جی! آپ سدا مجھے پیارے لگئے۔ ۱۳۱

یت پُورو پربھنا کرت شمبھنا شری سمبھوتا اُدرگم
شری مدرام پدابج بھگتم انشم پراپتے تو رامائنم
متم کوی پربھو جی نہا رگھو ناتھ نے پہلے جس کٹھن مانس رامائن کی شری رام جی کے چرن کملوں میں سدا کے لئے بھگتی پراپت کرنے کے لئے رچنا کی تھی، اُس مانس رامائن کو شری رگھوناتھ جی کے نام میں نرت رام کا شیدائی شری رگھوناتھ جی کے نام پر بلی چڑھنے والا) تلسی داس نے اپنے انترکرن کے اندھکار کو مٹانے کے لئے اسے مانس کے روپ میں بھاشا میں کاویہ بدھ (منظوم) کیا۔ ۱

پُنیم پاپہرم سدا شیوکرم وگیان بھگتی پردم

پاپا موہ مل ابہیم سو ملم پریم امبہ پرم سُبھم
شری مدرام چرت مانسم ادم بھکتیا او گاہنتی یے
تے سنسار پتنگ گھور کرنیر دہینتی نہ مانواہ

یہ شری رام چرت مانس پنیہ روپ ہے۔ پاپوں کو ہرنے
والا ہے۔ سدا کلیان کاری ہے۔ وگیان اور بھگتی کو دینے والا پرم
پوتر پریم جل سے بھرپور اور سکھ روپ ہے۔ جو پرش اس رام چرت

مانس روپی مانسرور میں بھگتی بھاو سے غوطہ لگاتے ہیں۔ وہ
سنسار روپی پرچنڈ سورج کی تیز کرنوں سے نہیں دگدھ ہوتے۔

ماس پارائن، تیسواں وشرام — نوامن پارائن، نواں وشرام

اُتر کانڈ سماپتم

اوم شانتی شانتی شانتی !!!

بولو رام بھگوان کی جے

آرتی شری رامائن جی کی

آرتی شری رامائن جی کی
کیرتی کلت للت سیا پی کی

گاوت برہمادک منی نارد	بالمیک بگیان بسارد
سُک سنکادک سیش اور سارد	برنی پون سُت کیرتی نیکی

کیرتی کلت للت سیا پی کی

گاوت بید پُران اشٹ دس	چھیو شاستر سب گرنتھن کو رس
منی جن دھن سنتن کو سربس	سار انس سمّت سب ہی کی

کیرتی کلت للت سیا پی کی

گاوت سنتت سمبھو بھوانی	ارو گھٹ سمبھو منی بگیانی
بیاس آدی کبی برج بکھانی	کاک بھُشنڈی گرڑ کے ہیہ کی

کیرتی کلت للت سیا پی کی

کلی مل ہرنی بشے رس پھیکی	سبھگ سنگار مکتی جبتی کی
دلن روگ بھو موری امی کی	تات ملت سب بدھ تلسی کی

کیرتی کلت للت سیا پی کی

اوم شانتی شانتی شانتی

لَوکُش کانڈ

آٹھواں سوپان

منگلاچرن

شلوک

شَنوریَم پرسِدّھم گُنِی نگاترم مہانُوبھاوم رگھُوونش کیتُم ۔
سَنوبھَم پربھو سَنوبیاوِبینِدھوہ سِیناشُوامَ پَرنمامی رامَم

بہادری میں مشہور ۔ کومل جسم والے ۔ مہان دیالو رگھوونش کے بازو خود بھگوان ونے آدی کے سناگر بائیں طرف سیتاجی ۔ ایسے رامچندرجی کو میں نمسکار کرتا ہوں

پربھُلّ نیلوتپَل لولوچنم وِدھوپرتی دُویش نکھانگ بجبہَتم
شریش تُشٹ پربھوکومل چھیم نمامی رامَم ہیمیدھ گرت کی

جن کی کھلے ہوئے نیل کمل کی مانند آنکھیں ہیں ۔ چندرما جنکے چہرے کی آب و تاب سے شرماتا ہے جن کے کومل رنگوں کی چھبی سرس کے پھول کی مانند ہے ۔ جو اشومیدھ یگیہ کرنے والوں میں بڑا ہے ۔ ایسے رامچندر کو میں نمسکار کرتا ہوں ۔

دوہا :۔ رگھوپتی کتھا بینت اتی ۔ سُنی مُلکے ہر یان
لیے دوو کر جور تنی ۔ نینئے توپا ندھان

و زمدش بھارت رام کتھا کو سن کر گرڑجی خوش ہو گئے پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر شری کاگ بھشنڈ جی سے بولے

ہے کرپاندھان سنئے

شری ہری ہم پاون بھیو۔ ناتھ ہردے اب مور
جنم جنم چھوٹے نہیں۔ ناتھ پدامبج تور

ہے سوامی اب میرا دل دیو گنگا کی مانند پوتر ہوگیا ہے
آپ کے چرن کمل سے میرا پریم جنم جنمانتر تک نہ چھوٹے

سنتو ول سکل گن گن پربھو کیرے
پورے ناتھ منورتھہ میرے
تو پرساد بالیس کل ناتھا
ہردے بسی اب پربھو گن گاتھا

پربھو کے گنوں کا ذکر سن کر میری منو کامنا پورن ہو گئی۔ ہے کاگ شرشٹھ! آپ کی کرپا سے میرے دل میں اب رام کی ہی کتھا بس رہی ہے۔

من سنتوش نہ ہردے اگاہیں
یتھا ادھی سہر ال سب جاہیں
لیتو پاپنی جرجنگم جاتی
تیجا جرہ برنت بہو بھاتی

من میں سنتوش ہوتا ہے۔ لیکن دل اگھاتا نہیں ہے جیسے ندیوں کے ملنے سے بھی ساگر نہیں اگھاتا۔ لیتو پاپنی جرجیو جن کا ذکر نہیں ہو سکتا۔

جے جن لبتہیں اودھ سکھ دھاما
لیے سنگ ساد رشری راما
پہنچ اودھ گئے سہد یوا
یہ سن ناتھ پرم سدھ بہا

جو کوئی سکھ دھام اودھ میں پہلیش پذیر تھے۔ ان سب کو ساتھ لیکر شری رامچندر جی اجودھیا سے اپنے لوک چلے گئے۔ اس میں مجھے بڑا بھاری شک ہے۔

اب پربھو موہے کہو سمجھائی
جان پتا ہیں کروں ڈھٹھائی
انہا میں بینت کرپالا
جیہی ملھو کینہہ رام بھی پالا

میں آپ کو پتا سمان مان کر آپ سے کچھ ڈھٹائی کرتا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے مجھے سمجھا کر کہیئے کہ کس طرح راجہ رامچندر جی نے اشو میدھ یگیہ کیا۔

دوہا

اس کہی گد گد کنٹھ مردو پلکاولی سہر یہ
شنی سہہ پریم ہرشئے بہنگ۔ بالیں منی انتی دھیر
یہ کہہ کر گرڑ جی کا کنٹھ گد گد اور شریر پلکت ہوگیا یہ سنکر دھیر یہ وان کاگ بھشنڈ جی بہت ہی بہت خوش ہوئے۔

رام کرپا تمہرے من ماہیں
سنشہ شوک موہ بھرم ناہیں
دھنیہ دھنیہ دھنی تم بھگرایا
کینی آست موہے پردایا

ہے گرڑ جی! شری رام کی کرپا سے آپ کے دل میں شنکا، سنشہ، شوک، موہ، بھرم کچھ بھی تو نہیں ہے۔ آپ دھنیہ ہیں آپ نے مجھ پر دیا کی ہے۔

انی پریہ وچن رسکیہ تمہارے
لاگت ناتھ موہے انی پیارے
تو تو پریت دیکھ بھگرایا
مٹہی انتگل کوئی امایا۔۔۔

آپ کے رسیلے اور میٹھے وچن مجھے بہت پیارے لگتے ہیں۔ آپ کے دل کی محبت دیکھ کر بہت سے امنگل ناش ہو جاتے ہیں۔

سن اب رام رہسیہ انوپا
جیت انوپ اودھ پور بھوپا
انج اودیت انل انناشی
نہرت سکل کلمل بھو دھاشی

اب آپ اودھ بلیش رام کے انوپم گورو چرتر کو سنئے وہ اجنما، اودیت، اوناشی ہیں وہ بھو بندھن سے رہت ہیں۔ کلیگ سے بہت دور ہیں۔

اُدر سہسر ورش گئے لیسا
کینہہ چرت رَگھو ریہی جگ لیسا
سو سب وِستر کتھا بستاری
کہوں سنوں جاگ ہت اُپکاری

ہے گرڑجی! رام جی نے گیارہ ہزار برس اودھ میں رہ کر چرتر کئے تھے۔ وہ سب کتھا دنیا کی بھلائی کے لئے میں تفصیل سے کہتا ہوں۔ سو سُنئے۔

دوہا

وِدھی ور وچن سنبھاری اُر۔ راجت کرپا این
جُگل جوری سَوبھا نرکھ۔ لجت کوٹی شت مَین

برھما جی کے وچنوں کو یاد کر بھگوان رامچندر جی مہراجان رہے تھے۔ جگل جوڑی کی شوبھا دیکھ کر کروڑوں کامدیو شرمندہ ہوتے تھے۔

اُنج سمجھ پربھو تہہ جا بُلائے۔
گرو گیہ سادر منی سنگ آئے۔
کر ماس رومی پرو سہادا۔
وِدا مانگ گورو پد سر نادا۔

ایک دن رام جی بھائیوں۔ منتریوں۔ دوستوں کے سمیت گورو دیو وششٹ جی کے گھر گئے تھے۔ مگر میں تُلسی شو پر پروہتان کر سب نے گورو سے الوداع مانگی اور چرنوں میں سر جھکایا۔

کاشی کھیشتر دھرم سے جانا
چلے سکل تجی باہن نانا۔
چترنگنی آنی سب سنا تھا۔
لیتی وِدھی سکون کینہہ رگھوناتھا

کاشی کھیشتر کو پوتر مان کر سب طرح طرح کی سواریوں میں بیٹھ کر چلے۔ چترنگنی فوج سجا کر رگھوناتھ جی نے کوچ کیا تھا۔

پنج دِوس کر شوپور آئے سادر ریتی نیتی مہب نائے
تے شری بیم کینہہ پرنامانا۔ آچھے اننت پائے ہتر اما
راستے میں مقام کرتے ہوئے کاشی پہونچے سب نے

پوری کو عزت سے نمسکار کیا۔ پھر جا کر گنگا جی کو پرنام کیا از حد سکھ پا کر سب خوش ہوئے۔

مہی سُر ونتی یتی سنیاسی۔ پوجے کرپا سِندھو سکھراسی
دین دان کچھ برنی نہ جائی۔ دھند کیہہ سُریش سہائی

کرپا سِندھو سکھراسی پربھو نے براہمنوں۔ ونڈیوں یتیوں اور سنیاسیوں کا پوجن کیا اور اتنا دان دیا جسکا بیان نہیں ہو سکتا۔

دوہا

تہاں رہے پربھو اَمِت دِن۔ سکھی کیے منی برند
آئے پنچ نگر مہنہ۔ ہرشت کرو نا کند۔

اس طرح کاشی میں بہت دن رہ کر پربھو نے منیوں کو سکھ دیا۔ پھر کرونا ساگر بھگوان رام سب لوگوں سمیت اپنی راجدھانی اودھ میں آ گئے

ہرتی دن اودھ انند اُچھاؤ۔ دان دیہی پرتی دن نرناہو
دُکھ پرتیچ شوک نہیں کا ہو۔ کو چن کبہوں تش کھنا ہو

اودھیا میں روزمرہ نیا آنند ہونے لگا۔ مہاراج رتن دان دیتے تھے اودھ میں پرتیچ دُکھ کسی کو نہ تھا کڑوے بول کوئی بھی نہیں بولتا تھا۔

سُن ہی جہاں تہاں وید پُرانا۔ دوسر دھرم نہ کا ہو جانا
دِن دِن پریتی دیکھ بھگوانا۔ آنی آنند سکل پور جانا

جہاں تہاں لوگ وید پران سنتے تھے۔ کوئی دوسرا دھرم نہیں جانتا تھا۔ پربھو کی کرپا دیکھ اودھ نواسی بڑے خوش و خرم رہتے تھے۔ اور راجیہ میں خوشی ہی خوشی تھی۔

شو سمیت برات ہمارا۔ تھے شوبیا وشتا ادادا
اشومیدھ مکھ کروں شہائی۔ گائے ترات تر پربھو سمدائی

ایک دن بھگوان رام جی بڑے ہی فکرمند ہو گئے اور انہوں نے سوچا کہ ہمیں یہاں صرف گیارہ ہزار سال ہی رہنا ہے۔ اس لئے ایک اشومیدھ یگیہ ضرور کرنا چاہئے۔

پہنچ دھام ہی ترت سدھاؤں۔ وہی وروچن نہ جوک گنگاؤں
بہرات جائے گورو بھون سپریتی۔ کہوں کروں سب سنگ ریتی
پھر میں اپنے دھام چلا جاؤں گا۔ برہما کے وچن کو پورا
کرنا ہے۔ بہرانہ کال گورو کے مکان جاکر ان کے حکم
کے مطابق یگیہ شروع کروں گا

دوہا

اس وچاری ار راکھی کرہ کرپا سندھو متی دھیر
کیے چرت نانا امت۔ ہرن شوک بھو بھیر
کرپا ساگر متی دھیر پربھو نے دل میں ایسا وچار کرکے انوکھے
چرتر کیے جو شوک جو سنسار کے ڈر کو دور کرنوالے ہیں۔

دوہا

رگھو ور راج وراج اتی سکل اونی اگھ بھاگ
وچریں گن کانن بپل۔ نبھیں سہت انوراگ
رام راجیہ ہونے سے پرتھوی کا تمام پاپ دور ہو گیا
تھا۔ منی لوگ پریم اور محبت کے ساتھ جنگل میں بلا
خوف وخطر گھومنے لگے تھے۔

چوپائی (۱)

اونی سہاوتی کانن چارو۔ کھگ مرگ اک سنگ کرت بہارو
ویرنہ سنئے رام کے راجا۔ رہیں ویربن تن کھگ لجا
ہے گرو جی! پرتھوی اور جنگل سہاونے تھے۔ پشو
پنچھی ایک ساتھ گھومتے پھرتے تھے رام راجیہ
میں دشمنی کا نام ونشان بھی نہیں تھا۔

(۲)

ناناگرنتھ سمرتی سبھو گائی۔ گائے سکیں نہ رام پربھتائی
سارد چہتر انت گورلیسا۔ کوئی کوی اگنت اہی الیسا
انیک گرنتھ اور سمرتیاں بھی رام کی پربھوتا گا نہیں
سکتی تھیں۔ برہما۔ مہادیو۔ سرسوتی اور کروڑوں
شیش ناگ بھی۔

(۳)

نوی کو وو وگلی جگ ماہیں۔ رام راج گن نہیں سکے گاہیں
اسپت ادی گجل گری جھوری۔ پے بندھ پاتر سارا روری

دنیا کے تمام پنڈت اور شاعر مل کر بھی رام راجیہ کا
شکھ بیان نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر سمندر کی دوات بھی
بنائی جاوے اور کاجل پہاڑ کی سیاہی تیار کیجاوے

(۴)

کر ہی لیکھنی شمر تروداری۔ سپدت دیپ مہی پتر وچاری
بانی بہری ہر ودھی سمدائی۔ سہس کلپت لکھیں بنائی
تمام روئے زمین کا کاغذ بنایا جائے۔ کلپ برکھ
کی قلم تیار کیجائے۔ برہما۔ وشنو۔ مہیش پھر
ہزار برس تک اسے لکھیں

سورٹھا

نہیں پاوہی پار۔ رام کاج کوتک امیت
سنو اب چرت اپار۔ جس کھگ تی آگے بھیو
تو بھی رام راج کی لیلاؤں کا پار نہیں پا سکتے۔
ہے گرو جی! اب ان اپار لیلاؤں میں سے ایک
چرتر (لیلا) سنیئے۔

چوپائی

راجت راج سبھا سب تیرا تا۔ تہنہ آیو اک دوج بلکھاتا
کنک کہت شکھ کرت پکارا۔ ہنس ونش پوڑھو سنسارا
ایک دن سب بھائی راج سبھا میں بیٹھے تھے وہاں
ایک روتا ہوا برہمن آیا وہ چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ سوریہ
ونش کے رہتے ہوئے سنسار ڈوب گیا۔

(۲)

رگھو دلیپ شو سگر نرلیسا۔ امت پربھاؤ بھئے اودھیشا
پتو جیوت سُت بتا یگوپرایا۔ پربھو انتر یامی سُن کانا۔
رگھو۔ دلیپ۔ شو۔ سگر وغیرہ بڑے بڑے پرتاپی
اودھ نریش (راجا) ہو چکے ہیں۔ لیکن ایسا کبھی
نہیں ہوا کہ والد کے سامنے لڑکا پران تیاگ دے۔

(۳)

نرلیلا کر رام کرپالا۔ لگے وچار کرن تت کالا۔
کارن کون مرت شت بھیو۔ دوج دکھ دیکھہ بکل پربھو بھیو
اس برہمن کو بلکھتا دیکھ کر پربھو رام جی بڑے دکھی ہوئے

پربھو چیت دیکھ گگن بھئی بانی۔ شُودر تپے سُن سارنگ پانی
نپٹ دھیا چل گھور بن ناہا۔ دوج سُت ہیتو مرن نرناہا

رام کو سوچ میں پڑا دیکھ کر آکاش بانی ہوئی۔ کہ اے رامجی! آپ کے چار ورنی راج میں بندھیاچل پر ایک شُودر تپ کر رہا ہے اُسی سے برہمن کا لڑکا مرا ہے۔

چھند

اہی بھانتی دوج سُت مرتک شنی رگھو ساجی پربھو آتر چلے
ڈوپے پرتم سیل ولوکی باڈن۔ آپت چیت سنمکھ ملے
ہنی کر دوھ سنمیت وشیکھ جہان سے اتھے تہر لوکیو
ورکتبی آرتی جانی نبھی دے اُٹو تیر تھ برت کیو

یہ سن کر رامجی رتھ سجا کر چلے۔ سامنے دو خوبصورت پہاڑ دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ رام نے ایک بان مارا جو تپسوی شُودر کا سر کاٹ کر بیکنٹھ کو سر سمیت چلا گیا۔ اُسے دُکھی دیکھ کر پربھو نے بھگتی کا وردان دیا اور آپ نے تیرتھ برت کیا۔

دوہا

دوج ورپالک مرتک جو اٹھ بیٹھو ہر شائے
آئے تیرتھ گھومتی بھگت۔ بجے بجن شکھدائے

اور اُسی وقت اس براہمن کا مرا ہوا بیٹا زندہ ہو کر اٹھ بیٹھا۔ بھگتوں کے دُکھ دور کرنے والے رگھناتھ جی اُسی وقت اودھ میں جا پہنچے۔

چوپائی (۱)

اشٹم بارد صیابہ کینہہ رگھونندن۔ اوجی اپراری بھگت جن اور جن
بھو جن شیبنہ جگت بہی کینہا۔ پنچ دھام سبن نگ بینہا

رامجی نے سندھیا وندن کیا۔ اور بھگتوں کو مُکتی دینے والے شیو جی کا پوجن کیا۔ اور شُودر کو مارنے کا پرائشچت کیا

(۲)

پہادو دس جب گھڑیکا چاری۔ جری سبھا تب آئے کھراری
شبنی پُران پربھو اچ سُنیتا۔ دیئے دان سُبھ دیا نکیتا

جب چار گھڑی دن رہ گیا۔ تب رام سبھا پھر جُڑی سب بھائیوں سمیت رامجی نے پُوران سُنا۔ اور پھر دان دیا۔

(۳)

تب ہی سندھیا وندن کینہا۔ بھون چلے پربھو آئسو دینہا
نیتیہ کوٹی پربھو اودھ سبا ومیں۔ ساتھ تیہہ سب خبر سناویں
پرتھک پرتھک سنی خبر پائی۔ بول نہ ایک سو سُنی بھوائی

پھر سندھیا وندن کر کے پربھو سے اجازت لیکر سب اپنے اپنے گھر گئے۔ سندھیا کے وقت شہر کے دُوت یعنی (خفیہ پولیس) آتے تھے اور بھگوان کو شہر کے حالات سناتے تھے۔ رامجی نے سب دُوتوں کی باتیں الگ الگ سُنیں۔ اُن میں سے ایک دُوت نہیں بولا۔

چھند

کچھو کہی نہیں سو پوچھی سادر وچن بکی نہ آوئی
ایک رجک سنیہم کہت ڈانٹت ونیک بچن سناوئی
سنی سکل کر پایند ہان چرکے مدھیہ اررا کھے ہری
نشی سوپن دیکھت جگت پتی بنی جانکی وا اُن دُکھ کری

جب وہ نہیں بولا تو تب رامجی نے اس سے عزت سے دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ ایک دھوبی اپنی عورت کو ڈانٹ ڈپٹ کر گالی گلوچ دے رہا تھا۔ رامجی نے دُوت کی پوری بات سُن کر دل میں رکھ لی۔ رات کو خواب میں بھی رامجی نے وہی دیکھا اور وہ بڑے دُکھی ہوئے۔

دوہا

بیتی اودھ نریال ثبت کینہہ دوچار کرپال
ایک سہس بیتو راج کو بھیو کوئی نہیں اکال

جب رام کو راجیہ کرتے ہوئے دس ہزار سال ختم ہو گئے تب انہوں نے سوچا کہ پتا کا ایک ہزار سال کا راجیہ ابھی اور کرنا ہوگا۔ دشرتھ جی اکال میں مرے تھے

چوپائی (۱)

پتا گوں جنک سنا بن ناہیں۔ پر اکھوں تہر پی نیتھ دھرم نہ جاہیں
دے من ٹھوک سیا پہنہ آئے۔ سادر لیئے بچن سہائے

سیتا جی کو جنگل میں بھیجدوں گا جس سے وید مارگ رہے اور دھرم نہ جائے۔ یہ فیصلہ کرکے رامجی سیتا جی کے پاس گئے۔ اور سادر وچن بولے۔

(۲)

پنچ چھایا مہی راکھی دِ نیتا ؛ رہو جائے پنچ دھام سُنیتا
پربھو پَد بندی گئی سو لی ؛ جیو جرا جر لکھی نہ کوئی

ہے سیتے تم اپنا عکس دنیا میں چھوڑ کر اپنے دھام کو چلی جاؤ۔ پربھو کا حکم پاکر سیتا جی آکاش میں گم ہو گئیں یہ لیلا کسی نے نہ جانی۔

(۳)

تا سن پربھو اس کہا جُجانی ؛ مَن بھاون مانگہو برجانی
ناتھ ساتھ منی دھام سُہائی ؛ آئی بَجی گرہ من سکچانی

سیتا جی کی چھایا سے پربھو نے کہا جو اچھا لگے وہ بر مانگو۔ سیتا جی نے کہا ہے ناتھ۔ سنتوں کے آشرم چھوڑ کر میں اودھ چلی آئی ہوں۔

(۴)

منی تیہ بھوشن سکل سُہائے ؛ پھر آئے پربھو جو من بھائے
ہنسی تہی کرپانکیت سکائے ؛ تو جھہن من انھلات نہلائے

تب رامجی نے منی استری کے پارجات منگوا کر سیتا جی کو پہنائے۔ اور کہا صبح سویرے تمہاری منو کا منا پوری کر دیجائے گی۔

دوہا

ہوت پراتہ جب جگت پتی ۔ جاگے رما نواس
یا چک جن گاوت سُرت لکھمن کنج پرکاش

صبح سویرے لکشمی نواس شری رامچندر جی جب آئے تو یاچک لوگ ان کا چاند سا مُکھڑا دیکھ کر خوشی میں گانے لگے

چوپائی

بھرت شترگھن رپو دمن سمیتا۔ آئے جہاں پربھو کرپا نکیتا۔
کینہہ پرنام ماتھ مہی لائی ۔ بولے نہیں کچھ شری رگھورائی
جہاں بھگوان جی تھے وہاں لکشمن جی بھرت جی اور شترگھن جی آئے۔ پرتھوی پر سر جھکا کر پرنام کیا لیکن رامجی کچھ نہ بولے۔

(۲)

بادن بلو کی سنسکت انگا۔ شری ہت دیکھ وِبسکر رنگا
تھر تھر کانپت تینوں بھائی ۔ جانی نہ جائے چرت رگھورائی

رامجی کا کمہلایا ہوا چہرہ دیکھ کر اور ان کی ملین رنگت دیکھ کر وہ تینوں بھائی تھر تھر کانپنے لگے شری رام کا چرتر جانا نہیں جاتا۔

(۳)

لئی سانس اُکسے جانی ؛ بولے گوڑھ منوہر بانی
بچن مور اُرا کھو بھراتا ؛ لے بن جاو جانکی تاتا

لمبی سانس کھینچکر اور برا وقت جان کر شری رامجی بولے۔ ہے بھائی میرا حکم مانو اور جانکی جی کو جنگل میں چھوڑ آؤ۔

(۴)

شو کہی سہی سن وچن کرالا ۔ جرے گات اُر اپجی جوالا
ہنست کہ ست کہت گھبرایا۔ اسمنجس اُر سنی کھگرایا

ایسے کٹھور وچن سن کر سب سہم کر شوکھ گئے۔ دل میں جلن سی ہونے لگی۔ سارا جسم جلنے لگا۔ سوچنے لگے کہ رامجی مذاق کر رہے ہیں۔

دوہا

بھرت آدی ویاکل اَتی ۔ نہیں آوت کہیں بین
جور ٹکیل گر شترو سُن ۔ کہت نیر بھر نین ۔

بھرت وغیرہ تینوں بھائی دیاکل تھے کسی کے منہ سے بات تک نہ نکلی۔ تب دونوں ہاتھ جوڑ کر اور آنکھوں میں آنسو بھر کر شترگھن جی بولے۔

چوپائی

سُن پربھو وچن ہردیہ بلکھانا ۔ جگت جننی سیا سب جگ جانا
جگت پتا پربھو سب اُر باسی ۔ سنت چین گھن آنند راسی

ہے سوامی آپ کا وچن سن کر دل میں بڑی دیاکلتا پیدا ہو گئی ہے۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ آپ جگت پتا ہیں

اور جانکی جی جگدمبا ہیں۔

(۲)

کارن کون جانکی تیاگی ؛ من وچن کرم تو پدانوراگی
سُنی بھر وگیہ سنکر بھتی جانی ؛ رہیں پریاس کی ستیہ بھانی

کس کارن سے آپ نے جانکی جی کا تیاگ کیا ہے
وہ تو تن من پران اور وچن سے آپ سے ہی پریم کرتی ہیں
وہ گربھ وتی ہیں آپ غصہ میں ہیں یا ہنسی میں ہیں۔

(۳)

سنکچ بین بنو میری آئے ؛ کہی پریہ وچن انج سمجھائے
آپس مور شری جو تاتا ؛ رہیں نہ پران تات ہم گاتا

یہ سنتے ہی رام کے نینوں میں آنسو بھر آئے انہوں
نے پریہ وچن کہہ کر بھائیوں کو سمجھایا یہ حکم عدولی کی
تو میں مر جاؤں گا۔

(۴)

ہری اچھا بھاوی بلوانا ؛ نم کہنہ تات سدا کلیانا
یہ مم وچن پالی لکھمو بھائی ؛ تات جانکی بن چھوڑ آئی

ایشور کی مرضی اور ہونہار بلوان ہے۔ تمہارے لیے
سدا کلیان ہے۔ اے میرے چھوٹے بھائی! میری
بات مانو اور جانکی کو بن باس دے آؤ۔

سورٹھا

سُنی پربھو وچن کٹھور۔ بھرت کہیو کر جوڑ کر
نانتھ نہیں متی تھوری۔ سندھو ہنتی سُو گیہ پربھو

رام کے یہ سخت وچن سنکر بھرت جی نے ہاتھ جوڑ کر
کہا۔ ہے ناتھ میری عقل چھوٹی ہے اور آپ بودھ
ساگر (سمندر) ہیں۔ میری بنتی سنیے۔

چوپائی (۱)

ہنس ونش جگ میں دیکھیاتا ؛ دشرتھ پتو کوشلیا ماتا
تربھون پتی پربھو سب جگ جانا ؛ گاوہیں نیش شرتی وید پرانا

سورج ونش کا نام تمام عالم میں مشہور ہے دشرتھ
جی ہمارے پتا اور کوشلیا جی ہماری ماتا ہیں اور تینوں
لوکوں کا مالک آپ کو تمام دنیا جانتا ہے۔

(۲)

سنبہ شکتی تب پرگٹ گتسائیں ؛ ورنی نہ سکہیں وید ایہر ائیں
شو بھا کھان جانکی ماتا ؛ پرم سکل منگل داتا

سیتا جی آپ کی پرکش شکتی ہیں ان کا بیان نہ تو وید
کر سکتا ہے اور نہ شیش جی کر سکتے ہیں وہ شوبھا کی کان
جانکی جی منگل داتا ہیں۔

(۳)

جھایا جی نیم ورت دھرہیں ؛ تے ناری بھو کوپ کرہیں
جل بن مین کہے جیئے کرپالا ؛ کرتی کی رہ بن پارو مالا

ان کی چھایا کے مطابق بھی پتی ورت رکھ کر استوریاں
بھو ساگر سے تر جاتی ہیں۔ اے کرپالو کیا پانی کے بنا
مچھلی زندہ رہ سکتی ہے؟ بادل بنا کھیتی کیسی۔

(۴)

اس تم بن جیہی جیئے کہ سیتا ؛ گیان شنتی اتی نپن وِنیتا
سُنی کرونا سے وچن سپریتی ؛ کہی بھرت تم سدا رنیتی

آپ کے بغیر گیان ونتی سیتا جی ایک لمحہ بھی زندہ
نہ رہے گی۔ بھگوان نے بھرت کے وچن سُن کر کہا ہے
بھائی تم نے اچھی نیتی کہی ہے

(دوہا)

تدپی نرپ کی جاسیدا۔ راج نیتی دھن دھرم
وشو دھا پالہی شنوج بجی۔ وچن نیتی شبھ کرم

تو بھی راجہ کو سدا نیتی دھن اور دھرم کی رکھشا
کرنی چاہیئے۔ شوک رہت ہو کر پوتر کرموں دوارا
پرتھوی کا پالن کرنا چاہیے۔

(چوپائی)

دوت چرت جس شنبہ سو نیہو ؛ کل کلنک یہ دارن بھیو
ترنی ونش نرپ بھئے انیکا ؛ ایک ایک تے نپن ویکا

دوت سے جو دھوبی کی جو بات سنی تھی وہ رام
نے کہہ سنائی۔ پھر بولے ہمارے خاندان میں یہ بڑا
کلنک لگا ہے سو یہ ونش میں ایک سے ایک بڑھ کر پرتاپی راجہ
ہوئے ہیں

(۲)

رگھوبنس پرسوا سمبھو جایا ۔ سگر بھگیرتھ بید بکھانا ۔
دھرم ورت جان جگ نیکے ۔ وچن نہ ٹارے نوتا بنچ جی کے

رگھوونس پرسوا سمبھو - ہتو - سگر - اج - بھاگیرتھ
جیکا ذکر وید میں بھی موجود ہے - راجہ دسرتھ کو دیکھو
جنہوں نے قول کے ساتھ اپنی جان دیدی تھی -

(۳)

سیہی گئی ریچک بینے کلنکو ۔ تب ہیں جیو جگ جنم اشنکو
شنو ہر گلیہ سکل بھیے ہرکھا ۔ ریت کلنک وپتھ کماری

اس پوتر رگھو ونش میں ذرا بھی کلنک ہو جائے
تو زندہ رہنا دوبھر سمجھو بھرت جی بولے ۔ بے خوف کا
خاتمہ کرنے والے سیتا جی بالکل ہی کلنک سے رہت
لینے دنر دوش ہیں -

(۴)

ودھی ہری ہر دوی دیکھی سہائی ۔ پاوک اونی کنک سم بھائی
جے شر نر منی سپنے ہونا ہیں ۔ یہ جہر جگ لکھی ان کہا ہیں

برہما ۔ وشنو مہیش نے سیتا جی کو آگ میں تپا کر سونے
کے سمان تعریف کی ہے ۔ شر نر منی کوئی ایک بھی ایسا نہیں
جو سیتا کے چال چلن پر کلنک لگاتا ہو -

(دوہا)

تے شٹھ رو رو نرک تہہ ۔ کوٹی کلپ کری باس
رہیں کوئی ست وگ نس ۔ بھو نہیں نرک نواس

اگر کوئی ان کو کلنکنی کہیگا تو وہ کوئی کلپ
رو رو نرک میں نواس کرے گا ۔ روگی رہ کر نرک
بھوگتا رہے گا -

(چوپائی)

رس تکھ دیکھی نین کرتمیچھے ۔ اے بھرت لکھمن کے پیچھے
منو سومتری چھانا پیٹھ ستھو ۔ جگ کنجل کہیو کس سو تھو

شری رام کا کرودھت رخ دیکھ کر اور ترچھی
آنکھیں دیکھ کر بھرت جی لکشمن جی کے پیچھے جا کھڑے
ہوئے - رام بولے لکشمن جی ! سنسار جا ہے
بھلا کہے یا برا

(۲)

تجی آگیا پرتی اتر کہہو ۔ مو ہی بن سوچ جنم بھری مر ہو
جنک سنتہی رتھ ترت چڑھائی ۔ تنک سمیپ پھر تو بیجائی

اگر تم میرا حکم نہ مان کے جواب دوگے تو میرے بنا
جنم بھر پچھتاوگے - اس لئے جانکی کو رتھ میں بٹھلا کر گنگا کے
پار چھوڑ آو -

(۳)

اتی گھور بن جہاں نہ کوئی ۔ چھانڈ ہوتا ت بین کر سوئی
پھیر ہو تن منی وچن ادلسا ۔ مرن کٹھان کری چلے نراسا

از حد گھور جنگل میں چھوڑنا - جہاں کوئی نہ ہو - اور
اداس ہو کر میرے وچن مت کاٹو - اپنا مرن جان کر
لکشمن جی وہاں سے چلے -

(۴)

شیگھر ویان سبا ہیٹھائی ۔ شت کبوشن بھر کے بنائی
اتی آنند من چلی جانکی ۔ اتسیہ ہریہ کرونا نندھان کی -

سندر رتھ میں سیتا جی کو بٹھلا کر کپڑے اور خوراک
بھی رکھ دئے - راجی کی پیاری جانکی دل میں خوش ہو کر
چل پڑیں -

(دوہا)

وورن لکھمن نہار سیا چلکت وکل بھئی بال
پتر سے وچار ہیں ہمکت منی بن ویاکل بیہال

لکشمن جی کو ویاکل دیکھ کر سیتا جی اسطرح گھبرا گئیں
جیسے منی کے بغیر سانپ گھبراتا ہے وہ اپنے دلی خیالات
ظاہر نہ کر سکیں -

چوپائی

اتری دیو ہری یان سوہاوا ۔ اتی ادیان دیکھ بھے پاوا
کارن اپر جانی کچھے بہبتا ۔ بولی وچن منوہر سیتا

گنگا کے کنارے ایک گھنے جنگل میں رتھ سے
اتر کر سیتا جی ڈر گئیں - کچھ رہسیہ جان کر خوفزدہ
ہو کر سیتا جی نے کہا -

دکھنت ہیں ہمیں کے دھاما چات کہاں بیو اپج سکاما
کھرگ مرگ جیو ودھ بھرتی یالا - کری کیہر بیرل بھاگ بیرالا

اے دیور یہاں تو سنتوں کے آشرم نہیں ہیں تم کہاں جا رہے ہو؟ یہاں ہرن شیر سانپ ہاتھی - باگھ - بھیڑیا - سیار بھرے ہیں۔

(۲)

کوئی منی ملت نہ آوت جاتا - نکست پران تات مم گاتا
سیتا بکل لکھی من ہی اہیا + کہن لگے کچھ کیہہ ودھیا

کوئی سادھو بھی آتا جاتا دکھائی نہیں دیتا۔ میرے جسم سے پران نکلے جا رہے ہیں۔ سیتا جی کی گھبراہٹ دیکھ کر لچھمن جی نے سوچا۔ کہ برہما جی نے یہ کیا کیا۔

مورچھت رتھ تے بھے دکراہا + بھومی گرت تب آپ سنبھارا
سیا بلو کی من دھیرج آنا + جیون بن اب نکست پرانا

سیتا جی مورچھت ہو گئیں۔ لیکن زمین پر گرنے سے لکشمن جی نے سنبھال لیا۔ سیتا جی کی گھبراہٹ دیکھ کر لکشمن نے سوچا کہ بنا موت پران مر جاوینگے

دوہا

دھرنی شتا وباکل زکھی - پران کنٹھ گت جان
تجن جہت تو شنیش تب - دھک دھاک جیون پران

جانکی جی کی گھبراہٹ دیکھ کر اور اُن کے پران کنٹھ گت جان کر وہ بھی اپنی زندگی کو دھکارتے ہوئے اپنی جان دینے پر تیار ہو گئے۔

چوپائی (۱)

پران بنا لکشمن کہاں دیکھی
گگن گرا تب بھئی وسیکھی
سنو سومتری جا سیاتیا گی
جنک ستری کا جیہی سنبھاگی

لکشمن جی کا کھنچے دیکھ آکاش بانی ہوئی۔ اے لکشمن تم سیتا کو چھوڑ کر چلے آؤ۔ سبھاگ وتی سیتا زندہ رہیں گی۔ (۲)

گگن گرا سن دھیرج کینہا + ہاتھ جوڑ پر دکھشن دینہا
لے رتھ چرن سیا کیہے + چلے اودھ اتر اس گھنیرے

آکاش بانی سے لکشمن جی کو حوصلہ ہوا۔ ہاتھ جوڑ سیتا جی کے رتھ پر چڑھ کر وہ اودھ پوری کو لوٹ چلے چلتے وقت پرنام کر لیا۔

(۳)

جاگی سیا سکل دِسی دیکھا + نہیں رتھ آشو نہیں یہاں تیشا
سہی دکھ پرتم رہے ہیں نا + ایسی سونی جہت نہ کرن پیانا

غش کھلتے ہی جانکی جی نے چاروں طرف دیکھا انکو رتھ گھوڑے لکشمن جی نہ دکھائی دیئے۔ وہ بولیں میری زندگی دکھ برداشت کرنے میں سخت جان واقع ہوئی ہے۔ یہ پران اب بھی نہ نکلیں گے۔

(۴)

کرونا کرت بن اتی بھاری + بالمیک آئے بن چاری
سیتا بالمیکی منی جانا + بن آون بج چرن نکھانا

سیتا جی جنگل میں بے حد ولاپ کر رہی تھیں اتنے ہی میں بالمیکی منی گھومتے ہوئے وہاں آ نکلے۔ سیتا نے ان کو پہچانا اور اپنا سب حال کہا۔

دوہا

منی ہیں ستری جنک کی - رام پریہ جگ جان
تیاگی میت نہ جانوں کچھو - ودھی گتی اتی بلوان

ہے منی میں راجہ جنک کی بیٹی اور سری رامچندر جی کی استری ہوں۔ میں نہیں جانتی کہ کس وجہ سے مجھے چھوڑا گیا ہے۔ جیسی قسمت ہوتی ہے وہی ہوگا۔

چوپائی

دیور لکھن گئے سنجائی + منیو نہ کچھ جانوں منی رائی
سنن کنیا منجلا یتی ہوا - پرم سنشٹ سب ودھی جو تورا

دیور لچھمن مجھے یہاں چھوڑ گئے ہیں۔ لیکن میں اس کا سبب نہیں جانتی ہوں۔ بالمیک جی بولے بیٹی! تمہارے پتا جنک میرے شاگرد ہیں۔

(۳)

چھتاب جنی کرد سُکماری ؛ بلی ہیں تو ہی شیش سُکماری کا
ساد رپورن کتھا سیا آئی ؛ کری محبّن منی سب گنتی جاتی۔
اب تم فکر مت کرو۔ آخر میں تم کو رامچی پھر ملیں گے
نہایت عزت اور احترام کے ساتھ وہ سیتا جی کو اپنے
آشرم میں لے گئے اور سب حالات سُنے

(۳)

وِودھ بھانتی منی دھیرج دِیا، سیا نے سُری محبّن کیا
سُمری رگھو مورتی آہ را کھی ؛ دیکھے کھل منی آ بسُو بھاکھی
منی نے حوصلہ بڑھایا۔ تب سیتا جی نے گنگا
میں اشنان کیا۔ پھر رامچندر جی کی مورتی دل میں دھارن
کی۔ منی نے آشیرباد دیا اور پھل دیئے۔

(۴)

منی ور کتھا انیک پرسنگا ؛ کہہں سُنہیں سیا سنگ بہنگا
گیان انیک پرکار دِرڑھائے ؛ لکشمن سُنو اودھ تب آئے
منی کئی طرح کی کتھائیں کہتے تھے۔ سیتا کے ہمراہ
پرند بھی سنتے تھے طرح طرح کے وِچار دل میں دھارن
کرے لکشمن جی اودھ میں آئے۔

چھند

آئے جو لچھمن تیاگ سیتا ہیں۔ وِکل پُج انھو گئے
بہو بھانتی رودن بات سُن کہی بیا داُرن دکھ دیئے
منی سُنہی مورچھت مات بانی وکل جی چھنی مانی گرے
رودی بدی کہی بھانتی کو کہہ بیتی دارن دکھ بھرے

لچھمن جی سیتا جی کو تیاگ کر آئے ویاکل ہو کر اپنے
محل میں گئے وہ رو رو کر شتروگھن جی سے سیتا جی کا دکھ
بھرا افسانہ کہنے لگے جسے سُن کر ماتا بے ہوش ہو گئیں

جیسے منی بن سانپ

منی اشو ر آہ سہت لچھمن رام پُج مندر گئے۔
بج گیان دے سمجھائے سُنی تب کھلے پٹ انتر نینے
بر چھیو سوئی سوئی لہیو مانت دین گرو ناو ر تنے
تن تشو چی کری سُنجھ یوگ اگنی جاتی بھئیں ساد ر سُنے

سُور شن کر رامچی لکشمن جی کے محل میں گئے اُنہوں
نے اپنے گیان سے ماتاؤں کو سمجھایا۔ ان کے ہردے
کھل گئے۔ ماتاؤں نے جو وردان مانگے وہ رامجی نے دیئے
تب سب ماتاؤں نے یوگ اگنی پر گھٹ کر کے اپنے
اپنے شریر تیاگ دیئے۔

دوہا

یوگ اگنی تنو بھسم کری۔ سکل گئیں پتی دھام
بھرت شترو سوئی لکھن + شوک بھگن بھے رام
یوگ کی آگ سے اپنا اپنا شریر بھسم کر کے تینوں
رانیاں پتی دھام کو گئیں۔ تب شری رام۔ بھرت
لکشمن اور شتروگھن چِنتا میں ڈوب گئے۔

چوپائی ا

وِودھی وِت کیئے کرم شری کائے + پرکھوں کے گورو سادر کروائے
دین دان بہی کوبی پرکارا ؛ پی اِش کو ہی جو پرنے پارا
گورو جی نے سب کریا کرم ویدوں کے مطابق ہی
کروائے کئی طرح سے دان دیا ایسا کوئی شاعر دنیا
میں نہیں ہے جو اسکا بیان کر سکے۔

(۲)

ایک بار گورو گرہ سُکھ پائی + گئے سنگ انوج سیتو رگھو رائی
کینہہ ڈنڈوت بہو سر نائی + بیٹھے پربھو بر آشش پائی
ایک بار بھائیوں اور شتریوں سمیت رام جی
گورو جی کے گھر گئے زمین پر ماتھا رگڑ کر پرنام کیا اور
آشیرواد حاصل کر کے بیٹھ گئے۔

(۳)

تو پرساد جپ یگیہ انیکا + کینہے اسمت ایک تے ایکا
ناکھ سنبھل پرجن من ہیں ؛ دیکھیا اشومیدھ پربھو چاہیں
وہ بولے آپ کی دیا سے میں نے ایک سے ایک
بڑھ کر یگیہ کرائے ہیں۔ لیکن عوام ایک اشومیدھ
یگیہ دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

(۴)

جن کچھ انش دیکھے ناتھا ؛ سو میں کرب ناتھ دائے پد ماتھا

سنی تلکے منی وچن سہیتی ÷ لس نہ کہو تم سندر بلتی
اگر آپ آگیا دیں تو چرنوں میں سر رکھ کر اسکا انتظام
کیا جائے -؟ یہ سُن کر وششٹ جی بہت خوش ہوئے اور
بولے آپ نیتی سے بھرپور وچن کیوں نہ کہیں گے۔

(۵)

تو ہیں من ابھیلاش تمہاری ÷ اکھو بھرت ابھیشیک تیاری
سُنی منی وچن بھرت پریم ودلو ÷ ہرکھی سیوک کہیں گرہ کو تو
آپ کی منو کامنا یہ مہا جی برہما جی پوری کریں اٹھو
بھرت جی اور یگیہ کا انتظام کرو - گورو کی آگیا پاکر بھرت
شتروگھن - لچھمن راج محل میں چلے گئے

دوہا

سیوک پرجن سیوسب - سادر ترنت بلائے
ہاٹ باٹ پیر دوار گرہ - رچہو بتان بنائے

انہوں نے منتریوں سیوکوں اور سکھیا
لوگوں سے کہا - بازار - نگر - گھر اور دروازوں
کو منڈپ بنا کر لے جاؤ -

چوپائی

گورو سمیت پرچھوا و چلے ÷ دیکھی بنا و بہت سکھ پائے
متھلا پور جو ترنت سدھائے ÷ دیش دیش کے نیپتی بلائے
گورو کے ہمراہ رام جی ایودھیا میں آئے وہاں کی
سجاوٹ دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے - انہوں نے ملکپور
نکا - کشتکند ھا کے راجاؤں کو منتری بھیجدیا -

(۲)

جاموونت سگریو - وبھیشن ÷ ارنل نیل دو وید سکھیشن
آئے سب جہاں رام کرپالا ÷ ورن کبیر - اندریم کالا
جاموونت - سگریو - نل نیل وبھیشن - دو وِد وغیرہ
کو بلایا - ورن - کبیر - یم - کال وغیرہ دیوتا بھی سری رام
کے پاس آئے -

(۳)

جتنی وہاں سرینہ استہائیں ÷ کرت گان کل کنٹھ لجائیں
آقیں منی تن پوکھ کنہے ÷ دیہیں کریا ... روپ

وہاں پر بیٹھ کر سندر اپسرائیں کوئل کے کنٹھ
رکھ کو شرمندہ کرنے والی گانے لگیں - مہاتماؤں کے
دل آنے لگے - بھگوان نے سب کو سندر ڈیرے دیئے

(۴)

سنتی ۔ رِوی بری شرِ دھی سنکادی ÷ آئے سپرچے پریم آنادی
وشوامتر سنگ منی جھاری ÷ سہس سات رشی اچھا چاری ۔
چندرماں سورج ۔ وشنو - مہادیو - برہما - سنکادی
منی انادی دیوتا بھی آئے - وشوامتر جی کے ہمراہ سات
ہزار یوگی لوگ بھی آئے

(دوہا)

پاراشر بھرگو - انگرا - نارد - ویاس اگست
آئے لوکتپ سنکل منی ÷ بول سہت پوتت

اس کے بعد پاراشر بھرگو - انگرا - نارد - ویاس -
اگستیہ اور دیول سمیت یگیہ سنیہری وغیرہ سب
مہاتما تشریف لائے -

چوپائی

نگر سنقل آئی دکھ ساوا ÷ نانا بھانتی دیکھ سکھ پاوا
متھلا پور جو دوت پٹھائے ÷ دیکھ نگر واسی سکھ پائے
آنے والوں کو یگیہ کا مقام دیکھ کر بہت سکھ ہوا
جو دوت جنک پور گئے تھے ان کو دیکھ کر جنک پور
والوں کو بڑا سکھ ہوا -

(۳)

دوارپال سن خبر جتائی ÷ اودھ نگر تے پتری آئی -
سنی و دیہہ سب اٹھ دھائے ÷ تن من پلکی نین جل چھائے
دوتوں نے دوارپال کی معرفت راجہ کے پاس یہ خبر
بھیجی کہ ایودھیا سے چٹھی آئی ہے - جسے سنتے ہی جنک
اٹھ دوڑے شریر پلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو
بھر آئے -

(۴)

بھیو چھوپ من آنند جیتا - کہی نہ سکے سادر ہی تیتا
تنقل انگ نرپ واری آئے ÷ دیکھی دوت الیسہ کھ پائے

کہو کُسل رگھو پتی سب بھائی • گد گد کنٹھ نہ کچھو کہی جائی

راجہ جنک کو جو آنند ہوا اُس کا بیان سنتیش اور شاردا بھی نہیں کر سکتیں۔ دروازے پر آکر قاصدوں کو دیکھکر بہت خوش ہوئے۔ راجہ جنک نے کہا شری رام جی اور سب بھائیوں کی خیر و عافیت کہو اُن کا دل گد گد ہو گیا۔ اور آگے بولا نہیں گیا۔

دوہا

مُنت
تجھوپ پریم تیہی سمے جس بتیہی نہ سکلے ہی دھیر
تلسی تجھیو اُچھاہ لسی۔ جے جے شبد گمبھیر

اسوقت راجہ میں جو پریم تھا۔ اُسے کوئی دھریہ وان کبھی نہیں کہہ سکتا۔ اس وقت مارے خوشی کے گمبھیر جے جے کار ہوا۔

(۲)

پوچھے و ودھ پرکار ہیں • ساد ر دوت ہنکاری
گوڑو گرہ گوتمے نشٹ منی پائے پدارتھ چاری

عزت کے ساتھ قاصدوں کو بلا کر راجہ نے انکا آدر ستکار کیا۔ تب گویا راجہ چارو پدارتھ پاکر اپنے گورو شتانند کے آشرم پر گئے۔

چوپائی

سکل کتھا ہی پال سنائی • شتانند آنند اودھکائی
چلہو نرپتی ملہ تجھہ جائی • ساجہو جائے سکل کنکائی

راجہ نے تمام کتھا سنائی۔ گورو شتانند کو بڑا بھاری آنند ہوا وہ بولے اپنی تمام فوج کو سجاؤ۔ چل کر وہ یگیہ یقیناً دیکھیں گے۔

(۲)

گر بنتی نرپ منہ برآئے • ساد ر سیوک سکل بلائے
سجہو سین چتور نگ شہائی • بھون گئے سب ہی سمجھائی

پرنام کرکے راجہ محلوں میں آئے۔ سیوکوں کو باعزت بلایا۔ اور کہا چتور نگنی فوج سجاؤ۔ اودھ کو چلنا ہے۔ پھر وہ راج محل کو گئے۔

(۳)

پیتری سہت ناری گرہ آئے • باچی نرپتی سکل سنائے
آنند سب رنواس بلائی • دیئیے دان ہی دیون آئی

وہ چٹھی لیئے ہوئے رنواس میں گئے اور سب کو پھر پڑھ کر سنائی۔ خوشی کے مارے رنواس نے برہمنوں کو بلاکر بہت سا دان دیا۔

(۴)

بانچت پریم نہ ہرشے سماتا • جدر بولی کہی نہس یاتا
نگر گاؤں پُر شنگل ساجہو • انتا اپار باجنے باجہو

چٹھی پڑھتے وقت دل میں محبت سمائی نہ تھی۔ قاصدوں کو بلاکر وہ ہنس کر بولے۔ گھر۔ دروازے بازار سجاؤ اور باجے بجاؤ۔

چھند

چلہو رادھ منی گن سہت پہلی بھانی نشان۔
پیرانت نسبیرے پہر سوئی۔ اودھ نگر ہیران۔

گورو کے ہمراہ فوج سجا کر راجہ جنک چلے اور دوسرے دن اجودھیا کے نزدیک جا پہنچے۔

چوپائی

پوربا پر بہر لو پہنچا بیرا • باس دینہ ہر شت کچھو بیرا
سدو نپی آج کہنہ راج سماجو • آئے پر تھو جہاں ترپتی راج

خوش ہو کر رام نے راجہ جنک کو شہر کے کنارے ٹھہرایا۔ پھر راجہ نے کا ج کا بھار چھوٹے بھائیوں کو سونپ کر شری رام جی راجہ جنک کے پاس گئے

۲

ملی پتی نرپتی تلک بٹھائے • گد گد ہوئے مرد و وچن اچائے
بدن میتک نر لکھ پگانا • آنند نگن نہ ہر قسمے سمانا۔

راجہ نے مل کر ان کو بٹھلایا۔ گد گد ہو کر مدھر وچن بولے رام جی کا چندر مکھ دیکھکر خوشی نہیں سمائی تھی۔

(۳)

پر تھو بہتی کری سب سیوکائی • پنچ بسرت تپی لیئے بلائی
ترپ سیوا سب بھرت سنوارتا • شتو گن ہی انند ار بھا

راجیا نے دِل سے ٹیکی سیوا کر کے منتری سمیت بھرت کو بُلایا۔ راجہ جنک کی تمام سیوا کا بار بھرت نے سنبھالا۔ وہ بہت ہی خوش تھے۔

(۴)

آئے گُرو ہی سا و ہیر نائے ٭ من بھاوت بر آسَن پائی
پُنی پر بھو سکل دیو گُرو بندے ٭ ابھمت آسِش پائی آنندے

پھر گورو جی کو پرنام کیا اور آشیرواد پایا۔ پھر راجی نے سب دیوتاؤں کو اور مہاتماؤں کو پرنام کیا اور سب سے آشیرواد پائی۔

(دوہا)

دس سہسر مُنی ور سہت۔ آئے پر بھو گھ دھام
بولے وچن وِنیت گورو ٭ منتر سنیہو ہم رام
دس ہزار سادھوؤں سمیت منتری راجی یگیہ شالا میں آئے۔ تب وششٹ جی نے وِنیت وَچن کہے۔ اے رام تم میری بات سنو۔

چوپائی

دھرم سَمل جیہی وید بکھانے ٭ سنت پُوران لوک سب جانے
بن پریہ سپھل نہ ہوئیں تمہاری ٭ اب جیہے مہلیش کماری
جن یگیوں کا ذکر ویدوں نے کیا ہے وہ بنا اِستری کے مکمل نہیں ہوتے۔ اس لئے اب جانکی جی کی بہت ہی ضرورت آپڑی ہے۔

(۲)

سُنی مُنی وچن موں گہی رہیو ٭ سنیہ اُستنیہ نہ ایکو کہیو
ہم بیرن ورد جان منی رایا ٭ رہے شکرت جیہی کر ہوایا
گورو کی بات سن کر راجی چپ رہ گئے۔ جھوٹ سچ کچھ بھی نہ بولے۔ [illegible] لے اے گورو دیو میری زندگی کی حفاظت کرتے ہوئے آپ ہی کوئی اُپائے تبلائیں۔

(۳)

دو و گورو بلی نارد سنکادی ٭ دھرم کہیو شبھ برم انادی
کنک جٹت منی سُن ریالا ٭ رچی سیا روپ سوشیل و شالا۔
وششٹ، شانند، نارد، سنکادی نے مشورہ کیا

پھر وہ بولے اے راجی! رتنوں سے جڑی ہوئی سونے کی ایک سیتا جی کی ایک مورتی بنوائیے۔

(۴)

انگ انگ سب بھوشن ساجے ٭ تا سوروپ لکھی رتی پتی لاجے
سہسا لکھی نہ سکھی ہا تریا ری ٭ سیا دیکھہیں سب اچرج ماتی
ان کے انگ میں زیورات سجائے گئے۔ اُن کا روپ دیکھ کامدیو بھی شرمندہ ہو گیا۔ کوئی بھی اُن کو اچانک پہچان نہ سکا۔

(دوہا)

بتی اوسہر شوبھا امیت۔ کو کوی برنے پار
جگدادھر کرپال پربھو۔ بیہے چرت اپار
اس وقت کی شوبھا کا ذکر کون شاعر کر سکتا ہے۔ جگت کے آدھار رام چندر جی نے اپُور چتر کیا۔

(۲)

یگ سہسر چے ویر شند ریم پروین۔
جا ہی شتر یکمہ منی شکل۔ رہی مکھ سنات آدیبن
دو ہزار شر یشٹ براہمن جو وید کو زبانی یاد کئے ہوئے تھے یگیہ کرانے کے لئے راجی نے مقرر کئے۔

چوپائی (۱)

مگر ماس رتو ششر سہاتی ٭ سکھ منڈل بیٹھے رگھو راتی
تب بولے گورو وچن سہائے ٭ آنو باجی جو وید بتائے
ماگھ کی سندر رتو میں شری راجی یگیہ شالا میں بیٹھے۔ تب وششٹ جی نے کہا۔ جیسا وید نے کہا ہے ویسا ایک گھوڑا منگوائیے۔

(۲)

لچھمن سُنی گورو وچن انا ہے ٭ بار بار پد پنکج پنا ہے
بشتا لا سادر لی آئے ٭ وِودھ بھوشن بنی پہرائے
گورو کے وچن سن کر لچھمن جی بہت خوش ہوئے گورو کو بار بار پرنام کر کے وہ گھوڑ شالا میں گئے ایک گھوڑے کو سب آبھوشن پہنائے۔

(۳)

منوہرت ورن منذر شوبھا کرے۔ روپ ہیئے لجت منوج سنوارے

جین جڑاؤ نہ جائی کھانا۔ روپ رکھ چڑھی آوت جگ جانا

ماتھے مور ہیکہ منی لاگے۔ سوبی نیہہ تکھت دیکھی انوراگے

اس گھوڑے کا رنگ سفید تھا۔ کان کالے تھے۔ جو شوریہ دیو کے گھوڑوں کو بھی شرمندہ کرتا تھا۔ گویا کام دیو نے اسے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ جڑاؤ زین کسا گیا۔ ماتھے پر مور پنکھ تھا۔ جس میں منیاں چمچمارہی تھیں۔

(دوہا)

سنتنی سہس دس ویر ور۔ رام انج رندھیر

مدھیہ تایہی انیہو تہاں جہاں رام رگھوبیر

اس یگیہ کے گھوڑے کے پیچھے ساٹھ ہزار ویر لگا کر لچھمن جی اسے یگیہ شالا میں لائے۔ اس گھوڑے کی شان نرالی تھی۔

چوپائی ۱

پوجیو پر کچھو نئے جگ جے ہیتو

تب کچھو کہا گادھی کل کیتو

دینہہ وپ ودھ ودھی دان انیکا

لگی ہی بہتر سوئی گری ابھی ٹیکا

دنیا کو فتح کرنے کی خواہش سے رامجی نے اس گھوڑے کا پوجن کیا۔ بہت سا دان دیا اور ایک وجے پتر لکھ کر باندھا۔

(۲)

ایک ویر کوشل پور کاہی۔

اری دل دمن شیش ستاہی

جیہو بل ہوئے گہو سوئی باجی

دنا دیہو بن جاہو کہ بھاجی

کوشل پور میں ایک ویر دشمنوں کا خاتمہ کرنے والا ہے۔ جس سے اندر بھی ڈرتے ہیں۔ جس میں طاقت ہو وہ اس گھوڑے کو روکے اور پھر برائے کر جنگل میں بھاگ جاوے

(۳)

لکھی باندھیو یہ سیس سنو اری۔ یہ سنی چرت آو منی چاری

تھارہ گو ادی شنکل منی سنگا۔ آئے جہاں رگھوکل ٹیکا

یہ بات چٹھی میں لکھی گئی تھی۔ بھرگ آدی بہت سے منی لوگ یہ حال سنکر وہاں آئے جہاں رگھوکل منی شری رامچندر جی تھے۔

(۴)

کتھا سنکل لونا شر کیری۔ منن ترا اس جن دینہہ گھنیری

سنی منی وچن نین جل چھائے۔ بھوری رام انج ترون منگائے

ان منیوں نے لونا شر کی کتھا کہی۔ جس نے منیوں کو بہت دکھ دیا تھا۔ رامجی کو بڑا دکھ ہوا۔ اور انہوں نے اپنا ترکش منگوایا۔

(دوہا)

دینہہ ریپوسودن ہی سو۔ بان اموگھ کرال

سنتر مار تری ھی تاہی بہت چینھو سکل بھوال

ایک بان نکال کر شترگھن کو دیا اور کہا۔ اس گھوڑے کے حفاظتی سپاہی چاہئیں کر تمام راجاؤں پر فتح حاصل کرو اور اس بان سے لونا شر کو مار گراؤ۔

(چوپائی)

بہری وبھیشن رام بلائے۔ سادر آپ ماتھ تن نائے

لونا شر کے چرت اپارا۔ پوچھے دِن منی وشش ادارا

پھر رامجی نے وبھیشن جی کو بلایا۔ انہوں نے آکر رامجی کو پرنام کیا۔ رام نے ان سے لونا شر کے حالات دریافت کئے۔

(۲)

کرہو بگ جور لنیا چر ناہا۔ سننیہہ کہوں اب سیہو اگاہا

بھگتی ودماتر ناتھ سو موری۔ لکھنبنی تیہی نام بہوری

ہاتھ جوڑ کر وبھیشن بولے۔ اے کوشل آدھیش میری ایک سوتیلی بہن تھی جس کا نام کمبھنسی تھا۔

(۲۰)

مادھو دلو کیہاں اَوَن بیتھی + بہت وِنتی کری تب تیہی لیتھی
تِنہہ تاسو لونا سر کھیو + شیو سیوا سادر جن کیو
اگم تا سو تپ شنکر جایا + دِینہہ شول سنو کرپا ندھانا

اس کا دوا دھو دیت سے ہوا تھا۔ اس کے ایک بیٹا لونا شر ہوا۔ جس نے تو جتیہ شیو جی کی تپسیا کی تھی۔ شنکر بھگوان نے آپ سے ایک ترشول دیا تھا۔

(دوہا)

تے ہی بل برکھوسو نہی گنہی اَمر دِج نر ناگ
جیتی سکل نج وش کیے + بیٹھ سب ہی کم لاگ

اس ترسول کے بل (طاقت) سے وہ انسانوں دیوتاؤں۔ ناگوں وغیرہ کسی کو بھی کچھ نہ سمجھتا تھا۔ وہ بہتیروں کو جیت چکا ہے۔ اور باقیماندہ کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔

(چوپائی)

تا سو چرت سن من مسکانے + رگھو پتی بل دیے سنمانے
تیہن سنگ چترنگ بنائی + لئے ساتھ دو سوت سہائی

اس کا حال سن کر رام جی دل ہی دل میں ہنس پڑے شتروگھن کو اپنا بل دیکر اپنے برابر کیا۔ شتروگھن نے اپنے دونوں بیٹے اور فوج ہمراہ لی۔

(۲)

شتی وچن پربھو لیتان آپار انہیں سہسر ہنے اکبار ا
دھیلکے وسودھا کنجر گاجے + دس سہسر رتھ ڈولی لاجے

کوچ کے وقت تین ہزار نگارے ایک ساتھ بج اٹھے ہاتھیوں کی گرج سے زمین ہل گئی۔ سو رتھ کو شرمندہ کرنے والے دس ہزار رتھ سجائے گئے۔

(۳)

تور تو رنگ چلے دل ساجی + اَمِت اکھنڈ دُندبھی باجی
چمو چنچل اتی سمت جھجھارا + گھر لوگھ ہیر بہر پارا
شنکہہ بجا کر شتروگھن جی چلے۔ آکاش میں

دیوتا باجے بجانے لگے۔ اس طرح لڑاکا فوج (نبرد آزما) کے ہمراہ شتروگھن نے لونا شر کے شہر کو گھیرے میں لے لیا۔

(۴)

بل نِسان ہنے تہی کالا + سُنی نِسچر پتی گروو وشالا
سنمکھ پرچارت گرجت آوا + دیکھی کٹک نج اتی سکھ پاوا

جب راجہ شنکر لونا شر کو بڑا ابھمان ہوا وہ گرجتا اور للکارتا ہوا آیا۔ اور وہ اپنی فوج سجا کر بہت خوش ہوا۔

(۵)

اُرو شِبد سُنہی بھٹ گاجہی + دِل باجنے دو اُدو شتی باجہی
نج پربھو کہی جے جوری جانی + ہرشتی بھرے بھٹ مُنہہ من کھانی

مارو باجہ سن کر بہادر لوگ خوش ہو گئے۔ دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں۔ اپنے اپنے راجہ کی جے بول کر بہادروں نے اپنا اپنا جوڑ چھانٹ لیا۔

دوہا

وچلت اتی بلو کی نج۔ لونا شر برنڈ
سنگ تنے مانگ بھٹ + دوسر کیتو گھمنڈ

گھمنڈی لونا شر نے اپنی فوج میں گھبراہٹ دیکھی۔ تب اپنے دونوں بیٹوں مانگ اور کیتو کو اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھا۔

چوپائی۔

پرکھو سنت جیشٹھ سپا ہو وشالا + بھر تو منگی جن دوی کالا
یوپ کیتو ا ہو کیتو پر چاری + لرہیں سنکھین نہ مانت ہاری

شتروگھن جی کے بڑے لڑکے سباہو لونا شر کے بڑے لڑکے مانگ سے اس طرح بھڑ گئے گویا دو کال لڑنے لگے ہوں۔ یوپ کیتو بھی کیتو سے بھڑ گئے

(۶)

یوپ کیتو کری کوپ اپارا + ہنت رتھ کیتو گھمنڈی بھارا
وہاں سباہو منگی ہی ماریا + کرید کوئی آوت نہ ہو ڈاری
یوپ کیتو نے غصہ میں بھرے ہوئے کیتو کو مار کر زمین پر

شلا دیا۔ اُدھر سبا ہُو نے بھی اتمنگ کے ہاتھ پاؤں
کاٹ ڈالے۔ اور مار کر یم لوک کو بھیج دیا۔

(۳)

کری چھل بہُت بیپی بہُو دھیر وِبھاوا ٭ استر شستر گہہ سب بیر لو تھا
دھرو دھرو۔ مارو مارو سُر کہیں ٭ لرہیں نہ بھٹ سمپا ہو ہیں
لونا سُر نے مایا کر کے انیک دیوتاؤں کو پیدا کر دیا
وہ ہتھیار لئے ہوئے تھے اور مارو کاٹو چلا رہے تھے
شترو گھن کی فوج ان کا تماشہ دیکھنے لگی۔

(۴)

پرتُو شد نِ بھوِ وشِنسُ بنجاری ٭ جو رُو وحمّتش سُمر نر سراری
جمی تم آئے ترنی گو سوئی ٭ سمر امر نہیں دیکھے کوئی۔
رامجی کا دیا ہوا بان شتروگھن جی نے دھنش پر
چڑھایا۔ اور شیو جی کو من ہی من پرنام کیا۔ بان کے
رکھتے ہی مایا کے تمام دیوتا غائب ہو گئے۔

(۵)

سُر سماج کتھون نہیں دیکھا ٭ چلیو شبا ہو کال جن ولیتا
کھل سنبھارو گہو شول جاری ٭ اس کہی گدا کوپ ابھاری
یہ دیکھ شباہو کال کے سمان گرج کر لونا سُر سے
بولے۔ ارے دُشٹ اب تو اپنا وہ تِرشول سنبھال لے
یہ کہہ کر اس کی چھاتی میں گدا ماری۔

(۶)

سہہ نہ سکیو سو تیج اپارا ٭ مور چھت اَونی پریو کراراَ
کیتھ نام وِیر بلوانا ٭ مور چھت لونا سُر سن جانا۔
تو گہِ بان شول لے دھاوا ٭ یوپ کیتو کے سنمکھ آوا۔
لونا سُر اس چوٹ کو سہہ نہ سکا۔ ویاکل ہو کر وہ
مور چھت ہو گیا۔ کیتھ نام کے راکھشش نے جو یہ دیکھا
تو ترِشول لے کر یوپ کیتو کے سامنے آیا

سورٹھا

ماریسی ہردیہ سنجاریہ۔ گرے جیت گُر و نارین
مور چھت بیر لکاری۔ رامچندر دن منی تِلک
یوپ کیتو کی چھاتی میں ترشول مار دیا۔ وہ رام کہکر

گر پڑے۔ مور چھت ہوتے ہوئے بھی یہی بولے۔ ہے
رگھوکُل تلک رامجی!

چوپائی

مور چھت بہ دھو شبا ہو لوکی ٭ کتھے رِس امیت ست نہیں روکی
کنٹھن بان کر کرو دھ اپارا ٭ چھانڈیو تین کو اِک بارا
شباہو نے بھائی کو مور چھت دیکھا۔ اسے بہت غصہ
آیا اور وہ روکنے سے بھی نہیں رُکا۔ اُس نے غصہ کر کے
تین طرح کے کرال بان چھوڑے۔

(۲)

تاہی وِکل کری اَتج سمیپا ٭ آترا بور گھوکُل دیپا
لگے بان تاشو تن ماہیں ٭ پیہو اَونی تل سدھ کچھ ناہیں
اس راکھشس کو ویاکل کر شباہو بھائی کے نزدیک
گیا۔ یوپ کیتو کے جسم میں تیر گھسے ہوئے تھے اُن کو
ذرا بھی ہوش نہ تھا۔ وہ ویاکل پرتھوی پر پڑے
ہوئے تھے۔

(۳)

اچی سانگ تن باہر کینہا ٭ رام نام وِر اَوشدھی دینہا
اُٹھی سِچی انگ اتج کے سنگا ٭ لنیہ دھنسی دھنو بان نشنگا
شباہو نے سانگ جسم سے کھینچ لی۔ رام نام کی سندر
اوشدھی ان کو دی۔ وہ اُٹھ بیٹھے اور ان کا شریر
سندر ہو گیا۔ تب ہنس کر یوپ کیتو نے دھنش
بان لیا۔

(۴)

جاگیو لتشھر دیکھی لڑائی ٭ چلیو گہنگ لے سنگ بنج بھائی
شمر بیری بھی کال سکائی ٭ مارہ سمر مہنتہ سن کھگرائی
کیتھ راکھشش مورچھا سے جاگا۔ اور اُس نے
یدھ ہوتا ہوا دیکھا۔ وہ اپنے بھائی جامیک کو فوج
سمیت لے آیا۔ لیکن وہ بھی لڑائی میں ہار گیا۔

(۵)

نا ہیو ناتھ آن کر جوری ٭ تات سمر رچی یوجی موری
راون رپو گھو بھرتا جانو ٭ تنے تا سو بل شیل ندھانو

ناپوماتھا آئی کر جوری ۞ بات بھرت جی پوچھی موری
راون ریاتو لکھو بھیرا جاؤ ۞ تب ہا سوبن سیل اٹھاتو
ہنومت نے آکر ہاتھ جھکایا اور کہا اسے ناتھ آج لڑائی
میں بیری لالسا پوری ہوئی ہے۔ راون کیسے دشمن ہیں
چھوٹے بھائی شترگھن جی کے بہتر بل اور عقل کیا کیسے
گھر میں۔

کون بتھر شوبھم پائیے ۞ بالک نہیں تم کھی جیے ہارے
یہ پوتل سنی کر بھرے کا لو ۞ بیٹھے سی قوی بان جیسے آپ جو
روپی تنیا گھی سینا دھاری ۞ تب سمیت اوج رگھو ہاری
کروڑوں یودھا جیسے لڑائی میں مارڈالے ہیں یہ میں راج
پتروں کو دیکھ کر ہم ہار گئے۔ تب لونا سر بولے میں تمام
فوج جمنا میں ڈبو دوں گا۔ اور پتروں سمیت شترگھن
کو ماروں گا۔

دوہا

بھرے سبھا روش آتی۔ جھوٹ ساتھ کور
لاگے لوٹ مٹھ دیئے ۞ شترو بیر بل جور
یودھا لوگ بکھر گئے تیکا یہ لوگ جی خبر کر بھاگے
لو ہانکنے لگا۔ رن میں بھی ابدیز سبھی لوگ اپنے
اپنے جوڑ کے ساتھ لڑتے رہ گئے۔

(۱) سبھی

ساجی باجی گج ہاتھی کھی بنے نشان
آیو شترسکو پرآئی۔ لونا سر بلوان
ہاتھی گھوڑوں کی بڑی سینا لیکر لونا سر میدان
میں آیا۔

(۲) ۱

شترئی اورتی خرنگ ۔ چھائی بوچھر لی
یرلواو کی بل چیغوں ہوئے ۞ تانا بتی ایس
شترگھن جی نے رام کے چرنوں کی یاد کی ان کا
دیا ہوا کرد ان باؤ لیکر فوراً لونا سر پر چھوڑ دیا
وہ کٹ کر پیٹھ کے بل گر پڑا۔

چوپائی (۱)

تا سو مرن سنی سب سرپو تھا ۞ جھی ویاں سبھ دیوبھا
باجھیں دند وبھی ور تیں پھولا ۞ آجو یا کھے بیتے سب شوکا
لونا سر کا مرنا سن سب دیوتا ہوائیوں پر چڑھ کر آکاش
میں آئے۔ باجا بجا کر پھول برسائے اور بولے
ہے ناتھ! آج سنکٹ گیا۔

(۲)

یہاں یکب نگر رچی آئی زور ۞ پر راکھے تیہ بکل بل بورے
متھرا نام جگت لیں جانا ۞ دوسرو ودت جو وید بکھانا
شترگھن جی نے دو شہر نگر رچے اور دونوں
لڑکوں کو وہاں کا راج دے دیا۔ ایک نگر کا نام متھرا
تھا جسے سارا سنسار جانتا ہے۔ اور دوسرے کا
نام ودت تھا۔

(۳)

جیشٹھ سوت سبل بدھی و شالا ۞ نام سباہو و دت مہی پالا
راکھیو سیما تب بل بھوری ۞ ودت نگر پسچم بہو دوری
بل بدھی میں مہان بڑے بیٹے سباہو کو متھرا کا راجہ بنایا
اور دوسرے بیٹے روپ کیتو کو ودت کا راجہ بنایا
جو پچھم میں بہت دور تھا۔

(۴)

جب سچیو کہی بیتے لینشا نا ۞ دکشن اسو چلا جب جانا
سچیو نے راکھے ست سنگا ۞ اترے سب دل جمن ترنگا
بیٹوں کو راجہ بنا کر شترگھن نے نقارہ بجایا۔
شترگھن نے دیکھا کہ اشومیدھ کا گھوڑا دکشن
کی طرف اتر گیا۔ تو وہ فوج سمیت جمنا میں اتر پڑے

دوہا

بدی شنیا پد سندی کے چلی سنین سنگ
سریں شمرسر سبھیں سمن۔ بکھ سین جنگ
دیوتا لوگ اس سینا پر پھولوں کی برشا کرنے لگے۔
جمنا جی کی چرن بندنا کر کے شترگھن جی سینا سمیت
اس پار اتر گئے۔

چوپائی ۱

بالمیک تقل باجی سمیتا ۔ کان سگھن نیش رکیتا
سیا شت وبیر بیر بندا ۔ پنچ بل بٹل دنیش پرچندا

گھوڑے سمیت ساری فوج وہاں پہونچی جہاں والمیک جی کا آشرم تھا۔ وہاں سیتا جی کے دو بلوان پتر رہتے تھے جو شوریہ سمان تیجسوی تھے۔

۲

ویر بلی ہے دیکھیو آئی ۔ باندھیو باجی سیتر بنائی ۔
شتو سہسر سہایک ساتھا ۔ آئی گئے جہاں رگھونل ناتھا

ان دو لڑکوں نے گھوڑے کے ماتھے والا وجے پتر پڑھا اور اس گھوڑے کو باندھ لیا۔ ایک ہزار سپاہی گھوڑے کے پاس ہی تھے۔ وہ ان دونوں کماروں کے پاس گئے۔

۳

ترہو ور بار چھیو باجی بلو کی ۔ بالک جان نکل رس رو کی
دیہو ترنگ گرہ جاہو سہاے ۔ دھینیہ بات پتو منہ تم جائے
ماتہو بھیکھ سمر جر بھی بھائی ۔ کشتری کا ہیں کلنک لگائی

سپاہیوں نے دیکھا کہ گھوڑا ایک درخت سے بندھا ہوا ہے۔ اور دو سنت کمار بیٹھے ہیں۔ اس لیے انہوں نے غصہ کو روک لیا۔ وہ بولے بالکو! تمہارے ماتا پتا دھنیہ ہیں جنہوں نے تم کو ایسا روپ دیا۔ گھوڑا ہمیں دے دو اور گھر بھاگ جاؤ۔ بالکوں نے کہا کشتری ہو کر بھیکھ مانگتے ہو۔

چھند

جنی کشتری کلھیں کلنک لاوہو سمر سہاونے
بلھین ترنگ پر دین چھاندو جاہو نت گرہ آپنے
بل ہین بچن کٹھن کٹھور بالک جان چھٹی عاوت بھئے
سر بان ایک ہی بان تو ہنسی جنے تن جرجر کیے

لڑکے کہنے لگے کشتری ہو کر کلنک مت لگاؤ بہادر ہو تو لڑائی کرو۔ اگر تم نربل ہو تو گھوڑا چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔ یہ سن کر ویر لوگ بھیٹے۔ لو نے ایک ایسا بان چلایا کہ ایک ہی بان سے ہزار سوار دھول میں مل گئے

سورٹھا

سنو ستی بال مرال دیہو اسٹو پنج کوپی تج
پوجی تمہیں نت کال کریں جنم نج سپھل پرکھو

تب تک شترگھن بھی آگئے۔ وہ بولے منی کی منی کمارو اپنا کرودھ تیاگ دو اور گھوڑا واپس کردو۔ تو پربھو رام جی تمہاری پوجا کریں گے۔ اور اپنا جنم سپھل کریں گے۔

چوپائی

کون نام نرپ کیہو پتر باشو
پھر سو بھٹکن نج سین پرکاشو
چھوڑیں باجی سیو کیہی ناتا
لکھیو پتر بادھیو یہہ گاتا

لڑکے بولے اے راجہ تمہارا نام کیا ہے۔ کس گاؤں میں رہتے ہو۔ فوج لیکر جنگلوں میں کیوں پھرتے ہو۔ کیوں گھوڑا چھوڑا اور کیوں ایسا وجے پتر لکھا۔

(۲)

نہیں تب تن بل پورکھ بھائی
چھانڈ لو پھر باجی نج گرہ جائی
سنی ریپو نش کنہ گرا لجا پہنے
گہیو استر اس کہی مسکائے

اگر تمہارے جسم میں طاقت نہیں تو فوج سمیت گھوڑا چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔ شترگھن جی نے مسکراتے ہوئے کہا تو اچھا ہتھیار پکڑو۔

(۳)

بہیں پرایت نرپ بالک ہی ۔ ڈبہا پانگ باجے بارہی
اس کہی چھتش بان کر لیہے ۔ منی ور جرن ویدے جیت دیہے
ماریو تمہارے نجی ترانا ۔ کون بان منہ سب انگنا

بڑے لڑکے لو نے جواب دیا۔ تم بلوان راجہ بن کر ہمیں

ہمیں للکار رہے ہو۔ تالی بجانے سے شیر نہیں ڈرا کرتا یہ کہکر انہوں نے دھنش بان اٹھا لیا۔ اور اپنے گرو دیو والمیک کا دل میں دھیان کیا۔ پھر شترگھن کے گھوڑے رتھ ساریتھی (رتھبان) مار ڈالے۔

(دوہا)

ایک ہی ایک پرچار کری۔ بنے سکل رن شور
آے سب رگھو ویر بہنہ کاٹہ کرنی کور

دونوں کماروں نے للکار للکار کر چنے ہوئے بیروں کو مار ڈالا۔ دھیرے دھیرے انہوں نے ساری سینا کاٹ ڈالی۔ کچھ کاتر بھاگ کر رامچندر جی کے پاس پہونچے۔

چوپائی

پوچھیو سکل بکھان کل ناتھا
رپو کے کہے سکل گن گاتھا
لچھمن سنگ جاہو سب بھائی
منی بالک باندھیو بری آئی

رام جی کے پوچھنے پر انہوں نے شترو بالکوں کی سب کتھا کہہ سنائی۔ تب رام جی نے حکم دیا تم لوگ لچھمن کو ساتھ لے جاؤ اور منی کے دونوں دونوں لڑکوں کو پکڑ لاؤ۔

(۳)

مار ہو جنی آنیہو پور ماہیں۔
رشی سُت بدھ ہو اُچت بھل ناہیں
چلی سیتش سنگ سبن اپارا
آئے نرت سمر جہاں بھارا

دیکھو اُن کو جان سے مت مارنا۔ سنت کماروں کو مارنا اُچت نہیں ہے۔ اس لیے لکشمن جی کے ہمراہ لاانتہا فوج روانہ ہوئی اور سب لوگ لڑائی کے میدان میں جا پہونچے۔

(۳)

لے گھر جیو جاہو منی بالک ؛ دن کر وَنش دیپ تو پالک

آنکھن اوٹ ہو اب تاتا ؛ آئت کرودھ چڑھنت گاتا

لکشمن جی بولے ہے منی کماروں اپنے پران لیکر جلدی ہی بھاگ جاؤ۔ سوریہ ونش دیوتا اور برہمنوں کا محافظ ہے۔ تم آنکھوں سے اوجھل ہو جاؤ۔ ہم کو غصہ آ رہا ہے۔

(دوہا)

سُن لکشمن کے وچن ور ہنسے بالک دیر
اَنج بلوکت جاہو گھر سنہو ہمار بدھیر

لکشمن جی کی بات سُن کر دونوں بھائی خوب ہنسے۔ پھر بڑے بھائی لو نے کہا۔ اپنے چھوٹے بھائی کو پرتھوی پر پڑا دیکھ کر آپ اپنے گھر تشریف لیجایئے

چوپائی

بیج سہائے سترہ آنی بلائی
کیول توہیں نہ سنے بھلائی۔
سنی کش لچھمن بان سندھاتا
کانپی پرتھوی سیش اکلاتا۔

لکشمن جی بولے کیا بکتا ہے مورکھ تو اپنے مددگاروں کو بلا لا۔ کیول دو بچوں کا خون کرنا کوئی بہادری نہیں۔ تب چھوٹے کش نے ایک بان تانا۔

(۲)

کاہی وسیش وشیش سن بھائی
کوتک کرہی دو دھ کمھرائی
مل بگل دو او بھرے پرچاری۔
کرہی سکھین نہ ماہیں ہاری

اے گرڑ جی بان سے بان کاٹا بھی جاتا ہے۔ اور بانوں سے انیک کوتک ہوتے ہیں۔ کش نے لکشمن جی سے یدھ شروع کر دیا۔ وہ کوئی بھی ہار نہیں مانتے ہیں۔

(۳)

شکتی ایک وہ سم ماری ؛ دکل لکھن من مانیو ہاری
شیر کو شلا جھیش کھراری ؛ مارہو بان دکل تو داری

تب بڑے بھائی لو نے ایک گھونسہ لکشمن
کی چھاتی میں مارا جو بجر کی طرح لگا۔ دیا کل ہو کر
لکشمن نے دل ہی دل میں ہار مان لی پھر رام جی کو
یاد کر کے لکشمن نے تیروں سے مار کر لو کو گرا دیا

(۴)

شیمر سیا منی چرن شہائے
گیت مور چھا تو آتر آئے
بیکر جیت اری جے تتر مارے
نے سب بال کال ٹھی ڈارے

سیا جی اور منی جی کو یاد کر کے لو جلدی ہی
بے ہوشی سے جاگ پڑے لکشمن کے جن تیروں
نے مگھناد کو مارا تھا ان کو لڑکوں نے تنکوں
کی طرح کاٹ کر زمین پر گرا دیا۔

دوہا

رام انج دیسے وکل دیکھ شکل اراتی
سیا تیاگ اُر سوچ بڑ۔ پران چھو کیہی بھاتی

ایسے بلوان بالکوں کو دیکھ لچھمن جی بہت حیران
ہونے لگے۔ دل میں سیا تیاگ کا دکھ تو تھا ہی
وہ پران تیاگنے کی بات سوچنے لگے۔

چوپائی

کُش کرتی کرودھ وشنش سولیہا
منتر سہہ میری گو ورہ رچہ وسیہا
ناگ نر سا سکل بھوتل پا ماہی
یہ شر چھوٹے بچے کو ناہی

تب لو نے وہ بان اٹھایا جو بالمیک جی نے
دیا تھا۔ پرتھوی آکاش۔ پاتال میں کوئی بھی
جاندار اس بان کی چوٹ سے بچ نہیں سکتا تھا

(۲)

مار یو تاک شیش اُر ماہیں
جو تو دھرنی شب شدھ کچھ ناہیں
خلی بھاج سب ان اپارا
کوسل پور ماہیں پری پکارا

تان کر وہ بان لکشمن جی کی چھاتی میں مار دیا
لکشمن جی بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ رامچندر
جی کی تمام فوج الٹی سیدھی بھاگ نکلی۔

(۳)

برنی سکل بدھ کے کرنی
لچھمن ویر سکل جگ دھرنی
جے ہی ودھی سکل کٹک سنگھارا
بچ دچن ہم ناتھ سنبھارا

سپاہیوں نے رامجی کے سامنے لڑائی کا سارا
حال بیان کیا اور کہا شترگھن اور لکشمن دونوں
بھائی بے ہوش پڑے ہیں۔ اور دو ہزار کی فوج
میں سے دس یا پانچ ہی بچے ہیں۔

دوہا

بھرت جو رکر کہیو تب وچن امت بلکھائی
سیا تیاگی پھل دیکھو وحی تب لوٹے کھوائی

اپنے ہاتھ رگڑ کر بھرت جی رونے لگے اور بولے کہ
سیتا تیاگ کا پھل بڑھا جی نے دے دیا۔ تب
بھگوان رامچندر جی مہاراج کہنے لگے۔

چوپائی

انج سمر ناہیں تم بیچ ہارے
سادھو ہے رکھ جگ سنوارے
رہو یگیہ رکھو دیکھوں جائی
بالک راون نسم ڈکھدائی

اے بھائی کیا تم لڑائی سے ڈرتے ہو۔ ہاتھی
گھوڑے رکھ جاؤ۔ تم یگیہ کی حفاظت کرو
اور میں جا کر دیکھتا ہوں۔ یہ دونوں بالک تو
راون کمبھ کرن جیسے دکھدائی جان پڑتے ہیں

۲

تب بروچن سن بھرت لجانے ہیف بھائی رگھوتی سنمانے
پرکھم ساسب کیہیو لائی ۔ ہنومدادی انگد سدائی

ایسی بات سنکر بھرت جی شرمندہ ہو گئے۔ تب رام جی
نے بھرت کی عزت کی اور بولے ہمارے فتح کا ڈنکا والے
دوستوں کو بلاؤ۔ ہنومان۔ انگد۔ جاموونت وغیرہ
سب کو بلا لو۔

(۲۳)

جاموونت۔ کپی راج وبھیشن
دوی ود۔ مَیند نیل نل بھیشن
رِپو ہیں بار سکے سنمکھ بھاگے
تانت انج دو او انہو جاگے

جاموونت۔ انگد۔ وبھیشن۔ سگریو
مَیند۔ دوی ود۔ نل۔ نیل۔ ہنومان کو ہمراہ
لے جاؤ۔ دونوں لڑکوں کو پکڑ لاؤ۔ اور شترگھن
سمیت لچھمن کو لے آؤ۔

دوہا

سمر سیاسنت ویر دوؤ آ رہے گئے بلوان
دیکھی ڈرے سب بھالو کپی تب آ پہنچے ہنومان

جب بھرت کی فوج جنگل میں پہونچی۔ تب لو
کش وہاں آ گئے۔ ان کو دیکھ کر تمام ریچھ۔ بانر
ڈر گئے۔ تب شری ہنومان جی ان لڑکوں کے
پاس گئے۔

(۲۴)

ونشیم پدہ دوؤ بندھو کری جینیسے کپی سنگرام
آئے پہنچے تہاں پر بھرت شتر ودھا تا بام

دونوں بھائیوں نے وہ مار ماری کی کہ تمام
بانروں سمیت بے ہوش ہو گئے۔ تب آخر میں
بھرت جی ان دونوں کے سامنے آئے۔

چوپائی

و یاکل بھالو کپی سب آوہی
بان تراس من اتی دکھ پاوہی
جاموونت کپی راج بلاتی۔۔
انگد ہنومان سکھ داتی۔

تب تک بانر لوگ بھی ہوش میں آ گئے تھے۔
تب بھرت جی نے وبھیشن سے کہا۔ کہ ان بہادر
بانروں کو ہمراہ لے جا کر ان دونوں منی بالکوں
کو باندھ لاؤ۔

(۲۵)

سب ملی سہت لنیا چر راجہ
دھری آن ہو دوؤ بال سماجا
جائے جرے کپی بھالو بھوانی
جن کچھو پر بھیو مہا نہیں جانی

سب ریچھ بانر وبھیشن کو گھیر کر اکٹھے ہو گئے
اے پاروتی! ان سب نے سیتا جی کی مہما کو اس
وقت تک نہیں جان پایا تھا۔

(۲۶)

بولے کش تنو بالی کمارا
نپ بل ودت جان سنسارا
پنتھی مرائے بانٹ پر ہیلی
تنکل لاج آئے تم پیلی۔

کش بولے اے انگد تمہارا بل تمام دنیا جانتی ہے
پتا کو موت کے گھاٹ اتروا کر۔ ماتا کو دوسرے
آدمی کو سونپ کر تم یہاں شرمندگی دور کرنے
آئے ہو۔

(۲۷)

سو پھل لیہو سمر مانہہ آجو
پتا کہو سکل کلنک سماجو
شنت کرودھ انگد ان چھاوا
گہی گری ایک تاہی پر دھاوا

اس کا پھل لڑائی میں لو اور تمام شرمندگی
دور کر ڈالو۔ چھوٹے بالک کش کا یہ طعنہ سنکر
انگد کو بہت غصہ آیا۔ اور ایک پہاڑ اکھاڑ کر
وہ دوڑ پڑے۔

دوہا

آوت ہنل و سال گہی نل سم سمر ہنی کبنہہ
انگد گرو اپار اتی یش بھل رگھوپتی دینہہ

کش نے ایسا بان چلایا جس سے وہ دشمنان پہاڑ رائی رائی ہوکر بکھر گیا۔ جیسا انگد کو بل کا ابھمان تھا۔ ویسا ہی انیوں نے اس کا گھمنڈ توڑا۔

چوپائی

تمکی تا کی کش بان چلاویا۔
انگد نیل آکاش اڑادا
آوت جان پوہمی کپی بھاری
مارا بان پر چاری پر چاری

کش نے دو بانوں سے انگد اور نیل کو آسمان میں اڑا دیا۔ جب وہ گرنے لگے۔ تب پھر دو تیروں سے دونوں کو آکاش میں بھیجا گیند جیسا کھیل کرنے لگے۔

(۲)

چھن آکاش چھن بھوتل ماہیں + بولے شرن شرن پربھو پاہیں
رہیو گرو ہم کہیں بھگوانا + اگ جگ ناتھ نہ ہم پہچانا۔

وہ کبھی آسمان میں اور کبھی زمین پر آنے جانے لگے۔ تب وہ بولے ہے بھگوان! بہت ہوگی۔ ہم دونوں کو طاقت کا بڑا گھمنڈ تھا۔ جسے آپ نے چور چور کر دیا۔ اب حفاظت کرو۔

(۳)

پانچ بان بیدھے کپی دوؤ + دین جانی بنا کوہنی سوئی
جاموَنت ہنومان کپیسا + دھاوت گری ترو لے بہو گیسا

تب کش نے دونوں کو پانچ بانوں سے بیہوش کر کے ڈال دیا۔ تب جاموَنت اور ہنومان جی لمبے لمبے درخت لے کر آگے بڑھے۔

(۴)

کھینچی دھنش گن جھاڑ پوشاک
کپی پتی آدی ہنے بہی نایک

دیکھی بھرت سب سین نپاتی۔
کوپی بان مارہو لو چھاتی۔

ادھر لو نے سگریو کو مار گرایا۔ یہ دیکھ بھرت جی نے رتھ آگے بڑھایا۔ اور ایک بان تاک کر لو کی چھاتی میں مار دیا۔

(۵)

پرہو مورچھی کش دیکھ رسانا
چاپ چڑھائے بان سندھانا
شترون ہرت کھینچی دھنو بیرا
بھرت ہردے مارہو شت تیرا

لو بے ہوش ہو کر گر پڑے یہ دیکھ کر چھوٹے کمار کش بہت غصہ میں بھر گئے۔ اس بہادر لڑکے نے تان کر ایک سو تیر بھرت جی کے مارے۔

دوہا

سمر کبھو می سو بھرت۔ لوہی لینہہ اٹھائے
شمر مات گورو چرن یگ۔ رہے سمر جیے پائے

تب بھرت جی بھی بے ہوش ہو کر رتھ سے گر پڑے۔ کش نے اٹھا کر اپنے بڑے بھائی لو کو چھاتی سے لگا لیا۔ گورو اور ماتا کے پر بھاؤ سے دونوں کی فتح رہی۔

چوپائی

آئے خبر لین چر چاری
بھرت سین تن شکل نہاری
شونت سریتا دیکھ ڈرانے
ہے گج بہے جات رتھ جانے

چار دوت رام نے خبر لانے کے لئے بھیجے تھے انہوں نے آکر دیکھا کہ ایک بھی نہیں بچا۔ خون کی ندی بہہ رہی ہے۔ جس میں رتھ گھوڑے ہاتھی بہے جا رہے ہیں۔

(۲)

پھرے دوت کوشل پور آئے

سبھا جیار سب پرلی سنائے
چھیدرو جن سنت دکھ پاوا
رتیا کنو کلمہ بیچ کنک بتاوا

دوت بھاگ کر اجودھیا پہونچے تمام حالات
رام سے بیان کئے۔ قاصدوں سے حال سنکر بھری
راجی بڑے دکھی ہوئے۔ یگیہ شالا سے نکل
آئے۔ اور فوج اکٹھی کی۔

(۳)

چھنے سنکوپ کرپالو اودارا
آئے جہاں کنک سنگھارا
منی بالک دو دیکھی سہائے
ہیر نواسے بیر بچھ نکٹ بلائے

اودار چیت راجی غصہ میں بھر کر چلے جہاں
وہ مہا بھارت ہوا تھا۔ وہاں آئے۔ جب کہ
دونوں خوبصورت لڑکوں کو دیکھا۔ تب ان کو
نمسکار کیا۔ اور اشارے سے پاس بلایا

دوہا

پوچھیو بال بلائے دوو کہو مات پتو نام
دیش گرام بیچ کہو سب۔ بڑبنے ہو سنگرام
راجی بولے تم اپنے ماتا پتا کا نام بتلاؤ اپنا
دیش اور اپنا گاؤں بتاؤ۔ تم نے تو تمام بھارت
فتح کر ڈالا ہے۔

چوپائی ا

کہیو استر جنی کہو کہانی + پوچھیو سو رگ اس جانی
دلیش نام بنو پوچھے تاتا + سنو دل نہ پان منوہر تاتا
لڑکے بولے نکوست ہتھیار پکڑو ستورگ
میں جاکر تمام حالات معلوم کرلیا۔ رام نے کہا نام
اور خاندان جانے تمہارے کومل جسم پر میں بان نہیں
نہیں چلاؤں گا۔

(۳)

ماتا سیتا جنک کی جاتا

والمیک منی پالو تاتا۔
پتا ہی تش نہیں جانو آجو
لو کش نام سنو رکھو راجو

وہ بولے ہماری ماتا کا نام سیتا ہے وہ
راجہ جنک کی بیٹی ہیں۔ مہاتما شری والمیک جی
نے ہمیں پالا پوسا ہے۔ پتا کو ہم جانتے ہی نہیں
لو اور کش ہمارا نام ہے۔

(۳)

سنی سب کتھا رانجی من بھائیں
بال بلو کی بدھو بجھل نا ہیں
اونت بھجنت سنو ہمارے
رہیں پاتم سنی سنگھارے
اس کہی انگد نیل اٹھاوا
جاموانت کپی پیٹھی بلاوا۔

راجی نے سوچا کہ ان کو مارنا اچھا نہیں ہے۔
تب راجی نے انگد۔ ہنومان۔ جاموانت۔ سگریو
وبھیشن کو اپنے پاس بلایا۔

دوہا

پیاو دمان دھنو بان لے جہا ہیو تو بلوان
سنمکھ آے وبھیشن۔ بولیو بھری ریسان

تب بلوان لو ہوشیار ہو کر تیر دھنش بان
لے دوڑے۔ اور وبھیشن کے سامنے جاکر کھڑے
ہو گئے اور غصہ میں بھر کر کہنے لگے

چوپائی

سنو سٹھ تبھی سمر بچائی
شتروہی ملیو بہم کدرائی
پتا سمان بدھو جٹھ لوا
زیا تاسو کے گھر بیچ جدا

ارے نیچ تو وہ قوم جو دشمن سے جا ملا
تھا اور اپنے سگے بھائی کو لڑائی میں مروا دیا
تھا بڑا بھائی باپ کے برابر ہوتا ہے اسکی بیوی کو تونے اپنا استری بنا لیا

پاپی بات کہی کے بارا
سنو پتنی یہ دھرم تمہارا
ٹوٹہ مرہو سا کر مہنہ آجائی
مرؤ گر کاٹی ادھم انیائی

ارے پاپی تو نے ہزاروں بار اسے ماتا کہکر پکارا ہوگا۔ اسکا کو تو نے جوی بنالیا۔ اے پچ ظالم تو سمندر میں ڈوب کر مر کیوں نہیں گیا۔

(۴۰)

سسمر کبھو می تم سنمکھ آوا
لاج ہوت نہیں گال بجاوا
آنکھن آگے سے ہٹ جائی
ناہیں تے مرتیو نکٹ کھل آئی

لڑائی کے میدان میں میرے سامنے آکر گال بجاتے ہوئے تجھے شرم نہیں آتی۔ میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جا۔ نہیں تو تیری موت ابھی آتی ہے۔ دیر نہیں ہے۔

(۴۱)

سنی کھسیان گدا کر لینہی + تہرہتی کھنڈ کھنڈ تو کینہی
گرت کوش کر شول چلایا + لو تھو تر ت سمان سمایا

یہ سنکر شرمندہ دل وبھیشن نے اپنی گدا اٹھائی۔ لو نے اس سے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تب وبھیشن نے ایک ایسا ترشول چلایا۔ جو لو کے جسم میں گھس گیا۔

دوہا

ڈوری شول کری بندھو وتہر مارعو تی پاپ
جاموونت کپی راج نل جاانگد کری پراپ

دونوں بھائیوں نے دو ترشول کھینچ لیا پھر دونوں کے تیز بانوں سے جاموونت سگریو اور انگد جیسے یودھا توبہ توبہ پکارنے لگے۔

چوپائی

جو گری تروو گپی ڈھاری جانی + برج سم کری تیہی ٹہی اڑائی
پنچ بان کپی گھائل کینہے + جوجس اچیت سو تس بھل دینہے

جو پہاڑ اور درخت بانر ان کے اوپر پھینکتے ہیں۔ ان کو وہ دونوں بہادر بھائی تنکے کی مانند کاٹ گراتے ہیں۔ پھر انہوں نے بانروں کو زخمی کر ڈالا۔

(۴۲)

مرے تاکی لو مار یو شا یک
لو جن سات گیو کپی نایک
دھائے بھائی کھٹ کوپ بڑھائی
آٹ یدھ شتہن کہینہ بنائی
پنچ بل بھا لو ہی اوتی بچھارا
دو او کر چرن باندھی گھر ادا

لو نے ایک بان سگریو کی چھاتی میں ایسا مارا کہ وہ وہاں سے اڑ کر ایشا یمش کو پس پر جا گرا تب جاموونت دوڑے۔ کش نے کل یدھ کیا کش نے جانکی جی کی یاد کی اور جاموونت کو پٹک کر ان کے ہاتھ پیر باندھ دیئے۔

(۴۳)

منو نت بی باندھیو ہیں جانی
راکھیو نکٹ اشنیہ تھکی آتی
رکھواری سب جہانڈیو ڈیرا
آلو چلے رگھو نایک تہیرا

اسی طرح ہنومان جی کو بھی باندھ لیا۔ ہنومان جی اور جاموونت کی گٹھری لا کر گھوڑے کے نزدیک رکھ دی۔ لو کو رکھوالی پر چھوڑ کر کے کش رام کے نزدیک گئے۔

(۴۴)

دیکھے رگھو پتی ہی سو + بھیو ویر تج لاج بگو سے
سمجھ کے اشیر بت تھوقن ناتا + چلے اشنا بنو گے جو
دیکھا کہ راجی پتا پر اور دشہ رتھ میں سو رہے تھا

کش نے آگ لگے کچھ وستر اپڑے، اور زیور کھینچ لئے۔
ان کو گھوڑے پر رکھ کر دونوں قیدیوں کو لے کر کے
دونوں بھائی چلے۔

سید وسنر - بھوشن - بھالو کپی
سنگ آنند سے ساور چلے،
سیا کیت نا یو ناتھ دوؤ
سرت بھیلی بھوشن جے چلے
بھائی کپی دوا ودیکھی بھوشن
سبھی سسر سیا آنی دری،
دیکھی کپی نی ور سہت آئے
سیا اٹھ بنتی کری

دونوں بھائیوں نے جا کر جانکی جی کے آگے
ماتھا جھکایا۔ لوٹ کا سامان اور دونوں
قیدی انہوں نے سیتا جی کے آگے نذر گذارے
ہنومان اور جاموینت کو پہچان کر، اور راجی کے وستر
اور بھوشن دیکھ کر جانکی جی بہت ڈریں اسی
وقت گھبرائے ہوئے وہاں آنکے سیتا جی نے
اٹھ کر منی سے کہا۔

ہنومان بھاؤ بندھن بتائی
بہو سمجھا بجھا
یہ دوؤ نرپ سہت۔
بھرت ہیں رام ارپن پوڑھا ہو؛
سنت کا نہم کرم اکل کنکل مہنتہ
ہو ہے وہی لینہ ھوا کری۔
تیج نوک جب ان اگر اٹھو
جا ہوں سیا سنگ اب جری

ان لڑکوں سے تو غضب کر ڈالا۔ ہنومان
اور جاموینت کو قید کر لائے ہیں۔ سترگھن
بھرت اور لچھمن کو بے ہوش کر آئے ہیں
یہ دیکھو راجی کے وستر بھوشن۔ اب لڑکوں
کا انتظام کیجیے میں پتی کے ساتھ ستی ہو جاؤں گی

منی دھیر دینھوں تے
لینہو سنگ ساور چلے
تن دیکھی بالک حیرت
آنند وہنسی منی ورانی بھلے،
رتھ دیکھی ہے پہچان پربھو کے
جاسکے منی خیر تن پر سے
اٹھ بیٹھے کوشل ناتھ
آرت سے تب آگے کھڑے

منی جی نے جانکی جی کو حوصلہ بندھایا۔ اور
دونوں بالکوں کو ساتھ لے کر چلے۔ بالکوں
کی لڑائی کا نظارہ دیکھ کر والمیکی جی از حد
خوش ہوئے۔ منی نے رام کا رتھ پہچانا۔
وہ رام کے پاؤں پکڑ کر بول اٹھے۔ ناتھ!
آپ کے اناتھ لڑکے آگے کھڑے ہیں۔

سورٹھا

سنی منی کہتی ور بین۔
جاگے رگھوپتی سبھی برن؛
منی آگما ہے نمن۔
لیتھی بیر دے لگائے منی

والمیک جی کے وچن سن کے بچارے رام
جاگے۔ انہوں نے ہنس کر آنکھیں کھولیں
اور رتھ پر سے اتر کر منی کو اپنی چھاتی سے
لگا لیا۔

چوپائی

جیہی ودھی سشیش سیا آنی
منی ور سب کتھا بجھائی
سنکش سنکل منی بھاکھی
سیو ودھی سورج کر ساکھی

جس طرح سیتا جی کو لکشمن جی نے جنگل میں
چھوڑا تھا۔ وہ سب کتھا منی نے کہا۔ اور
پھر برہما۔ وشنو مہیش کی ساکھی دیکر لو کش کی پیدائش

کا سب حال بتایا

۲

ملے ستنے دوؤ ہیر دے لگائی
شدھا برشی سب سین جیائی
بھرت آدی جاگے سب بھرا آیا
لچھمن چلے جہاں سیا ماتا

رامجی نے اپنے دونوں بیٹوں کو چھاتی سے لگایا۔ باپ بیٹا پورک ودھ ملے۔ امرت ورشا کر دیوتاؤں نے تمام فوج زندہ کر دی۔ بھرت وغیرہ سب جاگے۔

(۳)

بہوری رام لچھمن ہی بلائی۔
سنو و تات اس وچن سنائی
تات وچن من مانو بھائی
سیا سن دویہ لیہو تم جائی

رامجی نے لچھمن جی کو بلایا اور کہا تم سیتاجی کے پاس جاؤ۔ ان سے سمجھ لو۔ تب لچھمن جی چلے۔

(۴)

لچھمن جائے شیش پد ناوا
سکل کہی بہو ودھی سمجھاوا
بیری اچھتا سیا من اس آوا
شیش سہس پھنی آن دکھاوا

لکشمن جی نے جا کر سیتا جی کو پرنام کیا خیر و عافیت پوچھنے کے بعد سیتری لچھمن جی نے دیکھا کہ ششیش اوتار کا روپ ماہر نکل ہزار پھن دکھلاتے تھے۔

دوہا

جیت منن سنگھاسن سیا در سیا چڑھائے
بھیو الوپ پاتال مہنہ مہا کبی جائے
رتنوں سے جڑے سنگھاسن پر سیتا جا کو چڑھا کر

وہ پاتال میں چلے گئے۔ یہ الوکک مہا کس طرح کہی جائے

چوپائی

لچھمن چرت دیکھ سب ٹھاڑے
ہنن پیرواہ چلے انی گاڑھے
سکل چرتر سنی کرپا ندھانا
چلن ہمار سیا من جانا

لچھمن جی نے کھڑے سب نظارہ دیکھا ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی رامجی نے یہ حال سن کر وچار کیا۔ کہ اب آخری وقت آ گیا۔

(۲)

تنے سہت پرکھو نج پور آئے
ودا کیئے منی ورند بلائے
جنک ہی پوجی ودا پرکھو کینا
دوؤ گوروؤ پوجی پد وودک لینا

پتروں سمیت پربھو ایودھیا میں آئے۔ یگیہ والے منیوں کو الوداع کہا۔ اور دونوں گوروں کا پوجن کیا۔

(۳)

لبہی ودھی وپل کال ہی گیو
نج پور گمن سنو اوسر بھیو
بنتی اودھی بسہم جب جانی
نارد منی سن کہا بکھانی

اس طرح اپنے لوک جانے کا وقت آ گیا رام اوتار کا وقت ختم دیکھ کر برہما جی نے نارد جی کو بلایا۔ اور ان کو تمام حال سمجھایا۔

(۴)

نج پور آون چاہت کھراری
دھرم راج کو کہیو منکاری
وینتی بہو ودھی تب بھاکھی
چلیو دھرم رگھو پتی آر راکھی

ستری راجا اپنے دھام ساکیت کو جانا چاہتے ہیں۔ دھرم راج کو بلاؤ۔ دھرم راج نے جاکر برہما کو پرنام کیا۔ اور اُن کا حکم پاکر دھرم راج جی چلے۔

دوہا

آیے یم رگھو ویر پو منی دولتیں بنائے
تیج پنج سندر تن ٭ منی جرم کی جٹا سہائے

دھرم راج جی سندر تن تیج پنج پوگی کا روپ بناکر چلے۔ ان کی کمر میں خوبصورت مرگ چھالہ لپٹی ہوئی تھی۔ وہ ایودھیا میں پہونچے۔

چوپائی

ترنت شیش جو خبر جنائی
سنت بھن آئے رگھو رائی
منی ہی بیر تھی پربھو کینا پرناما
سادر اُچت شہیو وشراما

دھرم راج جی کے آنے کا حال لکشمن جی نے راجی سے کہا۔ سنتے ہی راجیندر جی دروازے پر آئے۔ منی کو رام نے پرنام کیا۔ اور بیٹھنے کو آسن دیا۔

۲

ارگھیہ دینا آسن بیٹھاری
منی سادر تھی گرا اُچاری
شنو سہر وگیہ کرپالو دینیشا
آیہو میں منی ورشکے ویشا

ارگھیہ دے کر منی راج کا پوجن کیا۔ منی نے کہا۔ اے سہر وگیہ کرپالو شو ریہ کل کے مالک میں منی کے روپ میں دھرم راج ہوں

(۳)

ہیں تم رہوں اور نہیں کوئی
بس رہے شنت ناش تے ہوئی
سنہی وچن نیچی دیہوں شاپو

شنو ودھی بری جو آئیں آپو
اس استھان پر میں اور آپ دو ہی رہ جائیں میری بات تیسرا سنے گا تو اُس کا ناش ہو جاویگا اگر برہما وشنو مہیش بھی ہوں تو اُن کو بھی شراپ دیدوں گا۔

(۴)

سنہو لکھمن بیٹھو ہل دوارے
ہنس کوؤ آو نہ کلا اُچارے
اٹھنے پہر آوہ نہیں تھوری
مارہیں شنیہ میر کھا نہیں ہوئی

تب راجی نے کہا۔ اے لکشمن تم پہرے پر رہو۔ یہاں کوئی نہ آوے اور نہ دروازے پر بات چیت ہی کرے۔ پھر بھی جو آوے گا اس کی موت یقینی ہے

دوہا

بولے تاپس وچن مرد و
پاہی پاہی رگھو ناتھ
کہیو سکل اتہاس منی
کہی تیہی ناپو ماتھ

تب وہ تپسوی بولا۔ اے رگھو ناتھ جگا! رکھشا کرو۔ رکھشا کرو۔ میں پرم دھام جانے کا اشارہ دینے آیا ہوں۔ یہ کہہ کر دھرم راج نے پرنام کیا۔

چوپائی

پربھو اچھا تیہا وی بلوایا
دُرواسا منی آئے تلایا
منی ہیں دیکھی لچھمن چلے آگے
گئے نکٹ بینتی اوزرا گے

ہونہار بڑی بلوان ہے۔ اسی وقت پر دُرباسا رشی آ پہونچے درباسا جی کو آتا دیکھ لچھمن جی نے آگے بڑھکر عرض گذاری

(۳)

تو چھت منی کہاں رگھوکل ایسا
تمہاں جاؤں میں شنہوں اہلیا
جو پرتی آتر کری ہو آچو
بھسم کروں تو گھر پیرا جو

منی نے پوچھا سری رامجی کہاں ہیں؟ میں ان کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ اگر تم جواب دو گے تو میں تمہارا راجیہ وغیرہ نگر سب بھسم کر دوں گا۔

(۳)

کانپے لکھمن سنت منی بانی
بچن بدھ جانیں جلے بھوانی
دوآو کری جوری کہا پربھو پاہیں
دُرباسا منی آون چاہیں

لکشمن جی سن کر کانپنے لگے۔ وہ اپنی موت کو نزدیک دیکھ کر چل دیئے۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر پربھو سے کہا۔ مہاراج درباسا رشی آنا چاہتے ہیں۔

(۴)

بات کہنا اپنی اوگن بھاری
کال گریم گنتی شرے نہ ناری
کہیو وچن دن کی گل کتھو
شنو کھگ اپر کتھا کر بتھو

رامجی بولے بھائی! تم نے بہت بڑا قصور ہو نہار ہمارے سے نہیں ٹلتی۔ اے گرڑ جی! اب آگے کی کتھا سنو۔

دوہا

تُرت کہیو منی آن ہو
سادر کرپاندھان
چلہو بیگ منی بولے اب
کہاں رام بھگوان

کرپاندھان نے کہا۔ منی کو جلد از جلد لے آؤ۔ لکشمن جی نے جا کر کہا۔ چلیئے منی جی رگھوناتھ بلا رہے ہیں۔

چھند

اتی نج پربھو کی آوت
اُچیت اُٹھی آسن دیو۔
جل آنی سادر چرن دھوئے
شوبھاگ یاد اوچک لیو
جن جانی منی ور دیو آیسو
بیگ سو سادر کروں
بھو کال کشودھت کرپا ہین۔
بن آسن دن منی ہیں مروں

جب ان رشی درباسا کو آتا دیکھ کر رامجی اٹھ بیٹھے۔ اور ان کو مناسب آسن دیا۔ پانی لا کر ان کے پاؤں دھوئے اور چرن امرت لیا بولے اے سرشٹھ تپسوی سیوک جان کر حکم دیجئے۔ آپ کے میں سادر کروں گا۔ منی بولے میں بھوکا ہوں۔

دوہا

من بھاؤ بھوجن دین رگھوپتی
بہت وِدھی بنتی کری
سنتوش پائے منیش
سنتی وہ نے کری آشیش بھری
کر وداع منی ور دیکھی
لچھمن ہردے دارن دکھ بھئے
بھرت آدی انج سمیت
پر جن تاہی چھن دیکھن گئے

رامجی نے منی کو بھوجن کرایا اور بڑی آؤ بھگت عرض کیا۔ سنتوش ہو کے منی نے آشیش دیا۔ منی کو الوداع کہہ کر لکشمن جی کی طرف دیکھ کر رامجی کو بڑا دکھ ہوا۔ تب بھرت وغیرہ اور شہر کے تمام لوگ وہاں آئے

٢

پد

ونتی سھاڑے جوری کردوو
بارن لکھی اتی کانپ ہی
بھری نین پنیکج نیر آرت
بھرت سوں پربھو بھاکھی
اب گورو ہی آئیو ویگی سادر
وکنیت اتی آتر چلے
سب کتھا گورو ہی سنائے
آرت یان چرھی آتُر چلے

پرنام کر کے سب لوگ کھڑے ہو گئے۔ وہ سب رام کا چہرہ دیکھ کر ڈر سے کانپنے لگے۔ آنکھوں میں آنسو بھر کر بھرت جی سے بولے عزت پوروک گرو دیو کو بلا لاؤ۔ بھرت جی نے جا کر گرو جی سے سب حال کہا۔ تب رتھ پر بیٹھ کر گورو وسشٹ جی فوراً ہی رام کے پاس آئے۔

(٣)

آئے وسشٹ بلو کی رگھوپتی
سکل اُٹھی چرنن پر تے
سمواد شُنی منی سمے جا بھو
تیاگیں میں اب تنو ہرے
سنی وچن شنیش وچار یچ
اُر رام بہو دیکھ جیو تو
گہی چرن سہرچو نیر آئے
دیکھی جل مشتبہ پاولو

گورو کو آیا دیکھ کر رام اور دوسرے تمام شہری اُن کے چرنوں پر گرے۔ رامجی کی بات چیت سے گورو نے جان لیا کہ اب ساکیت گمن کی تیاری ہو رہی ہے۔ لچھمن جی نے دیکھا کہ رام کے بنا زندگی بیکار ہے۔ وہ رام کو پرنام کر سرجو ندی کے نزدیک چلے گئے

دوہا

گئی پرنیت جل نے بیچ میں
کینھو لگے دھیان اکھنڈ
لوگ یکتیہ کری رام جہاں
بچھورہیو یتج برھمنڈ۔

کرتک پانی میں کھڑے ہو کر لچھمن جی نے اکھنڈ سمادھی لگائی۔ رام کا دھیان کر کے انہوں نے اپنا برھمانڈ یوگ شکتی سے کھول دیا

(۴)

رام دھام پہونچے لکھن
شترت چیتہ تنم تیاگ۔
سنی وپاکل راگھو بھی بھرت
سٹے سکل انوراگ۔

شری رام کے چھوٹے انش شری لکشمن جی فوراً ہی رام دھام ساکیت لوک جا پہونچے یہ سنکر بھرت اور رام جی بہت دکھی ہوئے اُن کی ساری خوشی کافور ہو گئی۔

چوپائی

میں نہیں تجا تجا موہے تاتا
کرو سو بیٹن جو دیکھوں بھراتا
کرہو بھرت یوم راجیہ سکھاری
سنت گرے مہی وپاکل بھاری

رامجی نے کہا میں نے بھائی کو نہیں تیاگا تھا لیکن بھائی نے مجھے تیاگ دیا۔ اب بھائی سے ملنے کا فوراً انتظام کرو۔ بھرت جی تم راجیہ کرو۔ یہ سنتے ہی بھرت جی گر پڑے

(۲)

چھہرت چلن اب پران گساہیں
چھن لکشمن بن رہ نہ سکاہیں
تات چلے ہو کہی تنے بلائے
کینا تلک بہو بیتی سیکھائے

بھرت نے کہا۔ ناتھ میرے پران نکلنا
ہی چاہتے ہیں۔ بنا لکشمن کے بھرت بھی زندہ
نہیں رہ سکتا۔ چلو مہاراج! آپ بھی چلو
رام نے پتروں کو بلایا۔

(۴۳)

سب کہہ سب ودھی بھرج بنا
آیو گمن سہرجو تٹ کینا۔
لکشمن بھرت بام رپو دونو
پور باسی سب بج گل ترنو

سب کو سمجھا کر رام جی سرجو کے کنارے گئے
داہنی طرف بھرت اور بائیں طرف شترگھن تھے
پیچھے نگر نواسی اور رشتہ دار سبھی لوگ تھے

(۴۴)

جڑھی وہاں پربھو دھام سدھائے
سکل امر پتی کہیں سکھو چائے
سمن ورستی ننبھ ہوے اپارا
ہوئی ناد ودھی وید اچارا

سب لوگ وہاں ہی بیٹھ بیٹھ کر رام لوک کو
جانے لگے۔ آسمان سے دیوتاؤں نے پھولوں
کی بارش کی اور آسمان سے ہی وید دھنی
ہونے لگا۔

چھند

آچرت وید پرسن بھرت
کرپا تو ننتی سادر لیو۔
جل پرسی کر رپو دوؤں
سادر پدم بن راجت بھیو،
کپہی آدی تو تپ سکھا
پربھو کے سکل بج لوک گئے
نشکر یو پربھو پد وندی۔
بار ہی بار روہی ننت ڈل گئے

وید کا اچارن کرتے ہوئے بھرت جی کو رام جی نے
اپنے سروپ میں لین کر لیا۔ جل دیانی کو چھو کر
شترگھن جی بھی چلے گئے۔ بانر لوگ اپنے اپنے
لوکوں کو چلے گئے۔ وہ دیو انش تھے۔ سگریو بھی
بھگوان کو پرنام کر کے سوریہ لوک گئے۔

شہر سہت دن کر ونش بھوشن
آن جبل انترت رہے۔
تے ہی سمے بولی آنادی پربھو
جو وچن پاون مئے کہے
اک ماس رہی بہری نور
تم ہم پوری جبہو جے آوہیں
تے ہی نسو بھاگ دیہو بمان پد
نروان جو تم پاوہیں۔

سب سے آخر میں بھگوان رام نے سرجو میں
کھڑے ہو کر برہما جی کو بلایا اور کہا۔ تم ایک مہینے
تک سرجو کے کنارے نواس کرو۔ میرے لوک
میں جو جو جانا چاہیں ان کو وہاں دے کر برابر
بھیجتے رہو۔

(۴۳)

کہی وچن انتر دھیان پربھو
جیوں دامنی گھنسول لیو۔
ننبھ جینتی جے جے کار پربھو
جینتی جے [illegible] کیو۔
ایسی بھانتی رگھوپتی جگ
چراچر سکل لے نج دھام کو
سو پہیو ام ہی کرپا نیتن
اڑ راکھی سادر رام کو

یہ کہہ کر پربھو رام چندر جی اسطرح سے
لین ہو گئے۔ جیسے آسمان میں بجلی۔ دیوتا لوگ
جے جے کار کرنے لگے۔ اس طرح اپنے بھگتوں
کو ساتھ لے کر ساکیت بہاری رام ساکیت

چلے گئے۔ تب رام کو دل میں دھارن کرکے کرپا ساگر شنکر جی نے ماتا پاروتی جی سے کہا

دوہا

گرجا سنت سماگم سم نہ لابھ کچھ آن
بن ہری کرپا نہ ہوئی سو گاویں وید پران

اے پاروتی جی سنت سماگم سمان کوئی لابھ نہیں ہے۔ بنا بھگوان کی کرپا کے ست سنگ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ ایسا وید پران کہتے ہیں۔

(۲)

منی دُرلبھ ہری بھگتی نر پاویں بنہی پریاس
جو یہ کتھا نرنتر سنہیں مانِ وشواس

وہ سرشٹھ بھگوت بھگتی جو منیوں کو بھی مشکل ہے۔ انسان بلا کوشش ہی پا جاتا ہے۔ اگر اعتقاد سے رامائن کو سنتا ہے۔

دوہا

ایہی ودھی سکل کتھا سنی ہردے راکھی گمبھیر
تا سو چرن سرنائے کری گیو وہ گرُڑ پتی دھیر

اسی طرح مکمل رام کتھا سنکر شری رگھوناتھ جی کو دل میں یاد کرکے اور گورڑو کاگ بھشنڈ جی کو پرنام کرکے گرڑ جی بیکنٹھ چلے گئے۔

اتی لو کُش کانڈ

سماپتم

الکھ آرتی شری رامچندر جی

شری رامچندر کرپال بھج من ہرن بھو بھے دارنم
نو کنج لوچن کنج مکھ کر کنج پد کنجا رنم
کندرپ اگنت امت چھبی نو نیل نیرج سندرم
پٹ پیت مانہو ترٹ رُچی شچی نومی جنک ستا ورم
بھج دین بندھو دنیش دانو دیت ونش نکندنم
رگھونند آنند کند کوشل چند دشرتھ نندنم
سر کریٹ کنڈل تلک چارو اُدار انگ وبھوشنم
آجانو بھج شر چاپ دھر سنگرام جت کھر دوشنم
اتی ودتِ تلسی داس شنکر شیش منی من رنجنم
مم ہردے کنج نواس کرو کام آدی کھل دل گنجنم

شری دُرگا جی کی آرتی

جے امبے گوری۔ میّا جے منگل مورتی میّا جے آنند کرنی۔

تم کو نشدن دھیاوت برہما شیو جی

مانگ سندور وراجے ٹیکو مرگ مد کو ٭ اُجّل سے دوؤ نیناں چندر بدن نیکو

کنک سمان کلیور رکتامبر راجے ٭ رکت پشپ گج مالا کنٹھن پر ساجے

کیہری واہن راجت کھڑگ کھپر دھاری ٭ سُر نر منی جن سیوت تنکے دکھ ہاری۔

کانن کنڈل شوبھت ناساگر موتی ٭ کوٹک چندر دواکر راجت سم جیوتی

شمبھ نشمبھ وِڈارے مہیکھا سُر گھاتی ٭ دھومر ولوچن نیناں نشدن مدماتی

چونسٹھ یوگنی منگل گاوت نرت کرت بھیروں ٭ باجت تال مردنگ اور باجت ڈمرو

تم جا چار اتی شوبھت کھڑگ کھپر دھاری ٭ من باچھت پھل پاوت سیوت نر ناری۔

کنچن تھال وراجت کپور اگر باتی ٭ شری مالکیتو میں راجت کوٹی رتن جیوتی

یا امبے کی آرتی جو کوئی نر گاوے ٭ بھنت شوانند سوامی سکھ سمپتی پاوے

جے امبے گوری



